نایاب الکتب لائبریری پٹنہ

تفسیر قادری

از

رئیس المفسرین حضرت مولانا فخر الدین قادری

لکھنوی قدس سرہ العزیز

تحت ادارہ

ایچ۔ایم سعید کمپنی

ادب منزل۔پاکستان چوک

کراچی۔پاکستان

[illegible]
نور آباد - فتح گڑھ - سیالکوٹ

تفسیر قادری

از رئیس المفسرین

مولانا شاہ فخر الدین قادری لکھنوی قدس سرہ العزیز

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کی ولی اللہی تحریک دعوت بالقرآن کے سلسلہ کی کڑی۔ شاہ عبدالقادر دہلوی رح کی تفسیر موضح قرآن کے بعد اُردو کی سب سے قدیم عام فہم اور مستند تفسیر جو عربی کی مشہور اور متداول تفسیر جلالین شریف کے طرز پر مختصر لیکن جامعیت کے ساتھ تصنیف کی گئی

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

Marfat.com

تعارف تفسیر قادری

اور حضرات صوفیہ کے یہاں تفسیر قرآن کی اہمیت

چودھویں صدی کے مجدد اعظم حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے اپنی تحریک "اصلاح وتجدید" کا آغاز حج بیت اللہ سے واپس آنے کے بعد قرآن کریم کی اشاعت ودعوت سے کیا اور فتح الرحمٰن کے نام سے اس وقت کی قومی زبان فارسی میں قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیری حواشی تحریر کئے۔ شاہ صاحب رح کے والد شاہ عبدالرحیم صاحب رح قرآن کریم کا خصوصی درس دیتے تھے اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار شرکت کرکے قرآنی معارف اپنے والد سے حاصل کئے تھے۔ اسی کی پیروی میں شاہ صاحبؒ نے بھی درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھا اور مدرسہ رحیمیہ کے نصاب میں بھی ترجمہ قرآن کو شامل کیا۔ یہ علماء اور عوام دونوں طبقوں کو براہ راست کتاب الٰہی سے وابستہ کرنے کی کوشش تھی، جس سے یہ دونوں طبقے فقہ وتصوف میں مشغول ہونے کے سبب دور ہوگئے تھے۔

شاہ ولی اللہ کے دونوں صاحبزادوں نے فارسی کی جگہ عوامی زبان اردو (ہندی) میں قرآن کریم کے ترجمے کئے اور شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے تفسیری حواشی بھی تحریر فرمائے۔ بعد میں شاہ ولی اللہ رح کے پوتے مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رح نے عوامی تقریروں اور خطبوں میں قرآن کریم کے پیغام سے امت مسلمہ کو آشنا کیا اور عملی طور پر جہاد فی سبیل اللہ کی تحریک کو زندہ کیا۔ دعوت بالقرآن کی اسی ولی اللہی تحریک کے سلسلہ میں "یہ تفسیر قادری" بھی لکھی گئی اور یہ تفسیر اتنی مقبول ہوئی کہ لکھنؤ کے مطبع نول کشور سے ۱۳۲۴ھ میں آٹھویں بار شائع ہوئی۔ اور کانپور کے مطبع مجیدی سے تقسیم ہند وپاکستان سے قبل تک متعدد بار شائع ہوتی رہی۔

تفسیر قادری کے قدیم اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رح کی تفسیر موضح قرآن (۱۲۰۵ھ) کے بعد اردو کی سب سے قدیم اور مستند تفسیر "تفسیر قادری" ہے۔ یہ تفسیر مولانا فخرالدین قادری لکھنوی رح کی تصنیف ہے مصنف نے عربی کی مشہور اور متداول تفسیر جلالین شریف کے طرز پر اختصار اور جامعیت کے ساتھ اسے تصنیف کیا ہے۔ اس تفسیر کی زبان اردو کے قدیم اسلوب کا بہت اچھا نمونہ ہے مصنف نے حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۔ شاہ رفیع الدین صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب رحمہم اللہ کے تراجم اور تفاسیر کو ماخذ بنا کر اس تفسیر کو مستند بنانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ فارسی کی مشہور تفسیر "تفسیر حسینی" کے مصنف نے بھی علامہ سیوطیؒ کے طرز کی پیروی کی ہے، جس کا اردو ترجمہ مطبع مجیدی کانپور سے "تفسیر سعیدی" کے نام سے متعدد بار چھپ چکا ہے اور پاکستان میں ان کے ورثاء نے اسے "ایچ ایم سعید کمپنی کراچی" سے شائع کیا ہے۔ آخر دور میں اسی مختصر اور جامع طرز پر حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "مکمل بیان القرآن" کے نام سے ایک نہایت اہم تفسیر تحریر فرمائی جو اپنی جگہ بڑی عربی تفاسیر کے مقابلہ میں مختصر ہونے کے باوجود تمام تفسیری مطالب پر حاوی اور جامع ہے۔ اس تفسیر کی اشاعت کی سعادت بھی ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ہی نے حاصل کی ہے۔

"تفسیر قادری" کے متاخرین علماء میں مقبول ومستند ہونے کے لئے یہ شہادت کافی ہے کہ امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی رح نے اس تفسیر کا ایک نسخہ مولانا محمد علی مونگیریؒ کی خدمت میں نذر کیا تھا جب مولانا ندوۃ العلماء کی نظامت کے سلسلہ میں لکھنؤ میں قیام فرما تھے۔ یہ نسخہ مولانا کا دستخط شدہ جامعہ رحمانیہ مونگیر کے کتب خانہ میں موجود ہے جو راقم کی نظر سے گذرا ہے۔ اس کے علاوہ بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب رح نے قدیم اردو تراجم پر جو تبصرہ شائع کیا اور جو سیارہ ڈائجسٹ پاکستان کے قرآن نمبر میں چھپا اس میں مولوی صاحب نے اس تفسیر کا قلمی اور خطی نسخہ دیکھنے کا ذکر کیا ہے اور اس کی روشنی میں اس کا تعارف کرایا ہے تفصیل کے لئے خاکسار کی کتاب "محاسن موضح قرآن" مطبوعہ لاہور کا مطالعہ کیا جائے۔

یہ "تفسیر قادری" جو عرصہ سے ناپید تھی، ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل، پاکستان چوک کراچی نے اسے شایان شان طریقہ پر نہایت عمدہ کتابت وطباعت سے آراستہ کرکے اشاعت قرآن کریم کا فرض ادا کیا ہے اور خدمت قرآن کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے کہ خداوند عالم اس عمل خیر کو جو صدقہ جاریہ ہے قبول فرمائے گا۔

حال مقیم کراچی (پاکستان) ضیاء منزل بنس روڈ کراچی

۹/اپریل ۱۹۸۶ء ۲۸/رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

(مولانا) اخلاق حسین قاسمی دہلوی استاذ تفسیر ومہتمم جامعہ رحیمیہ
(مرکز شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح) دہلی

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

پناہ پکڑتا ہوں اور حمایت ڈھونڈھتا ہوں خدائے تعالیٰ کی بہکانے اور پھسلانے شیطان کے سے جو شیطان رحمت سے خدائے تعالیٰ کی نکالا ہوا ہے اور دور کیا ہوا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک سے

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ سَبْعُ اٰیَاتٍ

شروع اس کتاب کا اللہ صاحب کے نام سے جو اللہ صاحب بہت مہربان مہربانی کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ سب تعریفیں اور بڑائیاں خاصی سے خاصی، ستھری سے ستھری اوّل سے آخر تلک جو ہوئی ہیں اور ہوں گی تمام خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا سب طرح کی ساری خلقت کا ہے جو

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ بہت مہربان اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ بادشاہ ہے مختار انصاف کے دن کا

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ تیری ہی بندگی کرتے ہیں ہم دل اور جان سے سب کو چھوڑ کر اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم سب سے منہ موڑ کر

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ چلا ہم کو اور بتا اور سمجھا ہم کو سیدھی راہ ہر بات اور ہر کام میں جس راہ سے تو خوش ہو

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ راہ اُن ہی لوگوں کی سمجھا ہم کو جن پر فضل و رحم کیا ہے تو نے اُن پر

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ نہ اُن لوگوں کی راہ بتا جن پر غصہ ہوا تو اور نہ بہکے ہوئے گمراہوں کی راہ دکھا۔

اٰمین الٰہی ایسا ہی ہو جو اچھے لوگوں کی راہ چلنے کی توفیق ملے ہم کو اور برے لوگوں کی راہ نہ چلیں ہم۔

فَضَائِلُ سُوْرَۃُ فَاتِحَۃ :۔ اس سورہ میں جو فوائد اور منافع ہیں ان کا حصر کرنا ممکن نہیں، صحیحین میں آیا ہے وما یدریك انھا رقیۃ۔ ایک جماعت اہل علم نے اس کے فضل میں کتب کثیرہ تالیف کی ہیں۔ جو شخص اس کی قرأت پر مداومت رکھتا ہے وہ عجائب دیکھتا ہے ہر امید پاتا ہے۔ ابو سعید بن معلیٰ رفعاً کہتے ہیں الفاتحۃ اعظم سورۃ من سورۃ القرآن

Marfat.com

فائدہ: جن پر تو نے فضل کیا، ان سے چار فرقے
مراد ہیں۔ نبیینؑ و صدیقینؑ و شہداء و صالحینؑ اور جن پر
غصہ ہوا ان سے یہود اور گمراہوں سے نصاریٰ مراد
ہیں۔ یہ سورہ خدائے تعالیٰ نے بندوں کی زبان سے
بھیجا اور سکھایا اپنے بندوں کو جو اس طرح کہا
کریں ؎

بقیہ فضائل سورۂ فاتحہ: ہی السبع المثانی والقرآن العظیم۔ رواہ البخاری یہ تصریح ہے جناب
نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی کہ سب سے بڑی سورۃ قرآن میں یہی فاتحہ ہے۔ اب کسی اور سورت کو مثل فاتحہ کے اعظم میں
کہنا زیبا نہیں ہے اس دلیل سے کہ فلاں سورۃ کے پڑھنے کا ثواب عظیم آیا ہے کیونکہ ثواب اور شے ہے اور اعظم منصوص جو اس سورۃ کے لئے
ہے وہ اور شے ہے۔ اس کا ثواب بقیہ سور سے اعظم تر ہے حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے کہ فاتحہ زیر عرش سے دی گئی ہے رواہ
الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی سورہ بقرہ کہ اول ہے وطٰہٰ وطواسین وحوامیم الواح موسیٰ سے دیئے گئے ہیں اور یہ خاص عرش کے نیچے سے
آئی ہے۔ یہ دلیل روشن ہے شرف پر اس سورۃ کے۔ یہ عزت دوسری سورۃ کو نہیں ہے۔ حدیث انس رضی میں اس کو افضل قرآن فرمایا ہے۔
رواہ ابن حبان وقال الحاکم صحیح علیٰ شرط مسلم۔ اہل علم نے اس سورۃ کے تیس نام ذکر کیے ہیں یہ دلیل ہے کمال شرف پر۔ رقیۂ درد چشم
وغیرہ بسورہ فاتحہ: درمیان سنت صبح وفرض صبح کے اکتالیس بار فاتحہ کا درد چشم پر پڑھنا فی الفور باذن خدا صحت بخشتا ہے بلکہ کچھ
درد چشم پر منحصر نہیں اور اوجاع کو بھی نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ شرجی کہتے ہیں وقد جربت ذٰلک مرارا وصح والحمد للہ و
الشان کلہ فی حسن الظن من الوجیہ والعازم۔ اسی طرح اکتالیس بار پڑھنا اس حق میں مسافر کے واسطے سلامت پھرنے کے مجرب ہے
اسی طرح اگر کوئی شخص مقید اس کو ایک سو گیارہ بار پڑھ کر ہر دس بار کے بعد قید پر پھونکے گا تو وہ قید اس سے جدا ہو جائے گی باذن اللہ تعالیٰ وقد
جربہ من کل مقید او انفک القید وخرج ونجی من غیر تعب بلطف اللہ وبرکۃ ہذہ السورۃ۔ فقیہ صالح بن محمد نے کہا ہے کہ جس کو
ڈر پیاس کا ہو اور وہ وقت صبح کے فاتحہ پڑھ کے اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرے اور منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیر لے تو اس دن اس کو پیاس نہ لگے گی اور
بعض علماء نے کہا ہے جو شخص ہر سحر فاتحہ اکتالیس بار ہمیشہ پڑھا کرے گا اللہ اس پر بغیر تعب و مشقت کے فتح باب کرے گا باذن اللہ اس کے سوا اور فوائد بھی
بہت ہیں جن کا ذکر بعض دیگر فوائد انشاء اللہ تعالیٰ آوے گا انتہیٰ میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے الفاتحۃ شفاء من کل داءٍ یہ لفظ بعموم خود شامل ہے
شفائے ہر دوائے قلب قالب کو وللہ الحمد لیکن اعتقاد صحیح اور حسن ظن درکار ہے وباللہ التوفیق۔ رقیہ طاعون بفاتحۃ۔ ملتان میں ایک بار وبا
آئی شیخ مینیؒ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ مریض طاعون پر فاتحہ ہمراہ وصل بسم اللہ پڑھو اور اس پر دم کرو چنانچہ اکتالیس بار پڑھ کر دم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا
دی۔ اس کو فتاویٰ صوفیہ میں مجربات سے لکھا ہے وللہ الحمد۔ ابن القیم نے لکھا ہے داء لہ دواء وانا اعنت المداوۃ بالفاتحۃ فوجدت
لہا تاثیرا عجیبا فی الشفاء وذلک انی مکثت بمکۃ مدۃ یعترنی داء ولا اجد طبیبا ولا مداویا فقلت یا نفسی
وعینی اعالج نفسی بالفاتحۃ ففعلت فاریہا تاثیرا عجیبا وکنت علمت ذلک من یشتکی الما شدیدا لکان کثیر امنہم
یبرأ سریعا ببرکۃ الفاتحۃ۔ یہ دلیل اس بات پر ہے کہ جو اثر و فضل جس آیت یا حدیث کا کتاب و سنت سے ثابت ہے اس کے لیے اجازت
شیخ کی حاجت نہیں وہ بے اجازت تاثیر کرتی ہے اجازت خاص ان اعمال کے لیے درکار ہے جو مشائخ نے ترتیب دیئے ہیں پھر ابن القیم
نے کہا ہے وقد یختلف الشفاء لضعف ہمۃ الفاعل العلوم قبول المحل ان یتداوی بکتابۃ الفاتحۃ
وان یتداوی بقرأۃ الفاتحۃ فکذلک یختلف الشفاء لضعف ہمۃ القاری او لتغیر القاری
فی المخرج والصفات او لعدم قیود اخر والافالایات والادعیۃ فی انفسہا نافعۃ شافیۃ انتہیٰ۔ میرے مجربات میں یہ
بات ہے کہ کوئی عمل فاتحہ کا کسی مرض والم قلبی و قالبی میں تخالف نہیں کرتا ہے وللہ الحمد ۱۲

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — مِائَتَانِ وَّسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً

الٓمّٓ ۚ سم لا یہ حرف جدا جدا بھید ہے قرآن شریف کا اللہ صاحب اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان، ہر کوئی اس بھید سے واقف نہیں ہے۔ پر بعضے عالموں نے کہا ہے کہ خدائے تعالے فرماتا ہے یعنی میں خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہوں کہ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ ۚ فِيْهِ ۛ ۚ یہ کتاب یعنی قرآن جس کا توریت اور انجیل میں بھیجنے کا وعدہ کیا تھا یہ وہی ہے، کچھ شک اور شبہ اس میں نہیں ہے اور یہ کتاب

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ راہ بتاوے اور سمجھا دے بے پرہیزگاروں کو جو بُرے کام کرنے سے ڈرتے ہیں۔ سو پرہیزگار وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں یعنی یقین لاتے ہیں بغیر دیکھے ان باتوں پر کہ خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں کسی کام میں اور قیامت کا دن مقرر آوے گا اور پیغمبر بیشک اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور قائم رکھتے ہیں نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے روزی دی ہے ان کو اس میں سے کچھ بانٹ دیتے ہیں محتاجوں کو

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اس پر جو تیری طرف بھیجا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یعنی قرآن پر یقین لائے ہیں اور اس پر جو تجھ سے پہلے بھیجا ہے یعنی توریت اور انجیل پر بھی یقین لائے ہیں اور قیامت کے دن کو بھی سچ جانتے ہیں یہی لوگ یقین لانے والے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ لوگ جن کا بیان کیا وہی سیدھی راہ پر ہیں اپنے پروردگار کے فضل سے اور اس کی توفیق سے اور وہی لوگ چھٹکارا پانے والے ہیں عذاب سے اور مطلب کو پہنچنے والے ہیں، یہ آیت مومنوں کے حق میں تھی اب آگے کی آیت کافروں کے حق میں فرماتا ہے کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے یعنی جنھوں نے خدا اور رسول کو نہ مانا اور قیامت کے دن کو سچ نہ جانا ان کو برابر ہے، جو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراوے ان کو یا نہ ڈراوے ان کو، وہ یقین نہیں لاتے کے کس واسطے کہ

مع عند المتاخرین

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ع مہر کر دی ہے خدائے تعالیٰ نے ان کے دلوں پر جو حق بات نہیں سمجھتے اور ان کے کانوں پر مُہر ہے جو سچی بات نہیں سنتے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے جو راہِ حق کو نہیں دیکھتے اور واسطے ان لوگوں کے بڑا عذاب ہے۔ اب کافروں کے ذکر کے پیچھے منافقوں کے حق میں تیرہ آیتیں اتری ہیں

ع ۱

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○م اور بعضے لوگوں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں زبان سے، ہم ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر یعنی خدائے تعالیٰ کو ایک اور بغیر شریک جانتے ہیں اور قیامت کے دن کو سچ جانتے ہیں اور وہ دراصل دل سے ایمان نہیں لائے بلکہ وہ

وقف لازم

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؕ دغا بازی اور فریب کرتے ہیں خدائے تعالیٰ سے اور ان لوگوں سے فریب کرتے ہیں جو ایمان لائے ہیں اور دراصل وہ کسی کو دغا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سمجھتے کہ ہم آپ دغا اپنے تئیں دیتے ہیں۔

فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ○ ان کے دلوں میں بیماری ہے پھر زیادہ کی خدائے تعالیٰ نے بیماری ان کے دلوں میں یعنی جوں جوں قرآن شریف اترتا ہے

سُورۂ بقرہ حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے اخرجہ مسلم لکن دوسری حدیث سہل بن سعد میں یوں آیا ہے کہ تین دن تک پھر اس گھر میں نہیں آتا ہے خواہ رات کو پڑھے یا دن کو رواہ ابن حبانؒ، ابوامامہ باہلی کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ وان اخذھا برکۃ وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ رواہ مسلم ط مراد بطلہ سے جادوگر ہیں الحاصل قرأۃ اس سورۃ کی شیطان و آسیب و جادوگر کو گھر سے دور کرتی ہے جس گھر میں ان چیزوں کا خلل ہو وہاں گھر والوں میں سے کوئی شخص ایک بار اس کو روزانہ پڑھ لیا کرے پھر اس گھر میں کوئی بلا نہ رہے گی، یہ سورۃ ۴

۴ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتب انبیائے متقدمین سے دی گئی ہے حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے اعطیت البقرۃ من الذکر الاول رواہ الحاکم فی المستدرک ۱۲

Marfat.com

توں توں حسد ان کے دل میں زیادہ ہوتا ہے اور ان کے واسطے عذاب دکھ دینے والا تیار ہے۔ یہ عذاب اس سبب سے ہوگا جو مسلمانوں کو جھوٹا کہتے ہیں آپس میں اور مسلمانوں کے روبرو کہتے تھے کہ ہم تم جیسے مسلمان ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اور جب کہتے تھے مسلمان منافقوں کو کہ خرابی اور ہنگامہ مت اٹھاؤ ملک میں گناہوں سے اور مکروں سے تو کہتے کہ ہم تو اچھے کام کرتے ہیں کہ تمھارے ساتھ نماز پڑھتے اور خیرات کرتے ہیں اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ جانو اے مسلمانو کہ بیشک منافق ہی خرابی کرنے والے ہیں اور نہیں سمجھتے اپنے تئیں خرابی کرنے والے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ جب کہتے ہیں منافقوں کو کہ ایمان لاؤ صدق دل سے جیسے کہ ایمان لائے ہیں مسلمان تو کہیں آپس میں کیا ہم ایمان لاویں اس طرح جیسے کہ ایمان لائے ہیں احمق بیوقوف۔ اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جانو اے مسلمانو کہ وہی بیوقوف احمق ہیں اور نہیں جانتے اپنے تئیں احمق۔ اور منافق وہ لوگ ہیں

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور جب ملیں وہ مسلمانوں سے تو کہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں جیسے کہ تم لائے ہو اور جب اکیلے جاویں اپنے شیطانوں شریروں کے پاس یعنی جب اپنے یاروں سے ملیں تو کہیں کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں دین میں ہم تو مقرر ہنسی اور مزاح کرتے ہیں ان سے جو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہیں، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ غلط سمجھتے ہیں بلکہ

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ خدائے تعالیٰ ہنسی کا بدلہ اور سزا دینے والا ہے انکو اور ڈھیل چھوڑتا ہے ان کو تکبری اور گمراہی میں حیران بہکے ہوئے، یعنی جب تک ان کے عذاب کا وقت آئے تب تک ڈھیل ہے جو اپنے غرور میں خراب رہیں۔ ع ۲

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ وہ لوگ جن کا بیان کیا وہی ہیں جنھوں نے گمراہی مول لی راہ حق کے بدلے یعنی ایمان دے کر کفر مول لیا، سو فائدہ نہ کیا ان کی سوداگری نے ان کو اور نہ وہ لوگ راہ پانے والے ہیں عذاب سے چھوٹنے کی۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ مثل منافقوں کی اس شخص کی سی ہے جو بدلی کی اندھیری رات کو جنگل میں آگ سلگاوے راستہ دیکھنے کو پھر جبکہ وہ آگ اجالا کرے آس پاس اس کا تو لے جاوے خدائے تعالیٰ ان کی روشنی کو اور چھوڑ دے ان کو اندھیرے میں بدلی کی رات میں جو نہ دیکھیں آس پاس اپنا یعنی کچھ نظر نہ آوے ان کو، وہ منافق

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ بہرے ہیں جو سچ بات نہیں سنتے، گونگے ہیں جو سچ بات نہیں کہتے، اندھے ہیں جو سچ نہیں سوجھتا انھیں پھر یہ ان باتوں سے نہیں پھرنے کے یعنی اپنی خو نفاق کی نہیں چھوڑنے کے منافقوں کی مثل ہے جو اندھیری رات میں گمراہی کی مسلمانوں کے ڈر سے کہ قتل نہ کر ڈالیں کلمہ شہادت کی آگ سے روشنی کی جو قتل سے بچے، پھر مرنے کے بعد ان کے کلمے کی روشنی جاتی رہتی ہے اندھیرے میں خراب رہیں گے اور پچھتاویں گے اور عذاب میں پڑیں گے، اب دوسری مثل منافقوں کی فرماتا ہے

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ یا مثل ان کی ایسی ہے کہ جیسے زور کا مینہ پڑتا ہوا آسمان سے اس میں اندھیری ہو اور گرجنا ہو اور بجلی ہو، سننے والے انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں بجلی کی کڑک کے وقت موت کے ڈر سے اور خدائے تعالیٰ گھیرنے والا ہے کافروں کو یعنی ان کے کام سب جانتا ہے اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے سب کا بدلہ دے گا۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ نزدیک ہے کہ بجلی کی چمک لے جاوے ان کی آنکھوں کی روشنی جس وقت کہ

Marfat.com

چمکتی ہے بجلی ان کے واسطے تو چلتے ہیں کئی قدم اس کی روشنی میں۔ اور جب اندھیرا ہوتا ہے ان پر بجلی کے جاتے رہنے سے تو کھڑے ہو رہتے ہیں حیران اور اگر چاہے خدائے تعالیٰ البتہ لے جاوے ان کے کان گرج کی آواز سے اور آنکھیں ان کی لے جاوے بجلی کی چمک سے تو بہرے اور اندھے ہوجاتے بے شک خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے،

ان آیتوں میں منافقوں کی مثل ان لوگوں کی سی مثال بیان کی ہے، جن کو اندھیری رات کو جنگل میں مینہ اور بجلی اور گرج گھیر لے اور وہ لوگ گرج کی آواز سے انگلیاں کانوں میں دیویں اور اندھیرے میں راہ نظر نہ آوے بجلی چمکے تو کئی قدم راہ چلیں پھر جب جاتی رہے بجلی تو حیران ہوکر کھڑے رہیں، یہ مثال مینہ سے دین اسلام کو دی ہے جیسے کہ مینہ سے کھیت ہرے اور تازے ہوتے ہیں ایسے دین اسلام سے جان تازہ اور خوش ہوتی ہے اور ہمیشہ کی زندگی پاتی ہے جان ایمان سے اور اندھیری رات اور بدلی کی مثال محنت اور دکھ دین میں کی ہے جیسے اے عزیزو کافروں سے لڑنا خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور گرج کی مثال مارا جانا لڑائی میں اور زر خرچ کرنا اور بجلی سے مثال لوٹ کا مال ہاتھ آنا اور فتح ہونی مسلمانوں کی۔ منافق جو ظاہر میں مسلمان ہوئے تھے تو جب حکم ہوتا کافروں کو قتل اور جلا وطن کرو تو ڈر کر کانوں میں انگلیاں دیتے جو قرآن شریف کو نہ سنیں اور جب فتح ہوتی اور لوٹ کا مال ہاتھ آتا تو دین کی تعریف کرتے کہ اسلام خوب ہے اور جب کافروں سے لڑنے جاتے تو ٹھہر رہتے اور نہ چاہتے کہ لڑنے جائیں تب دین کو عیب اور طعن کرتے، **حاصل** یعنی منافق کبھی دین سے خوش اور کبھی ناخوش ہوتے تھے۔ **فائدہ** سورۃ کے اول سے یہاں تک تین طرح کے لوگوں کا احوال فرمایا، اول مومنوں کا، پھر کافروں کا جن کے دلوں پر مہر ہے کہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے، تیسرے منافقوں کا احوال جو ظاہر میں مسلمان ہیں اور دل ان کا ایک طرف نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اے لوگو! بندگی کرو اس پروردگار کی جس نے پیدا کیا تم کو اور جو تم سے پہلے تھے ان کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ اسی کا حکم بجا لاؤ تو شاید کہ پرہیزگاری کرو تم۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اس خدائے تعالیٰ کی بندگی کرو جس نے اپنی حکمت سے بنائی تمھارے واسطے چھت اونچی اور اتارا تمھارے واسطے آسمان سے پانی مینہ کا جس سے بے نہایت فائدے ہیں پھر باہر نکالے اس پانی سے سب طرح کے میوے تمھارے کھانے کو، پھر مت بناؤ اور مقرر نہ کرو خدائے تعالیٰ کے واسطے شریک اور برابر کے اور تم جانتے ہو کہ اس جیسا کوئی نہیں ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور اگر تم شک میں ہو اس چیز میں جو نیچے بھیجا ہم نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، یعنی اگر تمھیں یقین نہیں کہ قرآن شریف کلام خدائے تعالیٰ کا ہے اور کہتے ہو کہ آدمی کا بنایا ہوا ہے تو تم بھی بنا لاؤ ایک سورۃ ایسی جیسا کہ قرآن ہے اور بلاؤ اپنے لوگوں کو جو موجود ہیں قابل اور شاعر اس وقت میں سوائے خدائے تعالیٰ کے سب سے مدد چاہو اس کے مانند بنانے میں اگر تم سچے ہو اپنی بات میں جو کہتے ہو کہ قرآن شریف خدائے تعالیٰ نے نہیں بھیجا۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ښ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ پھر اگر نہ بنا سکو قرآن کے مانند اور ہرگز نہ بنا سکو گے اس جیسا تو پھر ڈرو اور اپنے تئیں بچاؤ دوزخ کی اس آگ سے جو سب آگوں سے تیز ہے اس کا ایندھن کافر اور پتھر ہیں، اس آگ سے بچو اور قرآن شریف پر ایمان لاؤ اور وہ آگ تیار کی گئی ہے کافروں کے واسطے جو قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہتے ہیں۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور خوشخبری دے اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کیے ہیں انھوں نے کہ ان کے واسطے باغ ہیں آخرت میں سب طرح کے میووں سے بھرے ہوئے کہ نیچے ان کے نہریں جاری ہیں جب کھانے کو دیویں ان باغوں کے میووں سے تو کہیں کہ یہ وہ میوے ہیں

Marfat.com

جو کھلایا تھا ہم کو اس سے پہلے دنیا میں اور دیا جاوے گا میوہ اس صورت کا جیسے دنیا میں کھاتے تھے پر مزہ ایک میوے میں سب طرح کا ہوگا۔ اور بہشتیوں کے واسطے بہشت میں عورتیں ہوں گی، حوریں ستھری پاکیزہ اور وہ لوگ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے ان نعمتوں کی خوشخبری دے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ بے شک خدائے تعالیٰ نہیں شرماتا اور کسی کا ملاحظہ نہیں اس کو کہ بیان کرے مثل کوئی مچھر کی جو ذرا سا ہے یا اس سے بڑے کی جو مکھی یا مکڑی ہو جس کی مثل چاہے کہے مختار ہے فائدہ کہتے ہیں کہ یہودی جو قرآن میں مکھی اور مکڑی کا ذکر اور مثل سنتے تو ہنس کر کہتے آپس میں کہ ایسی باتیں خدا کے کلام میں نہیں ہوتیں اس واسطے یہ دو آیتیں اتریں

ع ۳ ۳

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ مثل سچ ان کے پروردگار کے پاس سے اتری ہے۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ اور وہ لوگ جو کافر ہیں سو کہتے ہیں کہ کیا مطلب چاہا خدائے تعالیٰ نے اس مثل کہنے سے اور یہ نہیں جانتے کافر

یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ کہ گمراہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس مثل سے بہتیرے کافروں اور منافقوں کو جو حیران شک میں ہیں اور راہ پر لاتا ہے اپنے فضل سے بہتوں کو جو سچ جانتے ہیں کہ یہ مثل خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہے اور گمراہ نہیں کرتا خدائے تعالیٰ اس مثل سے مگر بدکاروں کو جو حکم نہیں مانتے ان ہی کو گمراہ کرتا ہے۔

وقف لازم

الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ جو لوگ کہ توڑتے ہیں قول خدائے تعالیٰ کا مضبوط کیے کے پیچھے اور یہ قول توریت میں بنی اسرائیل سے کیا تھا کہ آخری زمانے کے پیغمبر پر ایمان لانا سو وہ قول انھوں نے توڑا اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جسے فرمایا خدائے تعالیٰ نے جوڑنے کو اور خرابی کرتے ہیں شہر میں وہی لوگ ہیں نقصان پائے ہوئے یعنی اپنا ہی کچھ کھوتے ہیں، ان باتوں سے خدا اور رسول کو کیا پروا ہے۔

كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ۚ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ کیوں کافر ہوئے جاتے ہو تم خدائے تعالیٰ سے اس پر کہ مُردہ تھے تم پہلے پھر جلایا تم کو جو پیدا کیا دنیا میں پھر مارے گا خدائے تعالیٰ تم کو جب وقت مرنے کا آویگا پھر بعد مرنے کے قیامت کو پھر جلاوے گا تم کو حساب لینے کے واسطے پھر تم خدائے تعالیٰ کی طرف جاؤ گے سب بے اختیار اپنے کاموں کا بدلہ پانے کو۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ع وہ ہے خدائے تعالیٰ جس نے اپنی قدرت سے پیدا کیں تمہارے واسطے وہ چیزیں جو زمین میں ہیں حیوان اور درخت اور دریا اور پہاڑ اور ان میں سے جو فائدے پیدا ہوتے ہیں سب تمہارے واسطے ہیں پھر سب پیدا کر کے قصد کیا آسمان کی طرف، پھر درست کیے سات آسمان اور خدائے تعالیٰ سب چیز سے خبردار ہے اور جانتا ہے ہر ایک کو کہ کیوں اور کس واسطے پیدا کیا ہے۔

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ اور یاد کر اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یعنی لوگوں کے آگے بیان کر کہ جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتوں کو کہ مقرر میں بنانے والا ہوں اور پیدا کرنے والا ہوں زمین میں ایک نائب، تب

قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ کہا فرشتوں نے کہ اے پروردگار پیدا کرے گا تو زمین میں اس شخص کو جو خرابی کرے گا اور گناہ کرے گا زمین میں اور لہو ڈالے گا یعنی اولاد اس کی ناحق خون کرے گی آپس میں ایک کو ایک مار ڈالیں گے ناحق اور ہم ستھرائی اور پاکیزگی سے تیری تعریف کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں ہم تیری پاک ذات کو، ہمیشہ تیرے حکم مانتے ہیں، تب

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا خدائے تعالیٰ نے فرشتوں کو کہ میں خوب جانتا ہوں اس کے پیدا کرنے میں جو حکمتیں ہیں سو تم نہیں جانتے۔ حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے کا احوال کئی جگہ آوے گا۔ پھر جب خدائے تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو پھر

Marfat.com

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ سکھایا اور بتلادیئے خدائے تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نام سب کے جو کچھ کہ پیدا کیا تھا، پھر سامنے کیا ان سب کو فرشتوں کے پھر خدائے تعالیٰ نے فرمایا فرشتوں کو کہ بتاؤ ان کے نام اگر تم سچے ہو تب

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ کہا فرشتوں نے کہ اے پروردگار پاک ہے تو سب نقصانوں سے نہیں ہے سمجھ بوجھ ہم کو مگر اتنی ہی، جتنی تو نے ہم کو سکھائی بے شک تو ہی ہے جاننے والا، مضبوط کام کرنے والا تب

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ کہا خدائے تعالیٰ نے کہ اے آدم! خبر دے تو فرشتوں کو ان کے ناموں کی یعنی سب کے نام بتادے، پھر جب حضرت آدمؑ نے خبر دی اور فرشتوں کو ان کے نام بتادیئے، تو کہا خدائے تعالیٰ نے فرشتوں کو کہ میں نہ کہتا تھا تم کو کہ میں مقرر خوب جانتا ہوں چھپی ہوئی آسمان کی اور زمین کی سب اور جانتا ہوں میں وہ بھی جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اپنے دل میں خیال سب مجھے معلوم ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ڦ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ جب کہا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم (علیہ السلام) کو، پھر سجدہ کیا فرشتوں نے پر ابلیس نے نہ کیا اور حکم نہ مانا اور تکبری کی حضرت آدمؑ سے اور تھا کافروں کی قوم سے یعنی جن کی اولاد سے تھا۔ یہ قصہ سورۂ اعراف میں مفصّل آوے گا۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور کہا ہم نے کہ اے آدمؑ! رہا کر تو اور تیری جورو یعنی بی بی حواؑ بہشت میں اور کھاؤ تم دونوں میوے بہشت کے جہاں سے چاہو اور جونسا میوہ چاہو یعنی ساری بہشت میں مختار ہو اور پاس مت جائیو اُس ایک درخت کے وہ درخت گیہوں کا مشہور ہے یعنی یہ ایک میوہ نہ کھاؤ۔ اور سوائے اس کے جو چاہو سو کھاؤ اور اگر اس منع کیے ہوئے کو کھاؤ گے

تو پھر ہوگے بے انصاف۔ قصّہ۔ کہتے ہیں کہ حضرت آدمؑ اور حواؑ بہشت میں رہنے لگے اور شیطان کو اس کی عزت کی جگہ سے نکال دیا۔ مور اور سانپ دونوں بہشت کے شیطان ان دونوں سے مل کر بہشت میں گیا۔ اور بی بی حواؑ کو ایسا پھسلایا اور بہکایا کہ انھوں نے گیہوں آپ بھی کھایا اور حضرت آدم علیہ السلام کو بھی کھلایا۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ پھر پھسلا دیا اور کنپا دیا ابلیس نے ان دونوں کو بہشت سے پھر نکالا ان دونوں کو وہاں سے جہاں نعمت اور عیش میں تھے وہ دونوں۔

وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ اور کہا ہم نے آدمؑ اور حوا کو اور شیطان اور مور اور سانپ کو کہ نیچے جاؤ یہاں سے یعنی بہشت سے نکلو ایک دوسرے کے دشمن ہوگے آپس میں تم اور واسطے تمھارے زمین میں ہے جگہ ٹھہرنے کی اور فائدہ اور مدعا حاصل کرنا تمھیں وہیں ہے ایک وقت تک جو وہ وقت موت کا ہے۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ پھر سیکھ لیں آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے کئی باتیں یعنی خدائے تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے جی میں ڈال دیا کہ اس طرح توبہ کریں۔ ربنا ظلمنا انفسنا تمام آیت۔ پھر توبہ قبول کی خدائے تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بے شک خدائے تعالیٰ ہی ہے توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ کہا ہم نے نیچے جاؤ یہاں سے تم سب زمین پر، پھر جو کوئی تم پاس میری طرف آوے راہ پایا یعنی پیغمبر راہ نجات کی بتلانے والا، پھر جو کوئی تابعداری کریگا میری راہ کی، پھر ان تابعداری کرنے والوں کو نہ کچھ ڈر ہے۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ع اور جو کافر ہوئے اور جھوٹ جانا ہماری قدرت کی نشانیوں کو، سو وہی لوگ ہیں دوزخ میں جانے والے کہ وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ ع ۴

Marfat.com

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِکُمْ ۚ وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝ اے بنی اسرائیل یاد کرو میری ان نعمتوں کو جو انعام کیں اور بخشیں میں نے تم پر یعنی تمھارے اگلے باپ دادا پر جن کی تم اولاد ہو اور قول پورا کرو تم میرا جو مجھ سے کیا تھا تو پورا کروں میں قول تمھارا جو تم سے کیا ہے اور مجھ سے ڈرو۔ قصّہ حضرت یعقوبؑ کا نام اسرائیل تھا ان کے بارہ بیٹے تھے ان کو بنی اسرائیل کہتے ہیں سو یہ بارہ فرقے تھے اور احسان اور انعام یہ کیا تھا کہ یہ ساری قوم بنی اسرائیل کی فرعون کی اور اس کی قوم کی خدمت گار اور محتاج تابعدار تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی قوم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا، پھر ان کے سبب فرعون کو لشکر سمیت دریا میں ڈبویا اور بنی اسرائیل کو وہاں کا مالک اور حاکم کیا، پھر توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجی، اس میں یہ اقرار کیا تھا کہ اگر تم توریت کے حکم پر قائم رہو گے اور جس پیغمبر کو بھیجوں میں اس پر ایمان لا کر اس کے رفیق رہو گے تو ملک شام کا بھی تمھارے قبضہ میں رہے گا۔ تب اس قول کو بنی اسرائیل نے قبول کیا تھا، پر بعد اس اقرار پر نہ رہے پھر وہ گمراہ ہوئے یعنی بدنیت ہوئے رشوت لیتے اور مسئلہ غلط بتاتے اور خوشامد کے واسطے حق بات چھپاتے اور اپنی ریاست چاہتے پیغمبر کی اطاعت نہ کرتے اور کئی پیغمبروں کو مار ڈالا اور توریت کی آیتوں میں ع ۵
جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تھی، ان آیتوں کو الٹا کیا، سو خدائے تعالےٰ بنی اسرائیل کو فرماتا ہے کہ ان احسانوں کو یاد کرو اور قول و قرار پر قائم رہو۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ وَلَا تَکُوْنُوْٓا اَوَّلَ کَافِرٍۢ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۝ اور ایمان لاؤ اس پر جو اتارا ہے میں نے یعنی قرآن کو سچ جانو کہ یہ قرآن سچا رکھتا ہے اس کو جو تمھارے ساتھ ہے یعنی توریت کے موافق ہیں بہت حکم اس کے اور مت ہو تم پہلے نہ ماننے والے قرآن کے اور نہ بیچو میری آیتوں کو تھوڑے مول کے بدلے یعنی دنیا کی دولت اور عزت جو کئی دن کی ہے اس کے واسطے توریت کی آیتیں بگاڑ کر دین مت کھوؤ اور مجھی سے ڈرو۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور مت ملاؤ سچی بات کو جو توریت میں صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھی ہے ساتھ جھوٹ کے جو تم نے آپ بنائی ہے اور تم جانتے ہو کہ محمد رسول اللہ برحق ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ اور قائم رکھو نماز کو اور دو مال زکوٰۃ کا اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ یعنی جماعت سے نماز پڑھا کرو۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اے کیا تم فرماتے ہو لوگوں کو کہ اچھے کام کرو اور بھولتے ہو اپنے آپ کو، مدینے کے یہودی کہتے تھے کہ یہ دین اسلام اچھا ہے اور آپ مسلمان نہ ہوتے تھے، ان کو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور اس پر کہ تم پڑھتے ہو توریت میں کہ اس دین کو قبول کرنے کا حکم ہے اے پھر کیوں نہیں سوچ کرتے اور کیوں نہیں سمجھتے۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَکَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ۝ۙ اور مدد چاہو خدائے تعالیٰ سے صبر اور تحمل کرنے میں مصیبتوں پر اور نماز روزے میں مضبوط رہ کر خدائے تعالیٰ سے التجا کرو تو سب کام آسان ہوں اور البتہ صبر اور نماز حضور دل سے بڑی اور بھاری ہے مگر ان پر آسان ہے جو عاجزی کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں سو عاجزی کرنے والے

الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ؑ وہ لوگ ہیں جن کو خیال اور دھیان ہے اس بات کا کہ انھیں ملنا ہے اور روبرو ہونا ہے اپنے پروردگار سے اور یقین ہے انھیں وہ کہ خدائے تعالیٰ کی طرف انھیں پھر جانا ہے حساب دینے کو اور اپنے کاموں کا بدلہ پانے کو

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ یاد کرو اے بنی اسرائیل وہ احسان میرے جو کیے تم پر اور وہ یاد کرو جو بزرگی اور بڑائی دی تم کو یعنی تمھارے اگلے بڑوں کو عزت دی اوپر خلقت کے جو اس وقت تھی۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ اور ڈرو اس دن کے عذاب سے جس دن کچھ کام نہ آوے گا کوئی کسی کے ذرا بھی اور قبول نہ کیا جاوے گا بخشوانا کسی کا کافر کے حق میں یعنی اگر کوئی کافر کسی کافر کو بخشوائے تو قبول نہ ہوگا اور نہ لیا جاوے گا کسی کافر سے عذاب کے بدلے کچھ یعنی اگر کافر چاہے کہ کچھ دے کر عذاب سے چھوٹے تو

Marfat.com

یہ بھی نہ ہوگا اور نہ کافر اس دن مدد دیئے جائیں گے یعنی اس دن کوئی انکی ہمراہی اور حمایت نہ کریگا اور نہ کر سکے گا، بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں ہم پر عذاب نہ ہوگا ہمارے باپ دادا جو پیغمبر ہیں ہمیں بخشائیں گے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گمان تمہارا غلط ہے ۔ **قصہ** کہتے ہیں کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا نجومیوں نے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ اس برس بنی اسرائیل کی قوم میں سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا کہ اس کے سبب تیرا دین اور تیری بادشاہت خراب ہوگی فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے اس برس جو بیٹا پیدا ہوا سے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہو اسے کام خدمت کو رہنے دو، اس سبب سے ہزاروں بیٹے قتل کیے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالےٰ نے اسی برس پیدا کیا اور سلامت رکھا جیساکہ فرماتا ہے

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس وقت کو جو چھڑایا ہم نے تم کو یعنی تمھارے اگلے باپ دادا کو فرعون کے لوگوں سے جو کرتے تھے تم پر بڑا عذاب جو وہ لوگ مار ڈالتے تھے تمھارے بیٹوں کو اور جیتا چھوڑتے تھے تمھاری بیٹیوں کو یعنی مردوں کو مار ڈالتے تھے اور عورتوں کو نہ مارتے تھے اور اس کام میں آزمائش تھی تمھارے پروردگار کی بڑی آزمائش جو فرعون نے ایسی تدبیر کی پر تقدیر سے کچھ پیش نہ گئی۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس احسان کو جو پھاڑ دیا دریا کو تمھارے بچانے کے واسطے جبکہ تمھارے اگلے باپ دادا فرعون کے ڈر سے بھاگے تھے آگے دریا اور پیچھے فرعون کا لشکر تھا پھر بچایا تم کو فرعون کے لشکر سے جو بنی اسرائیل سب دریا سے سلامت نکلے اور ڈبو دیا ہم نے فرعون کے لوگوں کو فرعون سمیت اور تم دیکھتے تھے دریا کے کنارے پر کھڑے ہوئے کہ دریا مل گیا اور فرعون سارے لشکر سمیت ڈوبا یہ قصہ مفصل اور سورۃ میں آوے گا۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس بات کو جو وعدہ دیا ہم نے موسیٰؑ کو چالیس رات دن کا توریت دینے کو پھر تم نے یعنی تمھارے اگلے باپ دادا نے پکڑا بچھڑے کو خدا یعنی بچھڑے کو جو سامری نے بنایا تھا اسے سجدہ کیا خدا جان کر پیچھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ توریت لینے کو کوہ طور پر گئے تھے اور تم بے انصاف ہو جو بچھڑے کو خدا جان کر اس کی بندگی کرنے لگے، یہ قصہ سورۂ اعراف میں مفصل آویگا۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر بخشا ہم نے اور معاف کیا تم سے وہ گناہ بعد اس توبہ کے جس کا اب آگے بیان آتا ہے کہ شاید تم شکر بجا لاؤ خدائے تعالیٰ کے احسانوں کا۔

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور یاد کرو کہ جب دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور جدا کرنیوالی حق کو ناحق سے حکم اس واسطے کہ شاید تم سیدھی راہ پاؤ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل اس وقت کو کہ جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو یعنی ان لوگوں کو جنھوں نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ اے قوم میری مقرر تم نے ستم کیا اپنے اوپر، بسبب بچھڑا پوجنے کے پھر اب تم توبہ کرو اور اس کام سے پھرو عجز کرو خدائے تعالےٰ کے آگے جو تمھارا پروردگار ہے، پھر مار ڈالو اپنے تئیں کہ یہی مارا جانا توبہ ہے بچھڑے کے پوجنے والوں کی، سو یہی مارا جانا بہتر ہے تمھارے واسطے۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک جو تمھارا رب ہے جب یہ حکم انھوں نے سنا، اور قبول کیا پھر سب بچھڑے کے پوجنے والے جنگل میں سر جھکا کر دو زانو بیٹھے اور حضرت ہارونؑ بھائی حضرت موسیٰ علیہما السلام کے کئی ہزار آدمیوں سے تلواریں کھینچ کر گئے اور قتل کرنا ان کو شروع کیا دوپہر دن تک ستر ہزار آدمی کو قتل کیا، پھر خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جو تم نے حکم مانا اور اپنے تئیں قتل کیا، تو

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ پھر توبہ قبول کی تمھاری اور مہربان ہوا تم پہ پروردگار تمھارا بیشک کہ وہی توبہ قبول کرنیوالا ہے مہربان توبہ کرنے والوں پر۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور یاد کرو اس وقت کو جو کہا تم نے یعنی ستر آدمی چنے ہوئے بنی اسرائیل میں سے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور کی طرف گئے تھے تو خدائے تعالیٰ کی باتیں سنیں

Marfat.com

پھر جب سنیں تو کہا ان ہی ستر آدمی نے کہ اے موسیٰ! ہم سچ نہ مانیں گے اس بات کو کہ یہ جو پردے میں سنی سو آواز خدائے تعالیٰ ہی کی تھی جب تک کہ نہ دیکھیں ہم خدائے تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے صریحًا سامنے بے حجاب اس بے ادبی کے سبب پکڑا اتم کو یعنی اوران ہی ستر آدمیوں کو جو تمھاری قوم سے چُنے ہوئے گئے تھے آگ نے پکڑا جو آسمان سے آئی سخت آواز سے اور تم یعنی تمھارے وہی ستر آدمی دیکھتے تھے اس آگ کو پھر سب مر گئے حضرت موسیٰ نے حیران ہو کر جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی اب میں بنی اسرائیل میں جاکر کیا کہوں کہ وہ ستر آدمی کیا ہوئے۔ خدائے تعالیٰ نے ان مرے ہوؤں کو اپنی قدرت سے پھر جلایا جیسا کہ فرماتا ہے۔

ركوع ٦ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر اٹھایا اور جلایا ہم نے تمھارے ان ہی ستر آدمیوں کو جو تمھارے بزرگ تھے بعد اس کے کہ وہ مر گئے تھے صاعقہ سے اس واسطے جلایا کہ شاید تم شکر کرو اور احسان مانو ایسی نعمتوں کا، یہ سب احوال مفصل سورۂ اعراف میں آوے گا۔ اب اشارہ ہے تیہ کے قصے کا۔ تیہ نام ایک جنگل کا ہے جو چالیس برس بنی اسرائیل اس جنگل سے نہ نکل سکے خدائے تعالیٰ کی مرضی سے وہاں گرفتار ہوئے اپنی تقصیر کے سبب، یہ قصہ سورۂ مائدہ میں مفصل آئے گا۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اور یاد کرو اس نعمت کو جبکہ سایہ کیا ہم نے تم پر بدلی کا کہ دھوپ کی گرمی سے دُکھ پاتے تھے اور اتارا تم پر یعنی تمھارے اگلے بزرگوں پر مَن یعنی ترنجبین اور سلوٰی ایک جانور کا نام ہے کہ وہ تیتر کے برابر ہے اور فرمایا ہم نے کہ کھاؤ مَن اور سلوٰی کہ پاکیزہ اور ستھری چیز ہے روزی کی ہم نے تمھاری، جو غیب سے اتارا اسے کھاؤ اور دوسرے دن کے واسطے مت رکھو پھر انھوں نے نہ مانا، دوسرے دن کے واسطے رکھنے لگے، خدائے تعالیٰ پر بھروسا نہ کیا اور نافرمانی کی جب اسے رکھا تو وہ بدبو ہوا اس نافرمانی سے ہما را کچھ نقصان نہ کیا بلکہ اپنے اوپر ستم کیا جو مَن وسلوٰی رکھا تھا تو وہ سڑا اور بدبو ہوا اور خدائے تعالیٰ ناخوش ہوا کہتے ہیں کہ جب اس جنگل میں بنی اسرائیل کے خیمے پھٹ گئے تو ابر کا سایہ ہوا اور جب اناج ہو چکا تورات کو گرد لشکر کے ترنجبین کے ڈھیر ہو رہتے اس سے اور سلوٰی کے جانور بے شمار لشکر کے گرد شام کو آبیٹھتے، لشکر کے لوگ انھیں پکڑ کے کھاتے کہ گوشت ان کا بہت مزے کا تھا، برسوں اسی طرح گزرے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور یاد کرو اس وقت کو کہ جب کہا ہم نے کہ داخل ہو اس شہر میں پھر کھاؤ میوے اور نعمتیں اور داخل ہو اس شہر کے دروازے میں سے سجدہ کرتے ہوئے شکر کا اور کہتے جاؤ حِطّۃ یعنی گناہ بخش دے جب تم یہ سب حکم بجالاؤ گے تو پھر ہم بخش دیں گے تقصیریں تمھاری اور ثواب زیادہ دیں گے ہم تمھارے نیک کاموں کا، اچھے کام کرنے والوں کو۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ع پھر بدل ڈالا بے انصاف لوگوں نے بات کو سوائے اس بات کے جو انھوں کو کہی تھی یعنی انھیں حکم ہوا تھا کہ حِطّۃ کہو، انھوں نے اس بات کو ٹھٹھے میں ڈال کر کہنے لگے حنطۃ یعنی گیہوں، پھر جب انھوں نے یہ نافرمانی کی تو بھیجا ہم نے ان لوگوں پر جنھوں نے بے انصافی کی حطۃ کے بدلے جو حنطۃ کہا، عذاب اتارا آسمان سے بسبب اس گناہ کے کہ حکم کی حد سے باہر نکل گئے تھے۔ ان پر وبا پڑی کہ ایک پہر میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور یاد کرو اس نعمت کو کہ جب مانگا موسیٰ علیہ السلام نے پانی اپنی قوم بنی اسرائیل کے واسطے جو وہ مَن وسلوٰی کھا کر پیاسی ہوئی تھی، پھر کہا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ مار اپنے عصا کو پتھر پہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب پتھر پر مارا عصا کو خدائے تعالیٰ کی قدرت سے بہنے لگے اس پتھر سے بارہ چشمے، جو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے سو پہچان لی ہر قبیلے نے اپنے پانی پینے کی جگہ، پھر فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ کھاؤ مَن و سلوٰی اور پیو پانی جو روزی دی خدائے تعالیٰ نے اور مت حد سے نکلو شہروں میں خرابی کرتے ہوئے اور دھوم مچاتے ہوئے۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَ

Marfat.com

فُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ط اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس وقت کو کہ جب کہا تم نے یعنی تمہارے اگلے بزرگوں نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام! ہم صبر نہیں کرتے ایک طرح کے کھانے پر جو مَن وسلویٰ ہے پھر دعا مانگ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے جو اپنی قدرت سے نکالے ہمارے واسطے ان چیزوں سے جو اگتی ہیں زمین سے جیسے ترکاری اور کھیرا ککڑی اور لہسن اور پیاز اور مسور، جو زمین میں سے پیدا ہوتی ہیں، ایسی چیزیں ہمارا جی چاہتا ہے اور آسمان کے کھانے سے جو اُترتا ہے من وسلویٰ اس سے اکتائے ہم تب

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ط اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَکُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ط کہا کہ اے کیا بدلتے ہو تم جو نالائق چیز ہے ساتھ اس کے جو وہ چیز بہتر ہے یعنی من وسلویٰ جو بہتر ہے اور ستھرا اور پاکیزہ ہے لہسن اور پیاز سے بدلتے ہو پھر اگر یہی جی چاہتا ہے تمہارا تو اترو کسی شہر میں کہ وہاں تمہارے واسطے ہے وہ جو تم مانگتے ہو آرزو سے پھر دیں وہ چیزیں خدائے تعالیٰ نے ان کو

وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْکَنَةُ ق وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ط اور ڈالی ان پر خواری اور محتاجی ان کی ناشکری سے اور پھر پھرے ساتھ غصے خدائے تعالیٰ کے یعنی غصے کے لائق ہوئے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ ع یہ خواری اور محتاجی اس سبب سے ہوتی تھی کہ نہ مانتے تھے حکم خدائے تعالیٰ کا یعنی توریت کی آیتوں کو نہ مانتے تھے اور مار ڈالتے تھے پیغمبروں کو ناحق۔ یہ اس سبب سے تھا کہ نافرمانی کرتے تھے خدائے تعالیٰ کی اور تھے وہ حکم کی حد سے باہر نکلے ہوئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یعنی مسلمان اور یہودی اور نصاریٰ اور صابئین جو کوئی ایمان لایا ان میں سے خدائے تعالیٰ پر جو اسے لاشریک جانتے اور سچ مانتے قیامت کے دن کو اور اچھے کام کرے پھر واسطے ان لوگوں کے ہے بدلہ ان کے کاموں کا خدائے تعالیٰ کے پاس اور نہ خوف ہے ان لوگوں کو اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ صابئین ایک فرقہ ہے جو ہر ایک دین سے انھوں نے اچھا سمجھ کر اختیار کر لیا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے ہیں۔ اور فرشتوں کو بھی پوجتے ہیں اور زبور پڑھتے ہیں اور کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں ان کو صابئین کہتے ہیں، بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہیں، سب لوگوں سے بہتر ہیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان لادے، وہی بہتر ہے کسی فرقے پر موقوف نہیں۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ط اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس وقت کو جو لیا ہم نے تم سے یعنی تمہارے اگلے بزرگوں سے قول کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توریت کا حکم مانیں گے اور اٹھایا تمہارے سر پر پہاڑ کہتے ہیں کہ جب توریت اتری تو بنی اسرائیل شرارت سے کہنے لگے کہ توریت کے حکم مشکل اور بھاری ہیں ہم سے نہیں ہو سکتے تب خدائے تعالیٰ نے ایک پہاڑ کو حکم کیا کہ ان سب کے سر پر آن کر اترنے لگا اور سامنے ان کے آگ پیدا ہوئی جب انھوں نے بھاگنے کا ٹھکانا نہ دیکھا اور ناچار ہوئے تب خدائے عز و جل نے فرمایا کہ

خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْکُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ پکڑو جو دیا ہم نے تم کو اسے مضبوط کر کے قبول کرو یعنی توریت کا حکم کوشش کر کے اختیار کرو اور یاد کرو اس کو جو توریت میں لکھا ہے اور اس پر عمل کرو تو شاید کہ تم ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور بچو برے کاموں سے۔

ع ۲ ۷ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ج فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَکُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ پھر تم پھر گئے خدائے تعالیٰ کے حکم سے بعد قول کیے کے۔ پھر اگر نہ ہوتا فضل خدائے تعالیٰ کا تم پر، اور مہربانی خدائے تعالیٰ کی تو البتہ ہوتے تم نقصان پائے ہوؤں سے اور خراب ہوتے

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ ۝ ج اور البتہ تم نے خوب جانا ہے اے بنی اسرائیل ان لوگوں کو جو حضرت داؤدؑ نبی کے وقت حکم کی حد سے نکل گئے تھے تمہاری قوم میں سے ہفتے کے دن میں یعنی حکم یوں تھا کہ ہفتہ کے دن شکار مچھلی کا نہ کرو پھر وہ لوگ فریب اور فند کر کے ہفتے کے دن شکار مچھلیوں کا کرنے لگے اور حکم کی مخالفت کی پھر اس نافرمانی کے سبب فرمایا ہم نے کہ ہو جاؤ تم بندر خراب اور رسوا یہ قصہ سورۂ اعراف میں آوے گا۔

فَجَعَلْنٰهَا نَکَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ پھر کیا ہم نے اس عذاب کو جو وہ لوگ بندر ہو کر مر گئے، خوف

Marfat.com

اور ڈر بنایا اگلے اور پچھلے لوگوں کے واسطے یعنی جب لوگ جو ہفتے کے روز
فریب سے مچھلی کا شکار کرتے تھے بندر کی صورت بن کر مر گئے جنھوں نے یہ
عذاب ان پر دیکھا تو ڈرے خدائے تعالیٰ سے اور جو لوگ پیچھے پیدا ہونگے
یہ احوال سنکر خوف کھاویں گے اور یہ احوال عذاب کا ہے نصیحت سے
ڈرنے والوں کے واسطے اب آگے قصہ عامیل کا ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا
بَقَرَةً ط اور یاد کرو اس وقت کو کہ جب بنی اسرائیل میں ایک شخص عامیل
نام مارا گیا تھا اور قاتل اس کا معلوم نہ ہوتا تھا بنی اسرائیل چاہتے تھے کہ
قاتل معلوم ہو تب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ مقرر خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے تم کو وہ کہ ذبح کرو گائے کو اور ایک ٹکڑا اس گائے کا اس
مردے پر مارو تو وہ جی اٹھے اور آپ اپنا قاتل بتا دے تب

قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ط کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ علیہ
السلام کیا تو ہمیں ٹھٹھے میں پکڑتا ہے کہ کہیں مردہ بھی جیتا ہے گائے کا
ٹکڑا مارنے سے یہ تو کبھی ہم نے سنا بھی نہیں پھر

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ہ کہا حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے کہ پناہ مانگتا ہوں خدائے پاک سے وہ کہ ہوں میں
احمقوں سے یعنی ٹھٹھا کرنا احمقوں کا کام ہے اور میں خدائے تعالیٰ کے
حکم سے کہتا ہوں تب

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ط کہا قوم نے کہ اگر تو
خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہے تو پکار اپنے پروردگار کو ہمارے واسطے
تو بیان کرے خدائے تعالیٰ ہمارے واسطے کہ وہ گائے کتنی ہے عمر اس کی پھر

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ط عَوَانٌۢ
بَيْنَ ذٰلِكَ ط فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ہ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی نکٹی ہے اور نہ بہت
نوجوان ہے بوڑھاپے اور جوانی کے درمیان ہے پھر کرو تم کام جو تمھیں
فرمایا ہے یعنی اس گائے کو ذبح کرو تب

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ط کہا بنی اسرائیل
نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام پھر پکار ہمارے واسطے اپنے پروردگار کو تو
بیان کرے ہمارے واسطے کہ کیا ہے رنگ اس گائے کا تب پھر

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا
تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ہ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ تحقیق فرماتا ہے
خدائے تعالیٰ کہ مقرر وہ گائے زرد ہے خوب گہری ہے زردی اس کے
رنگ کی خوش کرتی ہے اپنے دیکھنے والوں کو رنگ کی خوبی سے

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ
عَلَيْنَا ط وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ہ کہا بنی اسرائیل نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ پھر پکار ہمارے واسطے پروردگار اپنے کو تو بیان
کرے اور کھول کر کہے ہمارے واسطے کہ وہ گائے کس طرح کے کام میں
ہے کہ مقرر اس گائے میں شبہ پڑا ہے ہم کو جو ایسی گائیں کہ جو نہ بہت
بوڑھی ہوں اور نہ بہت جوان ہوں اور رنگ زرد ہو بہت ہیں اور مقرر
اگر خدائے تعالیٰ نے چاہا تو ہم راہ پانے والے ہوں گے، اس گائے کی
طرف تب پھر

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ
لَا تَسْقِي الْحَرْثَ ج مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ط کہا حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے کہ مقرر فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ تحقیق وہ گائے نہ محنت
کرنے والی نہ سدھائی ہے جو ہل چلاتی ہو زمین میں اور نہ پانی دیتی ہو
کھیت کو سلامت اور درست ہے سارا بدن اس کا کچھ نقصان نہیں
اس میں نہ داغ ہے کسی اور رنگ کا اس کے بدن میں سوائے زردی کے
کہ وہ ایک زرد رنگ ہے تب

قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ط فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا
يَفْعَلُوْنَ ہ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام یہ صفت جو
اس گائے کی بیان کی تو نے تو اب لایا تو ٹھیک بات جو صاف کھلی ہے

قصہ سو وہ گائے ایک شخص کی تھی کہ وہ اپنی ماں کی خدمت اور
تابعداری بہت کرتا تھا اور نیک بخت تھا اس شخص سے وہ گائے مول
لی، اتنے مال کو جتنا اس گائے کی کھال میں سونا بھر کر آوے پھر اس
گائے کو لے کر ذبح کیا اور ایسے نہ لگتے تھے جو یہ کام کریں یعنی بنی اسرائیل
نہ چاہتے تھے یعنی اس کے وارث کہ اس گائے کو اتنے مال کے بدلے مول
لے کر ذبح کریں، اب یہ آگے اس قصہ کا سرا ہے جو فرماتا ہے خدائے تعالیٰ۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ط وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا
كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ہ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل کہ جب مار ڈالا تھا تم نے
ایک شخص کو یعنی تمھارے اگلے بزرگوں نے عامیل کو مار ڈالا تھا پھر ایک

Marfat.com

دوسرے پر تہمت کرنے لگے اور خدائے تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے اس چیز کو جو تم چھپاتے ہو۔ پھر جب وہ گائے ذبح کی تب

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ پھر کہا ہم نے کہ مارو اس موئے ہوئے کو ایک پارچہ اس گائے کے بدن کا جب کوئی ٹکڑا اس گائے کے بدن کا اسے مارا تو وہ جی اٹھا اور لہو زخم سے بہنے لگا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتادیا جو قتل کرنے والے اسی کے دو بھتیجے تھے انھوں نے مال کے واسطے جنگل میں لے جاکر چچا کو مار ڈالا تھا پھر وہ ان کا نام بتاکر گر پڑا اور مر گیا، سو پھر اسی طرح جلاوے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن مردوں کو اور دکھاتا ہے خدائے تعالیٰ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں شاید کہ تم غور کرو اور سمجھو کہ خدائے تعالیٰ مردوں کو جلا سکتا ہے۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ پھر سخت ہوگئے دل تمھارے اے یہودیو بعد جی اٹھنے عامیل کے یعنی ایسی نشانی قدرت کی دیکھ کر دل تمھارے نرم نہ ہوئے پھر وہ دل تمھارے جیسے پتھر ہیں بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں کس واسطے کہ

وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اور مقرر بعضے پتھروں میں سے نہریں بہہ نکلتی ہیں اور بعضے پتھر جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے نکلتا ہے پانی اور بعضے پتھر ہیں کہ وہ گر پڑتے ہیں خدا کے ڈر سے اور نہیں خدائے تعالیٰ بے خبر ان چیزوں سے جو تم کرتے ہو اے یہودیو۔

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اے کیا مسلمانو اب تم توقع رکھتے ہو وہ کہ سچ مانیں یہودی تمھارے اسلام کی بات کو اور تھی ایک قوم یہودیوں سے حضرت موسیٰ ؑ کے وقت جو سنتے تھے اپنے کانوں باتیں خدائے تعالیٰ کی کوہ طور کے پاس، پھر سنکر اس بات کو بدل ڈالتے تھے سمجھ کر جان بوجھ کر یعنی حکم خدائے تعالیٰ کا سن کر جب قوم میں آئے تو کہا یہ حکم تو ہم نے سنا ہے اور سمجھے، یہ کہہ کر کہتے کہ اب تمھارا جی چاہے کرو جی چاہے نہ کرو اور مت ڈرو، اور وہ جانتے تھے کہ یہ بات جھوٹ ہم اپنے جی سے بنا کر کہتے ہیں فائدہ۔ بعضے یہودی غریب مسلمانوں سے کہتے کہ ہم بھی تم جیسے مسلمان ہیں اور خوشامد کی راہ سے آخری زمانے کے پیغمبر کی تعریف جو توریت میں لکھی تھی بیان کرتے۔ پھر جب اپنے لوگوں میں جاتے تو وہ ان کو طعن کرتے جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور جب بعضے یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں جیسے تم ایمان لائے ہو اور جب خلوت کرتے ہیں یعنی ان کی مجلسوں میں مسلمان کوئی نہیں ہوتا تو بعضا دولتمند بعضے غریب کو کہتا ہے کہ اے کیا تم باتیں کرتے ہو اور خبر دیتے ہو مسلمانوں کو جو وہ کھولا ہے احوال خدائے تعالیٰ نے تم پر آخری زمانے کے پیغمبر کا اس واسطے کہ مسلمان جھگڑیں اور دلیل پکڑیں تم پر اس تمھاری خبر دی ہوئی سے تمھارے پروردگار کے آگے جو کہیں کہ سچ جان کر بھی ایمان نہ لائے، کیا تم نہیں جانتے اس بات کو کہ خبر سن کر تم پر غالب ہو جاویں گے جو تم بھید اپنا دشمن کو دیتے ہو سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ احمق

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ کیا اتنا بھی نہیں جانتے یہودی وہ کہ خدائے تعالیٰ جانتا ہے اور وہ جو چھپائے رکھتے ہو دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ان کے یاروں کی اپنے دلوں میں اور وہ جو ظاہر کرتے ہو زبانوں سے

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ النصف
اور ایک قوم ہیں یہودیوں میں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ اور نہیں خبر انھیں کہ توریت میں کیا لکھا ہے مگر اپنی آرزوئیں سمجھ رکھی ہیں یعنی جو اپنے عالموں سے جھوٹی باتیں انھوں کی بنائی ہوئی سن رکھی ہیں جیسے بہشت میں سوائے یہودیوں کے اور کوئی نہیں جانے کا اور باپ دادا ان کے جو پیغمبر ہیں وہ سب گناہ بخشوالیں گے اور نہیں ہیں وہ لوگ اس بات کے کہنے میں مگر گمان رکھنے والے یعنی یہ باتیں اپنے گمان سے کہتے ہیں کچھ دلیل نہیں اُن پاس۔

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ پھر غم اور خرابی اور عذاب ہے ان لوگوں کو جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں

النصف

Marfat.com

ع ۹

کہ یہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی عالم یہودیوں کے آپ لکھ کر جاہل لوگوں سے کہتے تھے کہ توریت میں لکھا ہوا ہے یوں خدائے تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے یہ اس واسطے کہتے تھے کہ لیویں اس لکھے ہوئے کے سبب مول تھوڑا سا یعنی توریت میں صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یوں لکھی تھی کہ آخری زمانہ کا پیغمبر خوبصورت گندم رنگ، سیاہ آنکھیں، میانہ قد، پیچواں بال پیدا ہوگا انھوں نے اس صفت کو پھیر کر یوں لکھا ہے اپنے ہاتھ سے کہ آخری زمانہ کا پیغمبر لنبا قد نیلی ایک آنکھ والا، بہت گورا، لنبے بال ہوگا سو یہ صفت دجال کی ہے سو یہ بات دنیا کے عیش کے واسطے کی سو یہ عیش دنیا کا بہت تھوڑا ہے آخرت کے عیش کے مقابلہ میں۔

فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ۝

پھر بڑا عذاب اور خواری ہے ان کو جنھوں نے لکھا ہے اپنے ہاتھ سے صفت پھیر کر اور بڑا عذاب اور خواری ہے ان کو اپنے کاموں کے سبب جو آپ کرتے ہیں۔

وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی کہ ہم کو ہرگز آگ نہ لگے گی مگر گنی دن گنتی کے کہ وہ سات دن ہیں ہر دن ہزار برس کا، یا چالیس دن ویسے ہی جو اتنی مدت انھوں نے بچھڑے کو پوجا تھا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کہہ ان کو جواب میں کہ کیا تم نے قول لیا ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سے اتنی مدت کے عذاب کا جو اس سے زیادہ نہ ہوگا اگر یہ سچ ہے تو قول سے پھرنے کا نہیں خدائے تعالےٰ اپنے یا تم کہتے ہو آپ ہی اپنی خوشی سے خدائے تعالیٰ پر وہ جو نہیں جانتے تم یوں نہیں ہے جو یہودی کہتے ہیں کہ کئی دن سے زیادہ دوزخ میں نہ رہیں گے ہم، یہ جھوٹ ہے۔

بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ بلکہ جس نے برا کام کیا یعنی شریک کیا پھر گھیر لیا اس کو اس کے گناہ نے یعنی اس گناہ میں موا اور توبہ نہ کی، پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے ہیں، سو وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر جو اسے بے شریک جانا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ برحق جانا اور اچھے کام کیے یعنی فرمانبرداری پیغمبر کی بجا لائے وہ لوگ بہشت کے رہنے والے ہیں سو وہ لوگ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ۝ اور یاد کرو اے یہودیو کہ جب قول لیا ہم نے توریت میں یعقوبؑ نبی کی اولاد سے ان باتوں کا کہ نہ پوجو اور بندگی نہ کرو سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کی اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور اپنے کنبے سے نیکی کرو اور یتیموں سے اور محتاجوں سے بھلائی کرو اور کہو سب لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھو نماز کو اور دو مال زکوٰۃ کا محتاجوں کو، یہ قول لیے تھے بنی اسرائیل سے پھر تم پھر گئے ان قولوں سے جو تمھارے اگلے بزرگوں کے تھے مگر تھوڑے سے رہے تم میں سے قول پر جو حکم پر توریت کے رہے اور تم اے یہودیو منہ پھیرتے ہو توریت کے حکم سے جو توریت میں حکم ہے کہ آخری زمانے کے پیغمبر کی تابعداری کرو سو تم نہیں کرتے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ ثُمَّ أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ پھر تم وہ قوم ہو جو قول توڑ کر لڑتے ہو اور قتل کرتے ہو اپنی قوم کو ایک کا ایک خون کرتے ہو اور نکال دیتے ہو ایک قوم کو ان کے شہر سے پشتی اور حمایت کرکے ان کمزوروں پہ گناہگاری اور ظلم سے مدینے میں دو فرقے یہودیوں کے تھے ایک بنی قریظہ اور دوسرے بنی نضیر، یہ دونوں آپس میں لڑا کرتے تھے اور مشرکوں کے بھی دو فرقے تھے، ایک اوس اور دوسرے خزرج۔ یہ بھی دونوں آپس میں دشمن تھے۔ بنی قریظہ اوس سے موافق ہوئے اور بنی نضیر نے خزرج سے دوستی کی تھی، پھر یہ ایک ایک کی حمایت کرکے لڑا کرتے تھے جو کوئی غالب ہوتا تو کمزوروں کو جلا وطن کرکے ان کے گھر ڈھا کر ویران کر دیتے اور اگر کوئی قید میں پکڑا آتا تو تب سب مل کر زر خرچ کرتے اور چھڑانے کو تیار ہوتے جیسے کہ فرماتا ہے پروردگار۔

وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ

Marfat.com

اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ
اور اگر قید میں پڑے تم میں سے تو مال دے کر چھڑاتے ہو اور حرام ہے تم پر
نکال دینا ان کا وطن سے اپنے پھر کیا تم مانتے ہو بعضا حکم توریت کا، جو
قیدی کا چھڑانا ہے بندی سے اور نہیں مانتے تم بعض حکم توریت کا جو
قتل اور جلاوطن کرتے ہو اپنی قوم کو۔

فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر کچھ جزا نہیں ہے اس کی جو کوئی کرے
ایسا کام تم میں سے مگر رسوائی اور خواری دنیا کی زندگی میں اور قیامت
کے دن پھیرا جاوے گا ہانکا ہوا طرف بڑے سخت عذاب کے دوزخ
میں اور نہیں ہے خدائے تعالیٰ بے خبر ذرا بھی ان کاموں سے جو تم
کرتے ہو۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؗ
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ؑ وہ لوگ وہی
ہیں جو خریدتے ہیں دنیاوی زندگانی کو یعنی دنیا کے عیش کو خریدتے ہیں
آخرت کے بدلے پھر ہلکا اور کم نہ ہوگا ان پر سے عذاب دوزخ کا اور
نہ یہ لوگ مدد دئے جاویں گے یعنی کوئی ان کی سفارش یا حمایت
نہ کر سکے گا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ؗ
وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ
الْقُدُسِ ؕ اور بیشک دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور
بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہت پیغمبر بھیجے ہم نے آگے پیچھے جیسے
حضرت یوشع اور داؤد اور سلیمان اور زکریا اور یحییٰ اور دیئے ہم نے
عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے کو معجزے کھلے ہوئے مریضا جیسے مُردے کا
جِلانا اور غیب کی خبر بتانا اور قوت دی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو ساتھ
روح پاک کے جو حضرت جبرئیل ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تھے، یا
اسم اعظم روح پاک تھا جس سے مُردوں کو جِلاتے تھے۔

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ
اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ اے پھر
جب آیا تم پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے اور لایا وہ چیز جس کو تمہارا
جی نہ چاہتا تھا تکبری کی تم نے اور اس پیغمبر کا کہا نہ مانا، پھر جھوٹا کہا ایک
گروہ کو پیغمبروں کے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو جھوٹا کہا اور ایک قوم کو پیغمبروں کی قتل کیا جیسے حضرت زکریا اور
یحییٰ علیہما السلام کو مار ڈالا ناحق۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا
مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں، کچھ
بات سمجھتے نہیں سوائے اپنے دین کے، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹے
ہیں بلکہ لعنت کی ہے خدائے تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب پھر تھوڑے سے
ایمان لائے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ؗ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ جس وقت کہ آئی
ع ۱۰ یہودیوں کے پاس کتاب یعنی قرآن خدائے تعالیٰ کے پاس سے، سچا کرنے والی
اور موافق اس کے جو ان کے پاس ہے یعنی توریت کو سچا ماننے والے اور
تھے یہودی پہلے قرآن کے اترنے سے جو فتح مانگتے تھے دین کے دشمنوں پہ
طفیل قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی جب یہودی کافروں سے
عاجز ہوتے تو دعا مانگتے تھے کہ اے پروردگار آخری زمانہ کے پیغمبر کے طفیل
ہمیں فتح دے ان پر پھر جب آیا یہودیوں کے پاس جس کو پہچانتے تھے۔
نشانیوں سے یعنی توریت میں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت
اور نشانیاں لکھی تھیں سب درست پائیں تو کافر ہوئے اور نہ مانا پھر لعنت
خدائے تعالیٰ کی ہے کافروں پر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ
لادیں۔ یہودیوں کو گمان تھا کہ آخری زمانہ کا پیغمبر بنی اسرائیل میں سے پیدا ہوگا
جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے پیدا ہوئے تو یہودیوں کو بُرا
لگا اس واسطے جان بوجھ کر کافر ہوئے اور نہ مانا۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا
اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْا
بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ بُری چیز ہے
وہ جس کے بدلے بیچا انھوں نے اپنے آپ کو ساتھ اس چیز کے سو وہ چیز یہ
ہے کہ کافر ہوئے ساتھ اس چیز کے جو بھیجا ہے قرآن خدائے تعالیٰ نے یعنی
قرآن سے منکر ہوئے بسبب اس حسد اور ضد کے جو بھیجا خدائے تعالیٰ نے

Marfat.com

قرآن اپنے فضل سے جس پر چاہا اپنے بندوں سے جس کو لائق اس کے بنایا تھا سو پھرے یہودی ساتھ غصے خدائے تعالیٰ کے اوپر غصے کے یعنی یہودی غصہ پر غصے کے لائق ہوئے اور دوسرے یہ غصہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانتے اور کافروں کے واسطے عذاب ہے دکھ دینے والا سخت خراب اور رسوا کرنے والا بہت ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور جب کہیں یہودیوں کو کہ ایمان لاؤ اس پر جو بھیجا ہے خدائے تعالیٰ نے انجیل اور قرآن تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اس پر جو اترا ہے ہم پر یعنی توریت کو مانتے ہیں اور نہیں مانتے جو سوائے توریت کے ہے اور اس پر کہ وہ یعنی انجیل اور قرآن سچ اور درست ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سے اور سچا رکھنے والے ہیں توریت کے جو ان کے پاس کتاب ہے اس کے موافق ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم توریت پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر کیوں مار ڈالا تم نے خدائے تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبیوں کو پہلے اس سے اگر تم ایمان رکھتے ہو توریت پر ۔

ع ۱۱ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور البتہ آیا تم پاس موسیٰ علیہ السلام ساتھ نشانیوں روشن کے یعنی معجزے اور پیغام خدائے تعالیٰ کے لے کر آیا پھر تم نے اے یہودیو پکڑا بچھڑے کو خدا کی جگہ پیچھے موسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ کوہ طور پر گئے تھے اور تم ظالم ہو کہ تم نے بچھڑے کو خدا بنایا تھا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ اور یاد کرو اے یہودیو کہ جب لیا ہم نے تم سے قول تمہارا اور اٹھایا سر پر ایک پہاڑ کو اور کہا ہم نے کہ پکڑو تم جو ہم نے دیا ہے تم کو یعنی توریت کو مضبوط زور سے پکڑو اور سنو حکم توریت کے یعنی مانو اور وہی کام کرو جو توریت میں لکھا ہے تب

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۤ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ کہا یہودیوں نے زبان سے کہ سنا ہم نے اور دل میں کہا کہ ہم نے نہ مانا اور پلایا یہودیوں نے یعنی داخل کیا اپنے دلوں میں محبت کو بچھڑے کی بسبب کفر کے اور نہ ماننے کے ۔

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ بری باتیں سکھاتا ہے تم کو ایمان تمہارا اگر تم ہو مسلمان یعنی اگر یہی تمہارا ایمان ہے جو سکھاتا ہے کہ قرآن کو اور پیغمبر کو نہ مانو تو یہ بات بری ہے ۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ اگر ہے تمہارے ہی واسطے آخرت کا گھر یعنی بہشت نری تمہارے ہی واسطے ہے خدائے تعالیٰ کے ہاں سوائے اور آدمیوں کے جو کہتے ہو کہ سوائے ہمارے کوئی بہشت میں نہیں جائے گا ہم ہی جاویں گے تو بھلا پھر آرزو کرو مر جانے کی، اگر سچے ہو تم تو جلد بہشت میں جاؤ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اور ہرگز آرزو نہ کریں گے یہودی موت کی، کبھی بسبب اس کے جو آگے بھیجا ہے ان کے ہاتھوں نے یعنی انھوں نے ایسے برے کام کیے ہیں اس سبب سے موت سے ڈرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے ظالموں کو کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں ۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰي حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور مقرر پاویگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یہودیوں کو سب لوگوں سے زیادہ حرص کرنے والا زندگی پر اور ان لوگوں سے بھی جو شریک کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کے ساتھ ان کو بھی حریص پاوے گا کہ چاہتا ہے ہر ایک انھوں میں سے کہ ہووے عمر ہزار برس کی یعنی یہودی اور مشرک چاہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہزار برس کی عمر ہووے اور نہ چھوٹنا پاویں گے عذاب سے اگر عمر پاویں بڑی جو ہزار برس بھی جیویں تب بھی عذاب میں گرفتار ہوں گے اور خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے ان کاموں کو کہ جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ شانِ نزول۔ بعضے کہتے تھے کہ جبرئیل فرشتہ قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لاتا ہے اور جبرئیل ہمارا دشمن ہے اور ہمارے اگلے بڑوں کو اس سے بہت دکھ اور مصیبت پہنچی ہے اگر جبرئیل علیہ السلام کے بدلے اور کوئی فرشتہ خدائے تعالیٰ کا پیغام لاوے تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاویں، سو خدائے تعالیٰ نے

Marfat.com

فرمایا کہ فرشتے بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے کچھ کام نہیں کرتے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ کہہ کہ جو کوئی کہ ہووے دشمن جبرئیل کا ۔ پھر وہ جبرئیلؑ لاتا ہے آسمان سے قرآن کو تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ کے حکم سے اس پر کہ سچا بتانے والا ہے قرآن اس چیز کو جو ان کے آگے ہے یعنی توریت اور انجیل، اور قرآن راہ دکھانے والا ہے سیدھی اور خوشخبری دینے والا ہے ایمان لانے والوں کو نعمتوں کی ۔

مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝ جو کوئی کہ ہووے دشمن خدائے تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کا کہ یہ فرشتے اور فرشتوں سے مقرب ہیں خدائے تعالیٰ کے جو ان کا دشمن ہو وہ کافر ہے پھر بیشک خدائے تعالیٰ دشمن ہے کافروں کا

وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ اور مقرر اتاریں ہم نے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آیتیں روشن یعنی قرآن اور معجزے اور منکر نہ ہوگا کوئی ان آیتوں سے مگر بدکار جو حکم سے باہر ہووے یعنی ان آیتوں کو سب مانیں گے اور بدکار نہیں ماننے کے ۔

أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اے کیا جس وقت کہ یہودی اقرار کریں ایک قول کا یعنی بات مقرر کریں تو ان میں سے ایک قوم توڑ ڈالیں اس قول کو بلکہ بہت یہودی ایمان نہیں لاتے توریت پر اور خلاف اس کے کام کرتے ہیں ۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور جس وقت کہ آیا یہودیوں کے پاس بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کے پاس سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سچ ماننے والا اس چیز کو جو ان پاس ہے توریت تو ڈال دیا ایک قوم نے کتاب والوں سے یعنی یہودیوں کے عالموں نے ڈال دیا خدائے تعالیٰ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے جان بوجھ کر اس طرح گویا کہ وہ نہیں جانتے کہ یہ کلام خدائے تعالیٰ کا ہے ۔

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ اور پیچھے لگے ہیں یہ لوگ اس علم کے جو پڑھتے تھے دیو جادو کو سلیمان نبیؑ کی بادشاہت کے وقت اور سلیمان نبی کفر کی بات نہ کرتے تھے یعنی جادو نہ کرتے تھے پر لیکن دیو اس وقت کافر ہوئے تھے جو سکھاتے تھے لوگوں کو جادو ۔ قصہ ۔ یہ احوال یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں دیووں نے بہت طرح کے جادو کے عمل اور تماشے جمع کر کے ایک کتاب بنائی تھی اور جاہل احمق لوگوں میں اسے مشہور کیا تھا جب حضرت سلیمانؑ کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے وہ کتاب منگا کر اور صندوق میں بند کر کے زمین میں دفن کر دی ۔ جب حضرت سلیمانؑ کا وصال ہوا پیچھے ان کے دیووں نے اس صندوق کو نکال کر لوگوں سے کہا کہ حضرت سلیمانؑ اسی کتاب کے عمل سے بادشاہت کرتے تھے ۔ اس سبب سے یہودی حضرت سلیمانؑ کو کہتے تھے کہ یہ جادو ان سے ہے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا سلیمانؑ نبی جادو نہ کرتے تھے ۔

وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ اور اس علم کے پیچھے لگے ہیں یہودی جو اترا ہے دو فرشتوں پر بابل کے شہر میں ان فرشتوں کا نام ہاروت و ماروت ہے ۔ قصہ ان کا یوں ہے کہ ہاروت اور ماروت گنہگار آدمیوں کو طعن کرتے تھے ۔ خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ آدمی گرفتار ہیں نفس اور شہوت میں، اگر وہ نفس تم کو لگ جائے تو تم ان سے بھی بدتر کام کرو انھوں نے کہا کہ ہم سے ہرگز گناہ نہ ہوگا خدائے تعالیٰ نے نفس اور شہوت جیسا کہ آدمیوں کو ہے ویسا ہی ان کو لگا دیا اور حاکم کر کے زمین پر بھیجا کہ لوگوں کو راہ خدائے تعالیٰ کی بتا دیں، پھر وہ دو فرشتے دن کو خلقت سے معاملہ رکھتے اور عبادت کرتے اور رات کو آسمان پر جا رہتے خدائے تعالیٰ نے ان دونوں فرشتوں پر یہ جادو اتارا تھا اس واسطے کہ اس وقت جادوگر پیغمبری کا دعویٰ کرتے تھے تو یہ فرشتے اس زمانہ کے عقلمندوں کو سکھا دیں پھر وہ عقلمند جادو کے بھید جان کر ان دعویٰ کرنے والوں کو جھوٹا کریں، مباحثہ کر کے سو ہاروت اور ماروت بعد کتنی مدت کے ایک عورت پر کہ اس کا نام زہرہ تھا عاشق ہوئے اور شراب پی کر ایک خون ناحق کیا اور بت کو سجدہ کیا ۔ ان

Marfat.com

گناہوں کے سبب آسمان پر جانے سے موقوف ہوئے، بابل کے کنویں میں لٹکے ہیں۔

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط اور نہیں سکھاتے وہ دو فرشتے بعد قید ہونے کے جادو کسی کو جب تک کہ پہلے سکھانے سے نہیں کہہ دیتے سیکھنے والوں کو کہ ہم مقرّر آزمائش خلقت کی ہیں پھر تم کافر مت ہو جاؤ سیکھ کر یعنی جو کوئی جادو سیکھے گا اسے اس جہان میں سوائے عذاب کے کچھ بھلائی نہیں۔

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط پھر سیکھتے ہیں یہ لوگ ان دو فرشتوں سے وہ جادو جو جدائی ڈالتے ہیں مرد میں اور اس کی عورت میں اور نہیں ہیں جادوگر نقصان کرنے والے جادو سے کسی کا مگر حکم خدائے تعالیٰ کے سے یعنی تقدیر میں ہوتا ہے تو جادو بھی اثر کرتا ہے۔

وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ قف وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ط لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٥ اور سیکھتے ہیں جادوگر وہ چیز جو نقصان کرے ان کا اور فائدہ نہ کرے انھیں یعنی جادو سیکھنے میں ہر طرح نقصان ہی ہے فائدہ کچھ نہیں اور مقرر خوب جانتے ہیں جنھوں نے خریدا جادو کو کہ کچھ نہیں اس کو حصہ نیکی کا اس جہان میں یعنی جس نے جادو سیکھا اس نے اپنی عاقبت خراب کی اور بری چیز ہے جادو جس کے بدلے بیچا انھوں نے اپنے آپ کو اگر ہوتے وہ جاننے والے اس بات کے تو جانتے کہ بہت بُرا ہے جادو۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ط
ع ۱۲ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ع ٥ اور اگر یہودی ایمان لاتے قرآن پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور پرہیز کرتے گناہوں سے تو البتہ بدلہ پاتے خدائے تعالیٰ کے پاس اچھا۔ یعنی رشوت سے جو لیتے ہیں تعریف چھپا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، اگر جانتے وہ اس بات کو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، مت کہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بات کرنے کے وقت کہ رَاعِنَا یعنی متوجہ ہو ہماری طرف اور رعایت کر ہم پر۔ مسلمان کوئی جو بات حضرت کی نہ سمجھتا تو کہتا کہ رَاعِنَا یعنی مہربانی کر اور پھر سمجھا ہمیں اس بات کو اور یہ لفظ یہودیوں کی زبان میں بری بات تھی یا گالی تھی، مسلمانوں کو دیکھ کر یہودی بھی معنیٔ بد اپنے دل میں رکھ کر حضرت کو کہتے کہ رَاعِنَا، اس واسطے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ لفظ رَاعِنَا نہ کہو اور کہو کہ اُنْظُرْنَا۔ یعنی دیکھ ہماری طرف اور مہربانی کر معنیٰ ان دونوں لفظوں کے ایک ہیں اور سنو بات کو دل لگا کر کہ پھر دوبارہ پوچھنا نہ پڑے اور کافروں کے واسطے جو لفظ برا سمجھ کر عداوت سے کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے واسطے عذاب ہے دکھ دینے والا کہ جو کبھی کم نہ ہوگا۔

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ٥ نہیں چاہتے وہ لوگ جو کافر ہیں کتاب والوں سے یعنی یہودی اور نہ مشرک مکے کے رہنے والے چاہتے ہیں کہ وہ اترے تم پر اے مسلمانو کچھ بھلائی تمھارے پروردگار کی طرف سے یعنی قرآن نہ اترے۔ یہودی چاہتے تھے کہ پیغمبر آخری زمانے کا بنی اسرائیل میں پیدا ہووے اور مشرک مکے کے آرزو رکھتے تھے کہ کوئی دولت مند ہماری قوم سے پیغمبر ہو، اس سبب سے یہ دونوں دشمن تھے۔ اور خدائے تعالیٰ خاص اپنا کرتا ہے اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے اور خدائے تعالیٰ صاحب بڑے فضل اور بزرگی کا ہے۔ شانِ نزول۔ یہودی طعن کر کے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تمھارے قرآن میں بعضی آیت موقوف ہوتی ہے۔ اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اس میں کیا عیب ہوتا ہے جو موقوف کرتے ہیں۔ سو خدائے تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ آیت بھیجی۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ط اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت قرآن کی موافق مصلحتِ وقت کے یا بھلا دیتے ہیں اس آیت کو دلوں سے تو لاتے ہیں ہم (یعنی بھیج دیتے ہیں ہم) اس سے اچھی جیسے کہ لڑائی میں اول حکم تھا کہ دس کافروں سے ایک مسلمان لڑے۔ پھر حکم ہوا کہ دو کافروں سے ایک مسلمان لڑے۔ یہ آسانی ہوئی مسلمانوں پر، برابر اس کے آیت بھیجتے ہیں جیسے کہ پہلے حکم تھا کہ بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو، پھر مکے کی طرف نماز کا حکم ہوا، اے کیا نہیں جانتا تو اس بات کو

Marfat.com

خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے سو حکم کرتا ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اے کیا تجھے معلوم نہیں کہ وہ خدائے تعالیٰ ہی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہے واسطے تمہارے سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی دوست جو تمھیں فائدہ پہنچاوے اور نہ کوئی تمہارا مدد کرنے والا ہے جو تمہارے نقصان کو تم سے دور کرے۔

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ کیا تم چاہتے ہو اے مسلمانو کہ سوال کرو اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے کہ سوال کیے تھے موسیٰ نبی علیہ السلام سے ان کی شریر امت نے پہلے اس سے۔ اور جو کوئی بدل ڈالے کفر کو مسلمان ہوئے پر، پھر البتہ وہ گم ہوا سیدھی راہ سے یعنی جو کوئی یہودیوں کے بہکانے سے اپنے نبی پر شبہ لاوے گا پھر شبہ کا لانا ہی داخل ہونا ہے کفر میں۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ چاہتے ہیں بہت لوگ کتاب والوں سے یعنی بہت سے یہودیوں کو آرزو ہے کہ کسی طرح تم کو دین سے پھیر کر مسلمان ہوئے کے پیچھے تم کو کافر کر دیں اپنے جی کے حسد سے، بعد اس کے کہ کھل چکا ہے ان پر حق یعنی یہودیوں کو یقین ہو چکا ہے کہ تمہارا دین، اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب حق اور درست ہے پر حسد سے چاہتے ہیں کہ تمھیں دین اسلام سے پھیر دیں۔

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ الثلثة پھر درگذر رو اے مسلمانو اور خیال نہ کرو ان کی باتوں کا جب تک بھیجے خدائے تعالیٰ اپنا حکم بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ سو آخر کو حکم آیا کہ یہودیوں کو مدینے کے گرد سے نکال دو۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور قائم رکھو نماز کو کہ وقت پر ہمیشہ پڑھا کرو اور دو مال زکوٰۃ کا اور وہ جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے نیکی اور مال خیرات کر کے پاؤ گے تم وہ اس جہان میں خدائے تعالیٰ کے پاس سے، بیشک خدائے تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو، سب دیکھتا ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی اور نصاریٰ کہ ہرگز کوئی اندر نہ جاوے گا بہشت کے مگر وہ جو ہوگا یہودی یا نصرانی یعنی یہودی کہتے تھے کہ ہمارے سوا کوئی بہشت میں نہ جاوے گا اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے سوا بہشت میں کوئی نہ جاوے گا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے یہ باتیں ان کی آرزو ہے اپنی خوشی سے کہتے ہیں، تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں اور نصرانیوں کو کہ لاؤ کوئی دلیل اس بات پر اگر تم سچے ہو تو کیونکر تم نے جانا کہ تمہارے سوا کوئی بہشت میں نہ جاوے گا، کس سند سے کہتے ہو، یہودی اور نصرانی جھوٹے ہیں۔

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ
ع ۹ ۱۳ ۱۴ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ع ہاں بلکہ جس نے
تابعداری کی اور منہ رکھا اپنا خدائے تعالیٰ کا حکم بجالانے پر اور وہ نیک کام کرنے والا ہے پھر اس کو بدلہ ہے اس کے نیک کاموں کا اس کے پروردگار کے پاس سے اور نہ کچھ ڈر ہے ان لوگوں پر اور نہ وہ غمگین ہونگے کسی چیز کے سبب۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اور کہتے ہیں یہودی کہ نہیں ہیں نصرانی کچھ راہ پہ دین کی اور کہتے ہیں نصرانی کہ نہیں ہیں یہودی کچھ دین کی راہ پر اس پر کہ یہ سب پڑھتے ہیں کتاب توریت اور انجیل۔ یہودیوں نے توریت پڑھ کر جانا کہ نصرانی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا سمجھ کر کافر ہوئے اور نصرانیوں نے انجیل میں پڑھا کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر نہ جان کر کافر ہوئے۔

الثلثة

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اسی طرح کہا ان لوگوں نے جو نہ جانتے تھے اور کوئی کتاب خدائے تعالیٰ کی نہ پڑھے ہوئے تھے جیسے مشرک عرب کے جس طرح کہ یہود و نصاریٰ کہتے ہیں یعنی ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کو بے راہ جانتا ہے دین میں پھر خدائے تعالیٰ

Marfat.com

حکم کرے گا ان لوگوں میں قیامت کے دن اس چیز میں جو یہ ہرایک اس میں جھگڑتے ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ ؕ اور کون بڑا ظالم ہے اس شخص سے جو منع کرے خدائے تعالیٰ کی مسجدوں سے کہ وہاں نہ جاویں اس واسطے کہ یاد کریں مسجدوں میں نام خدائے تعالیٰ کا اور بندگی کریں مسجدوں میں اور تلاش کرے وہ شخص مسجدوں کے ویران کرنے کی وہی لوگ ہیں کہ نہیں ہے ان کو مقدور کہ مسجد کے اندر آویں مگر ڈرتے ہوئے۔

لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ ان ہی لوگوں کے واسطے ہے دنیا میں خواری اور رسوائی اور ان ہی کیواسطے ہے اُس جہان میں عذاب بڑا۔ شان نزول۔ کہتے ہیں کہ کئی شخص مسافر ایک رات کو اندھیرے میں جاتے تھے بدلی کے سبب قبلہ نہ معلوم ہوا، تو ہرایک نے اپنی اٹکل سے جنگل میں لکیر محراب کی زمین پر بنا کر نماز پڑھی۔ صبح جو دیکھا تو کسی کی محراب قبلہ کی طرف نہ تھی پھر جب مدینے میں پہنچے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت مانگی کہ اس نماز کو پھر کر قضا، پڑھیں تب یہ آیت اتری۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کی ہے جگہ نکلنے سورج کی اور جگہ ڈوبنے سورج کی یعنی جہاں سے سورج نکلتا ہے اور جہاں ڈوبتا ہے یہ سب طرفیں خدائے تعالیٰ کی ہیں پھر جدھر کو منہ لاؤ بندگی کرنے کو پھر اس جگہ خدائے تعالیٰ متوجہ ہے اور دیکھتا ہے اپنے بندے کو۔ بیشک خدائے تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنے والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے تمھارے دل کی نیتوں کا۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں یہودی اور نصرانی کہ اختیار کیا خدا نے فرزند یہود حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ پاک ہے خدائے تعالیٰ ایسی باتوں سے اور سب عیبوں سے بلکہ اسی کا مال ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں وہ سب کا مالک ہے اور خاوند ہے اور سب اسی کے تابعدار اور فرمانبردار

وقف منزل

ہیں اور خدائے تعالیٰ ہی

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ نیا پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو پھر اتنا ہی ہوتا ہے جو کہتا ہے اس کام کو کہ ہو، وہ ہو جاتا ہے اسی وقت۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ اور کہا ان لوگوں نے جو نہیں جانتے پڑھنا یعنی جاہل کہتے ہیں کہ کیوں نہیں بات کرتا ہے ہم سے خدائے تعالیٰ یا آوے ہم میں سے کسی پاس کوئی آیت جیسے قرآن کی آیتیں اترتی ہیں۔ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بھی ویسی بات کہتے ہیں جیسے کہ کہا تھا ان لوگوں نے جو اُن سے پہلے تھے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے وقت۔ ان لوگوں کے دل بھی ان ہی لوگوں کے سے ہیں کفر میں اور دشمنی میں۔ سو مقرر بیان کردیں ہم نے نشانیاں کہ یہ پیغمبر برحق ہے واسطے ان لوگوں کے جو یقین لاتے ہیں اور سچ جانتے ہیں قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۝ بے شک ہم نے تجھ کو بھیجا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی بات دے کر یعنی قرآن سمیت بھیجا تجھے ہم نے خوشخبری دینے والا مومنوں کو اور ڈرانے والا کافروں کو اور نہ پوچھا جاوے گا تو دوزخ کے رہنے والوں کے احوال سے یعنی تجھ سے نہ پوچھیں گے کہ ان کو مسلمان کیوں نہ کیا۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ اور ہرگز راضی نہ ہوں گے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ تابعداری نہ کرے تو ان کے دین کی یعنی جب دین ان کا قبول کرے گا تو تب تجھ سے خوش ہوں گے، کہہ ان کو کہ جب تم اپنے دین کی تعریف کرتے ہو جانو کہ مقرر جو راہ خدائے تعالیٰ دکھلائے وہی راہ اصل سیدھی ہے۔

وَلَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ؔ اور اگر تو تابعداری کرے تو ان کے

Marfat.com

جی کی خوشی کی یعنی جو وہ کہیں سو کرے تو بعد اس کے جو آیا ہے تیرے پاس علم اور سمجھ یعنی قرآن تو پھر کوئی نہیں تجھ کو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے والا دوست اور نہ کوئی مدد کرنے والا، یہ اشارہ ہے امت کو یعنی جو کوئی مسلمان ہو کر قرآن سمجھ کر دین سے پھرے گا تو اسے کوئی عذاب سے چھڑا نہ سکے گا۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠ وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب توریت سو وہ لوگ پڑھتے ہیں اس کتاب کو جیسے کہ حق پڑھنے کا ہے یعنی اس کتاب کا حکم مان کر ویسے ہی کام کرتے ہیں وہ لوگ ایمان لائے ہیں اس کتاب پر اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ مانا اس کتاب کو تو پھر وہی لوگ نقصان پائے ہوئے ہیں کئی شخص یہودیوں میں سے ایمان لائے تھے جیسے عبداللہ بن سلام اور اس کے دوست۔

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ○ اے بنی اسرائیل یاد کرو ان نعمتوں کو اور احسانوں کو جو انعام کیے میں نے تم پر یعنی تمھارے اگلے بڑوں پر، اور وہ یاد کرو کہ بڑائی دی تمھارے ان ہی بزرگوں کو اس وقت کے سب آدمیوں پر۔

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ○ اور ڈرو اس دن کے عذاب سے کہ اس دن ہول سے کوئی شخص کسی کے کام نہ آوے گا ذرا بھی اور نہ قبول ہوگا بدلہ گناہوں کا کسی سے یعنی کسی کے گناہ کے بدلے کچھ لے کر معاف نہ ہوگا عذاب اور نہ فائدہ کرے گا کسی کو بخشوانا بخشوانے والے کا اور نہ کافر اس دن مدد دیے جائیں گے یعنی ان کی کوئی مدد نہ کر سکے گا۔

وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّؕ اور یاد کر یعنی مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب آزمایا ابراہیم نبی علیہ السلام کو اس کے پروردگار نے کئی باتوں سے جیسے حج کے مناسک اور سنتیں جو اب تک مشہور ہیں جیسے حجامت میں کئی چیزیں ہیں اور ختنہ اور مسواک یعنی خدائے تعالیٰ نے حکم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ یہ کام کر، پھر انھوں نے سب پورے کیے اور بجا لائے تب

قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًاؕ فرمایا خدائے تعالیٰ نے تو جو حکم بجا لایا تو ہم نے کیا تجھ کو واسطے سب لوگوں کے پیشوا دین میں جو سب نبی تیری متابعت میں چلیں گے، یہ انعام خدائے تعالیٰ کا سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ○ کہا اور میری اولاد میں سے بھی امام کر جیسا مجھے امام کیا تب کہا پروردگار نے
ع ۱۴ ۱۴ کہ نہیں پہنچتا میرا قول ظالموں کو یعنی جو ظالم ہوگا تیری اولاد سے اسے میری نعمت یا امامت نہ پہنچے گی۔ فائدہ۔ بنی اسرائیل مغرور تھے اور کہتے تھے کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور خدائے تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ نبوت اور بزرگی تیری اولاد میں دی سو حضرت ابراہیم کا دین سب مانتے ہیں، اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اور سمجھاتا ہے انھیں کہ وعدہ خدائے تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو ہے جو نیک راہ چلتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے، ایک مدت تک حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں پیغمبری اور بزرگی رہی، اب حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد کو پہنچی اور ان کی عادتوں بیٹوں کے حق میں ہے۔

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًاؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب مقرر کیا ہم نے کعبے کے گھر کو جمع ہونے کی جگہ ثواب کی لوگوں کے واسطے جو ہر سال حج کرنے آتے ہیں اور کیا اس گھر کو جگہ امن کی کہ کوئی کسی پر وہاں ہرگز ظلم و زیادتی نہ کرے اور پکڑو اے مسلمانو! ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز۔ مقام ابراہیمؑ کا ایک جگہ ہے مکے میں، اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کا نشان ہے وہاں جا کر نماز پڑھتے ہیں۔

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ اور قول کیا یعنی حکم کیا ہم نے طرف ابراہیمؑ کے اور اس کے بیٹے اسمٰعیلؑ کے کہ وہ پاک کریں میرے گھر کو یعنی کعبے میں کوئی برا کام نہ کرے اور ناپاک اسے طواف نہ کرے تو ستھرا رہے واسطے طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے اور رکوع و سجود کرنے والوں کے یعنی نماز پڑھنے والوں کے واسطے پاک کریں کعبہ کے گھر کو کہ اسے خدائے تعالیٰ نے اپنا گھر کہا ہے۔

Marfat.com

ع ۱۵

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا یعنی جب دعا مانگی ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے بنا اس گھر کو شہر امن کا بے ڈر اور روزی دے اس شہر کے رہنے والوں کو میووں کی کہ یہاں کے رہنے والے یقین لاویں خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یعنی مومنوں کو میووں سے روزی دے پھر

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ؀ کہا خدائے تعالیٰ نے اور جو کوئی کافر ہووے اس کو بھی نفع ہے تھوڑا سا یعنی دنیا ہی میں پھر اس کافر کو عاجز اور ناچار کر رکھیں گے دوزخ کی آگ میں عذاب ہوگا اسے اور بہت بری جگہ ہے دوزخ ان کی جا رہنے کی۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ؀ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب اٹھانے لگے بنیاد کعبہ کی دیواروں کی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام، تب دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے اس کام کو بیشک تو ہی ہے سننے والا سب کی دعا، تو ہی ہے جاننے والا سب کے احوال کا اور دل کی نیتوں کا اور دعا مانگی، انھوں نے کہ

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ؀ اے پروردگار ہمارے کر تو ہم کو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد کو کر ایک قوم فرمانبردار اپنے حکم کا یعنی حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے یہ دعا مانگی کہ اے پروردگار ہم کو اور ہماری اولاد کو توفیق دے کہ ہمیشہ تیرے حکم بردار رہیں اور دکھا ہمیں یعنی سکھا ہم کو دستور حج کے جس جس مکان میں جو جو کچھ کام کرتے ہیں وہ بتا ہم کو اور معاف کر ہم کو ہماری خطائیں بیشک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربانی کرنیوالا اور دعا مانگی یہ کہ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ؀ اے پروردگار ہمارے اٹھا یعنی پیدا کر ہماری اولاد میں ... ایک پیغمبر ان ہی میں کا جو پڑھے ان پر تیرے کلام کی آیتیں اور سکھا دے ان کو کتاب کا پڑھنا اور عقل اور دانائی کی باتیں بتا دے، اور پاک کرے ان لوگوں کو گناہوں سے بیشک تو ہی ہے بہت زبردست مضبوط کام کرنے والا۔ خدائے تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَاۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ؀ اور کون ہے جو پھرے ابراہیم علیہ السلام کے مذہب سے مگر وہ کوئی جو احمق ہووے جی اس کا اور بیشک ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو چن لیا ہے اور خاص کیا اپنی درگاہ کا دنیا میں اور مقرر ابراہیم علیہ السلام آخرت میں نیک بختوں سے ہے اور

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ؀ یاد کر جب کہا ابراہیم علیہ السلام کو اس کے پروردگار نے کہ حکم برداری کر، کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ میں حکم بردار ہوں تمام عالم کے پروردگار کا۔

وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَؕ؀ اور یہی وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور اس کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے بھی وصیت کی کہ اے بیٹو مقرر خدائے تعالیٰ نے چن کر دیا تم کو دین سب دینوں سے اچھا۔ پھر نہ مریو تم مگر مسلمانی پر یعنی ایک دم دین کو نہ چھوڑیو مرتے وقت تک اسی دین میں مر جائیو۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْؕ کیا تم موجود تھے اس وقت جب کہ پہنچی یعقوب علیہ السلام کو موت یعنی تم کو خبر ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے مرنے کے وقت جب کہا اپنے بیٹوں کو کہ تم کیا پوجو گے اور کس کی بندگی کرو گے میرے پیچھے۔

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًاۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ؀ کہا بیٹوں نے کہ ہم پوجیں گے اور بندگی کریں گے تیرے خدائے تعالیٰ کی اور تیرے باپ دادا کے پروردگار کی جو دادا تیرے ابراہیم اور تایا تیرے اسمٰعیل اور باپ تیرے اسحٰق علیہم السلام ہیں، وہی ایک خدائے تعالیٰ ہے اور ہم اسی

Marfat.com

پروردگار کے حکم بردار تابعدار ہیں اور بندگی کرنے والے ہیں۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ج لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ج وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ o یہ ایک جماعت تھی یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد، سو وہ گزر گئے ان کے واسطے ہے بدلہ ان کاموں کا جو انھوں نے کیے اور تمھارے واسطے ہے بدلہ ان کاموں کا جو تم نے کیے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤ گے تم یعنی تم سے نہ پوچھیں گے ان کے کاموں سے۔ فائدہ۔ یہودیوں کو یقین یوں تھا کہ ماں باپ کے گناہوں میں اولاد گرفتار ہوگی اور ان کے ثواب میں بھی اولاد شریک ہوگی سو یہ غلط ہے اپنا ہی کیا اپنے آگے آوے گا بھلا یا برا۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ط قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ط وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o اور کہتے ہیں یہودی مسلمانوں کو کہ یہودی ہو جاؤ اور نصرانی کہتے ہیں کہ نصرانی ہو تو راہ پاؤ تم سیدھی دین کی تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نہیں مانتے تمھارا کہنا بلکہ تابعداری کرتے ہیں ہم ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کی کہ وہ سب برے دین اور مذہبوں سے علیحدہ ہے اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک لانے والوں سے اور۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ج لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ صلے وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ o کہو تم اے مسلمانو کہ ہم ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر اور اس پر ایمان لائے جو اترا ہم پر قرآن اور اس پر ایمان لائے ہم جو اترا ابراہیم پہ اور اس کے بیٹوں اسمٰعیل اور اسحٰق پر اور اسکے پوتے یعقوب علیہم السلام پر اور جو ان کی اولاد پر اترا اور ایمان لائے ہم اس پر جو اترا موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر اور جو ملا ہے اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم کہ تفاوت اور جدائی نہیں کرتے ہم ان سب پیغمبروں سے ایک میں بھی اور ہم اسی پروردگار کے حکم بردار ہیں۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ج وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ج فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط پھر اگر ایمان لائیں یہودی اور نصرانی جس طرح تم ایمان لائے ہو ان سب پیغمبروں پر اور ان کی کتابوں پر پھر البتہ سیدھی راہ پائی انھوں نے بھی اور اگر پھر جاویں دین اسلام سے اور نہ مانیں تو پھر مقرر ہیں وہ عداوت اور دشمنی میں پھر کفایت کرے گا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی بدی سے خدائے تعالیٰ یعنی وہ کچھ برا نہ کر سکیں گے دشمنی سے اور خدائے تعالیٰ سننے والا ہے سب کی باتوں کا اور جاننے والا ہے سب کے احوال کا اور نیتوں کا۔ فائدہ۔ ان آیتوں سے یہودی پھر گئے اور دین اسلام قبول نہ کیا اور نصرانیوں کو بھی یہ برا لگا اور اپنی بڑائی اور شیخی کر کے کہا کہ ہمارے ہاں ایک رنگ ہے جو مسلمانوں کے پاس نہیں ہے۔ نصرانیوں نے ایک رنگ زرد بنا کر دستور مقرر کر رکھا تھا کہ جب ان کے بچہ پیدا ہوتا یا کوئی ان کے دین میں آتا تو اس رنگ میں اسے غوطہ دے کر کہتے کہ خاصہ پاکیزہ نصرانی ہوا۔ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کہو تم کہ

صِبْغَةَ اللّٰهِ ج وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ز وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ o رنگ خدائے تعالیٰ کا قبول کیا ہے ہم نے جو دین حق اور درست ہے اور کونسا رنگ بہتر ہے خدائے تعالیٰ کے رنگ سے جو سب سے بہتر دین ہے اور پاک ہوتا ہے اس دین میں آکر سب طرح کی ناپاکی سے اور ہم خدائے تعالیٰ ہی کی بندگی کرتے ہیں اور

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ج وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ج وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ لا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ کیا تم جھگڑتے ہو ہم سے خدائے تعالیٰ کے دین میں اور وہ ہے پروردگار ہمارا اور پروردگار تمھارا اور ہم کو ہے بدلہ ہمارے کاموں کا جیسا کہ ہم کریں اور تمھارے واسطے ہے بدلہ تمھارے کاموں کا جیسا کہ تم کرو اور ہم تو نرے خدائے تعالیٰ ہی کو مانتے ہیں اور اسی پر یقین لائے ہیں۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ط کیا تم کہتے ہو اپنے گمان سے کہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد یہودی تھے یا نصرانی، کہتے ہیں کہ وہ سب نصرانی تھے۔

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ط وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ o کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا تم خوب جانتے ہو ان پیغمبروں کا دین یا خدائے تعالیٰ

Marfat.com

خوب جانتا ہے جس تے ان کو پیدا کیا کہ ان کا دین کیا تھا اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو چھپاوے وہ گواہی جو اس کے پاس تحقیق ہو چکی ہو، خدائے تعالیٰ کی طرف سے اور خدائے تعالیٰ نہیں ہے بے خبر ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ یہود اور نصاریٰ کو توریت اور انجیل سے تحقیق معلوم تھا جو نشانیاں ان کی کتابوں میں لکھی تھیں سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہچانیں، یہ سب جان کر گواہی نہ دی کہ یہی آخری زمانے کا پیغمبر ہے بلکہ اس بات کو پھیر دیا تو یہی بڑے ظالم ہیں۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ج
ع ۱۶ ۱۲ ۱۶ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ع وہ پیغمبر جن کا ذکر ہوا وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی ان کے واسطے ہے بدلہ ان کاموں کا جو انھوں نے کیے اور تمھارے واسطے ہے بدلہ ان کاموں کا جو تم نے کیے تھے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤ گے تم یعنی تم سے نہ پوچھیں گے ان کاموں سے۔ جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے میں تھے تو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر حضرتؐ جب مدینہ میں تشریف لائے تب حکم الٰہی سے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے تو یہودی اس بات سے خوش ہو کر کہنے لگے کہ اگرچہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کو نہیں مانتا لیکن ہمارے قبلہ کی طرف نماز تو پڑھتا ہے اور بعضے یہودی کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلے سے واقف نہ تھے ہمیں دیکھ کر بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے ایسی باتوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ حکم آوے کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھو جبکہ حکم آیا تب یہودی اور منافق طعن کرنے لگے خدائے تعالیٰ ان کے حال سے خبر دیتا ہے۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ

مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط اب کہیں گے احمق بے وقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے قبلہ ۔۔۔۔ سے جسکی طرف نماز پڑھا کرتے تھے یعنی یہ جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے اب انھیں کیا ہوا کہ ادھر سے منہ پھیر کر کعبہ کی طرف کیا۔ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو

قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ کہہ کہ خدائے تعالیٰ ہی کی ہیں طرفیں مشرق اور مغرب کی راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف یعنی جسے چاہتا ہے اسے فرماتا ہے کہ اس طرف چلو، سب طرف اسی کی ہے وہی سب طرف کا مالک ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط اور جیسا کہ تمھارا قبلہ بہتر مقرر کیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا تھا ایسا ہی کیا تم کو ایک قوم معتدل یعنی راست اور درست تو ہو تم گواہ منکروں پر قیامت کے دن اور ہووے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر گواہی دینے والا۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط اور نہ کیا ہم نے مقرر وہ قبلہ جس کی طرف تو نماز پڑھتا ہے مگر اس واسطے کہ تو جانے کہ کون تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہے نماز پڑھنے میں اور کون پھر جاتا ہے الٹے پاؤں یعنی آزمائیں کہ کون تابعداری میں قائم رہتا ہے اور کون دین سے پھر جاتا ہے۔

وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط اور یہ قبلہ کا پھیرنا البتہ بھاری ہے مگر ان پر نہیں جنکو راہ دکھلائی خدائے تعالیٰ نے یعنی بیت المقدس کی طرف سے پھر کر کعبہ کی طرف نماز پڑھنا بڑی اور بھاری بات ہے پر مسلمانوں کو جو خدائے تعالیٰ نے ہدایت دی ہے آسان ہے۔ فائدہ۔ یہودی اس میں شبہ اٹھاتے تھے کہ اگر یہ قبلہ اصل ہے تو اتنی مدت کی نماز جو بیت المقدس کی طرف پڑھی تھی ضائع ہوئی اور جو لوگ پہلے اس سے مر گئے وہ بے راہ ہوئے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور نہیں ہے خدائے تعالیٰ کہ ضائع کرے یقین لانا تمھارا اے مسلمانو! جو تم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بیشک خدائے تعالیٰ لوگوں پر البتہ مہربان ہے مہر کرنے والا۔ فائدہ۔ یہودی جو کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم آوے سو آسمان کی طرف منہ کر کے راہ دیکھتے کہ شاید فرشتہ حکم لاوے کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھو، اتنے میں یہ آیت اتری۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً

Marfat.com

تَرْضٰهَاص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط بیشک ہم دیکھتے ہیں پھرنا تیرے منہ کا جو پھیرتا ہے آسمان کی طرف پھر البتہ پھیرا ہم نے اس طرف قبلہ تیرا جدھر کو تیری خواہش اور تمنا تھی، اب پھیر منہ اپنا نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف جو کعبہ ہے۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط اور جس جگہ ہو تم مسافری میں دریا کی یا خشکی کی اے مسلمانو، تو منہ پھیرو اپنا نماز کے وقت اس کی طرف. مکہ میں جو کعبہ ہے اسے مسجد حرام کہتے ہیں اس واسطے کہ بڑی حرمت کا ہے اور وہاں کئی باتیں منع ہیں جیسے آدمی کو مارنا اور جانور کو ستانا اور گری چیز کا اٹھانا زمین سے منع ہے۔ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعت پڑھی تھی کہ یہ آیت اتری اور حکم ہوا کہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت نماز کے اندر کعبہ کی طرف پھر گئے اور دو رکعتیں باقی کعبہ کی طرف پڑھیں یاروں سمیت جو پیچھے ساتھ جماعت کے پڑھتے تھے اس مسجد کو ذو قبلتین کہتے ہیں یعنی دو قبلہ والی۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور بیشک وہ لوگ جن کو کتاب دی ہے البتہ جانتے ہیں اس بات کو کہ پھرنا کعبہ کی طرف درست ہے ان کے پروردگار کی طرف سے یعنی یہودی جانتے تھے جو توریت میں پڑھا تھا کہ آخری زمانے کا پیغمبر اول بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرے گا، اور آخر کو کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرے گا، یہ جان کر حسد سے انکار کرتے ہیں اور نہیں ہے خدائے تعالیٰ بے خبر ان کاموں سے جو یہودی کرتے ہیں یعنی انکار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ج وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ج وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ط اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور نصاریٰ کے واسطے سب نشانیاں اور معجزے اور دلیلیں اس بات پر کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھنا درست اور واجب ہے نہ تابعداری کریں گے وہ تیرے قبلہ کی اور نہ تو مانے گا ان کے قبلہ کو اور نہیں مانتے بعضے ان میں سے بعضے کے قبلے کو یعنی نہ یہودی نصرانیوں کے قبلہ کو مانتے ہیں اور نہ نصرانی یہودیوں کے قبلہ کو مانتے ہیں۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ لا اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اگر تو تابعداری کرے ان کے جی کی خوشی کی یعنی ان کے قبلہ کی طرف نماز پڑھے تو بعد اس کے جو آیا تیرے پاس علم اور خبر کہ قبلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا برحق ہے، پھر مقرر تو بے انصافوں سے ہووے۔

وقف لازم

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ط وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ جن کو کتاب دی ہم نے یعنی یہود اور نصاریٰ پہچانتے ہیں اس بات کو جیسا کہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور ایک قوم ان میں سے چھپاتی ہے حق بات کو اور وہ آپ جانتے ہیں کہ ہم چھپاتے ہیں۔

وقف منزل

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ ع حق اور درست ہے یہ بات تیرے پروردگار کی طرف سے، پھر مت ہو تم اے مسلمانو شک لانے والوں میں سے کہ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف نماز کیوں پڑھنے لگے۔

ع ۱۷

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور ہر ایک قوم کا قبلہ ہے ایک طرف سو اس قوم نے اس طرف منہ کیا ہے پھر تم اے مسلمانو! آگے بڑھ جاؤ سب سے نیک کاموں میں جس جگہ اور جس قبلہ کی طرف ہوگے اور رہو گے اے لوگو لاوے گا تم سب کو خدائے تعالیٰ اکٹھا کرکے جہاں ہوگے۔ بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جس مکان سے باہر نکلے مسافری کے واسطے سو پھیر منہ اپنے کو نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف جو کعبہ ہے اور کعبہ کی طرف نماز پڑھنا تحقیق اور درست ہے تیرے پروردگار کی طرف سے اور نہیں بے خبر خدائے تعالیٰ ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ لا لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ق اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ق فَلَا

Marfat.com

تخشوهم واخشوني ولاتم نعمتي عليكم ولعلكم
تهتدون ۞ اور جس جگہ سے باہر نکلے ، مسافری کے واسطے پھیر منہ اپنے
کو نماز کے وقت طرف مسجد حرام کے جو کعبہ ہے اور جس مکان میں ہو تم
رہنے والے اے مسلمانو! تو پھیرو اپنے منہ کو کعبہ کی طرف تو نہ رہے لوگوں کو
تم پر جھگڑنے کی بات مگر وہ لوگ جو بے انصاف ہیں ان میں سے ان کو
کہنے دو اور ان کے کہنے سے مت ڈرو ، اور ڈرو مجھ سے میرا حکم بجا لاؤ
تو تمام کروں میں اپنی نعمت اور مہر تم پر شاید کہ تم راہ پاؤ دین کی سیدھی ۔

كما ارسلنا فيكم رسولا منكم يتلوا عليكم ايتنا و
يزكيكم ويعلمكم الكتب والحكمة ويعلمكم ما
لم تكونوا تعلمون ۞ جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں اے مسلمانو قریش
کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری قوم کا جو پڑھے تمہارے آگے آیتیں
ہمارے قرآن کی اور پاک کرتا ہے تم کو شرک سے اور گناہوں سے بچاتا ہے
اور سکھاتا ہے تم کو قرآن کا پڑھنا اور عقل کے کام جس سے حلال اور حرام کو
پہچانو اور سکھاتا ہے تم کو وہ چیز جو نہ جانتے تھے بغیر بتائے اور سکھائے
یعنی نماز اور روزہ اور حلال اور حرام کا پہچاننا ۔

فاذكروني اذكركم واشكروا لي ولا تكفرون ۞ ع
پھر تم یاد کرو میری جو بندگی کرنا نہ بھولو تو یاد کروں میں تم کو بخشنے کے وقت
اور احسان مانو میری نعمتوں کا اور ناشکری نہ کرو ۔

يايها الذين امنوا استعينوا بالصبر والصلوة ان
الله مع الصبرين ۞ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مدد ڈھونڈھو
ساتھ صبر کے بندگی میں کوشش اور محنت کرنے سے اور نماز پڑھنے سے
یعنی خدائے تعالیٰ کی بندگی میں جو محنت ہوتی ہے اس پر صبر کرنے سے مدد
چاہو بے شک خدائے تعالیٰ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے جو انھیں امان
اور پناہ میں رکھتا ہے سب بلیات سے ۔

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل
احياء ولكن لا تشعرون ۞ اور مت کہو اس کو جو مارا گیا ہے
خدائے تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے لڑکر جو اس لڑائی میں دنیا کی یا اپنی
کچھ غرض نہ تھی ان کو کہ مردہ ہیں یعنی ان کو مردہ نہ کہو کہ موئے نہیں بلکہ
جیتے ہیں اُس جہان میں پر تم کو خبر نہیں اور نہیں جانتے تم کہ ان کی زندگی
کس طرح کی ہے تمہاری سمجھ میں نہیں آتی ۔

ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من
الاموال والانفس والثمرات ۞ اور البتہ ہم آزماتے ہیں تم کو ساتھ
تھوڑی سی چیز کے سو وہ ڈر ہے دین کے دشمنوں سے لڑنے کا اور بھوک ہے
کال میں اور مفلسی کے وقت اور نقصان مال کا خدائے تعالیٰ کی راہ میں خرچ
کرنے سے یا لوٹ میں جانے کے وقت اور نقصان جانوں کا ہے جیسے لڑائی
میں مارے جانا اور بڑھاپے میں سستی اور بیماری اور نقصان میووں کا آفت
ارضی و سماوی ہے یا بچوں کا مرجانا ہے جو وہ میوے ہیں دل کے باغ میں
ایسی باتوں میں آزماتا ہے تو معلوم ہو کہ کون شخص ایسی مصیبتوں میں خدائے
تعالیٰ کی رضا پر راضی ہے اور صبر کرتا ہے ۔

وبشر الصبرين ۞ الذين اذا اصابتهم مصيبة لا
قالوا انا لله وانا اليه رجعون ۞ اور خوشخبری دے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان صبر کرنے والوں کو کہ ان کو جب مصیبت
پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدائے تعالیٰ کے ہیں یعنی اس کے بندے
تابعدار ہیں اور ہم اسی کی طرف پھر جانے والے ہیں آخر

اولئك عليهم صلوت من ربهم ورحمة قف واولئك
هم المهتدون ۞ وہی لوگ ہیں ایسے جو ان پر مہر ہے انکے پروردگار
کی طرف سے اور نعمت ہے اور وہی لوگ راہ پائے ہوئے ہیں کہ خدائے
تعالیٰ ان سے خوش ہے ۔ فائدہ ۔ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہیں مکے کے
شہر میں ہمیشہ سے دستور تھا کہ حج کرتے تو ان پہاڑوں کا بھی طواف مقرر
کرتے اور پھرتے ان دونوں کے بیچ لیکن کفر کے وقت بہت غلط باتیں
نئی مقرر کی تھیں اور جاہل لوگوں نے ان پہاڑوں پر بت رکھے تھے جب
مسلمان ہوئے لوگ تو سمجھے کہ شاید ان پہاڑوں کا طواف بھی رسم کفر کی ہے
اس واسطے یہ آیت اتری کہ بت وہاں سے دور کردو اور

ان الصفا والمروة من شعائر الله ۚ فمن حج البيت
او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ۚ ومن تطوع
خيرا لا فان الله شاكر عليم ۞ بیشک جو صفا اور مروہ دو پہاڑ
ہیں مکے میں سو طواف ان دونوں پہاڑوں کا یہ بھی نشانیوں سے خدائے
تعالیٰ کی ہے پھر جو کوئی حج کرے اللہ کے گھر کا یا زیارت کرے تو کچھ
گناہ نہیں وہ کہ طواف کرے ان دو پہاڑوں کا اور ان کے بیچ میں پھرے
بلکہ ثواب ہے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیک کام کرے تو خدائے تعالیٰ

Marfat.com

قدردان ہے سب کچھ جاننے والا، بدلہ دیوے گا نیک کاموں کا۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝ بے شک وہ لوگ یعنی عالم یہودیوں کے حسد اور دشمنی سے چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم نے نیچے بھیجا ہے نشانیوں روشن سے اور راہ دکھانا توریت میں یعنی نشانیاں نبی آخر زمانے کے پیغمبر کی سو وہ چھپاتے ہیں بعد اس کے جو ہم نے بیان کیں وہ نشانیاں لوگوں کے واسطے کتاب توریت میں وہی لوگ جو چھپاتے ہیں صفت آخری زمانے کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان کو اپنی رحمت سے نکالتا ہے خدائے تعالیٰ، اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے یعنی فرشتے اور سب لوگ اور نہیں لعنت کرتے ہیں

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی اور پھرے شرک سے اور ایمان لائے اور سنوارے کام اپنے اور بیان کی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیسے کہ توریت میں لکھی ہے پھر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی ان پر پھر اپنی رحمت کرتے کو یعنی ان پر رحمت کی اور ہم ہیں توبہ قبول کرنے والے مہربان کہ جلد عذاب نہیں کرتے بندوں پر۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ بے شک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہی لوگ ہیں جو ان پر لعنت ہے خدائے تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے ان پر

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ ہمیشہ رہیں گے وہ اسی لعنت میں یعنی خدائے تعالیٰ کے غصہ میں رہیں گے ہمیشہ جو وہ دوزخ ہے ہلکا نہ ہوگا ان پر سے عذاب دوزخ کا اور نہ ان کو ڈھیل دی جاوے گی عذاب میں۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ اور خدائے تعالیٰ تم سب کا ایک خدا ہے جو نہیں ہے کوئی لائق بندگی اور پوجنے کے مگر وہی ایک ہے بخشندہ بے نہایت مہربان۔ فائدہ۔ کے کے کافر کہتے تھے کہ ہم تین سو ساٹھ خدا رکھتے ہیں ان سے ایک شہر کا بندوبست خوب نہیں ہو سکتا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے کہ میرا ایک خدائے تعالیٰ ہے جو سارے عالم کا کام بناتا ہے سو کوئی دلیل لاوے اپنی بات پر تب ہم سچ جانیں۔ سو خدائے تعالیٰ نے اس آیت میں اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کیں کہ

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے جو کیسا بیحد اونچا اور بڑا بے نہایت اور بے سہارے تھام رکھا ہے اور زمین کے پیدا کرنے میں جو کیسی کشادہ اور مضبوط پانی پر پھیلائی ہے اور بدلنے میں رات اور دن کے جو آگے پیچھے اور گھٹتے بڑھتے اپنے اپنے موسم میں آتے ہیں اور اس کشتی کے چلنے میں جو دریا میں بہتی جاتی ہے ساتھ اس چیز کے جو فائدہ پہنچاوے لوگوں کو سوداگری سے یہ سب نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی۔

وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور اس میں نشانی ہے جو اتارا ہے خدائے تعالیٰ نے آسمان سے پانی مینہ کا پھر جلایا اس پانی سے زمین کو جو سب طرح کی سبزی پیدا ہوئی بعد مرنے اس کے جو خشک اور بے رونق ہو رہی تھی اور بکھیرا اور پھیلایا زمین میں ہر طرح کے جانوروں سے اور پھیرا اور بدلا باؤں (ہواؤں) کو جو کوئی باؤ (ہوا) مینہ لاتی ہے اور کوئی لے جاتی ہے اور کبھی گرم اور کبھی سرد چلتی ہے۔ اور پیدا کرنے میں بدلی کے جو تابعدار خدائے تعالیٰ کے حکم کی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں، البتہ یہ سب چیزیں نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی عقلمندوں کے واسطے جو سمجھتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ اور آدمیوں میں سے بعض شخص ہے جو پکڑتا ہے سوائے خدائے تعالیٰ کے شریک برابر کے یعنی وہ کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے برابر یہ بھی ہیں اور محبت رکھتا ہے ان کی جیسے محبت رکھتا ہے خدائے تعالیٰ کی یعنی برابر کا درجہ سمجھتا ہے۔ ع ۱۹ ۳

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

Marfat.com

الْعَذَابِ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں بہت بڑی محبت رکھتے ہیں خدائے تعالیٰ کی اور اگر دیکھیں ظالم یعنی مشرک جس وقت کہ عذاب دیکھیں گے کہ وہ تمام قدرت اور قوت اور زبردستی خدائے تعالیٰ ہی کو ہے، اور جانیں گے اس وقت کہ خدائے تعالیٰ بہت بڑا عذاب کرنے والا ہے

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ اس وقت جبکہ بیزاری کریں گے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی بت پرست بتوں سے بیزار ہوں گے اور بیزار ہوں گے بُت، بت پرستوں سے قیامت کے دن اور سب دیکھیں گے عذاب کو اور کٹ جاوے گا ان میں سے آپس کا علاقہ دوستی کا یعنی بتوں کے پوجنے والے اور بُت آپس میں دشمن ہو جاویں گے عذاب دیکھ کر۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ اور کہیں گے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی مشرک کہیں گے کہ کیا اچھا ہوتا جو ہمیں پھر جانا ہوتا دنیا میں تو پھر بیزاری کرتے ہم بتوں سے جیسے کہ بیزاری کی انھوں نے اب ہم سے۔

كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ۝ع اسی طرح دکھاوے گا خدائے تعالیٰ ع ٢٠
مشرکوں کو کام ان کے افسوس دلانے اوپر ان کے یعنی مشرک اپنی سمجھ میں جو اچھے کام کرتے ہیں جیسے حج اور عمرہ اور ضیافت مسافر کی اور خیرات یہ سب نیک کام قیامت کو مقبول نہ ہوں گے تو افسوس کریں گے اور جو کچھ گناہ کیے ہوں گے ان سب کا بدلہ عذاب ملے گا اور نہ وہ سب باہر نکلیں گے آگ سے دوزخ کی یعنی ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ فائدہ مکے کے مشرکوں نے کئی باتیں شیطان کے بہکانے سے اور اپنے جی کی خوشی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں مقرر کر رکھی تھیں اوّل تو یہ کہ خدا کے شریک ٹھہرا کر انھیں بھی پوجنے لگے اور ان کی نیاز کے جانور ذبح کرتے تھے اور کئی چیزیں حلال جانوروں میں حرام جانتے تھے اور بعضے جانور جو بتوں کی نیاز چڑھاتے تھے انھیں حرام جانتے تھے اور سور کو حلال سمجھتے تھے، تب یہ آیت اتری کہ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ٘ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اے آدمیو کھاؤ وہ چیزیں جو زمین میں پیدا ہوتی ہیں حلال پاکیزہ اور ستھری اور تابعداری مت کرو شیطان کے بہکانے اور پھسلانے کی جو وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتا ہے۔ سو مقرر شیطان تمھارا دشمن ہے صریحًا جو تم سب کے باپ کو یعنی حضرت آدمؑ کو بہشت سے نکالا بہکا کر اور پھسلا کر۔

اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ سوائے اس کے نہیں کہ شیطان حکم کرتا ہے تم کو یعنی سکھاتا ہے تم کو برے کام اور بے حیائی اور یہ سکھاتا ہے کہ کہو تم خدائے تعالیٰ پر بات جس کی تمھیں خبر نہیں یعنی جھوٹ اپنے جی سے جوڑ کر کہو کہ خدا نے یوں کہا ہے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ۝ اور جب کہیں مشرکوں کو کہ تابعداری کرو تم اس چیز کی جو حکم اتارا ہے خدائے تعالیٰ نے حلال اور حرام چیزوں میں تو کہیں کہ ہم نہیں مانتے بلکہ تابعداری کریں گے ہم اس کی جو پایا اس کام پر اپنے باپ دادا کو اور یہ نہیں سمجھتے کہ بھلا اگر ان کے باپ دادا بے وقوف ہوں، نہ سمجھتے ہوں کچھ اور نہ راہ سیدھی جانتے ہوں تب بھی اپنے باپ دادا کی راہ نہ چھوڑیں۔

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ اور مثال کافروں کی ایسی ہے کہ جیسے مثال اس شخص کی جو چلاوے اور پکارے ایک جانور کو جو نہ سنے وہ مگر پکارنا اور آواز نری جو کچھ بات اور مدعا نہ سمجھے۔ کافر بھی اسی طرح یعنی اصل نہیں سمجھتے گویا کہ بہرے ہیں جو حق بات نہیں سنتے گونگے ہیں جو حق بات نہیں کہتے اندھے ہیں جو راہ سیدھی اسلام کی نہیں دیکھتے پھر وہ کچھ سمجھتے نہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ ستھری پاکیزہ چیزوں سے جو روزی دی ہم نے تم کو اور احسان مانو خدائے تعالیٰ ہی کا اگر ہو تم ساتھ دل کے اسی کی بندگی کرنے والے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَاۤ

Marfat.com

اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر حرام
کیا تم پر اے مسلمانو! مردار جانور جو آپ مرجائیں بغیر ذبح کیے اور لہو جو ذبح
کرنے کے وقت بہتا ہے وہ بھی حرام ہے اور گوشت سور کا اور وہ جانور
حرام ہے تم پر جو آواز اٹھاویں یعنی کہیں اس کو ذبح کرنے کے وقت نام
سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کسی کا، پھر جو کوئی عاجز اور ناچار ہووے
اور بے قرار اور بے اختیار ہو بھوک سے ایسا کہ مرنے لگے نہ حکم سے
باہر گیا ہو اور نہ زیادتی کرنے والا ہو پھر ایسے پر نہیں گناہ اگر کھاوے
ناچاری سے ان حرام چیزوں سے بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے
جو بے اختیاری کے حال میں پروانگی دی حرام کھانے کی مہربان ہے
جو ایسے کو معاف کیا یعنی اتنی چیزیں حرام ہیں پر وہ بھی بھوک سے
مرنے لگے تو معاف ہیں لیکن تب کہ بے حکمی نہ کرے یعنی بے قراری کی
حالت نہ پہنچی ہو اور کھانے لگے یا بہت پیٹ بھر کر کھاوے تو گناہ ہے،
اتنا ہی کھاوے جس سے مرے نہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا لا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ صلے وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں اس چیز کو جو اتاری
خدائے تعالیٰ نے کتاب جو اس میں حکم حلال اور حرام کا ہے یا صفت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس میں لکھی ہے یہود چھپاتے ہیں اور خریدتے
ہیں اس چھپانے پر مول تھوڑا سا تو وہ قوم نری آگ کھاتے ہیں اپنے
پیٹوں میں اور بات نہ کرے گا خدائے تعالیٰ ان سے قیامت کے دن اور
نہ ان کو خدائے تعالیٰ پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ دوزخ میں جانے سے
نہ جاویں گے اور ان پر عذاب ہوگا دکھ دینے والا۔ جو ہمیشہ دوزخ میں
رہیں گے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ
بِالْمَغْفِرَةِ ج فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ
شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ؏ سو وہی لوگ ہیں جنھوں نے مول لی گمراہی یعنی کفر
خریدا ایمان کے بدلے اور ہمیشہ کا عذاب خریدا بخشش کے بدلے، پھر

کیا صبر کرتے ہیں وہ لوگ آگ پر یعنی اپنی خوشی سے آگ اختیار کرتے ہیں
اس سبب سے ہے جو خدائے تعالیٰ نے اتاری کتاب سچی اور درست
اور جنھوں نے اختلاف کیا یعنی اس کے حکم بگاڑے وہ البتہ خلاف اور
دشمنی میں پڑے ہیں دور دراز کی یعنی بڑی دشمنی میں پڑے ہیں۔ جب
یہ آیت یہود و نصاریٰ نے سُنی تو کہنے لگے کہ ہم دور دراز کے خلاف میں
نہیں ہیں بلکہ ہم نماز پڑھتے ہیں جو یہ بہت بھلائی ہے تب یہ آیت اتری کہ
لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج یہی بڑی نیکی نہیں ہے وہ کہ پھیرو اپنے منہ کو
طرف مشرق کے جو سورج نکلتا ہے یا مغرب کی طرف منہ پھیرو اپنے جہاں
سورج ڈوبتا ہے اور لیکن بھلائی اور نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے خدائے
تعالیٰ پر وحدہٗ لاشریک جان کر اور قیامت کے دن کو سچ جانے اور فرشتوں
سے دشمنی نہ رکھے اور سب کتابوں کو اور پیغمبروں کو برحق جانے تب مؤمن
خالص ہووے۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج اور دیوے مال خدائے تعالیٰ کی محبت پر سوائے
زکوٰۃ کے کنبے کے غریبوں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور راہ کے
مسافروں کو جن کے پاس خرچ راہ کا نہ ہووے اور مانگنے والوں کو دیوے
جو محتاج ہوں اور قیدیوں کو چھڑانے کو بندی سے مال دیوے، اور
قائم رکھے نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر پڑھا کرے اور دیا کرے مال زکوٰۃ کا
مقرر کیا ہوا۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ اور پورا کرنے والے اپنے قرار کو جب قول کریں کسی سے
اور صبر کرنے والے یعنی ٹھہرنے والے بیچ وقت سختی فقر و فاقہ کے اور دکھ
بیماری کے وقت اور وقت لڑائی کے کافروں سے جو ایسے لوگ ہیں وہی
سچے ہیں دین میں یا قول و قرار میں وہی لوگ ہیں پرہیزگار بچنے والے
ع ۲۱ ۹ ۵ صب برائیوں سے۔ فائدہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیدا ہونے سے پہلے یہ دستور تھا کہ اشراف عمدہ قبیلہ کا غلام یا عورت

Marfat.com

ماری جائے تو رذالی قوم سے غلام کے بدلے صاحب کو اور عورت کے بدلے مرد کو مار ڈالتے تھے جب اسلام ظاہر ہوا تب یہ حکم آیا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ؕ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر بدلہ برابر کا مارے گیوں میں کہ صاحب کے بدلے صاحب کو قتل کرو اور غلام کے بدلے غلام کو اور عورت کے بدلے عورت کو مار ڈالو۔

فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ ؕ پھر جو کوئی بخشا جائے اور معاف ہو کسی قتل کرنے والے کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ تھوڑا سا تو پھر چاہیئے قتل کرنے والے کو تابعداری کرنی اچھی طرح سے اور خوشی سے ادا کرنا اور پہنچانا چاہیئے خون بہا طرف وارث مارے گئے کے ساتھ نیکی کے اور جلدی بغیر ڈھیل اور حجت کے، یہ معاف کرنا آسانی ہے پروردگار کی طرف سے اور مہربانی ہے اور بخشش ہے۔ ع ۲۲

فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ پھر جو کوئی زیادتی کرے حکم سے گزر جائے بعد فیصل ہونے کے یعنی وارث مقتول کا بخشش کر اور خون بہا لے کر پھر قاتل کے مار ڈالنے کا ارادہ کرے یا قاتل خون بہا دے کر اور کسی وارث مقتول کے مار ڈالنے کا قصد کرے تو پھر واسطے اس کے ہے عذاب دکھ دینے والا۔

وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ اور واسطے تمہارے اے مسلمانو! بیچ قصاص کرنے کے زندگانی ہے اے عقلمندو یعنی مارے گئے کے بدلے مارنے والے کو مار ڈالو گے تو سب لوگ اپنے مارے جانے کے ڈر سے کسی کو ناحق نہ مار ڈالیں گے، یہ قصاص اس واسطے مقرر کیا گیا کہ شاید تم پرہیز کرو اور ڈرو ناحق مار ڈالنے سے۔

کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرَا ۨ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ؕ لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر کہ جب حاضر ہو تم میں سے کسی کو موت یعنی جب کوئی مرنے لگے اگر وہ چھوڑے مال تو وصیت کرنی چاہیئے اسے واسطے ماں باپ کے اور کنبے والوں کے واسطے ساتھ انصاف کے یعنی سب کا حصہ مرنے کے وقت آپ کہہ مرے انصاف سے یہ حکم ماننا ضرور ہے پرہیزگاروں پر جو حقداروں کو اپنے مال سے ناامید نہ کریں اس آیت کا حکم منسوخ ہوا اس آیت سے جو سورۃ نساء میں آئی اس میں سب کا حصہ خدائے تعالیٰ نے آپ فرمایا انصاف سے وصیت کرنا اچھا ہے پر فرض نہیں اور وہ سوائے کنبے کے غیر کو تہائی مال سے زیادہ دینے کی وصیت نہ کرے۔

فَمَنْ بَدَّلَہٗ بَعْدَ مَا سَمِعَہٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ پھر جو کوئی بدلے یعنی بدل ڈالے وصیت کے حکم کو بعد اس کے جو سن چکا ہے وصیت کرنے والے سے پھر اس بدلنے کا گناہ ان ہی پر ہے جنھوں نے بدلا اور اس پر نہیں گناہ جو وصیت کر مُوا بیشک خدائے تعالیٰ سنتا ہے باتیں سب کی، جانتا ہے نیتیں سب کی یعنی مرنے والا کہہ مُوا پر نہ دینے والوں پر ہے گناہ۔

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَھُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ پھر جس نے جانا اور ڈرا یعنی معلوم کیا وصیت کرنے والے سے طرفداری یا گناہ یعنی ایک شخص ناتے دار کو چھوڑ کر اور غیر شخص کو مال دلوانے لگا مرتے وقت یا زیادہ تہائی مال سے دلوا دے غیر شخص کو جو حقدار نہ ہو پھر صلح کروائے حقداروں میں اور وصیت کروانے میں تو پھر کچھ گناہ نہیں اس صلح کرنے والے پر یعنی اس طرح کی وصیت بدلنے میں گناہ نہیں بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے وصیت کرنے والے کو جو پھر سمجھ کر اپنے پہلے کیے سے پھرے، مہربان ہے خدائے تعالیٰ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر روزے رکھنا جیسے کہ فرض ہوا تھا ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے اس واسطے کہ شاید تم پرہیز کرنے والے ہو گناہوں سے سو تم روزے رکھو کوئی دن گنتی کے سو وہ مہینہ رمضان کا ہے۔

فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ

Marfat.com

خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہوا ایسا جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا مسافری میں ہو پھر گنتی دنوں کی چاہیئے جتنے دن روزے کھاوے اتنے دن روزے رکھے۔ سوائے رمضان کے اور مہینے میں اور حکم ہے اوپر ان کے جو طاقت رکھتے ہیں چاہیں تو روزہ رکھیں اور چاہیں تو روزے کا بدلہ دیویں۔ ہر ایک روزہ کھائے کے بدلے ایک فقیر کا کھلانا پھر جو کوئی اپنی خوشی سے کرے نیکی جو زیادہ دیوے روزے کے بدلے سے یعنی ایک روزے کے بدلے دو چار فقیروں کو کھلاوے پھر وہ بہت اچھا ہے اسی کے واسطے اور اگر روزے رکھو تو تمھیں اچھا ہے بدلہ دینے سے اگر ہو تم جانتے روزے کے ثواب اور بزرگی کو۔ فائدہ پہلے یہ حکم تھا کہ بیمار اور مسافر روزے قضا کرکے پھر رکھیں اور جن کو طاقت ہے یعنی صاحب جمعیت ہوں وہ بھی چاہیں تو قضا کرکے پھر روزے رکھ لیں تو بالفعل ایک روزہ کے بدلے ایک فقیر کو کھلا دیوے پر تو بھی روزہ ہی رکھنا بہتر ہے پھر اس حکم کے ایک اور آیت اتری جو اس میں حکم آیا کہ بیمار اور مسافر کے سوا کوئی روزہ قضا نہ کرے، سو وہ روزہ رکھنے کو

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ مہینہ رمضان کا ہے جو اس مہینے میں اترا ہے قرآن جو راہ دکھانے والا اسلام کا ہے لوگوں کے واسطے اور کھلی نشانیاں ہیں راہ پانے کی اور جدا کرتا ہے سچ اور جھوٹ کا یعنی کفر اور اسلام کو جدا جدا کرتا ہے۔ قرآن شریف رمضان میں اترا ہے تو چاہیئے کہ اس مہینے میں مقرر قرآن کو پڑھے یا سنے اسی واسطے تراویح کا پڑھنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کیا اور آپ نے کئی روز جماعت سے پڑھ کر چھوڑی اس واسطے کہ فرض نہ ہو جائے۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ پھر جو کوئی حاضر ہووے اور پاوے تم میں سے اے مسلمانو! رمضان کے مہینے کو تو مقرر روزے رکھے وہ سارا مہینہ، اور کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو تو وہ نہ رکھے روزہ پھر روزے رکھے وہ گن کر سوائے رمضان کے اور مہینے میں اتنے دنوں جتنے کھائے روزے اس نے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوائے مسافر یا بیمار کے کسی کو رمضان کا روزہ کھانا اور پھر قضا رکھنا درست نہیں۔

یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ چاہتا ہے خدائے تعالیٰ تم پر اے مسلمانو آسانی اور نہیں چاہتا تم پر سختی اور مشکل اور چاہتا ہے خدائے تعالیٰ کہ پوری کرو تم گنتی روزے رمضان کی اور بہت بزرگی اور بڑائی سے یاد کرو خدائے تعالیٰ کو یعنی تکبیر کہو عید کی صبح کو اس پر کہ راہ دکھائی تم کو خدائے تعالیٰ نے اور تو شاید کہ تم شکر کرو اور احسان مانو خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کا فائدہ۔ یعنی اصحابوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ سے کیونکر دعا مانگیں نزدیک ہے جو آہستہ مانگیں اس سے یا دور ہے جو پکار کر اسے یاد کریں تب یہ آیت اتری۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندے مجھ کو یعنی میرا مکان پوچھتے ہیں تو پاس ہوں میں ہر بندے کے علم سے یعنی ہر ایک بندے کے احوال کی مجھے خبر ہے سب قبول کرتا ہوں یعنی سنتا ہوں پکارنا پکارنے والے کا جس وقت کہ وہ پکارے مجھ کو پھر چاہیئے کہ بندے میرے قبول کرنا مجھی سے چاہیں اور یقین لاویں مجھی پر۔ شاید کہ راہ پر آویں۔ فائدہ۔ جب روزے فرض ہوئے تو مسلمان سارے مہینے رمضان کے شام کو ایک بار کھا کر پھر دوبارہ نہ کھاتے اور عورتوں سے نہ ملتے جیسے اگلی امت کا دستور تھا پر بعضے لوگوں سے یہ نہ ہو سکا تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر عرض کی، تب یہ آیت اُتری۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ حلال کیا گیا تم کو روزوں کی رات میں، جو بے حجاب ہو کر اپنی عورتوں سے صحبت کرو جو عورتیں تمھاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو یعنی جس طرح بدن سے کپڑے لگے اور ملے ہوتے ہیں اسی طرح عورتوں سے مرد آپس میں ملتے ہیں۔

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ جانا خدائے تعالیٰ نے وہ کہ تم چوری کرو گے اپنے جیوں میں سو پھیرا مہر سے

Marfat.com

خدائے تعالیٰ نے تم پر راہ کو اور بخشا تم سے اے مسلمانو چوری تمھاری کو پھر ملو اب اپنی عورتوں سے رمضان میں راتوں کو اور ڈھونڈھو وہ جو لکھ دیا ہے خدائے تعالیٰ نے تمھارے واسطے یعنی حاصل عورتوں کے ملنے سے اولاد چاہو۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج اور کھاؤ اور پیو ساری رات رمضان میں جب تک کہ ظاہر ہووے اور نظر آوے تم کو دھاری سفیدی کی آسمان میں سیاہ دھاری صبح کی روشنی کے نکلنے تک کھاؤ پیو یعنی جب تک صبح صادق کی اول روشنی نظر نہ آوے تب تک کھاؤ پیو پھر اس وقت سے تمام کرو تم روزہ رات تک۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ لا فِى الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اور نہ صحبت کرو عورتوں سے جب کہ تم اعتکاف کرنے والے ہو مسجدوں میں یعنی اعتکاف کے حال میں عورتوں سے صحبت منع ہے۔ یہ حکم جو ہوئے سب حدیں ہیں خدائے تعالیٰ کی پھر نزدیک نہ جاؤ تم ان چیزوں کے جو منع ہوئی ہیں، اسی طرح کی بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ آیتیں اپنی شاید مسلمان پرہیز کریں اور بچتے رہیں منع کی ہوئی چیزوں سے۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ع اور مت کھاؤ تم مال ایک دوسرے کا ناحق ع ۲۳
جیسے کہ چوری یا خیانت یا دغابازی یا رشوت یا زبردستی یا جوا یا فریب سے مت کھاؤ مال لوگوں کا اور نہ پہنچاؤ ساتھ اس مال کے یعنی حاکموں تک نہ پہنچاؤ قضایا مال کا جو ان کے پردے میں کھاؤ تھوڑا سا لوگوں کے مال سے یا حاکموں کو رشوت کا مال نہ پہنچاؤ، جو رفیق کر کے کسی کا مال نہ کھاؤ ناحق ساتھ ظلم کے یا جھوٹی قسم کھا کر یا جھوٹی گواہی دے کر مال نہ کھاؤ اور تم جانتے ہو کہ ناحق پر ہو تم۔ فائدہ لوگوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ احوال اول جو چاند باریک ہوتا ہے پھر ہر روز زیادہ ہوتے ہوتے گردہ ہوتا ہے۔ پھر گھٹتا جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے۔ حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط پوچھتے ہیں لوگ تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال نئے چاند کا جو پہلی تاریخ نکلا کرتا ہے تو کہہ کہ یہ چاند کا نکلنا وقت ٹھہرے ہوئے ہیں واسطے لوگوں کے جو معاملے کرتے ہیں وعدوں پر اور شمار ہے مہینوں کا عورت پیٹ والیوں کے واسطے اور دودھ پلانے کا بچوں کو وقت برس اور مہینوں پر مقرر ہے اور روزے اور حج مہینے پر اور سال پر ٹھہرا ہوا ہے جو چاند سے معلوم ہوتا ہے جو بارہ مہینے کا ایک برس مقرر کیا ہے۔ فائدہ۔ اکثر عرب کے لوگوں میں دستور تھا کہ جب حج کی نیت کر کے گھر سے نکلتے۔ پھر جو کچھ کام گھر میں ضرور ہوتا تو دروازے سے نہ آتے۔ چھت پر سے یا دیوار پر سے آتے اور اس بات کو نیکی جانتے۔ سو خدائے تعالیٰ نے یہ رسم موقوف کی اس آیت کو بھیج کر کہ

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ج وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اور نیکی نہیں ہے وہ کہ آؤ تم گھروں میں ان کی چھتوں پر سے اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ڈرے خدائے تعالیٰ سے اور اس کا حکم بجا لائے اور آؤ گھروں میں دروازوں سے گھروں کے اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو اور اپنی اپنی مراد کو پہنچو۔

وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ اور لڑو خدائے تعالیٰ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی مت کرو یعنی لڑائی تم اپنے سے شروع نہ کرو، جب وہ لڑنے لگیں تب تم بھی لڑو اور جو کوئی تم کو مارے اسی کو تم بھی مارو، زیادتی نہ کرو جو اس کے بچوں کو، اور عورتوں کو بھی مارو بیشک خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ہے زیادتی کرنے والوں کو۔ اس آیت کا حکم موقوف ہوا اگلی آیت سے فائدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مکے کا شہر امن کا تھا، کوئی اپنے دشمن کو بھی پاتا تو کچھ نہ کہتا اور حج کے اول اور آخر کے مہینے یعنی ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم یہ تین مہینے اور چوتھا رجب کا بھی مہینہ وقت زیارت کا تھا، یہ چاروں مہینے امان کے تھے جو سارے ملک میں

Marfat.com

عرب کی راہیں جاری تھیں اور لڑائی موقوف تھی، سو ذی القعدہ کے مہینے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے یاروں سمیت مدینہ سے مکہ کی زیارت کو تشریف لائے تھے جب مکے کے نزدیک پہنچے اور مشرکوں کو خبر ہوئی، سب نے جمع ہو کر آنے نہ دیا تھا اور لڑنے کو تیار ہوئے تھے پھر آخر کو صلح ہوئی کہ اس برس بغیر زیارت کے پھر جاویں اور دوسرے برس آن کر زیارت کریں خاطر جمع سے جو سب مکے کے رہنے والے تین روز مکہ کو خالی کر دیں اور آپ مکے سے باہر جاویں یہ قصہ مفصل اِنَّا فتحنا میں لکھا ہے۔ پھر دوسرے برس جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق وعدے کے ذیقعدہ کے مہینے میں قصد مکے کی زیارت کا کیا تو بعضے اصحابوں کے خیال میں گزرا کہ شاید مکے کے قریش وعدہ خلافی کر کے لڑنے کو تیار ہوں تو پھر کیا کیجیے۔ تب حکم الٰہی آیا کہ اگر وہ اس مہینے حرام میں لڑیں تو تم بھی لڑو۔

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ج اور قتل کرو ان کو جو تم سے لڑتے تھے جہاں پاؤ ان کو اور نکال دو ان کو جس جگہ سے تمھیں نکالا ہے انھوں نے دین سے پھرنا اور پھرانا دین سے لوگوں کو بہت برا ہے اور بڑا گناہ ہے مار ڈالنے سے حرام مہینے میں۔

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ج فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ط كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ہ اور نہ لڑو کافروں سے نزدیک مسجد حرام کے یعنی مکے میں نہ لڑو جب تک کہ کافر آپ سے نہ لڑیں تم سے اس میں پھر اگر وہ لڑیں اول تو پھر شوق سے تم انھیں قتل کرو اور نہ ڈرو جو انھوں نے حرمت مکے کی آپ نہ رکھی ایسا ہی ہے بدلہ کافروں کا۔

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ پھر اگر وہ باز آویں شرک سے تو بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ط فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ہ اور لڑو مشرکوں سے جب تک کہ باقی نہ رہے ہنگامہ شرک کا اور رہے بندگی کرنا اور حکم خدائے تعالیٰ ہی کا، پھر اگر باز آویں مشرک لڑائی سے تو پھر نہیں ہے زیادتی، مگر ظالموں پر ہے حکم قتل کا جو فتنہ سے باز نہ رہیں۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ط فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ہ مہینہ حرام کا یعنی ذیقعدہ اس برس کا جو عمرۂ قضا کے واسطے جاتے ہو بدلہ ہے ساتھ اس مہینے حرام کہ اسی مہینے اگلے برس مکے میں تم کو جانے نہ دیا تھا یعنی اگر مکے کے قریش اب کی بار لڑیں تو تم لڑو اور ملاحظہ مہینے حرام کا نہ کرو اس واسطے کہ انھوں نے اس مہینے کی حرمت نہ کی تھی یہ اس کا بدلہ ہے پھر جو کوئی زیادتی کرے تم پر پھر تم زیادتی کرو اس پر جیسے کہ زیادتی کی اس نے تم پر اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ ساتھ ہے پرہیزگاروں کے

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ج وَاَحْسِنُوْا ج اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ہ اور خرچ کرو اور بانٹ دو اے دولتمندو مال اپنے سے خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور مت ڈالو ہاتھوں اپنے کو طرف ہلاکت کے اور نیکی کرو بے شک خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ج وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ط اور پورا کرو حج اور عمرے کو یعنی مناسک حج کے اور حدیں اس کی اور فرض اور سنت جو ان میں ہیں۔ سب بجا لاؤ واسطے خدائے تعالیٰ کے، پھر اگر روکے جاؤ بسبب بیماری کے یا دشمن کے ڈر سے یا بسبب نہ ہونے خرچ راہ کے اور سواری کے تو پھر تم پر ہے جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سے بھجوا دو منا کے بیچ تو وہاں قربانی کریں اور حجامت نہ کرو تم اپنے سروں کی جب تک پہنچ نہ چکے قربانی تمھاری اپنے مکان میں جو قربانی کی جگہ مقرر ہے۔ جب قربانی وہاں ہو چکے تب سر کی حجامت کرو۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ وقفہ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ج پھر جو کوئی کہ ہووے تم میں سے بیمار وقت احرام کے یا ہو اسے دکھ سر کا جیسے درد سر یا سر میں زخم ہو، یا جوئیں بہت ہوں اس کے سر کے بالوں میں تو پھر ناچار حجامت کرے اپنے سر کی پھر بدلہ دیوے جو تین روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھلاوے یا قربانی کرے ایک دنبہ پھر جب خاطر جمع ہو تمھاری سب طرح سے پھر جو کوئی

Marfat.com

فائدہ لیوے عمرے اور حج کا یعنی عمرے اور حج کا احرام ساتھ باندھے اور دونوں ایک ہی بار ادا کرے پھر اس پر ہے جو کچھ میسر ہو اسے قربانی سے یعنی بکرا، دنبہ یا شراکت میں اونٹ یا گائے قربانی کرے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ ع ۲۴ ۸
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ع پھر جو کوئی نہ پائے قربانی یعنی قربانی کا مقدور نہ ہو تو پھر روزے رکھے تین حج کے دنوں میں اور سات روزے اور رکھے جب پھرے اپنے وطن کو، یہ دس روزے پورے ہوئے۔ یہ حکم اس کو ہے جو نہ ہو کنبہ اور گھر والے اس کے نزدیک مکے کے رہنے والے یعنی جس کا گھر مکہ میں ہو اس پر یہ حکم نہیں اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اس کا حکم مانو اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ کا سخت عذاب ہے اس پر جو اس کا حکم نہ مانے۔ **طریق حج** کا یوں ہے کہ اول احرام باندھے پھر عرفہ کے دن عرفات میں دوڑ کر حاضر ہو پھر وہاں سے چلے تو رات مشعر الحرام میں رہے پھر عید کی صبح کو منا میں پہنچ کر کنکر پھینکے اور حجامت سر کی کر کے احرام سے نکلے پھر مکے میں جا کر طواف کعبہ کا کرے پھر صفا اور مروہ کے بیچ میں جا کر طواف رخصت کا کرے اور وطن کو جاوے۔ **طریق عمرے** کا یوں ہے کہ اول احرام باندھے جس مہینے اور جس دن چاہے مختار ہے اور طواف کعبہ کا کرے اور صفا مروہ کے بیچ میں دوڑے، پھر حجامت کر کے احرام سے نکلے اور حج کی طرح قربانی ضرور نہیں مگر کسی سبب سے، یہاں خدائے تعالیٰ تین سبب فرماتا ہے ایک یہ کہ احرام باندھ کر روکا گیا مرض سے یا دشمن کے ڈر سے تو کسی شخص کے ہاتھ قربانی بھجوا دے۔ جب مکے میں قربانی ذبح ہو چکے تب احرام سے نکلے پھر حجامت کرے دوسرا سبب یہ کہ درد یا بیماری سر کے بالوں سے ناچار ہو کر احرام کے بیچ میں حجامت کرے تو اس کا بدلہ قربانی بھجوا دے یا تین روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھلاوے تیسرا سبب یہ کہ حج اور عمرہ جدا جدا نہ کرے، ایک ہی سفر میں دونوں ادا کرے تو قربانی ضرور ہے یا قربانی پیدا نہ ہو تو دس روزے رکھے تین روزے حج کے دنوں میں اور سات دن پیچھے رکھے اور قربانی کم سے کم ایک بکری ایک آدمی کو یا ایک گائے یا ایک اونٹ سات آدمی کی شرکت میں درست ہے اور قربانی حج اور عمرہ اکٹھا کرتے ہیں مکے کے رہنے والوں پر نہیں ہے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ مہینے حج کے معلوم اور مشہور ہیں جو شوال اور ذیقعدہ کے مہینے سے شروع ہے احرام باندھنا، پھر جس نے مقرر کر لیا اپنے اوپر ان مہینوں میں حج کو تو پھر نہ چاہیے اسے بے حجاب ہونا اپنی عورتوں سے نہ کسی طرح کا گناہ کرے اور نہ جھگڑا کرے آپس میں حج کے دنوں میں اور جو کچھ کرتے ہو نیک کاموں سے سب جانتا ہے خدائے تعالیٰ، اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے اور راہ خرچ اپنا لے لیا کرو اپنے ساتھ کہ یہ بہت اچھا ہے راہ خرچ پرہیزگاری کرنا کہ کسی سے خرچ مانگنا اور اسے فکر میں ڈالنا۔ بعضے لوگ اپنے گھر سے جان بوجھ کر خرچ راہ اپنا ساتھ نہ لیتے تھے اور وہاں جا کر ہر ایک سے مانگتے۔ سو خدائے تعالیٰ نے منع فرمایا کہ لوگوں کو حیران کرنے سے خرچ راہ اپنے ساتھ لانا بہتر ہے اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ ڈرو مجھ سے اے عقلمندو! **طریق احرام** کا یوں ہے۔ احرام باندھنے کا وقت غرہ شوال سے ذی الحجہ کی چاند رات تک ہے اس سے پہلے نہ چاہیے جو احرام باندھے اور احرام نیت ہے حج کی یا عمرہ کرنے کی یا دونوں کی اکٹھی، پھر زبان سے لبیک ساری کہے پھر احرام میں داخل ہو تو پرہیز کرے مرد عورت کی صحبت سے اور سب گناہ سے اور بدزبانی سے فحش بولنے سے آپس میں جھگڑنے سے پرہیز کرے بدن کے بال نہ منڈوائے، ناخن نہ کاٹے خوشبو نہ ملے شکار نہ مارے، سر اور بدن اپنا ننگا رکھے سوائے ایک کپڑے بغیر سیے کے دوسرا نہ رکھے۔ اور عورت سر اور بدن اپنا ڈھانپے پر منہ کھلا رکھے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ کچھ گناہ نہیں تم پر اس بات میں کہ تلاش کرو حج کے سفر میں روزی کی اپنی فضل پروردگار کے سے یعنی حج کے سفر میں اگر سوداگری بھی کرو تو گناہ نہیں مباح ہے پھر جب پھرو طواف کرنے کو عرفات سے تو پھر یاد کرو اللہ تعالیٰ کو نزدیک مشعر الحرام کے۔ مشعر الحرام ایک مکان کا نام ہے، وہ مکان عرفات اور منا کے بیچ ہے اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کو ان مکانوں میں جیسا کہ دکھائے تم کو اور سکھائے حج کے مناسک، اور تھے تم اس سکھانے سے پہلے

Marfat.com

ہرطرح سے بھولے ہوئے راہ اسلام کی۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پھر طواف کرنے چلو جس جگہ سے سب لوگ چلتے ہیں اور بخشواؤ اپنے تئیں خدائے تعالیٰ سے، بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان۔ فائدہ یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکے کے رہنے والے عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر کھڑے رہتے۔ سو فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ چلیں طواف کو تم بھی چلو اور اگلی تقصیر پہ نادم ہو۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ پھر جب کر چکو تم مناسک اپنے حج کے یعنی حج کے کام جو مقرر ہیں ان میں سب کر چکو تو پھر یاد کرو خدائے تعالیٰ کو جیسے کہ یاد کرتے ہو تم اپنے باپ دادا کو بلکہ اس سے زیادہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دستور تھا کہ حج کر کے تین دن تک خوشی کرتے اور اپنے باپ دادا کی بڑائیاں کرتے، سو خدائے تعالیٰ نے اس بات کو منع کیا اور فرمایا خدائے تعالیٰ کو یاد کرو جو بہت زیادہ بہتر ہے باپ دادا کی بڑائی سے خدائے تعالیٰ کو بزرگی سے یاد کرنا۔

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ پھر کوئی شخص ہے آدمیوں سے جو وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے دے ہم کو دنیا میں مال اور عزت دنیا کی اور نہیں ہے اس کو اُس جہان میں کچھ حصہ نعمت سے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ النصف اور لوگوں سے کوئی شخص ہے جو کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے دے ہم کو اس جہان میں نیکوئی یعنی توفیق بندگی کی دے دنیا میں اور اُس جہان میں دے نیکی یعنی گناہ بخش دے آخرت میں اور پناہ دے ہم کو عذاب آگ سے۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وہ لوگ جو دین اور دنیا کی نیکیاں مانگتے ہیں ان لوگوں کے واسطے ہے حصہ پورا ان چیزوں سے جو کام کیے ہیں انھوں نے دنیا میں اور خدائے تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے جو ایک دم میں حساب سب سے لیوے گا۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کو بیچ دنوں گنتی کے جو وہ تین دن ہیں عید قربانی کے بعد یعنی تکبیر کہو پھر جو کوئی جلدی کرے جانے کی دو دن میں یعنی تین دن نہ رہے تو پھر کچھ گناہ نہیں اس پر اور جو کوئی ڈھیل کرے جانے میں یعنی تین دن تک منا میں رہے پھر تو بھی کچھ گناہ نہیں اس پر جو کوئی پرہیز کرے حج کر کے عمرے کے تمام کرتے تک پرہیزگاری میں رہے اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے ہر کام میں ہر وقت اور جانو وہ کہ مقرر تم سب کو خدائے تعالیٰ ہی کی طرف قبروں سے اٹھ کر جمع ہونا ہے حساب دینے کو اب مذکور حج کا تمام ہوا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ اور لوگوں سے ایک وہ شخص ہے جو خوش آوے ہے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی بات دنیا کی زندگانی کے کاموں میں اور وہ گواہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ کو اپنی بات پر یعنی ظاہر کرتا ہے قسم کھا کر کہ میں سچا ہوں اور وہ دراصل بڑا ہی لڑاکا دشمن ہے۔ سو وہ شخص ایک منافق تھا اس کا نام اخنس تھا، حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور قسم خدائے تعالیٰ کی کھا کر اپنی محبت اور ایمان ظاہر کیا اور جب پھر آیا دینے سے تو ایک کھیت کو جاتے ہوئے راہ میں جلا دیا اور مسلمانوں کے کتنے جانوروں کی کوچیں کاٹ گیا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ اور جب پھرا تیرے پاس سے تو پھرا ملک میں خرابی کرتا ہوا شہروں میں اور ویران کرے کھیتی کو اور مارے جانوروں کو اور خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا خرابی کرنے والوں کو۔

النصف

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اور جب کہیں اس منافق کو کہ ڈر خدائے تعالیٰ سے تو پکڑ لاوے اس کو غرور کفر کا گناہ پر یعنی کہا نہ مانے اور ضد چڑھے اس پر کفایت کرے اسے آگ دوزخ کی اور بہت بری ہے آگ دوزخ کی بچھونا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اور لوگوں سے ایک شخص وہ ہے جو بیچتا ہے اپنی جان کو جو ڈھونڈتا ہے خوشی خدائے تعالیٰ کی اور اپنی جان کو عزیز نہیں

Marfat.com

رکھتا اور خدائے تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر جو اس کی خوشی میں اپنی جان حاضر کرتے ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تو داخل ہو اسلام میں پورے ایک بارگی دل میں خلل باقی نہ رکھو، کسی طرح کا اور تم تابعداری نہ کرو شیطان کے قدموں کی یعنی اس کے بہکانے پر نہ چلو جو بیشک شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے صریحًا۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ پھر اگر تم کانپ جاؤ بعد اس کے جو آئے تم پاس حکم شریعت کے کھلے ہوئے صاف ہیں تو پھر جان رکھو اور یقین سمجھو وہ کہ خدائے تعالیٰ بڑا زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا۔

هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۠ ؑ ۲۵ ۱۴ ۹ کیا راہ دیکھتے ہیں یعنی انتظار نہیں کرتے یہ لوگ مگر ایسے کی راہ دیکھتے ہیں جو آوے خدائے تعالیٰ یعنی عذاب خدائے تعالیٰ کا بیچ سائبان بدلی کے اور فرشتے عذاب لے کر آویں جیسے اگلی امت پر آیا تھا عذاب اور فیصل کیا جاوے کام یعنی ہر ایک کو سزا ملے اس کے کاموں کے لائق اور خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھرتا ہے سب کاموں کا یعنی نیک اور بد کام سب کے اور حکم ان کی سزا اور بدلے کا خدائے تعالیٰ ہی کے حضور سے ہوگا آخر کو۔

سَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ ؕ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل سے کہ کتنی دیں ہم نے بنی اسرائیل کی کتاب میں آیتیں کھلی ہوئی روشن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں پھر جو کوئی بدلے خدائے تعالیٰ کی نعمت کو بعد اس کے جو آ چکی ہو وہ نعمت اسے پھر بیشک خدائے تعالیٰ بہت بڑا عذاب کرنے والا ہے آیتوں کے بدلنے والوں پر جو دنیا میں مارا جاوے اور لوٹا جاوے مسلمانوں کے ہاتھ سے یا جزیہ دیوے اور رسوا ہووے اور قیامت کو دوزخ میں رہے گا ہمیشہ۔

زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وقف لازم اور خوب بنایا ہے واسطے کافروں کے جینا دنیا کا اور کافر اشراف دولتمند ہنستے ہیں مسلمانوں غریب محتاجوں کو جب دیکھتے ہیں محتاج اصحابوں کو جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو دیکھ کر ہنستے اور کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو جو کہتا ہے ان گداؤں محتاجوں سے کام جہان کا بناتا ہوں اور عرب کے سرداروں کی شیخی اور بڑائی موقوف کرتا ہوں، اگر کام اس کا سچ ہوتا تو سردار اور اشراف عرب اس کے رفیق ہوتے نہ کہ یہ آپ گدا محتاج سو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ اور وہ لوگ جو پرہیزگاری کرتے ہیں شرک سے اور گناہوں سے بچے رہتے ہیں وہ بلند اور اونچے ہوں گے قیامت کے دن کافر دولت مندوں سے بھی اور خدائے تعالیٰ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بیشمار بخشتا ہے۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ تھے لوگ سب ایک قوم ایک دین مذہب پر یعنی حضرت آدمؑ اور اولاد ان کی اول سب ایک دین پر تھے۔ بعد اس کے دین میں اختلاف کیا تب پھر اٹھائے یعنی پیدا کیے اور بھیجا خدائے تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے بندگی کرنے والے کو ثواب سے اور ڈرانے والے گناہ کرنے والوں کو عذاب سے اور بھیجا ساتھ ان پیغمبروں کے کتاب کو جو حکم شریعت کا بیان کرے کہ اس طور سے بندگی کرو سو وہ کتابیں سچ اور درست ہیں بھیجی ہوئی تو حکم کریں لوگوں میں وہ پیغمبر بیچ اس خبر کے جو وہ جھگڑتے ہیں۔

وَ مَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اور جھگڑا نہیں ڈالا دین میں مگر کتاب والوں نے یعنی یہود و نصاریٰ ہی نے جھگڑا ڈالا ہے بعد اس کے جو آئے ان کے پاس معجزے اور آیتیں کھلی ہوئی، سو جھگڑا ان کا بے سمجھی سے نہیں ہے بلکہ خوب سمجھتے ہیں پر ضد ہے ان میں جو اس ضد سے جھگڑتے ہیں پھر راہ دکھلائی خدائے تعالیٰ نے دین کی ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس چیز میں جس میں وہ جھگڑتے تھے سو وہ سیدھی اور درست راہ دکھائی مومنوں کو خدائے تعالیٰ نے اپنے حکم سے اور خدائے تعالیٰ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے طرف سیدھی راہ دین اسلام کی۔ فائدہ۔ خدائے تعالیٰ نے کتنے نبی

Marfat.com

اور کتابیں بھیجیں پر اس واسطے نہیں کہ ہر امت کو جدی راہ بتاوے بلکہ سب پیغمبروں کی امت کو ایک ہی راہ فرمائی جب وہ امت اس راہ سے بہکی تو اور پیغمبر آیا اور جب اس کتاب سے بہکی تو اور کتاب بھیجی خدائے تعالےٰ نے اسی ایک راہ کے قائم کرنے کو اس کی مثال یہ ہے جیسے تندرستی ایک ہے۔ اور بیماریاں بیشمار جب ایک مرض پیدا ہوا ایک دوا اور پرہیز اس کے موافق فرمایا۔ جب دوسرا مرض پیدا ہوا دوسری دوا اور پرہیز اس کے موافق فرمایا اب آخر کی کتاب میں ایسی راہ فرمائی جو سب مرض سے بچاوے اور سب کے بدلے یہی کفایت ہوئی سو وہ آخر کی کتاب یہ قرآن شریف ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ اے کیا تم سمجھے ہو اے مسلمانو وہ کہ داخل ہو گے بہشت میں اور نہیں آیا تم پاس احوال ان لوگوں کا جو گذر گئے پہلے تم سے اگلے پیغمبر اور ان کی امت مومن جو پہنچیاں ان پہ سختیاں اور نامرادیاں اور مصیبتیں، جو کانپ گئے نہایت محنت اٹھانے سے یہاں تک کہ کہا ان کو پیغمبر نے، اور مسلمان جو ایمان لائے تھے ان پیغمبروں کے ساتھ یہ کہا عاجز ہو کر کہ کب آوے گی مدد خدائے تعالیٰ کی پھر خدائے تعالیٰ نے اس پیغمبر کو اپنی رحمت سے خبر دی کہ جانو وہ کہ مدد خدائے تعالیٰ کی نزدیک ہے خاطر جمع رکھو۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز مال سے بانٹیں لوگوں کو اور خرچ کریں سو تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں کہ وہ جو بانٹتے ہو اور خرچ کرتے ہو تم مال سے فائدے کے پھر واسطے ماں باپ کے ضرور ہے خرچ کرنا اور نزدیکی کنبہ داروں کے واسطے بانٹنا چاہیئے مال اور ان کے واسطے خرچ کیا چاہیئے جن کی چھوٹی عمر میں باپ مر گیا ہو اور محتاجوں کو دو اور راہ کے مسافروں کو دو جن کی راہ کا خرچ نہ ہو اور جو کچھ کرتے ہو تم نیک کاموں سے پھر خدائے تعالیٰ بے شک جانتا ہے ان کاموں کو، سب کاموں سے خبردار ہے سب کا بدلہ دیوے گا۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ع لکھا گیا تم پر یعنی فرض ہوا اور حکم ہوا تم پر لڑائی کا دین کے دشمنوں سے اور وہ لڑائی بُری لگتی ہے تم کو اور تمہارا جی نہیں چاہتا اس واسطے کہ اس میں خرچ مال کا اور ڈر جان کا ہے اور شاید وہ کہ جس کو تمہارا جی نہ چاہے اور وہ دراصل بہتر ہے تمہارے حق میں جو دنیا میں لوٹ اور عزت غلبے کی ہے اور آخرت میں درجہ شہادت کا اور شاید وہ کہ جس چیز کو تمہارا دل چاہتا ہے اور وہ بری ہے تمہارے واسطے اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جس میں بھلائی ہے تمہارے حق میں اور تم اسے نہیں جانتے۔

ع ۲۶
۱۰

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہینے حرام کے سے کہ اس میں لڑائی لڑنی کیونکر ہے۔ **نقل**۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج بھیجی تھی کافروں پر انھوں نے کافروں کو مارا اور لوٹ لائے پر مسلمانوں نے جانا کہ وہ دن جمادی الاخریٰ کا ہے اور وہ غرہ رجب کا تھا، کافروں نے اس بات پر طعنہ دے کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام مہینے کو بھی حلال کیا اور اپنے لوگوں کو رخصت دی تو حرام مہینوں میں بھی لڑائی لڑیں اور لوٹیں اور مسلمانوں نے آکر پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبہے میں یہ کام ہوئے اس کا کیا حکم ہے تب یہ آیت اتری۔

قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لڑنا حرام مہینوں میں بڑا گناہ ہے اور پھیر رکھنا لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ سے یعنی اسلام لانے کو منع کرنا اور آپ نہ ماننا دین اسلام کو روکنا مسجد حرام سے یعنی کعبے کی زیارت سے منع کرنا اور نکال دینا کعبے کے رہنے والوں کو گھر ان کے سے بہت بڑا گناہ ہے نزدیک خدائے تعالیٰ کے حرام مہینے میں لڑنے کے گناہ سے اور شریک بنانا ساتھ خدائے تعالیٰ کے اور لوگوں کو مسلمان نہ ہونے دینا بہت بڑا گناہ ہے حرام مہینے کی لڑائی سے۔

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ اور ہمیشہ ایسے میں لگ رہے یہ مشرک جو لڑیں تم سے اے مسلمانو! یہاں تک لڑیں جو پھیر یں تم کو دین اسلام سے اگر مقدور پائیں تو ہرگز کمی نہ کریں۔

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ

Marfat.com

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور جو کوئی پھرے تم میں سے اپنے دین اسلام سے اور پھر مر جاوے اور کافر ہی ہو جاوے مرنے کے وقت تک پھر ایسے لوگ جو کافر مریں تو ضائع اور اکارت جاویں نیک کام ان کے دنیا میں اور آخرت میں اور وہ لوگ رہنے والے ہیں دوزخ کی آگ میں سو وہ اس آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول اللہ پر اور سب حکم مانے اور لوگ جو نکلے اپنے وطن سے اور لڑے کافروں سے خدائے تعالیٰ کی راہ میں جو اس لڑائی میں کچھ غرض اپنی نہ تھی وہ لوگ امیدوار ہیں خدائے تعالیٰ کی رحمت سے، اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندوں پر۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم شراب اور جوئے کا کہ شراب اس وقت حلال تھی۔ خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شراب کے حق میں اور جوئے کے کھیلنے میں گناہ ہے بہت اور نفع بھی ہے لوگوں کو اور گناہ ان دونوں کاموں کا بہت بڑا ہے شراب کے پینے میں اور جوا کھیلنے میں۔ یہ دونوں کام مت کرو۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ اور پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا خرچ کریں اور بانٹیں لوگوں کو اپنے مال سے تو کہہ کہ جو کچھ زیادہ ہو تمہیں اپنے گھر کے خرچ سے اور بچ رہے۔ اسی طرح بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ تمہارے واسطے حکم تو شاید کہ تم دھیان اور فکر کرو دنیا اور آخرت کے کاموں میں جو دنیا کے کاموں کا آخر فنا ہے اور آخرت کے کاموں کا بدلہ ہمیشہ کی نعمت رہنے والی ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیموں کے احوال سے، تو کہہ بنانا ان کے کام کا بہتر ہے یعنی ان کے مال کی امانتداری اور ان کی پرورش اچھی طرح ضرور کیا چاہیے۔ اور ان کا خرچ ملاؤ تم اپنے ساتھ تو وہ بھائی ہیں تمہارے دین میں اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے خرابی کرنے والوں کو جو یتیموں کا مال خراب کرتے ہیں کام بنانے والوں سے پہچانتا ہے خدائے تعالیٰ یعنی جو کوئی ان کا مال خراب کرتے ہیں اور جو کوئی احتیاط سے رکھتا ہے اور جتنا انھیں ضرور ہے یتیموں کے خرچ میں لگاتا ہے سب خدائے تعالیٰ بڑا زبردست ہے مضبوط کام بنانے والا۔ نقل کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرثدؓ صحابی کو جو بڑے بہادر تھے مکہ میں بھیجا اس واسطے کہ جو غریب مسلمانوں کو کافروں سے چھپا کر مدینہ میں لے آویں اور مرثد کی پہلے مسلمان ہونے سے مکے میں ایک عورت سے دوستی تھی جب یہ مکے میں پہنچے تو اس عورت نے چاہا کہ صحبت کرے۔ مرثدؓ نے کہا کہ اب مسلمان ہوا ہوں زنا نہیں کرتا اس عورت نے کہا کہ اگر یوں نہیں تو نکاح کرلے، مرثدؓ نے کہا کہ یہ بھی بغیر رخصت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں ہوسکتا۔ مرثدؓ نے مدینہ میں آن کر یہ احوال ظاہر کیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ایمان نہ لائے تو مشرک سے نکاح درست نہیں۔ دیگر انھیں دنوں عبداللہؓ رواحہ کے بیٹے صحابی نے اپنی لونڈی کو بسبب نافرمانی کے طمانچہ مارا، وہ فریادی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کو بلا کے پوچھا اس نے کہا کہ وہ لونڈی نماز پڑھتی ہے اور روزے رکھتی ہے اور خدائے تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانتی ہے اور رسول اللہ کو سچا سمجھتی ہے پر بعضے وقت بات نہیں مانتی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ مسلمان ہے اس سے نیکی کر۔ عبداللہؓ نے اسے آزاد کرکے اسی سے نکاح کیا، لوگ لگے طعنہ دینے کہ دیکھو عبداللہؓ نے لونڈی سے نکاح کیا اور وہ فلانی عورت مشرک دولتمند اور خوبصورت اشراف اسے ہاتھ لگتی تھی تب یہ آیت اتری کہ

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ اور نکاح مت کرو مشرک عورتوں سے جب تک کہ ایمان نہ لاویں اور لونڈیاں مسلمان بہتر ہیں مشرک بی بی سے اگرچہ وہ شرک کرنے والیاں بیبیاں پسند آویں بسبب مال اور حسن اور شرافت کے۔

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اور نکاح میں نہ دو مسلمان عورتوں کو مشرک مردوں کے جب تک ایمان نہ لاویں وہ مرد مشرک اور غلام مسلمان بہتر ہیں

Marfat.com

شرک کرنے والے صاحبوں سے اگرچہ وہ شرک کرنے والے پسند آویں تم کو
بسبب دولت اور صورت کے۔

أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ وہ لوگ مشرک مرد اور عورت بلاتے ہیں دوزخ کی آگ کی طرف اور خدائے تعالیٰ بلاتا ہے بہشت اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے اور بیان کرتا ہے اپنے حکم لوگوں کو شاید کہ نصیحت مانیں لوگ اور خبردار ہوئیں۔ فائدہ۔ پہلے مسلمان اور کافر میں نسبت ناتا جاری تھا اس آیت سے ٹھہرا کہ اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ شرک یہ ہے کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانیں مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو یہ بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا بُرا کرنا اس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی اور چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت مانگے اس کو مختار جان کر باقی یہود اور نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے ان کو مشرک نہیں فرمایا

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ اور پوچھتے ہیں مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم حیض کا تو کہہ کہ وہ گندگی اور ناپاکی ہے پھر چھوڑ دو اور دور رکھو عورتوں کو حیض کے دنوں میں اپنی صحبت سے یعنی ان سے حیض کے وقت صحبت نہ کرو جب تک کہ وہ پاک ہو ویں اور ستھرائی کر لیں تب پھر جاؤ ان پاس اور صحبت کرو جہاں سے حکم دیا خدائے تعالیٰ نے یعنی جس راہ سے بچہ پیدا ہوتا ہے اس راہ صحبت کرو بے شک خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک لوگوں کو اور ستھروں کو۔

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پھر آؤ اپنی کھیتی کرنے میں یعنی وہ کام کرو جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے جدھر سے اور جس طرح سے چاہو تم یعنی روبرو سے یا کروٹ سے یا پیٹھ کی طرف سے مختار ہو اور آگے کا دھیان رکھو یعنی اولاد کی نیت رکھو اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور یقین جانو کہ تم کو اس کے پاس جانا ہے ایک دن روبرو ہونا ہے اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لانے والوں کو کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے عورتوں کو کھیتی اور کھیتی اسے کہتے ہیں جس جگہ بیج بوئے تو اُگے یعنی اس راہ سے صحبت کرو جہاں سے اولاد پیدا ہووے۔

ع ٢٧ ٥ ١١ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور مت کرو خدائے تعالیٰ کے نام کو متھکنڈا اپنی قسمیں کھانے کا یعنی نہ کرو خدائے تعالیٰ کے نام کو منع کرنے والا اس بات کا کہ نیکی کرو لوگوں سے اور پرہیزگاری کرو اور صلح کرو درمیان لوگوں کے اور خدائے تعالیٰ سب کچھ سنتا ہے اور سب کا احوال جانتا ہے یعنی خدائے تعالیٰ کی قسم اچھے کام چھوڑنے پر کھائی جیسے کہ ماں باپ سے نہ بولوں یا اس فقیر کو خیرات نہ دوں اور ایسی قسم اگر کھا جاوے تو توڑے اور کفارہ دے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ نہیں پکڑتا تم کو خدائے تعالیٰ بیہودہ اور نکمی قسموں تمہاری سے ولیکن پکڑتا ہے تم کو خدائے تعالیٰ ساتھ اس کام کے جو کرتے ہیں تمہارے دل اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے، تحمل کرنے والا ہے۔ بیہودہ قسم وہ ہے جو منہ سے نکل جاوے اور دل کو خبر نہ ہووے اس قسم کا کفارہ نہیں ہے اور اگر جان کر قسم کھاوے پھر توڑے تو اس کا کفارہ لازم ہے اور کفارہ کا بیان آگے آوے گا۔

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ واسطے ان لوگوں کے جو قسم کھاتے ہیں اپنی جوروؤں سے تو ان کو دیکھا چاہیئے چار مہینے پھر اگر مل جاویں تو پھر بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے کہ قسم کھا کر توڑے اور کفارہ قسم کا دیوے تو معاف کرے خدائے تعالیٰ یعنی کوئی اگر اپنی عورت سے قسم کھاوے کہ میں تجھ سے نہ ملوں گا پھر اگر چار مہینے کے اندر عورت سے ملے تو قسم کا کفارہ دیوے اور جو چار مہینے گزر جاویں تو طلاق ہو جاوے۔

وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور اگر قصد کریں طلاق دینے کا پھر خدائے تعالیٰ سننے والا ہے قسم کھانے والے کی بات کو جاننے والا ہے قسم کھانے والے کے قصد کو۔ فائدہ یعنی جس نے قسم کھائی کہ اپنی عورت پاس نہ جاوے تو چار مہینے میں جاوے تو قسم کی کفارت دے نہیں تو طلاق ٹھہرا۔

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ

Marfat.com

لَهُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ کُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اور طلاق پائی ہوئی عورتیں راہ دیکھیں آپ تین حیض تک اور ان عورتوں پر حلال اور روا نہیں جو چھپا رکھیں اس کو جسے پیدا کیا ہے خدائے تعالیٰ نے ان کے پیٹوں میں بچے اگر ہیں وہ عورتیں جو یقین سے ایمان لائی ہیں خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یعنی وقت طلاق کے اگر پیٹ سے ہوئی عورت تو کہہ دے کہ میرے پیٹ میں بچہ ہے چھپاوے نہیں۔

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًاؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۠ اور خاوندان عورتوں طلاق پائی ہوئی کے بہتر اور لائق زیادہ ہیں واسطے پھیر لینے اپنی جوروؤں کے ان دنوں میں یعنی اگر طلاق دیں تو پھر چاہیے کہ مل جاویں چار مہینے کے اندر اگر چاہیں صلح کر لیویں اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ حق ہے مردوں کا ان پر ساتھ اچھی گزران کے اور موافقت کے اور مردوں کو عورتوں پر زیادتی ہے جو مہر اور ہر روز کا سب خرچ عورتوں کا ان کے ذمہ ہے اور طلاق دینا اور پھر ملا لینا عورتوں کو مردوں کے اختیار میں ہے اور خدائے تعالیٰ زبردست اور مضبوط کام کرنے والا ہے۔ ع

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍؕ طلاق دو بار تک ہے جس میں رجعت ہو اسلام سے پہلے اگر دس بار طلاق دیتے تو پھر تب بھی رجعت تھی یعنی پھر مل جاتے تھے خاوند جوروؤں سے اور بعضے شخص عورتوں کے ستانے کو طلاق دیتے اور جب عدت پہنچی تو مل جاتے پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دیتے اس واسطے حکم آیا کہ طلاق جس میں رجعت ہے دو ہی بار تک ہے پھر دو طلاق کے بعد روا ہے پھیر لینا جورو کو اپنے پاس موافق دستور کے یا چھوڑ دینا ہے بھلی طرح سے پھر بعد عدت کے رجعت باقی نہیں رہتی اگر دونوں راضی ہوں تو دوبارہ نکاح کر لیویں اور اگر تیسری بار طلاق دیوے تو پھر نکاح بھی درست نہیں ہے جب تک اور خاوند اس سے نکاح کر کے صحبت نہ کر لیوے۔

وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِؕ اور حلال نہیں ہے تم کو اے مردو! وہ کہ پھیر لو جو کچھ تم نے دیا ہو اپنی عورتوں کو یعنی عورت کو اگر خاوند کچھ دیوے تو اس سے پھیر لینا منع ہے مگر تب کہ ڈریں دونوں خاوند اور عورت کہ قائم اور مضبوط نہ رکھ سکیں گے حکم خدائے تعالیٰ کا۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَاۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۰ پھر اگر ڈرو تم اے مسلمانو! کہ وہ مرد اور عورت قائم اور درست نہ رکھ سکیں گے حکم خدائے تعالیٰ کے یعنی ان کی گزران موافقت سے آپس میں نہ ہوگی اور مرد اور عورت ایک دوسرے سے بیزار ہیں تو پھر کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر یہ کہ عورت پھر کچھ اپنے بدلے دے کر اپنے تئیں اس مرد کے نکاح میں سے چھٹا لیوے، اسے خلع کہتے ہیں یہ حکم طلاق اور رجعت اور خلع کا سب حدیں باندھیں خدائے تعالیٰ کی ہیں پھر اے مسلمانو! ان حدوں سے آگے نہ بڑھو اور جو کوئی بڑھ جاوے ان حدوں سے پھر وہی لوگ ظالم ہیں گنہگار۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ۰ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ۰ پھر اگر طلاق دے تیسری بار اپنی عورت کو پھر وہ عورت حلال نہیں اس مرد کو، بعد تین طلاق کے جب تک کہ وہ عورت نکاح میں آوے خاوند دوسرے کے اور وہ خاوند دوسرا صحبت کر کے اپنی خوشی سے طلاق دیوے، پھر کچھ گناہ نہیں اول کے خاوند نہ اس عورت پر جو پھر ملیں نیا نکاح کر کے بعد عدت دوسرے خاوند کے اگر جانیں کہ دونوں یہ مرد عورت قائم رکھیں گے حکم خدائے تعالیٰ کے یعنی آپس میں حق ایک دوسرے کا ادا کریں گے اور یہ حدیں باندھی ہوئی ہیں خدائے تعالیٰ کی جو بیان کرتا ہے ان حدوں کو واسطے اس قوم کے جو جانتے ہیں کہ یہ حکم خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ فائدہ۔ یعنی تیسری طلاق کے بعد پھر مل نہیں سکتے اگرچہ دونوں راضی بھی ہوں تب بھی نکاح درست نہیں جب تک کہ عدت کے بعد اور کسی غیر مرد سے نکاح کر کے صحبت کے بعد وہ مرد اپنی خوشی سے طلاق دیوے پھر عدت بیٹھ کر عورت پہلے خاوند سے نکاح کرے تب درست ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْاۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗؕ اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو اور پہنچیں اپنی عدت کی مدت کو پھر ملا لو اپنے ساتھ ان کو

Marfat.com

موافق دستور کے موافقت سے یا چھوڑ دو ان کو بھلی طرح رضامندی سے اور بندمت کرو عورتوں کو دکھ پہنچانے کے واسطے تو زیادتی کرو ان پر یعنی یہ نہ کرو کہ عورتوں کو طلاق دو پھر جب نزدیک عدت کے پہنچیں تو پھر ملا لو اپنے ساتھ پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دو پھر اسی طرح ملو پھر طلاق دو ستانے کو اور دکھ پہنچانے کو ملو تو اچھے سلوک سے رہو یا چھوڑ دو تو خوشی سے اچھی طرح چھوڑ دو جو وہ عورت مختار ہے اپنے نفس کی اور جو کوئی کرے گا اس طرح عورت کے ستانے کو پھر اس نے مقرر ظلم کیا اپنے اوپر آپ۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۧ اور مت ٹھہراؤ خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو جو حکم آئے ہیں ہنسی اور مزاح نہ سمجھو ان کو یعنی حکم بجالانے میں سستی اور ڈھیل نہ کرو اے مسلمانو اور یاد کرو تم نعمتیں خدائے تعالیٰ کی جو انعام کیں اور اسے یاد کرو جو اتارا ہے قرآن شریف تم پر اور حکم شریعت کے نصیحت کرتا ہے تم کو خدائے تعالیٰ حکم قرآن سے اور ڈرو خدائے تعالےٰ سے حکم نہ ماننے میں اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ سب چیز کی خبر رکھتا ہے کچھ بات اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ اور جب طلاق دی تم نے اپنی عورتوں کو پھر منع نہ کرو ان طلاق دی ہوئی عورتوں کو جو نکاح کرلیں پھر اپنے ان ہی خاوندوں سے جبکہ راضی ہوں وہ دونوں آپس میں موافق دستور کے۔ یہ حکم ہے عورت کے وارثوں کو کہ اگر خاوند ایک بار یا دو بار طلاق دے کر عدت کے اندر رجوع کرے یعنی چاہے کہ اپنی عورت سے ملے تو عورت کو منع نہ کرو یا عدت تمام ہو جاوے اور دونوں عورت مرد راضی ہوں نکاح کرنے کو تو چاہیئے کہ وارث منع نہ کریں اور نیا نکاح کر دو اس اگلے خاوند سے۔

ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ یہ حکم نصیحت دیے جاتے ہیں اس شخص کو جو ہے تم میں کہ ایمان لایا ہے خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اس نصیحت میں تم کو ستھرائی ہے اور بہت پاکیزگی ہے تمھارے حق میں جو رجعت کرنے میں دوسرا خاوند نہ دیکھے اور

نکاح کرنے میں اندیشہ حرام کا عورت نہ کرے اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ جیسی مرد کو عورت کی خواہش ہے اس سے زیادہ عورت کو مرد کی خواہش ہے اور تم نہیں جانتے ان کے دلوں کی بات کو اور خیال کو۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ اور بچے والی عورتیں دودھ پلاویں اپنے بچوں کو دو برس پورے جو کوئی چاہے کہ پورا کرے دودھ پلانا بچے کو اور بچے کے باپ پر ہے یا باپ کے کنبے پر ہے روٹی کپڑا ان عورتوں دودھ پلانے والیوں کا ساتھ خوشی اور انصاف کے موافق دستور کے اگر مرد نے عورت کو طلاق دی اور بچہ دودھ پیتا ہے یا طلاق کے بعد کئی دن پیچھے پیدا ہوا تو دودھ پلاوے دو برس تک وہی ماں جننے والی
ع ۲۹ ۱۳
اپنے بچے کو اور اس عورت کا خرچ کھانے پینے کا اس بچہ کا باپ دیوے اور اگر باپ مر گیا ہو تو اس کے وارث اور کنبہ بچے کے باپ کا دیوے اچھی طرح موافق دستور کے۔

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ تکلیف نہیں دیا جاتا ہے کوئی شخص مگر اتنی ہی جتنی اسے طاقت ہے اور گنجائش رکھتا ہے نہ دکھ پہنچائی جائے ماں اپنے بچے کی وجہ سے اور نہ دکھ پہنچاوے ماں اپنے بچے دودھ پینے کو اور نہ باپ دکھ پہنچایا جائے اپنے بچے کے سبب اور نہ باپ دکھ پہنچاوے اس بچے کو اور وارثوں پر بھی یہی لازم ہے کہ دکھ نہ پہنچاویں کسی پر و فائدہ۔ یعنی بچے کی ماں نہ کہے کہ میں دودھ نہیں پلاتی اور بچے کو اسکے باپ کے سپرد کرے تو دونوں کو دکھ ہو یا باپ بچے کا اس کی ماں سے زور سے بچہ لیوے تو ماں کو اور بچے کو دکھ پہنچے یا بچے کی ماں دودھ پلاوے تو اس کے روٹی کپڑے کی خبر اچھی طرح نہ لیوے اور اگر باپ بچے کا مر گیا ہو تو اس کے وارثوں پر بھی یہی لازم ہے کہ دکھ نہ پہنچائیں۔

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ پھر اگر چاہیں ماں باپ اس بچے کے کہ دودھ چھڑا دیں دو برس کے اندر ہی آپس میں راضی ہو کر دونوں مشورت کر کے پھر نہیں گناہ ان دونوں پر بسبب رضامندی دونوں کے۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ اور اگر چاہو تم اے مردو کہ دودھ پلوالو اپنے بچوں کو اور

Marfat.com

کسی دودھ پلانے والی سے سوائے اس کی ماں کے تو بھی پھر گناہ نہیں تم پر کر دے چکو تم اس بچے کی ماں کو وہ جو دینے کا ارادہ کر رکھا ہے تم نے خوشی سے موافق دستور کے اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور یقین جانو کہ سب دیکھتا ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو یعنی اگر چاہے باپ کہ دائی سے بچہ پلوا لے اور اس کی ماں کو دو برس تک بند نہ رکھے تو یہ بھی روا ہے پر اس کے بدلے کچھ بچے کی ماں کا حق نہ کاٹ رکھے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اور وہ لوگ جو مر جاویں تم میں سے اور چھوڑ جائیں جوروں کو تو چاہیے کہ وہ رانڈیں راہ دیکھیں اپنے آپ چار مہینے اور دس دن تک جو شاید کہ پیٹ میں رانڈوں کے بچہ ہو پھر جب پہنچ چکیں وہ رانڈیں اپنی عدت کو تب پھر کچھ گناہ نہیں تم پر اے وارثو اس بات میں جو کریں وہ رانڈیں اپنے تئیں یا ان کا جی چاہے تو خاوند کر لیں اچھی طرح موافق دستور کے اور خدائے تعالےٰ وہ جو کچھ کرتے ہو تم سب کاموں سے خبردار ہے۔ کچھ اس سے چھپا نہیں ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۗ اور کچھ گناہ نہیں تم پر اس میں کہ جو اشارے سے خبر کر دو پیغام نکاح کا ان عورتوں کو جنکو طلاق دی ہے ان کے خاوندوں نے یا چھپا رکھو اپنے جی میں اس نیت کو خدائے تعالیٰ جانتا ہے وہ کہ تم البتہ مذکور کرو گے ان عورتوں کا لیکن وعدہ مت رکھو ان سے چھپا ہوا مگر یہ کہہ دو ان سے اچھی طرح موافق دستور کے یعنی اگر کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دے اور ابھی عدت اس کی تمام نہ ہوئی ہووے اور کوئی اور شخص چاہے کہ اس سے نکاح کرے تو اشارے سے سنا دے اس عورت کو کہ تجھے ہر کوئی عزیز رکھے گا یا یوں کہے کہ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ نکاح کروں یا اپنے جی میں رکھے کہ جب یہ عدت سے نکلے تو میں اس سے نکاح کروں تو کچھ گناہ نہیں پر صاف نہ کہے۔

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ اور نہ ارادہ کرو طلاق پائی ہوئی عورتوں سے جب تک کہ ع ۳۰ ۱۴

عدت سے نہ نکل چکیں تب تک نکاح کا ارادہ نہ کرو اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تمھارے دلوں میں ہے اور ڈرو خدائے تعالےٰ سے اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے ڈرنے والوں کو تحمل کرنے والا ہے جو جلد عذاب نہیں کرتا گنہگاروں کو۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ نہیں گناہ تم پر اگر تم طلاق دو عورتوں کو اس وقت جو ابھی ہاتھ بھی نہ لگایا ہو ان کو یا اس سے پہلے طلاق دو جو مقرر کیا ہو کچھ مہر ان کا اور کچھ خرچ دو ان کو جو مقدور والے پر اس کے موافق ہے اور غریب تنگی والے پر لازم ہے اس کے لائق یعنی ہر ایک لائق اپنے مقدور کے دیوے خوشی سے اچھی طرح یہ لازم اور ضرور ہے نیک کام کرنے والوں پر۔ فائدہ۔ اگر نکاح کے وقت مہر کا مذکور نہ آیا ہو تب بھی نکاح درست ہے۔ پھر اگر نکاح کرکے عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو اور طلاق دیوے تو مہر کچھ دینا لازم نہیں لیکن کچھ دیا چاہیے۔ البتہ اتنا کہ ایک جوڑا ہی پہننے کو دے اپنے مقدور کے موافق یا ایک کپڑا ہی جیسے دوپٹہ ہی دیوے۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۗ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۗ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور اگر طلاق دو اپنی نکاحیوں کو پہلے ہاتھ لگانے سے اور مقرر ٹھہر چکا ہو ان کا مہر۔ پھر لازم ہوا تم پر اے طلاق دینے والو آدھا مہر اس مقرر کیے ہوئے کا مگر وہ آدھا مہر بھی بخش دیں عورتیں اپنا مہر مرد کو یا مرد بخش دے سارا ہی مہر عورت کو جس کے اختیار میں ہے نکاح اور طلاق اور اگر تم اے مردو چھوڑ دو سارا مہر یعنی سب مہر جو مقرر کیا ہے عورتوں کو دو نزدیک ہے پرہیزگاری سے اور نہ بھلا دو بزرگی کو آپس میں کی بیشک خدائے تعالیٰ جو کام کہ کرتے ہو تم دیکھتا ہے سب۔ فائدہ۔ اگر نکاح کے وقت مہر مقرر ہو چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے تو آدھا مہر دینا لازم ہے پر اگر عورت وہ آدھا مہر بھی بخش دے اور نہ لیوے یا مرد سارا ہی مہر دیوے تو بہتر ہے جو خدائے تعالیٰ نے بڑائی دی مرد کو اور مختار کیا نکاح کا اور طلاق کا

Marfat.com

اپنی بڑائی رکھے تو پورا ہی مہر دیوے اس مسئلہ کی چار قسمیں ہو سکتی ہیں۔ یہاں دو طرح کا بیان ہے۔ ایک یہ کہ مہر نہ ٹھیرایا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی، دوسرے یہ کہ مہر ٹھہر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی۔ اور دو باقی ہیں یہ کہ مہر ٹھہر چکا تھا اور ہاتھ لگانے کے بعد طلاق دی۔ اس میں پورا مہر دیا چاہیئے یہ سورۂ نساء میں مذکور ہے اور دوسرے یہ کہ مہر نہ ٹھیرا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دی اس میں مہر مثل پورا دیوے مہر مثل وہ کہ جو اس کی قوم میں رواج ہو مہر کا اور ہاتھ لگانے سے اشارہ ہے خلوت میں صحبت سے۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ خبردار رہو نمازوں پر یعنی وقت پر حضور دل سے پڑھا کرو اور بیچ کی نماز پر خبردار ہو اور کھڑے رہو خدائے تعالیٰ کے آگے ادب سے حکم بردار ہو کر۔ فائدہ۔ بیچ کی نماز مشہور عصر کی ہے جو دن اور رات کی کی نمازوں کے بیچ میں ہے اس کا تقید زیادہ فرمایا ہے اور طلاق کے حکموں میں نماز کا حکم فرمایا جو دنیا کے معاملہ میں غرق ہو کر بندگی کرنا نہ بھولو اس واسطے عصر کی نماز کی تقید ہے جو اس وقت دنیا کا شغل زیادہ ہوتا ہے اور فرمایا کہ کھڑے رہو نماز میں ادب سے یعنی ایسی حرکت نماز میں نہ کرو کہ جس میں معلوم ہو کہ نماز نہیں پڑھتے ان باتوں سے نماز ٹوٹتی ہے جیسے کھانا پینا کسی سے بات کرنا کسی طرف منہ پھیر کر دیکھنا۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر ڈرو لڑائی کے وقت دشمن سے یا جنگل میں کسی حیوان موذی سے تو پیادے پڑھ لو نماز چلتے ہی چلتے اور اگر کھڑے نہ رہ سکو تو یا سواری پر پڑھو نماز لڑائی اشارت سے جس طرح پڑھ سکو منہ قبلہ کی طرف ہو اور اگر ناچاری کو منہ قبلہ کی طرف نہ ہو تب بھی نماز درست ہے پھر جب بے ڈر ہو تم اور امن کا وقت ہووے تب یاد کرو خدائے تعالیٰ کو یعنی شکر بجا لاؤ خدائے تعالیٰ کا جس طرح کہ سکھایا تم کو آداب اور شرطیں شکر کی وہ جو تم نہ جانتے تھے اس کو۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور وہ لوگ جو مر جاویں تم میں سے اور چھوڑ جائیں اپنی عورتیں تو وصیت کر دیں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا روٹی کپڑے کا ایک برس تلک بغیر نکالے گھر سے پھر اگر وہ عورت آپ سے نکل جاوے گھر میں سے تو پھر گناہ نہیں تم پر اے وارثو اس خاوند موئے ہوئے کے اس کام میں جو کچھ کریں وہ رانڈیں اپنے حق میں موافق دستور شرع کے یعنی چاہیں خاوند کر لیں یا اچھی پوشاک یا زیور پہنیں تو مختار ہیں اور خدائے تعالیٰ بڑا زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا۔ فائدہ یہ حکم اول تھا جب سے حصہ عورتوں کا مقرر ہوا اور عدت چار مہینے دس دن کی ٹھہری تب سے حکم اس آیت کا موقوف ہوا۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور واسطے طلاق دی ہوئی عورتوں کے یعنی جن عورتوں کو طلاق دی ہے اور ان کا مہر مقرر نہ تھا ان کے واسطے جوڑا ہے مقرر کر دینا یعنی کچھ خرچ دیا چاہیئے اچھی طرح خوشی سے موافق دستور کے لازم ہے پرہیزگاروں پر جوڑا دینا۔

ع ۳۱ ۱۵

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اسی طرح بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ تمہارے واسطے آیتیں اپنے قرآن کی شاید کہ عقل اور فکر کرو ان آیتوں کے معانی میں۔ فائدہ یہاں حکم نکاح اور طلاق کا تمام ہو چکا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے اے دیکھنے والے اور تعجب سے نگاہ نہ کی طرف ان لوگوں کے جو نکلے اپنے گھروں سے اور اپنے شہر سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے نکل بھاگے تھے پھر کہا ان کو خدائے تعالیٰ نے کہ مر جاؤ۔ جب وہ مر گئے پھر بعد مدت کے جلایا دوبارہ ان کو خدائے تعالیٰ نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ ہے صاحب بزرگی کا اور مہربانی کا لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر اس کی نعمتوں اور مہربانیوں کا نہیں کرتے۔ فائدہ۔ ایک وقت ایک شہر میں وبا پھیلی تھی اس شہر کے سارے رہنے والے کئی ہزار آدمی وہاں سے بھاگے موت کے ڈر سے ایک جنگل میں اترے۔ خدائے تعالیٰ نے فرشتے کو حکم کیا۔ اس نے آن کر کہا کہ تم سب مر جاؤ وہ چالیس ہزار یا ستر ہزار آدمی سب مر گئے اس جنگل کے پاس جو گاؤں تھے وہاں کے لوگ آئے جو انہیں زمین میں دفن کریں نہ کر سکے بہتات سے آخر کو گرد ان کے دیوار کھینچ دی پھر بہت برسوں کے بعد وہ دیوار بھی گر گئی اور ان کے سوائے ہڈیوں کے کچھ باقی نہ رہا۔

Marfat.com

جب حضرت حزقیلؑ نبی جو تیسرے خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے ان کا گزر اس جنگل میں پڑا اور ان کی ہڈیاں دیکھیں۔ حضرت حزقیلؑ نے دعا مانگی کہ پروردگار ان کو جو غضب سے تو نے مارا اب اپنی رحمت سے ان کو جلا دے خدائے تعالیٰ نے حضرت حزقیلؑ نبی کی دعا قبول کی انھیں پھر جلایا جو توبہ کریں یہ احوال یہاں اس واسطے مذکور فرمایا تاکہ کافروں سے لڑنے میں جی نہ چھپاویں اور جانیں لوگ کہ موت سے کسی طرح چھٹکارا نہیں ہے۔

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اور لڑو کافروں سے خدائے تعالیٰ کی راہ میں واسطے دین کے اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ سنتا ہے بہانہ کرنے والوں کی باتیں جو لڑائی سے جی چھپاتے ہیں جانتا ہے ان کے دلوں کے منصوبوں کو۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ کون شخص ہے ایسا جو قرض دیوے خدائے تعالیٰ کو قرض اچھا جو اس میں جلدی نہ کرے اور احسان نہ رکھے پھر خدائے تعالیٰ دگنا کر دے اس کے واسطے درجے یعنی اس کے برابر کئی دیوے بہت اور خدائے تعالیٰ ہی تنگی کر دیتا ہے اور کشائش کر دیتا ہے سب اسی کے اختیار میں ہے اور خدائے تعالےٰ ہی کی طرف الٹے پھر جاؤ گے۔ قرض حسنہ اسے کہتے ہیں جو قرض دے کر پھر مانگے نہیں جب تک وہ آپ سے نہ دیوے اور احسان نہ رکھے قرض دے کر اور خدمت نہ چاہے اور اسے حقیر نہ سمجھے۔ فائدہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے قرض دو یعنی میری راہ میں خرچ کرو جہاد میں یا محتاجوں کو دو اور تنگی کا اندیشہ نہ کرو جو کشائش اور تنگی خدائے تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔

وقف لازم

اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّھُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اے کیا نہ دیکھا تو نے طرف اس جماعت کے جو وہ سردار تھے بنی اسرائیل میں یعنی ان کا احوال معلوم نہ کیا جو وہ سردار پیچھے وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے جس وقت کہا اس قوم کے سرداروں نے اس وقت کے پیغمبر کو جو حضرت اشموئیلؑ تھے یہ کہا کہ اٹھا کر کھڑا کر ہمارے واسطے ایک بادشاہ تو لڑیں ہم خدائے تعالیٰ کی راہ میں دین کے واسطے بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مدت تک بنی اسرائیل کا کام بنا رہا جب ان کی نیت بگڑی تب ان پر ایک غنیم کافر بادشاہ جالوت نام غالب آیا ایسا کہ ان کو شہر سے نکال دیا اور لوٹ لیا ان میں بہت سے بندی پکڑ لے گیا بنی اسرائیل وہاں سے بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے اس وقت حضرت اشموئیلؑ پیغمبر تھے۔ سرداروں نے بنی اسرائیل کے حضرت اشموئیلؑ سے کہا کہ ہم میں سے ایک عقلمند کو بادشاہ حاکم مقرر کر جو ہم اس کی مدد اور تدبیر سے ان کافروں کے ساتھ لڑیں۔

قَالَ ھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآءِنَا ؕ کہا حضرت اشموئیلؑ نے بنی اسرائیل کے سرداروں سے کہ ہو سکتا ہے یہ بھی تم سے کہ اگر ہو حکم تم کو لڑائی کا تو تم اس وقت نہ لڑو دین کے دشمنوں سے۔ بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا کہ کیا ہوا ہم کو جو نہ لڑیں ہم خدائے تعالےٰ کی راہ میں اور انھوں نے تو نکال دیا ہم کو شہر اور گھروں سے ہمارے اور بچوں کے پاس سے جدا کیا یعنی بندے پکڑ لے گیا ہے ہماری قوم سے اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْھُمْ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ پھر جس وقت حکم ہوا ان پر لڑنے کا کافروں سے تو پھر گئے حکم برداری سے مگر تھوڑے سے انھوں میں سے حکم کے تابع رہے اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے ظالموں کو جو حکم نہیں مانتے۔ فائدہ حضرت اشموئیلؑ نبی نے ان سے تکرار کی وہ جواب دیتے رہے اور اقرار حکم برداری کا کرتے رہے آخر کو خدائے تعالیٰ کی جناب میں دعا مانگی کہ فرشتے ان پر مقرر کرے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے ایک عصا اور ایک باسن میں تیل حضرت اشموئیلؑ کو بھیجا اور فرمایا کہ جو تیرے گھر میں آوے اور اس کے آنے سے اس تیل کو جوش آوے اور یہ عصا اس کے قد کے برابر ہووے وہی شخص اس قوم کی بادشاہی کے لائق ہے۔ حضرت اشموئیلؑ نے یہ خبر سب کو سنا دی، سردار بنی اسرائیل کے ان کے گھر میں آنے لگے کسی کے آنے سے وہ تیل جوش میں نہ آیا، تو ایک دن ایک سقہ یا اور کچھ کسب کرتا تھا اس کا نام شاؤل تھا اور قد اس کا لمبا تھا، اس سبب سے اس کو طالوت کہتے تھے وہ آیا اس کے آنے سے تیل نے جوش کھایا اور عصا اس کے قد کے برابر ہوا۔

وَقَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰی یَکُوْنُ لَہُ الْمُلْکُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْکِ مِنْہُ وَلَمْ یُؤْتَ

Marfat.com

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ اور کہا ان کے نبی اشموئیل نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ نے اٹھا کھڑا کیا تمھارے واسطے طالوت کو بادشاہ حاکم۔ تب بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا کیونکر ہوسکے اسے بادشاہت ہم پر اور ہم بہت لائق ہیں بادشاہت کے اس کی نسبت کہ اس سے ہم اشراف ہیں اور مالدار ہیں اور اسے دیا نہیں بہت مال اور کشائش دولتِ دنیا کی جو بادشاہت کا اسباب اور سامان کرسکتا۔ تب

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ کہا حضرت اشموئیلؑ نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ نے پسند کیا اس کو تم پر اور زیادہ دی اسے کشائش عقل میں اور سمجھ میں لڑائی کی اور سرداری کی اور بدن میں زیادتی دی جو خوبصورت اور ڈیل میں بھاری اور لمبا قد ہے۔ اور خدائے تعالیٰ ہے مالک ملک کا دیتا ہے ملک اپنا جسے چاہتا ہے اور جس کو لائق جانتا ہے اور خدائے تعالیٰ بڑی وسعت والا ہے، سب کچھ جاننے والا ہے۔ ہر ایک کی قدر اور حوصلہ اور ہمت اور بہادری۔ **فائدہ**۔ جب بنی اسرائیل نے یہ سنا اور پھر کہا حضرت اشموئیلؑ سے کہ ہمیں کوئی اور بھی دلیل اس کی بادشاہت پر دکھاؤ تو ہمیں یقین آوے اور ہمارا دل رجوع ہووے اس کی تابعداری کو۔ حضرت اشموئیلؑ نے جناب الٰہی میں رجوع کی اور خدائے تعالےٰ نے اور نشانی طالوت کی بادشاہت پر فرمائی کہ

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ؑ اور کہا بنی اسرائیل کو ان کے پیغمبر اشموئیلؑ نے کہ نشانی طالوت کی بادشاہت پر اور ہے کہ جو آوے تمھارے پاس صندوق جو اس میں تسلی خاطر ہے۔ تمھارے پروردگار کی طرف سے اور بچی ہوئی چیزیں ہیں ان میں سے جو چھوڑ گئے تھے حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کی اولاد اور اٹھا لاویں گے اس صندوق کو فرشتے۔ اس میں نشانی ہے البتہ تمھارے واسطے اگر ہو تم یقین لانے والے۔ اشموئیل نبی کی بات پر اور طالوت کی بادشاہت پر۔ **فائدہ** بنی اسرائیل میں ایک صندوق ہمیشہ سے چلا آتا تھا اس میں تبرکات تھے بعضے کہتے ہیں کہ اس میں تصویریں تھیں سب پیغمبروں کی جو ہوچکے تھے اور عصا اور نعلین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور کوئی پارچہ لوح زمرد کا جس پر توریت

لکھی ہوئی اتری تھی۔ اس صندوق کو لڑائی میں آگے لے چلتے تھے اس کی برکت سے خدائے تعالیٰ بنی اسرائیل کی فتح کر دیتا تھا جب بنی اسرائیل بدنیت ہوئے وہ صندوق ان سے چھن گیا اسی سبب سے ان پر مصیبت پڑی اور وہ کافر جو اس صندوق کو لے گئے تو جہاں رکھا وہیں آفت پڑی اور وہ مکان ویران ہوا۔ اسی طرح پانچ شہر ویران ہوئے۔ جب یہاں طالوت بادشاہ ہونے لگا۔ ان دونوں کافروں نے ناچار ہوکر دو بیلوں پر لاد کر ہانک دیا، بعضے کہتے ہیں کہ اس صندوق کو گندگی میں دفن کر دیا تھا ہر طرح آخر کو فرشتوں نے اس صندوق کو اٹھا لاکر طالوت کے دروازے پر رکھا۔ بنی اسرائیل یہ نشانی دیکھ کر طالوت کی بادشاہت پر یقین لائے اور سب اس کے تابعدار ہوئے پھر طالوت نے فوج لے کر جالوت سے لڑنے کا ارادہ کرکے کوچ کیا اور وہ موسم نہایت گرمی کا تھا۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ پھر جس وقت باہر نکلا طالوت شہر ایلیا سے موافق کہنے حضرت اشموئیلؑ کے اس لشکر کو لے کر اور کہا طالوت نے اپنے لشکر کو کہ بے شک آزماتا ہے خدائے تعالیٰ تمھیں اس گرم موسم پیاس کی شدت میں ایک نہر کے پانی سے جو اب آگے آتی ہے پھر جو کوئی اس نہر کا پانی پیئے گا پس نہیں ہے وہ مجھ سے یعنی اوپر دین ہمارے کے اور جس نے اس کا پانی نہ چکھا پس وہ مجھ سے ہے مگر ایک چلو اپنے ہاتھ سے پیوے۔ **فائدہ**۔ کہتے ہیں کہ طالوت کے ساتھ چلنے کو سب ہی ہوس سے تیار ہوئے

ع ۳۲ ۱۶ طالوت نے کہا کہ جو کوئی جوان زور آور ہو سو چلے ایسے ایسے بھی اسی ہزار آدمی نکلے پھر طالوت نے چاہا کہ انھیں آزمائے ایک منزل میں پانی نہ ملا دوسری منزل میں ایک نہر آگے آئی تو طالوت نے تقید کیا کہ جو کوئی ایک چلو سے زیادہ پانی پیئے وہ میرے ساتھ نہ چلے اور گرمی کی شدت سے نہایت پیاس لگی۔ جب اس ندی پہ پہنچے تو۔

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ پھر پیا پانی اس نہر کا بہتوں نے ایک چلو سے زیادہ مگر تھوڑوں نے ان میں سے ایک ہی چلو پیا، وہ تین سو تیرہ آدمی تھے، پھر جبکہ پار ہوا اس ندی سے طالوت اور وہ لوگ جنھوں نے طالوت کے کہنے سے ایک چلو سے زیادہ پانی نہ پیا تھا طالوت کے

Marfat.com

ساتھ پار ہو گئے اور کہا ان لوگوں نے جنھوں نے پانی بہت پیا تھا کہ ہمیں طاقت نہیں آج جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی۔ فائدہ۔ جنھوں نے ایک چلو سے زیادہ نہ پیا تھا ان کی پیاس بجھی اور جنھوں نے زیادہ پیا انھیں زیادہ پیاس لگی اور اسی ندی کے کنارے پر رہے اور بعضے کہتے ہیں کہ چار ہزار آدمی طالوت کے ساتھ ندی کے پار گئے۔ جب انھوں نے جالوت کے لشکر کو دیکھا جو دو لاکھ سوار تیار لڑنے والے تھے ان کو دیکھ کر ڈر گئے اور کہا کہ ہمیں تو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر وہی تین سو تیرہ آدمی ان میں سے جدا ہوئے اور۔

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

کہا ان لوگوں نے جن کو یقین تھا کہ مقرر وہ ملیں گے یعنی رو برو ہوں گے خدائے تعالیٰ کے آخر کو یہ کہا کہ بہت بار ہوا ہے کہ تھوڑی سی قوم مومن غالب ہوئے ہیں بہت سی قوم پر کافروں کی حکم خدائے تعالیٰ کے سے اور خدائے تعالیٰ ساتھ ہے مدد کرنے کو صبر کرنے والوں کی جو لڑائی کے وقت ٹھیرے دشمن کے سامنے۔ فائدہ۔ طالوت نے ان ہی تھوڑے سے آدمیوں کو لے کر جالوت کے لشکر کے سامنے صف باندھی۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ اور جب ظاہر اور سامنے ہوئے یہ تین سو تیرہ مومن صف باندھ کر واسطے لڑنے جالوت کے اور اس کے لشکر کے تب کہا ان مومنوں نے کہ اے پروردگار ہمارے ڈال ہم پر صبر اور استقامت اور ثابت اور استوار رکھ ہمارے پاؤں کو لڑائی میں اور مدد کر ہماری کافروں کی قوم پر۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ پھر شکست دی مومنوں نے جالوت کے لشکر کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے اور مارا داؤد نبی علیہ السلام نے جالوت کو اور دی داؤد نبیؑ کو خدائے تعالیٰ نے بادشاہت اور حکمت عقلمندی تدبیر سلطنت کی اور سکھایا حضرت داؤد کو خدائے تعالیٰ نے جو کچھ چاہا وہ علم جو پیغمبروں کے کام آوے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ اور اگر دفع نہ کروا دے خدائے تعالیٰ لوگوں کو ایک کو ایک سے تو البتہ خراب ہو جاتا ملک، لیکن خدائے تعالیٰ صاحب ہے فضل اور رحمت کا خلقت پر۔ فائدہ۔ ان تین سو تیرہ آدمیوں میں حضرت داؤدؑ کا باپ اور ان کے چھ بھائی اور ساتویں آپ بھی تھے اور حضرت داؤدؑ کو راہ میں تین پتھر ملے اور بولے کہ ہمیں اپنے پاس اٹھا رکھ جالوت کو ہم ماریں گے انھوں نے اٹھا لیے جب طالوت نے جالوت کے سامنے صف کھینچی تو کہا کہ جو کوئی جالوت کو مارے اسے میں اپنی بیٹی اور آدھی بادشاہت دوں اور جالوت بڑا زور آور تھا وہ آپ اپنے لشکر سے باہر نکلا اور کہا کہ میں اکیلا تم سب کو کافی ہوں میرے سامنے آتے جاؤ۔ حضرت اشموئیلؑ نے حضرت داؤدؑ کے باپ کو بلایا الہام الٰہی سے اور پوچھا کہ تیرے بیٹے کہاں ہیں بلا کر مجھے دکھلا، انھوں نے چھ بیٹے جو قد آور تھے دکھلائے اور حضرت داؤد علیہ السلام کو کہ ان کا قد چھوٹا تھا اور بکریاں چراتے تھے ان کو نہ دکھایا۔ حضرت اشموئیلؑ نے حضرت داؤدؑ کو بلا کر پوچھا کہ تو جالوت کو ماریگا انھوں نے کہا کہ ہاں ماروں گا پھر جالوت کے سامنے گئے اور ان ہی تین پتھروں کو گوپھن میں رکھ کر مارا۔ جالوت کا ماتھا ہی کھلا تھا اور سارا بدن لوہے میں غرق تھا۔ وہ تینوں پتھر اس کے ماتھے میں لگے اور پار نکل گئے، گھوڑے سے گرا اور موا اور لشکر اس کا بھاگا، مسلمانوں کی فتح ہوئی، پھر طالوت نے حضرت داؤدؑ سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور آدھی بادشاہت دی، پھر آخر کو ساری بادشاہت حضرت داؤدؑ کو پہنچی۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ یہ قصہ خبریں گزری ہوئی اور معجزے پیغمبروں کی نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی جو پڑھتے ہیں ہم تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اور سچی خبریں، اور بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر پیغمبر بھیجے ہوؤں سے ہے یعنی جیسے آگے پیغمبر آئے تھے ویسا ہی تو بھی ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ یہ پیغمبر جن کا مذکور ہوا ان میں بڑائی دی ہم نے بعضے کو بعضے پر کوئی ان میں سے ہے جو اس سے بات کی خدائے تعالیٰ نے جیسے حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اور بلند کیا ان میں سے بعضوں کا درجہ جیسا بعضا نبی ایک قوم کا

الجزء الثالث

Marfat.com

بعضا ایک گاؤں کا، بعضا ایک شہر کا بعض کو تمام خلقت کے واسطے بھیجا خدائے تعالیٰ نے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قوت دی ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو ساتھ روح پاک کے یعنی حضرت جبرئیلؑ کو بھیجا ان کی مدد کو۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ع اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو نہ لڑتے وہ لوگ جو پیدا ہوئے تھے پیچھے ان پیغمبروں کے بعد اس کے جو آئیں ان کو نشانیاں روشن اور حکم صاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہوتے پر لیکن انھوں نے اختلاف کیا پھر ان امتوں سے کوئی ایمان لایا جو ثابت رہا اپنے دین پر اور انھوں میں سے کوئی منکر ہوا اپنے دین سے اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو نہ لڑتے یہ لوگ لیکن خدائے تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے مختار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بانٹو اور خرچ کرو اس چیز سے جو روزی دی ہم نے تم کو پہلے آنے سے اس دن کے جو نہ بکے اس دن کے ڈر سے نیکی جو کوئی مول لیوے اور عذاب سے چھوٹے اور نہ کوئی دوست کام آوے اس دن جو کسی طرح عذاب سے چھڑاوے، نہ سفارش ہوگی اس دن کسی کی اور جو کافر ہیں وہی ظالم گنہگار ہیں بڑے یعنی نیک کام کرنے کا وقت ابھی ہے آخرت میں نہیں بکے گی نیکی نہ کوئی آشنا کام آوے گا نہ کوئی بخشوا کر چھڑا سکے گا جب تک پکڑنے والا ہی نہ چھوڑے گا۔

ع اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
٣٣ ع ٥ ١ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ خدائے تعالیٰ ہی اس لائق ہے کہ اسی کی بندگی کیجیے، نہیں ہے کوئی بندگی کیا گیا مگر وہی جو اسی کی بندگی کیا کیجیے وہ جیتا ہے ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہے گا سب کا تھامنے والا، نہیں پکڑتی ہے اسے اونگھ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، کون ہے ایسا کہ بخشوا دے کسی کو قیامت کے دن اس کے پاس جا کر مگر اسی کی رخصت اور اجازت سے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ جانتا ہے جو کچھ کہ آگے ہے خلقت کے اور جو کچھ کہ پیچھے ہے ان کے یعنی جو کچھ کہ گزر چکا ہے اس خلقت سے پہلے اور جو کچھ کہ پیچھے آوے گا ان کے سب اسے معلوم ہے اور یہ آسمان زمین کے

ع فضائل آیۃ الکرسی۔ اس کو حدیث ابی بن کعبؓ میں اعظم آیت کتاب اللہ فرمایا ہے اخرجہ مسلم۔ دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس آیت کی ایک زبان اور دو لب ہیں یہ تقدیس کرتی ہے اللہ کی نزدیک ساق عرش کے اس زیادت کو احمد اور ابو داؤد اور ابن ابی شیبہ نے باسناد مسلم روایت کیا ہے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ شیطان اس کے پڑھنے والے کے پاس نہیں پھٹکتا حدیث ابوہریرہؓ میں اس کو سید آیات قرآن کہا ہے رواہ ابن حبان وصححہ الترمذی وقال غریب حاکم کا لفظ ان سے رفعاً یوں ہے سورۂ بقر میں ایک آیت ہے جو سردار ہے آیات قرآن کی وہ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے وہ یہ آیت الکرسی ہے۔ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فی اثبات السیادۃ لہذہ الآیۃ علی جمیع آیات القرآن شرف عظیم فان سید القوم لایکون الا اشرفہم خصالا واکملہم حالا واکثرہم جلالا انتہی۔ یہ سورۃ کسی مال یا دلو پر نہیں رکھی جاتی لیکن پھر کبھی شیطان اس کے پاس نہیں آتا رواہ ابن حبان من ابی ایوب الانصاری رفعاً اس کو ترمذی نے حسن اور نسائی نے صحیح کہا ہے۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ شیطان اس سے بھاگتا ہے پڑھنے والے کے پاس نہیں آتا۔ حدیث ابوہریرہؓ میں آیا ہے کہ شیطان نے ان سے کہا تھا کہ تو اس کو پڑھ فانہ لایزال علیک من اللہ حافظ ولن یقربک شیطان حتی تصبح حضرتؐ نے سنکر فرمایا قد صدقک وھو کذوب اخرجہ البخاری۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے اکثر خواب خوفناک نظر آتے تھے شیطان نیند میں آکر ڈرا جاتا تھا جب سے میں نے رات کو اس کا پڑھنا لازم کیا تب سے میں بالکل خواب میں نہیں ڈرتا ہوں اور نہ خواب پریشان اس کثرت سے دیکھتا ہوں وللہ الحمد حضرتؐ نے فرمایا ہے من قرأ آیۃ الکرسی عند کل صلوۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت رواہ النسائی۔ الحمدللہ تعالیٰ کہ میں بعد ہر فرض کے یہ آیت مع تسبیح فاطمہ پڑھا کرتا ہوں امام بونیؒ نے فضائل میں اس آیت شریف کے ایک مصنف مفید لکھا ہے اس میں ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو سترہ بار بعد نماز عصر کے دن جمعہ کے جائے خالی میں پڑھے گا وہ اپنے دل میں ایک ایسی حالت پائے گا جو معہود نہ تھی پھر اس حالت میں جو دعا کریگا وہ قبول ہوگی اور جو شخص اس آیت کو تین سو تیرہ بار پڑھے گا اس کو بے قیاس خیر حاصل ہوگی اور جس حرب میں یہ اتنی ہی بار پڑھی جائے گی وہ لوگ غالب رہیں گے۔ شرجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس عدد میں ایک سر عظیم ہے۔ انبیائے مرسلین کا عدد یہی تھا اصحاب طالوت بھی اتنے ہی تھے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب بھی بدر کے دن اسی قدر تھے جو صفاف کفار پر اس دن غالب آئے۔ ۱۲۰

Marfat.com

رہنے والے نہیں گھیر سکتے اور نہیں پہنچ سکتے کسی چیز میں اس کے علم کو مگر وہ جو وہی چاہے کہ کچھ علم دیوے کسی بندے کو اور کشادگی اور گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمان اور زمین کو، وہ تھکتا نہیں ہے اور کچھ دُوبھر نہیں اسے تھامنا آسمان اور زمین کا اور وہی ہے زیادہ سمجھوں سے اور بڑا ہے فہموں سے سب کے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ زور نہیں ہے دین کی بات میں یعنی کسی کو زور سے مسلمان کرنا منظور نہیں جو جزیہ قبول کرے تو مقرر آشکارا ہو چکی تھی راہ سیدھی گمراہی سے جو کوئی پھر نہ مانے گمراہ کرنے والوں کو جو ہیں وہ سوائے خدائے تعالیٰ کے یعنی ان سے منکر اور بیزار ہوا اور ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر اس نے مقرر چنگل مارا اور پکڑا دستاویز مضبوط کو جو ٹوٹنے والی نہیں وہ دستاویز اور خدائے تعالیٰ سنتا ہے سب کی باتیں جانتا ہے سب کے دلوں کے خیال۔ فائدہ۔ جہاد یہ نہیں کہ زور سے اپنی بات قبول کروانی ہے بلکہ جس کام کو سب نیک کہتے ہیں اور کرتے نہیں وہی کام زور سے کرادے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
ع ۳۴ ۲ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ خدائے تعالیٰ ہے دوست ان لوگوں کا جو ایمان لائے اس پر باہر لاتا ہے خدائے تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اندھیری سے کفر اور گمراہی کی طرف روشنی ایمان کے اور سیدھی راہ پانے کے اور وہ لوگ جو نہیں مانتے حکم خدائے تعالیٰ کا اور چھپاتے ہیں حق کو ان کے دوست شیطان ہیں۔ طاغوت وہ ہے جسے پوجیں سوائے خدا کے سو وہ طاغوت نکالتے ہیں کافروں کو اجالے میں سے ایمان کے طرف اندھیری کفر اور گمراہی کی وہ قوم کافر اور طاغوت جو کافروں کے دوست ہیں یہی سب دوزخ کے رہنے والے ہیں وہ دوزخ ہی میں رہیں گے ہمیشہ۔

ربع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۝ کیا نہ دیکھا تونے ... اس شخص کی طرف جو جھگڑنے لگا تھا ابراہیم پیغمبر علیہ السلام سے اس کے رب کی صفتوں میں اس سبب سے جو دیا اس جھگڑنے والے کو خدائے تعالیٰ نے ملک دنیا کا اور بادشاہت۔ یاد کر کہ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس جھگڑنے والے سے کہ میرا پروردگار وہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے خلقت کو، اس نے کہا کہ ہم بھی مارتے ہیں اور جلاتے ہیں۔ فائدہ نمرود بادشاہ اپنے تئیں سجدہ کرواتا تھا کہ میں خدا ہوں۔ جب ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور نمرود کے سامنے آئے تو سجدہ نہ کیا، نمرود نے کہا کہ تو نے سجدہ کیوں نہ کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کے سوا اور کسی کو سجدہ نہیں کرتا اس نے کہا کہ تیرا رب کون ہے انھوں نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے نمرود نے دو قیدی بلا کر جو لائق مار ڈالنے کے تھا اسے چھوڑ دیا اور جو بے گناہ تھا اسے مار ڈالا اور کہا کہ دیکھا میں ہوں رب جسے چاہتا ہوں مارتا ہوں اور جسے چاہتا ہوں نہیں مارتا ہوں تب

قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا ابراہیم نے کہ بے شک خدائے تعالیٰ میرا لاتا ہے سورج کو ہر فجر کو مشرق سے پھر اگر تو دعویٰ خدائی کا کرتا ہے لا سورج کو فجر کے وقت مغرب سے تب جانیں کہ تو سچا ہے پھر یہ بات سنکر حیران رہ گیا وہ کافر نمرود اور عقل جاتی رہی اس کی اور خدائے تعالیٰ سیدھی راہ نہیں دکھاتا بے انصاف لوگوں کو۔

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ یا مانند اس شخص کے جو گزرا اوپر ایک گاؤں کے سو وہ گاؤں گرا ہوا پڑا تھا اپنی چھتوں پر یعنی پہلے چھتیں گریں، چھتوں پر دیواریں گریں اس شخص نے گاؤں ڈھے ہوئے ویران کو دیکھ کر تعجب سے کہا کہ کیونکر اور کس طرح جلاوے خدائے تعالیٰ اس گاؤں کے لوگوں کو بعد مر گئے ہونے ان کے، پھر مار ڈالا خدائے تعالیٰ نے اس شخص کو پھر جلایا اسی کو سو برس پیچھے سو برس تک مرا ہوا رہا۔ فائدہ۔ وہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام تھے اور توریت ان کو ساری یاد تھی، بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیے اور ڈھا کر بہت لوگوں کو بنی اسرائیل میں سے قید کر کے لے گیا تھا ان قیدیوں میں حضرت عزیرؑ بھی تھے جب یہ قید سے چھٹ کر آئے اکیلے بیت المقدس کی راہ میں ایک شہر دیکھا ویران لیکن وہاں کچھ درخت تھے میوہ دار، انھوں نے انجیر اور انگور

Marfat.com

توڑکر کھائے اور کچھ انجیر باندھ رکھے اور کچھ انگوروں کا شیرہ نکال کر ڈولچی میں رکھ لیا اور سواری کے گدھے کو ایک درخت سے باندھا اور آپ ایک دیوار سے لگ کے چھاؤں میں بیٹھے اور اس کی عمارت گری ہوئی دیکھ کر اپنے جی میں کہا کہ یہاں کے رہنے والے سب مر گئے کیونکر خدائے تعالیٰ انھیں جلا دے اور پھر یہ شہر آباد ہووے اسی خیال میں انھیں نیند سی آئی جو روح ان کی قبض ہوئی اور مر گئے اور وہ گدھا بھی مر گیا۔ سو برس تک اسی حال میں رہے اور کسی آدمی کا ان کی طرف گزر نہ ہوا اور کسی نے ان کو نہ دیکھا۔ اس سو برس میں بخت نصر موا بھی اور کوئی بادشاہ اور پیدا ہوا اس نے بیت المقدس کو پھر آباد کیا اور اس شہر کو بھی خوب آباد کیا اور سب عمارت درست ہوئی پھر سو برس کے بعد خدائے تعالیٰ نے حضرت عزیرؑ کو جلایا ویسا ہی جیسے موئے تھے اور حکم خدائے تعالیٰ کے سے ایک فرشتہ ان کے پاس آیا اور جو زندہ ہوئے تو گویا سوتے سے جاگے آنکھیں ملنے لگے۔

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ کہا فرشتے نے حضرت عزیرؑ کو کہ کتنی دیر یہاں رہا تو؛ حضرت عزیرؑ نے کہا کہ میں یہاں ایک دن یا کچھ کم ایک دن سے، جب یہ موئے تھے تو اس وقت دن چڑھتا ہوا تھا اور جب یہ زندہ ہوئے تو ابھی شام نہ ہوئی تھی، یہ سمجھے کہ اگر کل میں یہاں آیا تو ایک دن ہوا اور اگر آج ہی آیا تھا تو دن سے بھی کم رہا جو ابھی شام نہیں ہوئی۔ پھر

قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ کہا فرشتے نے کہ جو تو سمجھا ہے سو نہیں ہے بلکہ رہا تو یہاں سو برس اور اتنی مدت موا ہوا حضرت عزیرؑ نے اپنے بدن کو دیکھا تو کچھ فرق نہ پایا جیسا تھا ویسا ہی دیکھا تعجب ہوا ان کو تب فرشتے نے کہا کہ پھر دیکھ اپنے کھانے کی چیز کو جو وہ انجیر رکھی تھی اور اپنے پینے کی چیز کو جو شیرہ انگور کا رکھا ہے وہ بگڑا نہیں اور بے مزہ بدبودار نہیں ہوا۔

وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ اور دیکھ طرف اپنے گدھے کے جو سوائے ہڈیوں کے اس کا گوشت پوست کچھ نہ رہا سب گل کر خاک ہوا اور آواز آئی غیب سے کہ بنایا ہم نے تجھ کو نشانی اپنی قدرت کی لوگوں کے واسطے جو سو برس پیچھے تجھے زندہ کیا اور دیکھ طرف ہڈیوں کے اپنے گدھے کی جو کس طرح ان کو جھڑ جھڑا کر اٹھاتے ہیں ہم پھر پہناتے ہیں ہم ان ہڈیوں کو گوشت۔ حضرت عزیر علیہ السلام اس گدھے کی ہڈیوں کو دیکھتے تھے جوان کے روبرو وہ سب ہڈیاں سمٹیں موافق ترکیب بدن کے اور ان پر گوشت بنا اور چمڑا سب درست ہوا خدائے تعالیٰ کی قدرت سے پھر اس میں جان آئی یکبارگی وہ گدھا جھڑ جھڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی بولی بولا۔

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر جب ظاہر ہوا حضرت عزیرؑ پر تو کہا کہ میں جانتا ہوں وہ کہ خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے یعنی میں جو جانتا تھا کہ مردے کو جلانا خدائے تعالیٰ کو آسان ہے سو اب اپنی آنکھ سے دیکھا پھر حضرت عزیرؑ یہاں سے اٹھ کر بیت المقدس میں گئے کسی نے ان کو نہ پہچانا اس سبب سے کہ یہ تو نوجوان رہے اور ان کے آگے بچے بوڑھے ہو گئے تھے۔ جب توریت حفظ انھوں نے سنائی تب لوگوں کو یقین آیا جو بخت نصر ساری کتابیں بنی اسرائیل کی جمع کر کے جلا گیا تھا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ اور یاد کر جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے دکھا مجھے کہ اپنی قدرت سے کیونکر جلاتا ہے تو مردے کو فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ اے کیا تجھے یقین نہیں ہے کہ میں مردے کو جلاتا ہوں، کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہاں مجھے تو یقین ہے پر اس واسطے یہ چاہا میں نے کہ تسکین ہو میرے دل کو صریحًا دیکھ کر تب۔

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۧ ع ٣٥ ٣
فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ اگر صریحًا دیکھا چاہتا ہے تو پکڑ چار جانور اڑنے والوں سے پھر ان چاروں کو اپنے پاس رکھ کر ہلا جو خوب پہچان رہے پھر رکھ دے ہر ایک پہاڑ پر ان جانوروں کے بدنوں سے ایک ایک ٹکڑا پھر بلا ان جانوروں کو نام لے کر تو دوڑے آئیں وہ جانور تیرے پاس اور جان تو وہ کہ خدائے تعالیٰ بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا ہے۔ فائدہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چار جانور لائے۔ ایک مور ایک مرغ ایک کبوتر ایک کوا۔ ان چاروں کو اپنے ساتھ ہلایا تو پہچان رہے پھر چاروں کو ذبح کر کے چاروں کا سر جدا کیا اور سب کے بدن ٹکڑے ٹکڑے کیے بعضے کہتے ہیں کہ سب کو ملا کر کوٹا پتھر سے جو چاروں کا گوشت اور ہڈیاں اور پر سب خوب ملے تب چار غلولے بنا کر چار پہاڑ پر با ہت

Marfat.com

غولے بنا کر بہت پہاڑوں پر رکھا اور سر چاروں کے اپنے ہاتھ میں لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ اے مور اے مرغ اے کبوتر اے کوّے آؤ اپنے سروں کے پاس حکم خدائے تعالیٰ کے سے پھر ہر ایک کا گوشت اور ہڈی اور پر سب غولوں سے جدا ہو کر علٰحدہ علٰحدہ ہر ایک جانور کا بدن جیسے کہ تھا ویسا ہی بن کر اپنے پاؤں سے زمین پر دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ کی طرف آئے اور اپنے اپنے سر سے لگ گئے اور ان کے سامنے ہو کر اُڑ گئے۔ پہلے پاؤں چلنے میں حکمت یہ تھی کہ تو معلوم کریں جو کسی طرح کا نقصان نہیں ہے ان کے بدنوں میں۔ **فائدہ**۔ یہ تین قصے فرمائے اس واسطے کہ خدائے تعالےٰ آپ ہدایت کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر شبہ پڑے تو ساتھ ہی جواب بھیجے۔ اب آگے پھر جہاد کا مذکور ہے اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ مثل ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اور بانٹتے ہیں مال اپنا خدائے تعالیٰ کی راہ میں ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک دانہ اچھی زمین میں اگائے سو دانے ہو دیں گویا کہ ایک دانے کے ساتھ سو دانے ہو دیں اور خدائے تعالیٰ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے ان سات سو سے سات ہزار کر دے چاہے تو اس سے بھی زیادہ بڑھا دے اور خدائے تعالیٰ بہت بے نہایت بخشش کرنے والا ہے، سب کچھ جاننے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وہ لوگ جو بانٹتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اپنے مال کو خدائے تعالیٰ کی راہ میں پھر بعد خرچ کرنے کے نہ احسان رکھتے ہیں زبان سے اور نہ ستاتے ہیں طعن سے یا خدمت لینے سے ان ہی کو ہے بدلہ ان کے خرچ کرنے کا ثواب ان کے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے ان کو ثواب کم ہونے کا اور نہ وہ غمگین ہوں گے نقصان ثواب کے سے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝ بات اچھی ملائمت سے کہنی اور درگذر کرنا سخت بات مانگنے والے کے سے بہتر ہے اس دینے سے جو اس کے پیچھے دکھ دینا ہو۔ اور خدائے تعالیٰ بے پروا ہے ان کی خیرات کرنے سے جو خیرات کر کے دکھ دیویں، تحمل کرنے والا ہے خدائے تعالیٰ جو دکھ دینے والوں کو جلدی عذاب نہیں کرتا۔ **فائدہ**۔ یعنی مانگنے والے کو نرمی سے جواب دینا اور اس کی بدخوئی پر درگذر کرنا بہتر ہے اس خیرات سے جو بار بار اسے شرماوے یا احسان رکھے یا طعنہ دیوے بلکہ چاہیئے یہ کہ سمجھے کہ میں نے تو اللہ کو دیا ہے اسے کیا پروا ہے میں اپنا بھلا کرتا ہوں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت خراب کرو اور مت کھو اپنی خیرات کو جو کرتے ہو تم احسان رکھنے سے اور ستانے سے مانند اس شخص کے جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو اور دراصل نہیں یقین لاتا خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کے دن کو سچ نہیں جانتا۔ **فائدہ**۔ یعنی خیرات دے کر محتاج کو پھر ستانے سے اور اس پر احسان رکھنے سے خیرات کا ثواب جاتا رہتا ہے یا اس نیت سے لوگوں کے سامنے خیرات کرے جو لوگ سخی جانیں اس طرح بھی خیرات کا ثواب کچھ نہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ جیسے صاف پتھر پر مٹی پڑی ہو اس پتھر پر برسا مینہ زور سے پھر دھو ڈالا مینہ نے اس مٹی کو اور چھوڑا پتھر صاف خالی، کچھ ہاتھ نہیں لگتا ایسے لوگوں کو ثواب اس چیز سے جو وہ نیک کام ظاہر میں کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ راہ سیدھی نہیں دکھاتا کافروں کی قوم کو۔ **فائدہ**۔ مثال اس خیرات کی جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں محتاجوں کو دیوے ویسی ہے جو اوپر کہا کہ جیسے ایک دانہ بووے تو اس میں سات بال پیدا ہوں اور ہر ہر بال میں سو سو دانے یعنی اتنا ثواب ملے اور اب یہ فرمایا کہ نیت شرط ہے اور اگر نیت لوگوں کو دکھانے کی ہو تو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے پتھر پر ذری سی مٹی نظر آتی ہو اس میں دانہ بووے جب اس پر مینہ پڑا تو وہ مٹی بہہ جاوے خالی پتھر صاف رہے اور کچھ نہ اُگا اس سے، سب محنت بے فائدہ ہوئی اور بیج بھی خراب ہوا۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ

Marfat.com

اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ج فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنا مال اور دیتے ہیں محتاجوں کو اور اس خیرات کرنے سے چاہتے ہیں خوشی خدائے تعالیٰ کی اور ثابت کرتے ہیں اپنے دل کو ثواب پانے میں یعنی انھیں یقین ہے کہ خیرات کا ثواب مقرر ملے گا ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک باغ بلندی پر ہو اس پر پڑا مینہ بڑی بوند کا پھر لایا وہ باغ میوہ اپنا دونا اس مینہ سے اگر بڑی بوند کا مینہ نہ پہنچا اس باغ کو تو پھر پہنچا باریک بوند کا مینہ اور خدائے تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے۔ فائدہ۔ بڑی بوند کے مینہ سے اشارہ ہے بہت خیرات سے اور ننھی بوند کے مینہ سے مراد ہے تھوڑی خیرات کرنے سے، اگر نیت درست ہے تو بہت خیرات کا بہت ثواب ہے اور تھوڑی خیرات کا تھوڑا ثواب کسی طرح نقصان نہیں پر نیت درست چاہیئے کہ اس خیرات میں سوائے خوشی خدائے تعالیٰ کے اپنی غرض کسی طرح کی نہ ہو اور اگر نیت میں خلل ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔ اب آگے دوسری مثال فرماتا ہے خدائے تعالےٰ ان کی جو لوگوں کے دکھانے کے واسطے خیرات کرتے ہیں۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لا لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ لا وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ صلے فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ع ۝ اے کیا چاہتا ہے کوئی تم میں سے یا بھاتا ہے اور پسند آتا ہے کسی کو تم میں سے وہ کہ ہووے اسے ایک باغ جس میں درخت ہوں کھجوروں کے اور انگوروں کے اور درختوں کے نیچے بہتی ہوویں نہریں سو مالک کے واسطے اس باغ میں سب طرح کا میوہ ہووے اور پہنچے اس باغ کے مالک کو بڑھاپا اور اس کی اولاد ہوویں غریب مفلس پھر اس باغ پر آوے آندھی ایسی کہ جس میں آگ ہو جیسے نہایت گرمی میں لُو چلتی ہے اور درختوں کو جلا دیتی ہے، پھر جلا وہ باغ اس گرم باد سے اور مالک باغ کا حیران رہے بڑھاپے کے وقت اسی طرح بیان کرکے سمجھاتا ہے خدائے تعالےٰ آیتیں بھیج کر اس واسطے کہ شاید تم غور کرو اور سمجھو۔ فائدہ۔ یہ مثال ان کی ہے جو لوگوں کو دکھانے کو خیرات کرتے ہیں یا خیرات کرکے احسان رکھتے ہیں محتاج پر تو یہ مثال ہے اس کی ایسی جیسے ایک شخص نے جوانی کے وقت باغ تیار کیا جو بڑھاپے میں اس سے میوہ کھاوے پھر جب بوڑھا ہوا اور وقت میوہ کھانے کا آیا تب وہ باغ جل گیا یعنی خیرات مثل باغ کے ہے جو خیرات کے باغ کا میوہ آخرت میں کام آوے جب نیت بری تھی اس بدنیتی سے جلا پھر میوہ اس کا جو ثواب ہے کیونکر پاوے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ص وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ط وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بانٹو جو اپنے ہاتھوں سے کسب کرکے یا سوداگری سے پیدا کرتے ہو اور اس چیز سے بھی خیرات کرو جو باہر نکالتے ہیں ہم زمین سے یعنی باغ کے میووں سے اور کھیتی کے غلے سے محتاجوں کو دو اور قصد مت کرو گندی اور خراب چیزوں سے خیرات کرنے کا۔ یعنی یہ ارادہ نہ کرو کہ بری نکمی چیز کو خیرات میں دو اور آپ تم نہ اسے لوگے اگر کوئی دیوے تمھیں ویسی مگر آنکھ جھکا کر ناچاری سے لو کہ جی نہ چاہے تمھارا اس کے
۳۶ ع ۶ ۴ لینے کو ویسی خیرات نہ کرو اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ بے پروا ہے تمھاری خیرات کرنے سے اور تعریف کیا گیا ہے سب خوبیوں سے۔ فائدہ خیرات قبول ہونے کی یہ شرط ہے جو مال حلال کمائی کا ہووے حرام کا مال اور شبہ کا نہ ہو اور اچھی سے اچھی ستھری چیز خدائے تعالیٰ کی راہ میں دیوے نہ کہ بری چیز خیرات میں لگا دے ایسی کہ اگر کوئی اسے ویسی دیوے تو جی نہ چاہے لینے کو مگر ناچاری سے خدائے تعالےٰ بے پروا ہے اگر بہتر سے بہتر چیز محبت سے دل کی دیوے تو پسند کرتا ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ج وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ

ع۵ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا انھوں نے کہ آیت لا تیمموا الخبیث اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنے مقدور موافق یعنی حضرت کے پاس اور بعضے لوگ لاتے تھے دو گچھے اور لٹکا دیتے تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ تھا سو ان میں سے کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی لاٹھی تو گر پڑتی تھی گدر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھا لیتا اور بعض لوگ ایسے تھے کہ وہ خیرات دینے کی رغبت نہ رکھتے سو بعض کوئی آدمی لاتا تھا ایسا گچھا کہ اس میں خراب گدر ہوتی تھی اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بعضا گچھا ایسا لاتا تھا کہ ٹوٹا ہوا تھا سو وہ لٹکا دیتا تھا اس کو مسجد میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبت الآیۃ۔ یعنی اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیزیں اس میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالے ہیں ہم نے تمھارے لیے زمین سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لوگے مگر جو آنکھیں موند لو اتنی کہا لوگوں نے کہ اگر کوئی کسی کو تم میں سے ہدیہ دیتا ویسی چیز جو اس نے خیرات میں دی ہے تو ہرگز نہ لے مگر براہ چشم پوشی یا حیا کہا لوگوں نے کہ پھر ہے ہم بعد اس کے لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص مگر عمدہ چیز جو اس کے پاس ہوتی۔ رواہ الترمذی ۔

Marfat.com

مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚ شیطان یا نفس جو مانند شیطان کے ہے وعدہ دیتا ہے تم کو یعنی دل میں خلل ڈالتا ہے مفلس ہو جانے سے کہ اگر مال خیرات کر دیوے تو آپ محتاج ہو جاوے اور کہتا ہے وہی شیطان تم کو بے حیائی کے کام کرو جیسے کہ بخیلی کرو اور کچھ خیرات نہ کرو اور خدائے تعالیٰ وعدہ دیتا ہے تم کو اپنی بخشش اور فضل کا، یعنی تمہارا گناہ بخشے گا اپنے فضل سے اور خدائے تعالیٰ بڑی کشائش کرنے والا ہے ان کی جو اس کی راہ میں محبت سے خیرات کرتے ہیں۔ جاننے والا ہے خدائے تعالیٰ سب کام تمہارے اور تمہارا اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے کسی کے ظاہر باطن کا احوال۔ فائدہ۔ اگر دل میں خیال آوے جو مال خیرات کر دوں تو آپ مفلس ہو جاؤں تو یہ خیال شیطان کا ہے اور جو خیال آوے کہ خیرات کرنے سے گناہ بخشے جاویں گے تو ایسا جانیں کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ دیتا ہے خدائے تعالیٰ دانائی اور سمجھ خیرات کرنے کی جسے چاہتا ہے جو کس نیت سے اور کس مال سے اور کس طرح محتاج کو دیا چاہیئے اور جس شخص کو دی یہ سمجھ پھر تحقیق دی اسے نیکی بے نہایت اور یہ نصیحت نہ مانے گا مگر عقلمند یعنی عقلمند کے سوا کوئی نصیحت نہ مانے گا۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اور جو کچھ بانٹتے ہو تم خیرات کرنے میں تھوڑا یا بہت بھلی نیت سے یا بری نیت سے چھپا کر یا دکھا کر لوگوں کو یا مانتے ہو تم کوئی منت کسی طرح کی پھر بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے اس کو اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے کوئی مددگار۔ فائدہ۔ جب کوئی منت مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہوا پھر اگر منت مان کر ادا نہ کرے تو گنہگار رہے، چاہیئے کہ نذر سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کی نہ کرے مگر یہ کہے کہ خدائے تعالیٰ کے واسطے فلانے شخص کو دوں گا تو مضائقہ نہیں۔ ع ۳۶ ۵

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اگر ظاہر دو خیرات لوگوں کے روبرو تو کیا اچھی بات ہے اور اگر چھپاؤ خیرات کا دینا اور دو محتاجوں کو تو یہ بہتر ہے تم کو اور اتارتا ہے اور دور کرتا ہے تم سے تمہارے گناہ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں۔ فائدہ۔ اگر نیت لوگوں کے دکھانے کو نہ ہو تو خیرات لوگوں کے روبرو بھی اچھی ہے اس واسطے کہ اوروں کو بھی خیرات کرنے کو جی چاہے اور چھپا کر خیرات کرنا بھی خوب ہے جو لینے والا نہ شرماوے۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ نہیں ہے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانا ان لوگوں کا یعنی تیرا ذمہ نہیں ہے لے پر خدائے تعالیٰ راہ پر لاتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو خرچ کرتے ہیں تم مال محتاجوں کے دینے میں واسطے اپنے کرتے ہو جو اس کا ثواب تم ہی کو ہوگا اور نہیں خیرات کرتے ہو مگر واسطے خوشی خدائے تعالیٰ کے اور جو خرچ کرو گے اپنے مال میں سے سو پورا ملے گا تم کو اس کا ثواب اور تم پر ظلم نہ ہوگا، کچھ ثواب کم نہ ملے گا۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ خیرات دینا اور مال دینا واسطے ان فقیروں کے ہے جو پھنس رہے ہیں راہ میں خدائے تعالیٰ کی جو چل پھر نہیں سکتے ملک میں روزی کی تلاش کو یا سوداگری کو سمجھتے ہیں ان کو انجان لوگ محفوظ ان کے نہ مانگنے کے سبب، ایسے کتنے اصحاب تھے حضرت کے جو انھیں اصحاب صفہ کہتے تھے وہ لوگ اپنا گھر اور وطن چھوڑ کر علم دین کا سیکھتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ان ہی کے نزدیک رہتے تھے اور کبھی کسی سے نہ مانگتے تھے اس سبب لوگ انھیں صاحب جمعیت سمجھتے تھے۔ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ الربع پہچانتا ہے تو انکو انکے چہرے سے جو زرد رنگ ہے اور دبلے ہو رہے ہیں مانگتے نہیں ہیں لوگوں سے منت کر کے۔ اور وہ جو خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو ایسے لوگوں کو پھر بیشک خدائے تعالیٰ اس خرچ کو جانتا ہے ایسوں کا دینا بڑا ثواب ہے جو کسی سے نہ مانگیں اور رات دن بندگی میں مشغول رہیں یا قرآن شریف یاد کریں یا علم دین کا پڑھیں اور اسی واسطے اپنا وطن چھوڑ کر مسافری اختیار کریں۔

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اور خیرات دیتے ہیں مال اپنا خدائے تعالیٰ کی راہ میں رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں پھر ان کے واسطے ہے بدلہ ان کے کاموں کا ان کے پروردگار کے پاس نہ ڈر ہے ان لوگوں کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے ۔ فائدہ ۔ خیرات کا بیان تمام ہوا اب آگے بیاج کو حرام فرمایا جبکہ خیرات کی تعقید ہے تو قرض دینا سہج ہے پھر اس میں بیاج کیوں لیجئے ۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ وہ لوگ جو کھاتے ہیں سُود نہ اٹھیں گے قیامت کو مگر جیسے اٹھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کر دے اسے دیو لگ کر یعنی جیسے دیوانہ اٹھتا ہے ویسے اٹھیں گے ۔ بیاج کھانیوالے قبروں سے یہ حال ان کا اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے کہا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے بیاج اور خدائے تعالیٰ نے تو حلال کیا ہے سوداگری کو اور حرام کیا ہے سُود کو ۔

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ پھر جس شخص کے پاس آوے نصیحت اس کے پروردگار کے پاس سے کہ بیاج منع جو بُرا ہے تمھارے حق میں پھر اس نے مانا اور باز آیا بیاج کھانے سے پھر اس کے واسطے ہے جو ہو چکا اور لے چکا سُود اس کا کام خدائے تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور جو کوئی پھیر لیوے سود نصیحت پہنچے کے بعد پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔ فائدہ ۔ جس نے منع سے پہلے بیاج لیا تھا وہ پھیر نہ دے خدائے تعالےٰ چاہے گا تو بخشے گا اسے اور بعد منع کئے کے جو لیوے گا سو وہ دوزخی ہے اور خدائے تعالےٰ کے حکم کے سامنے عقل کی دلیل لانے والوں کی سزا دوزخ ہے ۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ گھٹاتا ہے خدائے تعالیٰ بیاج کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو یعنی کتنا ہی مال ہو بیاج کے لینے سے اس میں برکت نہیں ہوتی اور خیرات اگر تھوڑی دیوے تو بھی ثواب زیادہ ملتا ہے اور خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا سب ناشکر گنہگاروں کو ۔ فائدہ ۔ چاہیے کہ مالدار محتاجوں کو دیویں نذر خدائے تعالیٰ کی یہ نہ ہو سکے تو قرض دیوے پر بیاج تو نہ لیوے اور اگر بیاج اس سے چاہے تو ناشکر ہے پھر خدائے تعالیٰ اس سے بیزار ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں اور نمازکو قائم رکھا ہے اور مال زکوٰۃ کا دیتے ہیں واسطے ان لوگوں کے ہے بدلہ ان کا ان کے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے ان لوگوں کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے کم ملنے سے ثواب کے یعنی ثواب انھیں کم نہ ملے گا جو غمگین ہو ویں ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور چھوڑ دو جو رہ گیا ہے باقی سود لوگوں پر ، اگر ہو تم جو یقین لائے ہو خدائے تعالیٰ کے حکم پر ۔ فائدہ ۔ یعنی منع کئے سے پہلے بیاج لے چکے سو لے چکے بعد منع کئے جو چڑھا اسے مت مانگو اگر ایمان لائے ہو ۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر نہیں کرتے تم کام موافق حکم کے یعنی جب سے بیاج لینا منع ہوا تب سے جو بیاج چڑھا ہے اسے اگر نہ چھوڑو گے تو خبردار ہو جاؤ اور تیار رہو واسطے خدائے تعالیٰ کی لڑائی کے اور اس کے رسول کے پھر اگر توبہ کرو سود لینے سے جو پھر آگے کو سود نہ لو تو پھر واسطے تمھارے ہے اصل مال تمھارا نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ کوئی تم پر ظلم کرے ۔ فائدہ ۔ یعنی پہلے سود جو تم لے چکے ہو اس کو اگر تمھارے اصل مال میں سے کاٹ لیویں تو تم پر ظلم ہے اور منع کئے کے بعد کا چڑھا ہوا جو تم مانگو تو تمھارا ظلم ہے ۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر ہے ایک شخص تنگی والا مفلس تو پھر اسے فرصت دیا چاہیئے جب تک اسے آسانی اور کشائش ہو تب تک اس سے نہ مانگو سختی سے اور اسے اگر وہ قرض جو اس پر ہے خیرات کر دو یعنی بخش دو مفلس کو تو بہتر ہے تمھارے واسطے اگر ہو تم سمجھنے والے کہ حکم

Marfat.com

خدائے تعالیٰ کا ماننا بہتر ہے سب چیز سے۔
وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ
نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ڈرو اس دن کے عذاب سے ع ٣٨
کہ جس دن پھر کر جاوگے طرف خدائے تعالیٰ کے اپنے کاموں کا حساب دینے
کو پھر پورا دیا جاوے گا ہر ایک شخص کو بدلہ اس کے کاموں کا جو اس نے
کیئے ہیں دنیا میں بھلے یا بُرے ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا یعنی بدکام کرنے والوں
پر جو عذاب ہوگا بسبب ان کے کاموں کے ہوگا ظلم نہ ہوگا۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى
فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ
اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ
الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اے وہ لوگو جو
ایمان لائے ہو جبکہ معاملہ کرو تم آپس میں قرض کا وعدے پر ایک وقت مقرر
تلک کے جو برسوں کا یا مہینوں کا ہو پھر لکھواس کو کاغذ پر جو اس میں نام
ہووے دونوں معاملہ والوں کا اور معاملہ اور وعدہ کھول کر صاف لکھو، پھر
چاہیئے کہ لکھ دیوے تم میں سے کوئی لکھنے والا انصاف سے جو اس میں سے
کچھ کم زیادہ نہ کرے اصل مال میں اور چاہیئے کہ کنارہ نہ کرے اور الگ نہ
ہووے لکھنے والا اس بات سے جو لکھ دیوے وہ کاغذ جیسا کہ سکھایا اس کو
خدائے تعالیٰ نے یعنی اسی طرح لکھے جس طرح حکم شرع کا ہے اور چاہیئے کہ
لکھے اپنے ہاتھ سے یا بتادے اپنی زبان سے وہ شخص جس پر دینا ہے قرض
اور ڈرے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے جو اس کا پروردگار ہے اور کچھ ذرا
کم نہ کرے لکھنے میں اور نہ لکھانے میں ہرگز جو پیچھے قضیہ نہ ہو۔
فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ
اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ پھر اگر ہووے وہ جس کو دینا
ہے بے عقل بھولا یا سُست ضعیف ہے یعنی بچہ ہے یا بہت بوڑھا ہے
جو بات کی سمجھ نہیں رہی یا آپ بتا نہیں سکتا، معاملے کو بے سمجھے سے تو
بتادے یا لکھے اس کا مالک اور وارث جس کے اختیار میں ہے وہ بتادے
معاملہ انصاف سے جو کم زیادہ نہ کرے اصل میں۔
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا ع ٣٩
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ
تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ اور گواہ کرو تم
اس معاملے پر دو شاہد اپنے مردوں میں سے جو مسلمان اور عقلمند اور ہوشیار
ہوویں، پھر اگر نہ پاؤ تم دو مرد، تو ایک مرد اور دو عورتوں کو شاہد مقرر کرو، اُن
لوگوں سے جو اچھے ہوں اور پسند کریں لوگ یہ اس واسطے کہ اگر بھول جاوے
ایک عورت تو یاد دلا دیوے اس کو دوسری۔
وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ اور چاہیئے کہ کنارہ نہ کرے اور الگ نہ ہووے
گواہی دینے والا جس وقت کہ بلاویں اس کو گواہی دینے کو اور کاہلی اور سُستی
نہ کرو اور ملول نہ ہو اس کے لکھنے میں خواہ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے وعدے
تک دینے والے کی زبانی واجبی لکھ دو۔
ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا۔
... یہ لکھنا تمہارا کاغذ معاملے کا خوب اور بہتر ہے نزدیک خدائے تعالیٰ کے اور
درست ہے واسطے گواہی دینے کے اور نزدیک ہے اس بات کے جو نہ
شبہ پڑے تم کو اور دھوکا نہ کھاؤ تم معاملے میں اور نہ بھولو جو کسی کا حق ضائع
نہ ہووے۔
اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ
وَّلَا شَهِيْدٌ ۬ مگر وہ کہ ہووے مقابلہ سوداگری کا روبرو پھیر بدل کا جنس
کی عوض جنس یا نقد سودا کرو آپس میں تم معاملے کو اور شاہد کرو اس وقت جبکہ
سودا کرو اور چاہیئے کہ نقصان نہ کرے لکھنے والا اور نہ گواہی دینے والا۔
وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر کرو تم ایسا کام جو منع کیا تم کو تو یہ کام
منع کیا ہوا کرنا گناہ ہے تمہارا اور ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور
خدائے تعالیٰ تم کو سکھاتا ہے اور خدائے تعالیٰ سب چیز سے واقف ہے
اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔
وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ
فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ
اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ
قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر ہو تم مسافری میں اور نہ پاؤ تم
اس جگہ کوئی لکھنے والا جو لکھ دیوے کاغذ تو گرو ہاتھ میں رکھنی چاہیئے کچھ عوض
قرض کے پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تم میں سے پھر چاہیئے کہ پورا کرے

Marfat.com

یعنی قرض ادا کرے جس پر اعتبار کیا چاہیئے کہ ڈرے خدائے تعالیٰ سے جو پروردگار اس کا ہے کہ اس امانت میں چوری نہ کرے اور نہ چھپاؤ گواہی کو کہ چھپانا گواہی کا بڑا گناہ ہے اور جو کوئی چھپاوے گواہی کو پھر وہ مقرر گنہگار ہے دل اس کا اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو گے اپنے جی کی بات یا چھپا رکھو اپنے دل میں اس کو حساب لیوے گا تم سے ان باتوں کا خدائے تعالیٰ پھر بخشے گا خدائے تعالیٰ جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جسے چاہے گا اور خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب کے دلوں کے احوال سے واقف ہے۔ فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو خیال دل میں گذرتے ہیں ان کا بھی حساب ہوگا یہ سنکر اصحابوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ بڑی مشکل ہوئی جو اپنے دل پر ہمارا اختیار نہیں ہے اس میں جو برے خیال آتے ہیں تو ناچار ہیں ہم جبکہ ان کا حساب لیا جاوے گا تو بڑی خرابی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بنی اسرائیل کی طرح مت کہو کہ ہم نہیں مانتے یہ حکم بلکہ یوں کہو کہ قبول کیا ہم نے اور مدد چاہو خدائے تعالیٰ سے پھر اصحابوں نے کہا کہ مانا ہم نے اور یقین لائے اس پر یہ بات پسند آئی خدائے تعالیٰ کو اور یہ آیت بھیجی خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چیز پر جو اترا ہے اس پر اس کے پروردگار کے پاس سے اور مسلمان بھی ایمان لائے اس پر، سب ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور خدائے تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں پر اور سب گذرے ہوئے پیغمبروں پر یعنی فرشتے پیدا کیے ہوئے فرمانبردار ہیں خدائے تعالیٰ کے اور سب پیغمبر اور جتنی کتابیں اتری ہیں پیغمبروں پر سب برحق ہیں اور سچ ہیں اور جدا نہیں کرتے ہم کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے یعنی یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی پیغمبر کو نہ مانا۔

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ اور کہتے ہیں یہ مسلمان کہ سنا ہم نے حکم خدائے تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کی ہم نے اس کے حکم کی۔ تیری بخشش چاہتے ہیں ہم اے پروردگار ہمارے اور تیری ہی طرف رجوع ہے سب کی۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج نہیں ڈالتا محنت میں اور تکلیف نہیں دیتا خدائے تعالیٰ کسی شخص کو مگر اتنا ہی جو اس سے ہو سکے۔ اس شخص کے واسطے ہے جو کچھ کہ اس نے کیا ہے نیک کاموں سے اور اس پر ہے جو کچھ کہ اس نے کام کیے ہیں برے یعنی جو ہر کسی نے برے یا بھلے کام کیے ہیں اپنے واسطے کیے ہیں ویسا ہی بدلہ اسے ملے گا۔ اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہم کو عذاب میں اگر بھولیں ہم یا چوکیں ہم یعنی اگر انجانی سے کچھ گناہ ہو جاوے ہم سے تو معاف کر دے اے پروردگار ہمارے نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا وہ بوجھ بھاری ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ع اے پروردگار ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے اس کو جس کے اٹھانے کی ہم کو طاقت نہیں اور بخش دے اور درگذر ہم سے اور مہر کر ہم پر تو ہی ہے صاحب ہمارا پھر مدد کر ہماری کافروں کی قوم پر جو ہم ان پر فتح پائیں۔

ع فضائل آیات آخر سورۂ بقرہ یعنی آمن الرسول آخر سورہ۔ جس گھر میں تین شب نہیں پڑھی جاتی پھر وہاں شیطان آئے یہ ممکن ہی نہیں اس گھر میں شیطان آ ہی نہیں سکتا) رواہ الترمذی عن نعمان بن بشیر وقال حسن غریب وصححہ ابن حبان واخرجہ النسائی والحاکم وصححہ ابو مسعود کا لفظ روایت یہ ہے کہ جو کوئی ان کو رات میں پڑھے یہ اس کو کفایت کرتی ہیں اخرجہ اصحاب الصحاح الستۃ یعنی اس رات ساری آفات سے یا قریب ہونے شیطان سے یا قیام لیل سے کافی ہیں یا فضل واجر میں پسند ہیں شوکانی نے فرمایا ہے ان الاولی حملہ علی جمیع ھذہ المعانی لان حذف المتعلق مشعر بالتعمیم کما تقرر فی علم المعانی۔ حدیث ابوذر رضی میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یہ مجھ کو اس خزانے سے ملی ہیں جو نیچے عرش کے ہے تم ان کو سیکھو اور اپنی بیبیوں اور بچوں کو سکھاؤ کہ یہ قرآن و نماز و دعا ہیں رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری۔ اس کو ابوداؤد میں مراسیل میں جبیر بن نفیر سے بھی روایت کیا ہے مطلب یہ ہے کہ نماز میں، تالی تلاوت میں اور داعی دعا میں پڑھے۔ فقط۔

8

فائدہ۔ یہ دعا خدائے تعالیٰ کو پسند آئی اور قبول کی آرزو مومنوں کی جو حکم ہم پر بھاری نہیں ہے اور دل میں جو گناہ کا خیال آوے جب تک ہاتھ پاؤں اور زبان سے ظاہر نہ ہو تب تک اس کے واسطے پکڑا نہ جاوے گا اور بھول چوک بھی خدائے تعالیٰ معاف کرے گا اپنے فضل سے۔

سورۃ آل عمران مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وہی مائتان آیۃ

الٓمّٓ ۙ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؕ خدائے تعالیٰ ہی ایسا ہے کہ اسی کی بندگی کیجیے، نہیں ہے کوئی خدائے تعالیٰ مگر وہی خدائے تعالیٰ جو سزاوار ہے کہ اسی کی عبادت کیجیے، سو وہ ہمیشہ سے جیتا ہے تھامنے والا ہے سب کا۔

نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اتاری خدائے تعالیٰ نے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب یعنی یہ قرآن شریف تجھے بھیجا ہے درست اور سچ یہ قرآن موافق اور سچ ماننے والا ہے ان کتابوں کو جو اس سے آگے آئی تھیں اور اتارا توریت اور انجیل کو پہلے اس قرآن سے جو وہ کتابیں راہ دکھاتی تھیں بنی اسرائیل کو اور اتارا انصاف جو جدا کرے سچ کو جھوٹ سے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو نہیں مانتے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو ان کے واسطے سخت عذاب مقرر کیا ہوا ہے اور خدائے تعالیٰ بڑا زبردست صاحب ہے بدلہ لینے والا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ؕ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ ایسا ہے کہ نہیں چھپی ہوئی اس پر کوئی چیز زمین کی اور نہ آسمانوں کی وہی خدائے تعالیٰ ہے جو تصویر بناتا ہے تمھاری اے لوگو تمھاری ماں کے پیٹوں میں جیسے چاہتا ہے خوبصورت جیسے چاہتا ہے بدصورت خواہ خوبصورت گورا کالا رنگ اندھا بوچا گہنا یا ہوا۔ نیک بخت بدبخت بناتا ہے جیسا چاہتا ہے نہیں ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجیے مگر وہی خدائے تعالیٰ ہے بڑا زبردست درست کام کرنیوالا۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ وہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے اتارا تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو جو قرآن کی بعضی آیتیں مضبوط ہیں جو مفصل ہے بیان اور معنیٰ ان کے سو وہ آیتیں اصل قرآن کی ہیں اور سوائے ان کے اور آیتیں کئی طرف ملتی ہیں معنوں میں جو ان آیتوں کے معنی سمجھنے مشکل ہیں ہر ایک کے سمجھنے میں نہیں آتے۔ محکمات وہ آیتیں ہیں جن کے معنیٰ صاف کھلے ہوئے ہیں کچھ خلش نہیں ان کے معنوں میں اور آیتیں متشابہات کے معنیٰ صاف نہیں اور سمجھنے میں ہر ایک کے نہیں آتے کسی طرف ملتے ہیں اس سبب۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ؔۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ پھر وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے سیدھی راہ سے پھرے ہوئے ہیں، پیروی کرتے ہیں لگ چلتے ہیں اس چیز میں جو لفظ شبہ کا ہوتا ہے قرآن شریف سے تلاش کرتے ہیں اور ڈھونڈتے ہیں ہنگامہ اور خرابی اور تلاش کرتے ہیں وہ لوگ اس کے بند بٹھانے کو ان آیتوں کا بند بٹھانا کوئی نہیں جانتا۔ مگر خدائے تعالیٰ ہی جانتا ہے جس نے وہ آیتیں بھیجی ہیں۔

وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اور جو مضبوط ہیں علم میں دین کے سو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ان آیتوں پر جو یہ آیتیں محکمات اور متشابہات سب ہمارے پروردگار کی طرف سے اتری ہیں اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقلمند لوگ

فائدہ۔ اس سُورت میں نصاریٰ کو سمجھانا منظور ہے جو وہ بی بی مریمؑ کو خدا کی عورت اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اس سبب سے کہ خدائے تعالیٰ کی مہربانی کی باتیں ان کے حق میں ایسی سنتے تھے جو مرتبہ بندگی سے مرتبہ زیادہ چاہیے کہ ہو۔ اس واسطے خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر کتاب میں خدائے تعالیٰ نے باتیں رکھی ہیں کہ جن کے معنیٰ صاف معلوم نہیں ہوتے جو گمراہ لوگ ان آیتوں کے معنیٰ اپنی عقل سے بناتے ہیں اور جو مضبوط ہیں علم میں دین کے وہ لوگ ان آیتوں کے معنیٰ موافق اصل کتاب کے آیتوں کے ملا کر سمجھتے ہیں پھر اگر موافق ان کے سمجھ پاویں تو سمجھیں اور اگر نہ سمجھ پاویں تو اس کے معنیٰ

Marfat.com

خدائے تعالیٰ ہی پر چھوڑ دیں کہیں کہ خدائے تعالیٰ ہی ان کے معنی خوب اور بہتر جانتا ہے جس نے بھیجی ہیں اور کچھ اپنی عقل سے غیر موافق محکمات کے معنی متشابہات کے نہ کہے جو بڑا گناہ ہے اور وہی لوگ جو مضبوط ہیں علم میں دین کے وہ کہتے ہیں کہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ اے پروردگار ہمارے مت پھیر ہمارے دلوں کو دین کے چلن سے بعد اس کے جو راہ سیدھی اسلام کی ہے دکھائی تو نے ہم کو اور بخش دے ہم کو اپنے پاس سے مہربانی جو وہ توفیق ہے دین پر مضبوط رہنے کی بے شک تو ہی ہے بخشش کرنے والا سب طرح کی نعمت کا، اور یہ کہتے ہیں

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ع اے پروردگار ہمارے بیشک تو ہی جمع کرنے والا ہے سب لوگوں کا بعد مرنے کے حساب لینے کو ایک دن جس دن کے آنے میں کچھ شبہ نہیں بے شک خدائے تعالیٰ بدلتا ہی نہیں اپنے وعدے کیے ہوئے کو یعنی قیامت کے دن سب سے حساب لینے کا وعدہ کیا ہے اور قیامت کا ہونا مقرر ہے اس میں خلاف نہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے اور مانتے نہیں حکم خدائے تعالیٰ کا نہ بچاوے گا اور نہ دور کرے گا ان سے مال ان کا اور نہ اولاد ان کی خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی اگر چاہیں کافر کہ مال دے کر کچھ ذرا بھی عذاب کم ہو قیامت کے دن یا بیٹے حمایت کر کے عذاب کم کروا دیں سو ہرگز نہ ہوگا اور وہ کافر ایندھن ہیں دوزخ کی آگ کا جس سے آگ زیادہ بھڑکے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ جیسی خو اور عادت فرعون کی قوم کی اور ان لوگوں کی جو پہلے فرعون سے تھے جو جھوٹا جانا ہماری آیتوں کو جو پیغمبر معجزے دکھاتے تھے مگر پکڑا خدائے تعالیٰ نے سبب ان کے گناہوں کے جو وہ نہ مانتے تھے اور جھوٹا کہتے تھے اور خدائے تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے کافروں پر۔ اُحد کی لڑائی میں مسلمانوں کی شکست ہوئی تھی تو کافر خوش ہوئے تھے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو جو کافر ہوئے اور خوشی کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی جنگ اُحد میں، اُحد نام پہاڑ کا ہے ان کو کہہ اب تم مغلوب ہوگے دنیا میں اور ہار وگے مسلمانوں سے اور جمع ہو کر ہانکے جاؤ گے قیامت کو دوزخ کی طرف اور بری جگہ ہے دوزخ کافروں کے رہنے کو۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُـؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ تحقیق جو تھی تمہارے واسطے نشانی ٹھیک پیغمبر ہونے پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ دونوں فوجوں کے روبرو ہونے میں بدر کے، بدر نام کنوئیں کا ہے لڑائی کے
وقت جو ایک فوج تو لڑتی تھی صرف خدائے تعالیٰ کی راہ میں سو یہ اصحاب پیغمبر ع ۹
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین سو تیرہ مومن تھے اور دوسری فوج کافروں کی جو لشکر ابو جہل کا جس میں نوسو اور پچاس مرد لڑنے والے تھے دیکھتے تھے مسلمان کافروں کو دو چند اپنی آنکھوں سے صریحاً اگرچہ دراصل تین حصے زیادہ تھے کافر مسلمانوں سے اور خدائے تعالیٰ قوت اور زور دیتا ہے اپنی مدد کا جسے چاہتا ہے بیشک اس بات میں کہ تین حصے فوج دو حصے نظر آئے صریحاً مقرر اعتبار ہے اور خبردار ہونا ہے واسطے دیکھنے والوں کے جو عقل کی آنکھ سے غور کر کے دھیان سے دیکھتے ہیں۔ فائدہ۔ بدر کی لڑائی میں جس کا احوال سورۂ انفال میں ہے کافر نوسو اور پچاس تھے اور مومن تین سو تیرہ تھے یعنی کافر بہت تھے پر مسلمانوں کو سامنے سے دوگنے نظر آتے تھے اس میں حکمتِ الٰہی یہ تھی جو بہت دیکھ کر ڈریں نہیں پھر خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی، اس بات سے چاہیئے کہ کافر ڈریں۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ سنوارا اور بنایا ہے جاہل لوگوں کے واسطے دوستی اور محبت جی کی چاہوں کی کہ جیسے عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کیے ہوئے سونے اور روپے کے اور گھوڑے بنے ہوئے تیار سازسے اونٹ خچر اور کھیتی اور یہ سب چیزیں جاہلوں کی آنکھوں میں پیاری لگتی ہیں جو عیش سے گزرانتے ہیں دنیا کی زندگی میں

Marfat.com

اور خدائے تعالےٰ جو وحدہٗ لاشریک ہے اسی پاس ہے اچھی جا رہنا پھرنے کے بعد

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے لوگو میں بتاؤں تمھیں اچھا کچھ ان چیزوں سے جن کا اوپر بیان کیا واسطے پرہیزگاروں کے یعنی سونے روپے سے اور گھوڑوں مویشی اور کھیتی سے اور جورو بچوں سے بہتر چیز جو خدائے تعالیٰ کے نزدیک ہے اسے بتاؤں ان کے واسطے جو شرک سے بچتے رہیں سو وہ اچھی چیز باغ ہیں کہ بہتی ہیں نہریں نیچے ان کے ہمیشہ رہیں گے سو ان باغوں میں پرہیزگاروں کے واسطے عورتیں ہیں پاکیزہ ستھری اور رضامندی ہے خدائے تعالیٰ کی وہاں ان پرہیزگاروں کے واسطے اور خدائے تعالیٰ دیکھنے والا ہے اپنے بندوں کے احوال کا اور نیتوں کا سو وہ پرہیزگار جن کے واسطے یہ باغ ہیں

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ایمان اور یقین لائے ہم اور مانا ہم نے جو کچھ فرمایا تو نے پھر بخش دے ہم کو ہمارے گناہ اور امان دے اور بچا ہم کو عذاب سے آگ کے جو دوزخ میں ہے اور وہی پرہیزگار

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ صبر کرنے والے ہیں خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے میں اور مصیبت میں
ع ۲/۱۱/۱۰ اور سچ بولنے والے ہیں اور حکم بجالاتے ہیں خدائے تعالیٰ کا اور خیرات کرنیوالے اور بانٹنے والے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور بخشواتے ہیں اپنے گناہ پچھلی رات کو جو سحر کا وقت دعا قبول ہونے کا ہے۔

النصف شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ گواہی دی خدائے تعالیٰ نے وہ کہ کوئی نہیں ہے خدا ایسا جو اس کی بندگی کیجیے مگر اسی خدائے تعالیٰ کی بندگی کیجیے اور سب فرشتوں نے بھی یہی گواہی دی اور سب علم والوں نے بھی یہی گواہی دی کہ وہی حاکم انصاف کا ہے نہیں کوئی خدا سوائے اسی خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے جو وہ بڑا زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ بیشک دین بہت اچھا یہی مسلمان ہونا ہے خدائے تعالیٰ کے پاس جس طرح کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کی راہ بتاتے ہیں اور مخالفت نہ کرتے تھے یہود اور نصاریٰ جو کتاب والے ہیں دین اسلام میں اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر ہونے میں مگر مخالفت کی پیچھے اس کے کہ جب ان کے پاس آئی خبر یعنی قرآن جب اترا تب انھوں نے مخالفت کی ضد اور حسد سے آپس میں اور جو کوئی نہ مانے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو جو قرآن شریف ہے پھر خدائے تعالیٰ جلدی حساب لینے والا ہے نہ ماننے والوں سے۔ **فائدہ**۔ اوّل یہود اور نصاریٰ توریت اور انجیل سے معلوم کر کے کہتے تھے کہ آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا اس کی کتاب اور دین اسلام اس کا برحق اور سچ ہوگا جو کوئی ہماری اولاد سے اس وقت ہووے وہ قبول کرے اور ان کا گمان یہ تھا کہ ہماری قوم بنی اسرائیل میں سے آخری زمانہ کا پیغمبر پیدا ہوگا پھر جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے پیدا ہوئے تو انھیں حسد آیا کہ اگر ہم ان کی متابعت کریں تو ہماری یہ عزت اور حرمت جاتی رہے گی اس سبب سے انھوں نے وہ آیتیں توریت اور انجیل کی جن میں صفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی چھپائیں اور بدل ڈالیں اور مخالفت کی آپس میں حسد سے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ پھر اگر یہ کافر جھگڑیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پھر کہہ تو کہ میں نے تابع کیا اور سونپ دیا اپنے آپ کو خدائے تعالیٰ کے حکم پر اور جو کوئی میرے ساتھ ہے اس نے بھی سونپ دیا اپنے تئیں اور کہہ یہود اور نصاریٰ کو جو کتاب والے ہیں اور عرب کے کافروں کو کہہ جو بے پڑھے ہوئے ہیں جو ان پر کوئی کتاب اور پیغمبر نہیں اترا ان سب کو کہہ کہ تم بھی تابع ہوتے ہو اور اسلام لاتے ہو اور حکم خدائے تعالیٰ کا مانتے ہو پھر اگر مانا اور اسلام لائے اور حکم برداری کی تو پھر مقرر راہ پائی سیدھی خدائے تعالیٰ کی خوشی کی اور اپنی نجات کی راہ پائی اور اگر منہ پھیرا اسلام لانے سے تو سوائے اس کے نہیں کہ تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچانا ہے پیغام کا اور کچھ تیرا ذمہ نہیں اور خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے اپنے بندوں کو جو کون قبول کرتا ہے۔

Marfat.com

اسلام اور کون انکار کرتا ہے اس سے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے خدائے تعالیٰ کی آیتوں سے اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو جو کہتے ہیں انصاف کی سچ بات لوگوں میں سے سوائے پیغمبروں کے پھر خبر دے ان کافروں کو جنھوں نے پیغمبروں اور مومنوں کو قتل کیا ساتھ عذاب دُکھ دینے والے کے۔ فائدہ۔ کہتے ہیں بنی اسرائیل نے ایک دن اتوار کے چڑھتے وقت تین اوپر چالیس پیغمبر کو قتل کیا پھر ایک سو بارہ عابد اور زاہد کو، جو انھیں بدکاموں سے منع کرتے رہتے تھے اسی دن اترتے وقت مار ڈالا اور اس پر کہ ایسے قتل ناحق کر کے جانتے تھے کہ ہم نے ان کو واجبی قتل کیا اس سبب انھیں عذاب دکھ دینے والے کی خبر ملی۔ یہ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وہی لوگ ہیں جو ان کی محنت خراب اور ضائع ہوئی دنیا میں اور دین میں اور نہیں ہے کوئی ان لوگوں کا یار مدد کرنے والا قیامت کے دن۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اے نہیں دیکھتا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کی طرف جن کو ملا ہے کچھ ایک حصہ کتاب توریت سے یعنی کچھ توریت سے خبر رکھتے ہیں جو بلاتے ہیں ان کو توریت کی طرف تو حکم کرے توریت ان میں پھر وہ پھرے جاتے ہیں بعضے ان میں سے اور وہ ہٹے جاتے ہیں منہ پھیر کر تغافل کر کے۔ فائدہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں کو کہا کہ تم ایمان لاؤ انھوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے عالموں کو لا کر تم سے دین کی بحث کریں گے، حضرتؐ نے فرمایا کہ اچھا پر وہ آیتیں توریت میں کی لائیو جس میں میری تعریف لکھی ہے انھوں نے نہ مانا اور وہ آیتیں حاضر نہ کیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَّغَرَّهُمْ فِىْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ یہ نہ ماننا یہودیوں کا اس سبب سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم کو آگ دوزخ کی نہ پہنچے گی مگر کئی دن گنتی کے اور بہکے یہ اپنے دین میں اس چیز پر جو بہتان بنایا ہے انھوں نے آپ۔ فائدہ یہودی قضیہ میں اپنی کتاب توریت پر عمل نہیں کرتے اور گناہوں پر دلیر ہیں اس سبب جو ان کے اگلے اپنے جی سے جھوٹ بنا کر توریت میں لکھ گئے ہیں یہ کہ اگر کوئی یہودی بہت گنہگار ہوگا تو اسے سات دن سے زیادہ عذاب نہ ہوگا جو پیغمبر حضرت یعقوب اور ان کے باپ اور دادا جلد ہمارے عذاب سے چھڑا لیویں گے، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ پھر کیا حال ہوگا ان کا جب ہم اکٹھا کریں گے ان کو ایک دن حساب لینے کو جو اس دن کے آنے میں کچھ شک نہیں اور پاوے گا پورا بدلہ ہر ایک شخص اس کام کا جو اس نے کیے ہیں دنیا میں اور وہ لوگ ظلم نہ دیکھیں گے یعنی نیک کام کرنے والوں کو ثواب کچھ کم نہ ملے گا اور بدکام کرنے والوں کو عذاب زیادہ نہ ہووے گا ان کے کاموں سے جو کچھ ہوگا قیامت کے دن سب واجبی ہوگا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے خدائے تعالیٰ پروردگار ساری خلق کے مالک بادشاہت کے تو ہی دیوے اور بخشے بادشاہت جس کو چاہے اور چھین لیوے بادشاہت جس سے چاہے اور عزت دیوے جسے چاہے تو اور خوار کرے جسے چاہے تو تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بیشک تو ہی سب پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ تو ہی لے آوے رات کو دن میں گرمیوں کے وقت اور تو ہی لے آتا ہے دن کو بیچ رات کے جاڑوں میں یعنی رات کو دن میں گرمی کے داخل کرتا ہے جو رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے پھر جاڑوں میں دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے جو دن چھوٹا ہوتا ہے راتیں بڑی اور باہر نکالتا ہے تو زندے کو مردے میں سے جیسے کہ نطفہ مردہ میں سے حیوان اور انسان زندہ پیدا کرتا ہے یا بیج مردہ سے گھاس اور سبزہ زندہ پیدا کرتا ہے یا جاہل اور کافر جو مثال مردے کے ہیں ان سے باہر نکالتا ہے اولیا اور پیغمبر اور مومن اور باہر نکالتا ہے مُردے جیتوں میں سے جیسے حیوان اور آدمیوں سے

Marfat.com

نطفہ اور پرندوں سے انڈا یا نیک بختوں سے بدبخت پیدا کرتا ہے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام سے ان کے بیٹے کنعان کو کافر پیدا کیا اور تو ہی روزی دیوے جسے چاہے تو بے حساب ان گنت۔ فائدہ۔ یہودی سمجھتے تھے کہ ہم جیسے اول بزرگ تھے ویسے ہی ہمیشہ رہیں گے خدائے تعالیٰ کی بے نیازی سے بے خبر تھے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، جسے چاہے ذلت دے بھلوں سے برے اور بروں سے نیک پیدا کرے، کافروں سے پیغمبر اور اولیاء پیدا کرے اور پیغمبروں اور اولیاؤں کی اولاد کافر کرے مالک و مختار ہے جس کو چاہے دولت اور بادشاہی بخشے جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ط وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ہ نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست اور رفیق اپنا مسلمانوں کو چھوڑ کر یعنی مسلمان مسلمانوں سے ہی دوستی کریں کافروں سے ہرگز اخلاص نہ کریں اور جو مسلمان کافر سے دوستی کرے پھر نہیں ہے خدائے تعالیٰ کے دین سے وہ شخص کچھ بھی یعنی اس میں دینداری کچھ نہیں مگر یہ کہ ڈرتے ہو تم اے مسلمانو کافروں کے دکھ دینے سے بے نہایت ڈرنا اور خدائے تعالیٰ ڈراتا ہے تم کو اپنے عذاب سے جو نافرمانی کرو تو اور خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھر جانا ہے تم سب کو۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو کہ اگر چھپا رکھو گے تم اس چیز کو جو تمہارے دلوں میں ہے دوستی کافروں کی یا اسے ظاہر کرو تم جانتا ہے اسے خدائے تعالیٰ اور جانتا ہے خدائے تعالیٰ وہ جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اسے سب چیزوں کی خبر ہے اور خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ع ۱۱ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ج وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ج تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ط وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ع جس دن کہ پاوے گا ہر شخص جو کچھ کہ کی ہے اس نے نیکی روبرو آوے گی اس کے اور جو کچھ کیا ہے برا کام سوچا ہے گا وہ برا کام کرنے والا کہ ہووے درمیان اس کے اور اس کے برے کام کے جدائی بہت بڑی دور کی اور ڈراتا ہے خدائے تعالیٰ تم کو اپنے عذاب سے اے برے کام کرنے والو اور خدائے تعالیٰ بہت مہربان ہے بندوں پر یہود اور نصاریٰ کہتے تھے کہ ہم بہت بڑے دوست ہیں خدائے تعالیٰ کے، خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور نصاریٰ کو کہ اگر ہو تم جو دوست رکھتے ہو خدائے تعالیٰ کو تو پھر تابعداری کرو تم میری تو چاہے تم کو خدائے تعالیٰ اور بخشے تم کو تمہارے گناہ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ فائدہ۔ اگر کوئی کسی کو چاہے تو اس طرح چاہے کہ جس طرح اس کی خوشی ہو تو وہ بھی اسے چاہے نہ یہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے اور خدائے تعالیٰ اگر بندوں کو چاہے تو ان کے گناہ بخشے اور مہربان ہو اور اس سے زیادہ خیال عبث ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکم بجا لاؤ خدائے تعالیٰ کا اور اس کے بھیجے ہوئے کا پھر اگر نہ مانیں اور تیرے کہنے سے پھر جاویں تو پھر بیشک خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا کافروں کو۔ فائدہ یعنی بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے۔ اب خدائے تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کے حق میں محبت کے اور پسند کے لفظ فرمائے ہیں، سو محبت کے لفظ وہی ہیں جو سن چکے اور پسند کے لفظ اپنے نزدیکوں لوگوں کے حق میں فرمائے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے۔ سو ایسے لفظوں پر شبہ نہ کھایا چاہیئے۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ہ لا بے شک خدائے تعالیٰ نے پسند کیا حضرت آدم علیہ السلام کو اور حضرت نوحؑ کو اور حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو، ان سب پر سلام خدائے تعالیٰ کا جو انھیں پسند کیا سارے جہان کی خلقت سے۔ فائدہ۔ عمران نام ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے باپ کا اور حضرت مریم علیہا السلام کے بھی باپ کا نام عمران ہے لیکن یہاں حضرت مریمؑ ہی کے باپ کا مذکور ہے۔

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ہ اور اسی طرح پسند کی اولاد بعضے بعضوں کے سے اور خدائے تعالیٰ سنتا ہے سب کی باتیں سچی اور جھوٹی سب جانتا ہے سب کی نیتیں اور دلوں کے خیال۔

Marfat.com

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ج اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصاریٰ کے سامنے کہ جب کہا عورت عمران کی نے کہ وہ ماں تھی حضرت مریم کی کہ اے پروردگار میرے مقرر میں نے نذر کیا تیرے جو کچھ کہ ہے میرے پیٹ میں، بچہ آزاد کیا اسے تیرے نام پر جو وہ ساری عمر تیری بندگی اور تیرے گھر بیت المقدس کی خدمت کیا کرے اور دنیا کا کام کچھ نہ کرے پھر تو اے پروردگار قبول کر یہ نذر مجھ سے بیشک تو ہی ہے سننے والا سب کی باتوں کا ظاہر اور باطن جاننے والا ہے، سب کے احوال کا اور نیتوں کا۔ فائدہ اس امت میں یہ بھی دستور تھا کہ بعضے لوگ اپنے بیٹوں کو اپنی خوشی سے دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے خدائے تعالیٰ کی نیاز کرتے تھے عمران کی عورت نے جوان کا نام بی بی حنہ تھا وہ حمل سے تھیں سو بچے کے ہونے سے پہلے ہی یہ نذر کی۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ط پھر جب بی بی حنہ عمران کی عورت جنی حضرت مریم کو تو کہا بی بی حنہ نے کہ اے پروردگار میرے میں تو جنی بیٹی اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ط اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو کچھ کہ جنی، پھر اب یہ بی بی حنہ کہتی ہیں کہ

وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ج وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ اور نہ ہووے بیٹا جیسی کہ بیٹی ہوتی ہے یعنی بیٹا مسجد کی خدمت کو بہتر ہے بیٹی سے کیا خدمت ہوگی مسجد کی اور میں نے اس کا نام رکھا مریمؑ اور تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے۔ فائدہ جب حضرت مریمؑ پیدا ہوئیں تب ان کی والدہ غمگین ہوئیں اور جانا کہ میری نذر یہ پوری نہ ہوئی کس واسطے کہ بیٹی کو نذر کرنا دستور نہ تھا اور معنی مریم کے انکی بولی میں لونڈی خدائے تعالیٰ کی کے ہیں

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۝ پھر قبول کیا حضرت مریمؑ کی ماں کی نذر کو اس کے پروردگار نے اچھی طرح کا قبول کرنا اور اگایا یعنی بڑھایا حضرت مریمؑ کو اچھی طرح کا بڑھانا۔ فائدہ حضرت مریمؑ کی والدہ بی بی حنہ نے خواب دیکھا کہ کوئی بزرگ کہتا ہے کہ اگرچہ یہ لڑکی ہے پر خدائے تعالیٰ نے اسی کو قبول کیا نذر میں اسے مسجد میں لیجا

پھر فجر کو بی بی حنہ اٹھیں تو حضرت مریمؑ کو بیت المقدس میں لے گئیں، مسجد کے بزرگوں نے اول تو کہا کہ بیٹی کا رکھنا دستور نہیں پھر جب ان کا خواب سنا تب قبول کیا اور حضرت زکریاؑ جو حضرت مریمؑ کے خالو لگتے تھے وہی پالنے لگے اور حضرت مریمؑ کی خالہ نے جو حضرت زکریاؑ کی بی بی تھیں اپنے پاس رکھا۔ جب حضرت مریمؑ کو کچھ ہوش آیا ان کے واسطے مسجد میں ایک الگ حجرہ حضرت زکریاؑ نے بنایا۔ دن کو اس حجرے میں عبادت کرتیں۔ اور رات کو حضرت زکریاؑ اپنے ساتھ گھر لے جاتے۔ حضرت مریمؑ سے نو برس کی عمر میں یہ کرامات ظاہر ہونے لگے کہ بغیر موسم کے میوے خدائے تعالیٰ کی طرف سے آیا کرتے۔

وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ج كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ لا وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ج اور سپرد کیا حضرت مریمؑ کو حضرت زکریاؑ کے، ہر وقت جو آتے حضرت مریمؑ کے پاس حضرت زکریاؑ ان کے حجرے میں تو پاتے حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزیں میووں سے بغیر بہار کے تب

قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ کہا حضرت زکریاؑ نے کہ اے مریمؑ! کہاں سے آیا یہ میوہ بے بہار کا تیرے پاس کہا حضرت مریمؑ نے کہ یہ میوہ خدائے تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے۔ بیشک خدائے تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے ان گنت بے حساب۔ فائدہ۔ حضرت زکریاؑ کو ساری عمر اولاد نہیں ہوئی تھی اور ناامید تھے فرزند کے پیدا ہونے سے۔ جب بغیر بہار کا میوہ دیکھا تو امیدوار ہوئے کہ شاید مجھے بھی زندگانی کا پھل ملے تب خدائے تعالیٰ سے اولاد مانگی۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ج اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ اس وقت اسی محراب میں دعا مانگی زکریا پیغمبر علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے جو کہا کہ اے پروردگار میرے بخش مجھ کو اپنے پاس سے اولاد ستھری پاکیزہ گناہوں سے بیشک تو اپنے کرم سے سننے والا ہے دعا کا۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ لا اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ پھر آواز دی حضرت زکریا کو فرشتوں نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے اور حضرت زکریاؑ ابھی کھڑے نماز پڑھتے تھے محراب کے

Marfat.com

اندر یہ آواز دی فرشتے نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تجھے
اے زکریا بیٹا ہونے کی جو اس کا نام یحییٰ رکھا ہے اور وہ یحییٰ سچا کہے گا
حضرت عیسیٰؑ کو جو حکم خدائے تعالیٰ کا ہے اور وہ سردار ہوگا اور عورت سے
اور سب گناہوں سے بچا رہے گا اور وہ نبی ہوگا نیک بختوں سے فائدہ
یعنی حضرت یحییٰؑ پیدا ہو کر کہے گا کہ حضرت عیسیٰؑ سچے پیغمبر ہیں اور خدائے
تعالیٰ نے انھیں خطاب دیا ہے اپنا حکم یعنی صرف حکم سے پیدا ہوئے بغیر
باپ کے جب حضرت زکریا پیغمبر کو یہ خوشخبری دی تو۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ وَامْرَاَتِیْ
عَاقِرٌ ؕ قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۝ کہا حضرت زکریا پیغمبر
نے کہ اے پروردگار میرے کہاں سے ہوگا مجھ کو بیٹا اور بیشک کہ مجھ پر آ
پہنچا ہے بڑھاپا اور عورت میری بانجھ ہے کہا فرشتوں نے کہ اسی طرح خدائے
تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ فائدہ۔ حضرت زکریاؑ نے پوچھا کہ اے
پروردگار مجھے جوان پھر کرے گا یا ایسے بڑھاپے میں فرزند مجھے دیوے گا
حکم ہوا کہ اسی بڑھاپے میں اور خدائے تعالیٰ ایسے ہی کام کرتا ہے جو عقل
میں نہ آئیں۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ
ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ
وَالْاِبْکَارِ ۝ کہا حضرت زکریا پیغمبرؑ نے کہ اے پروردگار میرے ظاہر کر میرے ع ۴ ۱۲
واسطے کوئی نشانی جو معلوم ہووے کہ میری عورت حمل سے ہے کہا فرشتے
نے کہ نشانی تیرے واسطے وہ ہے کہ تو بات نہ کر سکے گا تین دن تک، مگر
اشارے سے ہاتھ کے یا آنکھ کے یا اپنا مطلب لکھ کر دکھا دے گا اور
یاد کر اپنے پروردگار کو بہت اور تسبیح کہہ شام اور صبح کو، احوال حضرت زکریا
کا سورۂ مریم میں آئے گا۔ فائدہ۔ جب حضرت یحییٰؑ اپنی ماں کے پیٹ
میں اترے تو حضرت زکریا کی زبان منہ میں پھول گئی، ایسی جو تین دن تک
بات نہ کر سکے اس وقت عمر حضرت زکریا کی ایک سو برس کی تھی اور ان کی
بی بی کی دو کم سو برس کی عمر تھی اور ان ہی دنوں میں حضرت عیسیٰؑ مریمؑ کے
پیٹ میں پیدا ہوئے تھے اسی طرح

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَطَهَّرَکِ
وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور جب کہا فرشتوں نے کہ اے
مریم بے شک خدائے تعالیٰ نے قبول کیا اور چن لیا تجھ کو اور پاکیزہ بنایا تجھ کو
سب طرح کی آلودگی اور شرک سے اور پسند کیا تجھ کو سارے عالم کی عورتوں
پر، جو کسی عورت کے بغیر خاوند لڑکا پیدا نہیں ہوتا۔ سو تجھے ہوگا اور کہا
فرشتے نے کہ

یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ اے
مریم فرمانبرداری کر اپنے پروردگار کی اور سجدہ کر اس کو اور رکوع کر ساتھ رکوع
کرنے والوں کے یعنی نماز جماعت سے پڑھ بیت المقدس کے عالموں
کے ساتھ۔

ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ ؕ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ
اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ ۪ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ
اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ۝ یہ باتیں حضرت زکریا اور یحییٰ اور حضرت مریم علیہم السلام
کی جو بیان کیں یہ خبریں غیب کی ہیں، سو یہ خبریں ہم نے بھیجی ہیں تیرے پاس
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس
جس وقت کہ ڈالیں انھوں نے اپنی قلمیں پانی میں جو کون ان میں سے ذمہ پالنے کا
بی بی مریم کے لیوے اور تو اے محمدؐ نہ تھا ان کے پاس کہ جب وہ بیت المقدس
کے سردار آپس میں جھگڑتے تھے جو ہر ایک کہتا تھا کہ میں پالوں بی بی مریمؑ کو
فائدہ۔ بیت المقدس کے بزرگوں نے جب حضرت مریم کی والدہ کا خواب
سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالیں بی بی مریم کو، آخر کو یہ بات ٹھیری جو ہر ایک
اپنا قلم جس سے توریت لکھتے تھے بہتے پانی میں ڈالیں تو سب کے قلم پانی
کے بہاؤ پر بہنے لگیں اور حضرت زکریا کی قلم الٹی بہی تب ان ہی پر حضرت
مریم کا پالنا مقرر ٹھیرا۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ
اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ جب کہا فرشتوں نے کہ اے مریمؑ بیشک خدائے تعالیٰ خوشخبری
دیتا ہے تجھے ایک اپنے حکم کی یعنی تجھے ایک بیٹا ہونے کی خوشخبری دیتا ہے
جو نام اس کا مسیح عیسیٰؑ مریم کا بیٹا مرتبے والا خوبصورت دنیا میں اور آخرت
میں ہے اور نزدیکوں میں ہوگا خدائے تعالیٰ کے فائدہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کے پیدا ہونے کی خبر اگلے نبیوں نے دی تھی کہ مسیح پیغمبر پیدا ہوگا۔
جس سے بنی اسرائیل کا عروج ہوگا مسیح کے معنی جس کے ہاتھ لگنے سے
سب بیماریاں جاتی رہیں یا کہ ہمیشہ ملکوں میں سیر کرتا رہے کہیں ایک جگہ
مقرر ہو کر نہ رہے سو حضرت عیسیٰ مسیح پیدا ہوئے اور یہودی انھیں نہیں مانتے

Marfat.com

جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا وہ اپنے تئیں کہے گا کہ میں مسیح ہوں اسکو یہودی مسیح سمجھیں گے اور فرشتے نے کہا حضرت مریم کو کہ

وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور وہ باتیں کرے گا لوگوں سے جبکہ تیری گود میں ہوگا پالنے میں جھولنے کے لائق یعنی چھوٹا ہوگا اور باتیں کرے گا اس وقت کہ جب ہوگا ادھیڑ یعنی جبکہ سفیدی آنی شروع ہوگی اور نیک بختوں سے ہوگا۔ فائدہ۔ یعنی یہ معجزہ اس کا ہوگا کہ کئی دن کا پیدا ہوا باتیں کرے گا اور جب بڑا ہوگا تو لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ بتاوے گا پھر حضرت مریمؑ نے فرشتے سے یہ باتیں سنکر

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ کہا بی بی مریمؑ نے کہ اے پروردگار میرے کہاں سے ہوگا مجھ کو بیٹا اور مجھے تو ہاتھ نہیں لگایا کسی آدمی نے اور بغیر خاوند کے کبھی کسی عورت کو بچہ نہیں ہوا، کہا فرشتے نے اسی طرح پیدا ہوگا جیسے کہ تم ہو خدائے تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے اور جس وقت کہ چاہتا ہے۔ حکم کرتا ہے ایک کام کو تو یہی کہتا ہے اس کام کو کہ ہوجا تیار وہ بن کر تیار ہوجاتا ہے یعنی ایک آن میں اس کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے کچھ اسباب کا محتاج نہیں ہے خدائے تعالیٰ۔

وَیُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۚ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اور سکھاوے گا اس کو خدائے تعالیٰ کتاب جو اتری ہے حضرت شیث اور حضرت ابراہیم علیہما السلام پر اور حلال حرام کا علم سکھاوے گا اور توریت و انجیل سکھاوے گا اور کرے گا خدائے تعالیٰ اسے پیغمبر برحق اپنی طرف سے بھیجا ہوا بنی اسرائیل کی طرف سو آن کر کہے گا وہ کہ بیشک آیا میں تم پاس نشانی لے کر تمھارے پروردگار سے یعنی معجزے لے کر آیا ہوں میں تو مجھے پیغمبر برحق جانو اور معجزے یہ ہیں کہ

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ مقرر بنا دیتا ہوں میں تم کو مٹی سے جانور کی شکل پھر اس میں پھونک ماروں تو پھر ہوجائے وہ مٹی کا بنایا ہوا اڑتا جانور خدائے تعالیٰ کے حکم سے۔ فائدہ۔ سو کر دکھایا کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چمگادڑ کی شکل مٹی کا جانور بنا کر جو پھونکتے اس کے منہ میں تو وہ اڑ جاتا۔

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ اور تندرست خاصہ کرتا ہوں میں اسے جو ماں کے پیٹ کا اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو بھی اچھا تندرست کرتا ہوں اور جلاتا ہوں میں مردے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے۔ فائدہ۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے جو مردے جلائے تھے ان میں سے ایک حضرت سام بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کے بھی تھے جو ان کی وفات کو چار ہزار برس گزرے تھے۔

وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ۚ اور بتا دیتا ہوں تمھیں وہ چیز جو تم اپنے گھر کھا کر آؤ اور وہ بھی بتاؤں میں جو کچھ کہ گھر میں چھوڑ کر آؤ ان معجزوں میں البتہ نشانی پوری ہے تمھارے واسطے اوپر سچ بولنے میرے کے اگر ہو تم یقین لانے والے۔ اور مجھے سچا پیغمبر جاننے والے۔ فائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو توریت اور سب کتابیں اگلے پیغمبروں کی بغیر پڑھے آتی تھیں اور یہ سب معجزے دکھاتے تھے۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ اور سچا بتاتا ہوں میں اس کو جو مجھ سے پہلے تھی توریت یعنی توریت پر اقرار کرتا ہوں کہ سچ اتری ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور تو حلال کر دوں میں تمھارے واسطے بعضی وہ چیز جو حرام تھی تم پر اور آیا ہوں میں تم پاس نشانی لے کر تمھارے پروردگار سے، پھر ڈرو تم خدائے تعالیٰ سے میری مخالفت کرنے میں اور تابعداری کرو تم میری فائدہ۔ یہودیوں پر چربی گائے اور بکری کی حرام تھی اور بعضے جانور بھی اور شکار مچھلی کا دن ہفتے کے تھا اور کئی چیزیں مشکل تھیں سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حلال اور آسان کیا اور باقی سب حکم توریت کا رہا۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ بے شک خدائے تعالیٰ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے پھر اسی کی بندگی کرو یہی راہ سیدھی ہے خدائے تعالیٰ کی خوشی کی اور تمھارے چھٹکارے کی۔

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا

Marfat.com

مُسْلِمُوْنَ ○ پھر جب معلوم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے بات کفر کی یعنی یہودیوں نے مل کر قصد کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کو شہید کریں تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام سے بھاگ کر مصر میں آئے اور دریا کے کنارے پر دیکھا کہ دھوبی دھوتے ہیں، انھیں کہا کہ تم کیا دھوتے ہو میں تمھیں جان کا دھونا اور پاک کرنا بتاؤں، وہ ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں کہا کہ کون ہے ایسا جو میری مدد کرے خدائے تعالیٰ کی راہ میں؛ کہا حواریوں نے یعنی انھیں دھوبیوں نے کہا کہ ہم مدد کرنے والے ہیں خدائے تعالیٰ کے دین کی اور تو عیسیٰؑ گواہ رہ کہ ہم نے حکم مانا خدائے تعالیٰ کا۔ فائدہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ یاروں کا خطاب حواری تھا۔ حواری دراصل دھوبی کو کہتے ہیں، ان سے پہلے دو شخص جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور تابعداری کی وہ دھوبی تھے اس سبب سے ان کا خطاب حواری ٹھہرا۔ فائدہ۔ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دراصل رسول تھے بنی اسرائیل کے واسطے جب انھوں نے معلوم کیا کہ بنی اسرائیل میرا دین قبول نہیں کرتے تب چاہا کہ اور کوئی دین کو رواج دیویں خدائے تعالیٰ نے ان کے دین کو حواریوں کے سبب غیروں کو پہنچایا اب تک بنی اسرائیل ان کے دین میں کم ہیں۔ حواریوں نے اپنے ایمان پر حضرت عیسیٰؑ کو گواہ کرکے یہ دعا مانگی کہ

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ اے پروردگار ہمارے ہم ایمان لائے اس چیز پر جو تو نے اتاری یعنی انجیل کو برحق جانا ہم نے اور تابعداری کی ہم نے تیرے بھیجے ہوئے کی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برحق پیغمبر جانا۔ پھر لکھ تو اے پروردگار ہم کو گواہی دینے والوں میں، یعنی جنھوں نے تیری وحدانیت پر گواہی دی ہے ان کے شامل کر ہم کو۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ع الثلثۃ اور مکر کیا یہودیوں نے اور خدائے تعالیٰ نے سزا دی انکے مکر کی اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا مکر کی سزا دینے والا ہے فائدہ یہودیوں نے جمع ہوکر بڑی تلاش سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈ لا کر ایک مکان میں بند کیا۔ یار حضرت عیسیٰؑ کے سب بھاگ گئے اور یہودیوں نے ساری رات اس مکان کی چوکی دی، صبح ایک شخص کو اس حجرے میں بھیجا تو پکڑ لاوے، خدائے تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اس رات آسمان پر اٹھا لیا تھا وہ شخص جو اندر گیا تھا، دیکھا تو کوئی نہیں جب ڈھونڈ کر نکلا تو خبر دیوے کہ یہاں حضرت عیسیٰ نہیں، خدائے تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی شکل اس پر ڈال دی۔ جب ہی وہ نکلا، باہر جو لوگ راہ دیکھتے تھے اس کی صورت دیکھتے ہی چمٹ گئے وہ بہتیرا کہتا رہا کہ میں وہ ہوں جو پکڑنے گیا تھا کسی نے نہ سنا اور اسے سُولی پر چڑھا دیا اور مارے پتھروں کے ہلاک کیا، یہ دی اللہ تعالیٰ نے ان کو مکر کی سزا۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ جب کہا خدائے تعالیٰ نے اے عیسیٰؑ میں مقرروں گا تجھ کو دنیا میں سے اور اٹھاؤں گا تجھ کو اپنی طرف اور پاک کروں گا تجھ کو یعنی بے ڈر کروں گا تجھ کو ان لوگوں سے جو کافر ہیں تیرے دین سے اور تجھ پر یقین نہیں لاتے اور کروں گا ان لوگوں کو جو تیری تابعداری کرتے ہیں اوپر اور غالب ان لوگوں سے جو کافر ہیں قیامت کے دن تک، پھر میری طرف پھر آنا ہے تم سب کو پھر حکم کروں گا بیچ تم میں جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔ فائدہ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے تابعدار اول جو نصاریٰ تھے اب مسلمان ہیں یہودیوں پر غالب ہوئے اور ہمیشہ یہودی ان کے ہاتھ سے ذلیل اور خوار رہیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ پھر وہ لوگ جو کافر ہوئے، پھر ان کو عذاب کروں گا میں سخت دنیا میں قتل اور بندی کا اور آخرت میں بھی عذاب سخت دوزخ کا جو ہمیشہ اسی عذاب میں رہیں گے اور نہ ہوگا ان کے واسطے کوئی یاروں سے اور نہ مدد کرنے والوں سے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انھوں نے پھر ان کو پورا دیوے گا خدائے تعالیٰ حق ان کا اور خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور نا انصافوں کو۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ یہ احوال پیغمبر گزرے ہوؤں کا ہم پڑھ کر سناتے ہیں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان آیتوں سے اور مذکور سچا اور محکم مضبوط یعنی قرآن شریف جو دلالت کرے اور معجزہ ہے تیرے رسول ہونے پر۔ فائدہ کہتے ہیں کہ جب نصاریٰ نے یہ بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سُنا تو بُرا مانا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں گالی دیتا ہے۔ اور

Marfat.com

انھیں بندہ کہتا ہے ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معاذ اللہ! کہ عبداللہ کہنا حضرت عیسیٰؑ کو گالی ہووے وہ بندہ خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے اور خاص ہے اور پسند کیا ہوا ہے اور نیک بخت پاکیزہ بی بی سے پیدا ہوا ہے ۔ نصاریٰ کو سخت غصہ آیا اور کہا کہ اگر وہ خدا کا بیٹا نہیں تو بتاؤ کہ اس کا باپ کون ہے اور کوئی بھی دنیا میں بغیر باپ کے پیدا ہوتا ہے؟ خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی۔

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ بے شک مثال حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے کی خدائے تعالیٰ کے نزدیک جیسی مثال حضرت آدمؑ کی ہے جو پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے حضرت آدم کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پھر کہا اس کو کہ ہو جا وہ ہوگیا ۔ فائدہ ۔ یعنی حضرت آدمؑ کو جو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اسے خدا کا بیٹا نہیں کہتے پھر جو شخص پیدا ہوا ماں سے بغیر باپ کے اسے کیونکہ بیٹا خدا کا کہتے ہیں اور خدائے تعالیٰ قدرت رکھتا ہے جو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا، اگر ایک کو بغیر باپ کے فقط ماں ہی سے پیدا کیا تو کیا تعجب ہے ۔

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ پھر خبر حضرت عیسیٰؑ کے پیدا ہونے کی اسی طرح بیان کی سچ ہے تیرے پروردگار کی طرف سے پھر مت رہ تو شک لانے والوں سے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے میں جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے کچھ شبہ نہیں ۔

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۔ پھر جو کوئی جھگڑے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے مقدمہ میں بعد اس کے جو آچکی تجھ پاس خبر ان کی سچی پیدا ہونے کی، تو

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝ پھر کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان جھگڑنے والوں کو کہ آؤ تم تو بلا دیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمھارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمھاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمھاری جانوں کو پھر ان سب کو بلا کر پھر عاجزی کریں ہم پھر کریں ہم سب مل کر لعنت خدائے تعالیٰ کی جھوٹوں پر ۔ فائدہ ۔ جب یہ آیت خدائے تعالیٰ نے بھیجی تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ہی نصاریٰ کے عالموں کو بلا کر فرمایا کہ جتنا میں تمھیں سمجھاتا ہوں اور دلیلیں مضبوط سناتا ہوں تم زیادہ جھگڑتے ہو اور دشمن ہوتے ہو اب آؤ جو ہم تم اس طرح قسم کریں اور جھوٹوں پر لعنت کریں خدائے تعالیٰ کی تو سچا اور جھوٹا سب پر معلوم ہو نصاریٰ کے عالموں نے یہ بات قبول کی اور راضی ہوئے اور ایک دن ایک مکان مقرر کیا اور دوسرے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسینؓ کو گود میں لیا اور حضرت امام حسنؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہؓ زہرا کو اپنے پیچھے اور حضرت مرتضیٰ علیؓ کو ان کے پیچھے لے کر چلے اور فرمایا ان سب کو کہ جب میں دعا مانگوں تم چاروں آمین کہیو انھوں نے قبول کیا اور ادھر سے جو نصاریٰ کے بڑے بڑے عالم آئے اور ان کو دیکھا اور پکارا اپنی قوم کو کہ اے یارو ان کے مقابلے سے ڈرو جو ہم یہ کئی صورتیں دیکھتے ہیں کہ اگر یہ خدائے تعالیٰ سے دعا کریں ۔ تو پہاڑ زمین سے اکھڑ کر اڑ جاوے اگر تم ان سے مقابلہ کرو گے تو ایک نصرانی زمین پر نہ رہے گا آخر کو صلح اس بات پر ٹھہری جو ہر برس میں دوبار دو ہزار دینار اور تیس زرہ دیا کریں گے جزیہ، یہ بات لکھ کر صلح ٹھہری اور نصاریٰ نے جزیہ دینا قبول کیا اور مقابلہ نہ کیا۔

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ بیشک یہ احوال جو بیان کیا البتہ خبر سچی ہے اور نہیں ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجیے مگر خدائے تعالیٰ ۔ اور بیشک خدائے تعالیٰ وہی ہے زبردست مضبوط کام کرنے والا۔

فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ۝ پھر اگر پھر جاویں ع ۹ ۱۴
نصرانی قسم کھانے سے پھر خدائے تعالیٰ جانتا ہے بدکاروں کو خرابی کرنے والوں کو۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں اور نصرانیوں کو کہ آؤ ایک سچی اور سیدھی بات کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں سو وہ سچی بات یہ کہ نہ بندگی کریں ہم سب مل کر سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کو اور شریک نہ کریں ہم خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ پکڑیں بعضے ہم میں سے بعضے کو خدا کر کے سوائے اسی خدائے تعالیٰ کے جو وحدہ لاشریک ہے

Marfat.com

پھر اگر پھر جاویں یہود و نصاریٰ اس بات سے تو پھر کہہ کہ گواہ رہو تم اے یہود اور نصاریٰ کہ ہم حکم کے تابعدار ہیں اور فرمانبردار ہیں۔

یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰىةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝ اے یہودیو اور نصرانیو کیوں جھگڑتے ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں اور توریت و انجیل تو اتری ہے ان کے بعد اے پھر کیا تم کو عقل نہیں جو سمجھو اس بات کو

فائدہ۔ یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے دین پر یہودی تھے اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے دین پر تھے اس بات پر جھگڑتے تھے۔ سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ اول یہ تو سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے ہزار برس اور عیسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے تھے پھر پچھلوں کے دین پر کیونکر ہوتے اتنی بھی عقل نہیں تم کو۔

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَاۤءِ حَاجَجۡتُمۡ فِيۡمَا لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ سن لو جو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑنے لگے اس بات میں جس بات کی تمھیں خبر تھی یعنی توریت اور انجیل میں تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی تم نے پڑھ کر بدل ڈالی اور جان بوجھ کر جھگڑنے لگے پھر کیوں جھگڑتے ہو اس بات میں جس کی تمھیں خبر نہیں یعنی احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ بیان نہیں کیا کہ یہودی تھے یا نصرانی تھے اور تم نہیں جانتے کہ وہ کون سے دین پر تھے۔

مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝ نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی تھا لیکن تھا ابراہیم علیہ السلام پاک خدائے تعالیٰ کو ایک جاننے والا سب جھوٹے دین مذہبوں سے پھرا ہوا حکم بردار خدائے تعالیٰ کا اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والا۔

اِنَّ اَوۡلَى النَّاسِ بِاِبۡرٰهِيۡمَ لَـلَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ بیشک لوگوں میں زیادہ مناسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دین میں البتہ ان لوگوں کو جنھوں نے ابراہیمؑ کی اتباع کی اور اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان لوگوں کو ہے جو ایمان لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اور خدائے تعالیٰ والی اور دوست ہے مسلمانوں کا۔ **فائدہ۔** خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو یہودی اور نصرانی اگر اس معنی سے کہتے ہو کہ وہ توریت پر یا

ع ۷ ۱۵

انجیل پر عمل کرتا تھا تو یہ صریحاً بے عقلی ہے تمھاری جو توریت اور انجیل بعد ان کے اتری ہے اور اگر اس معنیٰ سے کہتے ہو کہ اس وقت بھی اچھے دینداروں کا نام یہودی یا نصرانی تھا تو یہ بات بھی غلط ہے کس واسطے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے تئیں حنیف اور مسلم کہا ہے۔ حنیف اسے کہتے ہیں کہ جو کوئی سب باطل راہوں کو چھوڑ کر ایک راہ حق کی پکڑے اور مسلم حکمبردار کو کہتے ہیں اور اگر اس معنوں سے کہتے ہو کہ سب دینوں میں یہود کے دین کو یا نصاریٰ کے دین کو زیادہ نسبت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے سو خدائے تعالیٰ نے بتایا کہ زیادہ نسبت حضرت ابراہیم کے دین سے اسی وقت کی امت کو تھی یا پچھلی امتوں میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو زیادہ نسبت ہے پھر اور فرمایا کہ اپنی راہ کے حق ہونے پر کسی کے دین سے موافقت کی دلیل جب پکڑے جو اپنے اوپر وحی نہ آئی ہو سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اب وحی اور پیغام خدائے تعالیٰ کا آتا ہے اور خدائے تعالیٰ والی ہے مسلمانوں کا جو کہ اس کے حکم پر چلتے ہیں۔

وَدَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يُضِلُّوۡنَكُمۡ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝ آرزو کرتے ہیں بعضے یہودی جو کسی طرح راہ دین کی بھلا دیویں تم کو اے مسلمانو اور نہیں گمراہ کرتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سمجھتے کہ اس راہ بھلانے کا وبال ہم ہی پر پڑے گا۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ۝ اے یہودیو اور نصرانیو کیوں نہیں مانتے اور منکر ہوتے ہو خدائے تعالےٰ کی آیتوں سے اور تم گواہی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل برحق ہے اور تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی ان دونوں میں ہے اس سے کیوں پھرتے ہو؟

فائدہ۔ یعنی تم اقرار کرتے ہو کہ توریت اور انجیل کلام خدائے تعالےٰ کا ہے پھر اس میں جو آیتیں تعریف میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں ان سے کیوں منکر ہوتے ہو۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوۡنَ الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ اے کتاب والو کس طرح ملاتے ہو تم سچ کو جھوٹ سے یعنی آپ بنا کر توریت میں لکھتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ حکم خدا کا ہے اور کیوں چھپاتے ہو سچی بات کو جو تعریف لکھی ہے آخری زمانہ کے پیغمبر کی اسے ظاہر نہیں کرتے اور تم جانتے ہو کہ وہ سچ ہے۔ **فائدہ۔** یہودیوں نے بعض حکم توریت کے موقوف ہی کر ڈالے تھے اور بعضی آیتوں کے معنی

Marfat.com

پھیر بدل ڈالے تھے غرض کے واسطے اور بعضی آیتیں چھپا رکھی تھیں ہر کسی کو خبر نہ کرتے تھے جیسے کہ تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی۔

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۚ

اور کہا ایک قوم نے یہودیوں سے مصلحت کر کے اپنے لوگوں کو کہ ایمان لاؤ اس چیز پر جو اترا ہے مسلمانوں پر یعنی قرآن شریف پر ایمان لاؤ چڑھتے دن اور منکر ہو جاؤ اترتے دن شاید کہ مسلمان اس تدبیر سے پھر جاویں اسلام سے فائدہ۔ بارہ شخص خیبر کے یہودیوں نے آپس میں مصلحت کی کہ صبح کو تو ظاہر ایمان لاؤ قرآن پر اور شام کو پھر جاؤ دین اسلام سے اور کہو مسلمانوں سے کہ ہم نے توریت میں غور کر کے جو دیکھا تو نشانیاں آخری زمانے کے پیغمبر کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہیں ہیں۔ اس سبب سے ہم دین اسلام سے پھر گئے۔ شاید اس فریب سے مسلمان بھی اندیشہ میں پڑیں اور کہیں کہ توریت خدائے تعالے کے پاس سے اتری ہے یہ لوگ انصاف سے سچ کہتے ہیں جو اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں آئے تھے کچھ ایسی ہی غلطی دیکھی جو پھر گئے۔ یہ بات سمجھ کر مسلمان اسلام سے پھر کر ہمارے دین میں آ کر یہودی ہو ویں۔ سو خدائے تعالے نے ان کے مکر کی خبر دی اور ان کا فند بن نہ آیا۔ پھر جب دیکھا انھوں نے کہ یہ فریب نہ چلا تب مدینے کے یہودیوں کو نصیحت کی کہ

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ

اور نہ مانیو اور سچ نہ جانیو مگر اسی کو جو چلے تمہارے دین پر یعنی سوائے دین یہود کے اور کسی دین کو نہ مانیو اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ مقرر ہدایت اور دین اچھا وہی ہے جو ہے دین خدائے تعالے کا اور ہدایت ہے اسی کی طرف سے پھر یہ بات اب یہودی اپنی قوم کو کہتے ہیں کہ سوائے یہودی دین کے کسی دین والے پر یقین نہ لاؤ اور نہ مانو۔

اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚ

یہ کہ دیا ہے کسی شخص کو جیسا کچھ تم کو ملا ہے علم اور بزرگی یعنی جیسا تم کو دین اور علم اور بزرگی خدائے تعالے سے ملی ہے ایسی کسی کو نہیں ملی اور یہ بھی نہ مانو کہ مقابلہ کریں اور جھگڑیں تم سے مسلمان تمہارے پروردگار کے آگے۔ اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ بے شک بزرگی اور سرداری خدائے تعالیٰ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدائے تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنے والا ہے بڑا جاننے والا ہے

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

خاص کرتا ہے خدائے تعالیٰ اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے اور خدائے تعالیٰ صاحب ہے بہت بڑی بزرگی کا۔ فائدہ۔ یہودی بہتیری تدبیر اور فریب کرتے تھے جو کسی طرح کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں نہ آوے اور جو کوئی اس دین میں آیا ہے پھر جاوے، سو خدائے تعالیٰ نے ان کے مکر اور تدبیر کی خبر دی اپنے حبیب کو اور فرمایا کہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ تم حسد کرتے ہو اس بات کا کہ آگے جو نبوت اور بزرگی بنی اسرائیل میں تھی اب اور فرقے میں کیوں گئی یا دین کی مددگاری میں ہمارے مقابل اور کوئی کیونکر ہووے، سو یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے، جس کو چاہا دیا، کسی کا حق نہیں۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ

اور کتاب والوں سے کوئی شخص ایسا ہے کہ اگر تو اس پاس امانت رکھے ڈھیر اشرفیوں کا تو ادا کرے تجھ کو اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ اگر اس پاس رکھے تو امانت ایک اشرفی تو پھر وہ ادا نہ کرے تجھ کو مگر جب تک کہ تو رہے اس کے سر پر کھڑا تقاضا کرنے کو یعنی جب بہت سخت تقاضا کرے تب دیوے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ

یہ بدنیتی یہودیوں کی اس سبب سے ہے جو کہا انھوں نے اپنی قوم میں کہ نہیں ہے ہم پر جاہلوں کے حق لینے میں کچھ گناہ اور یہ بات جھوٹ کہتے ہیں خدائے تعالیٰ پر اور آپ جانتے ہیں کہ کسی کا مال ناحق لینا اور امانت کسی کی دھری ہوئی نہ دینی حرام ہے۔ فائدہ۔ یہودی کہتے ہیں کہ یہ توریت میں لکھا ہے کہ احمقوں کا اور بغیر پڑھے ہوؤں کا اور اپنے دین سے غیر دین والوں کا مال جس طرح ہاتھ لگے لے لیجیے حلال ہے اور آپ جانتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات جو تم نے سمجھی ہے اور کہتے ہو کہ جاہلوں کا مال بھی واجبی حلال ہے سو یہ نہیں ہے۔

Marfat.com

بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝
بلکہ پوچھتا ہے تم سے بغیر پڑھے ہوؤں کا مال لینے کا سبب اور حکم یہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے اپنا اقرار جو خدائے تعالیٰ نے لیا ہے اس سے جو توریت میں امانت کے ادا کرنے میں اور پرہیزگاری حرام کا مال لینے میں پھر بے شک خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو۔ **فائدہ**۔ یہ خدائے تعالےٰ نے مسلمانوں کو سنا دیا کہ جن لوگوں کی نیت یہ ہے کہ پرایا مال ناحق کھانے کو یہ مسئلہ بنالیا ہے کہ ہم کو غیر دین والوں کا مال کھانا اور خیانت کرنی امانت میں روا ہے ایسوں کی بات دین کے مقدمے میں کیا سند ہے۔ ہمارے یہاں بھی کافر حربی کا مال زور سے لینا روا ہے، پر امانت میں خیانت روا نہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝
بیشک وہ لوگ جو بیچتے ہیں اور بدل کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کے قول کو جو لیا تھا خدائے تعالیٰ نے توریت میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیجیو اور ایمان لائیو اور اپنی قسموں کو بیچتے ہیں جو کھاتے تھے جھوٹی کہ جس پیغمبر کی صفت میں ہے سو وہ یہ نہیں یہ قسم اور وہ قول بدل کرتے ہیں تھوڑے سے مول کو ان لوگوں کو نہیں حصہ آخرت میں نیکی کا اور نہ بات کرے گا ان سے خدائے تعالیٰ اور نہ دیکھے گا ان کی طرف خدائے تعالیٰ قیامت کے دن مہر کی نظر سے اور نہ پاک کرے گا ان کو گناہوں سے اور واسطے ان کے ہے عذاب دکھ دینے والا۔ ع ۸ ۱۶

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور تحقیق یہودیوں سے ایک قوم ہے جو پھراتی ہے اپنی زبانوں کو اور ملاتی ہے کتاب کے پڑھنے میں اپنی بنائی ہوئی اس واسطے کہ تم سمجھو کہ یہ توریت پڑھتے ہیں اور در اصل توریت میں سے نہیں ہے ان کے اگلے بزرگوں کا بنایا ہوا ہے اور وہ کہتے ہیں جھوٹ اور بہتان خدائے تعالیٰ پر کہ وہ اسکے پاس سے ہے اور در اصل وہ اس کے پاس سے نہیں ہے۔ اور جانتے ہیں . . . . آپ کہ یہ ہم جھوٹ کہتے ہیں۔ **فائدہ**۔ یہودیوں نے اپنے مطلب کی باتیں آپ بنا کر توریت میں لگادی تھیں بغیر پڑھوں کے دغا دینے کو اور کہتے تھے کہ یہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے توریت میں یوں لکھا ہے۔ **فائدہ** اور بہتان یہودیوں کا دوسرا یہ ہے جو کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا کہ میں خدا ہوں میری بندگی کرو اس کے جواب میں خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝
ہرگز کسی آدمی سے یہ نہ ہو یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ نہ ہوا اس پر کہ دیوے اسے خدائے تعالیٰ کتاب انجیل اور احکام اس کے سکھاوے اور سمجھ دے اس کو اور پیغمبری دیوے پھر وہ کہے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے اور لیکن یوں کہے کہ سچے اور مضبوط اور پکے ہو دینداری میں سبب اس کے جو تھے تم کہ سکھاتے تھے کتاب اتری ہوئی خدائے تعالیٰ کے پاس کی اور سا تھ اس کے جو تھے تم کہ آپ پڑھتے تھے اسے۔

وَلَا یَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَیَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ۧ اور یہ نہ کہے تم کو کہ ٹھہراؤ فرشتوں کو اور پیغمبروں کو خدا یعنی کوئی پیغمبر نہ کہے گا کہ فرشتوں کو اور پیغمبروں کو خدا جانو یا مجھے خدا سمجھو بھلا کیا پیغمبر تم کو کہے گا کفر کی بات کہ تم کافر ہو جاؤ بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ اور جب لیا خدائے تعالیٰ نے اقرار نبیوں کا کہ جو کچھ دیا تم کو کتاب اور علم تو البتہ ایمان لاؤ تم اس بھیجے ہوئے پیغمبر پر اور اس کی مدد کرو تم **فائدہ**۔ یعنی خدائے تعالیٰ نے سب پیغمبروں سے اور ان کی امتوں سے اقرار لیا کہ تم سب ایمان لاؤ اور مدد کرو اس کی اگر تمہارے وقت میں آوے۔ اور نہیں تو اپنی قوم کو تعریف سنا کر کے نصیحت کرو کہ جب وہ آخری زمانہ کا پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوا اور سچا اگلی کتابوں کو ماننے اس پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو۔

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ فرمایا خدائے تعالےٰ نے ان سب پیغمبروں کو اور ان کی امتوں کو کہ اے اقرار کیا تم نے اور مضبوط پکڑا اس قول پر ذمہ جو پورا کرو؟ ان سب نے کہا کہ اقرار کیا ہم نے اور قبول کیا ہم نے پھر فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ گواہ رہو تم اس اقرار پر ایک دوسرے کے

Marfat.com

اور ہم بھی تمھارے ساتھ گواہ ہیں۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ پھر جو کوئی پھر جاوے اس اقرار کیے کے بعد پھر وہی لوگ ہیں خدائے تعالیٰ کا حکم نہ ماننے والے۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ اے کیا قول توڑنے والے سوائے دین خدائے تعالیٰ کے اور کوئی دین ڈھونڈتے ہیں اور اسی کے حکم میں ہے جو کوئی کہ آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناچاری سے تابعداری میں اور اسی کی طرف سب پھیر جاویں گے۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہم نے تو مانا اور ایمان لائے ہم خدائے تعالیٰ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہم کہ جو کچھ اترا ہم پر اور جو کچھ کہ اترا حضرت ابراہیم پیغمبر پر اور حضرت اسمٰعیلؑ پر اور حضرت اسحٰق پر اور حضرت یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر جو اترا اور جو کچھ دیا حضرت موسیٰ پیغمبر کو اور حضرت عیسیٰ پیغمبر کو اور جو کچھ ملا اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم جو نہیں تفاوت کرتے ہم ان پیغمبروں میں ایک کو بھی اور ہم خدائے تعالیٰ کے حکمبردار ہیں۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور جو کوئی چاہے سوائے دین اسلام کے جو یہ حکم برداری خدائے تعالیٰ کی ہے اس کے سوائے اور کوئی دین چاہے تو پھر ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہے۔

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کیونکر راہ دکھاوے اللہ اس قوم کو جو کافر ہوگئے ایمان لا کر اور گواہی دے کر کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول برحق ہے خدائے تعالیٰ کا اور آئیاں ان پاس نشانیاں روشن یعنی قرآن شریف اور خدائے تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کی قوم کو۔ فائدہ۔ کئی لوگ مسلمان ہو کر مرتد ہوگئے تھے ان کے حق میں یہ آیت اتری تھی۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۙ وہ لوگ جو ایمان لا کر پھر کافر ہوگئے ان کی سزا یہ ہے کہ ان پر لعنت خدائے تعالیٰ کی اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی ہے ہمیشہ وہ پڑے ہی رہیں گے اسی لعنت کے عذاب میں جو نہ ہلکا ہوگا ان سے عذاب کبھی اور نہ وہ ڈھیل دیئے جائیں گے عذاب میں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی بعد کافر ہونے کے اور نیک کام کیے پھر بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنے والوں کا مہربان ہے نیک کام کرنے والوں پر۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے ایمان لانے کے بعد پھر زیادہ ہوا کفر ان کا یعنی کفر پر مضبوط رہے اور پھر جلد توبہ نہ کی تو ہرگز پھر توبہ قبول نہ ہوگی ان کی اور وہی لوگ گمراہ ہیں یعنی ان کو توفیق توبہ کی نہ ملے گی ہرگز جو قبول ہووے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ
اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ [۹]
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ [ع۱۱ / ۱۷] بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مر گئے اور مرتے وقت تک کافر رہے اور کافر ہی موئے تو پھر ہرگز قبول نہ ہوگا ایک سے بھی ان میں سے بھری ہوئی ساری زمین سونے کی اگرچہ بدلہ دیویں اور نہ کچھ مال یعنی جو شخص کہ کافر ہووے وہ قیامت کے دن اگر ساری زمین اشرفیوں سے بھر کر دیویں اپنے گناہوں کے بدلے جو عذاب سے چھوٹیں ہرگز قبول نہ ہوگا اور اس قوم پر عذاب بے نہایت ہوگا ان ہی لوگوں کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا قیامت کو اور نہ ہوگا کوئی ان کا مدد کرنے والا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۛ

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَىْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ ہرگز نہ پاؤگے نیکی کو یعنی کمال خوشی خدائے تعالیٰ کی نہ پاؤگے جب تک کہ خرچ نہ کروگے خدائے تعالیٰ کی راہ میں اس چیز سے جسے بہت چاہتے ہو جو چیز کہ تم خرچ

Marfat.com

کرتے ہو اور دیتے ہو تھوڑا یا بہت پھر بیشک وہ خدائے تعالیٰ کو معلوم ہے فائدہ۔ یعنی جو چیز کہ بہت پیاری ہو اس کا خرچ کرنا خدائے تعالےٰ کے واسطے بڑا درجہ رکھتا ہے اور ثواب ہر چیز کے خیرات کرنے میں ہے۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ سب طرح کی کھانے کی چیزیں حلال تھیں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر مگر وہ جو حرام کیا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر آپ پہلے توریت کے اترنے سے پھر اگر نہ مانیں اس بات کو یہود تو کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ پھر لاؤ توریت کو اور پڑھو اسے اگر تم سچے ہو تو۔ فائدہ۔ یہودی کہتے ہیں مسلمان کو کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں اور جو چیزیں کہ ان کے گھرانے میں حرام تھیں سو تم کھاتے ہو جیسے اونٹ کا گوشت اور دودھ سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ جتنی چیزیں اب مسلمان کھاتے ہیں یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت حلال تھیں جب توریت اتری تو بنی اسرائیل پر بسبب ان کے گناہ کے کئی چیزیں ان ہی پر توریت میں حرام ہوئیں مگر ایک اونٹ کا گوشت توریت سے پہلے جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے قسم کھائی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا ان کی تابعداری کرنے کے طفیل ان کی اولاد نے بھی اونٹ کا گوشت چھوڑا تھا اور سبب قسم کا یہ تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو مرض ہوا تھا انھوں نے نذر کی کہ اگر میں اس مرض سے تندرست ہوں تو جو کھانے پینے کی چیزیں بہت بھاتی ہیں انھیں چھوڑ دوں گا۔ جب تندرست ہوئے تو انھیں گوشت اونٹ کا اور شیر یعنی دودھ بہت بھاتا تھا سو اس کے کھانے سے قسم کھائی تھی۔ سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جو مسلمانوں پر حلال ہے یہ سب حضرت ابراہیمؑ کے وقت بھی حلال تھا۔

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ پھر جو کوئی جوڑے اپنے دل سے خدائے تعالےٰ پر جھوٹ بعد اس کے جو ظاہر ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی خوشی سے اپنے اوپر حرام کی تھیں کئی چیزیں نہ خدائے تعالیٰ نے حرام کی تھیں پھر وہ لوگ دل سے جھوٹ جوڑنے والے ہیں بے انصاف ظالم۔

وقف جبرئیل

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۟ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سچ فرمایا خدائے تعالیٰ نے اب تابع ہو جاؤ تم سب ابراہیمؑ کے دین کے جو حضرت ابراہیمؑ مضبوط تھے دین اسلام پر سب دینوں کو چھوڑ کر اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والوں سے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ بیشک پہلے گھر جو بنا زمین پر لوگوں کی زیارت کے واسطے تو یہی ہے مکے میں جو بنا بہت برکت والا اور راہ نیک جہان کے لوگوں کے واسطے۔

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ اس گھر میں نشانیاں ہیں ظاہر اور کھلی ہوئی، ایک ان نشانیوں میں سے جگہ کھڑے رہنے ابراہیم علیہ السلام کی ہے سو وہ ایک پتھر ہے جو نشان حضرت ابراہیمؑ کے پاؤں کا اس میں ہے اور جو کوئی اس گھر کے اندر آوے بے ڈر ہے قتل سے اور لوٹ لینے سے اگرچہ گنہگار بھی ہو تب بھی اسے ڈر نہیں جب تک وہاں رہے۔ فائدہ۔ یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کنبہ ہمیشہ سے شام میں رہا اور بیت المقدس ان کا قبلہ تھا اور تمھارا وطن مکہ ہے اور کعبہ کو قبلہ کیا تم نے، تم کیونکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہوئے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے اول عبادت کرنے کی جگہ اور زیارت کرنے کا مکان خدائے تعالیٰ کے نام کا یہی کعبہ بنا ہے اور بزرگیوں کی نشانیاں اور کرامتیں اس کی ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں اور دراصل مکان حضرت ابراہیمؑ کا یہی ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور خدائے تعالےٰ کے واسطے لوگوں پر لازم ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی کہ قدرت رکھتا ہو اس گھر کی طرف راہ چلنے کی یعنی راہ خرچ اور سواری کا مقدور ہو یا طاقت پاؤں چلنے کی ہو جسے اس پر فرض ہے وہاں کا جانا اور جو کوئی نہ مانے اس بات کو تو پھر خدائے تعالیٰ بے پروا ہے سارے عالم کی خلقت سے، بلکہ مکہ کی زیارت کرنے میں ان ہی لوگوں کو فائدہ ہے جو خدائے تعالیٰ رحم کرے ان پر۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہودیو کیوں منکر ہوتے ہو اور کیوں نہیں مانتے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو اور خدائے تعالیٰ گواہ ہے اور واقف ہے تمھارے کاموں پر جو کچھ کہ تم کرتے ہو اور

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

Marfat.com

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہودیو! کس واسطے روکتے ہو لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ سے جو دین اسلام ہے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں جو ڈھونڈتے ہو تم اس میں عیب اور کجی یعنی ایمان لانے والے کو کہتے ہو کہ یہ شخص جسے تم پیغمبر سمجھتے ہو سو یہ وہ نہیں ہے جس کی خبر توریت میں ہے اس پر کہ تم جانتے ہو کہ یہ رسول اللہ برحق ہے اور نہیں ہے خدائے تعالیٰ بے خبر ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے مسلمانوں کو کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانو گے ایک قوم کا یہودیوں میں سے تو تمھیں پھر کر دیں گے ایمان لائے پیچھے کافر یعنی اگر تم یہودیوں کی باتیں مانو گے تو تم کافر ہو جاؤ گے چاہیئے کہ کافروں کی بات ہی نہ سُنے نہ ان کی صحبت میں بیٹھے۔ فائدہ۔ شاس نام ایک یہودی کا تھا وہ مسلمانوں سے اور دین اسلام سے نہایت حسد اور دشمنی رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح مسلمانوں میں فساد پیدا ہو۔ مدینے میں دو قوم تھیں پہلے اسلام کے آنے سے ان دونوں قوم میں دشمنی تھی اور ہمیشہ لڑائیاں ہوتیں اور مارے جاتے تھے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور اسلام نے رواج پایا ان دونوں قوم میں اخلاص پیدا ہوا اور دشمنی قدیم جاتی رہی۔ ایک اور مجلس میں دونوں قوم کے لوگ موجود تھے۔ شاس یہودی نے ایک شخص کو سکھا دیا کہ ایک بڑی لڑائی کا احوال جو ان دونوں قوم میں ہوئی تھی بیان کرے۔ جب وہ بیان سنا تو دونوں قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور جھگڑنے لگے آپس میں، ہوتے ہوتے تلوار پر نوبت پہنچی۔ یہ خبر حضرت محمدؐ کو پہنچی، حضرت آپ تشریف لائے اور دونوں قوم کے درمیان کھڑے ہو کر یہ کئی آیتیں خدائے تعالیٰ کی بھیجی ہوئی پڑھیں کہ۔

وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ؑ اور کس طرح کافر ہوتے ہو اس پر کہ تم پر پڑھی جاتی ہیں آیتیں قرآن شریف کی جو خدائے تعالیٰ کے پاس سے آئی ہیں اور تم میں بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا موجود ہے اور جس نے مضبوط پکڑا دین خدائے تعالیٰ کا پھر بیشک وہ پہنچا طرف سیدھی راہ کے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ڈرو خدائے تعالیٰ سے ایسا جیسا اس سے ڈرنا چاہیئے اور نہ مرو تم مگر اس وقت کہ مسلمان ہو تم یعنی مسلمان ہی مرو ایسا نہ ہو جو پھر کفر کی بات کرو اور اسی حال میں مر جاؤ۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ اور مضبوط پکڑو دین اسلام کو جو یہ رسی ہے خدائے تعالیٰ سے نزدیک ہونے کی رسی پکڑو تم سب مل کر اور جدا جدا مت ہو آپس میں اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کی نعمت کو جو تم پر ہے اور یاد کرو اس وقت کو جو تم تھے آپس میں دشمن پھر الفت دی خدائے تعالیٰ نے پیغمبر کے سبب تمھارے دلوں میں پھر ہو گئے خدائے تعالیٰ کی مہربانی اور فضل سے بھائی تم آپس میں۔

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور تھے تم اوپر کنارے گڑھے آگ سے بھرے ہوئے کے یعنی اگر اسی حال میں مرتے تو دوزخ میں جا پڑتے پھر چھڑایا تم کو خدائے تعالیٰ نے اس آگ سے اسی طرح جو بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ تمھارے واسطے آیتیں اپنے قرآن کی شاید کہ تم راہ پاؤ سیدھی اپنی نجات کی۔ فائدہ۔ جب یہ آیتیں ان دونوں قوم نے سُنیں، توبہ کی، اور ہتھیار ڈال دیئے اور آنسو بھر لائے اور آپس میں بغلگیر ہوئے اور جانا کہ اگر یہودی کا کہا مانتے تو پھر کافر ہو جاتے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور البتہ چاہیئے کہ رہے تم میں سے اے مسلمانو ایک جماعت جو بلاویں لوگوں کو نیک کاموں کی طرف اور حکم کریں جو لوگ اچھے کام کریں اور منع کریں بُرے کاموں سے اور وہی جو کہیں اچھے کاموں کو اور منع برائی سے کریں وہی چھٹکارا پائے

ع ۱۰ ہوئے ہیں۔ فائدہ۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ دینداری کا تقید کریں لوگوں پر تو خلاف دین کے کوئی کچھ کام نہ کرے، یہی کام مقصود پانا ہے اور یہ بات کہ کوئی کسی کا احوال نہ پوچھے ہر کوئی چاہے سو کرے کہ موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود یہ راہ اسلام کی نہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ۙ اور مت ہو تم اے

Marfat.com

مسلمانو! مانند ان لوگوں کے جو آپس میں سے پھوٹ گئے دین میں اور اختلاف کیا اپنے مذہب میں بعد اس کے جو آچکا تھا ان پاس حکم صاف انکی کتاب اور وہی لوگ جنھوں نے دین میں پھوٹ کی ان ہی کے واسطے ہے عذاب بڑا دوزخ کا قیامت کو۔ فائدہ۔ یہودیوں نے حضرت موسیٰؑ کی وفات کے پانچسو برس بعد اختلاف کیا دین میں جو کئی فرقے ہوگئے اور نصرانیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جانے کے تین سو برس کے بعد اختلاف کیا تھا جو کئی مذہب ہوگئے۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ج فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ جس دن سفید ہوں گے بعضے منہ پھر وہ لوگ جن کے منہ سیاہ ہوں گے ان کو کہیں گے قیامت کے دن کہ لے کیا تم کافر ہوگئے ایمان لاکر یعنی مسلمان ہوکر پھر کافر ہوگئے تو پھر چکھو عذاب دوزخ کا سبب اس کے جو تم ایمان لاکر کافر ہوگئے ف۱

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ جو سفید ہوئے منہ ان کے سو وہ لوگ خدائے تعالیٰ کی رحمت میں ہیں یعنی بہشت میں ہوں گے یہ لوگ اسی بہشت میں ہمیشہ رہیں گے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ یہ حکم ہیں خدائے تعالیٰ کے جو ہم سناتے ہیں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے حکم اور تحقیق خدائے تعالیٰ ظلم کرنا نہیں چاہتا خلقت پر۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ع اور خدائے تعالیٰ ہی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں سب کام۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ ہو تم اے مسلمانو بہتر سب امتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں اس سبب جو لوگوں میں حکم کرتے ہو تم اچھے کاموں کا جو کریں لوگ اور منع کرتے ہو بُرے کام کرنے سے اور ایمان لاتے ہو صدق دل سے خدائے تعالیٰ پر۔

وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور اگر ایمان لاویں کتاب والے یعنی یہود اور نصاریٰ اگر اسلام قبول کریں تو البتہ بہتر تھا ان کے حق میں ان میں سے بعضے ایمان لائے ہوئے ہیں اور بہت لوگ کتاب والوں سے بے حکم ہیں، یعنی حکم نہیں مانتے خدائے تعالیٰ کا ف۲

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ کچھ نہ بگاڑ سکیں گے کتاب والے تمہارا اے مسلمانو! مگر ستانا زبان سے اگر تم سے لڑیں تو پیٹھ دیویں تمہارے سامنے سے یعنی بھاگ جاویں گے پھر بعد بھاگ جانے کے مدد نہ ملے گی ان کو یعنی کوئی رفیق ان کی مدد نہ کرے گا۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ماری گئی ہے یعنی مقرر ہوئی ہے یہودیوں پر ذلت جس جگہ پاؤ ان کو ذلیل مگر ساتھ دستاویز ف۳ خدائے تعالیٰ کے سے جو جزیہ دینا ہے اور دستاویز مسلمان کے سے جو بعد جزیہ کے عہد ہے اور پھر پھرے یہودی ساتھ غضب خدائے تعالیٰ کے یعنی لائق غصہ اور عذاب کے ہووے اور مارے گئے یعنی مقرر ہوئی ان پر محتاجی اور مفلسی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ق یہ محتاجی اور خواری اور غصہ خدائے تعالیٰ کا ہونا ان پر اس سبب سے ہے جو نہیں مانتے وہ خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو جو قرآن شریف ہے اور قتل کرتے رہے پیغمبروں کو ناحق یہ اس سبب سے ہے جو نافرمانی کی انھوں نے خدائے تعالیٰ کی اور حد سے باہر نکل گئے حکم سے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ نہیں ہیں سب برابر یہودیوں میں ایک قوم ان میں سے قائم ہیں سیدھی راہ پر اسلام کی جو پڑھتے ہیں آیتیں خدائے

ف۱ معلوم ہوا کہ سیاہ منہ ان کے ہیں جو مسلمانی میں کفر کرتے ہیں یعنی منہ سے کلمۂ اسلام کہتے ہیں اور عقیدہ خلاف اسلام کے رکھتے ہیں سب فرقے گمراہ یہی حکم رکھتے ہیں ۱۲

ف۲ یعنی یہ امت ہر امت سے بہتر ہے اس میں دو صفت ہیں امر معروف اور ایمان یعنی توحید کا تقید اس قدر اور دین میں نہیں ۱۲ ف۳ سوائے دستاویز یعنی یہود دنیا میں کہیں اپنی صورت سے نہیں بچتے بغیر دستاویز اللہ کے کہ یعنی اسلام قبول کریں یا جزیہ دیں یا ذمی ہوں کسی کے اور بغیر دستاویز لوگوں کے کہ یعنی کسی کی رعیت ہو کر یا پناہ میں رہ کر ہیں ۱۲

ع ۱۱ / ۸ / ۲

Marfat.com

تعالےٰ کے کلام کی راتوں کے وقت اور وہ سجدہ کرتے ہیں یعنی نماز اور قرآن پڑھتے ہیں اور وہی لوگ ہیں یہودیوں میں سے۔

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ط وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ایمان لاتے ہیں خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اور فرماتے ہیں لوگوں کو اچھی بات اور منع کرتے ہیں بُرے کاموں سے اور دوڑتے ہیں نیک کاموں کے کرنے کو اور وہی لوگ نیک بخت ہیں۔ فائدہ۔ یہودیوں میں سے کئی شخص توریت کے عالم اپنے دین پر درست اور ثابت تھے سو وہ اسلام میں آئے تھے ان میں سردار عبداللہ بن سلام تھے۔ حق تعالےٰ ہر جگہ کتاب والوں کی مذمت میں ان کو جدا نکال لیتا ہے اوپر کی آیتوں میں انھوں کا مذکور تھا اور حق تعالیٰ فرماتا ہے ان ہی کے حق میں۔

وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝ اور جو کچھ کریں گے وہ لوگ نیک کاموں سے پھر ہرگز نا قبول نہ ہوگا ان کا نیک کام اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے پرہیزگاروں کے احوال کو۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ط وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ج هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ بیشک وہ لوگ یہودیوں میں جو کافر ہوئے اور برحق نہ مانا قرآن کو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، ہرگز نہ بچاوے گا ان سے مال ان کا اور نہ اولاد ان کی خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی کچھ کام نہ آوے گا مال اور نہ اولاد ان کی جس وقت خدائے تعالیٰ ان پر عذاب کرے گا اور وہی لوگ رہنے والے ہیں آگ میں دوزخ کی سو وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ط وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ مثال ان کی جو خرچ کرتے ہیں بیجا زندگانی میں دنیا کی مانند اس باؤ کے ہے جو اس میں نہایت سردی ہے جو ایسی ہے جو پہنچے کھیت میں اس قوم کے جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر آپ ہلاک و نابود کیا اس باد سرد نے کھیت کو اور ستم نہ کیا خدائے تعالیٰ نے ان پر اور لیکن وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ فائدہ۔ جو مال سوائے مرضی خدائے تعالیٰ کے خرچ کرتے ہیں اس کا ثواب کچھ نہیں بلکہ گناہ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ط وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ج قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ صلے وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم مت پکڑو دوستی دلی سوائے اپنوں کے یعنی اے مسلمانو تم سوائے مسلمانوں کے غیر دین والوں سے دلی دوستی مت کرو جو وہ لوگ کمی نہیں کرتے تمھارے حق میں خرابی کرنے میں اور چاہتے ہیں وہ کہ تم محنت اور مصیبت میں رہو ظاہر ہوتی ہے دشمنی ان کے مونہوں سے یعنی ان کی باتوں سے صریحاً دشمنی نکلتی ہے اور وہ جو چھپائی ہوئی رکھتے ہیں اپنے دلوں میں دشمنی اور حسد تم سے سو وہ بہت زیادہ ہے ان کی باتوں سے مقرر بیان کیں ہم نے تمھارے واسطے اے مسلمانو! نشانیاں ان کی دشمنی کی اگر سمجھنے والے ہو تم اے عقلمندو۔ فائدہ۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ کافروں سے اور منافقوں سے دوستی نہ کریں وہ ہر طرح دشمن ہیں۔

هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ ج وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا صلے وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ط قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ سنو اور سمجھ لو تم کہ تم لوگ ان کو چاہتے ہو اور محبت رکھتے ہو ان سے اور وہ تم کو نہیں چاہتے اور تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم مانتے ہو سب کتابوں کو اور وہ جب ملتے ہیں تم سے تو کہتے ہیں تم سے کہ ایمان لائے ہیں اور جب آپس میں خلوت کرتے ہیں تو کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر اپنی انگلیاں غصے سے اور دشمنی سے تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ مرو تم اپنی دشمنی اور غصہ میں بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے دلوں کی باتوں کو، اور بھیدوں کو۔

إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ز وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ط وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط
إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ع اور اگر پہنچے تم کو نیکی یعنی فتح اور لوٹ کا مال ع ۱۲ ۱۱ ۳
کافروں کا تو ملول ہوئیں اور برا لگے ان کو اور اگر پہنچے تم کو برائی یعنی شکست تو خوش ہوئیں وہ اس سے یہ کمال دشمنی کی نشانی ہے اور اگر تم اے مسلمانو صبر کرو اور ٹھہرے رہو ان کے دکھ دینے پر اور بچتے رہو ان کے فریب سے تو کچھ نہ بگڑیگا تمھارا ان کی دشمنی سے بیشک خدائے تعالیٰ کے گھیرے میں ہیں سب ان کے کام فائدہ۔ اکثر منافق یہودیوں میں ملتے تھے اس واسطے ان کے ساتھ ان کا بھی

Marfat.com

ذکر کیا۔ اب آگے جنگ اُحد کا بیان ہے سو فرماتا ہے خدائے تعالےٰ کہ یاد کرو
وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ط
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ اور جب فجر کے وقت نکلا تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے گھر سے درست اور مقرر کرتا تھا مسلمانوں کے واسطے کھڑے رہنے کی جگہ لڑنے کے واسطے اور خدائے تعالیٰ سنتا ہے باتیں تمھاری جانتا ہے خدائے تعالیٰ نیتیں تمھاری اور یاد کرو کہ

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں سے اے مسلمانو کہ نامردی کرکے پھر جائیں لڑائی میں سے اور خدائے تعالیٰ مددگار تھا ان دونوں فرقوں کا اور خدائے تعالیٰ ہی پر چاہیئے کہ بھروسا کریں مسلمان

فائدہ۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکے سے مدینے میں آئے تو اس کے دوسرے برس بدر کی لڑائی ہوئی۔ مکے کے کافروں سے خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی جو ستر کافر مارے گئے اور ستر کافر قیدی آئے پھر اس لڑائی کے دوسرے برس کافر مکے کے تین ہزار سوار اور پیادے جمع ہو کر مدینے پر چڑھ آئے جس میں سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑوں کے سوار اور باقی اونٹوں کے سوار اور پیادے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ خبر سنکر مشورہ لڑائی کا کیا۔ اکثر لوگوں نے کہا کہ ہم شہر کے اندر لڑیں گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بھی مرضی یہی تھی پر بعضے لوگ کہنے لگے کہ یہ ہماری غیرت قبول نہیں کرتی ہم میدان میں نکل کر لڑیں گے آخر کو یہی صلاح ٹھہری۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک ہزار آدمی مہاجر اور انصار ساتھ لے کر شہر سے باہر نکلے۔ عبداللہ بن ابی منافق مدینے کا رہنے والا بھی ساتھ لڑنے کو نکلا تھا، راہ میں سے ناخوش ہو کر تین سو آدمی سے پھر گیا اور کہا کہ تم نے ہمارا کہا نہ مانا ہم تمھارا ساتھ نہیں کرتے اور اس کے بہلانے سے دو فرقے انصاروں سے پھر چلے تھے آخر کو ان کے سرداروں نے عام لوگوں کو سمجھایا۔ اور لشکر میں پھیر لائے تب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سات سو مرد لے کر کوہ اُحد کو پشت پر دے کر دشمنوں کے مقابل ہوئے۔ ایک درہ کہ اسی پہاڑی میں تھا عبداللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیر انداز دے کر اس درہ پر مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی فتح یا شکست ہو تم اس درہ سے ہرگز کسی حال میں اور طرف کو نہ جائیو پھر آپ نے دشمن کے سامنے صف درست کی اب خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ اُحد کی لڑائی سے پہلے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور مقرر تمھاری مدد کر چکا ہے خدائے تعالیٰ بدر کی لڑائی میں اور اس پر کہ تم بے مقدور تھے اور کمزور تمھیں کافر خاطر میں نہ لاتے تھے پھر ڈرو خدائے تعالیٰ سے جس نے تمھیں فتح دی بدر کی لڑائی میں شاید کہ تم شکر بجا لاؤ خدائے تعالیٰ کے احسان کا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس وقت کو کہ

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ط جب کہنے لگا تو مسلمانوں کو کہ کیا تم کو کفایت نہیں ہے وہ کہ تمھاری مدد کرے پروردگار تمھارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اترنے والوں سے۔

بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ الربع
ہاں البتہ اگر تم ٹھہرے رہو لڑائی میں دشمن کے سامنے اور پرہیزگاری کرو یعنی خلاف حکم پیغمبر کچھ نہ کرو اور آویں تم پر دشمن جلدی سے بغیر ڈھیل ابھی مدد کرے تمھاری پروردگار تمھارا ساتھ پانچ ہزار فرشتے نشاندار گھوڑے والوں کے یعنی پانچ ہزار فرشتے گھوڑوں پر سوار تمھاری مدد کو آئیں گے۔ جن گھوڑوں میں نشان ہوگا۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ط وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ اور وہ تو خدائے تعالیٰ نے تمھارے دل کی خوشی کی اور اس واسطے کہ آرام پاویں دل تمھارے اس سے اور مدد خدائے تعالیٰ ہی کے پاس سے ہے جو زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے اور تمھاری مدد اس واسطے کی خدائے تعالیٰ نے۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ تو کاٹ ڈالے تھوڑے ان لوگوں سے جو کافر ہیں یا ان کو خوار و ذلیل کرے تو پھر جائیں لڑائی سے ناامید اور نامراد۔ فائدہ۔ ان کئی آیتوں میں بدر کی لڑائی کا احوال تھا اور اول جو اُحد کی لڑائی کا مذکور تھا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے درے کی محافظت کے واسطے عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیرانداز ساتھ دے کر مقرر کرکے تقید کیا کہ ہرگز اس جگہ سے نہ سرکیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ صف درست کرکے مقابل ہوئے اور لڑائی شروع ہوئی۔ اول تو شکست ہوئی مکے کے کافروں کی اور بھاگے اور مدینے کے لوگ ان کا خیمہ اور لشکر

Marfat.com

لوٹنے لگے اور وہ لوگ جو درّے پر تھے انھوں نے دیکھا کہ سب لوگ مال لوٹتے ہیں اور ہم رہے جاتے ہیں اور مسلمانوں کی فتح ہوچکی، اس درے کو چھوڑ کر لوٹنے کو دوڑے۔ حضرت عبداللہؓ بہتیرا منع کرتے رہے کسی نے نہ مانا کئی آدمی رہے اور باقی سب چلے گئے۔ مکے کے کافروں نے جو دیکھا کہ درہ خالی ہے ادھر آپڑے۔ حضرت عبداللہ کو کئی آدمیوں سمیت شہید کیا اور مسلمانوں کو پیچھے سے آکر مارا، فتح کے بعد شکست ہوگئی اور امیر المؤمنین سید الشہداء حضرت حمزہؓ جو چچا تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوئے اور اور کتنے اصحاب بھی شہید ہوئے اور باقی بھاگے اور کافروں نے گھیر لیا، یہاں تک کہ دندانِ مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہید ہوا اور زخم سے بہت لہو گیا اور ضعف سے ایک گڑھے میں گرے، اس وقت کئی اصحابوں نے بڑی بہادری کی اور کافروں کو ہٹایا۔ خصوصاً حضرت علی مرتضیٰ اور صدیق اکبر اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جانبازی کی اس دن۔ پھر بعد ایک ساعت کے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوشیاری ہوئی لوگ جو حاضر تھے ان کو جمع کرکے لڑائی قائم کی تب کافر پھر کر چلے گئے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہیدوں کو اور حضرت حمزہ اپنے عمو کا احوال دیکھا اور بہت غمگین ہوئے اور چاہا کہ کافروں کے حق میں بددعا کریں یا یہ خیال آیا کہ جنھوں نے ایسا ظلم کیا ہے ان کا کیا حال ہوگا تب یہ آیت اتری کہ۔

لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ نہیں ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کام سے کچھ یعنی تیرا اختیار نہیں اس میں یا ان کو توبہ دیوے خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے یا عذاب کرے ان پر جو وہ ناحق پر ہیں۔ فائدہ۔ حق تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرماتا ہے کہ بندے کا کچھ اختیار نہیں خدائے تعالیٰ چاہے سو کرے۔ اگرچہ قریش تمھارے دشمن ہیں اور ظلم کرتے ہیں خدائے تعالیٰ چاہے تو ان کو ہدایت کرے جو ایمان نصیب ہو اور چاہے تو عذاب کرے اپنی طرف سے انھیں بددعا نہ کرو۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کا مال ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے بخش دیوے گناہ جس کے چاہے اور عذاب کرے جس کو چاہے اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے، اپنے بندوں پر۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا[1] اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ بیاج دونے پر دونا اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو عذاب سے۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۝ اور ڈرو اس آگ سے جو تیار کر رکھی ہے کافروں کے واسطے۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور حکم بجالاؤ خدائے تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کرو رسول اللہؐ کی شاید کہ تم پر رحمت ہو خدائے تعالیٰ کی۔

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ اور دوڑو اس کام کرنے میں جس کے سبب بخشش ہو تمھارے پروردگار کی اور بہشت ملے جس کی چکلان آسمانوں کے اور زمین کے برابر ہے سو تیار کر رکھی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔

الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وہ پرہیزگار جو خرچ کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں خوشی اور سختی کے حال میں یعنی سب حال میں خیرات کرتے ہیں اور کھانے والے ہیں غصے کے اور بخشنے والے ہیں گناہ آدمیوں سے اور خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو۔

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ جب کریں کچھ گناہ بھلا ہو یا برا کام کریں اپنے حق میں تو یاد کریں خدائے تعالیٰ کو اور گناہ بخشوا دیں اپنے اور کون ہے بخشنے والا سوائے خدائے تعالیٰ کے اور اڑے نہ رہیں
ع ۹ ۱۳ ۴ برے کاموں پر جو آپ کرتے تھے اور وہ جانتے ہیں کہ گناہ کے نہ چھوڑنے میں

[1] شاید سود کا ذکر یہاں اس واسطے فرمایا کہ اوپر مذکور ہوا جہاد میں نامردی کا اور سود کھانے سے نامردی آتی ہے دو سبب سے ایک یہ کہ مال حرام کھانے سے توفیقِ طاعت کم ہوتی ہے اور بڑی طاعت جہاد ہے دوسرے یہ کہ سود لینا کمالِ بخل ہے چاہیئے کہ اپنا مال جتنا دیا تھا لے لیا بیچ میں کسی کا کام نکلا یہی مفت نہ چھوڑے اس کا جدا بدلہ چاہے تو جس کو مال پر اتنا بخل ہو وہ جان کب دیا چاہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

بڑا عذاب ہوگا۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ؕ ان ہی لوگوں کے واسطے ہے بدلہ بخشنا ان کے گناہوں کا ان کے پروردگار سے اور باغ ملیں گے ان کو جن کی بیٹھکوں کے تلے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ ان باغوں میں اور واہ واہ کیا خوب ہے مزدوری اچھے کام کرنے والوں کی۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ مقرر ہو چکے ہیں تم سے پہلے چلن طرح طرح کے خلقت میں یعنی بہت امتیں گذری ہیں جو انھوں نے اپنی اپنی خوشی کا دین اختیار کیا اور پیغمبروں کو دکھ دیا اس سبب سے وہ ہلاک ہوئے عذاب الٰہی سے پھر سیر کرو ملکوں میں تو دیکھو جو کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا حال جیسے قوم عاد اور ثمود اور قوم لوط کہ جو ان کے شہروں کا کیا حال ہے۔ فائدہ۔ ہمیشہ سے کافر نبیوں کا مقابلہ کرتے رہے ہیں ہر ایک ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اس وقت کے نبیوں پر تکلیفیں گزریں پھر آخر کو جھٹلانے والے ہی خراب ہوئے ہیں اُحد کی لڑائی میں بھی ستر مسلمان سمیت حضرت حمزہؓ کے جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے شہید ہوئے جو اوپر ذکر ہو چکا اس واسطے خدائے تعالیٰ مسلمانوں کی تسلی اور تقویت فرماتا ہے۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ یہ مذکور
واسطے لوگوں کے بیان کیا ہے اور ہدایت ہے اور نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں ع ۱۴ ۵
کے۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور مت ہو تم سُست اور غمگین اے مسلمانو کامل اور تم ہی غالب رہو گے آخر کو اگر ہو تم جو ایمان لائے ہو خدائے تعالیٰ کے وعدے پر جو فرمایا ہے کہ آخر کو پیغمبر اور رفیق ان کے غالب ہوئے ہیں اور اب بھی ہوں گے۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ اگر پہنچا تم کو زخم یعنی اُحد کی لڑائی میں تمھاری شکست ہوئی اور شہید ہوئے تمھارے یار تو مقرر پہنچا ہے کافروں کی قوم کو بھی زخم تمھارا بدر کی لڑائی میں جو تمھاری فتح ہوئی تھی اور یہ دن بدلتے لاتے ہیں ہم لوگوں میں کبھی غم کبھی شادی اور یہ بدلنا دنوں کا ہے اس واسطے کہ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ اور تو جانے خدائے تعالیٰ ان لوگوں کا صبر اور یقین جو ایمان لائے ہیں اور اس واسطے کہ تو پکڑے تم میں سے گواہ ایک کو دوسرے پر جو کون کافروں سے لڑکر شہید ہوا اور کون بھاگا اور خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ظلم کرنے والوں کو۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور اس واسطے کہ خالص کرے اور جانچے اور پاک کرے خدائے تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور گھٹا دے اور مٹا دے کافروں کو۔ فائدہ۔ فتح و شکست بدلتی رہتی ہے اور مسلمانوں کو شہادت کا درجہ دینا تھا اور مومن اور منافق کو پرکھنا منظور تھا اور مسلمانوں کو تربیت کرنا تھا کہ پیغمبر کی نافرمانی میں یہ خرابی ہے اس واسطے شکست ہوئی نہیں تو دراصل خدائے تعالیٰ کافروں سے بیزار ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اے کیا تم اے مسلمانو سمجھتے تھے اپنے دلوں میں کہ داخل ہو جاویں گے بہشت میں اور ابھی جانا نہیں خدائے تعالیٰ نے یعنی آزمایا نہیں ان لوگوں کو جو لڑنے والے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں تم سے اور معلوم کرے ثابت رہنے والوں کو حکم پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی بغیر محنت اور مشقت کے آرام کو پہنچنا نہیں ہوتا۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور مقرر تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اس کے ملنے سے جو اسباب اس کا لڑائی ہے یعنی شہادت چاہتے تھے تم پہلے لڑائی سے پھر مقرر دیکھا تم نے لڑائی کو اس پر کہ تم سامنے سے دیکھتے تھے یاروں کو کہ جو مارے جاتے تھے دیکھ کر بھاگ گئے۔ فائدہ۔ جب اُحد کی لڑائی میں شکست ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گرے اور لوگوں میں جھوٹ مشہور ہوا کہ شہید ہوئے تب لوگ اکثر بھاگے تھے جو اوپر یہ ذکر ہو چکا ہے پھر بھاگنے والوں پر طعن آیا انھوں نے عذر کیا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہونے کی خبر سن کر بھاگے تھے تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝

Marfat.com

اور نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا مقرر گذر چکے ہیں ان سے پہلے بہت پیغمبر اے کیا پھر اگر مرے یا مارا جاوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پھر تم پھر جاؤ گے دین اسلام سے الٹے اپنے پاؤں پر یا بھاگ جاؤ گے لڑائی سے دین کے دشمنوں کی اور جو کوئی پھر جاوے گا الٹے پاؤں تو پھر ہرگز نہ بگاڑے گا خدائے تعالیٰ کا کچھ ذرا بھی اور جلد بدلہ دے گا خدائے تعالیٰ شکر کرنے والوں کو۔ فائدہ۔ حکم ہے خدائے تعالیٰ کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رہے یا نہ رہے یہ دین خدائے تعالیٰ کا ہے اس پر قائم رہو اور اشارت نکلتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بعضے لوگ دین سے پھر جاویں گے اور جو قائم رہیں گے ان کو بڑا ثواب ہے پھر ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت لوگ دین سے پھر گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر مسلمان کیا، اور بعضوں کو قتل کیا۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ۝ اور کوئی جی مر نہیں سکتا بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے جو لکھا ہوا ہے وعدہ وقت کا اور جو کوئی چاہے بدلہ دنیا کا دیویں گے ہم اس کو دنیا ہی میں اور جو کوئی چاہے بدلہ آخرت کا دیویں گے ہم اس کو اسی میں سے اور جلد بدلہ دیویں گے ہم شکر کرنے والوں کو جو احسان مانیں گے۔

وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ اور بہت نبی جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں لڑے کافروں سے جو ساتھ ان کے ہو کر لڑے بہت طالب خدائے تعالیٰ کے پھر سستی اور کاہلی نہ کی انھوں نے جو کچھ ان کو پہنچی محنت اور دکھ خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور سست نہیں ہوئے اور عاجزی نہ کی دشمنوں کے سامنے اور خدائے تعالیٰ چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے صبر کرنے والوں کو جو مصیبت اور محنت کے وقت جو دشمنوں سے لڑنے کے وقت ٹھہرے رہتے ہیں ثابت۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ اور نہیں ہے کچھ بات ان کی جو خدائے تعالیٰ کے طالب ہیں مگر وہ کہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے بخش دے ہم کو گناہ ہمارے، اور معاف کر جو ہم سے زیادتی ہوئی ہو اور مضبوط رکھ قدم ہمارے دشمنوں کے سامنے لڑائی کے وقت اور مدد کر ہماری کافروں کی قوم پر۔

فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ پھر دیا ان کو بدلہ خدائے تعالیٰ نے دنیا میں جو فتح پاویں کافروں پر اور کیا خوب ہے بدلہ آخرت کا ان کے واسطے جو بہشت اور اس کی نعمتیں ہیں اور خدائے تعالیٰ چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو۔ ۱۵ ع ۶

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانو گے کافروں کا تو تم کو پھیر دیں گے الٹے پاؤں تمہارے پھر اس وقت ہو جاؤ گے نقصان میں خراب۔ فائدہ۔ جب احد کی لڑائی میں شکست ہوئی اور مشہور ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے تب مسلمان بھاگے اور منافقوں نے کہا مسلمانوں کو کہ اب تو مکے کے لوگ غالب ہوئے اور فتح ہوئی ان کی تم پر ناچار تم اپنے دین قدیم میں آؤ۔ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمنوں کا فریب مت کھاؤ اور ان کی بات نہ سنو۔

بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝ بلکہ خدائے تعالیٰ والی ہے تمہارا، تم گھبراؤ اور ڈرو نہیں اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا مدد کرنے والا ہے۔

سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ۖ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ۝ جلد ڈالیں گے ہم دلوں میں ان لوگوں کے جو کافر ہیں ڈر کو سبب اس کے جو شریک کرتے تھے خدائے تعالیٰ کے ساتھ اس چیز کو جس کی نہیں اتاری خدائے تعالیٰ نے سند اور دلیل شریک ہونے کی اور جگہ ان کے رہنے کی آگ ہے دوزخ کی اور بری جگہ ہے ظالموں کے واسطے مقرر کی ہوئی۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ ۚ اور مقرر سچا کر چکا تم سے خدائے تعالیٰ وعدہ اپنا جبکہ تم کاٹتے تھے یعنی قتل کرتے تھے کافروں کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے جب تک کہ نامردی کی تم نے اور جھگڑا ڈالا کام میں اور بے حکمی کی اپنے سردار

Marfat.com

عبداللہ بن جبیرؓ کی جو اس درّے پر سے مال لُوٹنے کو دوڑتے تھے ۔ بعد
اس کے جو دیکھا تم نے فتح اور لوٹنا مال کا جو آرزو تھی تمھاری یعنی فتح اور
لوٹ کا مال جو تم چاہتے تھے اسے دیکھا تھا ۔

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○ تم میں سے کوئی چاہتا تھا مال لوٹ کا اور
شیخیٔ فتح پانے کی اور تم میں سے کوئی چاہتا تھا ثواب آخرت کا شہید ہونے
سے پھر تم کو پھیر دیا خدائے تعالیٰ نے کافروں کے قتل کرنے سے جو بعد فتح
کے شکست ہوئی اس واسطے کہ تو آزمائے خدائے تعالیٰ تم کو اور مقرر تم کو توبخشا
اور معاف کیا اور خدائے تعالیٰ فضل رکھتا ہے ایمان لانے والوں پر ۔ فائدہ
پہلے غلبہ مسلمانوں کا ہوا کافر بھاگے اور مسلمان انھیں قتل کرتے تھے اور فتح
کی نشانیاں نظر آتی تھیں کسی کو خوشی تھی مال لوٹنے کی اور کسی کو اسلام کے
غلبہ کی پھر جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی تب مقدمہ
الٹ گیا ۔ ایک نافرمانی یہ کہ اس کو چھوڑ کر لوٹ پر دوڑے دوسرے یہ کہ
جب کافر بھاگنے لگے مسلمان ان کو مارتے ہوئے جاتے تھے حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر فرمایا کہ ان کے پیچھے بڑھے نہ جاؤ میرے پاس
آؤ ۔ ان کو جو ادھر لوٹ کا مال نظر آیا پیچھے نہ پھرے اس سے شکست ہوئی جیسا
کہ فرماتا ہے خدائے تعالیٰ ۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ
اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ
وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ جب تم چڑھے جاتے
تھے بھاگنے والوں کے پیچھے سو نہ پھرتے تھے اور پیچھے پھر کر نہ دیکھتے کسی کو اور
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا تھا تم کو تمھارے پیچھے سے پھر پہنچا تم کو
غم عوض غم کے سو تم غم نہ کھایا کرو جو کچھ چیز جاتی رہے یعنی مال لوٹ کا
اور اس سے غم نہ کھاؤ جو کچھ سامنے سے آوے مصیبت اور خدائے تعالیٰ
خبر رکھتا ہے ان کاموں کی جو تم کرتے ہو ۔ فائدہ ۔ یعنی تم سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل تنگ ہوا تھا اس کے بدلے تم پر تنگی آئی تو آگے
کو خبردار رہو کہ حکم پر چلیے کچھ ہاتھ سے مال جائے یا کچھ بلا سامنے
سے آئے نافرمانی نہ کیجیے ۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى
طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ
بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ
مِنْ شَيْءٍ ۭ پھر اتارا خدائے تعالیٰ نے تم پر پیچھے غم کے امن کو جو وہ اونگھ
تھی جو ڈھانک لیا اس اونگھ نے بعضوں کو تم میں سے اور بعضوں کو ڈالا فکر میں
ان کے نفس نے جو گمان کرتے تھے خدائے تعالیٰ پر گمان ناحق کا احمقوں کا
سا یہ کہتے تھے کہ کچھ بھی ہمارے ہاتھ کام ہے یعنی کچھ ہمارا اختیار نہ رہا ۔ سو
خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔

قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ
لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ کہہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ سب کام فتح اور شکست خدائے تعالیٰ کے
اختیار میں ہے یہ گمان کرنے والے چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں جو نہیں ظاہر
کرتے تیرے آگے سو کہتے ہیں آپس میں خلوت کے وقت کہ اگر ہوتا کچھ کام
ہمارے ہاتھ تو مارے نہ جاتے ہم یہاں اس لڑائی میں یعنی اگر یہ دین حق ہوتا
تو قتل نہ ہوتا اس جگہ گویا کہ ناحق مارے گئے ۔

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ
اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا
فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ان کو اگر ہوتے تم اپنے گھروں میں تب بھی البتہ باہر آتے تم میں سے
وہ لوگ جن پر لکھا تھا مارا جانا اپنے مارے جانے کی جگہ آتے گھروں سے نکل کر
اور البتہ آزماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جو تمھارے دلوں میں ہے اندیشہ ۔ اور
اس واسطے کہ خالص کرے اور جانچے اور پاک کرے اسے جو تمھارے دلوں
میں ہے اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے دلوں کا احوال اور بھید سب کا ۔ فائدہ
اُحد کی لڑائی میں کتنے شہید ہوئے اور کتنے بھاگے اور باقی میدان میں رہے
ان پر اونگھ آئی پھر جب اونگھ سے جاگے تو خوف اور دہشت سب جاتی
رہی اتنے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہشیار ہوئے تو جو لوگ میدان
میں حاضر تھے سب حضرتؐ کے پاس جمع ہوئے اور پھر لڑائی قائم کی اور
سست ایمان والے اور منافق کہنے لگے کہ کچھ بھی ہمارے ہاتھ رہا ۔ یعنی
ہماری مشورت نہ مانی تو اتنے لوگ مارے گئے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا
کہ اس شکست میں یہ حکمت تھی کہ مومن اور منافق معلوم ہو جائیں ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا

Marfat.com

اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ج وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ع بیشک وہ لوگ جو پھر گئے تم میں سے لڑائی کے وقت یعنی بھاگ گئے اس دن جو مقابل وروبرو ہوئی تھیں دو فوجیں ایک کافروں کی اور دوسری مسلمانوں کی اُحد کی لڑائی میں سوان کو کنپا دیا یعنی بہکا دیا شیطان نے ان کے گناہوں کی شامت کے سبب جو نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انھوں نے کی تھی اور تحقیق بخشا خدائے تعالیٰ نے ان سے وہ گناہ ان کا بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے تحمل کرنے والا ہے۔ فائدہ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اُحد کی لڑائی میں سے بھاگے تھے ان پر گناہ نہ رہا تقصیر ان کی معاف کی خدائے تعالیٰ نے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا ج اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند ان لوگوں کے جو کافر ہوگئے یعنی منافق ہیں اور کہا انھوں نے جو مسلمان تھے اس وقت کہ جب سفر کو نکلے ملک میں یا وہ کافروں سے لڑتے تھے اور شہید ہوئے یہ کہا اپنے بھائیوں کو جو مسلمان تھے کہ اگر ہوتے وہ ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے… فائدہ۔ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! تم برخلاف کرو ان کے کہنے کا اس بات میں۔

لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ط وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ہ تو ڈالے خدائے تعالیٰ اس گمان کو افسوس ان کے دلوں میں اور غم، اور خدائے تعالیٰ ہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور خدائے تعالیٰ تمھارے کام دیکھتا ہے سب جو تم کرتے ہو یعنی اے مسلمانو! تم ان کے برخلاف کرو تو انھیں اپنے گمان کا افسوس ہووے جو خدائے تعالیٰ فتح دیوے گا۔

وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ہ اور اگر تم مارے گئے خدائے تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے لڑکر یا موئے نیک کام میں تو البتہ بخشش ہے خدائے تعالیٰ کی اور مہربانی خدائے تعالیٰ کی بہتر ہے اس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہیں دنیا کا مال اور غرور۔

وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ہ اور اگر تم مر گئے نیک کام میں یا مارے گئے کافروں سے لڑکر تو البتہ خدائے تعالیٰ ہی کے آگے جاکر اکٹھے ہوگے تم سب۔ فائدہ۔ نیک کام پر نکلے اور مر گئے یا مارے گئے تو نکلنے پر افسوس نہ کرے اس طرح کا کہ اگر نہ جاتا تو نہ مرتا اس میں تقدیر پر انکار آتا ہے اور آخرت کا فائدہ نہ دیکھنا اور دنیا میں جینے کو عزیز رکھنا کافروں کی عادت ہے۔

ع ۱۶/۷

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ج فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ہ پھر خدائے تعالیٰ کی بخشش سے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرم دل ملا ان کو جو بھاگے اُحد کی لڑائی میں اور اگر تو ہوتا سخت گو غصہ کرنے والا سخت دل جو ان کو دلاسا اور مہربانی نہ کرتا تو بکھر جاتے تیرے گرد سے یعنی تیرے پاس سے ملول ہوکر چلے جاتے پھر تو اب بخش ان کو، اور معاف کر اور گناہ بخشوا ان کے اور مشورت کر ان سے لڑائی کے کام میں پھر جب بعد مشورت کے قصد کرے تو اس کام کے کرنے کا تو پھر بھروسا کر خدائے تعالیٰ ہی پر مشورت پر بھروسا مت کر بے شک خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو جو لوگ کہ خدائے تعالیٰ ہی پر بھروسا کرتے ہیں۔

إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ج وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ ط وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ہ اگر خدائے تعالیٰ تمھاری مدد کرے اور فتح دیوے تم کو کافروں پر تو پھر کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور اگر خدائے تعالیٰ چھوڑ دیوے تم کو اور مدد نہ کرے تمھاری تو پھر کون ہے وہ جو مدد کرے تمھاری بعد چھوڑ دینے خدائے تعالیٰ کے پھر چاہیے کہ خدائے تعالیٰ ہی پر بھروسا کریں ایمان لانے والے۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ ط وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ج ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ہ اور نہیں ہے لائق نبی کے وہ کہ کچھ چیز چھپا رکھے غنیمت میں سے اور جو کوئی کچھ چھپا رکھے لوٹ کے مال سے تو لائے گا اپنے ساتھ اس چھپائی ہوئی چیز کو قیامت کے دن سب کے روبرو جو سبب رسوائی کا ہووے پھر تمام پاوے اس دن ہر ایک شخص بدلہ اس کام کا جو اس نے کیا ہے دنیا میں بھلا یا بُرا اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا جیسا انھوں نے کیا ہے ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ فائدہ۔ کہتے ہیں جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی تھی اور غنیمت اس لڑائی کی آئی تھی تو اس مال سے ایک کملی سُرخ گم ہوئی تھی، بعضے کم بختوں نے کہا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے

Marfat.com

رکھی ہے تب یہ آیت اتری کہ پیغمبروں کا یہ کام نہیں بلکہ جو کوئی ایسا کام کرے کہ پہلے بانٹنے اور حصہ کرنے سے کچھ غنیمت کے مال سے لیوے چھپا کر تو قیامت کے دن سب میں رسوا ہوگا۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک رسی پرانی حصہ کرنے سے پہلے لے لی تھی۔ بعدہٗ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا۔ حضرت نے فرمایا کہ رکھ اسے تو قیامت کے دن اپنے ساتھ لے آئے گا۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اے کیا وہ شخص کہ تابعداری کرے خدائے تعالیٰ کی خوشی کی مانند اس کے ہے جو آئے ساتھ غصے خدائے تعالیٰ کے اپنے گناہ کے سبب اور جگہ اس گنہگار کی دوزخ ہے اور بری جگہ ہے دوزخ ان کے جا رہنے کی اور پیغمبر اور مومن جو ان سے خیانت ہرگز نہ ہووے۔

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ ان لوگوں کے یعنی پیغمبروں کے درجے بلند ہیں خدائے تعالیٰ کے پاس اور خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ فائدہ۔ یعنی نبی اور اور لوگ برابر نہیں ہیں کسی پیغمبر سے طمع کا کام نہیں ہوتا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ نصف بے شک النصف
خدائے تعالیٰ نے احسان کیا ایمان لانے والوں پر جبکہ پیدا کیا پیغمبر ان میں ان ہی کی قوم میں سے وہ سو پڑھتا ہے ان کے آگے آیتیں قرآن شریف کی اور پاک کرتا ہے ان کو شرک کی ناپاکی سے اور سکھاتا ہے ان کو قرآن اور سمجھ کی اور کام کی باتیں اور یہ لوگ تو پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے البتہ گمراہی میں تھے صریحًا جو بتوں کو پوجتے تھے اور حق و ناحق میں تفاوت نہ جانتے تھے۔

اَوَ لَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اے کیا جب پہنچی تم کو ایک مصیبت شکست یا مارے جانے کی اس پر کہ مقرر پہنچا چکے ہو تم اس کے دو برابر، سو کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہاں سے آئی جو ہم مسلمان ہیں اور پیغمبر ہم میں موجود ہے، کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ مصیبت تمہاری ہی طرف سے تم کو پہنچی ہے بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ فائدہ۔ یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافروں کو قتل کر چکے اور ستر کو قید کر لائے تھے اور اُحد کی لڑائی میں تمہارے ستر آدمی شہید ہوئے تو بد دل کیوں ہوتے ہو سو یہ بھی تمہارا ہی قصور جو بے حکمی کی تھی کہ اس ورتے پرسے لوٹنے کو دوڑے تھے یا بدر کے قیدیوں کو قتل نہ کیا مال لے کر چھوڑا۔

وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ اور جو کچھ کہ پہنچی مصیبت تم کو اس دن جو دو لشکر مقابل ہوئے کافروں اور مومنوں کے حکم خدائے تعالیٰ کے سے اور اس واسطے کہ تو معلوم کرے مومنوں کا ثابت رہنا اور تو معلوم کرے منافقوں کی دشمنی کو۔

وَ قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ اور کہا منافقوں کو آؤ لڑو خدائے تعالیٰ کی راہ میں مشرکوں سے ہمارے رفیق ہو کر یا دفع کرو ان کی شرارت کو جو وہ مدینہ کے لوگوں کو لوٹتے ہیں تب دیا یہ جواب منافقوں نے کہ اور۔

قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ کہا کہ اگر ہم لڑائی جانیں اور واقف ہوں لڑائی سے تو البتہ تمہارے ساتھ رہیں اس بات میں تین معنی نکلتے ہیں ایک یہ کہ جب لڑائی کا وقت ہوگا تو تمہارے رفیق ہوں گے ابھی لڑائی کہاں ہے۔ دوسرے معنی یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ لڑائی ہوگی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم قریش سے مل جائے گا۔ تیسرے معنی یہ کہ ہم لڑائی نہیں جانتے، یہ طعن ہے یعنی ہماری مصلحت اول نہ مانی تم نے تمہیں وقوف نہیں اور ہم خوب لڑائی کی باتیں جانتے ہیں تمہارے ساتھ نہیں رہتے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ منافق کفر کے اس دن بہت پاس ہیں جو طرف ایمان کے یعنی کافروں سے نزدیک ہیں جو ان کے رفیق ہوئیں مسلمانوں کی رفاقت سے اور یہ منافق۔

يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ۝ کہتے ہیں اپنے منہ سے جو نہیں ہے ان کے دلوں میں یعنی ظاہر میں کہتے تھے کہ لڑائی نہ ہوگی اور دل میں سمجھ رہے تھے کہ لڑائی ہوگی اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ یہ چھپاتے ہیں دشمنی اور فریب جو ان کے دلوں میں ہے

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَ قَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وہ لوگ ہیں

Marfat.com

منافق جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو یعنی منافقوں کو کہتے ہیں اور آپ بیٹھ رہے ہیں اپنے گھروں میں یہ کہتے ہیں کہ اگر ہماری بات مانتے جو مارے گئے ہیں اُحد کی لڑائی میں تو مارے نہ جاتے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان منافقوں کو کہ اب دور کرلو تم اور ہٹا دیجیو اپنے اوپر سے موت کو اگر تم سچے ہو اس بات میں یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہماری بات نہ ماننے سے مارے گئے تو تم اپنے تئیں موت سے بچا رکھیو جو بغیر اجل کوئی مرتا نہیں اور جب اجل آتی ہے تو کسی جگہ نہیں بچ سکتا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط اور نہ بوجھو اور نہ سمجھو ان لوگوں کو جو مارے گئے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں مُردے یعنی مُوئے نہیں ہیں۔

بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ لا بلکہ جیتے ہیں وہ خدائے تعالیٰ کے پاس روزی پاتے ہیں خوشی کرتے ہیں اس چیز سے جو دیا ہے ان کو خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ لا اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ اور خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو لوگ ابھی نہیں ملے ساتھ ان کے پہنچے ان کے سے جو امیدوار ہیں کہ جا پہنچیں گے ان میں اس واسطے کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ خوش وقت ہوتے ہیں خدائے تعالیٰ کی نعمت سے اور بخشش سے اور اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان لانے والوں کی۔ فائدہ۔ شہیدوں کے مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہوتی ہے جو اس زندگی میں کھاتے پیتے ہیں خوش رہتے ہیں جو اور مُردوں کو نہیں میسر ہوتی مگر قیامت کے بعد خوشی کا کھانا پینا ملے گا۔

فائدہ۔ جب جنگ اُحد تمام ہوئی اور قریش مکے کی طرف پھرے، ابوسفیان جو سردار مکے کے کافروں کا تھا پچھتایا پھر کر کہ ہم نے اتنے مسلمان ہلاک کیئے، پر ان کا کام پورا نہ کیا جو پھر قضیہ باقی نہ رہتا، اب پھر چلیے اور ان سب کو قتل کیجیے، ایک کو نہ چھوڑیے ان میں سے ایک نے کہا کہ اب پھر چلنا صلاح نہیں کس واسطے کہ مسلمان بہت قتل ہوئے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب مسلمان جھنجھلا رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ باقی جو مدینے میں ہیں جمع ہو کر آویں اور تم پر غالب ہوں تمہاری اب فتح ہوئی ہے پھر شکست ہو جائے تو خوب نہیں۔ ابوسفیان نے اس کی بات مانی اور مکہ کو گیا، پر ابوسفیان کے پھرنے کی مصلحت کی خبر مدینے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی اور یہ ہفتہ کے دن ساتویں تاریخ شوال کی مدینے میں آئے تھے اُسی دن سہ پہر کو حکم ہوا کہ فجر ہی کو سب وہی لوگ جو لڑائی میں حاضر تھے شہر سے باہر پھر نکلیں، اصحاب اس پر کہ سُست اور زخمی تھے حکم بجا لائے اور اپنے زخموں کو باندھ کر بغیر مرہم لگائے کمال دلیری اور بہادری سے باہر نکل کر حمرائے اسد میں خیمہ کیا، حق تعالیٰ نے ان کے حق میں یہ آیت بھیجی کہ۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ

مع ۲ عند المتقدمین لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ وہ لوگ جنہوں نے حکم مانا خدائے تعالیٰ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد اس کے جو پہنچ چکے تھے زخم ان کو لڑائی میں جو نیک ان سے اور پرہیزگار رہیں ان کے واسطے ثواب بڑا ہے فائدہ جب مسلمانوں کے پھر نکلنے کی خبر ابوسفیان کو پہنچی تو خوف آیا اور لڑائی سے ڈر کر مکے کی طرف کوچ کیا۔ پھر وہاں جا کر یہ چاہا کہ اپنے دبدبے اور بڑائی کی خبر مدینے میں بھیج کر مسلمانوں کو ڈرا دے، ایک شخص مکے سے مدینے کی طرف جاتا تھا اسے کچھ دے کر کہا کہ یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا کہ لشکر قریش کا بے نہایت جمع ہوا ہے اور تم سے لڑنے کی تیاری کی ہے ایسی کہ تمھیں ان کے مقابلے کی طاقت نہیں مسلمانوں نے یہ خبر سن کر کہا کہ حسبنا اللہ جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ع ۱۷ ۱۴ ۸ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ وہ حکم ماننے والے جن کو کہا لوگوں نے مکے سے آن کر کہ بیشک مکے کے لوگوں نے جمع کیا ہے سامان اور متفق ہوئے ہیں تمہارے لڑنے کو پھر ڈرو ان کے آنے سے جو تمھیں ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ یہ خبر سن کر پھر زیادہ ہوا ایمان ان لوگوں کا اور کہا کہ بس ہے ہمیں خدائے تعالیٰ اور کیا خوب کارساز ہے خدائے تعالیٰ۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ پھر چلے آئے مسلمان مقام حمراء الاسد سے کافروں کی راہ دیکھ کر خدائے تعالیٰ کے احسان اور فضل سے سوداگری کا نفع لے کر جو کچھ برائی نہ پہنچی ان کو سلامت پھرے بغیر لڑائی کے

Marfat.com

اور پیروی کی خدائے تعالےٰ کی خوشی کی اور حکم مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اور خدائے تعالےٰ صاحب ہے بڑے فضل کا اور احسان کرنے والا۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ
خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی مقرر یہ خبر شیطان ہی سے ہے جو
ڈراتا ہے اپنے دوستوں سے یعنی وہ خبر جو آئی ہے کہ قریش جمع ہو کر تم سے
لڑنے آتے ہیں وہ خبر شیطان کی تھی سو تم اے مسلمانو مت ڈرو ان سے اور ڈرو
مجھ سے اگر ہو تم ایمان لانے والے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ
يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تجھے فکرمند نہ کریں
وہ لوگ یعنی تو غمگین مت ہو ان لوگوں سے جو تلاش کرتے ہیں مددگاری میں کافروں
کی بیشک وہ لوگ کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں گے خدائے تعالیٰ کا یعنی مومنوں کا جو
خدائے تعالیٰ کے کام میں مصروف ہیں۔ چاہتا ہے خدائے تعالیٰ جو ان کو فائدہ ع ۱۸ ۹
نہ پہنچے آخرت میں نیکی سے اور ان کے واسطے بڑا عذاب ہے ہمیشہ دوزخ میں
رہیں گے سو وہ لوگ منافق ہیں جو ان کی صفت یہ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وہ لوگ جنھوں نے خریدا کفر ایمان کے بدلے، سو
ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکیں گے خدائے تعالیٰ کا اور واسطے ان لوگوں کے عذاب ہے
دکھ دینے والا آگ کا دوزخ میں۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ
اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور
نہ سمجھیں کافر وہ کہ ہم نے ڈھیل دی ان کو کچھ اس میں بھلائی ہے ان کے واسطے
ہم نے فرصت دی ہے ان کو کہ تو زیادہ کریں گناہ اور ان کے واسطے عذاب ہے وقف لازم
خوار کرنے والا۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى
يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ نہیں وہ کہ خدائے تعالیٰ جو چھوڑ دے مسلمانوں
کو اس چیز پر جس پر تم ہو اے منافقو! جب تک کہ جدا کرے خدائے تعالےٰ
ناپاک سے پاک کو یعنی منافقوں کو خالص مسلمانوں سے جدا اور ظاہر کرے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ
مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا

وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اور نہیں ہے ایسا خدائے تعالیٰ کہ تم کو خبردار
کرے غیب کی بات پر اور لیکن خدائے تعالیٰ چن لیتا ہے اپنے پیغمبروں میں سے
جس کو چاہتا ہے، پھر تم یقین لاؤ خدائے تعالیٰ پر اور اس کے پیغمبروں پر اور اگر
یقین درست لاؤ اور شرک اور نفاق سے بچتے رہو اور ڈرتے رہو تو پھر تمھارے
واسطے ثواب بہت بڑا ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ
خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اور نہ سمجھیں وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے جو دیا ہے ان کو خدائے
تعالےٰ نے اپنے فضل سے مال دنیا کا یعنی جو دولت مند کہ مال جمع کر رکھتے ہیں
تو یہ نہ سمجھیں کہ مال کا خرچ نہ کرنا بہتر ہے ان کے واسطے بلکہ برا ہے ان کے
واسطے جو طوق ہو کر پڑے گا ان کے گلے میں قیامت کے دن وہ مال جو بخیلی
کرتے تھے اس سے۔

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اور
خدائے تعالیٰ ہی وارث ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور خدائے تعالیٰ واقف ہے
ان کاموں سے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔ فائدہ۔ جو کوئی مالدار زکوٰۃ اور خیرات نہ
دیوے تو اس کا وہ سب مال قیامت کے دن اژدھا بن کر اسی کے گلے میں طوق
ہوگا اور اس کے منہ کو پکڑے گا اور خدائے تعالیٰ ہی وارث ہے آخر کو سب کے
مال کا یعنی تم سب چھوڑ کر مر جاؤ گے اور جو خیرات کرو گے تو تمھارے ساتھ
رہے گا ثواب اس کا۔ فائدہ۔ جب یہ آیت اقرضوا اللہ قرضاً حسناً نازل
ہوئی تو یہودیوں نے کہا کہ خدا محتاج ہے جو ہم سے قرض مانگتا ہے، تب
یہ آیت اتری۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ
اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ
نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ بے شک سنی بات خدائے تعالیٰ نے
ان لوگوں کی جنھوں نے کہا کہ خدائے تعالیٰ فقیر ہے اور ہم دولت مند ہیں سو
خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم لکھیں گے ان کی وہ بات جو کہی انھوں نے اور
مار ڈالا انھوں نے پیغمبروں کو ناحق اور ہم کہیں گے ان کو قیامت کے دن کہ
چکھو اب تم عذاب جلتی آگ کا۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝
یہ عذاب اس کا بدلہ ہے جو آگے بھیجا ہے تم نے ہاتھوں اپنے اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نہیں ظلم کرتا بندوں پر لیکن گنہگار اپنے کیے کا بدلہ پاویں گے اور سنا خدائے تعالیٰ نے

الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ط ان لوگوں کی بات کو جو کہا انھوں نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ نے قول کر بھیجا ہماری طرف یعنی حکم کیا ہم کو وہ کہ نہ یقین لاویں ہم کسی رسول پر جب تک لا دے ہمارے پاس ایک نیاز جسے کھا جاوے آگ۔ فائدہ۔ بنی اسرائیل پر قربانی کا کھانا حرام تھا اور یہ دستور تھا کہ جب کوئی قربانی کرتا تو اس قربانی کو میدان میں رکھ دیتا اور اس وقت کے نبی اور علماء اور سردار سب جمع ہو کر قربانی سے دور کھڑے ہو کر عاجزی اور مناجات جناب الٰہی میں کرتے جب تک کہ وہ قربانی قبول نہ ہوتی اور قبول ہونے کی نشانی یہ ہے کہ یکایک آسمان سے آگ آتی اور اس قربانی سے لپٹ کر سب جلا دیتی، سو یہودی کہتے تھے کہ توریت میں لکھا ہے کہ جس نبی کا یہ معجزہ ہو اس پر ایمان لائیو خدائے تعالیٰ ان کو الزام دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ کہہ یہودیوں کو کہ مقرر آئے پیغمبر کئی مجھ سے پہلے نشانیاں اور معجزے لے کر اور ساتھ اس معجزے کے بھی آئے جو تم کہتے ہو پھر کیوں ان کو تم نے مار ڈالا اگر تم سچے ہو تو یعنی حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کا تو یہ بھی معجزہ تھا کہ قربانی کو آگ کھا جاتی تھی پھر ان کو کیوں قتل کیا تم نے اگر سچ کہتے ہو تو بس یہ بہانے تمھارے سب جھوٹے ہیں اور سب پیغمبروں کو ایک ہی معجزہ کیا ضرور ہے ہر ایک نبی کے جدے جدے معجزے ہیں۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ پھر اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھٹلاویں تجھ کو تو ملول نہ ہو پھر مقرر جھٹلا چکے اور پیغمبروں کو پہلے تجھ سے جو وہ آئے تھے ساتھ معجزوں کے اور ورق نصیحت کے اور کتابوں روشن کے جس میں حلال اور حرام مفصل بیان کیا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ ہر ایک شخص چکھنے والا ہے موت کے مزے کا اور البتہ بدلہ دیا جاوے گا کاموں کا تم سب کو قیامت کے دن پھر جس کو ہٹا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا بہشت میں وہ مقرر اپنے مقصود سے ملا اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر جنس دغابازی کی اور دھوکے کی۔

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ق وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ط وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ اور البتہ آزمائے جاؤ گے تم مال سے اور جان سے اور البتہ سنو گے تم ان لوگوں سے جن کو کتاب ملی تم سے پہلے اور مشرکوں سے سنو گے باتیں بری اور طعنے بہت اور اگر صبر کرو گے اس آزمائش اور ان کی باتوں پر اور پرہیزگاری کرو گے تو پھر یہ کام مضبوطی ہے دین کی۔ فائدہ۔ جب مسلمان مکے سے اپنے گھر اور کنبہ چھوڑ کر مدینے میں آتے تھے تو مکے کے کافر ان کے مال اور زمین اور باغ کو ظلم سے چھین لیتے تھے اور جو کوئی مسلمان ہاتھ لگتا تو عذاب سے مار ڈالتے تھے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان مصیبتوں پر صبر کرو گے تو تمھارے حق میں اچھا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ط فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ۝ اور جب کہ لیا خدائے تعالیٰ نے قول ان لوگوں سے جن کو کتاب دی یعنی یہود اور نصاریٰ کو توریت اور انجیل میں حکم کیا کہ البتہ ظاہر اور بیان کریو صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو آخری زمانے کا پیغمبر ہے اور مت چھپائیو تعریف ان کی سو انھوں نے پھینک دیا اپنی پیٹھ کے پیچھے اپنے اقرار کو اور خرید کیا اس کے بدلے تھوڑا سا مول پھر کیا برا ہے وہ جو خرید کرتے ہیں۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُم بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مت بوجھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کاموں پر اور تعریف لوگوں سے چاہتے ہیں اپنے نہ کیے پر مت سمجھو ان کو کہ چھٹکارا پائے ہوئے ہیں عذاب سے اور ان کے واسطے عذاب دکھ دینے والا ہے۔ فائدہ۔ علماء یہود کے مسئلے غلط بنا کر رشوتیں لے کر کھاتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف چھپاتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ ہم کو پکڑ نہیں سکتا کوئی اور چاہتے تھے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب دیندار اور عالم ہیں بڑے۔

Marfat.com

ع ۱۹ ۱۰ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
اور خدائے تعالیٰ ہی کو ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ۚۙ مقرر آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور بدلنے میں رات و دن کے البتہ نشانیاں ہیں قدرت کی واسطے عقلمندوں کے سو عقلمند وہ لوگ ہیں[1]

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ جو لوگ یاد کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے کروٹ سے اور فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں اور عجز سے کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب کچھ عبث اور ناحق تو پاک ہے سب عیبوں سے اور نقصانوں سے پھر بچا ہم کو آگ کے عذاب سے اور کہتے ہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اے پروردگار ہمارے بے شک تو جس کو داخل کرے آگ میں پھر مقرر اس کو رسوا کیا تو نے اور نہیں کوئی گنہگاروں کا مددگار اور کہتے ہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ۚ اے پروردگار ہمارے مقرر ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا ہے طرف ایمان لانے کے وہ کہ ایمان لاؤ اپنے پروردگار پر پھر ایمان لائے ہم اے پروردگار ہمارے پھر بخش دے ہم کو گناہ ہمارے اور اتار ہم سے برائیاں ہماری اور موت دے ہم کو ساتھ نیک بخت لوگوں کے اور کہتے ہیں۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اے پروردگار ہمارے دے ہم کو وہ جو وعدہ کیا تو نے ہمارے واسطے اپنے پیغمبروں کے ساتھ اور مت رسوا کر ہم کو قیامت کے دن بیشک تو نہیں خلاف کرتا وعدے کو۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ پھر قبول کی ان کی دعا ان کے پروردگار نے وہ کہ میں ضائع نہ کروں گا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم میں سے مرد یا عورت کوئی کرے کچھ نیک کام تم آپس میں ایک ہو یعنی ثواب میں تفاوت نہیں مرد اور عورت کے عمل میں۔

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَيِّاٰتِھِمْ وَلَاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے وطن سے نکلے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے کافروں سے صرف دین کے واسطے اور مارے گئے البتہ اتاروں گا میں ان سے برائیاں انکی اور داخل کروں گا میں ان کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں، بدلہ ہے یہ خدائے تعالیٰ کے پاس سے اور خدائے تعالیٰ کے پاس بہت اچھا بدلہ ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ۭ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۣ قف ثُمَّ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ نہ بہکاوے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنا جانا اور پھرنا ان لوگوں کا جو کافر ہیں شہروں میں سوداگری کو، یہ فائدہ ہے تھوڑا سا دنیا کا جو جاتا رہے گا۔ پھر ٹھکانا ان کا دوزخ ہے اور بری جگہ ہے دوزخ رہنے کو ان کے۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْھَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ لیکن وہ لوگ جو ڈرتے رہے اپنے پروردگار کے عذاب سے ان کے واسطے باغ ہیں جو بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں، ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں مہمانی ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سے، سو بہت اچھا ہے وہ جو خدا کے پاس ہے نیک بختوں کے واسطے

وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْھِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اور البتہ کتاب والوں سے کوئی شخص ہے جو ایمان لاتا ہے خدائے تعالیٰ پر اور اس پر جو تم پر اترا ہے اے مسلمانو! یعنی قرآن اور ان پر اترا ہے یعنی توریت اور

[1] یعنی نبی سے معجزے مانگنا کیا ضرور جو بات وہ کہتا ہے یعنی توحید کی اس کی نشانیاں سارے عالم میں نمودار ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

انجیل، وہ شخص جیسے عبداللہ بن سلام اور یاراس کے یا نجاشی اور تابعدار اسکے اس پر ایمان لائے ہیں اور ڈرتے ہوئے رہتے ہیں خدائے تعالےٰ کے آگے خرید نہیں کرتے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ تھوڑا سا مول وہ جوان کے واسطے ہے بدلہ ان کے کاموں کا ان کے پروردگار کے پاس بے شک خدائے تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے سب سے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو کافروں کے دکھ دینے پر اور ثابت رہو میدان میں کافروں کے سامنے لڑنے کے وقت اور تیار اور درست رہو کافروں سے لڑائی کے واسطے خدائے تعالےٰ کی راہ میں اور ڈرتے رہو خدائے تعالےٰ سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو عذاب سے اور پہنچنے والے ہو اپنی مراد کو۔ ع ۱۱

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

سورۃ النسآء مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | مائۃ وسبعون اٰیۃ

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ اے لوگو! ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک شخص سے یعنی حضرت آدم سے اور پیدا کیا پہلے اسی ایک شخص سے اس کا جوڑا یعنی بی بی حوا کو ان کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور بکھیرا ان دونوں سے بہت مرد اور عورت کو یعنی بے نہایت خلقت پیدا کی، اور ڈرتے رہو اس خدائے تعالیٰ سے جس کی آپس میں قسمیں دیتے ہو اور واسطہ دیتے ہو اور اپنے ناتے داروں کا حق ادا کرو مہربانی سے بیشک خدائے تعالیٰ تم پر نگہبان ہے یعنی تمھارے کاموں سے اور باتوں سے واقف ہے۔

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ص وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ۝ اور دو تم یتیموں کو مال ان کا اور بدل نہ لو ناپاک مال پاک کے عوض اور مت کھاؤ مال یتیموں کا اپنے مال میں ملا کر بیشک یتیموں کا مال کھانا بہت بڑا گناہ ہے۔ فائدہ۔ جس لڑکے کا باپ مرجاوے اس کے وارثوں کو تقید ہے کہ اس کے مال کو احتیاط سے جدا اپنے مال سے رکھیں اور جب وہ لڑکا ہوش سنبھالے سب مال اسکے ورثہ کا اسے حوالے کردیں۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ج اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکوں کے مال میں تو پھر نکاح کر لو جو خوش آویں لڑکیاں دو دو تین تین چار چار جورویں کر لو۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ط ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ پھر اگر ڈرو کہ برابر ادا نہ کر سکو حق جوروؤں کا تو ایک ہی نکاح کرو یا لونڈی جو اپنا مال ہے۔ یہ بات یعنی ایک نکاح یا لونڈی کو حرم کرنا نزدیک ہے اس کے جو نہ پھرو گے انصاف سے اور ظلم نہ کرو گے حق تلفی سے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ط فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۝ اور دو تم عورتوں کو مہر ان کا، جیسے نکاح کیا ہے خوشی سے مہر دو پھر اگر عورتیں اپنی خوشی سے تم کو اپنے مہر میں سے کچھ چھوڑ دیویں تو پھر کھاؤ تم اسے مزے مزے سے۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اور مت دو بے عقلوں کو اپنا وہ مال جو بنایا خدائے تعالیٰ نے اس مال کو سبب تمھاری گزران کا اور کھلاؤ پہناؤ یتیموں کو اس مال سے اور کہو ان سے باتیں اچھی اور

ف۱ یعنی اگر جانو کہ یتیم لڑکی کو ہم نکاح کریں گے تو اس کا حق ادا نہ کریں گے کیونکہ اس کا حق مانگنے والا نہیں اور عورتیں بہت ہیں کچھ کمی نہیں ایک مرد کو دو بھی تین بھی چار بھی روا ہیں اس سے زیادہ جمع کرنا روا نہیں کیونکہ اتنے میں بھی انصاف کرنا مشکل ہے زیادہ میں کب ہو سکے گا سو اس قدر بی بی جب کرو کہ جانو انصاف سے رہو گے نہیں تو ایک ہی بس ہے یا اپنی لونڈی کفایت ہے جس کی کئی عورتیں ہوں تو واجب ہے کھانے پہننے میں اور دینے لینے میں برابر رکھے اور انکے پاس رہنے میں باری برابر باندھے اور اگر ایسا نہ کرے گا تو قیامت میں اس کا آدھا بدن گھسلتا چلے گا اور تقید فرمایا کہ عورت کا مہر خوشی سے ادا کرو، اگر وہ خوشی سے چھوڑ دے تو روا ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اور ملائم۔ فائدہ۔ یعنی لڑکوں بے سمجھوں کو ان کا مال نہ دو جب تک کہ انھیں بھلے برے کا ہوش نہ آوے تب تک انھیں کھلاؤ پہناؤ اور تسلی دو دلاسے سے کہ یہ مال سب تمھارا ہے تمھیں کو دیویں گے، ہم خیر خواہی کرتے ہیں تم سے۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ اور آزماؤ یتیموں کو جب تک کہ پہنچیں وہ نکاح کی عمر کو یعنی جوانی تک پھر اگر دیکھو ان میں ہشیاری اور سمجھ پھر ان کے حوالے کرو مال ان کا اور مت کھاؤ مال یتیموں کا زیادہ خرچ اور فضولی کرکے اور گھبرا کے کہ جو یتیم بڑے نہ ہوجائیں اور اپنا مال لے لیویں یعنی مال یتیموں کا بے نہایت نہ خرچ کرو اس ڈر سے کہ بڑے ہوجاویں گے تو اپنا مال ہم سے لے لیویں گے اور جو کوئی یتیم کے پالنے والوں سے اپنی جمعیت رکھتا ہو تو چاہیئے کہ بچتا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو پھر کھاوے یتیم کے مال سے موافق دستور کے جتنا ضرور ہو۔ پھر جب حوالے کرو یتیموں کو مال ان کا تب گواہ کرلو اس مال دینے کے وقت اور خدائے تعالیٰ بس ہے
ع ١٠ ١٢ حساب سمجھنے والا۔ فائدہ۔ یعنی یتیم کا مال اپنے خرچ میں نہ لاؤ اور اگر یتیم کا رکھنے والا محتاج ہو اس کی خدمت کے موافق درماہہ لیوے، جب کوئی مرے اور اس کا بیٹا یا بیٹی اور مال رہے تو پنچوں کے روبرو یتیم کا مال لکھ کر امانتدار کو سونپ دیویں۔ جب یتیم جوان ہشیار ہو اس لکھے کے موافق اس کا مال اس کے حوالے کردیں اور جو کچھ خرچ ہوا ہو وہ اس کو سمجھا دیویں اور دیتے وقت شاہدوں کو دکھا کر دیوے امانت دار۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ مردوں کو بھی حصہ ہے یعنی بیٹوں کو اگر بچے ہوں یا جوان اس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مریں اور ناتے داروں کو بھی حصہ ہے اور عورتوں کو بھی یعنی بیٹیوں کو بھی حصہ ہے اگر بے سمجھ ہوں یا ہشیار ہوں اس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مریں اور ناتے داروں کو بھی حصہ ہے اس مال سے تھوڑا ہو یا بہت ہو حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔ فائدہ۔ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے رسم تھی جو بیٹیوں کو مال میں ورثہ نہ ملتا تھا اب بیٹیوں کی بھی میراث مقرر ہوئی۔

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْھُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اور جب حاضر ہوں اور موجود ہوں ناتے دار ورثے کا مال بانٹنے کے وقت جن کو میراث نہیں پہنچتی اور یتیم اور محتاج اس وقت پاس روبرو ہوں تو پھر دو ان کو کچھ اس مال سے اور کہو ان سے بات ملائم اچھی طرح۔ فائدہ۔ جس وقت میراث بانٹیں اور برادری کے لوگ جمع ہوں تو جس کو حصہ نہیں پہنچتا اور ناتے دار ہے یا یتیم ہے یا محتاج ہے تو انھیں کچھ کھلا کر رخصت کرو اور بات کرو نرم زبان سے سخت نہ بولو ان سے۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِھِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْھِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اور چاہیئے کہ ڈریں وہ لوگ اس بات سے کہ اگر چھوڑ جائیں پیچھے اپنی اولاد عاجز کو تو خطرہ کھاویں ان پر یعنی اپنی اولاد پر دھیان کریں کہ ہمارے پیچھے ایسا ہی حال ان کا ہوگا پھر چاہیئے کہ ڈریں خدائے تعالیٰ سے اور کہیں بات محتاج اور یتیموں سے سیدھی اور اچھی تو ان کا دل نہ ٹوٹے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ بیشک وہ لوگ جو کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق سوائے اس کے نہیں جو وہ کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور جلدی سے وہ لوگ گھسیں گے آگ میں دوزخ کی۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَھَا النِّصْفُ ۭ حکم کرتا ہے خدائے تعالیٰ تم کو تمھاری اولاد کے کام میں جو میراث بانٹنے کا اندازہ فرماتا ہے کہ مرد کو حصہ ہے برابر دو عورت کے پھر اگر سب عورتیں ہی ہوئیں دو سے اوپر یعنی زیادہ دو سے ہوئیں پھر ان کو حصہ دو تہائیاں ہیں اس مال سے جو چھوڑ موا اور اگر ایک ہی بیٹی ہے تو پھر اسے آدھا حصہ ہے مردے کے سارے مال سے۔

وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ ۭ اور میت کے ماں اور باپ ہر ایک کو ان دو سے چھٹا حصہ ہے اس مال سے جو چھوڑ موا ہے۔ اگر میت کی

Marfat.com

اولاد ہووے تو اور اگر میت کی اولاد نہیں اور وارث ماں اور باپ ہی ہیں اس کے تو پھر اس کی ماں کو ہے تہائی حصہ اس مال سے جو چھوڑ مُوا پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ہے۔

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ بعد وصیت کے جو دلوا موا کسی کو یا قرض دینے کے بعد جو بچے اس کا چھٹا حصہ ماں کو پہنچے۔

اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے تم کو معلوم نہیں جو کون ان میں سے جلد پہنچے تمھارے کام میں اور کون فائدہ پہنچادے تم کو شتاب دنیا میں یا دین میں، حصہ مقرر ہوا خدائے تعالیٰ کی طرف سے، بیشک خدائے تعالیٰ خبردار ہے اور واقف ہے۔ مضبوط کام کرنے والا ہے۔ فائدہ۔ اس آیت میں دو میراث فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اور اگر اولاد میں کئی بیٹے اور بیٹیاں ہیں تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا اور اگر ایک بیٹی ہو تو آدھا مال اور اگر زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور اگر جو میت کی اولاد اور بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوویں تو ماں کو چھٹا حصہ اور اگر بھائی بہن اور اولاد نہیں تو تہائی ماں کا حصہ اور میت کا مال ؛ اول اس کے کفن اور دفن پر خرچ کیجیے پھر اس کا قرض ادا کیجیے پھر جو وصیت کر موا ہو ایک تہائی تک وہ دیجیے۔ بعد اس کے جو بچے اس میں وارثوں کو حصے ہیں اور ان حصوں میں عقل کو دخل نہیں حکم خدائے تعالیٰ کا ہے جو وہ سب سے بہت دانا ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اور تم کو اے مردو حصہ آدھا ہے اس مال سے جو چھوڑ مریں تمھاری عورتیں، اگر ان کے اولاد نہ ہو تو پھر اگر ان کے اولاد ہو تم سے یا اور خاوند سے پھر تمھارا چوتھائی حصہ ہے اس مال سے جو چھوڑ مریں بعد وصیت کے جو دلوا مریں یا قرض ادا کیے کے بعد۔

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اور عورتوں کا چوتھائی حصہ ہے جو تم چھوڑ مرو اے مردو اگر تمھاری اولاد نہ رہے پیچھے، پھر اگر تمھاری اولاد رہے پیچھے اس عورت سے یا کسی اور عورت سے تو جوروؤں کا حصہ آٹھواں ہے اس مال سے جو چھوڑ مرو تم پر بعد وصیت کے جو دلوا مرو تم یا قرض ادا کیے کے بعد۔ فائدہ۔ عورت کے مال سے مرد کو میراث آدھا مال پہنچتا ہے اگر اولاد نہ ہو عورت کی اسی طرح مرد کے مال سے عورت کو چوتھائی حصہ پہنچتا ہے، اگر مرد کو اولاد نہ ہو اور اگر مرد اولاد چھوڑ مرے کسی عورت سے تب عورت کو آٹھواں حصہ پہنچتا ہے خاوند کے مال سے، پر بعد وصیت کے جو دلوا مرا ہے یا قرض ادا کیے کے بعد جو بچے نقد، جنس، باغ، حویلی، گھوڑا، کسی طرح کا مال ہو اور مہر عورت کا میراث نہیں قرض میں داخل ہے۔

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ اور اگر ہووے وہ مرد جس کی میراث کا مال لیتے ہیں بن ماں باپ اور بن بیٹا بیٹی کا یا عورت ہو ایسی یعنی مرد یا عورت مرے ایسا کہ جو اس کے ماں باپ اور بیٹا بیٹی کوئی نہ ہو اور ہو اس کا ایک بھائی یا ایک بہن پھر ہر ایک کو اس کے بھائی بہن سے چھٹا حصہ پہنچے اس کے مال سے۔

فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ پھر اگر زیادہ ہوئیں اس کو ایک بھائی سے یا ایک بہن سے پھر وہ سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو دلوا مرے یا قرض ادا کیے کے بعد جبکہ مرنے والے نے نقصان نہ کیا ہو اور ورثہ داروں کا، یہ بیان کر دیا خدائے تعالیٰ نے اور خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے تحمل کرنے والا۔ فائدہ۔ یہاں میراث بھائی بہن کی فرمائی سو باپ اور بیٹے کے ہوتے کچھ میراث بھائی بہن کو نہیں پہنچتی، اگر باپ اور بیٹا نہ ہو تب بھائی بہن کو میراث پہنچے اگر سگے ایک ماں باپ سے ہوں، تو اگر سوتیلے بھائی بہن ہوں تو تیسرے حصے میں سب شریک ہیں اس میں مرد عورت برابر ہیں حصے میں تفاوت نہیں یہ بعد وصیت کے اور قرض دیئے کے بعد ہے اور فرمایا کہ وصیت اور دین اول ہے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو، نقصان کی دو طرح ہیں، ایک یہ کہ مرنے والا اپنے مال کی تہائی سے زیادہ کسی کو دلوا مُوا، تہائی تک جاری ہے زیادہ روا نہیں، دوسرے یہ کہ جس کو میراث کا حصہ ملے گا اس کو اپنی طرف سے رعایت کر کے کچھ زیادہ میراث سے دلوا مُوا۔ وہ بھی درست نہیں، اگر سب وارث راضی ہوں تو یہ دونوں وصیتیں قبول رکھیں، نہیں تو نہ رکھیں، یہ پانچ میراثیں جو فرمائیں یہ حصہ داروں کی ہیں اور سوائے ان کے اور طرح کے وارث

Marfat.com

ہیں جن کو عصبہ کہتے ہیں ان کو حصہ مقرر نہیں پر اگر عصبہ ہو اور حصہ دار نہ ہو، تو سب مال عصبہ لیوے اور جو دونوں ہوں تو حصہ داروں سے جو بچے وہ عصبہ لیوے اور جو کچھ نہ بچے تو نہ لیوے، اصل عصبہ تو وہ ہے جو مرد ہو عورت نہ ہو اور عورت واسطہ دار نہ ہو، اس کے چار درجے ہیں اولؔ درجے میں بیٹا اور پوتا اور دوسرےؔ درجے میں باپ اور دادا اور تیسرےؔ درجے میں بھائی اور بھتیجا اور چوتھےؔ درجے میں چچا اور چچا کا بیٹا یا پوتا، اگر کئی شخص ہوں تو جو مرنے والے سے نزدیک کا ناتا رکھتا ہو وہ مقدم ہے جیسے پوتے سے بیٹا اور بھتیجے سے بھائی نزدیک ہے پھر سوتیلے سے سگا نزدیک ہے۔ باقی اولادیں اور بھائیوں کے مرد کے ساتھ عورت بھی عصبہ داروں میں نہیں۔ فائدہ۔ اگر دو قسم کے وارث نہ ہوں تو تیسری قسم ذوی الارحام ہیں۔ یعنی ایسے ناتہ دار جن کو واسطہ عورت کا ہے اور حصہ دار نہیں جیسے نواسا اور نانا اور بھانجا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی اور ان کی اولاد ان کا حساب بھی عصبہ کا سا ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یہ حدیں باندھی ہوئی ہیں خدائے تعالیٰ کی اور جو کوئی حکم مانے خدائے تعالیٰ اور اس کے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داخل کرے گا خدائے تعالیٰ اس کو بہشتوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں اور یہ بہشت میں رہنا وہی ہے بڑی آرزو سے ملنا اور مقصود پانا۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا
خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدائے ع ۱۲
تعالیٰ کی اور پیغمبر کی اور بڑھ جائے خدائے تعالیٰ کی حدوں سے داخل کرے گا اسے خدائے تعالیٰ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہے گا اسی آگ میں اور اس کے واسطے ہے عذاب خوار کرنے والا۔

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ اور وہ عورتیں جو بدکاری کریں تمہاری نکاحیوں سے تو پھر شاہد لاؤ تم ان کی بدکاری پر چار مرد گواہ اپنی قوم سے یعنی مسلمان دیندار عاقل بالغ ہوویں چاروں۔ پھر جب چاروں مرد گواہی دیویں تو پھر ان عورتوں کو بند کر رکھو گھروں میں جب تک کہ مارے ان کو موت یعنی ملک الموت یا پیدا کرے اور بتا دے اور مقرر کرے خدائے تعالیٰ ان کے واسطے راہ جو قید سے خلاصی پاویں۔ فائدہ۔ یہ حکم زنا کا ہے جو فرمایا کہ چار مرد مسلمان نیک بخت شاہد چاہئیں اور یہاں حد زنا کی نہیں فرمائی وعدہ رکھا، سو وہ حد زنا کی سورۂ نور میں فرمائی ہے۔

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْھُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور وہ دو شخص جو آویں تم میں سے یعنی مسلمان مرد اور عورت برا کام کریں تو ستاؤ تم ان دونوں کو پھر اگر وہ دونوں توبہ کریں بدکاری سے اور سنوار دیں اپنا کام تو پھر ستانا موقوف کرو ان کا بے شک خدائے تعالیٰ مہربانی کرنے والا ہے توبہ کرنے والوں پر۔ یعنی ان کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَي اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِـيْمًا ۝ سوائے اس کے نہیں کوئی مقرر توبہ قبول کرنا خدائے تعالیٰ پر ہے لیکن واسطے ان لوگوں کے جو برا کام کرتے ہیں انجانی سے پھر جلد توبہ کرتے ہیں پھر ان لوگوں شتاب توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے خدائے تعالیٰ اور ہے خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّـيِّاٰتِ ۚ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْــٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَھُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِـــيْمًا ۝ اور توبہ قبول نہیں ان لوگوں کی جو کیے جاتے ہیں برے کام جب تک سامنے آوے ایسے کسی کو موت یعنی مرتے وقت تک بھی برے کام نہ چھوڑے اور کہے مرنے کے وقت کہ میں توبہ کرتا ہوں اب یہ توبہ قبول نہیں اور ان کی توبہ قبول نہیں جو مرتے ہیں کافر وہ لوگ ایسے ہیں جو تیار کیا ہے ہم نے ان کے واسطے عذاب دکھ دینے والا دوزخ کا۔ فائدہ۔ یعنی جب موت کا یقین ہو جائے اور امید زندگی کی نہ رہے۔ اس وقت کا توبہ کرنا کسی کا اور ایمان قبول نہیں اور اس سے پہلے قبول ہے۔ فائدہ۔ کہتے ہیں کہ پہلے اسلام سے یوں دستور تھا کہ جب کوئی مرتا تو اس کی عورت کو سوتیلا بیٹا ورثہ میں داخل کر لیتا یا بھائی مرنے والے کا یا اور کوئی وارث اس کی عورت کے سر پر چادر ڈال کر اپنے قبضے میں لیتا پھر چاہتا تو نکاح کر کے رکھتا یا بغیر نکاح اپنے گھر میں رکھتا اور کسی مرد سے

Marfat.com

نکاح کرا کر آدھا مہر اس کا لیتا یا اسے قید کر رکھتا ساری عمر اور اس کے مال کا وارث ہوتا مگر وہ رانڈ عورت اگر جو پہلے چادر ڈالنے سے اپنے کنبے میں جا بیٹھتی تو مرنے والے کے وارثوں کا اس پر دعوٰی نہ ہوتا پھر جب اسلام شروع ہوا تو اول وہی رسم تھی جب تک کہ ایک انصاری موا اور اس کی عورت کو اس کے سوتیلے بیٹے نے اپنے حصے میں لے کر ستانا شروع کیا اس واسطے کہ اسے مال جو خاوند کے ورثہ سے پہنچا ہے وہ اسے دیوے اس رانڈ عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا حال ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ جا گھر میں صبر کر کے بیٹھ جب تک کہ حکم الٰہی آوے اور کئی عورتیں مدینے میں جو ایسی ہی مصیبت میں گرفتار تھیں انھوں نے بھی فریاد کی تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم کو حلال اور روا نہیں وہ کہ میراث میں لے لو عورتوں کو زور سے اور نہ ان کو بند کرو اس واسطے کہ لے لو ان سے اس چیز سے جو دیا ہے تم نے ان کا مہر مگر وہ کہ کریں بے حیائی صریح اور گذران کرو عورتوں سے اچھی طرح سلوک سے پھر اگر وہ بری لگیں تم کو پھر شاید کوئی خو اور عادت ان کی تم کو خوش نہ آوے اور کرے خدائے تعالیٰ اس میں بہت خوبی یعنی اگر کوئی بات بری ہوگی تو البتہ کوئی بات بھلی بھی ہوگی۔

فائدہ۔ اگر کوئی شخص مرے اس کی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے مرنے والے کے بھائیوں کو روا نہیں جو زور اور زبردستی سے اپنے نکاح میں لیویں۔ یا اسے قید کر رکھیں اس واسطے کہ ناچار ہو کر کچھ خاوند کے ورثے سے جو اسے ہاتھ آیا پھیر دیوے مگر جو بدچلن چلے تو اسے روکنا چاہیئے۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○ اور اگر بدلہ چاہو تم ایک عورت کے عوض دوسری عورت کو یعنی چاہو کہ ایک جورو کو چھوڑ کر دوسری کرو اور پہلی عورت کو دے چکے ہو بہت سا مال اس کے مہر میں تو اس سے پھر نہ لو اس دیے ہوئے مال سے کچھ کیا لیا چاہتے ہو اس مال کو ناحق اور گناہ سے صریح۔

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ○ اور کس حجت سے اور کیونکر تم لے سکتے ہو اس مال کو اور پہنچ چکا تم میں سے کوئی کسی عورت کی طرف یعنی جورو خاوند مل چکے اور صحبت کر چکے سارا مہر دینا واجب ہو چکا اور لے چکے تم سے اے مردو! نکاح کے وقت قول مضبوط۔ فائدہ۔ جب تک مرد نے نکاح کر کے صحبت نہیں کی تو آدھا مہر دینا آتا ہے، اگر طلاق دیوے اور اگر صحبت کر چکا تو سارا مہر مرد پر دینا لازم ہوا بغیر عورت کے بخشے نہیں چھٹتا اور قول مضبوط یہ کہ حکم شرع کے سے عورت مرد کے قبضہ میں آچکی اور نہیں تو مرد اس کا مالک نہ تھا۔ اسلام سے پہلے احمق لوگ باپ کی نکاحی سے نکاح کر لیتے تھے سو خدائے تعالیٰ نے اس کام سے منع فرمایا کہ۔

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ
ع ۳ ۱۴ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ○ اور اپنے نکاح میں نہ لاؤ تم ان عورتوں کو جن عورتوں کو اپنے نکاح میں لائے تھے تمھارے باپ مگر وہ جو آگے ہو چکا پہلے اسلام سے۔ معاف کیا مقرر یہ کام بے حیائی بڑی ہے اور غضب کا کام ہے اور بہت برا چلن ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّھٰتُكُمْ حرام ہوئیں اے مسلمانو تم پر مائیں تمھاری اس میں نانی اور دادی داخل ماؤں کے ہیں۔

وَبَنٰتُكُمْ اور حرام ہوئیں بیٹیاں تمھاری تم پر اس میں داخل ہیں نواسی اور پوتی۔

وَاَخَوٰتُكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر بہنیں تمھاری خواہ باپ کی طرف سے ہوں خواہ ماں کی طرف سے سگی ہوں یا سوتیلی۔

وَعَمّٰتُكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر پھوپھیاں تمھاری یعنی باپ اور دادا کی بہن سگی اور سوتیلی۔

وَخٰلٰتُكُمْ اور حرام ہوئیں تم پر خالائیں تمھاری یعنی ماں اور نانی کی بہن۔

وَبَنٰتُ الْاَخِ اور حرام ہوئیں تم پر بیٹیاں بھائی کی یعنی بھائی کی بیٹی اور نواسی اور پوتی حرام ہوئیں۔

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور حرام ہوئیں تم پر بیٹیاں تمھاری بہن کی یعنی بہن کی بیٹی اور نواسی اور پوتی حرام ہوئیں

وَاُمَّھٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ۔ اور حرام ہوئیں تم پر وہ مائیں تمھاری جنھوں نے تم کو دودھ پلایا یعنی جس عورت کا دودھ پیا بچپن میں اس کا

Marfat.com

حکم بھی ماں ہی کا سا ہے جتنے ان کے ناتے حرام ہیں اتنے ہی اس کے بھی ناتے حرام ہیں۔

وَاَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَۃِ اور حرام ہیں تم پر دودھ کی بہنیں تمھاری یعنی جس سے دودھ شراکت ہے اس کا حکم بہن کا ہے۔

وَاُمَّھٰتُ نِسَآئِکُمْ اور حرام ہوئیں تم پر مائیں تمھاری نکاحیوں کی یعنی جورو کی ماں اور نانی دادی خالہ پھوپھی سگی حرام ہیں سب۔

وَرَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَآئِکُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِھِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِھِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اور حرام ہیں تم پر وہ بیٹیاں جن کو گود میں پالا تم نے اور وہ جنی ہوئی ہیں تمھاری جوروؤں کی جن سے تم نے صحبت کی ہے اور اگر تم نے ان نکاحیوں سے صحبت نہیں کی تو ان کی جنی ہوئی بیٹی سے نکاح درست ہے گناہ نہیں تم پر۔

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۙ اور حرام ہیں تم پر نکاحیاں تمھارے ان بیٹوں کی جو تمھاری پشت سے ہیں یعنی سگے بیٹے کی جورو حرام ہے اور لے پالک اور منہ بولے کی جورو سے بعد طلاق یا رانڈ ہونے کے نکاح مباح ہے وہ کسی طرح بیٹا نہیں ہے اور حرام ہے تم پر وہ کہ اکٹھے کرو دو بہنوں سے نکاح مگر وہ جو آگے ہو چکا اسلام سے پہلے وہ معاف ہوا بے شک خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے حکم ماننے والوں پر۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ

اَیْمَانُکُمْ کِتٰبَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ ج اور حرام ہیں تم پر عورتیں خاوند والیاں مگر وہ جن کو مالک ہو جائیں ہاتھ تمھارے یعنی دارالحرب کی بندی کی عورتیں اگر خاوند والی ہوں تو بھی حرام نہیں پر جب کہ دارالحرب سے باہر نکلیں اور ان کے خاوند ساتھ نہ آئیں تب مباح ہیں اور اگر ان کے خاوند بھی مسلمان ہو جائیں تو اپنی جورو لے لیویں، حکم ہوا ہے خدائے تعالیٰ کا تم پر اے مسلمانو اس طرح سے نکاح کے کام میں جو بیان ہوا۔

وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ ط اور حلال ہیں تم کو سب عورتیں سوائے ان عورتوں کے جو بیان ہو چکیں اوپر حلال اس طرح ہوئیں کہ چاہو اور طلب کرو یعنی نکاح میں اور مہر مقرر کرو تم اپنے مال سے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو فائدہ۔ جو عورتیں اوپر حرام فرمائیں ان کے سوائے سب حلال ہیں لیکن کئی شرطوں سے۔ اول[۱] یہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب وقبول درمیان میں آوے دوسرے[۲] یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر۔ تیسرے[۳] یہ کہ قید میں لانے کی طرح ہو مستی نکالنے کی غرض نہ ہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت اس مرد کی ہو جائے۔ مدت کی قید نہ ہو، بغیر مرد کے چھوڑے نہ چھوٹے اس آیت سے متعہ حرام ہوا۔ چوتھے[۴] یہ کہ گواہ کر لو کم سے کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت شاہد ایجاب وقبول کے وقت حاضر ہوں۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِہٖ مِنْھُنَّ فَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ فَرِیْضَۃً ط وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِہٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝ پھر جب کام میں لائے تم اور فائدہ مزہ پایا تم نے ان عورتوں نکاحیوں سے تو بھر دو تم حق مہر ان کا جو مقرر کیا ہے اور گناہ نہیں تم پر اس کام میں جو ٹھہرا لو تم آپس میں دونوں خوشی سے یعنی عورت اپنی خوشی سے کچھ مہر میں سے بخش دے یا مرد اپنی رضامندی سے مہر کے بدلے کچھ زیادہ دے دیوے مختار ہیں۔ بیشک خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے مضبوط کام کرنے والا۔ فائدہ۔ اگر عورت سے نکاح کر کے صحبت کی تو مہر سب پورا دینا آتا ہے کسی طرح عورت کے بخشے بغیر نہیں چھٹتا اور اگر صحبت نہیں کی اور چھوڑ دے تو آدھا مہر دینا آتا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ فَتَیٰتِکُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ج اور جو کوئی مقدور نہ پاوے تم میں سے بے جمعیتی سے جو نکاح میں لاوے بیبیاں مسلمان پھر کر لیوے ان میں سے جو ہاتھ کا مال ہے تمھاری لونڈیوں سے مسلمان کو اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے تمھارے ایمان کو آپس میں ایک دوسرے کے جو تم سب ایک ہو اسلام میں فائدہ۔ اگر کوئی مفلس کسی بی بی سے نکاح کرنے کی قدرت نہ رکھتا اور بغیر عورت کے نہ رہ سکے اور حرام سے ڈرے تو کسی کی مسلمان لونڈی کی تلاش کرے۔

فَانْکِحُوْھُنَّ بِاِذْنِ اَھْلِھِنَّ وَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ج پھر نکاح کرو لونڈیوں سے ان کے مالکوں کی رخصت اور رضامندی سے اور دو تم لونڈیوں کا مہر

Marfat.com

نکاح کر کے موافق دستور کے خوشی سے قید میں آنے والیاں ہوئیں نہ مستی نکالنے والیاں اور نہ چھپے یاریاں کرنے والیاں ہوئیں۔ فائدہ۔ چھپی یاری سے منع فرمایا اور جس شخص کے نکاح میں ایک بی بی ہو تو اس کو کسی کی لونڈی سے نکاح حلال نہیں۔

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ پھر جبکہ وہ لونڈیاں نکاح کر کے قید میں آچکیں تو پھر اگر آئیں برا کام کرنے کو یعنی بدکاری کریں تو پھر ان لونڈیوں پر آدھا عذاب ہے بیبیوں سے۔ فائدہ۔ اگر آزاد مرد یا عورت نکاح کر کے مزہ لے چکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہووے اور بغیر نکاح کیے زنا کرے تو سو کوڑے اسے ماریں اور لونڈی غلام کو نکاح کیے پر بھی پچاس کوڑے ہیں زیادہ نہیں۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؏ یہ حکم لونڈی سے نکاح کرنا اس کے واسطے ہے جو ڈرے محنت اور مشقت میں پڑنے سے اور اگر صبر کرو یعنی نکاح لونڈیوں سے نہ کرو تو بہت اچھا ہے تمھارے واسطے اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے صبر کرنے والوں پر۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ چاہتا ہے خدائے تعالیٰ جو بیان کرے تمھارے واسطے حکم حلال اور حرام کا اور راہ دکھائے تم کو ان لوگوں کی جو تم سے پہلے تھے جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام اور خاص امت ان کی اور معاف کرے تم کو اور ہلکا کرے احکام تم پر اور بخشے خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے مضبوط کام کرنے والا۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ اور خدائے تعالیٰ چاہتا ہے وہ کہ توبہ بخشے تم پر اور چاہتے ہیں وہ لوگ جو تابعداری کرتے ہیں اپنے جی کی خوشی کی کہ تم مڑ جاؤ سیدھی راہ اسلام کی سے مڑ جانا بہت دور کا یعنی بری صحبت میں ہو کر لوگ شرع کی بات سے دل پھیر کر برے کام پر دوڑتے ہیں

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ چاہتا ہے خدائے تعالیٰ وہ کہ ہلکا کرے تم سے حکم نکاح کا اور حلال حرام کو بیان کرے اور پیدا ہوا ہے آدمی کمزور بے قوت یعنی شریعت میں کسی چیز کی تنگی نہیں جو کوئی حلال چھوڑ کر حرام پر دوڑے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق جھوٹے بول کے یا دغا بازی سے یا چوری سے مگر وہ کہ سوداگری کرو تم رضامندی سے آپس میں اور مت خون کرو آپس میں یعنی ایک کو ایک مار نہ ڈالو اپنے جی کی خوشی کے واسطے بیشک خدائے تعالیٰ تم پر مہربانی کرنے والا ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اور جو کوئی کرے ایسا کام یعنی کسی کا مال ناحق کھاوے یا قتل کرے کسی کو بے جہت ستم سے اور ظلم سے تو ہم اس کو ڈال دیں گے آگ میں دوزخ کی اور یہ آگ میں ڈالنا خدائے تعالیٰ پر آسان ہے۔ فائدہ۔ یعنی مغرور نہ ہو اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں دوزخ میں نہیں جانے کے خدائے تعالیٰ مالک و مختار ہے یہ آسان ہے اس کے آگے جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے۔ ع ۴ ۱

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ اگر کنارے رہو اور بچتے رہو اے مسلمانو! اور پرہیز کرو ان بڑے گناہوں سے جو منع ہوئے ہیں تم کو تو چھوڑ دیں گے ہم اور معاف کریں گے تم سے چھوٹے گناہ تمھارے اور داخل کریں گے ہم تم کو بڑی عزت کے مکان میں جو وہ بہشت ہے۔ فائدہ۔ کبیرہ گناہ یعنی بڑا گناہ وہ ہے جس پر صاف وعدہ دوزخ کا ہے قرآن میں یا غصہ خدائے تعالیٰ کا ہے اس پر یا حد مقرر فرمائی ہے اس پر اور چھوٹا گناہ وہ ہے جس سے منع فرمایا اور کچھ زیادہ نہ کہا۔ فائدہ۔ عورتوں نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ خدائے تعالیٰ ہر جگہ مردوں پر حکم فرماتا ہے عورتوں کا ذکر نہیں کرتا اور میراث میں مرد کو دوہرا حصہ ٹھہرایا ہے خدائے تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ آیت بھیجی۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ اور آرزو اور ہوس مت کرو جس چیز میں بڑائی دی ہے خدائے تعالیٰ نے

Marfat.com

ایک کو دوسرے پر یعنی مردوں کو عورتوں پر۔ مردوں کا حصہ مقرر ہے ثواب کا جیسے کچھ وہ کام کرتے ہیں اور عورتوں کا حصہ مقرر ہے ثواب کا جیسے کچھ یہ کام کرتی ہیں اور مانگو خدائے تعالیٰ سے فضل اور مہر اس کی بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز سے خبردار ہے اور واقف ہے کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝ اور ہر ایک کے واسطے اے مسلمانو تم میں سے مقرر کردیئے ہیں وارث اس مال کے جو چھوڑ مریں ماں باپ اور کنبے والے اور وہ لوگ جن سے قول قسم باندھا ہے تم نے دو تم ان کو حصہ ان کا بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہے اور تمہارے سب قول اور قسم سے واقف ہے۔ فائدہ۔ بہت لوگ ایسے مسلمان تھے جو آپ مسلمان ہوئے تھے اور سب کنبہ ان کا کافر تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا تھا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے پھر جب ان کے کنبے کے لوگ بھی مسلمان ہوئے تب یہ آیت اتری کہ میراث کنبے اور ناتے داروں کو ہی ملتی ہے اور منہ بولے قول کے بھائیوں سے زندگی ہی میں سلوک ہے یا مرتے ہی وقت کچھ وصیت کر مرے اور بعد مرنے کے ورثے میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ فائدہ۔ ایک صحابیہ عورت نے اپنے خاوند کی نافرمانی بہت کی۔ آخر کو مرد نے ایک طمانچہ مارا۔ عورت نے اپنے باپ سے فریاد کی۔ عورت کے باپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آن کر احوال ظاہر کیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند سے بدلہ لیوے اتنے میں یہ آیت اتری کہ۔

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس واسطے کہ بڑائی دی خدائے تعالیٰ نے ایک کو ایک پر یعنی مرد کو عورت پر اور اس واسطے کہ خرچ کرتے ہیں مرد عورتوں پر اپنا مال مہر کے دین میں اور ہمیشہ کی خوراک اور پوشاک میں۔

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ پھر نیک بخت عورتیں حکم ماننے والیاں نگہبانی کرنے والیاں خاوند کے مال کی پیٹھ پیچھے ساتھ اس کے جو نگہبانی کی خدائے تعالیٰ نے اور وہ عورتیں جن کی بدخوئی کا اندیشہ ہو تم کو، پھر سمجھاؤ ان کو جو بدخوئی نہ چھوڑیں اگر نہ مانیں تو پھر جدا ہو ان کے ساتھ سونے سے لیکن اسی گھر میں جو اس پر بھی نہ مانیں تو مارو ان کو پر نہ ایسا جو نشان رہے یا ہڈی ٹوٹے۔

فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ۝ پھر اگر عورتیں تمہاری فرمانبرداری کریں اور کہا مانیں تو مت تلاش کرو ان پر بری راہ ستانے کی بیشک خدائے تعالیٰ ہے سب سے بلند بزرگوار، تم سب اس سے ڈرتے رہو۔

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ۝ اور اگر ڈرو تم اے مسلمانو اور معلوم کرو کہ عورت خاوند آپس میں برخلاف ہیں اور ضد رکھتے ہیں تو پھر کھڑا کرو ایک منصف مرد کے لوگوں سے اور ایک منصف عورت کی طرف والوں سے جو چاہیں یہ دونوں منصف کہ صلح کروا دیں عورت خاوند میں تو موافقت کرے گا خدائے تعالیٰ ان دونوں عورت خاوند میں بے شک خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے سب چیز سے۔

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝ اور بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی اور شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی کرو اور اپنے نزدیک کے کنبے والوں سے نیکی کرو اور یتیموں اور فقیروں سے نیکی کرو اور ہمسایوں نزدیکوں سے اور ہمسایہ غیر سے اور پاس کے بیٹھنے والے دوست سے نیکی کرو اور راہ کے مسافر سے نیکی کرو اور لونڈی غلام سے جو تمہارے تابعدار ہیں ان سے نیکی کرو بیشک خدائے تعالیٰ بیزار ہے اور دوست نہیں رکھتا اس کو جو ہووے خود پسند اترانے والا اپنی بڑائی اور شیخی کرنیوالا۔

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ وہ لوگ جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں نہیں دیتے محتاجوں کو اور منع کرتے ہیں لوگوں کو کہ خیرات نہ دو اور چھپاتے ہیں لوگوں سے اپنا مال جو خدائے تعالیٰ نے دیا ہے ان کو اپنے فضل سے اور تیار کر رکھا ہے ہم نے کافروں کے واسطے

Marfat.com

عذاب خوار کرنے والا رسوا کرنے والا۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝ اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں مال اپنا لوگوں کے دکھانے کو اور ایمان نہیں لاتے خدائے تعالیٰ پر اور نہ قیامت کے دن پر یعنی خدائے تعالےٰ کو وحدہٗ لاشریک نہیں جانتے اور قیامت کے آنے کو یقین نہیں جانتے اور جس شخص کا شیطان ہووے رفیق یار پاس بیٹھنے والا پس بہت برا ہے وہ رفیق

فائدہ۔ یعنی جیسے بخیلی کرنا اور خدائے تعالیٰ کی راہ میں نہ دینا برا ہے ویسا ہی لوگوں کے دکھانے کو دینا بُرا ہے اور خیرات کرنا ان لوگوں کا اچھا ہے جن کا ذکر اوپر ہوا اور نیت بھی کرے خیرات کرنے میں کہ آخرت میں اس کا بدلہ ملیگا اور دنیا میں کسی طرح کا عوض نہ چاہے۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝ اور کس چیز کا نقصان ہوتا ان کافروں پر اگر ایمان لاتے خدائے تعالیٰ پر جو وحدہٗ لاشریک جانتے اور یقین مانتے قیامت کے آنے کو اور دیتے محتاجوں کو اس مال میں سے جو دیا ہے ان کو خدائے تعالیٰ نے اور ہے خدائے تعالیٰ ان کے کاموں اور باتوں سے واقف کچھ چھپا ہوا نہیں اس سے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ بیشک خدائے تعالیٰ نہیں کھوتا اور ضائع نہیں کرتا کسی کا حق ذرہ بھر بھی جو حق تلف کرنا ظلم ہے اور اگر ہووے نیکی کسی کی تو دونا کر دیتا ہے ثواب اس کا اور دیتا ہے اپنے پاس سے زیادہ اس کو ثواب اپنے فضل سے بڑی بخشش اور ثواب۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝ؕ پھر کیا حال ہوگا کافروں اور ظالموں کا جبکہ لاویں گے ہم اور بلوا دیں گے ہم ہر قوم اور ہر امت سے ایک شاہد ان کا احوال کہنے والا اور لاویں گے ہم تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت اس قوم پر جو تیری امت ہے گواہی دینے والا اور ان کا احوال کہنے والا۔ فائدہ قیامت کے دن ہر وقت کی امت کے پیغمبر کو بلوا کر اس امت کا احوال پوچھیں گے جو کون ایمان لایا اور کون ایمان نہ لایا۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝ؑ اس دن آرزو کریں گے کافر اور حکم نہ ماننے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کہ برابر ہو جاویں زمین کے اور نہ چھپا سکیں گے خدائے تعالیٰ کے آگے کچھ بات سب ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔ فائدہ۔ یعنی منکر قیامت کے دن چاہیں گے کہ ہم خاک ہو جائیں تو کیا اچھا ہو۔ یعنی کہ ہم اب پیدا نہ ہوتے مٹی میں مل کر نیست و نابود ہو جاتے۔

ربع

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نزدیک نہ ہو تم نماز کے اس وقت کہ جو تم نشے میں ہو مست جہاں تک کہ جانو تم جو کچھ کہ کہو تم یعنی ہوش آوے تم کو اپنی بات سمجھنے کا یعنی نشے میں جو منہ سے نکلے اور خبر نہ ہو جو کیا کہا تو کیا جانے جو نماز میں کیا پڑھا۔ جب ہوش آئے تب نماز پڑھو اور نماز کے نزدیک نہ ہو جبکہ تم کو غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلنے کے وقت مسافری میں جب تک کہ تم غسل کرو۔ فائدہ۔ یہ حکم جب تک تھا کہ شراب کا پینا حرام نہ ہوا تھا کہ نشے میں نماز نہ پڑھو اور اب یہ حکم ہے کہ اگر بہت نیند سے یا بیماری سے ایسا حال ہو جو اپنے منہ سے بات نکلنے کی خبر نہ ہو جو کیا کہا اس وقت کی نماز درست نہیں جب ہوش آوے تو پھر قضا پڑھے۔ غسل کی حاجت ہو تو بغیر نہائے نماز درست نہیں لیکن۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ اور اگر ہو تم بیمار یا مسافری میں راہ چلتے یا آیا کوئی تم میں سے جا ضرور پھر کر یا پیشاب کر کے یا عورت کے بدن سے بدن لگا ہو پھر ایسی حالتوں میں نہ پاؤ پانی کو تو پھر قصد کرو پاک زمین کا یا ستھری خاک کا پھر وہ خاک ملو منہ اپنوں کو اور اپنے ہاتھوں کو بے شک خدائے تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ فائدہ۔ اس آیت میں تیمم کا ذکر ہے۔ فرمایا کہ تیمم اس وقت روا ہے کہ جب پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو سو طہارت دو قسم کی فرمائی ہے ایک یہ کہ جا ضرور یا پیشاب کر کے آیا وضو کی حاجت ہے دوسرے یہ کہ عورت سے ملا اور غسل کی حاجت ہے اور عذر پانی کا تین طرح سے فرمایا ایک تو یہ کہ مسافر ہے اور پانی موجود نہیں، دوسرے یہ کہ پانی تھوڑا ہے پینے کو رکھا ہے اور دور تک پانی نہیں، وضو کرے تو پیاس سے ہلاک ہو، تیسرے یہ کہ پانی ہے لیکن

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بیماری کے سبب خطرہ ہے کہ اگر پانی لگے تو مرض زیادہ ہو ان تین حال میں تیمم کرے اس طرح کہ زمین پاک پر دونوں ہاتھ مار کر اپنے منہ پر پھیرے اچھی طرح پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اپنے ہاتھوں کو ملے کہنیوں تک۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے ان کی طرف جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا توریت یا انجیل وہ خرید کرتے ہیں گمراہی کو اور چاہتے ہیں کہ تم بھی اے مسلمانو بہکو راہ سیدھی اسلام کی سے اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور بس ہے خدائے تعالیٰ دوست حمایتی اور بس ہے خدائے تعالیٰ مددگار تمہارے دشمنوں پر۔ فائدہ۔ یہود اور نصاریٰ کو کتاب سے یہ حصہ ملا کہ صفت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معلوم کی سو وہ یہ گمراہی خریدتے ہیں کہ دنیا کی عزت اور رشوت کے واسطے چھپاتے ہیں اور منکر ہوتے ہیں جان کر حسد سے اور چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی دین سے پھر کر گمراہ ہو جائیں۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ بعضے لوگ یہودیوں میں سے پھیرتے ہیں باتوں کو اس کے ٹھکانے سے اور کہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سنی ہم نے بات تمہاری اور نہ مانی ہم نے اور سن جو نہ سنایا جائیو اور راعنا کہتے موڑ کر اپنی زبان کو اور عیب کرتے ہیں دین اسلام میں۔ فائدہ۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو یہودیوں سے بات کرتے تو جواب میں کہتے کہ سنا ہم نے یعنی قبول کیا ہم نے لیکن آہستہ کہتے کہ نہ مانا ہم نے یعنی کان سے سنا دل سے نہ سنا۔ اور یہودی کہتے کہ سن نہ سنایا جائیو۔ ظاہر میں یہ لفظ دعا ہے یعنی کہ تو ہمیشہ غالب رہیو کوئی تجھ کو بری بات نہ سنا سکے اور دل میں نیت یہ رکھتے کہ تو بہرا ہو جائیو اور راعنا کہتے یعنی مہر سے ہم کو دیکھ اور زبان کو پھیر کر راعینا کہتے یعنی تو چرواہا ہے ہمارا اور عیب کرتے دین میں کہ جس دین کا پیغمبر چرواہا ہووے وہ کیا دین ہے اور جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور کتنے ہی پیغمبروں نے چرواہی کی اور دوسرا عیب کہتے تھے کہ اگر یہ شخص پیغمبر ہوتا تو ہمارا فریب معلوم کرتا۔ سو خدائے تعالیٰ نے انھیں جواب دیا۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور اگر وہ کہ یہود کہتے کہ سنا ہم نے اور حکم مانا ہم نے اور قبول کیا اور سن ہماری بات اور دیکھ مہر سے ہماری طرف البتہ یہ بات بہتر تھی ان کے حق میں اور درست اور سیدھی تھی لیکن لعنت کی ان کو خدائے تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب سو یہودی ایمان نہیں لائے مگر تھوڑے سے یعنی کئی شخص ایمان لائے ہیں اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ اے وہ لوگو جو دی ہے تمہیں کتاب یعنی توریت، ایمان لاؤ اور سچ جانو اسے جو اتارا ہے ہم نے یعنی قرآن پر ایمان لاؤ جو سچا بتاتا ہے اس کو جو تمہارے پاس ہے یعنی توریت کے موافق ہیں حکم اس قرآن کے اصل دین میں ایمان لاؤ پہلے اس سے جو مٹا ڈالیں ہم ان صورتوں کو پھر الٹ دیں ہم ان صورتوں کو پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ہم یعنی نکال دیں اپنی رحمت سے ان صورتوں کو جیسے کہ نکال دیا اور لعنت کیا رحمت سے ہفتہ کے دن والوں کو اور حکم خدائے تعالیٰ کا مقرر ہونے والا ہے۔ فائدہ۔ یعنی ایمان لاؤ پہلے عذاب کے آنے سے جو صورت انسان کی بدل کر حیوان کی شکل بن جائے جیسے یہودیوں میں اصحاب سبت کی صورتیں بندر اور سور کی بن گئی تھیں قصہ اصحاب سبت کا سورۂ اعراف میں آئے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ بے شک خدائے تعالیٰ نہیں بخشتا وہ کہ اس کا شریک پکڑے کسی چیز کو، اور بخشے گا اس کے سوائے جو گناہ ہو پر جس کو چاہے بخشے اور جس نے ٹھیرایا شریک کسی چیز کو خدائے تعالیٰ کے ساتھ پھر مقرر باندھا بڑا جھوٹ۔ فائدہ یہودی جو بچھڑے کو پوجتے تھے اور حضرت عزیرؑ کو ابن اللہ کہتے تھے۔ انھوں نے جب اس آیت کو سنا کہ شرک بڑا گناہ ہے ایسا کہ ہرگز نہ بخشا جائے گا کہنے لگے کہ ہم شرک نہیں کرتے بلکہ ہم خاص بندے ہیں خدائے تعالیٰ کے اور پیغمبر زادے ہیں اور پیغمبری ہماری ارث ہے۔ خدائے تعالیٰ کو یہ شیخی پسند نہ آئی یہ آیت بھیجی کہ۔

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو جو پاکیزہ کہتے ہیں اپنے آپ کو بلکہ خدائے تعالیٰ پاکیزہ اور ستھرا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور نہ ظلم ہوگا ان شیخی کرنے والوں پر ایک تاگے کے برابر بھی یعنی وہ اپنی شیخی کرنے کے عذاب میں آپ گرفتار بے نہایت ہوں گے ان پر عذاب ناحق نہ ہوگا ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ؑ دیکھ جو کیسا باندھتے ہیں خدائے تعالیٰ پر جھوٹ اور بس ہے جھوٹ باندھنے کا گناہ صریحًا ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کی طرف جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب (توریت) سے یعنی یہودیوں کو نہ دیکھا جو وہ یقین لاتے ہیں اور مانتے ہیں بتوں کو اور شیطان کو اور کہتے ہیں یہودی مکے کے کافروں کو کہ یہ مکے کے کافر زیادہ راہ پائے ہوئے ہیں مسلمانوں سے اور یہ بات اس حسد سے کہی جو پیغمبری اور سرداری دین کی ہمارے سوا اور کسی قوم میں کیوں ہووے ۔ سو خدائے تعالیٰ نے ان پر لعنت کی کہ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ؕ وہی لوگ ہیں جن کو دور کیا خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یعنی لعنت کی ان پر اور جس کو لعنت کرے خدائے تعالیٰ پھر نہ پاوے تو اس کا کوئی مددگار جو عذاب سے چھڑاوے ۔ فائدہ ۔ یہودی اپنے خیال میں جانتے تھے کہ سرداری دین کی اور پیغمبری ہماری ارث ہے اور ہم ہی کو لائق ہے اس سبب سے عرب کے رہنے والے پیغمبر کی متابعت سے غیرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر کو حکومت ہم ہی کو پہنچ رہے گی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝ؕ اے کیا کچھ ان کو حصہ ہے سلطنت میں یعنی ان کو کچھ حصہ نہیں اور کبھی حاکم ہوں تو نہ دیویں لوگوں کو ایک تل برابر بھی یعنی ایسے بخیل ہیں جو بادشاہت میں فقیر کو تل برابر بھی نہ دیویں ۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ یا حسد کرتے ہیں لوگوں کا اس واسطے کہ دیا ہے ان کو خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھر مقرر دیں ہم نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو کتابیں یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو توریت اور انجیل دی ، اور علم شریعتوں کا دیا ان کو اور دی ہم نے ان کو بڑی بادشاہت ۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝ پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اس پر کوئی ان میں سے ہٹ رہا اس سے اور بس ہے دوزخ کی بھڑکتی آگ کافروں کے عذاب کو

ع ۸/۴ فائدہ ۔ یعنی ہمیشہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے میں بزرگی دی ہے خدائے تعالیٰ نے اور اب بھی اسی کے گھرانے میں ہے جو کوئی قبول نہ کرے اسے اس کے واسطے دوزخ کی بھڑکتی آگ تیار ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ الربع بیشک ان لوگوں کو جو منکر ہوئے اور نہ مانا ہماری آیتوں کو جلد ڈالیں گے ہم ان کو آگ میں دوزخ کی ، پھر جب تک پک جاوے یا جل جاوے کھال ان کے بدن کی تو ہم ان کو بدل کریں گے اور کھال پہلی جلی ہوئی کے سوائے اس واسطے کہ تو چکھیں عذاب کو مقرر خدائے تعالیٰ زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں البتہ داخل کریں گے ہم ان کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ۔ ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں کبھی نہ نکلیں گے وہاں سے ان مومنوں کے واسطے ان باغوں میں عورتیں ہیں پاکیزہ ستھری اور داخل کریں گے ہم ان کو گہری چھاؤں میں جو سورج کی گرمی ہرگز وہاں نہ پہنچے گی ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ بیشک خدائے تعالیٰ فرماتا ہے تم کو اے مسلمانو کہ پہنچا دو امانتیں امانت والوں کو یعنی جس کی جو چیز امانت ہے اسی کو دو اس میں خیانت نہ کرو اور جب تم حکم کرو کسی جھگڑے یا

قضیے میں تو حکم کرو انصاف سے کسی کی طرفداری نہ کرو۔ خدائے تعالیٰ اچھی بات
کی نصیحت کرتا ہے تم کو اسے مانو تم بیشک خدائے تعالیٰ سننے والا ہے سب کھلی
اور چھپی بات کا اور دیکھنے والا ہے سب ظاہر اور پوشیدہ چیز کا اور کام کا
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی
الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ
الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ
وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۠ ۵۹ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو حکم مانو اور تابعداری کرو ع ٨ ٥
خدائے تعالیٰ کی اور تابعداری کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تابعداری کرو
اپنے وقت کے حاکم کی جو تم میں سے ہو اگر جھگڑو کسی بات میں دین کی تو اس
جھگڑے کو رجوع کرو خدائے تعالیٰ کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
طرف یعنی کلام اللہ اور حکم رسول کی طرف اگر ہو تم ایمان لانے والے خدائے
تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یہ بات بہت اچھی اور بہت بہتر ہے آخر کو
فائدہ۔ حاکم وقت بادشاہ یا صوبہ دار بادشاہ کی طرف سے یا قاضی جو کسی کام
پر مقرر ہو بادشاہ یا حاکم کی طرف سے ان کے حکم کا ماننا بھی ضرور ہے جب تک کہ
وہ خلاف حکم خدائے تعالیٰ کے اور رسول اللہ کے حکم نہ کرے اور اگر صریحاً خلاف
خدائے تعالیٰ اور رسول کے حکم کرے تو نہ مانے اگر دو مسلمان آپس میں جھگڑتے
ہوں ایک نے کہا کہ چلو شرع میں رجوع کریں، دوسرا کہنے لگا کہ میں شرع
نہیں سمجھتا یا کہے کہ شرع سے مجھے کام نہیں تو مقرر کافر ہوا۔
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ
وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ
وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖؕ وَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ
ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ۶۰ اے کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کی طرف جو دعویٰ کرتے
تھے کہ ایمان لائے ہیں وہ اس چیز پر جو اترا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن اور جو اترا ہے پہلے تجھ سے اور پیغمبروں پر جیسے توریت
اور انجیل یعنی جو لوگ کہ زبان سے کہتے ہیں کہ قرآن پر اور سب کتابوں پر اور
پیغمبروں پر ایمان لائے اس کہے پر چاہتے ہیں کہ قضیہ لے جاویں شیطان کی
طرف اور مقرر ہو چکا ہے حکم قرآن میں ان کو کہ اس شیطان کو نہ مانیں اور
چاہتا ہے وہ شیطان کہ گمراہ کرے ان کو اور بہکا کر دور ڈال دے سیدھی
راہ اسلام کی سے۔ فائدہ۔ ایک یہودی اور ایک منافق جو ظاہر میں مسلمان
تھا ایک معاملہ میں جھگڑنے لگے، یہودی نے کہا چل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس اور منافق نے کہا کہ چل کعب بن اشرف کے پاس جو یہودیوں کا
سردار تھا آخر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کیا۔ منافق جو جھوٹا تھا باہر نکل کر کہنے لگا
کہ چلو حضرت عمرؓ کے پاس جو یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے سے مدینے
میں جھگڑا فیصل کرتے تھے۔ منافق یہ سمجھ کر حضرت عمرؓ کے پاس قضیہ لایا کہ
مجھے مسلمان جان کر میری طرفداری کریں گے جب حضرت عمرؓ نے یہ جھگڑا سنا
اور یہودی نے کہہ دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جا چکے ہیں اور وہ مجھ
سچا کر چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے یہ بات تحقیق کر کے اس منافق کی گردن ماری اور
کہا کہ جو کوئی ایسے قاضی کے فیصلے کو نہ مانے اس کی سزا یہی ہے اس کے
وارث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور جا کر خون کا دعوےٰ کیا
اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم اس واسطے گئے تھے کہ صلح کروا دیں گے انھوں
نے قتل کیا تب یہ آیتیں اتریں اور حضرت عمرؓ کا لقب فاروق فرمایا۔
وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ
رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًاۚ ۶۱ اور جب ان
منافقوں کو کہے جھگڑے کے وقت کہ آؤ خدائے تعالیٰ کے حکم کی طرف جو اس نے
اتارا ہے اور اس کے بھیجے ہوئے کی طرف یعنی جو قرآن میں حکم ہے اور حضرت

عــه شان نزول اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ لکھا ہے کہ حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضؓ کو ایک سریہ پر حاکم کیا اور عمار بن یاسرؓ کو ان کے ساتھ بھیجا جس گروہ کی طرف خالدؓ عازم تھے وہ ان کی آمد سنکر بھاگ گیا ان میں ایک شخص جو مسلمان تھا عمارؓ کے پاس آیا اور بولا کہ میرے قبیلے کے لوگ تو بھاگ گئے ہیں میں ایمان کو پشت پناہ بنا کر اپنے گھر میں رہ گیا ہوں۔ اسلام میری دستگیری کرے تو میں رہوں ورنہ میں بھی بھاگوں اور اپنی راہ لوں، عمارؓ نے اسے امان دیدی اور وہ شخص انکے حکم کے موافق اپنے گھر میں رہا خالدؓ نے دوسرے ہی دن صبح کو لشکر کو حکم دیا کہ اس قبیلے کو لوٹ لو لشکر والوں نے سوا اس پناہ گیر کے اور کسی کو وہاں نہ پایا اسے قید کیا اور اس کے عیال اور اطفال کو خالدؓ کے پاس پکڑ لائے عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مسلمان ہے اور میرے حکم سے امان میں رہا ہے خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات ادب سے بعید معلوم ہوتی ہے کہ امیر لشکر کے ہوتے ہوئے بے اس کے مشورے اور بے اس کی اجازت کوئی کسی کو امان دیدے۔ خالدؓ اور عمارؓ میں گفتگو بڑھی اور حضرت سلطان الانبیاء کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر ہو کر صورتحال عرض کی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ کی امان برقرار رکھی اور منع کر دیا کہ حاکم کے سوا اور کوئی کسی کو امان نہ دے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فرمانبرداری کرو حاکموں کی یعنی لشکروں کے حکام کی۔ ۱۲

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے ہیں اسے مانو تو دیکھے تو اس وقت منافقوں کو جو اڑ رہتے ہیں اور بند ہو رہتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹک کر ان کا جی نہیں چاہتا جو مانیں یہ بات۔

فَكَيْفَ إِذَآ أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝ پھر کیا ہوا اور کیا کریں جب پہنچی ان کو مصیبت اس اٹک رہنے کی جو کرتے ہیں اپنے ہاتھوں پھر آویں مصیبت کے وقت تیرے پاس قسمیں کھاتے اللہ کی کہ ہم نہ چاہتے تھے سوائے بھلائی کے اور موافقت کے۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِيٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيغًا ۝ وہ وہ لوگ منافق وہ ہیں کہ خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے بدی نفاق کی پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی بات سے تغافل کر اور نصیحت کر ان کو اور کہہ ان سے ان کے حق میں بات بڑی اور ان کے فائدے کی۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ اور نہ بھیجا ہم نے کوئی رسول اپنے بندوں کی طرف مگر اسی واسطے کہ اس کا حکم مانیں خدائے تعالیٰ کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ جس وقت کہ برا کیا تھا اپنا آپ انھوں نے اس وقت آتے تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بخشواتے خدائے تعالیٰ سے اور بخشواتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو تو البتہ خدائے تعالیٰ کو پاتے توبہ قبول کرنے والا مہربان گناہ معاف کرنے والا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ پھر نہیں ہے دراصل ان کا ایمان قسم ہے تیرے پروردگار کی، جو ایمان ان کا نہ ہوگا مضبوط جب تک کہ تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منصف نہ جانیں گے اس قضیے میں جو قضیہ اٹھے ان کے آپس میں اور تو حکم کرے تو پھر نہ پاویں اپنے جی میں شک اور خفگی تیرے انصاف کرنے میں اور قبول رکھیں اور مانیں تیرے حکم کو جی کی خوشی سے، تب دراصل مؤمن ہوویں۔

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ اور اگر ہم حکم کرتے ان لوگوں پر وہ کہ قتل کرو اپنے تئیں آپ یا نکل جاؤ اپنا وطن اور گھر چھوڑ کر تو نہ کرتے یہ فرمانبرداری مگر تھوڑے ان میں سے حکم بجا لاتے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِۦ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ اور اگر یہ لوگ جو ظاہر میں ایمان لائے ہیں کرتے جو کچھ کہ ان کو نصیحت ہوتی ہے تو ان کے حق میں البتہ اچھا ہوتا اور زیادہ ثابت ہوتے دین و ایمان میں۔ فائدہ۔ یعنی جانوں کا مالک خدائے تعالیٰ ہے اس کے حکم سے جان تک دریغ نہ کیا چاہیے اگر خدائے تعالیٰ ویسا حکم کرتا تو یہ منافق کب بجا لا سکتے اور یہ حکم نصیحت کی ہے اگر بجا لائیں تو ان کے حق میں بہت اچھا ہے جو نفاق سے نکلیں خالص مسلمان ہو جائیں پر سمجھتے نہیں۔

وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّآ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ اور جب کہ یہ منافق نصیحت مانتے تو البتہ دیتے ہم ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب اور مقرر راہ دکھاتے ہم ان کو سیدھی بہشت میں پہنچنے کی۔

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰٓئِكَ رَفِيقًا ۝ اور جو کوئی حکم مانے خدائے تعالیٰ کا اور اس کے بھیجے ہوئے کا پھر وہ لوگ ساتھ ان کے ہیں جن پر نعمت دی ہے خدائے تعالیٰ نے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور نیک بختوں سے اور کیا اچھے لوگ ہیں یہ رفیق بہت اچھی ہے ان کی صحبت۔ فائدہ۔ پیغمبر وہ ہیں جن پر فرشتہ پیغام لاتا ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سے اور صدیق وہ ہیں کہ جو پیغام خدائے تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کو آوے ان کے جی میں آپ ہی وہ بات اچھی لگے اور شہید وہ ہیں جن کو پیغمبر کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اس حکم پر جان نثار کرتے ہیں اور نیک بخت وہ ہیں جن کا مزاج نیکی ہی پر پیدا ہوا ہے اور سوائے ان کے اور لوگ جو ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتے ہیں وہ بھی ان ہی کے شمار میں آویں گے۔

ع ۹ ۱۱ ۶ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝ یہ بزرگی اور فضل خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا۔ فائدہ۔ اب یہاں سے آگے مذکور لڑائی کا ہے کافروں سے۔

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا

Marfat.com

جَمِيۡعًا ۞ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو اپنے ہتھیار اور خبردار رہو پھر باہر نکلو دشمنوں سے لڑنے کو جُدے جُدے جتھے ہر طرف یا جاؤ سب مل کر اکٹھے کافروں سے لڑنے کو۔

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ شَهِيۡدًا ۞ اور البتہ تم میں سے ایسا ہے کوئی جو دیر لگاتا ہے اور ڈھیل کرتا ہے باہر نکلنے میں لڑنے کو پھر اگر پہنچے تم کو اے مسلمانو مصیبت شکست کی تو کہے وہ ڈھیل کرنے والا کہ مقرر خدائے تعالیٰ نے فضل کیا مجھ پر جو میں نہ تھا ان کے ساتھ لڑائی میں حاضر۔

وَلَئِنۡ اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوۡلَنَّ كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا ع
عَظِيۡمًا ۞ اور اگر پہنچے تم کو اے مسلمانو نیکی اور فضل خدائے تعالیٰ کی طرف سے جیسے فتح اور مال لوٹ کا ہاتھ لگے تمھارے تو البتہ کہنے لگے وہ ڈھیل کرنیوالا گویا کہ نہ تھی تم میں اور اس میں کچھ دوستی جو اپنے تئیں انجان کر کے کہے کیا اچھا ہوتا جو میں بھی ہوتا ان کے ساتھ تو پاتا بڑی مراد جو لوٹ کا مال ہاتھ آتا میرے فائدہ۔ ایسا شخص منافق ہے جو خدائے تعالیٰ کا حکم نہیں سمجھتا بلکہ دنیا کا نفع ڈھونڈتا ہے اگر لوگوں کو اس کام میں کچھ دکھ پہنچے تو الگ رہنے پر خوش ہوتا ہے اور اگر مسلمانوں کو نفع پہنچے تو افسوس کھاتا ہے اور دشمنوں کی طرح حسد کرتا ہے۔

فَلۡيُقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ يَشۡرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا بِالۡاٰخِرَةِ ؕ وَمَنۡ يُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيُقۡتَلۡ اَوۡ يَغۡلِبۡ فَسَوۡفَ نُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۞ پھر چاہیے کہ لڑیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں وہ لوگ جو بیچتے ہیں دنیا کی زندگانی کو واسطے آخرت کے اور جو کوئی خدائے تعالیٰ کی راہ میں لڑے پھر مارا جاوے یا فتح کرے دونوں طرح البتہ ہم دیویں گے اس کو بڑا ثواب آخرت میں جو بیان میں نہ آسکے۔

وَمَا لَـكُمۡ لَا تُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالۡوِلۡدَانِ الَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلْ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجۡعَلْ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ۞ اور کیا ہے تم کو نہ لڑو خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور واسطے ان کمزوروں اور بیچاروں کے جو گرفتار رہیں مکے میں کافروں کے ہاتھ میں مرد اور عورتیں اور لڑکے جو کہتے ہیں یعنی دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو اس شہر مکہ سے جو ظالم ہیں یہاں کے رہنے والے اور بنا ہمارے واسطے پاس اپنے سے کوئی حمایتی اور بنا ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی مددگار جو حمایت کرے ہماری۔ فائدہ۔ بہت لوگ مسلمان غریب مکے میں ایسے تھے جو مدینے میں نہ آسکتے تھے اور ناتے دار نزدیک ان کے کافر ستاتے تھے جو پھر کافر ہو جائیں سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ دو سبب سے تم کو کافروں سے لڑنا ضرور ہے ایک تو یہ کہ دین برحق خدائے تعالیٰ کا بلند ہووے اور دوسرے وہ کہ مظلوم مسلمان جو مکے میں کافروں کے بس میں گرفتار رہیں، وہ اس بلا سے چھوٹیں۔

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ الطَّاغُوۡتِ فَقَاتِلُوۡۤا اَوۡلِيَآءَ الشَّيۡطٰنِ ۚ اِنَّ كَيۡدَ الشَّيۡطٰنِ كَانَ ضَعِيۡفًا ۞ جو لوگ ایمان لائے ہیں سو لڑتے ہیں کافروں سے خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور جو لوگ کہ کافر ہیں سو لڑتے ہیں مسلمانوں سے شریروں اور مفسدوں کی راہ میں سو لڑو تم اے مسلمانو شیطان کے دوستوں اور حمایتیوں سے مقرر مکر و فریب شیطان کا سست ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ قِيۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ اے کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کی طرف جن کو حکم ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ تھام رکھو لڑائی سے اور قائم رکھو نماز کو یعنی وقت پر پڑھا کرو اور دیتے رہو مال زکوٰۃ کا محتاجوں کو۔ فائدہ۔ مکہ میں کافر مسلمانوں کو بہت ستاتے تھے اور ظلم کرتے تھے۔ مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آن کر حال ظاہر کرتے اور رخصت مانگتے کہ اگر فرماؤ تو ہم بھی ان سے بدلہ ظلم کا لیویں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو ابھی مجھے حکم لڑائی کا نہیں ہے۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡيَةِ اللّٰهِ اَوۡ اَشَدَّ خَشۡيَةً ۚ وَقَالُوۡا رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ عَلَيۡنَا الۡقِتَالَ ۚ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ؕ پھر جب مدینے میں آن کر حکم ہوا مسلمانوں پر کافروں سے لڑنے کو تب ایک جماعت مسلمانوں سے ایسی ڈرنے لگی کافروں کی لڑائی سے جیسے کہ ڈرا چاہیے خدائے تعالیٰ سے بلکہ زیادہ اس سے بھی ڈرنے لگی اور کہنے لگی کہ اے پروردگار ہمارے کس واسطے حکم کیا ہم پر لڑائی کا کیوں نہ چھوڑا ہمیں امن سے موت تک جو نزدیک ہے۔

Marfat.com

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا تُظْلَمُوْنَ
۷۷ فَتِيْلًا ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فائدہ
اور مزہ دنیا کا تھوڑا سا ہے اور آخرت بہت
اچھی ہے اس کے واسطے جو پرہیز کرے شرک
سے اور بڑے گناہوں سے اور یقین جانے کہ ہماری
محنت اور کوشش کا ثواب ضائع نہ ہوگا
ایک تاگے برابر بھی اور کہو ان کو یعنی
سمجھاؤ کہ

اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ
وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ
جس جگہ تم ہو کسی شہر میں آپکڑے گی تم کو
موت اگرچہ ہوگے تم مضبوط قلعوں میں یا برجوں
میں یعنی کیسے ہی مضبوط مکان میں اور امن کی جگہ
میں رہو موت تمہیں کسی طرح نہ چھوڑے گی

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ اور اگر
پہنچے ان لوگوں کو کچھ بھلائی جیسے فتح یا لوٹ کا
مال تو کہیں یہ خدائے تعالےٰ کی طرف سے
ہے۔ اور اگر پہنچے ان لوگوں کو برائی جیسے شکست
یا زخم یا نقصان تو کہیں یہ بات تیری
طرف سے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم،
یعنی تیری تدبیر اگر درست ہوتی تو یہ بدی نہ
پہنچتی، بے تدبیری سے تیری یہ بدی پہنچی ہے
ہم کو۔

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ
۷۸ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ تو کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ سب نیکی اور فتح اور شکست خدائے تعالیٰ کی طرف سے
ہے پھر کیا حال ہے ان لوگوں کا جو عقل کے پاس نہیں تو سمجھیں بات

فائدہ: یہ ذکر منافقوں کا ہے کہ اگر تدبیر لڑائی کی درست آئی اور فتح ہوئی اور لوٹ کا مال ہاتھ آیا تو کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے یعنی اتفاقاً بات بن آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر کے قائل نہ ہوتے اور اگر بگڑ جاتی تو الزام رکھتے تدبیر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی وہ تدبیر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدائے تعالیٰ کا الہام ہے غلط نہیں اور بگڑی کو بگڑا نہ سمجھو یہ خدائے تعالیٰ تم کو سدھاتا ہے اور آزماتا ہے تمہاری تقصیر پر اس طرح کہ

مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ؗ وَمَاۤ اَصَابَكَ
مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ جو پہنچے تجھ کو اے بندے کسی طرح ۷۹
کی بھلائی تو سمجھ کہ یہ خدائے تعالیٰ کے فضل سے ہے اور جو کچھ پہنچے
تجھ کو کسی طرح کی برائی سے تو جان اپنے نفس کی طرف سے ہے
اور بھیجا ہم نے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے واسطے
پیغام پہنچانے کو اور خدائے تعالیٰ کفایت کرتا ہے گواہ تیری پیغمبری پر

فائدہ: بندے کو چاہیے کہ نیکی خدائے تعالیٰ کے فضل سے سمجھے اور سختی تکلیف کی اپنی تقصیر سے جانے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام نہ رکھے اور سب طرح کی تقصیروں سے خدائے تعالیٰ واقف ہے اور وہی اس کا بدلہ دیتا ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى
فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ جس نے حکم مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ ۸۰
وآلہ وسلم کا، حکم مانا خدائے تعالیٰ کا اور جو کوئی پھرا حکم ماننے سے پھر نہیں
بھیجا ہم نے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں پر نگہبان جو ان کو
گناہ نہ کرنے دیوے تو تیرا کام پیغام پہنچانا ہی ہے جو کوئی حکم مانے گا
اس کا بھلا ہے اور جو نہ مانے اسے عذاب ہوگا اور بعضے لوگ یعنی منافق
ایسے ہیں جو

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ
طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا

Marfat.com

یُبَیِّتُوْنَ ؕ اور کہتے ہیں رُو برو تیرے کہ قبول کیا حکم تیرا پھر جب
باہر گئے تیرے پاس سے تو آپس میں رات کو کہتے ہیں بعضے ان میں سے
سوائے اس بات کے جو تیرے پاس کہی تھی اور خدائے تعالیٰ لکھتا ہے
جو وہ تدبیر کرتے ہیں رات کو

۸۱ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝
پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تغافل کر ان سے اور بھروسا کر خدائے
تعالیٰ پر سب اپنے کام اسے سونپ دے اور بس ہے خدائے تعالیٰ
کام بنانے والا۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
۸۲ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ اے کیا فکر
نہیں کرتے غور سے قرآن کے معنوں میں اور اگر یہ ہوتا اور کا بنایا ہوا
سوائے خدائے تعالیٰ کے تو البتہ پاتے اس میں تفاوت بہت سا خواہ
معنوں میں خواہ لفظوں میں۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا
بِهٖ ؕ اور جب آتا ہے کوئی کام یا کوئی خبر امن کی جیسے قصد حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صلح کے واسطے یا خبر فتح لشکر اسلام کی یا خبر ڈر
کی جیسے کہیں جمع ہونا دشمنوں کا یا کام بگڑ جانا کسی فوج مسلمان کا تو ایسی
خبریں مشہور کر دیتے ہیں بغیر تحقیق کے

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ
لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ اور اگر پہنچا دیتے
اس خبر کو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طرف اپنے حاکم
سردار کے تو البتہ تحقیق کرتے اس خبر کو وہ لوگ جو تحقیق کرنے والے
ہیں ان میں سے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
۸۳ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور اگر نہ ہوتا فضل اور رحمت خدائے
تعالیٰ کی تم پر اے مسلمانو، اور بخشش اس کی نہ ہوتی جو پیغمبر اس کا بھیجا ہوا تمہارے بیچ میں ہے
تو البتہ تم تابعداری کرتے شیطان کی مگر تھوڑے بچ رہتے شیطان کی تابعداری سے فائدہ
یعنی اگر کہیں سے کچھ خبر آوے تو چاہیئے کہ اول پہنچاویں سردار، حاکم اور اس کے نائبوں کو جب اس خبر کو
تحقیق کر لیویں اور اس پر تدبیر کام کی مقرر کر چکیں تب اس پر آپ عمل کرے فائدہ یعنی
بات جو اپنی عقل سے کچھ دریافت ہو تو اسے مشہور کیجیے جب تک تحقیق نہ ہو بہت باتیں مشہور ہوئی میں

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ ۸۴
علیہ وآلہ وسلم لڑائی کر خدائے تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے تو ذمے دار
نہیں مگر اپنی جان سے اور تاکید کر مسلمانوں کو جو لڑیں مشرکوں سے
تو شاید جو خدائے تعالیٰ بچا رکھے مسلمانوں کو لڑائی سے کافروں کی اور
خدائے تعالیٰ سخت زیادہ لڑائی کرنے والا ہے اور بہت سخت عذاب اور
سزا دینے والا ہے فائدہ یعنی اگر کافروں کی لڑائی سے یہ سست
مسلمان ڈرتے تو خدائے تعالیٰ سے لڑ سکیں گے یعنی اگر حکم خدائے تعالیٰ
کا نہ مانیں گے تو ان پر غصہ خدائے تعالیٰ کا ہوگا تو پھر خدائے تعالیٰ کے
غصہ سے کافروں سے لڑنا اور مارنا اور مارا جانا آسان ہے۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ
وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝ جو کوئی سفارش کرے سفارش ۸۵
کرنی نیک کسی کے حق میں تو ہووے گا شفاعت کرنے والے کو حصہ
اس نیکی میں سے اور جو کوئی سفارش کرے سفارش کرنی بُری کسی کے
حق میں تو ہووے گا اسے بھی حصہ اس بدی میں سے اور ہے خدائے تعالیٰ
سب چیز پر قدرت رکھنے والا اور سب چیز کا حصہ بانٹنے والا
فائدہ یعنی اگر کوئی محتاج کو دولت مند سے کچھ دلوا دے تو اس خیرات
کے ثواب میں دلوانے والا بھی شریک ہے اور کوئی کافر بدکار حرام زادے

ف یعنی مخلوق ہر حال میں اس حال کے موافق بولتی ہے غصے میں مہربانی والوں کی طرف دھیان نہیں رہتا اور مہربانی میں غصے والوں کی طرف دنیا کے بیان میں آخرت یاد نہ آوے اور آخرت کے بیان میں دنیا یا بے پرواہی میں عنایت کا ذکر نہیں اور عنایت میں بے پرواہی کا تو ایک حال کا کلام دوسرے حال سے مخالف نظر آوے اور قرآن شریف میں جو خالق کا کلام ہے یہاں ہر چیز کے بیان میں دوسری جانب نظر ہوتی ہے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز کا بیان ہر مقام میں ایک راہ پر ہے یہاں منافقوں کا مذکور تھا اس میں بھی ہر بات پر الزام اسی قدر ہے جتنا چاہیئے اور جماعت میں سے انہیں پر الزام ہے جو لائق الزام ہیں اسی واسطے فرمایا کہ بعضے ان میں سے یوں کرتے ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

شریر کو چھڑا دے پھر وہ بدی کرے تو یہ چھڑانے والا بھی اس فساد میں شریک ہے

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ
۸۶ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ۝ اور جب تم
کو کوئی دعا دیوے تو تم بھی اسے دعا دو اس سے بہتر یا وہی اُلٹ کر کہو بے شک خدائے تعالیٰ سب چیز کا حساب کرنے والا ہے فائدہ یعنی اگر کوئی کہے السلام علیکم تو واجب ہے اس کا جواب دینا اگر برابر چاہے تو وعلیکم السلام کہے اور جو ثواب زیادہ چاہے تو ورحمۃ اللہ بھی کہے اور اگر اس نے یوں کہا تو آپ کہے وبرکاتہ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ۝ خدائے تعالیٰ ہے بیشک جو نہیں اس کے سوائے کوئی خدائے تعالےٰ ہونے کے لائق کہ اس کی بندگی کیجئے مگر وہی ایک خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے البتہ مقرر اکٹھا کرے گا تم سب کو قیامت کے دن کو ان میں سے اُٹھا کر کچھ شک وشبہ نہیں اس میں ہرگز اور کون شخص زیادہ سچا ہے بات کہنے میں اور وعدہ کرنے میں یعنی یہ وعدہ قیامت کے آنے کا اور سب باتیں جو خدائے تعالیٰ نے فرمائی ہیں سب سچ ہیں فائدہ کہتے ہیں کہ ایک قوم مکے سے نکل کر مدینے کو آنے لگی راستے میں پچتا کر پھر گئی اور مدینے میں اپنے اسلام لانے کی خبر بھجوادی پھر مدینے میں مسلمانوں کو اس خبر سے تردد پیدا ہوا بعضوں نے کہا کہ وہ مسلمان ہوئے اور بعضوں نے ان کا اسلام لانا جھوٹ جانا اور کہا کہ اگر وہ اسلام لاکر آتے تھے تو پھر راہ میں سے کیوں پھر گئے اس مقدمے میں خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ

فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ
۸۸ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ۝ پھر کیا
ہوا تمہیں اے مسلمانو! جو منافقوں کے واسطے دو فرقے ہوئے تم اور خدائے تعالیٰ نے ان کو الٹ دیا ان کے کاموں پر جو کیے انہوں نے اے کیا چاہتے ہو تم اے مسلمانو جو دینِ اسلام کی راہ پر لاؤ تم ان کو جن کو گمراہ کرے خدائے تعالیٰ اور جس کو گمراہ کرے خدائے تعالیٰ پھر نہ پاوے تو اس کے واسطے کوئی راہ سیدھی فائدہ یہاں منافق ان لوگوں کو فرمایا خدائے تعالیٰ نے جو ظاہر میں بھی ایمان نہ لائے تھے. لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت ظاہر کی اور ملاپ رکھتے تھے اس سے غرض وہ تھی کہ اگر ان کی فوج ہماری قوم پر جاوے تو لُوٹ سے اور مارے جانے سے بچ رہیں جب مسلمانوں نے یہ معلوم کیا کہ ان کا اخلاص اس غرض سے ہے دل کی محبت سے نہیں تو بعضے مسلمان کہنے لگے کہ ان سے ملنا ترک کیجئے جو ایک طرف ہو جائیں اور بعضوں نے کہا کہ ان سے ملے جایئے شاید ایمان لائیں سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت اور گمراہی خدائے تعالیٰ کے اختیار میں ہے تمہیں اس کی فکر کیا ہے بلکہ

ع ۱۱ ۱۱۸۲ ۸ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا
تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ چاہتے ہیں وہ کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہیں تو پھر تم سب برابر ہو جاؤ گمراہی میں پھر مت پکڑو تم اے مسلمانو کسی کو ان میں سے دوست اور کسی کا فر سے اخلاص نہ کرو جب تک وہ اپنا وطن چھوڑ کر نہ آویں خدائے تعالیٰ کی راہ میں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
۸۹ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ پھر اگر نہ مانیں یعنی اگر
ایمان نہ لاویں اور وطن نہ چھوڑیں تو پکڑو انہیں قید کرو اور قتل کرو ان کو جہاں پاؤ ان کو اور نہ ٹھہراؤ ان میں سے کوئی کسی کو دوستدار رفیق اور مددگار اپنا

اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰی قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ مگر وہ لوگ جو مل رہے ہیں ایک قوم سے جو اس قوم میں اور تم میں عہد ہے یا آئے ہیں تم پاس جو دق ہو گئے ہیں دل ان کے تمہاری لڑائی سے یا اپنی قوم کی لڑائی سے
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَیْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ ۙ
۹۰ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَیْهِمْ سَبِیْلًا ۝ اور اگر چاہتا خدائے تعالےٰ

Marfat.com

توالبتہ زور دیتا ان کو تم پر اے مسلمانو پھر تم سے لڑتے وہ پھر کنارہ پکڑیں تم سے جو پھر نہ لڑیں تم سے اور ڈالیں تمہاری طرف صلح اور امان مانگیں تم سے پھر نہیں دی خدائے تعالیٰ نے تم کو اُن پر راہ قتل کرنے کی اور لوٹ لینے کی فائدہ یعنی اس ظاہر کے ملنے سے ان کو لڑائی میں نہ بچاؤ مگر دو طرح سے ایک تو یہ کہ جن لوگوں سے تمہاری صلح ہے اُن سے ان کو عہد ہے اور قسم ہے تو وہ بھی صلح میں داخل ہیں اور دوسری طرح یہ کہ جو لوگ لڑائی سے تھک کر تم سے آپ صلح کریں اس بات پر کہ نہ اپنی قوم کی طرف سے ہو کر تم سے لڑیں اور نہ تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑیں پھر اس عہد پر قائم رہیں تو یہ خدائے تعالیٰ کا احسان جانو کہ ہماری لڑائی سے بند ہوئے

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ اب تم دیکھو گے کہ ایک قوم آوے مدینے میں مسلمان ہونے کو جو چاہتے ہیں کہ امن میں رہیں تم سے پھر جب قوم میں جاویں تو کافر ہوں اس واسطے کہ امن میں رہیں اپنی قوم سے فائدہ جس وقت بلاویں ان کو طرف فساد کے تو پھر جاویں ہنگامہ میں

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا
مُّبِيْنًا ۞ پھر اگر تمہاری لڑائی سے کنارہ نہ کریں اور صلح اختیار نہ ۹۱ ع ۱۳
کریں اور اپنے ہاتھ نہ تھامیں تمہاری لڑائی سے تو پھر ان کو پکڑو اور مار ڈالو جہاں پاؤ اور وہ لوگ جو دی ہم نے تم کو ان پر سند اور دلیل صریحاً فائدہ یعنی جو لوگ تم سے قول کر جاویں یہ کہ تم سے نہ لڑیں اپنی قوم کے ہمراہ ہو کر اور نہ اپنی قوم سے لڑیں تمہارے رفیق ہو کر پھر جب اپنی قوم کا غلبہ دیکھتے ہیں ان کے رفیق ہو جاتے ہیں تو تم بھی ان کے قتل کرنے میں قصور نہ کرو تمہارے ہاتھ سند لگی ہے یہ کہ وہ اپنے قول پر قائم نہ رہے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ اور نہ چاہیئے مسلمان کو کہ مار ڈالے مسلمان کو مگر چوک کر انجانی سے اور جو کوئی مسلمان کو مار ڈالے انجانی سے پھر لازم ہوا اس پر آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان اور خوں بہا پہنچانا اس کے وارثوں کو مگر یہ کہ وارث اس کے خوں بہا خیرات کر دیں یعنی بخش دیں تو خیر

فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ پھر اگر وہ مارا گیا ہوا تھا ایک قوم سے جو وہ قوم تمہاری دشمن ہے یعنی کافر ہیں اور آپ وُہ مقتول مسلمان تھا تو لازم ہے مارنے والے پر آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان اور خوں بہا اس کے وارثوں کو نہ دے جو مسلمان اور کافر میں وراثت نہیں

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ اور اگر مارا ہوا تھا ایک قوم سے جو اس قوم میں اور تم میں عہد اور قول ہے تو لازم ہے مار ڈالنے والے پر خونبہا پہنچانا اس کے وارثوں کی طرف اور آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؗ
۹۲ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۞ پھر جو کوئی
نہ پاوے یعنی اسے پیدا نہ ہووے جو بردہ مسلمان خریدے اور آزاد کرے تو وہ دو مہینے لگے ہوئے روزے رکھے یعنی دو مہینے میں ایک روزہ بھی نہ توڑے یہ حکم خدائے تعالیٰ کا ہے یا بخشوانا ہے خدائے تعالیٰ سے اپنی خطا کا اور خدائے تعالیٰ ہے سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا فائدہ انجانی اور چوک کئی طرح سے ہے یہاں وہ مذکور ہے جو مسلمان کافروں میں ہو اور اس نے نہ سمجھا کہ مسلمان ہے اور قابو میں آیا تو اُسے مار ڈالا ہر طرح خطا کی پھر مار ڈالنے والے پر دو چیز لازم ہیں ایک تو آزاد کرنا مسلمان بردہ اور اگر مقدور نہ ہو تو دو مہینے کے ملے ہوئے روزے رکھنے اس خطا کا کفارہ ہے خدائے تعالیٰ کی جناب میں دوسرے خوں بہا دینا اس کے وارثوں کو جو ان کا حق ہے اور اگر مارے گئے ہوئے کے وارث خیرات کر کے چھوڑ دیویں تو مختار ہیں سو اگر اس کے وارث مسلمان ہیں یا کافر ہیں لیکن صلح رکھتے ہیں تو ادا کرنی واجب ہے اور اگر

Marfat.com

کافر ہیں اور دشمن ہیں واجب نہیں خونبہا مذہب حنفی میں مسلمان کے دو ہزار سات سو چالیس روپے تخمیناً دینے لازم ہیں قاتل کی برادری کو تین برس میں کئی بار کرکے ادا کریں۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا
عَظِيْمًا ۝ اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو قصد کرکے اور جان بوجھ کے تو ۹۱
پھر سزا اس کی دوزخ ہے ہمیشہ پڑا رہے گا وہ اسی میں اور غضب خدائے تعالیٰ کا ہوا اس پر اور دور ہوا وہ رحمت سے خدائے تعالیٰ کی اور تیار ہوا اس کے واسطے عذاب بڑا فائدہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مسلمان اگر مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے وہ مقرر دوزخی ہوا اس کی توبہ قبول نہیں لیکن اور علماء کہتے ہیں کہ سزا اس کی یہی ہے جو ابن عباسؓ سے روایت ہے آگے خدائے تعالیٰ مالک ہے پر اگر وہ اس کے بدلے مارا جاوے تو سب کے قول میں وہ پاک ہوا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب کہ مسافری کرو تم خدائے تعالیٰ کی راہ میں یعنی کافروں سے لڑنے کو پھر خوب تحقیق کرو اور مت کہو اس شخص کو جو بھیجے تمہاری طرف سلام علیک کہ تو مسلمان نہیں یعنی جو کوئی سلام علیک کہے اُسے مسلمان جانو یہ لفظ اوّل نشانی ہے اسلام کی

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؗ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ چاہتے ہو تم مال دنیا کی زندگانی کا یعنی لوٹنے کی تلاش ہے تمہیں پھر خدائے تعالیٰ کے پاس ہیں بہت غنیمتیں ایسے ہی تھے تم پہلے اس سے پھر خدائے تعالیٰ نے تم پر فضل کیا کہ تم مضبوط ہوئے دین میں پھر تحقیق اور دریافت کرو بیشک خدائے تعالیٰ تمہارے کاموں سے جو کرتے ہو خبردار ہے کچھ اس سے تمہارے دلوں کا بھید چھپا نہیں ہے۔ فائدہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا اس قوم میں ایک مسلمان تھا اس نے اپنا مال اور اسباب اور مواشی ان میں سے نکالا اور علیحدہ کھڑا ہو رہا اور مسلمانوں کو دیکھ کر سلام علیک کہا ان مسلمانوں نے سمجھا کہ اس وقت غرض کے سبب اپنے تئیں مسلمان جتاتا ہے اس کو مار ڈالا اور سب مال و مواشی اس کے لوٹ لیے تب یہ آیت اتری اور حکم ہوا کہ تم بھی پہلے اسلام کے اسی طرح تھے جو دنیا کی غرض سے ناحق خون کرتے تھے پر اب مسلمان ہو کر ایسا کام نہ چاہیئے یا پہلے ایسے ہی تھے یعنی تم بھی کافروں کے شہر میں رہتے تھے کچھ حکومت نہ رکھتے تھے۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ برابر نہیں بیٹھ رہنے والے مسلمان تندرست اور خدائے تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے لڑنے والے اپنی جان اور مال سے یعنی لنگڑے لنجے اندھے اور بیمار نہ ہوں اور لڑنے کو نہ نکلیں اپنے گھروں سے اور وہ لوگ جو خدا کی راہ میں کافروں سے لڑیں اور اپنا مال بھی خرچیں اور مارے بھی جائیں وہ دونوں برابر نہیں۔

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ بڑائی دی ہے خدائے تعالیٰ نے کافروں سے لڑنے والوں کو جو ساتھ مال اپنے اور جان اپنی کے دریغ نہیں کرتے ان پر جو بیٹھ رہے ہیں گھروں میں اپنے درجے میں یعنی جو کافروں سے لڑنے میں خدا کے واسطے اپنی جان اور مال نثار کرتے ہیں ان کے بڑے درجے ہیں ان سے جو بیٹھ رہتے ہیں اپنے گھروں میں

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ
۹۵ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ۙ اور سب کو جو لڑنے جاتے ہیں
اور جو بیٹھ رہتے ہیں ان سب مومنوں کو وعدہ دیا خدائے تعالیٰ نے نیک اور اچھا جو بہشت ہے اور بڑائی دی خدائے تعالیٰ نے لڑنے والوں کو اوپر بیٹھنے والوں کے بڑا ثواب جو سمجھنے میں نہ آئے

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
۹۶، ع ۱۳/۵/۱۰ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ۧ درجے ہیں بلند خدائے تعالیٰ کے فضل سے اور بخشش
ہے اور مہربانی ہے اور ہے خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان فائدہ بدن

Marfat.com

کے نقصان والے یعنی اپاہج لوگوں پر جہاد کا حکم معاف ہے اور سوائے
ان کے سب مسلمانوں سے لڑنے والوں کا بڑا درجہ ہے بیٹھ رہنے
والوں پر اگرچہ لڑائی میں نہ جانے والے بھی بہشت میں جاویں گے اس
سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں یعنی بعضے مسلمان
جہاد کرتے رہیں تو جہاد نہ کرنے والے معاف ہیں اور جو سب موقوف
کریں تو سب گنہ گار رہیں **شان نزول** کہتے ہیں کہ کئی شخص
چھپے ہوئے مسلمان مکے میں تھے اور ظاہر میں کافروں کے ساتھ ہو کر
لڑنے آتے اور مارے بھی جاتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت اتری
إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي
أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ
فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً
فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ
مَصِيرًا ۝ بیشک وہ لوگ جن کی جان نکال لیتے ہیں فرشتے اس ۹۷ ع ۱۴ ۱۱
حال میں جو اپنا برا کر رہے ہیں کہتے ہیں ان سے فرشتے کہ تم کس بات
میں تھے دین کے کام سے جو کون سے فرقے میں تھے مومنوں یا مشرکوں
سے کہا انہوں نے فرشتوں کو کہ ناچار تھے اس ملک میں کافروں کے
کہا پھر فرشتوں نے ان کو کہ کیا نہ تھی زمین خدائے تعالیٰ کی کشادہ
جو نکل جاتے تم وطن چھوڑ کر اس میں سے جیسے اور لوگ نکل کر حبش
اور مدینے میں گئے پھر وہ لوگ جنہوں نے وطن نہ چھوڑا خدا کی راہ میں
ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت بری جگہ ہے دوزخ پھر جا رہنے کو
إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ
سَبِيلًا ۝ مگر وہ لوگ جو در اصل ناچار ہیں مرد اور عورتیں اور لڑکے ۹۸
جو کر نہیں سکتے تلاش وطن سے نکلنے کی اور نہیں پہچانتے راہ کسی شہر کی
فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ
اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ۝ پھر وہ لوگ ناچار امیدوار ہیں جو شاید کہ ۹۹
خدائے تعالیٰ معاف کرے اور بخشے ان سے اور ہے خدائے تعالیٰ
معاف کرنے والا اور بخشنے والا فائدہ یہ آیت ان کے حق میں
ہے جو کافروں کے شہر میں دل سے مسلمان ہیں اور ان کے ظلم سے ظاہر

نہیں کر سکتے پھر اگر اپنی روزی آپ پیدا کر سکتے ہیں اور سفر کی تدبیر سے
واقف ہیں تو ان کا عذر قبول نہیں چاہیئے اور شہر میں جا رہیں ملک
خدائے تعالیٰ کا کشادہ ہے اور اگر وہاں سے نہ نکلیں اور اسی طرح مریں
تو ان پر عذاب ہوگا اور اگر ناچار ہیں اور پرائے بس میں ہیں تو انہیں
اُمید ہے جو خدائے تعالیٰ بخش دے اس سے معلوم ہوا کہ جس ملک میں
مسلمان کھلا نہ رہ سکے وہاں سے نکلنا فرض ہے
وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا
كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ اور جو کوئی نکلے وطن چھوڑ کر خدائے تعالیٰ کی راہ میں
پاوے ملک میں وہ مکان بہت آرام کا اور ملے روزی کشادہ اسے
وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَ
۱۰۰ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر
طرف خدائے تعالیٰ کے اور رسول اس کے کے پھر آ پکڑے اسے موت راہ
میں پھر مقرر ثابت ہو چکا اس کا ثواب خدائے تعالیٰ پر اور ہے خدائے
تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہجرت کرنے والوں پر فائدہ یعنی کافروں کا
ملک چھوڑنے میں روزی کا ڈر نہ کرے جو بہت جگہ روزی مل رہتی ہے
کشائش سے اور یہ بھی خطرہ نہ کرے کہ شاید راہ میں مارا جاوے سو اس
میں بھی ثواب پورا ہے اور موت وقتِ مقرر سے پہلے نہیں آتی
وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ
۱۰۱ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۝
اور جب سفر کرو تم ملک میں تو تم پر گناہ نہیں جو کچھ کم کرو نماز میں سے اگر
تم ڈرتے ہو اس سے کہ ستاویں تم کو یا مار ڈالیں وہ لوگ جو کافر ہیں سو مقرر
کافر ہی تمہارے دشمن ہیں صریح فائدہ یہ سفر میں جو تین منزل کا ہو اس
میں چار رکعت فرض میں سے دو ہی رکعت پڑھنی چاہیئے اور کافروں کے
ستانے کا ڈر اس وقت تھا جب یہ حکم ہوا اور دو رکعت چار میں سے
معاف ہوئیں پھر اب ہمیشہ سفر میں چار رکعت فرض نہ پڑھے کہ خدائے تعالیٰ
کی بخشش سے بے پرواہی ہوتی ہے اور سنت کا تقید سفر میں نہیں
وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ

Marfat.com

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف اور جبکہ
تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے ان مسلمانوں میں وقت خوف
دشمنوں کے تو پھر کھڑا کرے تو ان کو نماز میں تو چاہیئے ان مسلمانوں کی دو
جماعتیں کر جو ایک جماعت ان کی کھڑی ہو تیرے ساتھ نماز پڑھنے کو اور
چاہیئے لے لیویں اپنے ساتھ اپنے ہتھیاروں کو نماز میں اور دوسری جماعت
دشمن کے مقابل رہیں

فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ
طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ج پھر جب سجدہ کر چکیں نماز پڑھنے والے
تیرے ساتھ پھر چاہیئے کہ ہٹ جائیں تیرے پاس سے مقابل دشمن کے
ہوویں پھر آویں جماعت دوسری جس نے نماز نہ پڑھی تھی پھر پڑھیں نماز
تیرے ساتھ اور اپنے ساتھ لے لیویں اپنا بچاؤ جیسے سپر زرہ خود اور ہتھیار
جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اپنے پاس رکھیں نماز میں کس واسطے کہ

وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ
وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ط چاہتے
ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کسی طرح تم اے مسلمانو بے خبر ہو اپنے ہتھیاروں
سے اور اپنے اسباب سے تو حملہ کریں تم پر یکبارگی سب جمع ہو کر اور
لوٹ لے جاویں

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ
مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ج وَخُذُوْا
حِذْرَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ اور ۱۰۲
گناہ نہیں تم پر اے مسلمانو اگر تم کو تکلیف ہو مینہ سے یا تم کو بیماری
سے طاقت نہ ہو ہتھیار اٹھانے کی وہ کہ اتار رکھو ہتھیار اپنے جیسے تلوار تیر
کمان نیزہ اور ساتھ لے لو اپنا بچاؤ جیسے سپر زرہ خود بیشک خدائے تعالیٰ
نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے واسطے عذاب خوار اور رسوا کرنے والا۔
فائدہ اس طرح سے خوف کے وقت نماز فرمائی ہے جو مقابلہ ہو
دشمن کی فوج کا تو اپنی فوج کے دو حصے ہو جائیں ہر جماعت آدھی
نماز میں امام کے ساتھ ہو اور آدھی جدا پڑھیں ایسے وقت نماز میں
آمد و رفت معاف ہے اور تلوار تیر کمان زرہ سپر ساتھ رکھنا بھی معاف

ہے اور اس قدر بھی فرصت نہ ہو تو جماعت موقوف کر کے ایک ایک
پڑھ لیں پیادے خواہ سوار اشارت سے اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو قضا کریں

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج
۱۰۳ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ پھر
جب تم نماز پڑھ چکو تو پھر یاد کرو خدائے تعالیٰ کو کھڑے ہوتے اور بیٹھے
ہوتے اور لیٹے ہوتے کروٹ سے پھر جب خاطر جمع ہو اور ڈر جاتا رہے
تو پھر نماز پڑھو درست موافق قاعدے شرطوں کے بیشک جو نماز ہے
اوپر مومنوں کے فرض کی ہوئی وقتوں پر فائدہ یعنی خوف کے وقت
میں اگر نماز میں کوتاہی ہوئی ہو بعد نماز کے ہر طرح سے خدائے تعالیٰ کو
یاد کرے ہر حال میں ہر وقت یہ نماز ہی میں قید ہے جو وقت ہی پر پڑھا
چاہیئے اور یاد خدائے تعالیٰ کی ہر صورت میں درست ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ط اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ
فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ج وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ
۱۵ ع ۱۰۴ ۱۲ مَا لَا يَرْجُوْنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ع اور سستی اور
کاہلی نہ کرو پیچھا کرنے میں کافروں کے اگر ہو تم دکھ پاتے ہوئے ان کی
لڑائی سے پھر وہ بھی مقرر زخمی اور دکھ پاتے ہوتے ہیں جیسے کہ تم تھکے
اور دکھ پاتے ہوتے ہو اور تم امید رکھتے ہو خدائے تعالیٰ سے جو وہ
امید نہیں رکھتے کافر اور خدائے تعالیٰ ہے سب کچھ جاننے والا مضبوط
کام کرنے والا فائدہ کہتے ہیں کہ ایک سست مسلمان نے رات
کو دوسرے مسلمان کے گھر کو سیندھ دے کر چوری کی ایک چمڑے کے تھیلے
میں آٹا تھا اس میں زرہ تھی وہ سب چرا لے گیا اتفاقاً اس تھیلے میں سوراخ
تھا راہ میں آٹا گرتا گیا اس کے گھر تک اس کا ایک یہودی آشنا تھا اس
کے گھر جا کر زرہ اور تھیلا امانت رکھا وہاں بھی راہ میں آٹا گرتا گیا صبح کو
مالک نے زرہ کے آٹے کی کھوج پر اس چور کے گھر جا کر زرہ مانگی اور
جھاڑا لیا اس نے قسم کھائی کہ میں واقف نہیں مالک زرہ نے آٹے کے
کھوج پر یہودی کے گھر جا کر اسے پکڑا یہودی نے کہا کہ فلانا شخص کل رات
زرہ اور تھیلا امانت رکھ گیا ہے اور ہمسایوں نے گواہی دی، مالک زرہ
کا یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور آیا چور کی قوم نے آپس میں

Marfat.com

غیرت سے مقرر کیا کہ اس پر چوری ثابت نہ ہو یہودی سے جھگڑنے لگے
اور اسی کو چور ٹھہرایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی خاطر میں گزرا
کہ مسلمان جھوٹی قسم نہ کھاتا ہوگا یہودی ہی سے خطا ہو گئی ہوگی اور چاہا
کہ یہودی پر غصہ فرمائیں اسی مقدمے میں یہ کئی آیتیں اتریں اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی کہ یہ مسلمان جو قسم کھاتا ہے یہی چور ہے یہودی اس
بات میں سچا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ
النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآىِٕنِیْنَ
۱۰۵ خَصِیْمًا ۙ بیشک ہم نے اتاری تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کتاب یعنی قرآن سچ اس واسطے کہ تو حکم کرے لوگوں میں جو سجھاوے
تجھ کو خدائے تعالیٰ اور مت ہو دغا بازوں کے واسطے جھگڑنے والا
۱۰۶ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۚ
اور بخشوا خدائے تعالیٰ سے ان بدنیتوں کو جو یہودی پر تہمت رکھتے تھے
بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے توبہ کرنے والوں پر

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ
۱۰۷ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ۚ اور مت جھگڑ اے محمد
ع ۱۶/۸/۱۲ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف ہو کر جو اپنے جی میں دغا رکھتے ہیں
بیشک خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا اس کو جو کوئی ہووے دغا باز
خیانت کرنے والا بدکار

یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ
وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ
۱۰۸ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ۝ چھپاتے ہیں لوگوں سے
اپنا عیب شرم سے اور نہیں چھپاتے ہیں یعنی نہیں شرماتے خدائے تعالیٰ
سے اور خدائے تعالیٰ ہر دم ان کے ساتھ ہے اس سے چھپا نہیں رہتا جبکہ
رات کو مشورت مقرر کرتے ہیں اس بات کی جس سے راضی نہیں
خدائے تعالیٰ جو جھوٹی قسم کھا کر یہودی کو چوری لگا دیں اور ہے
خدائے تعالیٰ اس چیز کو جو یہ لوگ کرتے ہیں گھیرنے والا

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِی الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا ۫ فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

۱۰۹ اَمْ مَّنْ یَّكُوْنُ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ۝ تم اے چور کی قوم جو جاہلیت
کی غیرت سے جھگڑتے ہو چور کی طرف سے کہ چوری اسے نہ لگے زندگانی
میں دنیا کی پھر کون ہے جو جھگڑے گا خدائے تعالیٰ سے قیامت کے دن
جو چوری کے عیب سے پاک ہو یا کون ہے ان پر نگہبان کہ ان پر عذاب
نہ ہو آخرت میں

وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ
۱۱۰ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ اور جو کوئی کرے برائی جو اس سے
کسی کو دکھ پہنچے یا کرے ستم اپنے اوپر پھر بخشواتے خدائے تعالیٰ سے
ان گناہوں کو تو پاوے خدائے تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان

وَمَنْ یَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا یَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَ
۱۱۱ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝ اور جو کوئی کرے گناہ اور چاہے کہ کسی
پر تہمت دھرے پھر مقرر وہ کام کرتا ہے اپنے حق میں یعنی وہ برائی اسی
پر پھر آتی ہے اور ہے خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے
والا فائدہ یعنی لوگ ایسے کی حمایت نہ کریں اور بے گناہ پر تہمت
نہ دھریں کس واسطے کہ خدائے تعالیٰ جانتا ہے اور یہی فرماتا ہے کہ ایک کا
گناہ دوسرے پر نہیں روا

وَمَنْ یَّكْسِبْ خَطِیْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓئًا
۱۱۲ ع ۱۶/۸/۱۴ فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۠ اور جو کوئی کرے تقصیر
انجانی سے یا کرے گناہ جان کر پھر لگاتے وہ گناہ بے تقصیر کو پھر ایسے
گناہ کرنے والوں نے مقرر اٹھایا گناہ اور بہتان صریح یعنی دو گناہ
اس کے ذمے ہوئے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ
طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ ؕ اور اگر نہ ہوتا فضل
خدائے تعالیٰ کا اور بخشش اس کی تجھ پر تو البتہ قصد کیا ہی تھا ایک قوم نے
ان میں سے جو بہکا دیویں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف
کے حکم سے اور نہ بہکا دیں مگر اپنے تئیں آپ اور تیرا کچھ نہ بگاڑ سکتے
کہ تو خدائے تعالیٰ کی پناہ میں ہے

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ

Marfat.com

الثلثة

۱۱۳ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝
اور اتاری ہے خدائے تعالیٰ نے تجھ پر کتاب یعنی قرآن اور سمجھ کی بات
اور سکھائی ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ بات جو تو نہ جانتا تھا
آپ سے اور ہے خدائے تعالیٰ کا فضل تجھ پر بہت بڑا

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ
بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ؕ
نہیں ہیں اچھے ان کے مشورے جو کرتے ہیں مگر جو کوئی کہ خیرات کرنے
کو یا نیک بات جیسے کسی کا حق ادا کرنا یا صلح کرا دینی لوگوں میں
اور جھگڑا مٹانا

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ
۱۱۴ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اور جو کوئی کرے ایسے کام خدائے تعالیٰ
کی خوشی کے واسطے تو پھر ہم جلد دیں گے اس کو بڑا ثواب فائدہ
منافق لوگ حضرت سے کان میں باتیں کرتے تاکہ لوگوں میں اپنا اعتبار
ٹھہراویں اور مجلس میں بیٹھ کر آپس میں کان میں باتیں کرتے کسی کا عیب
کسی کا گلہ اس کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ ان کی مشورت اکثر بے خیر
ہے صاف بات کو حاجت نہیں چھپانے کی مگر کچھ اس میں دغا ملی ہے
اور چھپاوے تو خیرات کو تاکہ لینے والا شرمندہ نہ ہو یا مسئلہ دین کی غلطی
بتانے کو تاکہ نادان خجل نہ ہوں یا لڑائیوں میں صلح کرانے کو کہ غصہ
والا جوش میں صلح نہیں مانتا اول آپس میں ٹھہراوے پھر اسکو سناتے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ
۱۱۵ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ع اور جو کوئی
مخالفت کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے اس کے جو کھل چکی
اس پر راہ سیدھی یعنی جب اُسے تحقیق ہو چکی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی راہ درست ہے اور حکم سچ ہے بعد اس تحقیق کے مخالفت کرے
اور چلے سوائے مسلمانوں کے راہ اور چلن مسلمانوں کا چھوڑ دے تو چھوڑیں
ہم اس کو اسی طرف جو راہ پکڑی اس نے اور ڈالیں ہم اسے دوزخ میں
اور بُری جگہ ہے دوزخ جا رہنے کو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ

ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ
بَعِيْدًا ۝ تحقیق ہے خدائے تعالیٰ نہیں بخشتا وہ کہ شریک ٹھہرائے ۱۱۶
خدائے تعالیٰ کا اور بخشتا ہے جو سوائے شرک کے ہے جسے چاہتا ہے
اور جو کوئی شریک ٹھہراوے خدائے تعالیٰ کا پھر مقرر بھولا راہ بھولنا دور
دراز کا اور وہ شریک کرنے والے

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ
يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ۙ نہیں پکارتے سوائے خدائے ۱۱۷
تعالیٰ کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان تکبر کرنے والے حکم
نہ ماننے والے کو یعنی سوائے خدائے تعالیٰ کے مشرک شیطانوں کو اور کئی
عورتوں کو پوجتے ہیں نام بتوں کا عورتوں کا سا جیسے لات وعزّیٰ اور
اسی طرح

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ وقف لازم
نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ۙ لعنت کی شیطان پر خدائے تعالیٰ نے یعنی نکال ۱۱۸
دیا شیطان کو اپنی رحمت سے اور کہا شیطان نے البتہ لوں گا مال تیرے
بندوں سے حصہ ٹھہرایا ہوا فائدہ یعنی تیرے بندے اپنے مال میں
میرا حصہ ٹھہرا رکھیں گے جیسے دستور ہے بتوں کی نیاز کرتے تھے یا حصہ
مقرر یہ کہ ہزاروں کو بہکا کر ایمان ان کا کھو کر اپنے ساتھ دوزخ میں
لے جاوے گا جیسے کہ شیطان کہتا ہے

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ اور البتہ گمراہ کروں گا میں تیرے بندوں ۱۷
کو اور آرزو میں ڈالوں گا اور امیدیں دوں گا ان کو اور سکھاؤں گا میں ان ع ۳
کو جو چیریں کان حیوانوں کے اور سکھاؤں گا میں پھر وہ بدلیں گے صورتیں ۱۴
بنائی ہوئی خدائے تعالیٰ کی

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ؕ اور جو پکڑے شیطان کو دوست خدائے تعالیٰ ۱۱۹
کو چھوڑ کر پھر مقرر اس نے نقصان کیا نقصان کرنا صریحاً فائدہ
کافروں کا دستور تھا کہ جو گائے یا بکری کا بچہ بُت کے نام کا کرتے
اس کے کان چیر دیتے یا نشانی اس کے کان میں ڈال دیتے اور صورت

Marfat.com

بدلنا یہ کہ جیسے خوجہ کرنا اور بدن کو گود کر منہ پر تل بنانا اور نیلا داغ
دینا یا بچوں کے سروں پر چوٹیاں رکھنی بت کے نام کی مسلمانوں کو ان
کاموں سے بچنا ضرور ہے اپنے بزرگوں سے یہ معاملہ نہ کرے کافر بھی
جن سے کرتے تھے بزرگ ہی جان کر کرتے تھے

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ
۱۲۰ إِلَّا غُرُورًا ۝ وعدہ دیتا ہے ان کو شیطان جھوٹا اور آرزو میں
ڈالتا ہے ان کو اور جو وعدہ دیتا ہے شیطان ان کو سو نرا فریب ہے
أُولٰئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يَجِدُونَ
۱۲۱ عَنْهَا مَحِيصًا ۝ وہ لوگ جو تابع شیطان کے ہیں ان کا ٹھکانا
دوزخ ہے اور نہ پاویں گے وہاں سے بھاگ جانے کی جگہ جو نکل
جاویں گے دوزخ سے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ
۱۲۲ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا ۝ اور وہ
لوگ جو ایمان لائے اور کام اچھے کیے ان کو داخل کریں گے ہم باغوں
میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہیں گے وہ ان باغوں میں کبھی نہ نکلیں گے وہ وہاں سے وعدہ
ہے خدائے تعالیٰ کا سچا اور کون ہے بہت سچا خدا تعالیٰ سے بات میں اور وعدے میں۔

ع ۱۱ ۱۵ فائدہ یہودی اور نصرانی اور مسلمان بعضے آپس میں بحث کرتے
تھے اور ہر ایک کہتا تھا کہ ہم ہی بہشت میں جاویں گے تب یہ
آیت اتری کہ

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتٰبِ ۗ مَن
يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِن دُونِ اللّٰهِ
۱۲۳ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ نہ تمہاری آرزو پر اے مسلمانو نہ کتاب
والوں کی آرزو پر وعدہ ثواب کا ہے جو کوئی برا کام کرے گا اس
کام کی سزا پاوے گا اور نہ پاوے گا خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی
اور کوئی مددگار جو چھٹاوے عذاب سے فائدہ کتاب والوں
کو یعنی یہودیوں اور نصرانیوں کو یہ گمان تھا کہ ہم ہی خاص بندے
ہیں کہ گناہوں میں پکڑے نہیں جانے کے ہمارے پیغمبر حمایت
کرکے ہمیں عذاب سے چھڑا لیں گے اور احمق مسلمان بھی اپنے دل
میں یہی سمجھتے تھے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی برا کام کرے گا
ویسی سزا پاوے گا کسی کی حمایت کام نہ آوے گی خدائے تعالیٰ کے عذاب
کے وقت خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے چھوڑ دے تو ہی چھوٹے دنیا کی
مصیبت اور بیماری میں آدمی دھیان کر لیوے

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثٰى
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا
يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ۝ اور جو کوئی کام کرے اچھے مرد ہو یا عورت ۱۲۴
ہو پر چاہیے کہ ایمان رکھتا ہو پھر وہ لوگ داخل ہوں گے بہشت میں
اور ان کا حق ضائع نہ ہو گا تل بھر بھی

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَ
هُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا ۗ اور کون ہے
بہت اچھا دین میں اس شخص سے جس نے منہ رکھا اپنا خدائے تعالیٰ کے
حکم پر اور وہ نیک کام کرتا ہے دل لگا کر اور پیروی کرتا ہے حضرت
ابراہیم کے دین پر سو ابراہیم علیہ السلام سب دینوں کو چھوڑ کر خدائے
تعالیٰ کی رضا میں چلا

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيمَ خَلِيلًا ۝ اور پکڑا خدائے تعالیٰ نے ۱۲۵
ابراہیم علیہ السلام کو دوست اپنا

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ ہے ۱۲۶
آسمانوں اور زمین میں اور ہے خدائے تعالیٰ سب چیز کا گھیرنے والا یعنی
سب چیز پر قدرت رکھتا ہے

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ
فِيهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى
النِّسَاءِ الّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ
تَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الْوِلْدٰنِ وَأَن تَقُومُوا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا
تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا ۝ اور رخصت ۱۲۷
مانگتے ہیں تجھ سے مسلمان اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ حق نکاح کرنے
عورتوں کے تو کہہ ان کے جواب میں کہ خدائے تعالیٰ رخصت دیتا ہے

Marfat.com

تم کو عورتوں کے نکاح کے حق میں اور وُہ جو پڑھ سُناتے ہیں تم کو قرآن شریف میں سے بیچ حق یتیم عورتوں کے وہ یتیم عورتیں جو نہیں دیتے تم ان کو حق ان کا جو مقرر کیا ہوا ہے اور چاہتے ہو کہ نکاح میں لاؤ انہے اور بے بس غریب لڑکوں کے حق میں جو ان کا ورثہ نہیں دیتے تم اور وہ کہ قائم رہو واسطے یتیموں کے کام پر انصاف سے اور وہ جو کرتے ہو اور کرو گے یتیموں اور بچوں کے حق میں سو خدائے تعالیٰ کو سب ذرہ ذرہ معلوم ہے فائدہ اس سورت کے اوّل میں تقید فرمایا ہے یتیموں کے حق میں کہ جس لڑکی کا والی نہ ہو مگر چچا کا بیٹا اگر جانتے کہ میں اس کا حق ادا نہ کر سکوں گا تو آپ اس سے نکاح نہ کرے کسی اور سے اس کا نکاح کر دیوے جو اس کا آپ حمایتی رہے تو مسلمانوں نے ایسی عورتوں سے نکاح کرنا موقوف کیا تھا پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ اس کا والی ہی اسے نکاح میں لائے جو وہ اس کی جی سے خاطر داری کرے گا غیر نہ کرے گا تب مسلمانوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے رخصت مانگی تب یہ آیت اتری اور رخصت ملی اور فرمایا کہ جو قرآن شریف میں اوّل منع سُنا تم نے سو اس واسطے ہے کہ ان کا حق پورا نہ کر سکو اور یتیم کا حق ادا کرنے کی تاکید ہے پھر اگر بھلائی کیا چاہو ان سے تو رخصت ہے نکاح کر وان سے

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ط وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ط اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کی لڑائی اور غصے سے یا رُوٹھ جانے اور بیزار ہو جانے سے پھر کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر کہ وہ آپس میں صلح کر لیویں کسی طرح اور صلح بہت اچھی ہے اور سامنے دلوں کے حاضر اور موجود ہے بخیلی اور حرص فائدہ اگر عورت مرد کا دل اپنے سے پھرا دیکھے تو اسے خوش کرنے کو کچھ اپنے حق میں سے چھوڑ دیوے تو روا ہے اور حرص آدمی کی ہر وقت پاس ہے مال کی کفایت سے البتہ خوش ہوتا ہے کچھ مہر سے بخش کر خوش کرے

وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ہ اور اگر نیکی کرو اور پرہیز کرو لڑنے سے اور بدسلوکی کرنے سے آپس میں تو پھر خدائے تعالیٰ جانتا ہے مقرر ان چیزوں کو جو تم کام کرتے ہو کوئی اس سے چھپا ہوا نہیں

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ
حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ط
وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ہ ۱۲۹
اور ہرگز تم نہ کر سکو گے وہ کہ برابر حق ادا کرو عورتوں کا روزمرہ کے خرچ میں اور محبت کرنے میں اور اگرچہ اس کا شوق کرو پھر بھی نہ کر سکو گے پھر تم تمام پھرے نہ جاؤ جو پھر ڈال رکھو ایک عورت کو درمیان میں لٹکتے گرفتار جو نہ نکاح میں ہو نہ طلاق دی ہوئی ہو اور اگر سنوارتے رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو ستانے سے یا عورت کو آزردہ رکھنے سے تو خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے فائدہ یعنی اگر کئی نکاحیوں میں سے ایک کو زیادہ جی چاہے تو لازم ہے کہ تا مقدور حق ادا کرنے میں قصور نہ کرے بعد اس کے خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے اور درمیان میں لٹکنی گرفتار یہ کہ نہ آپ اس کو آرام سے رکھے نہ چھوڑ دیوے جو کسی اور سے نکاح کر لیوے

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ط وَكَانَ
اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ہ اور اگر دونوں جدا ہو جاویں تو خدائے تعالیٰ ۱۳۰
ہر ایک کو محظوظ کرے گا اپنی کشائش سے اور بخشائش سے اور ہے خدائے تعالیٰ کشائش اور فراخی بخشنے والا مضبوط کام کرنے والا

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ط اور خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور مقرر فرمایا ہے ہم نے ان لوگوں کو جن کو کتاب دی ہے تم سے پہلے اور تم کو بھی فرمایا ہے وہ کہ ڈرتے رہو خدائے تعالیٰ سے اور نافرمانی نہ کرو اس کی

وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ہ اور اگر نہ مانو گے حکم خدائے ۱۳۱
تعالیٰ کا تو پھر مقرر خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور ہے خدائے تعالیٰ بے پروا سب خوبیوں سے

Marfat.com

تعریف کیا ہوا
وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَکَفٰی
۱۳۲ بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں
اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور بس ہے خدائے تعالےٰ کام بنانے والا
اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؕ
۱۳۳ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِیْرًا ۝ اور اگر چاہے خدائے تعالےٰ
لے جاوے تم کو دنیا سے یعنی فنا کرے اوروں کو لے آوے یعنی پیدا
کرے اور خلقت تمہارے عوض جو فرمانبرداری کریں اور ہے خدائے تعالےٰ
اس کام پر قدرت رکھنے والا
مَنْ كَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ
۱۳۴ ع ۱۹ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝ جو کوئی
چاہے ثواب دنیا کا پھر خدائے تعالیٰ کے پاس ہے ثواب دنیا کا
اور آخرت کا اور ہے خدائے تعالیٰ جو دیکھتا ہے سب کے کام اور سنتا ہے
سب کی باتیں یعنی اگر سب مسلمان مل کر شرع پر قائم رہو تو خدائے تعالیٰ
دنیا بھی دیوے اور آخرت بھی دیوے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ
شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ
وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى
بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ
تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
۱۳۵ خَبِیْرًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو قائم رہو مضبوط درست
انصاف پر گواہی دینے میں خدائے تعالیٰ کے واسطے اور اگرچہ ہو
تمہارے ہی اوپر حق کسی کا یا تمہارے ماں باپ پر یا کسی نزدیکی
کنبے والے پر اگر ہووے صاحب جمیعت یا محتاج ہو پھر خدائے تعالیٰ
ان کا خیرخواہ ہے تم سے زیادہ پھر تابعداری نہ کرو تم دل کی آرزو
اور خواہش کی اس بات میں چاہیئے کہ سب کو برابر سمجھو گواہی کے
وقت اگر تم زبان پھیرو گے سچی گواہی دینے سے یا منہ پھیر جاؤ گے
گواہی کے وقت تو پھر بیشک خدائے تعالیٰ واقف ہے ان سب
کاموں سے جو تم کرتے ہو کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

فائدہ یعنی گواہی دینے میں دولتمندوں کی خاطر نہ کرو اور محتاج
پر ترس نہ کھاؤ اور ناتے نزدیک پر دھیان نہ کرو جو حق بات ہو
سو کہو اور اگر پیچ کہو پر زبان داب کر جو سننے والا شبہ میں پڑے
یا تمام قصہ نہ کہو کچھ رکھ جاؤ تب بھی گناہ میں داخل ہو
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ
اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ
كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا
بَعِیْدًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو ایمان لاؤ یقین دل سے ۱۳۶
خدائے تعالیٰ پر اور اس کے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اتاری خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اس کتاب پر جو اتری ہے قرآن شریف
سے پہلے اور جو کوئی نہ مانے گا یقین نہ لاوے گا خدائے تعالیٰ پر اور اس
کے فرشتوں پر اور اس کی اتاری ہوئی کتابوں پر اور اس کے بھیجے
ہوئے پیغمبروں پر اور آخرت کے دن پر جو قیامت ہے پھر تحقیق
وہ شخص یقین نہ لانے والا بھولا بھولا سیدھی راہ بھولا دور دراز کا
فائدہ ایمان لانے والے فرمایا ہے ان کو جو ظاہر میں مسلمان
ہوئے ان کو تقید ہے کہ جب تک دل سے یقین نہ لاویں ان سب
چیزوں کا تو خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ مسلمان ہی نہیں
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ
لَهُمْ وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا ؕ بیشک وہ لوگ جو ایمان ۱۳۷
لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تیسری بار پھر
زیادہ کیا کفر کو ان لوگوں نے خدائے تعالیٰ بخشنے والا نہیں اور نہ دے گا
ان کو راہ نجات کی جو عذاب سے چھوٹیں فائدہ یعنی اگر ظاہر
میں مسلمان ہوتے اور دل سے بھٹکے رہے اور آخر کو بے یقین مرے
کافر کے برابر ہیں ان کو بخشش نہیں اور ظاہری مسلمانی وہاں کچھ کام
نہ آئے گی
بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ۝ ۱۳۸

Marfat.com

خوشی سنادے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں کو وہ کہ ان کے
واسطے ہے عذاب دُکھ دینے والا جو کبھی اس سے خلاصی نہ پاویں گے
الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ
دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ
۱۳۹ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۝ وہ لوگ جو پکڑتے ہیں کافروں کو دوست
مسلمانوں کو چھوڑ کر اے کیا ڈھونڈتے ہیں ان کے پاس بیٹھنے سے
عزت سو عزت خدائے تعالیٰ کے واسطے ہے ساری جو کوئی خدائے تعالیٰ
کا حکم بجالائے گا اس کو عزت ملے گی
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ
اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا
مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ إِنَّكُمْ
إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِينَ وَالْكٰفِرِينَ
۱۴۰ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ اور تحقیق خدائے تعالیٰ نے بھیجا تم پر حکم قرآن شریف
میں اے مسلمانو وہ کہ جب سنو تم آیت خدائے تعالیٰ کی اور حکم قرآن شریف
میں جو مشرک انکار لاوے اس آیت پر اور ہنسی مزاح کرے اس پر
تو پھر مت بیٹھو ان سے مل کر جب تک کہ دریافت کریں اور شروع
کریں اور کوئی بات سوائے ہنسی اور مزاح اور انکار کے نہیں تو تم
بھی اس وقت ان کے برابر ہو بیشک خدائے تعالیٰ اکٹھا کرے گا
منافقوں کو اور کافروں کو دوزخ میں سب کو باہم قیامت کو
فائدہ جو شخص کہ ایک مجلس میں اپنے دین پر طعنہ اور عیب سُنے
اور پھر انہیں میں بیٹھا سنا کرے اگرچہ آپ نہ کہے وہی منافق ہے
الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ
فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوٓا أَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَإِنْ كَانَ
لِلْكٰفِرِينَ نَصِيبٌ ۙ قَالُوٓا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ
نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وہ لوگ جو لگ رہے ہیں
تاک میں تمہاری اور راہ دیکھتے ہیں کہ پھر اگر فتح ہو تمہاری خدائے تعالیٰ
کے فضل سے تو کہیں کیا ہم نہ تھے ساتھ تمہارے ہمیں بھی حصہ لوٹ کا دو اور اگر
ہووے کافروں کا حصہ لڑائی میں یعنی وہ غالب آویں تو کہیں وہ
کافروں کو کیا ہم نے نہ تھام رکھا تھا تم پر سے مسلمانوں کو اور غالب نہ
ہونے دیا مسلمانوں کو تم پر اور ہم نے بچا دیا تم کو مسلمانوں سے ہمارا
حصہ لاؤ لوٹ میں سے
فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلَنْ يَّجْعَلَ
اللّٰهُ لِلْكٰفِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝ع پھر خدائے تعالیٰ ۱۴۱، ع ۱۷
حکم کرے گا تم میں قیامت کے دن اور ہرگز نہ دیوے گا خدائے تعالیٰ
کافروں کو اوپر مسلمانوں کے راہ غلبہ کی کسی طرح سے فائدہ ہر شخص
جو ایسا ہو کہ کافروں اور مسلمانوں دونوں سے اپنی غرض کی دوستی رکھے
وہی منافق ہے
إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ
وَإِذَا قَامُوٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُونَ
النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ البتہ مقرر منافق ۱۴۲
فریب کرتے ہیں خدائے تعالیٰ سے یعنی خدائے تعالیٰ کے دوستوں سے
دغا بازی کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ ان کو اس فریب کی جزا دے گا
جس وقت کہ کھڑے ہوتے ہیں نماز پڑھنے کو تو اٹھتے ہیں سستی اور
کاہلی سے لوگوں کے دکھانے کو اور نہیں یاد کرتے خدائے تعالیٰ کو مگر تھوڑا
سا سو بھی لوگوں کے سامنے
مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى
هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيلًا ۝ حیران اور ۱۴۳
فکرمند ہیں بیچ کفر اور اسلام کے نہ کافروں کی طرف ہیں اور نہ مسلمانوں
کی طرف ہیں اور جس کو گمراہ کرے خدائے تعالیٰ پھر تو نہ پاوے اس کے
واسطے کہیں کوئی راہ نجات کی
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ
مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا مُّبِينًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو مت پکڑو کافروں ۱۴۴
کو دوست سوائے مسلمانوں کے اے کیا چاہتے ہو کافروں کے دوست
ہو کر وہ کہ بناؤ تم واسطے خدائے تعالیٰ کے اوپر اپنے عذاب ہونے کے
الزام اور دلیل صریحاً یعنی خدائے تعالیٰ اس دلیل سے تم پر عذاب کرے
جو دوست ہو تم کافروں کے
إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ

Marfat.com

۱۴۵ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۙ بیشک منافق سب سے نیچے کی تہ
میں رہیں گے آگ کی اور نہ پاوے گا تو ان کے واسطے کوئی مددگار
جو نکالے وہاں سے یا عذاب کم کروا دے
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ
وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ
۱۴۶ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مگر وہ لوگ جنہوں نے
توبہ کی نفاق سے اور بنایا اپنے آپ کو خالص مسلمان اور چنگل مضبوط
مارا ساتھ دین خدائے تعالیٰ کے اور ستھرا اور پاکیزہ کیا اپنے دین کو
خدائے تعالیٰ کے واسطے پھر وہ لوگ نرے مسلمان ہیں ساتھ ایمان لانے
والوں کے دین و دنیا میں اور جلد دیوے گا خدائے تعالیٰ مومنوں کو بڑا
ثواب آخرت میں سو ان توبہ کرنے والوں کو بھی اور مومنوں کے ساتھ
بڑا ثواب ملے گا

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ
۱۴۷ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝ کیا کرے گا خدائے تعالیٰ تم کو عذاب
کرکے اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ اور ہے خدائے تعالیٰ شکر کا ثواب
دینے والا سب کچھ جاننے والا

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا
۱۴۸ مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ خدائے تعالیٰ کو
خوش نہیں آتا کسی کی بری بات کو پکار کر کہنا اور کسی کا عیب ظاہر کرنا
مگر وہ شخص جس پر کسی نے ظلم کیا ہو سو اپنا حال ظاہر کرے اور ہے خدائے
تعالیٰ سب کی بات سننے والا سب کا حال جاننے والا فائدہ اگر
کسی میں عیب دین کا یا دنیا کا معلوم کرے تو مشہور نہ کرے کس واسطے ع ۱۱
کہ خدائے تعالیٰ واقف ہے سب چیز سے ہر کسی کے موافق اس کی جزا
دیوے گا اسی کو غیبت کہتے ہیں پر مظلوم کو رخصت ہے کہ جو ظالم کا ظلم
بیان کرے ایسے ہی کئی طرح کی غیبت روا ہے یہ حکم یہاں شاید اس پر
فرمایا کہ منافق کا نام مشہور نہ کرے جیسے حضرتؐ نے مشہور نہیں کیا اس میں
اس کا دل زیادہ بگڑتا ہے مبہم نصیحت کرے منافق آپ سمجھ لے گا اس
میں شاید ہدایت پاوے

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ

۱۴۹ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اگر تم کھلی بھلائی کرو کسی
طرح کی یا چھپا کر وا اسے یا معاف کرو اور بخش دو برائی کسی کی پھر بیشک
خدائے تعالیٰ بخشنے والا بڑا زبردست ہے فائدہ اس آیت میں
مظلوم کو رغبت دینی ہے صبر کرنے میں اور بخش دینے میں کہ خدائے تعالیٰ
جو زبردست مقدور والا ہے عذاب کرنے پر سو تو گناہ بخشتا ہے تم بھی
لوگوں کی تقصیریں بخش دو
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ
اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ
بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا
۱۵۰ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ وہ لوگ جو کافر ہیں اور منکر ہوتے ہیں خدائے
تعالیٰ سے اور اس کے پیغمبروں سے اور چاہتے ہیں کہ جدائی ڈالیں اور
تفاوت کریں بیچ خدائے تعالیٰ کے اور اس کے پیغمبروں کے اور
کہتے ہیں کہ ایمان لاتے ہم اور مانا ہم نے بعضے پیغمبر کو اور نہ مانا ہم نے
بعضے کو اور چاہتے ہیں کہ ایک اور نئی پکڑیں اس کے بیچ میں راہ
یعنی ایک نیا مذہب نکالیں کفر اور اسلام کے بیچ میں سو بغیر شریعت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدائے تعالیٰ کی راہ پانا مشکل ہے
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا
۱۵۱ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وہ لوگ جو کفر اور اسلام کے بیچ میں
راہ نکالا چاہتے ہیں وہی اصل کافر ہیں اور تیار کیا ہے ہم نے کافروں
کے واسطے عذاب خوار کرنے والا
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ
اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ
۱۵۲ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدائے
تعالیٰ پر اور اس کے پیغمبروں پر اور تفاوت نہیں کرتے کسی ایک پیغمبر
میں بھی ان میں سے سب پیغمبروں پر ایمان لائے وہ قوم اصل مومن ہیں
جلد دیوے گا خدائے تعالیٰ ان کو ثواب ان کا اور ہے خدائے تعالیٰ بخشنے
والا مہربان اپنے بندوں پر فائدہ یہاں سے آگے ذکر یہودیوں
کا ہے جو کئی سردار یہودیوں کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آئے اور کہا کہ اگر تم سچے پیغمبر ہو تو ایک کتاب آسمان سے لاؤ جیسے

Marfat.com

کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے تب یہ آیت اُتری
یَسْئَلُکَ اَهْلُ الْکِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ کِتٰبًا
مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤی اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْۤا
اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ج
مانگتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی وہ کہ اُتار لاوے
توان پر ایک کتاب آسمان سے ایکبارگی مانند توریت کے سو تحقیق
مانگ چکے ہیں موسیٰ علیہ السلام سے بڑی چیز اس سوال سے جو پھر کہا
یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہ دکھا ہم کو خدائے تعالیٰ کو آشکارا
پھر پکڑا ان کہنے والوں کو بجلی نے بسبب ان کے ظلم کے جو انہوں نے
ایسا سوال کیا فائدہ اس بجلی سے سب مر گئے پھر خدائے تعالیٰ نے
حضرت موسیٰؑ کی دعا سے انہیں زندہ کیا
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
الْبَیِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ ط وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی سُلْطٰنًا
مُّبِیْنًا ہ پھر پکڑا بچھڑے کو خدا کر کے پیچھے اس کے جو آ چکی تھیں ان ۱۵۳
پاس نشانیاں خدائے تعالیٰ کی طرف سے یعنی معجزے حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے دیکھ چکے تھے پھر بخشا ہم نے اور معاف کیا سبب توبہ کے
اور دیا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ صریح جو اس بچھڑے کو مار ڈالا
اور خاک کیا
وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِیْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا
لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا
فِی السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ہ اور اُٹھایا ہم نے ۱۵۴
ان پہ پہاڑ واسطے قول لینے کے ان سے اور کہا ہم نے ان کو کہ داخل ہو
دروازے میں شہر کے سجدہ کرتے ہوئے اور کہا ہم نے ان کو کہ زیادتی نہ
کرو اور حکم سے باہر نہ جاؤ ہفتے کے دن میں اور لیا ہم نے ان سے
قول مضبوط فائدہ حکم تھا یہودیوں کو کہ ہفتے کے دن شکار مچھلی
کا نہ کریں سو اتفاق ایسا ہوتا جو سب دنوں سے زیادہ ہفتے ہی کے
دن مچھلیاں دریا میں بہت نظر آتیں یہودیوں نے دریا کے پاس
حوض بناتے جو ہفتے کے دن دریا سے مچھلیاں حوضوں میں آتیں تو
بند کر رکھتے پھر دوسرے دن شکار کرتے یہ کام فریب کا ہے اور حکم

سے باہر جانا ہفتے کے دن کا
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ وَکُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ
وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا
غُلْفٌ ط بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا بِکُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِیْلًا ہ پھر ان کے قول توڑنے اور کافر ہونے کے سبب جو ۱۵۵
خدائے تعالیٰ کی آیتوں سے منکر ہوتے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل
کرنے کے سبب اور ان کی باتوں کے سبب جو کہا انہوں نے کہ ہمارے
دل غلاف میں ہیں تیری بات نہیں سمجھتے بلکہ مہر ہے خدائے تعالیٰ کی
ان کے دلوں پہ ان کے کافر ہونے کے سبب سو ایمان نہیں لاتے
مگر تھوڑے سے لوگ یعنی کئی شخص یہودیوں سے ایمان لاتے
وَّبِکُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْیَمَ بُهْتَانًا عَظِیْمًا ہ ۱۵۶
اور ان کے کافر ہونے کے سبب اور ان کی بات کے سبب جو حضرت
مریمؑ پہ بڑا طوفان بولے
وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ج اور ان کے کہنے کے سبب جو کہا کہ ہم نے مار ڈالا
عیسیٰؑ مریم کے بیٹے کو
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط
اور نہیں مار ڈالا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے اور نہ سولی پر چڑھایا انہوں
نے ان کو لیکن وہی صورت بن گئی تھی ان کے سردار کے آگے
وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ ط مَا
لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ج اور بیشک وہ لوگ جنہوں
نے کئی باتیں نکالی ہیں اس احوال میں شک میں پڑے ہیں کچھ انہیں اس
کی اصل کی خبر نہیں مگر اٹکل پہ چلتے ہیں
وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا ہ لا اور نہیں مار ڈالا یہودیوں نے عیسیٰ ۱۵۷
علیہ السلام کو بے شک
بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ط وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ہ ۱۵۸
بلکہ اُٹھا لیا عیسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے اپنی طرف اور ہے خدائے
تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا فائدہ یہودی کہتے تھے کہ ہم نے
عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالا سو وہ جھوٹے ہیں ہر گز انہیں نہیں مار ڈالا ۔

Marfat.com

خدائے تعالیٰ نے ایک صورت یہودیوں کی بنادی اس صورت کوانہوں
نے سُولی پر چڑھادیا اور نصارٰی بھی اوّل سے یہی کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ
کو نہیں مار ڈالا وہ زندہ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مارا تھا پر تین روز
میں زندہ ہوکر بدن سے آسمان پر گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ بدن کو
مارا اور روح ان کی خدائے تعالیٰ کے پاس گئی ہر طرح یہ بات ٹھیک ع ۲۲ ۲
اور ثابت نہیں ہوتی سو خدائے تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ اس کی صورت
کو مارا اور ان کے پکڑنے کے وقت نصارٰی سب سرک گئے تھے.
اور یہودی بھی نہ پہنچے تھے اس آن کی خبر نہ یہودیوں کو اور نہ
نصارٰی کو

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ
مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ
شَهِيْدًا ۚ اور جتنے فرقے ہیں کتاب والوں کے حضرت عیسیٰؑ پر ۱۵۹
ایمان لاویں گے ان کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہو گا
ان کا بتانے والا فائدہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ
ہیں جو تھے آسمان پر جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا تب اس
جہان میں آکر اسے ماریں گے اور یہود و نصارٰی سب ان پر ایمان
لاویں گے کہ موئے نہ تھے زندہ تھے

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كَثِيْرًا ۙ پھر بسبب گناہوں یہودیوں کے حرام کیں ہم نے ان پر ۱۶۰
کتنی پاکیزہ چیزیں جو حلال تھیں ان پر اور بسبب اس کے جو اٹکتے
تھے خدائے تعالیٰ کی راہ سے بہت فائدہ یعنی اوپر اوّل ان کے
گناہ اور شرارتوں کی تفصیل کر کے بیان فرمایا کہ نہایت گناہ پر دلیر
تھے اس واسطے ان پر شریعت سخت کی تو سرکشی لوٹی

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ
اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور ان کے بیاج لینے کے سبب ۱۶۱
اس پر کہ ان کو بیاج لینے سے منع ہو چکا تھا اور بسبب مال کھانے
لوگوں کے جو ناحق کھاتے تھے لوگوں کا مال او تیار کر رکھا ہے کافروں
کے واسطے عذاب دُکھ دینے والا

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۱۶۲
اور جو مضبوط ہیں علم میں بنی اسرائیل کی قوم سے اور صاحب ایمان ہیں سو یقین
لاتے ہیں قرآن پر جو تجھ پر اُترا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور توریت
وانجیل پر یقین لاتے ہیں جو تجھ سے پہلے اتری ہیں کتابیں اور ایمان لانے
والے نمازوں کے قائم رکھنے والے اور دینے والے زکوٰۃ کے اور ایمان
لانے والے خدائے تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر سو ان لوگوں کو جلد دیویں
گے ہم بڑا ثواب

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰي نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ
مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ
وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ بیشک ہم نے وحی بھیجی تیری ۱۶۳
طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ وحی بھیجی ہم نے نوحؑ نبی کی طرف
اور طرف نبیوں کے جیسے حضرت ہود اور صالح اور شعیب علیہم السلام کی طرف
حضرت نوحؑ کے بعد اور وحی بھیجی ہم نے طرف ابراہیمؑ کے اور اسماعیلؑ کے
اور اسحاقؑ کے اور یعقوبؑ کے اور یعقوبؑ کی اولاد کے اور طرف عیسیٰؑ کے
اور ایوبؑ کے اور یونسؑ کے اور ہارون کے اور سلیمانؑ کے اور دی ہم نے داؤدؑ
کو کتاب زبور

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا
لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ اور ۱۶۴
کتنے پیغمبر جو احوال سنایا ہم نے تجھ کو اس قرآن میں پہلے اس سے جو مذکور ہوا
اور کتنے پیغمبر جو ان کا احوال نہیں سُنایا تجھ کو اور باتیں کیں خدائے تعالیٰ
نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کہنی بغیر پیغام کے

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ
عَلَي اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ۝ اور کئی پیغمبر خوشی سُنانے والے ایمان لانے والے کو اور ۱۶۵

Marfat.com

ڈرانے والے کافروں کو اور منافقوں کو بھیجے ہم نے تو نہ رہے لوگوں کو
خدائے تعالیٰ پر جگہ الزام کی بعد پیغمبروں کے بھیجنے کے اور خدائے تعالیٰ
زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا فائدہ یعنی لوگوں کو قیامت
کے دن اس بات کے کہنے کی جگہ نہ رہے کہ ہم کو تیری مرضی اور غیر مرضی
معلوم نہ تھی اگر جانتے ہم کہ اس راہ اور اس دین میں تیری خوشی ہے
تو ہم وُہی کرتے سو اس واسطے پیغمبروں کو معجزے دے کر بھیجا تو
راہ سیدھی جس میں خدائے تعالیٰ کی خوشی ہے اور بندوں کی نجات ہے
وہ راہ بتاویں فائدہ قریش کے سرداروں نے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم نے علماء یہود سے پوچھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جو دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے کچھ تمہاری کتاب میں بھی لکھا ہے تو انہوں
نے جواب دیا کہ ہم اُسے نہیں پہچانتے اور ذکر اس کا توریت میں نہیں
اتنے میں وہ علمائے یہود بھی آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے انہیں قسم دے کر پوچھا کہ سچ کہو وہ منکر ہوئے اور کہا کہ ہم کچھ نشانی
نہیں پاتے تیرے پیغمبر ہونے پر تب یہ آیت اتری کہ یہ گواہی
نہیں دیتے

لٰكِنِ اللّٰهُ یَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَیْكَ اَنْزَلَهٗ
بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ یَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
166 شَهِیْدًا ؕ لیکن خدائے تعالیٰ گواہی دیتا ہے اس پر کہ بھیجا تجھے قرآن
جو دلیل ہے بڑی تیری پیغمبری پر سو نیچے بھیجا قرآن کو ساتھ علم اپنے کے
اور فرشتے گواہ ہیں تیری پیغمبری پر اور بس ہے خدائے تعالیٰ گواہ فائدہ
یعنی ہر پیغمبر کو وحی آتی رہی ہے کچھ نئی بات نہیں پر اس قرآن میں خدائے
تعالیٰ نے اپنا خاص علم اتارا اور خدائے تعالیٰ اس حق کو ظاہر کر دیوے گا
جیسے کہ یہ ظاہر ہوا کہ جس قدر ہدایت لوگوں کو اس پیغمبر سے ہوتی اور کسی
سے اتنی نہیں ہوتی

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
167 قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ۝ بیشک وہ لوگ جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سچ نہ جانا اور پھر رہے خدائے تعالیٰ کی راہ سے تحقیق وہ
دور رہے سیدھی راہ سے گمراہی میں

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ
لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ طَرِیْقًا ۝ بیشک وہ جو کافر ہوئے 168
اور ستم کیا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ نہ جانا نہیں
خدائے تعالیٰ کہ بخشے ان کو اور نہ ان کو راہ دکھاویگا نجات کی جو عذاب سے بچیں

اِلَّا طَرِیْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَكَانَ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝ مگر راہ دوزخ کی ان کو دکھاوے گا ہمیشہ پڑے 169
رہیں گے دوزخ میں اور ہے یہ بات خدائے تعالیٰ پر بہت آسان

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ
مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا
فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝ اے لوگو بیشک آیا تمہارے پاس بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ 170
کا ٹھیک اور سچی بات لے کر تمہارے پروردگار کے پاس سے پھر یقین لاؤ
اس پر جو بہت اچھا ہے تم کو یہ اور اگر نہ مانو گے تو پھر بیشک خدائے تعالیٰ
کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں اور ہے خدائے تعالیٰ جاننے والا
تمہارے سب احوال کا اور مضبوط کام کرنے والا

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا
عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اے یہودیو اور نصرانیو زیادتی نہ کرو اور حد
سے نہ نکلو اپنے دین کی بات میں اور مت کہو خدائے تعالیٰ پر سوائے
سچی بات کے

اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ
كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ بیشک مسیح
جو ہے عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے علیہما السلام بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے
اور اس کا کلام ہے جو ڈالدیا مریم کی طرف اور عیسیٰ علیہ السلام ہے روح
خدائے تعالیٰ کے یہاں کی خاص

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ پھر جانو
خدائے تعالیٰ کو بے شریک اور بغیر زن اور فرزند اور یقین لاؤ اس کے سب
پیغمبروں پر اور مت کہو کہ تین خدا ہیں جو یہ بہت برا ہے۔

اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ
اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ باز آؤ اور چھوڑو اس بات کو جو یہ بھلائی
ہے تمہارے واسطے مقرر خدائے تعالیٰ ایک ہی معبود ہے سب کا پاک ہے

نصف الحزب

Marfat.com

سب عیبوں سے اور نہیں ہے لائق اس کے جو اُسے اولاد ہو یا عورت ہو اُسے

۱۷۱ ع ۲۲ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۠ اسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور بس ہے خدائے تعالیٰ کام بنانے والا فائدہ یہ خطاب نصاریٰ کی طرف ہے جو وہ کہتے ہیں کہ خدا تین ہیں ایک خدا دوسرے عیسیٰؑ تیسرے مریمؑ ان تینوں کو وہ خدا کہتے ہیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بات سے باز آؤ اور توبہ کرو اور لازم ہے دین کی بات میں مبالغہ نہ کرے اگر کسی شخص سے اعتقاد ہو اس کی تعریف میں حد سے نہ بڑھے جتنی بات تحقیق ہو اس سے زیادہ نہ کہے اور لائق نہیں خدائے تعالیٰ کے جو اس سے بیٹا صلبی پیدا ہو تم اپنا سا قیاس خدائے تعالیٰ پر نہ کرو

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

۱۷۲ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ ہرگز عیب اور عار نہیں رکھتا مسیح علیہ السلام وہ کہ ہووے بندہ خدائے تعالیٰ کا اور نہ فرشتے نزدیکی عیب رکھتے ہیں اس کی بندگی سے اور جو کوئی عیب اور غیرت رکھے اس کی بندگی سے اور تکبری کرے سو خدائے تعالیٰ جمع کرے گا ان سب کو اپنے پاس قیامت کے دن اور بدلہ لیوے گا ہر ایک سے تکبری اور غرور کا

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک کام پھر پورا دیوے گا خدائے تعالیٰ ان کو بدلہ ان کے کاموں کا اور زیادہ دے گا ثواب ان کو اپنے فضل سے

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ

۱۷۳ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ اور اے پر وہ لوگ جو غیرت اور ننگ رکھتے ہیں اور تکبری کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کی فرمانبرداری سے پھر عذاب کرے گا خدائے تعالیٰ ان پر عذاب بڑا دکھ دینے والا

ع ۲۳ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا

۱۷۴ نَصِيْرًا ۝ اور نہ پاویں گے اپنے واسطے سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی حمایتی اور نہ کوئی مدد کرنے والا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

۱۷۵ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ اے لوگو مقرر آئی تمہارے پاس حجت اور دلیل اور سند تمہارے پروردگار کے پاس سے اور اتاری ہم نے روشنی واضح یعنی قرآن شریف تم کو بھیجا

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا

۱۷۶ مُّسْتَقِيْمًا ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر اور چنگل مارا ساتھ قرآن کے یعنی اس پر عمل کیا پھر ان کو داخل کرے گا خدائے تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں اور راہ دکھاوے گا ان کو اپنی طرف سیدھی راہ

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ حکم چاہتے اور پوچھتے ہیں مومن تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلالہ کی میراث کا کلالہ اسے کہتے ہیں کہ جس کے بیٹا اور باپ نہ ہو جو اصل وارث یہی ہیں سو تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اور حکم کرتا ہے تم کو بیچ میراث کلالہ کے

اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ اگر ایک مرد مر گیا اور اس سے بیٹا نہیں اور اس کی ایک بہن ہے تو اس بہن کو پہنچے آدھا مال جو چھوڑ موا

وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ اور وہ بھائی وارث ہے اس بہن کا اگر نہ رہے اس بہن کو بیٹا

فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ پھر اگر اس مرد کے دو بہنیں ہوں تو ان دونوں کو پہنچے دو تہائی جو کچھ کہ وہ چھوڑ موا

وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اور اگر ہوویں ورثہ لینے والے اس کے کئی مرد اور عورتیں پھر ورثہ کا مال دینا چاہیے مرد کو حصہ مانند دو عورت کے

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

۱۷۷ عَلِيْمٌ ۝ بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ حکم میراث کا تمہارے واسطے تو گمراہ نہ ہو تم اور خدائے تعالیٰ سب چیزوں سے واقف ہے اور سب کچھ

Marfat.com

جانتا ہے **فائدہ** کلالہ کے معنی ہارا اور ضعیف یہاں فرمایا اس کو جس کے وارثوں میں باپ اور بیٹا نہیں ہے کہ اصل وارث وہی تھے تو اس وقت سگے بہن بھائی کو بیٹا بیٹی کا حکم ہے اور اگر سگے نہ ہوں تو یہی حکم سوتیلوں کا ہے ایک بہن ہو تو آدھا اور دو بہن ہوں دو تہائی اس مال سے جو چھوڑ موا اور اگر بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں تو....

مرد کو حصہ دوہرا اور عورت کو اکہرا اور جو نرے بھائی ہوں تو ان کو فرمایا کہ وہ بہن کے مال کے وارث ہیں یعنی حصہ معین نہیں وہ عصبہ ہیں اگر بیٹی ہو اور بہن ہو تو حصہ بیٹی کو اور بہن عصبہ ہے یعنی حصہ داروں سے بچے سو عصبہ لیوے

سُورَۃُ الْمَائِدَۃِ مَدَنِیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ مِائَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ط اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم وفا کرو تم ساتھ عہدوں کہ آپس میں کرتے ہو مانند عہد نکاح کے اور شراکت کے اور سوائے اس کے

اُحِلَّتْ لَکُمْ بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ حلال کیے گئے ہیں واسطے تمہارے چوپائے کہ لیتر زبان ہیں جیسے اونٹ اور گائے اور بکری اور دُنبہ یا حلال کیے گئے ہیں، بچے پیٹوں چارپایوں کے مگر جو چیز کہ پڑھی جاوے گی اوپر تمہارے وہ حرام ہوگی

غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط سوائے حلال جاننے والے شکار کے جس حال میں کہ احرام باندھتے ہو تم حج کا یا عمرے کا یعنی تمام جانور اوپر تمہارے حلال ہیں مگر جو جانور وحشی کہ شکار کرو تم حالتِ احرام میں وہ حرام ہیں

اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۝ تحقیق خدا حکم کرتا ہے حلال اور حرام میں جو چیز کہ چاہتا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ اے وہ کہ ایمان لاتے ہو تم نہ حلال جانو تم نشانیوں اللہ کی کو

وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْھَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ حلال کرو تم مہینے حرام کے اور نہ حلال جانو تم پٹا گلے میں پہنائے ہوئے جانوروں کو کہ قربانی کے جانوروں کو پہناتے ہیں **فائدہ** روایت ہے کہ حطم کندی جہالت اور بیباکی اور نادانی میں مشہور عرب کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد صلعم ساتھ کس چیز کے بلاتا ہے تو آدمیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھ اس کے کہ خدا کو ایک جانیں اور مجھ کو پیغمبر سچا جانیں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ مال کی دیویں حطم کندی نے کہا کہ خوب فرمایا تم نے لیکن میرے اُمراء اور سردار ہیں کہ بغیر مشورت ان کے کچھ کام نہیں کرتا میں ان سے پوچھوں جو وہ پسند کریں دین تیرا تو قبول کروں میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے اس کے آنے سے خبر دی تھی کہ آج ایک شخص آوے گا کہ شیطان کی زبان سے باتیں کرے گا کافر آوے گا اور جھوٹا اور دغا باز ہو کر جاوے گا پھر حطم کندی باہر آیا اونٹ صدقے کے اور جو کچھ پایا مواشی سے سب ہانک لے گیا جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ عمرے کو ہوتے حطم کندی کو مسلمانوں نے دیکھا کہ گلے میں انہی اونٹوں کے پٹے ڈال کر قربانیِ کعبہ کو لے چلا تھا اصحابوں نے چاہا کہ اونٹوں کو چھین لیویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے پٹے گلے میں ڈالے ہیں چھین لینا لائق نہیں ہے یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرِضْوَانًا ط اور نہ حلال جانو تم لوٹنا قصد کرنے والوں گھر باحرمت کا کہ کعبہ ہے ڈھونڈتے ہیں وہ قصد کرنے والے گھر باحرمت کے فضل اور زیادتی کو پروردگار اپنے سے اور رضامندی ڈھونڈتے ہیں اس کی مراد حج ہے

وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ط اور جس وقت احرام سے باہر آؤ تم پھر شکار کرو تم

Marfat.com

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا م اور نہ اُٹھاوے تم کو دشمنی وقف لازم
ایک گروہ کی کہ کفار قریش ہے اوپر اس کے بند کیا انہوں نے تم کو طواف
کرنے کعبہ کے سے بیچ صلح حدیبیہ کے کہ زیادتی اور ظلم کرو تم
وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ص وَلَا تَعَاوَنُوْا
عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ
الْعِقَابِ ہ اور مدد کرو تم اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور نہ مدد ع ۳
کرو تم اوپر گناہ اور ظلم کے اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب
کرنے والا ہے بے فرمانوں کو فائدہ حلال نہ سمجھو یعنی ہاتھ نہ ڈالو
اللہ کے نام کی چیزوں پر یعنی اگر کافر بھی نیاز کعبہ لاویں تو لوٹ مت
لو اور ماہ حرام میں ان کو نہ مارو اور لٹکن والیاں بھی وہی قربانی کے
جانور ہیں کہ مکے کو لیجاتے ہیں نشان کر کر اور فرمایا کہ کافروں نے تم کو
روکا تھا مسجد سے تم زیادتی نہ کرو یعنی ان کو نہ روکو باقی آگے سے منع
کر دو کہ کافر نہ آوے تو یہ روا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر جس کام
میں اللہ کی تعظیم کرے اس کام کو فضیحت نہ کرے مگر جو بُت کی تعظیم
کرے تو البتہ اہانت کرے
حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ
حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے مردہ جانور کہ ذبح نہ کیا ہے اور حرام ہے لہو جاری
اور حرام ہے گوشت سور کا
وَمَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ اور حرام ہے جو جانور کہ آواز کی
گئی ہے وقت ذبح کرتے اس کے کے واسطے سوائے خدا کے کہ اوپر
بتوں کے ذبح کرتے ہیں
وَالْمُنْخَنِقَۃُ وَالْمَوْقُوْذَۃُ وَالْمُتَرَدِّیَۃُ وَالنَّطِیْحَۃُ
اور حرام کی گئی ہے بکری گلا گھونٹی گئی اور لکڑیوں سے ماری گئی اور
اوپر سے گری ہوئی یا کنویں میں گری ہوئی کہ مر جاوے اور سینگ
ماری گئی۔
وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ قف اور حرام ہے جو
جانور کہ کھایا ہے پھاڑنے والے جانور نے مگر جو چیز کہ ذبح کی تم نے
وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا
بِالْاَزْلَامِ ط اور حرام ہے جو چیز کہ ذبح کی گئی اوپر بتوں کے اور
حرام ہے یہ کہ قسمت لو تم ساتھ تیروں کے فائدہ عرب کا دستور
تھا کہ تین تیر بنائے تھے اوپر ایک تیر کے لکھا تھا کہ مجھ کو حکم کیا رب
میرے نے اور اوپر دوسرے کے لکھا تھا کہ منع کیا رب میرے نے اور
تیسرا خالی تھا ایک تھیلے میں مجاور کے پاس رہتے تھے جو کسی کو مطلب
ہوتا ایک تیر نکالتا مجاور
ذٰلِکُمْ فِسْقٌ ط اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ
دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ ط یہ فال لینا تمہارا تیروں
سے بدکاری ہے آج کے دن کہ جمعہ اور عرفہ عید قربانی کا ہے ناامید ہوئے
کافر دین تمہارے سے کہ ہمارے دین میں نہ آویں گے پس نہ ڈرو تم
کافروں سے اور ڈرو مجھ سے
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط آج کے دن پورا
کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا کیونکہ منسوخ نہ ہوگا اور تمام
کیا میں نے اوپر تمہارے نعمت اپنی کو اور پسند کیا میں نے واسطے
تمہارے اسلام کو از روئے دین کے کہ پاکیزہ تر تمام دینوں کا ہے
فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ لا فَاِنَّ
۳ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ پس جو کوئی کہ بے قرار ہووے بھوک سے اور
حرام چیزوں سے کھاوے جس حال میں کہ خواہش کرنے والا نہ ہووے واسطے
گناہ کے پھر تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے فائدہ روایت ہے
کہ عدی بیٹا حاتم طائی کا اور زید بن خیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ہم ایسے مکان میں ہیں کہ وہاں کتے
شکار کرتے ہیں بعضوں کو ہم ان میں سے پالتے ہیں اور بعضوں کو ذبح
کرتے ہیں اور بعضوں کو کتے ضائع کرتے ہیں حلال ہے یا مردار یہ آیت
نازل ہوئی کہ
یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ لَھُمْ ط قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ
الطَّیِّبٰتُ ہ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ پوچھتے
ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز حلال کی گئی ہے واسطے
ان کے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حلال کی گئی ہیں واسطے تمہارے

Marfat.com

پاک چیزیں کہ نام خدا کے سے ذبح کیا ہو اور حلال ہے واسطے تمہارے وہ چیز کہ سکھایا ہے تم نے شکاری جانوروں سے جس حال میں کہ کتے سدھانے والے ہو تم

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ز فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ص سکھاتے ہو تم ان کو اس چیز سے کہ سکھایا ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے پس کھاؤ تم اس چیز سے کہ بند کیا شکاری جانوروں نے اوپر تمہارے اور یاد کرو نام اللہ کا اوپر اس کے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اور ڈرو تم اللہ سے حرام کھانے میں تحقیق اللہ شتاب حساب کرنے والا ہے حلال اور حرام سے پوچھے گا فائدہ مواشی کا حکم فرمادیا پھر لوگوں نے اور چیزوں کو پوچھا تو فرمایا ستھری چیزیں تم کو حلال ہیں سو حضرتؐ نے جو چیزیں منع فرمائیں معلوم ہوا کہ وہ ستھری نہیں جیسے پھاڑنے والا جانور چوپائے یا پرندے مثلاً شیر یا چیتا یا باز یا چیل اور اسی میں داخل ہوئے مردارخوار سارے کوا وغیرہ اور جیسے گدھا اور خچر اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ ف اور پہلے حرام فرمایا جس کو پھاڑنے والے نے کھایا اب اس میں سے شکاری سدھے جانور کا مارا ہوا حلال کیا جب اس نے آدمی کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا لیکن سدھنا شرط ہے سدھا وہ کہ پکڑ کر رکھ چھوڑے آپ نہ کھائے اور اللہ کا نام لینا شرط ہے دوڑاتے وقت کہ اس کے بغیر ذبح درست نہیں مگر بھولے تو معاف ہے

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ط وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ص وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز آج کے دن سے حلال کیے گئے واسطے تمہارے پاک جانور کہ ساتھ نام اللہ کے حلال کیا ہو ان کو اور ذبح کیا گیا ان لوگوں کا کہ دیے گئے ہیں کتاب حلال ہے واسطے تمہارے اور ذبح کیا گیا تمہارا حلال ہے واسطے ان کے

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور حلال ہیں اور تمہارے عورتیں پاکدامن ایمان لانے والیوں سے اور حلال ہیں عورتیں پاکدامن ان لوگوں سے کہ دیے گئے ہیں کتاب آگے تم سے

اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ط جس وقت دو تم ان کو مہران کے جس حال میں کہ بچنے والے ہو تم زنا سے نہ ظاہر زنا کرنے والے اور نہ پکڑنے والے دوستوں کو پوشیدہ کہ یارانہ پکڑو تم

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ز وَهُوَ
ع ۵ ۵ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور جو کوئی کفر کرتا ہے ساتھ ایمان لانے حلال اور حرام کے پس تحقیق ناچیز اور باطل ہوئے عمل اس کے اور وہ بیچ آخرت کے زیاں کاروں سے ہوگا فائدہ فرمایا کہ آج تم کو ستھری چیزیں حلال ہوئیں یعنی حضرت ابراہیمؑ کے وقت یہ سب حلال تھیں جب توریت نازل ہوئی تو یہود کی سزا میں اکثر چیزیں منع ہوئیں اور انجیل میں حلال و حرام بیان نہ ہوا اب قرآن میں وہی دین ابراہیمی کے موافق سب حلال ہوئیں اور فرمایا کہ کتاب والوں کا کھانا حلال ہے یعنی ان کا ذبح اوپر جو ذبح کی شرط فرمائی کہ اللہ کا نام ذکر ہو اور غیر کی تعظیم نہ ہو سو یہاں شرط فرمادی کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب یعنی یہود یا نصاریٰ اور کسی دین اور مذہب والے کا ذبح نہیں حلال اگرچہ نام اللہ کا لے اس کا لینا معتبر نہیں اور فرمادیا کہ اسی طرح مسلمان کو عورت نکاح کرنی ان کی حلال ہے اوروں کی نہیں سو جن شرطوں سے آپس میں نکاح درست ہے اسی طرح ان کا درست ہے پھر فرمایا کہ اہل کتاب کو اور کفار سے دو حکم میں مخصوص کیا یہ فقط دنیا میں ہے اور آخرت میں ہر کافر خراب ہے اگر عمل نیک بھی کرے تو قبول نہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم جس وقت کہ ارادہ کرو تم طرف کھڑے ہونے نماز کے

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط پس دھوؤ تم منہوں اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو کہنیوں تک اور مسح کرو تم سروں اپنے کو اور دھوؤ تم پاؤں اپنے کو ٹخنوں تک

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط اور اگر ہو تم ناپاک یعنی غسل

Marfat.com

کی حاجت رکھتے ہو پس غسل کرو تم
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
اور اگر ہو تم بیمار یا اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم میں سے پاخانے سے
یا چھیڑا ہو تم نے عورتوں کو یعنی مجامعت کی ہو پس نہ پاؤ تم پانی کو
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ
وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ پس قصد کرو تم خاک پاک کو کہ جنس زمین کی
سے ہووے کہ جلانے سے خاک نہ ہو جاوے پس ملو تم ساتھ مونہوں
اپنے کے اس خاک سے اور ساتھ اپنے ہاتھوں کے (کہنیوں سمیت)
مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ
يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ نہیں چاہتا ہے اللہ کہ گردانے اوپر تمہارے
تنگی سے ولیکن چاہتا ہے تو پاک کرے تم کو
٦ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
اور چاہتا ہے کہ تمام کرے نعمت اپنی کو اوپر تمہارے شاید کہ شکر کرو
تم نعمتوں کا
وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِىْ
وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اور یاد کرو تم نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے یعنی اسلام
اور شریعت اور یاد کرو تم قول اللہ کے کو کہ محکم کیا ہے تم کو ساتھ اس قول
کے اور وہ قول اَلَسْتُ کا ہے
اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
٧ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ جس وقت کہ کہا تم نے کہ سنا ہم نے
اور فرمانبرداری کی ہم نے اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے
ساتھ صاحب سینوں کے یعنی خطرے اور وسواس دل کے **فائدہ**
اللہ تعالیٰ جس طرح اہل کتاب کو یاد دلایا کرتا ہے کہ میرے عہد پہ
قائم رہو اسی طرح ہم کو تقید فرمایا کہ عہد یاد رکھو وہ عہد یہ ہے کہ جب
لوگ مسلمان ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیعت کرتے
ع ٦ ٦ یعنی ہاتھ پکڑ کر قول دیتے بہت چیزیں کرنے کا جیسے پانچ نمازیں
اور روزہ رمضان اور زکوٰۃ اور حج اور خیر خواہی ہر مسلمان کی اور
بہت چیزیں چھوڑنے پہ جیسے خون اور زنا اور چوری اور تہمت لگانی

بے گناہ کو اور سردار سے مخالفت کرنی اسی عہد پر فرمایا کہ قائم رہو
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ
بِالْقِسْطِ ۡ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ہو جاؤ دین قائم کرنے
والے حق کے واسطے اللہ کے شاہدی دینے والے ساتھ عدل کے
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ
اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ اور نہ اٹھاوے تم کو دشمنی
ایک گروہ کی اوپر اس کے کہ عدل نہ کرو تم اور عہد شکنی کرو اور عدل کرو
تم عدل نزدیک زیادہ ہے واسطے پرہیزگاری کے
٨ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور ڈرو
تم اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم۔
فائدہ اکثر کافروں نے مسلمانوں سے بڑی دشمنی کی تھی پیچھے مسلمان
ہوئے تو فرمایا کہ ان سے وہ دشمنی نہ نکالو اور ہر جگہ یہی حکم ہے حق بات
میں دوست اور دشمن برابر ہے۔
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ
٩ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں کو کہ
ایمان لائے ہیں اور عمل کیے ہیں نیکیوں کے واسطے ان کے بخشش
ہے اور ثواب ہے بڑا۔
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
١٠ الْجَحِيْمِ ۝ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور جھٹلایا آیتوں ہماری کو وہ گروہ
صاحب دوزخ کے ہیں
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ اے وہ کوئی
کہ ایمان لائے ہو تم یاد کرو نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے جس وقت کہ قصد
کیا ایک گروہ نے یہ کہ کھولیں تمہاری طرف ہاتھ اپنے کو واسطے قتل
اور ہلاک کے
فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ
١١ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ پس بند کیا اللہ نے ہاتھوں ان کے
کو تم سے اور ڈرو تم اللہ سے اور اوپر اللہ ہی کے پس چاہیے کہ بھروسا
کریں ایمان والے

Marfat.com

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَبَعَثْنَا
مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے قول بیٹوں
یعقوب ؑ کے سے کہ موافقت موسیٰ ؑ کی کریں اور اٹھایا ہم نے ان میں
سے بارہ سرداروں کو
وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ
وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ
اور کہا اللہ نے تحقیق میں ساتھ تمہارے ہوں البتہ اگر تم قائم کرو گے
نماز کو اور دو گے تم زکوٰۃ کو اور ایمان لاؤ گے تم ساتھ پیغمبروں میرے
کے اور قوت دو گے تم پیغمبروں کو اور تعظیم ان کی کرو گے
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ
سَیِّاٰتِکُمْ وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ اور قرض دو گے تم اللہ کو قرض نیک کہ مال خرچ کرو گے تم اس
کی راہ میں البتہ دور کروں گا میں تم سے گناہ تمہارے اور البتہ داخل
کروں گا میں تم کو بہشتوں میں کہ جاری ہیں نیچے ان کے سے نہریں
فَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
۱۲ السَّبِیْلِ ○ پس جو کوئی کفر کرے گا پیچھے اس کے تم میں سے تحقیق گم
کیا اس نے سیدھی راہ کو فائدہ یہ بیان فرمایا بنی اسرائیل سے
عہد لینے کا حضرت موسیٰ ؑ کی آخر عمر میں یہ اقرار لیے ہیں یہ سورۃ حضرت
کی آخر عمر میں نازل ہوئی شاید سنایا ہم کو اسی واسطے کہ ہم کو بھی یہی تعقید
ہے ایک عہد اس امت سے تھا کہ رسول جو بعد پیدا ہوں ان کی مدد
کرو اس کے بدل ہم سے یہ ہے کہ خلفاء کی اطاعت کرو دیہ مذکور بارہ
سرداروں کا یہاں فرمایا اسی اشارے کو حضرت ؐ نے بتایا ہے کہ میری
امت میں بارہ خلیفہ ہوں گے قوم قریش سے اور فرمایا ہے جو خرابی
ہوئی پہلی امت میں سو ہوگی تم میں سے جیسے وہ خراب ہوئے پیغمبروں
کی مخالفت سے یہ امت خراب ہوئی خلیفہ پر خروج کر کے
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا
قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً ۚ پس بسبب توڑنے بنی اسرائیل کے قول
اپنے کو لعنت کی ہم نے ان کو اور کر دیا ہم نے دلوں ان کے کو سخت
یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا
مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِهٖ پھیرتے تھے باتوں توریت کی کو مکانوں ان کے سے جیسے تعریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی پھیر دی اور بھول گئے فائدہ کو جس چیز سے کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اس کے
وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ اور ہمیشہ ہوگا تو اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبردار ہوگا اوپر خیانت کے یہودیوں سے مگر تھوڑے ان میں سے کہ خیانت نہیں
کرتے جیسے عبداللہ بن سلام
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ پس معاف کر ان سے اگر توبہ کریں ۱۳
اور ایمان لائیں اور درگزر کر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو
وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓی اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ اور ان لوگوں سے کہا کہ تحقیق
ہم نصاریٰ ہیں لیا ہم نے عہد ان کا جیسے یہودیوں سے لیا تھا
فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؕ پس بھول گئے حصے اور فائدے کو اس چیز سے کہ نصیحت دی گئی تھی انجیل میں کہ
تابعداری احمد کی کیجیو پس اٹھائی ہم نے درمیان ان کے دشمنی اور بغض دل قیامت تک کہ نصاریٰ
تین فرقے ہو گئے ہر ایک دشمن بعضے کا یا دشمنی اٹھائی درمیان یہود و نصاریٰ کے
وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰہُ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ○ اور قریب ہے کہ خبر دیوے گا ان کو اللہ ساتھ بدلے ۱۴
اس چیز کے کہ کاریگریاں کرتے تھے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ جب اللہ کے کلام سے اثر پکڑنا اور حکم شرع
پر محبت سے قائم رہنا چھوٹ جائے اور فقط مذہب کا جھگڑا اور جمعیت رہ جائے تو راہ سے بہکے
یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا
عَنْ کَثِیْرٍ ؕ اے موسائیو اور عیسائیو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ہمارا کہ بیان کرتا ہے بہت اس چیز سے
کہ چھپاتے تھے تم کتاب سے جیسے تعریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور معاف کرتا ہے بہت چیزوں
سے کہ چھپاتے ہو تم قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ○ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰہُ مَنِ ۱۵
اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ تحقیق آئی تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک روشنی کہ اندھیری
کفر کی کو دور کرتی ہے اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکام شریعت کو روشنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیں اور کتاب قرآن ہے راہ دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اس روشنی کے یا کتاب کے اس کسی کو کہ پیروی کی رضامندی
اللہ تعالیٰ کی راہیں سلامتی کی عذاب سے یا راہیں بہشت کی دکھاتا ہے
وَیُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَیَهْدِیْهِمْ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ○ اور باہر نکالتا ہے ان کو کفر اور جہل کی تاریکیوں سے طرف روشنی ایمان ۱۶
اور یقین کے ساتھ حکم اپنے کے اور راہ دکھاتا ہے ان کو طرف راہ سیدھی کے
لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ هُوَ الْمَسِیْحُ
ابْنُ مَرْیَمَ ؕ البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگوں نے کہا کہ تحقیق اللہ

Marfat.com

وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے
قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ
يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ
جَمِيْعًا ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کون مالک ہے اللہ سے کسی
چیز کو اور کون منع کرے اس سے کہ اگر چاہے ہلاک کرے مسیح بیٹے
مریم کو اور ہلاک کرے ماں اس کی کو اور ہلاک کرے جو کوئی کہ بیچ زمین
کے ہے سب کو
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ
۱۷ ع ۳ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور واسطے
اللہ ہی کے ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کی اور جو چیز کہ درمیان
ان دونوں کے ہے پیدا کرتا ہے جو چیز کہ چاہتا ہے اور اللہ اوپر
سب چیز کے قادر ہے فائدہ اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے
حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا ان کی امت ان کو بندگی کی حد
سے زیادہ نہ چڑھا دیں و الا نبی اس لائق کا ہے کو ہے
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ
اَحِبَّآؤُهٗ ؕ اور کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم بیٹے اللہ تعالیٰ کے ہیں
اور دوست اس کے ہیں ہم
قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ
مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پس کیوں عذاب
کرتا ہے تم کو ساتھ گناہوں تمہارے کے دنیا میں قتل اور بندی سے
اور آخرت میں دوزخ سے پس نہ تم بیٹے ہو نہ دوست ہو اس کے بلکہ
تم آدمی ہو اس کسی کے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے اور بدلہ نیکی بدی کا پاؤ
گے تم۔
يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ
۱۸ الْمَصِيْرُ ۝ اور بخشتا ہے جس کسی کو چاہتا ہے یعنی مومنوں کو اور
عذاب کرتا ہے جس کسی کو چاہتا ہے یعنی کافروں کو اور واسطے
اللہ ہی کے ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کی اور جو چیز کہ
درمیان ان دونوں کے اور طرف اسی کے رجوع اور بازگشت
ہے۔
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ
عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اے صاحب کتاب کے تحقیق آیا تم
کو پیغمبر ہمارا کہ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے راہ سیدھی اوپر سستی
کے پیغمبروں سے اور منقطع ہونے وحی کے سے
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ
جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ تاکہ یہ نہ کہو تم کہ نہیں آیا ہم کو کوئی
بشارت دینے والے سے اور نہ ڈرانے والے سے پس تحقیق آیا تم کو محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بشارت دینے اور ڈرانے والا
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور اللہ اوپر تمام چیزوں
کے قادر ہے فائدہ حضرت عیسیٰ کے بعد کوئی رسول نہ آیا تھا سو
فرمایا کہ تم افسوس کرتے کہ ہم رسولوں کے وقت میں نہ ہوتے کہ تربیت
ان کی پاتے اب بعد مدت تم کو رسول کی صحبت میسر ہوئی غنیمت جانو
اور اللہ قادر ہے اگر تم نہ قبول کرو گے تو اور خلق کھڑی کر دے گا تم سے
بہتر جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ جہاد کرنا قبول نہ کیا ان کی قوم نے اللہ
نے ان کو محروم کر دیا اوروں کے ہاتھ ملک شام کو فتح کروا دیا
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ ق اور
یاد کر جس وقت کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل
تھے کہ اے میری قوم یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ اوپر تمہارے ہے جس
وقت پیدا کیا بیچ تمہارے پیغمبروں کو اور گردانا تم کو بادشاہ
وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۲۰
اور دیا تم کو وہ معجزہ کہ نہ دیا تھا کسی کو عالم کے لوگوں سے اور وہ من وسلویٰ
تھا اور سایہ ابر کا اور دریا کا پھٹ جانا
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِىْ كَتَبَ
اللّٰهُ لَكُمْ اے قوم میری اندر آؤ تم زمین پاک میں کہ اریحا اور ایلیا
ہے وہ زمین کہ لکھی ہے اللہ نے لوح محفوظ میں واسطے تمہارے
وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ ۲۱
اور نہ پھر جاؤ تم اوپر پیٹھوں اپنی کے پس پھرو گے تم نقصان کرنے والے

Marfat.com

دنیا اور آخرت کے **فائدہ** حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کا وطن چھوڑ نکلے اللہ کی راہ میں اور ملک شام میں آکر ٹھہرے اور مدت تک ان کو اولاد نہ ہوئی تب اللہ تعالیٰ نے ان کو بشارت فرمائی کہ تیری اولاد بہت پھیلاؤں گا اور زمین شام ان کو دوں گا اور نبوت اور دین اور کتاب اور سلطنت ان میں رکھوں گا پھر حضرت موسیٰؑ کے وقت وعدہ پورا کیا بنی اسرائیل کو فرعون کی بیگاری سے خلاص کیا اور اس کو غرق کیا اور ان کو فرمایا کہ تم جہاد کرو عمالقہ سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ وہ ملک شام تمہارا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارہ شخص بارہ قبیلے بنی اسرائیل پر سردار کیے تھے ان کو بھیجا کہ اس ملک کی خبر لائیں وہ خبر لائے تو ملک شام کی خوبیاں بہت بیان کیں اور وہاں مسلط تھے عمالقہ، ان کی قوت و زور بھی بیان کیا حضرت موسیٰؑ نے ان کو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک بیان کرو اور قوت دشمن کی مت کہو ان میں دو شخص اس حکم پر رہے اور دس نہ رہے قوم نے سنا نام تو نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پھر الٹے مصر میں جائیں اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی اس قدر مدت تک جنگلوں میں پھرتے رہے جب اس قرن کے لوگ مر چکے مگر وہ دو شخص کہ وہی حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوئے تو ان کے ہاتھ سے فتح ہوئی

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّ فِیْہَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ق کہا قوم نے کہ اے موسیٰؑ تحقیق بیچ اس زمین کے گروہ زبردست ہیں

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَہَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْہَا ج فَاِنْ
۲۲ یَّخْرُجُوْا مِنْہَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ اور تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہوں گے اس زمین میں جب تک باہر نکلیں وہ اس سے پس اگر وہ اس سے باہر نکلیں پس تحقیق ہم داخل ہونے والے ہیں

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْہِمُ الْبَابَ ج کہا دو مردوں نے ان میں سے کہ ڈرتے تھے نعمت دی تھی اللہ نے اوپر ان دونوں کے کہ داخل ہو تم اوپر ان کے دروازے سے ناگاہ اور وہ دو مرد یوشعؑ اور کالبؑ تھے

فَاِذَا دَخَلْتُمُوْہُ فَاِنَّکُمْ غٰلِبُوْنَ ج وَعَلَی اللّٰہِ
۲۳ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ پس جس وقت داخل ہو گے تم اس دروازے سے پس تحقیق تم غالب ہونے والے ہو اور اوپر اللہ ہی کے پس بھروسہ کرو تم اگر ہو تم ایمان لانے والے

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَہَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْہَا فَاذْہَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا ہٰہُنَا
۲۴ قٰعِدُوْنَ ۝ کہا قوم نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہوں گے اس شہر کو ہمیشہ جب تک کہ وہ ہوں گے بیچ اس کے پس جا تو اور پروردگار تیرا جائے پس لڑائی کرو تم دونوں ہم اسی جگہ بیٹھنے والے ہیں

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ
۲۵ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے پروردگار میرے تحقیق میں نہیں مالک ہوں مگر ذات اپنی کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم باہر نکلنے والی کے حکم سے

قَالَ فَاِنَّہَا مُحَرَّمَۃٌ عَلَیْہِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ج یَتِیْہُوْنَ
۲۶ ع فِی الْاَرْضِ ط فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ع کہا اللہ نے تحقیق وہ زمین حرام کی گئی ہے اوپر ان کے کہ نہ داخل ہوں گے اور نہ مالک ہوں گے چالیس برس تک حیران پھریں گے بیچ زمین کے پس نہ غمگین ہو تم اوپر قوم بدکاروں کے **فائدہ** اہل کتاب کو یہ قصہ سنایا اس پر کہ اگر تم رفاقت نہ کرو گے پیغمبر کی تو یہ نعمت اوروں کے نصیب ہو گی آگے اسی پر قصہ سنایا ہابیل اور قابیل کا کہ حسد نہ کرو حسد والا مردود ہے

وقف لازم وَاتْلُ عَلَیْہِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ م اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا اور پڑھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر آدمیوں کے خبر دو بیٹوں آدمؑ کی ساتھ سچ کے کہ قابیل اور ہابیل تھے جس وقت قربانی کی دونوں نے قربانی کرنا **فائدہ** حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ قابیل کی بہن ہابیل سے نکاح کریں اور ہابیل کی بہن قابیل سے قابیل کی بہن کہ اقلیما تھی خوبصورت تھی اور ہابیل کی بہن کہ لیوذا تھی بدصورت تھی قابیل نے قبول نہ کی حضرت آدمؑ نے کہا کہ قربانی کرو تم دونوں جس کی قربانی قبول ہو جائے وہی قابیل کی بہن کو لیوے ہابیل نے ایک دنبہ

موٹا قربانی کیا اور پہاڑ پر رکھا اور قابیل نے بالیاں گیہوں کی ناکارہ اسی مکان میں رکھیں

فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط پس قبول کی گئی قربانی ایک کی دونوں میں سے اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے آگ سفید آسمان سے آئی اور قربانی ہابیل کی کھا گئی اور قابیل کی قبول نہ ہوئی پس غصہ ہوا اور

۲۷ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ٥ کہا قابیل نے ہابیل کو قسم ہے خدا کی البتہ قتل کروں گا میں تجھ کو کہا ہابیل نے نہیں قبول کرتا ہے اللہ مگر پرہیزگاروں سے

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ج اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ

۲۸ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

قسم ہے اللہ کی البتہ اگر کھولے گا تو طرف ہاتھ اپنے کو تو قتل کرے تو مجھ کو نہیں ہوں میں کھولنے والا ہاتھ اپنے کو طرف تیری تو قتل کروں میں تجھ کو تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے کہ پروردگار عالم کا ہے

اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ

۲۹ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ج وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ٥ تحقیق میں چاہتا ہوں کہ پھرے تو ساتھ گناہ قتل میرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے دونوں کا گناہ تجھی کو پس ہو جائے تو صاحبوں دوزخ کے سے اور یہی ہے بدلہ ظلم کرنے والوں کا

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ

۳۰ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥ پس خواہش دلائی قابیل کو نفس اس کے نے قتل کرنے پر بھائی اپنے کے حیران تھا کہ کیونکر قتل کرے شیطان نے ایک جانور کو لیا اور سر اس کا اوپر ایک پتھر کے رکھا اور ایک پتھر اوپر سے مارا قابیل نے اندیشہ کیا اور ہابیل کو سوتے پایا اور سر اس کا پتھر سے کچلا پس قتل کیا اس کو پس ہو گیا زیاں کاروں سے۔

فائدہ روایت میں ہے کہ آدھا عذاب دوزخ کا قابیل کو ہوگا اور آدھا تمام کافروں کو

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ط پس بھیجا اللہ نے ایک کوے کو کہ کھودتا تھا چونچ سے اور پنجوں سے زمین کو یہ کہ دکھاوے قابیل کو کہ کیونکر پوشیدہ کرے لاش بھائی اپنے کی فائدہ روایت میں ہے کہ ایک کوے نے گڑھا کھودا اور دوسرے کوے مردے کو بیچ اس کے رکھا اور اوپر سے خاک ڈالی تاکہ پوشیدہ ہو جائے

قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ج کہا قابیل نے کہ اے افسوس اوپر میرے آیا عاجز ہو گیا میں اس سے کہ ہوں میں مانند اس کوے کے پس چھپاؤں میں لاش بھائی اپنے کی

۳۱ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ٥ پس ہو گیا قابیل پچھتانے والوں سے فائدہ کہتے ہیں کہ ایک برس لیے پھرا اس واسطے کہ ماں باپ بیزار ہو گئے اور تمام بدن سیاہ ہو گیا اور اوپر سے آواز آئی کہ ہمیشہ ڈرتا رہ پھر ہر کسی سے ڈرتا تھا کہ ناگاہ قتل نہ کرے اور آخر اندھے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ بسبب اس قتل کے کہ لکھا اور فرض کیا ہم نے اوپر بیٹوں یعقوب کے جو کوئی مارے کسی کو بغیر اس کے کہ اس نے کسی کو مارا ہو اور اوپر اس کے قصاص لازم ہوا ہو

اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط یا قتل کرے کوئی کسی کو بغیر فساد کے بیچ زمین کے یعنی رہزنی کرے یا مرتد ہو جائے یا زنا کرنے بعد نکاح کے پس گویا کہ قتل کیا اس نے تمام آدمیوں کو

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط اور جو کوئی زندہ رکھے کسی کو پس گویا کہ زندہ رکھا تمام آدمیوں کو یعنی قصاص معاف کرے

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ز ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا

۳۲ مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ٥ اور البتہ تحقیق آئے ان کے پاس رسول ہمارے ساتھ معجزوں روشن کے پس تحقیق

Marfat.com

بہت ان میں سے پیچھے پہنچنے رسولوں کے بیچ زمین کے البتہ فساد
کرنے والے ہیں فائدہ روایت ہے کہ سال ششم ہجرت سے
ایک جماعت عرینہ سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آئے اور مسلمان ہوتے اور مدینے میں رہے آب و ہوا مدینے کی موافق
نہ آئی بیمار ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو درمیان
اونٹوں کے کہ پندرہ اونٹ آنحضرتؐ کے خاص تھے بھیجا تا دودھ
اور بول اونٹوں کا پیویں جب تندرست ہوئے تو اونٹوں کو ہانک
لے گئے یسار غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیچھے گیا اور لڑائی
کی یسار کو انہوں نے پکڑا اور ہاتھ پاؤں اس کے کاٹ کر کانٹے
آنکھوں میں اور زبان میں اس کی چبھوئے یہاں تک کہ شہید ہوا آنحضرتؐ
نے یہ سن کر کرز بن جابر کو بیس سواروں سے بھیجا تا کہ سب کو پکڑ کر
ہاتھ اوپر گردن کے باندھ کر نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لاتے یہ آیت نازل ہوئی

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا سوائے اس کے نہیں بدلا ان لوگوں
کا کہ لڑائی کرتے ہیں اللہ سے اور پیغمبر اس کے سے اور دوڑتے ہیں
بیچ زمین کے واسطے فساد کرنے کے یعنی واسطے قتل اور راہزنی کے
أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ
وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ط
یہ کہ قتل کیے جائیں اگر مارا ہے اور مال لے گئے ہیں یا سولی چڑھائے
جائیں یا کاٹے جائیں ہاتھ ان کے اور پاؤں ان کے خلاف سے یعنی
داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں اگر مال لے گئے ہیں اور مارا نہیں ہے
کسی کو یا شہر بدر کیے جائیں زمین سے اگر مارا نہیں اور مال بھی
نہیں لے گئے امام اعظمؒ کے نزدیک شہر بدر کرنے کے بدلے قید
کرنا ہے تو کسی اور شہر کو ضرر نہ پہنچے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ ہاتھ اور پاؤں ان کے کاٹیں اور سلائیاں آنکھوں
میں کریں اور سولی چڑھاویں۔

ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ یہ حدیں کہ فرمائیں واسطے ان کے رسوائی ۳۳

رسوائی اور خواری ہے دنیا میں اور واسطے ان کے بڑا عذاب ہے
آخرت میں فائدہ اول فرمایا کہ خون کرنا گناہ ہے مگر بدلے میں
یا فساد کی سزا میں اب اس کا بیان کیا کہ جو کوئی لڑائی کرے اللہ و رسول
سے یعنی حاکم کا مخالف ہو کر ملک کو غارت کرے وہ ہاتھ لگے تو سولی
پر چڑھا کر مارے یا قتل کرے یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹے یا
قید میں ڈال رکھے جیسی خطا ویسی سزا

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ
فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ مگر جن لوگوں نے توبہ کی ۳۴ ع ۵ ۹
آگے اس سے کہ قادر ہو تم اوپر ان کے پس جانو تم کہ تحقیق اللہ بخشنے
والا ہے مہربان فائدہ اگر ایک شخص سر راہ لوٹتا تھا اب اس نے
موقوف کیا اور اسباب اس کام کا دور کیا تو اس پر حد نہیں آتی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ
الْوَسِيلَةَ اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے
اور ڈھونڈو تم اس کی طرف وسیلے کو یعنی امر و نہی اس کی بجا لاؤ یا عمل کو
دکھلانے اور سنوانے سے پاک کرو یا حقیقت محمدی کو معلوم کرو

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اور جہاد ۳۵
کرو تم بیچ راہ اللہ کی کے دشمنوں ظاہر اور باطن کے سے شاید کہ تم
عذاب سے چھوٹو فائدہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اطاعت میں جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اس کے عقل سے کرو
سو قبول نہیں ہے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۝ تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا اگر تحقیق واسطے ان کے ہوئے ۳۶
جو چیز کہ ہے بیچ زمین کے تمام مال و متاع اس کی اور مانند اس کے
ہو نقد و جنس سے تا یہ کہ بدلہ دیویں ساتھ اس کے عذاب دن قیامت
کے قبول نہ کیا جاوے گا ان سے اور واسطے ان کے عذاب ہے دکھ
دینے والا

يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ

Marfat.com

۳۷ یَخْرِجِیْنَ مِنْھَاز وَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ہ چاہیں
گے کافر یہ کہ باہر نکلیں آگ دوزخ کی سے اور حالانکہ نہیں ہیں وہ
باہر نکلنے ولے آگ سے اور واسطے ان کے ہے عذاب ہمیشہ ہونے
والا کہ ہرگز تمام نہ ہوگا

۵ع وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا اور
چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت پس کاٹو تم ہاتھوں
ان کے کو فائدہ علماء کو اختلاف ہے کہ کتنے مال پر ہاتھ کاٹنا
ہے امام شافعیؒ کے نزدیک چوتھائی دینار کی اور امام اعظمؒ کے
نزدیک دس درہم اور امام مالکؒ کے نزدیک تین درہم محافظت
کو توڑ کرے جاوے جیسے صندوق یا گھر

جَزَآءً بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ
۳۸ حَکِیْمٌ ہ جزا دیتا ہے ان کو اللہ جزا دینا ساتھ اس چیز کے کہ کسب
کیا ہے دونوں نے عذاب کرنا ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب
باحکمت ہے۔

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِہٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰہَ
۳۹ یَتُوْبُ عَلَیْہِ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ پس جو کوئی
توبہ کرے پیچھے ظلم کرنے اپنے کے اور اصلاح کرے یعنی دشمن کو راضی
کرے پس تحقیق اللہ توبہ قبول کرتا ہے اوپر اس کے تحقیق اللہ
بخشنے والا مہربان ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ط
۴۰ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ آیا نہ جانا تو نے اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ واسطے اسی کے ہے بادشاہی
آسمانوں کی اور زمین کی عذاب کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور بخشتا
ہے واسطے جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر
ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ
فِی الْکُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاھِھِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُھُمْ ج اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غمگین نہ کرے تجھ کو عمل ان لوگوں کا کہ دوڑتے ہیں بیچ کفر کے
ان لوگوں سے کہ کہا ایمان لاتے ہم ساتھ مونہوں اپنے کے اور
نہیں ایمان لاتے دل ان کے

وَمِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا ج سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ لا لَمْ یَاْتُوْکَ ط اور بعضے ان
لوگوں سے کہ یہودی ہوگئے سنوانے ولے ہیں بات تیری کو واسطے
جھوٹ جوڑنے کے اوپر تیرے، یہود مدینے کے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں سے باہر آکر جھوٹ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہا ہے کہ سنوانے ولے ہیں واسطے گروہ دوسرے
کے کہ نہیں آئے وہ تیری مجلس میں مراد یہود خیبر کے ہیں اور یہود
مدینہ کے جاسوس ان کے تھے دمبدم خبر بھیجتے تھے خیبر کو

شان نزول سبب اس آیت کا یہ ہے کہ ایک مرد اور ایک
عورت نے اشرافوں خیبر کے سے زنا کیا تھا اور حالانکہ دونوں نکاح
کرنے ولے تھے اور حد ان کی توریت میں سنگسار کرنا ہے مدینے
میں آئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ تمہارے
نزدیک کیا حد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
سنگسار کرنا ہے انہوں نے انکار کیا کہ توریت میں یوں نہیں بلکہ
چالیس کوڑے مارنا اور منہ کالا کرکے گدھے پر پھرانا ہے جبرئیل علیہ
السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ جھوٹ کہتے
ہیں اور ابن صوریا کہ عالم توریت کا ہے جانتا ہے کہ توریت میں سنگسار
کرنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن صوریا کو بلایا اور قسم
دی کہ توریت میں حد زانی نکاح کرنے والے کی سنگسار ہے یا نہیں
ابن صوریا نے کہا کہ میں ملزم ہوں اگر جھوٹ کہوں میں تو توریت
مجھ کو جلا دیوے توریت میں سنگسار کرنا ہے لیکن ہمارے عالموں نے
واسطے ملاحظہ شرافت کے چھپایا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ دونوں کو مسجد کے دروازے کے پاس سنگسار کریں۔

یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِہٖ ج یَقُوْلُوْنَ اِنْ
اُوْتِیْتُمْ ھٰذَا فَخُذُوْہُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْہُ
فَاحْذَرُوْا ط پھیرتے ہیں کلموں توریت کے کو بعد مقرر کرنے

Marfat.com

ان کے یعنی آیت سنگسار کرنے کی کہتے ہیں کہ یہود خیبر کے اگر دیئے جاؤ تم اس حکم کو کہ کوڑے مارنا اور گدھے پر پھرانا ہے پس تو تم اس حکم کو اور قبول کرو تم اگر نہ دیئے جاؤ تم اس حکم کو اور سنگسار ہی کرنا فرمائے جاؤ پس ڈرو تم قبول کرنے اس کے سے

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط اور جس کسی کو چاہتا ہے اللہ گمراہی اور رسوائی اور بلا کی اس کی پس ہرگز مالک نہ ہو گا تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم واسطے دور کرنے عذاب اس کے اللہ سے کسی چیز کو

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ط لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
۴۱ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ہ وہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں چاہا اللہ تعالےٰ نے روز ازل میں یہ کہ پاک کرے پلیدی کفر کی سے دل ان کے واسطے ان کے دنیا میں رسوائی ہے کہ جزیہ دیویں اور مسلمانوں سے ڈریں اور واسطے ان کے آخرت میں عذاب بڑا ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے فائدہ یہود میں کئی قصے ہوئے کہ اپنے قضایا حضرت عمرؓ کے پاس لاتے فیصلے کو وہ سردار یہود آپ نہ آتے بیچ والوں کے ہاتھ بھیجتے اور کہدیتے کہ ہمارے معمول کے موافق حکم کریں تو قبول رکھو نہیں تو نہ رکھو غرض یہ تھی کہ حکم توریت کے خلاف معمول باندھتے تھے کہ ایک نبی گر اس کے موافق حکم کر دے تو ہم کو اللہ کے یہاں سند ہو جائے اور جانتے تھے کہ ان کو توریت کی خبر نہیں جو ہمارا معمول سنیں گے سو حکم کریں گے اللہ تعالیٰ نے حضرت کو خبردار کیا موافق توریت ہی کے حکم فرمایا اور توریت میں سے ثابت کر کے اُن کو قائل کیا اور ایک قصہ رجم کا تھا کہ وہ منکر ہوتے تھے پھر توریت سے قائل کیا اور ایک قصاص کا تھا کہ وہ اشراف اور کم ذات کا فرق کرتے تھے اور توریت میں فرق نہیں رکھا۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ط سنوانے والے ہیں واسطے جھوٹ باندھنے کے کھانے والے ہیں حرام کے یعنی رشوت کے حکم کرنے میں

فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ج وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ط پس اگر آویں تیرے پاس قضیہ چکوانے کو پس قضیہ چکا تو درمیان اُن کے یا روگردانی کر تو ان سے اور قضیہ ان کا نہ چکا اور اگر روگردانی کرے تو اُن سے پس ہرگز زیان نہ کریں تجھ کو کسی چیز سے

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ط اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ہ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر تو درمیان ان کے ۴۲
ساتھ عدل کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے والے کو حکم میں فائدہ حضرتؐ کے دل میں تردد تھا کہ ان کے مقدمے میں نہ بولوں تو ناخوش ہوں اور اگر اپنے دین پر فیصل کروں تو ناقبول رکھیں اور اگر ان کا معمول جاری رکھوں تو عنداللہ غلط ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اختیار ہے یا تغافل کرو تو ان کی ناخوشی کا خطرہ نہیں یا حکم کرو تو اپنے دین کے موافق کرو پھر حضرتؐ نے وہی حکم فرمایا ان کو قائل کر کر

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ج اور کیونکر حکم کریں گے تجھ کو اور حالانکہ نزدیک ان کے توریت ہے اس میں حکم اللہ کا ہے سنگسار کرنے کا

ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ط وَمَآ اُولٰٓئِكَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ ہ پس روگردانی کرتے ہیں پیچھے حکم کرنے تیرے کے سے ۴۳ ع۹
اور نہیں ہیں یہ گروہ ایمان لانے والے

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ج يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا تحقیق ہم نے نیچے اتارا ہے آسمان سے توریت کو کہ اس میں راہ دکھانا ہے اور روشنی ہے حکم کرتے تھے ساتھ توریت کے پیغمبر بنی اسرائیل کے کہ فرمانبردار ہو گئے تھے حکم خدا کے واسطے ان لوگوں کے کہ یہودی ہو گئے تھے

وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ج اور حکم کرتے تھے علماء ربانی اور زاہدان کے ساتھ اس چیز کے کہ طلب نگہبانی کیے گئے تھے کتاب اللہ کی سے کہ تغیر و تبدیل نہ کریں اور تھے اوپر توریت کے شاہدی دینے والے

Marfat.com

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا
بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط پس نہ ڈرو تم آدمیوں سے جاری کرنے
احکام حق میں اور ڈرو تم مجھ سے سستی کرنے میں اور نہ خرید و تم ساتھ
آیتوں میری کے مول تھوڑے کو کہ مال دنیا ہی کا ہے یعنی حکم پر رشوت
نہ لو

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ
۴۴ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ نہیں حکم کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ
نیچے اتاری ہے اللہ نے پس وہ گروہ وہی اصل کافر ہیں

وَکَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ لا وَ
الْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ
وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ لا اور فرض کیا اور لکھا ہے ہم نے اوپر بنی اسرائیل
کے توریت میں کہ تحقیق مارنا ایک آدمی کا بدلے ایک آدمی کے اور
آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان
کے اور دانت بدلے دانت کے

وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ
کَفَّارَةٌ لَّهٗ لا اور زخموں کا بدلہ برابر پس جو کوئی کہ تصدق کرے
ساتھ بدلے کے اور معاف کرے پس وہ معاف کرنا دور کرنے والا ہے
واسطے گناہوں اس کے کے کہ خدا بخشنے والے کے گناہ معاف کرتا ہے
۴۵ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور جو کوئی نہیں حکم کرتا ہے ساتھ
اس چیز کے کہ نیچے اتاری ہے اللہ نے پس وہ گروہ وہی اصل ظالم ہیں
وَقَفَّیْنَا عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور لائے ہم
اور پیچھے پیغمبروں کے عیسیٰ بیٹے مریم کو درحالیکہ سچ کرنیوالا تھا اس چیز کو کہ آگے اسکے تھی توریت سے
وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًی وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًی
۴۶ وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ اور دی ہم نے عیسیٰ کو کتاب انجیل اس میں راہ دکھانا تھا اور روشنی تھی اور
انجیل موافق تھی واسطے اس چیز کے کہ آگے اس کے ہے توریت سے اور راہ دکھانے والی تھی اور نصیحت
تھی واسطے پرہیزگاروں کے وَلْیَحْکُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْهِ ط وَمَنْ لَّمْ
۴۷ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور چاہیے کہ
۴۶ حکم کریں علماء انجیل کے ساتھ اس چیز کے کہ اس میں ہے
اور جو کوئی کہ حکم نہیں کرتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ

نیچے اتاری ہے اللہ نے پس وہ گروہ وہی دین سے باہر نکلنے والے ہیں
وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ
یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ اور نیچے اتارا ہم نے
طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو ساتھ سچ
کے موافق ہونے والا واسطے اس چیز کے کہ آگے اس سے ہے جنس
کتاب کی سے اور نگہبان ہے قرآن شریف اوپر اگلی کتابوں کے
فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ
عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الْحَقِّ ط پس حکم کر تو درمیان یہود اور نصاریٰ کے
سنگسار کرنے سے اور قصاص لینے سے ساتھ اس چیز کے کہ نیچے اتاری
اللہ نے اور تابعداری نہ کر تو خواہشوں ان کی کی اس چیز سے کہ
آئی تیرے پاس سچ سے

لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ط وَلَوْ شَآءَ
اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً واسطے ہر گروہ کے تم میں سے
مقرر کی ہم نے شریعت اور راہ روشن اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا
تم سب کو ایک گروہ اوپر ایک دین کے

وَّلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ فَاسْتَبِقُوا
الْخَیْرٰتِ ط ولیکن تا یہ کہ آزماوے تم کو اللہ بیچ اس چیز کے کہ دی
ہے تم کو شریعتوں سے پس شتابی کرو تم نیکیوں کو
اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ
۴۸ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ لا طرف اللہ ہی کے ہے جاتے رجوع تمہاری
سب کی پس خبر دیوے گا تم کو وقت جزا کے ساتھ اس چیز کے کہ تم
اس میں اختلاف کرتے تھے دین اور شریعت سے

وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ
وَاحْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْکَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ
اِلَیْکَ ط اور یہ کہ حکم کر تو درمیان ان کے ساتھ اس چیز کے کہ نیچے
اتاری ہے اللہ نے اور نہ تابعداری کر تو خواہشوں ان کی کی اور ڈر
ان سے اس بات سے کہ فتنے میں ڈالیں تجھ کو بعضی اس چیز سے
کہ نازل کی ہے اللہ نے طرف تیرے اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بعضے علماء یہود کے نے آپس میں تدبیر کی اور مکر کیا کہ محمد

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاویں اور اس کو بے راہ کردیں اور فریب
دیویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے اور کہا کہ اے محمد
تو جانتا ہے کہ ہم اشراف اور دانا قوم کے ہیں جو ہم تیری متابعت
کریں گے تمام چھوٹے بڑے یہودیوں کے متابعت تیری کریں گے
درمیان ہمارے اور قوم ہماری کے مال اور خون میں جھگڑے ہیں اگر
موافق مرضی ہماری کے حکم کرے تو پیغمبری تیری کو مانیں گے ہم ۔
حق تعالیٰ نے اس آیت میں پیغمبر کو منع کیا کہ ان کی مرضی کے موافق
حکم نہ کر تو
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ
بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ پس اگر روگردانی کریں حکم تیرے سے پس
جان لے تو کہ تحقیق چاہتا ہے اللہ یہ کہ پہنچاوے ان کو عذاب
ساتھ بعضے گناہوں ان کے کے دنیا میں اور باقی آخرت میں ہوگا
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اور تحقیق بہت ۴۹
آدمیوں میں سے البتہ باہر نکلنے والے ہیں دین سے
اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ
اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ؑ آیا پس حکم جاہلیت کا ڈھونڈتے ۵۰
اور حکم توریت کے سے راضی نہ ہوتے اور کون ہے نیک زیادہ اللہ سے
از روئے حکم کے واسطے گروہ یقین کرنے والوں کے
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ
وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؔ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ پکڑو
تم یہود و نصاریٰ کو دوست اپنے **فائدہ** روایت میں آیا ہے
کہ عبادہ بن صامت کو کہ صحابی ہیں ساتھ عبداللہ بن ابی کے کہ منافق
ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں جھگڑا پڑا عبادہ نے
کہا کہ مجھ کو یہودیوں سے دوستی تھی کہ سختی اور حادثوں میں مدد
ان سے لیتا تھا میں آج کے دن سے ساتھ دوستی خدا اور رسول
کے ان سے بیزاری کی میں نے کہ خدا اور رسول صلعم مجھ کو کفایت ہیں
عبداللہ نے کہا کہ میں حادثوں زمانے کے سے ڈرتا ہوں دوستی
یہودیوں کی سے مجھ کو چارہ نہیں ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ دوستی
یہود و نصاریٰ کی نہ کرو تم

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ
۵۱ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
بعضے ان کے دوست ہیں بعضوں کے واسطے موافقت ان کی کے
مخالفت تمہاری میں اور جو کوئی دوستی کرے گا ان کی تم میں سے
پس تحقیق وہ ان سے ہے مسلمانوں سے نہیں ہے تحقیق اللہ سیدھی
راہ نہیں دکھاتا گروہ ظلم کرنے والوں کو کہ دوستی دشمنوں ان کے
سے کرتے ہیں
فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ
يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ پس دیکھے تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو کہ دلوں ان کے میں بیماری
نفاق کی ہے یعنی عبداللہ بن سلول اور یاروں اس کے کو کہ
دوڑتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں دوستی یہودیوں کی میں کہتے ہیں
کہ ڈرتے ہیں ہم اس سے کہ پہنچ جاوے ہم کو گردش زمانے کی اور
اسلام عاجز ہو جائے اور کافر غالب ہو جائیں خدا نے اندیشہ ان کے
کو باطل کیا اور فرمایا کہ
ع ۷ ۱۱ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
پس قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کہ لاوے فتح پیغمبر کی اور یا لاوے اللہ
تعالیٰ کوئی حکم نزدیک اپنے سے کہ قتل یہودیوں کا حکم کرے
۵۲ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِىْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ
وقف لازم وقف منزل وقف غفران پس ہو جائیں منافق اوپر اس چیز کے کہ چھپایا تھا بیچ ذاتوں اپنی کے
دوستی یہودیوں کی سے اور شک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی پیغمبری سے پچتانے والے **فائدہ** یعنی منافق کافروں سے
دوستی لگاتے جاتے ہیں کہ ہم پر گردش نہ آجاوے یعنی مسلمان مغلوب
ہو جائیں تو ان کی دوستی ہمارے کام آوے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہ اب قریب ہے کہ کافر ہلاک ہوں یعنی مسلمانوں کو ان پر فتح ہو
یا کچھ اور حکم آوے یعنی کافر ملک سے ویران ہوں آخر یہود کو حکم فرمایا
جلا وطن کرنے کا
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ

Marfat.com

اور کہیں آپس میں مسلمان کہ آیا یہ گروہ وہ کوئی ہیں کہ قسمیں کھاتے تھے
ساتھ اللہ کے کوشش قسموں اپنی کی تحقیق وہ البتہ ساتھ تمہارے
ہیں آج پردہ ان کا پھٹ گیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹے تھے
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ الثلثۃ ناچیز اور ٥٣
باطل ہوگئے عمل ان کے پس ہوگئے زیاں کرنے والے کہ دنیا میں رسوا
ہوئے اور آخرت کا ثواب گیا
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ
اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جو کوئی کافر ہو جائے گا تم میں سے دین ع ٨ ٦ ١٢
اپنے سے اور مرتد ہو جائے گا پس قریب ہے کہ لاوے گا اللہ ایک
گروہ کو کہ دوست رکھے گا ان کو اور وہ دوست رکھیں گے اس کو بعد
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام عرب کافر اور مرتد ہو
گئے مگر مکے اور مدینے والے نہ ہوئے حق تعالیٰ نے خبر دی کہ جو کوئی کافر
ہو جاوے گا دین حق تعالیٰ کا بے مددگار نہ رہے گا
اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫
تواضع کرنے والے اور مہربان اوپر مسلمانوں کے سخت دل اور بے مہر
اوپر کافروں کے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
يُجَاهِدُوْنَ اور یاران کے مہاجرین اور انصار سے کہ جہاد
کیا تھا اوپر مرتدوں کے
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ
کہ جہاد کریں گے اور کافروں سے لڑیں گے اللہ کی راہ میں اور نہ ڈریں
گے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی سے
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ۝ یہ صفتیں کہ مذکور ہوئیں فضل خدا کا ہے دیتا ہے اس فضل کو ٥٤
جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور اللہ کشادہ کرنے والا دانا ہے
اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
رٰكِعُوْنَ ۝ نہیں ہے دوست تمہارا مگر اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اس کا ٥٥
اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں وہ ایمان لانے والے کہ قائم کرتے ہیں

نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو جس حال میں کہ رکوع کرنے والے ہیں
اور یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم ایک بار حجرۂ مبارک سے مسجد میں آئے بعضوں کو
دیکھا کہ رکوع میں ہیں اور بعضوں کو سجدے میں دیکھا اور بعضوں کو کھڑے
دیکھا آنحضرتؐ نے ایک سائل کو دیکھا اور فرمایا کہ کسی نے کچھ دیا تجھ کو
سائل نے انگوٹھی سونے کی یا روپے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دکھائی اور اشارہ کیا حضرت مرتضیٰ علیؑ کی طرف کہ اس رکوع کرنے
والے نے رکوع میں دی ہے
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
٥٦ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اور جو کوئی دوست رکھتا
ہے اللہ کو اور پیغمبر اس کے کو اور ایمان لانے والوں کو کہ مہاجرین
اور انصار ہیں پس تحقیق لشکر اللہ کا وہی غالب ہونے والے ہیں
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو
تم نہ پکڑو تم ان لوگوں کو کہ پکڑتا ہے دین تمہارے کو ٹھٹھا اور کھیل اُن
لوگوں سے کہ دیئے گئے ہیں کتاب کو آگے تم سے اور کافروں کو
دوست اپنا
٥٧ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور ڈرو تم
اللہ سے اگر ہو تم ایمان لانے والے اور خدا کے دشمنوں سے
دوستی نہ کرو
وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ
لَعِبًا ؕ اور جس وقت پکارتے ہو تم آدمیوں کو طرف نماز کے یعنی اذان
کہتے ہو پکڑتے ہیں کافر اس کو ٹھٹھا اور کھیل فائدہ مدینے میں
ایک نصاریٰ تھا کہ جب اذان ہوتی کہتا کہ جل جاوے جھوٹ کہنے
والا ایک دن غلام اس کا آگ گھر میں لایا نصاریٰ ساتھ اہل و عیال
اپنے کے سوتا تھا آگ لگ گئی تمام جماعت جو گھر میں تھی جل گئی
٥٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ یہ ٹھٹھا کرنا بسبب
اسی کے ہے کہ تحقیق وہ گروہ بے عقل ہیں

Marfat.com

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے یہود ونصاریٰ نہیں بدلہ لیتے ہو تم ہم سے مگر اس واسطے کہ ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے اور جو چیز کہ نازل کی گئی ہے ہم پر اور جو چیز کہ نازل کی گئی ہے آگے اس سے کہ توریت اور انجیل اور اگلی کتابیں ہیں
٥٩ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور تحقیق بہت تمہارے
مددگار ہیں دین سے باہر نکلنے والے
قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ آیا میں خبر دوں تم کو ساتھ بدتر کے اس سے از روئے جزا کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے کہ وہ کون ہے کہ ہے لعنت کی ہے اللہ نے اس کو اور غضب کیا ہے اوپر اس کے
وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ
الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ
٦٠ السَّبِيْلِ ۝ اور کردیا اللہ نے بعضوں کو ان میں سے لنگور اور سور اور بندگی کی جنہوں نے گائے کے بچے کی یا بندگی کی بتوں کی یا شیطان کی بندگی کی وہ گروہ بدترین ہیں از روئے مکان کے کہ دوزخ ہے اور گمراہ زیادہ ہیں سیدھی راہ سے
وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ
وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ اور جس وقت آتے ہیں منافق یہودیوں کے تمہارے پاس کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور حالانکہ اندر آتے ہیں ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق باہر نکلتے ہیں ساتھ کفر کے
٦١ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ اور اللہ جل شانہ
دانا تر ہے ساتھ اس چیز کے کہ چھپاتے ہیں کفر اور نفاق اور دشمنی مسلمانوں کی سے
وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
٦٢ يَعْمَلُوْنَ ۝ اور دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتوں

کو ان میں سے کہ جلدی کرتے ہیں گناہ میں اور ظلم میں اور کھانے ان کے حرام میں کہ رشوت ہے یا سود البتہ بری چیز ہے کہ عمل کرتے ہیں
لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ
٦٣ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝
کیوں نہ منع کیا ان کو علمائے ربانیوں نے اور زاہدوں نے ان کے گناہ کے لفظ سے اور کھانے ان کے حرام سے البتہ بری چیز ہے کہ کرتے ہیں
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ اور کہا یہودیوں نے کہ ہاتھ اللہ جل شانہ کا بند کیا گیا ہے۔ مراد بخیلی ہے فائدہ روایت میں ہے کہ آگے ہجرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یہودیوں مدینہ کے کو مال اور کشادگی رزق کی بہت تھی جب آنحضرت مدینے میں آئے یہودیوں نے انکار اور دشمنی شروع کی حق تعالیٰ نے برکت مال کی اور رزق کی ان سے دور کی محتاج اور تنگ رزق ہو کر یہ بات بیہودہ کہی کہ ہم کو روزی نہیں دیتا ہے ہاتھ اس کا بند ہے اور مفلس ہے اور حق تعالیٰ نے فرمایا
وقف لازم غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ
مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ بند کیے گئے ہاتھ ان ہی کے اور لعنت کی گئی ان پر اور رحمت الٰہی سے دور ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ کہی انہوں نے بلکہ دونوں ہاتھ اللہ جل شانہ کے کھلے ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے
وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتوں کو یہودیوں میں سے جو چیز کہ نازل کی جاتی ہے طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار تیرے سے کہ قرآن ہے سرکشی اور کفر کو
وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ ؕ اور ڈالا ہم نے درمیان یہودیوں کے دشمنی اور بغض کو دن قیامت تک
كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ ہر بار کہ روشن کیا یہودیوں نے آگ دشمنی پیغمبر کی کو واسطے لڑائی کے

Marfat.com

بجھا دیا اس آگ کو اللہ تعالیٰ نے کہ آپس میں دشمن ہو گئے
وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ
۶۴ الْمُفْسِدِينَ ○ اور دوڑتے ہیں زمین میں واسطے خرابی اور فتنہ
انگیزی کے اور اللہ جل شانہ دوست نہیں رکھتا فتنہ انگیزوں کو
فائدہ یہ یہود میں بولنا رواج تھا کہ اللہ کا ہاتھ بند ہوا یعنی
ہم پر روزی تنگ ہوئی یہ کفر کا لفظ ہے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ کبھی بند
نہیں دونوں ہاتھ کھلے ہیں قہر کا اور مہر کا تم پر اب قہر کا ہاتھ کھلا
مہر کا ان پہ اور فرمایا کہ اللہ نے ان میں اتفاق نہیں رکھا جب آگ
سلگاتے ہیں لڑائی کو یعنی فتنہ انگیزی کرتے ہیں کہ آپس میں سب
کو ملا کر مسلمانوں سے لڑیں وہ اللہ بجھا دیتا ہے آپس میں پھوٹ
جاتے ہیں۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا
۶۵ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○
اور اگر تحقیق یہ یہودی اور نصاریٰ ایمان لاتے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور پرہیزگاری کرتے گناہوں سے البتہ دور کرتے ہم ان سے
گناہ ان کے اور البتہ داخل کرتے ہم ان کو بہشتوں نعمتوں کی میں

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا
أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن
تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ اور اگر تحقیق یہودی اور نصاریٰ قائم رکھتے
احکام توریت اور انجیل کے کو اور جو چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف ان
کے پروردگار ان کے سے البتہ روزی کھاتے اوپر سر اپنے کے سے اور
نیچے پاؤں اپنے کے سے یعنی اوپر سے مینہ برستا اور نیچے سے زمین
اگاتی روزی کشادہ ہو جاتی

مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ
ع ۱۲ ۶۶ مَا يَعْمَلُونَ ○ بعضے ان میں سے گروہ ہے میانہ روی کرنے والے
اور راستی کرنے والے کہ اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان
لاتے ہیں اور بہت ان میں سے بُری ہے جو کہ کرتے ہیں

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن
رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ
اے پیغمبر پہنچا دے تو جو حکم کہ نیچے اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار
تیرے سے جیسے حکم سنگساری کا اور بدلے کا خون کے اور حکم جہاد کا
اور سوائے اس کے اور اگر نہ کیا تو نے تمام پہنچانا پس نہ پہنچایا تو نے
احکاموں اللہ کے کو اس واسطے کہ بعضے حکموں کو نہ پہنچانا ضائع کرنا
ہے تمام پہنچانے کو

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ○ اور اللہ بچا دے گا تجھ کو آدمیوں سے کہ ۶۷
کوئی قتل نہ کر سکے گا تجھ کو تحقیق اللہ عزوجل نہیں راہ دکھاتا ہے
گروہ کافروں کے کو کہ تیرے اوپر غالب ہو سکیں فائدہ انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ راتوں کو آنحضرت صلعم کی نگہبانی اصحاب کرتے
تھے جب یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلعم نے سر مبارک بودار
چمڑے کے خیمے سے باہر نکالا اور فرمایا کہ آدمیو اٹھ جاؤ تم اللہ تعالیٰ
نے میری نگہبانی کر لی

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا
التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ
کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے صاحبو کتاب کے نہیں
ہو تم اوپر کسی چیز کے دین اور ایمان سے جب تک کہ قائم نہ کرو تم
احکام توریت کے اور انجیل کے اور جو چیز کہ نازل کی گئی ہے پروردگار
تمہارے کی طرف سے اور وہ ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے ہے اور قرآن کے

وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن
رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتوں کو
یہودیوں سے اور نصاریٰ سے جو چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے
پروردگار تیرے سے سرکشی اور کفر کو

فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ پس غمگین نہ ہو تو ۶۸
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوپر سرکشی گروہ کافروں کے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ
وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا
تحقیق جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں زبان سے اور جو کوئی کہ یہودی ہیں

Marfat.com

اور ستارہ پرست ہیں اور نصاریٰ ہیں جو کوئی ان سب سے ایمان لایا
ساتھ اللہ کے دل سے اور ایمان لایا ساتھ دن قیامت کے اور عمل
کیا نیک
69 فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ پس ڈر
نہیں ہے اوپر ان کے عذاب سے اور نہ وہ غمگین ہوں گے فوت
ہونے ثواب سے
لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ
اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ ہر آئینہ تحقیق لیا تھا ہم نے قول محکم بیٹوں
یعقوب کے سے کہ توحید کریں اور ایمان اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لاویں اور بھیجا ہم نے طرف ان کے بہت پیغمبروں کو کہ
اوّل ان کے موسیٰ علیہ السلام تھے اور آخر ان کے عیسیٰ علیہ السلام تھے
كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ
70 فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝ ہر بار کہ آیا ان کو پیغمبر
صلعم ساتھ اس چیز کے کہ نہ چاہتی تھیں ذاتیں ان کی تکلیفوں شریعت
کی سے ایک گروہ پیغمبروں کے کو جھٹلایا انہوں نے جیسے حضرت
عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور حضرت محمد علیہم السلام اور ایک گروہ کو
قتل کرتے تھے۔
وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ
تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ
اور جانا بنی اسرائیل نے کہ نہ ہوگا فتنہ اور بلا ساتھ قتل
کرنے پیغمبروں کے پس اندھے ہو گئے دیکھنے حق کے سے اور بہرے
ہو گئے سننے حق کے سے بعد موسیٰ علیہ السلام کے پھر توبہ ظاہر کی
اللہ نے اوپر ان کے عیسیٰؑ کے بھیجنے سے پس دوسری بار اندھے
ہو گئے دیکھنے حق کے سے اور بہرے ہو گئے بہت ان میں سے
71 وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور اللہ دیکھنے والا ہے
ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے۔
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ
ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا
اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اور البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگوں نے کہ کہا

کہ تحقیق اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے اور کہا عیسیٰؑ نے کہ اے بنی اسرائیل
بندگی کرو تم اللہ کی کہ پروردگار میرا اور تمہارا ہے میں بندہ ہوں
اور تم بھی بندے ہو
اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ 72
تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی شرک کرتا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے
پس تحقیق حرام کیا ہے اللہ نے اوپر اس کے بہشت کو اور مکان
اس کا دوزخ ہے اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے کوئی یاری کرنے
والوں سے
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ ربع
البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگوں نے کہ کہا کہ تحقیق اللہ تیسرا ہے تینوں کا
مرقوشیہ ایک فرقہ ہے نصاریٰ سے کہ اعتقاد کرتے ہیں کہ خدائی
مشترک ہے درمیان اللہ کے اور عیسیٰؑ کے اور مریمؑ کے اور اللہ ان تینوں
سے ایک ہے
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا
عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ اور حالانکہ نہیں ہے کوئی خدا مگر اللہ تعالیٰ ایک اور اگر 73
باز نہ آویں گے جس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ پہنچے گا کافروں کو ان میں
سے عذاب دکھ دینے والا فائدہ نصاریٰ میں دو قول ہیں بعضے
کہتے ہیں کہ اللہ ہی تھا جو صورت مسیح میں آیا اور بعضے کہتے ہیں تین
حصے ہو گیا ایک اللہ رہا ایک روح القدس ایک مسیحؑ یہ دونوں صریح
کفر ہیں کاملوں کے حق میں یہی کہئے جو آگے فرمایا
اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝ آیا پس رجوع نہیں کرتے ہیں تین خدا کہنے سے طرف اللہ 74
کے اور استغفار نہیں کرتے ہیں اللہ سے اور حالانکہ اللہ بخشنے والا ہے
توبہ کرنے والوں کو اور مہربان ہے اوپر استغفار کرنے والوں کے
مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ نہیں ہے مسیح بیٹا مریم کا خدا مگر پیغمبر ہے
تحقیق گذر گئے آگے اس سے بہت پیغمبر

Marfat.com

وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ ط کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ ط اور ماں
عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سچ بولنے والی اور سچ ماننے والی تھی دونوں
ماں بیٹے کھاتے تھے کھانے کو
اُنْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَہُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ
٧٥ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ○ نگاہ کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیونکر
بیان کرتے ہیں ہم واسطے ان کے نشانیاں یعنی دلیلیں توحید کی پس
نظر کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہاں پھرے جاتے ہیں توحید
سے فائدہ یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے
اسے سب حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے
قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ
٧٦ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ط وَاللّٰہُ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصاریٰ کو کہ آیا بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ
کے سے اس چیز کی کہ مالک نہیں ہے واسطے تمہارے نقصان کو اور
نہ فائدے کو مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور اللہ وہی سننے والا جاننے
والا ہے
قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ
الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے اہل کتاب نہ زیادتی کرو
تم بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے یہودی عیسیٰؑ کی مذمت کرتے
تھے اور نصاریٰ نہایت بزرگی کرتے تھے اور نہ پیروی کرو تم خواہشوں
ایسی قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہوگئے آگے اس سے یعنی باپ دادوں
اپنے کی پیروی نہ کرو
٧٧ ع وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ○ اور
گمراہ کیا بہتوں کو اور گمراہ ہوگئے سیدھی راہ سے
لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ط لعنت کیے
گئے جو کہ کافر ہوئے تھے بنی اسرائیل میں سے اوپر زبان داؤدؑ
کے اور عیسیٰؑ بیٹے مریمؑ کے ایلہ والوں کو داؤد علیہ السلام نے
لعنت کی تھی اور مائدہ والوں کو عیسیٰؑ نے

٧٨ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ○ یہ لعنت ان
کو بسبب بے فرمانی کرنے ان کے تھی کہ حد سے گزرتے تھے
کَانُوْا لَا یَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ ط لَبِئْسَ
٧٩ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○ تھے کہ منع نہ کرتے تھے بعضے ان کے
بعضوں کو برے عمل سے کہ کرتے تھے اس کو البتہ بری چیز تھی
جو کرتے تھے
تَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ط
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَہُمْ اَنْفُسُھُمْ اَنْ سَخِطَ
٨٠ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَفِی الْعَذَابِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ ○ دیکھے
تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتوں کو ان میں سے کہ دوستی کرتے
ہیں کافروں سے البتہ بری ہے جو چیز کہ آگے بھیجی ہے واسطے اپنے
ذاتوں ان کی نے یہ کہ غصہ ہوا اللہ اوپر ان کے اور بیچ عذاب کے
وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں
وَلَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَیْہِ مَا اتَّخَذُوْھُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ
٨١ فٰسِقُوْنَ ○
اور اگر ہوتے یہودی کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر
اپنے کے کہ موسیٰؑ ہے اور ایمان لاتے ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی
ہے طرف اس کے نہ پکڑتے کافروں کو دوست اپنے ولیکن بہت ان
میں سے باہر نکلنے والے ہیں دین سے
لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا
الْیَھُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ج اور البتہ پاوے گا تو اے
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت ترین آدمیوں کا از روئے دشمنی کے
واسطے مسلمانوں کے یہودیوں کو اور مشرکوں کو
وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَھُمْ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا
الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ط اور البتہ پاوے گا تو اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک تر آدمیوں کا از روئے دوستی کے واسطے
مسلمانوں کے ان لوگوں کو کہ کہا تحقیق ہم نصاریٰ ہیں اس واسطے کہ نصاریٰ
نرم دل ہیں اور یہودی سخت دل ہیں

Marfat.com

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ
لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وہ دوستی نصاریٰ کے ساتھ اس سبب کی ہے ۸۲
کہ بعضے ان میں سے عالم اور زاہد بندگی کرنے والے ہیں اور تحقیق وہ
سرکشی نہیں کرتے قبول کرنے حق کے سے **فائدہ** علماء نے کہا
کہ مراد نصاریٰ سے نجاشی بادشاہ حبش کا اور یار اس کے ہیں کہ قرآن
جعفر طیار سے سُنا اور نرم دل ہو کر مسلمان ہو گئے اور بعضے علماء نے
کہا کہ جعفر طیار جس وقت حبش سے پھرے نجاشی نے ستر علماء
بادشاہت اپنی کے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سورۂ یٰسٓ اُن کے
آگے پڑھی وہ بہت روئے اور اسلام قبول کیا اور آپس میں کہا کہ
قرآن مشابہت تمام رکھتا ہے انجیل سے

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى
اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ
الْحَقِّ ۚ اور جس وقت سنتے ہیں یہ علماء نجاشی کے جعفر طیارؓ سے یا
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس چیز کو کہ نیچے اتاری
گئی ہے طرف پیغمبر کے دیکھے تو آنکھوں ان کی کو کہ بہتی ہیں آنسوؤں
سے اس چیز سے کہ پہچانا انہوں نے حق سے
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۸۳
کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے ایمان لاتے ہم پس لکھ تو ہم کو شاہدی
دینے والوں میں اُوپر قرآن کے اور اوپر پیغمبری حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے **فائدہ** روایت میں آیا ہے کہ حبشہ کے لوگوں نے
نجاشی کو اور ایمان لانے والوں کو طعن کیا کہ بغیر دیکھے ایمان لائے
تم انہوں نے کہا جواب میں کہ
وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ ۸۴
الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور کیا ہے ہم کو کہ ایمان نہ لاویں ہم ساتھ اللہ
تعالیٰ اور ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہم کو حق سے یعنی قرآن اور پیغمبر
اور لالچ رکھتے ہیں ہم یہ کہ داخل کرے ہم کو پروردگار ہمارا بہشت
میں ساتھ نیکوں کے کہ امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ پس ۸۵
جزا دی ان کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ کہنے ان کے کے بہشتیں کہ جاری ہیں
نیچے درختوں ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بہشتوں میں اور
یہی ہے بدلہ نیکی کرنے والوں کا
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ۝ اور جو کوئی کہ کافر ہوئے اور جھوٹ جانا آیتوں ہماری کو ۸۶ ع ۹ ۱
وہ گروہ صاحب دوزخ کے ہیں **شانِ نزول** تفسیروں میں آیا ہے
کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خبر قیامت کی
اور ہول اس دن کا بیان فرمایا دس آدمی اصحابوں سے جیسے ابوبکر صدیقؓ
اور مرتضیٰ علیؓ اور ابن مسعودؓ وغیرہم عثمان بن مظعونؓ کے گھر میں جمع
ہوئے اور اتفاق کیا کہ باقی عمر دن کو اور رات کو نماز ادا کریں گے اور
فرش پر نہ سوئیں گے اور گھی اور گوشت نہ کھائیں گے اور عورتوں کے پاس نہ جاویں گے
اور ترک دنیا کے کملی پہن کر جہاں گردی کرینگے اور اوپر ان باتوں کے قسمیں کھائیں یہ خبر
آنحضرت صلعم کو پہنچی فرمایا کہ حکم نہیں کیا گیا ساتھ ان چیزوں کے کہ تم نے فکر کیا ہے تحقیق نفس
تمہارے کا حق ہے اوپر تمہارے پس روزہ بھی رکھو تم اور افطار بھی کرو تم اور رات کو نماز بھی ادا کرو تم
اور خواب بھی کرو تم کہ میں خواب بھی کرتا ہوں اور نماز بھی ادا کرتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا
ہوں اور گوشت اور گھی بھی کھاتا ہوں اور عورتوں کے پاس بھی جاتا
ہوں جو کوئی روگرانی کرے گا سنت میری سے پس وہ امت میری
سے نہیں ہے یہ آیت نازل ہوئی
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ
اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ ۸۷
اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم حرام نہ کرو تم اوپر اپنے پاکیزہ اور
لذیذ چیزوں کو کہ حلال کی ہیں خدا نے واسطے تمہارے اور زیادتی نہ کرو
تم حلال کے حرام کرنے میں تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا زیادتی کرنے
والوں کو
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اور کھاؤ تم اس چیز سے ۸۸
سے کہ روزی دی ہے تم کو اللہ عزوجل نے حلال پاکیزہ اور ڈرو تم اس

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے کہ تم ساتھ اس کے ایمان لانے والے ہو بعد نازل ہونے
اس آیت کے قسم کھانے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم سے پوچھا کہ اب کیا کریں ہم یہ آیت نازل ہوئی کہ

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ
یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ج نہیں پکڑتا تم کو
اللہ تعالیٰ ساتھ لغو کے بیچ قسموں تمہاری کے ولیکن پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ
تم کو ساتھ اس چیز کے کہ باندھا تم نے قسموں کو کہ زبان سے کہا اور
دل میں قصد کیا قسم لغو امام شافعیؒ کے نزدیک وہ ہے کہ بغیر قصد دل
کے زبان سے کہے کہ واللہ اور امام اعظمؒ کے نزدیک وہ ہے کہ گمان
کر کے قسم کھاوے کہ یوں ہے اور اس طرح نہ ہووے ایسی قسموں
کا مؤاخذہ نہیں ہے اور جو قسم قصد دل سے کھاوے بدلہ اس کا
آگے فرمایا ہے

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ
مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ پس بدلہ توڑنے قسم کا کھانا دس غریبوں
کا ہے میانہ اس کھانے سے کہ کھلاتے ہو تم گھر کے لوگوں اپنے کو یعنی
نہ اعلیٰ ہو اور نہ ادنیٰ ہو اور وہ دو سیر گیہوں اور یا چار سیر جو ہر غریب
کو ہیں

اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ط یا کپڑا پہنا دینا
دس غریبوں کو نزدیک امام اعظمؒ کے ایسا کپڑا ہے کہ اس میں نماز
ادا کر سکے جیسے کرتا اور ازار یا چادر اور ازار اگر عورت کو دیوے
اوڑھنی بھی زیادہ کرے یا بدلہ قسم کا آزاد کرنا ایک غلام کا ہے۔
امام شافعیؒ کے نزدیک غلام مسلمان ہووے اور امام اعظمؒ کے نزدیک
سلامت بے عیب ہووے مسلمان ہو یا کافر ہو

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ط پس جو کوئی
نہ پاوے ان تین چیزوں سے پس اوپر اس کے روزے رکھنے ہیں
تین دن کے پے در پے امام شافعیؒ کے نزدیک پے در پے کی
شرط نہیں ہے

ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْٓا
اَيْمَانَكُمْ ط یہ جو مذکور ہوا بدلہ قسموں تمہاری کا ہے جس وقت

قسم کھا کر توڑو تم اور نگاہ رکھو تم قسموں اپنی کو توڑنے سے یا زبانوں
کو نگاہ رکھو کہ قسم نہ کھاؤ

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٨٩
اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے آیتوں اپنی کو شاید کہ
تم شکر کرو اوپر نعمت سکھانے قرآن کے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ
الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اے
وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم سوائے اس کے نہیں ہے کہ شراب اور
تمام نشے کی چیزیں اور جوا یعنی گوٹیں اور پانسے اور بت قائم کیے گئے
دیوار میں اور تیر فال دیکھنے کے یہ تمام چیزیں پلیدی ہیں آرائش اور
وسواس شیطان کے سے

فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس پرہیز اور کنارہ کرو ٩٠
تم ان پلیدیوں سے کہ شاید تم چھوٹو ان پلیدیوں سے

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ سوائے اس کے نہیں ہے کہ چاہتا
ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے دشمنی اور بغض کو بیچ شراب
اور کھیلنے جوئے کے

وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ج فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ اور چاہتا ہے شیطان کہ بند کرے تم کو ذکر اللہ ٩١
جل شانہ تعالیٰ کے سے اور نماز سے پس آیا ہو تم باز آنے والے

فائدہ شراب جس چیز کا پانی سڑائے کہ نشہ لانے لگے وہ تھوڑا
اور بہت حرام ہے اور نجس ہے باقی جو چیز نشہ لائے اور سڑی نہ ہو
وہ نجس نہیں لیکن حرام ہے اور جوا شرط بدنا کسی چیز پر جس میں جیت
اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں باقی جو
کھیل کہ ان میں شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہ ہوا
لیکن یہ کہ شیطان اس بہانے سے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے
سو منع ہوا

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج اور
فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کی چھوڑنے شراب کے سے اور ڈرو تم مخالفت اللہ اور پیغمبر کی سے

فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ۝ پس اگر رُوگردانی کی تم نے امر اور نہی خدا کی سے پس جان لو تم کہ تحقیق نہیں ہے اوپر پیغمبر ہمارے کے مگر پہنچا دینا حکم کا ظاہر فائدہ روایت میں آیا ہے کہ جس وقت حرام ہونے شراب کے آیت آئی بعضے اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم بھائی ہمارے کہ شراب پیتے تھے زندہ ہیں اور بعضے مر گئے ہیں حال ان کا کیا ہے؟ یہ آیت نازل ہوئی کہ

لَیۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ نہیں ہے اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے نیکیوں کے گناہ بیچ جس چیز کے کہ کھاتے آگے حرام ہونے شراب کے سے جس وقت کہ پرہیز کیا شرک سے اور ایمان لائے اور عمل کیا نیکیوں کا

ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اَحۡسَنُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ پس پرہیز کیا حرام سے اور ایمان لائے پھر پرہیز کیا بُری چیزوں سے اور نیکی کی اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو فائدہ روایت ہے کہ سال حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قصد عمرے کا کیا تھا جانور شکاری غلبہ کر کر درمیان لشکر مسلمانوں کے اور اسباب ان کے آتے تھے اور مسلمانوں نے احرام عمرے کا باندھا تھا شکار نہ کر سکتے تھے یہ آیت نازل ہوئی

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَیَبۡلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیۡءٍ مِّنَ الصَّیۡدِ تَنَالُہٗۤ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ رِمَاحُکُمۡ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم البتہ آزماتا ہے تم کو اللہ عزوجل ساتھ کسی چیز کے شکار سے کہ پہنچے ہیں اس شکار کو ہاتھ تمہارے جیسے چھوٹا شکار اور پہنچے ہیں اس کو نیزے تمہارے مانند بڑے شکار کے یہ آزمانا اس واسطے ہے کہ

لِیَعۡلَمَ اللّٰہُ مَنۡ یَّخَافُہٗ بِالۡغَیۡبِ ۚ فَمَنِ اعۡتَدٰی

۹۴ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝ تا جانے اللہ عزوجل اس کسی کو کہ ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے بغیر دیکھے پس جو کوئی زیادتی کرے گا پیچھے اس آزمانے کے پس واسطے اس کے عذاب ہے دکھ دینے والا فائدہ نیزے کا نام لیا اس میں سب ہتھیار داخل ہوتے پھر یہ جو دو طرح ذکر کیا ہاتھ سے اور ہتھیار سے اس واسطے کہ احرام میں دونوں طرح شکار کو مارنا یکساں ہے دور سے ہتھیار مارا یا ہاتھ سے صحیح وسلامت پکڑ لیا پھر ذبح کیا اور طریق ذبح بیں ان دونوں کا فرق ہے دور سے مارا تو جہاں زخم لگ کر مر گیا حلال ہوا اور سلامت پکڑ لیا تو مواشی کی طرح ذبح کرنا چاہیے

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّیۡدَ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اے ایمان لانے والو نہ قتل کرو تم شکار کو جس حال میں کہ احرام حج کا یا عمرے کا باندھنے والے ہو تم۔ امام اعظمؒ کے نزدیک جانور بھاگنے والا ہو خلق سے اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جانور جنگلی ہو کہ گوشت اس کا حلال ہو اور تمام مذہبوں میں کتا کٹکھنا اور بھیڑیا اور مردار خوار اور کوا اور سانپ اور بچھو شکار میں داخل نہیں ہیں ان کا مارنا محرم کو چاہیے

وَ مَنۡ قَتَلَہٗ مِنۡکُمۡ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ اور جو کوئی قتل کرے شکار کو تم میں سے حالت احرام کی میں جان کر کہ میں محرم ہوں اور شکار میرے اوپر حرام ہے پس اس کے اوپر واجب ہے بدلہ مانند اس چیز کے کہ قتل کیا ہے چارپایوں سے مانند اونٹ اور گائے اور بکری کے

یَحۡکُمُ بِہٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ ہَدۡیًۢا بٰلِغَ الۡکَعۡبَۃِ کہ حکم کریں ساتھ اس جانور کے دو مرد عدل کرنے والے دانا تم میں سے کہ کونسا جانور مانند اس کے ہوتا ہے درحالیکہ وہ جانور بدلے کا قربانی ہو پہنچنے والی کعبہ کے کہ کعبہ میں لے جا کر ذبح کریں اور تصدق مسکینوں کی کریں

اَوۡ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیۡنَ اَوۡ عَدۡلُ ذٰلِکَ صِیَامًا یا اوپر اس کے واجب ہے بدلہ اس قتل شکار کا کھانا دینا فقیروں کا یا برابر اس کھانے کے روزے رکھنے میں

Marfat.com

لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ
تا یہ کہ چکھے احرام میں شکار کرنے والا عذاب کام اپنے کا لازم ہونے
بدلے کے سے معاف کیا اللہ نے اس چیز سے کہ گذری جاہلیت میں
فائدہ محرم نے جو قتل شکار کا کیا مانند اس کے ایک جانور قربانی
کرے امام شافعیؒ کے نزدیک مانند ہو پیدائش میں اور صورت میں
جیسے اگر شترمرغ شکار کیا ہے اونٹ کی قربانی کرے اور گورخر کے
بدلے گائے اور ہرن کے بدلے بکری اور امام اعظمؒ کے نزدیک
قیمت شکار کا جانور قربانی کرے

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
ذُو انْتِقَامٍ ۝ اور جو کوئی پھر کرے گا ایسا کام پس بدلہ لے گا اس ۹۵
سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ غالب صاحب بدلے کا ہے فائدہ
مسئلہ یوں ہے کہ اگر احرام میں شکار پکڑے تو فرض ہے کہ چھوڑ دے
اور اگر مارے تو اس قدر قیمت کا ایک جانور لے کر مواشی میں سے بکری
یا گائے یا اونٹ وہ کعبہ تک پہنچا کر ذبح کرے اور آپ نہ کھاوے
یا اس قیمت کا اناج لے کر محتاجوں کو کھلاوے ہر محتاج کو دو سیر گیہوں
یا جتنے محتاجوں کو پہنچتا اس قدر روزے رکھے اور قیمت ٹھہرا دیں دو
مسلمان معتبر

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ حلال کیا گیا ہے واسطے تمہارے شکار دریا کا اور طعام
دریا کا کہ مچھلیاں ہیں واسطے فائدہ مندی تمہاری کے اور فائدہ مندی مسافر
کے کہ مچھلیاں خشک توشہ کرتا ہے

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ اور
حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے شکار جنگل کا جب تک کہ ۵
احرام باندھے ہو تم

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور ڈرو تم اللہ ۹۶
عزوجل سے کہ طرف اسی کے جمع کیے جاؤ گے تم فائدہ احرام میں دریا کا شکار یعنی مچھلی حلال ع ۱۳
ہے اور دریا کا کھانا یعنی جو مچھلی پانی سے جدا ہو کر مر گئی اس نے نہیں پکڑی وہ بھی حلال ہے فرمایا کہ
یہ تمہارے فائدے کو رخصت دی پھر کوئی یہ نہ سمجھے کہ حج کے طفیل سے حلال ہے فرمایا کہ اور مسافروں کے
فائدہ کو مچھلی اگرچہ تالاب میں ہو وہ بھی شکار دریا ہے یہ حکم شکار کا معلوم ہوا احرام کے اندر اور احرام میں

قصد ہے مکہ کا اس شہر مکے اور گرد و پیش میں ہمیشہ شکار مارنا حرام ہے
بلکہ شکار کو ڈرانا اور بھگانا بھی

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ
مقرر کیا ہے اور بنایا ہے اللہ نے کعبہ کو گھر باحرمت واسطے قائم کرنے
کام آدمیوں کے دین میں

وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ
لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور مقرر کیا ہے ۹۷
مہینوں حرام کے کو قوام واسطے آدمیوں کے اور قربانی کو اور پٹہ گلے
میں جانوروں کے تا یہ کہ جانو تم کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو چیز کہ بیچ
آسمانوں کے ہے اور جو چیز کہ بیچ زمینوں کے ہے اور اللہ ساتھ تمام
چیزوں کے جاننے والا ہے فائدہ عرب کا ملک بے حاکم تھا
ہمیشہ اس میں جنگ اور فتنہ رہتا مگر بزرگی کعبہ ان پر ثابت تھی
ماہ حرام میں امن ہوتا اس میں ہر کوئی سفر کرتا اپنا مطلب حاصل
کر لاتا اور قربانی کے ساتھ قافلہ گزر جاتا اس طرح گزران چلتی تھی

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝ جان لو تم کہ تحقیق اللہ سخت عذاب ڈالنے والا ہے ۹۸
بے فرمانوں کو اور تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے پرہیزگاروں کا

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ نہیں ہے اوپر پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ ۹۹
علیہ وآلہ وسلم کے مگر پہنچا دینا اور اللہ جانتا ہے جو چیز کہ ظاہر کرتے ہو
تم اور جو چیز کہ چھپاتے ہو تم ایمان اور کفر سے

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ
كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ برابر نہیں ہے
پلید اور پاک اور اگرچہ تعجب میں لاوے تجھ کو بہت ہونا پلیدی کا

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس ۱۰۰
ڈرو تم اللہ سے اے صاحبو عقلوں کے شاید کہ عذاب سے چھوٹو تم
فائدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ ایک قوم جاہلوں
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سوال کرتی تھی ٹھٹھا کرنے کو

Marfat.com

ایک نے پوچھا کہ باپ میرا کون ہے دوسرے نے پوچھا کہ اونٹ میرا
گم ہوا ہے کہاں ہے یہ آیت آگے کی نازل ہوئی کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ
تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ اے ایمان لانے والو نہ پوچھو تم پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان چیزوں سے کہ اگر ظاہر کی جاویں واسطے
تمہارے غمگین کرے تم کو

وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ
لَكُمْ ؕ اور اگر پوچھو گے تم ان چیزوں سے جس وقت کہ نازل کیا
جاتا ہے قرآن ظاہر کی جاویں گی واسطے تمہارے

عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ معاف کیا اللہ ۱۰۱
تعالٰی نے ان چیزوں سے یعنی چھوڑ دیا اُن چیزوں کو اور مذکور نہ کیا
اور تکلیف ان چیزوں کی بندوں کو نہ دی تم بھی چھوڑ دو مذکور نہ
کرو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا برداشت کرنے والا ہے

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا
كٰفِرِیْنَ ۝ تحقیق پوچھا تھا ان چیزوں سے ایک گروہ نے آگے تم ۱۰۲
سے مانند ثمود کے کہ اونٹنی طلب کی تھی اور مانند قوم عیسیٰ کے کہ
خوانچہ آسمان سے طلب کیا تھا پس ہو گئے ساتھ اس کے اور شامت
اس کی کے کافر یعنی معجزہ دیکھا اور ایمان نہ لاتے وہی سبب عذاب
ان کے کا ہوا فائدہ یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہے
یا نہیں یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ جو فرمایا اس پر عمل کرو جو نہ فرمایا
اس کو معاف جانو اس میں دین آسان ہے اور جو ہر بات کا جواب
آوے تو دین تنگ ہو جاتے پھر عمل نہ کر سکو جیسے اگلے نہ کر سکے
پھر کفر کی رسمیں بتائیں کہ پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ تعالٰی نے
نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسی طرح بے فائدہ باتیں پوچھنی کسی نے
پوچھا کہ میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر میں کس طرح ہے
اگر پیغمبر جواب دے تو شاید بُرا جواب آوے اور پشیمان ہو

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا
وَصِیْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ مقرر نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی اونٹ
کان پھاڑے ہوتے سے حرام اور نہ کسی اور اونٹنی چرنے والی آزاد سے
اور نہ کسی بکری سے کہ بھائی اپنے سے ملی ہو اور نہ اونٹ حمایت کرنے
والا پیٹھ اپنی کا فائدہ روایت میں آیا ہے کہ عمرو بن یحییٰ نے
سات قبیلوں عرب کے کو کہ ایک ان قبیلوں کا قریش تھا دین جاہلیت
کی طرف بلایا اور اسماعیل کے دین سے پھیر کر ساتھ بت پرستی کے
خواہش دلائی کہ جس وقت اونٹنی پانچ پیٹ جنتی پانچواں اگر نر ہوتا
اس کا کان چیرنے اور سواری اور بوجھ لادنا اور بال کترنا منع کرتے اور
کوئی گھاس کھا جاوے یا پانی پی جاوے منع نہ کرتے تھے اُس کو بحیرہ
کہتے تھے اور اگر کوئی بیمار ہوتا یا مسافر ہوتا واسطے شفا اس کی کے
اور آنے مسافر کے کہتے کہ یہ اونٹنی آزاد چرنے والی ہے جیسے بحیرہ تھا
اور اس کو سائبہ کہتے تھے اور جو بکری کہ سات پیٹ جنتی ساتویں
اگر مادہ ہوتی کہتے کہ یہ ہماری ہے اور اگر نر ہوتا کہتے کہ یہ بتوں ہمارے
کا ہے اس کو ذبح کرتے اور اگر نر اور مادہ دونوں ہوتے نر کو ذبح
کرتے اور مادہ کو نہ کرتے کہ یہ مل گئی ہے طرف بھائی اپنے کے اور
اس کو وصیلہ کہتے اور جو اونٹ کہ دس اونٹنیوں کو حمل دار کرتا
کہتے کہ حمایت کی اس نے پیٹھ اپنی کو اور سواری اوپر اس کے نہ کرتے
اور کسی پانی اور گھاس سے منع نہ کرتے اس کو حام کہتے تھے اور زمانہ
عمرو بن یحییٰ کے سے تا زمانہ آنحضرت صلعم یہ ساتوں قبائل اوپر اسی روش
کے تھے اور کہتے تھے کہ ہم کو خدائے تعالیٰ نے اس دین کا حکم کیا ہے حق
تعالیٰ نے اوپر رد ان کے یہ آیت نازل کی

وَّلٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ
وَاَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ ولیکن جو لوگ کافر تھے جوڑتے تھے ۱۰۳
اوپر اللہ عزوجل کے جھوٹ کو مانند عمرو بن یحییٰ کے اور بہت ان کے
نہ جانتے تھے حلال اور حرام کو

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى
الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اور جس وقت
کہا جاتا ہے ان کو کہ آؤ تم طرف اس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ تعالیٰ
نے حکم حلال اور حرام کے سے اور آؤ تم طرف پیغمبر کے کہتے ہیں کفایت
ہے ہم کو جو چیز کہ پایا ہے ہم نے اوپر اس کے باپ دادوں اپنے کو
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْـًٔا وَّلَا

Marfat.com

۱۰۴ یَهْتَدُوْنَ ۝ آیا تابعداری باپ دادوں کی کریں گے کافر اور اگرچہ تھے باپ دادا ان کے کہ نہ جانتے تھے کسی چیز کو اور جاہل تھے اور راہ سیدھی نہ پاتے تھے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ اے ایمان والو لازم پکڑو تم اصلاح کرنی ذاتوں اپنی کو نقصان نہ کرے گا تم کو جو کوئی کہ گمراہ ہوا جس وقت ہدایت پائی تم نے فائدہ مسلمان کافروں کا غم کھاتے تھے کہ ایمان کیوں نہیں لاتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی کہ تم اپنی ذاتوں کو نگاہ رکھو گمراہی کافروں کی تم کو ضرر نہ کرے گی

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

۱۰۵ تَعْمَلُوْنَ ۝ طرف اللہ ہی کے ہے بازگشت تمہاری سب کی پس خبر دے گا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم بعضے احکاموں سے شاہدی ہے درمیان تمہارے جس وقت حاضر ہووے تم کو ایک سے موت شاہد ہوویں وقت وصیت کے دو آدمی صاحب عدل کے تم میں سے یعنی ناتے داروں سے فائدہ روایت میں ہے کہ تمیم داری اور عدی کہ انصاری تھے دونوں نے قصد سوداگری کا طرف شام کے کیا اور ایک غلام عمرو بن عاص کا بدیل نام ساتھ ان کے تھا جس وقت ولایت شام کی میں پہنچے بدیل بیمار ہوا اور جو اسباب کہ نقد وجنس سے تھا سب کو ایک کاغذ پر لکھا اور درمیان اسباب کے رکھ دیا بیماری اس کی سخت ہوئی تمیم داری کو اور عدی کو وصیت کی کہ اسباب میرا اقربا میرے کو پہنچاؤ ان دونوں نے پیچھے مرنے اس کے کے اسباب اس کا کھولا اور ایک باسن چاندی کا کہ اوپر اس کے سونے کے نقش تھے باہر نکال لیا اور باقی اسباب مدینے میں گھر اس کے پہنچا دیا وارثوں اس کے نے جو کھولا اور کاغذ کو پڑھا دیکھا کہ باسن چاندی کا نہیں ہے تمیم اور عدی سے پوچھا ان دونوں نے انکار کیا پس قضیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا یہ آیت نازل ہوئی

اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ ؕ یا دو آدمی شاہد ہوں سوائے تمہارے سے کہ ہندو و مطیع الاسلام ہیں اگر تم چلو بیچ زمین کے پس پہنچے تم کو مصیبت موت کی

تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى لا بند کرو تم ان دونوں شاہدوں کو پیچھے نماز عصر کی کے پس قسم کھاویں دونوں خدا کی اگر شک کرو تم بیچ ان کے کہ نہیں خریدتے ہیں ہم ساتھ اس قسم کے مول کو کہ مال دنیا ہے یعنی واسطے طمع مال مردے کے جھوٹی قسم نہیں کھاتے اگرچہ شاہدی دیا گیا ناتے دار ہمارا ہووے

۱۰۶ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ۝ نہیں چھپاتے ہیں ہم شاہدی اللہ کی کو کہ تحقیق ہم اگر چھپاویں شاہدی کو اس وقت البتہ ہوویں ہم گنہگاروں سے فائدہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمیم اور عدی کو بعد نماز عصر کے منبر کے پاس قسم دلائی ان دونوں نے قسم کھائی کہ ہم نے بدیل کا مال نہیں لیا اور یہ قسم سچ کھاتے ہیں ہم آنحضرت نے فرمایا ان سے کہ ہاتھ اُٹھا دیں پیچھے اس باسن کو ان دونوں کے ہاتھ میں پایا وارثوں بدیل کے نے بہت قضیہ کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم نے یہ باسن بدیل سے خریدا ہے پھر قضیہ آنحضرت کے پاس آیا اور آیت نازل ہوئی کہ

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا پس اگر خبر پائی جاتے اوپر اس کے کہ تحقیق وہ دونوں گواہ لائق ہوئے ہیں گناہ کو بسبب خیانت کے پس دو شاہد دوسرے کھڑے ہوویں مقام ان دونوں کے

مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَیْنَاۤ ۖ

۱۰۷ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ان لوگوں سے کہ لائق ہے اوپر ان کے دو شاہد لائق تر اور بہتر یعنی وارثوں میت کے سے پس قسم کھاویں ساتھ اللہ کے کہ البتہ شاہدی ہم دونوں کی لائق زیادہ اور سچ ہے

Marfat.com

شاہدی دو پہلوں کی سے اور ظلم نہیں کیا ہم نے تحقیق اگر ہم ظلم کریں
ہووں ہم اس وقت البتہ ظلم کرنے والوں سے فائدہ پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمرو بن عاصؓ اور مطلبؓ ابن ابی
وداعہ کھڑے ہوں اور قسم کھائیں بعد نماز عصر کے کہ یہ باسن حق بدیل
کا ہے اور ان دونوں نے چوری کی ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے وہ باسن بدیل کے وارثوں کو دیا

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ یہ حکم
نزدیک زیادہ ہے ساتھ اس کے کہ لاویں شاہدی کو اوپر صورت
اس شاہدی کے کہ وہ سچ ہے

اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ
اور نزدیک ہے ساتھ اس کے کہ ڈریں اس سے کہ روکی جاویں قسمیں
اوپر مدعیوں کے بعد قسموں ان کی کے کہ کھائیں انہوں نے اور مدعی قسم
کھاوے اور یہ ساتھ ظہور چوری کے اور جھوٹی قسم کے رسوا ہووں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
۱۰۸ الْفٰسِقِيْنَ ۚ اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے جھوٹی قسموں میں اور سنو حکم
خدا کا اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے گروہ بدکاروں کو کہ چور
اور جھوٹی شاہدی دینے والے ہیں

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ
۱۰۹ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ یاد
کر اس دن کو کہ جمع کرے گا اللہ عزوجل تمام پیغمبروں کو پس کہے گا
اللہ ان کو کہ کیا چیز قبول کیے گئے تم یعنی امت نے تم کو کیا قبول
کیا کہیں گے پیغمبر کہ کچھ علم نہیں ہم کو مقابلہ علم تیرے کے تحقیق
تو ہی بہت جاننے والا ہے چھپی ہوئی چیزوں کا تو جانتا ہے کہ
ہم کو کیا قبول کیا امت نے فائدہ یہ اللہ صاحب پوچھے گا
کافروں کے سنانے کو کہ میں نے تم کو جن کی طرف بھیجا تھا انہوں
نے قبول کیا یا نہ کیا اور پیغمبر حوالہ رکھیں گے اللہ کے علم پر کہ ہم
کو دل کی خبر نہیں ظاہر کی ہے یہ ان کو سنایا جو معزور رہیں پیغمبروں
کی شفاعت پر تا معلوم کریں کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر
گواہی نہیں دیتا اور کوئی کسی کی شفاعت نہیں کرتا

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ
وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس
وقت کہا اللہ نے کہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے یاد کر تو نعمت میری کو کہ
اوپر تیرے ہے اور اوپر ماں تیری کے ہے

اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۫ تُكَلِّمُ النَّاسَ
فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ جس وقت قوت دی میں نے تجھ کو ساتھ
جبرئیل کے یا ساتھ انجیل کے باتیں کیں تو نے آدمیوں سے بیچ گود
کے کہ وہ معجزہ ہے اور بیچ عمر بال سیاہ و سفید ہونے کے یعنی کلام تیرا
لڑکا پن میں اور کہولیت میں برابر ہے اس آیت سے دلیل پکڑتے ہیں
علماء اوپر نیچے اترنے عیسیٰ علیہ السلام کے آگے قیامت سے

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ
اور یاد کر اے عیسیٰ علیہ السلام جس وقت کہ سکھایا میں نے تجھ کو خط
لکھنا اور سمجھنا چیزوں کا اور معنی اور حقیقتیں توریت اور انجیل کی

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ
فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِىْ اور یاد کر اے عیسیٰ علیہ
السلام جس وقت کہ بناتا تھا تو کیچڑ سے مانند صورت جانوروں کے
یعنی چمگادڑ کے ساتھ حکم میرے کے پس پھونک مارتا تھا تو بیچ اس کے
پس ہو جاتا تھا اڑنے والا ساتھ حکم میرے کے یعنی جانور زندہ
ہو جاتا تھا

وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ ۚ اور چنگا کرتا
تھا تو اندھے مادر زاد کو اور کوڑھی کو ساتھ حکم میرے کے

وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ ۚ اور یاد کر جس وقت باہر نکالتا
تھا تو مُردوں کو قبروں سے ساتھ حکم میرے کے

وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا
۱۱۰ سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور یاد کر جس وقت بند کیا میں نے بنی اسرائیل کو
تجھ سے کہ قصد قتل تیرے کا کرتے تھے جس وقت آیا تو ان کے پاس
ساتھ معجزوں کے پس کہا کافروں نے ان میں سے کہ نہیں ہے یہ چنگا
کرنا اندھے کا اور کوڑھی کا اور زندہ کرنا مُردوں کا مگر جادو ظاہر کہ اوپر

ع ۸ ۱۴

Marfat.com

کسی کے چھپا نہیں ہے

وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ
۱۱۱ وَبِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝

یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت حکم کیا میں نے زبان عیسیٰؑ کی سے طرف حواریوں کے کہ یار عیسیٰ علیہ السلام کے تھے یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے کہ عیسیٰؑ ہے کہا حواریوں نے کہ ایمان لائے ہم اور شاہد رہ تو اے عیسیٰؑ ساتھ اس کے کہ تحقیق ہم مسلمان ہیں

اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ
یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ

ع ۱۵ ۵ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت کہا یاروں عیسیٰؑ کے نے کہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا طاقت رکھتا ہے پروردگار تیرا اور دعا تیری قبول کرتا ہے ساتھ اس کے کہ نیچے اتارے اوپر ہمارے خوانچہ کھانے کا آسمان سے

۱۱۲ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ قَالُوْا
نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور ایسے سوال نہ کرو اگر ہو تم ایمان لانے والے ساتھ قدرت اللہ تعالیٰ کے اور پیغمبری میری کے کہا حواریوں نے کہ ہم قدرت میں شک نہیں کرتے ہیں لیکن چاہتے ہیں کہ کھاویں کھانا اس خوانچے سے اور آرام اور یقین پکڑیں دل ہمارے

وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا
۱۱۳ ربع مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ اور جانتے ہیں ہم کہ تحقیق سچ کہا تھا تو نے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگو تم دیتا ہے اور ہوویں ہم اوپر خوانچے کے شاہدی دینے والوں سے **فائدہ** ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ تیس دن روزے رکھو تم اس وقت جو خدا سے چاہو تم مانگو حواریوں نے تیس روزے رکھے اور کہا اے عیسیٰ علیہ السلام جب کا ہم کام کرتے تھے کھانے کو دیتا تھا ہم کو اب ہم نے کام خدا کا کیا ہے واسطے ہمارے کھانے کو خدا سے مانگ تو حضرت عیسیٰؑ نے لباس پشمینے کا پہنا اور دعا کی جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا
مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا
۱۱۴ وَاٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ کہا

عیسیٰ بیٹے مریم کے نے کہ یا اللہ عز وجل اے پروردگار ہمارے نیچے اتار تو اوپر ہمارے خوانچہ کھانے کا آسمان سے کہ ہووے وہ خوانچہ واسطے ہمارے عید یعنی خوشی واسطے اول کے لوگوں ہمارے کے اور واسطے آخر کے لوگوں کے اور نشانی ہووے کمال قدرت کی طرف تیری سے اور روزی دے تو ہم کو اور تو بہترین روزی دینے والوں کا ہے

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ
مِنْكُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ
۱۱۵ ع ۱۵ ۵ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق میں نیچے اتارنے والا ہوں خوانچہ اوپر تمہارے پس جو کوئی کفر کرے گا پیچھے اتارنے خوانچے کے تم میں سے پس تحقیق میں عذاب کروں گا اس کو ایسا عذاب کہ نہ عذاب کیا ہوگا میں نے وہ عذاب کسی کو عالم کے لوگوں سے **فائدہ** روایت میں آیا ہے کہ دو بادل اوپر تلے اور بیچ میں خوانچہ اوپر اس کے خوان پوش سرخ آسمان سے نیچے آیا اور حواریوں کے آگے گرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام روتے اور کہا کہ یا اللہ مجھ کو شکر کرنے والوں سے کر اور کہا کہ یا اللہ اس خوانچہ کو رحمت کر اور عذاب نہ کر پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور روتے اور کہا بسم اللہ خیر الرازقین خوان پوش اٹھایا اوپر خوانچے کے مچھلی بھنی ہوئی بے خار اور بے پوست تھی اور گھی ٹپکتا تھا سر کی طرف سے سلونی اور دم کی طرف سے سرکہ اور آس پاس خوانچے کے طرح طرح کی سبزی سوائے گندنے کے اور پانچ گردے روٹیوں کے اوپر ایک کے زیتون تھا اور اوپر دوسرے کے شہد اور اوپر تیسرے کے گھی اور اوپر چوتھے کے پنیر اور اوپر پانچویں کے گوشت خشک۔ شمعون نے کہا یا روح اللہ یہ کھانا دنیا کا ہے یا آخرت کا ہے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ دونوں کا نہیں بلکہ حق تعالیٰ نے قدرت سے پیدا کیا ہے کھاؤ جو کچھ مانگا تھا تم نے اور شکر کرو کہ نعمت زیادہ ہووے حواریوں نے کہا کہ یا روح اللہ اگر بیچ اس کے اور نشانی دکھا دے تو

Marfat.com

یقین زیادہ کریں ہم حضرت عیسیٰ نے مچھلی بھنی ہوئی کو کہا کہ زندہ ہو جا
اسی وقت زندہ ہو گئی اور ہلنے لگی پھر حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا اور پہلی
حالت کے ہو جا پھر ویسی ہی بھنی ہوئی ہو گئی حواری ڈر گئے اور اس خوانچے
سے نہ کھایا۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ فقیر اور بیمار کھا دیں ایک ہزار تین
سو آدمیوں نے اس خوانچے سے کھایا اور کچھ کم نہ ہوا اور جس فقیر نے کھایا
وہ دولت مند ہو گیا اور جس بیمار نے کھایا تندرست ہو گیا پھر خوانچہ
اوپر آسمان کے چلا گیا۔ دوسرے دن پھر دن چڑھے پھر نیچے آیا دولتمندوں
۔۔۔۔ اور فقیروں نے سب نے کھایا چالیس دن کے بعد غائب ہوا
پس حق تعالیٰ نے حکم کیا عیسیٰؑ کو کہ خوانچہ میرا فقیروں کو دے اور
دولت مندوں کو نہ دے دولت مندوں نے بےقرار ہو کر خوانچے
میں شک کیا اور کہا کہ جادو سے ہے یہ تین سو تیس آدمی مسخ ہو کر
سور بن گئے تین دن کے بعد مر گئے

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ
لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط اور
یاد کر اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت کہے گا اللہ دن
قیامت کے کہ اے عیسیٰؑ بیٹے مریم کے آیا تو نے کہا تھا آدمیوں کو کہ
پکڑو تم مجھ کو اور ماں میری کو دو خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے

قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ وقف لازم
لِیْ بِحَقٍّ ط کہے گا عیسیٰ علیہ السلام کہ پاکی کرتا ہوں میں تجھ کو نہیں
لائق ہے مجھ کو کہ کہوں میں جو چیز کہ لائق نہیں میرے

اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ
وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُیُوْبِ ۝ اگر تھا میں کہ کہا تھا میں نے اس کو پس تحقیق جانا ۱۱۶
ہو گا اس کو تو نے جانتا ہے جو چیز کہ بیچ ذات میری کے ہے اور
نہیں جانتا ہوں میں جو چیز کہ بیچ ذات تیری کے ہے تحقیق تو
جاننے والا چھپی ہوئی چیزوں کا ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ نہیں کہا میں نے ان کو مگر
جو چیز کہ حکم کیا تھا تو نے مجھ کو ساتھ اس کے یہ کہ بندگی کرو تم
اللہ کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا ہے۔

وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا
تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ط وَاَنْتَ عَلٰی
۱۱۷ كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ اور تھا میں اوپر قول اور فعل ان کے کے
شاہد جب تک میں بیچ ان کے تھا پس جس وقت کہ قبض کیا
تو نے مجھ کو اور آسمان پر لے گیا تھا تو ہے نگہبان اوپر ان کے
اور تو اوپر سب چیز کے حاضر اور موجود ہے۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ
۱۱۸ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ اگر عذاب
کرے تو ان کو اوپر کفر کے پس تحقیق وہ بندے ہیں تیرے
اور اگر بخشے تو ان کو جو ایمان لاویں پس تحقیق تو ہی غالب
محکم کار ہے

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ
صِدْقُهُمْ ط لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ط کہا اللہ تعالیٰ نے یعنی کہے گا
کہ یہ دن ہے کہ فائدہ کرے گا سچ بولنے والوں کو سچ بولنا
ان کا واسطے ان کے باغ بہشت کے ہیں کہ جاری ہیں نیچے
ان کے نہریں رہنے والے ہیں بیچ ان باغوں کے ہمیشہ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ
۱۱۹ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ راضی اور خوش ہوا اللہ تعالیٰ ان
سے اور راضی اور خوش ہوتے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ خوش
ہونا یا بہشت میں آنا مطلب پالی بڑی ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
۱۲۰ ع ۱۶ فِیْهِنَّ ط وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ واسطے
اللہ تعالیٰ ہی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی
اور جو چیز کہ بیچ چودہ طبق کے ہے اور خدائے تعالیٰ اوپر سب چیز
کے قادر ہے۔

Marfat.com

سورۃ الانعام مکیۃ وھی | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | مائۃ وخمس وستون آیۃ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ
وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ
۱ یَعۡدِلُوۡنَ ۝ تمام تعریفیں ازل سے ابد تک ثابت اور خاص واسطے
اللہ تعالیٰ ہی ہیں وہ ذات پاک کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو
اور پیدا کیا اندھیروں اور اجالوں کو پس باوجود اُن نشانیوں کے
جو کوئی کہ کافر ہوتے ہیں ساتھ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہیں
بتوں کو بندگی فائدہ اس آیت میں رد مجوسیوں کا ہے کہ
کہتے ہیں پیدا کرنے والا روشنی کا اللہ تعالیٰ ہے اور پیدا کرنے والا اندھیروں
کا شیطان ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں اس نے پیدا کئے ہیں مراد
اندھیرے اور اجالے سے رات اور دن ہے یا جہالت اور علم ہے یا
گناہ اور بندگی ہے یا دوزخ اور بہشت ہے انوار میں آیا ہے کہ مراد
گمراہی اور ہدایت ہے

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ
۲ وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ۝ وہ اللہ تعالیٰ
وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا تم کو کیچڑ سے پس حکم کیا مدت کو کہ جو
تمام ہو موت آوے اور ایک مدت ہے مقرر کی گئی نزدیک اللہ
تعالیٰ کے پس تم شک لاتے ہو قیامت کے ہونے میں فائدہ
پہلی مدت سے مراد عمر زندگی دنیا کی ہے اور دوسری مدت سے قبر
سے حشر تک جس کے اوپر اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے مدت عمر زندگی
دنیا کی بڑھا دیتا ہے اور قبر کی مدت کو کم کرتا ہے اور جس کے اوپر
غصہ ہوتا ہے مدت عمر دنیا کی کم کرتا ہے اور مدت قبر کی حشر تک
زیادہ زیادہ کرتا ہے

وَہُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الۡاَرۡضِ ؕ یَعۡلَمُ
۳ سِرَّکُمۡ وَجَہۡرَکُمۡ وَیَعۡلَمُ مَا تَکۡسِبُوۡنَ ۝ اور وہ
اللہ تعالیٰ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے جانتا ہے پوشیدگی
تمہاری کو اور ظاہر تمہارے کو اور جانتا ہے جو چیز کہ کسب
کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے

وَمَا تَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ اٰیَۃٍ مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّہِمۡ اِلَّا کَانُوۡا
عَنۡہَا مُعۡرِضِیۡنَ ۝ اور نہیں آتی ہے کافروں کو کوئی نشانی نشانیوں ۴
پروردگار ان کے سے جیسے چاند کا پھٹ جانا مگر کہ ہوتے ہیں اس
نشانی سے منہ پھیرنے والے

فَقَدۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ ؕ فَسَوۡفَ یَاۡتِیۡہِمۡ
اَنۡۢبٰٓؤُا مَا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ۝ پس تحقیق جھٹلایا کافروں ۵
نے قرآن کو جس وقت کہ آیا ان کے پاس پس نزدیک ہے کہ آویں گی
ان کو خبریں اس چیز کی کہ تھے ساتھ اس چیز کے ٹھٹھا کرنے والے
یعنی عذاب اترے گا اور فتح اسلام کی ہو گی

اَلَمۡ یَرَوۡا کَمۡ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَبۡلِہِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ
مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مَا لَمۡ نُمَکِّنۡ لَّکُمۡ آیا نہیں دیکھا
کافروں نے کہ کتنے ہلاک کئے ہیں ہم نے آگے ان سے سو برس کی مدت
کے زمانوں سے کہ مکان دیا تھا ہم نے ان کو بیچ زمین کے جو مرتبہ کہ
نہیں مکان دیا ہم نے تم کو یعنی عمر دراز اور قوت اور مال

وَاَرۡسَلۡنَا السَّمَآءَ عَلَیۡہِمۡ مِّدۡرَارًا ۪ وَّجَعَلۡنَا
الۡاَنۡہٰرَ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمۡ اور بھیجا تھا ہم نے آسمان سے اوپر ان
کے روزی کا مینہ اور گردانا تھا ہم نے نہروں کو کہ جاری تھیں نیچے محلوں
ان کے سے یعنی آرام اور نعمت میں تھے

فَاَہۡلَکۡنٰہُمۡ بِذُنُوۡبِہِمۡ وَاَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ
قَرۡنًا اٰخَرِیۡنَ ۝ پس ہلاک کیا ہم نے ان کو بسبب گناہوں ان کے ۶
کے اور کچھ فائدہ نہ کیا ان کو قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہم نے
پیچھے ان کے سے گروہ دوسروں کو

وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ کِتٰبًا فِیۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡہُ
بِاَیۡدِیۡہِمۡ لَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ
مُّبِیۡنٌ ۝ اخبار میں آیا ہے کہ نضر بن حارث اور نوفل بن خویلد اور ۷
ابن امیہ آنحضرتؐ کے پاس آتے اور کہا کہ ہم اوپر تیرے ایمان نہ
لاویں گے جب تک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے نہ لاویں اور

Marfat.com

شاہدی دیویں کہ یہ نامہ خدا کی طرف سے لاتے ہیں ہم کہ حضرت محمد مصطفٰے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر برحق ہیں یہ آیت نازل ہوئی یعنی اور اگر
نازل کریں ہم اوپر تیرے اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نامہ کو
بیچ کاغذ کے پس البتہ چھیڑیں وا اس کو ساتھ ہاتھوں اپنے کے البتہ
کہیں جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے نہیں ہے یہ مگر جادو ظاہر کرا اوپر
کسی کے چھپا نہیں ہے

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا
۸ مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ اور کہا کافروں نے
کہ کیوں نہیں نیچے اتارا جاتا ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
ایک فرشتہ گواہ اوپر پیغمبری اس کی کے اور اگر نیچے اتاریں ہم فرشتے
کو البتہ حکم کیا جاتے ہلاکی خلق کا پس انتظار نہ دیئے جائیں

شانِ نزول مشرکوں نے کہا تھا کہ پیغمبر فرشتہ کیوں نہیں آتا
ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا
۹ عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ اور اگر گردانتے ہم پیغمبر کو فرشتہ البتہ
گردانتے ہم اس کو صورت آدمی کہ آدمی فرشتہ کو نہیں دیکھ سکتے
ہیں اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر ان کے جس چیز کا شبہ کہ اب کرتے
ہیں یعنی جیسے اب پیغمبری آدمی کی کے قائل نہیں ہیں اس وقت بھی
طعنہ کرتے کہ یہ آدمی ہے مانند تمہارے پھر البتہ پیغمبر کو تسلی دیتا ہے
آگے کی آیت میں کہ

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ
۱۰ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع اور
البتہ تحقیق ٹھٹھا کیے گئے تھے بہت پیغمبر آگے تجھ سے اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پس نیچے اتری اور گھیر لیا ساتھ ان لوگوں کے کہ
ٹھٹھا کیا تھا ان میں سے جزا اس چیز کی نے کہ ٹھٹھا کرتے تھے

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
۱۱ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
اگر عذاب منکروں سے انکار کرتے ہو تم سیر کرو بیچ زمین کے کہ
یمن اور شام ہے پس نگاہ کرو تم نصیحت پکڑنے سے کہ کیونکر ہوا ہے

آخرِ کار جھٹلانے والے پیغمبروں کے کا۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ
كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پوچھ کافروں سے
کہ واسطے کس کے ہے جو چیز کہ بیچ آسمانوں اور زمینوں کے ہے کافر
جواب دیں یا نہ دیں تو کہہ واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے ہے لازم کیا ہے
اللہ تعالیٰ نے اوپر ذات اپنی کے رحمت کو قبول کرنے توبہ کے اور
معاف کرنے گناہ کے سے البتہ جمع کرے گا تم کو قبروں میں دن قیامت
تک کہ نہیں ہے کچھ شک بیچ آنے اس کے کے

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۱۲
جن لوگوں نے کہ زیاں کاری کی ہے ذاتوں اپنی کو کہ عقل اور روح کو ضائع
کیا ہے پس وہ ایمان نہ لاویں گے

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ۝ اور واسطے اللہ ہی کے جو چیز کہ آرام پکڑتی ہے بیچ رات ۱۳
کے اور دن کے یعنی رات اور دن اور زمان اور مکان سب واسطے
اسی کے ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے سبب نزول اس آیت
کا یہ تھا کہ کفار قریش نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
کو کہا کہ ہم کو معلوم ہوا کہ تجھ کو غریبی اور فقیری اوپر اس کام کے لائی ہے
کہ کرتا ہے تو واسطے تیرے ہم اشراف قبائل سے آگاہی کر کے مال
جمع کر دیویں کہ اوروں سے زیادہ تونگر ہو جاتے تو بشرطیکہ اس
دعویٰ سے باز آوے تو حق تعالیٰ نے فرمایا جو چیز کہ رات اور دن
اوپر اس کے شامل ہیں تمام خدا کی ہے اگر چاہے اپنے پیغمبر کو ایسی دولت ع
دیوے کہ غنی تر خلق کا ہو جاوے

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ آیا سوائے اللہ کے پکڑوں میں دوست
کسی کو کہ پیدا کرنے والا آسمان کا اور زمین کا ہے وہی کھلاتا ہے
کھانا خلق کو اور روزی دیتا ہے اور نہیں کھلایا جاتا ہے یعنی اس
کو کوئی روزی نہیں دیتا وہی سب کو روزی دیتا ہے اور سب اس کے

Marfat.com

محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ ہو جاؤں میں پہلا جو کوئی کہ مسلمان ہوا اور حکم ہے مجھ کو کہ نہ ہو تو شرک کرنے والوں میں سے

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ تحقیق ۱۵
میں ڈرتا ہوں اگر میں بے فرمانی کروں پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت کا دن ہے

مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ
وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝ جو کوئی پھیرا گیا عذاب اس سے دن قیامت کے پس تحقیق مہربانی کی اللہ تعالیٰ نے اس کو اور یہ مہربانگی اور بخشش خدا کی مطلب یابی ظاہر ہے

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا
هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ۝ اور اگر پہنچاوے اللہ تجھ کو بیماری اور فقر پس نہیں ہے ۱۷
کوئی دور کرنے والا اس بیماری اور فقر کا مگر اللہ اور اگر پہنچاوے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تندرستی او لغمت پس اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ
الْخَبِيرُ ۝ اور اللہ تعالیٰ غالب قہر کرنے والا ہے اوپر بندوں اپنے ۱۸
کے اور اللہ محکم کار خبردار ہے **فائدہ** نقل ہے کہ جاہلوں قریش کے نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کسی کو نہیں دیکھتے کہ تجھ کو سچا جانے اور ایمان لاوے اور عالموں یہود کے سے پوچھا ہم نے کہ صفت اس مرد کی کتاب میں دیکھی ہے تم نے سب نے انکار کیا اب کوئی ایسا ہم کو دکھا کہ اوپر پیغمبری تیری کے گواہی دیوے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون سی چیز بہت بڑی ہے از روئے گواہی کے یعنی بڑا گواہ کون ہے تو کہہ کہ اللہ تعالیٰ ہے بڑا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا ہے طرف میرے یہ قرآن تا یہ کہ ڈراؤں میں تم کو ساتھ اس کے اور ڈراؤں میں جس کسی کو کہ پہنچے قرآن آدمیوں سے اور جنوں سے معلوم ہوا کہ جس کو قرآن پہنچا گویا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا

أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ
قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ
۱۹ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝ آیا تم ہو کہ گواہی دیتے ہو کہ تحقیق ساتھ اللہ کے بہت
خدا ہیں دوسرے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ نہیں گواہی دینے کا میں اس کی کہہ کہ سواتے ...... اس کے نہیں ہے کہ وہ اللہ ایک ہے اور تحقیق میں بیزار ہوں جس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم بتوں کو

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ
أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا
۲۰ يُؤْمِنُونَ ۝ جس کو دی ہم نے کتاب یعنی توراۃ پہچانتے ہیں وہ
پیغمبر کو جیسے کہ پہچانتے ہیں بیٹوں اپنے کو جن لوگوں نے کہ زیاں کیا ذاتوں اپنی کو پس وہ ایمان نہ لاویں گے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ
۲۱ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ اور کون ظالم زیادہ ہے
اس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ کے جھوٹ کو کہ فرشتے بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی ہیں اور بت شفاعت کریں گے یا جھٹلایا آیتوں اس کی کو تحقیق نہیں فلاح پاتے ہیں ظلم کرنے والے

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا
۲۲ أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ اور یاد کر
اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جس دن جمع کریں گے ہم ان سب کو پس کہیں گے ہم ان لوگوں کو کہ شرک کیا تھا کہاں ہیں شریک تمہارے کہ گمان کرتے تھے تم کہ شفاعت کریں گے

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا

Marfat.com

۲۳ كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝ پس نہ ہوگی عذر خواہی ان کی مگر یہ کہ کہیں گے قسم
ہے اللہ تعالیٰ کی کہ پروردگار ہمارا ہے نہ تھے ہم شرک کرنے والے
مشرک روز قیامت کے مرتبہ توحید کرنے والوں کا دیکھ کر جھوٹی
قسمیں کھاویں گے کہ ہم شرک نہ کرتے تھے حق تعالیٰ اوپر مونہوں کے
مہر کرے گا اور ہاتھ پاؤں بولیں گے
اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ
۲۴ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ نگاہ کر اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و
اصحابہ وسلم کہ کیونکر جھوٹ بولیں گے اوپر ذاتوں اپنی کے کہ ہم شرک
نہ کرتے تھے اور گم ہو جاوے گی ان سے جو چیز کہ جھوٹ جوڑتے تھے
فائدہ نقل ہے کہ ابوسفیان اور ولید اور شیبہ اور عتبہ اور
ابی بن خلف اور نضر بن حارث کعبے میں جمع ہو کر آنحضرتؐ سے
قرآن سنتے تھے نضر بن حارث کو کسی نے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کیا کہتا ہے اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا کہتا ہے
ہونٹ ہلاتا ہے اور کہانیاں اگلوں کی پڑھتا ہے یہ آیت نازل
ہوئی کہ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ج وَجَعَلْنَا عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ط
اور بعضے ان میں سے وہ کوئی ہیں کہ کان رکھتے ہیں طرف تیرے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قرآن پڑھتا ہے تو اور کر دیا ہے ہم
نے اوپر دلوں ان کے کے پردوں کو کہ نہ سمجھیں قرآن کو اور بیچ کانوں
ان کے کے ٹھیٹھیاں رکھی ہیں ہم نے کہ حق کو نہ سنیں
وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ط حَتّٰٓى اِذَا
جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ
اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور اگر کافر دیکھیں تمام معجزوں کو ایمان
نہ لاویں ساتھ ان کے یہاں تک کہ آتے ہیں تیرے پاس اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھگڑتے ہیں تجھ سے کہتے ہیں کفر کرنے والے کہ
نہیں ہے یہ قرآن پاک مگر کہانیاں جھوٹی پہلے لوگوں کی
وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــَٔوْنَ عَنْهُ ج وَاِنْ
يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور کافر منع

کرتے ہیں ایمان لانے قرآن شریف کے سے اور آپ بھی دور ہوتے
ہیں ایمان لانے اس کے سے اور نہیں ہلاک کرتے ہیں اس کام سے
مگر ذاتوں اپنی کو اور خبر نہیں رکھتے فائدہ بعضے علماء نے کہا ہے
کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں ہے یعنی باز رکھتے ہیں آدمیوں کو ایذا
دینے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے اور حمایت کرتے ہیں اس کی اور
آپ دور ہوتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان نہیں لاتے
اوپر اس کے
وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ
وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۲۷
اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت کھڑے کیے جاویں
گے کافر اوپر آگ دوزخ کے تعجب کرے تو پس کہیں گے کہ اے کاش
کہ پھیرے جاویں ہم دنیا میں اور اب کی نہ جھٹلاویں ہم آیتوں پروردگار
اپنے کی کو اور ہو جاویں ہم ایمان لانے والوں سے
بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ط بلکہ
ظاہر ہو جاتے گی واسطے ان کے جو چیز کہ چھپاتے تھے دنیا میں آگے اس سے
کفر کو اور گناہوں کو
وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ ۲۸
اور اگر پھیرے جاویں دنیا میں البتہ پھر رجوع کریں طرف اس چیز کے
کہ منع کیے گئے تھے اس سے کہ شرک اور گناہ ہے اور تحقیق کافر البتہ
جھوٹ بولنے والے ہیں کافروں نے جو یہ آیتیں قیامت کے احوال
میں سنیں قیامت کے منکر ہو گئے فائدہ یعنی دوزخ کے کنارے
پر پہنچ کر حکم ہوگا کہ ٹھہراؤ تو کافروں کو توقع پڑے گی کہ شاید ہم کو
پھر دنیا میں بھیجیں تو اب کی بار کفر نہ کریں ایمان لاویں سو اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اس واسطے ان کو نہیں ٹھہرایا بلکہ اس تدبیر سے ان کے منہ اقرار
کروایا کہ ہم نے کفر کیا تھا حالانکہ پہلے منکر ہوئے تھے کہ ہم شریک کرتے
تھے اور پھر بھیجنا ان کو عبث ہے
وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اور کہا کہ نہیں ہے زندگی مگر زندگی ہماری دنیا کی اور ۲۹
نہیں ہیں ہم اٹھاتے گئے قبروں سے۔

Marfat.com

وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ
هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
ع ۲۰ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۠ اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حال کافروں کا جس وقت کھڑے کئے جاوینگے اوپر حکم پروردگار اپنے
کے واسطے عرض کرنے کے کہے گا اللہ تعالیٰ کہ آیا نہیں ہے یہ زندہ ہونا
سچ اور درست کہیں گے کافر کہ ہاں سچ ہے قسم ہے پروردگار ہمارے
کی کہے گا اللہ عزوجل کہ پس چکھو تم عذاب کو بسبب اس چیز کے کہ
کفر کرتے تھے تم

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤی
اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی
مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ۙ تحقیق زیاں کار ہوئے جو کوئی کہ جھٹلایا دیدار اللہ
کے کو دیکھنے یا ثواب اور عذاب کے کو بعد موت کے یہانتک کہ
آوے گی ان کو قیامت یکایک کہیں گے اے اے حسرت اور پشیمانی
ہماری اوپر اس چیز کے کہ کوتاہی کی ہم نے بیچ زندگی دنیا کے اور بندگی
نہ کی ہم نے

وَهُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ
۳۱ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ۝ اور کافر اٹھاویں گے بوجھ گناہوں
اپنے کے کو اوپر پیٹھوں اپنی کے خبردار ہو جاؤ برا بوجھ ہے جو
اٹھاویں گے

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ
۳۲ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور
نہیں ہے زندگی دنیا کی کہ کافر اوپر اس کے مغرور ہیں مگر کھیل لڑکوں
کا اور مشغلہ دیوانوں کا اور البتہ نعمتیں آخرت کی بہتر ہیں واسطے ان
لوگوں کے کہ پرہیز کرتے ہیں لذتوں دنیا کی سے آیا پس عقل میں نہیں
لاتے ہو تم

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ
فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ
۳۳ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝ تحقیق ہم جانتے ہیں کہ البتہ غمگین کرتا ہے
تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کہ کہتے ہیں کافر پس
تحقیق کافر نہیں جھٹلاتے ہیں تجھ کو ولیکن ظلم کرنے والے ساتھ آیتوں
اللہ کی کے انکار کرتے ہیں فائدہ روایت ہے کہ اخنس بن
شریق نے ابوجہل سے ملاقات کی اور پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے حق میں تو کیا کہتا ہے کہ دعوائے پیغمبری میں جھوٹا ہے یا سچا ہے
ابوجہل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راست گو ہے اور جو کچھ
کہ ہم کو بھیجا جاتا ہے آسمانی ہے نہ کہ شیطانی لیکن پیغمبری اس کی
کا اقرار نہیں کرتے ہم کہ اس میں قباحتیں ہیں اور بعضی روایت میں
ہے کہ ابوجہل نے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا کہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے ہرگز تجھ سے جھوٹ نہیں سنا ہے
لیکن پیغمبری تیری کا انکار کرتے ہیں ہم یہ آیت نازل ہوئی حق تعالیٰ
نے پیغمبر کو تسلی دی اور فرمایا کہ

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰی
مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤی اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ اور البتہ تحقیق
جھٹلائے گئے تھے بہت پیغمبر آگے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس صبر کیا تھا پیغمبروں نے اوپر اس چیز کے کہ جھٹلائے گئے تھے اور
ایذا دیئے گئے تھے جب تک کہ آئی ان کو یاری اور فتح ہماری

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ
نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اور نہیں ہے کوئی بدل کرنے والا واسطے ۳۴
حکموں اللہ تعالیٰ کے اور البتہ تحقیق آئیں تجھ کو خبروں پیغمبروں کے سے
کہ کیونکر صبر کیا تھا اوپر ایذا امت کے اور آخر غالب ہوئے

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ
اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ
فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ ؕ اور اگر بھاری اور مشکل ہووے اوپر تیرے
اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ پھیرنا کافروں کا قبول کرنے
دین حق کے سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ ڈھونڈھے تو کوئی سوراخ
بیچ زمین کے کہ وہاں گھسے تو یا سیڑھی بیچ آسمان کے پیدا کرے تو
کہ اوپر اس کے چڑھے تو پس لاوے تو ان کو ایک نشانی کہ ایمان لائیں
کافر اس کو دیکھ کر پس کر تو

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی فَلَا تَكُوْنَنَّ

Marfat.com

۳۵ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ٥ النصف اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ البتہ جمع کرتا سب کو اوپر
سیدھی راہ کے کہ توحید اور ایمان ہے پس نہ ہو تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ناد انوں سے

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى
۳۶ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ٥ سوائے اس کے نہیں ہے
کہ قبول کرتے بلانے تیرے کو جو کوئی کہ سنتے ہیں یعنی زندہ ہیں اور
کافر مردہ ہیں اور مردوں کو اٹھاتے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پس
طرف اسی کے پھیرے جاویں گے واسطے جزا کے **فائدہ** یعنی
سب سے توقع نہ رکھو کہ مانیں جن کے دل میں اللہ نے کان نہیں دیئے
وہ سنتے نہیں تو کس طرح مانیں مگر یہ کافر کہ مثال مردے کے ہیں قیامت
کے دن دیکھ کر یقین کریں گے

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
۳۷ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ اور کہا کفار قریش نے کہ کیوں نہیں اتاری جاتی
ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نشانی پروردگار اس کے
سے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے
اوپر اس کے کہ نازل کرے کوئی نشانی فرمائشوں تمہاری سے
ولیکن بہت ان کے نہیں جانتے ہیں کہ نشانی کا اترنا سبب عذاب
اور ہلاک کا ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ
بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ اور نہیں ہے کوئی
ہلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اڑتا ہے ساتھ دونوں
بازؤں اپنے کے مگر گروہ ہیں مانند تمہارے بیچ پیدائش کے اور
مرنے جینے کے یا بیچ یادِ الٰہی کے **فائدہ** روایت میں ہے کہ
حضرت جبریئل علیہ السلام کئی روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس نہ آتے تھے جس وقت آتے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سبب نہ آنے کا پوچھا جبریئل علیہ السلام نے کہا
کہ تمہارے گھر میں کتا تھا اس واسطے ہم نہ آتے تھے جس مکان
میں کتا اور تصویر ہوتی ہے ہم نہیں آتے ہیں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کتوں کو قتل کریں یہ آیت نازل ہوئی
کتوں کی سفارش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
حکم کیا کہ کالے کتے چار چشم کو اور کھٹکنے کو قتل کریں اوروں کو نہ
کریں

مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ
۳۸ يُحْشَرُوْنَ ٥ نہیں کوتاہی کی ہم نے بیچ لوحِ محفوظ کے کسی چیز سے
بلکہ تمام چیزیں لکھی ہیں پس تمام گروہ آدمیوں اور جانوروں کے طرف
پروردگار اپنے کے جمع کیئے جاوے گے تاکہ انصاف ایک دوسرے
کا ہووے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى
الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ
۳۹ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥ اور جنہوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو
بہرے ہیں سننے آیتوں کے سے اور گونگے ہیں کہنے کلمہ توحید کے
سے بیچ اندھیروں کفر اور جہالت کے جس کسی کو چاہتا ہے اللہ گمراہ
کرتا ہے اس کو اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اس کو اوپر
راہ سیدھی کے **فائدہ** یعنی اللہ کی قدرت کی نشانیاں سب
جہان میں ہیں ہر قسم کے جانوروں کا کارخانہ ایک قاعدہ پر باندھا
ہے انسان کا بھی ایک قاعدہ رکھا ہے وہ پیغمبروں کی زبان سے
ان کو سکھاتا ہے اگر دھیان کریں یہی نشانی بس ہے پیغمبروں کے قول
پر لیکن بہرا اور گونگا اندھیرے میں پڑا کیا دیکھے اور کیا سمجھے اور یہ
جو فرمایا کہ چھوڑی نہیں ہم نے لکھنے میں کوئی چیز یعنی لوح محفوظ میں

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ
۴۰ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبر دو تم کہ اگر آوے تم کو عذاب
دنیا میں جیسے اگلے کافروں کو آیا تھا یا آوے تم کو قیامت یا ہول
اس کا آیا سوائے اللہ تعالیٰ کے دعا مانگو گے تم اگر ہو سچ بولنے
والے کہ بت خدا ہیں۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ
۴۱ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ٥ع بلکہ خاص اللہ ہی سے دعا ع ۱۱/۱۰

Marfat.com

مانگو گے تم پس دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ تم سے جو چیز کہ دعا مانگتے ہو
تم طرف اس کے اگر چاہتا ہے اور بھول جاتے ہو تم اس چیز کو کہ شرک
کرتے تھے
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ
۴۲ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ اور البتہ بھیجا تھا
ہم نے پیغمبروں کو طرف امتوں ان کی کے آگے تجھ سے اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم تو امتوں نے جھٹلایا پس پکڑا ہم نے امتوں کو
ساتھ سختی اور تنگی کے اور بیماری اور فقر اور بلاؤں کے تا شاید رونا
اور عاجزی کریں اور توبہ کریں شرک سے
فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ
۴۳ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
پس کیوں نہیں جس وقت کہ آیا ان کو عذاب ہمارا رونا اور عاجزی
کی کہ بلا دور ہوتی ولیکن سخت ہو گئے دل ان کے زاری کرنے سے
اور آرائش دی تھی واسطے ان کے شیطان نے اس چیز کو کہ عمل کرتے تھے
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ
كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓي اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً
۴۴ فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ جس وقت کہ بھول گئے کافر اس چیز کو
کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اس کے کھولے ہم نے اوپر ان کے
دروازے سب چیز کی نعمتوں سے جب تک کہ خوش ہو گئے ساتھ
اس چیز کے کہ دیئے گئے تھے نعمتوں سے اور دل اس میں لگایا اور
ہم کو بھول گئے پس پکڑا ہم نے ان کو ناگاہ پس اس وقت ناامید
ہونے والے ہو گئے فائدہ یعنی گنہگار کو اللہ تعالیٰ تھوڑا سا پکڑتا
ہے اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانی تو
پھر بھلاوا دیا اس کو اور خوبی کے دروازے کھولے جب خوب گناہ
میں غرق ہوا تو بے خبر پکڑا گیا یہ ارشاد ہے کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ
پہنچے تو شتاب توبہ کرے یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ پہنچے
تو یقین کروں
فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ
۴۵ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پس کاٹی گئیں جڑیں اس گروہ کی کہ
ظلم کیا تھا اور ہلاک ہوئے اور تمام تعریفیں واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے
ہیں کہ پالنے والا عالم کے لوگوں کا ہے اوپر ہلاک کرنے ظالموں کے
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ
وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا
خبر دو تم اگر پکڑے اللہ عزوجل کانوں تمہارے کو اور بہرا کرے تم کو
اور پکڑے آنکھوں تمہاری کو اور اندھا کرے تم کو اور مہر کرے اوپر
دلوں تمہارے کے
مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
۴۶ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ کونسا خدا عزوجل ہے
سوائے اللہ تعالیٰ کے کہ کمال قدرت سے لاوے کان اور آنکھ کو کہ
چھین لی تھیں نگاہ کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیکھ کہ کیونکر
پھیرتے ہیں ہم آیتوں کو پس کافر روگردانی کرتے ہیں
قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ
۴۷ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبر دو تم مجھ کو کہ اگر آوے عذاب تم کو اللہ
تعالیٰ کا ناگہاں یا ظاہر عذاب آوے کہ پہلے نشانی آوے اس کی آیا
ہلاک کئے جاویں گے یعنی نہ کیے جاویں گے ہلاک مگر وہی ظلم کرنے
والا ہلاک کیا جاوے گا
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ
فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
۴۸ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہیں بھیجتے ہیں ہم پیغمبروں کو مگر خوشخبری دینے
والے مومنوں کو ساتھ بہشت کے اور ڈرانے والے کافروں کو دوزخ
سے پس جو کوئی کہ ایمان لایا اور سنوارا احوال اپنا تقویٰ اور طاعت
سے پس کچھ ڈر نہیں ہے اوپر ان کے عذاب سے اور نہ وہ غمگین ہوں
گے فوت ہونے ثواب سے
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ
۴۹ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ اور جن لوگوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری
کو پہنچے گا ان کو عذاب بسبب اس چیز کے کہ باہر نکلنے والے
تھے دین سے

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ
لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ج
پس کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں کہتا ہوں میں تم کو
کہ نزدیک میرے خزانے اللہ تعالیٰ کے ہیں اور نہیں جانتا ہیں
غیب کو اور نہیں کہتا ہوں میں تم کو کہ تحقیق میں فرشتہ ہوں
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى
الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ٥ نہیں متابعت کرتا ٥٠
ہوں میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا،
یعنی جاہل اور عالم آیا پس فکر نہیں کرتے ہو۔
وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا
اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ
لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ٥ اور ڈرا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٥١
ساتھ قرآن کے ان لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اس چیز سے کہ حشر کئے
جاویں گے طرف پروردگار اپنے کے واسطے جزائے اعمال کے نہیں
ہے واسطے ان کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوست اور کارساز
اور نہ شفاعت کرنے والا ہے شاید کہ وہ پرہیز کریں گناہ سے
فائدہ روایت میں آیا ہے کہ سردار اور اشراف قریش کے آنحضرتؐ کے پاس آتے اور کہا کہ ہمیشہ تمہاری مجلس میں فقیر اور غلام مانند بلال اور ابن مسعود اور مقداد اور عمار رضی اللہ عنہم کے ہوتے ہیں اگر غلاموں اور فقیروں کو مجلس اپنی سے دور کرو تم ہم ساتھ تمہارے نشست و برخاست کریں اور باتیں دین کی اور قرآن شریف کی کہ تم کہو ہم سنیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے مومنوں کو دور نہیں کر سکتا ہوں سرداروں نے کہا کہ بس ہمیں ساتھ ان کے بیٹھنا عیب اور عار ہے اگر وقت حاضر ہونے ہمارے کے ان کو جواب دو تا چلے جاویں ہم فرمانبرداری تمہاری کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اسی طرح کیجئے دیکھیں سردار عرب کے پھر کیا کرتے ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواہش سرداروں کی قبول کی اور فرمایا کہ دوات قلم لاویں اور حضرت علیؓ کو حکم کیا قول نامہ لکھو آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ
وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ
مِّنْ شَيْءٍ اور دور نہ کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس اپنی سے
ان لوگوں کو کہ دعا کرتے ہیں پروردگار اپنے کو صبح اور شام اور چاہتے
٥ ع ٩ ١١ ہیں دعا سے ذات اس کی کو نہیں ہے اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حساب عملوں ان کے سے کچھ چیز
وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ
٥٢ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ اور نہیں ہے حساب عمل تیرے سے
اوپر ان کے کچھ چیز پس دور کرے تو ان کو مجلس اپنی سے یعنی ان
کو دور نہ کر اگر دور کرے گا پس ہو جاتے گا تو ظالموں سے جب یہ
آیت نازل ہوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کاغذ پھینک
دیا اور سرداروں کو کہا کہ تم آؤ یا نہ آؤ میں فقیروں کو دور نہ کروں گا اپنی
مجلس سے
وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ
٥٣ بِالشّٰكِرِيْنَ ٥ اور اسی طرح آزمایا ہم نے اور فتنے میں ڈالا بعضے
ان کے کو ساتھ بعضوں کے یعنی فقیروں کو دین اور ایمان نصیب کیا
اور سرداروں قریش کے کو نصیب نہ کیا تا یہ کہ کہیں سردار کہ آیا یہ گروہ
ہے کہ نعمت ایمان کی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر ان کے درمیان ہمارے
سے کہ ہم کو یہ نعمت نہ دی آیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا
شکر کرنے والوں کو
وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ اور جس وقت آویں تیرے پاس جو کوئی کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے پس کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ سلامتی ہے اوپر تمہارے لکھا ہے اور لازم کیا ہے پروردگار تمہارے نے اوپر ذات اپنی کے رحمت کو **فائدہ** مراد وہی فقیر ہیں کہ جن کو حکم ہوا تھا کہ اپنی مجلس

سے دور نہ کرو یعنی غریب مسلمانوں کا دِل بڑھا اور خوشی سُنا۔
مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ
۵۴ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ تحقیق جو کوئی کہ
عمل کرے گا تم میں سے بُرائی کو ساتھ نادانی کے یعنی عذاب اس گناہ
کا نہ جانے گا پس توبہ کرے گا پیچھے اس سے اور اصلاح کرے گا احوال
اپنے کو پس تحقیق اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ
ع ۵ ۶ ۱۲ ۵۵ الْمُجْرِمِيْنَ ٥ اور اسی طرح جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو
اور اس واسطے کہ ظاہر ہو جاتے راہ گنہگاروں کی کہ توبہ کئے سے
گناہ معاف ہوتے ہیں **فائدہ** ٥ نقل ہے کہ قریش نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اوپر دین باپ دادوں کے بلایا تھا
آگے کی آیت نازل ہوئی
قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا
۵۶ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ٥ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں اس سے کہ بندگی کروں میں ان بتوں
کی کہ پوجتے ہو تم سوائے اللہ تعالیٰ کے سے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم کہ میں پیروی نہ کروں گا خواہشوں تمہاری کی تحقیق گمراہ
ہو جاؤں میں اس وقت کہ متابعت کروں میں تمہاری اور نہ ہوں میں
راہ پانے والوں سے
قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ
مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ
۵۷ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ٥ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ تحقیق میں اوپر حجت روشن کے ہوں پروردگار اپنے سے
کہ قرآن ہے اور جھٹلایا تم نے اس کو نہیں ہے نزدیک میرے جو
عذاب کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اس کے نہیں ہے حکم مگر واسطے
اللہ کے اللہ تعالیٰ کو کہتا ہے خبروں سچ کو اور اللہ تعالےٰ بہترین
ع ۵ ۱۲ بیان کرنے والوں کا ہے **فائدہ** ٥ نضر بن حارث نے اور
سرداروں قریش کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تو

ہم کو عذاب سے ڈراتا ہے جلدی منگوا تو عذاب کو یہ آیت نازل ہوئی
قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ
۵۸ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ٥ کہہ تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر تحقیق میرے نزدیک ہوتا وہ عذاب کہ
جلدی مانگتے ہو تم اس کو البتہ قضیہ چکایا جاتا درمیان میرے اور درمیان
تمہارے اور اللہ داناتر ہے ساتھ ظالموں کے کہ لائق عذاب کے کون ہے
اور کس وقت آئے گا عذاب
وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ اور نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہیں کنجیاں غیب کی
خلق سے پوشیدہ ہیں نہیں جانتا ہے اُن کنجیوں کو مگر اللہ اور جانتا
ہے جو چیز کہ بیچ جنگل کے ہے روئیدگیوں سے اور حیوانوں سے اور
جانتا ہے جو چیز کہ بیچ دریاؤں کے ہے جواہروں اور جانوروں سے
وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا اور نہیں گرتا ہے کوئی
پتہ درخت سے مگر جانتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کہ کے پتے گرے اور کے
باقی رہے درخت پر اور جو پتا گرا ہے کے کروٹوں میں زمین تک
پہنچے گا
وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا
۵۹ يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ٥ اور نہیں پڑتا ہے کوئی دانہ
بیچ اندھیروں کے یعنی نیچے زمین کے اور نہ کوئی گیلی چیز ہے اور نہ کوئی سوکھی
چیز ہے مراد انسان اور جن ہیں یا عالم ارواح اور عالم ابدان مگر بیچ
لوح محفوظ کے لکھی ہے
وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ
بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ اور اللہ تعالیٰ
وہ ذات پاک ہے کہ روح قبض کرتا ہے تمہاری یعنی سلاتا ہے تم کو
بیچ رات کے اور جانتا ہے جو چیز کہ کسب کرتے ہو تم بیچ دن کے
پس اُٹھاتا ہے تم کو بیچ دن کے تا یہ کہ تمام کی جاوے مدت نام رکھی
گئی یعنی موت پہنچے
ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
۶۰ تَعْمَلُوْنَ ٥ پس طرف اسی کے ہے بازگشت تمہاری پس خبر دے گا

Marfat.com

تم کو ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم
وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ
حَفَظَةً ط حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ٥ اور اللہ تعالیٰ غالب قہر کرنیوالا ٦١
ہے اوپر بندوں اپنے کے اور بھیجتا ہے اوپر تمہارے نگہبان فرشتوں
کو کہ اعمال آدمیوں کے لکھتے ہیں جب تک کہ جس وقت آتی ہے
ایک تمہارے کو موت رُوح قبض کرتے ہیں اس کی فرشتے ہمارے
یعنی عزرائیل اور فرشتے قبض کرنے والے رُوح کے کوتاہی نہیں کرتے
ہیں روح کھینچنے میں یا دیر نہیں کرتے ہیں وقت اجل کے سے۔
فائدہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ روح قبض کرنے والے
فرشتے مددگار عزرائیل کے چودہ ہوتے ہیں سات فرشتے عذاب کے
اور سات فرشتے رحمت کے۔ عزرائیل رُوح نکال کر جو مومن ہے
رحمت کے فرشتوں کو دیتا ہے اور جو کافر ہے عذاب کے فرشتوں
کو دیتا ہے
ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ط اَلَا لَهُ الْحُكْمُ قف
وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ٥ پس پھیرے جاتے ہیں آدمی بعد
موت کے طرف اللہ تعالیٰ کے کہ خدا ان کا برحق ہے خبردار ہو کر جانو
تم کہ واسطے اسی کے ہے حکم روز قیامت کے اور اللہ تعالیٰ جلد
حساب لینے والا ہے فائدہ روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ
مقدار دودھ دوہنے ایک بکری کے حساب تمام آدمیوں اور جنوں
کا کرے گا باوجود بہت ہونے جنوں اور آدمیوں کے اور باوجود کثرت
اعمال ان کے کے اور یہ دلیل ہے اوپر کمال قدرت کے
قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ج لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ٥ کہہ تو اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ کون نجات دیتا ہے تم کو سختیوں جنگل اور دریا کی سے
دعا کرتے ہو تم اس کو از روئے ظاہر اور پوشیدہ کے کہ قسم ہے
اللہ کی البتہ نجات دے گا ہم کو ان سختیوں سے ہر آئینہ ہوویں گے
ہم شکر کرنے والوں سے

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ
تُشْرِكُوْنَ ٥ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ نجات دیتا ہے ٦٤
تم کو سختیوں جنگل اور دریا کی سے اور نجات دیتا ہے تمام دکھوں
اور غم سے پھر تم شرک کرتے ہو کہ دوا سے ہوا یا کسی کی مدد سے
ہوا یا رجوع کرتے ہو تم طرف شرک کے کہ عبادت بتوں کی ہے
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا
مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ قادر ہے اوپر اس کے کہ بھیجے اوپر تمہارے عذاب
کو اوپر تمہارے سے مانند طوفان نوح کے اور پتھر برسنا اوپر قوم لوط
کے یا بھیجے عذاب کو نیچے پاؤں تمہارے کے مانند فرعون اور قارون
کے فائدہ بعضوں نے کہا ہے کہ عذاب اوپر کا حاکم ظالم ہیں
اور عذاب نیچے کا غلام لونڈی خدمت گار ہیں بدمعاش یا بڑوں
سے یا چھوٹوں سے مراد ہے۔
اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ط اُنْظُرْ
كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ٥ یا ملاوے ہوے اللہ ٦٥
تم کو گروہ گروہ اور ہر گروہ مخالف ایک دوسرے کے ہووے اور
مخالفت سبب قتال کا ہووے اور چکھاوے اللہ بعضے تمہارے کو
دکھ اور سختی بعضے کی یعنی قتل دیکھ تو اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کیونکر پھیرتے ہیں ہم آیتوں کو شاید کہ آدمی سمجھیں فائدہ حدیث
میں واقع ہوا ہے کہ حق تعالیٰ نے اگلی امتوں کو عذاب آسمانی سے ہلاک
کیا ہے جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود وغیرہ کی جب سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے کہ رحمت تھی آسمان کا عذاب موقوف
ہوا اور اس امت مرحومہ کا عذاب یہ مقرر کیا کہ ایک گروہ کو اوپر
دوسرے گروہ کے تعینات اور غالب کرے کہ ان کو قتل کر کر مال اور
اسباب ان کا لوٹا کریں اور عورتیں اور لڑکے قیدی کریں اور یہ
تعینات کرنا چار قسم ہے یا گروہ مسلمانوں کو اوپر مسلمانوں کے، یا
کافروں کو اوپر کافروں کے یا کافروں کو اوپر مسلمانوں کے یا مسلمانوں
کو اوپر کافروں کے
وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ط قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ

Marfat.com

۶۶،۶۷ بِوَكِيْلٍ ۝ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور جھٹلایا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خدا کو یا قرآن پاک کو قوم تیری نے کہ قریش ہیں اور حالانکہ خدا یا قرآن شریف برحق ہے اور سچ ہے کہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں ہوں میں اوپر تمہارے نگہبان اور سزاول کہ تمام کام تمہارے کروں میں یا تم کو جھٹلانے سے منع کروں میں یا اوپر تمہارے عذاب لاؤں میں واسطے ہر چیز کے ایک قرارگاہ ہے یعنی واسطے ہر عمل کے جزا ہے اور قریب ہے کہ جانو گے تم

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ط اور جس وقت دیکھے تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان آدمیوں کو کہ گفتگو اور طعنہ زنی کرتے ہیں بیچ آیتوں ہماری کے پس منہ پھیرلے تو ان سے اور پاس ان کے نہ بیٹھ جب تک کہ گفتگو کریں بیچ اور بات کے سوائے قرآن شریف کے

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى
۶۸ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اگر بھلوا دے تجھ کو شیطان منہ پھیرنا طعنہ کرنے والوں سے پس نہ بیٹھ تو پیچھے یاد کرانے خدا کے ساتھ گروہ ظلم کرنے والوں کے شان نزول سبب نزول اس آیت کا یہ تھا
ع ۱۰ ۱۴ کہ جس وقت مسلمان کافر کے ساتھ بیٹھتے تھے کافر اسی وقت طعنہ زنی اور ٹھٹھا قرآن کا شروع کرتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جس وقت کافر دوں کو ٹھٹھا کرتے قرآن سے دیکھو تم فی الحال اُٹھ جایا کرو تم مسلمانوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو طواف کعبہ کا اور بیٹھنا مسجد حرام کا ضرور ہے اور کافر بھی ہمیشہ مسجد میں ہوتے ہیں اور ٹھٹھا قرآن شریف کا اور مسلمانوں کا کرتے ہیں اور ہم ان کی مجلس کو چھوڑ نہیں سکتے اور ٹھٹھا کرنے سے منع نہیں کر سکتے آیا ہم گنہگار ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ
۶۹ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اور نہیں ہے اوپر پرہیز کرنے والوں ٹھٹھے سے حساب ٹھٹھا کرنے والوں کے سے کوئی چیز یعنی پرہیز کرنے والوں کو کوئی گناہ نہیں ہے ولیکن اوپر ان کے لازم ہے نصیحت کرنا ٹھٹھا کرنے والوں کو شاید کہ وہ پرہیز کریں اس عمل سے اور شرمائیں

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ اور چھوڑ دے تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو کہ پکڑا ہے دین اپنے کو کھیل اور مشغولی یعنی بنیاد دین اپنے کی اوپر کھیل اور مشغولی کے رکھی ہے کہ بندگی بتوں کی ہے یا دین پیغمبر کے کو کھیل اور مشغولی پکڑا ہے یا عید اپنی کو کہ وقت بندگی کا ہے کھیل اور مشغولی میں ادا کرتے ہیں اور پھسلا دیا ان کو زندگی دنیا کی نے کہ انکار قیامت کا کیا اور نصیحت دلا تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ساتھ قرآن شریف کے تا کہ نہ پھنسے اور رسوا نہ ہوئے کوئی کافر ساتھ اس چیز کے کہ کسب کیا ہے نہیں ہے واسطے اس کے سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی کارساز اور نہ شفاعت کرنے والا

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ
وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ اور اگر بدلہ دے گا ۷۰
وہ نفس ٹھٹھا یا گناہ پر بدلہ نہ لیا جاوے گا اس سے وہ گروہ وہ کوئی ہیں کہ پھنسائے گئے ہیں عذاب میں ساتھ اس چیز کے کہ کسب کیا تھا بُرے عملوں سے واسطے اس کے پینا ہے دوزخ میں پانی گرم سے اور عذاب درد دینے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کفر کرتے تھے دنیا میں

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ آیا بندگی کریں ہم سوائے اللہ کے اس چیز کی کہ نہ فائدہ دیوے ہم کو اور نہ ضرر کرے ہم کو اور پھیرے جاویں ہم اوپر ایڑیوں اپنی کے یعنی مرتد ہو جاویں ہم پیچھے اس کے کہ راہ سیدھی دکھائی ہم کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی

Marfat.com

كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ
مانند اس کسی کے کہ لے گئے اس کو شیطان بیچ زمین کے دور راہ سیدھی
سے جس حال میں کہ حیران ہونے والا ہے
لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ط واسطے
اس گمراہ کے یار ہیں کہ شفقت سے اس کو بلاتے ہیں طرف راہ سیدھی
کے کہ آ تو طرف ہمارے اور شیطان اس کو طرف اپنے کھینچتے ہیں وہ
فکرمند ہے کہ کس طرف کو جاوے اگر شیطانوں کی طرف جاوے ہلاکی
میں پڑے اور اگر یاروں کی طرف آوے نجات پاتے فائدہ
حق تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی ہے کہ جو کوئی مرتد ہو جاتا ہے مانند اس
کے ہے کہ ٹھگ اس کو درمیان قافلے کے سے بیچ جنگل خطرناک کے
لے گئے اور رفیق اس کے کہ مومن ہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں
اور شیطان اس کو طرف گمراہی کے کھینچتے ہیں اگر یاروں کی طرف
آوے نجات پاتے اگر شیطانوں کی طرف رہے کافر ہو کر مرے
قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
۷۱ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ کہہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کہ تحقیق راہ اللہ تعالیٰ کی وہی سیدھی راہ ہے یعنی اسلام اور حکم
کیے گئے ہیں ہم تاکہ فرمانبرداری کریں ہم واسطے پروردگار عالموں کے
وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ط وَهُوَ الَّذِيْٓ
۷۲ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور حکم کیے گئے ہیں ہم یہ کہ قائم کرو تم نماز
کو اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے نماز چھوڑنے میں اور اللہ تعالیٰ وہ ذات
پاک ہے کہ طرف اسی کے جمع کیے جاؤ گے تم قیامت کے دن
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط
وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ اور اللہ وہ ذات پاک ہے
پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے حق کے
اور یاد کرو جس دن کہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کو کہ ہو جا پس ہو جائیگی
قَوْلُهُ الْحَقُّ ط وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ط
۷۳ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ بات
اللہ تعالیٰ کی سچ ہے اور واسطے اسی کے ہے بادشاہی جس دن
پھونکا جائے گا بیچ صور کے جاننے والا غیب کا اور عالم ظاہر کا

اور اللہ تعالیٰ باحکمت خبردار ہے فائدہ اوپر جو فرمایا کہ مسلمانوں
کو چاہیئے کہ کافروں سے کہیں کہ ہم دیوانوں کی طرح بہکتے نہیں اس پر
آگے قصہ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ جب اپنے نزدیک معبود
برحق پایا پھر قوم کے بہکانے نہ بہکے۔
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا
۷۴ اٰلِهَةً ج اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور یاد کر
اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مکے والوں کے قصہ ابراہیم
علیہ السلام کا جس وقت کہا ابراہیم علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے
کہ نام اس کا آزر تھا آیا پکڑتا ہے تو بتوں کو خدا اپنا تحقیق میں دیکھتا
ہوں تجھ کو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے
وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ
۷۵ الْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ اور جس طرح دکھائی ہم
نے ابراہیم علیہ السلام کو گمراہی قوم اس کی اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم
علیہ السلام کو عجائبات آسمانوں اور زمینوں کے اور تا یہ کہ ہووے
ابراہیم علیہ السلام یقین کرنے والوں سے عجائبات آسمانوں کے چاند
اور سورج اور ستارے ہیں اور عجائبات زمینوں کے درخت اور پہاڑ
ہیں فائدہ روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو اوپر پتھر بلند کے کھڑا کیا اور آسمان اور زمین کو کنگورے عرش کے
سے تحت الثریٰ تک کھولدیا ابراہیم علیہ السلام نے قدرت کاملہ کو دیکھا
اور یقین کیا معالم التنزیل میں آیا ہے کہ نمرود بیٹا کنعان کا
بادشاہ تمام روئے زمین کا تھا بابل میں بیٹھا تھا ایک رات خواب میں
دیکھا کہ ایک ستارہ اس شہر سے نکلا ہے کہ روشنی جمال اس کے سے
نور چاند اور سورج کا نیست اور نابود ہو گیا ہے نہایت ڈر سے چونکا
اور تعبیر پوچھی حکیموں نے اور تعبیر دینے والوں نے کہا کہ بیچ اسی برس
کے بابل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ ہلاکت تیری اور بادشاہت
تیری کی اوپر ہاتھ اس کے ہوگی اور اب تک وہ لڑکا پشت پدر کے
سے بیچ شکم ماں کے نہیں آیا ہے نمرود نے حکم کیا کہ درمیان شوہر
اور زن کے جدائی کریں اور سزاول تعینات کی آزر نے کہ محرموں اور
مقربوں نمرود کے سے تھا ایک رات ساتھ عورت اپنی کے پوشیدہ

Marfat.com

مؤکلوں سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہوگئی صبح کو نجومیوں نے نمرود سے کہا کہ آج کی رات وہ لڑکا پشت پدر کی سے بیچ شکم ماں کے پہنچا ہے نمرود غصہ ہوا اور فرمایا کہ اوپر ہر حاملہ کے مؤکل تعینات کریں اگر لڑکا پیدا ہو قتل کریں۔ ابراہیم علیہ السلام کی ماں کا حمل ظاہر نہ تھا کسی نے متوجہ ہونا نہ کیا جب تک کہ وقت جننے کا پہنچا ماں ابراہیم علیہ السلام کی ڈر گئی کہ اگر مبادا جنوں میں قتل کریں گے بہانے سے شہر کے باہر گئی اور ایک غار میں پہاڑ کے ابراہیم علیہ السلام کو جن کر اور کپڑے میں لپیٹ کر اسی جگہ رکھا اور دروازہ غار کا پتھر سے بند کیا آزر سے کہا ڈر مؤکلوں کے سے جنگل میں گئی تھی میں اور لڑکا جنا میں نے اسی وقت مر گیا زمین میں دفن کیا میں نے آزر نے یقین کیا دوسرے دن ماں ابراہیم علیہ السلام کی غار میں آئی دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام دو انگلیاں اپنی چوستا ہے ایک میں سے دودھ اور ایک میں سے شہد باہر نکلتا ہے خوش دل ہو کر شہر کو آئی آخر قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو لپستان عنایت الٰہی سے دودھ پیا تھا یہ ہے کہ ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینے میں اور یہ ایک مہینے میں بڑھتے تھے مانند ایک برس کے جس وقت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ پندرہ مہینے کے ہوئے جوان پندرہ برس کے مقابل ہوتے جب ابراہیم علیہ السلام بڑے ہوتے ماں ابراہیمؑ کی نے آزر سے کہا کہ بیٹا تیرا کہ میں نے اس دن خبر موت کی جھوٹ دی تھی اب غار میں جوان خوبصورت ہوا ہے پس آزر غار میں آیا اور اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوشحال ہوا اور ماں کو ابراہیم علیہ السلام کی کہا کہ اس لڑکے کو غار سے باہر لا تو ملازمت نمرود کی کرے ماں ابراہیمؑ کی غار سے باہر لائی مغرب کے وقت نیچے غار کے ریوڑ بکریوں کے اور گھوڑوں کے اور اونٹوں کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھے اور ماں سے پوچھا یہ کیا ہیں ماں نے خبر دی ابراہیمؑ نے کہا کہ البتہ کوئی پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ان کا ہے پھر ماں سے پوچھا کہ پروردگار میرا کون ہے ماں نے کہا میں ہوں پروردگار تیرا ابراہیمؑ نے کہا کہ پروردگار تیرا کون ہے ماں نے کہا باپ تیرا ابراہیمؑ نے کہا پروردگار اس کا کون ہے ماں نے کہا نمرود ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار نمرود کا کون ہے ماں نے ڈانٹا کہ ایسی باتیں نہ کہہ کہ خطرہ ہے اور اس زمانے میں بعضے ستارے کو پوجتے تھے اور بعضے سورج کو اور بعضے بتوں کو اور ایک جماعت پرستش نمرود کی کرتی تھی ابراہیم خلیل اللہ ماں کے ساتھ شہر کو روانہ ہوئے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ
پس جس وقت کہ اندھیری ہوئی اوپر ابراہیم کے رات دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے ایک ستارے کو کہ زہرہ تھا یا مشتری تھا کنارے مغرب کی طرف کو پوجنے والوں نے سجدہ کیا اس ستارے کو ابراہیمؑ نے کہا کہ یہ ستارہ پروردگار میرا ہے یعنی قوم میری خدا اس ستارے کو کہتی ہے

٧٦ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ٥ پس جس وقت
ڈوب گیا ستارہ کہا ابراہیم خلیل اللہ نے کہ دوست نہ رکھوں گا میں ڈوبنے والوں کو یعنی خدا نہ کہوں گا کہ خدائے تعالیٰ تغیر اور تبدل سے پاک ہے تھوڑی راہ اور چلے ابراہیم چودھویں رات تھی

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ
قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ
٧٧ الضَّآلِّيْنَ ٥ پس جس وقت دیکھا ابراہیمؑ نے چاند کو چمکنے والا اور پوجنے
والوں نے سجدہ کیا ابراہیمؑ نے کہا کہ آیا یہی پروردگار میرا تمہارے گمان میں پس جس وقت کہ ڈوب گیا چاند کہا ابراہیم علیہ السلام نے قسم ہے البتہ اگر راہ سیدھی نہ دکھاوے پروردگار میرا مقرر ہو جاؤں میں قوم گمراہوں سے وہاں سے ابراہیمؑ آگے چلے تا نزدیک شہر کے پہنچے آفتاب طلوع کرتا تھا

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ
٧٨ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ٥ پس
جس وقت دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے سورج کو چمکتا اور پوجنے والوں نے سجدہ کیا کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ یہ پروردگار میرا ہے یہ بہت بڑا ہے روشنی اور جسم میں پس جس وقت غروب ہو گیا آفتاب کہا ابراہیمؑ خلیل اللہ نے کہ اے قوم میری تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ شرک کرتے ہو تم

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

Marfat.com

٧٩ حَنِیۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝ تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے
کو واسطے اس ذات پاک کے کہ پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمینوں کو
رغبت کرنے والا ہوں میں طرف دین حق کے اور نہیں ہوں میں شرک
کرنے والوں سے **فائدہ** تفسیر میں آیا ہے کہ جب ابراہیم خلیل
اللہ شہر میں آتے ماں نمرود کے روبرو لاتی اور وہ ایک مرد بدشکل تھا
ابراہیمؑ نے دیکھا کہ اوپر تخت کے بیٹھا ہے اور غلام اور لونڈیاں خوبصورت
آس پاس تخت کے صف باندھ رہے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے ماں سے
پوچھا کہ یہ کون ہے کہ جس کے دیکھنے کو لاتی ہے تو مجھ کو ماں نے کہا
کہ یہ خدا سب کا ہے ابراہیمؑ نے کہا کہ یہ آس پاس تخت کے کون
ہیں ماں نے کہا کہ یہ بندے اس کے ہیں ابراہیم خلیل اللہ بے اختیار ہو
کر ہنسے اور کہا کہ اے ماں یہ کیسا خدا ہے کہ بندوں کو خوبصورت پیدا کیا
ہے اور آپ بدصورت ہے چاہیئے کہ خدا خوبصورت ہووے بندوں
سے

وَحَآجَّهٗ قَوۡمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوۡٓنِّیۡ فِی اللّٰهِ وَقَدۡ
هَدٰىنِ ؕ اور جھگڑا کیا ابراہیمؑ سے قوم اس کی نے بیچ توحید کے کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ آیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے بیچ ایک ہونے اللہ
کے اور حالانکہ تحقیق سیدھی راہ دکھائی ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ نے طرف توحید
کے قوم نے ڈرایا ابراہیم کو کہ تو ہمارے خداؤں سے ٹھٹھا کرتا ہے کچھ
بلا تجھ کو پہنچا دیویں گے ابراہیمؑ نے کہا
وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشۡرِکُوۡنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ رَبِّیۡ
شَیۡئًا ؕ وَسِعَ رَبِّیۡ کُلَّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ؕ اور نہیں ڈرتا ہوں میں اس
چیز سے کہ شرک کرتے ہو تم ساتھ اس کے یعنی تمہارے بتوں سے
نہیں ڈرتا ہوں میں مگر جو چیز کہ چاہے پروردگار میرا بلا کو کہ بسبب
بتوں کے پہنچے مجھ کو کچھ۔ سما لیا رب میرے نے ہر چیز کو علم میں
اَفَلَا تَتَذَکَّرُوۡنَ ۝ آیا پس نصیحت نہیں پکڑتے ہو تم اور فرق
درمیان عاجز کے اور قادر کے نہیں جانتے ہو تم
وَکَیۡفَ اَخَافُ مَاۤ اَشۡرَکۡتُمۡ وَلَا تَخَافُوۡنَ اَنَّکُمۡ
اَشۡرَکۡتُمۡ بِاللّٰهِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِهٖ عَلَیۡکُمۡ سُلۡطٰنًا ؕ اور کیونکر
ڈروں میں اس چیز سے کہ شرک کیا ہے تم نے اور نہیں ڈرتے ہو تم

کہ تحقیق تم نے شرک کیا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس چیز کو کہ نہیں نیچے
اتاری اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کے اوپر تمہارے کوئی حجت اور دلیل کہ
اس کو شریک کرو میرا
فَاَیُّ الۡفَرِیۡقَیۡنِ اَحَقُّ بِالۡاَمۡنِ ۚ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ ٨١ ربع
پس کونسا دونوں فرقوں کا کہ مومن و مشرک ہیں لائق زیادہ ہیں ساتھ امن
کے عذاب سے جواب دو تم مجھ کو اگر ہو تم کہ جانتے ہو کہ قادر سے
ڈرا چاہیئے۔
اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ
اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ۝ جو کوئی کہ ایمان ٨٢ ع ٩ ١٥
لاتے ہیں اور نہیں ملایا ہے ایمان اپنے کو ساتھ شرک کے وہ گروہ
واسطے ان کے امن ہے عذاب ہمیشگی سے اور وہی گروہ راہ سیدھی
پانے والے ہیں
وَتِلۡکَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیۡنٰهَاۤ اِبۡرٰهِیۡمَ عَلٰی قَوۡمِهٖ ؕ نَرۡفَعُ
دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ۝ اور یہ ٨٣
دلیل پکڑنا ابراہیم علیہ السلام کا ستارے ڈوبنے والوں سے اوپر توحید
کے حجت ہماری تھی کہ دی تھی ہم نے وہ حجت ابراہیمؑ کو اوپر قوم اس
کی کے بلند کرتے ہیں ہم درجے جس کسی کے کہ چاہتے ہیں ہم علم اور حکمت
میں تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محکم کار جاننے والا ہے
وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ ؕ کُلًّا هَدَیۡنَا ۚ وَنُوۡحًا
هَدَیۡنَا مِنۡ قَبۡلُ اور بخشا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا اسحاق
اور پوتا یعقوبؑ ہر ایک کو دونوں سے سیدھی راہ دکھائی ہم نے اور
نوحؑ کو سیدھی راہ دکھائی ہم نے آگے ابراہیمؑ سے
وَمِنۡ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیۡمٰنَ وَاَیُّوۡبَ وَیُوۡسُفَ
وَمُوۡسٰی وَهٰرُوۡنَ ؕ اور اولاد نوحؑ کی سے ہدایت کی ہم نے داؤدؑ
کو اور بیٹے اس کے سلیمانؑ کو اور ایوبؑ کو اور یوسفؑ کو اور موسیٰ علیہ السلام
اور ہارونؑ کو
وَکَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ اور اسی طرح ہم جزا دیتے ٨٤
ہیں نیکی کرنے والوں کو
وَزَکَرِیَّا وَیَحۡیٰی وَعِیۡسٰی وَاِلۡیَاسَ ؕ کُلٌّ مِّنَ

Marfat.com

۸۵ الصّٰلِحِیْنَ ۙ اور راہ دکھائی ہم نے زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ علیہم السلام
اور الیاسؑ کو اور یہ تمام پیغمبر نیکوں سے تھے
وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَکُلًّا فَضَّلْنَا
۸۶ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۙ اور راہ دکھائی ہم نے اسمٰعیل علیہ السلام کو اور
الیسعؑ کو اور یونسؑ کو اور لوطؑ کو اور تمام پیغمبروں کو بزرگی دی تھی
ہم نے اوپر عالم کے لوگوں سے
وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَ
۸۷ اجْتَبَیْنٰهُمْ وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
اور راہ دکھائی ہم نے بعضوں کو باپ دادوں پیغمبروں کے سے اور اولاد
ان کی سے اور بھائیوں ان کے سے اور پسند کیا ہم نے ان کو اور راہ
دکھائی ہم نے ان کو طرف راہ سیدھی کے
ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ
۸۸ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
وہ دین پیغمبروں کا راہ اللہ تعالیٰ کی ہے راہ دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ
ساتھ اس دین کے جس کسی کو چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور اگر شرک
کرتے وہ پیغمبر باوجود اس فضیلت اور کمال کے البتہ ناچیز ہو جاتی
ان سے جو چیز کہ عمل کرتے تھے نیکیوں سے
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ
النُّبُوَّةَ ۚ وہ گروہ پیغمبروں کا وہ کوئی ہیں کہ دی تھی ہم نے ان کو کتاب
اور علم قضیہ فیصل کرنے کا اور پیغمبری
فَاِنْ یَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا
۸۹ لَّیْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِیْنَ ○ پس اگر کفر کیا ساتھ کتاب اور نبوت
کے گروہ قریش کے نے پس تحقیق مقرر سزاوار کیا ہم نے ساتھ ایمان
لانے ان چیزوں کے ایک گروہ کو کہ نہ ہوں گے ساتھ ان چیزوں کے
کفر کرنے والے اور وہ گروہ انصار ہیں مدینے کے رہنے والے
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ
وہ گروہ پیغمبروں کا وہ کوئی ہیں کہ سیدھی راہ دکھائی ہے اللہ تعالیٰ
نے ان کو پس ساتھ راہ ان کی کے پیروی کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مراد توحید اور اخلاق نیک ہیں

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰی
لِلْعٰلَمِیْنَ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں مانگتا ہوں میں ۹۰
تم سے اوپر پیغام پہنچانے خدا کے مزدوری کو کہ کسی پیغمبر نے نہیں مانگی
ہے نہیں قرآن مگر نصیحت واسطے عالم کے لوگوں کے
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اور نہ تعظیم کی یہودیوں نے اللہ کی حق
تعظیم اس کی کا جس وقت کہ کہا کہ نہیں نیچے اتاری اللہ نے اوپر کسی آدمی
کے کچھ چیز فائدہ روایت ہے کہ مالک بن صیف کہ سردار علمائے
یہودیوں کا تھا موٹا بدن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ قسم دیتا ہوں میں تجھ
کو ساتھ اس خدا کے کہ توریت اوپر موسیٰؑ کے نازل کی ہے سچ کہہ کہ توریت
میں دیکھا ہے تو نے کہ اللہ دشمن رکھتا ہے موٹے علم والے کو، مالک نے
کہا کہ یہ خبر توریت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ وہ موٹا تن پرور خود پرست تو ہی ہے مالک غصہ ہوا اور کہا خدا نے
تعالےٰ نے کوئی کتاب کسی آدمی پر نہیں اتاری
قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰی
نُوْرًا وَّهُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا
وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کہ کس نے نیچے اتاری ہے وہ کتاب کہ لایا تھا اس کو موسیٰ علیہ السلام اور
وہ توریت ہے روشنی تھی اور وہ راہ دکھاتی تھی واسطے آدمیوں کے کہ
گردانتے تھے تم اس کو طومار اور ورق ظاہر کرتے ہو تم احکام اس کے کو
اور چھپاتے ہو تم بہت احکاموں اس کے کو مانند تعریف محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور آیت سنگسار کرنے زانی محصن کے
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ
ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ○ اور سکھائی گئی تم کو اے
مسلمانو جو چیز کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ اور دادے تمہارے کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اللہ نے نیچے اتاری تھی کتاب پس چھوڑ
دے تو ان کو کہ بیچ باطل کے کھیلیں
وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ

Marfat.com

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ اور یہ قرآن کتاب ہے
بابرکت بہت فائدے کی سچ کرنے والی ہے اس کتاب کو کہ آگے
اس سے تھی، توریت اور تا یہ کہ ڈراوے تو اے محمد مصطفٰے صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے والوں کو اور جو شہر کہ آس پاس مکے کے ہیں
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ
هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ ایمان لاتے ہیں ۹۲
ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہیں ساتھ قرآن کے یا پیغمبر کے اور وہ
اوپر نمازوں اپنی کے نگہبانی کرنے والے ہیں اس واسطے کہ نشانِ
ایمان اور ستون دین کا نماز ہے فائدہ روایت ہے کہ مسیلمہ
کذاب اور اسود بن عنسی نے دعوٰی پیغمبری کا کیا تھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لسبب جھوٹ دعوے ان کے کے غمگین ہوتے آیت
آگے کی نازل ہوئی کہ
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ
اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ اور کون بڑا ظالم ہے اس کسی
سے کہ جوڑا اوپر اللہ تعالٰی کے جھوٹ کو کہ میں پیغمبر ہوں یا کہا کہ وحی
کی جاتی ہے طرف میرے اور حالانکہ وحی نہیں کی گئی طرف اس کے
کوئی چیز
وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ اور کون
بڑا ظالم ہے اس کسی سے کہ کہا قریب ہے کہ نازل کروں میں مانند اس
چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ تعالٰی نے اور یہ بات عبداللہ بن سعد
نے کہی تھی کہ کاتب وحی کا تھا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ولقد
خلقنا الانسان من سللۃ من طین یعنی البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی
کو خلاصہ کیچڑ کے سے بعد اس کے خون بستہ سے اور مضغہ گوشت
سے ازروئے تعجب کے اوپر زبان اس کی کے جاری ہوا کہ فتبارک
اللہ احسن الخالقین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ لکھ آگے
یہ آیت ہے، عبداللہ نے شک کیا اور مرتد ہوگیا اور کہا کہ اگر محمد سچا
ہے پس میری طرف بھی وحی کی جاتی ہے جیسے اوپر اس کے کی
جاتی ہے اور اگر جھوٹا ہے میں نے بھی کہا جو کچھ وہ کہتا ہے
وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ
اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت کافر ہوتے
ہیں بیچ سختیوں کے اور ڈبکیوں موت کے اور فرشتے عذاب کے کھولنے
والے ہوتے ہیں ہاتھوں اپنے کو واسطے قبض کرنے روح کے اور گرز
آگ کے مارتے ہیں کہ باہر نکالو تم روحوں اپنی کو بدنوں سے
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ ۹۳
آج کے دن کہ وقت مرنے تمہارے کا ہے بدلہ دیئے جاؤ گے
تم عذاب خوار اور رسوا کرنے والا بسبب اس چیز کے کہ کہتے تھے تم
اوپر اللہ کے سوائے سچ کے یعنی جھوٹ اور تھے تم آیتوں اس کی سے
تکبری اور سرکشی کرنے والے
وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ
وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ اور البتہ تحقیق
آئے تم ہمارے پاس اکیلے کہ نہ مال ہے نہ اولاد نہ لشکر نہ خادم نہ یار
نہ مددگار جیسے پیدا کیا تھا ہم نے تم کو پہلی بار ماں کے پیٹ سے ننگے
سر ننگے پاؤں اور چھوڑ آئے تم جو نعمت اور بخشش کر دی تھی ہم تم کو
پیچھے پیٹھوں اپنی کے نہ آگے بھیجی اور نہ ساتھ لاتے تم
وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ
مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ؑ اور نہیں دیکھتے ہیں ہم ساتھ تمہارے ۹۴ ع ۱۱/۱۲
شفیعوں تمہارے کو ایسے شفیع کہ گمان کرتے تھے تم کہ تحقیق وہ بیچ
پرورش تمہاری کے شریک خدا کے ہیں تحقیق کٹ گیا ملاپ درمیان تمہارے
اور گم ہوئی تم سے وہ چیز کہ گمان کرتے تھے تم
اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ تحقیق ۹۵
اللہ تعالٰی چیرنے والا دانے اور گٹھلی کا ہے باہر نکالتا ہے زندے کو مردے
سے اور باہر نکالنے والا مردہ کا ہے زندہ سے یہ زندہ کرنے والا اور
مارنے والا تمہارا اللہ تعالٰی ہے پس کہاں پھرے جاتے ہو تم اس سے
فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

Marfat.com

۹۶ حُسْبَانًا ط ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ہ چیرنے والا صبح کا
ہے اندھیرے رات کے سے اور بنایا رات کو قرار اور آرامگاہ خلق کا
اور بنایا سورج اور چاند کو حساب مقرر مہینوں کا اور برسوں کا یہ کام اندازہ
کرنا غالب جاننے والے کا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ
۹۷ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ہ
ع ۱۲/۶ ۱۸ اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ وجل جلالہٗ وہ ذات پاک ہے کہ بنایا واسطے تمہارے
ستاروں کو تا یہ کہ راہ پاؤ تم ساتھ ان کے بیچ اندھیروں جنگل کے اور
دریا کے تحقیق جدا جدا بیان کیا ہم نے نشانیوں کو واسطے اس گروہ کے
کہ جانتے ہیں

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ
وَّمُسْتَوْدَعٌ ط اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا تم کو ایک
ذات سے کہ آدم ہے پس تمہاری قرارگاہ اور جاتے امانت مستقر
رحم ہے اور مستودع صلب پدر یا مستقر قبر ہے اور مستودع دنیا ہے
۹۸ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ہ تحقیق تفصیل وار
بیان کیا ہم نے نشانیوں قدرت کی کو واسطے اس گروہ کے کہ سمجھتے ہیں

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ج فَاَخْرَجْنَا
بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ
حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ج اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ نیچے اتارا ہے آسمان
سے پانی کو پس نکالی ہم نے اس پانی سے روئید گی ہر چیز کی پس باہر نکالی
ہم نے اس چیز سے سبز کھیتی کو کہ باہر نکالتے ہیں ہم اس کھیتی سے دانے
اوپر تلے ہونے والے یعنی بالیں جو کی اور گیہوں کی اور سوائے اس کے

وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ
اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ط
اور باہر نکالا ہم نے درخت کھجور کے سے کونپل اور کلی اس کی سے
خوشے نزدیک ہونے والے زمین سے اور باہر نکالے ہم نے باغ انگوروں
سے اور باہر نکالا زیتون کو اور انار کو مانند ہونے والے آپس میں بیچ رنگ
کے اور نا مانند ہونے والے بیچ مزے کے

اُنْظُرُوْا اِلٰى ثَمَرِهٖ اِذَا اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ
۹۹ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ہ نگاہ کرو تم طرف میوہ ہر درخت کے
جس وقت میوہ دار ہوتا ہے کیا چھوٹا اور بے مزہ میوہ ہوتا ہے اور نگاہ
کرو جس وقت پکتا ہے میوہ اس کا کیا خوش شکل اور مزہ دار ہوتا ہے
تحقیق بیچ ان چیزوں کے تم کو البتہ نشانیاں قدرت کی ہیں واسطے اس
گروہ کے کہ ایمان لاتے ہیں

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ
۱۰۰ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ہ اور
مقرر کیا کافروں اور مجوسیوں نے واسطے اللہ تعالیٰ کے شریک جنوں کو اور
حالانکہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے جنوں کو اور چیرا اور ظاہر کیا واسطے
اللہ تعالیٰ کے بیٹوں اور بیٹیوں کو جہالت سے اور پاک ہے اللہ تعالیٰ
اور بلند ہے اللہ تعالیٰ جس چیز سے کہ صفت کرتے ہیں فائدہ مجوسیوں
نے کہا تھا کہ شیطان شریک خدائے تعالیٰ کا ہے نیکی کو خدا پیدا کرتا ہے
اور اس کو یزدان کہتے تھے اور بدی کو شیطان پیدا کرتا ہے اس کو اہرمن
کہتے تھے

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ
لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ط وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ج وَّهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
۱۰۱ عَلِيْمٌ ہ عجائب پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا کیونکر اور کہاں
سے ہووے اس کو بیٹا اور حالانکہ نہیں ہے واسطے اس کے جورو
اور پیدا کیا ہے سب چیز کو اور وہ ساتھ سب چیز کے جاننے والا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج خَالِقُ كُلِّ
۱۰۲ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ج وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ہ یہ تمہارا
اللہ تعالیٰ پالنے والا تمہارا ہے نہیں ہے کوئی خدا سوائے اس کے پیدا
کرنے والا ہے ہر چیز کا پس بندگی کرو تم اس کی اور وہ اوپر سب
چیز کے نگہبان ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ج
۱۰۳ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ہ نہیں پاتی ہیں اس کو آنکھیں اور وہ پاتا
ہے آنکھوں والوں کو اور اللہ تعالیٰ باریک بین خبردار ہے فائدہ
یعنی آنکھ میں وہ قوت نہیں کہ اس کو دیکھ لے مگر جو وہ آپ کو دکھا دے
اس واسطے کہ لطیف ہے

Marfat.com

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ
بِحَفِیْظٍ ہ تحقیق آئیں تم کو بینائیاں یعنی نشانیاں روشن پروردگار تمہارے ۱۰۴
سے پس جس نے دیکھا پس فائدہ واسطے ذات اس کی کے ہے اور
جو کوئی اندھا ہوا پس ضرر اوپر اس کے ہے اور نہیں ہوں میں اوپر
تمہارے نگہبان کہ تم سے نیک عمل کراؤں میں

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَ
لِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ہ اور اسی طرح پھیرتے ہیں ہم ۱۰۵
آیتوں کو اور تا یہ کہ نہ کہیں مکے والے کہ سبق لیا ہے اور سیکھا ہے تو
نے کسی اور سے اور تا یہ کہ بیان کریں ہم قرآن پاک کو واسطے اس گروہ
کے کہ جانتے ہیں کہ یہ کلام خدا کے ہیں آدمی کے نہیں ہیں فائدہ
قریش گمان کرتے تھے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم دو غلاموں سے سیکھتے ہیں کہ نام ان کا جبیر اور یسار تھا روم کی
بندی سے پکڑ آتے تھے۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ہ پیروی کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ و ۱۰۶
آلہ واصحابہ وسلم اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے پروردگار
تیرے سے نہیں ہے کوئی خدائے تعالیٰ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور منہ
پھیر لے تو شرک کرنے والوں سے اور ان کی بات نہ سن تو

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ
حَفِیْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ہ اور اگر چاہتا اللہ توحید ۱۰۷
ان کی نہ شریک کرتے کسی کو اور نہ مقرر کیا ہم نے تجھ کو اے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم اوپر کافروں کے نگہبان اور نہیں ہے تو اوپر ان کے سزاوار

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۭ اور نہ گالی دو تم ان بتوں
کو کہ پوجتے ہیں کافر سوائے اللہ تعالیٰ کے سے پس گالی دیں گے
کافر اللہ کو نادانی سے شان نزول سبب نزول اس آیت کا
یہ تھا کہ جس وقت نازل ہوئی کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب
جہنم یعنی تحقیق تم اے کافرو اور جو چیز کہ بندگی کرتے ہو تم اسکی سوائے
اللہ تعالیٰ کے ایندھن دوزخ کا ہے قریش نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم زبان اپنی بند کر لے تو گالی دینے بتوں ہمارے کے سے
اور نہیں تو ہم تیرے خدا کی ہجو کریں گے اور بعضی روایت میں ہے کہ
مسلمان بتوں کو کافروں کے روبرو گالی دیتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا
کہ جو گالی دینے کے لائق ہے اس کو بھی گالی نہ دو تا یہ کہ جو گالی کے
لائق نہیں ہے اس کو گالی نہ دیویں

كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ
مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ اسی طرح ۱۰۸
آرائش دی ہے ہم نے واسطے ہر امت کے عمل ان کے کو پس طرف
پروردگار ان کے کے ہے بازگشت ان کی پس خبر دے گا ان کو ساتھ اس
چیز کے کہ عمل کرتے تھے فائدہ روایت ہے کہ سردار قریش کے
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو خبر دیتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام عصا اوپر پتھر کے مارتا تھا بارہ چشمے
پانی کے جاری ہوتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتا تھا اس
طرح کی کوئی نشانی تو لا وے جب ایمان لا دیں ہم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نشانی چاہتے ہو تم سرداروں نے کہا کہ دعا
کر تو کہ پہاڑ صفا سونے کا ہو جاتے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ معجزہ دکھلاؤں میں تم کو سچ مانو گے تم مجھ کو سرداروں
نے قول و قرار کیا اور سخت قسمیں کھائیں کہ اگر یہ معجزہ دکھلا دے تو تابعداری
تیری کریں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دعا کریں ناگاہ
جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
اگر ہم تیری دعا سے پہاڑ صفا سونے کا کر دیویں پس اگر کافر ایمان نہ لا دیں
یا جادو کہیں عذاب جڑ اکھیڑنے والا اوپر ان کے نازل ہوگا اگر چاہے تو
یہ معجزہ ظاہر کریں ہم لیکن عذاب پیچھے ہے اور اگر چاہے تو دعا نہ کر کافر
توبہ کریں فرمائشوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری
بات اختیار کی آگے کی آیت نازل ہوئی

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ
اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا
یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ہ اور قسمیں کھائیں ۱۰۹

Marfat.com

سرداروں قریش کے نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسموں اپنی کے کہ البتہ
اگر آوے ان کو کوئی نشانی البتہ مقرر ایمان لاویں گے ہم ساتھ اس
کے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں ہیں نشانیاں مگر نزدیک
اللہ تعالیٰ کے اور کیا چیز خبر دیتی ہے تم کو اے مسلمانو کہ تحقیق وہ نشانی
جس وقت کہ آوے نہ ایمان لاویں گے کافر
وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ
يُؤْمِنُوا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ۞ اور پھیرتے ہیں ہم دلوں ان کے کو ایمان سے اور ۱۱۰ ع ۱۳ ۱۹
آنکھوں ان کی کو دیکھنے حق کے سے پس آخر ایمان نہ لاویں گے
جیسے کہ ایمان نہ لائے تھے ساتھ قرآن کے یا چاند پھٹنے کے اول بار
اور چھوڑتے ہیں ہم کافروں کو بیچ سرکشی ان کی کے کہ حیران ہوویں
فائدہ یعنی جن کو اللہ ہدایت دیتا ہے اول ہی حق سن کر
انصاف سے قبول کرتے ہیں اور جس نے پہلے ہی ضد کی اگر نشانی
بھی دیکھے تو کچھ حیلہ بنالے فرعون ان نشانیوں پر ایمان نہ لایا۔

الجزء ۸

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ
الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
يَجْهَلُوْنَ ۞ اور اگر تحقیق نازل کرتے ہم طرف کافروں کے فرشتوں ۱۱۱
کو اور باتیں کرتے ان سے مردے اور جمع کرتے ہم اوپر ان کے تمام
چیزوں کو کہ دنیا میں ہیں گروہ گروہ تا شاہدی دیویں اوپر ایک ہونے
اللہ کے اور رسالت پیغمبر کے نہ تھے کافر کہ ایمان لاویں مگر یہ کہ
چاہے اللہ تعالیٰ ولیکن بہت کافر ہیں کہ جہالت کرتے ہیں
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ
وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ط
اور جیسے کہ تیرے دشمن ہیں اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم اسی طرح مقرر کیا تھا ہم نے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شیطان
آدمیوں کے اور جنوں کے کہ وسواس دلاتے تھے بعضے انکے طرف
بعضوں کے جھوٹ باتیں بنائی ہوئی واسطے پھسلانے کے
وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

۱۱۲ يَفْتَرُوْنَ ۞ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان کافروں کا نہ کرتے کافر
دشمنی پیغمبروں کی پس چھوڑ دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کافروں کو اور جو چیز کہ وہ کافر جھوٹ جوڑتے ہیں
وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
۱۱۳ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۞
اور تا یہ کہ کان رکھیں طرف اس کے دل ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان
لاتے ہیں ساتھ آخرت کے اور تا یہ کہ پسند کریں اس جھوٹ کو اور
تا یہ کہ کسب کریں جو چیز کہ وہ کسب کرنے والے ہیں گناہوں سے
فائدہ یہ کئی آیتیں اس پر اتریں کہ کافر کہنے لگے کہ مسلمان اپنا
مارا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا نہیں کھاتے فرمایا کہ ایسے فریب کی باتیں
شیطان سکھاتے ہیں انسانوں کو شبہ ڈالنے کو عقل کا حکم نہیں
حکم اللہ تعالیٰ کا ہے آگے کھول کر سمجھا دیا کہ مارنے والا سب کا اللہ تعالیٰ
ہے ولیکن اس کے نام کو برکت ہے جو اس کے نام پر ذبح ہوا سو حلال
ہے اور جو بغیر اس کے مرگیا سو مردار ہے
اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ
الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ط وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ
اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
۱۱۴ الْمُمْتَرِيْنَ ۞ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا پس سوائے اللہ
تعالیٰ کے ڈھونڈوں میں فیصلہ چکانیوالا درمیان اپنے اور تمہارے اور
حالانکہ اسی نے نازل کیا ہے طرف تمہارے کتاب کو بیان کیا گیا ہے اس
میں حق اور باطل اور جن کو دی ہے ہم نے کتاب توریت اور انجیل
یعنی یہود کہ جانتے ہیں کہ تحقیق قرآن نازل کیا گیا ہے پروردگار تیرے
کی طرف سے ساتھ سچ کے پس نہ ہو تو شک کرنے والوں سے
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ
۱۱۵ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ اور تمام ہوئی حجت
پروردگار تیرے کی توحید اور نبوت میں از روئے سچ کے اور عدل
کے اور نہیں ہے کوئی بدل کرنے والا واسطے احکاموں اس کے کے
اور وہ سننے والا جاننے والا ہے
وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ

Marfat.com

سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنۡ ہُمۡ اِلَّا
۱۱۶ یَخۡرُصُوۡنَ ۝ اور اگر فرمانبرداری کرے گا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بہت ان لوگوں کی کہ بیچ زمین مکے کے ہیں یعنی قریش گمراہ کر دیویں گے
تجھ کو راہ اللہ کی سے نہیں پیروی کرتے ہیں قریش مگر گمان کی کہ باپ
دادے ہمارے برحق تھے اور نہیں ہے قریش مگر جھوٹ بولتے
ہیں کہ شریک خدا کا ہے اور بعضی جانور خدا نے حرام کیے ہیں

اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ یَّضِلُّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ۚ
۱۱۷ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ۝ تحقیق پروردگار تیرا وہی داناتر ہے
اس کسی کو کہ گمراہ ہوتا ہے راہ اس کی سے اور وہی داناتر ہے ساتھ راہ
پانے والوں کے

فَکُلُوۡا مِمَّا ذُکِرَ اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ بِاٰیٰتِہٖ
۱۱۸ مُؤۡمِنِیۡنَ ۝ پس کھاؤ تم اے مسلمانو اس جانور سے کہ ذکر کیا گیا
ہے نام اللہ کا اوپر اس کے وقت ذبح کے اگر ہو تم ساتھ آیتوں اللہ
کی کے ایمان لانے والے

وَ مَا لَکُمۡ اَلَّا تَاۡکُلُوۡا مِمَّا ذُکِرَ اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ
وَ قَدۡ فَصَّلَ لَکُمۡ مَّا حَرَّمَ عَلَیۡکُمۡ اور کیا ہے تم کو کہ نہیں
کھاتے ہو تم اس جانور سے کہ ذکر کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اس کے
وقت ذبح کے اور تحقیق بیان کی اللہ نے واسطے تمہارے جو چیز کہ
حرام کی ہے اوپر تمہارے

اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَیۡہِ ؕ وَ اِنَّ کَثِیۡرًا لَّیُضِلُّوۡنَ
۱۱۹ بِاَہۡوَآئِہِمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِیۡنَ ۝
مگر جو چیز کہ بے قرار کیے جاؤ تم طرف اس کے حرام چیزوں سے وہ حلال
ہو جاتی ہے اور تحقیق بہت آدمی گمراہ کرتے ہیں خلق کو ساتھ آرزوؤں
اپنی کے نادانی سے تحقیق پروردگار تیرا اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم وہی داناتر ہے ساتھ حد سے گزرنے والوں کے

وَ ذَرُوۡا ظَاہِرَ الۡاِثۡمِ وَ بَاطِنَہٗ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ
۱۲۰ یَکۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ سَیُجۡزَوۡنَ بِمَا کَانُوۡا یَقۡتَرِفُوۡنَ ۝
اور چھوڑ دو تم اے آدمیو ظاہر گناہ کا اور باطن گناہ کا تحقیق جو کوئی کہ
کسب کرتے ہیں گناہ ظاہر اور باطن کا قریب ہے کہ جزا دیے جاویں گے
ساتھ اس چیز کے کہ کسب کرتے ہیں فائدہ بعضوں نے کہا ہے کہ
گناہ ظاہر کا نکاح حرام عورتوں کا ہے اور گناہ باطن کا زنا ہے یا گناہ
ظاہر کا جو ہاتھ پاؤں سے ہووے اور گناہ باطن کا جو دل سے ہووے
یعنی خطرہ بر آوے یا گناہ ظاہر کا طلب نعمت دنیا کی اور گناہ باطن کا
طلب نعمت آخرت کی اس واسطے کہ دونوں سبب مشغولی کے ہیں یا
گناہ ظاہر کا جو خلق دیکھے اور گناہ باطن کا جو خلق نہ دیکھے یا گناہ ظاہر کا
قول اور فعل برے ہیں اور گناہ باطن کا عقائد فاسدہ یا گناہ ظاہر اور
باطن کا شکر نعمت ظاہر اور باطن کا نہ کرنا جیسے فرمایا واسبغ علیکم
نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ یعنی تمام کی اللہ نے اوپر تمہارے نعمت ظاہر کی
اور باطن کی

وَ لَا تَاۡکُلُوۡا مِمَّا لَمۡ یُذۡکَرِ اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَ اِنَّہٗ
لَفِسۡقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ لَیُوۡحُوۡنَ اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓـِٕہِمۡ
لِیُجَادِلُوۡکُمۡ ۚ وَ اِنۡ اَطَعۡتُمُوۡہُمۡ اِنَّکُمۡ لَمُشۡرِکُوۡنَ ۝ ۱۲۱
اور نہ کھاؤ تم اس چیز سے کہ نہیں ذکر کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اس
کے وقت ذبح کے اور تحقیق وہ حرام ہے اور تحقیق شیطان البتہ وسوسہ
ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کے کہ کافر ہیں تا یہ کہ جھگڑیں تم سے
کہ جو اللہ تعالٰے مارے سو حرام ہو اور جو تم مارو سو حلال ہو اور اگر فرمانبرداری
کرو گے تم کافروں کی تحقیق تم البتہ مشرک ہو جاؤ گے فائدہ تفسیر
میں آیا ہے کہ مشرکوں نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
جو بکری کہ مر جاتی ہے مارنے والا اس کا کون ہے حضرت محمد مصطفٰے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پیدا کیا تھا مشرکوں نے کہا
کہ تعجب ہے کہ جس بکری کو اصحاب تیرے ماریں یا شکاری کتے ماریں
حلال اور پاک ہووے اور جس بکری کو خدا مارے سے وہ حرام اور ناپاک
ہووے مسلمانوں کے دل میں وسواس ہوا یہ آیت نازل ہوئی

اَوَ مَنۡ کَانَ مَیۡتًا فَاَحۡیَیۡنٰہُ وَ جَعَلۡنَا لَہٗ نُوۡرًا
یَّمۡشِیۡ بِہٖ فِی النَّاسِ آیا جو کوئی کہ تھا مردہ کفر اور جہالت اور
گمراہی سے پس زندہ کیا ہم نے اس کو اسلام سے اور کر دیا ہم نے
واسطے اس کے نور ایمان کا کہ چلتا ہے ساتھ نور کے بیچ آدمیوں کے
کَمَنۡ مَّثَلُہٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡہَا ؕ

Marfat.com

۱۲۲ کَذٰلِکَ زُیِّنَ لِلْکٰفِرِیْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ مانند
اس کسی کے ہے کہ صفت اس کی یہ ہے کہ بیچ اندھیری کے ہے نہیں ہے
باہر آنے والا ان سے اسی طرح آرائش دی گئی ہے واسطے کافروں کے
جو چیز کہ عمل کرتے ہیں **شانِ نزول** یہ آیت امیر حمزہؓ اور ابوجہل
کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ ابوجہل نے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ایک دن بہت ایذا دی اور بے ادبی نہایت کی اور گوبر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ڈالا اور امیر حمزہ اس دن شکار
کو گئے تھے جس وقت آئے شکار گاہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے بے حرمتی ابوجہل کی سے شکایت کی امیر حمزہؓ غصہ ہو کر ابوجہل
کے پاس گئے اور کمان اوپر سر اسکے کے اس زور سے ماری کہ کمان
ٹوٹ گئی اور کلمہ شہادت کا پڑھا اور بتوں کو برا کہا اور مسلمان ہوئے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت حضرت عمرؓ بن خطاب اور ابوجہل
کے حق میں ہے کہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذا میں
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ دونوں میں سے
ایک کو ایمان نصیب کر حضرت عمرؓ کے حق میں قبول ہوئی اور صاحب
نور کے ہوئے اور ابوجہل تاریکیوں کفر کی میں قید رہا

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا فِیْ کُلِّ قَرْیَۃٍ اَکٰبِرَ مُجْرِمِیْھَا
لِیَمْکُرُوْا فِیْھَا ؕ وَمَا یَمْکُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِھِمْ وَمَا
۱۲۳ یَشْعُرُوْنَ ۝ اور جس طرح مکے کے سردار گنہگار ہیں اسی طرح مقرر
کیا تھا ہم نے بیچ ہر شہر کے بڑوں کو گنہگار اس شہر کے تا یہ کہ مکر کریں
بیچ اس شہر کے پیغمبروں سے اور مکر نہ کرتے تھے مگر ساتھ ذاتوں
اپنی کے کہ وبال مکر کا اوپر ان ہی کے تھا اور خبر نہ رکھتے تھے کہ اوپر
ہمارے ہوگا عذاب اس کا **فائدہ** ابوجہل نے کہا تھا کہ ہم کو
سب طرح کی شرافت ہے اب درمیان ہمارے پیغمبر پیدا ہوا ہے
کہ اس پر وحی آسمان سے آتی ہے ہم راضی نہ ہوں گے جب تک
اوپر ہمارے بھی آسمان سے وحی آتے جیسے اوپر اس کے آتی ہے
اور ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر پیغمبری برحق ہے تو میں محمدؐ سے
لائق زیادہ ہوں کہ عمر میں بھی بڑا ہوں اور مال بھی بہت ہے یہ آیت
نازل ہوئی

وَاِذَا جَآءَتْھُمْ اٰیَۃٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی
مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ ؔ ؕ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ
رِسَالَتَہٗ ؕ اور جس وقت آتی ہے کوئی آیت قرآن سے یا معجزہ آتا
ہے کفار قریش کو کہتے ہیں ہرگز ایمان نہ لاویں گے ہم جب تک کہ دیئے
جاویں ہم مانند اس معجزے کے کہ دیئے گئے ہیں پیغمبر اللہ تعالٰی کے -
اللہ دانا تر ہے جس مکان میں کہ رکھتا ہے پیغاموں اپنوں کو کہ عمر اور
مال کے اوپر نہیں ہے پیغمبری

سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰہِ وَ
۱۲۴ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا کَانُوْا یَمْکُرُوْنَ ۝ قریب ہے کہ
پہنچے گی ان لوگوں کو کہ کفر کیا ہے خواری اور رسوائی نزدیک اللہ کے
سے اور عذاب سخت پہنچے گا بسبب اس چیز کے کہ مکر کرتے تھے پیغمبرؐ سے
اور مسلمانوں سے

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ
لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ
ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ؕ پس جو کوئی کہ چاہتا
ہے اللہ تعالٰی یہ کہ سیدھی راہ دکھاوے اس کو کھولتا ہے دل اس کے
کو واسطے قبول اسلام کے اور جس کو چاہتا ہے اللہ تعالٰی کہ گمراہ کرے اس
کو راہ سیدھی سے کر دیتا ہے اس کو یعنی دل اس کے کو تنگ بے نہایت
تنگ قبول اسلام سے گویا کہ چڑھتا ہے وہ بیچ آسمان کے بھاگنے کو
قبول کرنے حق کے سے

کَذٰلِکَ یَجْعَلُ اللّٰہُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا
۱۲۵ یُؤْمِنُوْنَ ۝ جیسے تنگ کرتا ہے دل کافروں کا اسی طرح تعینات
کرتا ہے پلیدی کو یعنی عذاب اور لعنت کو اوپر ان کے کہ نہیں ایمان
لاتے ہیں **فائدہ** اور فرمایا تھا کہ کافر قسمیں کھاتے ہیں کہ ایک
آیت دیکھیں تو البتہ یقین لاویں اور آپ نے فرمایا تھا کہ ہم نہ دیں گے
ایمان تو کیونکہ لاویں گے بیچ مُردے حلال کرنے کے لیے حیلے نقل کیے -
اب اس بات کا جواب فرمایا کہ جس کی عقل اس طرف چلے کہ اپنی بات
نہ چھوڑے جو دلیل دیکھے کچھ حیلہ بنا لے وہ نشان ہے گمراہی کا اور جس کی
عقل چلے انصاف پر اور حکم برداری پر وہ نشان ہدایت ہے ان لوگوں

Marfat.com

میں نشانیاں ہیں گمراہی کی کہ ان کو کوئی آیت اثر نہ کرے گی
وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ
۱۲۶ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ اور یہ اسلام راہ پروردگار تیرے کی ہے اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھی تحقیق بیان کیا ہم نے آیتوں قرآن شریف
کی کو واسطے اس گروہ کے کہ نصیحت پکڑتے ہیں فائدہ یعنی حکم
برداری میں عقل کو دخل نہ دینا سیدھی راہ ہے
لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ
۱۲۷ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ واسطے نصیحت پکڑنے والوں کے گھر سلامتی
کا ہے یعنی بہشت ذخیرہ نزدیک پروردگار ان کے کے اور اللہ تعالیٰ
یاری کرنے والا اور کارساز اور مددگار ان کا ہے ساتھ اس چیز کے
کہ عمل کرتے تھے سچ ماننے پیغمبروں کے سے
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ
اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ
الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اور یاد کر اے محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جس دن جمع کرے گا اللہ تعالیٰ جنوں
اور آدمیوں کو تمام اور کہے گا کہ اے گروہ جنوں کے بہتوں کو لیا تم
نے آدمیوں سے یعنی گمراہ کیا اور کہیں گے دوست شیطانوں کے آدمیوں
میں سے کہ اے پروردگار ہمارے فائدہ مندی کی بعضے ہمارے نے
ساتھ بعضے کے فائدہ مندی آدمیوں کی جنوں سے یہ ہے کہ طرف
آرزوؤں نفس کے راہ دکھائی آدمیوں کو اور فائدہ مندی جنوں کی
آدمیوں سے یہ ہے کہ تابعدار جنوں کے ہو گئے آدمی
وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ
مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ
۱۲۸ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ اور کہیں گے کہ پہنچے ہم وقت اپنے
کو کہ وقت مقرر کیا تھا تو نے واسطے ہمارے اب ہمارا کیا حال
ہے کہے گا اللہ تعالیٰ کہ آگ دوزخ کی جاتے لیٹنے تمہارے کی ہے
اور مکان تمہارا ہے ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اس کے مگر جب تک
چاہے اللہ تعالیٰ کہ آگ میں نہ رہو اور ٹھنڈک کی دوزخ میں جاؤ تم تحقیق
پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باحکمت جاننے والا ہے۔

فائدہ دنیا میں انسان بت پوجتے ہیں وہ فی الحقیقت جن ہیں
اس خیال پر کہ وہ ہماری حاجت دیں گے ان کو نیازیں چڑھاتے
ہیں جب آخرت میں وہ جن اور انسان برابر پکڑے جاویں گے تب
یوں عذر کریں گے کہ ہم نے پوجا نہیں لیکن آپس کی کارروائی کرتے
تھے یہ جو فرمایا کہ آگ میں رہا کریں گے مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ اس واسطے
کہ اگر عذاب دوزخ دائم ہے تو اسی کے چاہنے سے ہے وہ چاہے
تو موقوف کرے لیکن ایک چیز چاہ چکا
وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝ع اور اسی طرح تعینات کرتے ہیں ہم بعضے ظالموں کو اوپر بعضوں ۱۲۹ ۱۵ ع ۸ ۲
کے دنیا میں ساتھ اس چیز کے کہ کسب کرتے ہیں گناہوں سے۔
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا ؕ اے گروہ جن کے اور آدمیوں کے آیا نہیں آتے تھے تم کو
پیغمبر تم میں سے کہ پڑھتے تھے اوپر تمہارے آیتیں میری اور ڈراتے
تھے تم کو دیکھنے آج کے دن تمہارے سے یہ جو دن ہے قیامت کا
قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ کہیں گے ۱۳۰
جواب میں کہ شاہدی دی ہم نے اوپر ذاتوں اپنی کے یعنی اقرار کیا ہم نے
کفر کا اور پھسلا دیا ان کو زندگی دنیا کی نے اور شاہدی دیویں گے
اوپر ذاتوں اپنی کے کہ تحقیق وہ تھے کفر کرنے والے
ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ
اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ یہ بھیجنا پیغمبروں کا اس واسطے ہے کہ نہیں ہے ۱۳۱
پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلاک کرنے والا شہروں کا
ساتھ ظلم کے اور حالانکہ رہنے والے اس شہر کے بے خبر ہوویں کہ پیغمبر
ان کے پاس نہ آیا ہو
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ
عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور واسطے ہر عمل کرنے والے کے مراتب ہیں ثواب ۱۳۲
اور عذاب سے جس چیز سے کہ عمل کیا ہے اور نہیں ہے پروردگار تیرا اے
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے خبر اس چیز سے کہ عمل کرتے ہیں آدمی

Marfat.com

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ
۱۳۳ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ۝ اور پروردگار تیرا اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بے پروا ہے بندگی بندوں کی سے صاحب رحمت کا
اگر چاہے دور کرے تم کو اور خلیفہ اور جانشین تمہارا کرے پیچھے تمہارے
جس چیز کو چاہے پیدائش اپنی سے جیسے کہ پیدا کیا تم کو اولاد قوم دوسری
کی سے

۱۳۴ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝
تحقیق جو چیز کہ وعدہ کیے جاتے ہو تم قیامت اور حساب سے البتہ
آنے والی ہے بیشک اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے اللہ تعالیٰ کے
کہ قیامت نہ کرنے دو تم اس کو

قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ
۱۳۵ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ اے قوم میری کہ قریش ہو عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ حالت
کفر ہے اور ایذا دینے میری کے ہے تحقیق میں بھی عمل کرنے والا ہوں
پس قریب ہے کہ جانو گے تم اس کسی کو کہ ہو گی واسطے اس کے نکوتی
آخرت کی تحقیق چھٹکارا نہ پاویں گے کافر عذاب سے **شانِ نزول**
روایت ہے کہ مشرک عرب کے بیچ میں کھیتی کے ایک لکیر کھینچتے اور
آدھی کھیتی واسطے اللہ تعالیٰ کے اور آدھی واسطے بتوں کے مقرر کرتے
تھے اور اسی طرح چارپایوں کو قسمت کرتے تھے بعضے واسطے خدا کے
اور بعضے واسطے بتوں کے ٹھہراتے جو حصہ کہ خدا کا ہوتا مہمانوں کو اور
فقیروں کو دیتے اور جو حصہ کہ بتوں کا ہوتا مجاوروں اور خادموں کو دیتے
اور اگر حصہ خدا کا بہتر ہوتا بدل کرتے ساتھ حصہ بتوں کے اور اگر حصہ
بتوں کا بہتر ہوتا اوپر حال اپنے کے رکھتے اور کہتے کہ خدا تو تونگر ہے
بہتر نہ ہوا اور اگر حصہ بتوں کا حصے خدا کے میں مل جاتا تمام بتوں
کا کر دیتے اور کہتے کہ یہ محتاج ہیں حق تعالیٰ نے اس حال سے خبر دی
آگے کی آیت میں کہ

وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا

فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ اور مقرر کیا
مشرکوں نے واسطے اللہ تعالیٰ کے اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے
کھیتی سے اور چارپایوں سے حصہ پس کہا کہ یہ حصہ واسطے اللہ تعالیٰ کے
ہے ساتھ جھوٹ کمال اپنے کے اور یہ حصہ واسطے بتوں ہمارے
کے ہے۔

فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ
لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ ۱۳۶
پس جو حصہ کہ واسطے بتوں ان کے کے ہوتا نہ پہنچتا طرف اللہ تعالیٰ کے
اور جو حصہ کہ ہوتا واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا طرف بتوں ان کے کے
یعنی بہتر واسطے بتوں کے ہوتا بری چیز ہے کہ حکم کرتے ہیں **فائدہ**
اب جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نیاز دینی یہ کہ اس کی راہ میں جن کو
دلوانے ان کو دینا اس کا فائدہ اس کو نہیں پہنچتا اس کی حکم برداری ہے اور
چیز سے فقیر کو فائدہ اور ثواب سے فائدہ دینے والے کا پھر جو کسی بزرگ
کے واسطے کچھ دے اگر اسی وضع پر دے تو شرک ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے
الزام دیا مگر اس بزرگ کو اپنی جگہ ٹھہرا دے کہ اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ
کی راہ میں جن کو کہا ان کو دے تو حکم برداری اللہ تعالیٰ کی اور وہ چیز فقیر کو
اور ثواب اس شخص کے بدلے اس بزرگ کو ملے یا اس فقیر کی جگہ ٹھہرا دے
کہ چیز اس کی کر دے پھر اس کی چیز لوگوں کے کام آئی تو اس کو ثواب ہوا
یہ صورت مشکوک ہے پہلی صورت بیشک ہے۔

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ
شُرَكَاؤُهُمْ اور اسی طرح آرائش دی ہے واسطے بتوں کے مشرکوں سے
قتل کرنے اولاد ان کی کے شریکوں ان کے نے

لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ
اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝ تاکہ یہ ہلاک ۱۳۷
کریں ان کو اور اس واسطے کہ پوشیدہ اور مشتبہ کریں اوپر ان کے دین ان کے
کو اور اگر چاہتا اللہ نہ کرتے مشرک قتل اولاد کو پس چھوڑ دے تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اور اس چیز کو کہ جھوٹ بولتے ہیں

وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا
إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ اور کہا مشرکوں نے یہ حصہ بتوں کا

Marfat.com

چار پائے اور کھیتی حرام ہے کہ کھا دے اس کو مگر جو کوئی کہ چاہیں ہم
یعنی خادم بُت خانہ کے ساتھ گمان اپنے کے
وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ
اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا
١٣٨ يَفْتَرُوْنَ ○ اور کہا مشرکوں نے یہ کہ چار پائے ہیں کہ حرام کی گئی
ہیں پیٹھیں ان کی واسطے بوجھ کے اور سواری کے اور چار پائے ہیں قربانی
بتوں کی کہ نہیں ذکر تے ہیں نام اللہ تعالیٰ کا اوپر ذبح کرنے ان کے کے
واسطے جھوٹ جوڑنے کے اوپر اللہ تعالیٰ کے جلدی بدلہ دے گا اللہ تعالیٰ
ان کو ساتھ اس چیز کے کہ جھوٹ جوڑتے ہیں
وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ
لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ اور کہا مشرکوں نے کہ جو
چیز بیچ پیٹوں ان چار پایوں کے ہے یعنی بچے خالص اور حلال ہے
واسطے مردوں ہمارے کے اور حرام کیا گیا ہے اوپر عورتوں ہماری کے
اگر جیتا نکلے
وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ
١٣٩ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ اور اگر بچہ پیٹ کا ہو تا مردہ
پس وہ بیچ اس کے شریک ہوتے مرد اور عورت دونوں کھاتے -
قریب ہے کہ بدلہ دے گا اللہ ان کو صفت کرنے ان کے کا تحقیق
اللہ باحکمت جاننے والا ہے فائدہ ایک مسئلہ یہ بھی بنایا تھا کہ
کہ جانور ذبح کیا اس کے پیٹ میں سے بچہ نکلا اگر زندہ نکلے تو مرد
کھاویں اور عورتیں نہ کھائیں اور مردہ نکلے تو سب کھائیں بے سند
مسئلہ بنانا سخت گناہ ہے اس پر ان کو الزام دیا ہمارے دین میں
مرد و عورت کا کچھ فرق نہیں اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کر حلال ہے بغیر
ذبح مردار اور اگر مردہ نکلے اور معلوم ہو کہ جان پڑی تھی تو امام اعظمؒ
کے نزدیک حلال نہیں

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ
عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ
١٤٠ ع ١٦/١١/٢ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ○ تحقیق زیاں کاری کی ان لوگوں
نے کہ قتل کیا اولاد اپنی کو بے عقلی اور بے علمی سے بعض عرب بیٹیوں
کو قتل کرتے تھے کہ بڑی ہوں گی تو جہیز دینا پڑے گا اور حرام کیا اس
چیز کو کہ رزق دیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے حلال جانوروں سے واسطے
جھوٹ جوڑنے کے اوپر اللہ تعالیٰ کے تحقیق گمراہ ہوتے اور نہ تھے
راہ پانے والے
وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ
مَعْرُوْشٰتٍ اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا باغوں
انگوروں کے کو چھتا کیے گئے اور غیر چھتا کیے گئے زمین دوز اور
بعضوں نے کہا کہ معروشات وہ ہے کہ آدمیوں نے ہاتھ سے بویا ہو
اور غیر معروشات وہ ہے کہ پہاڑوں میں اور جنگلوں میں اُگا ہو
وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ
مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اور پیدا کیا درخت کھجور کو اور کھیتی کو
کہ جدا جدا ہیں میوے اس کے اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو کہ مانند
ایک دوسرے کے ہیں پتے اس کے اور مانند نہیں ہے مزہ میوے اس کے
کا کوئی میٹھا ہے کوئی کھٹا ہے کوئی میانہ ہے
كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
١٤١ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ○
کھاؤ تم میوے ہر ایک کے سے کچا بھی اور پکا بھی جس وقت میوہ پیدا
کرے اور دو تم حق میوے کا اور کھیتی کا دن کاٹنے اس کے کے یعنی صدقہ
زکوٰۃ اس واسطے کہ زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی ہے اور یہ آیت مکہ میں
اتری ہے ثابت بن قیس صحابی تھا کہ پانچسو درخت کھجور کے تھے جھاڑے
سب کے کاٹے اور تصدق کیے آیت نازل ہوئی ولا تسرفوا یعنی زیادتی

ـــــــــــــ

ـله نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے ترجمان قرآن شریف میں کہا ہے کہ جمہور اہل علم نے کہا ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں سنہ دوم ہجری میں فرض ہوئی ہے۔ شعبیؒ نے کہا مال میں حق ہے سوائے زکوٰۃ کے صحابہ رضی اللہ عنہم زکوٰۃ کے سوا بھی کچھ دیا کرتے تھے واحدی و رازی اسی پر راضی ہیں ابو العالیہ نے کہا دن حصاد کے کچھ نہ دیتے تھے پھر بہت سا دینے لگے اس پر اللہ نے اسراف سے روکا ابن جریج نے کہا کہ یہ آیت حق میں ثابت ابن قیس بن شماس کے اتری ہے انہوں نے اپنی کھجور کاٹی تھی کہا آج کے دن جو کوئی آوے گا اسکو کھلاؤں گا اتنا کھلایا کہ شام تک ایک کھجور بھی نہ بچی اس پر یہ آیت آئی ان اللہ لا یحب المسرفین۔

Marfat.com

نہ کرو اور حد سے نہ گزرو صدقہ دینے میں تحقیق اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ہے حد سے گزرنے والوں کو

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
۱۴۲ مُّبِيْنٌ ۙ اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے بوجھ اٹھانے والے مانند اونٹ اور گائے کے اور پیدا کیا لائق ذبح کرنے کے مانند بکری اور دنبے کے کھاؤ تم جس چیز سے کہ رزق دیا ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے اور پیروی نہ کرو تم قدموں شیطان کی کہ حلال کو حرام کرو اور حرام کو حلال تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ
اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے چارپایوں سے آٹھ فردوں کو کہ چار جوڑے ہیں بھیڑ سے دو کو پیدا کیا نر اور مادہ اور بکری سے پیدا کیا دو کو نر اور مادہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا دو نروں کو حرام کیا ہے اللہ نے یا دو مادہ کو حرام کیا یا اس چیز کو کہ شامل ہیں اوپر اس کے بچہ دان دو مادائں کے یعنی بھیڑ اور بکری کے

۱۴۳ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ وَمِنَ
الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ خبر دو تم مجھ کو ساتھ علم کے اگر ہو تم سچ بولنے والے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اونٹ سے دو فردوں کو کہ نر اور مادہ ہے اور پیدا کیا ہے گائے سے دو فردوں کو کہ نر اور مادہ ہے

قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا دو نر حرام کیے تھے اللہ تعالیٰ نے یا دو مادائیں حرام کی تھیں یا حرام کیا تھا جو چیز کہ شامل ہیں اوپر اس کے بچہ دان دو مادائوں کے یعنی اونٹنی کی اور گائے کی

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ آیا تھے تم حاضر اور موجود جس وقت کہ وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے تم کو ساتھ

اس حرام کرنے کے **شانِ نزول** سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ عوف بن مالک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلال کیا تو نے جو کچھ کہ حرام کیا تھا باپ دادوں ہمارے نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے باپ دادوں کے حرام کیے سے حرام نہیں ہوتا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے چارپایوں کو واسطے کھانے کے اور نفع کے پیدا کیا ہے پس تم بعضے جانوروں کو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام ٹھہرا کر حرام کرتے ہو اور یہ حرام کرنا تمہارا بسبب نر کے ہے یا مادہ کے ہے یا پیٹ کے بچے کے ہے عوف خاموش ہوا کہ اگر کہتا ہوں کہ حرام کرنا بسبب نر کے ہے پس چاہیے کہ تمام نر حرام ہوویں اور اگر کہتا ہوں کہ بسبب مادہ کے ہے پس تمام مادائیں حرام ہوتیں اور اگر بسبب بچے کے ہے پس چاہیے کہ تمام بچے حرام ہوویں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے مالک بات کیوں نہیں کرتا ہے تو عوف نے کہا کہ تو بات کہہ میں سنوں گا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ آیت اس کے روبرو پڑھی

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ
۱۴۴ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۠
کون بڑا ظالم ہے اس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کو حرام اور حلال میں تاکہ یہ گمراہ کرے آدمیوں کو ساتھ نادانی کے تحقیق اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے گروہ ظلم کرنے والوں کو مراد عمرو بن یحییٰ ہے کہ بنیاد اس قاعدے کی رکھی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اس کو دوزخ میں دیکھا ہے کہ دوزخ والے بدبو آنتوں اس کی سے دکھ میں تھے مشرکوں نے جس وقت یہ آیت سنی کہا کہ تمام چارپائے حلال ہو گئے پس حرام کونسا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ
يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ
لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں پاتا ہوں میں بیچ اس چیز کے کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے حرام کیا گیا اوپر کھانے والے کے کہ کھاتا ہے اس کو مگر یہ کہ ہووے وہ چیز مردار

Marfat.com

یا خون بہتا ہوا یا گوشت خوک کا پس تحقیق گوشت خوک کا پلید
ہے نجس
اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ
۱۴۵ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ یا ذبح کیا گیا
ہوا ازروئے فسق کے کہ آواز کی گئی ہو وقت ذبح اس کے واسطے
سوائے اللہ تعالیٰ کے یعنی واسطے بتوں کے ذبح کیا گیا ہووے پس
جو کوئی بے قرار ہووے طرف کھانے ان چیزوں کے نہ ظلم کرنے والا ہو
اور نہ حد سے گذرنے والا ہو کھانے میں حرام کے پس تحقیق پروردگار
بخشنے والا رحم کرنے والا ہے
وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ كُلَّ
ذِیْ ظُفُرٍ ۚ اور اوپر ان لوگوں کے کہ یہودی ہوتے تھے حرام کیا
تھا ہم نے ہر جانور صاحب ناخنوں کا مانند اونٹ کے یا شترمرغ کے
وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ
اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ
اور گائے سے بکری سے حرام کیا ہم نے اوپر ان کے چربیاں دونوں کی
مگر جو چربی کہ اٹھاتی ہیں پیٹھیں ان دونوں کی یا جو چربی کہ لگی ہوتی آنتوں
سے یا جو چربی کہ ملی ہوتی ساتھ ہڈیوں کے وہ حلال تھیں
۱۴۶ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝
یہ حرام کرنا ان چیزوں کا بدلہ دیا تھا ہم نے ان کو ساتھ ظلم ان کے کے
اور تحقیق ہم البتہ سچ بولنے والے ہیں تمام چیزوں میں
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ
۱۴۷ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ پس اگر
جھٹلادیں تجھ کو کافر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چیزوں میں پس کہہ
کہ پروردگار تمہارا صاحب رحمت کشادہ کا ہے جلدی نہیں پکڑتا ہے
تم کو عذاب میں باوجود جھٹلانے تمہارے کے اور پھیرا نہ جاوے گا
عذاب اس کا گروہ گنہگاروں کے سے
سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا
وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ شتاب ہے کہ کہیں گے
وہ کوئی کہ شرک کیا ہے اگر چاہتا اللہ تو شرک نہ کرتے ہم اور نہ باپ دادے

ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم کسی چیز سے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا شرک اور
حرام کرنا چاہا ہے یہ بات ٹھٹھے سے کہتے تھے
كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا
بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ
۱۴۸ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝ اسی طرح
جھٹلایا تھا ان لوگوں نے کہ آگے ان سے تھے جب تک کہ چکھا عذاب
ہمارا کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ہے نزدیک تمہارے
کچھ علم سے پس باہر لاؤ تم اس کو واسطے ہمارے نہیں پیروی کرتے ہو تم
مگر گمان کی اور نہیں ہو تم مگر جھوٹ بولتے ہو تم فائدہ کافروں کا
شبہ ہے کہ اگر ہمارے کام اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوتے تو ہم کو کرنے نہ
دیتا اس کا جواب فرمایا کہ اگلوں کو گناہ پہ کیوں پکڑا معلوم ہوا کہ وہ بھی ایک
مدت سے ناپسند کام کرتے تھے اور اللہ نہ پکڑتا تھا آخر پکڑا
قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ
۱۴۹ اَجْمَعِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمہارے پاس حجت نہیں
ہے پس واسطے اللہ کے ہے حجت پہنچنے والی نہایت صحت کو پس اگر
چاہتا البتہ ہدایت کرتا تم سب کو
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ
حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کہ لاؤ تم شاہدوں اپنے کو ایسے شاہد کہ شاہدی دیویں
کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ان چیزوں کو پس اگر شاہدی
دیویں جھوٹی کہ خدا نے حرام کیا ہے پس تو نہ شاہدی دے ساتھ ان کے
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَالَّذِیْنَ
۱۵۰ ع ۱۸/۶/۵ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝ع اور
پیروی نہ کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرزؤں ان لوگوں کی کہ
جھٹلایا انہوں نے آیتوں ہماری کو اور پیروی نہ کر تو ان کی کہ ایمان
نہیں لاتے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے
کے برابر کرتے ہیں بتوں کو بندگی میں
قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا
بِهٖ شَیْـًٔا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۚ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ

Marfat.com

آلہ وسلم کہ آؤ تم پڑھوں میں جو چیز کہ حرام کی ہے پروردگار تمہارے
نے اوپر تمہارے اور وہ دس چیزیں ہیں اوّل یہ کہ شریک نہ کرو تم ساتھ
اللہ کے کسی چیز کو اور دوسرے نیکی کرو ساتھ ماں اور باپ کے نیکی کرنا
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ
وَاِیَّاهُمْ ۚ اور قتل نہ کرو اولاد اپنی کو بسبب محتاجگی فقیری کے سے
ہم روزی دیتے ہیں تم کو اور ان کو
وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ
اور نہ نزدیک جاؤ تم بیحیائیوں کے جو بیحیائی کہ ظاہر ہے اس سے
اور جو بیحیائی کہ پوشیدہ ہے مراد بیحیائیوں سے زنا ہے اور اسباب
اس کے قائدن کا سردار عرب کے پوشیدہ آدمیوں سے زنا
کرتے تھے اور اوباش اور بیباک ظاہر زنا کرتے تھے حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ نزدیک نہ جاؤ تم دونوں قسم زنا کے بعضوں نے کہا ہے کہ
بیحیائی ظاہر کی شراب ہے اور باطن کی زنا ہے یا بیحیائی ظاہر کی جو
ہاتھ پاؤں سے ہو اور باطن کی جو نیت سے ہو
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ
١٥١ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اور قتل نہ کرو تم
اس ذات کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے قتل اس کا مگر ساتھ سچ کے کہ
قصاص ہووے یا مرتد ہووے یا زانی محصن ہو ان تینوں کا قتل سچ
ہے اور درست ہے یہ جائز تھے اور یہ وہ امر ہے کہ وصیت کی ہے تم کو
اللہ نے اور حکم کیا ہے ساتھ نگاہ رکھنے اس کے کے شاید کہ تم عقل
میں لاؤ اور جانو کہ سیدھی راہ یہ ہے۔
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ
حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ
بِالْقِسْطِ ۚ اور نزدیک نہ جاؤ تم مال یتیم کے مگر ساتھ اس خصلت
کے کہ وہ نیک تر ہے یعنی ضائع ہونے سے نگاہ رکھو اور سوداگری
ع ١٩ ٦ سے زیادہ کرو اور آپ بھی نہ کھاؤ اور کسی اور کو نہ دو جب تک کہ
پہنچے یتیم قوت اپنی کو یعنی بالغ ہووے اور پورا کرو تم پیمان کو اور
ترازو کو ساتھ عدل اور برابر ہونے کے۔ پیچھے نزول ہونے اس آیت
کے اصحابوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم قادر

نہیں ہیں کہ تولنے ترازو کے میں دو پلڑے برابر ہودیں کہ ایک بال
برابر جھکے نہیں آگے کی آیت نازل ہوتی کہ
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ نہیں تکلیف
دیتے ہم کسی آدمی کو مگر موافق طاقت اس کی کے یعنی اگر تولنے اور
ناپنے میں بے قصد تقصیر ہو جاتے اور عزیمت اس کے عدل کی ہو
معاف کریں گے ہم اور جس وقت بات کہو تم حکومت میں یا گواہی
میں پس سچ کہو تم اگرچہ گواہی دیا گیا صاحب ناتے کا ہووے رعایت
ناتے کی نہ کرو اور ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے وفا کرو
١٥٢ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝
یہ تین امر اور ایک نہی وصیت کی اللہ تعالیٰ نے تم کو ساتھ اس کے
شاید کہ تم نصیحت پکڑو۔
وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ
١٥٣ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی بہشت
کو پس پیروی کرو تم اس کی اور پیروی نہ کرو تم اور راہوں کی پس جدا
کریں گی وہ راہیں تم کو راہ اللہ تعالیٰ سے یہ احکام تم کو وصیت کی ہے
اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کے شاید کہ تم پرہیزگاری کرو گمراہی سے۔
عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے واسطے ہمارے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور فرمایا کہ یہ لکیر راہ اللہ تعالیٰ
کی ہے اور داہنے اور بائیں اس کے لکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ یہ راہیں کہ
ہیں اوپر ہر راہ کے ایک شیطان مؤکل ہے کہ بلاتا ہے اپنی طرف
ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ
پس دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو توریت واسطے تمام کرنے نعمت کے
اوپر اس کسی کے کہ نیک کرے عمل کو
وَتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
١٥٤ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ اور واسطے بیان کرنے ہر چیز
کے دین سے اور ہدایت اور بخشش تھی شاید کہ بنی اسرائیل ساتھ
ملاقات پروردگار اپنے کے ایمان لاویں۔

Marfat.com

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ
عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ
لَغٰفِلِيْنَ ۝ اور یہ قرآن کتاب ہے کہ نیچے بھیجا ہے ہم نے اسکو بابرکت پس پیروی کرو
تم اسکی اور ڈرو تم مخالفت اسکی سے شاید کہ تم رحم کیے جاؤ تا یہ نہ کہو تم کہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ
نیچے بھیجی گئی تھی کتاب اوپر دو گروہوں کے آگے ہم سے کہ یہود و نصاریٰ تھے اور تحقیق تھے ہم
پڑھنے ان کے سے البتہ بے خبر کہ ہماری زبان عربی ہے۔
اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ یا نہ کہو تم کہ اگر تحقیق اتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب البتہ
ہوتے ہم بہت راہ پانے والے ان سے پس تحقیق آئیں تم کو حجتیں روشن پروردگار تمہارے کی
طرف سے اور ہدایت اور بخشش آئی۔ ۱۵
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ
عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ پس کون بڑا ظالم ہے اس کسی سے
کہ جھٹلایا آیتوں اللہ کی کو اور روگردانی کی ان سے قریب ہے کہ بدلہ دیں گے ہم ان کو کہ روگردانی
کرتے ہیں آیتوں ہماری سے بڑا عذاب بسبب اس چیز کے کہ روگردانی کرتے تھے۔
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ
اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ نہیں انتظار کرتے ہیں کافر بعد جھٹلانے قرآن اور پیغمبر کے مگر یہ کہ آویں
ان کو فرشتے واسطے قبض ارواح کے یا فرشتے عذاب کے آویں یا آوے حکم پروردگار تیرے
کا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ نشانیاں قیامت کی ہیں
دجال کا نکلنا اور دابۃ الارض کا اور عیسیٰؑ کا نیچے اترنا اور ظہور امام مہدی
کا اور یاجوج ماجوج کا یا آوے بعض نشانیوں پروردگار تیری سے
کہ وہ طلوع آفتاب ہے مغرب کی طرف سے
يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا
اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ
اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ جس دن آویں گی بعضی نشانیاں پروردگار
تیرے کی کہ طلوع آفتاب ہے مغرب سے فائدہ نہ کرے گا کسی آدمی
کو ایمان اس کا کہ ایمان نہ لایا تھا آگے اس سے یا کسب نہ کیا تھا
بیچ ایمان اپنے کے نیکی کا فائدہ کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس رات
کی صبح کو آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا وہ رات لمبی ہوگی

اور درازی اس کی تہجد اور وظیفہ پڑھنے والے معلوم کریں گے کہ جس وقت
وظیفہ سے فارغ ہوں گے اور انتظار صبح کا کریں گے صبح نہ نکلے گی پھر
وظیفہ شروع کریں گے جب تمام ہوگا اور نشان صبح کا ظاہر نہ ہوگا
جانیں گے کہ کچھ اسرار الٰہی ظاہر ہوگا رونا اور توبہ اور استغفار کریں گے
جب تک کہ صبح مغرب کی طرف سے ظاہر ہوگی اور آفتاب مغرب کی
طرف سے نکلے گا بے روشنی تمام خلق دیکھے گی ایمان بے قراری کا
ہو جائے گا اور قبول نہ ہوگا اور دروازے توبہ کے بند ہوں گے اور یہ
احوال جب ہو کہ ایک سو بیس برس قیامت کے رہیں گے۔
۱۵۸ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ انتظار کرو تم ان نشانیوں کا تحقیق ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں
کہ برا حال کس کا ہوگا ہمارا یا تمہارا
اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ
مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ
۱۵۹ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تحقیق جن لوگوں نے کہ پراگندہ کیا دین اپنے
کو اور ہو گئے گروہ گروہ نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
سے بیچ کسی چیز کے یعنی تو ان سے بیزار ہے سوائے اس کے نہیں ہے
کہ حکم ان کا طرف اللہ تعالیٰ کے ہے پس خبر دے گا اللہ تعالیٰ ان کو ساتھ اس
چیز کے کہ کرتے تھے
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ
۱۶۰ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ جو
کوئی لاتا ہے ایک نیکی کو پس واسطے اس کے دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی
لاتا ہے ایک بدی کو پس بدلہ نہ دیا جائے گا مگر مانند اس کے اور وہ ظلم
نہ کیے جاویں گے
قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۥ دِيْنًا
۱۶۱ قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق ہدایت کی ہے مجھ کو پروردگار میرے
نے طرف راہ سیدھی کے کہ دین قائم ہے ملت ابراہیم علیہ السلام کی درحالیکہ
رغبت کرنے والا تھا ابراہیمؑ تمام دینوں سے طرف دین حق کے اور نہ
تھا ابراہیمؑ شرک کرنے والوں سے

Marfat.com

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ
162 الْعٰلَمِیْنَ ۙ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ تحقیق
نماز میری اور قربانی میری اور حج میرا اور جینا میرا اور مرنا میرا واسطے
اللہ کے ہے کہ پروردگار جہان والوں کا ہے

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ
163 الْمُسْلِمِیْنَ ۝ نہیں ہے کوئی شریک واسطے اس کے اور ساتھ
اسی بات کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں پہلا مسلمانوں کا ہوں اس واسطے
کہ اسلام پیغمبر کا سب سے اوّل ہے

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ
وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا سوائے
اللہ تعالےٰ کے ڈھونڈوں میں کسی اور خدا کو اور حالانکہ وہی پروردگار سب
چیز کا ہے اور نہیں کسب کرتا ہے کوئی آدمی گناہوں کا مگر اوپر اسی
کے ہے عذاب اس کا اور نہ اُٹھاوے گا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا

ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ
164 تَخْتَلِفُوْنَ ۝ پس طرف پروردگار تمہارے کے رجوع کرنا تمہارا ہے،
پس خبر دے گا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ اس کے اختلاف کرتے تھے
تم مقدمہ دین کے سے

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ
بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ
اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ
165 رَّحِیْمٌ ۝ اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ مقرر کیا ہے تم کو خلیفے
زمین کے اور بلند کیا ہے بعضے تمہارے کو اوپر بعضوں کے از روئے
درجوں کے یعنی بعضوں کو بزرگ اور توانگر کیا ہے تا یہ کہ آزماوے اللہ
تعالیٰ تم کو بیچ اس چیز کے کہ دی ہے تم کو مال اور جاہ سے تحقیق پروردگار
تیرا اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جلد عذاب کرنے والا ہے
ناشکروں کو اور بے صبروں کو اور تحقیق وہی اللہ بخشنے والا ہے مہربان
شکر اور صبر کرنے والوں کو

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰیَاتٍ

1 الٓمّٓصٓ ۝ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ
صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ یہ حروف نام قرآن کا ہے یہ نام اس سورۃ
کا ہے یا ہر حرف اشارت ہے طرف اسم الٰہی کے الف سے مراد اللہ
تعالیٰ ہے لام سے لطیف اور میم سے ملک اور صاد سے صبور یا معنی
یہ ہیں کہ میں اللہ ہوں دانا تر کہ جدا کرتا ہوں حق کو باطل سے یہ قرآن
کتاب ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ بھیجی گئی ہے طرف
تیرے پس چاہیے کہ نہ ہووے بیچ دل تیرے کے تنگی پہنچانے اس
کے سے

2 لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اس واسطے کہ
ڈراوے تو ساتھ قرآن شریف کے اور نصیحت ہے واسطے ایمان
لانے والوں کے

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا
3 تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝
پیروی کرو تم اس چیز کی کہ نیچے اتاری گئی ہے طرف تمہارے پروردگار
تمہارے سے اور پیروی نہ کرو تم سوائے قرآن شریف کے دوستوں کو
کہ بت ہیں تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو تم

وَكَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ
4 هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ اور بہت شہروں سے ہیں کہ ہلاک کیا ہم نے ان کو
پس آیا ان شہر والوں کو عذاب ہمارا رات کو مانند قوم لوط کے یا دن
کو آیا عذاب کہ وہ دوپہر کو سونے والے تھے مانند قوم حضرت شعیب
علیہ السلام کے

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا
5 اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ پس نہ تھا دعا کرنا ان کا جس وقت کہ آیا ان کو
عذاب ہمارا مگر یہ کہ کہا تحقیق ہم ہی تھے ظلم کرنے والے اوپر ذاتوں

Marfat.com

اپنی کے کہ پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ہم نے اقرار کریں گے ساتھ گناہ اپنے
کے اور حالانکہ اقرار سبب خلاصی کا نہ ہوگا عذاب سے

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ
الْمُرْسَلِیْنَ ۙ پس البتہ پوچھیں گے ہم روز قیامت کے اُن
لوگوں کو کہ بھیجے گئے تھے پیغمبر طرف ان کے کہ قبول کیا تم نے ان کو
اور البتہ پوچھیں گے ہم پیغمبروں کو کہ کیا فرمانبرداری کئے گئے تم
٧ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِیْنَ ۝ پس
البتہ بیان کریں گے ہم اوپر پیغمبروں کے اور امتوں کے ساتھ علم
کے اور نہ تھے ہم غائب ہونے والے بے خبر احوال خلق کے سے
وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ ࣙالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ
٨ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور تولنا عملوں
کا روز قیامت کے سچ ہے یعنی تولنا صحیفوں اعمال کا ابن عباسؓ
نے کہا ہے کہ درازی ڈنڈی ترازو کی پچاس ہزار برس کی راہ ہے
اور دو پلڑے ہیں ایک نور کا ایک تاریکی کا ہے نور کے پلڑے
میں نیکیاں دھری جاویں گی اور تاریکی کے پلڑے میں بدیاں پس جو
کہ بھاری ہوگا پلڑا نیکیوں اس کی کا اور بھاری ہونے کا نشان یہ
ہے کہ اوپر کو جاوے گا پس وہ گروہ وہی نجات پانے والے
ہیں۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ۝ اور
جو کوئی کہ ہلکی ہوں گی نیکیاں اس کی اور نشان ہلکا ہونے کا یہ ہے
کہ نیچے کو آوے کا پلڑا کہ دوزخ نیچے ہیں اور بہشتیں اوپر ہیں ،
پس وہ گروہ وہ کوئی ہیں کہ زیان کیا انہوں نے ذاتوں اپنی کو ساتھ
اس چیز کے کہ ساتھ آیتوں ہماری کے ظلم کرتے تھے یعنی جھٹلاتے
تھے فائدہ ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہیں موافق وزن کے
وہی کام ہے کہ صدق سے اور محبت سے موافق حکم کیا اور برمحل کیا
تو اس کا وزن بڑھ گیا اور دکھاوے کو یا ریس کو کیا یا موافق حکم
کے کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا تو وزن گھٹ گیا آخرت میں وہ کاغذ
تولیں گے جس کے نیک کام بھاری ہوتے تو برے کام بخشے گئے

اور ہلکے ہوتے تو تو پکڑا گیا

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا
مَعَایِشَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ؑ اور البتہ تحقیق مکان دیا ہم ع ١٠، ١٠ / ٨
نے تم کو اے آدمیو بیچ زمین کے اور مقرر کیا ہم نے تمہارے واسطے
بیچ زمین کے سبب زندگی کا کہ کسب ہے اور سوداگری ہے تھوڑا شکر
کرتے ہو تم نعمتوں کا

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ
لَمْ یَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ۝ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے تم کو ١١
نطفے سے پس صورتیں بنائیں ہم نے تمہاری پس حکم کیا ہم نے فرشتوں
کو کہ سجدہ تعظیم کا کرو تم آدمؑ کو پس سجدہ کیا تمام فرشتوں نے مگر شیطان
کہ نہ تھا سجدہ کرنے والوں سے

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَیْرٌ
مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝ کہا اللہ تعالیٰ ١٢
نے شیطان سے کہ کس چیز نے منع کیا تجھ کو کہ سجدہ کرے تو آدمؑ کو
جس وقت حکم کیا میں نے تجھ کو کہ سجدہ کر کہا شیطان نے کہ میں بہتر ہوں
آدم سے پیدا کیا ہے تو نے مجھ کو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی
ہے اور پیدا کیا ہے تو نے آدم کو کیچڑ سیاہ سے کہ کثیف تاریک ہے
فائدہ کہ شیطان نے مغالطہ کھایا کہ قیاس کیا بہتری آگ کا خاک
سے اس واسطے کہ آگ خیانت کرنے والی ہے کہ جو چیز ڈالیں نیست و
نابود کر دیتی ہے اور خاک امانت دار ہے اور آگ متکبر ہے اور خاک
متواضع ہے اور خاک نقش پذیر ہے اور آگ نقش سوز ہے۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِیْهَا
فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ١٣
پس نیچے اتر تو آسمان سے یا بہشت سے یا درجہ بلند سے پس لائق
نہیں ہے تجھ کو یہ کہ سرکشی کرے تو بیچ بہشت کے پس باہر نکل تو
تحقیق تو ذلیل اور خوار ہونے والوں سے ہے

قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ ١٤
مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ کہا شیطان نے کہ فرصت دے تو مجھ کو تا جس دن ١٥

Marfat.com

کہ اٹھائے جاویں قبروں سے اور نفخ صور ہووے جب تک موت
نہ دے مجھ کو کہا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق تو فرصت دیئے گیوں سے
ہے بیچ لوح محفوظ کے یعنی تو ارادہ گمراہ کرنے کا آدمیوں کے رکھتا
ہے پس جب تک آدمی جیتے رہیں گے تو بھی جیتا رہے گا۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
١٦ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ کہا شیطان نے کہ پس قسم ہے بہکانے تیرے کی مجھ کو
البتہ بیٹھوں گا میں واسطے بہکانے آدمیوں کے راہ تیری میں کہ سیدھی
ہے یعنی اسلام سے ان کو باز رکھوں گا۔

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ
١٧ شٰكِرِيْنَ ○ پس البتہ آؤں گا میں آگے آدمیوں کے سے کہ قیامت
اور بہشت اور دوزخ کو بھلا دوں گا اور پیچھے ان کے سے آؤں گا کہ
دنیا کو ان کی آنکھوں میں آرائش دوں گا اور دائیں ان کے سے آؤں
گا کہ نیکیوں سے غرور میں ڈالوں گا اور بائیں ان کے سے آؤں گا کہ
برائیاں ان کے دل میں شیریں کروں گا اور نہ پاوے گا تو اے خدا
بہت آدمیوں کے تو شکر کرنے والے

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ
١٨ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○
کہا اللہ تعالیٰ نے کہ باہر نکل تو بہشت سے یا آسمان سے عیب کیا
گیا رحمت سے دور قسم ہے البتہ جو کوئی تابعداری تیری کرے گا آدمیوں
میں سے قسم ہے البتہ بھریں گے ہم دوزخ کو تم سب سے

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ
حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ
١٩ الظّٰلِمِيْنَ ○ اور کہا ہم نے بعد نکلنے شیطان کے سے آدم علیہ السلام
کو کہ اے آدمؑ قرار پکڑ اور ساکن ہو تو اور جورو تیری کہ حوا ہے
بہشت میں پس کھاؤ تم دونوں جس مکان سے کہ چاہو تم میوے اور
نعمتیں بہشت کی اور نزدیک نہ جاؤ تم اس درخت کے کہ گیہوں ہے
یا انگور ہے یا لسن ہے اگر نزدیک جاؤ گے تم پس ہو جاؤ گے تم دونوں
ظلم کرنے والوں سے

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ
عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا پس وسواس دلایا آدمؑ و حواؑ کو شیطان نے
تا یہ کہ ظاہر کر دیوے واسطے ان کے جو چیز کہ چھپائی گئی تھی ان دونوں
سے ستر ان کے سے بہشت والوں نے ستر ان کا نہ دیکھا تھا اور آپس
میں ایک دوسرے نے بھی نہ دیکھا تھا شیطان نے جانا کہ گناہ کئے سے
لباس ان کا چھنے گا پس چاہا کہ گناہ میں ڈالے کہ لباس ان کا دور ہووے
اور کھلنے ستر کے سے فرشتوں میں رسوا ہوویں سانپ اور مور کی مدد
سے بہشت میں آیا

وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا
مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○ اور کہا کہ نہیں منع کیا ہے
تم کو پروردگار تمہارے نے کھانے اس درخت کے سے مگر اس واسطے
کہ نہ ہو جاؤ تم فرشتے نیک صورت بے پروا غذا سے یا نہ ہو جاؤ تم
دونوں ہمیشہ رہنے والوں سے بہشت میں کہ موت نہ آوے تم کو حضرت
آدم علیہ السلام نے کھانے میں درخت کے تامل کیا شیطان نے
اور تدبیر کی

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ فَدَلّٰىهُمَا
بِغُرُوْرٍ ۚ اور قسم کھائی اور قسم دلائی دونوں کو کہ تحقیق میں واسطے
تم دونوں کے البتہ خیر خواہی کرنے والوں سے ہوں اور شفقت سے
کہتا ہوں میں کہ اس درخت سے کھا لو تم کہ ہمیشہ جیو اور مرو نہیں تم
آدم علیہ السلام نے جانا کہ خدا کی قسم کوئی جھوٹ نہیں کھاتا ہے فریب
میں آ گئے پس نیچے گرایا دونوں کو شیطان نے ساتھ پھسلانے کے

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ
طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ پس جس وقت
چکھا دونوں نے میوہ درخت منع کیے گئے کا ظاہر ہو گیا اور کھل گیا
واسطے دونوں کے ستر دونوں کا کہ پوشاک بدن کی دونوں کے بدن سے
گر پڑی ستر ظاہر ہوا شرمندہ ہوئے اور شروع کیا دونوں نے کہ
چپکاتے تھے اوپر اپنے پتوں بہشت کے سے مشہور یہ ہے کہ انجیر کے
پتے جوڑ کر ستر اپنا ڈھانکا دونوں نے اور چاروں طرف بھاگتے تھے
شرمندگی سے

Marfat.com

وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ
٢٢ مُّبِيْنٌ ٥ اور پکارا ان دونوں کو پروردگار ان کے نے کہ آیا منع نہ
کیا تھا میں نے تم دونوں کو کھاتے اس تمہارے درخت کے سے اور نہ
کہا تھا میں نے تم دونوں کو کہ تحقیق شیطان واسطے تم دونوں کے
دشمن ظاہر ہے فائدہ روایت میں ہے کہ بھاگتے وقت اللہ تعالیٰ
نے کہا کہ مجھ سے بھاگتے ہو تم آدمؑ نے کہا کہ ملکہ مارے شرم کے جناب
تیری سے بھاگتا ہوں میں

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
٢٣ وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥ کہا آدمؑ اور حواؑ نے
کہ اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہم نے ذاتوں اپنی کو اور اگر نہ
بخشے گا تو ہم کو اور رحم نہ کرے گا تو اوپر ہمارے البتہ ہو جاویں گے
ہم زیاں کاروں سے

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
٢٤ الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ٥ کہا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ
اور حوا اور مور اور سانپ اور شیطان کو کہ نیچے اترو تم سب طرف
زمین کے بعضا تمہارا واسطے بعضے کے دشمن ہے اور واسطے تمہارے
بیچ زمین کے قرارگاہ ہے اور فائدہ مندی ہے وقت قیامت تک

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا
٢٥ تُخْرَجُوْنَ ٥ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ بیچ زمین کے جیوگے تم اور بیچ
اسی کے مروگے تم اور اسی سے باہر نکلوگے تم روز قیامت کے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا
يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ط اے بیٹو آدم کے تحقیق نیچے
اتارا ہے ہم نے اوپر تمہارے لباس کو کہ ڈھانپتا ہے ستر تمہارے
کو اور نازل کیا ہے تجمل اور آرائش کو

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ط اور لباس پرہیزگاری
کا وہ بہتر ہے یعنی لباس تواضع کا کہ پشمینہ ہے اور موٹا کپڑا ہے وہ
بہتر ہے لباس نرم اور مکلف سے کہ تکبر کرنے والے پہنتے ہیں اور
بعضوں نے کہا ہے کہ لباس پرہیزگاری کا زرہ اور حلتہ ہے کہ لڑائی
میں زخم نہ لگے اور یا لباس پرہیزگاری کا بندگی ہے کہ عیب آدمی کے
پوشیدہ ہوتے ہیں یا پاک دامنی اور حیا اور خوف الٰہی ہے

٢٦ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ٥ یہ لباس
کا نازل کرنا نشانیوں فضل اور رحمت اللہ کی سے ہے کہ آدمیوں کا
ستر ڈھکے اور محتاج پتے چپکانے کے نہ ہوویں مانند آدم علیہ السلام
اور حواؑ کے شاید کہ آدمی نصیحت پکڑیں فائدہ یعنی دشمن نے
جنت کے کپڑے تم سے اتروائے پھر ہم نے تم کو دنیا میں تدبیر لباس
کی سکھا دی اب وہی لباس پہنو جس میں پرہیزگاری ہو یعنی مرد لباس
ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہے سو نہ کرے
اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگوں کو بدن نظر آوے اور اپنی
زینت نہ دکھاوے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ
اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا
سَوْاٰتِهِمَا ط اے بیٹو آدمؑ کے فتنے میں نہ ڈالے تم کو شیطان اور
مکر نہ کرے تم سے جیسے باہر نکلوایا تھا ماں باپ تمہارے کو کہ آدمؑ اور
حوا ہے بہشت سے کہ چھین لیا تھا شیطان نے ان دونوں سے لباس
ان دونوں کا تا یہ کہ دکھاوے ان دونوں کو ستر ان کا

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ط
٢٧ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥
ع ١٥ ٩ تحقیق شیطان دیکھتا ہے تم کو اور لشکر اس کا دیکھتا ہے اس مکان
سے کہ نہیں دیکھتے ہو تم اُن کو کہ ان کے بدن لطیف ہیں اور تمہارے
بدن کثیف ہیں ایسے دشمن سے ڈرتے رہو تم تحقیق ہم نے مقرر کیا
ہے شیطانوں کو دوست ان لوگوں کے کہ ایمان نہیں لاتے ہیں واسطے
جنسیت اور مناسبت شیطانوں کے کافروں سے

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا
وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ط اور جب وقت کرتے ہیں کافر کسی بےحیائی کو کہتے
ہیں کہ پایا ہے ہم نے اوپر اس بےحیائی کے باپ دادوں اپنے کو اور
اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے ہم کو ساتھ اس بےحیائی کے
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ط اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى

Marfat.com

۲۸ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق
ع ۱۰ اللہ تعالیٰ نہیں حکم کرتا ہے ساتھ بیحیائیوں کے اور حکم کرتا ہے ساتھ
نیک عملوں کے آیا کہتے ہو تم اوپر اللہ تعالیٰ کے جو چیز کہ نہیں جانتے
ہو تم
قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ
عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ط کہہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکم کیا ہے پروردگار میرے نے
ساتھ عدل کے کہ توحید ہے اور سیدھا کرو تم مونہوں اپنے کو نزدیک
ہر مسجد کے اور بندگی کرو تم اس کی درحالیکہ خالص اور پاک کرنیوالے
ہو تم واسطے اللہ تعالیٰ کے دین کو
۲۹ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ ط فَرِیْقًا ھَدٰی
وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْھِمُ الضَّلٰلَۃُ ط اِنَّھُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ
اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ
۳۰ مُّھْتَدُوْنَ ہ جیسے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو پہلی بار
دوسری بار بھی پیدا کیے جاؤ گے تم یا جیسے کہ پہلے پیدا کیا تم کو زمین
سے دوسری بار زمین میں جاؤ گے تم بعد موت کے ایک گروہ کو راہ
دکھائی ہے اللہ تعالیٰ نے اور ایک گروہ کو راہ نہیں دکھاتی ہے لائق
ہوئی اوپر ان کے گمراہی تحقیق پکڑا تھا انہوں نے شیطانوں کو دوست
سوائے اللہ تعالیٰ کے سے اور گمان کرتے تھے کہ تحقیق وہ ہدایت
پانے والے ہیں
یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ
اے بیٹو آدم کے پکڑو تم آرائش اپنی کو نزدیک ہر مسجد کے۔
فائدہ روایت میں ہے کہ بنی ثقیف اور بعض مشرک عرب
کے مرد اور عورت ننگے ہو کر طواف کعبہ کا کرتے تھے اور بنی عامر
احرام کے دنوں میں گھی اور گوشت نہ کھاتے تھے اور اس بات کو
بندگی اور تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے کہا کہ ہم ساتھ اس تعظیم کے
لائق تر ہیں حق تعالیٰ نے ڈرایا اور فرمایا کہ کپڑے پہن کر نزدیک
مسجد کے جاؤ اور بعضوں نے کہا ہے کہ آرائش سے مراد
شانہ ریش ہے

وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ
۳۱ الْمُسْرِفِیْنَ ہ اور کھاؤ تم احرام کے دنوں میں گوشت اور چربی
اور پیو تم دودھ اور چیزیں پینے کی اور زیادتی نہ کرو تم اور حد سے
نہ گذرو تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا ہے زیادتی کرنے والوں کو
زیادتی وہ ہے کہ بے رضامندی خدا کی میں خرچ ہووے فائدہ
اپنی رونق یعنی لباس نماز میں فرض ہے مرد کو کمر سے تا زانو ڈھانکنا اور عورت
کو سارا بدن مگر لونڈی کو زانو سے نیچے اور بغل سے اوپر کھلنا معاف ہے
اور کپڑا باریک جس میں بدن یا بال نظر آویں معتبر نہیں اور فرمایا کہ مت اڑاؤ
یعنی منع کام میں خرچ نہ کرو
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ
مِنَ الرِّزْقِ ط کہہ اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ کس
نے حرام کی ہے آرائش اللہ کی کہ کپڑے ہیں پاکیزہ باہر نکالے ہیں اللہ
نے قدرت اپنی سے واسطے بندوں اپنے کے کہ روئی ہے اور کتان ہے
اور صوف ہے اور ریشم ہے اور سونا اور روپا اور کس نے حرام کی ہیں پاک
چیزیں رزق سے کہ گوشت اور دودھ ہے
قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا خَالِصَۃً
یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط کہہ اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کہ وہ نعمتیں اور آرائش واسطے ان لوگوں کے ہیں کہ ایمان لائے ہیں
بیچ زندگانی دنیا کے کافر بھی ان کے طفیل سے شریک ہیں اور خالص
ہونے والی ہیں نعمتیں اور آرائش مسلمانوں کو دن قیامت کے
۳۲ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ہ اسی طرح
بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو واسطے اس گروہ کے کہ جانتے ہیں فائدہ
یعنی منع کام میں خرچ نہ کرے باقی کھانا پینا سب روا ہے جو نعمت
ہے مسلمانوں کے واسطے پیدا ہوئی ہے دنیا میں کافر بھی شریک ہو گئے۔
آخرت میں نقصان ہی کو ہے
قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا
بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ مَا
لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا
۳۳ تَعْلَمُوْنَ ہ کہہ اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ نہیں

Marfat.com

حرام کیا ہے پروردگار میرے نے مگر بڑے گناہوں کو جو چیز کہ ظاہر ہے ان سے مانند کفر کے
اور جو چیز کہ باطن ہے ان سے مانند نفاق کے اور حرام کیا ہے چھوٹے گناہوں کو اور حرام کیا ہے
ظلم اور تکبری کو ساتھ ناحق کے اور حرام کیا ہے یہ کہ شریک کرو تم ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس چیز کو
کہ نہیں نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے کوئی حجت اور حرام کیا ہے یہ کہ کہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ
کہ جانو تم جیسے کہ حرام کرنا جانوروں کا اور کھیتی کا اور ننگے ہو کر طواف کرنا کعبہ کا
وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ
۳۴ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ○ اور واسطے ہر گروہ کے ایک
مدت ہے زندگی کی یا واسطے ہر گروہ کے ایک مدت ہے وعدہ
عذاب کی پس جس وقت کہ آتی ہے مدت ان کی نہ پیچھے ہوتے ہیں
اس مدت سے ایک لمحہ اور نہ آگے ہوتے ہیں اس کے سے ایک
ساعت
يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ
يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا
۳۵ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ اے بیٹو آدم علیہ السلام
کے کہ اگر آویں تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے کہ پڑھیں اوپر تمہارے
آیتوں میری کو پس جو کوئی کہ پرہیز کرے گا شرک اور جھوٹ سے اور
نیک کرے گا عملوں کو پس نہیں ہے کچھ ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ
غمگین ہوں گے
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا
۳۶ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○
اور جن لوگوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو اور سرکشی کی ایمان لانے ان
کے سے وہ لوگ یار آگ دوزخ کی کے ہیں وہ بیچ اس آگ کے
ہمیشہ رہنے والے ہیں
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ
بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ پس
کون بڑا ظالم ہے اس کسی سے کہ جوڑتا اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹ یا
جھٹلایا آیتوں اس کی کو وہ گروہ پہنچے گا ان کو حصہ عذاب ان کے کا
لوح محفوظ سے کہ مقدر ہوا ہے
حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوا
أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا
ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا
۳۷ كَافِرِينَ ○ جب تک کہ جس وقت آتے ہیں ان کو فرشتے ہمارے
کہ عزرائیل ہے اور مددگار اس کے ہیں قبض کرتے ہیں روحوں ان کی
کو کہتے ہیں فرشتے قبض کرتے وقت کہ کہاں ہیں وہ بت کہ دعا مانگتے
تھے اور بندگی کرتے تھے تم ان کی سوائے اللہ تعالیٰ کے سے کہیں
گے کافر کہ غائب اور گم ہوتے وہ ہم سے اور شاہدی دیں گے اوپر
ذاتوں اپنی کے کہ تحقیق وہ تھے کفر کرنے والے
قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم
مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ کہے گا اللہ تعالیٰ یا فرشتے کہیں
گے کہ داخل ہو جاؤ تم بیچ ان امتوں کے کہ تحقیق گذر گئے ہیں پہلے
تم سے جنوں اور آدمیوں سے بیچ آگ دوزخ کے
كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا
فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ ہر بار کہ داخل ہوگا
دوزخ میں ایک گروہ لعنت کرے گا ہم دینوں اپنے کو جیسے یہودی
یہودی کو لعنت کریں گے اور نصاریٰ نصاریٰ کو اور آتش پرست
آتش پرست کو جب تک پہنچیں گے دوزخ میں تمام کہیں گے پچھلے ان
کے واسطے اگلوں ان کے کے
رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ
۳۸ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ○ کہ اے
پروردگار ہمارے اس گروہ نے گمراہ کیا تھا ہم کو پس دے تو ان کو عذاب
دوچند آگ سے کہے گا اللہ کہ واسطے ہر ایک کے دوچند عذاب ہے ولیکن
تم نہیں جانتے ہو فائدہ یعنی ایک حساب سے پہلی امت کا گناہ
بڑا کہ پچھلوں کو راہ ڈالی اور ایک طرح پچھلوں کا بڑا کہ پہلوں کا حال دیکھ
کر سن کر عبرت نہ پکڑی
وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا
۳۹ ع ۸۰ / ۱۱ مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ○
اور کہیں گے پہلے ان کے واسطے پچھلوں ان کے کے پہلوں سے مراد بہکانے
والے ہیں اور پچھلوں سے مراد بہکنے والے ہیں کہیں گے کہ پس نہیں ہے

Marfat.com

واسطے تمہارے اوپر ہمارے کچھ بزرگی سے کہ تم کو تخفیف عذاب کی ہووے بلکہ برابر ہیں دونوں کفر میں اور عذاب میں کہے گا اللہ تعالےٰ پس چکھو تم عذاب کو لسبب اس چیز کے کہ کسب کرتے تھے تم کفر سے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ تحقیق جن لوگوں نے کہ جھٹلایا آیتوں ہماری کو اور سرکشی اور غرور کیا ایمان لانے ان کے سے نہیں کھولے جاتے واسطے ان کے دروازے آسمان کے یعنی دعا ان کی کے اور نزول رحمت کے یا واسطے چڑھنے اعمالوں کے اور روح ان کی کے دروازہ آسمان کا نہیں کھلتا بلکہ سجین میں لیجاتے ہیں اور وہ ایک پتھر ہے نیچے ساتویں زمین کے دوزخ کے اوپر ڈھکا ہوا اور مومن کی روح کے واسطے دروازہ کھلتا ہے اور علیین میں لیجاتے ہیں کہ اوپر ساتویں آسمان کے ہے۔

وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ط اور نہ داخل ہوں گے جھوٹے اور تکبر کرنے والے بہشت میں جب تک کہ داخل ہووے اونٹ سوئی کے ناکے میں یہ تعلیق بالمحال ہے کہ نہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں آوے گا اور نہ کافر بہشت میں جاویں گے

٤٠ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ○ لَهُمْ مِّنْ
جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ط وَکَذٰلِکَ
٤١ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ○ اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم کافروں کو واسطے ان کے آگ دوزخ کی سے بچھونا ہوگا کہ اوپر اس کے بیٹھیں گے اور اوپر ان کے سے بالاپوش ہوں گے آگ کے یعنی اوپر اور نیچے ان کے آگ ہوگی اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم ظالموں کو
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ
٤٢ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اور جو کوئی ایمان لاتے ہیں نہیں دیتے تکلیف ہم کسی آدمی کو مگر موافق کشادگی طاقت اس کی کے جو ایمان لائے ہیں وہ گروہ صاحب بہشت کے ہیں وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ج اور باہر نکال لیں گے ہم جو چیز کہ بیچ دلوں بہشتیوں کے ہے کینہ اور حسد سے کہ جاری ہوگی نیچے بہشتیوں کے سے نہریں واسطے تر و تازگی کے اور زیادتی لذت کے بہشت والے جو بہشت کو دیکھیں گے

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا قف وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ج اور کہیں گے کہ تمام ثنا اور تعریف واسطے اسی اللہ تعالیٰ کے ہے کہ فضل اور کرم اپنے سے راہ دکھائی ہم کو واسطے اس بہشت کے اور نہ تھے ہم تاکہ راہ پاویں ہم اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو حق تعالیٰ اور یہ شکرانہ ہے کہ بہشتی ادا کریں گے اوپر نعمت ہدایت کے

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ط وَنُوْدُوْٓا اَنْ
٤٣ تِلْکُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ البتہ تحقیق آتے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ سچ کے کہ ان کے سبب ہدایت پائی ہم نے اور پکارے جاویں گے بہشت والے کہ یہ وہ بہشت ہے کہ ورثہ دیئے گئے ہو تم اس کو ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم فائدہ بہشت کو ورثہ اس واسطے کہا ہے کہ بخشش بے رنج ہے یا یہ کہ کافروں سے میراث لیویں گے جیسے حدیث میں آیا ہے کہ کوئی آدمی نہیں ہے کافر اور مسلمان سے مگر اس کے دو گھر ہیں ایک دوزخ میں اور ایک بہشت میں پس قیامت کے روز مکان مومنوں کے کہ دوزخ میں ہیں کافروں کو ملیں گے اور مکان کافروں کے کہ بہشت میں ہیں مومنوں کے ورثہ میں آئیں گے فائدہ معلوم ہوا کہ نیکوں کے دل میں آپس میں خفگی ہوگی جنت کے قریب پہنچکر آپس میں دل صاف ہوں گے تب جنت میں جاویں گے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا کہ میں اور عثمان رضی اللہ عنہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں ہیں اور جنت کے وارث فرمایا یعنی آدم علیہ السلام کی میراث

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا ط اور پکاریں گے بہشت والے بہشت سے دوزخ والوں کو کہ تحقیق پایا ہم نے جو وعدہ کیا تھا ہم کو پروردگار ہمارے نے سچ اور درست

Marfat.com

پس آیا پایا تم نے بھی جو وعدہ کیا تھا پروردگار تمہارے نے سچ اور درست

قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ
٤٤ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
٤٥ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۘ

کہیں گے دوزخ والے کہ ہاں پایا ہم نے بھی جو وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے پس آواز کریگا ایک آواز کرنیوالا درمیان بہشتیوں اور دوزخیوں کے کہ وہ اسرافیل ہے کہ تحقیق لعنت اللہ تعالیٰ کی ہے اوپر ظالموں کے مراد کافر ہیں ایسے کہ بند کرتے ہیں آدمیوں کو راہ اللہ تعالیٰ کی سے اور ڈھونڈتے ہیں اس راہ کو ٹیڑھی کہ عیب کرتے ہیں اسکو اور وہ ساتھ آخرت کے کفر کرنیوالے ہیں فائدہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں بے انصاف فرمایا ہے اکثر گناہوں پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہیں مگر ایسوں پر

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰىهُمْ ۚ اور درمیان بہشتیوں اور دوزخیوں کے پردہ ہوگا یا دیوار ہوگی کہ باہر نہ نکل سکیں گے اور اسی کو اعراف کہتے ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ اعراف ایک ٹیلہ ہے مشک سفید کا اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے کہ پہچانیں گے بہشتیوں اور دوزخیوں کو ساتھ پیشانی ان کی کے بہشتیوں کا منہ سفید ہوگا اور دوزخیوں کا منہ کالا ہوگا اور اس مکان کا نام اعراف اسواسطے ہے کہ مرد وہاں کے پہچانیں گے دونوں فرقوں کا احوال اور وہ مرد یا پیغمبر ہونگے یا شہید ہونگے یا بہترین مومنوں کے یا فرشتے ہونگے اوپر صورت مردوں کے اور ہونا ان کا اوپر اعراف کے واسطے بزرگی اور فضیلت کے ہوگا کہ تماشا دونوں فرقوں کا دیکھ کر بہشت کو جاویں گے فائدہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اعراف بلند مکان ہے پل صراط سے زیادہ کہ وہاں امیر حمزہؓ اور عباسؓ اور علیؓ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہونگے دوستوں خدا کے کو پہچانیں گے تازگی اور سفیدی منہ کی سے اور دشمنوں کو سیاہی منہ کی سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوپر اعراف کے وہ کوئی ہوں گے کہ نیکیاں اور بدیاں ان کی برابر ہونگی یا وہ ہوں گے ایک دونوں ماں اور باپ سے اس سے راضی ہوگا اور ایک ناخوش ہوگا اور اوپر اسی قول کے ہونا ان کا اس مکان میں نقصان ثواب کا ہوگا

وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ اور پکاریں گے اعراف والے بہشتیوں کو مبارکبادی سے کہ سلام ہے اللہ تعالیٰ کا اوپر تمہارے کہ تم سلامتی سے بہشت میں پہنچے اور اعراف والے ابھی بہشت میں داخل نہ ہوں گے اور حالانکہ وہ لالچ رکھیں گے کہ بہشت میں آویں

فائدہ آخری بہشت والے صاحب اعراف کے ہوں گے بعضوں نے کہا ہے کہ صاحب اعراف کے وہ کوئی ہوں گے کہ نیکیاں اور بدیاں ان کی برابر ہوں گی نہ بہشت کو جاویں گے اور نہ دوزخ کو پس جس وقت خلق کو سجدے کا حکم ہوگا وہ آخری تکلیف ہوگی اعراف والے بھی سجدہ کریں گے ترازو نیکیوں ان کی بھاری ہو جاوے گی اور بہشت میں داخل ہوں گے۔

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا
٤٧ ع ٨ ١٢ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۧ اور جس وقت پھیری
جاویں گی آنکھیں اعراف والوں کی طرف دوزخ والوں کے اور پھیرنے والا ایک فرشتہ ہوگا کہیں گے کہ اے پروردگار ہمارے نہ گردان تو اور نہ رکھ ہم کو ساتھ قوم ظلم کرنے والی کے کہ دوزخ والے ہیں یعنی ہم کو دوزخ میں نہ لیجا بہشت میں لے جا

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ اور پکاریں گے اعراف والے مردوں کو دوزخ والوں سے کہ پہچانیں گے ان کو ساتھ پیشانیوں ان کی کے کہ منہ کالے ہوں گے اور آنکھیں نیلی اور وہ مرد سردار کافروں کے ہوں گے جیسے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور عاص بن وائل اور مانند اس کے مشرکوں سے کہ دنیا میں کہتے تھے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ خدا بلالؓ اور عمارؓ اور صہیبؓ کو بہشت میں لے جاوے اور ہم کو دوزخ میں اور قسمیں کھاتے تھے کہ غلاموں کو اور چرواہوں کو اوپر ہمارے بزرگی نہ ہوگی

قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ
٤٨ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ کہیں گے ان کو اعراف والے کہ تم عذاب میں ہو دور نہ کیا تم سے عذاب کو مال جمع کرنے تمہارے نے اور جو چیز کہ سرکشی کرتے تھے تم اس نے بھی عذاب کو دور نہ کیا پھر اشارہ کریں گے اعراف والے طرف بلالؓ اور صہیبؓ اور سلمانؓ اور کافروں سے کہیں گے کہ

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ
٤٩ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝
آیا یہ وہ گروہ ہے کہ دنیا میں قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچاوے گا ان کو اللہ تعالیٰ رحمت اپنی اور حالانکہ وہ رحمت سے بہشت میں ہیں جو تحقیق

Marfat.com

اعراف والے فارغ ہوں گے ان باتوں سے اللہ تعالیٰ ان کو فرماوے گا
کہ داخل ہو جاؤ تم بہشت میں کہ نہ ڈر ہے اوپر تمہارے اور نہ غمگین
ہوگے فائدہ ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ جس وقت اعراف والے
بہشت میں آویں گے دوزخیوں کو امید ہوگی بعد نا امید ہونے کے
اور کہیں گے کہ یا اللہ ہمارے ناتے دار بہشت میں ہیں حکم دے تو ہم
کو کہ ان سے بات کریں ہم حق تعالیٰ حکم دے گا کہ بہشتی دوزخیوں
کو دیکھیں بہشتی دوزخیوں کو نہ پہچانیں گے کہ صورتیں ان کی جلنے سے
متغیر ہو جائیں گی دوزخی بہشتیوں کو پہچانیں گے اور نام لیکر پکاریں گے
اور ان سے کھانا اور پینا بہشت کا مانگیں گے جیسے فرمایا
حق تعالیٰ نے
وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا
عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ط اور پکاریں گے
دوزخ والے بہشت والوں کو یہ کہ ڈالو تم اوپر ہمارے پانی بہشت
کے سے یا اس چیز سے دو تم ہم کو کہ رزق دیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو
میووں بہشت کے سے
ع ۶ ۱۲
۵۰ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ
اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ
کہیں گے بہشتی جواب میں دوزخیوں کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام
کیا ہے کھانا اور پینا بہشت کا اوپر کافروں کے وہ کافر کہ پکڑا ہے دین
اپنے کو مشغولی اور کھیل اس واسطے کہ کافر اپنی عید کے دن اس پاس
کعبہ کے آن کر تالیاں بجاتے تھے اور کھیلتے تھے اور پھسلا دیا ان کو
زندگانی دنیا کی نے اور درازی مہلت کی نے کہ خدا کو بھول گئے اور
نہ جانا کہ دنیا مکار و غدار ہے
فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ
۵۱ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ پس آج کے دن کہ قیامت
ہے بھول جاویں گے ہم ان کو آگ میں دوزخ کی جیسے کہ وہ بھول
گئے تھے دیدار ملنے اپنے کا یہ جو دن ہے اور جیسے کہ ساتھ آیتوں
ہماری کے انکار کرتے تھے۔
وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ
اور البتہ تحقیق لاتے ہیں ہم ان کے پاس کتاب کہ بیان کیا ہے ہم نے
اس کو اوپر علم کے
هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ط راہ دکھانا اور رحمت ہے واسطے اس گروہ کے کہ
ایمان لاتے ہیں نہیں انتظار کرتے ہیں کافر مگر بیان کتاب کے کو وعدہ عذاب
اور ثواب کا اس میں سچ ہے یا جھوٹ ہے
يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ
قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ
فَيَشْفَعُوْا لَنَآ جس دن کہ آوے گا بیان کتاب کا اور ظاہر ہو گا
نشان وعدہ وعید کا کہیں گے وہ کہ بھول گئے تھے کتاب کو دنیا میں
کہ تحقیق آتے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ سچ کے اور جھٹلانا
ہمارا غلط تھا پس آیا ہیں واسطے ہمارے شفاعت کرنے والے پس
شفاعت کریں ہماری آج کے دن
اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ یا پھیرے جاویں
ہم دنیا میں پس کریں ہم سوائے اس عمل کے کہ کرتے تھے ہم پہلے یعنی
سچ مانیں ہم۔ تحقیق زیان کیا کافروں نے ذاتوں اپنی کو کہ عمر بت پرستی
میں کھوئی اور گم ہو جاوے گی ان سے وہ چیز کہ جھوٹ جوڑتے تھے کہ
شفاعت کریں گے
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تحقیق پروردگار تمہارا اللہ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا
کیا ہے آسمانوں اور زمین کو مدت چھ دن کی میں دنوں دنیا کے سے
اس واسطے کہ پہلے پیدا کرنے زمین و آسمان کے سے دن مقرر نہ تھا
کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے اور بعضوں نے کہا ہے
کہ مراد آخرت کے دن ہیں کہ ہر دن ہزار برس کا ہے اور پہلا قول
صحیح ہے فائدہ مدت چھ دن کی میں آسمان اور زمین کو پیدا
کرنا فکر اور تامل سے باوجود قدرت کن سے پیدا کرنے کے دلیل ہے
اوپر اختیار قادر مختار کے اور رد ہے اوپر قول حکماء کے کہ حق تعالیٰ
فاعل مختار نہیں ہے عالم خدا سے بے اختیار پیدا ہو گیا ہے اور اشارہ

Marfat.com

ہے اوپر رعایت تامل اور فکر کے کہ جلدی کام شیطان کا ہے
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف پس غالب ہوا اوپر پیدا
کرنے عرش کے یا سیدھا ہوا اوپر عرش کے کہ حکم رانی شروع کی -
یہودی کہتے ہیں کہ سیدھا لیٹ گیا ماندگی سے اوپر عرش کے یہ
مسئلہ متشابہات سے ہے کہ ایمان لایا چاہیئے اور کھوج نہ نکالے
کہ کیونکر سیدھا ہوا اوپر عرش کے
يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا ۙ وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ
روشنی دن کی کو اندھیری رات کی سے اور چھپاتا ہے اندھیری رات
کی کو روشنی دن کی سے ڈھونڈ لیتا ہے دن رات کو اور رات دن کو
جلدی یعنی ایک کے پیچھے ایک آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستاروں
کو کہ تابعدار کیے گئے ہیں ساتھ حکم اللہ کے
أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ
الْعٰلَمِينَ ٥ خبردار ہو کر جانو کہ واسطے اسی کے ہے پیدا کرنا نادر
اور حکم جاری یا خلق سے مراد عالم اجسام ہے اور امر سے مراد عالم
ارواح ہے پس بابرکت اور بڑا خدا ہونے میں ہے اللہ تعالیٰ پروردگار
جہان والوں کا
اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ ۚ ٥ دعا مانگو تم پروردگار اپنے سے روکر اور پوشیدہ
یعنی ظاہر اور باطن رونا نشان محتاجگی کا ہے اور پوشیدہ دعا کرنا
نشان اخلاص کا ہے اور خالص کرنے والا نا امید نہیں ہوتا ہے تحقیق
اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ہے بلکہ دشمن رکھتا ہے زیادتی کرنے
والوں کو دعا میں اور زیادتی دعا میں یہ ہے کہ دعا تے بد کرے اس کے
حق میں کہ لائق دعا تے بد کے نہ ہووے یا دعا میں شور و فریاد کرے
یا ایسی چیز خدا سے مانگے کہ لائق اس کے نہ ہووے جیسے مرتبہ
پیغمبروں کا دعا مانگے کہ مجھ کو پیغمبر کر دے یا مجھ کو آسمان کے اوپر
پہنچا دے
وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ

۵۶ الْمُحْسِنِينَ ٥ اور فساد نہ کرو تم بیچ زمین کے کفر اور ظلم پیچھے اصلاح
ہونے اس کی کے عدل اور ایمان سے اور دعا مانگو تم اللہ تعالیٰ سے ازروئے
ڈر اور امید کے یعنی ڈر قبول نہ ہونے کے سے اور لالچ قبول ہونے کے سے
تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہے نیکی کرنے والوں سے کہ نیک عمل
کرتے ہیں فائدہ سنوارے پیچھے زمین میں خرابی نہ مچاؤ یعنی
اسلام میں رسوم کفر کے نئے داخل کرو اور پکارو ڈر اور توقع سے یعنی اللہ تعالیٰ
پر دلیر بھی مت ہو اور نا امید بھی مت ہو
وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ
حَتّٰى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا اور اللہ تعالیٰ ذات پاک ہے کہ
بھیجتا ہے باؤں چاروں طرف کی کو خوشخبری دینے والیں آگے مینہ کے
جب تک جبوقت کہ اٹھاتی ہیں باویں بادلوں بھاری کو پانی سے
فائدہ علماء نے کہا ہے کہ کوئی بوند اوپر زمین کے نہیں گرتی مگر
چاروں باویں عمل کرتی ہیں پروا باؤ بادلوں کو زمین سے اٹھاتی ہے اور
شمالی باؤ بادلوں کو جمع کرتی ہے اور جنوبی بوندیں برسانے میں لاتی ہے
اور پچھوا بعد برسنے کے بادلوں کو متفرق کرتی ہے۔
سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا
بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ ہانکتے ہیں ہم بادلوں کو واسطے زمین مردہ
کے پس نیچے اتارا ہم نے ساتھ بادل کے پانی کو اوپر زمین مردہ کے پس
باہر نکالا ہم نے ساتھ پانی کے ہر طرح کے میوے سے
۵۷ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ٥ جس
طرح زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کیا ہم نے اسی طرح باہر نکالیں
گے ہم مُردوں کو قبروں سے شاید کہ تم نصیحت پکڑو اور اوپر قیامت
کے ایمان لاؤ تم اور اس ظاہر سے اس باطن کو معلوم کرو تم
وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي
خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ زمین پاک ریت اور پتھر سے باہر
نکلتی ہے روئیدگی اس کی ساتھ حکم پروردگار اس کے کے اور جو زمین
کہ ناپاک اور کھاری اور کنکر دار ہے نہیں باہر نکلتی ہے گھاس اس کی مگر
تھوڑی اور ناکارہ فائدہ یہ مثال ہے مومن اور کافر کے حق میں تشبیہ
دی ہے دل مومن کی ساتھ زمین پاکیزہ کے اور دل کافر کی ساتھ زمین

Marfat.com

اور سیاہ اور سُرخ اور آواز دی ایک آواز دینے والے نے کہ اے
قبیل ان تینوں بادلوں سے پسند کرلے تو واسطے اپنی قوم کے قبیل
نے کالا بادل اختیار کیا کہ مینہ اس کا زیادہ ہوگا اور مکہ سے باہر نکل کر ساتھ
قوم اپنی کے شہر کو چلا جس وقت وادیِ مغیث میں پہنچا کہ مکان ان کا
تھا خوشخبری ابر کی دی آدمیوں کو عادی خوش ہوگئے اور تماشا ابر کا
دیکھنے کو گھروں سے باہر آئے عذاب الٰہی اوپر ان کے نازل ہوا کہ اس
بادل میں تیز باد تھی کہ اس کا نام صَرصَر ہے سات راتیں اور آٹھ دن
میں تمام قوم عاد کو ہلاک کیا اور ہودؑ ساتھ قوم کے کہ ایمان لائے سلامت
رہے جیسے حق تعالیٰ نے نجات مومنوں اور ہلاک کافروں سے خبر دی ہے
فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا
٧٢ دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ پس
نجات دی ہم نے ہودؑ کو اور ان لوگوں کو کہ ساتھ ہودؑ کے تھے ساتھ
رحمت کے کہ ہماری طرف سے تھی اور کاٹیں ہم نے جڑیں ان لوگوں
کی کہ جھٹلایا تھا آیتوں ہماری کو اور نہ تھی قوم عاد کی ایمان لانے والی اوپر
خدا اور رسول کے
وقف لازم وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ اور بھیجا ہم نے طرف قوم
ثمود کے بھائی ان کے صالح علیہ السلام کو۔ ثمود بھی قبیلہ ہے عرب سے
اور مکان ان کا حجر تھا درمیان ولایت شام اور حجاز کے
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
کہا حضرت صالح علیہ السلام نے کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ تعالیٰ
کی بغیر شرک کے نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوا اللہ تعالیٰ کے
فائدہ ثمود نے نسبت کثرت عدد کے اور بے نہایت مال کے
اور قوت بدن کے صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور کہا کہ کوئی نشانی ہم کو
دکھلا تو کہ پیغمبری تیری کو مانیں ہم صالحؑ نے کہا کہ کونسی نشانی چاہتے
ہو تم۔ ثمود نے کہا کہ کل کے دن ہماری عید ہے جنگل میں ہمارے
ساتھ چل تو اور بتوں کو بھی لیجاویں گے ہم تو اپنے خدا سے دعا مانگیو
اور ہم اپنے خداؤں سے دعا مانگیں گے جس کی دعا قبول ہوجاتے اس
کی تابعداری سب کریں گے دوسرے دن باہر شہر کے نکلے اور بتوں
سے دعائیں مانگیں کچھ تاثیر قبولیت کی ظاہر نہ ہوئی شرمندہ اور رسوا ہو کر

سر نیچے ڈالے جندع بن عمرو نے کہ ایک اشرافوں قبیلۂ ثمود کا تھا اشارہ
ایک پتھر کی طرف کیا اکیلا جنگل میں پڑا تھا اور کہا کہ اے صالح علیہ السلام
واسطے ہمارے اس پتھر سے اونٹنی موٹی اونچے قد کی بالوں دار حاملہ
باہر نکلے صالح علیہ السلام نے کہا کہ اگر حق تعالیٰ اونٹنی اس پتھر سے باہر
نکالے کیا کروگے تم ثمود نے کہا کہ ایمان لاویں گے ہم اور بندگی اللہ تعالیٰ
کی کریں گے ہم اوپر اس شرط کے قسم کھائی حضرت صالح نے وضو کیا
اور دو رکعتیں نماز کی پڑھیں اور خدا سے دعا کی اسی وقت پتھر ہلنے لگا اور
مانند اونٹنی کے کہ جنتے وقت آواز کرتی ہے پتھر نے آواز کی اور پھٹ
گیا ایک اونٹنی خوبصورت سنہرے رنگ کی موافق فرمائش ثمود کے باہر
نکلی اور اسی وقت بچہ جنا اور برابر اسی کے ہوگیا تمام آدمیوں نے دیکھا
جندع کو خدا نے توفیق دی ایمان لایا اور باقی اشراف ثمود کے گمراہ رہے
قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ
اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
٧٣ بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ صالحؑ نے کہا کہ تحقیق آیا تم
کو معجزہ روشن پروردگار تمہارے سے کہ دلیل ہے اوپر کمال قدرت اس کی
کے اور پیغمبری میری کے روشنی اللہ تعالیٰ کی واسطے تمہارے نشانی ہے
پس چھوڑ دو تم اس کو کہ کھاوے گھاس بیچ زمین اللہ تعالیٰ کے نہ چھیڑو
تم اس کو ساتھ بُرائی کے اگر چھیڑو گے تم پس پکڑے گا تم کو عذاب دُکھ
دینے والا فائدہ عذاب کے لائق ہونا ثمود کا بسبب مار دینے
اونٹنی کے نہ تھا بلکہ بسبب قائم ہونے اوپر کفر کے بعد دیکھنے معجزے
کے تھا اور اونٹنی کا مارنا نشان سرکشی کا تھا
وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ
فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ
الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ اور یاد کرو تم نعمت کو جس وقت بنایا تم کو خلیفہ پیچھے
قوم عاد سے اور مکان دیا تم کو بیچ زمین حجر کے کہ بناتے ہو تم زمین نرم
اس کی سے محلوں کو واسطے گرمیوں کے اور کھودتے ہو تم پہاڑوں کو واسطے
گھروں جاڑوں کے
فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
٧٤ مُفْسِدِيْنَ ۝ پس یاد کرو تم نعمتوں اللہ کی کو کہ قوت کھودنے

Marfat.com

پہاڑوں کی ہے اور نہ چلو تم بیچ زمین کے فساد کرنے والے۔ ثمود جواب
صالحؑ کے سے رُدگردانی کر کر معترض مومنوں کے ہوتے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ
اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ کہا ٹھٹھے سے گروہ بزرگوں ان
لوگوں کے نے کہ سرکشی کی تھی قوم صالح کی سے واسطے ان لوگوں کے کہ ضعیف
جانا تھا خاص ان لوگوں کو کہ ایمان لاتے تھے ان میں سے کہ آیا جانتے
ہو تم کہ تحقیق صالحؑ بھیجا گیا ہے پروردگار اپنے سے

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ قَالَ ۷۵
الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِیْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ ۷۶
کہا ضعیف مومنوں نے کہ تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا گیا ہے
صالحؑ ساتھ اس کے توحید اور عبادت سے ایمان لانے والے ہیں
کہا جنہوں نے ساتھ اس کے کہ تکبری کی تھی کہ تحقیق ہم ساتھ جس چیز
کے ایمان لائے تم ساتھ اس کے کفر کرنے والے ہیں فائدہ قوم
ثمود کی اونٹنی سے تنگ آئی تھی اس واسطے کہ جس دن باری مواشی قوم
کی ہوتی پانی کنوؤں کا مواشی کو کفایت نہ کرتا تھا اور گرمیوں کے دنوں
میں جنگل میں آتی اور چلتی پھرتی۔ مواشی قوم کے بھاگ کر چھپ جاتے
اور اس سبب سے کہ ان کو ضرر پہنچتا تھا، دو عورتیں تھیں کہ ایک کا نام
عنیزہ تھا اور دوسری کا نام صدوقہ تھا مواشی بہت رکھتی تھیں ان کے
اوپر یہ بات مشکل ہوتی قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو تعینات
کیا کہ اونٹنی کو پے کریں

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا
یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ ۷۷
پس کونچیں کاٹیں یعنی چاروں پاؤں گھٹنوں تک کاٹے اور قتل کیا
اونٹنی کو اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے کے سے اور کہا ٹھٹھے سے کہ
اے صالحؑ لا تو ہم کو جو چیز کہ وعدہ کرتا ہے تو عذاب سے اگر ہے
تو پیغمبروں سے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ
جٰثِمِیْنَ ۝ پس پکڑا ان کو بھونچال نے بعد چیخ مارنے جبرئیل ۷۸
علیہ السلام کے اونٹنی کے مارنے سے پس صبح کو ہو گئے بیچ گھروں اپنے
کے اوندھے گرنے والے اور مرنے والے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ
رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ ۝ ۷۹
پس منہ پھیرا صالحؑ نے ان سے جب اونٹنی کو مارا اور کہا کہ اے قوم
میری البتہ تحقیق پہنچایا میں نے تم کو پیغام پروردگار اپنے کا اور نصیحت
کی میں نے تم کو ولیکن دوست نہیں رکھتے ہو تم نصیحت کرنے والوں کو

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا
سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور یاد کر اے ۸۰
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوط بن ہاران کو کہ بھتیجا ابراہیم خلیل اللہ
کا تھا جس وقت کہا واسطے قوم اپنی کے آیا آتے ہو تم بے حیائی کو یعنی
اغلام کو نہیں پیشدستی کی ہے تم کو ساتھ اس بے حیائی کے کسی نے عالم
کے لوگوں سے فائدہ روایت ہے کہ جس وقت ابراہیمؑ خلیل اللہ
بابل سے متوجہ شام کے ہوتے بھتیجے اپنے کو کہ حضرت لوطؑ تھے۔
موتفکات والوں کی طرف بھیجا اور وہ پانچ شہر تھے سدوما سب میں
بڑا شہر تھا اور دوسرا شہر عامورا تھا تیسرا شہر داؤما تھا اور چوتھا شہر
صابورہ تھا اور پانچواں صعودا تھا ہر شہر میں چار چار لاکھ آدمی تھے
حضرت لوط سدوما میں اترے اور خلق کو خدا کی طرف بلانا شروع کیا
انتیس برس تک درمیان ان کے رہے نیکیوں کا حکم فرمایا اور
بے حیائیوں سے منع کرتے تھے اور بڑی بیحیائی ان کی اغلام تھا
حق تعالےٰ نے اس امت کو آخر کار ان سے خبر دی

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ
النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ تحقیق تم البتہ آتے ۸۱
ہو مردوں کو از روئے خواہش کے سوائے عورتوں کے سے کہ حلال
ہیں تم کو، تم اوپر راہ حق کے نہیں بلکہ تم ایک گروہ ہو حد سے
گزرنے والے

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ
مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ اور نہ تھا ۸۲
جواب قوم لوط کا لوط کو مگر آپس میں کہا سدوما والوں نے ایک دوسرے

Marfat.com

کوکہ باہر نکالو تم لوطؑ کو اور بیٹیوں اس کی کو شہر اپنے سے کہ سدوما
ہے تحقیق لوط اور بیٹیاں اور تابعدار اس کے ایسے آدمی ہیں کہ
بہت پاکیزگی کرتے ہیں بیحیایئوں سے اور ہمارے ساتھ شریک
نہیں ہوتے اس عمل میں حق تعالیٰ نے یہ جواب ان کا پسند نہ کیا
اور عذاب آیا اوپر ان کے کہ جبرئیل علیہ السلام چھوٹے پر کے اوپر
پانچوں شہروں کو لے گئے آسمان تک اور وہاں سے اُلٹا دے مارا
اوپر سے پتھروں کا مینہ برسا

فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ
۸۳ الْغٰبِرِیْنَ ۝ پس نجات دی ہم نے عذاب سے لوطؑ کو اور اہل اس
کے کو اور مومنوں کو مگر جورو لوطؑ کی واعلہ نام تھا باقی ماندوں سے
تھی شہر میں اور کفر اپنا چھپاتی تھی حضرت لوطؑ سے اور کافروں کو
جوئب دلاتی تھی اوپر انکار لوطؑ کے کہ لوطؑ علیہ السلام کے ساتھ نہ گئی
اور درمیان قوم کے ہلاک ہوئی۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ
ع ۸۴ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ اور برسایا ہم نے اوپر ان کے مینہ پتھروں
کا پس دیکھ تو اے دیکھنے والے کہ کیونکر ہوا آخر کار گنہگاروں کا

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اور بھیجا تھا ہم نے
طرف اولاد مدین کے کہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی ان کے
شعیب کو کہ بیٹا میکیل کا تھا۔ کہا حضرت شعیبؑ نے کہ اے قوم میری
بندگی کرو تم اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوائے
اللہ تعالیٰ کے۔

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ
وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ تحقیق آیا
تمہارے پاس معجزہ روشن پروردگار تمہارے سے پس پورا کرو تم
پیمان کو اور ترازو کو اور نہ گھٹاؤ تم آدمیوں کو چیزیں ان کی۔
فائدہ قوم شعیب نے دو پیمان اور دو ترازوئیں بنائی تھیں
ایک دوسرے سے بڑی تھی بڑی سے لیتے تھے اور چھوٹی سے
دیتے تھے باوجود کفر کے چوری بھی کرتے تھے اور معجزہ حضرت
شعیب کا یہ تھا کہ جس وقت چاہتے کہ اونچے پہاڑ کے اوپر چڑھیں،
پہاڑ اپنا سر نیچے جھکاتا تھا تاکہ آسانیت سے اوپر چڑھیں۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ
۸۵ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اور فساد نہ کرو تم ساتھ
کفر اور چوری کے بیچ زمین کے پیچھے اصلاح زمین کے پیغمبروں اور
کتابوں سے یہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لانے والے
فائدہ قوم شعیب کے شہروں میں کم تولنا اور کم ناپنا کرتے تھے۔
اور جنگلوں میں قزاقی اور راہزنی کرتے تھے حضرت شعیب علیہ السلام
نے منع کیا اور کہا

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ اور نہ
بیٹھو تم بیچ ہر راہ کے ڈراتے ہو تم آدمیوں کو اور بند کرتے ہو تم راہ
اللہ تعالیٰ کی سے اس کسی کو کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور ڈھونڈتے
ہو تم راہ اللہ تعالیٰ کی کو ٹیڑھا پن یعنی باطل کرتے ہو اس کو

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِیْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَیْفَ
۸۶ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ اور یاد کرو تم نعمت کو جس وقت
تھے تم تھوڑے پس بہت کیا تم کو از روئے عدد کے اور نگاہ کرو تم
کہ کیونکر ہوا آخر کار فساد کرنے والوں کا کہ قوم نوح علیہ السلام کی اور
عاد اور ثمود کی ہے فائدہ روایت ہے کہ مدین نے بیٹی حضرت
لوطؑ کی نکاح کی تھی حق تعالیٰ نے اس سے اولاد بہت دی اور دولتمند
کر دیا

وَاِنْ كَانَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ
بِهٖ وَطَآىِٕفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ
۸۷ بَیْنَنَا ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ اور اگرچہ ایک گروہ تم میں سے
کہ ایمان لایا ہے ساتھ اس حکم کے کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اس کے اور
ایک گروہ ایمان نہیں لایا ہے اور کہا کہ قوت اور دولت ہم کو ہے
ہم اوپر حق کے ہیں اور اگر مومن اوپر حق کے ہوتے تو دولت اور کشادگی
معاش کی ان کو ہوتی حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ پس صبر کرو تم جب
تک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ درمیان ہمارے اور قوم ہماری کے اور اللہ

Marfat.com

بہترین حکم کرنے والوں کا ہے

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ کہا گروہ اشراف نے کہ غرور کیا تھا بندگی اللہ کی سے قوم شعیبؑ کی نے البتہ باہر نکالیں گے ہم تجھ کو اے شعیبؑ اور ان لوگوں کو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ تیرے شہر اپنے سے یا البتہ پھر وگے تم بیچ دین ہمارے کے کہ کفر ہے

قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ٨٨
قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ کہا حضرت شعیب نے کہ آیا زبردستی کرتے ہو تم ہم کو اور اگرچہ ہووں ہم مکروہ جاننے والے پس اگر پھریں ہم بیچ دین تمہارے کے اور کہیں کہ شریک ہے اللہ کا تحقیق جوڑا ہم نے اوپر اللہ کے جھوٹ کو اگر پھریں ہم بیچ دین تمہارے کے بعد اس کے کہ نجات دی ہم کو اللہ تعالیٰ نے دین تمہارے سے

وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ اور نہیں لائق ہے ہم کو کہ پھریں ہم بیچ دین تمہارے کے کہ کفر ہے مگر یہ کہ چاہے اللہ پروردگار ہمارا مرتد ہونے ہمارے کو کشادہ ہے پروردگار ہمارا سب چیز کو از روئے علم کے

عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝ اوپر اللہ کے توکل کیا ہم نے ٨٩
اے پروردگار ہمارے حکم کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھ سچ کے اور تو بہترین حکم کرنے والا ہے

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝ اور کہا گروہ اشراف ان لوگوں کے نے کہ کافر ہوتے تھے قوم اس کی سے قوم دوسری کو البتہ اگر تابعداری کروگے تم شعیب کی تحقیق تم اس وقت زیاں کرنے والے ہوگے کہ دین قدیمی کو چھوڑ کر نیا دین پکڑو تم اس واسطے کہ نفع تمہارا کم تولنے میں اور زیادہ لینے میں ہے شعیب منع کرتا ہے تم کو اس سے

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ
٩١ جَاثِمِينَ ۝ پس پکڑا ان کو بھونچال نے بعد چیخ مارنے جبرئیل علیہ السلام کے پس ہو گئے بیچ گھروں اپنے کے اوندھے گرنے والے بدن بے روح

الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ
٩٢ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝ جن لوگوں نے کہ جھٹلایا شعیبؑ کو ایسے لوگ ہلاک ہوتے کہ گویا ہرگز نہ رہے تھے بیچ ان شہروں کے یا گھروں کے جن لوگوں نے کہ جھٹلایا شعیبؑ کو وہی تھے زیاں کرنے والے دنیا اور آخرت کے جس وقت حضرت شعیبؑ نے معلوم کیا تھا کہ عذاب آوے گا آپ شہر سے باہر نکل گئے تھے فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ
٩٣ ع كَافِرِينَ ۝ پس روگردانی کی ان سے حضرت شعیب علیہ السلام نے اور کہا حسرت سے کہ اے قوم میری البتہ تحقیق پہنچاتے میں نے تم کو پیغام پروردگار اپنے کے اور نصیحت کی میں نے واسطے تمہارے پس کیونکر غم کھاؤں میں اوپر قوم کافروں کے

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا
٩٤ أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝ اور نہیں بھیجا ہم نے بیچ کسی شہر کے کوئی پیغمبر کہ جھٹلایا گیا مگر پکڑا ہم نے اہل اس شہر کے کو ساتھ سختی اور تنگی اور دکھ اور بیماری کے شاید کہ وہ رونا کریں اور نصیحت پکڑیں جو بلا اور مصیبت سے خبردار نہ ہوئے نعمت دی اور توانگری دی ان کو

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ پس بدل کیا ہم نے بجائے بیماری اور سختی کے تندرستی اور سلامتی اور خوشی کو جب تک کہ زیادہ ہووے مال اور آدمیوں سے پھر کفر شروع کیا اور کہا کہ تحقیق پہنچی تھی باپ دادوں ہمارے کو بیماری اور خوشی یعنی قدیم سے عادت زمانے کی یہی ہے لبسبب کفر اور ایمان کے نہیں ہے

Marfat.com

۹۵ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ پس پکڑا
ہم نے ان کو ناگہاں یعنی مکان امن کے سے پکڑا اور وہ خبر نہ
رکھتے تھے۔ فائدہ بندے کو دنیا میں گناہ کی سزا پہنچتی رہے
تو امید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ راست آگیا تو یہ اللہ تعالٰے
کا بھلاوا ہے پھر ڈر ہے ہلاک کا جیسے کسی نے زہر کھایا اُگل دے
تو امید زندگی ہے اور اگر پچگیا تو کام آخر ہوا
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر تحقیق شہر والے
ایمان لاتے اور پرہیز کرتے شرک سے البتہ کھولتے ہم اوپر ان کے
برکتیں آسمان سے ساتھ برسنے باراں کے اور برکتیں زمین سے
۹۶ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
ولیکن جھٹلایا انہوں نے پیغمبروں کو پس پکڑا ہم نے ان کو ساتھ اس
چیز کے کہ کسب کرتے تھے کفر اور گناہوں سے
اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا
۹۷ وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ آیا بے ڈر ہو گئے شہر والے اس سے کہ
آوے ان کو عذاب ہمارا رات کو اور حالانکہ وہ سوتے ہوں یعنی
عذاب ہمارا شبخون کرے وقت غفلت کے
اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى
۹۸ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ آیا اور بے ڈر ہو گئے شہر والے یہ کہ آتے
عذاب ہمارا پہر دن چڑھے اور وہ کھیلتے ہوں دنیا کے کاموں میں
یعنی بعد جھٹلانے پیغمبروں کے بے ڈر نہ رہنا چاہیئے نہ رات کو نہ
دن کو
اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا
۹۹ ع الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ آیا پس امن میں ہو گئے مکر اللہ کے سے
کہ ناگاہ پکڑتا ہے جاتے امن سے پس نہیں بے ڈر ہوتے ہیں مکر
اللہ کے سے مگر وہ زیاں کرنے والے دونوں جہان کے
اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ
بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ
۱۰۰ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ آیا اور
نہیں بیان کیا اللہ نے واسطے ان لوگوں کے کہ ورثہ لیتے ہیں زمین کو
پیچھے ہلاک ہوتے اہل اس کے کہ یہ کہ اگر چاہیں ہم پہنچاویں ہم
ان کو بدلہ گناہوں ان کے کا اور مہر کریں ہم اوپر دلوں ان کے کے
پس وہ نہ سنیں
تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ
جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ وہ شہر ہیں مانند احقاف اور حجر
اور مؤتفکات کے کہ قصہ کرتے ہیں ہم اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم خبروں ان کی سے اور البتہ تحقیق آتے تھے پیغمبران کے ساتھ
معجزوں کے جیسے ہودؑ اور صالحؑ اور لوطؑ تھے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا
بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ
۱۰۱ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس نہ تھے کہ ایمان لاویں پیچھے آنے پیغمبروں کے سبب
اس چیز کے کہ جھٹلایا تھا آگے آنے پیغمبروں کے سے یعنی ہمیشہ تھے
اوپر جھٹلانے کے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہ رکھتے تھے اسی طرح
مہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر دلوں کافروں کے
وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ
۱۰۲ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝ اور نہ پایا ہم نے بہت امت
گذشتہ کو وفا کرنے عہد کے سے کہ بیچ روز ازل کے کیا تھا یا جو عہد
کہ وقت مصیبت کے کرتے ہیں کہ اگر دور ہوگی ایمان لائیں گے ہم اور
تحقیق پایا ہم نے بہت ان کے کو قول توڑنے والے بدکار
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ
۱۰۳ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ پس بھیجا ہم نے پیچھے بہت
پیغمبروں کے موسیٰؑ کو ساتھ معجزوں اپنے کے طرف فرعون کے کہ نام
اس کا قابوس تھا اور طرف اشرافوں گروہ فرعون کے پس ظلم کیا
انہوں نے ساتھ معجزوں کے کہ ایمان نہ لاتے پس دیکھ تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیونکر ہوا آخر کار فساد کرنے والوں کا
فائدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کر مدین میں صحبت
حضرت شعیبؑ کی میں پہنچے اور بیٹی حضرت شعیبؑ کی سے کہ صفورا
نام تھا نکاح کیا بعد اس کے پھر قصد مصر کے جانے کا کیا راہ میں

Marfat.com

وادی ایمن میں پیغمبر ہوئے اور عصا اور ید بیضا دو معجزے ملے حکم الٰہی ہوا کہ مصر کو جاؤ اور فرعون کو خدا کی طرف بلاؤ اور سرکشی اور دعوئے خدائی سے منع کرو حضرت موسیٰ مصر میں آئے بعد مدت کے ملاقات فرعون کی میسر ہوئی

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ اور کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے فرعون تحقیق میں بھیجا گیا ہوں پروردگار عالموں کی طرف سے طرف تیرے

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ لائق ہوں میں پیغمبری کے اور اوپر اس کے کہ نہ کہوں میں اوپر اللہ تعالیٰ کے مگر سچ کو تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس ساتھ حجت روشن کے پروردگار تمہارے کی طرف سے پس بھیج تو ساتھ میرے بیٹوں یعقوب کے کو زمین مقدس میں کہ وطن ان کا ہے اور خدمتگاری اپنی نہ کروا تو ان سے فائدہ روایت میں ہے کہ فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام لونڈی اپنا کیا تھا اور سبب اس کا یہ تھا کہ جس وقت حضرت یعقوب ساتھ اولاد اپنی کے مصر میں آئے اور جائے قرار اپنی کی اولاد ان کی بہت ہوئی حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی وفات ہوئی اور ملک ریان کہ بادشاہ مصر کا تھا مر گیا بیٹا اس کا کہ مصعب نام تھا بادشاہ مصر کا ہوا بنی اسرائیل کو حرمت سے رکھتا تھا اور ایذا نہ دیتا تھا وہ بھی مر گیا ولید بیٹا اس کا کہ فرعون زمانۂ موسیٰؑ کا تھا بادشاہ مصر کا ہوا اور دعویٰ خدائی کا کیا بنی اسرائیل نے متابعت اس کی قبول نہ کی فرعون نے کہا کہ باپ تمہارا کہ یوسفؑ تھا غلام زرخرید نوکروں میرے کا تھا پس تمام غلام زادے میرے ہو یہ کہہ کر سب کو غلام اپنا کیا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ آئے اور کہا کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا فرعون نے موسیٰؑ کو کہ اگر ہے تو کہ لایا ہے تو کوئی نشانی اوپر دعویٰ پیغمبری اپنی کے پس لا تو اس کو اگر ہے تو سچوں سے اور معجزہ اپنا دکھا تو

۱۰۷ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۚۖ ۝ پس ڈالا حضرت موسیٰؑ نے عصا اپنے ہاتھ سے پس ناگاہ عصا اژدہا ہو گیا ظاہر کہ کسی کو شک نہ رہا اژدہا ہونے اس کے میں فائدہ روایت میں ہے کہ ایک اژدہا منہ کھولے ہوئے بارہ کوس کا لمبا زرد رنگ بالوں دار بن گیا درمیان دو جبڑوں اس کے کے اسی گز کا فرق تھا اور اونچا ہوا زمین سے مقدار ایک کوس کے اور اوپر دُم کے کھڑا ہو گیا نیچے کا جبڑا اوپر زمین کے رکھا اور اوپر کا اوپر کنگرے محل فرعون کے رکھا اور متوجہ ہوا فرعون کی طرف کہ نگل جاوے اور ایک روایت میں ہے کہ قبہ فرعون کے کو نیچے دو دانتوں کے لیا تھا فرعون کود کر بھاگا اور مکان ضرور کو دیا اور پیٹ چل گیا ایک دن میں چار سو بار اور حملہ کیا اژدہے نے طرف آدمیوں کے تمام بھاگے پچیس ہزار آدمی اژدحام سے مارے گئے فرعون نے چیخ ماری اور شور کیا کہ اے موسیٰؑ قسم کھاتا ہوں میں کہ اوپر تیرے ایمان لاؤں گا اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دوں گا اور قسم دیتا ہوں میں تجھ کو خدا کی کہ عصا اپنے کو پکڑ لے حضرت موسیٰؑ نے گردن اژدہے کی پکڑ لی پھر وہ عصا ہو گیا فرعون اوپر تخت کے بیٹھا اور کہا کہ کوئی دوسرا معجزہ ہے تو دکھا حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ ہے اور ہاتھ بغل میں کیا

۱۰۸ ع ۱۲/۹ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور کھینچا موسیٰؑ نے ہاتھ اپنے کو بغل سے پس ناگاہ وہ ہاتھ سفید چمکتا تھا واسطے دیکھنے والوں کے کہ روشنی اس کی غالب تھی روشنی آفتاب کی سے فرعون نے اشرافوں کو جمع کیا اور پوچھا

۱۰۹ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۙ
۱۱۰ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ کہا گروہ اشرافوں کے نے قوم فرعون کی سے کہ تحقیق موسیٰؑ البتہ جادوگر دانا ہے جادو کے علم میں کہ لکڑی کو اژدہا بناتا ہے اور ہاتھ کو چمکتا دکھاتا ہے چاہتا ہے کہ باہر نکالے تم کو زمین تمہاری سے کہ مصر ہے فرعون نے کہا کہ پس کیا حکم کرتے ہو تم مجھ کو اور تدبیر کیا ہے

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ
۱۱۱، ۱۱۲ حٰشِرِيْنَ ۙ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ کہا گروہ اشرافوں نے فرعون کو کہ ڈھیل دے تو یا قید کر تو موسیٰؑ کو اور بھائی اس کے کو

Marfat.com

کرہاردن سے ہے اور جلدی نہ کر اور بھیج تو شہروں میں جمع کرنے والوں
کو کہ لاویں تیرے پاس جادوگر دانا کو فائدہ کا روایت میں ہے
کہ کسی زمانے میں ایسے جادوگر نہیں ہوئے کہ زمانۂ موسیٰ کے میں تھے اور
مدائن میں دو بڑے جادوگر تھے جس وقت آدمی فرعون کے ان کے
بلانے کو آئے اپنی ماں سے کہا کہ ہم کو اوپر قبر باپ ہمارے کے لے چل
ماں لے گئی اپنے باپ کو آواز دی کہ ہم کو بادشاہ مصر کے نے بلایا ہے
کہ دو آدمی اس کے پاس بے لشکر اور بے ہتھیار آئے ہیں اور اس کو تنگ
کیا ہے اور ایک عصا رکھتے ہیں کہ جس وقت زمین پر ڈالتے ہیں اژدہا
ہو جاتا ہے جو کچھ آگے آئے نگل جاتا ہے اور فرعون چاہتا ہے کہ ہم کو
مقابلہ ان کا کروا دے قبر والے نے جواب دیا کہ جس وقت سوویں وہ
دونوں دیکھو تم کہ عصا اژدہا بنتا ہے اگر بنتا ہے تو جانو کہ جادوگر نہیں
ہیں اور مقابلہ ان کا نہ کرو تم اس واسطے کہ جادو جادوگر کا سوتے وقت
بے اثر ہو جاتا ہے تمام عالم اگر چاہے مقابلہ ان دونوں کا نہ کر سکے۔
دونوں جادوگر ساتھ شاگردوں اپنے کے کہ ستر ہزار تھے ہر ایک کے
مصر میں آئے

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ
۱۱۳ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ٥ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس فرعون
کو دیکھتے ہی کہا کہ تحقیق واسطے ہمارے البتہ مزدوری ہے اگر ہوں گے
ہم غالب ہونے والے اوپر موسیٰ کے

۱۱۴ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ٥ کہا فرعون نے کہ
ہاں ہے تم کو مزدوری اگر غالب ہو گے تم اوپر موسیٰ کے اور تحقیق تم
البتہ نزدیکوں سے ہو گے یعنی ہر وقت پاس آؤ گے تم، جادوگروں نے
مصر میں آکر احوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دیکھا کہ سوتے تھے اور
عصا اژدہا بن کر نگہبانی کرتا تھا ڈر گئے اور فکر مند ہوئے اور خطرہ دل
میں رکھتے تھے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کو بلایا اور مقرر ہوا کہ جادوگر
مقابلہ کریں اور مجلس مقابلے کی تیار ہوئی جادوگر اپنی لکڑیاں اور
رسیاں لے کر میدان میں آئے اور فرعون اوپر تخت کے تماشا دیکھنے
کو بیٹھا اور آدمی تمام شہر مصر کے حاضر ہوئے ستر ہزار جادوگر ایک
طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے جادوگروں نے آداب کیا اور

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ
الْمُلْقِيْنَ ٥ کہا کہ اے موسیٰ یا یہ کہ اول ڈالے تو عصا اپنے کو اور
یا یہ کہ ہم ہوویں پہلے ڈالنے والے لکڑیوں اپنی کو

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ
وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ٥ کہا حضرت موسیٰ
نے از روئے خلق کے کہ تم ہی ڈالو پہلے پس جس وقت ڈالا جادوگروں نے
لکڑیوں اور رسیوں اپنی کو جادو کیا آنکھوں آدمیوں کی کو اور بہت ڈرایا
آدمیوں کو اور لائے جادو بڑا فائدہ کا روایت میں ہے کہ جادوگروں
نے لکڑیوں کو اندر سے خالی کیا تھا اور پارہ بھر دیا تھا اور اوپر گندھک
لپیٹی تھی اور نیچے سے زمین کھود کر آگ روشن کی تھی گرمی آگ کی نے
نیچے سے زور کیا اور اوپر گرمی آفتاب کی نے زور کیا تمام شکلیں ہلنے
لگیں اور ایسا دکھائی دیا کہ تمام میدان سانپوں سے بھر گیا ہے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ
تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے کہ
ڈال دے تو عصا اپنے کو جوں ہی ڈالا موسیٰ نے اژدہا منہ کھولے ہوئے
بن گیا پس ناگاہ وہ اژدہا نگلتا تھا اس چیز کو کہ جھوٹ جوڑ کر خلق کو
دکھاتے تھے اور وہ چالیس گو ہیں رسیوں کی اور لکڑیوں کی نقلیں جس وقت
وہ اژدہا نگل گیا اور منہ طرف تماش بینوں کے کیا تمام آدمی بھاگے اور
بہت خلق اس انبوہ میں ہلاک ہوئی حضرت موسیٰ نے پکڑ لیا پھر
عصا ہو گیا۔

۱۱۸ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ
۱۱۹ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ پس ثابت ہوا سچ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کا اور باطل ہوئی جو چیز کہ عمل کرتے تھے جادوگر پس عاجز
ہوئے اس مکان میں کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوا تھا اور پھرے اس مکان
سے خوار اور ذلیل ہونے والے ناامید بے مراد

۱۲۰ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
۱۲۱ الْعٰلَمِيْنَ ۙ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ٥ اور ڈالے گئے
جادوگر اوپر موہنوں کے سجدہ کرنے والے اللہ کو کہا کہ ایمان لائے ہم ساتھ
پروردگار عالموں کے فرعون نے کہا کہ میں رب العالمین ہوں جادوگروں نے

Marfat.com

کہا کہ رب موسیٰ و ہارون کا

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ
اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا
۱۲۳ مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا فرعون نے جادوگروں
کو کہ آیا ایمان لاتے ہو تم ساتھ موسیٰؑ کے آگے اس سے کہ حکم دوں
میں تم کو تحقیق یہ عمل مکر پوشیدہ ہے کہ بنایا ہے اس کو تم نے تدبیر
سے بیچ شہر مصر کے آگے آنے وعدہ گاہ سے ساتھ موسیٰؑ کے موافقت
کی ہے اور یہ حیلہ بنایا ہے اس واسطے کہ باہر نکالو تم شہر مصر سے
اہل اس کے کو کہ قبطی ہیں پس قریب ہے کہ جانوگے تم سزا اس عمل
کی مجملاً ڈرایا اور آگے مفصل بیان کیا کہ

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
۱۲۴ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ البتہ کاٹوں گا میں ہاتھوں
تمہارے کو اور پاؤں تمہارے کو خلاف حکم کرنے سے یا داہنا ہاتھ
اور بایاں پاؤں کاٹوں گا پیچھے البتہ اوپر سولی کے چڑھاؤں گا میں تم
سب کو واسطے رسوائی کے اور نصیحت پکڑنے اوروں کے

۱۲۵ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۚ کہا جادوگروں نے
فرعون کو کہ ہم کو موت سے کیا ڈراتا ہے تو کہ مشتاق موت کے
ہیں ہم سب جیسے پیاسا پانی کا مشتاق ہے اس واسطے کہ بعد
موت کے تحقیق ہم طرف پروردگار ہمارے کے پھرنے والے ہیں

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا
۱۲۶ جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۚ
اور نہیں دشمنی کرتا ہے تو ہم سے مگر اس واسطے کہ ایمان لاتے ہیں
ہم ساتھ نشانیوں قدرت پروردگار اپنے کے جس وقت آئیں وہ
نشانیاں ہمارے پاس بسبب موسیٰؑ کے جادوگروں نے فرعون کی
طرف سے منہ پھیرا اور خدا کی طرف متوجہ ہوتے اور کہا کہ اے پروردگار
ہمارے بہا تو اوپر ہمارے اس مصیبت میں صبر کو کہ بے صبری نہ کریں
ہم اور وفات دے تو ہم کو مسلمان ثابت اوپر ایمان کے

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى
وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَ

اٰلِهَتَكَ ؕ اور کہا سرداروں نے گروہ فرعون کے سے کہ آیا چھوڑتا
ہے تو موسیٰؑ کو اور قوم اس کی کو تا یہ کہ فساد کریں زمین مصر کی میں
اور چھوڑے موسیٰؑ تجھ کو اور خداؤں تیرے کو فائدہ ؏ روایت
میں ہے کہ فرعون خلق کو اپنی بندگی کا حکم کرتا تھا اور آپ ستارے
کو پوجتا تھا اور اپنی صورت کے بت بنوا کر قوم کو دیئے تھے کہ اس
کو پوجا کرو تم کہ وہ بت تم کو مجھ سے نزدیک کریں، سرداروں نے
رغبت دلائی فرعون کو اوپر قتل موسیٰ اور قوم اس کی کے فرعون نے جانا
کہ موسیٰ کو تو قتل نہ کر سکوں گا میں

قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ کہا فرعون نے کہ قریب ہے یہ کہ قتل ۱۲۷
کریں گے ہم بیٹوں ان کے کو جیسے آگے قتل کرتے تھے تلاش موسیٰؑ
کی میں اور جیتا چھوڑیں گے ہم بیٹیوں ان کی کو کہ خدمت ہماری کریں
اور تحقیق ہم اوپر ان کے غالب ہونے والے ہیں اور وہ مغلوب ہیں،
جس وقت یہ ڈرانا فرعون کا بنی اسرائیل کو پہنچا بے قرار ہو کر طرف
حضرت موسیٰ کے التجا کی

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ
اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ
الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰؑ نے واسطے قوم اپنی کے ۱۲۸
کہ مدد مانگو تم ساتھ اللہ کے اور صبر کرو تم اوپر ایذا فرعون کے تحقیق
زمین واسطے اللہ کے ہے میراث اس کو جس کسی کو چاہتا ہے بندوں
اپنے سے اور نیکی عاقبت کی واسطے پرہیزگاروں کے ہے حضرت ع ۱۸/۱۴/۴
موسیٰ علیہ السلام نے اشارہ کیا طرف ہلاکی فرعون کے بنی اسرائیل نہ
سمجھے اور شکایت کی۔

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا
جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۚ کہا بنی اسرائیل نے کہ ۱۲۹ ع ۱۵/۵
ہم ایذا دیئے گئے قبطیوں سے آگے اس سے کہ آوے تو ہمارے پاس
مدین سے کہ آدھے دن بندگی اور خدمت اپنی کرواتا تھا اور آدھے
دن چھوڑ دیتا تھا اور نہ ایذا دیئے گئے ہم پیچھے اس سے کہ آیا تو ہم کو

Marfat.com

تمام روز خدمت کرواتا ہے کہا موسیٰ نے کہ قریب ہے اور امید ہے کہ پروردگار تمہارا ہلاک کرے دشمن تمہارے کو کہ فرعون ہے پس نظر کرے گا اللہ کہ کیونکر عمل کرتے تھے تم کفر اور ایمان سے

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ
۱۳۰ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ٥ اور تحقیق پکڑا تھا ہم نے آل فرعون کی کو ساتھ قحط اور خشک سالی کے اور ساتھ نقصان کرنے بعضے میوول کے شاید کہ وہ نصیحت پکڑیں اور کفر سے باز آویں۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ پس جس وقت کہ آئی ان کو فراخی اور ارزانی سے کہتے کہ واسطے ہمارے ہے یہ نیکی اور ارزانی اور ہم لائق اس کے ہیں اور اگر ان کو پہنچے برائی اور قحط اور بلا ، بدفالی اور بدشگنی لیتے ساتھ موسیٰ کے اور جو کوئی ساتھ اس کے تھے مومنوں سے اور کہتے کہ بلا شامت ان کی سے ہے

اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
۱۳۱ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ خبردار ہو جاؤ کہ تحقیق بدفالی ان کی نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے کہ اعمال برے کرتے ہیں شامت اس کی سے اللہ بلا بھیجتا ہے ولیکن بہت ان کے نہیں جانتے ہیں کہ بلا شامت عملوں کی سے ہے

فائدہ یعنی شومیٔ قسمت بد ہے سو اللہ کی تقدیر سے ہے بھلائی اور برائی کا اثر ہوگا آخرت میں اس کا جواب یہ نہ فرمایا کہ شومی ان کی کفر سے تھی کیونکہ کافر بھی دنیا میں عیش کرتے ہیں اصل حقیقت تھی سو فرمائی کہ دنیا کے احوال موقوف بر تقدیر ہیں

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ
۱۳۲ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ٥ اور کہا فرعونیوں نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ جب لاتا ہے تو ہمارے پاس کسی نشانی کو کہ تو اس کو معجزہ جانتا ہے قحط اور بیماری سے تا یہ کہ جادو کرے تو ہم کو ساتھ اس کے پس نہیں ہیں ہم واسطے تیرے ایمان لانے والے جب قبطیوں نے نہایت انکار کیا

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ پس بھیجا ہم نے اوپر ان کے طوفان پانی کا اور ٹڈیاں بھیجیں اور چچڑیاں یا جوئیں بھیجیں اور مینڈکیں اور لہو بھیجا۔

فائدہ روایت میں ہے کہ سات دن تک مینہ برسا اور گھر قبطیوں کے ڈوبے عاجز ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ دعا کرو جو مینہ بند ہووے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کو چاروں طرف پھیرا بادل جاتے رہے اور مینہ کھل گیا پھر سرکشی کی حق تعالیٰ نے ٹڈیوں کو بھیجا کہ تمام کھیتیاں اور درخت کھا گئیں پھر چچڑیوں یا جوؤں کو بھیجا کہ تمام چیزوں میں اور پانی میں بھر گئیں پھر مینڈکوں کو بھیجا کہ تمام کھانے اور پانی میں پھیل گئے پھر لہو کو بھیجا کہ تمام پانی دریائے نیل کا اور پانی تمام کنوؤں کا اور مشکوں کا لہو ہو گیا قبطی بنی اسرائیل کے آدمی سے کہتے کہ تو اپنے منہ میں کلی پانی کی لے کر میرے منہ میں ڈال دے بنی اسرائیل کا آدمی پانی منہ میں لے کر قبطی کے منہ میں ڈالتا لہو ہو جاتا۔ جیسے مولوی روم نے فرمایا ہے ؎

آب نیل ست و بقبطی خوں نمود
قوم موسیٰ را نہ خوں بود آب بود

اور فرق ہر عذاب میں مہینے کا تھا اور سات دن تک عذاب رہتا تھا۔

اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۚ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
۱۳۳ مُّجْرِمِيْنَ ٥ نشانیاں تھیں جدا جدا یعنی ایک ہفتہ تک عذاب رہتا تھا اور ایک مہینے تک امن تھا پس تکبری اور غرور کیا اور تھی وہ قوم گناہ کرنے والی

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ
۱۳۴ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ٥ اور جس وقت گرتا تھا اوپر ان کے عذاب عذابوں مذکور سے کہتے تھے کہ اے موسیٰ دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ قول کیا ہے نزدیک تیرے کہ دعا تیری قبول کروں گا میں اگر دور کرے گا تو ہم سے عذاب کو البتہ ایمان لاویں گے ہم واسطے تیرے اور البتہ چھوڑ دیں گے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہاں چاہے تو لے جاوے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ

Marfat.com

۱۳۵ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ○ پس جس وقت دور کیا ہم نے ان سے عذاب
کو دعا موسیٰ کی سے تا ایک مدت تک کہ وہ پہنچنے والے اس مدت
کے تھے ناگاہ وہ قول توڑنے تھے

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ
۱۳۶ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ○ پس بدلہ لیا ہم نے
ان سے پس غرق کیا ہم نے ان کو دریائے قلزم میں کہ نزدیک
مصر کے ہے بسبب اس کے کہ جھٹلایا تھا انہوں نے نشانیوں قدرت
ہماری کو اور تھے ان نشانیوں سے بے خبر **فائدہ** یہ سب
بلائیں اُتر آئیں ایک ایک ہفتہ کے فرق سے اوّل حضرت موسیٰ
علیہ السلام فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تم پہ یہ بلا بھیجے گا وہی بلا آتی
پھر مضطر ہوتے حضرت موسیٰؑ کی خوشامد کرتے ان کی دعا سے
دفع ہوتی پھر منکر ہو جاتے آخر کو وبا پڑی نصف شب کو
سارے شہر میں ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے مردوں کے غم میں
حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو لے کر شہر سے نکل گئے پھر کتی روز کے بعد
فرعون پیچھے لگا دریائے قلزم پہ جا کر پکڑا وہاں یہ قوم سلامت
گزر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ط اور میراث دی ہم
نے اس قوم کو کہ ضعیف اور ناتوان گنی جاتی تھی مشرق کی طرفیں
زمین کی اور مغرب کی طرفیں زمین کی وہ زمین کہ برکت دی تھی
ہم نے بیچ اس زمین کے بے نہایت میووں کی سے یا پیغمبروں سے

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ
بِمَا صَبَرُوْا ط وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ
۱۳۷ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ○ اور تمام ہوا وعدہ پروردگار تیرے کا
کہ نیک تر ہے اوپر بنی اسرائیل کے بسبب صبر کرنے ان کے کے
اور ہلاک کی اور ڈھا دی ہم نے جو چیز کہ بناتا تھا فرعون اور قوم
اس کی شیش محلوں سے اور قلعوں سے اور جو چیز کہ چھتے بناتے
تھے انگوروں کے اور عمارتوں کے

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ
يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ج اور پار اتار دیا ہم نے دریا
سے صحیح وسلامت بنی اسرائیل کو پس گزرے اوپر ایک قوم کے کہ
قبیلہ بنی لخم کے سے تھی ولایت رقہ میں کہ مجاوری کرتے تھے اوپر
بتوں کے کہ واسطے ان کے تھے

قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ط
کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰؑ بنا تو ہمارے واسطے مورت خدا کی
کہ پوجیں ہم اس کو جیسے اس شہر والوں کے خدا ہیں اور وہ پوجتے ہیں

۱۳۸ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ
۱۳۹ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ کہا حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے کہ تحقیق تم ایک قوم ہو کہ نادانی کرتے ہو کہ غیر خدا
کو بندگی روا رکھتے ہو تحقیق یہ گروہ بت پوجنے والے ہلاک کی گئی ہے
جو چیز کہ بیچ اس کے ہیں یعنی بت ان کے ہمارے ہاتھ سے ٹوٹیں
گے اور جھوٹ ہے جو چیز کہ عمل کرتے ہیں بت پرستی سے

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى
۱۴۰ الْعٰلَمِيْنَ ○ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ آیا سوائے اللہ کے ڈھونڈوں
میں تمہارے واسطے کسی کو خدا اور حالانکہ اسی نے بزرگی دی ہے تم کو اوپر
عالم کے لوگوں کے نعمت دینے سے

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ ج يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
۱۴۱ ۱۶ع نِسَآءَكُمْ ط وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ اور
یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جس وقت نجات دی ہم نے تم کو آل فرعون
کی سے کہ چکھاتے تھے تم کو سختی عذاب کی قتل کرتے تھے بیٹوں تمہارے
کو اور جیتا چھوڑتے تھے عورتوں تمہاری کو واسطے خدمت اپنی کے
اور بیچ اس کے نعمت تھی یا آزمائش پروردگار تمہارے سے۔

فائدہ روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل
سے وعدہ کیا تھا کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے ایک کتاب لاؤں گا
میں نزدیک حق تعالیٰ کے سے اور جو چیز چاہیے تم کو اس میں مفصل
بیان ہوگا پس جس وقت دریا سے نجات پائی اور فرعون غرق ہوا
بنی اسرائیل نے طلب اس کتاب کی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

Marfat.com

جناب الٰہی میں عرض کیا کہ وہ کتاب عنایت ہووے حکم ہوا کہ تیس دن روزے رکھ پیچھے اس کے کوہ طور پر آ تو ہم باتیں کریں تجھ سے حضرت موسیٰؑ نے تیس دن روزے رکھے اکتیسویں دن کوہ طور کو متوجہ ہوتے کراہیت جانی کہ میں حق تعالیٰ سے باتیں کروں گا اور منہ میرے سے روزے کی بو آوے واسطے دُور کرنے بو روزے کے مسواک کی فرشتوں نے کہا کہ ہم تجھ سے بو مشک کی سونگھتے تھے مسواک سے دُور کی تو نے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کفارے میں اس کی دس روزے رکھے جیسے فرمایا کہ

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ج اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰؑ سے تیس راتوں کا واسطے کتاب دینے کے ذیقعدہ کے مہینے سے اور تمام کیا ہم نے ان تیسوں کو ساتھ دس کے پس تمام ہوا وقت وعدہ پروردگار اس کے کا چالیس راتیں

وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ
١٤٢ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور کہا موسیٰ
علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارونؑ کے کہ میں کتاب لینے جاتا ہوں کوہ طور پر اور تو خلیفہ میرا ہو بیچ قوم میری کے اور اصلاح کاموں کی کر تو اور پیروی نہ کر تو فساد کرنے والوں کی

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ لا اور جس وقت کہ آیا موسیٰ واسطے مقرر وقت ہمارے کے اور بات کی اس سے پروردگار اس کے نے بے واسطہ غیر کے **فائدہ** حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کیا اور کپڑے پاکیزہ پہنے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گردا گرد کوہ طور کے پچیس کوس تک اندھیرا ہو جائے جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اندھیرے میں قدم رکھا شیطان ان کے کو ان سے دُور کیا اور کراماً کاتبین کو بھی جدا کیا اور آسمانوں کو دکھایا کہ فرشتے ہوا میں کھڑے ہیں اور عرش عظیم کو ظاہر کیا پس حق تعالیٰ نے باتیں کیں **فائدہ** روایت میں ہے کہ چوبیس ہزار باتیں کیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ چالیس رات اور دن باتیں کیں شیطان کو اس زمین سے باہر نکال دیا تھا۔ شیطان نے زمین میں غوطہ مارا اور درمیان دونوں قدم موسیٰؑ کے نکلا اور وسواس دلایا کہ یہ باتیں شیطان نے کی ہیں خدا نے نہیں کی ہیں حضرت موسیٰؑ نے سوال دیکھنے کا کیا اور

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ط قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے دکھا تو مجھ کو ذات اپنی کہ نظر کروں میں طرف تیرے کہا اللہ نے کہ نہ دیکھے گا تو مجھ کو دنیا میں اس واسطے کہ جو کوئی دنیا میں مجھ کو دیکھتا ہے مر جاتا ہے اور طاقت نہیں لاتا ہے

وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ج ولیکن نظر کر تو طرف پہاڑ زبیر کے کہ بلند تر پہاڑوں میں کا ہے اور قوت تحمل کی تجھ سے زیادہ رکھتا ہے پس اگر قرار پکڑے اور ثابت رہے پہاڑ وقت تجلی کے پس شتاب ہے کہ دیکھے گا تو مجھ کو اور طاقت دیکھنے کی لا سکے گا تو

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ج پس جس وقت کہ روشنی کی پروردگار اس کے نے یعنی نور اپنا یا نور عرش کا سوئی کے ناکے کے برابر ظاہر کیا واسطے پہاڑ کے کر دیا پہاڑ کو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بیہوش ہو کر دہشت اس کی سے **فائدہ** روایت میں ہے کہ ستر ہزار پردوں کے پیچھے سے سوئی کے ناکے کے برابر نور ظاہر کیا تھا اور اس ساعت میں جو دیوانہ زمین کے اوپر تھا ہوشیار ہو گیا اور جو بیمار تھا تندرست ہو گیا اور تمام زمین سر سبز ہو گئی اور پانی کھارے میٹھے ہو گئے اور بُت اوپر منہ کے گر پڑے اور آگیں آتش پرستوں کی سرد ہو گئیں۔ پہاڑ باوجود اس عظمت کے ٹکڑے ہو گیا اور چھ پہاڑ اس سے جدا ہوئے تین پہاڑ مدینے میں آن پڑے احُد اور ورقان اور رضوی اور تین مکے میں ثور اور ثبیر اور حرا اور دوپہر ڈھلے جمعرات کے دن عرفے کے سے دوپہر ڈھلے جمعہ تک حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش پڑے رہے اور فرشتے پاؤں سے ٹھوکریں مار مار جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اے بیٹے عورت حیض والی کے تو نے لالچ کیا تھا دیکھنے رب العزت کا

فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ

Marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ o پس جس وقت ہوش آیا موسیٰؑ نے کہا کہ پاک جانتا ہوں میں تجھ کو اس سے کہ دنیا میں دیکھا جائے تو توبہ کی میں نے طرف تیرے ایسے سوالوں سے اور میں پہلا ایمان لانے والوں کا ہوں اوپر عظمت اور جلال تیرے کے حق تعالیٰ نے واسطے تسلی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمایا کہ ۱۴۳

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ
وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ o ۱۴۴
کہا اللہ نے کہ اے موسیٰ تحقیق میں نے پسند کیا ہے تجھ کو اوپر آدمیوں کے ساتھ پیغاموں اپنے کے اور ساتھ بات کرنے اپنے کے تجھ سے پس لے تو جو چیز کہ دی ہے میں نے تجھ کو احکاموں سے اور ہو تو شکر کرنے والوں سے اوپر اس بخشش کے

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ اور لکھا تھا ہم نے واسطے موسیٰ کے بیچ تختیوں کے ہر چیز سے نصیحت اور بیان کرنا واسطے ہر چیز کے کہ محتاج ہوئیں دین میں اور تختے تو تھے یاقوت سرخ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ زمرد سبز سے تھے اور درازی ہر تختہ کی چھ گز تھی

فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ
سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ o پس لے تو اے موسیٰؑ تختیوں کو ۱۴۵
کہ اوپر ان کے توریت لکھی ہے ساتھ قصد تمام کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ لیویں نیک تر تختوں کا یعنی عمل کویں اوپر عزیمت کے نہ اوپر رخصت کے کہ رخصت نیک ہے اور عزیمت نیک تر ہے قریب ہے کہ دکھاؤں گا میں تم کو اے بنی اسرائیل گھر بدکاروں کے کہ دوزخ میں ہیں یا تم کو ولایت شام کی میں لاؤں گا اور مکان اگلے بے فرمان لوگوں کے دکھلاؤں گا میں کہ تم نصیحت پکڑو اور بے فرماتی نہ کرو یا فرعون کے مکان مصر میں خراب اور خالی ہوتے دکھاؤں گا

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۖ قریب ہے کہ پھیروں گا میں آیتوں اپنی سے دل ان لوگوں کے کہ غرور کرتے ہیں زمین میں

وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ اور اگر دیکھیں یہ سرکشی کرنے والے تمام معجزوں کو نہ ایمان لاویں ساتھ ان کے اور اگر دیکھیں راہ ہدایت کی نہ پکڑیں اس کو اور اگر دیکھیں راہ گمراہی کی پکڑیں اس کو راہ اور پیروی اس کی کریں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ o ۱۴۶
یہ پھیرنا دلوں کا اس سبب سے ہے کہ تحقیق جھٹلایا تھا انہوں نے آیتوں ہماری کو اور تھے آیتوں ہماری سے غافل ہونے والے سرکشی اور دشمنی سے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ ۖ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ o ۱۴۷ ع ۱۷ اور جنہوں
نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو کہ قرآن ہے اور جھٹلایا دیدار آخرت کے کو ناچیز اور باطل ہو گئے عمل ان کے جزا نہ دیئے جاویں گے مگر جو چیز کہ عمل کرتے تھے دنیا میں

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۖ اور پکڑا یعنی بنایا اور اس کو خدا جانا قوم موسیٰ کی نے پیچھے جانے موسیٰؑ کے کوہ طور کو گہنے قبطیوں کے سے بچھڑا بدن بے روح واسطے اس کے آواز تھی بچھڑے کی فائدہ کا روایت میں ہے کہ جس رات بنی اسرائیل شہر مصر سے باہر نکلے تھے کہ حال ان کا قوم فرعون کی نہ جانے بہانہ کیا کہ ہمارے یہاں شادی ہے اور فرعونیوں سے گہنا سونے کا اور روپے کا عاریت لیا فرعون غرق ہو گیا اور وہ گہنا بنی اسرائیل کے پاس رہ گیا جس وقت حضرت موسیٰؑ کوہ طور گئے اور ہارونؑ کو اپنا خلیفہ کر گئے سامری ہارونؑ کے پاس آیا اور کہا کہ یہ گہنا عاریت کا کہ بنی اسرائیل کے پاس رہ گیا ہے خرید و فروخت کرتے ہیں اور حالانکہ تصرف کرنا ان کو اس میں حرام ہے کہ اس زمانہ میں غنیمتیں حلال نہیں تھیں مومنوں کو ہارونؑ نے کہا کہ تمام گہنا زمین میں گاڑ دیویں۔ سامری نے کہ سنار کاریگر تھا زمین سے نکال کر آگ میں گلایا اور قالب میں ڈھال کر گائے کا بچہ بنایا بدن بے روح اور جس وقت فرعون غرق ہوتا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام گھوڑے کے اوپر سوار ہو کر آتے تھے سامری نے ایک مٹھی

Marfat.com

خاک کی سُم کے نیچے سے اُٹھالی تھی اسی خاک سے بچھڑے کے منہ
میں ڈالی حق تعالیٰ نے زندہ کر دیا اور بولنے لگا بنی اسرائیل نے جو
آواز سُنی سجدہ کیا اور خدا جانا بچھڑے کو

وقف لازم اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ
١٤٨ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ آیا نہیں دیکھا ہے بنی اسرائیل
نے کہ تحقیق بچھڑا نہیں بات کرتا ہے ان سے اور امر و نہی نہیں کرتا
ہے اور نہ دکھاتا ہے ان کو راہ سیدھی پکڑا بنی اسرائیل نے بچھڑے
کو خدا اور تھے ظلم کرنے والے

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ
ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا
١٤٩ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور جس وقت کہ گرائی گئی پشیمانی بیچ
ہاتھوں ان کے یعنی بچھڑے کو پوجنے سے پشیمانی ہاتھ آئی اور
ع ١٨ دیکھا بنی اسرائیل کہ تحقیق گمراہ ہوتے ہم کہا ندامت سے کہ البتہ اگر
رحمت نہ کرے گا اوپر ہمارے پروردگار ہمارا اور نہ بخشے گا گناہ ہمارا
البتہ ہو جاویں گے ہم زیاں کاروں سے

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ
بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ ۚ اور جس وقت کہ پھرا موسیٰ کوہِ
طور سے طرف قوم اپنی کے غصہ ناک اور غمگین گمراہ ہونے ان کے سے
کہا کہ بُری خلافت کی تم نے میری پیچھے میرے سے

اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ
بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ؕ آیا جلدی کی تم نے پوجنے بچھڑے کے
سے حکم پروردگار اپنے کے اور میری راہ نہ دیکھی تم نے اور ڈال دیا تختوں
کو کہ توریت ان کے اوپر کھدی تھی مانند نقش نگینہ کے بعضے تختے ٹوٹ
گئے چھ حصے اوپر آسمان کے اُٹھ گئے اور ایک حصہ باقی رہا اور پکڑا
موسیٰؑ نے بالوں سر بھائی اپنے کو کھینچتا تھا طرف اپنے زور سے
مارے غصے کے کہ شاید ہارونؑ نے منع کرنے میں تقصیر کی ہو گی۔

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا
يَقْتُلُوْنَنِيْ ۫ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ کہا ہارون نے
کہ اے بیٹے ماں میری کے تحقیق قوم نے ضعیف جانا مجھ کو اور اکیلا
پایا اور قریب تھا کہ قتل کریں مجھ کو بہت منع کرنے میرے سے پس
خوش نہ کر تو ساتھ میرے دشمنوں کو

١٥٠ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور نہ کر تو مجھ کو
ساتھ قوم ظلم کرنے والی کے کہ میں نے سستی نہیں کی ہے منع کرنے میں

فائدہ حضرت ہارونؑ اور ان کی اولاد حضرت موسیٰؑ کی امت میں
امام تھے لیکن جب ان کے جائے خلیفہ ہوئے تو امت حکم میں نہ رہی
خلافت اور کی قسمت میں تھی، خلیفہ وہ کہ امت کو دین اور دنیا کے بندوبست
میں رکھے جس طرح پیغمبر سنوار گیا تا نصرتِ حق ان کے ساتھ رہے اور
امام وہ کہ پیغمبر کا یادگار ہو اور جو خدمت اور نیاز پیغمبر سے منظور ہو
سو امت ان سے کرے تا برکت اور قبول پاویں توریت میں امام کے
لوازم دیکھے تو معلوم ہو

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ ﺻﻠﮯ
١٥١ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ کہا موسیٰ علیہ السلام نے پیچھے سننے
اس بات کے کہ اے پروردگار بخش تو مجھ کو اور بھائی میرے کو اور داخل
کر تو ہم دونوں کو بیچ رحمت اپنی کے اور تو بہت رحم کرنے والا رحم
کرنے والوں کا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي
١٥٢ الْمُفْتَرِيْنَ ۝ تحقیق جن لوگوں نے پکڑا ہے بچھڑے کو خدا اپنا قریب
ہے کہ پہنچے گا ان کو غصہ پروردگار ان کے سے کہ وہ قتل کرنا ایک دوسرے
کا ہے اور پہنچے گی ان کو خواری بیچ زندگی دنیا کے کہ جزیہ ہے اور اسی
طرح بدلہ دیتے ہیں ہم جھوٹ جوڑنے والوں کو

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا
١٥٣ وَاٰمَنُوْٓا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور جن
لوگوں نے کہ کیا ہے عمل بدیوں کا شرک سے اور گناہوں سے پیچھے توبہ کی ہے بعد
اس کے اور ایمان لائے ہیں تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیچھے توبہ اور ایمان کے البتہ بخشنے والا مہربان ہے

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ ﺻﻠﮯ
وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ

Marfat.com

يَرْهَبُوْنَ ۝ اور جس وقت تھما اور ٹھہرا موسیٰ ؑ سے غصہ پکڑا ہاتھ
میں تختوں کو اور بیچ نوشتہ اس کے کے راہنمائی تھی اور بخشش تھی
واسطے ان لوگوں کے کہ وہ واسطے عذاب پروردگار اپنے کے ڈرتے ہیں
وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ
اور پسند کیا موسیٰ علیہ السلام نے قوم اپنی سے ستر مردوں کو واسطے
وعدہ گاہ ہمارے کے **فائدہ** روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ ؑ کو فرمایا تھا کہ ستر آدمی علمائے بنی اسرائیل کے سے ساتھ
اپنے کوہ طور پر لاؤ تاکہ بندگی بچھڑے کی سے توبہ کریں اور عذر خواہی
کریں اور ایک **روایت** میں ہے کہ بنی اسرائیل نے آپس میں کہا
کہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں نہیں کی ہیں اور جو چیز اوپر تختوں
کے ہے کلام موسیٰ کا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ستر آدمیوں کو
بنی اسرائیل سے اوپر کوہ طور کے لا تو تا کلام میرے سنیں اور گواہ
ہوویں حضرت موسیٰ ستر آدمیوں کو لے کر اوپر کوہ طور کے آئے
جب نزدیک پہنچے کوہ طور سے ایک بادل آیا کہ درمیان موسیٰ ؑ کے
اور قوم کے حائل ہو گیا موسیٰ علیہ السلام پردہ ابر کے اندر آئے اور
قوم سجدے میں گری اور حق تعالیٰ نے موسیٰ سے باتیں کیں اور امر و نہی
فرمایا پس جس وقت بادل کھل گیا موسیٰ ؑ باہر آئے اور کہا قوم سے کہ سنے
تم نے کلام پروردگار میرے کے قوم نے کہا کہ سنے ہم نے لیکن کلام
کرنے والا معلوم نہ ہوا ہم ایمان جب لاویں کہ خدا کو ظاہر دیکھیں نزدیک
بسبب اسی بات کے ایک بجلی گری سب کو جلا دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام
بے قرار ہوئے۔
فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جس وقت کہ پکڑا ان کو بجلی
نے یا پکڑا ان کو آواز ہیبت ناک نے کہ لرزہ اوپر بدن کے پڑا اور بند
بند جدا ہو گئے کہ تمام دہشت اس کی سے مر گئے۔ حضرت موسیٰ ؑ
ڈر گئے کہ بنی اسرائیل مجھ کو قتل کی تہمت کریں گے۔ کہا
قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ
اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ
کہا موسیٰ ؑ نے کہ اے پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا تو ان کو
آگے آنے کوہ طور کے سے اور مجھ کو بھی ہلاک کرتا ان کو بندگی کرنے
بچھڑے کی سے ہلاک کرتا اور مجھ کو قتل کرنے قبطی کے سے ہلاک کرتا
آیا ہلاک کرتا ہے تو ہم کو بسبب اس چیز کے کہ کی ہے بے عقلوں نے
ہم میں سے نہیں ہے یہ کام مگر آزمائش تیری ہی سے بندوں کو کہ ان
کو کلام اپنے سنائے کہ لالچ دیکھنے کا ہو اور بچھڑے میں آواز پیدا کر دی
کہ اس کی طرف متوجہ ہوئے
تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ
وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝ ١٥٥
گمراہ کرتا ہے تو ساتھ آزمائش کے جس کسی کو کہ چاہتا ہے تو اور راہ
دکھاتا ہے تو جس کسی کو کہ چاہتا ہے تو ہی یار اور کارساز ہمارا ہے
پس بخش تو ہم کو اور رحم کر تو ہم پر اور تو بہترین بخشنے والوں کا ہے
وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ اور لکھ تو واسطے ہمارے اور ثابت کر بیچ
اس دنیا کے نیکی کو کہ بندگی ہے یا روزی حلال ہے اور بیچ آخرت
کے کہ بخشش ہے یا بہشت اور دیدار ہے۔ تحقیق ہم نے رجوع کی
ہے طرف تیرے
قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ
يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ١٥٦
کہا اللہ نے کہ عذاب میرا صفت اس کی یہ ہے کہ پہنچاتا ہوں میں اس
کو جس کسی کو چاہتا ہوں اور رحمت میری کشادہ ہو گئی ہے سب چیز
کو پس قریب ہے کہ لکھوں گا میں رحمت کو اور ثابت کروں گا واسطے
ان کے کہ پرہیز کرتے ہیں شرک سے اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو اور واسطے
اس کے کہ ساتھ آیتوں ہماری کے ایمان لاتے ہیں۔ یہودیوں نے جانا
تھا کہ یہ رحمت ہمارے واسطے ثابت ہے حق تعالیٰ نے امید ان کی قطع
کی اور واسطے اس امید کے ثابت کیا اور فرمایا **فائدہ** شاید
حضرت موسیٰ ؑ نے اپنی امت کے حق میں دنیا اور آخرت کی نیکی جو مانگی
مراد یہ تھی کہ سب امتوں پر مقدم رہیں دنیا اور آخرت میں فرمایا کہ میرا
عذاب اور رحمت کسی فرقے پر مخصوص نہیں سو عذاب تو اسی پر ہے
جس کو اللہ چاہے اور رحمت سب کو شامل ہے لیکن وہ رحمت خالص

Marfat.com

لکھی ہے ان کے نصیب میں جو اللہ کی ساری باتیں یقین کریں گے یعنی آخری امت کہ سب کتابوں پر ایمان لائیں گے سو حضرت موسیٰؑ کی امت میں جو کوئی آخری کتاب پر یقین لائے وہ پہنچے اس نعمت کو اور حضرت موسیٰؑ کی دعا ان کو لگی

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ز

وہ لوگ کہ تابعداری کرتے ہیں رسول نبی ناخواندہ کی وہ رسول کہ پاتے ہیں اہل کتاب صفت اور نام اس کا لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ توریت کے اور انجیل کے، توریت میں تھا کہ احمد الضحوک القتول یرکب البعیر ویلبس الشملۃ احمد بہت ہنسنے والا خوش خلق قتل کرنے والا کافروں کا سوار ہو گا اوپر اونٹ کے اور پہنے گا ایک چادر کہ شامل ہو تمام بدن کو اور انجیل میں تھا کہ انی ذاہب الی ربی وربکم و فارقلیطا جاء یعنی عیسیٰؑ نے کہا کہ تحقیق میں جانے والا ہوں طرف رب اپنے کے اور رب تمہارے کے اور احمد آیا

یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ حکم کرے گا وہ پیغمبر ناخواندہ ان کو ساتھ نیکی کے کہ توحید ہے اور منع کرے گا ان کو برائی سے کہ شرک ہے اور حلال کرے گا واسطے ان کے پاکیزہ چیزوں کو کہ جاہلوں نے حرام کیا تھا اور حرام کرے گا اوپر ان کے ناپاکیوں کو مانند مردار کے اور گوشت خوک کے یا بیاج اور رشوت کو حرام کرے گا

وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ط اور اتارے گا ان سے بوجھ ان کا کہ شریعت کو آسان کرے گا کہ بیچ شریعت موسیٰؑ کے کہ مشکل تھی اور اتارے گا ان سے طوق زنجیر کو کہ تھیں اوپر ان کے

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ
ع ۱۹/۹ ۱۵۷ الْمُفْلِحُوْنَ ع پس جو کوئی کہ ایمان لائے ساتھ پیغمبر ناخواندہ کے اور تعظیم کی ہے اس کی اور مدد کی ہے اس کی اوپر دشمنوں اس کے کے اور تابعداری کی ہے اس نور کی جو اس کے ساتھ اترا ہے کہ وہ قرآن ہے وہی گروہ نجات پانے والے ہیں عذاب سے

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا نِ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ م کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے آدمیو تحقیق میں پیغمبر اللہ کا ہوں بھیجا گیا ہوں طرف تم سب کے برخلاف اور پیغمبروں کے کہ بعضوں کی طرف بھیجے گئے تھے۔ وہ اللہ کہ واسطے اسی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہے کوئی خدا سوائے اس کے جلاتا ہے اور مارتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ
۱۵۸ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ پس ایمان
لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اس کے کے کہ نبی ناخواندہ ہے وہ نبی کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باتوں اس کی کے اور تابعداری کرو تم اس پیغمبر کی شاید کہ تم سیدھی راہ پاؤ

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ
۱۵۹ یَعْدِلُوْنَ ۝ اور قوم موسیٰؑ کی سے ایک گروہ ہے کہ راہ دکھاتے ہیں
خلق کو ساتھ حق کے کہ اوپر ان کے ہے اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہیں درمیان خلق کے مراد اس گروہ سے عبداللہ بن سلام اور یار اس کے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور بعد وفات خلیفہ ان کے کہ یوشع تھے بنی اسرائیل میں ہرج مرج ظاہر ہوا اور بیچ قتل کرنے پیغمبروں کے اور اقسام گناہوں کے مشغول ہوتے ایک گروہ نے ان میں سے حق تعالیٰ سے التجا کی کہ درمیان ہمارے اور تمام قوم کے جدائی پڑے حق تعالیٰ نے ایک راہ زمین میں کھول دی وہ گروہ اس راہ سے پیچھے ملک چین کے سے آتے اور اسی مکان میں اقامت کی اور مکان رہنے کے بناتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج کو ان سے ملاقات کی تھی اور سورے قرآن کے اوپر ان کے پڑھے ایمان لائے اور وہ مسلمان ہیں قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ مال کی دیتے ہیں اور نماز جمعہ کی قائم کرتے ہیں یہ آیت ان کی شان میں ہے

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور جدا کیا

Marfat.com

ہم نے قوم موسیٰؑ کی کو بارہ سبط گروہ گروہ اور سبط پوتے اور نواسے
کو کہتے ہیں اور مراد اولاد یعقوب کی ہے یعنی ہر پوتے یعقوب کے کو
گروہ کردیا ہم نے

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے جس وقت کہ
پانی مانگا اس سے قوم اس کی نے یہ کہ مار تو عصا اپنے سے پتھر
کو جس وقت بنی اسرائیل جنگل میں حیران ہوتے اور گرمی آفتاب کی
سے ایذا پاتی پیاس نے اوپر ان کے غلبہ کیا حضرت موسیٰؑ نے پانی
مانگا حکم الٰہی ہوا کہ اے موسیٰ عصا اپنا اس پتھر کو مار کہ تجھ سے جنگل
میں بات کی تھی اور بولا تھا کہ اے موسیٰ مجھ کو اٹھالے کہ میں تیرے
کام آؤں گا حضرت موسیٰ نے اٹھالیا اور توبڑے میں رکھتے تھے

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۗ قَدْ عَلِمَ
كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۗ پس پسیج گیا پتھر اور کھل گئے اس سے
بارہ چشمے پانی کے موافق شمار سبطوں کے تحقیق جان لیا ہر آدمی نے
مکان پانی پینے اپنے کا

وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوٰى ۗ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۗ اور سایہ
کیا ہم نے اوپر بنی اسرائیل کے بادل کو کہ گرمی آفتاب کی سے ایذا نہ
پاتیں اور نیچے بھیجا ہم نے اوپر ان کے من کو کہ مانند ترنجبین کے
میٹھا تھا اور سلویٰ کہ مانند لوی کے تھا سلونا کہ کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں
سے جو چیز کہ رزق دیا ہم نے تم کو اور ذخیرہ نہ کرو تم انہوں نے
ذخیرہ کیا

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝
اور ظلم نہ کیا بنی اسرائیل نے ہم کو ذخیرہ کرنے میں ولیکن تھے بنی
اسرائیل کہ ذاتوں اپنی کو ظلم کرتے تھے نافرمانی ہماری سے

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر جس وقت کہا گیا یعنی ہم نے کہا
بنی اسرائیل کو کہ رہو تم اس شہر میں کہ اریحا اور ایلیا ہے اور کھاؤ
اس شہر سے میوہ اور اناج جس مکان سے کہ چاہو تم

وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور کہو تم کہ گناہ دور ۱۶۱
کر ہم سے اور داخل ہو تم دروازے شہر کو سجدہ کرتے ہوئے یا جھکے ہوئے
تواضع سے بخشیں گے ہم گناہ تمہارے قریب ہے کہ زیادہ کریں
گے ہم ثواب نیکی کرنے والوں کا

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ
قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا
كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ پس بدل ڈالا جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان میں ع ۱۶۲ ۲۰/۱۰
سے قول کو سوائے اس کے کہ کہا گیا تھا ان کو یعنی حطۃ کی جگہ حنطۃ
فیہا شعیر کہا کہ گیہوں دے ہم کو بیچ ان کے جو ہوویں پس بھیجا ہم نے
اوپر تغیر کرنے والوں قول کے عذاب آسمان سے کہ بجلی تھی بسبب
اس چیز کے کہ ظلم کرتے تھے۔

وَسْـَٔـلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ وقف لازم
اور پوچھ لے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں سے احوال اس
شہر کا کہ تھا روبرو دریا کے اور وہ ایلیا ہے درمیان مدین اور کوہ طور
کے اوپر کنارے دریا کے کہ اہل شریعت نہ تھے اور ان کے اوپر تعظیم
سنیچر کے دن کی فرض کی تھی کہ اس دن شکار مچھلیوں کا نہ کریں اور دنیا
کے کام میں مشغول نہ ہوویں انہوں نے برخلاف حکم خدا کے کیا اور
اوپر زبان داؤد کے ملعون ہوتے اور لنگور بن گئے۔

اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ
يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ وقف لازم
جس وقت کہ گذرتے تھے حد حکم الٰہی کے سے بیچ دن سنیچر کے کہ
شکار مچھلی کا منع تھا جس وقت کہ آتی تھیں ان کو مچھلیاں ان کی دن سنیچر
ان کے کے کہ شکار اس دن کا منع تھا آتی تھیں مچھلیاں ظاہر اوپر پانی کے
سر نکالے ہوئے اور جس دن سنیچر نہ کرتے تھے نہ آتی تھیں مچھلیاں یعنی
سوائے سنیچر کے نہ آتی تھیں اور یہ آزمائش تھی ان کو خدا کی طرف سے
کہ سنیچر کے دن بہت مچھلیاں آتیں اور سوائے سنیچر کے دن کے مچھلی کی
صورت کوئی نہ دیکھتا تھا۔

النصف
كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ اسی طرح ۱۶۳ مع عند المتقدمین

Marfat.com

آزماتے تھے ہم ان کو بسبب اس چیز کے کہ دائرہ حکم الٰہی اور ایمان
سے باہر تھے **فائدہ** ایلیا والے سینچر کے دن مچھلیاں بہت دیکھتے
تھے اور شکار کرنا مشکل ہوتا اور صبر بھی نہ ہو سکتا حیران ہو کر حیلہ اور
تدبیریں کرتے تھے، آخر کو یہ ٹھہرا کہ حوضوں کو بنائیں اور دریا سے
ندیاں کاٹ کر حوضوں میں لاویں سینچر کے دن کہ مچھلیاں ظاہر ہوتیں
حوضوں میں ہانک لاتے اور راہ میں جال بچھا رکھتے تھے تو مچھلیاں
اس جگہ رہ جاویں دوسرے دن اتوار ہوتا پکڑ لیتے کئی بار یہ عمل کیا
نشان عذاب کا ظاہر نہ ہوا دلیر ہو کر سینچر کی تعظیم چھوڑ دی اور تین
گروہ ہو گئے ایک یہ عمل کرتے تھے اور ایک منع کرتے تھے اور ایک
نہ عمل کرتے تھے اور نہ منع کرتے تھے بلکہ منع کرنے والوں کو منع کرتے
تھے کہ تم کیوں نصیحت کرتے ہو ان کو

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨاللّٰهُ
مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ط اور جس وقت
کہا ایک گروہ نے ان میں سے کہ نہ شکار کرتے تھے اور نہ منع کرتے
منع کرنے والوں کو کہا کہ کس واسطے نصیحت کرتے ہو تم اس گروہ کو
کہ اللہ ہلاک کرنے والا ان کا ہے دنیا میں بے فرمانی کرنے اور تعظیم
چھوڑنے سینچر کی سے یا اللہ عذاب کرنے والا ان کا ہے عذاب سخت
آخرت میں کہ آگ دوزخ کی ہے

۱۶۴ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝
کہا گروہ منع کرنے والوں کے لئے کہ نصیحت کرنا ہمارا عذر خواہی
ہے طرف پروردگار تمہارے کے کہ تھے منکر واجبیت سے اور
شاید کہ ڈریں وہ گناہ سے

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ
يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
۱۶۵ بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ پس جس وقت
کہ بھول گئے اس چیز کو کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اس کے نجات
دی ہم نے ان لوگوں کو کہ منع کرتے تھے برائی سے اور پکڑا ہم نے
ان لوگوں کو کہ ظلم کیا تھا ساتھ عذاب سخت کے سبب اس چیز
کے کہ بدکاری کرتے تھے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا
۱۶۶ قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝ پس جس وقت سرکشی کی انہوں نے اس چیز
سے کہ منع کیے گئے تھے اس سے کہ شکار مچھلیوں کا تھا، کہا ہم نے ان
کو کہ ہو جاؤ تم لنگور دور ہونے والے رحمت سے **فائدہ**
روایت میں ہے کہ منع کرنے والے نصیحت ان کی سے ناامید ہوئے
اور ایک گھر میں رہنا موقوف کیا اور درمیان گھروں اپنے کے اور
گھروں ان کے کے دیوار کھینچی اور آمد و رفت ان کے محلے کی چھوڑ دی
ایک دن اپنے محلے سے باہر آتے اور ان کے محلے کا کوئی باہر نہ آیا
تلاش کی دیکھا کہ تمام لنگور ہو گئے اور ہر لنگور اپنے ناتے دار کے
پاس روتا ہوا گرد پھرتا تھا اور منہ اپنا اس کے کپڑوں سے ملتا تھا
تین روز جیتے رہے چوتھے روز مر گئے

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ط اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جس وقت کہ خبر دی پروردگار تیرے نے یا قسم کھائی کہ
اٹھاوے گا اور تعینات کرے گا اوپر یہودیوں کے دن قیامت تک
اس کسی کو کہ چکھاوے گا ان کو سخت عذاب مانند قتل کے اور شہر بدر
کرنے کے اور جزیہ مقرر کرنے کے **فائدہ** روایت میں ہے کہ
بخت نصر بابلی کو اوپر قتل کرنے ان کے کے تعینات کیا تھا بعد اس کے
فارس کے بادشاہ ایذا دیتے رہے اور محصول لیتے رہے تا زمانہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم قتل ان
کے کا کیا یا مسلمان ہو جائیں یا جزیہ قبول کریں اور یہ حکم قیامت
تک باقی ہے

اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ
۱۶۷ رَّحِيْمٌ ۝ تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ جلد
عذاب کرنے والا ہے کافروں کو اور تحقیق وہی البتہ بخشنے والا ہے جو
کوئی توبہ کرے مہربان ہے کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے پھر نہیں
پکڑتا

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ
وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ز اور کاٹا ہم نے اور پراگندہ کیا بنی اسرائیل کو

Marfat.com

زمین میں گروہ گروہ کہ کوئی ملک نہیں ہے کہ یہودی اس میں ہے بعضے اس میں سے نیکی کرنے والے ہیں کہ اوپر دین موسیٰ علیہ السلام کے قائم رہے یا مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے یہودی ہیں کہ ایمان لاتے تھے اور بعضے ان میں سے سوائے اس کے ہیں یعنی کافر اور فاسق ہیں

وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ۱۶۸
اور آزمایا ہم نے بنی اسرائیل کو ساتھ نیکیوں کے کہ توانگری اور تندرستی ہے اور آزمایا ہم نے ساتھ برائیوں کے کہ فقر اور مصیبتیں مال اور جان کی ہیں شاید کہ وہ رجوع کریں گناہ سے طرف بندگی کے

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ پس پیچھے آئے بعد ان کے سے پیچھے آنے والے بڑے کہ وارث ہوئے توریت کے لینے میں مال اس دنیا کا رشوت سے اور کہتے ہیں قریب ہے کہ بخشا جاوے گا ہم کو یہ گناہ، اعتقاد تھا یہودیوں کا کہ دن کے گناہ ہمارے رات کو بخشے جاتے ہیں اور رات کے گناہ دن کو بخشے جاتے ہیں اور رشوت کو گناہ نہ جانتے تھے

وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اور اگر آوے ان کو مال دنیا کا مانند اسی مال حرام کے لیتے ہیں اس کو اوپر امید بخشش کے آیا لیا نہیں گیا ہے اوپر ان کے قول محکم توریت کا یہ کہ نہ کہیں اوپر اللہ کے مگر سچ کو اور وہ جھوٹ کہتے ہیں کہ گناہ ہمارے رات دن کے بخشے جاتے ہیں

وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور پڑھا یہودیوں نے جو کچھ توریت میں ہے اور یہ حکم اس میں نہیں دیکھا اور گھر آخرت کا بہتر ہے مال دنیا کے سے واسطے ان کے کہ ڈرتے ہیں حلال جاننے حرام کے سے اور جھوٹ جوڑنے ہیں اوپر خدا کے آیا پس عقل میں نہیں لاتے ہو تم کہ آخرت بہتر ہے مال دنیا کے سے

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ اور جنہوں نے کہ چنگل مارا ساتھ قرآن کے یعنی عمل کیا موجب اس کے اور قائم رکھا نماز کو تحقیق ہم ضائع نہیں کرتے ہیں ثواب نیکی کرنے والوں کا

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا
ع ۹، ۱۷۱، ۱۱ فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں زمانے اپنے کو جس وقت اکھاڑا اونچا ہم نے کوہ طور کو اوپر سر یہودیوں کے گویا کہ وہ سایبان ہے اور جانا یہودیوں نے کہ کوہ طور گرنے والا ہے اوپر ان کے کہا ہم نے کہ لو تم جو چیز کر دی ہے ہم نے تم کو احکام سے ساتھ کوشش تمام کے اور یاد کرو ہمیشہ جو چیز کہ بیچ اس کے ہے امر و نہی سے شاید کہ متقی پرہیزگار ہو جاؤ تم

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ
مع ۷ عند المتاخرین قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت لیا یعنی باہر نکالا پروردگار تیرے نے بیٹوں آدمؑ سے پیٹھوں ان کی سے اولاد ان کی کو اور شاہد کیا ان کو اوپر ذاتوں ان کی کے اور کہا کہ آیا نہیں ہوں میں پروردگار تمہارا کہا سب نے کہ ہاں ہے تو پروردگار ہمارا شاہدی دی ہم نے فائدہ حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے قول اَلَسْتُ کا اولاد آدم کی سے وادی نعمان میں لیا تھا کہ عرفات کے نزدیک ہے بعد نکلنے آدمؑ کے بہشت سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آگے داخل ہونے بہشت کے سے تھا میدان میں کہ آگے دروازے بہشت کے ہے اور چوڑا پن اس کا تیس ہزار برس کی راہ کا ہے حق تعالیٰ نے پیٹھ آدمؑ کی سے تمام اولادوں کو نکالا مانند چیونٹیوں کے اور زندگی اور عقل اور گویائی پیدا کر دی اور اپنا پروردگار ہونا ظاہر کیا سب نے قبول کیا۔

اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا
۱۷۲ غٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ تا نہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تھے ہم اس اقرار سے بے خبر ہونے والے یا نہ کہو تم کہ نہیں شرک کیا ہے مگر باپ دادوں ہمارے نے آگے ہم سے اور تھے ہم اولاد پیچھے ان کے سے تابعدار ان کے

Marfat.com

اَفَتُهۡلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ۝ آیا پس ہلاک کرتا ہے ۱۷۳
تو ہم کو ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے باطل کے اوپر ہونے والے گمراہوں
نے کہ باپ دادے ہمارے تھے

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ۝ ۱۷۴
اور اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم آیتوں قدرت کی کو اور شاید کہ آدمی رجوع
کریں تقلید سے طرف تحقیق کے۔

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِىۡۤ اٰتَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانۡسَلَخَ
مِنۡهَا فَاَتۡبَعَهُ الشَّيۡطٰنُ فَكَانَ مِنَ الۡغٰوِيۡنَ ۝ اور پڑھ ۱۷۵
تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر قوم اپنی کے خبر اس کسی کی کہ دی
تھیں ہم نے اس کو آیتیں اپنی پس باہر نکل گیا آیتوں سے پس تابع
اپنا کیا اس کو شیطان نے پس ہو گیا وہ گمراہوں سے فائدہ
یہ قصہ بلعم باعور کا ہے کہ کنعانیوں اور جباروں سے تھا اور صحیفے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے اور اسم اعظم جانتا تھا
جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام متوجہ لڑائی جباروں کے ہوتے
کہ اریحا والے تھے جباروں نے رجوع بلعم باعور سے کی کہ مستجاب
الدعوات تھا اور کہا کہ اوپر موسیٰ علیہ السلام کے اور قوم اس کے بددعا
کر تو بلعم باعور نے پہلے انکار کیا اور آخر جورو کے بہکانے سے فریفتہ
ہو کر رشوت قبول کی اور اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور قوم ان کی
کے بد دعا کی حق تعالیٰ نے اسم اعظم یاد اس کی سے بھلا دیا اور بے ایمان
ہو گیا

وَلَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنٰهُ بِهَا وَلٰـكِنَّهٗۤ اَخۡلَدَ اِلَى الۡاَرۡضِ
وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الۡـكَلۡبِ ۚ اِنۡ تَحۡمِلۡ
عَلَيۡهِ يَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُكۡهُ يَلۡهَثْ ؕ اور اگر چاہتے ہم البتہ
بلند کرتے درجہ بلعم باعور کا ساتھ آیتوں کے ولیکن اس نے
رغبت کی طرف زمین کے اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کے قبول
کرنے رشوت کے سے اور کہا ماننے جورو کے سے پس صفت عجب
اس کی مانند صفت کتے کے ہے اگر حملہ کرے تو اوپر اس کے زبان
باہر نکالتا ہے یا چھوڑے تو اس کو اور حملہ نہ کرے تو زبان باہر نکالتا
ہے بلعم باعور کی مثال کتے کی فرمائی ہے کہ خسیس ہونا اور محبت
مال دنیا کی چھوڑتا نہ تھا خواب میں منع کیا گیا کہ اوپر بنی اسرائیل کے
دعائے بد نہ کر تو باز نہ آیا اور جس وقت حضرت موسیٰ کی طرف چلا
بددعا کرنے کو جس گدھے پر سوار تھا وہ بولا کہ اس راہ سے پھر جا نہ مانا
اور باز نہ آیا

ذٰلِكَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ
۱۷۶ فَاقۡصُصِ الۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ۝ وہ مثل اس قوم
کے ہے کہ جھٹلایا آیتوں ہماری کو اور وہ قوم مکہ والے ہیں پس پڑھ
تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر بلعم باعور کی شاید کہ وہ فکر کریں
یا قوم سے مراد یہودی ہیں کہ تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی چھپاتے تھے

سَآءَ مَثَلَا ۨالۡقَوۡمُ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَ
۱۷۷ اَنۡفُسَهُمۡ كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ ۝ بری مثل ہے مثل اس قوم کی کہ جھٹلایا
آیتوں ہماری کو بعد علم کے اور اوپر ذاتوں اپنی کے ظلم کرتے تھے
ہمارا زیاں نہ کرتے تھے۔

مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِىۡ ۚ وَمَنۡ
۱۷۸ يُّضۡلِلۡ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝ جس کسی کو راہ دکھاتا ہے
اللہ فضل اپنے سے پس وہی راہ پانے والا ہے اور جس کسی کو گمراہ
کرتا ہے اللہ پس وہ گروہ ہی زیاں کار دونوں جہاں کے ہیں۔

وَلَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ ۖ
لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا وَلَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ
بِهَا وَلَهُمۡ اٰذَانٌ لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ اور البتہ تحقیق پیدا
کیا ہے ہم نے واسطے دوزخ کے بہتوں کو جنوں سے اور آدمیوں
سے واسطے ان کے دل ہیں غافل کہ نہیں سمجھتے ہیں ساتھ ان کے
حقیقت کو اور واسطے ان کے آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ہیں ساتھ
ان کے حق کو اور واسطے ان کے کان ہیں کہ نہیں سنتے ہیں ساتھ ان
کے قرآن کو

اُولٰۤـئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ ؕ اُولٰۤـئِكَ
۱۷۹ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ۝ وہ گروہ کہ جوانیوں اپنی کو عیش اور لذت دنیا
کی میں کھوتے ہیں مانند حیوان چارپایوں کے ہیں کہ سوائے کھانے اور

Marfat.com

سونے کے نعمت باقی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ وہ گروہ گمراہ زیادہ ہیں حیوانوں سے وہ ہی گروہ اصل غافل ہونے والے ہیں

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص اور واسطے اللہ ہی کے ہیں نام نیک تر پس دعا مانگو تم اللہ کو ساتھ اسمائے حسنیٰ کے یعنی ناموں نیک کے کہ وہ نو دو نہ نام ہیں **فائدہ** حدیث میں ہے کہ جو کوئی یاد کرے گا ان کو داخل ہوگا بہشت میں سبب نزول آیت کا یہ ہے کہ ایک آدمی نماز میں یا اللہ یا رحمٰن کہتا تھا ابوجہل نے کہا کہ محمدؐ اور اصحابؓ اس کے کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو یاد کرتے ہیں پس یہ آدمی دو خداؤں کو یاد کرتا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ اسماء الٰہی بہت ہیں اور تمام نیک ہیں جونسا نام چاہوے کہ یاد کرو تم یا معنیٰ اسماء کی صفتیں ہیں مانند عدل اور احسان اور نیکی اور رحمت اور بے مثلی کے ساتھ ان صفاتوں کے تعریف کرو تم اس کی

وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ ط سَيُجْزَوْنَ
۱۸۰ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور چھوڑ دو تم ان لوگوں کو کہ جہالت سے میل کرتے ہیں طرف کجی کے بیچ ناموں اس کے کے قریب ہے کہ بدلہ دیتے جاویں گے اس چیز کا کہ عمل کرتے ہیں یعنی حق تعالیٰ کے ایسے نام رکھتے ہیں کہ شریعت میں روا نہیں ہیں جیسے عرب حق تعالیٰ کو ابوالمکارم کہتے تھے کہ صاحب بخششوں کا ہے اور ابیض الوجہ کہتے تھے کہ سفید منہ والا ہے اور نصاریٰ ابوالمسیح کہتے تھے کہ باپ عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اور حکماء علت اولیٰ کہتے تھے اور یا خدا کے ناموں سے کاٹ کر بتوں کے نام رکھتے تھے مانند لات کے کہ اللہ سے نکالا ہے اور عزّیٰ کہ عزیز سے نکالا ہے اور مانند منات کے کہ منان سے نکالا ہے

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ
۱۸۱ يَعْدِلُوْنَ ۝ؑ اور ان لوگوں سے کہ پیدا کیا ہے ہم نے واسطے بہشت کے ایک گروہ ہے کہ راہ دکھاتے ہیں خلق کو ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہیں۔ مراد مہاجرین اور انصار ہیں اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ
۱۸۲ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ؑ اور جنہوں نے جھٹلایا آیتوں ہماری کو کہ کافر مکے کے ہیں قریب ہے کہ پکڑیں گے ہم ان کو جس مکان سے نہ جانیں گے یعنی جاتے امن کی سے پکڑیں گے ہم جس وقت گناہ کریں گے ہم نعمت زیادہ کریں گے تا سرکشی اور گناہ زیادہ کریں اور شکر نعمت کا دل ان کے سے بھلادیں گے کہ لائق عذاب کے ہو جاویں

وَاُمْلِیْ لَهُمْ ط اِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ ۝
۱۸۳ اور مہلت اور عمر درازی دیتا ہوں میں کافروں کو تحقیق مکر میرا مضبوط ہے۔

فائدہ روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفا کے اوپر آن کر ہر ایک گروہ قریش کے سے عذاب الٰہی سے ڈراتے تھے ایک نے کہا کہ یار تمہارا دیوانہ ہے کہ تمام رات فریاد کرتا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا سکتہ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ط اِنْ هُوَ
۱۸۴ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ آیا اور فکر نہیں کی ہے کافروں نے کہ نہیں ہے ساتھ صاحب ان کے کہ محمدؐ ہے دیوانگی کسی طرح کی نہیں ہے محمدؐ مگر ڈرانے والا ظاہر۔

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ لا آیا اور نہیں دیکھا ہے کافروں نے بیچ بادشاہی بڑی کے آسمانوں اور زمین کی آسمان کی چیزوں کا نام ملکوت ہے اور زمین کی چیزوں کا نام ملک ہے نہیں دیکھا ہے اس چیز کو کہ پیدا کیا ہے اللہ نے ہر چیز سے تا قدرت اس کی ہر چیز میں پاویں

وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَیِّ
۱۸۵ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور نہیں دکھائی دی یہ کہ شاید تحقیق
ع ۲۲/۱۰/۱۲ قریب ہوئی مدت فنا ان کی کی تو آگے فنا ہونے کے سے عمل نیک کر لیویں کہ آخرت کی نجات ہووے پس ساتھ کونسی بات کے بعد قرآن شریف کے ایمان لاتے ہیں اور قرآن کے اوپر ایمان لاتے نہیں ہیں۔

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ط وَيَذَرُهُمْ فِیْ

Marfat.com

۱۸۶ طُغۡیَانِهِمۡ یَعۡمَهُوۡنَ ﴿﴾ جس کسی کو کہ گمراہ کرتا ہے اللہ کہ قرآن کے
اوپر ایمان نہیں لاتا ہے پس کوئی راہ دکھانے والا نہیں ہے اس کو
اور چھوڑتا ہے اللہ کافروں کو بیچ سرکشی ان کی کے کہ حیران
وسرگرداں ہوویں **فائدہ** روایت میں ہے کہ گروہ قریش کے نے
یا یہودیوں نے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا
تھا کہ قیامت کب ہوگی آیت نازل ہوئی کہ

یَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرۡسٰهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا
عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّیۡ ۚ لَا یُجَلِّیۡهَا لِوَقۡتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔؕ اور پوچھتے
ہیں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش اور یہودی قیامت سے
کہ کون سے وقت قائم ہونا ہے اس کا کہہ تو کہ نہیں ہے علم قیامت
کا مگر نزدیک پروردگار میرے کے ظاہر نہ کرے گا قیامت کو بیچ
وقت اس کے کے مگر اللہ ہی ظاہر کرے گا۔

ثَقُلَتۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ لَا
تَاۡتِیۡكُمۡ اِلَّا بَغۡتَةً ؕ بھاری ہوگئی ہے قیامت بیچ آسمانوں
کے اور زمین کے یعنی علم اس کا آسمان زمین والوں کو مشکل اور بھاری
ہے نہ آوے گی تم کو قیامت مگر ناگہاں

یَسۡـَٔلُوۡنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنۡهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا
۱۸۷ عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿﴾ پوچھتے ہیں
تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا کہ تو مہربان ہے اور راضی
ہے پوچھنے اس کے سے اور حالانکہ تو راضی نہیں ہے پوچھنے اس کے
سے کہ تو جانتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو علم اس کا نہیں ہے
کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ
علم قیامت کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے ولیکن بہت آدمی نہیں
جانتے ہیں **فائدہ** روایت میں ہے کہ مکے والوں نے کہا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اے محمدؐ خدا تیرا خبر نرخ
کی تجھ کو کیوں نہیں کرتا ہے کہ کس وقت سستا ہوگا تا خرید لے اور
وقت مہنگا ہونے کے بیچے تو کہ نفع ہووے تجھ کو آگے کی آیت
نازل ہوئی کہ

قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِیۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ
اللّٰهُ ؕ وَلَوۡ كُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ لَاسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَیۡرِ ۚۖۛ
وَمَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ مالک
نہیں ہوں میں واسطے ذات اپنی کے نفع کو یا ضرر کو مگر جو چیز کہ چاہے
خدائے تعالیٰ کہ تعلیم کرے مجھ کو اور اگر ہوتا میں کہ جانتا میں غیب کو
بے تعلیم خدا کے البتہ زیادہ کرتا میں مال اور نفع سے اور فتح اور غنیمت
سے اور نہ پہنچے مجھ کو برائی کہ فقر اور بیماری اور ہزیمت ہے۔

۱۸۸ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ وَّبَشِیۡرٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿﴾
نہیں ہوں میں مگر ڈرانے والا منکروں کو اور خوشخبری دینے والا واسطے اس
گروہ کے کہ ایمان لاتے ہیں اوپر میرے۔

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ
مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِیَسۡكُنَ اِلَیۡهَا ۚ اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے
کہ پیدا کیا ہے تم کو ایک ذات سے کہ آدمؑ ہے اور پیدا کیا بائیں پسلی
اس کی سے جورو اس کی کو کہ حوا ہے تا کہ آرام پکڑے آدم طرف اس کے
اور الفت پاوے۔

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِیۡفًا فَمَرَّتۡ بِهٖ ۚ
فَلَمَّاۤ اَثۡقَلَتۡ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنۡ اٰتَیۡتَنَا صَالِحًا
۱۸۹ لَّنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیۡنَ ﴿﴾ پس جس وقت کہ ڈھانکا اور خلوت
کی آدمؑ نے حوا سے حمل پکڑا حوا نے حمل ہلکا کہ نطفہ رحم میں آیا پس
آمدورفت کرتی تھی حوا ساتھ اس حمل کے پس جس وقت بھاری ہوئی
حوا کہ لڑکا پیٹ کا بڑا ہوا دعا مانگی دونوں نے پروردگار اپنے سے کہ
البتہ اگر دے گا تو ہم کو بیٹا درست پیدائش ہماری صورت کا
البتہ ہوویں گے ہم شکر کرنے والوں سے **فائدہ** روایت میں
ہے کہ جس وقت حوا حاملہ ہوئی شیطان صورت پکڑ کر اوپر حوا کے ظاہر
ہوا اور کہا کہ تیرے پیٹ میں کیا چیز ہے حوا نے کہا کہ میں نہیں جانتی
ہوں کہ کیا ہے شیطان نے کہا کہ شاید درندہ یا چارپایہ ہووے پھر
پوچھا کہ کونسی راہ سے نکلے گا حوا نے کہا کہ منہ کی راہ سے یا کان کی راہ
سے یا ناک کی راہ سے شیطان نے کہا کہ تیرا پیٹ چیر کر باہر نکالیں
گے حوا ڈر گئی اور حقیقت آدمؑ سے کہی آدمؑ بھی اندیشہ ناک ہوئے۔
شیطان دوسری بار اور صورت میں ظاہر ہوا اور سبب دلگیری اور

Marfat.com

اندیشے کا پوچھا آدم اور حوّا نے سب بیان کیا شیطان نے کہا کہ غم نہ کھاؤ تم میں اسم اعظم جانتا ہوں خدا سے دُعا کروں گا کہ اس حمل کا مانند تمہارے آدمی پیدا ہوگا اور آسانیت سے باہر نکلے گا بشرطیکہ عبدالحارث نام اس کا رکھو تم اور عبدالحارث شیطان کا نام تھا فرشتوں میں حوّا نے قبول کیا

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا
۱۹ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پس جس وقت دیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ
اور حوّا کو بیٹا درست بدن مقرر کیا دونوں نے واسطے اللہ کے شریکوں کو بیچ اس چیز کے کہ دی ان دونوں کو کہ نام اس کا رکھا پس بلند و پاک ہے اللہ جس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں

۱۹۱ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ
۱۹ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝
آیا شریک کرتے ہیں اولادِ آدمؑ اس چیز کو کہ نہیں پیدا کرتی ہے کسی چیز کو اور حالانکہ وہ شریک پیدا کیے گئے ہیں پیدا کرنے والے نہیں ہیں اور نہیں طاقت رکھتے ہیں شریک واسطے ان کے مدد کرنے کی یہ اور نہ ذاتوں اپنی کو مدد کرتے ہیں جس وقت کوئی توڑے ان کو

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ
۱۹ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝
اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانوں مشرکوں کو طرف دین اسلام کے تابعداری نہ کریں تمہاری برابر ہے اوپر تمہارے کہ بلاؤ تم ان کو طرف دین حق کے یا تم خاموش ہو رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ
اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
۱۹ صٰدِقِيْنَ ۝ تحقیق جن بتوں کو کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ تعالیٰ
کے بندے ہیں تابعدار خدا کے مانند تمہارے پس دُعا مانگو تم ان سے پس چاہیے کہ قبول کریں وہ دُعا تمہاری کو اگر ہو تم سچ بولنے والے کہ وہ خدا ہیں اور خدا چاہیے کہ دُعا بندے کی قبول کرے

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ
يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ
لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ آیا بتوں کے پاؤں ہیں مانند تمہارے کہ چلتے ہیں ان سے یا ہاتھ ہیں کہ پکڑتے ہیں چیزوں کو ان سے یا آنکھیں ہیں کہ دیکھتے ہیں ان سے مانند تمہارے یا کان ہیں کہ سنتے ہیں ان سے مانند تمہارے اور تم جانتے ہو کہ ان کو یہ چیزیں نہیں اور تم کو ہیں تم بہتر ہوئے ان سے اور نہایت حماقت ہے کہ بہتر بدتر کو بندگی کرے اور یہ آیت ثابت کرنے جہل کافروں کے ہے۔ کافروں نے بعد الزام حجت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا اور ڈرایا کہ تو ہمارے بتوں کو بُرا کہتا ہے کچھ آفت تجھ کو پہنچاویں گے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

۱۹۵ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ کہہ
تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دعا کرو تم شریکوں اپنے کو اور بلاؤ ان کو میری دشمنی میں پس مکر کرو تم اور حیلے کرو میرے مضر میں پس نہ مہلت دو تم مجھ کو میرے اوپر حمایت الٰہی ہے تمہارے مکر سے اندیشہ نہیں ہے مجھ کو

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ
۱۹۶ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ تحقیق حمایتی میرا وہ اللہ ہے کہ نیچے اتارا
ہے قرآن کو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکوں کو اور کام اُن کے بناتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
۱۹۷ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ اور جن بتوں کو کہ بندگی
کرتے ہو تم سوائے اللہ کے نہیں طاقت رکھتے ہیں یاری کرنے تمہارے کی اور نہ ذاتوں اپنی کو یاری کرتے ہیں جو کوئی توڑے اور پائمال کرے ان کو

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ
۱۹۸ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اگر بلاؤ تم اے
مومنو کافروں کو طرف دین حق کے نہ سُنیں۔۔۔۔اور دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ نظر کرتے ہیں ظاہر میں طرف تیرے اور باطن سے وہ نہیں دیکھتے ہیں کہ حقیقت تیری معلوم کریں اور ایمان لاویں۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ

Marfat.com

۱۹۹ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ۝ پکڑ لے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخش دینے
کو اور آسانی کو آدمیوں کے کاموں میں اور مشکل کام نہ کہہ تو ان کو
یا لے تو زیادتی مال کی اختیار سے اور حکم کر تو خلق کو ساتھ نیکی کے اور
روگردانی کر تو جاہلوں سے اور ان سے جھگڑا نہ کر فائدہ یہ آیت
جامع ہے بزرگیوں خلق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل
علیہ السلام سے پوچھا تھا کہ حقیقت اس آیت کی کیا ہے جبرئیل علیہ السلام
نے کہا کہ پروردگار کہتا ہے تیرا کہ پیوند کر تو اس کسی کو کہ جدائی کرے
اور بخشش کر تو اس کو کہ تجھ کو محروم کرے اور معاف کر تو جو کوئی
کرے اوپر تیرے ظلم کرے اور یہی معنی ہیں مکارم اخلاق کے
وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ
۲۰۰ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اور اگر پہنچے تجھ کو شیطان سے
وسواس کہ یہ چیزیں نہ کرنے دیوے پس پناہ پکڑ تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے
تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے زبان کی باتوں کو سنتا ہے
اور دل کی باتیں جانتا ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ
۲۰۱ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ تحقیق جو کوئی
کہ پرہیز کرتے ہیں شرک اور گناہوں سے جس وقت پہنچتا ہے ان کو
وسواس شیطان سے یاد کرتے ہیں اللہ کو اور عذاب اس کے سے
ڈرتے ہیں پس ناگاہ وہ دیکھنے والے ہیں نیکی کو اور وسواس شیطان
کا دور کرتے ہیں
وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا
۲۰۲ یُقْصِرُوْنَ ۝ اور بھائی کافروں کے کہ شیطان ہیں کھینچتے ہیں کافروں
کو بیچ گمراہی کے پس کوتاہی نہیں کرتے ہیں گمراہ کرنے میں۔
وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ ع ۲۴ ۱۸ ۱۴
قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ اور جس وقت
نہیں لاتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کوئی آیت
قرآن کی یعنی آیت کے نازل ہونے میں دیر ہوتی ہے کہتے
ہیں ٹھٹھے سے کیوں نہیں جوڑتا ہے تو اپنے دل سے آیت کو
جیسے اور آیتیں جوڑی ہیں تو نے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ نہیں تابعداری کرتا ہوں میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف
میرے پروردگار میرے سے اور میں جوڑنے والا قرآن کا نہیں ہوں
هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ
یُّؤْمِنُوْنَ ۝ یہ قرآن بینائیاں اور حجتیں روشن ہیں کہ نازل ہوئی ۲۰۳
ہیں پروردگار تمہارے سے اور راہ دکھانا اور رحمت ہے واسطے اس گروہ
کے کہ ایمان لاتے ہیں خدا اور پیغمبر کے اوپر فائدہ روایت ہیں
ہے کہ ایک جوان انصاریوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیچھے نماز پڑھتا تھا جو قرآت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے تھے
پیچھے سے وہ بھی پڑھتا تھا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ
وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝ اور جس وقت پڑھا جاوے قرآن نماز میں پس سنا کرو ۲۰۴
تم اس کو اور خاموش رہا کرو تم امام کے ساتھ تلاوت نہ کیا کرو تم شاید کہ
تم رحم کیے جاؤ اور بعضوں نے کہا ہے کہ خاموشی مراد خطبہ روز جمعہ کی ہے
کہ خطبہ میں اغلب قرآن کی آیت ہوتی ہے۔
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ
الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ
الْغٰفِلِیْنَ ۝ اور یاد کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار اپنے ۲۰۵
کو رونے سے اور ڈر سے رونا بامید فضل اس کے کے اور ڈرنا دہشت
عدل اس کے سے اور یاد کر تو اس کی سوا تے پکار کی بات سے یعنی ذکر
خفی کر صبحوں کو اور شاموں کو مراد ہمیشگی ذکر کی ہے اور نہ ہو تو غافلوں
سے فائدہ روایت میں ہے کہ کافر کہ کے سجدہ کرنے خدا کے سے
تکبری اور غرور کرتے تھے فرمایا کہ اے محمد اگر کافر سجدہ کرنے میرے
کے سے سرکشی کرتے ہیں
اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ
وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝ تحقیق جو فرشتے نزدیک کے کہ نزدیک ۲۰۶
پروردگار تیرے کے ہیں تکبری اور سرکشی نہیں کرتے ہیں بندگی اس کی
سے اور تسبیح کرتے ہیں اس کی یعنی سبحان اللہ کہتے ہیں اور خاص واسطے
اسی کے سجدہ کرتے ہیں فائدہ بعد تلاوت اس آیت کے سجدہ فرض
ہوتا ہے اور سجدے تلاوت کے قرآن شریف میں چودہ ۱۴ ہیں دو سجدوں

Marfat.com

میں اختلاف ہے ایک آخر سورۂ حج کے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک نہیں ہے اور دوسرا سجدہ سورہ صٓ کا کہ امام اعظمؒ کے نزدیک واجب ہے اور باقی اماموں کے نزدیک واجب نہیں ہے اور سجدہ تلاوت کا اوپر پڑھنے والے اور سننے والے کے واجب ہوتا ہے نماز ہو یا غیر نماز اسی وقت واجب ہو جاتا ہے اور اگر فوت ہو جائے قضا لازم ہے اور باقی اماموں کے نزدیک سنت ہے اور بعد فوت کے قضا لازم نہیں ہے۔

سُورَۃُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَہِیَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَۃً

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ ط قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَ
الرَّسُوْلِ ج پوچھتے ہیں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال
لوٹ کافروں کے سے کہہ تو کہ مال لوٹ کافروں کا واسطے اللہ تعالیٰ
کے ہے اور پیغمبر کے ہے، جنگ بدر والوں نے لوٹ کے مال میں
اختلاف کیا تھا جوان کہتے تھے کہ ہم نے لڑائی کی ہے ہمارا حق ہے
اور بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی لڑائی کے شریک تھے ہمارا حق ہے یہ
آیت نازل ہوئی کہ
فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ ص وَ اَطِیْعُوا
١ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ہ پس ڈرو تم اللہ تعالیٰ
سے مخالفت میں اور اصلاح کرو تم درمیان اپنے اور فرمانبرداری
کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور پیغمبر اس کے کی مال غنیمت کے میں جسطرح
پیغمبر تقسیم کرے قبول کرو اگر ہو تم ایمان لانے والے اوپر اللہ اور
پیغمبر کے
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُہُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْہِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْہُمْ اِیْمَانًا
٢ وَّعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ہ ج سوائے اس کے نہیں ہے کہ مومن
وہ کوئی ہیں کہ جس وقت یاد کیا جاتا ہے اللہ نزدیک ان کے ڈر
جاتے ہیں دل ان کے ہیبت جلال اور عظمت اس کی سے اور
جس وقت پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے آیتیں اس کی کہ قرآن ہے
زیادہ کرتی ہیں ایمان ان کے کو اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل
کرتے ہیں نہ اوپر دنیا کے اور اہل اس کے کے یعنی جس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی آیت اوپر ان کے پڑھتے ہیں یقین ان کا
زیادہ ہو جاتا ہے فائدہ ایمان ایک نور ہے کہ بقدر کشادگی
سوراخ دل کے اس میں چمکتا ہے پس جب قرآن پڑھا جاتا ہے برکت
اس کی سے سوراخ دل کا کشادہ ہو جاتا ہے اور نور ایمان کا اس میں
زیادہ بڑھتا ہے۔
اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ
یُنْفِقُوْنَ ط وہ مومن کامل ایمان والے کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو بشرائط ٣
و آداب اور اس چیز سے کہ روزی دی ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں
اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَہُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ رَبِّہِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ہ وہ گروہ وہی مومن ٤
اصل درست ہیں واسطے ان کے درجے ہیں نزدیک پروردگار ان کے
کے اور بخشش گناہوں کی ہے اور روزی بزرگ ہے کہ صاف ہے
کدورت کسب کے سے اور خالی ہے خوف حساب کے سے یا دائمی ہے
فائدہ روزی بزرگ وہ ہے کہ آدمی کو دیکھنے اور پہچاننے روزی
دینے والے کے سے باز نہ رکھے فائدہ روایت میں ہے کہ قافلہ
قریش کا ساتھ مال اور متاع بہت کے شام سے پھرا تھا اور ابوسفیان
سردار قافلہ کا تھا جبرئیل علیہ السلام آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں سے کہا مسلمانوں
نے دیکھا کہ مال بہت ہے اور آدمی قافلے کے ساتھ تھوڑے ہیں چاہا
کہ قافلے کو پکڑیں اور مال لیویں اوپر اس قصد کے مدینے سے باہر
آئے اور ابوسفیان نے ضمضم غفاری کو مکے کی طرف بھیجا کہ قریش سے
مدد لاوے اور آپ مکہ کی طرف آنے لگا ابوجہل بعد آنے ضمضم کے
بہت آدمی مکہ سے لے کر قافلہ کی مدد کو باہر آیا اور متوجہ بدر کا ہوا اور

Marfat.com

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی قران میں تھے کہ جبرئیل علیہ
السلام آئے اور آنے لشکر کفار کے سے خبر دی کہ ابوجہل لایا تھا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسلمانوں کو کہا کہ قافلے کو لوگے
تم یا کافروں سے لڑائی کروگے بعضوں نے کہا کہ ہم تیاری لڑائی کی
نہیں کر آئے ہیں قافلہ ہاتھ آئے تو بہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اس بات سے متغیر ہوئے اور بڑے اصحابوں نے لڑائی
کو اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکان ہر ایک
کا دیکھتا ہوں کہ کون سے مکان میں قتل ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہاں ابوجہل قتل ہوگا اور یہاں
امیہ بن خلف قتل ہوگا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم خدا تجھ کو مکان پر بدر کے لے جائے گا
كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ
فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ۙ جیسے باہر نکالا ہے تجھ 5
کو پروردگار تیرے نے گھر تیرے سے کہ مدینہ ہے ساتھ سچ کے اور
تحقیق ایک گروہ مومنوں کے سے البتہ کراہیت کرنے والے ہیں بدر
کے جانے کو
يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا
يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۙ جھگڑا 6
کرتے ہیں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ اختیار کرنے حق کے ع ۱۵
کہ جہاد ہے پیچھے ظاہر ہو جانے کے کہ جہاد واجب ہے چلتے ہیں گویا
کہ ہانکے جاتے ہیں طرف موت کے اور گویا دیکھتے ہیں وہ اسباب
موت کے اور جھگڑا یہ تھا کہ ہم قافلہ لوٹنے کو مدینہ سے باہر آئے
ہیں اور لڑائی کا اسباب نہیں لائے ہم اور یہ بسبب کم ہونے عدد
کے اور استعداد کے تھا اس واسطے کہ تمام لشکر والے تین سو تیرہ
آدمی تھے اور ستر اونٹ تھے اور دو گھوڑے اور چھ زرہیں اور
آٹھ تلواریں تھیں۔
وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا
لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ
اور یاد کرو جس وقت وعدہ کرتا تھا تم کو اللہ ایک دو گروہوں کا
قافلہ یا لشکر کافروں کا کہ تحقیق وہ ایک گروہ واسطے تمہارے ہے
اور دوست رکھتے تھے تم کہ تحقیق سوائے صاحب ہتھیاروں کا ہووے
واسطے تمہارے کہ قافلہ تھا قافلہ میں چالیس سوار تھے اور لشکر کافروں کا
ساڑھے نو سو سوار تھے پس تم نے آسان نہ کو چاہا
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ
الْكَافِرِينَ ۙ اور چاہتا تھا اللہ تعالیٰ کہ ثابت کردے حق کو ساتھ 7
باتوں اپنی کے کہ وعدے فتح و نصرت ساتھ پیغمبر کے ہیں اور کاٹے جڑ
اور بنیاد کافروں کی
لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۚ 8
تاکہ ثابت کرے اللہ تعالیٰ حق کو کہ دین اسلام ہے یا فتح پیغمبر کی ہے
اور دور کرے کفر کو اور ضعیف کرے مشرکوں کو اور اگرچہ مکروہ جانیں اس
کو کافر۔
إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ
بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۙ یاد کرو جس وقت فریاد کرتے 9
تھے تم پروردگار اپنے سے کہ فتح ہو ہم کو پس قبول کیا اللہ نے دعا تمہاری
کو کہ تحقیق میں مدد کرنے والا تمہارا ہوں ساتھ ہزار فرشتوں سے آگے
پیچھے آنے والے۔
وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ
وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۙ 10
اور نہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے مدد فرشتوں کی کو مگر خوشخبری فتح کی اور تاکہ
آرام پکڑیں ساتھ اس مدد کے دل تمہارے اور نہیں ہے فتح اور نصرت
مگر نزدیک اللہ تعالیٰ کے سے تحقیق اللہ غالب باحکمت ہے۔
إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ
السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ اور یاد کرو جس وقت ڈھانکتا تھا
تم کو اللہ نیند ہلکی سے کہ اونگھ ہے واسطے امن کے نزدیک اپنے سے
اور نازل کرتا تھا اوپر تمہارے آسمان سے پانی کو تاکہ پاک کرے
تم کو ساتھ اس پانی کے۔ فائدہ جس رات کہ صبح اس کی کو جنگ
بدر ہوئی اصحابوں کو بڑا اندیشہ پیش آیا کہ زمین ان کی ریگستان تھی
کہ چلنے والے کا قدم ٹھہرتا نہ تھا اور ریت میں دھنس جاتا تھا اور پانی بھی

Marfat.com

اس رات نہ تھا حق تعالیٰ نے اوپر مسلمانوں کے نیند غالب کی
اور اس نیند میں اکثر اصحابوں کو احتلام ہو گیا صبح کو شیطان نے
وسواس دلایا کہ تم کو صبح کی نماز پڑھنی ہے اور بعضے جنبی ہو تم
اور پانی نہیں ہے کہ غسل کرو تم اور پاؤں ریت میں دھنسے
جاتے ہیں اور کافر اوپر زمین سخت کے ہیں اور پانی رکھتے
ہیں اور تم کہتے ہو کہ ہم دوست خدا کے ہیں اور پیغمبر درمیان
ہمارے ہے اب کیا ہو گا حق تعالیٰ نے مینہ بھیجا کہ غسل بھی کریں
اور زمین سخت ہو جائے اور پیویں۔

وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ
قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ؕ اور تا یہ کہ دور کرے ۱۱
اللہ تم سے پلید وسواس شیطان کا کہ کہتا تھا کہ نصرت اور جنابت
جمع نہ ہوں گے اور تا یہ کہ باندھے اللہ امید کو اوپر دلوں تمہارے
کے اور تا یہ کہ ثابت رکھے اللہ تعالیٰ ساتھ مینہ کے قدموں کو کہ
زمین رتیلی جم جائے۔ فائدہ روایت میں ہے کہ ایسا مینہ
برسا اور نالے جاری ہوئے کہ اصحابوں نے غسل کیا اور وضو کیا
اور جانوروں کو پلایا اور ریت تمام بیٹھ گئی اور قدم ٹھہرے اور
کافروں کی زمین میں بڑی کیچڑ ہوئی

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ
فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا یاد کر اے محمد جس وقت وحی کرتا
تھا پروردگار تیرا طرف فرشتوں کے کہ مدد کو پہنچے تھے مومنوں
کی کہ تحقیق میں ساتھ تمہارے ہوں یار اور مددگار پس ثابت
رکھو تم ان لوگوں کو کہ ایمان لاتے ہیں اور دلدہی کرو تم ان کی ہمت
کر دیتے لشکر ان کے سے فرشتے آدمیوں کی صورت ہو کر آگے
صف لشکر مسلمانوں کے پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ بشارت
ہو جو کہ تم غالب ہو گے اور خدا مددگار تمہارا ہے اور مردانے
ہو جاؤ تم کہ دشمن تمہارے تھوڑے ہیں اور فتح تم کو ہے

سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ ۱۲
قریب ہے کہ ڈالوں گا میں بیچ دلوں کافروں کے دہشت اور
ڈر کو پس مارو تم اے فرشتو کافروں کو اوپر گردنوں ان کی کے اور
مارو تم ان سے ہر بند بند کی جگہ فرشتوں کو مارنا نہ آتا تھا حق تعالیٰ
نے سکھایا کہ اوپر گردنوں اور ہر جوڑ کے مارو

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن
۱۳ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝
یہ مارنا کافروں کا بسبب اس کے ہے کہ مخالفت کی انہوں نے
اللہ اور پیغمبر اس کے کی اور جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ اور پیغمبر
اس کے کی پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے دو جہان میں

ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ
۱۴ النَّارِ ۝ یہ کہ تم کو اے کافرو دنیا میں عذاب ہے پس چکھو تم اس کو اور
تحقیق واسطے کافروں کے آخرت میں عذاب آگ کا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا
۱۵ زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ۝ اے وہ کوئی کہ
ایمان لائے ہو تم جس وقت ملاقات کرو تم کافروں سے انبوہ اور
آپس میں ملے ہوئے واسطے لڑائی کے پس نہ پھیرو تم پیٹھوں اپنی کو
اور بھاگو مت یہ حکم اول اسلام میں تھا کہ ایک مسلمان دس کافروں
سے نہ بھاگے اور اب منسوخ ہوا جیسے آگے مذکور ہوگا۔

وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا
لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ اور جو کوئی پھیرتا ہے کافروں
سے لڑائی کے دن پیٹھ اپنی کو اور بھاگتا ہے مگر حرفت کرنے والے
واسطے لڑائی کے کہ دشمن جانے کہ بھاگا ہے اور اس کو غافل کر کے
بازی دیوے اور پھر آوے یا پناہ پکڑنے والا ہو طرف گروہ مسلمانوں
کے کہ داہنی طرف سے بائیں طرف کو آجاوے اور جو کوئی سوائے
ان دونوں صورتوں کے بھاگتا ہے لڑائی سے

فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَ
۱۶ بِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ پس تحقیق پھرا وہ ساتھ غصے کے اللہ کی طرف
سے اور ٹھکانا اس کا دوزخ ہے اور بری بازگشت ہے دوزخ۔
فائدہ روایت میں ہے کہ جس وقت لڑائی گرم ہوئی اور کافروں
نے ایکبارگی حملہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھونس کے چھپر

Marfat.com

میں تھے دعا شروع کی کہ اے بار خدایا جو وعدہ نصرت کا کہ تو نے
مجھ کو کیا ہے وفا کر حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ مٹھی
خاک کی اٹھا لے تو اور دشمنوں کی طرف پھینک دے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی خاک کنکریوں دار کی اٹھالی اور کہا
بُرے ہو جاویں منہ کافروں کے اور ان کی طرف پھینکی حق تعالیٰ نے
تمام کافروں کی آنکھوں میں ڈالی تو کافر اپنی طرف مشغول ہوئے فرشتوں
اور مسلمانوں نے لڑائی شروع کی ستر آدمی سرداروں عرب کے سے
مارے گئے اور ستر کو قید کیا مسلمان آپس میں کہتے تھے کہ میں نے
قتل کیا اور میں نے قید کیا آگے کی آیت نازل ہوئی۔
فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا ع ۲ ۹ ۱۶
رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ پس نہیں قتل کیا
ہے تم نے کافروں کو اپنے زور سے ولیکن اللہ نے قتل کیا ہے
ان کو کہ تمہاری مدد کی اور تو نے نہیں پھینکا ہے اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مٹھی خاک کی کو کہ جس وقت پھینکا تھا تو نے تیرا
پھینکنا اس لائق نہ تھا کہ تمام کافروں کی آنکھوں میں جاتا ولیکن
اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا کہ سب کافروں کی آنکھوں میں گئی یہ قرب
فرائض کا مرتبہ ہے کہ بندہ واسطہ ہو اور اللہ کام کرنے والا ہو یہ
مرتبہ آنحضرت ص کو تھا اور قرب نوافل برخلاف اس کے ہے کہ
اللہ واسطہ ہو اور بندہ کام کرنے والا ہو مانند داؤد کے کہ قتل داؤد
جالوت یعنی قتل کیا داؤد نے جالوت کو
وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور تا یہ کہ آزماتے اور نعمت دیوے اللہ ۱۷
مومنوں کو اپنی طرف سے نعمت اور بخشش نیک کہ فتح اور غنیمت
ہے تحقیق اللہ تعالیٰ سننے والا دعا تمہاری کا ہے اور جاننے والا
نیتوں تمہاری کا ہے
ذٰلِكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِينَ ۝ یہ فتح ۱۸
تم کو ہے اور تحقیق اللہ سست اور باطل کرنیوالا مکر کافروں
کا ہے فائدہ روایت میں ہے کہ کافروں نے مکے سے
باہر آتے وقت کعبہ کا پردہ پکڑ کر دعا مانگی تھی کہ یا خدا ہم محمد سے

لڑنے کو جاتے ہیں ہم کو فتح دیجیو تو اور دونوں لشکروں سے
جو کوئی حق پر ہو اور تیرے نزدیک دوست زیادہ ہو اس کو
فتح ہووے آگے کی آیت نازل ہوئی اور خطاب ہوا مکے والوں
کو کہ
إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَإِنْ تَنْتَهُوا
فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ اگر طلب فتح کی کی تھی تم نے پس تحقیق آئی تم کو فتح
اور اگر باز آؤگے تم دشمنی پیغمبر کی سے پس وہ بہتر ہے تم کو قتل ہوتے
دنیا کے اور عذاب آخرت کے سے
وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ
شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور اگر ۱۹
پھر پھروگے طرف لڑائی پیغمبر اور مسلمانوں کے پھر پھریں گے ہم طرف
فتح اور نصرت ان کی کے اور ہرگز دور نہ کرے گا تم سے عذاب
ہمارے کو گروہ اور لشکر تمہارا اگرچہ بہت ہوگا اور تحقیق اللہ ساتھ
مسلمانوں کے ہے یاری اور مدد کرنے کو۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان ۲۰
لاتے ہو فرمانبرداری کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور پیغمبر اس کے کی اور روگردانی
نہ کرو تم حکم پیغمبر کے سے اور حالانکہ تم سنتے ہو کہ میں کہتا ہوں کہ میرا
پیغمبر ہے وہ یا سنتے ہو تم نصیحتیں قرآن کی۔
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا
يَسْمَعُونَ ۝ اور نہ ہو جاؤ تم مانند ان کے کہ کہا سنا ہم نے اور ۲۱
حالانکہ وہ نہیں سنتے ہیں سننا قبول کرنے کا اور وہ یہودی ہیں
یا منافق ہیں
إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ
الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ تحقیق بدترین حیوانوں کا نزدیک ۲۲
اللہ کے ہے بہرا گونگا ہے وہ کوئی کہ نہیں عقل میں لاتے حق
کو مراد اس قوم سے بنی دار ہیں کہ کوئی ایمان نہ لایا مگر دو آدمی
مصعب بن عمر اور ابن حرملہ
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ

Marfat.com

لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور اگر جانتا اللہ ان میں نیکی
کو البتہ سنواتا ان کو قرآن اور نصیحت اور اگر سنواتا ان کو ایمان
نہ لاتے البتہ پھر جاتے حق سے اور وہ گروہ رو گردانی کرنیوالے
ہیں حق سے۔ اور ایک قول ہے کہ مکے کے کافروں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے محمد قصی بن کلاب کو زندہ
کر دے تو کہ مرد مبارک تھا اوپر سچ ہونے تیرے کے شاہدی
دیوے اور اوپر تیرے ایمان لاوے ہم بھی ایمان لاویں گے
حق تعالیٰ نے کہا کہ اگر اللہ ان کو کلام قصی کے سنوادے ایمان
نہ لاویں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو
تم قبول کرو تم خاص اللہ کے حکم ہو اور پیغمبر کے حکم کو جس وقت
بلاوے تم کو پیغمبر طرف اس چیز کے کہ زندہ کرتی ہے تم کو یعنی علم
دین کا کہ زندگی دل کی اس سے ہوتی ہے یا عقائد صحیح اور اعمال
نیک کہ حیاتِ ابدی کو پہنچاتے ہیں بہشت میں یا جہاد ہے کہ
سبب زندگی اور بقا کا ہے اگر نہ کریں دشمن غالب ہو کر
ہلاک کرے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ
وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ جدا ۲۴
کرتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اس کے وقت موت کے
اور جانو کہ تحقیق طرف اسی کے جمع کیے جاؤ گے واسطے جزائے
اعمال کے

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ
خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ اور ۲۵
ڈرو تم اس گناہ سے کہ عذاب اس کا نہ پہنچے ان لوگوں کو کہ ظلم کیا
ہے تم میں سے خاص کر بلکہ عام ہووے گنہگار اور غیر گنہگار کو
پہنچے یعنی گناہ ایک آدمی کرے اور عذاب اس کا سب کو
پہنچے اور جانو تم کہ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ
تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ
بِنَصْرِهٖ اور یاد کرو تم اے مسلمانو! جس وقت تم تھے ناتوان
ناچار بیچ زمین مکے کے آگے ہجرت سے ڈرتے تھے تم اس سے
کہ اچک لیجاویں تم کو آدمی کہ کفار قریش تھے پس مکان دیا تم
کو اللہ تعالیٰ نے مدینے میں اور قوت دی تم کو مدد انصارؓ کی سے
کہ مدینے والے ہیں یا قوت دی فرشتوں سے بدر کے دن
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور ۲۶
روزی دی تم کو پاکیزہ چیزوں سے کہ مال غنیمت کا ہے اگلی امتوں
کو حلال نہ تھا اور تم کو حلال پاکیزہ کر دیا شاید کہ شکر کرو تم بعضے
اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سن کر ظاہر کر دیتے
تھے منافق خبردار ہو کر مشرکوں کو پہنچاتے تھے آگے کی آیت نازل
ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اے وہ کوئی ۲۷
کہ ایمان لاتے ہو تم خیانت نہ کرو تم اللہ تعالیٰ کو اور پیغمبر اس کے
کو ظاہر کرنے بھید کے سے اور خیانت نہ کرو تم امانتوں اپنی کو اور
حالانکہ تم جانتے ہو کہ خیانت بری ہے **فائدہ** اور ایک قول
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابولبابہ کو بھیجا تھا طرف قلعہ
بنی قریظہ کے کہ یہود کو خبر کی تھی قلعہ سے نیچے اترنے میں ابولبابہ سے
مشورت کی اور کہا کہ محمد ہم سے کیا کرے گا جو ہم نیچے اتریں گے، ابو
لبابہؓ نے انگلی سے اشارہ کیا طرف حلق کے کہ تم سب کو قتل کریگا
ابو لبابہؓ نے اسی وقت جانا کہ میں نے خیانت کی ہے قلعہ سے نیچے
اتر کر مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میں آیا اور ستون مسجد کے
سے اپنے تئیں باندھا جبکہ توبہ اس کی قبول ہوئی۔ اور یا خیانت
اللہ تعالیٰ کے فرضوں سے اور خیانت پیغمبرؐ کی سنتوں سے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ
اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اور جانو تم کہ تحقیق مال تمہارا اور اولاد تمہاری ۲۸، ع ۹ ۳ ۱۷
آزمائش ہے کہ دوستی ان کی تم کو گناہ میں نہ ڈالے اور تحقیق اللہ تعالیٰ
نزدیک اس کے ہے ثواب بڑا مال اور اولاد سے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ

Marfat.com

فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ۭ وَاللّٰہُ
29 ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم اگر
پرہیزگاری کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور ڈرو تم اس سے مقرر کرے اللہ
واسطے تمہارے جدا کرنا حق اور باطل میں اور دور کرے تم سے گناہ
تمہارے اور بخشے تم کو اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل بڑے کا ہے۔

فائدہ روایت میں ہے کہ جس وقت اجازت ہجرت کی ہوئی اکثر اصحابوں نے قصد مدینے کا کیا اور سوائے ابوبکرؓ اور علیؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کوئی نہ رہا قریش اس حالت سے فکرمند ہوتے اور مشورت خانے میں جمع آتے۔ اور شیطان شیخ نجدی بن کر مجلس میں ان کی آیا قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدمہ میں مشورت شروع کی ایک نے کہا کہ محمدؐ کو ایک حجرے میں بند کر کے حجرے کا دروازہ تیغا کیا جاتے اور ایک سوراخ کی راہ سے دانا پانی دیا کرو اس کو تا آپ ہی مر جاوے۔ شیطان نے یہ مشورت پسند نہ کی اور کہا کہ اکثر مدینے والے اسلام لاتے ہیں اور یار اس کے مدینے میں بہت ہو گئے ہیں اور بنی ہاشم اس شہر میں بہت ہیں اتفاق کر کے تم سے لڑیں گے اور اس کو چھڑا لیویں گے۔ دوسرے نے کہا کہ شہر بدر کیا چاہیئے جہاں چاہے چلا جاوے۔ شیطان نے کہا کہ جس مکان میں جاوے گا آدمی اس کے فریفتہ ہوں گے اور ایک جماعت کو پھسلا کر لاوے گا اور تم سے لڑے گا۔ ابوجہل نے کہا کہ میری عقل یوں ہے کہ ایک ایک آدمی ہر قبیلہ قریش کے سے بلاویں ہم تا اتفاق کر کے اس کو قتل کریں اور خون اس کا سب کی گردن پر ہووے اور بنی ہاشم تمام قبیلوں عرب کے سے لڑائی نہ لڑ سکیں گے۔ آخر ناچار ہو کر خونبہا پر راضی ہو جاویں گے شیطان نے کہا یہ عقل بہتر ہے ابوجہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی بلا کر مقرر کیا کہ آج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کریں جبرئیل علیہ السلام نے آن کر خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو اوپر بچھونے اپنے کے سلایا اور آپ ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ غار کو گئے آگے کی آیت نازل ہوئی وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ

الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ ۭ اور
یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت مکر کرتے تھے کافر قریش
کے اور مشورت کرتے تھے یہ کہ باندھ کر قید کریں تجھ کو یا قتل کریں تجھ
کو یا شہر بدر کریں تجھ کو مکے سے وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ۭ وَ
اللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ۝ اور مکر کرتے تھے تیرے حق میں اور جزا 30
مکر کی دیتا تھا ان کو اللہ تعالیٰ اور اللہ بہتر بدلہ دینے والا مکاروں کا ہے

فائدہ روایت میں ہے کہ نضر بن حارث سوداگری کو ملک فارس میں گیا تھا قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید لایا اور زبان عربی میں بنا کر مکے میں آیا اور کہا کہ یہ قصہ بہتر ہے ان کہانیوں سے کہ محمدؐ پڑھتا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ
لَقُلْنَا مِثْلَ ھٰذَآ ۙ اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اور 31
جس وقت پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے آیتیں ہماری کہتے ہیں دشمنی سے
کہ تحقیق سنا ہم نے اگر چاہیں ہم البتہ کہیں ہم مانند اس کے نہیں ہیں یہ
مگر جھوٹی کہانیاں پہلوں کی اور نضر بن حارث نے دعا کی
وَاِذْ قَالُوا اللّٰہُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ
فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَاۗءِ اور جس وقت کہا نضر نے
اور یاروں اس کے نے کہ اے بار خدایا اگر ہے یہ قرآن سچ نزدیک
تیرے سے نازل کیا گیا پس برسا تو اوپر ہمارے پتھر آسمان سے
جیسے اصحاب فیل کے اوپر برساتے تھے
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ 32
وَاَنْتَ فِیْہِمْ ۭ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمْ وَھُمْ
یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ یا لا تو ہم کو عذاب دکھ دینے والا ہلاک کرنے 33
والا اور نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے ان کو اگرچہ دعا سے طلب کرتے ہیں اور حالانکہ تو اے محمدؐ بیچ ان کے ہووے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ عذاب کرنے والا ان کا حالانکہ وہ استغفار کرتے ہوویں حضرت علی مرتضیٰؓ نے کہا ہے کہ زمین میں دو امان تھے عذاب الٰہی سے ایک اٹھ گیا اور ایک باقی ہے وجود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور استغفار۔

Marfat.com

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ط اور کیا ہے ان
کو کہ عذاب نہ کرے ان کو اللہ تعالیٰ اور حالانکہ وہ بند کرتے ہیں پیغمبر
کو طواف مسجد حرام کے سے اور مکے سے باہر نکالتے ہیں اور نہیں ہیں
کافر متولی کام مسجد کے

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہیں ہیں متولی مسجد حرام کے مگر پرہیز کرنے
والے شرک اور گناہ سے ولیکن بہت ان کے نہیں جانتے ہیں کہ ہم
متولی نہیں ہیں مومن ہیں متولی

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ
تَصْدِيَةً ط اور نہیں ہے نماز مشرکوں کی نزدیک خانۂ کعبہ کے
مگر سیٹی بجانا اور تالیاں بجانا بعضے کافروں کی عادت تھی کہ مرد اور
عورت ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے جاتے
تھے اور ایک قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے
تھے غلطی ڈالنے کو یہ عمل کیا تھا

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ پس چکھو
تم اے مشرکو عذاب کو کہ قتل اور قید ہونا ہے روز بدر کے اور جلنا
ہے روز حشر کے بسبب اس چیز کے کہ کفر کرتے تھے تم روایت
ہے کہ بعد نکلنے مکے کے سے طرف بدر کے بارہ آدمیوں نے اشرافوں
قریش کے سے مقرر کیا تھا کہ ہر ایک ایک دن لشکر کو کھانا دیوے
پس ہر ایک ان میں سے ہر روز دس اونٹ ذبح کرتا تھا آیت
نازل ہوئی کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ
حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ط اور تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا ہے
خرچ کرتے ہیں مالوں اپنے کو اور اونٹ خرید کر ذبح کرتے
ہیں تا یہ کہ بند کریں آدمیوں کو راہ اللہ کی سے پس قریب ہے
کہ تمام مال اپنا خرچ کریں گے پس ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر ان
کے پچھتانا اور غم کھانا اس واسطے کہ مال جاتا رہے گا اور مطلب
حاصل نہ ہوگا پس عاجز اور مغلوب کیے جاویں گے آخر کو اور یہ معجزہ
قرآن کا ہے کہ آگے ہونے کی خبر دی کہ کافر روز فتح مکہ کے عاجز
ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ○ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ ۳۶
الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى
بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ط اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ اور جنہوں نے کفر کیا طرف دوزخ کے ہانک ۳۷، ع ۹ ۱۸
کر جمع کیے جاویں گے اور یہ مغلوب کرنا کافروں کا اس واسطے ہے
تا کہ جدا کرے اللہ تعالیٰ ناپاک کو کہ کافر ہے پاک سے کہ مومن ہے
اور جمع کرے اور آپس میں ملا دے ناپاک کو بعضا اس کا اوپر بعضے
کے پس چپکا دے سب کو اور ایک کر دے پس ڈال دے اس کو
دوزخ میں وہ گروہ خبیثوں کا وہی زیاں کرنے والے ہیں احوالوں
اپنے کو اور مالوں اپنے کو

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا
قَدْ سَلَفَ ج وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ
الْاَوَّلِيْنَ ○ کہہ اے محمدؐ کافروں کو کہ ابوسفیان اور یار اس کے ۳۸
ہیں اگر باز آویں دشمنی اور لڑائی پیغمبر کی سے بخشی جاوے واسطے
ان کے جو چیز کہ تحقیق گذری ہے گناہوں سے اور اگر پھر آویں گے
طرف دشمنی اور لڑائی پیغمبر کے پس تحقیق گذر گئی ہے راہ پہلوں کی
کہ اللہ نے ان سے کی تھی کہ پیغمبروں کو فتح دی ہے اور کافروں کو
جڑ بنیاد سے اکھاڑا ہے۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ
كُلُّهٗ لِلّٰهِ ج فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ ۳۹
اور قتل کرو تم اے مسلمانو کافروں کو جب تک کہ باقی نہ رہے شرک
اور بت پرست جیتا نہ رہے اور ہو جاوے تمام دین واسطے اللہ ہی
کے پس اگر باز آویں مشرک شرک سے ایمان لاویں یا جزیہ قبول کریں
پس تحقیق اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے ہیں دیکھنے والا ہے
مناسب عمل کے بدلہ دیوے گا۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ط نِعْمَ

Marfat.com

۴۰ اَلْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۝ اور اگر روگردانی کریں ایمان سے
اور لڑائی سے باز نہ آویں پس جانو تم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کارساز
اور مددگار تمہارا ہے نیک یار ہے اللہ تعالیٰ کہ دوستوں کو ضائع نہیں
کرتا ہے اور نیک مددگار ہے کہ مسلمانوں کو غالب کرتا ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اور جانو تم اے مسلمانو! کہ تحقیق جو مال کافروں کا غلبہ سے لیا ہے تم نے کسی چیز سے پس تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے پانچواں حصہ اس کا اور واسطے پیغمبر کے ہے اور واسطے ناتے داروں پیغمبرؐ کے کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہیں اور واسطے یتیموں مسلمانوں کے ہے اور واسطے محتاج مسلمانوں کے اور واسطے مسافروں کے ہے **فائدہ** علماء نے کہا ہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا واسطے تعظیم اور برکت کے ہے اور مال غنیمت کے سے چار حصے سپاہیوں کے ہیں اور ایک حصے کے پانچ حصے ہیں ایک واسطے پیغمبر کے ہے اور چار گروہ مذکور کے ہیں اور پیغمبرؐ کا حصہ مسلمانوں کے اوپر خرچ کیا جاہیئے یا امام کو دیجیئے یا چار مذکور میں ملایا جاہیئے اور امام اعظمؒ کے نزدیک بعد وفات پیغمبرؐ کے حصہ پیغمبرؐ کا اور ذوی القربٰی کا ساقط ہو گیا۔ تمام اوپر تین گروہ کے خرچ کیا جاہیئے اور نزدیک امام مالکؒ کے امام مختار ہے جہاں چاہے خرچ کرے ضرورت کی جگہ
اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا
یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ
۴۱ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اور اگر ہو تم کہ ایمان لاتے ہو ساتھ اللہ کے
اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے ہم نے اوپر بندے اپنے کے
کہ محمد صلعم ہے روز بدر کے کہ جدا ہونا حق اور باطل کا تھا جس دن
ملاقات کی تھی دو گروہ ہوئے کہ مسلمان اور کافر تھے روز جمعہ کے
سترھویں تاریخ رمضان کے اور اللہ تعالیٰ اوپر سب چیز کے قادر
ہے کہ تھوڑے آدمیوں کو اوپر بڑے لشکر کے غالب کرتا ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَھُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّکْبُ اَسْفَلَ مِنْکُمْ ؕ یاد کرو جس وقت تھے تم اے مسلمانو! ساتھ کنارے وادی کے کہ نزدیک تھا مدینے سے اور وہ ریگستان تھی کہ پاؤں زمین میں دھنسا جاتا تھا اور پانی بھی نہ تھا اور دشمن تمہارے ساتھ کنارے وادی کے تھے کہ دور تھا مدینے سے اور زمین ان کی محکم تھی اور پانی بھی تھا اور سوار قافلے کے ابوسفیان اور یار اس کے نیچے کے مکان میں تھے تم سے اوپر تین کوس کے

وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰکِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ اور اگر وعدہ کرتے تم لڑائی کا کافروں سے اور کثرتِ عدد اور زیادتی ہتھیاروں ان کے سے خبر پاتے تم البتہ خلاف کرتے وعدے کو خوف ان کے سے کہ تم تھوڑے سے بے ہتھیار تھے اور وہ بہت ہتھیار بند تھے۔ ولیکن اللہ نے جمع کر دیا تم کو اور ان کو تا یہ کہ تمام کرے اللہ کام کو کہ کیا تھا تقدیر میں اور وہ کام فتح دوستوں کی اور شکست دشمنوں کی ہے

لِّیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ
۴۲ بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ تا یہ کہ ہلاک ہووے
جو کوئی کہ ہلاک ہوا حجت روشن سے اور زندہ ہووے جو کوئی زندہ
ہوا حجت روشن سے اور تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے **فائدہ**
نقل ہے کہ جس رات کو کہ صبح اس کے جنگ بدر ہوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا کہ لشکر قریش کا نہایت ذلیل
اور تھوڑا ہے تعبیر اس کی فرمائی کہ دوست غالب ہوں گے اور دشمن
مغلوب ہوں گے جیسے حق تعالیٰ نے خبر دی ہے۔

اِذْ یُرِیْکَھُمُ اللّٰہُ فِیْ مَنَامِکَ قَلِیْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰکَھُمْ
کَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ
۴۳ سَلَّمَ ؕ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ یاد کر اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت دکھایا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے لشکر کافروں کا
خواب تیرے میں تھوڑا تا اصحاب دلیر ہو جائیں اور اگر دکھاتا تجھ کو
اللہ لشکر کافروں کا بہت البتہ نامرد ہو جاتے تم اور کشاکش کرتے
تم بیچ کام لڑائی کے کہ لڑیں یا بھاگیں ولیکن اللہ نے سلامت رکھا
تم کو نامرد ہونے سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے ساتھ خطرے دلوں
کے نامرد ہونے سے اور دلیر ہونے سے۔

Marfat.com

وَاِذْ یُرِیْکُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْٓ اَعْیُنِکُمْ
قَلِیْلًا وَّ یُقَلِّلُکُمْ فِیْٓ اَعْیُنِهِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا
۴۴ كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۠ اور یاد
کرو تم اے مسلمانو جس وقت دکھاتا تھا تم کو اللہ تعالیٰ لشکر
کافروں کا جس وقت ملاقات کی تھی تم نے بیچ آنکھوں تمہاری کے
تھوڑا اور تھوڑا دکھایا تم کو بیچ آنکھوں ان کی کے کہ دلیر ہو کر اوپر
تمہارے آویں تا یہ کہ جاری کرے اللہ اس کام کو کہ کیا تھا تقدیر میں
اور طرف اللہ ہی کے پھیرے جاتے ہیں سب کام
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا
۴۵ وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ اے مومنو
جس وقت ملاقات کرو تم گروہ کافروں کے سے کہ قصد لڑائی کا
کیا ہو تم نے پس ثابت ہو تم اور نہ پھرو تم اور یاد کرو تم اللہ کو
بہت دل اور زبان سے شاید کہ تم نجات پاؤ دشمن سے یا مراد ذکر
سے تکبیر ہے وقت شمشیر مارنے کے یعنی کسی وقت ذکر خدا سے
غافل نہ رہو تم۔
وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا
۴۶ وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۚ
اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور پیغمبر اس کے کی اور خلاف نہ کرو تم
آپس میں پس نامرد ہو جاؤ تم لڑائی سے اور جاتی رہے دولت
اور قوت تمہاری یا ریح سے مراد باد فتح کی ہے اور صبر کرو تم لڑائی
میں تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے۔۔ فتح اور نصرت
دینے کو۔
وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ
بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ
۴۷ وَاللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۠ اور نہ ہو جاؤ تم مانند ان لوگوں
کے کہ باہر نکلے تھے گھروں اپنے سے از روئے سرکشی اور غفلت
کے اور واسطے نمائش خلق کے اور بند کرتے تھے آدمیوں کو راہ
اللہ تعالیٰ کی سے اور اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے تھے گھیرنے
والا تھا کہ بدلہ عمل کا دے گا مراد نکلے والے ہیں کہ قافلے کی حمایت
کو باہر نکلے تھے راہ میں خبر پہنچی کہ قافلہ سلامت بدر سے گزر گیا
کافروں نے چاہا کہ پھر جاویں ابوجہل نے کہا ضروری ہے کہ بدر تک
جاویں ہم اور شراب پیویں تا جوانمردی ہماری مشہور ہووے اور آدمی
ہم کو دلیر جانیں فائدہ روایت میں ہے کہ جس وقت قریش
مکے سے باہر آئے نزدیک مکان بنی کنانہ کے پہنچے بسبب دشمنی کے
کہ درمیان ان کے تھی چاہا کہ پھر جاویں مکے کو شیطان صورت سراقہ
بن مالک کی کہ سردار بنی کنانہ کا تھا بن کر ظاہر ہوا اور کہا کہ تم نیک
حمایت کرتے ہو چلو میں ضامن تمہارا ہوں کہ بنی کنانہ سے ضرر تم
کو نہ پہنچے گا اور میں بھی رفیق تمہارا ہوں۔ ایک گروہ شیطان کا
ساتھ لے کر بدر تک قریش کو لایا جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
وَاِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا
غَالِبَ لَکُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّکُمْ ۚ اور
یاد کرو جس وقت آرائش دی واسطے کافروں کے شیطان نے عملوں
ان کے کو پیغمبر کی دشمنی میں اور کہا شیطان نے کہ کوئی غلبہ کرنیوالا
نہیں ہے اوپر تمہارے آج کے دن آدمیوں سے بسبب آراستگی
لشکر تمہارے کے اور تحقیق میں فریادرس اور پناہ دینے والا تمہارا
ہوں۔
فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَقَالَ
اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ
۴۸ ع اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۠ جس وقت دیکھا دونوں
لشکروں نے اور ملاقات کی آپس میں پیچھے کو پھرا شیطان اوپر
ایڑیوں اپنی کے اور کہا کہ تحقیق میں بیزار ہوں تم سے تحقیق میں
دیکھتا ہوں جو چیز کہ نہیں دیکھتے ہو تم یعنی فرشتوں کو تحقیق میں
ڈرتا ہوں اللہ سے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے فائدہ
روایت میں آیا ہے کہ شیطان روز بدر کے ہاتھ حارث بن ہشام کے
پکڑ رہا تھا فرشتوں کو دیکھا اور ہاتھ حارث کا چھوڑ کر پیچھے کو بھاگا
حارث نے کہا کہ اے سراقہ ایسے وقت میں چھوڑتا ہے تو ہم کو شیطان
نے ہاتھ اوپر چھاتی حارث کے مارا اور کہا کہ میں بیزار ہوں تم سے
بدر کے بھاگنے والے جس وقت مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ تو

Marfat.com

نے ہم کو بھگوایا سراقہ نے قسمیں کھائیں کہ مجھ کو ہرگز خبر نہیں ہے
تمہارے جانے کی اور نہ تمہارے بھاگنے کی پس معلوم ہوا کہ شیطان
تھا

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
۴۹ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ یاد کرو جس وقت کہتے تھے منافق
اور جو کوئی کہ بیچ دلوں ان کے کے بیماری شرک کی تھی فریب دیا
ہے اس گروہ کو دین ان کے نے کہ باوجود کم اسبابی کے مقابلہ میں
ایسے لشکر کے آئے ہیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی توکل کرتا ہے
اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب با حکمت ہے،
وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ
يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
۵۰ الْحَرِيْقِ ۝ اور اگر دیکھتا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت
قبض کرتے تھے فرشتے موت کے روح کافروں کی جنگ بدر میں تعجب کرتا تو کہ
مارتے تھے گرز آگے سے منہوں ان کے کو اور پیٹھوں ان کی کو
اور کہتے تھے کہ اب چکھو تم عذاب جلنے کا
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
۵۱ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ۙ یہ مارنا گرزوں کا بسبب اس عمل کے ہے
کہ آگے بھیجا تھا ہاتھوں تمہارے نے کہ دشمنی پیغمبر کی اور ترک
ہجرت تھی اور تحقیق اللہ نہیں ہے ظلم کرنے والا واسطے بندوں کے
اور عذاب کافروں کا عین عدل ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ
۵۲ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ مانند عادت لوگوں فرعون
کے ساتھ موسیٰ کے اور مانند عادت ان کی کے آگے فرعونیوں
سے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود۔ عادت یہ تھی کہ کفر کیا تھا
انہوں نے ساتھ آیتوں اللہ کے کہ معجزے پیغمبروں کے تھے پس
پکڑا ان کو اللہ نے ساتھ شامت گناہوں ان کی کے تحقیق اللہ
قوت والا سخت عذاب کرنے والا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا
عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
۵۳ عَلِيْمٌ ۝ۙ یہ عذاب اگلوں کا بسبب اس کے تھا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ
تغیر اور تبدیل نہیں کرنے والا ہے نعمت کو کہ بخشی ہے وہ نعمت اوپر
کسی قوم کے تاجب تک کہ وہی قوم تغیر اور تبدیل نہ کریں اس حال
کو کہ بیچ ذاتوں ان کی کے ہے طرف بدتر حال کے اور تحقیق اللہ
سننے والا ہے قول بیہودہ مشرکوں کا جاننے والا ہے عقائد باطلہ
ان کے کا۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ
۵۴ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ مانند
عادت تابعداروں فرعون کے اور ان لوگوں کے کہ آگے ان سے
تھے جھٹلایا تھا نشانیوں پروردگار اپنے کو پس ہلاک کیا ہم نے ان
بسبب گناہوں ان کے کے اور غرق کیا ہم نے دریائے قلزم میں
آل فرعون کو اور وہ گروہ ظلم کرنے والے تھے اوپر اپنے
اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
۵۵ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ تحقیق بدترین حیوانوں کے نزدیک
اللہ کے وہ کوئی ہیں کہ کفر کیا ہے پس وہ ایمان نہ لاویں گے مراد مشرک
قریش کے ہیں مانند ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور نضر کے اور دوسرے
بدتر حیوانوں کے۔
اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ
۵۶ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝ وہ کوئی ہیں کہ عہد باندھا
تھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کہ وہ ساتھ بنی قریظہ
کے ہم عہد تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے عہد
باندھا تھا پس توڑتے ہیں عہد اپنے کو ہر بار اور وہ ڈرتے نہیں ہیں
عذاب عہد توڑنے کے سے فائدہ روایت میں ہے کہ بنی قریظہ
نے عہد باندھا تھا کہ دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میں
مشرکوں کی یاری نہ کریں گے اور روز بدر کے ہتھیاروں سے مدد
کی مشرکوں کی پھر عہد باندھا اور خندق کی لڑائی میں ابوسفیان

Marfat.com

کے ساتھ اتفاق کیا اور عہد توڑا

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ
خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ پس اگر پاوے تو ان کو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی میں پس بھگا تو بسبب قتل ان کے
کے ان لوگوں کو کہ پیچھے ان کے ہیں یعنی ایسا قتل کر کہ ہیبت تیری
باقی کافروں کو بھگا دے شاید کہ بھاگنے والے نصیحت پکڑیں۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ
۵۸ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ○ اور اگر ڈرے
تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی قوم سے کہ عہد کیا ہے ساتھ
تیرے خیانت کا یعنی عہد شکنی کا پس ڈال دے تو عہد ان کے کو
طرف ان کے اوپر برابر ہونے کے عہد شکنی میں تحقیق اللہ دوست
نہیں رکھتا ہے عہد شکنوں کو

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا
۵۹ يُعْجِزُوْنَ ○ اور چاہیے کہ گمان نہ کریں کافر کہ آگے ہو گئے ہیں
عذاب ہمارے سے تحقیق وہ عاجز نہ کریں گے ہم کو

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ
مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ
عَدُوَّكُمْ اور تیار کرو تم اے مسلمانو! واسطے لڑائی کافروں
کے جہاں تک کہ طاقت رکھو تم قوت سے اور باندھنے گھوڑوں
کے سے کہ ڈراؤ تم ساتھ اس کے دشمن اللہ کے کو اور دشمن اپنے
کو یعنی اسباب اور ہتھیار لڑائی کے تیار رکھو بعضوں نے کہا ہے
کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے یا قلعے مراد ہیں

وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ
يَعْلَمُهُمْ ؕ اور ڈراؤ ساتھ قوت کے اور گھوڑوں کے ان کو کہ
سوائے کافروں مکے سے ہیں یعنی یہود یا منافق یا مجوسی یا جن مراد
ہیں کہ آواز گھوڑے کی سے جن ڈرتا ہے کہ تم نہیں جانتے ہو ان کو
اللہ جانتا ہے ان کو۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ
۶۰ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ اور جو چیز کہ خرچ
کرتے ہو تم کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کی کے تیاری ہتھیاروں کی میں
اور دانہ اور گھاس گھوڑوں کے میں پورا ثواب دیا جاوے گا طرف
تمہارے اور تم ظلم نہ کیے جاؤ گے

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ
۶۱ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اور اگر رغبت کریں مشرک
واسطے صلح کے پس رغبت کر تو بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ع ۱۰/۳ واسطے صلح کے اور توکل کر تو اے محمدؐ اوپر اللہ کے تحقیق اللہ وہی
سننے والا جاننے والا ہے

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ
۶۲ هُوَ الَّذِيْ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور اگر ارادہ
کریں کافر یہ کہ فریب دیویں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور مکر کریں تجھ سے پس تحقیق کفایت ہے تجھ کو اللہ وہ ذات
پاک کہ قوت دی تجھ کو ساتھ یاری اپنی کے کہ فرشتے تھے اور
قوت دی ساتھ مومنوں کے۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ
۶۳ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ اور الفت
ڈالی درمیان دلوں ان کے کے اور وہ دو فرقے تھے انصار کے
اوس اور خزرج کہ ایک سو بیس برس سے درمیان ان کے
دشمنی تھی اور قتل و غارت ایک دوسرے کے میں مشغول تھے
تیری برکت سے درمیان ان کے صلح کر دی اگر تو خرچ کرتا اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے صلح کرنے ان کے کے جو چیز کہ بیچ
زمین کے ہے تمام اور متاع اس کی سے الفت نہ کر سکتا تو درمیان
دلوں ان کے کے ولیکن اللہ نے الفت کی درمیان ان کے تحقیق
اللہ غالب باحکمت ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
ع ۸/۴ ۶۴ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اے پیغمبر کفایت ہے تجھ کو اللہ اور جنہوں نے
پیروی کی ہے تیری مومنوں سے **فائدہ** روایت میں ہے
کہ انتالیس مرد اور چھ عورتیں ایمان لائے تھے جس وقت حضرت عمرؓ

Marfat.com

مسلمان ہوئے چالیس مرد پورے ہوئے یہ آیت نازل ہوئی۔
سببِ نزول اس آیت کا اسلام حضرت عمرؓ کا تھا۔
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ؕ
اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ
اے پیغمبر رغبت دلاؤ مسلمانوں کو اوپر جہاد کے اگر ہوں گے تم میں
سے بیس آدمی صبر کرنے والے غالب ہوجاویں گے دو سو کافروں
کے اوپر یعنی ایک مسلمان دس کافروں سے نہ بھاگے پہلے یہ حکم تھا
وَ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝ اور اگر ٦٥
ہوں گے تم میں سے سو آدمی غالب ہوں گے اوپر ہزار کے
کافروں سے اور غالب ہونا تمہارا بسبب اس کے ہے کہ تحقیق
کافر ایسی قوم ہے کہ نہیں سمجھتی خدا کو اور قیامت کو۔ بعد نازل
ہونے اس آیت کے مسلمان فکرمند ہوئے کہ ایک آدمی دس
کافروں کے مقابلے میں کیونکر ثابت رہے گا حق تعالیٰ نے حکم
اس آیت کا منسوخ کیا اور فرمایا کہ
اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا ؕ
فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ
اب کہ یہ حکم تم کو مشکل ہوا ہلکا کیا اللہ نے تم سے بوجھ اس حکم کا
اور جانا اللہ نے کہ بیچ تمہارے ناتوانی بدن کی ہے پس اگر ہوں
گے تم میں سے سو آدمی صبر کرنے والے غالب ہوں گے اوپر دو
سو کافروں کے یعنی ایک مسلمان دو کافروں سے بھاگے نہیں
وَ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ اور اگر ہوں گے تم میں سے ٦٦
ہزار آدمی غالب ہوں گے اوپر دو ہزار کافروں کے ساتھ حکم
اور مدد اللہ کے اور اللہ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے مدد کرنے ٥ ع ٥
کو فائدہ کا روایت میں ہے کہ روز جنگ بدر کے ستر آدمی
کافروں کے پکڑ آئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اصحابوں سے مشورت پوچھی ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ چھوٹے اور
بڑے اس قوم کے ناتے والے تمہارے ہیں اگر ہر ایک موافق
طاقت کے فدیہ دیوے شاید ایک دن ہدایت پاویں اور بالفعل
عدد مسلمانوں کا زیادہ ہوجاوے بہتر ہے حضرت عمرؓ نے کہا
یا رسول اللہ یہ تمام کافر ہیں سب کو حکم کرو کہ گردن ماریں اور قتل
کریں اور خدا نے تم کو فدیہ لینے سے بےپروا کیا ہے اور عبداللہ
بن رواحہؓ نے کہا کہ حکم کیجیے کہ سب کو قتل کریں ہم آنحضرت صلعم
نے ابوبکر صدیق کی مشورت پسند کی اور فدیہ مقرر فرمایا آگے کی آیت
نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰی حَتّٰی
یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖۗ وَ اللّٰهُ
یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ نہیں لائق ہے ٦٧
کسی پیغمبر کو کہ ہوویں واسطے اس کے قیدی اور ان سے بدلہ لیوے
اور جیتا چھوڑے ان کو جب تک کہ بہت قتل کرے کافروں کو بیچ
زمین کے کہ کافر ذلیل اور خوار ہوجاویں۔ چاہتے ہو تم مال دنیا کا کہ فانی
ہے اور اللہ چاہتا ہے واسطے تمہارے ثواب آخرت کا کہ باقی ہے اور
اللہ غالب حکمت والا ہے
لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ
عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اور اگر نہ ہوتا نوشتہ اللہ کی طرف سے لوح ٦٨
محفوظ میں کہ آگے لکھا گیا ہے کہ بدر والوں کو عذاب نہ کرے گا یا
غنیمت اوپر تمہارے حلال ہوگی البتہ پہنچ جاتا تم کو عذاب بیچ اس چیز
کے کہ لی ہے تم نے بدلے سے عذاب بڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذاب بڑا نیچے آتا سوائے عمرؓ اور عبداللہ
بن رواحہ کے کوئی نہ بچتا کہ یہ دونوں کافروں کے قتل پر راضی تھے
بدلہ اور فدیہ لینا نہ چاہتے تھے بعد نزول اس آیت کے اصحابوں نے
غنیمت بدر کی سے ہاتھ اٹھایا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ
فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ٘ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ پس کھاؤ تم جس چیز سے کہ غنیمت لی ہے ٦٩
تم نے اور فدیہ بھی حلال ہے کھانا حلال پاکیزہ اور ڈرو تم اللہ سے مخالفت
کرنے میں تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہوں کا مہربان ہے کہ مال
غنیمت کا تم پر حلال کیا اور تمام امتوں کے اوپر حرام تھا۔ فائدہ کا
روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباسؓ کو کہ قیدیوں

Marfat.com

بدر کے سے تجھے تکلیف دی اور فرمایا کہ تو اپنا بدلہ اور دو نوں بھتیجوں اپنے کا کہ عقیل اور نوفل ہیں اور بدلہ ہم قسم ان کے کا کہ عتبہ ہے ادا کر۔ عباسؓ نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روا رکھتا ہے تو کہ چچا تیرا اپنے اور بیگانوں سے فقیروں کی طرح ہاتھ پسارے اور بھیک مانگے میں یہ تمام مال کہاں سے لاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تھیلیاں سونے کی بھری ہوئیں کہ وقت باہر نکلنے مکہ کے امّ الفضل کو دی تھیں تو نے کیا ہوئیں۔ عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر تم کو کس نے دی ہے کہ میں نے چھپایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے خبر دی۔ عباسؓ نے کہا کہ شاہدی دیتا ہوں میں اوپر ایک ہونے خدا کے اور اوپر برحق ہونے پیغمبری تیری کے پس تینوں کا بدلہ دیا عباسؓ نے آیت نازل ہوئی کہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى

اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ

۷۰ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ اے

وہ کوئی کہ پیغمبر ہے تو کہہ اس کسی کو کہ بیچ ہاتھوں تمہارے کے ہے قیدیوں سے یعنی عباسؓ کہ اگر جانے گا اللہ بیچ دلوں تمہارے کے نیکی کو کہ ایمان اور اخلاص ہے دے گا اللہ تم کو بہتر اس چیز سے کہ لی گئی ہے تم سے کہ مال فدیہ ہے اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا گناہ کا ہے مہربان فائدہ حضرت عباسؓ نے کہا کہ دو وعدے مجھ کو خدا نے کیے تھے ایک وہ کہ بہتر جس چیز سے کہ لی گئی ہے دے گا یہ وعدہ خدا نے پورا کیا اب بیس غلام ہیں میرے اور ہر ایک واسطے میرے بیس ہزار دینار کی سوداگری کرتا ہے اور پانی پلانا چاہ زمزم کا بھی دیا مجھ کو کہ دوست تر مال عرب کا ہے۔ اور دوسرا وعدہ مغفرت کا ہے امیدوار ہوں کہ اس کو بھی خدا وفا کرے

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

۷۱ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ اور اگر ارادہ کریں

کافر خیانت تیری کا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قول توڑیں یا ایمان سے پھر جاویں پس تحقیق خیانت کی تھی انہوں نے اللہ سے آگے اس سے ساتھ کفر کے پس قدرت دی اللہ نے تجھ کو اوپر ان کے کہ بدر کے دن تیرے ہاتھ سے قتل اور قیدی ہوئے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا....

اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ تحقیق جو کوئی کہ ایمان لائے اور ترک وطن کیا اللہ اور پیغمبر کے واسطے اور جہاد کیا ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کے بیچ راہ اللہ کے کہ مہاجرین ہیں اور جنہوں نے مکان دیا مہاجرین کو اور یاری کی پیغمبرؐ کی کہ انصار ہیں مدینے کے رہنے والے وہ گروہ بعضا ان کا دوست ہے بعضوں کا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ

مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ اور جو کوئی ایمان لاتے ہیں اور ترک وطن نہیں کیا ہے نہیں ہے واسطے تمہارے دوستی ان کی کسی چیز سے جب تک کہ ترک وطن نہ کریں وہ

وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ

اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

۷۲ تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ اور اگر یاری مانگیں تم سے ہجرت نہ کرنے

والے بیچ دین کے پس واجب ہے اوپر تمہارے یاری کرنی ان کی مگر اوپر اس قوم کے مشرکوں سے کہ درمیان تمہارے اور درمیان ان کے قول و قرار ہے یعنی عہد شکنی نہ کرو تم اور اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا

۷۳ تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ؕ اور جو

کوئی کافر ہوئے ہیں بعضے ان کے دوست ہیں بعضوں کے اور اگر نہ کرو گے تم اس کو یعنی آپس میں دوستی اور یاری ہو جائے گا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد بڑا کہ اگر مسلمان آپس میں دوستی اور مدد نہ کریں گے کافر غالب ہو جاویں گے۔ جب حق تعالیٰ نے آپس میں دوستی اور مدد مہاجرین کی کی اور انصار کی بیان فرمائی آگے کی آیت میں جزا اس کی سے خبر دی کہ

Marfat.com

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا ؕ اور جو کوئی کہ ایمان لائے اور ترک وطن کیا بیچ راہ اللہ کے ع
اور جنہوں نے مکان دیا مہاجرین کو اور یاری کی پیغمبر کی وُہ گروہ
وہی مؤمن سچ اور اصل ہیں
لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ واسطے ان کے ۷۴
بخشش ہے خدا کی اور رزق کرامت والا دائمی ہے یعنی بہشت۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا
مَعَکُمْ فَاُولٰٓئِکَ مِنْکُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی
۷۵ بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور
جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں بعد صلح حدیبیہ کے اور ترک وطن کیا ہے اور جہاد کیا ہے ساتھ
تمہارے پس وہ گروہ تم سے ہیں اور صاحب ناتوں کے بعضے ان کے بہتر ہیں
میراث لینے میں ساتھ بعضوں کے بیچ لوح محفوظ کے تحقیق اللہ ساتھ
سب چیز کے جاننے والا ہے۔

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ وَّتِسْعَ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً

یہ سورۂ توبہ ہے اور سورۂ عذاب بھی نام ہے مدینہ میں اُتری
ہے اور اس کی ایک سو انتیس آیتیں ہیں اور بسم اللہ واسطے
امان کے ہے اور اس سورۃ میں امان نہیں ہے کافروں کو فائدہ
روایت میں ہے کہ جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے چالیس آیتیں اوّل اس سورۃ کی حضرت ابوبکرؓ کو
دیں اور امیر حاجیوں کا کیا اور فرمایا کہ اوپر اہل موسم حج کے پڑھے
بعد چند روز کے حضرت علیؓ کو اوپر اونٹنی عضباء کے سوار کر کے
پیچھے سے بھیجا اور فرمایا کہ آیتوں کو ابوبکرؓ سے لیکر اوپر اہل موسم
حج کے پڑھے اصحابوںؓ نے سبب پوچھا فرمایا کہ حضرت جبرائیل
علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ اس پیغام کو تو ادا کر یا جو کوئی کہ
تجھ سے ہووے حضرت علیؓ نے قربانی کے دن نزدیک جمرۂ عقبہ
کے آیتوں کو اوپر اہل موسم کے پڑھا کہ
بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی الَّذِیْنَ عٰھَدْتُّمْ
مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؕ یہ بیزاری ہے خدا کی طرف سے اور پیغمبر اس ۱
کے سے طرف ان لوگوں کے کہ عہد کیا ہے تم نے مشرکوں سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضے مشرکوں عرب کے سے
عہد باندھا تھا وقت مقرر تک سبھوں نے عہد توڑا مگر بنی نضیر
اور بنی کنانہ نے وہ نہیں توڑا حکم ہوا کہ کہہ ان کو کہ
فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا

۲ اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ ۙ وَاَنَّ اللّٰہَ مُخْزِی الْکٰفِرِیْنَ ۝
پس سیر کرو تم بیچ زمین کے چار مہینے بے ڈر ہو کر مسلمانوں سے دسویں
ذی الحجہ کی سے دسویں ربیع الآخر تک اور جانو تم کہ تحقیق تم نہیں
ہو عاجز کرنے والے اللہ کے عذاب اپنے میں ہر چند کہ تم کو مہلت
دی ہے اور تحقیق اللہ رسوا کرنے والا کافروں کا ہے دنیا میں قتل
سے اور آخرت میں عذاب دوزخ کے سے۔
وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ
الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۙ وَرَسُوْلُہٗ ؕ
اور خبر کرنا ہے اللہ کی طرف سے اور پیغمبر اس کے سے طرف آدمیوں
کے دن حج بڑے کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بیزار ہے مشرکوں سے اور
پیغمبر اس کا بیزار ہے فائدہ حج بڑے سے مراد قربانی کا دن
ہے کہ اس دن تمام افعال حج کے ادا ہوتے ہیں۔
فَاِنْ تُبْتُمْ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِعَذَابٍ
۳ اَلِیْمٍ ۙ پس اگر توبہ کی تم نے کفر سے پس وہ بہتر ہے واسطے
تمہارے ہے اور اگر روگردانی کی تم نے توبہ سے اور کفر نہ چھوڑا پس
جانو تم کہ تحقیق تم نہیں ہو عاجز کرنے والے اللہ کے کہ اس کے
عذاب سے بھاگ جاؤ تم یا لڑو تم اس سے اور خوشخبری دے تو
ان لوگوں کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کفر کیا ہے ساتھ عذاب

Marfat.com

دکھ دینے والے کے اور لفظ خوشخبری کا واسطے ٹھٹھے کے ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْــٴًـا وَّ لَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

۴ الْمُتَّقِیْنَ۝ مگر وہ کوئی کہ عہد کیا ہے تم نے مشرکوں سے پس کم نہ کیا انہوں نے تم کو کسی چیز سے اور عہد نہ توڑا اور نہ پشتی کی اوپر قتال تمہارے کے کسی کو دشمنوں تمہارے سے پس پورا کرو تم طرف ان کے عہد ان کے کو مدت ان کی تک تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو کہ عہد کو وفا کرتے ہیں توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں جب حکم عہد والے مشرکوں کا مقرر ہوا حکم غیر عہد والوں کا فرمایا کہ

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍۚ پس جس وقت کہ گزر جائیں اور باہر نکلیں مہینے حرام کے بیس دن ذی الحجہ کے اور تمام مہینہ محرم کا پس قتل کرو تم مشرکوں کو جس مکان میں کہ پاؤ تم حرم میں یا غیر حرم میں اور پکڑو تم ان کو قیدی اور بند کرو ان کو طواف کرنے کعبہ سے اور بیٹھو تم واسطے پکڑنے ان کے کے اوپر ہر ناکے کے اور گزرگاہ کے کہ شہروں میں پھیلنے نہ پاویں۔

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ

فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ پس اگر ۵
توبہ کریں شرک سے اور ایمان لاویں اور قائم کریں نماز کو اور دلویں زکوٰۃ کو پس خالی کرو تم راہ ان کی جہاں چاہیں چلے جاویں اور قتل نہ کرو ان کو تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى یَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْلَمُوْنَ۠ اور اگر کوئی مشرکوں سے پناہ چاہے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پناہ دے تو اس کو تا سنے وہ کلام اللہ کے کو کہ قرآن ہے پس اگر مسلمان نہ ہو جاوے پہنچا تو اس کو جائے امن اس کی کو یہ امن دینا اسواسطے ہے کہ تحقیق وہ گروہ جاہل ہیں نہیں جانتے ہیں خدا کو اور قرآن کو

كَیْفَ یَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِیْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

۷ الْمُتَّقِیْنَ۝ کیونکر ہوگا یعنی نہ ہوگا واسطے مشرکوں کے قول و قرار نزدیک اللہ کے اور نزدیک پیغمبر اس کے کے بعد ظہور اسلام کے مگر جن لوگوں سے کہ قول و قرار کیا ہے تم نے ان سے نزدیک مسجد حرام کے کہ صلح حدیبیہ تھی یعنی بنی نضیر اور بنی کنانہ پس جب تک کہ قائم رہیں اوپر عہد کے واسطے تمہارے پس قائم رہو تم واسطے ان کے اوپر عہد کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو کہ قول توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

كَیْفَ وَ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ لَا یَرْقُبُوْا فِیْكُمْ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةًؕ کیونکر ہوگا عہد مشرکوں کا اور حالانکہ اگر غالب ہوویں اوپر تمہارے نگاہ نہ رکھیں بیچ مقدمے تمہارے کے حق قرابت کو اور نہ وفائے عہد کو۔

یُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْۚ وَ
۸ اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ۝ راضی کرتے ہیں تم کو ساتھ مونہوں اپنے کے کہ زبان سے وعدہ ایمان کا کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں دل ان کے اور بہت ان کے بدکار ہیں۔ باہر نکلنے والے ہیں ایمان سے

اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖؕ
۹ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝ ابوسفیان نے بعضے مشرکوں کو لالچ مال دنیا کا دیکر نوکر رکھا تھا کہ مسلمانوں سے لڑائی کروا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ خریدا انہوں نے ساتھ آیتوں اللہ کے مول تھوڑے کو پس روگردانی کی اور بند کیا آدمیوں کو راہ اللہ کی سے تحقیق وہ بری چیز تھی کہ عمل کرتے تھے اور بعضوں نے کہا
ع ہے کہ مراد یہودی ہیں کہ آنحضرت کا قول توڑا اور آیتیں توریت کی تھوڑے مول کو بیچیں دین اسلام کے سے منع کیا۔

لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةًؕ وَ اُولٰٓىٕكَ

Marfat.com

۱۰ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ نگاہ نہیں رکھتے ہیں بیچ حق کسی مسلمان کے
قرابت کو اور نہ قسم کو اور نہ قول کو اور وہ گروہ وہی ہیں حد سے گزرنے
والے شرارت اور سرکشی میں
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ
۱۱ فِی الدِّیْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ پس
اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز کو اور دیویں زکوٰۃ کو پس بھائی ہیں
تمہارے دین اسلام میں اور بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو واسطے اس
گروہ کے کہ جانتے ہیں
ع ۲ ۸
وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ
طَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ
۱۲ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ ۝ اور اگر توڑیں مشرک
قسموں اپنی کو پیچھے عہد کرنے اپنے کے سے اور طعنہ کریں بیچ دین
تمہارے کے اور عیب ڈھونڈیں اسلام میں پس قتل کرو تم سرداروں
کافروں کے کو تحقیق وہ گروہ نہیں ہیں قسمیں واسطے ان کے شاید کہ
وہ باز آویں۔
اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا
بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ
اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ
۱۳ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ آیا قتل نہیں کرتے ہو تم اس قوم کو کہ توڑا ہے
قسموں اپنی کو اور قصد کیا ساتھ باہر نکالنے پیغمبر کے مکے سے
اور حالانکہ انہوں نے ابتداء کی ہے تم کو قول توڑنے میں پہلی بار
آیا ڈرتے ہو تم ان سے پس اللہ لائق تر ہے کہ ڈرو تم اس سے
اگر ہو تم ایمان لانے والے
قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَیُخْزِهِمْ
۱۴ وَیَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۙ
قتل کرو تم ان کو عذاب کرتا ہے اللہ ان کو ساتھ ہاتھوں تمہارے
کے اور رسوا کرتا ہے ان کو اور یاری دیتا ہے تم کو اوپر ان کے
اور شفا دیتا ہے دلوں قوم ایمان لانے والوں کو
وَیُذْهِبْ غَیْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی

۱۵ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اور دور کرتا ہے اللہ
غصہ دلوں ان کے کا کہ آزار دینے کافروں کے سے ملول تھے اور
توبہ قبول کرتا ہے اوپر جس کسی کے کہ چاہتا ہے کہ ابوسفیان اور
عکرمہ بیٹا ابوجہل کا ہے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے۔
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ
جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا
رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا
۱۶ تَعْمَلُوْنَ ۝ آیا جانا ہے تم نے کہ چھوڑے جاؤ گے تم اوپر اسی
حال کے اور نہ جانے گا اللہ ان لوگوں کو کہ جہاد کیا ہے تم میں سے
اور نہیں پکڑا ہے سوائے اللہ کے اور سوائے پیغمبر اس کے کے
اور سوائے مسلمانوں کے دوست دلی کو اور اللہ خبردار ہے ساتھ
اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم فائدہ روایت میں ہے کہ جس
وقت عباسؓ قید میں پکڑ آئے مسلمانوں نے طعنہ دیا شرک کا اور
قطع قرابت کا عباسؓ نے کہا کہ تم برائیاں ہماری ذکر کرتے ہو اور
نیکیاں ہماری یاد نہیں کرتے ہو۔ حضرت علیؓ نے کہا نیکیاں تمہاری
کونسی ہیں کہ یاد کریں ہم عباسؓ نے کہا کہ ہم عمارت مسجد حرام کی
کرتے ہیں اور کعبہ کی تعظیم کرتے ہیں اور چاہ زمزم سے پانی پلاتے
ہیں اور قیدیوں کو چھڑاتے ہیں آگے کی آیت نازل ہوئی کہ
مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِیْنَ
عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَ
۱۷ فِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ نہیں لائق ہے مشرکوں کو کہ عمارت
کریں مسجدوں خدا کی کو درحالیکہ شاہد ہوں اوپر ذاتوں اپنی کے
ساتھ کفر کے کہ سجدہ بتوں کو بھی کریں وہ گروہ ناچیز اور باطل ہو
گئے عمل ان کے اور بیچ آگ دوزخ کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں
بسبب کفر کے
اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا
۱۸ اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝
سوائے اس کے نہیں کہ عمارت کرتا ہے مسجدوں اللہ کی کو جو کوئی

Marfat.com

ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے اور قائم کیا نماز کو اور دیا زکوٰۃ کو اور نہ ڈرا مگر اللہ تعالیٰ سے پس شاید کہ وہ گروہ ہوجائیں راہ پانے والوں سے **فائدہ** روایت میں ہے کہ بعضے مکے والے جاہلیت میں حاجیوں کو شہد اور ستو پلاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ خدمت عباسؓ کو تھی اور خدمت عمارت کرنے مسجد حرام کی شیبہ بن طلحہ کو تھی۔ ایک دن دونوں ساتھ حضرت علیؓ کے جھگڑنے لگے اور فخر کرنے لگے اور حضرت علیؓ ساتھ اسلام کے اور جہاد کے فخر کرتے تھے آگے کی آیت نازل ہوئی۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَآجِّ وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاھَدَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ لَا
۱۹ یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ آیا مقرر کیا ہے تم نے پلانا

حاجیوں کا اور عمارت کرنا مسجد حرام کا مانند اس کسی کے کہ ایمان لایا ہے اللہ کے اوپر اور دن قیامت کے اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں ہیں دونوں فرقے نزدیک اللہ کے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے قوم ظالموں کو۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ لا اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ
۲۰ اللّٰہِ ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ جو کوئی کہ ایمان لاتے

ہیں اور ترک وطن کیا ہے اور جہاد کیا ہے اللہ کی راہ میں ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کے بزرگ زیادہ ہیں از روئے درجہ کے نزدیک اللہ کے ان سے کہ عمارت مسجد کی اور پلانا حاجیوں کا کرتے ہیں وہ گروہ وہی مطلب یاب ہیں

یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ
۲۱ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ
۲۲ اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ بشارت دیتا

ہے ان کو پروردگار ان کا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور ساتھ رضامندی کے اور ساتھ بہشتوں کے کہ واسطے ان کے بیچ بہشتوں کے نعمتیں دائمی ہوں گی ہمیشہ رہنے والے ہیں بہشتوں میں تحقیق اللہ نزدیک اس کے بڑا ثواب ہے کہ نعمتیں دنیا کی مقابل اس کے نہایت حقیر ہیں **فائدہ** روایت میں ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت ہجرت کی ہوئی کہ مکے سے مدینہ کو جائیں بعضے خوشی سے مدینہ کو گئے اور بعضوں کو ماں باپوں نے اور اقربا اور اہل وعیال نے قسمیں دیں کہ ہم کو نہ چھوڑو تو شفقت زن و فرزند کی سے ہجرت نہ کی یہ آیت نازل ہوئی کہ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَکُمْ وَ
اِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ ط
۲۳ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم نہ پکڑو تم باپوں اپنے کو اور بھائیوں اپنے کو دوست اگر اختیار کریں کفر کو اوپر ایمان کے اور تم کو ترک وطن سے باز رکھیں اور جو کوئی دوست رکھے گا ان کو تم میں سے اور ان کے عمل کو پسند کرے گا وہ گروہ وہی ظلم کرنے والے ہیں **فائدہ** جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ہجرت نہ کرنے والوں نے کہا کہ اب ہم اپنے کنبے اور قبیلے میں ہیں اور سوداگری اور معاملت میں مشغول ہیں اور وقت اپنا خوش گذارتے ہیں اگر ہجرت کریں گے ہم ناچار جورو لڑکوں کو اور سوداگری کو چھوڑنا پڑیگا اور ہم بےکس اور بےزر رہ جاویں گے آیت نازل ہوئی کہ

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ
وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْھَا
وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَآ اَحَبَّ
اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ کہہ اے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑنے والوں ہجرت کو کہ اگر ہیں ماں باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے اور بھائی تمہارے اور عورتیں تمہاری اور کنبا تمہارا اور مال تمہارا کہ کسب کیا ہے تم نے اس کو اور سوداگری کہ ڈرتے ہو تم بے رونقی اور بند ہو جانے اس کے سے اور مکان کہ پسند کرتے ہو تم ان کو، دوست زیادہ، طرف تمہارے اللہ سے

وقف لازم

Marfat.com

اور پیغمبر اس کے سے اور جہاد کرنے بیچ راہ اس کی کے سے
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا
ع ۸/۹ ۲۴ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ع پس انتظار کرو اور راہ دیکھو
عذاب کی جب تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا واسطے عذاب تمہارے کے
اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے گروہ بدکار حد سے باہر نکلنے والوں
کو فائدہ اس آیت میں بڑا ڈر آتا ہے کہ اکثر آدمی دین اپنے کو
زن اور فرزند اور مکانوں اور سوداگری سے دوست تر نہیں جانتے
ہیں اور لذتوں دنیا کو تو اوپر دین کے اختیار کیا ہے لَقَدْ
نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ
اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ البتہ تحقیق مدد کی تمہاری اے مسلمانو اللہ نے
بیچ لڑائیوں بہت کے مانند روز بدر کے اور لڑائی بنی نضیر اور بنی قریظہ کے اور روز احزاب
کے اور حدیبیہ اور خیبر کے اور یاری کی تمہاری دن حنین کے کہ جنگل ہے درمیان مکہ اور طائف
کے ہوازن اور ثقیف جمع ہوئے تھے جس وقت تعجب میں ڈالا تم کو بہتایت تمہاری
نے فائدہ بعد فتح مکہ کے ہوازن اور ثقیف نے جمع ہو کر قصد مسلمانوں کا کیا خبر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی سولہ ہزار (۱۶۰۰۰) آدمیوں سے متوجہ ان کے ہوئے اور
وہ چار ہزار تھے ایک نے اصحابوں میں سے کہا کہ آج کے دن ہم مغلوب نہ ہوں گے
کہ ہمارا لشکر بہت ہے اور ان کا تھوڑا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات
پسند نہ کی اوّل شکست مسلمانوں کو ہوئی فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ
شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
۲۵ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ج پس کثرت تمہاری نے دور
نہ کیا تم سے کسی چیز کو غلبہ دشمن کے سے اور تنگ ہو گئی اوپر
تمہارے زمین جنگل حنین کی باوجود کشادہ ہونے زمین کے پس
پھرے تم بھاگتے ہوئے پیٹھیں موڑنے والے دشمن سے۔
فائدہ روایت میں آیا ہے کہ تمام لشکر مسلمانوں کا بھاگ
گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار آدمی رہ گئے۔
علیؓ اور عباسؓ اور ابوسفیانؓ بن حارث اور عبداللہ بن مسعودؓ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچر کے اوپر سوار تھے کہ دُلدُل نام
تھا مسلمان تمام بھاگ گئے اور دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف منہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خچر کو

دشمنوں کی طرف ہانکا اور حملہ کیا اور کہا کہ میں پیغمبر ہوں جھوٹ
نہیں ہے اور میں بیٹا عبدالمطلب کا ہوں عباسؓ لگام خچر کی پکڑے
ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب اس کی خچر کو آگے نہ چھوڑتے
تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان دشمنوں کے آویں
اور اس وقت کمال شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معلوم
ہوتی تھی کہ ایسی لڑائی کے دن اوپر خچر کے سوار تھے کہ مقام کر و فر
کا تھا اور بذات شریف خود متوجہ کفار کے ہوتے تھے۔ عباسؓ نے
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ چھوڑا کہ لڑائی کریں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباسؓ کو کہا کہ اصحابوں کو پکار تو عباسؓ کی
آواز بلند تھی پکارا کہ اے بندو اللہ کے یہ رسول اللہؐ ہیں آواز عباسؓ
کی سے اکثر آدمی پھرے اور قریب سو آدمیوں کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے مٹھی خاک کی زمین سے اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی اور کہا
کہ بھاگ جاؤ قسم ہے ربِ محمدؐ کی تمام کافروں کی آنکھوں میں اور
منہ میں خاک گئی پریشان ہوئے اور شکست پڑی اور مسلمانوں کے
دلوں نے آرام پکڑا
ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا پس نیچے اتارا
اللہ نے آرام کو اوپر پیغمبر اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے کہ آواز عباسؓ
کی سے جمع ہوئے اور نیچے اتارا اللہ نے لشکروں کو کہ تم نے نہ دیکھا
تھا ان کو اور وہ فرشتے تھے سفید کپڑے پہنے ہوئے اور لال پگڑیاں
اور شملہ درمیان دونوں شانوں کے چھوڑے ہوئے اور عدد
سولہ ہزار تھا۔
وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ
الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور عذاب کیا اللہ نے کافروں کو اور وہی بدلا ہے کافروں ۲۶
کی کہ بہت قتل ہوئے اور چھ ہزار اولاد پکڑی آئی اور چوبیس ہزار
اونٹ آئے اور نقد سونا اور روپا اور چالیس ہزار بکریاں آئیں۔
ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پس توفیق توبہ کی دیتا ہے اللہ پیچھے اس ۲۷

Marfat.com

لڑائی کے اور پر جس کسی کے چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
فائدہ یعنی ہوازن اور ثقیف سے بعد لڑائی کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آتے اور مسلمان ہوتے
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ
فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ج اے لوگو
وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم سوائے اس کے نہیں کہ مشرک نجس العین
ہیں اور پلید ہیں ناپاکی عقائد کی سے یا نجاستوں سے پرہیز نہیں
کرتے ہیں یا غسل جنابت کا نہیں کرتے پس چاہیئے کہ نزدیک نہ
ہوویں مسجد حرام کے کہ کعبہ ہے بعد اس اتنے برس کے کہ دسواں برس
تھا ہجرت سے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک کا فرحج اور عمرہ نہ کریں اور
اندر مسجدوں کے نہ آویں اور امام مالکؒ کے نزدیک اندر تمام مسجدوں
کے نہ آویں قیاس کرنا اوپر مسجد حرام کے امام شافعیؒ کے نزدیک مسجد
حرام میں نہ آویں اور مسجدوں کے اندر آویں فائدہ کنز العباد
میں آیا ہے کہ کتا امام اعظمؒ کے نزدیک نجس العین نہیں ہے اگر کنویں
سے جیتا نکلے اور منہ اور مقعد اس کی پانی کو نہ لگی ہو کنواں پاک ہے
کہ لعاب کتے کا نجس ہے اور مقعد الٹی ہوتی ہے کہ باطن اس کا ظاہر
ہو گیا ہے اور ظاہر نجس ہے۔
وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور اگر ڈرو ٢٨
تم محتاجگی سے پس قریب ہے کہ دولت مند کرے گا اللہ اپنے فضل
سے اگر چاہے گا تحقیق اللہ دانا باحکمت ہے فائدہ کفار
موسم حج میں واسطے خرید و فروخت کے طعام و لباس لاتے تھے حق
تعالیٰ نے فرمایا کہ کافروں کو مسجد سے منع کرو اور اگر ڈرتے ہو تم محتاجگی
سے اللہ فضل اپنے سے غنی کرے گا تم کو اور اللہ نے یہ وعدہ پورا
کیا کہ اہل دو شہروں کے کہ تبالہ اور جرش تھے شہروں یمن کے
سے مسلمان ہوتے اور ہر سال مکہ والوں کے واسطے طعام اور
لباس لاتے تھے یا تمام روئے زمین والوں کو حکم ہوا کہ اقسام
نعمتوں اور تجارتوں کے مکے کو لے جایا کریں بعد ذکر کرنے قتل
بت پرستوں کے قتل کرنا اہل کتاب کا فرمایا کہ

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا
يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى
٢٩ ع٥ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ قتل کرو تم
اے مسلمانو! ان کو کہ ایمان نہ لاویں ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن
قیامت کے ایمان لاویں اور حرام نہ کریں جس چیز کو کہ حرام کیا ہے اللہ
نے اور پیغمبر اس کے نے شراب اور خوک سے اور قبول نہ کریں دین
حق کو کہ اسلام ہے ان لوگوں سے کہ دیئے گئے ہیں کتاب کہ توراۃ
اور انجیل ہے تا جب تک کہ دیویں جزیہ کو اپنے ہاتھ سے یا نقد
دست بدست دیویں یا ادھاری کریں اور حالانکہ وہ ذلیل ہونے والے
ہوں فائدہ اور جزیہ کھڑے ہو کر دیویں اور بیٹھیں نہیں
بغیر تسلیمات کے یا ان سے جزیہ لیویں اور اوپر گردن کے گردنی
ماریں یا داڑھی سردار جزیہ دینے والے کی ہاتھ میں پکڑ کر دو
طمانچے دونوں گالوں میں ماریں۔ اور جزیہ لینا یہود اور نصاریٰ اور
آتش پرستوں سے ہے امام شافعیؒ کے نزدیک سوائے یہود و
نصاریٰ کے جزیہ نہ لیویں بلکہ قتل کریں اور امام اعظمؒ کے نزدیک
جزیہ تمام مشرکوں سے لیویں سوائے مشرکوں عرب کے کہ ان کا جزیہ
قتل ہے اور جزیہ دولتمند کافر سے چار دینار ہیں اور درمیانہ سے
دو دینار اور فقیر سے ایک دینار
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى
الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ط اور کہا یہودیوں نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور
کہا نصاریٰ نے عیسیٰ بیٹا اللہ کا ہے۔ عیسیٰ کو بیٹا خدا کا اس واسطے
کہا تھا کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے یا مردوں کو زندہ کرتے تھے
اور اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتے تھے اور عزیر کو بیٹا خدا کا اس
واسطے کہا تھا کہ جس وقت بخت نصر بابلی نے بیت المقدس کو لوٹا
اور خراب کیا اور توریت کو جلا دیا اور جس کو توریت یاد تھی قتل کیا اور
باقیوں کو قیدی پکڑا عزیر بھی قیدیوں میں پکڑے گئے تھے بخت نصر
ہلاک ہوا عزیر قید سے چھوٹ آئے تھے کہ شہر سایر آباد میں حق تعالیٰ
نے سو برس تک موت دی بعد اس کے جلایا کہ قصہ اس کا سورۂ بقرہ میں

Marfat.com

مذکور ہے جس وقت عزیر قوم کے پاس آئے قوم نے آزمایا توریت
کے لکھنے اور پڑھنے سے پانچوں انگلیوں کے اوپر قلمیں باندھیں
تھیں عزیر نے پانچوں انگلیوں سے تمام توریت یاد پر لکھ دی
قوم نے شبہ کیا کہ یہ توریت ہے یا نہیں پڑھنے والا پہچانتے
والا توریت کا ان میں کوئی نہ تھا ایک شخص نے کہا کہ میں نے
اپنے باپ سے سنا ہے کہ بخت نصر کے حادثے میں توریت ایک
باسن میں ڈالکر پہاڑ کے شگاف میں چھپائی تھی۔ آدمی گئے اور توریت کو وہاں
سے لاتے اور جو کچھ عزیر نے یاد سے لکھا تھا مقابلہ کیا ایک حرف
کا تفاوت نہ پایا تعجب میں ہوئے کہ بعد سو برس کے عزیر نے توریت
یاد سے لکھوادی خدا کا بیٹا ہے۔

ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ
۳۰ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ وہ
کہنا ان کا ساتھ موہنوں ان کے کے ہے بے حقیقت اور بے اصل
محض مشابہ کرتے ہیں قول اپنے کو قول اُن لوگوں کے سے کہ کفر کیا
تھا آگے ان کے کہ بنی مدلج تھے فرشتوں کو بیٹیاں اللہ کی کہتے
تھے یا بعضے کافر عرب کے کہ خدا کو ابوالّلات اور ابوالعزٰی کہتے
تھے یعنی باپ لات کا اور باپ عزٰی کا، لعنت کیا ان کو خدا
نے کہاں پھرے جاتے ہیں راہ حق سے۔ استفہام تعجبی ہے

اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ پکڑا یہودیوں نے اور
نصارٰی نے عالموں اور زاہدوں اپنے کو خدا اپنا کہ ان کا کہنا مانتے
ہیں حرام کرنے حلال کے میں یا ان کو سجدہ کرتے ہیں سوائے اللہ
کے اور عیسٰی بیٹے مریم کو خدا پکڑا ہے

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ
۳۱ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ اور حکم نہیں
کیے گئے مگر یہ کہ بندگی کریں خدا ایک کی نہیں ہے کوئی لائق
خدائی کے مگر وہی ہے پاک ہے وہ جس چیز سے کہ شرک کرتے
ہیں۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

۳۲ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○
چاہتے ہیں یہودی اور نصارٰی کہ بجھادیں نور اللہ کا کہ قرآن ہے
ساتھ موہنوں اپنے کے جھٹلانے سے اور انکار کرتا ہے اللہ اور نہیں
چاہتا مگر یہ کہ تمام کرے نور اپنے کو کہ اسلام کو قوت دیوے اگرچہ
مکروہ جانیں کافر پھر بیان تمام کرنے نور کا فرمایا کہ۔

هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
۳۳ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ اللہ
وہ ذات پاک ہے کہ بھیجا ہے پیغمبر اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہیں ساتھ قرآن کے اور دین حق کے کہ اسلام ہے تا یہ کہ غالب
کرے دین اسلام کو اوپر تمام دینوں کے اور ان کو منسوخ کرے
اور اگرچہ مکروہ جانیں شرک کرنے والے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ
وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو
تحقیق بہت آدمی علماء اور زاہد یہودیوں کے سے البتہ کھاتے ہیں
مال آدمیوں کے رشوت سے حکم میں اور بند کرتے ہیں راہ اللہ کی
سے کہ اسلام ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا
۳۴ يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○
اور جو کوئی کہ خزانہ جمع کرتے ہیں سونے و روپے کو بخیلی سے اور خرچ
نہیں کرتے سونے اور روپے کو اللہ کی راہ میں کہ زکوٰۃ نہیں نکالتے
ہیں پس خوشخبری دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ساتھ
عذاب دکھ دینے والے کے بیان عذاب کا فرمایا کہ،

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا
جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ
۳۵ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ جس دن گرم
کیا جائے گا اوپر ہونے والی آگ دوزخ کی میں پس داغ دیا جائے
گا اشرفیوں اور روپیوں سے ماتھوں ان کے کو کہ فقیر کو دیکھ کر تیوری
چڑھاتے تھے اور داغ دیا جائے گا پہلوؤں ان کے کو اور پیٹھوں ان

Marfat.com

کی کو کہ فقیر کو دیکھ کر منہ پھیر لیتے تھے فرشتے کہیں گے یہ وہ خزانہ تمہارا ہے کہ جمع کیا تھا تم نے واسطے منفعت ذاتوں اپنی کے اور تم زکوٰۃ نہ نکالتے تھے پس چکھو تم جو چیز کہ جمع کرتے تھے تم فائدہ روایت میں ہے کہ عیدین اور بندگیاں اہل کتاب کی اوپر مہینوں چاند اور سورج کے تھیں اور برس آفتاب کا تین سو پینسٹھ دن کا ہوتا ہے اور برس چاند کا تین سو چون دن کا ہوتا ہے پس ہر تین برس کے بعد ایک برس تیرہ مہینے کا ہوتا ہے اور حالانکہ عدد مہینوں کا بارہ ہے پس حق تعالیٰ نے اکثر اعمال اہل اسلام کے اوپر مہینوں چاند کے رکھے ہیں اور عدد مہینوں کا آگے کی آیت میں بیان فرمایا کہ

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ تحقیق گنتی مہینوں کی نزدیک اللہ کے پسند ہے بارہ مہینے ہیں بیچ لوح محفوظ کے لکھے ہوئے جس دن سے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو، بارہ مہینوں سے چار مہینے تعظیم کے ہیں تین مہینے پے درپے ہیں ذیقعد، ذوالحجہ، محرم اور ایک اکیلا ہے رجب

ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ یہ دین سیدھا ہے یعنی یہ حساب گنتی مہینوں کا درست ہے پس ظلم نہ کرو تم ان مہینوں میں ذاتوں اپنی کو گناہ کرنے سے کہ گناہ کرنا ان چار مہینوں میں جیسے گناہ کرنا کعبہ میں ہے یا حالت احرام کی ہے اور قتل کرو تم مشرکوں کو تمام ان کو مہینہ حرام کا ہو یا غیر حرام کا ہو جیسے قتل کرتے ہیں مشرک تم کو مہینوں میں اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے فائدہ روایت میں ہے کہ طبیعت اہل جاہلیت ہمیشہ اوپر قتل کرنے اور لوٹنے کے خوگر تھی اور مہینوں حرام کے میں قتل نہ کرتے تھے اور تین مہینے حرام کے جو پے درپے تھے تنگ ہو کر کہتے کہ تین مہینے پے درپے قتل اور لوٹ کا چھوڑنا ہم کو برداشت نہیں ہے آخر قلمش کنانی نے

ایک حیلہ کیا کہ جس وقت موسم حج کا ہوتا پکارتا کہ اے گروہ عرب کے خدا نے اس سال محرم کو حلال کیا ہے اور اس کے بدلے صفر کو حرام کیا ہے۔ تمام آدمی سن لیتے۔ دوسرے سال پھر پکارتا کہ خدا نے اس برس محرم کو حرام کیا ہے اور صفر کو حلال کیا ہے۔ حرمت مہینے کی تاخیر کرتے تھے اور اوپر مہینے کے ہر سال میں چار مہینے حرام کے ٹھہرا لیتے اور اس ترتیب کو چھوڑ دیتے تھے اور اس کو نسی کہتے تھے یعنی تاخیر کرنا مہینے حرام کا اوپر ہر مہینے کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ سوائے اس کے نہیں ہے کہ تاخیر کرنا حرمت ایک مہینے کی اوپر مہینے دوسرے کے زیادتی ہے کفر میں اس واسطے کہ جو چیز حرام کی ہے اللہ نے حلال کرنا اس کا دوسرا کفر ہے گمراہ کیے جاتے ہیں ساتھ اس عمل کے وہ کوئی کہ کفر کیا ہے زیادہ اوپر کفر کے حلال جانتے ہیں تاخیر کرنا مہینوں حرام کا ایک سال اور حرام جانتے ہیں تاخیر ایک سال کو کہ جو حرام تھا اسی کو حرام جانتے ہیں تا یہ موافقت کریں شمار اس چیز کو کہ حرام کی ہے اللہ نے یعنی چار مہینے حرمت کے تمام سال میں مقرر کر لیتے ہیں برخلاف فرمودۂ خدا کے۔

فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ
ع ۸، ۲۷، ۱۱ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ پس
حلال کر لیتے ہیں واسطے موافقت شمار اس چیز کے کہ حرام کی ہے اللہ نے بغیر مراعات اوقات کے آرائش دی گئی ہے واسطے ان کے یعنی شیطان نے آرائش دی ہے واسطے عملوں ان کے کے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے قوم کافروں کو فائدہ جاہل عرب ہر سال چار مہینے تعظیم کے جانتے تھے کہ خلق کو زبان سے اور ہاتھ سے ایذا نہ دیتے تھے مسلمان لائق تر ہیں اس کے کہ تمام مہینوں برس کے خلق کو ایذا نہ دیویں۔ فائدہ روایت میں ہے کہ سال نہم ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد لڑائی تبوک کا کیا تھا

Marfat.com

کہ روم والوں سے لڑائی تھی ہوا نہایت گرم تھی اور مدینے والے
بسبب قحط سالی کے محتاج اور مفلس اور تنگ معاش تھے حکم الہٰی
ہوا کہ اصحاب قصد تبوک کا کریں بعضے اصحابیوں نے بسبب دوری
راہ کے اور کثرت دشمنوں کے اور کم اسبابی کے اور گرمی ہوا کے
سستی کی آگے کی آیت نازل ہوئی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ
انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ
اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو کیا ہے تم کو جس وقت
کہا جاتا ہے تم کو کہ باہر نکلو تم جہاد کرنے کو بیچ راہ اللہ کے بھاری
ہو جاتے ہو تم طرف زمین کے سستی اور کاہلی سے یا میل کرتے
ہو طرف کھیتوں اور میووں زمین کے کہ چھوڑنا پڑے گا

اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا
٣٨ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝ آیا راضی
اور خوش ہو گئے تم ساتھ زندگی دنیا کے ثواب آخرت کے سے
یوں نہ کرو تم پس نہیں ہے پونجی اور فائدہ مندی زندگی دنیا
کی بیچ مقابلۂ آخرت کے مگر تھوڑی حقیر اور ذلیل اور عقل مند
بڑی چیز باقی رہنے والی کو ہاتھ سے نہیں دیتا ہے واسطے
تھوڑی چیز فنا ہونے والی کے

اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ۬ وَّ یَسْتَبْدِلْ
قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَیْـًٔا ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
٣٩ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اگر باہر نہ نکلو گے تم واسطے جہاد کے عذاب
کرے گا تم کو اللہ عذاب دکھ دینے والا کہ دشمن کو اوپر تمہارے غالب
کرے گا اور کسی سبب سے تم کو ہلاک کرے گا اور بدل کرے گا اور
قوم کو سوائے تمہارے کہ یمن والے اور فارس والے ہیں اور ضرر نہ کرو
گے تم اللہ کا کسی چیز کو اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اور اگر مدد اور یاری
نہ کرو گے تم پیغمبر کی پس تحقیق یاری کی اس کی اللہ تعالیٰ نے جس
وقت باہر نکالا تھا اس کو کافروں نے مکہ سے درحالیکہ دوسرا دو
کا تھا جس وقت وہ دونوں بیچ غار کوہ ثور کے تھے یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رض فائدہ اور
وہ غار ہے اوپر بلندی کوہ ثور کے شہر مکہ سے طرف یمن کے مکہ
سے بائیں طرف اور اس وقت کوئی اس جگہ نہ چلتا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز جمعرات کے غرۂ ربیع الاول کو مکہ سے
برفاقت ابوبکر رض کے باہر آئے اور طرف غار کے متوجہ ہوئے رات
کو وہاں رہے دوسرے دن صبح کو کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ڈھونڈنے کو نکلے اور غار کی طرف آئے حق تعالیٰ نے اسی
رات کیکر کا درخت اوپر دروازے غار کے اگایا اور جنگلی کبوتروں
کے جوڑے کو حکم کیا کہ وہاں گھونسلا بنا کر انڈے دیویں اور مکڑی
کو الہام ہوا کہ جالا اس غار کے دروازے پر تنے کافر دروازے
غار تک پہنچے حقیقت غار کی دیکھ کر پھر گئے اور حضرت ابوبکر صدیق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ اگر ایک کافر نیچے
قدم اپنے کے نگاہ کرے ہم کو دیکھ لیوے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گمان ہے تیرا اے ابوبکر رض ساتھ دو آدمیوں
کے تیسرا اللہ ہے

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا
جس وقت کہتا تھا پیغمبر واسطے یار اپنے کے کہ ابوبکر رض تھا
غمگین نہ ہو تو تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے پس نیچے اتارا اللہ نے
آرام اپنا اوپر پیغمبر کے اور قوت دی اس کو ساتھ لشکروں کے
کہ تم نے نہ دیکھا تھا ان کو، حق تعالیٰ فرشتوں کو بھیجا تھا کہ نگہبانی
غار کی کریں

وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ
٤٠ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ اور گردانا اللہ تعالیٰ نے
بات ان لوگوں کی کو کہ کفر کیا ہے نیچے زیادہ یعنی کلمۂ کفر کو پست
اور بے مقدار کیا اور بات اللہ کی وہی بلند تر ہے اور اللہ غالب
ہے باحکمت

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

Marfat.com

وَ اَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ
۴۱ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ باہر نکلو تم جنگ تبوک کو ہلکا ہونے والے
اور بھاری ہونے والے یعنی سوار اور پیادے یا تندرست اور بیمار
یا جوان اور بوڑھے یا فقیر اور تونگر یا ہتھیار بند اور بے ہتھیار اور
جہاد کرو تم ساتھ مالوں اور جانوں اپنی کے اللہ کی راہ میں یہ تم کو
بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم کہ جانتے ہو بعضے منافق جنگ
تبوک کو نہ نکلے تھے اور بہانے سے پیچھے رہ گئے آگے کی آیت
نازل ہوئی کہ
لَوْ کَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْکَ
وَ لٰکِنْۢ بَعُدَتْ عَلَیْہِمُ الشُّقَّۃُ ؕ اگر ہوتا مال دنیا کا نزدیک
اور سفر میانہ اور آسان ہوتا البتہ تابعداری کرتے منافق تیری اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولیکن دور ہو گئی اوپر ان کے راہ کہ
مشقت سے قطع کریں اس کو
وَ سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَکُمْ ۚ
۴۲ یُہْلِکُوْنَ اَنْفُسَہُمْ ۚ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّہُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۝
اور قریب ہے کہ قسمیں کھا دیں گے منافق ساتھ اللہ کے جب لڑائی
سے پھرو گے تم کہ اگر طاقت رکھتے ہم نکلنے کی البتہ باہر نکلتے ہم
ساتھ تمہارے اور رفاقت تمہاری کرتے لوہ ہلاک کرتے ہیں جھوٹی
قسموں سے ذاتوں اپنی کو اور لائق عذاب کے ہوتے ہیں اور اللہ
جانتا ہے کہ تحقیق وہ لوگ البتہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔
عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَہُمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ
۴۳ لَکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْکٰذِبِیْنَ ۝ معاف
کرے اللہ تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا معاف کیا کس واسطے
حکم دیا تو نے ان کو بیٹھ رہنے کا اور عذر اور حیلے ان کے قبول
کیے تو نے جب تک کہ ظاہر ہوتے واسطے تیرے وہ کوئی کہ سچ
بولا ہے انہوں نے اور جانتا تو جھوٹ بولنے والے کو۔
لَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ
الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاہِدُوْا بِاَمْوَالِہِمْ وَ اَنْفُسِہِمْ ؕ
۴۴ وَ اللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ۝ حکم بیٹھ رہنے کا نہ مانگیں
تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ
اللہ اور دن قیامت کے یہ کہ جہاد کریں ساتھ مالوں اور جانوں
اپنی کے اور اللہ جانتا ہے پرہیزگاروں کو پیچھے رہنے سے۔
اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُہُمْ فَہُمْ فِیْ رَیْبِہِمْ
۴۵ یَتَرَدَّدُوْنَ ۝ سوائے اس کے نہیں ہے کہ حکم پیچھے رہنے کا مانگتے
ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کوئی کہ ایمان نہیں
لاتے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور شک میں پڑ گئے
دل ان کے حقیقت اسلام کی سے پس وہ بیچ شک اپنے کے
حیران ہونے والے ہیں
وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَہٗ عُدَّۃً وَّ لٰکِنْ
کَرِہَ اللّٰہُ انْۢبِعَاثَہُمْ فَثَبَّطَہُمْ وَ قِیْلَ اقْعُدُوْا
۴۶ مَعَ الْقٰعِدِیْنَ ۝ اور اگر چاہتے منافق باہر نکلنا جنگ تبوک کا
البتہ تیار کرتے واسطے اس کے سامان اور اسباب کو ولیکن
ع ۵ ۱۲ مکروہ جانا اور پسند نہ کیا اللہ نے اٹھنا ان کا اس سفر میں پس باز
رکھا ان کو اللہ تعالیٰ نے اور کاہلی اور سستی ان کے دل میں ڈال
دی اور کہا گیا کہ بیٹھو تم گھروں میں ساتھ بیٹھنے والوں کے کہ
عورتیں اور لڑکے اور بیمار ہیں جس وقت لشکر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا متوجہ ہوا عبداللہ بن ابی سردار منافقوں کا بھی
ساتھ ایک جماعت منافقوں کے باہر نکلا جس وقت لشکر نے
آگے کو کوچ کیا جماعت اپنی لے کر پیچھے کو پھرا اور رو گردانی کی یہ خبر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی فرمایا کہ اگر اس میں بہتری
ہوتی ساتھ ہمارے چلتا احسان مانو تم کہ شر اس کے سے چھوٹے
تم۔ آیت نازل ہوئی کہ۔
لَوْ خَرَجُوْا فِیْکُمْ مَّا زَادُوْکُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ
لَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَکُمْ یَبْغُوْنَکُمُ الْفِتْنَۃَ ۚ وَ فِیْکُمْ
۴۷ سَمّٰعُوْنَ لَہُمْ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ اگر باہر
نکلتے منافق درمیان تمہارے زیادہ نہ کرتے تم کو مگر رسوائی اور
مکر اور البتہ دوڑتے درمیان تمہارے چغلخوری اور فساد کرتے

Marfat.com

آپس کے میں ڈھونڈتے منافق واسطے تمہارے فتنے اور فساد کو
اور بیچ تمہارے جاسوس ہیں ان کے کہ خبریں تمہاری ان کو پہنچاتے
ہیں اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ ظالموں کے کہ منافق ہیں
لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ
۴۸ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ٥ تحقیق
البتہ ڈھونڈا تھا منافقوں نے فتنہ کو آگے اس لڑائی سے احد کے
دن کہ پریشانی تیری اور اصحابوں رض کی چاہی تھی اور پھیرا تھا
واسطے تیرے کاموں کو کہ مکر اور حیلے تیرے باطل کرنے میں اٹھائے
تھے جب تک کہ آیا حق یعنی مدد تیری اور غالب ہوا کام اللہ کا کہ
اسلام کی فتح ہوئی اور منافق کراہیت کرنے والے ہیں تیری فتح
کو اور غلبۂ اسلام کو فائدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جد بن قیس منافق کو کہا تھا کہ آیا رغبت ہے تجھ کو کہ ہمارے ساتھ
لڑائی روم کو چلے تو اور وہاں سے لونڈیاں اور بندے خوبصورت
پکڑے تو جد نے کہا یا رسول اللہ تمام قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں
کے اوپر مبتلا ہوں روم کی عورتیں خوبصورت دیکھوں میں اور صبر
مجھ کو نہ آوے اور فتنے میں پڑوں میں مجھ کو تکلیف چلنے کی نہ
دو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ کو اذن دیا آگے
کی آیت نازل ہوئی کہ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ط
اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ
۴۹ بِالْكٰفِرِيْنَ ٥ اور بعضا منافقوں سے وہ کوئی ہے کہ کہتا ہے
حکم دے تو مجھ کو بیٹھنے کا لڑائی سے اور فتنے میں اور گناہ میں نہ
ڈال تو مجھ کو خبردار ہو فتنے میں پڑے منافق کہ لڑائی میں بچانا
ہے اور تحقیق دوزخ البتہ گھیرنے والی ہے کافروں کو
اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ج وَاِنْ تُصِبْكَ
مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَا اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ
۵۰ يَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ٥ اگر پہنچتی ہے تجھ کو اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کہ فتح بعض لڑائیوں کی ہے مانند فتح روز
بدر کے غمگین کرتی ہے ان کو نہایت حسد سے اور اگر پہنچتی ہے

تجھ کو مصیبت یعنی شکست اور سختی جیسے احد کے دن کہتے ہیں کہ
تحقیق لی ہم نے احتیاط کام اپنے کی کہ دور اندیشی کی ہم نے کہ اس
لڑائی میں نہ گئے ہم اور پھر جاتے ہیں درحالیکہ خوش ہونے والے
ہیں خود پرستی سے
قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ج هُوَ مَوْلٰنَا
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥ کہہ تو اے محمد ۵۱
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز نہ پہنچے گی ہم کو مگر جو چیز کہ لکھی
ہے اللہ نے لوح محفوظ میں فتح اور شکست اور نفع اور ضرر سے
وہی ہے کارساز ہمارا اور اوپر اللہ ہی کے چاہیئے توکل کریں مومن
کہ فائدہ توکل کا حاصل ہونا مرادوں کا ہے
قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ط
وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ
مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا صلے فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ
مُّتَرَبِّصُوْنَ ٥ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں انتظار ۵۲
کرتے ہو تم ساتھ ہمارے مگر ایک نیکی دو نیکیوں میں کی یا فتح یا شہادت
اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں ساتھ تمہارے ایک چیز دو چیزوں میں کی
یہ کہ پہنچاوے تم کو اللہ عذاب نزدیک اپنے سے کہ بھیج حضرت
جبرئیل علیہ السلام کی یا دھنسانا زمین کا ہے یا پہنچاوے تم کو اللہ عذاب
ساتھ ہاتھوں ہمارے کے کہ قتل کریں ہم تم کو پس راہ دیکھو تم
تحقیق ہم بھی ساتھ تمہارے راہ دیکھنے والے ہیں فائدہ جد
بن قیس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ میرا چلنا اس
لڑائی میں مشکل ہے لیکن تمہارے لشکر کی مال سے مدد کروں گا
میں آگے کی آیت نازل ہوئی کہ
قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ط اِنَّكُمْ
كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ٥ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں ۵۳
کہ خرچ کرو تم مال کو خواہش دل کی سے یا زبردستی سے ہرگز قبول
نہ کیا جاوے گا تم سے تحقیق تم ہو ایک قوم ایمان سے باہر نکلنے
والی اور کافر سے قبول نہیں ہے۔
وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ

Marfat.com

کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمْ
٥٤ کُسَالٰی وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَھُمْ کٰرِھُوْنَ ٥ اور نہیں
منع کیا ہے ان کو اس سے کہ قبول کیے جاویں خرچ کرنے ان کے
کے مگر یہ کہ تحقیق انہوں نے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور ساتھ پیغمبر اس
کے کے اور نہیں آتے ہیں نماز کو مگر کہ وہ سستی اور کاہلی کرنے والے
ہیں بیماروں کی طرح اور نہیں خرچ کرتے ہیں مال کو مگر کہ وہ کراہیت
کرنے والے ہیں

فَلَا تُعْجِبْکَ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ ط اِنَّمَا
یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ بِھَا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ
٥٥ تَزْھَقَ اَنْفُسُھُمْ وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ٥ پس تعجب میں نہ ڈالیں
تجھ کو اے محمد صلعم مال منافقوں کے اور نہ اولاد ان کی تعجب میں
ڈالے سوائے اس کے نہیں ہے کہ چاہتا ہے اللہ تا کہ عذاب
کرے ان کو ساتھ مال اور اولاد کے بیچ زندگی دنیا کے کہ محنت
اور مشقت سے پیدا کریں اور نگاہ رکھیں وارثوں کے واسطے اور
باہر نکلیں روحیں ان کی بدنوں سے درحالیکہ وہ کافر ہوں اور موت
ان کی اوپر کفر کے ہو۔

وَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ اِنَّھُمْ لَمِنْکُمْ ط وَمَا ھُمْ مِّنْکُمْ
٥٦ وَلٰکِنَّھُمْ قَوْمٌ یَّفْرَقُوْنَ ٥ اور قسمیں کھاتے ہیں ساتھ
اللہ کے کہ تحقیق وہ البتہ تم سے ہیں یعنی مسلمان ہیں اور حالانکہ نہیں
ہیں وہ تم سے کہ مسلمان نہیں ہیں چھپاتے ہیں کفر کو کہ تم قتل نہ
کرو ان کو ولیکن منافق ایک قوم ہیں کہ ڈرتے ہیں تم سے۔

لَوْ یَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا
٥٧ لَّوَلَّوْا اِلَیْہِ وَھُمْ یَجْمَحُوْنَ ٥ اگر پاویں منافق کسی
جائے پناہ کو قلعے سے یا چوٹی پہاڑی کی سے یا پاویں کسی غار
کو پہاڑ میں یا کسی سوراخ کو کہ اس میں گھسیں البتہ متوجہ ہوں طرف
اس کے تمہارے ڈر سے اور وہ سرکشی اور شتابی کرتے ہیں مانند
گھوڑے سرکش کے کہ تھامنے سے نہیں تھمتا ہے فائدہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غنیمت کا مال بانٹتے تھے ابوالجواظ
منافق نے کہا کہ صاحب اپنے کو دیکھتے ہو کہ حق تمہارا بکریوں کے
چرواہوں کو دیتا ہے اور جانتا ہے کہ عدل کرتا ہوں میں آگے کی
آیت نازل ہوئی۔

وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّلْمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ ج اور بعضا
منافقوں میں سے وہ کوئی ہے کہ عیب کرتا ہے تجھ کو بیچ بانٹنے
مال صدقوں کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت ذوالخویصرہ کے حق
میں آئی کہ سردار حاجیوں کا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غنیمت
حنین کی بانٹتے تھے واسطے الفت دلوں کے نومسلمانوں کو زیادہ
دیتے تھے تا کہ اوپر اسلام کے قائم رہیں یا سونا غیر خالص کہ حضرت علیؓ
نے یمن سے بھیجا تھا آنحضرتؐ نے تمام سونا چار آدمیوں کو دیا اشراف
عرب نے ان سے دلیری سے کہا کہ عدل کر اے پیغمبر خدا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عذاب سخت ہے تجھ کو میں عدل
نہ کروں گا تو اور کون کرے گا حضرت علیؓ نے اس قوم کو قتل کیا
ہے جنگ نہروان میں

فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْھَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ یُعْطَوْا مِنْھَآ
٥٨ اِذَا ھُمْ یَسْخَطُوْنَ ٥ پس اگر دیئے گئے مال غنیمت کا موافق
مرضی کے راضی اور خوش ہو گئے اور اگر نہ دیئے گئے موافق مرضی کے
ناگاہ وہ غصہ کرنے والے ناخوش ہوتے ہیں۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا
مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا
٥٩ ع اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗٓ اِنَّآ اِلَی اللّٰہِ رٰغِبُوْنَ ٥ اور
اگر تحقیق منافق راضی ہوتے اس چیز سے کہ دی ہے ان کو اللہ نے
اور پیغمبر اس کے نے اور کہتے ہیں کہ کفایت ہے ہم کو اللہ قریب ہے
اللہ کر دے گا ہم کو فضل اپنے سے اور پیغمبر اس کا دے گا تحقیق ہم
طرف اللہ کے رغبت کرنے والے ہیں۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ
عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَفِی الرِّقَابِ سوائے اس کے
نہیں ہے کہ مال زکوٰۃ کا واسطے فقیروں کے ہے اور غریبوں کے
امام اعظمؒ کے نزدیک فقیر وہ ہے کہ سوال نہ کرے اور مسکین وہ
ہے کہ سوال کرے اور امام شافعیؒ کے نزدیک برخلاف اس کے
ہے اور واسطے عمل کرنے والوں کے اوپر اس کے کہ جمع کرتے ہیں

مال زکوٰۃ کا اور تحصیل کرتے ہیں اور واسطے ان کے کہ اُلفت
کیے گئے دل ان کے کہ اسلام لاتے ہیں اور نیتیں خالص نہیں
ہیں اور مؤلفۃ القلوب اشراف عرب کے تھے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو مال غنیمت حنین کے سے بہت دیا
تھا مانند ابوسفیان اور عتبہ بن حصین اور اقرع بن حابس کے اور
حصہ مؤلفۃ القلوب کا واسطے الفت کرنے والوں کے تھا اب
اسلام غالب ہوا حصہ ان کا ساقط ہو گیا اور مال زکوٰۃ کا بیچ
غلاموں کے دینا چاہیئے یا غلام مول لے کر آزاد کرنا اور یا غلام
مکاتب کی مدد کرنا اور غلام مکاتب وہ ہے کہ اپنے تئیں صاحب
اپنے سے آزاد کروا دے کہ مال قیمت اپنی کا ادا کروں گا میں
وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ
فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اور مال ۶۰
زکوٰۃ کا بیچ قرضداروں کے ہے کہ مفلس ہو اور قرض لیا ہو اور
گناہ میں خرچ نہ کیا ہو اور بیچ راہ اللہ کے کہ سپاہیوں کو
دیویں تا ہتھیار اپنے درست کریں یا پل بنانا یا سرا بنانے
اور مسافر کو دیا چاہیئے کہ مال اپنے سے دور پڑا ہو قرض کر لیا ہے
نزدیک اللہ کے سے اور اللہ جاننے والا با حکمت ہے **فائدہ**
روایت میں ہے کہ جلاس اور رفاعہ اور سماک تینوں منافق ظاہر
میں ایمان لاتے تھے اور دل ان کا دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی سے خالی نہ تھا خلوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو نالائق باتیں کہتے تھے۔ ایک نے کہا کہ خاموش رہو اگر محمدؐ
سنے گا تو تم رسوا ہو گے منافقوں نے کہا کہ محمدؐ کہاں سننے والا
ہے جو چاہیں سو کہیں ہم اور اگر اس کے روبرو قسم کھا دیں گے ہم
کہ ہم نے نہیں کہا ہے وہ یقین کرے گا آگے کی آیت نازل
ہوئی کہ وَمِنْهُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَیَقُوْلُوْنَ
هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور بعضے منافقوں میں سے وہ
کوئی ہیں کہ آزار دیتے ہیں پیغمبرؐ کو اور کہتے ہیں کہ وہ کان
سننے والا ہے جو کچھ کہو سن لیتا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کہ کان سننے والا بہتر ہے واسطے تمہارے ایمان لاتے ساتھ اللہ
کے اور سچ مانتا ہے واسطے مومنوں کے۔
وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِیْنَ
یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اور وہ ۶۱
پیغمبر رحمت ہے واسطے ان کے کہ ایمان لاتے ہیں تم میں سے
اور تمہارے سب حال جانتا ہے اور جھوٹ اور سچ تمہارے سے
واقف ہے مہربانگی سے پردہ تمہارا فاش نہیں کرتا اور جو کوئی کہ
آزار دیتے ہیں پیغمبرؐ خدا کو زبان سے یا ہاتھ سے واسطے ان کے
عذاب ہے دکھ دینے والا آخرت میں۔
یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِیُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ
اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ قسم کھاتے ہیں ۶۲
منافق ساتھ اللہ کے واسطے تمہارے اے مسلمانو تا یہ کہ راضی
کریں تم کو اور حالانکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اس کا لائق تر ہے کہ راضی
کریں اس کو اگر ہیں وہ ایمان لانے والے۔
اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْیُ
الْعَظِیْمُ ۝ آیا نہیں جانا ہے منافقوں نے کہ تحقیق جو کوئی ۶۳
مخالفت کرتا ہے اللہ کی اور پیغمبرؐ اس کے کی پس تحقیق واسطے
اس کے آگ دوزخ کی ہے ہمیشہ رہنے والا ہے بیچ اس کے۔ وہی
رسوائی بڑی ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ منافق
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے اور بعضے
منافق آرزو کرتے تھے کہ ہم کو سو کوڑے ماریں تو بہتر ہے اس سے
کہ کوئی آیت ہمارے حال میں آسمان سے آوے کہ اس میں رسوائی
ہماری زیادہ ہے۔ آیت نازل ہوئی کہ
یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةٌ
تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ
مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ ڈرتے ہیں منافق کہ نازل کی جاوے ۶۴
اوپر مسلمانوں کے کوئی سورۃ آسمان سے کہ خبر دیوے ان کو ساتھ
اس چیز کے کہ بیچ دلوں منافقوں کے ہے کفر اور نفاق سے کہہ

Marfat.com

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ٹھٹھا کرو تم تحقیق اللہ ظاہر کرنے والا
ہے اس چیز کو کہ ڈرتے ہو تم اس سے فائدہ کا روایت میں
ہے کہ تبوک کی لڑائی میں ودلیعت ابن ثابت ساتھ جماعت منافقوں
کے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلتا تھا اور آپس میں
کہتے جاتے تھے کہ دیکھو اس مرد کو یعنی محمدؐ کو کہ چاہتا ہے کہ قلعے
شام کے لیوے اور اس کے محلوں میں مکان اپنا بنا وے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور نبوت کے سے یہ بات معلوم ہو گئی
عمار بن یاسرؓ کو فرمایا کہ اس قوم سے پوچھ کہ کیا کہتے ہیں عمارؓ بن یاسر
نے پوچھا وہ انکار کر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آن کر عذر خواہی بیان کی کہ ہم بطریق باتوں کے کہتے تھے جیسے
مسافر آپس میں باتیں کرتے جاتے ہیں، آیت نازل ہوئی
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ
وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ
تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور اگر پوچھے تو ان سے اے محمد صلی اللہ علیہ ٦٥
وآلہ وسلم کہ کیا کہتے تھے تم البتہ کہیں گے کہ سوائے اس کے نہیں
ہے کہ ہم آپس میں ہر طرح کی باتیں کرتے تھے اور کھیلتے تھے ہم
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ساتھ اللہ کے اور آیتوں
اس کی کے اور پیغمبر اس کے کے ٹھٹھا کرتے ہو تم اور ان چیزوں
سے ٹھٹھا کرنا نہ چاہیے۔
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ
اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ عذر خواہی نہ کرو تم کہ جھوٹ ٦٦
ہے تحقیق کفر کیا تم نے پیغمبر کو طعنہ کرنے سے بعد ایمان اپنے
کے اگر معاف کریں گے ہم ایک گروہ کی تقصیر تم میں سے عذاب
کریں گے ہم گروہ دوسرے کو بسبب اس کے کہ تحقیق وہ تھے
گنہگار ہمیشگی نفاق کی سے۔
اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ
يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ
اَيْدِيَهُمْ ؕ مرد منافق کہ تین سو ہیں اور عورتیں منافق
کہ ایک سو ستر تھیں بعضے ان کے بعضوں سے ہیں مانند ایک
دوسرے کے نفاق میں حکم کرتے ہیں خلق کو ساتھ بدی کے
کہ کفر اور جھٹلانا پیغمبر کا ہے اور منع کرتے ہیں آدمیوں کو نیکی
سے کہ ایمان اور متابعت پیغمبر کی ہے اور بند کرتے ہیں ہاتھوں
اپنے کو خیرات اور صدقات سے۔
نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۝ بھول گئے اللہ کو پس بھول گیا ان کو اللہ فضل ٦٧
اور رحمت اپنی سے تحقیق منافق وہی باہر نکلنے والے ہیں دائرہ
ایمان کے سے۔
وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ وعدہ کیا اللہ نے مرد منافقوں ٦٨
کو اور عورتوں منافق کو اور کافروں کو آگ دوزخ کا ہمیشہ رہنے
والے ہیں اس آگ میں وہ آگ کفایت ہے ان کو عذاب میں
اور لعنت کی ان کو یعنی دور کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے رحمت سے اور
واسطے ان کے عذاب دائمی ہے۔
كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً
وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ مانند ان کے ہو تم اے منافقو
کہ آگے تم سے تھے اگلے منافق سخت تر تم سے تھے از روئے
قوت کے کہ بدن ان کے قوی تھے اور زیادہ تر تھے تم سے از روئے
مالوں کے اور اولاد کے۔
ع ٨ / ١٤
فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا
اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ ؕ پس فائدہ مندی
لی تھی انہوں نے ساتھ نصیبے اپنے کے لذتوں دنیا کی سے اور مال
اور اولاد سے پس فائدہ مندی لی تم نے ساتھ نصیبے اپنے کے جیسے
فائدہ مندی لی تھی ان لوگوں نے کہ آگے تم سے تھے ساتھ نصیبے
اپنے کے۔
وقف لازم
وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

Marfat.com

۶۹ المخسرون ۵ اور بیٹھتے تھے وہ بیچ باطل کے مانند اس کے
کہ بیٹھتے ہو تم باطل میں وہ گروہ ناچیز ہو گئے عمل
ان کے دنیا میں کہ مال اور اولاد ان کی کام نہ آئی اور آخرت میں کہ
ثواب اس سے حاصل نہ ہوا وہ گروہ وہی زیاں کار دوجہان کے
ع ۹ ۱۵ ہیں۔
الم یاتھم نبا الذین من قبلھم قوم
نوح وعاد وثمود ۵ وقوم ابراھیم واصحب
مدین والمؤتفکت آیا نہیں آئی ہے منافقوں کو کہ لذت
دنیا کی سے آخرت کو چھوڑا ہے خبر ان لوگوں کی کہ آگے ان سے
تھے قوم نوح کی کہ طوفان سے غرق ہوئی اور خبر قوم عاد کی کہ آندھی
سے ہلاک ہوئی اور قوم ثمود کی کہ بھونچال سے ہلاک ہوئی اور قوم
ابراہیم کی کہ اقسام عذابوں کے سے مبتلا ہوئی اور نمرود مچھر سے
ہلاک ہوا اور نہیں آئی خبر قوم شعیب کی اور خبر شہر الٹے ہوؤں
کی کہ قوم لوط تھی
اتتھم رسلھم بالبینت ۶ فما کان اللہ
۷۰ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون ۵ آئے تھے
ان کے پاس پیغمبر ان کے ساتھ معجزوں روشن کے پس نہ تھا
اللہ کہ ظلم کرے ان کو ہلاک کرنے میں ولیکن تھے وہ کہ ذاتوں اپنی
کو ظلم کرتے تھے کفر اور جھٹلاتے پیغمبروں کے میں
والمؤمنون والمؤمنت بعضھم اولیاء
وقف لازم بعض م یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر
ویقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ اور مرد مومن
اور عورتیں مومن بعضے ان کے دوست ہیں بعضوں کے حکم کرتے
ہیں خلق کو ساتھ نیکی کے کہ فرمانبرداری ہے اور ایمان ہے اور منع
کرتے ہیں آدمیوں کو برائی سے کہ کفر ہے اور سرکشی ہے اور قائم
رکھتے ہیں نماز کو باشرائط اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو
ویطیعون اللہ ورسولہ ط اولئک سیرحمھم
۷۱ اللہ ط ان اللہ عزیز حکیم ۵ اور فرمانبرداری کرتے ہیں
اللہ کی اور پیغمبر اس کے کی سب چیزوں میں وہ گروہ قریب ہے

کہ رحم کرے گا ان کو اللہ تحقیق اللہ غالب باحکمت ہے۔
وعد اللہ المؤمنین والمؤمنت جنت
تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا ومسکن طیبۃ
فی جنت عدن ط ورضوان من اللہ اکبر ط ذلک
۷۲ ھو الفوز العظیم ۵ وعدہ کیا ہے اللہ نے مسلمان
مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بہشتیں میوہ دار کہ
جاری ہوں گی نیچے ان کے سے نہریں پانی کی ہمیشہ رہنے
والے ہیں بہشتوں میں اور مکان پاکیزہ بیچ بہشتوں ہمیشگی
کے اور رضامندی اللہ کی طرف سے بہت بڑی ہوگی بہشتوں
سے اور وہی مطلب پایا بڑی ہے کہ نعمتیں بہشت کی بھی
مقابلے میں اسکے حقیر ہوں گی فائدہ حدیث میں واقع ہوا
ہے کہ حق تعالیٰ فرماوے گا اے بہشت والو کہیں گے لبیک
ربنا وسعدیک فرماوے گا کہ خوش ہوتے تم کہیں گے کیا ہے
ہم کو جو خوش نہ ہوویں ہم اور حالانکہ بخشی ہے تو نے ہم
کو وہ چیز کہ کسی کو نہیں دی ہے خلق سے۔ فرماوے گا
کہ میں راضی ہوا تم سے ہرگز اوپر تمہارے غصہ نہ کروں
گا معلوم ہوا کہ کوئی نعمت زیادہ خدا کی رضامندی سے
نہیں ہے۔
یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین
واغلظ علیھم ط وماوٰھم جھنم ط وبئس
۷۳ المصیر ۵ اے پیغمبر جہاد کر تو کافروں سے اور قتل کر تو
ان کو اور منافقوں سے جہاد کر الزام حجت سے اور ہمیشہ
غصہ رہ تو اوپر ان کے اور مکان ان کا دوزخ ہے اور
بری بازگشت ہے دوزخ فائدہ روایت میں ہے کہ
وقت تیاری جنگ تبوک کے جلاس بن سوید اوپر گدھے
کے سوار ہو کر مسجد قبا سے مدینہ کو آتا تھا واسطے بھکانے
آدمیوں کے اس سفر سے کہا کہ جو چیز محمد لایا ہے اگر برحق
ہے ہم ان گدھوں سے کہ اوپر ان کے سوار ہیں بدتر ہیں،
مصعب نے یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

سے کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلاس کو رُوبرو مصعبؓ کے بلایا اور پوچھا تو نے کہا تھا جلاس نے قسم کھائی کہ میں نے نہیں کہا۔ مصعبؓ نے مناجات کی کہ یا اللہ کوئی آیت نازل کر کہ میرا سچ معلوم ہووے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ قسم کھاتے ہیں منافق ساتھ اللہ کے کہ نہیں کہی ہے وہ بات اور حالانکہ البتہ تحقیق کہا ہے انہوں نے کلمہ کفر کا اور کافر ہو گئے بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا ساتھ اس چیز کے کہ نہ پہنچے اس کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینے سے باہر نکالیں اور تاج بادشاہی کا اوپر سر عبداللہ بن ابی کے رکھیں کہ سردار منافقوں کا تھا۔

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ
۷۴ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور دشمنی نہ کی منافقوں نے پیغمبرؐ سے مگر اس واسطے کہ دولت مند کردیا اُن کو اللہ تعالےٰ نے اور پیغمبرؐ اس کے نے فضل وکرم اپنے سے یعنی مدینے والے محتاج اور تنگ عیش تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے برکتیں اور غنیمتیں بہت ان کے ہاتھ آئیں کہ تونگر ہو گئے پس سبب دشمنی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توانگری ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ غلام جلاس کا مارا گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ ہزار درم اس کو دیئے توانگر ہو گیا۔ اور دو ہزار اور زیادہ دیئے۔ پس اگر توبہ کریں گے منافق نفاق سے بہتر ہوگا واسطے ان کے اور اگر روگردانی کریں گے توبہ سے عذاب ان کو کرے گا اللہ تعالیٰ عذاب دردناک دنیا میں قتل سے اور آخرت میں جلانے سے اور نہ ہوگا واسطے اس کے تمام روئے زمین میں کوئی کارساز اور نہ مددگار۔ بعد نازل ہونے اس آیت کے جلاس نے توبہ کی اور مخلصوں سے ہوا۔

فائدہ روایت میں ہے کہ ثعلبہ انصاری کہ زاہدول اصحاب کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا میرے حق میں کرو کہ توانگر ہو جاؤں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت کی کہ توانگری سے باز آ تو ہرگز نہ مانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا کی کہ اللہ اس کو مال دل خواہ دیوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا قبول ہو گئی حق تعالیٰ نے اس کو بکریوں میں ایسی برکت دی کہ گرد مدینہ کے واسطے ان کے مکان نہ رہا جنگل میں جا رہا اور نماز جماعت کی سے محروم ہوا۔ جمعہ کو مدینے میں آتا تھا آخر وہ بھی موقوف ہوا۔ عامل زکوٰۃ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پاس بھیجا اور زکوٰۃ مانگی بسبب محبت مال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سرکشی کی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے جزیہ مانگتا ہے زکوٰۃ نہ دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی اصحابوں نے تعجب کیا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ
لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور ۷۵
بعضا منافقوں میں سے وہ کوئی ہے کہ عہد کیا ہے اللہ سے کہ البتہ اگر دے گا ہم کو فضل اپنے سے مال البتہ صدقہ اور زکوٰۃ دیویں گے ہم اور البتہ ہو جاویں گے ہم نیک بختوں سے۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا
وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ پس جس وقت دیا ان کو اللہ نے مال ۷۶

Marfat.com

بہت فضل اپنے سے بخیلی کی ساتھ اسکے اور حق نہ دیا اور روگردانی کی زکوٰۃ
دینے سے اور حالانکہ منافق ہمیشہ روگردانی کرنے والے ہیں

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا
٧٧ اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝ پس پیچھے لایا بخل اور زکوٰۃ
اور نفاق کو بیچ دلوں ان کے کہ باقی رہے گا اسدن تک کہ ملاقات کرینگے
جزا نفاق کی سے بسبب اس چیز کے کہ خلاف کی تھی جو چیز وعدہ کی تھی اللہ کو صدقہ
دینے اور صالحیت سے اور بسبب اس چیز کے کہ جھوٹ بولتے تھے

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
٧٨ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ آیا نہیں جانتا ہے خلاف کرنے والوں وعدہ کے نے کہ تحقیق
اللہ جانتا ہے بھید ان کا چھپا ہوا کہ قصد اوپر ہمیشگی نفاق اور خلاف وعدہ کے
ہے اور جانتا ہے اللہ سرگوشی ان کی کہ زکوٰۃ نہیں ہے جزیہ ہے تحقیق اللہ
جاننے والا ہے غیبوں کا فائدہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ع ١٠ ٨ ١٦ اصحابوں کو اوپر خرچ اور مدد کرنے تیاری لڑائی تبوک کے رغبت دلائی تھی حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ تمام مال اور اسباب گھر کا لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آدھا مال لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سو
اونٹ مکمل معہ اسباب لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ تین ہزار مثقال سونا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف نے چالیس اوقیہ سونا اور چار
ہزار درم حاضر کیے اور ہر ایک مانند عباس رضی اللہ عنہ کے اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اور عبادہ رضی اللہ عنہ کے
مال کثیر لاتے اور تمام مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جمع کیا
آخر کو عاصم بن عدی دو ہزار اور چار سو سیر چھوہارے لایا ابو عقیل انصاری کہ
مفلس تھا چار سیر چھوہارے لایا اور کہا کہ آج کی رات تمام شب پانی کنویں
سے کھینچتا تھا میں نے آٹھ سیر چھوہارے مزدوری مجھ کو ملی تھی چار سیر واسطے
عیال کے رکھے میں نے اور چار سیر یہاں لایا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے چھوہاروں کو اوپر تمام مال کے بکھیر دویں منافقوں
نے طعنہ کیا کہ عبدالرحمٰن اور عاصم نے مال اپنا برباد کیا اور خدا اور پیغمبر چار
سیر چھوہاروں ابو عقیل کے سے بے پروا ہے لیکن چاہا اس نے کہ اپنے
تئیں یاد دلاوں آدمیوں کو آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی
الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ
٧٩ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ؗ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ وہ منافق

کہ عیب کرتے ہیں خواہش دل کی سے صدقہ دینے والوں کو مومنوں سے
بیچ صدقوں کے یعنی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور عاصم رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں کہ مال برباد دیا اور عیب
کرتے ہیں ان کو کہ نہیں پاتے ہیں مگر ضعفت اور محنت سے پیدا کیا ہوا مانند
ابو عقیل رضی اللہ عنہ کے پس ٹھٹھا کرتے ہیں منافق ان سے ٹھٹھا کرے گا اللہ تعالیٰ ان سے
کہ جزا ٹھٹھے کی دے گا اور واسطے ان کے عذاب ہے دکھ دینے والا۔
فائدہ روایت میں ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ بیٹا عبداللہ بن ابی منافق کا کہ
مخلص اور مطیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا باپ کی بیماری میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے باپ کے واسطے استغفار کرو
تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خاطر سے استغفار کیا آیت نازل
ہوئی کہ

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ
مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ
٨٠ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ استغفار کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم واسطے منافقوں کے یا استغفار نہ کر تو واسطے ان کے اگرچہ استغفار
کرے گا تو واسطے ان کے ستر بار پس ہرگز نہ بخشے گا اللہ ان کو۔ یہ قبول
نہ ہونا استغفار کا بسبب اس کے ہے کہ تحقیق منافقوں نے کفر کیا ہے ساتھ
اللہ تعالیٰ کے اور پیغمبر اس کے کے اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا ہے قوم
فاسقوں کو

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا
اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا
٨١ تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ ۝
خوش ہو گئے پیچھے رہنے لڑائی تبوک کی سے ساتھ بیٹھنے اپنے کے خلاف
پیغمبر خدا کے اور کراہت کی اس سے کہ جہاد کریں ساتھ مالوں اپنے کے
اور جانوں اپنی کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور کہا مسلمانوں کو کہ باہر نہ نکلو تم
بیچ گرمی دھوپ کے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ آگ دوزخ کی سخت تر
ہے از روئے گرمی کے اگر ہوں منافق کہ سمجھیں کہ دوزخ کی آگ میں جانا
ہے ہم کو

فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْكُوْا كَثِیْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
٨٢ یَكْسِبُوْنَ ۝ پس چاہیے کہ ہنسیں منافق تھوڑا اور چاہیے کہ روئیں بہت

Marfat.com

بدلہ دے گا اللہ تعالیٰ ان کو بدلہ دینا بسبب اس چیز کے
کہ کسب کرتے تھے نفاق اور بد خلقی سے یعنی قیامت
کے دن ہنسیں گے تھوڑا اور روئیں گے بہت کہ خوشی نہ ہوگی
اور غم ہوگا۔
فَإِن رَّجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ
فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا
مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ
رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا
۸۳ مَعَ الْخَالِفِينَ ۝ پس اگر پھیرے تجھ کو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اللہ مدینہ میں طرف ایک گروہ کے منافقوں سے
پس اذن مانگیں منافق تجھ سے واسطے باہر نکلنے کے اور
لڑائی میں پس کہہ تو کہ ہرگز باہر نہ نکلو تم ساتھ میرے
ہمیشہ تک اور ہرگز قتال نہ کرو تم ساتھ میرے کسی
دشمن سے تحقیق تم راضی ہوگئے ساتھ بیٹھنے کے پہلی بار پس
بیٹھو تم ساتھ پیچھے رہنے والوں کے مانند عورتوں کے اور
لڑکوں کے فائدہ روایت میں ہے کہ سردار
منافقوں کا عبداللہ بن ابی بیمار ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بیمار پرسی کو تشریف لے گئے اس نے عرض کی کہ
پیراہن اپنے بدن مبارک کا عطا کیجئے تاکفن میرا بنا دیں
اور اوپر جنازے میرے کے نماز کیجئے اور دفن کرتے وقت
حاضر ہوجیے اور دعا مغفرت کی میرے حق میں کیجئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیراہن اپنا دیا اور
اوپر جنازے کے حاضر ہوئے اور چاہا کہ نماز پڑھیں حضرت
عمر خطاب نے بہت بیقراری کی اور منع کیا اور بُرائیاں
اس کی یاد دلائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد
کیا کہ نماز جنازے کی پڑھیں حضرت جبرئیل علیہ السلام
نازل ہوئے اور آگے کی آیت لائے
وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا
وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَ

۸۴ رَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۝ اور نماز جنازے کی نہ پڑھ تو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر کسی منافق کے ان میں سے
کہ مرجاوے ہمیشہ تک اور کھڑا نہ ہو تو اوپر قبر اس کی کے دعا
مانگنے کو یا استغفار کرنے کو تحقیق منافق کافر ہوگئے ساتھ اللہ کے
اور پیغمبر اس کے کے اور مرگئے جس حال میں کہ فاسق تھے۔
وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ
اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ
۸۵ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ اور تعجب میں نہ ڈالیں تجھ کو مال ان کے اور
اولاد ان کی سوائے اس کے نہیں ہے کہ چاہتا ہے اللہ کہ عذاب
کرے ان کو ساتھ جمع کرنے اور نگہبانی مال کے دنیا میں اور باہر نکلیں روحیں
ان کی بدنوں سے جس حال میں کہ کافر ہوں یعنی موت ان کی
اوپر کفر کے ہو
وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا
مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا
۸۶ ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ۝ اور جس وقت کہ نازل کی جاتی ہے
کوئی سورت قرآن کی یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جہاد
کرو تم کافروں سے ساتھ پیغمبر اس کے کے اذن مانگتے ہیں تجھ
سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافق صاحب مال اور دولت
کے ان میں سے اور کہتے ہیں کہ چھوڑ تو ہم کو اور ساتھ اپنے نہ لیجا
تو کہ ہوویں ہم ساتھ بیٹھنے والوں کے مانند عورتوں اور لڑکوں اور
بیماروں کے۔
رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
۸۷ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ راضی ہوگئے ساتھ اس کے کہ ہو جاویں
ساتھ پیچھے رہنے والوں کے اور مہر کی گئی ہے اوپر دلوں ان کے
کے بسبب نفاق کے پس وہ نہیں سمجھتے بزرگی جہاد کی
لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ
۸۸ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ لیکن پیغمبر نے اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہیں
ساتھ اس کے جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اور

Marfat.com

اور وہی گروہ واسطے ان کے نیکیاں دونوں جہان کی ہیں، دنیا
میں فتح اور مال غنیمت کا اور آخرت میں کرامت اور بہشت
ہے اور وہی گروہ فتح پانے والے مطلب یاب ہیں۔
اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ
ع ۹ ۱۷ ٨٩ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۠ تیار کیے ہیں اللہ
تعالیٰ نے واسطے ان کے باغ بہشت کے کہ جاری ہیں نیچے ان کے
سے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ ان کے وہی مطلب یابی
بڑی ہے۔
وَجَآءَ الۡمُعَذِّرُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ لِیُؤۡذَنَ
لَہُمۡ وَقَعَدَ الَّذِیۡنَ کَذَبُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ؕ سَیُصِیۡبُ
٩٠ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝ اور آئے وقت متوجہ
ہونے لڑائی تبوک کے عذر رکھنے والے گنواروں عرب کے سے یعنی
بنی اسد اور بنی غطفان کہ ہمارے پاس مال تھوڑا ہے اور کنبہ بہت
ہے اور عامر بن طفیل نے عرض کیا کہ اگر ہم لڑائی کو جاویں بنی طے
ہمارے اہل اور مواشی کو لوٹ لے جاویں عذر کرنے والے اس
واسطے آتے تاکہ اذن دیا جاوے ان کو بیٹھنے کا اور بیٹھ رہے
جنہوں نے جھوٹ بولا تھا اللہ تعالیٰ سے اور پیغمبر اس کے سے
ایمان لانے میں مراد وہ منافق ہیں کہ عذر خواہی کو بھی نہ آئے قریب
ہے کہ پہنچے گا ان لوگوں کو کہ کفر کیا ہے ان میں سے عذاب دکھ
دینے والا
لَیۡسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَی الۡمَرۡضٰی وَلَا عَلَی
الَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ مَا یُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا
لِلّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ؕ مَا عَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ مِنۡ سَبِیۡلٍ ؕ وَاللّٰہُ
٩١ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ نہیں ہے اوپر ناتوانوں اور عاجزوں کے
اور نہ اوپر بیماروں کے اور نہ اوپر ان کے کہ نہیں پاتے
ہیں جو چیز کہ خرچ کریں گناہ کہ لڑائی میں نہ جاویں جس وقت
نیک خواہی کریں واسطے اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اس کے کے نہیں
ہے اوپر نیکی کرنے والوں کے راہ غصہ اور ملامت کی سے۔
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَّلَا عَلَی الَّذِیۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡکَ لِتَحۡمِلَہُمۡ
قُلۡتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحۡمِلُکُمۡ عَلَیۡہِ ۪ تَوَلَّوۡا وَّ اَعۡیُنُہُمۡ
٩٢ تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوۡا مَا یُنۡفِقُوۡنَ ۝
اور نہ گناہ ہے اوپر ان کے کہ جس وقت آتے ہیں تیرے پاس
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا یہ کہ سواری دے تو ان کو کہتا
ہے تو کہ نہیں پاتا ہوں وہ چیز کہ سوار کروں میں تم کو اوپر
اس کے پھر جاتے ہیں آگے تیرے سے اور آنکھیں ان کی بہتی
ہیں آنسوؤں سے از روئے غم کے اس سے کہ نہیں پاتے ہیں
جو چیز کہ خرچ کریں۔ فائدہ اس قوم کا نام بکائین ہے۔
یعنی رونے والے اور وہ سات آدمی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے اور کہا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے
اور سواری ہم کو نہیں ہے اگر سواری دیجیے تو ہم ساتھ چلیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سواری
کوئی نہیں ہے روتے ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس سے باہر آتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اور
عباس اور حضرت عثمان ان کو سواری اور توشہ دیکر
ساتھ لے گئے
اِنَّمَا السَّبِیۡلُ عَلَی الَّذِیۡنَ
یَسۡتَاۡذِنُوۡنَکَ وَہُمۡ اَغۡنِیَآءُ ۚ
رَضُوۡا بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ ۙ
وَطَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَہُمۡ
٩٣ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝ سوائے اس کے نہیں ہے کہ راہ
غصے اور ملامت کی اوپر ان کے ہے کہ حکم مانگتے
ہیں بیٹھ رہنے کا تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور حالانکہ وہ دولت مند ہیں اور سواریاں
اور اسباب موجود ہیں۔ راضی ہو گئے ساتھ اس کے
کہ ہوویں ساتھ پیچھے رہنے والوں کے مانند عورتوں کے اور
لڑکوں کے اور مہر کی اللہ تعالیٰ نے اوپر دلوں ان کے کے پس وہ
نہیں جانتے ہیں آخر کار اپنا ✣

Marfat.com

یعتذرون الیکم اذا رجعتم الیھم قل لا
تعتذروا لن نؤمن لکم قد نبأنا اللہ من اخبارکم
عذر لاویں گے منافق طرف تمہاری جس وقت پھرو گے تم لڑائی
سے طرف ان کے مدینے میں کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عذر نہ کرو
کہ ہم تم کو ہرگز سچا نہ جانیں گے ہم تم کو تحقیق خبر دی ہے اللہ تعالیٰ نے
خبروں تمہاری سے کہ کس واسطے تم نہ گئے اور قصد تمہارا
کیا تھا
وسیری اللہ عملکم ورسولہ ثم تردون الی
عالم الغیب والشھادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون ۹۵
شتاب دیکھے گا اللہ تعالیٰ عمل تمہارے اور پیغمبر اس کا دیکھتا ہے کہ نفاق
سے توبہ کرتے ہو تم یا ثابت رہتے ہو تم پس پھیرے جاؤ گے
تم قیامت کو طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دے گا تم
کو ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم چھپا کے نفاق کے سے
سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیھم لتعرضوا
عنھم فاعرضوا عنھم انھم رجس وماوٰھم جھنم
جزاء بما کانوا یکسبون ۔ قریب ہے کہ قسمیں کھاویں گے منافق ۹۶
ساتھ اللہ کے واسطے تمہارے جس وقت پھر جاؤ گے تم طرف ان کے
تاکہ درگذر کرو تم اور ملامت نہ کرو تم ان کو پس درگذر کرو تم ان سے اور
درگذر کرو تم تحقیق وہ پلید ہیں کہ طعنہ زنی سے ہرگز پاک نہ ہوں گے اور
جگہ ان کی دوزخ ہے بدلا اس چیز کے کہ کسب کرتے تھے
یحلفون لکم لترضوا عنھم فان ترضوا عنھم
فان اللہ لا یرضی عن القوم الفسقین ۔ قسمیں کھاتے ہیں ۹۷
واسطے تمہارے تاکہ راضی ہو جاؤ تم ان سے پس اگر راضی ہو جاؤ گے
تم تو فائدہ نہیں پس تحقیق اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوگا قوم منافقوں کی سے
فاسقوں کا یعنی جن کا خدا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبداللہ بن
ابی نے قسم کھائی کہ آئندہ کسی سفر میں پیچھے نہ رہوں گا
الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا
حدود ما انزل اللہ علی رسولہ واللہ علیم حکیم ۹۸
گنوار عرب کے سخت تر ہیں بیچ کفر کے اور نفاق کے اور لائق تر ہیں

اس کے کہ نہ جانیں حدیں اس کی کہ نازل کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اوپر پیغمبر اپنے
کے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا باحکمت ہے
ومن الاعراب من یتخذ ما ینفق مغرما ویتربص
بکم الدوائر علیھم دائرۃ السوء واللہ سمیع
علیم ۔ اور بعض گنواروں عرب کے سے وہ کوئی ہے کہ گنتا ہے یعنی ۹۹
شمار کرتا ہے اس چیز کو کہ خرچ کرتا ہے مال سے تاوان اور زیان اور
انتظاری کرتا ہے ساتھ تمہارے گردشوں زمانے کا کہ انہیں پر پھرے
گی گردش بدی کی اور مسلمان غالب ہو جاویں اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے
والا ہے
ومن الاعراب من یؤمن باللہ والیوم الاخر و
یتخذ ما ینفق قربت عند اللہ وصلوت الرسول الا
انھا قربۃ لھم سیدخلھم اللہ فی رحمتہ ان اللہ غفور
رحیم ۔ اور بعض گنواروں عرب کے سے وہ کوئی ہے کہ ایمان لاتا ع ۱۲ ۱۰۰
ہے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے مراد بنی مزینہ ہیں فرقہ جہینہ سے
یا عبداللہ ذی البجادین اور گروہ اس کا اور گمان کرتے ہیں اس چیز کو کہ خرچ
کرتے ہیں جہاد میں سبب نزدیکی خدا کا اور دعاؤں پیغمبر کا کہ صدقہ
کرنے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا دیتے تھے خیر و برکت
کی خبردار ہو جاؤ تحقیق صدقہ اور خرچ ان کے سبب نزدیکی اللہ
کے ہیں واسطے ان کے قریب ہے کہ داخل کرے گا ان کو اللہ تعالیٰ بیچ
رحمت اپنی کے کہ بہشت ہے مکان نزول رحمت کا تحقیق اللہ بخشنے
والا مہربان ہے
والسبقون الاولون من المھجرین والانصار والذین
اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اور آگے
ہو جانے والے پہلے مہاجرین سے کہ پہلے ہجرت کر کے مدینہ کو
آئے تھے اور انصار سے کہ مدینے کے رہنے والے تھے اور جنہوں نے
پیروی کی ان کی تا قیامت ساتھ ایمان اور بندگی کے خوش ہوا اللہ
ان سے اور خوش ہوئے وہ اللہ سے کہ
نعمت و فضل کی ان کو دی
واعد لھم جنت تجری تحتھا الانھر خلدین

Marfat.com

۱۰۱ فِيهَآ أَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ اور تیار کیے ہیں اللہ نے واسطے
ان کے باغ بہشت کے جاری ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہنے والے
ہیں ان باغوں میں ہمیشہ تک لفظ ابدًا کا تاکید ہے اس واسطے کہ باغ
میں آدمی ہمیشہ نہیں رہتا ہے سیر کی اور گھر کو چلا آیا بہشت کے
باغ ایسے ہیں کہ ہمیشہ اُسی باغ میں رہیں گے اور باہر نہ نکلیں گے
وہی مطلب یابی بڑی ہے

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ
أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ
نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ إِلٰى عَذَابٍ
۱۰۲ عَظِيْمٍ ○ اور ان لوگوں نے کہ آس پاس تمہارے ہیں گنواروں عرب
کے سے منافق ہیں مانند بنی اسلم اور اشجع اور غفار کے کہ کلمہ پڑھا تھا
اور روزہ نماز کرتے تھے اور بعضے آدمیوں مدینے کے سے بھی خوگر
ہوئے ہیں اوپر نفاق کے اور پکے منافق ہیں تو اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم باوجود نبوت کے نہیں جانتا ہے بھید دل ان کے کو کہ چھپا
رکھتے ہیں ہم جانتے ہیں اُن کو قریب ہے کہ عذاب کریں گے ہم ان
کو دو بار ایک بار دنیا کی رسوائی کا اور دوسری بار قبر کا پس پھیرے
جاویں گے قیامت کو طرف عذاب بڑے کے کہ دوزخ ہے **فائدہ**
روایت میں آیا ہے کہ دس آدمیوں نے مخلصوں اسلام کے سے بغیر
عذر کے لڑائی سے پیچھے رہنا کیا تھا جس وقت آیتیں ڈرانے کی پیچھے
رہنے والوں کے حق میں نازل ہوئیں خبر پاکر سات آدمیوں نے اپنے
تئیں ستونوں مسجد کے سے باندھ کر قسمیں کھائیں کہ کوئی ان کو نہ
کھولے سوائے حکم خدا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی تبوک
کی سے مدینہ کو تشریف لاتے اور موافق عادت کے مسجد میں آئے اور
ان کو دیکھا اور فرمایا کہ کون ہیں یہ۔ صورتِ حال تمام کی عرض کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو بھی قسم ہے کہ ہرگز نہ کھولوں گا
ان کو سوائے حکم الٰہی کے آیت نازل ہوئی کہ

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ
سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
۱۰۳ رَّحِيْمٌ ○ اور دوسری قوم مخلصوں کی سے کہ اقرار کیا پیغمبر کے روبرو
ساتھ گناہ اپنے کے اور ملایا عملوں نیک کو کہ اور لڑائیاں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کی تھیں اور دوسرے عمل برے کہ تبوک کی
لڑائی سے پیچھے رہ گئے شاید کہ خدا توبہ قبول کرے اوپر ان کے تحقیق
اللہ بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** بعد نزول اس آیت کے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو کھولیں انہوں نے واسطے شکرانہ الٰہی
کے تمام مال اپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر کیے کہ
یا رسول اللہ ہم کو ان مالوں نے دولت خدمت شریف کی سے محروم کیا
تھا خدا کے لئے اس کو راہ میں تصدق کیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ مال لینے کا مجھ کو حکم نہیں ہے آیت نازل ہوئی کہ

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ○ لے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالوں اُن کے سے زکوٰۃ ۱۰۴
فرض کہ پاک کرے تو ان کو نجاست دوستی مال کی سے یا نجاست بخل
کی سے اور زیادہ کرے تو اس کو ساتھ زکوٰۃ لینے کے اور دعا کر تو اوپر ان
کے تحقیق دعا تیری آرام دل ہے واسطے اُن کے اور اللہ سننے والا
دعاؤں کا اور جاننے والا نیتوں کا ہے

أَلَمْ يَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَأْخُذُ
الصَّدَقٰتِ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ آیا نہیں جانتے ہیں توبہ کرنے ۱۰۵
والوں نے یا جو توبہ نہیں کرتے ہیں کہ تحقیق وہ ہی اللہ توبہ کو قبول کرتا ہے
بندوں اپنے سے اور لیتا ہے صدقے ان کے یعنی قبول کرتا ہے اور تحقیق
اللہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان اوپر توبہ قبول کرنے والے کے

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
وَسَتُرَدُّوْنَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ○ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عمل کرو تم پس قریب ۱۰۶
ہے کہ دیکھتا ہے اللہ عمل تمہارے کو نیک و بد سے اور پیغمبر اس کا اور
مسلمان دیکھتے ہیں اور قریب ہے کہ پھیرے جاؤ گے تم طرف جاننے والے
باطن اور ظاہر کے پس خبر دے گا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو
تم **فائدہ** اوپر مذکور ہوا کہ پیچھے رہنے والے دس آدمی تھے سات نے
اپنے تئیں ستونوں سے باندھا اور تین شخصوں نے باندھا نہ تھا کہ کعب بن

Marfat.com

مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس آن کر اپنے گناہوں کا اقرار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ کوئی ان سے بولے نہیں اور بات نہ کرے اور صحبت
میں نہ بیٹھے ان کی شان میں آگے کی آیت نازل ہوئی کہ

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا
۱۰۷ يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور دوسرے پیچھے
رہنے والوں سے کہ ڈھیل دیے گئے ہیں واسطے حکم اللہ کے اُن کے
حق میں یا عذاب کرے اللہ ان کو اور یا توبہ قبول کرے اوپر ان کے اور
اللہ جاننے والا باحکمت ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ بارہ منافقوں
نے مقابل مسجد قبا کے ایک مسجد ابو عامر راہب کے کہنے سے بنائی تھی
اور ابو عامر اشراف قبیلے خزرج کے سے تھا توریت اور انجیل کا علم جانتا
تھا اور ہمیشہ صفت اور نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ
والوں کے روبرو پڑھتا تھا جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم مدینے میں آئے اور شہر والے اوپر جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مبتلا ہوئے اور ابو عامر کی صحبت چھوڑ دی اُس کو
حسد پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکار میں مشغول
ہوا بعد جنگِ بدر کے مدینہ سے بھاگ کر کفارِ مکّہ سے ملا اور حنین
کی لڑائی سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا کہ روم سے لشکر
بنا کر مسلمانوں کی لڑائی کو آوے منافقوں کو نامہ لکھا کہ مقابلے مسجد
قبا کے اپنے محلے میں ایک مسجد بنا کر جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لڑائی تبوک کو تشریف لے چلے مسجد بنانے والوں نے کہا
کہ یارسول اللہ ہم ضعیف ناتوان ہیں ہم نے ایک مسجد بنائی ہے اس
میں نماز پڑھیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب متوجہ
لڑائی کے ہیں ہم پھرتے بار آویں گے۔ جس وقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لڑائی سے پھرے اور قریب مدینے کے پہنچے مسجد
والوں نے پھر طلب کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے ۔ اور
آیت لائے کہ

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا
بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ
۱۰۸ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور جنہوں نے بنائی ہے مسجد واسطے ضرر دینے
مسلمانوں کے اور واسطے قوت دینے کفر کے اور جدائی ڈالنے درمیان
مومنوں کے کہ مسجد قبا میں جمع ہوتے ہیں اور واسطے انتظاری اس کسی
کے لڑائی کی تھی اللہ تعالیٰ سے اور پیغمبر اس کے سے آگے بنانے مسجد
کے سے کہ ابو عامر راہب ہے اور البتہ قسم کھاتے ہیں کہ نہیں ارادہ
کیا ہم نے مگر نیکی کا کہ نماز اور ذکر خدا ہے اور اللہ شاہدی دیتا ہے
کہ تحقیق منافق جھوٹ بولنے والے ہیں اپنی قسموں میں

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَي التَّقْوٰى
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ
۱۰۹ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ نہ کھڑا ہو تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ اُس کے کبھی نماز کو البتہ جو مسجد کہ بنائی
گئی ہے اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے لائق تر ہے کہ کھڑا ہووے
تو نماز کو بیچ اس کے کہ مسجد قبا ہے اِس مسجد میں ایسے مرد ہیں کہ
دوست رکھتے ہیں پاکیزہ ہونے کو اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے
پاکیزگی کرنے والوں کو **فائدہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل جو
مدینہ میں تشریف لاتے محلۂ قبا میں چودہ دن رہے اور بنیاد مسجد
قبا کی ڈالی اور وہ اوّل مسجد مدینہ کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس میں نماز پڑھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سنیچر
کے دن اُس مسجد میں سوار پیادہ آتے تھے اور اس میں نماز پڑھنا ثواب
عمرے کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد قبا والوں سے
پوچھا کہ تم کیا پاکیزگی کرتے ہو کہ حق تعالیٰ نے تعریف تمہاری کی ہے جواب
دیا کہ استنجے میں تین ڈھیلوں کے پیچھے پانی لیتے ہیں ہم اور جنابت سے
سوتے نہیں ہیں یعنی جنابت کی حالت میں نہیں سوتے فوراً غسل کر لیتے ہیں۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ
خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ
۱۱۰ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ آیا
جس کسی نے بنیاد ڈالی بنیاد دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری اور ڈرنے
کے اللہ سے اور اوپر رضامندی اس کی کے بہتر ہے یا وہ کوئی بہتر ہے

Marfat.com

کہ بنیاد رکھی دین اپنے کی اوپر کنارے دریا کے کہ نیچے سے وہ کنارہ بسبب رو پانی کے خالی ہو گیا ہے گرنے والا ہے کوئی دم کو پس گرا بنانے والا اس مسجد کا آگ دوزخ کی میں اور اللہ سیدھی راہ نہیں کھاتا ہے قوم ظالموں کو

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ
۱۱۱ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ع ۱۳ ہمیشہ ہو گی

بنا ان کی کہ بنائی ہے انہوں نے سبب شک اور نفاق کا مگر یہ کہ کٹ جائیں دل ان کے کہ قتل ہو جائیں اور اللہ جاننے والا با حکمت ہے **فائدہ** روایت میں ہے کہ لیلۃ العقبہ کی رات کچھ آدمیوں نے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ یا رسول اللہ شرط کرو تم واسطے خدا کے اور واسطے اپنے جو چاہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے واسطے یہ شرط ہے کہ بندگی کرو گے اور شریک اس کا نہ کرو تم اور مجھ کو رکھو جس چیز سے کہ نگاہ رکھتے ہو تم جانوں اور مالوں اپنے کو اور اصحابوں نے عرض کی کہ اگر ہم قائم رہیں اوپر ان شرطوں کے جزا ہماری کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جزا بہشت ہو گی انصار نے کہا کہ خرید و فروخت ہماری نفع مند ہوئی ہرگز نہ پھریں گے ہم آگے سے کہ آیت نازل ہوئی کہ

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ
۱۱۲ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ

تحقیق اللہ تعالیٰ نے مول لیا ہے مومنوں سے جانوں ان کی کو اور مالوں ان کے کو ساتھ اس کے کہ واسطے ان کے بہشت ہو وے لڑائی کرتے ہیں کافروں سے اللہ کی راہ میں پس مارتے ہیں کافروں کو اور مارے جاتے ہیں ان کے ہاتھ سے

وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ
وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي
۱۱۳ بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وعدہ دیا ہے اللہ

تعالیٰ نے مومنوں کو اوپر اس خرید نے کے وعدہ دینا سچ اور ثابت توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون بہت وفا کرنے والا وعدے اپنے کا ہے اللہ سے پس خوش ہو جاؤ تم ساتھ خرید و فروخت اپنی کے کہ بیچا کیا ہے تم نے ساتھ اس کے اور وہ بیچنا وہی مطلب یابی بڑی ہے

التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ
السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
۱۱۴ الْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ یعنی وہ لوگ

مومن توبہ کرنے والے ہیں ہر دم بندگی کرنے والے تعریف خدا کی کرنے والے روزہ رکھنے والے یا سیر کرنے والے طلب علم کو رکوع کرنے والے نماز میں سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے ساتھ نیکی کے اور منع کرنے والے برائی سے اور نگاہ رکھنے والے واسطے حدوں اللہ کے کہ احکام ہیں اور خوشخبری دے تو اے محمد مومنوں کو **فائدہ** روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد زیارت قبر بی بی والدہ شریفہ کے رونے ہوئے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی واسطے زیارت کرنے قبر ان کی والدہ کے اذن زیارت کا حکم ہوا اور دوسری دفعہ مانگا واسطے ان کے استغفار کرنے کا حکم نہ ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا
لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
۱۱۵ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ نہیں لائق ہے واسطے پیغمبر کے اور

واسطے ان کے کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ استغفار کریں واسطے مشرکوں کے اور اگرچہ ہوویں مشرک صاحب قرابت کے بعد اس کے کہ ظاہر ہو گیا ان کو کہ تحقیق مشرک ہیں دوزخ والے ہیں **فائدہ** اور بعضوں نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کا مرض موت میں ان سے تقاضا استغفار کا کیا تھا بعد انتقال ان کے کہ جب ابو طالب کی وفات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استغفار شروع کی اصحابوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طالب کے واسطے استغفار کرتے ہیں ہم بھی واسطے باپ دادوں اپنے کے استغفار کریں اور حالانکہ ابراہیم خلیل اللہ نے واسطے باپ اپنے کے استغفار کی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے واسطے کرتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی کہ چچا کو اور خویشوں کو نہ بخشوا

Marfat.com

انہیں نہیں ہے کہ مشرکوں کے واسطے استغفار کریں
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ
مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ
تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ۝ اور نہ تھی ١١٦
استغفار ابراہیم کی واسطے باپ اپنے کے مگر وعدے سے تھی کہ وعدہ
کیا تھا ابراہیم نے استغفار کا باپ اپنے کو یا آزر نے وعدہ کیا تھا ابراہیم
کو ایمان لانے کا استغفار ابراہیم کی اس کے واسطے تھی پس جس وقت ظاہر
ہوا ابراہیم کو کہ باپ اس کا دشمن ہے واسطے اللہ کے بیزاری کی باپ سے اور
استغفار چھوڑ دی تحقیق ابراہیم بہت آہ کرنے والا تھا یعنی نرم دل برداشت ٥٦١
کرنے والا تھا
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ
حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ١١٧
اور نہیں ہے اللہ کہ گمراہ کرے کسی قوم کو پیچھے اس کے کہ ہدایت کی ہے
ان کو جب تک کہ ظاہر کرے واسطے ان کے جو چیز کہ پرہیز کریں
تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے ٢٦١
إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَ
يُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ ١١٨
تحقیق واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی جلاتا
ہے اور مارتا ہے اور نہیں ہے واسطے تمہارے سوائے اللہ کے کوئی دوست
اور نہ کوئی مددگار
لَقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ ١٦١
الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ
يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ
بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ البتہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے اوپر پیغمبر کے ١١٩
اور مہاجرین اور انصار کے جو تابع ہوئے اس کے بیچ وقت تنگی کے پیچھے
اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جاویں دل ایک گروہ کے ان میں سے پھر
توبہ قبول کی اللہ تعالیٰ نے اوپر ان کے تحقیق اللہ تعالیٰ اوپر ان کے
مہربانی کرنیوالا بخشنے والا ہے۔ فائدہ لشکر تبوک کا نام جیش العسرۃ ہے یعنی

لشکر تنگی کا ہے کہ دس دس آدمیوں کے پاس ایک اونٹ تھا سواری کو اور تمام
زاد راہ میں ایک چھوارہ دو دو آدمی کھاتے تھے اور پانی یہاں تک کم تھا کہ باوجود کم ٢٦١
ہونے اونٹوں کے اونٹ کو ذبح کرتے اور اوجھڑی سے پیٹ اور آنتوں اس
کی سے منہ اپنا تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تھی
وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ
اور توبہ کی اللہ نے اوپر ان تینوں کے کہ پیچھے ڈالے گئے تھے اور موقوف
اوپر حکم خدا کے سب تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ
کوئی ان سے بات نہ کرے چالیس دن تک بعد فرمایا کہ عورتوں اپنی سے
دور رہیں جب تک کہ تنگ ہوئی اوپر ان کے زمین باوجود کشادگی
اپنی کے اور تنگ ہوئی اوپر ان کے جانیں ان کی
وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ
١٢٠ ع ١٤/٢ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝
اور یقین کیا انہوں نے کہ نہیں ہے غصے اللہ کے سے کوئی جگہ پناہ
کی مگر طرف اسی کے پھر توبہ کی اللہ نے اوپر ان کے تاکہ یہ توبہ کریں تحقیق
اللہ وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے فائدہ بعد پچاس دن کے یہ
آیت نازل ہوئی اور توبہ ان کی قبول ہوئی
١٢١ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝
یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ تم ساتھ سچ بولنے
والوں کے ساتھ۔
مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ
٦٢١ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ
عَن نَّفْسِهِ ۚ نہیں چاہئے واسطے رہنے والوں مدینہ کے اور جو کوئی
کہ گرد ان کے ہیں بدویوں سے یہ کہ پیچھے رہ جاویں حکم پیغمبر
خدا کے سے اور نہ چاہئے کہ رغبت کریں ساتھ جانوں اپنی کے
بغیر جان اس کی کے یعنی آپ آرام سے رہیں اور پیغمبر تکلیف اٹھاویں فائدہ
روایت ہے کہ ابو خیثمہ انصاری تبوک میں نہ گئے تھے بعد چند روز کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کو گذرے اپنے گھر میں آئے
اور دو بیبیاں تھیں ہر ایک نے پانی اور کھانا تیار کیا تھا ہر ایک

Marfat.com

اپنے دیوان خانے میں بیٹھی تھی اور جھاڑ دے کر چھڑکاؤ کیا تھا۔ اور
۱۵ ع ۴ ۱۲۴ کوزے ٹھنڈے تیار کیے تھے اور طعام لذیذ پکایا تھا ابو خیثمہ دروازہ
دیوان خانہ کے پاس کھڑا ہوا اور اپنی عورتوں کو دیکھا کہ یہ کیا سامان کیا
ہے کہا کہ روا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگل میں گرمی
دھوپ کی سے حیران ہو ویں اور ابو خیثمہؓ سائے میں ٹھنڈا پانی اور
کھانا لذیذ کھاوے اور اپنی عورتوں کے ساتھ خوشی کرے قسم ہے اللہ تعالیٰ
کی کسی دیوان خانے میں آرام نہ پکڑوں گا میں اور اس کھانے سے ہرگز
نہ کھاؤں گا میں جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ملوں
پس کچھ اسباب لیا اور چلا منزل تبوک کو اور ساتھ لشکر کے ملا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا یُصِیْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا
مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ
الْكُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ
عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۙ ۱۲۲

وہ واجب ہونا متابعت پیغمبرؐ کا بسبب اس کے ہے کہ اگر پیغمبرؐ کے
ساتھ ہوتے نہ پہنچتی اُن کو پیاس اور نہ دکھ اور نہ بھوک بیچ راہ اللہ
تعالیٰ کے اور نہیں روندتے ہیں اپنے پاؤں سے یا گھوڑوں کے سموں
سے کتنی زمین روندی گئی کو کہ زمین کافروں کی ہے کہ غصہ میں لاوے
کافروں کو اور نہیں پہنچے ہیں کسی دشمن کو پہنچنا فتح اور شکست سے مگر
لکھا جاتا ہے واسطے ان کے ساتھ ان کے اعمال نیک تحقیق اللہ ضائع
نہیں کرتا ہے مزدوری نیکی کرنے والوں کی

وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً وَّلَا یَقْطَعُوْنَ
وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۱۲۳

اور نہیں خرچ کرتے ہیں کوئی خرچ کرنا چھوٹا اور نہ بڑا اور نہیں کاٹتے
ہیں کسی زمین کو چلنے میں جہاد کی طرف مگر لکھا جاتا ہے واسطے ان کے
تا یہ کہ جزا دیوے ان کو اللہ نیک تر اس چیز کی کہ عمل کرتے تھے **فائدہ**
جس وقت لڑائی سے پیچھے رہنے والوں کے حق میں آیتیں ڈرانے کی
نازل ہوئیں مومنوں نے قصد کیا کہ آئندہ سے تمام کے تمام لڑائی کو چلا کریں
آیت نازل ہوئی کہ

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ
كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا
قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ ۠ اور نہیں ہیں
مومن یعنی نہیں لائق ہے مومنوں کو کہ باہر نکلیں لڑائی کو تمام پس کیوں
نہ باہر نکلا ہر فرقے سے اُن میں سے ایک گروہ اور باقی شہر میں رہتے
تا یہ کہ سیکھیں علم بیچ دین کے اور تا یہ کہ ڈراویں علم پڑھنے والے قوم اپنی
کو جس وقت پھریں وہ لڑائی سے طرف اُن کے شاید کہ وہ ڈریں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ
الْكُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ
۱۲۵ التوبۃ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو قتل کرو تم اُن کو کہ
نزدیک تمہارے ہیں کافروں یہود گرد مدینہ کے سے یا روم اور شام
والوں سے اور چاہیے کہ پاویں کافر بیچ تمہارے غصہ کو اور شجاعت کو
اور جانو تم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے

وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّكُمْ
زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِیْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ
۱۲۶ اِیْمَانًا وَّهُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ جس وقت نازل کی جاتی ہے کوئی
سورۃ قرآن کی پس بعضا منافقوں سے وہ کوئی ہے کہ کہتا ہے ٹھٹھے اور
انکار سے کہ کونسا تمہارا ہے کہ زیادہ کیا اس کو اس سورۃ نے ایمان پس
لیکن جو کوئی کہ ایمان لاتے ہیں پس زیادہ کیا اُن کو سورۃ نے ایمان اور وہ
خوش ہونے والے ہیں

وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا
۱۲۷ اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور لیکن جو کوئی کہ بیچ
دلوں اُن کے کے بیماری نفاق کی ہے اور بغض اسلام کا ہے پس زیادہ
کرتی ہے سورۃ ان کو ناپاکی شک اور نفاق کی اور مر گئے حسد سے اور وہ
کافر ہیں

اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ
۱۲۸ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ۝ آیا اور نہیں دیکھتے ہیں
منافق کہ تحقیق وہ آزمائے جاتے ہیں اقسام بلاؤں اور بیماریوں سے بیچ
ہر برس کے ایک بار یا دو بار پس توبہ نہیں کرتے ہیں نفاق سے اور نہ
وہ نصیحت پکڑتے ہیں

Marfat.com

وَ اِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ
هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ
۱۲۹ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ اور جس وقت نازل ہوتی
ہے کوئی سورۃ قرآن کی کہ اس میں عیب منافقوں کا مذکور ہووے دیکھتا
ع ۱۶ ۵ ہے بعضا ان کا طرف بعضے کے اشارے آنکھ کے سے ٹھٹھا کرنے کو اور
آپس میں کہتے ہیں کہ آیا دیکھتا ہے تم کو کوئی مسلمانوں سے اگر مجلس سے
باہر جاؤ تم جو دیکھتا ہو کوئی مسلمان تو بیٹھے رہو اور نہیں تو اُٹھ جاؤ پس
پھر جاتے ہیں مجلس پیغمبرؐ کی سے پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے دلوں ان کے کو
سمجھنے قرآن کے سے بسبب اس کے کہ تحقیق منافق ایسی قوم ہے کہ
نہیں سمجھتے حق کو کہ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ
۱۳۰ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
البتہ تحقیق آیا تم کو اے آدمیو پیغمبرؐ ذاتوں تمہاری سے سخت ہے اوپر
اس کے دکھ میں رہنا تمہارا حرص مند ہے اوپر اسلام تمہارے کے ساتھ
مومنوں کے مہربان بخشنے والا ہے **فائدہ** اور بعضوں نے لفظ عزیز کے
اوپر وقف کیا ہے کہ صفت رسولؐ کی ہے اور معنی علیہ ما عنتم کے یہ ہیں

کہ اوپر اس کے ہے جو چیز کہ گناہ کرو تم وہ تم کو قیامت کے دن بخشوائے
گا کسی پیغمبرؐ کو اللہ تعالیٰ نے دو نام اپنے ... نہیں دیئے ہیں سوائے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ رؤف اور رحیم ہیں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ پس اگر ۱۳۱
روگردانی کریں منافق مدد کرنے تیری سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس کہہ تو کفایت ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ شر تمہارے سے نہیں ہے کوئی
لائق خدائی کے مگر اللہ اوپر اس کے توکل کیا ہے میں نے اور کام اپنا
اسی کو سونپا ہے اور وہ پروردگار عرش بڑے کا ہے **فائدہ** اشارت
ہے طرف کمال قدرت اور نگہبانی حق تعالیٰ کی کہ عرش کو باوجود اس وسعت
کے نگاہ رکھتا ہے کہ آٹھ ہزار ستون اور تین لاکھ قاعدے ہیں قاعدہ بمعنی
پایہ کے ہے ایک قاعدے سے دوسرے قاعدے تک تین لاکھ برس کی
راہ ہے اور تمام بھرے ہوئے ہیں فرشتوں صف باندھنے والوں سے جو ایسے
عرش کو قدرت اپنی سے نگاہ رکھتا ہے مجھ کو بھی شر منافقوں
سے پناہ میں رکھے گا کہ نگہبان اور مددگار بندوں
کا ہے

سُوْرَۃُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰيَاتٍ

منزل ۳

الٓرٰ قف یہ حروف مقطعہ نام ہے سورۃ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس
سے یہ ہے کہ میں ہوں اللہ بخشنے والا اور بحر الحقائق میں کہ ہر حرف
اشارہ ہے خدا کی طرف سے طرف پیغمبر علیہ السلام کے یعنی سوگند ہے
ساتھ نعمت کے مجھ کو کہ اوپر تیرے ازل سے ہے اور ساتھ لطف
میرے کے جو ساتھ تیرے ہے اور ساتھ مہربانی میری کے کہ خاص
تیرے تئیں بیچ ابد کے ہے جواب قسم کا کیا ہے

۱ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ یہ سورۃ آیتیں قرآن
کی ملی ہوئی اوپر حکمت کے ہیں یا محکم ہیں کہ نہیں بیچ ان کے شک اور
اختلاف نہیں ہے یا یہ کہ کوئی اوپر بدلنے اس کے کے قادر نہ ہووے
بت پرستوں قریش کے نے اظہار انکار کر کے کہا تعجب ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے اوپر خلائق کے آدمیوں سے پیغمبرؐ بھیجا اور وہ یتیموں ابو طالب
کے سے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ
اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ
صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ آیا ہے خاص آدمیوں کو تعجب وہ کہ ہم وحی
کرتے ہیں طرف ایک مرد کے جنس ان کی سے اور مضمون وحی ہماری کا
کیسا ہے کہ ڈراؤ آدمیوں کو عذابوں سے خدا کے اور خاص خوشخبری
کو ساتھ اہل ایمان کے اس واسطے کہ اہل کفر کو وہ صفت کہ سبب
خوشخبری ہووے نہیں ہے اور خوشخبری دے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے
ہیں ساتھ اس کے کہ خاص ان کو ہے آگے چلنے والا نیک قدم نزدیک پروردگار

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اُن کے کے یعنی ایمان اور طاعت اور کہتے ہیں قدم صدق کہ نہیں اسکے
زوال نہیں ہے یا ایمان صدق ہے یا راضی ہونا اللہ کا یا دعا فرشتوں
کی بیچ حق ان کے کے یا عمل اچھے کہ آگے سے بھیجیں یا ولد صالح کہ
آگے ان سے گیا یا شفاعت کرنے والا صادق کہ مراد پیغمبر علیہ
السلام ہیں عین المعانی میں فرمایا ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام
سے معنی قدم صدق کے پوچھے فرمایا کہ (ھِیَ شَفَاعَتِیْ تَوَسَّلُوْنَ
بِیْ اِلٰی رَبِّکُمْ) یعنی یہ شفاعت میری کو وسیلہ وارد ہیں میرے کے
طرف پروردگار تمہارے کے اور مقرر ہے کہ گنہگار دل تباہ روزگار
کا کوئی وسیلہ واسطے بخشش کے برابر شفاعت آنحضرت کے نہیں ہے
قَالَ الْکٰفِرُوْنَ اِنَّ ھٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ہ کہا ٢
کافروں نے بعد آنے پیغمبر کے تحقیق کہ یہ مرد البتہ جادو کرنے والا
ظاہر ہے
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ط
مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ط ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ط اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ہ تحقیق کہ پروردگار تمہارا اللہ ٣
ہے وہ اللہ کہ ساتھ قدرت بے عجز کے اور حکمت بے قصور کے پیدا
کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو کہ بزرگ تر پیدائش دنیا کی سے ہیں بیچ
اندازے چھ دن کے دنوں دنیا کے سے پس غالب ہوا اوپر عرش کے
کہ مخلوق اعظم ہے بناتا ہے کام دونوں جہان کے اوپر خواہش حکمت کے
نہیں ہے کوئی شفاعت کرنے والا دن قیامت کے مگر پیچھے حکم دینے
اللہ کے سے کہ اس کو حکم دیوے شفاعت کرنے کا پس اس کلام سے
معلوم ہوا کہ شفاعت بتوں کی کہ بت پرست کہتے ہیں سب غلط ہے
وہ اللہ کہ موصوف ساتھ صفت پیدا کرنے کے اور تدبیر کے سے ہے
پروردگار تمہارا ہے نہ سوائے اس کے پس اس کو ساتھ یگانگی کے
بندگی کرو تم آیا نصیحت نہیں پکڑتے ہو یا فکر نہیں کرتے ہو کہ لائق
عبادت کے وہ ہے نہ بت تمہارے
اِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا ط وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ط اِنَّهٗ
یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ط طرف اس کے ہے بازگشت تم
سب کی پس تیار رہو جواب و سوال اس کے کو وعدہ دیا تم کو اللہ نے وعدہ
وعدہ دینا سچا تحقیق کہ اللہ نے پیدا کیا پہلی بار خلق کو پس پیچھے مرنے کے
زندہ کرے خلق کو اور مقصود پیدا کرنے سے اور پھر جلانے سے ثواب اور عذاب
ہے جیسے فرمایا تو جزا دیوے ان کو کہ ایمان لائے ہیں اور عمل اچھے
کیے ہیں ساتھ عدل اپنے کے یا بدلہ کرے ان کو ساتھ عدل ان کے کے
یعنی ساتھ رعایت اس عدل کے کہ بیچ کاموں کے ہو یا ساتھ ایمان
ان کے کے اس واسطے کہ ایمان عدل قوی ہے اور بمقابلہ ایمان کے شرک
ظلم بڑا ہے
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ
عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ہ اور وہ لوگ کہ کافر ۴
ہوئے خاص ان کو ہے پینا پانی گرم دوزخ کے سے کہ جس وقت پیویں
انتڑیاں ان کی ٹکڑے ٹکڑے ہو ویں اور ان کو ہووے عذاب دکھ دینے
والا کہ تفاوت نہ پاوے بسبب اس کے کہ تھے ساتھ خدا اور رسول کے
کفر کرتے
ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ
مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ط مَا خَلَقَ
اللّٰہُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ ج یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ہ ۵
اللہ وہ ذات پاک ہے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے کیا آفتاب کو صاحب
روشنی کا اور چاند کو صاحب نور کا علماء اوپر اس کے ہیں کہ اگر روشنی ذاتی
ہووے ضیاء ہے اگر عارضی ہووے تو نور ہے اور انوار میں لایا ہے
کہ اس آیت میں تنبیہ ہے ساتھ اس کے کہ آفتاب بالذات روشن ہے
اور چاند عارضی روشنی رکھتا ہے اور تقدیر کیا ہے یعنی اندازہ کیا ہے ہر ایک
اس کے کو یعنی چاند اور منازل برج کو منزلیں اوپر آسمان کے اور مشہور زیادہ
یہ ہے کہ اندازہ کیا آفتاب کو منزلیں اٹھائیس کہ مشہور ہیں اور چاند کو اندازہ
آٹھ پہر کا کہ قطع منزل کرتا ہے تو جانو تم شمار برسوں کا اور تو جانو تم حساب
وقتوں کا مہینوں اور دنوں سے بیچ معاملوں اپنے کے نہیں پیدا کیا
اللہ نے جو کچھ مذکور ہوا مگر ساتھ راستی کے اور کہتے ہیں باالحق جگہ کہ معنی
لام کے لایا ہے یعنی مگر واسطے بیان قدرت کے نہ شغل کرنا اور نہیں یا بیچ جانے

Marfat.com

کرتا ہے اللہ نشانیوں قدرت اپنی کو واسطے اس گروہ کے کہ جانتے ہیں
یعنی اس میں اندیشہ کرتے ہیں اور اس سے نفع لیتے ہیں

اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ
۶ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝ تحقیق کہ
بیچ آنے جانے رات کے اور دن کے پیچھے ایک دوسرے کے یا مخالفت
اُن کی میں روشنی اندھیری سے اور بیچ اس چیز کے کہ پیدا کی ہے اللہ نے
بیچ آسمانوں کے اور زمینوں کے البتہ نشانیاں ہیں اوپر موجود ہونے
بنانے والے کے اور وحدانیت اس کی کے خاص اُس گروہ کو کہ ڈریں
عقوبت احوال کے سے اور خاتمہ کاموں کے سے یعنی حال اوّل و آخر
کے سے اندیشہ کریں اور رسوائی حشر کی سے ڈرنے والے ہوئیں

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا. تحقیق وہ لوگ کہ امید نہیں رکھتے ہیں
دیدار ہمارے کو یعنی منکر ہیں آخرت کو کہ جگہ دیدار کی ہے اور خوش
ہوویں ساتھ زندگانی دنیا کے اور پسند کیا اس کو اور آرام پکڑا ساتھ اس
کے یعنی ہمت اپنی کو اوپر لذتوں فانی کے مصروف کیا اور نعمتوں بہشت
کی سے اور لذتوں ہمیشگی کی سے غافل ہوئے یا یہ کہ بیچ دنیا کے ساکن
ہوئے اس طرح کہ گویا ہرگز یہاں سے رحلت نہ کریں گے اور نہ جانا کہ
ہردم اور ہر لحظہ ہاتھ اجل کا نقارہ کوچ کا بجاتا ہے

۷ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اور وہ لوگ
کہ وہ آیتوں کتاب ہماری سے یا دلیلوں صنعت ہماری سے بے خبر ہیں

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا
۸ یَكْسِبُوْنَ ۝ وہ گروہ کہ یاد کیا گیا جگہ رہنے اُن کی کے آگ دوزخ کی
ہے بسبب اس چیز کے کہ کسب کرتے تھے اس کو گناہوں سے یعنی
کفر اور شرک اور نفاق سے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ
رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ
جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ اور تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور کیئے
ہیں کام اچھے راہ دکھلاوے گا اُن کو پروردگار اُن کا بیچ آخرت کے
ساتھ نور ایمان ان کے کے ساتھ راہ بہشت کے یا بسبب ایمان
کے ان کو راہ دکھلاوے گا ساتھ چلنے اس راہ کے کہ پہنچانے والی
حقیقت کی ہووے جاری ہیں نیچے محلوں اس کے سے نہریں پانی
کی بیچ باغوں نعمت کے

دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ
بلانا بہشتیوں کا خاص اللہ کو بیچ بہشت کے اس وقت کہ جو آرزو ان
کی ہووے مانگیں وہ ہے کہ کہیں ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہیں ہم تیرے
تئیں اے بار خدایا اور یہ ذکر واسطے لذت اٹھانے کے ہووے نہ واسطے
عبادت کے اور جب یہ کلمہ کہیں جو کچھ خواہش ان کی ہووے حاضر ہووے
نزدیک ان کے اور دِردان کا آپس میں بیچ بہشت کے یا دِرد اللہ کا یا
وِرد فرشتوں کا اوپر ان کے سلام ہووے

ع ۱۱ ۶ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
اور آخر دعا ان کی وہ ہووے کہ کہیں سب تعریفیں خاص اللہ کو ہیں کہ
پروردگار عالموں کا ہے اور کہتے ہیں جب مسلمان بہشت میں داخل ہوئیں
اور انوار عظمت کا اور بزرگی اس درگاہ کی دیکھیں زبان تعریف اللہ کے اور
تسبیح فرشتوں کے کھولیں اور فرشتے یا اللہ اوپر ان کے سلام کہیں اور
ساتھ طرح طرح کی کرامات کے اور بلندی مقاموں کے خوشخبری دلویں
اور البتہ لذت تسبیح اور حمد کی اُن کی تئیں سب لذتوں بہشت کی سے
زیادہ پسند آوے عین المعانی میں لایا ہے کہ ایک نے پردہ نشینوں
حرم محترم رسالت پناہ علیہ السلام کے سے بند ایک قیدی کا ڈھیلا کیا۔
اور وہ قیدی بھاگا حضرت رسالت پناہ نے وہ خبر پاکر اوپر اس بند
کھولنے والے کے نفرت کی خدائے تعالیٰ نے آیت بھیجی

وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ
لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ ط اور اگر شتابی کرے اللہ واسطے آدمیوں کے
بیچ قبول کرنے دعائے بد کے جیسے دوڑنا ان کا ہے ساتھ شتابی کرنے
دعا اچھی کے البتہ پورا کیا جاوے طرف ان کے وقت مقرر اُن کا اور ہلاک
ہوویں یعنی ہم اگر دعا برائی کے ساتھ ان کے کی شتابی قبول کریں جیسے دُعا
بھلائی ان کی کی قبول کرتے ہیں ہم وہ شتابی ہلاک ہوویں حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا پکڑتا ہوں میں نزدیک تیرے
ایک عہد کہ خلاف نہ فرماوے تو اس عہد میں کہ تحقیق میں آدمی ہوں پس

Marfat.com

جس مومن کو کہ خفا کروں میں یا گالی دوں میں یا لعنت کروں میں یا
ماروں میں اس کو بیچ حق اس کے کے دعائے خیر کر اور سبب پاکی
اس کی کا کر گناہوں سے اور وسیلہ قرب کا کر دن قیامت کے ساتھ
اس کے کہ تقرب کرے بیچ درگاہ تیری کے بعضے تفسیر والوں نے کہا
کہ کافر ساتھ اُترنے عذاب کے شتابی کرتے تھے یہ آیت آئی کہ ہم بیچ
اس عذاب کے کہ وہ مانگتے ہیں شتابی نہیں کرتے

فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ
١١ يَعْمَهُونَ ۝ پس چھوڑیں ہم اُن لوگوں کو کہ امید نہیں رکھتے دیدار
ہمارے کی یعنی ساتھ قیامت کے ایمان نہیں لاتے بیچ بے راہی ان
کی کے مہلت دیتے ہیں ہم ان کو تو بیچ گمراہی کے سرگرداں ہو جاتے ہیں

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا
أَوْ قَآئِمًا اور جسوقت پہنچے ساتھ آدمی کے سختی اور دکھ مراد کافر
مطلق ہیں یا ولید بن مغیرہ یا عتبہ بیٹا ربیعہ کا اور بہر تقدیر جب سختی
ان کو پہنچے بلاوے ہم کو ساتھ اخلاص کے اُسوقت کہ تکیہ کیا ہووے
اوپر پہلو اپنے کے یعنی پڑا ہوا ہووے بچھونے پر اس دکھ سے یا بیٹھا ہوا
یا کھڑا غرض جس حال میں ہووے دعا مانگے ہم سے

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَى
١٢ ضُرٍّ مَسَّهُ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
پس جسوقت دور کریں ہم دکھ اور سختی اس کے واسطے اخلاص اس کے
کے بیچ دعا کے جاوے اوپر اسی راہ کے کہ تھا کفر سے یا پھر طرف دعا
کے رجوع نہ کرے گویا کہ اس نے نہیں بلایا ہم کو واسطے دُور کرنے
دکھ کے کہ پہنچا اس کو اسی طرح زینت دی ہے واسطے حد سے گزرنے
والوں کے اس چیز کو کہ عمل کرتے ہیں

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا
وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذٰلِكَ
١٣ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ اور البتہ تحقیق کہ ہلاک کیا ہم نے
اہل قرنوں کو آگے تم سے اے مکہ والو اسوقت کہ ستم کیا انہوں نے
ساتھ جھٹلانے پیغمبروں کے اور حالانکہ آئے تھے ساتھ ان کے پیغمبر
ان کے ساتھ حجتوں روشن کے یا معجزوں ظاہر کے اور نہ تھے کہ وہ
ایمان لاتے اگر ہلاک نہ ہوتے اور جیتے رہتے جیسے کہ ان کو جزا دی ہم
نے ساتھ ہلاک ان کے کے واسطے جھٹلانے پیغمبروں کے اسی طرح جزا
دیویں گے ہم گروہ مشرکوں کو مکے کے رہنے والوں سے کہ جھٹلانا پیغمبر
ہمارے کا کرتے ہیں

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ
١٤ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ پس گردانا ہم نے تم کو اے گروہ
کہ محمدؐ ساتھ تمہارے مبعوث ہیں جانشین گذرے ہوؤں کا بیچ زمین کے
پیچھے قرنوں سے کہ ہلاک ہوئے تو دیکھیں ہم کہ کیونکر عمل کرو گے تم بھلائی
اور برائی سے تو ساتھ تمہارے موافق عملوں تمہارے کے معاملہ کریں ہم
تحقیق بدلے نیکی کے نیکی اور بدلے بدی کے بدی سہ جزا آئینہ فعل
ست گوئی ۞ کہ در روے ہر چہ کردی بنماید ۞ اگر کردی نکوئی نیک بینی ۞
دگر بد کردۂ بد پیش آید ۞ اور بیچ حدیث کے ہے کہ بعضے کافروں قریش
کے نے کہا ساتھ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک
آیت لا کر سادات عرب کو بندگی لات اور عزیٰ کی سے باز نہ رکھے اور برائی
بتوں کی اس میں نہ ہووے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا
يَرْجُونَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ أَوْ بَدِّلْهُ
اور جب پڑھی جاویں اوپر مشرکوں کے ہماری آیتیں یعنی قرآن بیچ اس
حال کے کہ واضح ہے کہیں وہ لوگ کہ امید نہیں رکھتے پہنچنے سے
ساتھ ہمارے یا نہیں ڈرتے وعدے ہمارے سے یعنی مشرک بعد سُننے
قرآن کے کہتے ہیں خاص پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لا قرآن سوائے
اس کے کہ اوپر ہمارے پڑھتا ہے تو یا بدل کر قرآن کو یعنی جگہ آیت عذاب
کے آیت رحمت کی لکھ اور غرض ان کی وہ تھی کہ آنحضرتؐ تابعداری خواہش
ان کی کی کریں اور وہ ان کو الزام کریں اللہ نے فرمایا

قُلْ مَا يَكُونُ لِيٓ أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ
إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰٓى إِلَيَّ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ
١٥ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ان
کے نہیں لائق ہے مجھ کو کہ بدل کروں میں قرآن کو آگے دل اپنے کے سے
یعنی خود بخود قدرت نہیں رکھتا میں کہ قرآن کو بدل کروں اور اس میں کمی

Marfat.com

زیادتی سے داخل کروں تابعداری نہیں کرتا میں مگر اس چیز کو کہ وحی کی
جاتی ہے طرف میرے حق تعالیٰ کی طرف سے بغیر کمی زیادتی کے تحقیق کریں
ڈرتا ہوں اگر گنہگار ہوں میں پروردگار اپنے کا ساتھ بدل کرنے قرآن
کے عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت ہے

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ
بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا
١٦ تَعْقِلُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اگر چاہتا
اللہ نہ پڑھتا میں جو کچھ اُترا ہے اوپر تمہارے اور نہ تم کو جاننے والا کرتا
اللہ ساتھ قرآن کے پس اثر فضل اور رحمت اُس کے کا ہے کہ مجھ کو
حکم کیا ساتھ پڑھنے کے اور تم کو دانا کیا ساتھ سمجھنے اس کے کے
پس تحقیق کہ دیر کی میں نے درمیان تمہارے عمر بڑی کہ مراد چالیس
برس ہیں آگے اُترنے قرآن کے سے یعنی بیچ مدت کے کہ پیغمبر نہ
تھا میں نہ میں قرآن پڑھتا تھا اور نہ تم دانا تھے ساتھ اس کے آیا
پس کیوں نہیں دریافت کرتے تم کہ وہ کوئی کہ چالیس برس درمیان
تمہارے رہا اور علم نہ پڑھا ہوئے اور ساتھ کسی عالم کے صحبت نہ
کی ہووے وہ کلام اوپر تمہارے پڑھتا ہے کہ صاف گو عرب کے
فصاحت اس کلام کی سے حیران ہیں البتہ بیچ اس صورت کے تأمل
چاہیئے کرنا کہ وہ شخص کہ جاہل محض ہووے قرآن جیسا کلام کیونکر بناوے
یعنی قرآن معجزہ رسالت کا اور وسیلہ دلالت کا ہے مضمون آیت
گذری ہوئی کا ہے کہ میں جھوٹ نہیں جوڑتا اوپر اللہ کے بیچ تغیر تبدیل
کرنے قرآن کے اور تم جھوٹ جوڑتے ہو کہ قرآن کو کلام میرا جانتے ہو۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ
١٧ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ پس کون ہے ظلم کرنے
والا زیادہ اُس سے کہ بہتان کرے اور جھوٹ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹ
کو یا جھٹلاوے آیتوں اس کی کو اور ساتھ ان آیتوں کے کافر ہوئے تحقیق
کہ نجات نہ پاویں گنہگار یعنی کافر

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اور پوجتے ہیں سوائے
اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نقصان پہنچاوے اوپر ان کے اگر عبادت اس
کی چھوڑ دیویں اور نہ فائدہ پہنچاوے ساتھ اُن کے اگر سب وقت پرستش
اس کی کریں اسواسطے کہ اللہ ان کے پتھر ہیں اور پتھر اوپر پہنچانے نفع اور
نقصان کے قدرت نہ رکھیں اور حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ قدرت عذاب ثواب
دینے کی رکھتا ہووے تو بندے ساتھ پانے نفع کے اور دور ہوئے نقصان
کے اس کو بندگی کریں اور کہتے ہیں بندے بتوں کے کہ یہ بت شفاعت
کرنے والے ہمارے ہیں نزدیک اللہ کے یعنی دنیا کے کاموں میں شفاعت
ہماری کرتے ہیں اور خدا سے درخواست کرتے ہیں تو مشکلیں ہماری آسان
ہوتی ہیں اور اگر بالفرض بعد مرنے کے اٹھنا ہووے اور قیامت بھی ہووے
موافق اعتقاد مسلمانوں کے خدا سے درخواست کریں اور عذاب سے
چھڑا دیں۔

قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى
الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد ١٨
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں
جانتا بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمینوں کے یعنی کہتے ہو تم کہ خدا کو شریک
ہیں اور شفاعت بتوں کی ثابت کرتے ہو اور اللہ کہ جاننے والا ہے سب علم کا
اس کو نہیں جانتا پس معلوم ہوا کہ شریک نہیں ہے اور شفاعت نہ ہووے گی
پاک ہے اللہ تعالیٰ اور بلند ہے اس چیز سے کہ وہ شریک اس کو رکھتے ہیں

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور نہ تھے آدمی مگر ایک
گروہ یعنی متفق اوپر دین اسلام کے بیچ زمانہ آدم علیہ السلام کے یا بعد
واقع ہونے طوفان کے کہ سوائے نوح علیہ السلام کے اور اہل کشتی کے کوئی نہ
تھا یا متفق تھے اوپر کفر کے بیچ زمانہ پیغمبر ہونے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے

فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ
فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ پس اختلاف کیا بسبب رسولوں کے یعنی ١٩
بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر رہے یا عرب اوپر دین اسمٰعیل علیہ السلام
کے ایک تھے پس اختلاف کرنے والے ہوئے بسبب عمرو بیٹے یحییٰ کے
کہ احکام جاہلیت کے اس نے نکالے تھے اور نہ کلمہ ہے کہ آگے گزرے
ہے پروردگار تیرے سے یعنی حکم ازلی واقع ہوا ہے ساتھ تاخیر عذاب
کے وگرنہ البتہ حکم کیا جاتا درمیان ان کے بیچ اس چیز کے کہ وہ

Marfat.com

اختلاف کرتے تھے یعنی عذاب آنا اور باطل جاننے والے ہلاک
ہوتے اور سچ جاننے والے رہتے
وَيَقُولُونَ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ج
اور کہتے ہیں زبون جاننے والے آیتوں کے یعنی مشرک مکہ کے کیوں
نہ اتارا گیا اوپر محمدؐ کے معجزہ پروردگار اس کے سے ان معجزوں سے
کہ ہم طلب کرتے ہیں
فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا ج إِنِّي مَعَكُم مِّنَ
الْمُنتَظِرِينَ ۞ پس کہہ اے محمدؐ تو جواب میں ان کے کہ اترنا آیتوں
کا غیب ہے اور بے شبہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ علم غیب کا
خاص اللہ تعالیٰ کو ہے پس تم انتظار کرو تحقیق کہ میں بھی ساتھ تمہارے
انتظار کرنے والوں سے ہوں تو دیکھوں میں کہ عذاب اوپر تمہارے
آوے یا آیتیں کہ مانگتے ہو تم واقع ہوویں
وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا ط اور جسوقت چکھاویں
ہم آدمیوں کو تندرستی پیچھے بیماری کے کہ پہنچی ہووے اوپر ان کے
یا کشائش بعد تنگی اور قحط کے اور جب دیکھے تو ان کو ایک مکر ہے بیچ
آیتوں ہماری کے یعنی طعن کریں بیچ آیتوں کے اور مکر کریں بیچ حق
پیغمبرؐ کے لائے ہیں کہ اہل مکہ سات برس بیچ بلا قحط کے گرفتار رہے۔
جسوقت رحمتِ الٰہی نے اس بلا کو دور کیا ساتھ برائی کلام الٰہی کے اور
قصد حضرت رسالت پناہی کے مشغول ہوئے حق تعالیٰ نے فرمایا
قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ط إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا
21 تَمْكُرُونَ ۞ کہہ تو اے محمدؐ کہ اللہ شتاب زیادہ تم سے بیچ پہنچانے
جزا مکر کے ساتھ تمہارے ہے یعنی پہلے ظاہر ہونے مکر تمہارے کے
ساتھ آنے عذاب کے اوپر تمہارے حکم کرے گا تحقیق کہ بھیجے ہوئے
یعنی فرشتے نگہبان لکھتے ہیں جو کچھ کہ اندیشہ کرتے ہو تم مکر سے اور پیچھے
اس کے کہ تدبیر پوشیدہ تمہاری فرشتوں ہمارے سے چھپی ہوئی نہیں
ہے اوپر ہمارے کب پوشیدہ رہے گی اور مضمون اس کلام کا ثابت
کرنے والا بدلے کا ہے
هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط حَتَّىٰٓ إِذَا
كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ ج وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَ
فَرِحُوا بِهَا جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَآءَهُمُ الْمَوْجُ
مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوٓا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا
اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ج اللہ وہ ذات پاک ہے کہ
چلاتا ہے اور قدرت راہ چلنے کی دیتا ہے تمہارے تئیں بیچ خشکی کے
ساتھ چار پائے کے جیسے گھوڑا اور اونٹ اور بیچ تری کے ساتھ
سواری خشک کے جیسے ناؤ تو جسوقت تک ہو تم بیچ کشتی کے اور
20 کشتیاں جاتی ہیں ساتھ ان لوگوں کے کہ بیچ ان کے ہیں ساتھ باؤ اچھی
کے کہ آہستہ چلے اور خوش ہوئے وہ ساتھ اُس باؤ کے اور ناگاہ آئے
اوپر اس کشتی کے آندھی کہ دریا کو بیچ شور کے لاوے اور آویں ساتھ
ان کے امواج دریا کی ہر مکان سے یعنی چپ و راست اور آگے
پیچھے کشتی کے سے اور یقین کریں وہ کہ گھیرا ہے بلاؤں نے خاص ان کو
سب طرف سے بلاویں اور دعا کریں اللہ کو ساتھ دور کرنے اس بلا
کے بیچ اس حال کے کہ پاک کرنے والے ہوویں دین کو واسطے اللہ کے
یعنی ڈر سے دین اپنا خالص کریں اور دانائی اصلی ظاہر ہووے اور
عارضہ نفسانی اور شیطانی دور ہووے اور کہیں
22 لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۞
اگر ہم کو نجات دیوے تو ان ہولوں سے اور بلاؤں سے البتہ ہوویں ہم
شکر کرنے والوں سے خاص نعمت نجات کو
فَلَمَّآ أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ
الْحَقِّ ط يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُم لا مَّتَاعَ
الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا پس جسوقت چھڑا دے ان کو اس چیز سے کہ ڈرتے
ہیں جب دیکھے تو ان کو ستم کرتے ہیں بیچ زمین کے اور دوڑتے ہیں اوپر
ان ہی کاموں کے کہ تھے اوپر اس کے شرک اور فساد سے تاکید ہے
بغیر حق کا لفظ یعنی فساد ان کا بغیر حق ہے اے آدمیو! سوائے اس کے
نہیں کہ ستم تمہارا اوپر نفسوں تمہارے کے ہے یعنی وبال اس کا
تمہاری طرف پھرنے والا ہے ع ہر کہ او بد میکند بے شبہ با خود میکند
فائدہ مندی زندگانی دنیا کی ہے یعنی ستم اور بیدادی تمہاری دو تین
روز کی منفعت ناپائداری ہے لذت اس کی شتاب گذر جائے اور

Marfat.com

عقوبت اس کی ہمیشہ رہے

ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
۲۳ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس طرف ہمارے بازگشت تمہاری ہے بیچ قیامت
کے پس خبر کروں میں تم کو ساتھ اس چیز کے کہ ہو تم عمل کرتے ۔ اور
مناسب اس کے جزا دوں گا

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ سوائے اس کے نہیں ہے کہ مثل زندگی دنیا کی بیچ شتاب جانے کے مانند پانی کے ہے یعنی مینہ کے کہ ہم نے نیچے بھیجا اس کو آسمان سے یا ابر سے پس ملے ساتھ اس پانی کے گھاس اُگی ہوئی زمین سے اس چیز سے کہ کھاتے ہیں آدمی مانند اناجوں کھانے کے اور میوؤں کے اور اس چیز سے کہ کھاتے ہیں چار پائے مانند گھاس کے اسوقت تک پکڑا اس زمین نے لباس اپنا اور آراستہ ہوئی ساتھ محصولوں گوناگوں کے آدمیوں رنگا رنگ کے اور یقین کیا اس زمین والوں نے یہ کہ وہ قادر ہیں اوپر کاٹنے گھاس اور چُننے میوؤں کے ناگاہ آیا ساتھ اُس زمین کے عذاب ہمارا یعنی حکم ہمارا ساتھ خرابی اس کی کے پہنچا رات کو یا دن کو پس گردانا ہم نے اس کھیتی کو مانند اس چیز کے کہ کٹی ہووے جڑ سے اُکھڑی ہوئی گویا کہ کچھ نہ تھا کل کے دن

۲۴ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

اسی طرح کہ بیچ اس تمثیل کے بیان کیا ہم نے جدا کرتے ہیں ہم اور روشن کرتے ہیں ہم دلیلوں قدرت کی کو واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں بیچ ضرب المثل کے اور ساتھ اس کے فائدہ اُٹھا دیں یہ تشبیہ بنائی ہوئی ہے حال دنیا کو بیچ قطع ہونے نعمتوں کے اور دُور ہونے مال کے اور ظاہر ہونے ادبار کے پیچھے زیادتی اقبال کی سے تشبیہ کرتا ہے ساتھ حال گھاس زمین کے کہ پیچھے تازگی اور تراوت کے خشک اور بے رونق ہوتی ہے مثل دنیا کے نوازش دولت کی ہے اور انتہا اس کا گذارش اور نکبت ہے اور کہا ہے دنیا مانند پانی مینہ کے ہے درمیان اس مثال کے قول بہت ہیں اور کشف الاسرار میں لایا ہے کہ تشبیہ دنیا کی ساتھ پانی مینہ کے اس جہت سے ہے کہ مینہ ساتھ تدبیر اور حیلے آدمی کے ابر سے نہ برسے بلکہ ساتھ تقدیر اللہ تعالیٰ کے منہ دکھلاوے مال دنیا کا بھی ساتھ سعی اور تلاش اور مکر آدمی کے جمع نہ ہووے بلکہ ساتھ حکم اللہ کے ہاتھ آوے جیسے کہ کہا ہے ؎ رزق مقسوم است واز اوّل مقرر کردہ اند ٭ ہیچکس را بیش ازاں حاصل نمی گردد بجہد ٭ ہرچہ می آید زبیش وکم بداں خورسند باش ٭ کانچہ خواہی زاسماں حاصل نمی گردد بجہد ٭ اور دوسرے یہ کہ پانی مینہ کا جب تک جاری ہووے پاکیزہ ہے اور جب ایک مدت تک رہے رنگ اور بُو اور مزہ اور صورت اس کی بدل جاوے فائدہ اور نفع اس سے جاتا رہے ۔ مال دنیا کا بھی جب تک بسبب اتفاق جوانمردوں کے دست بدست رواں رہے پسندیدہ اور مقبول ہووے اور جسوقت بیچ تنگی بخیلوں کے رہے بُرا بلکہ بدتر ہے جیسے مولوی رومؒ نے مثنوی میں فرمایا ہے ؎ مال چوں آبست دُنیا باشد رواں ٭ فیضہا یابند ازوے مردماں ٭ چند روزے چوں کند یکجا درنگ ٭ گندہ بے حاصل ست و تیرہ رنگ ٭ اور عشرات حمیدی میں فرمایا ہے کہ وجہ تیسری وہ ہے کہ جسوقت پانی مینہ کا ساتھ اندازے کے اور موافق حاجت کے آوے سبب آرام لوگوں کا ہووے لیکن جب اندازہ اور حد سے گذرے واسطہ خرابیِ عالم کا اور سرگردانیِ بنی آدم کا ہووے مال دنیا کا بھی جب تک موافق احتیاج کے ہاتھ آوے مقاصد دین اور دُنیا کے رواں ہوویں اور فائدہ اس کا دور اور نزدیک پہنچے ۔ لیکن جب زیادہ خزانے اور ڈھیر ہوویں سبب ترکیب گناہ کا ہووے اور دوسرے یہ کہ مینہ جو ساتھ درخت گُل بوٹے کے پہنچے ، تراوت اور لطافت اس کی زیادہ کرے اور جو خار بن میں پہنچے حدت اور شوکت اس کی بڑھاوے اسی طرح مال دُنیا کا اگر نیک بخت کو پہنچے نیکیاں زیادہ کرے اور اگر مفسد کے ہاتھ آوے فساد اور عناد اُس کا زیادہ پکڑے ۔ تمثیلیں اس آیت میں بہت ہیں تفسیر حسینی میں دیکھیے ۔ تنسیلہ میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ بندوں کو طرف دنیا کے نہیں بلاتا کہ جگہ آفت

Marfat.com

کی ہے بلکہ بلاتا ہے طرف اُس جہان کے کہ منزل سلامتی کی ہے سب
خوفوں سے جیسے کہ فرمایا

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ط اور اللہ بلاتا ہے
بندوں اپنے کو طرف سلامتی کے کہ بہشت ہے یعنی بلاتا ہے ساتھ عمل
کے کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہووے اور بہشت کو دار السلام
اسواسطے کہا کہ درود فرشتوں کا اوپر اہل بہشت کے با درود بہشتیوں
کا اوپر ایک دوسرے کے سلام ہے یا سلام نام اللہ کا ہے اور فصول
میں لایا ہے کہ اللہ بلاتا ہے بندوں کو اس جہان سے کہ اوّل اس کا بسکا
ہے اور اوسط اس کا عنا ہے اور آخر اس کا فنا ہے طرف اس جہان
کے کہ اوّل اس کا عطا ہے اور میانہ اس کا رضا ہے اور انتہا اس کا
لقا ہے سب کو طرف بہشت کے بُلاتا ہے

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور ۲۵
راہ دکھاتا ہے جس کسی کو کہ چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے کہ انتہا اس
کا دار السلام ہووے گھر آخرت کا اور وہ اسلام ہے یا راہ سنت کی
اے عزیز یہ دعوت یعنی بلانا عام ہے ساتھ رہنمائی حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہدایت خاص ہے وابستہ ساتھ توفیق
الٰہی کے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے سب کو بلاتا ہے تو کس کو اوپر مسند
قبول کے بٹھادے ع تا یار کرا خواہد و میلش بکدام است

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ط خاص ان
لوگوں کو کہ نیکی کی انہوں نے یعنی ایمان لائے ثواب نیک اور بدلہ
نیک ہے یعنی بہشت اور زیادتی بدلے سے کہ ساتھ فضل اور کرم
کے عطا کرے اور کہتے ہیں نیکی کی جزا نیکی ایک ہے اور زیادہ یہ کہ
ایک نیکی کے بدلے دس دلوے یا زیادہ یا حسنٰی مغفرت ہے اور
زیادہ رضامندی اللہ تعالیٰ کی مدارک میں لایا ہے کہ زیادہ
محبت ہے بیچ دلوں بندوں کے یا جو کچھ دنیا میں عطا کرے اور بیچ
آخرت کے حساب نہ کرے اور بعضے کہتے ہیں حسنٰی ایک ابر ہے کہ اور
اوپر اہل بہشت کے گذرے جو کچھ چاہیں اوپر ان کے برسے۔ اور
محقق سارے اوپر اس کے ہیں کہ زیادہ دیدار پروردگار کا ہے کہ
محض کرم سے بہشتیوں کو دلوے

وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ط اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور نہ ڈھانکے ۲۶
منہوں بہشتیوں کے کو گرد اور غبار اور نہ خواری یعنی اثر خواری کا اوپر
ان کے نہ ہوئے وہ گروہ نیکوں کے اہل بہشت ہیں وہ بیچ بہشت کے
ہمیشہ رہنے والے ہیں نہ نعمت اُن کی زوال پاوے اور نہ دولت ان کی
برخلاف ذخیرۂ دنیا کے کہ بمقابلہ فنا اور زوال کے ہے

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ
وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ج
كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ط
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور بدلہ ۲۷
ساتھ ان لوگوں کے کہ کسب کیا بُرائیوں کو مانند شرک اور کفر اور نفاق
کے بدلہ بُرا ہے مانند اس برائی کے کہ کی ہے انہوں نے نہ زیادہ اوپر
اُس کے اور ڈھانکے ان کو خواری اور رسوائی یعنی اثر خواری کا اوپر ان کے
ظاہر ہووے اور نہ ہوئے خاص ان کو عذاب اللہ کے سے کوئی نگاہ
رکھنے والا یعنی کوئی عذاب اُن سے باز نہ رکھے گویا ڈہانکے گئے ہیں منہ
اُن کے ٹکڑے رات کے سے بیچ اس حال کے کہ سیاہ ہوئے یعنی کالے
ہوویں منہ ان کے غم اور اندوہ سے مانند رات اندھیری کے وہ گروہ کہ
کسب کرنے والے برائیوں کے ہیں یعنی مشرک اور منافق یار دوزخ کے
ہیں وہ بیچ آگ اُس دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں یعنی ہرگز عذاب
سے چھٹکارا نہ پاویں گے

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ج فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ
شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اور ڈرو تم اس ۲۸
دن سے کہ جمع کروں میں نیکوں اور بدوں کو سارے ان کے پس کہیں ہم
خاص ان لوگوں کو کہ شریک لائے ہیں کھڑے ہو تم اوپر مکانوں اپنے کے
تم اور شریک تمہارے کہ سوائے میرے پوجے ہیں تم نے۔ یعنی تو دیکھو تم
ساتھ تمہارے کیا کرو ہیں پس جدا کریں ہم درمیان کافروں کے اور
معبودوں کے اور پوچھیں ہم کافروں سے کہ کیوں عبادت کی بتوں کی
تم نے کہیں کافر کہ بتوں نے ہم کو امر کیا تھا ساتھ عبادت اپنی کے فرمایا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ بتوں کو زبیچ بات کہنے کے لاوے اور کہیں شریک ان کے یعنی
بت نہ تھے تم کہ ہم کو پوجا ہووے تم نے بلکہ تم خواہش اپنی کو پوجتے
تھے۔ ینابیع میں لایا ہے کہ کافروں نے جھگڑا شروع کر کے کہا کہ نہ اس
طرح ہے بلکہ تم نے ساتھ پوجنے اپنے کے امر کیا تھا وہ بت کہیں کہ
فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ
۲۹ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ پس کفایت ہے اللہ شاہد درمیان ہمارے
اور درمیان تمہارے تحقیق کہ تھے ہم بندگی تمہاری سے البتہ بے خبر
اور غافل کہ نہ دیکھتے تھے ہم اور نہ سنتے تھے ہم اور عقل و شعور نہ رکھتے
تھے ہم
هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ
مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ع
بیچ اس جگہ کے آزماوے یعنی پاوے اور چکھے ہر نفس بدلہ اس چیز کا کہ
آگے بھیجا ہے اعمالوں سے یعنی نفع اور ضرر اس کا دیکھے اور پھیرے جاویں
سب نفس طرف ثواب اور عذاب اللہ کے خداوند ان کا اور حقیقت کے
یا متولی ان کے کام کا ساتھ راستی کے اور گم ہوئی کافروں سے وہ چیز
کہ ہیں جھوٹ جوڑتے شفاعت بتوں کی سے اور حالانکہ بت اُن سے بیزاری
کرتے ہیں
قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ
يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ
۳۱ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون ہے کہ تم کو روزی دیتا ہے آسمانوں سے کہ مینہ برساتا ہے اور زمین
سے کہ گھاس اُگاتا ہے یا کون ہے کہ خداوندی کرتا ہے کان کو اور آنکھوں
کو یعنی کون قدرت رکھتا ہے کہ کان اور آنکھیں پیدا کرے اور آفتوں
سے نگاہ رکھے اور کون ہے کہ باہر لاوے زندہ کو کہ حیوان ہے یا نبات
ہے کون ہے کہ تدبیر کرے کاموں عالموں کی عام کیا بعد خاص کرنے
کے اور جب یہ سوال کرے تو کافروں سے نہ قدرت رکھیں کہ جھگڑا
کریں تجھ سے پس قریب ہے کہ کہیں جواب میں سب باتوں کے
کہ پوچھیں کہیں اللہ کو ہیں اور جو اقرار حجت قوی ہے پس کہہ پس ڈرتے

ہو تم عذاب اللہ کے سے اور بتوں کو شریک اس کا کرتے ہو
فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ
۳۲ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ پس وہ کہ اس کو یہ صفتیں ہودیں
اللہ ہے پروردگار تمہارا کہ ثابت ہے الوہیت اس کو وہ ثبات کہ بیچ اس
کے شک کو دخل نہ ہووے پس کیا چیز ہے کہ پیچھے راستی اور بیان کے
سے مگر گمراہی پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو تم حق سے طرف باطل کے
اور توحید سے طرف شرک کے
كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْۤا
۳۳ اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ جیسے کہ الوہیت اللہ کو سزاوار ہے لائق ہوئے
حکم پروردگار تیرے کا یعنی واجب ہووے عذاب اللہ کا اوپر ان لوگوں
کے کہ باہر گئے ہیں دائرہ اصلاح سے اور زیادتی کی ہے بیچ کفر اپنے کے
اسواسطے کہ وہ ایمان نہیں لاتے
قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ ؕ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے شرکوں تمہارے
سے یعنی وہ بت کہ ساتھ شرکت اللہ کے پوجتے ہو تم وہ کوئی کہ شروع کرے
یعنی پیدا کرے خلق کو پس پھیرے اس کو یعنی جلاوے پیچھے مرنے سے اور
جو کفار کہ ابد کو اقرار کرنے والے اور پھر جیتے کو منکر اور عناد سے ساتھ اس
کے اقرار نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
۳۴ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝
کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نے پیدا کیا خلق کو پس پھیرے
گا اس کو یعنی جلاوے گا بعد فنا کے پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو تم
راہِ راست سے
قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ
کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ہے بتوں تمہارے سے کہ شریک
نام رکھا ہے تم نے وہ کوئی کہ راہ دکھلاوے ساتھ بھیجنے پیغمبروں کے اور
اتارنے کتابوں کے اور توفیق دیکھنے کی دیوے بیچ دلیلوں قدرت کے تو
راہ پاویں طرف حق کے کہ دین اسلام ہے
قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ
اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ

Marfat.com

۳۵ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ٥ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا راہ دکھاتا
ہے خلق کو ساتھ بیان حق کے آیا پس جو کوئی راہ دکھلادے طرف حق کے
لائق تر ہے کہ متابعت کیا جاوے یا وہ کوئی کہ راہ نہ پاوے ساتھ اپنے مگر وہ
کہ راہ دکھلادے۔ اُس کو تفسیر زاهدی میں لایا ہے کہ بُت پرست
بتوں کو اوپر چارپایوں کے رکھ کر اور باندھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے
جاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا برابر ہے کہ وہ تیرے تئیں راہ دکھلاوے
ساتھ اس کسی کے کہ تو اس کو راہ دکھلاتا ہے پس کیا ہے اور کیا ہوا ہے
تم کو کس طرح حکم کرتے ہو تم کہ برابری دیتے ہو اُس کسی کو کہ تم ساتھ اس
کے محتاج ہو یا اس کسی کو کہ وہ ساتھ تمہارے محتاج ہے
وَمَا یَتَّبِعُ اَکْثَرُھُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ
۳۶ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ٥
اور پیروی نہیں کرتے ہیں بہت کافروں سے یعنی سرداران کے بیچ اعتقاد دل
اپنے کے مگر گمان کو تحقیق کہ گمان بے پروا نہیں کرتا کسی علم اور اعتقاد
درست سے یعنی گمان جگہ یقین کی نہ سکے ہونا اور کہا ہے کہ گمان
کافروں کا وہ تھا کہ بت شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گمان
ان کا فائدہ نہ کرے اور باز نہ رکھے عذاب اللہ کے سے کسی چیز پر تحقیق کہ
اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ وہ کرتے ہیں
وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ
اللّٰہِ وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَ تَفْصِیْلَ
۳۷ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ اور نہیں چاہتے
یہ کہ قرآن باوجود دلیلوں اور معجزوں کے وہ کہ جھوٹ جوڑا جائے اور کوئی
نہ کہہ سکے گا سوائے اللہ کے یعنی لائق نہیں ہے کہ یہ جھوٹ جوڑا ہوا ہووے
ولیکن اللہ نے بھیجا اس کو واسطے سچ کرنے اس کے کے کہ تھے آگے اس
سے کتابوں قدیم سے یعنی باوجود اعجاز کے گواہی کتابوں کی بھی ہے اور
۴۰ ع ۹ واسطے بیان اُس چیز کے کہ اوپر تمہارے لکھا ہے امر اور نہی سے نہیں ہے
کوئی شک بیچ اس کے اور نہ چاہیئے شک اس واسطے کہ اُترا ہوا ہے
پروردگار عالموں کے سے لیکن کافر ساتھ اس کے ایمان نہیں لاتے
اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّثْلِہٖ
وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ

۳۸ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ٥ بلکہ کہتے ہیں اس کلام کو جوڑا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنی طرف سے کہہ تو اے محمدؐ اگر ایسی بات جوڑ سکے پس لاؤ تم اور جوڑو
تم ایک سورۃ مانند اس کے بلاغت اور فصاحت میں اور بلاؤ تم واسطے
مدد اپنی کے بیچ لانے سورۃ کے مانند قرآن کے جس کسی کو سکو تم اس
سے یاری چاہو تم سوائے اللہ کے کہ تم کو مددگاری کرے اور لاؤ تم
مانند قرآن کے اگر ہو تم سچ کہنے والوں سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اپنی طرف سے بناتا ہے
بَلْ کَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِہٖ وَلَمَّا
یَاْتِہِمْ تَاْوِیْلُہٗ ؕ کافر ایک سورۃ نہ لائے بلکہ جھٹلایا اس چیز کو
کہ نہ پہنچے ساتھ جاننے اس کے یعنی شتابی کی بیچ جھٹلانے اس چیز کے
کہ دریافت نہ کیا اس کو مراد وہ ہے کہ بعد سُننے قرآن کے پیش از تدبیر
کرنے کے ساتھ تکذیب اور انکار کے مشغول ہوئے اور نہ آگے ساتھ
ان کے معنی اور حقیقت قرآن کی اور ذہن ان کا ساتھ بعید اور باریکیوں
اس کی کے نہ پہنچا یا جھٹلانا اس چیز کو کہ نہ جانا بیچ قرآن کے نصیحت ہے
بعثت سے اور جزا اور وعدے اور عذاب سے اور نہ آیا اوپر ان کے
جو کچھ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور البتہ آوے گا اور پیچھے آنے اس عذاب
کے سے سوائے شرمندگی کے حاصل نہ ہوگا
کَذٰلِکَ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ فَانْظُرْ کَیْفَ
۳۹ کَانَ عَاقِبَۃُ الظّٰلِمِیْنَ ٥ ایسے ہی جھٹلایا کہ کافر زمانے تیرے کے
جیسے جھوٹ جانا پیغمبروں اپنے کو ان لوگوں نے کہ تھے آگے اُن
سے۔ پس دیکھ تو کہ کیونکر ہوئی آخرت ستمگاروں کی اور جھوٹوں کی اور
بھی مانند ان کے عذاب کیے گئے ہوویں گے بیچ اس آیت کے تسلی
آنحضرتؐ کی اور تنبیہ اہل کفر کی داخل کی ہوئی ہے
وَمِنْھُمْ مَّنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ وَ مِنْھُمْ مَّنْ لَّا یُؤْمِنُ
بِہٖ ؕ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِیْنَ ٥ اور ان لوگوں سے کہ
جھٹلاتے ہیں بیچ جو کوئی کہ ایمان لاتا ہے اور سچ جانتا ہے بیچ دل کے کہ
راست ہے ولیکن اس سے دشمنی ظاہر نہیں کرتا اور ان میں سے وہ
کوئی ہے کہ ایمان نہیں لاتا ساتھ اس کے زیادتی جہل کی سے اور پروردگار
تیرا جاننے والا زیادہ ہے ساتھ تباہ کاروں کے بعضے دشمنوں نے کہ

Marfat.com

جھٹلایا اور کہا ہے معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ بعضے قوم تیری سے ایمان
لاویں ساتھ قرآن کے اور کفر سے توبہ کریں اور تھوڑے سے وہ ہوویں
کہ اس سعادت سے محروم رہ کر اوپر بدبختی کفر کے مریں
وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ
۴۱ اَنْتُمْ بَرِيْٓـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ
اور اگر جھٹلاویں تجھ کو یعنی اوپر کفر کے رہویں اور تو قبول کرنے ان کے
سے ناامید ہووے پس کہہ تو مجھ کو ہے جزا عمل میرے کی اور خاص تم کو
ہے بدلہ عمل تمہارے کا تم بیزار ہو یعنی ذمہ تمہارا نہیں ہے اُس چیز سے
کہ میں کرتا ہوں یعنی تم کو عمل میرے سے مؤاخذہ نہ ہوگا اور میں بیزار ہوں
اُس چیز سے کہ تم کرتے ہو یعنی تمہارے عمل سے مجھ کو مؤاخذہ نہ ہوگا۔
نزدیک بعضے علماؤں کے یہ آیت اُترنے آیت سیف کی سے منسوخ ہے
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ
۴۲ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور ان میں سے یعنی کفار میں
سے اور زادُ المَسِیر میں کہتا ہے یہود سے وہ لوگ ہیں کہ کان آگے
رکھتے ہیں طرف تیرے جس وقت قرآن پڑھتا ہے تو اور امت کو احکام شرع
کے سکھاتا ہے تو تو ٹھٹھا کریں ساتھ اس کے آیا پس تو سنواتا ہے بہروں
کو الف استفہام کا بمعنی نفی کے ہے یعنی نہیں سنواتا ہے تو اور قادر
نہیں ہے تو اور اگرچہ ہیں کہ باوجود سُننے کے نہیں سمجھتے ہیں یعنی بہرا
جو دانا ہوتا ہے ساتھ عقل کے اشارے سے دریافت کرتا ہے وہ بہرے
بے عقل ہیں کہ نہ سُنتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ
۴۳ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور ان میں سے وہ کوئی ہووے کہ دیکھے
طرف تیرے اور دلیلیں نبوت کی اور نشانیاں سچے ہونے تیرے کی دیکھے
اور ایسا اپنے تئیں ظاہر کرے کہ کوئی نشانی اور دلیل پیغمبری کی نہیں دیکھی
آیا تو راہ دکھلا سکتا ہے اندھوں کو یعنی قادر نہیں ہے تو اوپر ہدایت ان
کی کے اور اگرچہ ہیں کہ باوجود عدم بصر کے نہیں دیکھتے ہیں ساتھ آنکھوں
بینائی کے حاصل کلام سخن کا یہ ہے کہ دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہیں
اسواسطے کہ اندھاپن اور جہالت ان میں جمع ہوئی ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ
۴۴ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ تحقیق کہ اللہ ظلم نہیں کرتا ہے اوپر لوگوں کے
ساتھ کسی چیز کے یعنی حواس اور عقل ان کی کم نہیں کرتا و لیکن آدمی ستم
کرتے ہیں اوپر ذاتوں اپنی کے
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ
النَّهَارِ اور یاد کر اس دن کو کہ جمع کریں ہم کافروں کو کہ ہول اس دن
کے سے مدت دنیا کی اور قبر کی تھوڑی دکھلائی دیوے گویا دیر نہیں کی
انہوں نے مگر وقت تھوڑا دن سے تفسیرِ زاہدی میں لایا ہے
کہ معتزلہ بیچ نہ ہونے عذاب قبر کے اس آیت سے دلیل کرتے ہیں اور
کہتے ہیں اگر کفار قبر میں عذاب پانے والے ہوتے مدت دنیا کی ان کو تھوڑی
نہ لگتی اُس کا جواب یہ ہے کہ صورت بسبب سختی ہول اور شدت اہوال
قیامت کے ہے کہ مدت عذاب قبر کی برابر اس کے میں ایک ساعت
دکھائی دیوے اور جب قبر سے اُٹھائے جاویں
يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
۴۵ بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ پہچانیں آپس میں
سب کو گویا کہ زمانہ جدائی کا تھوڑا تھا اور یہ پہلے اُٹھنے میں ہوئے پیچھے
اس سے بسبب تواتر ہولوں قیامت کے وہ آشنائی اور پہچاننا منقطع
ہووے اور ایک دوسرے سے بھول جاویں تحقیق کہ نقصان کیا ان لوگوں
نے کہ جھوٹ جانا خاص دیدار اللہ کے کو یعنی بعث اور جزا کے منکر ہوئے
اور نہ تھے راہ پانے والے یعنی ساتھ ایمان کے
وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
۴۶ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اور
اگر دکھلائیں ہم تجھ کو بعضی اس چیز سے کہ وعدہ دیا ہم نے کافروں کو عذاب
سے اور وہ ہلاکت ایک جماعت کی اُن میں سے تھی دن بدر کے یا متوفی کریں
ہم تیرے تئیں پہلے دیکھنے تیرے سے ساتھ اس کے کہ وہ حق ہے اور واقعی
ہووے گا یعنی اگر بدلہ لیویں ہم ان سے دنیا میں اور تو نہ دیکھے پس طرف
ہمارے ہے بازگشت ان کی اور تجھ کو آخرت میں دکھا دیں ہم عذاب اُن کا
پس اللہ پیچھے دیکھنے اُس کے سے گواہ ہے اوپر اُس چیز کے کہ وہ کرتے ہیں
اور لائق اس کے وہ جزا پا دیں گے
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ

Marfat.com

47 بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور خاص ہر گروہ کو امت گذری
ہوئی سے پیغمبر بھیجا تھا کہ ان کو طرف حق کے دعوت کرے پس جسوقت
آیا پاس ان کے پیغمبر ان کا جھٹلایا اس کو حکم کیا گیا درمیان پیغمبر کے اور
جھٹلاتے والوں کے ساتھ راستی کے یعنی پیغمبر نے نجات پائی اور
جھٹلانے والے ہلاک ہوئے اور سب وہ یعنی پیغمبر اور جھٹلانے والے
ستم کیے نہ جاویں یعنی ثواب پیغمبر کے سے کم نہ کریں اور عذاب جھٹلاتے
والوں کا زیادہ حق سے نہ فرمائیں۔ لائے ہیں کہ بعد اترنے اس آیت وَ
اِمَّا نُرِیَنَّکَ کے کافروں مکہ کے نے شتاب طلبی عذاب وعدہ کیے ہوئے
کی کی یہ آیت اتری

48 وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝
اور کہتے ہیں کافر از روئے ٹھٹھے کے کہ کب ہووے گا یہ وعدہ یعنی جزا
ساتھ ہمارے نہیں اترتی اگر ہو تم سچ کہنے والے وعدہ میں یہ خطاب
کافروں کا طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طرف ان مومنوں کے
ہے کہ اہل کفر کو عذاب سے ڈراتے تھے

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ
لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ ط اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً
49 وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مالک
نہیں ہوں میں واسطے ذات اپنی کے نقصان کو اور نہ فائدہ کو یعنی قدرت
نہیں رکھتا ہوں میں اوپر دفع ضرر کے اور لینے نفع کے واسطے اپنے مگر جو
کچھ چاہے اللہ پس کیونکر شتابی کروں میں واسطے تمہارے عذاب اترنے
میں خاص ہر گروہ کو ایک وقت ہے واسطے ہلاک ان کے کے جسوقت
آوے وقت عذاب ان کے کا دیر نہ کریں وقت اپنے سے ایک ساعت
اور سبقت نہ پکڑیں اوپر اس کے تہدید مشرکوں کی ہے یہ کہ ساعت
بساعت عذاب اللہ کا اوپر تمہارے اترے اور شامت جھٹلانے کی
تم کو پہنچے اور پیچھے اترنے عذاب کے اظہار حسرت اور شرمندگی کا
فائدہ نہ کرے ؎ تدبیر خود امروز کن اے خواجہ کہ فردا ✦ ہر چند کہ
فریاد کنی سود ندارد

وقف النبی علیہ السلام ربع ۵ ۱۰ ۱۳ د

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىکُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوْ نَهَارًا
50 مَّاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آیا دیکھا تم نے اور جانا تم نے یعنی خبر دو مجھ کو اگر آوے ساتھ
تمہارے عذاب اللہ کا کہ ساتھ اترنے اس کے کے شتابی کرتے ہو رات کو
یا دن کو البتہ پشیمان ہو تم شتابی اپنی سے پس جب حال اس طرح ہے
تو کس چیز کو شتابی کرتے ہیں عذاب سے یعنی کونسا عذاب مانگتے ہیں گنہگار
یعنی کافر اور حالانکہ سب طرح کا عذاب بڑا ہے تبیان میں لایا ہے کہ
جب یہ آیت اتری کافر کہنے لگے کہ یقین نہیں رکھتے ہم اور شتابی کرتے
ہیں ہم اگر ساتھ ہمارے اترے ساتھ اس کے ایمان لاویں ہم ۔ یہ آیت
آئی کہ

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ط آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ
بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ آیا پیچھے شتابی کے سے جسوقت واقع ہووے 51
عذاب ایمان لائیں ساتھ اس کے پس کہہ ساتھ ان کے آیا اب ایمان لاؤ تم
اور تحقیق کہ تھے تم از روئے ٹھٹھے کے ساتھ عذاب کے جلدی کرتے
تھے تم

ثُمَّ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ
هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ پس کہا جاوے 52
پیچھے اترنے عذاب کے سے خاص ان لوگوں کو کہ ظلم کیا انہوں نے اوپر اپنے
ساتھ شرک کے اور جھٹلانے کے کہ ایمان ناامیدی کا مقبول نہیں چکھو
تم عذاب ہمیشگی کا کہ غم اس کا ہمیشہ ہوئے آیا جزا دیے جاتے ہو تم یعنی
جزا نہیں دیتے تم کو مگر ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کہ تمام عمر کسب کرتے تم
کفر اور گناہ سے لائے ہیں حیی بن اخطب یہود مدینے کے سے پہلے
ہجرت حضرت پیغمبرؐ کے سے واسطے سوداگری کے کے گیا تھا جب بیچ
حرم کے پہنچا اور طنطنہ دعوت سید عالمؐ کا سنا بیچ مجلس شریف ان کی
کے آیا اور پیچھے سننے قرآن کے پوچھا کہ اے محمدؐ احقٌ انت ام ہازلٌ یہ دعوٰی
کہ کرتا ہے زور آوری ہے یا ہزل ہے اور یہ کلام کہ پڑھتا ہے تو راست ہے
یا بازی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی

وَیَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ط قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ط
وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝ع اور خبر پوچھتے ہیں تجھ سے بیچ مقدمہ
قرآن کے اور دعوٰی کرنے نبوت کے آیا حق اور راست ہے یہ اور کہا ہے
ٹھٹھا کرنے والے وعدے اور بعثت سے یا قرآن سے پوچھتے ہیں کہ

Marfat.com

حق ہے یا نہیں جواب میں کہہ تو اے محمدؐ ہاں یہ حق پروردگار میرے
کے تحقیق کہ دعویٰ میرا یا قرآن یا البعث یا عذاب وعدہ کیا گیا راست
ہے اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے خاص اللہ کو عذاب کرنے سے یعنی
عجز ساتھ قدرت اُس کی کے راہ نہ پاوے اور تم عذاب اس کا اپنے
سے باز نہ رکھ سکو گے

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ
بِهٖ ؕ اور اگر ہووے خاص ہر نفس کو کہ ستم کیا ہے اس نے اوپر
اپنے ساتھ کفر کے یعنی اگر ایک کافر کو ہووے جو کچھ بیچ زمین کے
ہے مال اور متاع سے البتہ بدلہ دیوے ساتھ اس کے کہ رکھتا ہے
تو اپنے تئیں عذاب سے بچاوے

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور ڈھانکے پشیمانی اپنی کو دوستاروں
اور تابعوں اپنے سے کہ مبادا ان سے سرزنش اور ملامت سنیں یا یہ
کہ حیران ہوویں ہول عذاب کے سے اور اوپر بولنے کے قادر نہ
ہوویں اور تاج التفاسیر میں لایا ہے کہ پاویں غم حسرت اور
ندامت کو بیچ دلوں اپنے کے اور کہا ہے اسرار معنی اظہار کے ہے
اور اس کو لغات متضادہ یعنی برعکس کہتے ہیں مضمون اس کا یہ کر
مشرک اظہار پشیمانی کا کریں اعمال اپنے سے

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ
٥٤ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ جس وقت دیکھیں عذاب کو اور حکم کیا جاوے
درمیان مومنوں اور کافروں کے یا سرداروں اور تابعوں کے یا ظالموں
اور مظلوموں کے ساتھ عدل اور راستی کے اور وہ ستم نہ کیے جائیں
ساتھ نقصان ثواب کے اور زیادہ کرنے عذاب کے

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ
٥٥ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ جانو
تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے
پس ساتھ ہدیہ کافر کے احتیاج نہیں رکھتا اور اوپر دینے ثواب اور
عذاب کے قادر ہے جانو تم وہ کہ وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عذاب کے
سچ ہے اس میں خلاف ممکن نہیں لیکن بہت ظالم اور کافر نہیں جانتے
ہیں اس واسطے کہ ساتھ دنیا کے مغرور ہیں عقبیٰ سے دور ہیں

٥٦ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وہ اللہ ہے
کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اُسی کے پھیرے جاویں گے ساتھ مرنے
کے یا ساتھ بعث کے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
٥٧ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝
اے آدمیو! تحقیق کہ آئی ساتھ تمہارے نصیحت پروردگار تمہارے کی
طرف سے اور شفا اور دوا خاص اُس چیز کو کہ بیچ دلوں کے ہے
بیماریوں سے جہالت کی اور راہ دکھلانے والی طرف حق کے اور مہربانی
اور بخشش واسطے مومنوں کے یعنی قرآن کہ اُترا ہے واسطے لوگوں کے
ایک کتاب ہے جامع کہ سب چیزیں اُس میں جمع ہیں کہ نصیحتیں اس کی
ساتھ نیک عملوں کے ترغیب کرتی ہیں اور بُرا ہونے سے نفرت دیتی
ہیں مشتمل اوپر حکمت عملی کے ہیں اور معنیٰ اس کے مرضوں اور شکوں
عقائد بُرے کے سے چھڑاتے ہیں ملے ہوئے ہیں اوپر حکمت نظری کے
اور البتہ ایسے کلام عین ہدایت اور محض رحمت چاہیئے ہونا

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ کہہ تو کہ خوشی کرو تم ساتھ
فضل اللہ کے کہ قرآن ہے اور ساتھ رحمت اس کی کے کہ دین اسلام
ہے اور کہا ہے کہ فضل قرآن ہے اور رحمت وہ کہ ہم کو اہل اس کے سے
کیا یا فضل قرآن ہے اور رحمت ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت ہے اور حقائق سلمی رحمۃ
اللہ علیہ میں لایا ہے کہ فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق دریافت اس
کے کی عین المعانی میں لایا ہے کہ فضل نعمت ظاہری ہے اور رحمت
نعمت باطنی ہے یا فضل داخل ہونا بہشت کا اور رحمت نجات آتش
دوزخ سے کشف الاسرار میں لایا ہے کہ از روئے اشارت کے
کہتا ہے بندہ ساتھ فضل اور رحمت میری کے اعتماد کرے نہ اوپر طاعت
اور خدمت کے کہ اعتماد نہیں ہے سوائے فضل میرے کے اور
آرام نہیں ہے سوائے رحمت میری کے ہر کسی کو پونجی ہے اور پونجی
مومنوں کی فضل میرا ہے اور ہر کسی کو خزانہ ہے اور خزانہ مومنوں کا رحمت
میری ہے اور بعضے اوپر اس کے ہیں کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ ساتھ فضل
اور رحمت میری کے اُتری نصیحت اور شفاء

Marfat.com

۵۸ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ پس
ساتھ اس کے کہ اتری چاہیئے کہ خوش ہوویں واسطے اُس کے کہ وہ بہتر
ہے اس سے کہ جمع کرتے ہیں مال اور دولت دُنیا کی سے زوال پانے والا
اور فنا ہونے والا ہے
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ کہہ تو خاص مشرکوں
عرب کے کو کہ خبر دو مجھ کو اس چیز سے کہ بھیجی ہے اللہ نے واسطے
تمہارے روزی سے یعنی حیوان چارپائے کہ کھانا ان کا حلال ہے پس
تم نے بنایا اور نام رکھا اُسی روزی سے حرام اور حلال یعنی بعضے کو اُن
میں سے بعضوں نے کہا ہے کہ اوپر ایک جماعت کے حرام ہے اور
اوپر ایک جماعت کے حلال مانند لہو بحیرہ اور سائبہ کے اور بعضوں نے کہا
کہ اوپر ایک گروہ کے حرام ہے اور اوپر ایک گروہ کے حلال ما فی بطون
ہذہ الانعام خالصۃ لذکورنا ومحرم علی ازواجنا معنی اس کے یہ ہیں کہ جو
چیز بیچ پیٹ اُن چارپایوں کے ہے حلال ہے اوپر مردوں ہمارے
کے اور حرام ہے اوپر جوروں ہماری کے یہ قول مشرکوں کا ہے
۵۹ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ جواب
کہہ تو آیا اللہ نے رخصت دی ہے خاص تم کو یا اوپر اللہ کے افترا
کرتے ہو تم
وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
۶۰ ع ۷ ۱۱ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور کیا ہے گمان اُن لوگوں کا کہ باندھتے ہیں اوپر
اللہ کے جھوٹ کو بیچ حلال کرنے حرام کے اور حرام کرنے حلال کے یعنی
کیا گمان رکھتے ہیں کہ خدا ساتھ اُن کے کیا کرے گا دن قیامت کے کہ دن
بدلہ لینے کا ہے تحقیق کہ اللہ البتہ صاحب رحمت کا ہے اوپر آدمیوں کے
یعنی ساتھ اُتارنے کتاب کے اوپر ان کے اور بھیجنے پیغمبروں کے ساتھ
اُن کے ولیکن بہت ان کے شکر نہیں کرتے اس نعمت ہماری کا
وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا
تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ
فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
۶۱ مُّبِيْنٍ ۝ اور نہ ہووے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ کسی کام کے
کاموں اپنے سے اور نہ پڑھے تو اس چیز سے کہ بھیجا ہے اللہ نے قرآن سے
اور نہ کرو تم اے آدمیو کوئی کاموں سے مگر وہ کہ ہیں ہم اوپر تمہارے
گواہ اور نگہبان اُس وقت کہ فکر کرتے ہو تم بیچ اس کام کے اور پوشیدہ
نہیں ہوتا علم پروردگار تیرے سے برابر مورچے چھوٹے کے بیچ زمین
کے اور نہ بیچ آسمان کے اور نہیں ہے چھوٹا بہت اُس ذرہ سے اور نہ
بڑا زیادہ اُس سے مگر وہ کہ لکھا ہوا ہے بیچ کتاب روشن کے یعنی لوح محفوظ
کے۔ حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ کوئی قول اور فعل اوپر حق تعالیٰ کے
پوشیدہ نہیں ہے اور ساتھ بدلہ اُس قول اور فعل کے حکم فرماوے گا
پس بیچ مضمون اس کلام کے وعدہ مومنوں کو ہووے ساتھ کمال ثواب
کے اور وعدہ کافروں کو ہووے ساتھ کمال عذاب کے مجازات اہل ایمان
کے سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے
۶۲ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
جانو تم تحقیق کہ دوست اللہ کے کچھ ڈر نہیں اوپر ان کے پہنچنے مکروہات
کے سے اور نہیں ہیں وہ کہ غمگین ہوویں فوت ہونے مطالب اور مقاصد
کے سے عیون المعانی میں فرمایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ گروہ
ہیں کہ صورت ان کی سبب یاد کرنے اللہ کا ہوئے اور بحر الحقائق
میں لایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ لوگ ہیں کہ دشمن اپنے نفس کے
ہیں اور کشف الاسرار میں صفت اولیاء اللہ کی اور اس وجہ
کے کرتا ہے کہ طرح شریعت کے اور دلیل حقیقت کے ہیں کہ ظاہر ان
کا ساتھ شریعت کے آراستہ ہے اور باطن ان کا ساتھ نور فقر
کے روشن منور اور کہا ہے اولیاء اللہ یعنی دوست خدا کے وہ
جماعت ہیں کہ دوستی آپس میں واسطے اللہ کے کریں اور ان لوگوں
کو خوف نہیں ہے اور غمگین نہ ہوویں ہولوں سے دن قیامت کے
اور نزدیک بعضوں کے اولیاء اللہ پرہیزگار ہیں ساتھ اس دلیل کے
کہ حق تعالیٰ صفت ان کی میں فرماتا ہے
۶۳ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں کہ

Marfat.com

ایمان لائے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہے نزدیک اللہ کے سے اور
ہیں کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے خاص
ان کو خوشخبری ہے بیچ زندگی دنیا کے یعنی بشارت کہ اوپر زبان پیغمبرؐ
کے گذری ہے اُن کے حق میں اور ساتھ قول ایک جماعت کے خواب
نیک ہے کہ مومن دیکھے یا واسطے مومن کے دیکھیں اُس کو مبشرات
کہتے ہیں یا بشارت فرشتوں کی خاص ان کو بیچ وقت جانکنی کے اور
تبیان میں کہتا ہے کہ بُشریٰ وہ ہے کہ مومن جگہ اپنی بہشت میں
دیکھے آگے مرنے اور **مدارک** میں لایا ہے کہ بشریٰ محبت لوگوں
کی ہے ساتھ ان کے اور نام نیک واللہ اعلم اور خاص ان کو خوشخبری
ہے بیچ آخرت کے اور سلام فرشتوں کا ہووے اوپر ان کے سلمیٰ
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بشارت دنیا وعدہ لقاء کا یعنی دیدار کا
ہے اور مژدہ آخرت کا بیچ ہونا اُس وعدے کا ہے حضرت شیخ الاسلام
قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ولی کو دو بشارتیں ہیں دُنیا میں شناخت
اور عقبیٰ میں نواخت بیچ اِس جہان کے مجاہدہ یعنی سعی اور اُس جہان
میں مشاہدہ یعنی دیکھنا نور کا اِس جگہ صفا اور وفا اُس جگہ رضا اور
لقا رسے از نعمت ایں جہاں ثنائے تو بس ست ٭ وز دولت
آں جہاں لقائے تو بس ست ٭

۶۴ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
نہیں بدل کرنا خاص باتوں اللہ کی کو یعنی وعدہ اُس کا جھوٹا نہیں ہے
وہ بشارت کہ وعدہ کیا ساتھ اُس کے وہ ہے چھٹکارا بڑا کہ فہم کسی کا
نہ پاوے اور عقل کسی عقلمند کی ساتھ کنہ اس کی کے نہ پہنچے
وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ
۶۵ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور چاہیے کہ غمگین نہ کریں تجھ کو اے محمدؐ باتیں
کافروں کی بیچ شرک کرنے اللہ کے اور جھٹلانے نبوّت کے اور
مشورت اوپر قتل تیرے کے یا باتیں بیچ ذلّت تیری کے کہتے ہیں
تحقیق کہ غلبہ سب خاص اللہ کو ہے اور وہ تجھ کو غالب کرے گا اور
تجھ کو مدد دیوے گا وہ ہے سُننے والا خاص قول ان کے کو جو کچھ
جد سے اور ہزل سے کہتے ہیں جاننے والا ساتھ احوال ان کے کے
بیچ قصد اور نیت کے کہ رکھتے ہیں لائق اُسکے کہ ان کو جزا دیوے گا

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا
يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ
يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ جانو تم کہ تحقیق ۶۶
خاص اللہ کو ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے ہے فرشتوں سے اور جو کوئی
بیچ زمین کے ہے جن اور آدمیوں سے اور جو یہ بزرگ تر ممکنات کے ہیں
اُس سے ہو ویں بیچ تابعداری اور بندگی کے پس کسی کو ان میں سے نہ پہنچے
کہ دعوای خدائی کا کرے پس جسوقت صاحب عقلوں کو صلاحیت شرک
کی بیچ ربوبیت کے نہ ہووے بیجانوں کو یعنی بُتوں کو شریک خدا کا کرنا
نہایت جہالت اور گمراہی ہوئے اور کس چیز کی متابعت کرتے ہیں وہ لوگ
کہ دعوت کرتے ہیں اور پوجتے ہیں سوائے اللہ کے شریکوں کو یا متابعت
نہیں کرتے ہیں وہ لوگ کہ سوائے اللہ کے پُوجتے ہیں اُن کو کہ شریک کہتے
ہیں اوپر حقیقت کے اسواسطے کہ شریک بیچ ربوبیت کے محال ہے بلکہ
پیروی نہیں کرتے ہیں بیچ عبادت شریکوں کے مگر گمان کے تئیں یعنی ساتھ
بتوں کے گمان شرکت حق کا لے گئے ہیں اور نہیں ہے وہ مگر وہ کہ
دروغ کہتے ہیں بیچ نسبت اُس شرکت کے اور بعد منع کرنے شرکت کے
خبردار کرتا ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت کے جیسے کہ کہتا ہے
هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وہ ذات پاک ایسا ہے کہ ۶۷
ساتھ قدرت کامل کے بنایا واسطے تمہارے رات کو سیاہ تو آرام کرو بیچ
اس کے اور محنت دن کی سے آرام پاؤ اور بنایا دن کو روشن تو ساتھ سرانجام
کاموں اپنے کے قیام کرو تحقیق کہ بیچ پیدا کرنے دن اور رات کے اور
روشنی اور اندھیری اُن کی کے البتہ نشانیاں ہیں اوپر وحدانیت بنانے
والے کے واسطے اس گروہ کے کہ سُنیں قرآن کو ساتھ کانوں ہوش کے
اور بیچ اس کے فکر اور تدبیر کریں
قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِىُّ ؕ کہتے ہیں
ایک جماعت بنی مدلج سے کہ پکڑا ہے اللہ نے بیٹا یعنی فرشتوں کو فرزندی میں
پکڑا پاک ہے اللہ تعالیٰ پکڑنے بیٹے کے سے وہ بے نیاز ہے پکڑنے بیٹے
کے سے اسواسطے کہ خواہش بیٹے کی ضعیف کرے تو ساتھ اس کے
قوّت پکڑے یا فقیر تو ساتھ مدد اس کی کے روزگار کرے یا ذلیل تو ساتھ

Marfat.com

سبب فرزندگی کے عزت پاوے اور غرض ان سب سے علامت احتیاج کی ہے پس جو کوئی کہ غنی مطلق ہوئے البتہ پکڑنا بیٹے کا اس کو سزاوار نہ ہووے مفصل تفسیر حسینی سے دریافت کرو

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ
٦٨ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
خاص اس کو ہے از روئے مالکیت کے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے علویات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے سفلیات سے نہیں ہے نزدیک تمہارے اے مشرکو کوئی حجت اور دلیل ساتھ اس کے کہ اللہ نے پکڑا ہے بیٹا۔ آیا کہتے ہو اوپر اللہ کے ساتھ جھوٹ کے اور افترا کے جو چیز کہ نہیں جانتے ہو تم

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا
٦٩ يُفْلِحُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمدؐ کہ تحقیق وہ لوگ افترا کرتے ہیں اور باندھتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ کو یعنی تہمت بیٹے کی دیتے ہیں اور شریک مقرر کرتے ہیں ساتھ اس کے چھٹکارا نہ پاویں یعنی ایک دم دوزخ سے نہ چھوٹیں اور بہشت میں نہ پہنچیں

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ
٧٠ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ خاص ان کو ہے فائدہ مندی تھوڑی بیچ دنیا کے یعنی تھوڑی فرصت رکھتے ہیں اور سہل چھوڑ دیویں پس طرف ہمارے ہووے بازگشت ان کی پس چکھاویں ہم ان کو عذاب سخت ہمیشہ نہ دور ہونے والا سبب اس کے کہ ساتھ کتاب اور پیغمبر ہمارے کے کفر کرنے والے ہوتے تھے

الربع ع ۱۲

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ
كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ اور پڑھ تو اوپر ان کے اے محمدؐ یعنی اوپر قوم اپنی کے اہل مکہ سے خبر نوح علیہ السلام کی یاد کر کہ جس وقت کہا خاص قوم اپنی کو یعنی ان لوگوں کو کہ مشرک تھے کہ اے قوم میری اگر ہے کہ بھاری ہوا اوپر تمہارے قیام میرا ساتھ بلانے آیتوں کلام ربانی کے سا روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس برس تک قوم اپنی کو طرف خدا کے دعوت کی اور آزار اور ایذا ان کی پر تحمل کیا جب جفا قوم کی نہایت کو پہنچی کہا اے قوم میری اگر شاق گذرتا ہے اوپر تمہارے رہنا میرا

وقف لازم

وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا
اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ
٧١ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اور نصیحت میری تم کو ساتھ آیتوں اللہ کے ساتھ آیتوں روشن کے اوپر وحدانیت خدا کے اور ہیچ نہ جان کر مجھ کو آزردہ کرتے ہو پس اوپر خدا کے توکل کیا میں نے بیچ دور ہونے مکر تمہارے کے اور فتح پانے اپنے کے اوپر دشمنوں کے پس جمع کرو تم اور حکم کرو تم کام اپنے کو یعنی قصد کرو تم اوپر اس کے یا جمع کرو تم صاحبوں حکم کے کو مراد سردار قوم کے ہیں اور بلاؤ تم اپنے شریکوں کو یعنی ان کو کہ ساتھ گمان اپنے کے شریک خدا کا جانتے ہو حاصل کلام کا یہ کہ تم بھی ساتھ قصد میرے کے اتفاق کرو پس چاہیئے کہ نہ ہو کام تمہارا بیچ قصد میرے کے اوپر تمہارے پوشیدہ یعنی ظاہر کے ساتھ متوجہ میرے ہو تم پس ادا کرو تم جو کچھ چاہو تم طرف میرے یعنی کرو تم مکر دل سے جو کچھ ارادہ تمہارا ہے اور مجھ کو فرصت نہ دو تم تا چھٹکارا پاؤں تم مشقت مقام کے سے اور محنت کلام میرے کے سے یہ باتیں دلیل ہیں اوپر اس کے کہ نوح علیہ السلام بیچ مقام توکل کے ثابت تھے اور مضبوطی تمام ساتھ نصرت اللہ کی کے رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ امت ان کی اوپر اس معنی کے کھوج لے جا کر قدم بیچ راہ متابعت کے رکھیں ان کے تئیں جو خذلان ابدی نے گھیرا ہوا تھا بات کی سے منہ پھیرا اور انہوں نے فرمایا

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
٧٢ عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ پس اگر منہ پھیرا تم نے اور قبول کرنے بات میری کے سے اعراض کیا تم نے پس نہیں چاہتا تھا میں تم سے اوپر ادا کرنے رسالت اپنی کے اجورہ کہ ساتھ اعراض تمہارے کے مجھ سے جاتا رہا نہیں ہے اجورہ میرا اوپر ادا کرنے دعوت کے مگر اوپر اللہ کے اور وہ مجھ کو اوپر اس کے ثواب دیوے گا خواہ تم ایمان لاؤ خواہ اعراض کرو اور حکم کیا گیا ہوں میں ساتھ اس کے کہ ہوں میں مسلمانوں سے خاص حکم اللہ کے کو پس خلاف حکم اس کے

Marfat.com

کا نہ کروں میں اور اجرہ رسالت اپنی کا اس سے ڈھونڈھوں میں
فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ
خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
۷۳ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ٥ پس جھوٹ جانا قوم نے نوح علیہ السلام کو
پس نجات دی ہم نے نوحؑ کو غرق ہونے سے اور ان لوگوں کو کہ ساتھ
اس کے تھے بیچ کشتی کے اور کشتی والے ساتھ قول صحیح کے اسّی مومن
تھے مرد و عورت اور کیا ہم نے اہل کشتی کو رہنے والے پیچھے ہلاک ہو
جاؤں سے اور غرق کیا ہم نے بیچ طوفان کے ان لوگوں کو کہ جھوٹا
جانا آیتوں ہماری کو کہ ساتھ نوحؑ کے تھیں یعنی معجزے اس کے پس
دیکھ تو اے دیکھنے والے ساتھ نظر عبرت کے کہ کیونکر ہوئی عاقبت
ڈرائے ہوؤں کی یعنی مشرکوں کی قوم نوحؑ کی سے بیچ اس آیت کے
تسلی آنحضرت صلعم کی ہے اور ڈرانا کفار نابکار کا
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ
۷۴ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ٥ پس اٹھایا ہم نے پیچھے نوح علیہ
السلام کے پیغمبروں کو طرف قوم اُن کی کے یعنی ہر ایک کو ساتھ قوم اس
کی کے ہود کو ساتھ قوم عاد کے اور صالح کو طرف قوم ثمود کے اور
ابراہیمؑ کو طرف قوم بابل کے اور شعیبؑ کو طرف اصحاب ایکہ اور اہل
مدین کے پس آئے پیغمبر طرف اُمتوں اپنی کے ساتھ معجزوں روشن
کے پس نہ تھیں امتیں اُن پیغمبروں کی کہ ایمان لاویں ساتھ اُن پیغمبروں
کے کہ پہنچے تھے طرف اُن کے بہ سبب اس کے کہ جھوٹ جانا تھا
یعنی ایمان نہ لائے تھے ساتھ اس کے آگے بعثت پیغمبروں کے
سے یعنی جھٹلانا حق کا عادت کی تھی پہلے بعثت کے سے اور بعد
بعثت کے بھی اوپر اسی وتیرے کے سلوک کرتے تھے مانند اس کے
وہ مہر کہ اوپر دلوں امتوں گذری ہوئی کے رکھی تھی ہم نے مہر رکھتے
ہیں ہم اوپر دلوں حد سے گذرنے والوں کے یعنی مکذبوں قریش
کے

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ٥ پس اٹھایا ہم نے پیچھے ان پیغمبروں کے موسٰی ابن عمران ۷۵
اور بھائی اس کے ہارون کو طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کے
کہ فرعون اس زمانہ کا تھا اور اشراف قوم اس کی ساتھ آیتوں ہماری کے
یعنی معجزوں روشن کے جیسے عصا اور ید بیضا پس تکبر کیا قبول کرنے
اس کے سے اور متابعت نہ کی اور تھے وہ گروہ گنہگار
فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ٥ پس جس وقت کہ آیا ساتھ ان کے سخن راست اور درست ۷۶
نزدیک ہمارے سے یعنی موسٰی علیہ السلام اوپر ان کے آیا اور سخن
حق اوپر ان کے القا کیا اور معجزہ ساتھ ان کے دکھلایا کہا انہوں نے
زیادتی عناد کی سے کہ تحقیق یہ جو لایا ہے تو اور معجزہ نام کیا ہے تو نے
البتہ جادو ہے ظاہر
قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ
وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ٥ کہا موسٰی نے کہنے والوں اُس قوم کے ۷۷
کو آیا کہتے ہو تم سخن راست اور معجزے روشن کو اس وقت کہ ساتھ تمہارے
آیا کیا یہ جادو ہے یہ کہ تم کو دکھایا میں نے یعنی جادو نہیں ہے اور چھٹکارا
نہ پاویں اور مراد کو نہ پہنچیں جادوگر
قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَ
تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا
بِمُؤْمِنِيْنَ ٥ کہا اشرافوں قوم فرعون کی نے موسٰی علیہ السلام کو آیا ۷۸
آیا ہے تو پاس ہمارے تو پھیرے تو ہم کو اس چیز سے کہ پایا ہے ہم نے
اوپر اس چیز کے باپ دادے اپنے کو مراد عبادت فرعون کی ہے
یعنی آیا ہے تو ہم کو پرستش فرعون کی سے باز رکھے تو اور ہووے
خاص دونوں بھائیوں کو بادشاہت بیچ زمین مصر کے اور نہیں ہیں
ہم خاص تم دونوں کو ایمان لانے والے اور سچ جاننے والے
وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ٥ اور کہا ۷۹
فرعون نے ایک جماعت کو نوکروں اپنے سے کہ لاؤ تم میرے پاس
ہر جادوگر دانا بیچ فن اپنے کے تا مقابلہ کرے ساتھ موسٰیؑ کے
پس جادوگروں کو جمع کیا جیسے سورۂ اعراف میں مذکور ہوا اور ساتھ
وعدوں تمام کے مضبوط کر کر وعدے کے دن بیچ میدان کے لائے

Marfat.com

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ
مُّلْقُوْنَ ۞ پس جسوقت کہ آئے جادوگر مقابلے موسٰی علیہ السلام کے کہا ۸۰
خاص ان کو موسٰی علیہ السلام نے کہ ڈالو تم وہ چیز کہ ڈالنے والے ہو تم
خاص اس کو رسیوں سے اور لکڑیوں سے

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۞ ۸۱
پس جسوقت ڈالا جادوگروں نے رسیوں اور لکڑیوں اپنی کو اور بسبب گرمی ہوا کے حرکت میں آئیں اور آنکھوں میں آدمیوں کے سانپ دکھلائی دیں کہا موسٰی علیہ السلام نے جو کچھ کہ لائے ہو تم وہ جادو ہے نہ جو کچھ کہ لایا ہوں میں اور لوگ فرعون کے جادو کہتے ہیں اس کو تحقیق اللہ قریب ہے کہ تباہ کرے جادو تمہارے کو اور ناچیز کرے تحقیق کہ اللہ نیک نہیں کرتا ہے کام تباہ کاروں کے

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۞ ۸۲ - ع ۱۲
اور ثابت کرے اللہ اور آگے سے لے جاوے حق کو یعنی جو کچھ کہ میں لایا ہوں ساتھ باتوں اپنی کے یعنی ساتھ حکم اور خواہش اپنی کے یا ساتھ وعدۂ نصرت اور غلبہ کے کہ ساتھ میرے کیا ہے اور اگرچہ مکروہ رکھیں کافر اور دشوار آوے اوپر ان کے یعنی اللہ تعالیٰ ساتھ وعدۂ نصرت کے وفا کرے دوستوں کو اور مکروہ جاننے دشمن کے سے خطرہ نہیں رکھتا اور مثنوی میں ساتھ اس معنی کے اشارہ ہے سہ
حق تعالیٰ از غم و خشم خصام ٭ کے گزارد اولیا او رعزام ٭ مہ نشاند نور و سگ دعوٰے کند ٭ سگ ز نور ماہ کے مرتع کند ٭ خس خسانہ میرود بر روئے آب ٭ آب صافی میرود بے اضطراب ٭ مصطفٰے مہ می شگافد نیم شب ٭ ژاژ میخاید زکینہ بولہب ٭ آں مسیحا مردہ زندہ می کند ٭ آں جہود از خشم سبلت می کند ٭

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى
خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ
فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۞ ۸۳
پس ایمان نہ لائے ساتھ موسٰی علیہ السلام مگر بیٹے قوم موسٰی علیہ السلام کے سے اور وہ اس طرح ہے کہ جب موسٰی علیہ السلام مدین سے پیچ مصر کے آئے بنی اسرائیل کو طرف خدا کے دعوت کی بوڑھے اور بزرگوں نے دعوت نہ قبول کی اور بعضے ساتھ ان کے ایمان لائے باوجود ترس کے فرعون سے اور ترس گروہ اپنے کے یعنی باپ اور سرداروں قوم کے سے مراد وہ ہے کہ جماعت ایک ایمان لائی ساتھ موسٰیؑ کے باوجودیکہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے لوگوں سے یہ کہ عذاب کرے فرعون انکو یا رجوع کریں باپ اُن کے طرف فرعون کے تو پھیرے اُن کو طرف کفر کے اور تحقیق کہ فرعون تکبر کرنے والا اور طاغی تھا بیچ زمین مصر کے اور غالب اوپر اہل اس کے کے اور تحقیق کہ وہ تھا حد سے لے جانے والا بیچ تجبر اور سرکشی کے اس حد تک کہ دعوٰی خدائی کا کیا اور بنی اسرائیل کو بیچ بندگی کے پکڑا

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
۸۴ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۞ اور کہا موسٰی علیہ
السلام نے خاص اُن مومنوں کو جس وقت آثار خوف کا دیکھا کہ اے گروہ میرے اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اللہ کے اور جانا ہے تم نے کہ پہچانا نفع کا اور دور کرنا ضرر کا اختیار اس کے ہاتھ ہے پس اوپر اس کے توکل کرو اور کام اپنے ساتھ اس کے چھوڑو اگر ہو تم مسلمان اور جب موسٰی علیہ السلام نے اُن کو ساتھ توکل کے فرمایا

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
۸۵ لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۞ پس کہا انہوں نے اوپر اللہ کے توکل کیا ہم نے
اور اوپر لطف اس کے کے مضبوط ہوئے ہم اور چونکہ دعا توکل کرنے والوں کے نزدیک قبول ہونے کی ہے دعا شروع کی اور کہا اے پروردگار ہمارے نہ کر ہم کو جگہ عذاب کی واسطے ستمگاروں کے یعنی اُن کو اوپر ہمارے غالب نہ کر تو ساتھ ہاتھ ان کے کے عذاب پانے والے ۔۔۔ نہ ہوویں ہم

۸۶ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞ اور
نجات دے ہم کو ساتھ مہربانی کے اور بخشش اپنی کے گروہ کافروں کے سے یعنی قصد اور مکر ان کے سے یا ملاقات ان کی سے ۔ لائے

Marfat.com

ہیں کہ بعد ایمان لانے اُس قوم کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے
اور مشغول ہوئے ساتھ بندگی اللہ تعالیٰ کے فرعون نے کہا کہ
مسجدیں کہ محلوں اور رستوں میں بنی ہوئی ہیں ویران کریں اور ان
کو ادائے نماز سے منع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا
کہ بیچ گھروں کے جگہ عبادت کی مقرر کریں کہ کافر اوپر عبادت ان
کی کے خبردار نہ ہوویں جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا
بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے اور ۸۷
بھائی اس کے کے یہ کہ پکڑو جگہ تم بازگشت کی واسطے قوم اپنی
کے بیچ شہر مصر کے کہ رجوع کریں ساتھ اس کے واسطے بندگی
اللہ کے اور حکم کیا ہم نے کہ بناؤ تم دونوں بھائی اور قوم تمہاری گھروں
اپنے کو کہ کی ہیں تم نے مسجدیں متوجہ قبلہ کی یعنی کعبہ کی موسیٰ علیہ
السلام طرف کعبہ کے نماز ادا کرتے تھے اور قائم رکھو نماز کو بیچ
اُن مقاموں کے اور خوشخبری دے اے موسیٰ مومنوں کو ساتھ
نجات دنیا کے اور درجوں عقبیٰ کے
وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ
زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
سَبِيْلِكَ ۚ اور کہا موسیٰ نے بیچ دعا اپنی کے اے پروردگار
ہمارے تحقیق کہ دی تو نے فرعون اور گروہ اس کے کو وہ چیز کہ
ساتھ اس کے آرائش کریں لباس اور زیور اور اسباب گھر کے
سے بیچ زندگانی دنیا کے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا
ہے کہ فسطاط مصر کے سے حبشہ کی زمین تک وہ پہاڑ کہ بیچ ان کے
معدن سونے اور روپے اور جواہرات کے تھے سب ساتھ فرعون
کے تعلق رکھتے تھے اور حکم اس کا ان سب مکانوں میں جاری تھا
ساتھ اس سبب کے کہ مال بہت قبطیوں کے تصرف میں آیا تھا
اور سب مالدار ہو گئے تھے اور وہ مال سبب گمراہی ان کی کا ہوا۔
پس موسیٰ علیہ السلام نے بیچ دعا اپنی کے کہا اے پروردگار
ہمارے فرعون اور قوم اس کی کو زینت اور مال دیا ہے تو نے
دوسری بار واسطے عاجزی کے بیچ زاری کے تکرار کی کہ اے پروردگار
ہمارے ان کو یہ جو کچھ دیا ہے تو گمراہ کریں بندوں تیرے کو راہ عبادت
کی سے اور ساتھ عبادت فرعون کے بُلاویں آدمیوں کو
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ اے پروردگار ۸۸
ہمارے محو کر مال اُن کے یعنی صورت اس مال کی محو کر اور بدل کر ساتھ
اور چیز کے۔ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ دینار اور درہم
ان کے سب پتھر ہوئے اور نقش اُسی طرح رہے اور سدی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال ان کا نقد سے اور طعام سے اور درخت اور
ثمر سب پتھر ہو گئے۔ یہ بھی اُن نو معجزوں میں سے ایک معجزہ موسیٰ
علیہ السلام کا تھا اور دُعا کی اور سخت پکڑ اوپر دلوں ان کے کے یعنی
مہر رکھ اوپر ان کے تو سخت دل ہوویں پس ایمان نہ لاویں موسیٰ نے
ساتھ وحی کے معلوم کیا تھا کہ وہ ایمان نہ لاویں گے ناچار دُعا مانگی
کہ دل اُن کے سخت کر تو ساتھ ایمان کے کھلنے والے نہ ہوئیں۔ اور
ایمان نہ لاویں جب تک کہ دیکھیں عذاب دکھ دینے والے کو کہ غرق
ہونا ہے دریائے قلزم میں
قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ
سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ کہا اللہ نے تحقیق قبول ہوئی دعا ۸۹
تم دونوں بھائیوں کی۔ لاتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام دُعا کرتے تھے اور
ہارون آمین کہتے تھے اور آمین کہنے والا دعا میں شریک ہے اس واسطے
کہا کہ دُعا دونوں کی قبول ہوئی پس ثابت رہو تم اوپر دعوت کے اور
شتابی نہ کرو تم کہ طلب کیا گیا تمہارا بیچ وقت اپنے کے ظہور میں آئے
گا کہتے ہیں کہ بعد چالیس برس کے اثر دُعا کا ظاہر ہوا اور پیروی نہ
کرو تم بیچ شتابی کے راہ ان لوگوں کی کمال نادانی سے نہیں جانتے
ہیں کہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوتا ہے بیچ وقت اپنے کے اور جب
وقت عذاب اس قوم کا پہنچا وحی آئی طرف موسیٰ علیہ السلام کے کہ ساتھ
قوم اپنی کے مصر سے باہر جا قبطیوں کو وقت عذاب کا آیا موسیٰ علیہ
السلام ساتھ جماعت بنی اسرائیل کے متوجہ شام کے ہوئے اور اوپر
کنارے دریائے قلزم کے پہنچے فرعون ساتھ لشکر کے پیچھے سے

Marfat.com

پہنچا ساتھ دعا موسیٰ علیہ السلام کے دریا پھٹ گیا اور تفصیل اس
واقعہ کی سورۂ شعراء میں مذکور ہووے گی القصہ بنی اسرائیل سلامت
دریا سے گذرے جیسے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَجَاوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ
وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ
اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ
۹۰ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور پار اتارا ہم نے بیٹوں یعقوب کے
کو دریائے قلزم سے سلامت پس پیچھے سے ان کے آیا فرعون
اور لشکر اس کا واسطے ستم کرنے کے اوپر بنی اسرائیل کے اور واسطے
باہر لے جانے بیچ جفا ان کی کے پس جب دریا کے کنارے پر پہنچے
اور گھوڑا فرعون کا اوپر پایابوا دین کے کہ جبرئیلؑ سوار تھے بیچ دریا
کے آیا لشکریوں نے بھی متابعت کی اور سب نے اپنے تئیں دریا
کے ڈالا اور فرعون نہیں چاہتا تھا کہ دریا میں اترے لیکن گھوڑا اس
کا لیئے جاتا تھا جب تک کہ جس وقت پایا اس کو غرق ہونے نے
اور جانا کہ ہلاک ہوا اور کہا کہ ایمان لایا میں ساتھ اس کے کہ نہیں
ہے کوئی معبود لائق بندگی کے مگر وہ خدا کہ ساتھ دعوت موسیٰؑ کے
ایمان لائے ہیں بنی اسرائیل ساتھ اس کے اور ہیں مسلمانوں سے
ہوں۔ مدارک میں لایا ہے کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تکرار
کیا نہایت حرص سے کہ اوپر قبول ہونے کے رکھتا تھا اور بسبب
فوت ہونے وقت کے قبول نہ ہوئے کیونکہ بیچ وقت کے ایک
بار کفایت تھا اور پیچھے اس سے کہ فرعون نے یہ بات کہی حق تعالے
نے ساتھ جبرئیلؑ کے جواب میں اس کے فرمایا
۹۱ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝
آیا ایمان لاتا ہے تو اب کہ اختیار نہ رہا اور حالانکہ تو نے بے فرمانی
کی آگے اس سے اور حکم پیغمبر میرے کا نہ سنا تو نے اور تھا تو گمراہ
ہونے والوں اور گمراہ کرنے والوں سے مدارک میں اور
تبیان میں اور تفسیر وف میں لکھا ہے کہ ایک دن جبرئیل
علیہ السلام بیچ دیوان مظالم فرعون کے آئے اور فتویٰ اس صورت
کا دکھلایا کہ حکم امیر کا کیا ہے بیچ شان اس بندہ کے کہ نشوو نما

مال اور نعمت خواجہ اپنے کے سے پاوے اور ساتھ تربیت اس
کی کے سب بندوں سے ممتاز ہووے اور کفران نعمت کا کرے
اور دعویٰ خواجگی کا کرے اور حکم مالک اپنے کا نہ مانے فرعون نے
کنارے پر فتوے کے اپنے ہاتھ سے لکھا کہ کہتا ہے ابو العباس
ولید بن مصعب کہ سزا اس بندے کی کہ اوپر مالک اپنے کے بغیر مال
اور نعمت اس کی میں کافر ہووے وہ ہے کہ اس کو بیچ دریا کے
غرق کریں۔ جبرئیل علیہ السلام نے اس خط کو لے لیا اور اس جگہ کہ
فرعون بیچ گرداب فنا کے گرا اور اظہار ایمان اپنے کا کرتا تھا جبرئیل
علیہ السلام نے وہ خط اس کو دکھلایا کہ تیرے فتوے پر عمل کیا ہے
فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ پس آج کے دن نجات دیتے
ہیں ہم ساتھ بدن تیرے کے پانی سے یعنی سب قوم تیری بیچ قعر
دریا کے ہیں بدن تیرے کو اوپر روئے دریا کے لائیں ہم۔ لائے
ہیں کہ جب فرعون اور قوم اس کی غرق ہوئی بنی اسرائیل کو دغدغہ
ہوا کہ فرعون موا نہیں ہے اور دم بدم کشتیاں تیار کر کے لشکر
دریا سے اتارے گا اور پیچھے سے ہمارے آوے گا حق تعالیٰ فرعون
کو اوپر روئے دریا کے لایا ساتھ زرہ کے کہ پہنے ہوئے تھا۔ اور
لوگ اس کو پہچانتے تھے تو بنی اسرائیل نے فرعون کو مردہ دیکھ کر تسلی
پائی اور زاد المسیر میں لایا ہے کہ باقی ماندہ قوم فرعون کی کہ
مصر میں تھی غرق ہونے اس کے کو یقین نہ رکھتے تھے اور کہتے تھے
کہ فرعون بیچ جزیرے کے ساتھ شکار مرغ و ماہی کے مشغول ہے۔
اللہ تعالیٰ نے دریا کو وحی کی کہ فرعون کو اوپر کنارے کے ڈالے تو
مصر والے دیکھیں۔ پس دریا نے اس کو اوپر زمین بلند کے ڈالا ایسا
کہ سب لوگوں نے اس کو دیکھا اور اوپر ہر تقدیر کے تجھ کو دریا سے
نکالیں ہم
لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ تو ہووے واسطے اس
کسی کے کہ پیچھے آوے تیرے نشانی تو ساتھ تیرے عبرت پکڑے اور
جانے کہ بندہ دور ہے ملکیت سے بندہ کہ اپنے تئیں گرداب میں غرق
ہونے سے نہ بچاوے کیوں آواز انا ربکم الاعلیٰ کی یعنی میں ہوں پروردگار
تمہارا بلند اور برتر بیچ کان خلق کے پہنچاوے ۵ عاجزی کو اسیر خواب

Marfat.com

وخورست ؛ لاف قدرت زند چہ ہیچ است ؛ آنکہ در نفس خود
زبوں باشد ؛ صاحب اقتدار چوں باشد ؛
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝
اور تحقیق کہ بہت آدمیوں سے نشانیوں قدرت ہماری سے بے خبر
ہیں ان کو بیچ اس کے نہ فکر ہے اور نہ اس سے ڈر ہے
وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ
رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ
الْعِلْمُ ؕ اور تحقیق ہم نے جگہ دی بیٹوں یعقوبؑ کے کو بعد ہلاک
ہونے فرعون کے سے اور قوم اس کی سے جائے سزاوار اور شائستہ
اور وہ ولایت شام کی تھی پیچھے اس صدق کے اور رزق دیا ہم نے
ان کو یعنی بیچ یثرب کے جگہ دی اور خرمائے تر اور خشک روزی
دی ہم نے اوپر ان کے پاکیزہ چیزوں سے اور ساتھ قول بعضوں
کے اس جگہ مراد بنی اسرائیل سے یہود زمانہ پیغمبرؐ کے ہیں کہ ان کو
یثرب میں جگہ دی اور روزی دی خرمائے تر اور خشک سے۔ پس
اختلاف نہ کیا انہوں نے بیچ حکم دین اپنے کے یا بیچ شان محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُس وقت تک کہ آیا ساتھ ان کے علم توریت
کا اور احکام اس کے بیچ اُس کے اختلاف کیا ساتھ تاویل کے
اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ تحقیق کہ پروردگار تیرا حکم کرے درمیان ۹۳
ان کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے از روئے عناد کے یا
جہل کے بیچ اس چیز کے کہ اختلاف کرتے تھے حکم توریت کے سے
یا حکم پیغمبرؐ کے سے
فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ
الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ پس اگر ہے تو
بیچ شک کے اُس چیز سے کہ بھیجی ہے ہم نے طرف تیرے قصوں
اور احکاموں سے پس پوچھ تو ان لوگوں سے کہ پڑھتے ہیں کتاب کو
آگے تجھ سے یعنی اہل کتاب سے کہ یہ اُترا ہوا تحقیق ہے نزدیک ان
کے اور ثابت ہے بیچ کتاب اُن کی کے خطاب طرف آنحضرتؐ کے
ہے اور مراد امت ہے اور مراد المسیر میں لایا ہے کہ اِن معنی نافیہ
کے ہے یعنی تو بیچ شک کے نہیں ہے لیکن واسطے زیادتی بصیرت کے
سوال کر اہل کتاب سے کہ
لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْمُمْتَرِيْنَ ۝ لا تحقیق کہ آیا ساتھ تیرے بیان راست اور درست ۹۴ - ع ۹/۱۰/۱۴
پروردگار تیرے کی طرف سے پس نہ ہو تو شک لانے والوں سے۔
صحیح ترین قولوں کا وہ ہے کہ مانند ان مخاطبات کے ظاہراً خطاب
طرف پیغمبرؐ کے ہے لیکن مخاطب سوائے ان کے اور لوگ ہیں۔ اس
واسطے کہ ذات پاک آنحضرتؐ کی معصوم اور محفوظ ہے شک اور
شبہ سے بیچ اُس چیز کے کہ نازل ہوئی اور اسی قبیل سے یہ
خطاب دوسرا کہ
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور نہ ہو تو ان لوگوں سے کہ جھوٹ جانا انہوں ۹۵
نے خاص آیتوں اللہ کی کو کہ قرآن ہے پس ہووے تو اگر جھوٹ جانے
زیاں کرنے والوں سے
اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ۝ لا تحقیق کہ وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے اوپر ان کے ۹۶
قول پروردگار تیرے کا یعنی وہ قول کہ لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ
وہ ساتھ کفر کے مریں اور فرشتوں کو ساتھ اس قول کے خبر دی ہے
اور کہا ہے کلمہ یہ ہے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ یا ہؤلاء فی النار ولا ابالی اور اوپر
ہر تقدیر کے جو کلمہ اوپر ان کے ثابت ہوا ایمان نہیں لاتے اسواسطے
کہ کلمہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹا نہیں ہے
وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
الْاَلِيْمَ ۝ اور اگرچہ آوے اوپر ان کے ہر آیت جب تک کہ دیکھیں ۹۷
عذاب دُکھ دینے والا کہ نامزد اُن کا ہوا ہے اور بعد اُترنے عذاب
کے ان کو ایمان نفع نہ پہنچاوے جیسے کہ قوم فرعون کو اور اُمتوں
گذری ہوئی کو فائدہ نہ پہنچایا ایمان نا اُمیدی کا
فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا
قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ تبیان میں لایا ۹۸

Marfat.com

ہے کہ اکثر نحوی اوپر اس کے ہیں کہ لولا اس جگہ بمعنی مآ نافیہ کے ہے یعنی نہ تھے رہنے والے گاؤں کے گنہگاروں سے کہ وقت اترنے عذاب کے ایمان لائے پس فائدہ پہنچائے اہل دیہ کو ایمان ان کا بیچ اس وقت کے مگر قوم یونس علیہ السلام کی کہ وہ اس وقت ایمان لائے اٹھایا ہم نے اور لے گئے ہم ان سے عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ مندی دی ہم نے ان کو تا وقت پہنچنے اجل اُن کی کے اور قصہ یونس علیہ السلام کا بطور مختصر کے اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اوپر اہل نینوٰے کے کہ زمین موصل کی سے تعلق رکھتا ہے بھیجا اس نے مدت تک اُن لوگوں کو طرف اللہ کے دعوت کی انہوں نے انکار کیا اور اس کو آزردہ رکھا آخر عاجز آیا اور کہا الٰہی قوم میری نے مجھ کو جھٹلایا، پس بھیج تو اوپر ان کے عذاب۔ اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور کہا خبر دے قوم اپنی کو کہ بعد تینتیس دن کے یا چالیس دن کے عذاب اوپر تمہارے اُترے گا۔ یونس علیہ السلام نے ان کو خبر دی اور درمیان قوم کے سے باہر گیا اور ایک غار پہاڑ کے میں چھُپا جب وقت وعدہ کا نزدیک پہنچا، اللہ تعالیٰ نے ساتھ مالک دوزخ کے خطاب کیا کہ برابر ایک خردل کے سموم دوزخ کی سے ساتھ اس قوم کے بھیج، مالک نے فرمان اللہ کا بجا لا کر اس سموم کو ساتھ صورت ابر سیاہ کے یا دھویں کے اور چنگاری آگ کے گرد شہر نینوا کے استادہ کیا۔ اہل شہر نے جانا کہ یونس علیہ السلام سچا تھا، رجوع طرف بادشاہ اپنے کے ہوئے، وہ بادشاہ بڑا عقلمند تھا، اُس نے کہا کہ یونس علیہ السلام کو بلاؤ۔ لوگوں نے حضرت یونس علیہ السلام کو بہتیرا ڈھونڈھا وہ نہ ملے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یونسؑ چلے گئے تو وہ جس خدا کی طرف دعوت کرتے تھے، وہ خدا باقی ہے اور جاننے والا ہے۔ اور سننے والا ہے۔ اب اس کے سوا اور کچھ تدبیر نہیں کہ اپنی عاجزی اور گڑگڑانا اس کی درگاہ میں ظاہر کریں، بادشاہ نے ایک ٹاٹ کا کپڑا پہنا اور ننگے سر اور ننگے پاؤں بیابان کو چلا اور اسی طور سے سب رعیت جنگل میں گئی، تمام مرد عورت چھوٹے بڑے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں فریاد کرنے لگے اور بچوں کو ان کی ماؤں سے جُدا کر دیا اور خالص نیت سے سب اکٹھے پکارے کہ بار خدایا جو یونسؑ نے کہا

ہم اس کا یقین کرتے ہیں۔ تاریخ پہلی بقرعید سے محرم کی دسویں تاریخ تک یوں ہی فریاد کرتے رہے۔ اور ان چالیسؔ دن تک اپنے عجز و بے چارگی سے تھمے نہیں اللہ تعالیٰ سے اپنی عاجزی کرتے رہے۔ ؎ چارۂ ماساز کہ بے یا وریم ❊ گر تو برانی بکہ جا آوریم ❊ بعضے کہہ رہے تھے کہ الٰہی! ہم سے یونسؑ نے کہا تھا کہ ہمارے خدا نے کہا ہے کہ بردے خرید کے آزاد کرو ہم تیرے بندے ہیں۔ اپنے کرم سے تو ہمیں عذاب سے آزاد کر بعضے عاجزی کرتے کہ الٰہی ہمیں یونسؑ نے کہا تھا کہ خدا نے فرمایا ہے، عاجزوں اور تھکے ہوؤں کا ہاتھ پکڑو ہم بیچارے اور عاجز ہیں تو اپنے فضل سے ہمارا ہاتھ پکڑ۔ کسی طرف سے یہ آواز آتی تھی کہ اے پروردگار! یونسؑ نے تیرا قول ہم سے بیان کیا تھا کہ جو تم پر ظلم و زیادتی کرے، تم اس سے درگذر کرو۔ ہم نے اپنے گناہوں سے اپنے پر ظلم کیا، ہم سے معاف کر۔ کسی جانب لوگ کہہ رہے تھے کہ خدایا یونس نے ہم سے کہا تھا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مانگنے والوں کو خالی نہ پھیرو۔ ہم تیرے در پر مانگنے آئے ہیں، ہمیں رد نہ کر ؎ قاضی حاجات درویشاں و محتاجاں توی ❊ پس روا کن از کرم حاجات بسیار ہمہ ❊ غرض چالیسویں دن کہ روز جمعہ دسویں تاریخ محرم کی تھی ان کی دُعا قبول ہوئی اور وہ اندھیرا ابر کا جاتا رہا، رحمتِ الٰہی ہو گئی۔ یونس علیہ السلام چالیسویں روز نینوا کی طرف آئے۔ اور لوگوں کی خبر پوچھا چاہتے تھے جب شہر کے قریب آئے اور معلوم ہوا کہ عذاب کے بدلے ان پر رحمت ہو گئی بہت ان کو رنج ہوا کہ میں تو ان کو عذاب سے ڈراتا تھا۔ اب میں ان کے پاس جاؤں گا تو جھٹلائیں گے مجھ کو، سو جنگل کی طرف چلے گئے اور اُن کے دریا میں جانے اور مچھلی کے پیٹ میں قید ہونے کا سورۂ انبیاء اور سورۂ صافات میں بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا ط اور جو تیرا رب چاہتا تو بے شک یقین کرتے جو دُنیا میں ہیں سب اکٹھے فائدہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت چاہتے تھے کہ قوم ایمان لے آوے جب وہ ایمان نہ لاتے تھے تو آپؐ کو بہت رنج ہوتا تھا۔ آپؐ کی تسلی کے لیئے اللہ تعالےٰ نے

Marfat.com

یہ آیت شریف نازل کی اور ایمان لانا اپنے ارادے سے متعلق رکھا اور فرمایا
99 أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝
کیا زبردستی کرتا ہے لوگوں پر کہ ایمان لے آویں میرے بن چاہے
فائدہ یہ آیت شریف منسوخ ہے قتال کی آیت سے
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ
100 الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ اور کوئی ایمان نہیں لاتا
مگر اللہ تعالیٰ کے ارادے اور توفیق اور اس کے حکم سے اور خدائے تعالیٰ غضب بھیجتا ہے اُن پر جو سمجھتے نہیں اس کی دلیلیں اور نشانیاں
قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي
101 الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ کہہ دے اے محمد
صلعم مشرکوں کو جو نشانیاں طلب کرتے ہیں کہ دیکھو دل کی بصیرت سے یا سر کی آنکھوں سے کہ کیسے کیسے عجائب ہیں پیدائش کے آسمانوں میں اور کیسے کیسے عجائب ہیں قدرت کے زمینوں میں تو تم کو معلوم ہو جائے اللہ کی صنعت کا کمال اور اُس کے علم و حکمت کا جلال اور نہیں ہٹاتیں اللہ تعالیٰ کے عذاب کو نشانیاں اور رسولوں کے کلام اُس قوم سے جو اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت میں ہیں کہ ایمان نہیں لانے کے
فَهَلْ يَنتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن
102 قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ۝ یہ
مشرک راہ نہیں دیکھتے مگر دنوں کی یعنی واقعوں کی ان لوگوں کے جو اُن سے پہلے گذرے ہیں جیسے کہ قوم عاد و ثمود و اصحاب ایکہ و اہل موتفکہ اور واقعہ سے مراد عذاب ہے کہہ دے کہ راہ دیکھو عذاب کی جو تم پر نازل ہوگا اور میں بھی تمہارے ہلاک ہونے کا منتظر ہوں
ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا
عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پھر نجات دیتے اپنے رسولوں کو جب ان کے جھٹلانے والوں پر عذاب آیا اور ہم نے نجات دی اُن لوگوں کو کہ جو ہمارے پیغمبروں پر ایمان لائے جیسے کہ نجات دی ہم نے رسولوں کو اور اُن کے تابعداروں کو ہمارا وعدہ سچا اور ٹھیک ہے مشرکوں کو ہلاک کرنے کے وقت کہ نجات دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اصحاب کو
قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي
فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ
أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ
104 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا
105 وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ کہہ دے اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اے مکہ والو اگر تم کو میرے دین میں شک ہے تو میں بیان کرتا ہوں اپنا دین تم سے کہ میں نہیں عبادت کرتا ان کی جن کی تم پرستش کرتے ہو یعنی بُت اور فرشتوں کے سوائے اللہ تعالیٰ کے لیکن میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تم کو مار ڈالتا ہے
فائدہ مار ڈالنے کا لفظ اُن کی تہدید اور ڈرانے کے واسطے ہے کہ مشرکوں کا مرنا اُن کے عذاب کی میعاد ہے اور مجھ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں یقین لانے والوں سے ہوں اللہ کے حکموں پر، اور نبیوں کے اخبار پر اور مجھ کو حکم ہے یا مجھ کو وحی ہے کہ قائم رکھ اپنے عملوں کو یعنی خالص کر واسطے دین کے اور سب دینوں سے دینِ اسلام کی طرف رجوع ہوا ہوں میں اور نہیں ہوں میں شریک لانے والوں سے۔
فائدہ یہ خطاب سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور لوگوں کی طرف ہے
وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ
106 فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ۝ اور نہ پکار سوائے
اللہ تعالیٰ کے اُس شے کو جس کا پکارنا تجھے نفع نہ دے اور نہ کچھ ضرر دے جو اس کو نہ پکارے تو اگر تو نے ایسا کیا یعنی اس چیز کو جو نفع نہ دے اُس پکارا تو اس وقت تو ظالموں سے ہوگا، اس لیے کہ اُس کو پکارے کہ جس کو نہ پکارنا چاہیے۔
ع ١١ / ١٥ وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن
يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَن
107 يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ اور اگر
تجھ کو خدا پہنچائے کوئی بیماری یا کوئی سختی یا فقر تو کوئی اس کا دفع کرنیوالا

Marfat.com

نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور جو وہ چاہے تیری صحت یا راحت
یا توانگری تو اس کے فضل کا کوئی روکنے والا نہیں **فائدہ** فلا راد
لہ کی جگہ جو لفضلہ کہا یہ اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرنے
والا ہے اپنے بندوں پر خیر کے ارادے سے باوجود بندوں کے
بے مستحق ہونے کے ۵ درویش تو در مصلحتی خویش چہ دانی ؛ خوش
ع ۱۱ ۱۶ باش کرت نیست کہ بے مصلحتی نیست ؛ اپنا فضل پہنچاتا ہے جس پر
چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور وہی بخشنے والا ہے سو اپنے گناہوں
کے سبب اس کی بخشش سے ناامید نہ ہو اور مہربان ہے اس کی
عبادت سے اُس کی رحمت کی امید رکھو
قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ
فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
۱۰۸ یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ؕ کہہ دے اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اے لوگو بے شک تمہارے پاس آیا کلام ٹھیک
ٹھیک یا پیغمبر سچا تمہارے پروردگار کے پاس سے اور تم کو کچھ عذر
کی جائے نہیں رہی سو جس نے راہ پائی ایمان اور بندگی کی سو بے شک
اُس نے اپنی جان کے واسطے راہ نفع کی پائی اور جو گمراہ ہوا اُس کا وبال
اس کی جان پر ہے اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں **فائدہ** اس آیت
شریف کی تو سیاطی کے نزدیک آیت سیف ناسخ ہے
وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ
وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۠ اور پیروی کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اُس چیز کی جو وحی کی جائے طرف تیرے یعنی بجا لا کر اور پہنچا کر اور
صبر کر اوپر دعوت کے اور جو کچھ تجھ کو ایذا پہنچے اس پر صبر کر جب تک حکم
کرے اللہ تعالیٰ تیری مدد کا بابت پرستوں کے قتل اور کافر کتابی کے
جزیہ کا اور وہی ہے بہت اچھا حکم کرنے والا اس واسطے کہ اس کے
حکم میں ظلم و زیادتی و طرف داری نہیں ہے ۔ یا
اس لیئے کہ سب بھیدوں سے واقف ہے
کچھ گواہ شاہدوں کی حاجت نہیں
رکھتا ۔

سورۃ ھود مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مائۃ وثلث وعشرون اٰیۃ

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ
۱ خَبِیْرٍ ۙ حروف مقطعہ بہ نسبت اصطلاح و معنی و عرفی کے مفہوم
المراد نہیں یعنی ان کی مراد کما حقہ نہیں معلوم ہو سکی تو ایک بھید چھپا
ہوا ہے اور اسی قول کی تائید ہے کہ شعبی سے جو مقطعات کے معنی
پوچھے لوگوں نے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بھید ہے اس
کے درپے نہ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ الرٰ کے معنی ہیں انا اللہ اریٰ یعنی
میں ہوں خدا کہ دیکھتا ہوں بندے کی بندگی اور گنہگاروں کے گناہ اور
موافق اعمال کے جزا دوں گا تو اس میں وعدہ اور وعید دونوں ہیں
یہ کتاب ہے ایسی کہ مضبوط ہیں اس کی نشانیاں دلیلوں اور حجتوں
سے یا مضبوط ہے نظم محکم سے جیسے ایک بنا ایسی جس کو خلل اور
نقصان نہیں ۔ پھر جدا کی گئی ہے سورۃ سورۃ اور آیۃ آیۃ یا تفصیل
سے بیان ہے اس کا جس کی بندوں کو حاجت ہے ایسے کی طرف سے
جو حکم کرنے والا ہے یا حکمت بخشنے والا ہے سب چیزوں کو خوب
جانتا ہے
اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ
وَّبَشِیْرٌ ۙ اس واسطے کہ نہ بندگی کرو کسی کی سوائے خدائے تعالیٰ ۲
کے میں تم کو اُس کے حکم سے ڈرانے والا ہوں کہ تم شریک کرو گے
تو عذاب ہوگا اور خوشی سنانے والا ہوں جو اُس کی توحید کرو گے اور
ایمان لاؤ گے تو ثواب ہوگا
وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ
یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّیُؤْتِ كُلَّ
ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ اور دوسرے حکم اور تفصیل آیات اس
واسطے ہے کہ اپنے رب سے بخشش مانگو کہ تمہارے گناہ گذرے ہوئے
بخش دے پھر توبہ کرو اُس کی درگاہ میں کہ آئندہ کو گناہ نہ ہوں تو

Marfat.com

اللہ تم کو بہت اچھی جگہ رکھے یعنی عمر دراز بخشے کر تم سے لوگوں کو نفع ہو یا تم کو تندرست اور امن وامان میں رکھے آخر عمر تک جو مقرر ہوگئی۔
فائدہ محقق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے متاعاً حسناً وہ یہ ہے کہ جو نعمت مل جاوے اس میں راضی ہو اور جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور امام قشیریؒ نے کہا ہے کہ متاع حسن یہ کہ اس کے ہاتھ سے لوگوں کے کام نکلیں اور حاجتیں روا ہوں اور تا کہ دیوے اللہ تعالیٰ ہر فضل رکھنے والے کو دین میں اس کے فضل کا اجر اور ثواب دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں بھی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذوفضل وہ شخص ہے جس کی نیکیاں زیادہ ہوں، برائیوں سے۔ بعضے کہتے ہیں کہ ذوفضل وہ ہے کہ جس کے نام دیوان ازل میں فضل لکھا گیا ہے

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ
کَبِیْرٍ ۳ اور جو تم اے کافرو اسلام سے پھر جاؤ، میرا کہا نہ مانو تو میں
ڈرتا ہوں کہ تم کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور یوم کبیر کتاب تفسیر تیسیر میں لکھا ہے روز جنگ بدر سے مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ جو کفار پر قحط ہوا تھا کہ مردے اور مردار کھاتے تھے اُس سے مراد ہے

اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ ۚ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝
اسی کی طرف پھر کے جانا ہے اور وہی پھر لے جانے اور ثواب دینے اور عذاب کرنے پر سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ سب مشرکوں نے جو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت رکھتے تھے دل میں اور مصلحت وقت کے سبب سے اس کو چھپاتے تھے، ایک دن آپس میں ملاقات کر کے کہا کہ جو ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت میں پیروی ڈال لیویں اور اپنے تئیں کپڑوں میں چھپا لیویں اور اپنے سینوں میں عداوت رکھیں تو کسی کو کیا خبر ہوگی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ
اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ
وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

جان لو یہ کافر اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں میرے حبیب کی عداوت میں یعنی خوب چھپاتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نہ جانے۔ جان لو کہ جسوقت یہ کپڑے اوڑھ کر اپنے بچھونے پر ہوتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو زبان سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھپا اور ظاہر ایک سا ہے بیشک وہ خوب جانتا ہے دلوں کی باتیں۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ ذات الصدور دل ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کے بھید جانتا ہے ؎ ایکہ در دل نہاں کنی سرے ؛ آنکہ دل آفریدہ می داند ؛ **فائدہ** اس آیت شریف کی شانِ نزول میں لکھا ہے کہ یہ اخنس بن شریق کے حال میں نازل ہوئی ہے وہ ایک شخص لسان شیریں زبان تھا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور خوشامد کی باتیں کیا کرتا تھا اور اپنی دوستی اور محبت جتایا کرتا تھا۔ ظاہر اس کا اچھا دکھائی دیتا تھا اور باطن اُس کا بہت بُرا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے باطن کی پلیدی سے خبر دی کہ کوئی اُس کے ظاہر پر خیال کر کے اُس کے باطن سے غافل نہ رہے شیخ طریقت نے فرمایا ہے کہ منافق کی مثال سانپ کی سی ہے کہ اندر تو زہر بھرا ہے اور باہر خوبصورت ہے ؎ صورت ظاہر ندارد اعتبار ؛
باطنی باید مبرا از غبار ؛

الجزء ۱۲ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ
رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا ۭ کُلٌّ فِیْ
۶ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ جو زمین میں چلنے والے ہیں سب کی روزی اللہ
تعالیٰ ہی پر ہے اُس کے فضل ورحمت سے اور وہ جانتا ہے اس کا ٹھکانا زندگی میں اور بعد مرنے کے اور یہ سب جاندار اور اُن کی روزی اور ٹھکانا اُن کا لکھا ہوا ہے کتاب روشن لوح محفوظ میں۔
فائدہ اس آیت شریف میں جو کلمہ علی اللہ کا لکھا ہے کہ علیٰ وجوب پر دلالت کرتا ہے اور شریعت میں واسطے تحقیق کے ہے یعنی تحقیق اصل روزی کی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ علیٰ بمعنی من ہے یعنی اللہ ہی کی طرف سے روزی ہے یا بمعنی الیٰ ہے یعنی سب کی روزی اسی کی طرف سونپی گئی ہے اگر وہ چاہے فراخ کرے اور چاہے تنگی کرے اور مستقر کو لکھا ہے صاحب کشاف

Marfat.com

نے کہ وہ رہنے کی جگہ ہے زمین میں اور ہوا میں اور پانی میں۔ اور مستودع کے معنی ہیں ماں باپ کی پشت اور شکم میں اور انڈے میں رہنے سے

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وہ ہی ہے ایسا جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین چھ روز میں دنیا کے دنوں سے کہ اتوار سے شروع کیے روز جمعہ تک سب پیدا کر دیے اور ان کے پیدا کرنے سے پہلے اُس کا عرش تھا اوپر پانی کے تاکہ آزمائش کرے تمہاری یعنی تم سے معاملہ آزمانے والوں کا کرے کہ ظاہر ہو جاوے کہ کون عمل اچھا کرتا ہے یعنی شکر کرتا ہے اس سے زیادہ وہ نعمت ہوتی ہے یا تصدیق کرتا ہے اس کی کہ عرش اوپر پانی کے ہے اور پانی ہوا پر ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے شروع میں یاقوت سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اُسے دیکھا تو وہ پانی ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پیدا کیا اور پانی اُس پر رکھا اور عرش کو اُسی پانی پر جگہ دی اور اس رکھنے میں عرش کے پانی پر اور پانی کے ہوا پر اللہ کے بندے جو فکر والے ہیں۔ اُن کو بڑی نصیحت ہے

وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّکُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ
لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِیْنٌ ۝ اور اگر کہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ ۷
بے شک تم اُٹھائے جاؤ گے مرنے کے پیچھے تو کہیں گے وہ جو ایمان نہیں لائے کہ یہ تو نرا جادو ہے ظاہر

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ
لَّیَقُوْلُنَّ مَا یَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْهِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا
عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع-۸
اگر ہم ڈھیل کریں اُن کے عذاب میں جس کا وعدہ ہم نے کیا ہے گنتی کے وقت تک تو ٹھٹھے سے کہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا کس نے روک رکھا ہے سو جان لو کہ جس دن اُن پر عذاب آئے گا۔ یعنی جنگ بدر میں وہ رکا نہیں رہنے کا اُن سے کسی طور دور نہ ہو گا اور گھیرے گا اُن کو جس کا یہ جہالت سے ٹھٹھا کرتے تھے اور اس کی جلدی کرتے تھے **فائدہ** وسیاطی نے فرمایا ہے کہ مراد اس عذاب سے جبرئیل علیہ السلام کا قتل کرنا ہے ٹھٹھا کرنے والوں کو جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے انا کفینک المستہزئین اس کا ذکر سورۂ حجر میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور فرمایا وحاق بہم۔ حاق صیغہ ماضی کا ہے بجائے صیغہ مضارع کے سو اس لیے کہ اس کے ثبوت پر دلالت کرے گویا گھیر ہی لیا ہے

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ
نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَیَئُوْسٌ کَفُوْرٌ ۝ اگر ہم آدمی کو ۹
نعمت و رحمت دے کر اپنے پاس سے پھر لے لیویں اُس سے تو بے شک وہ ناامید ہوتا ہے بے صبری کے سبب اور ہمارے کرم پر بھروسہ نہ کرنے کے سبب ناشکرا ہے اُس نعمت دی ہوئی کا

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ
لَیَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّیِّاٰتُ عَنِّیْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ ۱۰
اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ ۝ اور اگر چکھاویں ہم انسان ۱۱
کو بہتری یعنی تندرستی اور تونگری بعد سختی کے یعنی بیماری یا تنگ دستی کے پیچھے البتہ کہتا ہے دُور ہوئیں بُرائیاں مجھ سے یعنی مصیبت اور تکلیف یہ بھی جاتی رہی۔ تحقیق آدمی بہت خوش اور مغرور ہوا ہے اور اتراتا ہے اور یہ خوش ہونا اور اترانا اس کو غافل کرتا ہے نعمت کے شکر کرنے سے۔ مگر جنہوں نے رنج و تکلیف میں صبر کیا اور اچھے عمل کیے یعنی اس کا شکر بجا لائے نعمت میں اور صبر کیا تکلیف میں تو ان ہی کے واسطے ہے گناہ معاف ہونا اور بڑا ثواب کہ جس کا تھوڑے سے تھوڑا بہت ہے **فائدہ** شیخ العالم نے فرمایا ہے کہ بہشت میں ایک ایسی نعمت ہے کہ ساری جنت کی نعمتیں اُس کے مقابل میں کچھ بھی نہیں، وہ کیا ہے۔ وہ اللہ کا دیدار ہے۔ **فائدہ** لکھا ہے کہ کفار عرب دشمنی کے سبب اور ٹھٹھے کی رو سے کہتے تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ خدا

Marfat.com

نے خزانہ کیوں نہ دیا، فرشتے کیوں نہ بھیجے کہ وہ رسول ہونے کی گواہی دیتے۔ ایسی باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رنج ہوتا تھا۔ خدائے تعالیٰ نے آپؐ کے خوش کرنے کو کہ آپؐ نے پیغام ہمارا پہنچا دیا۔ اُن کے قبول اور رد کرنے کا کچھ خیال نہ کرو۔ یہ آیت شریف نازل کی

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ
بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ
اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ
۱۲ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ تو شاید کہ چھوڑنے والا ہے
کچھ اس میں سے جو تجھ پر وحی ہوئی ہے یعنی بتوں کو برا کہنے کو اور تنگ ہوتا ہے اس کے ظاہر کرنے میں اس خوف سے کہ کافر کہیں گے کہ کیوں نہ اُترا اس پر خزانہ کہ لوگوں کو دے کر تابعدار بناتا اور کیوں نہ آیا اس کے ساتھ فرشتہ کہ گواہی نبوّت کی دیتا سو تو تو ڈرانے ہی والا ہے، تجھ پر تو ڈرا دینا ہے۔ اس میں کچھ تیرا قصور نہیں ان کے رد و انکار سے کیوں تنگ ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہر شے پر وکیل ہے یعنی گواہ ہے یا نگہبان ہے یا کارگذار اس کا جو اُسے کام سونپے اور نگہبان اُس کا جو اپنے تئیں اس کو سونپ دے۔ پس اس پر توکل کر۔ اور دشمنوں اور حاسدوں کے کہنے پر نہ جا **فائدہ** آیت شریف میں جو فلعلک آیا استفہام کا امام ماتریدیؒ کہتے ہیں یہ استفہام بمعنی نہی ہے یعنی چھوڑ نہیں

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ
مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
۱۳ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بلکہ کافر کہتے ہیں
آپ گھڑ لیتا ہے جو کہتا ہے وحی ہوئی یعنی قرآن آپ بناتا ہے تو کہہ کر لاؤ تم دس سورتیں تو قرآن شریف کے مانند بیان میں حسن نظم میں اپنی بنائی ہوئی۔ یعنی تمہارے گمان میں ہے کہ قرآن شریف آپ بنا سکتے ہیں اور مجھ پر گمان کرتے ہو کہ آپ بناتا ہے تم کہ عرب کے فصیح اور خوش بیان ہو چاہیئے کہ تم بھی بنا سکو ایسا کلام بلکہ تم مجھ سے زیادہ قادر ہو کہ تم قصہ اور اخبار جانتے ہو اور انشا اور اشعار سے واقف ہو، شاعر ہو، بڑے بڑے اور اپنی مدد کو بلا لو۔ جس کو بلا سکتے ہو قرآن شریف کے مقابلہ کو سوائے خدا تعالیٰ کے اگر تم سچے ہو، اس کہنے میں کہ قرآن آپ بناتا ہے۔ اور جب کفار عرب اس کے جواب سے عاجز ہوئے کہ دس صورتیں بنا کر نہ لا سکے تو دوسری آیت نازل ہوئی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ اور یہ ایک سورۃ بھی نہ لا سکے اور ان کا عجز سب پر ظاہر ہوا

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ
اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ
۱۴ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ پھر اگر یہ نہ قبول کریں ایک سورۃ بھی لا نہ
تو جان لو کہ جو نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ علم خاص جس سے بندوں کی مصلحتیں جانتا ہے اور جو ان کے دنیا اور آخرت میں کام آئے اور جان لو کہ کوئی معبودی کے لائق نہیں ہے مگر وہی کہ جانتا ہے جس کو کوئی نہ جانے اور کر سکتا ہے، جو کوئی نہ کر سکے۔ پھر اے تم ہو اسلام پر ثابت استفہام بمعنی امر ہے یعنی ثابت ہو اسلام پر، جب جان لیا کہ قرآن شریف اللہ کا کلام ہے **فائدہ** لکم ضمیر جمع کی شئے تعظیم کے واسطے اور مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مخاطب مومن ہیں کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت میں کافروں سے کہتے تھے کہ تم کلام الٰہی کو بنایا ہوا کہتے ہو تو تم بھی ایسا ہی بنا لاؤ

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ
۱۵ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ جو
شخص اپنی پست ہمّت سے دنیا کی زندگانی چاہے اور اپنے اعمال کے بدلے دنیا کی زینت چاہے **فائدہ** مُراد منافق ہیں یا اہل ریا یا یہود و نصاریٰ اور یا عام لوگ، کوئی ہو، جو عقبیٰ کا خیال نہ رکھتا ہو، ہم اس کو پورا پورا دیں گے اس کے اچھے اعمال کا بدلہ دنیا میں تندرستی دولت، رزق کی کشائش، اولاد کی کثرت، اور وہ دنیا میں کم نہ دیے جائیں گے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ

Marfat.com

١٦ وَحَبِطَ مَاصَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
یہی وہ گروہ ہے جس کو عقبیٰ میں سوا دوزخ کے کچھ نہ ہوگا اسواسطے
کہ اچھے اعمال کا بدلہ دُنیا میں پالیا اور بُرے ارادے اور فاسد نیتیں
جو عذاب کا سبب ہیں، وہ رہ گئی ہیں اور تباہ ہوا جو کچھ کیا تھا دنیا
میں کیونکہ ثواب تو اخلاص سے ہوتا ہے اور انہوں نے خالص عمل
کیئے نہیں اور نیست ہوگئے جو عمل کیئے تھے دکھلاوے کو اور لوگوں
کے سُنانے کو

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ
شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ
اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ اے جو کوئی دلیل رکھتا ہو اپنے رب
کی طرف سے اچھے راستہ کی اور اُس پر اور دلیل ہو عقل کی راہ
سے گواہ خدا کی طرف سے کہ اس کے سچ ہونے کا گواہ ہو اور وہ
قرآن ہے تو کیا برابر ہوجاوے گا اُس کے جو دنیا کی زینت
چاہے اور اچھے کام نہ کرے اور انجیل سے پہلے کتاب موسیٰ علیہ
السلام کی کہ پیشوا تے دین تھے اور بخشش کا سبب مومنوں کے وہی
لوگ صاحب بیّنہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں **فائدہ** کہتے ہیں کہ صاحب
بیّنہ مومنان اہل کتاب ہیں یا جو مومن خالص ہو اور گواہ پیغمبر ہے اور
بعضے کہتے ہیں کہ صاحب بیّنہ پیغمبر ہے اور اس کا تابع ہے گواہ
جبرئیل ہے یا جو فرشتہ کہ اُس کا نگہبان ہے یا حضرت ابوبکر الصدیق یا
یا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی صورت مبارک کہ جو آپ کو نظر انصاف سے دیکھتا تھا تو
اللہ تعالیٰ کے نور اور صدق کی نشانیاں آپ کے چہرۂ مبارک سے
مشاہدہ کرتا تھا ؎ اے صبح سعادت ز جبین تو ہویدا ۔ آں حسن
چہ حسن ست تبارک و تعالیٰ ۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ بیّنہ قرآن ہے
اور لفظ یتلوہ بمعنی یقرؤہ ہے یعنی پڑھتا ہے اس کو اور گواہ جبرئیل
علیہ السلام ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک
یا قرآن شریف کا نظم اور اعجاز اور یتلوہ کو اگر بمعنی یتبعہ کے رکھیں
تو شاہد انجیل ہے اور **شاہد المسیر** میں لکھا ہے کہ انجیل قرآن
کی تابع ہے تصدیق اور بشارت میں اگرچہ پہلے نازل ہوئی ہے اور
توریت بھی تصدیق اور بشارت میں اس کی تابع ہے یعنی موافق ہے
قرآن کے

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ
اور جو قرآن پر ایمان نہ لائے چند گروہوں سے۔ مراد اہل مکہ ہیں اور جو
ان کے گروہ میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دشمنی میں تو
اس کا ٹھکانا دوزخ ہے ضرور وہاں پہنچے گا

فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
١٧ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ تو نہ شک کر اس کے
ٹھکانے میں کہ تحقیق یہ وعدہ سچا ہے تیرے رب کا لیکن بہت لوگ
ایمان نہیں لاتے اس پر اور اس کی تصدیق نہیں کرتے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ
اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے کہ خدائے تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یعنی
اُس کی وحی کی تصدیق نہ کرے یا اُس کا شریک کرے کسی کو

اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ
هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
١٨ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
١٩ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○
وہ گروہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کے حاضر کیے جاویں گے
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اور گواہ کہیں گے یہ وہ لوگ
ہیں، جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے تھے کہ اُس کا شریک کرتے تھے
اور اس کا بیٹا بناتے تھے۔ جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر یعنی
کافروں پر، وہ جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے یعنی دین سے اور دین
کو ٹیڑھا اور پھیرا ہوا بتلاتے ہیں اور عقبیٰ میں بھی کافر ہوں گے **فائدہ**
مراد گواہوں سے فرشتے نگہبان اور کراماً کاتبین یا امت کے پیغمبر مراد
ہیں یا ہاتھ پاؤں مراد ہیں کہ قیامت کے دن گواہی دیں گے اور ضمیر
جو دوبار آئی ہے کہ ہم بالآخرۃ ہم کافرون یہ اُن کے کفر کی تاکید کے
واسطے ہے کہ عقبیٰ کو تصدیق نہیں کرتے

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا
كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ

وقف لازم

Marfat.com

العذاب ۖ ما کانوا یستطیعون السمع وما کانوا
۲۰ یبصرون ٥ وہ لوگ کافر خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اپنے عذاب
سے زمین میں یعنی دنیا میں اور ان کا کوئی نہیں سوا خدا کے دوست
کہ خدا کے عذاب سے اُن کو بچاوے، بلکہ زیادہ ہوگا ان کو عذاب
دوبارہ عذاب ہوگا کہ آپ بھی گمراہ ہوئے اور دُوسروں کو بھی گمراہ
کیا۔ نہ تھے دُنیا میں کہ سُن سکتے اللہ کے کلام کو کہ اُس کے سُننے
سے بہرے تھے۔ اور نہ تھے دنیا میں کہ دیکھ سکتے اس کی قدرت کی
نشانیاں کہ اس کے دیکھنے سے اندھے تھے
اُولٰئک الذین خسروا انفسھم وضل
۲۱ عنھم ما کانوا یفترون ٥ وہ لوگ وہ ہیں کہ اپنی جانوں
کا نقصان کیا، یعنی اُن کا نقصان اُن ہی کو ہُوا اور وہ کھویا گیا اُن
سے جو جھوٹ باندھا تھا انہوں نے کہ بُت شفاعت کریں گے
اور ملائکہ درخواست کریں گے
۲۲ لا جرم انھم فی الاٰخرۃ ھم الاخسرون ٥
بے شک یہی لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ نقصان
پانے والے ہیں کہ اُنہوں نے اللہ کی عبادت کے بدلے بُتوں
کی پرستش کی۔ اور دُنیا کی فانی جنس ...بدلے عقبیٰ کے باقی
متاع کے مول لی یہ معاملہ صاف بڑے نقصان کا ہے
ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت و
اخبتوا الیٰ ربھم اُولٰئک اصحٰب الجنۃ ھم
۲۳ فیھا خٰلدون ٥ بے شک جو لوگ اخلاص سے ایمان لائے
ہیں اور اچھے عمل کیے ہیں کہ فرض ادا کیے اور نفل عبادت کی اور
اللہ تعالیٰ کے ذکر میں آرام پایا۔ اللہ تعالیٰ سے تواضع کی اور اُس
کے سوا سب سے بے غرض رہے۔ وہی جنت کے لوگ ہیں۔
وہی بہشت میں ہمیشہ رہیں گے
مثل الفریقین کالاعمیٰ والاصم والبصیر
۲۴ والسمیع ھل یستویٰن مثلا افلا تذکرون ٥
ان دو گروہوں کا حال یعنی مومن اور کافروں کا مانند اندھے اور
بہرے کے ہے اور سُجاکھے اور سُننے والے کے کیا دونوں برابر
ہیں مثل میں اے کیا نصیحت نہیں پکڑتے ان مثالوں سے اور غور
نہیں کرتے **فائدہ** کافر کو اندھے سے تشبیہ دی اس لیے کہ وہ
اللہ کی قدرت کی نشانیاں نہیں دیکھتا اور بہرے سے اس واسطے کہ
وہ کلام حق نہیں سُنتا اور مومن کو سُجاکھے اور سُننے والے سے مثال
اس لیے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھتا ہے اور اُس کا کلام
سُن کر عمل کرتا ہے۔ **بحرالحقائق** میں لکھا ہے کہ اندھا وہ
ہے جو حق کو باطل سمجھے، اور بہرا وہ ہے کہ حق کو باطل سنے اور باطل
کو حق سنے اور سجاکھا وہ ہے جو حق کو حق دیکھے اور پیروی کرے اور
باطل کو باطل دیکھے اور اس سے بچے۔ اور سننے والا وہ ہے جو حق کو
حق سُنے اور اُس پر عمل کرے اور باطل کو باطل سُنے اور اس سے پرہیز
کرے۔ اور حقیقت میں سجاکھا وہ ہے جو موجب حدیث قدسی کے
کہ آیا ہے بی یبصر اُس کی بصیرت کی آنکھ روشن ہو۔ اور سُننے والا
وہ ہے کہ اُس کے کان بی یسمع سُننے کے ہوں جو خدا سے دیکھتا
ہے وہ سوائے خدا کے نہیں دیکھتا اور جو خدا سے سُنتا ہے، وہ
سوائے خدا کے نہیں سُنتا
ولقد ارسلنا نوحا الیٰ قومہ انی لکم نذیر
مبین ۙ ان لا تعبدوا الا اللہ ۖ انی اخاف علیکم
۲۵ عذاب یوم الیم ٥ بے شک ہم نے بھیجا نوح علیہ السلام
کو اُس کی قوم کی طرف۔ اُن سے اُس نے کہا کہ میں تم کو ڈرانے والا
ہوں ظاہر یا بیان کرنے والا عذاب کی باتوں کا اور نجات کے کاموں
کا۔ یا ڈرانے والا ہوں اس بات سے کہ تم نہ پرستش کرو کسی کی سوائے
خدا کے۔ اس واسطے کہ جو اُس کی عبادت نہ کرو گے تو میں ڈرتا ہوں
کہ تم پر عذاب ہوگا دُکھ دینے والے دن میں **فائدہ** دن کو جو دکھ دینے
والا کہا۔ مجازاً کہا کہ اُس دن عذاب ہوگا
فقال الملاُ الذین کفروا من قومہ ما نرٰک
الا بشرا مثلنا وما نرٰک اتبعک الا الذین ھم
ع ۲ اراذلنا بادی الرای ۚ وما نریٰ لکم علینا من
۲۶ فضل بل نظنکم کٰذبین ٥ تو کہا اُونچے اُونچے آدمیوں
نے جو کافر تھے نوح علیہ السلام کی قوم میں سے ہم تو دیکھتے تجھ کو اپنا

Marfat.com

جیسا آدمی کوئی ایسی بات نہیں دیکھتے جس سے ہم پر تجھ کو فوق ہو کہ
اس کے سبب ہم تجھ کو نبی جانیں، اور تیری فرماں برداری ہم پر
واجب ہو۔ اُن کافروں نے حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہری بشریت
دیکھی اور حقیقت انسانی کو دریافت نہ کیا اُس سے غافل رہے ؎
ہمسری با انبیا بر داشتند ٭ اولیا را ہم چو خود پنداشتند ٭
گفتہ اینک ما بشر ایشاں بشر ٭ ما و ایشاں بستۂ خوابیم و خورش ٭ اور ہم
نہیں دیکھتے تیری متابعت کرتے کسی کو مگر اُن کو جو ہمارے کمینے
لوگ ہیں۔ ظاہر رائے میں یعنی تجھ پر ایمان لے آئے ہیں بے غور و
تامل کے۔ یا یہ معنی کہ جو تیرے تابع ہیں، وہ کمینے ہیں ظاہر دیکھنے میں
یعنی جو اُن کو دیکھے۔ فوراً جان لیوے کہ یہ کمینے لوگ ہیں۔ ہم نہیں
دیکھتے تجھے اور تیرے تابعداروں کو کچھ بزرگی اپنے پر کہ جس سے ہم
تیرے تابع ہو دیں۔ بلکہ ہم تو گمان کرتے ہیں تجھ کو جھوٹا یعنی تیری
نبوّت کے دعوے کو اور اُن کے تصدیق لانے کو اور ایمان لانے کو
تجھ پر

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ
مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ
عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ○ ۲۷
کہا نوح علیہ السلام نے اے میری قوم مجھے بتاؤ اگر میں حجت رکھتا
ہوں ظاہر رب اپنے کی طرف سے ایسی جو میرے دعوے کی گواہی
دلیوے اور اللہ تعالیٰ دے مجھ کو اپنے پاس سے بخشش یعنی نبوّت
تو تم پر چھپا رہے گا یا تم سے چھپا لیوے اس حجت کو کہ اس کی
پہچان نہ دلیوے تم کو کیا میں تم پر لازم کروں گا کہ قبول کرو اور
لکھا ہے کہ یہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنی نہیں لازم کرنے کا حالانکہ
تم اس حجت سے کراہت کرتے ہو اور نہیں چاہتے **فائدہ**
قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حضرت نوح علیہ السلام کر سکتے
ہوتے تو لازم کرتے لیکن اختیار پروردگار کی مشیّت میں ہے۔
کیا جانے اُس کا عدل کس کو راندے اور اس کا فضل کس کو بُلا
لیوے ؎ یکے را برانی کہ مخذول ماست ٭ یکے را بخوانی کہ
مقبول است ٭

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ
۲۸ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○
اے میری قوم میں نہیں مانگتا تم سے رسالت کے پہنچانے پر کچھ مال
مزدوری کا کہ تم کو دینا مشکل پڑے یا تم نہ دو تو مجھ کو گراں گزرے میرا
اجر تو خدائے تعالیٰ پر ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے
بڑے بڑے آدمی اور رئیس کہتے تھے کہ تم اپنی مجلس سے کمینوں اور
ادنیٰ ادنیٰ آدمیوں کو دُور کر دو تو ہم تمہارے پاس بیٹھیں تو حضرت
نوح علیہ السلام نے کہا "وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" اور میں نہیں
دُور کرنے والا اُن کا جو لوگ ایمان لائے ہیں، بے شک وہ اپنے
رب سے جزا پانے والے ہیں اور اُس کے قریب کو پہنچنے والے
ہیں، اُن کو کیونکر دُور کر دوں لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں نادان کہ تم اُن
کی قدر نہیں جانتے

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ
۲۹ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ اور اے قوم میری کون میری مدد کرے
اور روکے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو۔ اگر میں اُن کو راندوں کیا تم نہیں
دریافت کرتے جو کہتے ہو اُن کو اپنی مجلس سے دُور کر۔ انہوں نے کہا
کہ تو تو اُن کی یہ سب صفت کرتا ہے اور یہ ظاہر میں تجھ سے ملے ہوئے
ہیں اور تیرے موافق ہیں، باطن میں تجھ سے مخالف ہیں حضرت نوح
علیہ السلام نے فرمایا

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ
اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
۳۰ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اور میں تم
سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے علم کے خزانے ہیں اور میں غیب
نہیں جانتا کہ لوگوں کے باطن کی خبر دوں اور میں نہیں کہتا کہ میں فرشتہ
ہوں جو تم مجھ سے کہو تو ہم جیسا بشر ہے اور میں نہیں کہتا اُن کو جن
لوگوں کو تم حقارت سے دیکھتے ہو اُن کے فقیر ہونے کے سبب
انہیں کمینہ بتاتے ہو۔ خدا اُن کو بھلائی نہ دے گا اس لئے کہ خدا تعالیٰ

Marfat.com

نے جو اُن کے لیے عقبیٰ میں آمادہ کیا ہے اُس سے بہت بہتر اور
اچھا ہے، جو تم کو دنیا میں دیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے جو اُن کے
دل میں ہے صدق اور اخلاص۔ اور جو میں اُن کے اسلام کا حکم نہ
دوں ظاہر میں تو بے شک اس وقت میں ظالموں میں سے ہوں۔
کیونکہ نبیوں کو حکم ظاہر پر ہے

قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا
۳۱ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ہ کہا
اُنہوں نے اے نوحؑ تو نے جھگڑا اور بحث کی ہم سے اور بہت
قصہ بڑھا دیا، اب تو لا عذاب جس کا وعدہ کیا ہے اگر تو سچا ہے
اپنے عذاب کے وعید میں

قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ
۳۲ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ہ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ
بے شک تم پر عذاب بھیجے گا اللہ اگر چاہے گا جلدی یا دیر کر کے
اور تم خدائے تعالیٰ کو عاجز کرنے والے نہیں اس کے عذاب بھیجنے
سے یا اُس سے لڑنے سے یا اُس سے بھاگ جانے سے

وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ
لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ
۳۳ رَبُّكُمْ قف وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ اور میری نصیحت تم کو
کچھ نفع نہ کرے گی اگر میں چاہوں کہ تم کو نصیحت کروں۔ اگر خدا چاہے
کہ تم کو گمراہ کرنا اس کلام میں تقدیم و تاخیر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ
اگر خدا تم کو گمراہ کرنا چاہے اور میں چاہوں تمہیں نصیحت کروں تو
وہ نصیحت نفع نہ کرے گی، وہی ہے تمہارا رب پیدا کرنے والا
اور تمہارے سب کاموں میں تصرف کرنے والا اپنے ارادے
کے موافق۔ اور اُسی کی طرف پھیرے جاؤ گے اور اپنے عملوں
کی جزا پاؤ گے

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ
۳۴ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ہ
بلکہ نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ نوحؑ اپنی طرف سے جھوٹ
بنا لیتا ہے وحی۔ ہم نے نوحؑ سے کہا کہہ دے کہ جو میں نے وحی
جھوٹ بنائی ہے تو اُس کا وبال مجھ پر ہے۔ اور میں بیزار ہوں تمہارے
گناہوں سے جو تم مجھ پر بہتان کرتے ہو

وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ
۳۵ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ہ
اور نوحؑ پر وحی کی گئی کہ تیری قوم ایمان نہ لائے گی، مگر وہی جو ایمان
لایا ہے۔ پھر تو غم نہ کر جو وہ تجھے جھٹلاتے ہیں اور ایذا دیتے ہیں۔ اور
جب اُن کی دعوت کا فائدہ جاتا رہا، عذاب آنے کا وقت آگیا۔ حکم ہوا
اے نوحؑ کوشش کی کمر باندھ

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ
۳۶ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ج اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ہ اور بنا کشتی ہماری
نگہبانی میں یا رُوبرو ملائکہ کے جو مددگار اور نگہبان تیرے ہیں۔ اور
ہماری وحی کرنے کی جو کشتی بنانے کی وحی کی ہے اور ہم سے کچھ نہ کہو
ان لوگوں کے مقدمہ میں جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ یعنی اُن کی نجات نہ
مانگ کہ بے شک یہ غرق کیے گئے ہیں۔ اُن کے ڈبونے کا حکم ہو چکا
ہے **فائدہ** حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نوح علیہ السلام جانتے
نہ تھے کہ کشتی کیونکر بنائیں، اُس کی کیا صورت ہو۔ وحی آئی کہ ایسی صورت
بنا جیسے مرغ کا سینہ ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نوح علیہ
السلام کشتی کے واسطے لکڑی ڈھونڈھتے تھے، حکم ہوا کہ سال کا
درخت بو دے بیس برس میں وہ درخت خوب ہو گیا، اس مدت
میں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا، جو قوم کے لڑکے تھے وہ بالغ ہو گئے۔ اور
اُنہوں نے بھی اپنے باپوں کی متابعت کی، حضرت نوح علیہ السلام کی
دعوت سے انکار کیا، پھر نوح علیہ السلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے

وَیَصْنَعُ الْفُلْكَ قف اور نوح علیہ السلام کشتی
بناتے تھے

وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا
مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ
۳۷ ع ۳ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ اور جب نوح علیہ السلام کی طرف جاتے تھے
اُس کی قوم کے بڑے بڑے سردار ٹھٹھا کرتے تھے اس لیے کہ وہ کشتی
جنگل میں بناتے تھے پانی سے دُور رکھتے تھے کہ کشتی تو بناتے ہو پانی

Marfat.com

کہاں ہے اور طعنہ دیتے تھے کہ پہلے نبی بنے تھے، اب بڑھئی بنے ہو۔ نوح علیہ السلام کہتے تھے کہ جو تم ٹھٹھا کرتے ہو ہم سے تو ہم بھی ٹھٹھا کریں گے تم سے جیسے کہ تم کرتے ہو

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

۳۸ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ بہت جلد جان لو گے اُس کو جس پر عذاب آوے گا ایسا کہ دُنیا میں رسوا کرے یعنی غرق ہو جاؤ گے اور عقبیٰ میں عذاب ہوگا ہمیشہ کہ وہ جہنم میں جلنا ہے۔ پھر نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی دو برس میں کہ تین سو گز لمبی تھی۔ اور بعضوں نے کہا ہے بارہ سو گز اور چوڑی پچاس گز۔ اور بعضوں نے کہا ہے چھ سو گز اور اونچی تیس گز۔ اور ایک قول میں تینتیس گز ہے اور اس کے سوا اور بھی روایتیں ہیں اور اُس کے تین درجے بنائے اور روغن مل دیا اور حکم الٰہی سے سب قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا جمع کیا۔ اور پرندوں کو نیچے کے درجہ میں رکھا اور درندے اور چوپائے بیچ کے درجہ میں۔ اور آدمیوں کو مع اسباب اور کھانے پینے کے اوپر کے درجہ میں جائے دی اور سامان میں اُن سب کے مشغول تھا

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا

۳۹ قَلِيْلٌ ۝ یہاں تک کہ آیا ہمارا عذاب یا حکم عذاب کا اور تنور میں سے پانی نے جوش مارا اور وہ تنور پتھر کا تھا جس میں اماں حوا روٹی پکاتی تھیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو ترکہ میں پہنچا تھا۔ اور عذاب آنے کی یہ نشانی تھی کہ اُس تنور سے پانی جوش کرے تو جب نشانی عذاب کی ظاہر ہوئی ہم نے نوح علیہ السلام سے کہا کہ اُٹھا لے کشتی میں ہر قسم کے حیوانوں سے جو جاندار کہ جفتی کرتے ہیں دو دو یعنی ایک نر اور ایک مادہ۔ اور اپنے لوگوں کو، جو مسلمان ہیں، کشتی میں بٹھا لے، مگر اس کو نہ بٹھانے جس کے ہلاک کا ہم حکم دے چکے ہیں۔ مُراد اس سے کنعان اور واعلہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور بیوی ہیں اور بھی جو کوئی ایمان لایا ہے اُسے بھی کشتی میں بٹھالے۔ اور نوح علیہ السلام سے موافق نہ ہوئے اور ایمان نہ لائے، مگر تھوڑے آدمی کہ ایک بیوی مسلمان اور تین بیٹے ایک حام دوسرا سام تیسرا یافث اور اُن کی بیبیاں مرد و عورت بہتر اور ان کے سوا کہ سب ایک کم اسّی تھے اور نوح علیہ السلام سمیت اسّی ہوئے۔ نوح علیہ السلام سب کو کشتی کے پاس لائے اور ایک سر پوش جو بنایا تھا، وہ کشتی پر ڈھانک دیا۔ چالیس دن تک رات دن زمین سے پانی جوش کرتا رہا۔ اور آسمان سے پانی بلا کا برستا رہا۔

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ

۴۰ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور کہا نوح علیہ السلام نے سوار ہو جاؤ کشتی میں کہتے ہوئے بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا یعنی اللہ کا نام لو کشتی کے چلانے کے وقت اور ٹھہرانے کے وقت اور بعضوں نے کہا ہے اللہ کے نام سے ہے کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کہ کشتی ٹھہر جائے تب بسم اللہ کہتے تھے پس نوح علیہ السلام نے ان کو اس طور بسم اللہ سکھائی اور کہا بے شک میرا رب بخشنے والا ہے مسلمانوں کو، مہربان ہے مسلمانوں پر کہ اُن کو طوفان سے نجات دی۔

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۟ اور وہ کشتی اُن کو لیے جاتی تھی، موجوں میں جو عظمت کے سبب مثل پہاڑ کے تھیں۔

وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ

۴۱ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور آواز دی نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو۔ اور بعضوں نے اس کا نام یام لکھا ہے اور وہ بیٹا اُن کا کشتی کے کنارے پر تھا اور نوح علیہ السلام اس کو مسلمان جانتے تھے۔ شفقت سے کہا اے بیٹا سوار ہو جا کشتی میں ہمارے ساتھ کہ بے خوف ہو جاوے اور کافروں کے ساتھ نہ ہو کہ غرق ہو جائے گا۔ وہ لڑکا منافق تھا، باپ سے اسلام ظاہر کرتا تھا اور کافروں کے ساتھ اُن کے مذہب میں متفق تھا

قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ

Marfat.com

لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ
حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ کہا ۴۲
بیٹے نے جواب میں باپ سے کہ میں قریب ہے پناہ میں ہو جاؤں
ایک پہاڑ کی جو بلندی کے سبب مجھ کو بچائے گا پانی میں غرق ہونے
سے۔ نوح علیہ السلام نے کہا کوئی بچانے والا نہیں آج کے دن کہ
کہ روکے خدائے تعالیٰ کے عذاب کو، مگر اللہ جس پر بخشش کرے اور
باپ بیٹے میں یہ بات ہو رہی تھی کہ طوفان کی سختی ہوئی اور حائل ہو
گئی دونوں میں موج طوفان کی۔ پس ہو گیا وہ غرق ہونے والوں میں
فائدہ القصہ نوح علیہ السلام کوفہ سے یا ہند سے یا عین وردہ
سے کہ ایک جگہ ہے جزیرے میں کشتی میں بیٹھے دسویں تاریخ رجب
کی کشتی تمام روئے زمین پر پھری اور جب طوفان کا حادثہ آخر
ہوا اور کافر ڈوب چکے، امر الٰہی ہوا
وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ
وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ
وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا گیا یعنی حکم الٰہی ہوا ۴۳ ع
کہ اے زمین نگل لے اپنا پانی جو باہر لائی تھی۔ اور اے آسمان روک
لے جو پانی چھوڑ رکھا ہے اور پانی جاتا رہا اور ہو گیا جس کام کا حکم
ہوا تھا کہ کافر ہلاک ہوئے اور مسلمانوں نے نجات پائی اور ٹھہر
گئی کشتی کوہ جودی پر موصل میں یا شام میں عاشورے کی دسویں
تاریخ محرم کی۔ اور مدت طوفان کی چھ مہینے تھی۔ اور کہا گیا پھٹکار
ہو اور ہلاک ہو کافروں کو۔ اور جب نوح علیہ السلام اپنے ساتھیوں
کے ساتھ کشتی سے باہر آئے، اُس دن شکرانہ کا روزہ رکھا اور
عاشورے کا روزہ سنت ہوا
وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ
مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ
الْحٰكِمِيْنَ ۝ اور پکارے نوح علیہ السلام اپنے رب کو کہ ۴۴
اے میرے پیدا کرنے والے بے شک میرا بیٹا کنعان میرا اپنا
ہے اور تو نے فرمایا تھا کہ تیرے اپنوں کو نجات دوں گا۔ اور وہ
ہلاک ہوا اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں کا اچھا حکم

کرنے والا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے **فائدہ** امام تریدی لکھتے
ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام بیٹے کے کفر سے خبر نہ رکھتے تھے۔ جو
رکھتے تو سوال نہ کرتے اس واسطے کہ خدا نے فرمایا تھا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا یعنی جو کافر ہیں اُن کے واسطے مجھ سے کچھ نہ کہیو۔ جب
نوح علیہ السلام نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا
قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ
غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ
۴۵ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ کہا خدا نے
اے نوح! تیرا بیٹا نہیں ہے تیرے اہل میں یا اہل دین سے وہ تو صاحب بُرے عمل کا
نہیں تو مجھ سے وہ چیز نہ پوچھ جس کا تجھ کو علم نہیں یعنی جس کو پوچھنے
سے بھی نہ جانے وہ نہ پوچھ۔ یا جس چیز کا تجھ کو علم نہیں وہ نہ پوچھ یعنی
بیٹے کے کفر کا بے شک میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں اور منع کرتا ہوں
اس امر سے کہ تو ان نادانوں سے نہ ہو جو سوال ناجائز کریں
قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ
لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ
۴۶ الْخٰسِرِيْنَ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے اے میرے پروردگار
بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد اس سے کہ
میں تجھ سے پوچھوں وہ بات جس کا مجھ کو علم نہ ہو یعنی جس کا پوچھنا
روا نہ ہو اور جو تو مجھ کو نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو ہوں گا میں
نقصان اُٹھانے والوں میں سے
قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ
وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ
۴۷ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ کہا گیا اے نوح اُتر کشتی
سے سلامتی کے ساتھ جو ہم نے تجھ کو دی یا ہماری طرف سے تجھ پر
سلام اور تحفہ ہے اور برکتیں اور زیادتیاں تیری نسل میں کہ تو دوسرا
آدم ہو وے لوگوں کے نسب میں اور ایک قول یہ ہے کہ کسی کی
اہل کشتی سے اولاد نہیں رہی سوا حضرت نوح علیہ السلام کے اور ان
کے تین بیٹوں کے اور تمام آدمیوں کے جہان کے نسب ان تین
تک پہنچتے ہیں کہ سام کی اولاد عرب اور فرس ہے اور یافث کی

Marfat.com

نسل سے ترک ہیں اور حام کی اولاد ہند ہیں اور سلام اور برکتیں
ان کتنے گروہوں پر جو اُن میں سے تیرے ساتھ ہیں یعنی مسلمان قریب
ہے کہ ہم اُن کو خوش نصیب کریں دُنیا میں کہ اچھی طرح زندگانی کریں
اور رزق کی فراخی ہو۔ ان کو پہنچے ہماری طرف سے عذاب دُکھ
دینے والا قیامت میں اُن سے مراد کافر ہیں **فائدہ** وسط میں
قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ سب مرد و عورت مسلمان اس
سلام اور برکتوں میں داخل ہیں اور سب کافر مرد و عورت قیامت
تک اس خوش نصیبی دُنیا کے اور آخرت کے عذاب میں داخل ہیں

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ج مَا
كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؕۛ
معانقہ ۴۹ ۔ ۱۴ ع ۴ عند المتاخرین ۴ فَاصْبِرْ ؕۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ۠ ع یہ بیان جو ذکر ہوا ،
غیب کی خبریں ہیں کہ ہم جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے تیری
طرف وحی کیں ، تو نہ جانتا تھا اُن کو اور نہ تیری قوم جو قریش ہے
اس وقت سے پہلے پھر صبر کر قوم کی ایذا پر اور مشقت پر رسالت
کے پہنچانے میں جس طور نوح علیہ السلام نے صبر کیا بے شک اچھی
عاقبت پرہیزگاروں کی ہے ۔ دنیا میں اُن کو دشمنوں پر فتح اور عقبیٰ
میں بڑے بڑے درجے ہیں **فائدہ** پیر طریقت نے فرمایا ہے کہ صبر
سے سب مشکلیں حل ہوجاتی ہیں اور صبر علاج ہے سب تکلیفوں کا
اور صبر کا نتیجہ فتح ہے اور بے صبروں کا کام خراب ہوتا ہے

وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
۴۹ مُفْتَرُوْنَ ۝ اور بھیجا ہم نے قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی
ہود کو **فائدہ** بھائی بسبب نسب کے کہا۔ کہا ہود علیہ السلام نے
اے میری قوم اللہ کی پرستش کرو اس کی یگانگی کے ساتھ تمہارا کوئی
معبود اس کے سوا نہیں ہے اور تم جو اس کا شریک بناتے ہو ۔ یہ
تمہارا بہتان ہے اور جھوٹ باندھا ہوا ہے

یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ
۵۰ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اے میری قوم
میں تم سے نہیں مانگتا اس رسالت کی کچھ مزدوری اور بدلہ **فائدہ**
سب رسول اپنی قوم سے اپنی بے غرضی اور بے طمع ہونا بیان کرتے
ہیں کہ تہمت سے بچیں اور نصیحت خالص ہو کس واسطے کہ نصیحت اور
دعوت جب ہی فائدہ کرتی ہے کہ اس میں دنیا کی طمع نہ ہو۔ سو ہود
علیہ السلام نے کہا کہ میری تو مزدوری اور بدلہ اس پر ہے جس نے
محض اپنی قدرت سے مجھے پیدا کیا ۔ اے کیا تم نہیں سمجھتے اور عقل سے
جھوٹے اور سچے کو نہیں جانتے اور نہیں جانتے کہ جو مال نہ ڈھونڈھے
جھوٹ کیوں کہے گا **فائدہ** لکھا ہے کہ قوم عاد نے حضرت ہود علیہ
السلام کی دعوت قبول نہ کی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی شامت کے سبب
تین برس مینہ نہ برسایا اور اُن کے مردوں اور عورتوں کو بانجھ کردیا اور
یہ لوگ کھیتی کیا کرتے تھے اور لوگ اُن کے دشمن بھی تھے تو کھیتی کے
واسطے مینہ کے محتاج ہوئے اور دشمنوں کو دفع کرنے کو اولاد کی حاجت
پڑی تو ہود علیہ السلام نے فرمایا

وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ
یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ
قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۝ ۵۱
اور اے میری قوم اپنے رب سے بخشش مانگو، ایمان لاؤ، پھر اور کسی
کی عبادت نہ کرو اس کے سوا تو اللہ تعالیٰ بھیجے تم کو آسمان سے
تمہاری کھیتیوں پر مینہ برابر برسنے والا اور تمہاری قوت کے ساتھ
اور قوت بڑھادے کہ تم کو اولاد دلوے ، وہ تمہارے دشمنوں کو
دفع کریں تو میری بات سنو اور نہ پھر جاؤ مجھ سے اور نہ منہ پھیرو اللہ
تعالیٰ کے کلام سے کہ گناہ ہی کرتے رہو

قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ کہا اے ہود تو نے
ایسی حجت اور دلیل نہیں بیان کی ، جس سے تیرا کہنا صحیح معلوم ہوئے
حالانکہ حضرت ہود علیہ السلام نے اُن کو معجزے دکھلائے تھے اور یہ کچھ
خاطر میں نہ لائے اور انکار کیا

وَ مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ
۵۲ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ کہا اور نہیں ہیں ہم ترک کرنے والے عبادت
خداؤں اپنے کی بات تیری سے کہ کہے تو ایک خدا کو بندگی کرو اور نہیں
ہم واسطے تیرے ایمان لانے والے

Marfat.com

اِنۡ نَّقُوۡلُ اِلَّا اعۡتَرٰىكَ بَعۡضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوۡٓءٍ ؕ
قَالَ اِنِّىۡۤ اُشۡهِدُ اللّٰهَ وَاشۡهَدُوۡۤا اَنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا
۵۴ تُشۡرِكُوۡنَ ۙ نہیں کہتے ہم بیچ شان تیری کے مگر یہ کہ پہنچایا ہے
ساتھ تیرے تھوڑے خداؤں ہمارے نے دکھ اور ایذا اور بیماری، اور
کہتے ہیں مراد جنون اور سودا ہے۔ عاد کی قوم نے کہا کہ جو گالیاں دیتا
ہے خداؤں ہمارے کو۔ انہوں نے تجھ کو دیوانہ کیا ہے تو باتیں کہ
خارج عقل سے ہیں تجھ سے سُنی جاتی ہیں۔ کہا ہود علیہ السلام نے
تحقیق میں شاہد کرتا ہوں اللہ کو اور تم بھی شاہد رہو اوپر اس بات
کے کہ بیزار ہوں میں اُس چیز سے کہ تم شریک کرتے ہو

مِنۡ دُوۡنِهٖ فَكِيۡدُوۡنِىۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ لَا
۵۵ تُنۡظِرُوۡنِ ۝ سوائے اللہ کے یعنی عبادت میں اُس کی اوروں کو
شریک کرتے ہو، پس جمع ہو تم اوپر مکر کے یا بُرائی میری کے سب تم
اور خدا تمہارے بیچ ہلاکی میری کے اتفاق کرو۔ پس مجھ کو مہلت نہ
دو تم اور جو کچھ چاہو بیچ قصد میرے کے کرو کہ میں خطرہ نہیں رکھتا
اور ساتھ نگہبانی اور حمایت اللہ کی کے ضرر تمہارے سے اندیشہ
نہیں ہے اور یہ بھی ایک معجزہ ہود علیہ السلام کا تھا کہ اکیلا دو برد
جماعت بہت کے کہ جبار اور صاحبِ شوکت اور دولت اور
پیاسے لہو اُس کے کے تھے۔ یہ سب مبالغہ کیا کہ جمع ہو اور مہلت
نہ دو اور ہلاکی میری میں سعی کرو۔ وہ باوجود شدت کے اور قہر کے
اور قدرت کے ایذا دینے اُس کی سے عاجز ہوئے جیسے کہا ہے۔
ـــہ تو خدا را شو اگر جملہ عالم دریاست ٭ بخدا اگر سر موئے قدمت
تر گردد ٭ اور ہود علیہ السلام ساتھ کرم الٰہی کے شوق تمام رکھتا
تھا۔ کہا

اِنِّىۡ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ ؕ مَا
مِنۡ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى
۵۶ صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝ تحقیق کہ توکل کیا میں نے اوپر اللہ کے کہ
پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے اور ہم اپنی ساتھ اُس کے
سونپی میں نے۔ کوئی چلنے والا نہیں ہے یعنی جاندار نہیں ہے
مگر اللہ پکڑنے والا ہے بال اُس کی پیشانی کے اور پکڑنے بال پیشانی کے
تمثیل مالکیت کی اور قدرت اور تصرف اس کے کی ہے۔ تحقیق کہ
پروردگار میرا اوپر راہ عدل کے اور سیدھی کے ہے۔ جو کوئی
اوپر اُس کے توکل کرے، اُس کو ضائع نہیں کرتا۔ اور بحر الحقائق میں
فرمایا ہے کہ صراط مستقیم وہ ہے کہ آخر طرف حق کے ہووے نہ
طرف غیر کے جیسے کہ کہا ہے وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الۡمُنۡتَهٰى ـــہ چوں ہمہ
راہ اوست از چپ و راست ٭ تو بہر رہ کہ میروی او راست ٭ چوں
از و بود ابتدائے ہمہ ٭ ہم بدو باشد انتہائے ہمہ ٭

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ
اِلَيۡكُمۡ ؕ وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّىۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۚ وَلَا
تَضُرُّوۡنَهٗ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ ۝ ۵۷
پس اگر پھر و تم مجھ سے پس تحقیق کہ میں پہنچانے والا ہوں ساتھ تمہارے
وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اس کے طرف تمہارے یعنی وحی اللہ
کی ساتھ تمہارے پہنچائی میں نے اور اوپر تمہارے حجت واجب کی
میں نے پس جو قبول نہ کی تم نے اللہ تعالیٰ تم کو ہلاک کرے۔ اور
جائے نشین تمہارا کرے پروردگار میرا ایک گروہ کو سوائے تمہارے
اور نقصان نہ سکو گے پہنچا نا اللہ کو کچھ ساتھ اعراض کے کہ مجھ سے
اور انکار قبول دعوت کے سے تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر سب چیزوں
کے نگہبان ہے یعنی قول اور فعل اور حقیقت سب کی جانتا ہے اور
جب کافر قوم ہودؑ کے ساتھ ان باتوں کے نصیحت پکڑنے والے
نہ ہوئے، حکم الٰہی ساتھ عذاب اُن کے کے نازل ہوا۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا هُوۡدًا وَّالَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيۡنٰهُمۡ مِّنۡ
عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ۝ اور اُس وقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اُن ۵۸
کے کے۔ نجات دی ہم نے ہودؑ کو اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے
ساتھ اس کے اور وہ چار ہزار تھے، سب کو ساتھ ہودؑ کے نجات دی
ہم نے ساتھ بخشش اپنی کے اپنی طرف سے یعنی نجات ساتھ فضل
ہمارے کے تھی نہ ساتھ عمل اُن کے کے۔ اور نجات دی ہم نے ان
کو عذاب سخت سے اور وہ سموم دوزخ کی تھی کہ بیچ حلق اُن کے کے
گھس کر دماغ اُن کے سے باہر جاتی تھی، اور اعضا اُن کے ٹکڑے

Marfat.com

جھگڑے کرتی تھی۔
وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا
۵۸ رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ اور وہ
عاد ہے یعنی اتر کر بیچ شہروں احقاف کے دیکھتے ہیں نشانی قبیلہ
عاد کی ہے، انکار کیا اور کافر ہوئے ساتھ آیتوں پروردگار اپنے
کے اور گنہگار بیچ پیغمبروں اُس کے کے گناہ ایک پیغمبر کا لازم کرنے
والا گناہ سب پیغمبروں کا ہے اور پیروی کی حکم ہر سرکش لڑنے
والے کی یعنی عاجز ہوئے بیچ اُس کسی کے کہ اُن کو ساتھ اللہ کے
دعوت کرتا تھا اور فرمانبردار ہوئے اس کسی کے کہ اُن کو ساتھ کفر
اور گمراہی کے بلاتا تھا

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا
۵۹ ع ۵ بُعْدًا لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ۝ اور پیچھے سے آئے بیچ اس دنیا
کے لعنت کو کہ دور ہونا اور ہلاکت ہے اور بیچ دن قیامت کے
بھی لعنت پیچھے ان کے ہے۔ جانو تم کہ قوم عاد کی کافر ہوئی ساتھ
پروردگار اپنے کے جانو تم کہ دوری ہے خاص عاد کو یعنی رحمت
سے دور ہے اور بعضوں نے کہا ہے دوری ہو جیو خاص عاد کو
یعنی ہلاکت اور دعا ہلاکت کی اوپر ان کے پیچھے ہلاک ہونے اُن
کے کے دلیل ثابت ہونے عذاب کی ہے۔ عطف بیان عاد کا
ہے یعنی یہ عاد کہ ہلاک ہوئے عاد اولیٰ تھے کہ حضرت ہود علیہ
السلام اوپر اُن کے اُٹھے تھے یعنی پیغمبر ہوئے تھے نہ عاد ارم کہ
اُن کو عاد ثانیہ کہتے ہیں وہ ساتھ قوم ثمود کے ہلاک ہوئے

وقف لازم

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ
اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ
أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا
فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي
۶۰ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۝ اور بھیجا ہم نے طرف قبیلہ ثمود کے
بھائی اُن کے صالح کو، مراد برادر نسبی ہے۔ کہا صالح نے اے
قوم میری بندگی کرو تم اللہ کو ساتھ یگانگی کے۔ نہیں ہے واسطے
تمہارے کوئی معبود سوائے اس کے، اُس نے پیدا کیا تم کو زمین میں سے
یعنی آدم کو کہ باپ تمہارا ہے اور مواد نطفوں کا کہ نسل آدمی کی اس سے
پیدا ہوتی ہے، خاک سے پیدا کیا اور زندگانی یعنی عمر دی تم کو بیچ
زمین کے۔ مدارک میں مذکور ہے کہ برس عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے
تین سو سے ہزار تک تھے یا تمہارے تئیں قدرت دی اوپر عمارتوں
زمین کے تو حویلیاں پاکیزہ اوپر اس کے بنائیں اور ساتھ کھودنے
نہروں کے اور بونے درختوں کے مشغول ہوئے پس بخشش چاہو تم
اُس سے یعنی ایمان لاؤ تو تم کو بخشے۔ پس توبہ کرو تم ساتھ بندگی اُس کی
کے عبادت غیر اس کے سے۔ تحقیق کہ پروردگار میرا نزدیک ہے
اُمیدواروں کو ساتھ رحمت کے اجابت کرنے والا دعا کرنے والوں
کا ہے ساتھ فضل اور احسان اپنے کے

قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ
أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ
مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝ کہا قوم نے کہ اے صالح ۶۱
تحقیق کہ تھا تو درمیان ہمارے اُمیدوار یعنی نشانی دانائی کی اور عقلمندی
کی بیچ پیشانی تیری کے دیکھتے تھے ہم آگے اس سے کہ دعویٰ نبوت
کا کرے تو اور چاہتے تھے ہم کہ بادشاہ تجھ کو اپنا بنا دیں یا اُمید رکھتے
تھے ہم کہ ساتھ ہمارے کے صاحب دین کا ہووے تو اب ساتھ اس
بات کے کہ کہتا ہے تو اُمید تجھ سے توڑی ہم نے آیا ہم کو منع کرتا ہے
تو اس سے کہ بندگی کریں ہم اس چیز کی کہ تھے باپ دادے ہمارے پوجتے
اور تحقیق ہم بیچ شک کے ہیں اُس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہم کو طرف اُس
کے کہ توحید ہے اور چھوڑنے عبادت بتوں کی سے ایک شک تہمت
میں ڈالنے والا یعنی گمان کہ جان کو بے قرار اور دل کو بے آرام اور عقل
کو پریشان کرتا ہے

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن
رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ
اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ۝ ۶۲
کہا صالح نے اے قوم میری وہ کہ خبر دو تم مجھ کو کہ اگر ہوں میں اوپر
حجت روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی ہووے میرے تئیں

Marfat.com

نزدیک اپنے سے پیغمبری، پس کون ہے کہ یاری کرے اور باز رکھے عذاب اللہ کے سے اگر نافرمانی کروں میں اُس کے تئیں بیچ پہنچانے رسالت کے پس میں تمہارے تئیں طرف اللہ کے بلاتا ہوں اور تم مجھ کو طرف دین اپنے کے دعوت کرتے ہو اور ساتھ میرے جھگڑتے ہو، پس تم نہیں زیادہ کرتے ہو میرے تئیں سوائے نقصان اور خسارے کے لاتے ہیں کہ قوم ثمود کی نے بعد جھگڑے اور لڑائی بہت کے معجزہ مانگا جیسے کہ سورۂ اعراف میں مذکور ہوا اور اگر چاہے معلوم کرے کہ ساتھ دعا اُس کی کے پتھر سے اونٹنی نکلی، صالح علیہ السلام نے اوپر اُن کے حجت پکڑی اور بیچ مقدمہ اونٹنی کے وصیت شروع کی

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝ اور کہا اے قوم میری یہ اونٹنی ہے کہ اللہ نے پیدا کی ہے واسطے تمہارے جس حال میں کہ نشانی ہے اوپر قدرت اُس کی کے پس چھوڑ دو تم اس کو، تو کھاوے اور چرے بیچ زمین اللہ کی کے یعنی رزق اُس کا اوپر تمہارے نہیں ہے اور نفع خاص تم کو ہے اور نہ پہنچاؤ تم اس کو بدی اور ایذا کہ اگر ساتھ برائی اس کی کے قصد کرو گے تم پس پکڑے تم کو عذاب نزدیک یعنی پیچھے ایذا اُس کی کے عذاب کیے جاؤ اور فرصت نہ پاؤ تم عذاب سے

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝ پس پے کیا اُس اونٹنی کو یعنی پاؤں کاٹے اور مفصل سورۂ قمر میں مذکور ہوئے گا اور پیچھے پے کرنے اونٹنی کے بچہ اُس کا اوپر پہاڑ کے چڑھا اور تین آوازیں کیں، صالح علیہ السلام اُس وقت درمیان قوم کے نہ تھا جب آیا، احوال اس کو سُنایا، پس کہا تم جیو گے اور فائدہ پاؤ گے بیچ گھروں اپنے کے تین دن کہ چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ ہے اور ہفتہ کے دن اوپر تمہارے عذاب اُترے گا یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہے لائے ہیں کہ چہار شنبہ کو منہ اُن کا زرد ہوا اور پنجشنبہ کو سُرخ اور جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب اُترا

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۭ اِنَّ
٦٥ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ پس اُس وقت کہ آیا حکم ہمارا
ساتھ عذاب اُن کے کے نجات دی ہم نے صالح کو اور اُن لوگوں کو کہ ساتھ اُس کے تھے ایمان لانے والے ساتھ فضل اور بخشش کے نزدیک ہمارے سے، نہ ساتھ عمل اُن کے کے، یعنی محض فضل سے صالح کو اور مسلمانوں کو نجات دی ہم نے اُس بلا اور آفت اور رسوائی اُس دن کی سے یعنی قیامت کے سے۔ تحقیق کہ پروردگار تیرا وہ زور آور ہے یا صاحب قدرت ہے اوپر نجات مومنوں کے غالب ہے اوپر دشمنوں کے ساتھ ہلاک کرنے اُن کے کے

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا
٦٦ فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ اور پکڑا اُن لوگوں کو کہ ستم کیا انہوں
نے اوپر اپنے ساتھ کفر کے آواز بڑی نے۔ مراد آواز جبرئیل علیہ السلام کی ہے۔ زاد المسیر میں لایا ہے کہ بیچ اُس تین دن کے کہ وعدہ جینے کا تھا اپنے گھروں میں بیٹھ کر قبریں تیار کیں اور عذاب کے منتظر تھے، جب چوتھے دن سورج نکلا اور عذاب نہ آیا گھروں سے باہر آئے اور ایک دوسرے کو آپس میں پکارتے تھے کہ ایکا ایکی جبرئیل علیہ السلام اوپر صورت اصلی اپنی کے کہ پاؤں اوپر زمین کے اور سر اوپر آسمان کے، پر پھیلے ہوئے مشرق سے مغرب تک پاؤں اس کے زرد، اور بازو اس کے سبز، اور دانت سفید، اور بُراق یعنی چمکتے ہوئے اور پیشانی روشن، اور رُخسار چمکتے ہوئے اور بال سر اُس کے کے مانند سُرخ مونگے کے ظاہر ہوا، قوم ثمود نے اس حال کو دیکھ کر منہ طرف گھروں کے کیا، اور وہ قبریں کہ تیار تھیں، اُن میں آئے اور جبرئیل علیہ السلام نے نعرہ کیا "موتوا علیکم لعنۃ اللہ" یعنی مرو تم اور اوپر تمہارے لعنت اللہ کی ہو جو سب ایکبارگی موئے اور لرزہ گھروں میں پڑا، اور چھتیں اوپر ان کے گریں پس ہوئے بیچ گھروں اپنوں کے مُردے

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا

Marfat.com

ع ۷ رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۠ گویا کہ ہرگز نہ تھے بیچ اُن
گھروں کے وسیط میں لایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُس آواز
کے ہلاک کیا اُس کو کہ قوم ثمود کی سے تھا مشرق میں اور مغرب میں
مگر ایک مرد کہ نام اُس کا روغال تھا۔ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ابو روغال کون ہے، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باپ ہے قبیلۂ ثقیف کا۔ جانو تم کہ
تحقیق قوم ثمود نے انکار کیا پروردگار اپنے کو، جانو تم کہ دوری
ہے رحمت سے خاص قوم ثمود کی کو

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى
قَالُوْا سَلٰمًا ؕ اور البتہ تحقیق کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے فرشتوں
سے گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے اور دمیاطی میں کہا ہے کہ
تین فرشتے جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام اوپر صورت
جوانوں خوبصورت کے آئے طرف ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ
خوشخبری کے ساتھ بیٹا ہونے کے یا ہلاک ہونے قوم لوط کے۔
حقائق سلمیٰ میں مذکور ہے کہ وہ خوشخبری تھی ساتھ دوستی ہمیشگی
کے۔ صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ جو پہلے سے خلیل کو نوازا
کہ کہا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا آخر ساتھ ہمیشگی دوستی کے بشارت
دی اور بھی حقائق میں لایا ہے کہ وہ خوش خبری تھی ساتھ ظاہر
ہونے حضرت رسالت پناہ کے صلب اس کی سے اور ساتھ اُس
کے کہ وہ خاتم پیغمبروں کا اور صاحب تاج حمد کا ہے اور ایک بشارت
یہ کہ باپ کو ایسا بیٹا ہووے سے خوش وقت آں پدر کہ چنیں
باشدش پسر ÷ شاباش آں صدف کہ چنیں پرورد گہر ÷ آباء از و مکرم
و ابناء از و عزیز ÷ صلوا علیہ ما طلع الشمس والقمر ÷ دمیاطی
لایا ہے کہ جبرئیل واسطے ہلاک قوم لوط آیا تھا اور اسرافیل بشارت
بیٹے کی ابراہیم علیہ السلام کو لایا تھا اور میکائیل واسطے محافظت لوط
اور اہل اُس کے کے اور نکالنے اُن کے مؤتفکات سے القصہ
جب نزدیک خلیل کے آئے کہا سلام کرتے ہیں ہم اوپر تیرے
سلام کرنا

قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ
۶۸ حَنِيْذٍ ۝ کہا ابراہیم نے کہ جواب میرا سلام ہے اوپر تمہارے
ابراہیم علیہ السلام نے نہ جانا کہ فرشتے ہیں، اُن کو بیچ مہمان خانے
کے بٹھلایا، پس دیر نہ کی تو وہ کہ لائے گوسالہ بھنا ہوا اوپر پتھر گرم کے
پس دسترخوان بچھایا اور آواز دی اُنہوں نے طرف طعام کے اور ہاتھ
دراز نہ کیا

فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ
اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ
۶۹ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝ پس اس وقت کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے
ہاتھ اُن کے کو کہ مطلق نہیں پہنچتا ساتھ گوسالہ کے یعنی ہاتھ طرف طعام
کے نہیں کرتے انکار کیا اُس کے تئیں اُن سے یعنی منکر جانا اور بیچ
دل کے لایا اُن سے ایک ڈر اس واسطے کہ بیچ اُس زمانہ کے جو کوئی
قصد کسی کا رکھتا تھا، طعام اس کا نہ کھاتا تھا۔ اور جب انہوں نے
طعام اُس کا نہ کھایا، ڈرا کہ چور نہ ہوئیں اور قصد میرے کو نہ آئے ہوئیں
جب فرشتوں نے ڈرنا اُس کا دریافت کیا، کہا مت ڈر تو تحقیق ہم
بھیجے ہوئے ہیں طرف قوم لوط علیہ السلام کے تو اُن کو عذاب کریں ہم
وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ
۷۰ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ اور جورو ابراہیم کی کہ سارہ
نام ہے بیٹی ہارون کی کھڑی تھی پیچھے پردے کے اور کسی سے منہ نہیں
چھپاتی تھی، جوں ہی بات فرشتوں کی سنی، پس ہنسی از روئے خوشی
کے اور خوشی واسطے دور ہونے خوف ابراہیمؑ کے تھی یا واسطے ہلاک
ہونے فساد والوں کے کہ مراد قوم لوطؑ کی ہے ہنسی اُس کی تعجب سے تھی
اور تعجب کرتی تھی غفلت قوم لوط کی سے باوجودیکہ نزدیک پہنچا تھا
عذاب اُن کا۔ یا تعجب میں تھی بدل جانے فرشتوں کے سے اوپر صورت
آدمی کے یا تعجب تھا ڈرنے ابراہیمؑ کے سے باوجود کثرت حشمت
اور آدمیوں کے تین آدمیوں سے۔ جب سارہ ہنسی پس بشارت دی
ہم نے اُس کو ساتھ زبان فرشتوں کے ساتھ پیدا ہونے بیٹے کے اسحاقؑ
نام اور سوائے اسحاق کے ساتھ یعقوبؑ کے تخصیص بشارت کی خوشی
سارہ کو اس واسطے تھی کہ خوشی عورتوں کو ساتھ ہونے بیٹے کے بہت
ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ ابراہیمؑ ہاجرہ سے بیٹا رکھتا تھا اسمعیلؑ نام

Marfat.com

پس جب خوشخبری بیٹے کی سُنی
قَالَتْ یٰوَیْلَتٰٓی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّ ھٰذَا
بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝ کہا جائے ۷۱
تعجب ہے کہ آیا بیٹا جنوں میں اور حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور اس وقت ایک کم نتو برس عمر اُس کی گذری تھی اور یہ خاوند میرا جس حال میں کہ بوڑھا ہے ایک سو بیس برس کا یا ایک سو بارہ برس کا تحقیق یہ چیز کہ کہتے ہیں البتہ چیز تعجب کی ہے۔ تعجب کرنا اُس کا ازراہ عادت کے تھا نہ ازروئے قدرت کے
قَالُوْٓا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ
بَرَکٰتُهٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ ۷۲
کہا فرشتوں نے خاص سارہ کو آیا تعجب رکھتی ہے تو کام اللہ کے سے کچھ اچنبھا نہیں ہے کہ کارگیری اور فضل اپنے سے درمیان دو بوڑھوں کے بیٹا دیوے بخشائش اپنی سے اور برکتوں سے یعنی زیادتی اس کی سے اوپر تمہارے اے گھر والو۔ تحقیق کہ اللہ تعریف کیا گیا ہے ساتھ بخشش اور نعمتوں کے بزرگوار ہے ساتھ ظاہر کرنے کرم کے
فَلَمَّا ذَھَبَ عَنْ اِبْرٰھِیْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ
الْبُشْرٰی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝ پس اُس وقت ۷۳
کہ گیا ابراہیمؑ سے وہ ڈر کہ رکھتا تھا اور آئی ساتھ اُس کے خوشخبری اولاد کی جھگڑا کیا ساتھ فرشتوں ہمارے کے بیچ شان قوم لوط کے لائے ہیں کہ فرشتوں کو کہا کہ تم ہلاک کرتے ہو اہل شہر کو کہ اس میں سو مومن ہوویں گے کہا انہوں نے نہیں، ابراہیمؑ نے کہا کہ نوے ہوویں گے کہا نہیں اسی طرح ہر بار دس کم کرتا تھا۔ دس تک پہنچا، پھر پانچ تک۔ آخرالامر ایک تک فرشتوں نے کہا کہ جس گاؤں میں ایک مومن ہووے، ہلاک کرنے اُس کے کا ہم کو حکم نہیں ہے ابراہیمؑ نے فرمایا کہ لوطؑ اور بیٹے اس کے مومن نہیں ہیں؟ جواب دیا کہ ہم لوطؑ کو اور اہل اُس کے کو باہر لاویں گے ان میں سے
اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ۝ تحقیق ابراہیمؑ ۷۴
البتہ بُردبار تھا کہ شتابی نہ کرتا تھا بیچ بدلہ لینے بدکاروں سے۔ آہ مارنے والا اور افسوس کھانے والا اوپر آدمیوں کے، رجوع کرنے والا بیچ درگاہ خدا کے ذکر ان صفتوں کا دلالت رکھتا ہے اوپر اس کے کہ جھگڑا کرنا ابراہیمؑ کا ساتھ فرشتوں کے رقت دل کی سے اور زیادتی رحم کی سے تھا اور اُمید رکھتا تھا کہ عذاب اُس قوم کا توقف میں پڑے، شاید کہ وہ توبہ کریں۔ فرشتوں نے کہا
یٰٓاِبْرٰھِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ
اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ۷۵
اے ابراہیمؑ اعراض کر یعنی درگذر کر اُس جدائی سے تحقیق کہ آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب اُن کے کے اور تحقیق کہ آنے والا ہے ساتھ اُن کے عذاب نہ پھرنے والا ساتھ جھگڑے کے اور دعا کے پس فرشتوں نے ابراہیمؑ کو رخصت کیا اور منہ طرف مؤتفکات کے رکھا اور وہ چار شہر تھے، بیچ ہر ایک کے لاکھ لاکھ شمشیر زن مرد تھے جس وقت نزدیک سدوم کے پہنچے کہ لوطؑ بیچ اُس کے ہوتا تھا، جب دیکھا کہ وہ بیچ زمین کے کام کرتا تھا آگے اُس کے گئے اور سلام کیا
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
ذَرْعًا وَّ قَالَ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ۝ اور اُس کہ آئے بھیجے ۷۶
ہوئے ہمارے طرف لوطؑ کے غمگین ہوا ساتھ اُن کے اور تنگدل ہوا واسطے اُن کے سے نہ کراہیت مہمانداری کی سے بلکہ بسبب اس کے کہ اُن کو دیکھا خوبصورت بدی قوم کی سے اندیشہ کیا اور کہا یہ دن سخت ہے اوپر میرے لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ جب تک لوط چار بار بدی قوم اپنی کی سے شاہدی نہ دیوے اُن کو ہلاک نہ کرو۔ لوطؑ نے کہ مہمانوں کو دیکھا۔ کہا تم کو سوائے اس شہر کے جگہ نہ تھی، اسرافیل نے کہا کہ کیا ہے کام ان کا؟ لوطؑ شرمایا اور کہا کہ شاہدی دیتا ہوں کہ بدترین سارے عالم کے یہ گروہ ہیں۔ جبرئیل نے ساتھ میکائیل کے اشارہ کیا کہ یہ دیکھ ایک گواہی پس لوطؑ نے ساتھ اُن کے منہ طرف شہر کے رکھا، جس وقت دروازے میں پہنچے، پھر وہی بات دوبارہ کہی جس وقت شہر میں آئے پھر کہا اور جب گھر میں گئے پھر تکرار اسی بات کی کی اور شاہدی چار بار کی ظاہر ہوئی۔ بعضے لوگوں نے مہمانوں لوطؑ کے کو دیکھا اور خبر اوروں کو دی یا لوطؑ کی جورو نے لوگوں کو خبر دی اور وہ لوگ خبر سُن کر طرف گھر لوطؑ کے آئے جیسے کہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۗ وَمِنْ قَبْلُ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۗ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ
هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ
۷۷ ضَيْفِيْ ۗ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ٥ اور آئی پاس
لوطؑ کے قوم اُس کی ساتھ شتابی کے دوڑتی ہوئی طرف اس کے اور
آگے اس وقت سے بھی تھے کہ کام بُرے کرتے تھے یعنی اغلام اور
کبوتر بازی اور سیٹی بجانا اور ٹھٹھا کرنا برسر راہ بیٹھ کر، جس وقت
قوم لوط کی دروازے پر آئی اور مہمانوں کو طلب کیا، کہا لوطؑ نے کہ
اے گروہ میرے یہ بیٹیاں میری ہیں، ان کو چاہو پاکیزہ تر ہیں خاص
تم کو واسطے جورو کرنے کے بشرط ایمان لانے کے یا اس کی شریعت
میں مومنہ عورت کی تزویج کفار کے ساتھ جائز تھی، حضرت لوطؑ
نے زیادتی رحمت کی سے بیٹیوں کو فدائے مہمانوں کا کیا اور کہا
ہے مراد بیٹیوں سے عورتیں اُن کی تھیں، اس واسطے کہ ہر نبی باپ
اُمت اپنی کا ہے واسطے تربیت کے۔ کہا یعنی عورتوں کو چاہو تم کو
حلال ہیں۔ پس ڈرو تم اللہ سے ترک کرنے بُرے کاموں کے اور
رسوا نہ کرو تم مجھ کو بیچ مہمانوں میرے کے، آیا نہیں ہے تم میں
سے کوئی مرد راہ پانے والا کہ تم کو نصیحت دیوے اور بُرے کاموں
سے منع کرے

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ
۷۸ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ٥ کہا قوم نے کہ اے لوطؑ تحقیق کہ
تو جانتا ہے کہ نہیں ہم کو بیچ بیٹیوں تیری کے کچھ حاجت اور تحقیق تو
جانتا ہے جو چیز کہ چاہتے ہیں ہم یعنی بیٹوں فاحشہ سے

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْۤ اِلٰى رُكْنٍ
۷۹ شَدِيْدٍ ٥ کہا لوطؑ نے جواب میں اُن کے کاش کہ میرے تئیں ہووے
ساتھ دور کرنے تمہارے کے قوت یا اگر مجھ کو قوت ہووے بیچ
ذات میری کے البتہ دور کر دوں میں یا پناہ پکڑوں طرف ایک ستون
سخت کے یعنی ناتا اور قبیلہ کہ ساتھ مدد اُن کی کے منع تم کو کر سکوں میں
کرنا۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا یعنی لوطؑ نے ساتھ خدا کے پناہ پکڑی تو اللہ تعالیٰ نے
مدد اُس کی کی، اس واسطے کہ جائے پناہ عاجزوں کی سوائے درگاہ اس
کی کے نہیں ہے ۔ آستانش کہ قبلہ گاہ ہمہ است ٭ از ہمہ آفتی پناہِ
ہمہ است ٭ ہر کہ دل در حمیتش بستہ است ٭ از غم ہر دو کون وارستہ
است ٭ لائے ہیں کہ لوط علیہ السلام نہایت مضطرب اور غمگین تھے
فرشتوں نے اس کو ساتھ اضطراب کے دیکھا

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ
کہا فرشتوں نے کہ اے لوطؑ تحقیق ہم بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے
ہیں اور واسطے عذاب اُن کے کے اُترے ہیں ہم دل قوی رکھ کہ وہ
نہیں پہنچتے ہیں ساتھ ایذا اور ضرر تیرے کے۔ یعنی نزدیک تیرے
نہیں پہنچتے ہیں تو قدم ان میں سے باہر رکھ اور ہم کو ساتھ ان کے چھوڑ
پس جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پَر اوپر منہ اُن کے کے ملا تو سب اندھے
ہو گئے اور لوطؑ کے گھر سے باہر نکل کر دوڑتے تھے اور کہتے تھے دوڑو
تم اے آدمیو! کہ مہمان لوط علیہ السلام کے جادوگر ہیں پس جبرئیل علیہ
السلام نے فرمایا کہ

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ
مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۗ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ
اَصَابَهُمْ ۗ پس لے جا تو لوگوں اپنے کو تھوڑی ایک رات گذرنے
سے اور چاہیے کہ التفات نہ کرے اور پیچھے نہ دیکھے تم میں سے ایک
پس سب ناتہ داروں اپنے کو لے جا، مگر جورو اپنی کو کہ وہ کافرہ ہے
تحقیق کہ پہنچنے والی ہے اس کو وہ چیز کہ پہنچی ساتھ اُن کے یعنی وہ بھی
مانند کافروں کے ہلاک ہووے گی۔ لوطؑ نے نہایت تنگ دلی سے
فرمایا کہ کب ہوگا ہلاک ہونا اُن کا، جبرئیل علیہ السلام نے کہا

اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۗ تحقیق کہ وہ وقت عذاب
اُن کے کا صبح ہے۔ لوطؑ نے فرمایا کہ ابھی صبح میں بڑی دیر ہے جبرئیل
علیہ السلام نے فرمایا
۸۰ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ٥ آیا نہیں ہے صبح نزدیک
یعنی نزدیک ہے

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا
عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۙ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ

Marfat.com

٨١ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۠ پس جس وقت
کہ آیا حکم ہمارا واسطے عذاب اُن کے جبرئیلؑ کو فرمایا تو پَر دل
اپنے کو نیچے شہروں اُن کے کے لایا اور اُٹھایا یہاں تک کہ اہل آسمان
نے بانگ مرغ کی سُنی اور آواز کتے اُن کے کی سُنی۔ پس حکم کیا ہم نے
تو گرایا اور ہم نے ساتھ قدرت کاملہ کے گردانا اوپر اُن شہروں کے
نیچا اُن کا یعنی اُلٹا ہم نے اور برسائے ہم نے اوپر ان شہروں کے
بعد اُلٹنے کے پتھر گل سجیل سے، سجیل پتھر مٹی کے کو کہا ہے اور وہ
مٹی ساتھ آگ کے پکی ہوئی ہوتی ہے، یا سجیل کوئی پہاڑ ہے بیچ
آسمان کے یا نام آسمان دنیا کا ہے یا سجین ہے کہ نام دوزخ کا
ہووے یعنی وہ پتھر پڑنے ان کے آسمان سے تھے یا دوزخ سے
اور وہ پتھر تھے اوپر نیچے رکھے ہوئے یا پیاپے نشان کیے ہوئے ساتھ
خطوط سیاہ اور سفید کے۔ زاد المسیر میں کہا ہے کہ مہر کی ہوئی
تھی بعضے ان کے مانند برق سفید کے اوپر اس کے نقطے سیاہ اور
تھوڑے سیاہ اوپر ان کے نقطے سفید یا نام اُس آدمی کا کہ اوپر اُس
کے برستا تھا، لکھا ہوا تھا یا تیار ہوا تھا نیچے خزانے پروردگار
تیرے کے واسطے عذاب اُن کے کے **تفسیر زاہدی**
میں لایا ہے کہ پتھر بڑا اس میں کا برابر خم کے تھا اور چھوٹا اُس کا برابر
گھڑے کے۔ ایک قول یہ ہے کہ پتھر برسے اس جماعت پر کہ شہر سے
باہر تھی، پس جس جگہ کہ اُن میں سے کوئی تھا، پتھر اُس کے نام کا اوپر
سر اُس کے کے آیا اور ہلاک ہوا۔ لائے ہیں کہ اُس قوم سے ایک شخص
خانہ کعبہ میں آیا اور چالیس دن تک وہ پتھر کہ نامزد اُس کا تھا الگ اوپر
آسمان کے کھڑا رہا، جس وقت وہ آدمی مکہ سے باہر گیا، وہ پتھر اوپر
اُس کے آیا اور وہ ہلاک ہوا، اور نہیں ہے وہ پتھر عذاب کا ظالموں
سے دور؎ چہ ظالم از ستمگر ننگ دارد ؛ عجب نبود کہ بروے
سنگ بارد ؛ سگاں را سنگ در غور داست بسیار ؛ چہ ظالم را بہ
بینی سنگ بردار ؛
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ

النصف ع
٨٢ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝
اور بھیجا ہم نے طرف اولاد مدین یا رہنے والے شہر مدین کے بھائی اُن
کے شعیبؑ کو، کہا شعیبؑ نے اے قوم میری پوجو تم اللہ کو ساتھ یگانگی
کے نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوائے اُس کے اور کم نہ کرو
تم پیمانہ کو بیچ ماپنے کے اور کم نہ کرو تم ترازو کو بیچ تولنے کے تحقیق میں
دیکھتا ہوں تم کو ساتھ دولت کے اور نعمت کے، یعنی عاجز اور محتاج
نہیں ہو تم کہ خیانت کرو، بلکہ دولت مند ہو رسم حق گذاری کی وہ ہے
کہ لوگوں کو مال اپنے سے فائدہ بخشو تم کہ نہ حق ان کے سے کمی کرو اور
تحقیق کہ میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے بسبب اس خیانت کے عذاب دن
گھیرنے والے کے سے وصف دن کا ساتھ گھیرنے کے کہ صفت عذاب
کے ہے واسطے واقع ہونے اس کے کے یعنی اُس دن عذاب تم
کو گھیرے کہ کوئی راہ نہ پاوے، مراد عذاب قیامت ہے اور جب
منع کیا کم کرنے پیمانے کے سے اور وزن کے سے، حکم کرتا ہے
ساتھ وفا کرنے اُس کے کے اور یہ نہایت مبالغہ ہے
وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ
لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي
٨٣ الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور اے گروہ میرے پورا ناپو پیمانے
سے اور پورا تولو تم وزن کو ساتھ ترازو کے ساتھ عدل اور راستی کے اور
وہ قوم باوجود خیانت ترازو اور پیمانے کے کہ جو کچھ کہ خریدتے تھے
قیمت اُس کی سے چراتے تھے اور کنارے درہم اور دینار کے بھی
کاٹتے تھے، اسواسطے کہا کہ اور کم نہ کرو تم لوگوں کو چیزیں ان کی یعنی
جو چیز کہ خریدتے ہو قیمت اُس کی میں سے نہ چراؤ اور کنارے روپے
پیسوں کے نہ کاٹو اور نہایت تباہی نہ ڈھونڈھو بیچ زمین شہر اپنے کے
جس حال میں کہ تباہ کار ہو تم
بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ
٨٤ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ اور جو کچھ خدا باقی چھوڑے واسطے
تمہارے حلال سے بعد ترک کرنے حرام کے بہتر ہے تم کو اس چیز
سے کہ ساتھ خیانت کے جمع کرو تم اگر ہو تم باور رکھنے والے خاص قول
اس کے کو اور نہیں ہوں میں اوپر تمہارے نگہبان کہ تم کو بُرائیوں سے

Marfat.com

نگہبانی کروں یا عذاب سے نگاہ رکھوں میں۔ بلکہ میں ایک رسول ہوں پیغام پہنچانے والا اور نصیحت کرنے والا اوپر میرے پہنچانا ہے۔

ے من آنچہ شرط بلاغ است باتو میگویم ؛ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ؛ لائے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اوپر دو قسم کے تھے، بعضے وہ کہ ان کو حکم حرب کا تھا، جیسے موسیٰؑ اور داؤدؑ اور سلیمانؑ۔ اور بعضے وہ کہ ان کو حکم حرب نہ تھا۔ اور شعیبؑ اُن میں سے تھے کہ رخصت حرب کی نہ رکھتے تھے، قوم کو تمام دن نصیحت کرتے تھے۔ اور آپ تمام رات نماز ادا کرتے تھے

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ
مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ
اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ۝ کہا قوم نے کہ اے ۸۵
شعیبؑ آیا نمازیں تیری فرماتی ہیں تیرے تئیں یہ کہ چھوڑیں ہم وہ چیز کہ پوجی ہے باپ دادوں ہمارے نے بتوں سے یا موقوف کریں جو کچھ کہ کرتے ہیں ہم بیچ مالوں اپنے کے جو کچھ چاہتے ہیں ہم، کم کرنے پیمانے کے سے اور تولنے سے یا چرانے مول کے سے یا کاٹنے کنارے درہم و دینار کے سے، تحقیق تو البتہ بُردبار ہے راہ پانے والا ساتھ گمان اپنے کے یا بات از روئے حکم کے کرتے تھے اور مراد اُن کی عکس ان صفتوں کے تھی یا بطریق استبعاد کے کہتے تھے کہ تو باوجود بُردباری کے اور دانائی کے کہ وصف کیا گیا ہے، تو کیوں یہ باتیں کہتا ہے

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّیْ وَ رَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ مَاۤ اُرِیْدُ
اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰی مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ
اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ
اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝ ۸۶
کہا شعیبؑ نے اے گروہ میرے جو دیکھتے ہو تم کیا کہتے ہو اگر ہوں میں اوپر حجت کے نزدیک پروردگار اپنے کے سے اور روزی دی ہووے مجھ کو نزدیک اپنے سے روزی نیک یعنی نبوت یا رسالت یا مال حلال بغیر خیانت کا یا دولت کمال ارزانی کی ہووے۔ اور سعادتِ روحانی اور جسمانی عطا فرمائی ہووے، کیسے روا ہے کہ میں وحی اُس کی میں خیانت کروں، اور نہیں چاہتا ہیں کہ مخالفت کروں میں تم کو اور آؤں میں طرف اس چیز کے کہ تم کو منع کرتا ہوں یعنی تم کو اُس چیز سے منع نہیں کرتا ہیں کہ آپ کرتا ہوں، بلکہ جس چیز سے تم کو منع کرتا ہوں، اُس سے آپ بھی باز رہتا ہوں، میں نہیں چاہتا مگر اصلاح کرنا تمہارے کا جب تک کہ سکوں میں، اور نہیں ہے توفیق میری مگر بیچ اصلاح کرنے کاموں کے، مگر ساتھ ہدایت اور مدد اللہ کے اوپر اُس کے توکل کرتا ہوں میں کہ قادر ہے اوپر سب چیز کے اور سوائے اُس کے عاجز ہیں۔ اور طرف اُس کے پھرتا ہوں میں جس چیز سے کہ نیت کرتا ہوں

وَ یٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِیْۤ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ
مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ
قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِیْدٍ ۝ ۸۷
اور اے گروہ میرے تم کو اوپر اس بات کے نہ رکھے دشمنی میری، اور لڑائی کرنی ساتھ میرے کہ پہنچا تم کو مانند اُس کے کہ پہنچا گروہ نوحؑ کو غم طوفان سے یا قوم ہودؑ کو غم بادِ صرصر سے یا قوم صالحؑ کو غم زلزلہ سے۔ اور نہیں قوم لوطؑ کی تم سے دُور، یعنی مکان اور زمان میں تم سے نزدیک ہیں۔ اگر قوم گذری ہوئی سے عبرت نہیں پکڑتے اُن سے عبرت پکڑو

وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ
اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ۝ اور بخشش مانگو پروردگار ۸۸
اپنے سے ساتھ ایمان کے، پس رجوع کرو تم ساتھ عبادت اُس کی کے پرستش غیر اُس کے سے، تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہے بخشش مانگنے والوں کے کو دوستدار توبہ کرنے والوں کا ہے، وَدُود بمعنی فاعل کے ہے یعنی بندوں کو دوست رکھے اور بمعنی مفعول کے بھی ہے کہ بندے اُس کے دوست رکھیں۔ قطب الابرار مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ شرح اسماء اللہ میں معنی وَدُود کے اوپر اس طرح کے لایا ہے کہ دوست رکھنے والا نیکی کا ساتھ تمام خلق کے اور دوست اُن دلوں کا کہ طرف حق کے ہیں یعنی وہ نیکی کو دوست رکھتا ہے اور نیک اُس کو

Marfat.com

دوست رکھتے ہیں اور اصل ہیں دوستی نیکوں کی شاخ دوستی اُس
کی کی ہے اس واسطے کہ جو نظرِ حقیقت سے دیکھیں اصل نیکی اور
احسان کا کہ سبب محبت کا ہوتا ہے غیر اُس کے کو نہیں ہے پس
آپ اپنے تئیں کو دوست رکھتا ہے اور اس مقدمہ میں نکتے کتنے
بیچ آیت یحبہم و یحبونہ کے ظاہر اور عیاں کیئے ہیں

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ
وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ
وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ کہا قوم نے اے شعیبؑ نہیں ۸۹
سمجھتے ہیں بہت اُس چیز سے کہ کہتا ہے تو واجب ہونے توحید
کے سے اور یہ بسبب قصور عقل اور فکر اُن کی سے تھا یا یہ بات از
روئے عناد کے تھی وگرنہ کیوں بات اُس کی نہ سمجھتے اور وہ خطیب
الانبیاء تھا اور کہا انہوں نے اور تحقیق ہم البتہ دیکھتے ہیں تجھ کو بیچ
اپنے بے قوت بیچ دور کرنے ہمارے کے اور اگر نہ قوم تیری ہوتی
کہ اوپر دین ہمارے کے ہیں اور اُن کو عزیز رکھتے ہیں ہم اور نہیں ہے
تو اوپر ہمارے عزیز اور بزرگ

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ
وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝ کہا شعیبؑ نے کہ اے گروہ میرے ۹۰
آیا ناتے دار اور قوم میری عزیز زیادہ ہیں اوپر تمہارے اور دوست
بہت ہیں نزدیک تمہارے اللہ سے اور پکڑا ہے تم نے امر اللہ
کے کو پیچھے پیٹھ اپنی کی سے مانند ترک کیے ہوئے اور بھولے ہوئے
کے یعنی حق کنبہ میرے کا نگاہ رکھتے ہو اور حکم پروردگار میرے
کا پیچھے پیٹھ کے ڈالتے ہو تم۔ تحقیق کہ پروردگار ساتھ اُس چیز کے
کہ کرتے ہو تم خبردار ہے اوپر اس طرح کے کہ کوئی خبر اس کے
اوپر پوشیدہ نہیں اوپر اُس کے تم کو جزا دلوے گا

وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ اور اے گروہ میرے عمل کرو تم اوپر حال ۹۱
اپنے کے کہ رکھتے ہو تم شرک سے، تحقیق کہ میں بھی عمل کرنے
والا ہوں، قریب ہے کہ جانو تم

مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ
۹۲ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ رَقِیْبٌ ۝ اُس کسی کو کہ آوے ساتھ
اُس کے وہ عذاب کہ اُس کو رسوا کرے یا ساتھ تمام فضیحت کے
ہلاک کرے اور اُس کسی کو کہ وہ جھوٹ بولنے والا ہے ساتھ گمان
تمہارے کے، یعنی شتابی جانو تم کہ میں سچا ہوں یا تم، اور انتظار کرو
تم اس بات کا کہ میں کہتا ہوں، تحقیق کہ میں بھی ساتھ تمہارے انتظار
کرنے والا ہوں

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ
۹۳ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ
ع ۸ ۱۲ ۹۴ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝
اور اُس وقت کہ آیا عذاب ہمارا نجات دی ہم نے شعیبؑ کو اور اُن
لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اُس کے فضل ہمارے سے اور
پکڑا اُن لوگوں کو کہ کافر تھے ساتھ اللہ کے آواز تُند نے کہ جبرئیل
علیہ السلام نے کہا: "کہ موتوا جمیعا" یعنی مرو تم سب، پس ہو گئے
بیچ گھروں اپنے کے مُردے اوپر زمین کے پڑے ہوئے۔ گویا کہ
ہرگز رہے نہ تھے بیچ اُس شہر کے یا اُن گھروں کے، جانو تم کہ
ہلاکی ہے قوم مدین کو اور دوری رحمت میری سے، جیسے کہ ہلاک
اور ملعون ہوئے ثمود۔ تشبیہ کی ہے مدین کو ساتھ ثمود کے اس واسطے
کہ عذاب دونوں قوموں کا آواز جبرئیلؑ کی تھی۔ تبیسیر میں لایا ہے
کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ کوئی دو قوم ساتھ
ایک عذاب کے ہلاک نہیں ہوئیں مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام
کی۔ اوپر قوم ثمود کو آواز نیچے اُن کے سے تھی، اور قوم شعیب کو کہ
اہل مدین تھے، اوپر اُن کے سے آواز عذاب کی آئی

۹۵ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ
۹۶ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ۝ اور البتہ تحقیق بھیجا ہم
نے موسیٰؑ کو ساتھ معجزوں کے کہ نشانیاں صحت نبوت اُس کی تھیں
اور ساتھ دلیلوں قاہرہ اور واضح کے کہ وہ عصا تھا طرف فرعون کے

Marfat.com

اور گروہ اشراف قوم اُس کی سے۔ پس پیروی کی اُس گروہ نے حکم
فرعون کے کی بیچ کافر ہونے کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے اور نہ
تھا کام فرعون کا اوپر طریقہ ہدایت اور ثواب کے اور جب آج کے
دن یعنی متابعت اُس کی کل کے دن بھی یعنی قیامت کو تابعدار
اُس کے سے ہوویں

یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ
۹۷ النَّارَ ؕ وَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ پیشروی یعنی سرداری
کرے فرعون قوم اپنی کی دن قیامت کے۔ پس لاوے ان کو بیچ
دوزخ کے اور بُرا مکان ہے کہ لاویں گے بیچ اُس کے یعنی آگ دوزخ
کی

وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ
۹۸ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ اور پیچھے سے لاویں گے فرعون اور
قوم اُس کی بیچ سرائے لعنت کے دن قیامت کے بھی لعنت
پیچھے ان کے ہے۔ بڑی بخشش ہے کہ دی گئی ہے ساتھ اُن کے
یعنی لعنت دونوں جہان کی

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا
۹۹ قَآىٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ ۝ یہ خبر خبروں شہروں ہلاک کیے گیوں
سے ہے کہ اس کو اوپر تیرے پڑھتے ہیں ہم اور بعضے اُن سے باقی
ہیں یا آباد مانند کھیتی قائم کے اور تھوڑے اُن سے گمنام ہیں یا ویران
مانند کھیتی کٹی ہوئی کے اور کہا قائم وہ ہے کہ نشان اس کا دیکھا
جاتے مانند شہر اور گھر عاد اور ثمود کے۔ اور حصید وہ ہے کہ آثار
اُس کا باقی نہیں ہے، جیسے شہر قوم نوح علیہ السلام کا

وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ
اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ
۱۰۰ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ۝ اور ستم نہیں کیا ہم
نے رہنے والوں اُس شہر کے کو ساتھ ہلاک کرنے ان کے کے و
لیکن ستم کیا اُنہوں نے اوپر ذاتوں اپنی کے ساتھ کرنے اس چیز کے
کہ سبب عذاب کا ہووے، پس کچھ فائدہ نہ کیا، یا قدرت دُور
کرنے کی نہ رکھتے تھے اُن سے وہ خدا کہ از رُوے جہل کے
دُعا کرتے تھے اور پُوجتے تھے ان کو سوائے اللہ کے، یعنی خداؤں ان کے
نے باز نہ رکھا اُن سے کسی چیز کو جس وقت کہ آیا حکم پروردگار تیرے
کا واسطے عذاب اُن کے کے اور نہ زیادہ کیا اُن کو بتوں نے سوائے
نقصان کرنے کے اور ہلاک ہونے کے

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى
۱۰۱ وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ۝
اور مانند اُس کے پکڑنا ہے پروردگار تیرے کا جس وقت پکڑے اہل
شہروں کے کو اور جس حال میں کہ رہنے والے اُس شہر کے ظالم ہوویں
تحقیق کہ پکڑنا اللہ کا دُکھ دینا سخت ہے اور اس پکڑنے سے کسی کو
قدرت خلاص ہونے کی اور راہ چھٹکارے کی نہیں ہے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ
۱۰۲ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝
تحقیق بیچ اس بات کے کہ یاد کی ہم نے قصّوں سے البتہ عبرت ہے
خاص اُس کسی کو کہ ڈرے عذاب آخرت کے سے وہ دن قیامت
کا ایک دن ہے کہ جمع کیے جاویں واسطے اُس دن کے لوگ یعنی سب
خلق کو بیچ اُس دن کے جمع کریں اور وہ دن قیامت کا ایک دن ہے
کہ حاضر ہوویں بیچ اُس کے رہنے والے آسمان کے اور زمین کے
۱۰۳ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ اور دیر
نہیں کرتے ہم اُس دن کو مگر واسطے گزرنے مدّت گنی ہوئی کے یعنی
جب تک وقت اُس کا نہ پہنچے، قائم نہ ہووے

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ
۱۰۴ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ۝ جس وقت کہ آوے وہ دن
حاضر ہونے کا۔ بات نہ کہے کوئی آدمی وہ بات کہ اس کو فائدہ پہنچاوے
مگر ساتھ حکم اللہ کے۔ پس بعضے اُن میں سے بدبخت ہوویں کہ ساتھ
خواہش وعدے کی جگہ ان کی دوزخ ہووے اور بعضا نیک بخت
ہوئے کہ موافق وعدے کے بہشت جگہ رہنے اُس کے کی ہووے
حقائق سلمی میں شیخ بلخی قدس اللہ سرہ سے نقل کرتے ہیں اور نشانیاں
نیک بختی کی پانچ ہیں۔ نرمی دل کی اور بہت ہونا گریہ کا اور نفرت دنیا

Marfat.com

سے اور کوتاہ رکھنا اُمید کا اور رجیا اور بدبختی کی نشانیاں پانچ برعکس
ان کے ہیں سختی دل کی اور خشکی آنکھوں کی اور رغبت ساتھ دُنیا کے
اور زیادتی اُمید کی اور بے حیائی۔ شیخ ابوسعید خراز قدس اللہ سرّہ
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں دو کام بڑے بیان فرمائے
ہیں، ایک سیاست زبردستی کہ دماغ کفار زمانہ کے سے نکالے اور
دوسرے حکم ازلی نے کہ ساتھ نیک بختی اور بدبختی خلق کے بزرگی جاری
ہونے کی پائی اور حضرت رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہیبت اس خبر کی سے اور دبدبہ حکم کے سے فرمایا کہ مضمون اس کا
اس نظم میں ہے ؎ آن یکے را از ازل لوح سعادت برکنار ✽ دیں یکے
را تا ابد داغ شقاوت برجبیں ✽ عدل او میراند آں را سوئے اصحاب
الشمال ✽ فضل او میخواند ایں را سوئے اصحاب الیمین ✽

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ
105 وَّشَهِيْقٌ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ
الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا
106 يُرِيْدُ ۝ پس لیکن وہ لوگ کہ بدبخت ہووے، پس بیچ آگ دوزخ
کے ہیں۔ خاص اُن کو ہے بیچ اس آگ کے آواز مانند آواز ہول کے
یعنی فریاد سخت اور نالہ وزاری، زفیر آواز سخت کو کہتے ہیں، جیسے
آواز گدھے کی، اور شہیق آواز سست ہووے اور تشبیہ کرتا ہے
فریاد بدبختوں کی کو ساتھ بدترین آوازوں کے، اور یہ بدبخت ساتھ
نالے اور فریاد کے ہمیشہ رہیں بیچ آگ کے ہمیشہ جب تک کہ
آسمان اور زمین برجا ہے یہ کلمہ بیچ عرف کے عبارت تابید و تخلید
کہ بمعنی ہمیشگی کے ہے۔ پس ہمیشگی دوزخیوں کی ساتھ ہمیشگی آسمان اور
زمین کے ہے، اس واسطے کہ آیتیں دلالت کرنے والی اوپر ہمیشگی
اہل نار کے اور قطع ہونے ہمیشگی زمین و آسمان کے وارد ہیں۔ پس
اعتقاد کیا چاہیئے کہ کافر کہ بدبخت عبارت اُن سے ہے، ہمیشہ دوزخ
میں رہیں گے، مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار تیرا کہ اُن کو عذاب دوزخ سے
بیچ آگ زمہریر کے معذب کرے یا عذاب اور سوائے عذاب آگ کے
اس واسطے کہ دوزخ میں عذاب طرح طرح کا ہے، ایک ان میں سے
یہ ہے کہ آگ سے عذاب کرے پس مراد خلود ہووے عذاب سے

نہ مراد خلود دوزخ سے۔ تحقیق کہ پروردگار تیرا کرنے والا ہے جس چیز کو
کہ چاہے انواع عذاب کرنے سے

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ عَطَآءً
107 غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝ اور لیکن وہ لوگ کہ نیک بخت ہوئے پس وہ بیچ
بہشت کے ہیں ہمیشہ بیچ اُس کے جب تک کہ ہووے آسمان آخرت
کا اور زمین اُس کی اس واسطے کہ موافق اس آیت کے کہ یوم تبدل الارض
غیر الارض والسموات، یعنی زمین اور آسمان بدل اس زمین و آسمان کا ہووے
گا۔ حضرت شیخ قدس سرّہ نے فتوحات میں فرمایا ہے کہ ہمیشگی آسمان اور
زمین کی حیثیت جوہر اُن کی سے مراد ہے نہ صورت سے اور کہا ہے مراد
اوپر اور نیچے سے ہے کہ عرب جو چیز کہ اوپر ہوتی ہے، اُس کو آسمان
کہتے ہیں۔ اور جو چیز کہ نیچے ہوتی ہے اس کو زمین جانتے ہیں پس جب
تک کہ فوق اور تحت ہووے بہشت میں رہیں، مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار
تیرا کہ اُن کو نعمت جنتوں کی سے ساتھ دولت کے پہنچاوے زیادہ
اس سے کہ مرتبہ رویت اور رضوان کا ہے اور فلا تعلم نفس ما اخفی لہم
من قرۃ اعین مددگار اس قول کا ہے اور تھوڑا سا اس احوال سے بیچ
سورۂ توبہ کے بیچ تفسیر اس آیت و رضوان من اللہ اکبر کے مذکور ہوا ہے
بخشش دی اُن کو حق بخشش دینے کا دُور نہ ہونے والی۔ یعنی دراز
بے نہایت

108 فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ
اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ
109 نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝ پس نہ رہ تو بیچ شک کے مخاطب
حضرت رسالت پناہ ہیں اور مراد امت ہیں۔ فرماتا ہے کہ بیچ شک کے
نہ رہو تم اس چیز سے کہ پوجتے ہیں یہ گروہ کافروں کے نہیں پوجتے کافر
بتوں کو مگر اوپر اس طرح کے کہ پوجتے تھے باپ دادے اُن کے آگے
اُس سے یعنی ساتھ باطل کے اور تحقیق کہ ہم تمام پہنچانے والے ہیں ساتھ
اُن کے حصہ ان کا عذاب سے جس حال میں کہ وہ حصہ ناقص نہ ہووے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ

Marfat.com

وَ اِنَّھُمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مُرِیْبٍ ۝ اور البتہ تحقیق کر دی ہم ۱۱۰
نے موسیٰ کو کتاب توریت کی پس اختلاف کیا گیا اُس کتاب میں یعنی
قوم اُس کی نے اختلاف کیا، بعضے کافر ہوئے اور بعضے ایمان لاتے
ساتھ اُس کتاب کے مانند اختلاف قوم تیری کے بیچ قرآن کے اور اگر
نہ ایک بات سے سبقت پکڑی ہوتی پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر
عذاب اُن کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان قوم موسیٰ علیہ السلام کے کہ
جھوٹ جاننے والے عذاب کے گرفتار ہوتے اور حق جاننے والے
نجات پاتے اور تحقیق کہ کافر قوم تیری کے البتہ بیچ شک کے ہیں
قرآن سے شک کرنے والے

وَ اِنَّ کُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّھُمْ رَبُّکَ اَعْمَالَھُمْ ط
اِنَّہٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ اور تحقیق کہ ہر ایک خلاف ۱۱۱
کرنے والوں سے ان میں سے ہیں کہ البتہ تمام دلیوے گا پروردگار
تیرا جزا عمل ان کی بعضے ان کو نافیہ کہتے ہیں اور لمّا کو بمعنی الّا کے
یعنی کوئی آدمی نہیں ہے، مگر کہ خدائے تعالیٰ جزا عمل اس کے کی اوپر
جس طرح کہ چاہے پہنچاوے۔ لمّا کی بحث بہت ہے اگر چاہے
تفسیر سے معلوم کرے تحقیق کہ اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم
دانا ہے ؎ ہمہ کار بندہ دانا اوست ٭ بمکافات ہم توانا اوست ۔

فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ وَلَا
تَطْغَوْا ط اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ پس تو مستقیم یعنی
ثابت رہ جیسے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جو کوئی کہ مستقیم ہے یا فرمایا تو
کہ مستقیم رہیں وہ لوگ کہ پھرے ہیں کفر سے اور ایمان لائے ہیں ساتھ
تیرے استقامت وہ ہے کہ مستقیم اوپر امر و نہی کے ہوئے اور
امام تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مستقیم وہ کوئی ہے کہ راہ
حق سے نہ پھرے تو اوپر مقام وصال کے پہنچے، حقائق سلمی
میں جوزجانی سے نقل کی ہے کہ اے طالب بزرگیوں کے طالب
استقامت کا رہ اور محمد بن فضیل نے فرمایا ہے کہ وہ چیز کہ ساتھ
ہونے اس کے کے سب نیکیاں نیک ہوئیں اور ساتھ نہ ہونے
اُس کے سب برائیاں بری ہوویں استقامت ہے اور شیخ الاسلام
قدس سرہ نے یہ بات سنی اور کہا کہ اس نے بہت اچھا کہا ہے۔

دلیل اس کی فاستقم کما امرت ہے، ایک بزرگ کو پوچھا کہ کون سا عمل
فاضل تر ہے، کہا استقامت، شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
ہے کہ استقامت وہ ہے کہ اسرار اپنا ماسوا اللہ سے نگاہ رکھے
خواجہ عصمت بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ صفت اہل استقامت کے
فرمایا ہے ؎ کسے را دائم اہل استقامت ٭ کہ باشد بر سر کوئے ملامت
از اوصاف طبیعت پاک مردہ ٭ باخلاق ہویت جان سپردہ ٭ تمام
از گرد تن دامن فشاندہ ٭ برفتہ سایہ و خورشید ماندہ ٭ اور حد سے نہ
گزرو تم، تحقیق اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے۔

وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ
وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا
تُنْصَرُوْنَ ۝ اور خواہش نہ کرو تم طرف اُن لوگوں کے کہ ستم کیا انہوں ۱۱۳
نے یعنی سستی نہ کرو ساتھ اُن کے یا حکم برداری نہ کرو اُن کی یا مدد نہ کرو
تم اُن کو اوپر ستم ان کے کے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
ہے کہ جو کوئی ایک قلم واسطے ظالم کے تراشے یا سیاہی دوات اس
کی میں ڈالے یا کاغذ اُس کے ہاتھ میں دلیوے تو لکھے بیچ ظلم اُس
کے کے شریک ہوے اور انہوں سے پوچھا کہ اگر ظالم بیچ جنگل کے
بیٹھا ہوا اور بن پانی قریب ہلاکت کے ہوے اس کو پانی دیجیے فرمایا
کہ نہیں اگر پانی اُس کو نہ دلیویں مر جائے فرمایا مصرع آں چناں بد
زندگانی مردہ بہ ٭ پس حق تعالیٰ نے زیادتی رحمت کی سے فرمایا کہ میل
ظلم نہ کرو پس پہنچے تم کو آگ یعنی ساتھ تمہارے آگ دوزخ کی پہنچے
اور نہیں ہے واسطے تمہارے سوائے اللہ کے کوئی دوستوں سے کہ
عذاب تم سے باز رکھے پس تم یاری نہ دیئے جاؤ گے

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ
ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ۝ قائم رکھ نماز کو بیچ دو طرف دن کے ۱۱۴
اور بیچ ساعتوں رات کے نماز طرف چڑھتے دن کی فجر ہے اور نماز طرف
اُترتے دن کی ظہر اور عصر ہے اور نماز ساعات رات کی سے مغرب اور
عشا ہے۔ نقل ہے کہ عمرو بن عزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوارے بیچتا
تھا کہ ایک عورت خوبصورت چھوہارے خریدنے آئی تھی، کہا چھوہارے

Marfat.com

اچھے گھر میں ہیں، جب عورت اُس کے گھر میں آئی، اُس کا بوسہ لیا اور
اُسی وقت پشیمان ہوا اور مجلس حضرت رسالت پناہ کی میں آیا روتا ہوا
اور احوال گذرا ہوا عرض کیا، آیت آئی کہ مضمون اس کا یہ ہے تحقیق کہ
نیکیاں یعنی نمازیں پانچوں لے جاتی ہیں اور محو کرتی ہیں بدلیوں کو، کہ
سوائے کبیرہ کے ہوویں۔ حضرت رسالت پناہؐ نے فرمایا کہ نماز
دوسری ساتھ ہمارے ادا کی تو نے، کہا کہ کی تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا
کہ وہ نماز کفارہ اس گناہ کی ہے۔ کہا لوگوں نے یا رسول اللہ خاص اسی
کو ہے، فرمایا سب کو عام ہے اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ ایک نماز
سے دوسری نماز تک جو گناہ کہ واقع ہووے، وہ نماز اُس کو محو کرتی
ہے جو گناہوں کبیرہ سے پرہیز کریں۔ اور بعضے اوپر اس بات کے ہیں
کہ حسنات سے مراد کہنا کلمہ تمجید کا ہے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا
الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ حکم اور یہ
وعدہ نصیحت ہے خاص یاد کرنے والوں کو

١١٤ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ اور
صبر کر تو اوپر فرمانبرداری احکام کے اور پرہیز کرنے کے۔ پس تحقیق کہ
اللہ ضائع نہیں کرتا ثواب نیکی کرنے والوں کو۔ اشارہ ساتھ اس کے
ہے کہ صبر بھی احسان سے ہے

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْ
بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
١١٥ مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ پس کیوں نہ
تھا اہل قرون سے کہ آگے تم سے تھے صاحب عقل اور فکر کے کہ
از روئے جرم کے باز رکھتے تھے مفسدوں کو فساد سے بیچ زمین کے
تو عذاب نہ اترتا، مگر تھوڑے اُن میں سے کہ نجات دی ہم نے اُن کو
اس عذاب سے اور پیروی کی اُن لوگوں نے کہ کافر تھے اس چیز کی کہ
دولت مند ہوئے تھے بیچ اس کے۔ یعنی متابعت از روئے نفس کے
کر کے اہتمام بیچ حاصل کرنے شہوتوں نفسانی کے مصروف کر کے
[illegible] اور تھے کافر
وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا

١١٦ مُصْلِحُوْنَ ○ اور نہ چاہا پروردگار تیرے نے کہ ہلاک کرے رہنے
والوں شہر کے کو ساتھ شرک کے اور جس حال میں کہ رہنے والے اُس
گاؤں کے صلاح کرنے والے ہوویں آپس میں یعنی فقط شرک سے
ہلاک نہ کرے جب تک فساد اور ظلم ساتھ اُس کے نہ ملے اور اسی
واسطے کہا ہے الملک یبقی بالکفر ولا یبقی مع الظلم

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً
١١٧ وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ
وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۚ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ
١١٨ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○
اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگوں کو ایک گروہ، یعنی اوپر ایک دین
کے اور اوپر ایک آئین کے اور ہمیشہ ہوویں اختلاف کرنے والے
بیچ حق و باطل کے مانند یہود اور نصارٰی اور مجوس کے مگر وہ کہ رحمت
کرے پروردگار تیرا اور اُس کو ساتھ ایمان کے راہ دکھلاوے جیسے
کہ حنفیہ یعنی حضرت ابراہیم کے دین پر مذہب والے کہ مسلمان ہیں یا
یہ کہ مختلف ہیں روزی میں کہ ایک دولت مند ہے اور ایک فقیر مگر وہ
کہ خدا اُس کو قناعت دیوے اور واسطے اس اختلاف کے پیدا کیا ہے
اللہ نے لوگوں کو یا واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگوں کو یا
واسطے راہ پائے ہوؤں کے اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی
کہ ساتھ فرشتوں کے یہ بات کہی ہے کہ البتہ میں بھروں گا دوزخ کو
گنہگار دیووں اور آدمیوں سب اُن کے سے

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا
نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ
١١٩ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور ہر چیز کو
پڑھتا ہوں میں اوپر تیرے خبروں پیغمبروں کی سے اور وہ خبر کیا ہے جو
کچھ ثابت کرتا ہوں میں اور قائم رکھتا ہوں میں ساتھ اس کے دل تیرا
یعنی فائدہ خبروں پیغمبروں کی سے وہ ہے کہ دل تیرا آرام پاوے اور
یقین تیرا زیادہ ہووے اور ادا کرنے رسالت کے ثبات کرے تو
اوپر ایذا کافروں کے صبر کرنے والا ہووے تو اور آیا ہے ساتھ
تیرے اس سورۃ میں جو کچھ راست اور درست ہے۔ معالم میں

Marfat.com

فرمایا ہے کہ تخصیص اس سورۃ کی واسطے بزرگی کے ہے ولیکن حق
بیچ سب سورتوں قرآن کے ہے اور کہا ہے ہذہ اشارہ ساتھ خبروں
مذکور کے ہے بیچ اس سورۃ کے یعنی یہ خبریں راست ہیں اور ایک
ع ١٠ نصیحت اور یاد کرنا ہے خاص مومنوں کو
وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰی
١٢٠، ١٢١ مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝
اور کہہ تو اے محمدؐ واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان نہیں لاتے کہ عمل کرو
تم اوپر حالت اپنی کے کہ اوپر اس کے قرار پانے والے ہو تم تحقیق
کہ ہم بھی عمل کرتے ہیں اوپر اسی حال کے کہ رکھتے ہیں ہم اور انتظار
کرو تم ساتھ ہمارے زمانہ پھرنے کا تحقیق کہ ہم بھی انتظار کرنے
والے ہیں ساتھ تمہارے عذاب اُترنے کو
وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ
الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِ ؕ وَمَا
١٢٢ رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ع اور خاص اللہ کو علم ہے
اُس چیز کا کہ غائب ہے آسمانوں سے اور زمینوں سے اور طرف اُس
کے پھیرے اور حفص یرجع مجہول پڑھتا ہے یعنی پھیر سے جاویں سب کام پس
بندگی کر خاص اُس کو کہ جو جگہ رجوع سب کاموں کی وہی ہے اور توکل کر اوپر اس کے
اور نہیں ہے پروردگار تیرا بے خبر اُس چیز سے کہ بندگی کرتے ہیں اور تیسیر میں کعب
الاحبارؓ سے نقل کرتا ہے کہ فاتحہ توریت کی آیت سورۃ انعام کی ہے اور خاتمہ
اس کا آیت اوّل سورۂ ہود کی ہے۔

سورۃ یوسف مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | مائۃ واحدی عشرۃ آیۃ

روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں نے مکّہ کے اشرافوں سے کہا کہ تم محمد صلّی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو کہ یعقوب پیغمبر علیہ السلام کی اولاد شام سے مصر
میں کیونکر آئی؟ خدائے تعالیٰ نے اُن کے جواب میں یہ سورۃ بھیجی
الٓرٰ قف یہ حرف جُدا جُدا اسرار اور بھید قرآن شریف کے ہیں
ان کے معنی اور بھید خدا اور خدا کا رسولؐ جانتا ہے لیکن عالم کہتے ہیں کہ
یہ اشارہ خدائے تعالیٰ کے ناموں سے ہے جیسے کہ الف سے اللہ اور
لام سے لطیف اور ر سے رؤف، گویا کہ قسم کھاتا ہے خدائے تعالیٰ
اس طرح کہ مجھے قسم ہے اپنے ان ناموں کی کہ
تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ قف یہ آیتیں قرآن کی روشن
ہیں، یعنی اس سورۃ کی آیتیں کھلی ہوئی بیان کرتے ہیں ہم سمجھنے والوں کو
اور یہ قصّہ جواب صاف ہے پوچھنے والوں کو
اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا بے شک ہم نے بھیجا ہے
اس قرآن کو عربی زبان میں
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ شاید کہ تم اے مکّہ کے لوگو جلد سمجھو ٢
جو یہ تمہاری زبان ہے
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم کہتے
ہیں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تو بیان کرے کہ یہ بہت اچھا
قصّہ ہے۔
بِمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَاِنْ كُنْتَ
٣ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ سبب اس کے جو ہم نے
بھیجا تیری طرف یہ قرآن میں قصّہ اور تھا تو پہلے اُس کے بھیجنے سے انجان
یعنی جب تک ہم نے یہ قصّہ قرآن میں نہ بھیجا تھا، تجھے اس قصّہ سے خبر
نہ تھی۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام کے دو قبیلے تھے اور دو حرمیں تھیں،
اور وہ دو بیبیاں آپس میں سگی بہنیں تھیں اور اس وقت اس طرح نکاح
درست تھا، ایک بی بی سے دو بیٹے تھے، ایک حضرت یوسفؑ اور دوسرا
بیٹا یامینؑ۔ اور دوسری بیوی کے چھ فرزند تھے، ایک کا نام یہودا اور دوسرا
روبیل اور تیسرا شمعون اور چوتھا لاوی، پانچواں رمالون، چھٹا یشجر اور دو
حرموں کے چار بیٹے تھے، ایک حرم کے بیٹوں کا نام دان اور نعبان اور
دوسرے حرم کے بیٹوں کا نام خاد اور اشر تھا۔ یہ بارہ بیٹے حضرت یعقوب
علیہ السلام کے تھے
اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یاد کر یعنی معلوم کر یا ظاہر کر پوچھنے
والے کے آگے کہ جس وقت کہا یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے

Marfat.com

یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَ
۴ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ٥ اے بابا بے شک میں نے
خواب دیکھا، جو گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھتا تھا میں کہ یہ سب
مجھ کو سجدہ کرتے ہیں یعقوب علیہ السلام نے جب یہ خواب بیٹے کا سُنا،
اور تعبیر اس کی سمجھی کہ گیارہ تاروں سے اشارہ اس کے گیارہ بھائیوں
سے ہے اور چاند، سورج سے جانا اشارہ اپنے تئیں اور اپنے قبیلے
کو کہ وہ حضرت یوسف کی خالہ تھیں اور ان کی ماں کا واقعہ ہو چکا تھا
یعنی ایک وقت اس کو ایسا اوج ہو گا جو اس کے بھائیوں سمیت ماں باپ
اُن کی تعظیم کریں گے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس کو معلوم کر کے
قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰۤی اِخْوَتِكَ
کہا پیار سے کہ اے بچے میرے مت کہیو اس اپنے خواب کو اپنے
بھائیوں کے آگے اور اگر کہے گا تو
فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ
۵ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ٥ پھر وہ بہانہ کریں گے تیرے واسطے بہانہ بہت بُرا
شیطان کے بہکانے سے اور بیشک شیطان آدمیوں کے واسطے ظاہر
دشمن ہے یعنی اس کی کھلی ہوئی ہے جو آدم کے سبب لعین ہوا اور
اُتارا گیا
وَكَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ اور اسی طرح جو خواب
دکھایا تجھے اور اختیار کرے گا اور بڑائی دلوے گا تجھ کو رب تیرا اور
درجہ بادشاہی کو پہنچاوے گا تجھے
وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَیُتِمُّ
نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَعَلٰۤی اٰلِ یَعْقُوْبَ اور سکھائے گا تجھے
علم خواب کی تعبیر کا اور تمام کرے گا اپنی نعمتوں کو تجھ پر اور تیرے
بھائیوں پر، یعنی سب نعمتیں دلوے گا۔ ظاہر کی نعمت بادشاہت
اور دولت ہے اور باطن کی دولت نبوّت اور پیغمبری ہے سو وہ
دونوں خدائے تعالیٰ نے دیں خدائے تعالیٰ نے دیں حضرت یعقوب
علیہ السلام کی اولاد کو
كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤی اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ
وَاِسْحٰقَ ؕ جیسے کہ تمام کی نعمت اوپر باپ دادا تیرے کے

پہلے اس سے جو وہ ابراہیمؑ پر دادا تیرا اور اسحٰق دادا تیرا دونوں پر سلام
خدا کا اور صلوٰۃ اُن کو خدائے تعالیٰ نے نعمت اپنی تمام دی
۶ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ٥ بے شک رب تیرا سب ع ۱ پ ۱۱
چیز کا جاننے والا ہے اور سب اچھے منتظم کرنے والا ہے
۷ لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ٥
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک بیچ قصہ یوسفؑ کے اور اس کے بھائیوں
کے قصہ میں نشانیاں قدرت اور حکمت کی ہیں واسطے پوچھنے والوں
کے جس وقت حضرت یوسفؑ اپنا خواب باپ سے کہتے تھے اور
حضرت یعقوب علیہ السلام بیٹے کو تعبیر بتاتے تھے اور تقید کرتے
تھے کہ خواب اپنا بھائیوں سے نہ کہیو۔ یہ باتیں کوئی بھاوج حضرت
یوسف علیہ السلام کی سنتی تھی، جب شام کو اُن کا خاوند گھر میں آیا،
اُس نے اپنے خاوند سے کہا، بھائی یہ بات سُن کر بہت آزردہ
ہوئے اور نہایت بُرا مانا، یہاں تک کہ اُن کے جانی دشمن ہوئے جیسے
کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
اِذْ قَالُوْا جب کہا بھائیوں نے یوسفؑ کے آپس میں کہ
لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤی اَبِیْنَا مِنَّا مقرر یوسفؑ اور
بھائی اُس کا یعنی یامین یہ دونوں بہت پیارے ہیں باپ ہمارے کو
ہم سے یعنی ہم کو باپ کچھ پیار نہیں کرتا، اور دونوں بھائیوں سے
بہت محبت رکھتا ہے
وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اور ہم بہت زور آور ہیں اور سب
کام کرنے والے ہیں اور وہ دونوں چھوٹے ہیں کچھ کام اُن سے ہو
نہیں سکتا، چاہئیے کہ ہم کو بہت پیار کرے جو ہم سے آرام ہے اس
بات سے اُس کی معلوم ہوا کہ
۸ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۚ بے شک باپ ہمارا سیدھی
راہ سے بھولا ہے ظاہر یعنی اس بات میں سمجھ اُس کی اُلٹی ہوئی ہے۔ پھر اب
کیا کیجئے۔ سب مل کر اس کام کی مصلحت کرنے لگے، ہر ایک موافق
اپنے حسد کے اور دشمنی کے اور دلیل عقلی کے کہتا تھا ایک نے کہا
اقْتُلُوْا یُوْسُفَ مار ڈالو یوسفؑ کو۔ کہتے ہیں اس بات کا
کہنے والا دان تھا

Marfat.com

اَوِ اطۡرَحُوۡهُ اَرۡضًا یا پھینک دو اُسے کسی جنگل میں جو کوئی
بھیڑیا اسے کھا جاوے تو پھر
یَخۡلُ لَکُمۡ وَجۡهُ اَبِیۡکُمۡ خالی رہے تمہارے
واسطے منہ تمہارے باپ کا یعنی جب اُسے نہ دیکھے گا، تم ہی کو پیار
کرے گا

۹ وَتَکُوۡنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ قَوۡمًا صٰلِحِیۡنَ ۝ اور ہو
جیو اور رہیو تم پیچھے اُس کام کو کر کے یعنی اس کام سے فراغت کر کے
جماعت نیک بختوں کی یہ بات شیطان نے اُن کے جی میں سکھائی
یعنی یہ کام تو بڑا گناہ ہے، لیکن کرنا ضرور ہے، اسے کر کے پیچھے اس
سے نیک بخت ہو رہیو، یعنی توبہ کیجیو، اور پھر ایسا کام نہ کیجیو، شیطان
کے بہکانے سے نہ سمجھے کہ کل کیا جانے کہ کیا ہے۔ کل کی توبہ کی اُمید
پر آج گناہ نہ کیجیے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ وَاَلۡقُوۡهُ
فِیۡ غَیٰبَتِ الۡجُبِّ یَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ السَّیَّارَةِ اِنۡ کُنۡتُمۡ
۱۰ فٰعِلِیۡنَ ۝ کہا ایک نے ان کہنے والے بھائیوں نے کہ مار مت
ڈالو یوسفؑ کو۔ کہتے ہیں اس بات کا کہنے والا یہودا تھا، اس نے
کہا کہ جان سے مت مارو اور کسی کنوئیں میں ڈال دو، جو کوئی مسافر
اُس کو لے جاوے۔ اگر ایسا کام کرنے والے ہو تم تو یہ اچھا ہے۔
سبھوں نے یہ بات پسند کی اور اسی کو مقرر کر کے باپ کے پاس
آئے اور کہا کہ ان دِنوں میں موسم بہار کا ہے اور جنگل میں سبزہ ہے
اور وقت سیر کا ہے، ہر طرف پھول خود رو کھلے ہوئے ہیں، ہمارا
جی چاہتا ہے کہ یوسفؑ کو لے جاویں اور سیر کروا لاویں کہ یہ بچہ
ہے، وہ اس تماشے سے بہت خوش ہوگا۔ حضرت یعقوب علیہ
السلام نے کہا، میرا جی ایک دم اس کو اپنے سے جُدا کرنے کو نہیں
چاہتا اور میں اس کو تمہارے ساتھ نہیں بھیجنے کا۔ جب یہ یہاں سے
نا اُمید ہوئے تب حضرت یوسف علیہ السلام کو پھسلانے لگے اور
مکر کی باتیں کرنے لگے اور کہا کہ جنگل میں ایسا تماشا اور سیر ہے تُو
باپ سے رخصت لے کر چل، ہم تجھے ایسی سیر اور تماشا دکھائیں
گے کہ تو نے کبھی نہیں دیکھا اور اُس تماشے کو دیکھ کر بہت خوش

ہوگا۔ حضرت یوسف علیہ السلام یہ باتیں سُن کر بے اختیار ہوئے اور
جا کر باپ سے کہا اور بضد ہوئے کہ مجھے رخصت دو، جو میں بھائیوں
کے ساتھ سیر کو جاؤں جو میں نے کبھی سیر جنگل کی نہیں کی۔ حضرت یعقوبؑ
فکر میں گئے

قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مَا لَکَ لَا تَاۡمَنَّا عَلٰی یُوۡسُفَ وَاِنَّا لَهٗ
۱۱ لَنٰصِحُوۡنَ ۝ کہا تب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے
اپنے باپ سے کہ اے بابا! کیا ہوا تم کو جو ہمارا اعتماد اور بھروسہ نہیں
کرتے اوپر یوسفؑ کے۔ یعنی اتنا ہم نے کہا اور اب اس قدر یوسفؑ
رخصت مانگتا ہے اور تم اُس کو ہمارے ساتھ نہیں بھیجتے ہو اور ہم سے
تمہاری خاطر جمع نہیں ہے اور ہم تو اس کے بھلا چاہنے والے ہیں

اَرۡسِلۡهُ مَعَنَا غَدًا یَّرۡتَعۡ وَیَلۡعَبۡ وَاِنَّا لَهٗ
۱۲ لَحٰفِظُوۡنَ ۝ بھیج اُس کو ہمارے ساتھ کل سیر کو، جو وہاں کھیلیں گے
اور اُونٹ دوڑائیں گے اور تیر چلائیں گے اور پھریں گے اور سبزہ
اور پھول دیکھیں گے اور بے شک ہم اس کی رکھوالی کریں گے

قَالَ اِنِّیۡ لَیَحۡزُنُنِیۡۤ اَنۡ تَذۡهَبُوۡا بِهٖ وَاَخَافُ اَنۡ
۱۳ یَّاۡکُلَهُ الذِّئۡبُ وَاَنۡتُمۡ عَنۡهُ غٰفِلُوۡنَ ۝ کہا
حضرت یعقوب علیہ السلام نے بے شک میں غم کھاتا ہوں کہ جو اسے
لے جاؤ تم اُس کی جدائی مجھ پر سخت ہے اور میں ڈرتا ہوں اس بات
سے کہ ایسا نہ ہو جو اُسے بھیڑیا کھا جاوے اور تم اس سے بے خبر ہو۔

قَالُوۡا لَئِنۡ اَکَلَهُ الذِّئۡبُ وَنَحۡنُ عُصۡبَةٌ اِنَّاۤ
۱۴ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ۝ کہا بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے
اے بابا قسم خدا کی اگر اُسے بھیڑیا کھاوے باوجودیکہ ہم زور آور ہیں کہ
ہم میں سے ہر ایک دس شیر کو مارے بے شک تب ہم ہونگے گنہگار
یعنی ہم میں اتنا زور ہے، اس زور پر اگر اُسے بھیڑیا کھاوے تو تب
ہم مقرر گنہگار ہیں۔ پھر جب دیکھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے
کہ یوسفؑ بھی جانے کو اُن کے ساتھ تیار ہے۔ اگر اُسے نہ جانے دوں
تو اس کا دل کڑھے گا اور میرا کہنا وہ اور اس کے بھائی نہیں مانتے، ناچار
ہو کر راضی ہوئے۔ یوسفؑ کی خاطر سے پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو
نہلایا اور کپڑے اچھے پہنائے اور زلفوں میں اور سر کے بالوں میں کنگھی

Marfat.com

کی اور وہ جُبہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گلے میں تھا، اس وقت کہ جب نمرود نے اُن کو آگ میں ڈالا تھا، وہ حضرت یعقوبؑ کے پاس تھا، اُسے تعویذ کر کے یوسف علیہ السلام کے بازو میں باندھ دیا، اور رخصت کیا اور آپ بھی ساتھ اُن کے درخت تک جو کنعان شہر کے باہر تھا، وہاں تک رخصت کرنے روتے گئے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے باپ کو روتے دیکھا، آپ بھی رونے لگے اور کہا اے بابا! تم کیوں روتے ہو، حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹا، تیرے اس وقت جانے سے بے اختیار میرا دل غم کھاتا ہے اور نہیں جانتا میں اس کا آخر کام کیا ہوگا، لیکن تو مجھے نہ بھولیو۔ میں تجھے ہرگز نہیں بھولنے کا۔ یہ کہہ کر بیٹوں سے تقید کی کہ یوسفؑ سے خبردار رہیو اور اس کا دل آزردہ نہ کیجیو اور حضرت یعقوب علیہ السلام اُس درخت کے پاس کھڑے رہے جب تک کہ بیٹے اُن کی نظر سے جاتے جاتے غائب ہوئے، حضرت یعقوب اپنے گھر کو پھرے اور آن کر غمگین بیٹھے

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ پھر جب گئے بھائی حضرت یوسفؑ کو لے کر باپ کے حضور سے تو کاندھے پر چڑھا لیا تھا، جب تک باپ نظر آتا تھا کاندھے پر لے گئے، جب دُور پہنچے اور باپ کی نگاہ سے غائب ہوئے، کاندھے سے اُتار دیا اور بابا کی نصیحت بھلائی اور بدسلوکی شروع کی اور طعنے دے کر کہنے لگے۔ اے جھوٹے خواب بنا کر کہنے والے! کہاں ہیں وہ تارے اور چاند، سُورج جو تجھے سجدہ کرتے تھے اُن کو بلاؤ، جواب ہمارے ہاتھ سے تجھے چھڑائیں، ایک بھائی اُدھر سے طمانچہ مارتا اور دوسرا اِدھر سے لاتوں سے ڈھکیلتا تھا۔ اور ایک طرف کوئی گردنی مارتا اور دوسری طرف سے ایک جھڑکی دیتا تھا۔ اسی طرح گھسیٹتے اور دھکے دیتے لیئے جاتے تھے ہزار خرابی سے۔ اور حضرت یوسفؑ کہتے تھے اور روتے تھے اور منت عاجزی کرتے تھے کہ اے بھائیو! میں نے تمہاری ایسی کیا تقصیر کی ہے جو تم اس قدر ظلم اور بے رحمی مجھ پر کرتے ہو۔ اگر شاید کچھ تقصیر ہوئی تو اس بوڑھے باپ اور خدائے تعالیٰ کے واسطے مجھ پر رحم کرو۔ ایسی باتیں رو رو کے عاجزی اور منت سے کہتے تھے اور کوئی نہ سنتا تھا اور سختی اور عذاب زیادہ کرتے تھے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ بھائی تو مجھ پر کسی طرح پر رحم نہیں کرتے۔ تب خدائے تعالیٰ کو یاد کیا کہ اے پروردگار! اب تیرے سوا کوئی مجھے پناہ نہیں۔ خدائے تعالیٰ نے یہودا کے جی میں مہر ڈالی، اُس نے اپنے دامن کے نیچے لے کر کہا کہ بس کرو، تم گھر سے قول کر کے آئے تھے کہ ہم اسے جان سے نہیں ماریں گے اب یہ حال کیوں کرتے ہو بارے یہودا کے اتنی حمایت سے وہ ظلم تو موقوف کیا، پرے چلے اُسے جنگل میں تو پہنچے ایک کنوئیں پر جو نو کوس کنعان شہر سے تھا وہاں جا کر

وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ اور اکٹھے ہو کر مصلحت کی کہ اُسے کنوئیں میں ڈالیں، کہتے ہیں کہ وہ کنواں اندر سے کشادہ تھا اور منہ اُس کا تنگ تھا اور ستر گز کا گہرا تھا بلکہ زیادہ تھا اس سے حضرت یوسفؑ کو اُس کنوئیں کے کنارے پر لائے اور دونوں ہاتھ باندھے اور ایک رسی کمر میں اُن کی باندھ کر کنوئیں میں لٹکایا۔ حضرت یوسفؑ کے گلے میں جو کُرتا تھا، وہ کنوئیں کے پتھر سے اٹکا، بھائیوں نے وہ کُرتا بھی اُتار لیا، جبکہ آدھے کنوئیں میں پہنچے، رسّی کاٹ دی، خدائے تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو حکم کیا کہ خبردار! میرے بندے کو ذرا بھی چوٹ نہ لگے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ سے جو اُن کی جگہ رہنے کی ہے، وہاں سے دوڑے یا اُڑے، پلک مارنے میں حضرت یوسف علیہ السلام کو راہ ہی میں لیا اور ایک پتھر پر جو اُس کنوئیں میں پانی سے اونچا نکل رہا تھا، اُس پر بیچ میں آرام سے بٹھا دیا اور وہ پیراہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا، جو بازو میں تعویذ کی طرح بندھا ہوا تھا، اُسے کھول کے پہنایا اور بہشت سے کھانا اور پانی لا کر کھلایا پلایا۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور کہلا بھیجا ہم نے جبرئیل علیہ 15
السلام کے ہاتھ یا جی میں یوسف علیہ السلام کے خبر دی تو غم نہ کھا کہ تجھے ہم اس کنوئیں سے نکال کر بڑے درجے کو پہنچا دیں گے جو مقرر تو خبر دے گا بھائیوں کو اس کام کی، جو انہوں نے تجھ سے کیا ہے اور تجھے یہ دُکھ دیا ہے اور تجھ کو نہ پہچانیں گے بسبب تیری حکومت اور دولت اور مرتبے کے اس پیغام اور تسلی خدائے تعالیٰ کی سے حضرت یوسف علیہ السلام کی خاطر

Marfat.com

جمع ہوئی اور آرام سے بیٹھے اور یہاں جب بھائی حضرت یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈال چکے پھر اپنے گھر جانے کا ارادہ کیا کہ ایک دُنبے کو حلال کر کے وہ کُرتہ جو حضرت یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالتے وقت اُتار لیا تھا، اُس کو لہُو سے خوب تر کیا

16 وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ؕ اور آئے گھر میں باپ کے پاس شام کو روتے ہوئے اور مکر سے چیخیں مارتے ہوئے۔ جب حضرت یعقوبؑ نے بیٹوں کی آواز رونے کی سُنی، گھبرا کے گھر سے باہر آن کے پوچھا کیا ہُوا تم کو اور یوسفؑ کہاں ہے

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا
17 وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝ کہا بیٹوں نے اے بابا بے شک ہم گئے تھے جنگل میں دوڑتے تھے تو کون آگے نکل جائے اور پہلے تیر کون لادے اور یوسفؑ کو چھوڑا اور بٹھایا تھا جنس اور کپڑوں کے پاس پھر اُسے بھیڑیے نے کھایا اور تو اے بابا سچ نہیں جانتے کا اگرچہ ہم سچے ہیں سب بات میں، لیکن تو جو بدگمان ہم سے ہے اور ہم اپنے سچ پر شاہد رکھتے ہیں یہ کُرتہ اُس کا لہُو بھرا

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ اور آئے کُرتہ لے کر یوسفؑ کا مکر سے لہُو میں بھرا ہُوا یعنی وہ جو دُنبے کے لہُو سے حضرت یوسفؑ کا کُرتہ بھر لائے تھے وہ اپنے سچ پر شاہد لائے۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے وہ کُرتہ دیکھا، جانا کہ سچ ہوگا۔ پر جب کُرتے کو اچھی طرح دیکھا تو کہیں ذرا اُچٹا نہ تھا۔ کہا کہ وہ عجب بھیڑیا تھا، جس نے یوسفؑ کو کھایا اور اس کے کُرتے کو کہیں سے پھٹنے نہ دیا، یہ صریحاً جھوٹ ہے

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ کہا یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے اُسے بھیڑیے نے نہیں کھایا، بلکہ بنایا تمہارے واسطے تمہارے جی نے یہ کام، یعنی تم نے اس بات کو اپنے جی سے بنایا ہے یوسفؑ کے مارنے کے واسطے پھر میرا کام صبر ہے اور صبر اچھا ہے۔ اور صبر کے یہ معنیٰ ہیں کہ جب کوئی مصیبت پہنچے، چُپ رہے اور کسی سے اُس بات کا گلہ اور شکوہ نہ کرے، مگر دل میں خدائے تعالیٰ سے عاجزی کرے، خدائے تعالیٰ اُس صبر کا بدلہ دیتا ہے

18 وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہے، جو اُس سے مدد چاہتا ہوں میں اوپر اس بات کے جو تم بیان کرتے ہو کہ یوسفؑ کو بھیڑیے نے کھایا۔ یا یہ بات تو نِرا جھوٹ ہے پر میں نے صبر کیا، خدائے تعالیٰ مجھ کو اس کا بدلہ یعنی صبر کا بدلہ دے گا۔ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ تین دن اس کنوئیں میں رہے، چوتھے دن فجر کو

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ آیا قافلہ یعنی اُترا ایک قافلہ اس کنوئیں کے نزدیک، جو وہ قافلہ مدین شہر سے مصر کے شہر کو جاتا تھا، وہاں آن کر مقام کیا۔ قافلے کے لوگوں نے بھیجا ایک آدمی کو پانی لانے کے واسطے، جو اُس کا نام مالک تھا۔ یہ مالک اُس کنوئیں میں پانی بھرنے کو آیا اور ڈول اُس کنوئیں میں ڈالا، حضرت یوسف علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے اُس ڈول میں آ بیٹھے۔ جب مالک ڈول لگا کھینچنے، ڈول بھاری تھا، اُس سے کھینچا نہ گیا، مالک حیران ہوا کہ آج کیا ہے جو یہ ڈول ہمیشہ کا میرا ہے، مجھ سے اب کھینچا نہیں جاتا۔ جھک کر دیکھا تو ایک لڑکا خوبصورت اُس ڈول میں بیٹھا ہے مالک نے یہ دیکھ کر اپنے رفیق کو پکارا

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ کہا اے بُشریٰ یہ لڑکا بیٹھا ہے ڈول میں کہتے ہیں، بُشریٰ اس کے رفیق کا نام تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ اُس نے خوشی سے کہا کہ اے خوشی یعنی خبر خوش ہے۔ اور تعجب ہے کہ ایک لڑکا خوبصورت ڈول میں بیٹھا ہے اس سبب مجھ سے ڈول کھنچتا نہیں۔ آ مل کر نکالیں، وہ رفیق آیا اور ان دونوں نے وہ ڈول حضرت یوسفؑ سمیت نکالا

وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ اور چھپایا حضرت یوسف علیہ السلام کو سارے قافلے کے لوگوں سے، یعنی قافلے کے لوگوں سے یوں نہ کہا کہ یہ کنوئیں میں سے نکلا ہے، بلکہ یوں کہا کہ یہاں کے لوگوں نے یہ غلام دیا کہ اسے لے جا کر مصر میں بیچو اور مول اس کا ہمیں لا دو۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ چھپایا بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے احوال کو اور کہا، یہ غلام ہمارا ہے اور یہ بات اس طرح ہے کہ جب یوسف

Marfat.com

علیہ السلام کے بھائیوں نے سُنا کہ ایک قافلہ اس کنوئیں کے نزدیک اُترا اور یوسفؑ کو کنوئیں میں سے نکالا اُس قافلے میں آتے اور کہا کہ یہ ہمارا غلام بھاگ کر یہاں آیا تھا، اب ہم اسے بیچتے ہیں تم مول لو

۱۸ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢبِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے اور واقف ہے اُس چیز سے جو یہ کرتے ہیں۔ یعنی اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ باتیں جھوٹی جو بناتے ہیں اپنے دل سے، سب خدائے تعالیٰ جانتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب بھائیوں نے یہ سُنا اور آن کر یوسف علیہ السلام کو مالک کے پاس دیکھا۔ اپنی عبرانی زبان میں کہا یوسف علیہ السلام کو کہ جو کچھ ہم کہیں، اگر تو اُس کے برخلاف کہے گا تو ہم تجھے مار ڈالیں گے، حضرت یوسف علیہ السلام سُن کر چُپ رہے پھر بھائی اُن کے مالک سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہمارا ہمیشہ بھاگ جاتا ہے اور کسی کام کا نہیں اور بدخو ہے ہم اس کو بیچتے ہیں، تم مول لو اور کسی اور شہر میں دُور جاکر اسے بیچو، جو ہم اس کا احوال نہ سُنیں۔ مالک نے کہا، ہمارے پاس جتنے روپے تھے، سب کی جنس خرید چکے، اب میرے پاس کئی درہم کھوٹے ہیں انہوں نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ اس غلام کا مول بہت ہے، پر ہم تجھ سے معاملہ کرتے ہیں، جو تیرے پاس ہو، سو دے، مالک نے کئی درہم دیئے اور انہوں نے لیئے اور ہاتھ حضرت یوسف علیہ السلام کا مالک کے ہاتھ میں دیا

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ اور بیچا حضرت یوسف علیہ السلام کو تھوڑے مول کو، جو وہ کئی درہم گنتی کے تھے۔ کہتے ہیں کہ سترہ یا بیس درہم تھے جو حصّے میں ہر بھائی کے دو دو درہم آئے اور یہودا نے کچھ نہ لیا قصہ کوتاہ حضرت یوسف علیہ السلام کو مالک نے مول لیا

۱۹ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ۝ اور تھے بھائی یوسف علیہ السلام کے اُس کو نہ چاہنے والے، یعنی نہ چاہتے تھے کہ یوسف علیہ السلام ہمارے پاس رہے۔ یا مالک اور رفیق اُس کا نہ چاہتے تھے اس معاملہ کو یعنی جب انہوں نے سُنا تھا کہ اس غلام کو بھاگنے کی عادت ہے اور کام کا نہیں ہے اس سبب سے۔ ۔ ۔ نہ

چاہتے تھے کہ اُسے مول لیویں۔ غرضیکہ مالک حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر میں لایا، اُس وقت مصر کا بادشاہ ریان بیٹا ولید کا تھا اور اس کے گھر کا مختار قطفیر یا اطفیر تھا، اُس کو عزیز کہتے تھے، جب وہ قافلہ مصر میں پہنچا ہرکارے عزیز کے قافلے میں آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا، اور اُن کے حُسن کو دیکھ کر حیران ہوئے اور یہ خبر عزیز کو آکر کہی، عزیز کے گھر میں ایک بی بی تھی، اُس کا نام راعیل تھا جو اُسے زلیخا کہتے تھے۔ جب عزیز نے خبر اور تعریف حضرت یوسفؑ کی سُنی، مالک کو کہلا بھیجا کہ اس غلام کو غلاموں کے بیچنے کی جگہ لاؤ، اور سارے شہر میں شہرت ہوئی کہ اس قافلے میں ایک غلام ایسا خوبصورت آیا ہے جو دلیا کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ دوسرے دن مالک نے حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلا کر، کپڑے اچھے پہنا کر مصر کے بازار میں لاکر کھڑا کیا، غریب اور توانگر سب ہی اُس کے دیکھنے کو آئے اور عزیز بھی اس کی خریداری کو آیا۔ مالک نے کہا جو کوئی زیادہ مول دیوے گا، اُسی کو دوں گا۔ مصر کے لوگوں نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا، حیران ہوئے اور سب ہی خریدار ہوئے اور ہر ایک مول اُس کا بڑھانے لگا۔ ہوتے ہوتے یہاں تک پہنچا کہ برابر اس کے تول کے روپا اور سونا لگے دینے پھر آگے اس سے قیمت بڑھی جو مشک اور کافور اُس کے تول کے برابر دینے لگے، جب عزیز نے یہ دیکھا کہ اس کا مول بڑھتا ہی جاتا ہے ان سب سے دوگنا مول دے کر لے لیا اور اپنے گھر میں لے آیا

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ ۝ اور کہا مول لینے والے نے حضرت یوسف علیہ السلام کے، جو وہ مصر کا رہنے والا تھا یعنی عزیز نے جو مصر کا رہنے والا تھا۔ اپنی بی بی کو، جو وہ زلیخا تھی۔ کہا کہ اس غلام کو اچھی طرح اور اچھی جگہ رکھ یعنی عزت اور آرام سے رکھ اس کو

ع ۱۴ ۱۲ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۝ شاید کہ فائدہ پہنچاوے یہ غلام ہم کو کام خدمت سے یا اُس کو لیں ہم فرزندی میں۔ کہتے ہیں کہ عزیز کے گھر میں اولاد نہ ہوتی تھی، یوسف علیہ السلام کو دیکھا کہ نشانی اشراف کی اُس کے منہ سے ظاہر تھی اور بہت رخروج کر کے اُس کو لیا تھا، اس واسطے کہا کہ اس کو اچھی طرح رکھ یا اسے بیٹا کر کے

Marfat.com

پالیں گے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح جو محبت یوسف علیہ السلام کی عزیز
کے دل میں ڈالی ہم نے
مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ۫ عزت اور حرمت دی
ہم نے یوسفؑ کو زمین میں یعنی ہم نے مصر میں اُسے حاکم کیا
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ اور سکھائی ہم
نے یوسفؑ کو تعبیر خواب کی یا سمجھ دی کتاب کے معنوں کی، یعنی جو صحیفے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُترے تھے، اُن کے معنوں کی سمجھ دی
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهٖ ۚ اور خدائے تعالیٰ غالب اور
زبردست ہے اوپر اپنے کاموں کے، یعنی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے
کوئی شخص یا کوئی چیز ایسی نہیں، جو اُسے وہ کام کرنے نہ دے
وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ لیکن بہت آدمی ۲۰
اس بات کو نہیں جانتے
وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهٗ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ وَ
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ اور جب پہنچا یوسفؑ اپنی ۲۱
قوت کو یعنی جوانی کو، جو وہ بتیس یا تینتیس برس یا کم یا زیادہ اُس سے
تھی، دی ہم نے اُس کو دانائی یا پیغمبری، اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں
ہم اچھا کام کرنے والوں کو اور بھلائی کرنے والوں کو۔ کہتے ہیں کہ جب
حضرت یوسف علیہ السلام عزیز کے گھر میں آئے، زلیخا دیکھتے ہی ہزار
جان سے ان پر عاشق ہوئی اور دم بدم عشق اُس کا زیادہ ہونے
لگا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا کچھ اُس کی طرف خیال نہ تھا۔
آخر لاچار ہو کر زلیخا نے اپنا حال کہا
وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ
اور چاہا یعنی آرزو اپنی کو چاہا یوسف علیہ السلام سے اُس عورت
نے جو حضرت یوسفؑ اُس کے گھر میں تھے اُس کے بدن سے یعنی
چاہا زلیخا نے اپنے مدعا کو جو لیوے یوسف علیہ السلام سے۔ اور
یوسف علیہ السلام نے اس بات سے پرہیز کیا۔ جب زلیخا نے
دیکھا کہ یوسفؑ یوں میرا کہا نہیں مانتا، پس اُس کے واسطے ایک محل
اچھا بنایا اور اُس کی سات ڈیوڑھیاں رکھیں اور آپ سارا بناؤ
کر کے حضرت یوسفؑ کو اُس محل میں لے گئی
وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ اور ہر
ڈیوڑھی کے دروازے کو بند کیا اور مضبوط قفل دیا، جب ساتویں
مکان میں پہنچی، وہاں خاطر جمع سے بیٹھی اور کہا زلیخا نے حضرت یوسفؑ
کو کہ اب یہ جگہ خلوت کی ہے، آ تو اب میں تیری ہوں، یعنی دل اور
جان میرا تجھ پر تصدق ہے۔ اب تو بے خطر مقصود دل کا حاصل کر
یہ کہا اور منت عاجزی شروع کی اور یوسفؑ کو اپنی طرف زور سے کھینچا
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهٗ رَبِّيْ أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۚ
۲۲ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ ۝ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ
مانگتا ہوں میں خدائے تعالیٰ سے جو وہ بے شک پالنے والا میرا ہے
جو میرے واسطے اچھی جگہ بنائی۔ یعنی خدائے تعالیٰ نے عزیز کے جی
میں ڈالا جو تجھے اُس نے کہا کہ یوسفؑ کو اچھی طرح آرام سے رکھ۔ یہ
خدائے تعالیٰ کا احسان ہے مجھ پر اور مقرر چھٹکارا اور خلاصی نہیں
پاتے ستم کرنے والے یعنی ظالموں پر بے شک عذاب ہوگا۔ یہ زنا بڑا
ظلم ہے عزیز نے مجھ سے ایسا سلوک کیا اور میں اُس کے گھر میں
ایسا کام کروں۔ یہ کام مجھ سے ہرگز نہیں ہونے کا۔ زلیخا کو محبت اور
عشق حضرت یوسف علیہ السلام کا غالب تھا سبب غلبۂ شہوت کے
حضرت یوسفؑ کا کہنا کچھ نہ سُنا
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا ۚ اور مقرر قصد کیا زلیخا
نے ملنے کا حضرت یوسفؑ سے یعنی بے قرار ہو کر چاہا کہ آپس میں
ملیں اور قصد کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے بھاگنے کا
یعنی چاہا کہ کسی بہانے سے نکل جائے، حضرت یوسف علیہ السلام چاہتے
تھے کہ کسی طرح اس بلا سے چھوٹے اور زلیخا چاہتی تھی کہ کسی بہانے سے
ملے غرض یہ رد و بدل حد سے جب گذری، زلیخا نے تکیے کے تلے
سے خنجر نکالا اور کہا کہ اگر تو میری بات نہیں مانتا تو میں اپنا گلا کاٹتی ہوں
یہ کہا اور خنجر حلق پر رکھ ہی دیا۔ حضرت یوسفؑ نے دیکھا کہ اب بڑی
خرابی ہوئی، ہاتھ زلیخا کا پکڑ لیا اور کہا جلدی نہ کر، جو تو کہے گی سو کروں
گا اور ناچار ہوئے سامنے وہاں ایک پردہ لٹکتا تھا۔ حضرت یوسفؑ
نے پوچھا کہ اے زلیخا اس پردے کے پیچھے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ

Marfat.com

ایک مورت ہے کہ جس کی میں پوجا کرتی ہوں، اس وقت شرم سے اُس کے آگے پردہ ڈالا ہے جو اس کام میں نظر نہ پڑے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دل میں خوف کیا خدائے تعالیٰ سے کہ اُس کو بُت سے جو نہ دیکھتا ہے، نہ سُنتا ہے، نہ بولتا ہے، شرم آئی۔ اور مجھ کو اپنے رب سے جو دانا بینا اور جاننے والا سب وقت سب کے حال کا ہے ویسے خدائے تعالیٰ سے میں کیونکر نہ شرماؤں جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ اگر نہ دیکھتا یوسف علیہ السلام دلیل اور نشانی رب اپنے کی ہر طرح یعنی مقرر ارادہ کرتا زلیخا سے ملنے کا اور وہ دلیل بچانا خدائے تعالیٰ کا تھا گناہ سے یا وہ روشنی پیغمبری کی تھی جو اس سبب سے یوسف علیہ السلام نے اپنے تئیں تمام رکھا اس کام سے اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۭ اِنَّهٗ
۲۳ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اسی طرح یوسف کو قوت دی
ہم نے جو پھیرا یوسف کو بدی سے اور زنا سے یعنی یوسف کو زنا سے دور رکھا ہم نے اور بے شک یوسف تھا بندوں خالص ہمارے سے یعنی پاک کیا ہوا تھا سب برائیوں سے کہتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے دل میں وہ خوف خدائے تعالیٰ کا آیا، ایکبارگی وہاں سے بھاگے اور زلیخا اُن کے پکڑنے کو پیچھے اُن کے دوڑی اور جس دروازے پر پہنچے، قفل اُس کا حکم خدائے تعالیٰ کے سے کھل گیا

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور دونوں اسی طرح دوڑتے تھے جو آخر کے دروازے تک پہنچے کہ یکایک زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کُرتے کا گریبان پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور پھاڑا، حضرت یوسف اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر باہر آئے

وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ اور پایا خاوند زلیخا کے کو نزدیک دروازے آخر کے یعنی جب یوسف زلیخا کے ہاتھ سے چھوٹ کر ان سب دروازوں سے باہر آئے تو دیکھا کہ عزیز کھڑا ہے اور پیچھے سے زلیخا آئی عزیز نے جو دیکھا کہ یوسف اور زلیخا دونوں گھبرائے ہوئے ہیں اور دوڑتے اور ہانپتے آئے ہیں۔ جانا کہ کچھ خلل ہے۔ زلیخا نے جب عزیز کو دیکھا اور معلوم کیا کہ اُس نے ہم کو جو اس طرح بھاگوں دیکھا ہے البتہ پوچھے گا اور یوسف سچ ہے سو کہے گا یہ سمجھ کر زلیخا سب سے پہلے آپ ہی بولی

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ
اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور کہا زلیخا نے... کیا سزا ہے اُس کی جو چاہے ۲۴
تیری گھر والی سے برائی یعنی عزیز سے پوچھا کہ جو کوئی برا کام مجھ سے کیا چاہے اُس کی سزا کیا ہے، مگر اس کو قید کیجیے یا بہت بڑا دکھ دیجیے اسے یعنی بہت سے کوڑے ماریے اس کو حضرت یوسف نے جب سُنا کہ قید کرنے اور کوڑے مارنے سے ڈراتی ہے، تب ڈر کر

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ کہا حضرت یوسف نے کہ اے عزیز چاہا زلیخا نے آرزو اپنی میرے بدن سے اور میں اس سے بھاگا۔ عزیز نے کہا، زلیخا اور طرح کہتی ہے اور تو یوں کہتا ہے کیونکر جانیے کہ سچ کیا ہے اور شاہد اس بات کا کوئی نہیں ہے، یوسف علیہ السلام نے کہا، اُس گھر میں ایک لڑکا چار مہینے کا جھولے میں تھا، وہ شاہد ہے، عزیز ہنسا ... اور کہا چار مہینے کا لڑکا کیا جانے اور وہ کیونکر بولے، یوسف علیہ السلام نے کہا کہ خدائے تعالیٰ کو قدرت ہے جو اسے زبان دیوے ایسی جو باتیں کرے، کہتے ہیں کہ عزیز نے مزاح سے پوچھا کہ اے لڑکے کہو تو ان دونوں میں سچا کون اور جھوٹا کون ہے۔ خدائے تعالیٰ کی قدرت سے وہ لڑکا چار مہینے کا بولا

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ
مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اور شاہدی ۲۵
دی وہ شاہدی دینے والا زلیخا کے کنبے سے تھا، وہ لڑکا کہتے ہیں کہ زلیخا کی خالہ کا یا چچا کا بیٹا تھا اس نے شاہدی دی کہ اگر گریبان یوسف کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے یعنی اگر یوسف زلیخا کے پاس آپ سے گیا ہوگا۔ اُس نے ہاتھ سے اُسے دور کیا ہوگا۔ آگے سے گریبان پھٹا ہوگا

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

Marfat.com

مِنَ الْصّٰدِقِیْنَ ٥ اوراگر گریبان اس کا پیچھے سے پھٹا ہے تو ۲۶
زلیخا جھوٹی ہے اور یوسفؑ سچا ہے کسواسطے کہ بھاگتا ہوگا اور زلیخا
اُسے پکڑتی ہوگی، جب یہ لڑکے نے بات کہی، عزیز حیران ہوا اور بڑا
اچنبھا کیا اس بچے کے بولنے سے

فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ
مِنْ کَیْدِکُنَّ ؕ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ٥ پس جب ۲۷
دیکھا تو گریبان یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے پھٹا تھا، عزیز کو یقین ہوا
کہ یوسفؑ سچا ہے، تب زلیخا کی طرف غصے سے کہا کہ بے شک یہ
سب مکر ہے تم عورتوں کا اور مقرر مکر تم عورتوں کا بڑا ہے جو جلد دل
میں وہ مکر اثر کرتا ہے۔ یہ غصہ زلیخا پر کرکے یوسفؑ کو کہا دلا سے
سے کہ

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا سکتہ اے یوسف جانے
دے اس بات کو، یعنی کسی سے نہ کہو۔ پھر زلیخا سے کہا

وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ
الْخٰطِئِیْنَ ٥ کہ اے زلیخا توبہ کر اس گناہ اپنے سے بے شک تو ہی ۲۸ - ع ۱۳
گنہگار ہے کہ ایک تو آپ ہی اُس کو چاہا اور دوسرے اپنا گناہ اس پر
رکھا۔ کہتے ہیں کہ عزیز نے تو اس بات کو چھپایا اور مٹایا تھا لیکن عشق
کی بات کب چھپانے سے چھپتی ہے۔ اس بات کا چرچا ہوا اور لوگوں
کی زبانوں میں وہ بات پڑی کہ زلیخا اپنے غلام پر عاشق ہے اور وہ
غلام اسے قبول نہیں کرتا

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ
تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا
لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ٥ اور کہا عورتوں نے اپنے گھر میں ۲۹
یعنی زلیخا کی ہم چشم، جو برابر کی بیٹھنے والی تھیں، انہوں نے کہا کہ گھر
والی عزیز کی اپنے غلام سے چاہتی ہے کہ آرزو اپنی حاصل کرے اور
اس غلام نے بے شک زلیخا کا دل ٹکڑے کیا ہے دوستی سے، یعنی
غلام کی محبت زلیخا کے دل میں بے نہایت ہے، بے شک ہم دیکھتے
ہیں زلیخا کو کہ بھولی ہے صریحًا یعنی عزیز جیسے خاوند کے ہوتے ہوئے
غلام مول لیے ہوئے پر عاشق ہوئی ہے

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ پھر جب سُنا زلیخا نے مکر اُن
کا یعنی طعنے اُن کے سُن کر اپنے دل میں بہت جھنجھلائی اور تاؤ پیچ کھایا اور
اُن کو شرمندہ کرنے کے واسطے مصلحت کرکے

اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ بھیجا ایک کو طرف اُن کے، یعنی جن عورتوں
نے اس کو طعنے دیے تھے اُن کو مہمان بُلایا اپنے گھر اور ضیافت کی اور
اچھے کھانے پکوائے

وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور تیار کیے واسطے ان کے فرش
اور تکیے خاصے خاصے رکھے اور کھانا پاکیزہ اُن کے آگے چُنا

وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّیْنًا اور دی ہر ایک کے
ہاتھ میں ایک چُھری تیز یعنی جس طرح فرنگی چمچے سے شوربا اور کھانا کھاتے
ہیں اور روٹی بوٹی کو چُھری سے کاٹ کر کھاتے ہیں، اسی طرح اُن کی بھی
رسم تھی، اس واسطے چھری ہر ایک کے ہاتھ میں دی تھی تو گوشت اُس سے
تراش کر کھاویں

وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ ۚ اور کہا زلیخا نے یوسف علیہ السلام
کو کہ باہر آ اپنے مکان سے ان عورتوں کے آگے۔ کہتے ہیں کہ حضرت
یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں نہیں آتا مجھے معاف کر، زلیخا بہت منت
کرکے لائی

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ
پھر جب دیکھا حضرت یوسفؑ کو اُن عورتوں نے، بڑا پایا اس کا حسن
اور سب یکبارگی اُس پر عاشق اور بے ہوش ہوئیں اور اپنی کچھ خبر نہ رہی
اور وہ چُھریاں جو ہاتھوں میں تھیں، بے خبری سے بھولے نے ہاتھوں
پر چلائیں اور ان کے ہاتھ کٹے اور کچھ درد معلوم نہ ہوا۔ جب بڑی دیر کے
پیچھے وہ عورتیں ہوش میں آئیں تو اپنے ہاتھ گھائل دیکھے اور لہو بہتا دیکھا تو
حضرت یوسف علیہ السلام کی تعریف کرنے لگیں۔

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اور کہا ان عورتوں
نے کہ پاک ہے خدائے تعالیٰ اس بات سے جو ایسے کو پیدا نہ کر سکے
یعنی خدائے تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ ایسے کو بھی پیدا کر سکتا ہے نہیں یہ
غلام آدمی

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ نہیں ہے مگر یہ فرشتہ بڑا

Marfat.com

نزدیکی خدائے تعالیٰ کا ہے۔ یعنی ایسا خوبصورت اور ایسا نیک بجز سوائے فرشتے کے آدمی کہاں ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ خدائے تعالیٰ نے تجھے سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اے حبیبؐ میرے! میں نے یوسفؑ کو کرسی کے نور سے بنایا ہے اور تجھ کو سارے عرش کے نور سے بنایا۔ وما خلقت خلقا احسن منک یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے دوست میرے نہیں پیدا کی میں نے کوئی چیز خوبصورت تجھ سے اور ماں سب مومنوں اور مسلمانوں کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تعریف میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہتی ہیں مشعر لوامی زلیخا لو رأین جبینی ❊ لاثرن فی قطع القلوب علی الیدین ❊ وہ عورتیں جو طعنہ دیتی تھیں زلیخا کو۔ اگر دیکھتیں میرے دوست کو تو مقرر کاٹنا شروع کرتیں دل کو ہاتھوں کو چھوڑ کر۔ یعنی اس قدر بے ہوش محبت میں ہوتیں کہ ہاتھوں کے بدلے جگر کے ٹکڑے کرتیں۔ قصہ کوتاہ جب زلیخا نے دیکھا اُن عورتوں کو، جو ایسی فریفتہ ہوئیں یوسفؑ کو دیکھ کر تب کہا

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ یہ وہی ہے جو تم طعنہ دیتی تھیں مجھ کو اس کی دوستی سے۔ اب حق میری طرف ہے یعنی حق ہے کہ میں اس کو چاہوں اور تم پھر کوئی طعنہ نہ دو

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ اور بے شک میں چاہتی تھی اس کے بدن سے آرزو اپنی، پھر اُس نے میرا کہا نہ مانا اور اپنے تئیں اس کام سے بچا رکھا

وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ۝ اور اب اگر نہ کرے گا جو کہوں گی میں اس کو مقرر قید خانے میں بھیجوں گی اس کو اور ہوگا وہ خراب حالوں سے یعنی بندی خانے میں جیسے چوروں اور گنہگاروں کا حال ہے، ایسا ہی اس کا حال ہوگا۔ جب ڈرانے کی یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام نے سنی، اس مجلس سے چلے اور وہ عورتیں، جو مہمان آئی تھیں، یوسفؑ کے پیچھے سمجھانے کو چلیں اور جا کر خلوت میں اُس کے پاس ہر ایک عورت سمجھانے لگی اور اپنی طرف کھینچنے اور لبھانے لگی اور کہنا شروع کیا کہ اگر زلیخا کو تو قبول نہیں کرتا تو ہم اس سے خوبصورت اور اچھی ہیں، جس کو تیرا جی چاہے ہم حاضر ہیں اور ساری عمر تیری خدمتگاری اور وفاداری میں رہیں گی اور ایسی تیری خدمت کریں گی کہ تو بہت خوش رہے گا پر اتنا ہے کہ اوّل ایک بار تو زلیخا کا کہا مان لے اور اس کے دل کی آرزو نکال دے۔ پھر ہم میں سے جس کو چاہے گا موجود ہیں اور نہیں تو زلیخا تجھے قید خانے میں بھیجے گی اور وہاں بڑی سخت طرح طرح کی مصیبت ہے، ہمارا جی کڑھتا ہے ہم تیرے بھلے کو کہتی ہیں اور اپنی طرف کھینچتی تھیں جب حضرت یوسف علیہ السلام نے عورتوں کی یہ باتیں سُنیں بہت خفا اور دق ہوئے

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ کہا اے پالنے والے میرے قید خانہ بہت پیارا ہے مجھ کو اس بات سے جو یہ عورتیں بلاتی ہیں مجھ کو طرف اس کے۔ یعنی یہ عورتیں کہتی ہیں کہ تو زلیخا کا کہا مان اُس کا کہنا ماننے سے مجھے قید خانہ بہت اچھا ہے

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ
۳۲ الْجٰهِلِیْنَ ۝ اور اگر تو اے رب میرے نہ پھیرے گا مجھ سے ان عورتوں کے مکر کو، مائل ہوں گا اور پھر دل گا میں اُن کی طرف، یعنی اگر تو مجھے نہ بچاوے گا ان کے فریب سے تو میں ناچار اُن کا کہا مانوں گا اور ہوں گا میں احمقوں اور بے وقوفوں سے بسبب گناہ کرنے کے یعنی جب اُن کا کہا مانا تو گنہگار ہوا اور گناہ عقلمند سے نہیں ہوتا، عقل جاتی ہے تو گناہ کرتا ہے

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ
۳۳ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ پھر قبول کی یوسفؑ کی دعا رب اس کے نے اور پھیرا یوسفؑ سے مکر ان عورتوں کا اور بے شک وہ خدائے تعالیٰ سُننے والا ہے سب کی دُعا کا اور جاننے والا ہے سب کے احوال کا۔ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ نے اُن عورتوں کے روبرو کہا کہ اے خدا مجھے قید خانہ اچھا ہے ان کا کہنا قبول کرنے سے۔ یہ بات سُن کر حضرت یوسفؑ سے نا اُمید ہوئیں اور زلیخا سے آن کر کہا کہ کسی طرح یوسفؑ کہنا نہیں مانتا صلاح یہ ہے کہ کئی دن اس کو قید خانے میں بھیجئے تو جب وہ محنت

Marfat.com

اور مصیبت وہاں کی دیکھے گا، پھر تابعداری کرے گا۔ زلیخا نے اُن
کی مصلحت قبول کی اور عزیز کے پاس آئی اور کہا کہ اس غلام سے
میں بدنام ہوئی ہوں اور اُس سے میرا جی بیزار ہوا ہے۔ چاہیئے کہ
اس کو بندی خانہ میں بھیجے تو لوگ جانیں کہ یہی گنہگار تھا۔ اور میں
لوگوں کے طعنوں سے چھوٹوں، عزیز نے اس بات کو مان کر حکم کیا کہ
یوسفؑ کو بندی خانے میں لے جاؤ

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ
لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ؑ پھر کھلا ان کو یعنی عزیز اور اُس ع ۳۴ ۱۴
کے دوستداروں کے دل میں یوں آیا پیچھے اُس کے جو دیکھ چکے
نشانیاں نیک بختی یوسف علیہ السلام کی جیسے شاہدی چار مہینے
کے بچے کی اور ہاتھ کاٹنا ان عورتوں کا یہ نشانیاں تھیں نیک بختی
اس کی کی اِن نشانیوں کے دیکھنے پر بھی ان کے جی میں یوں آیا کہ
واسطے مصلحت کے مقرر مقید کیجیے۔ یوسفؑ کو اتنی مدت تک قصہ
کوتاہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے میں لاتے

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ اور آئے ساتھ
حضرت یوسفؑ کے قید خانہ میں دو جوان، وہ دونوں غلام یا نوکر
بادشاہ ریان کے تھے جو ایک آبدار تھا اور دوسرا باورچی تھا بادشاہ
کو معلوم ہوا کہ یہ دونوں مل کر زہر دیا چاہتے ہیں، فرمایا بادشاہ نے
کہ ان دونوں کو قید کرو۔ ایک ہی دن یہ سب قید خانہ میں آئے حضرت
یوسف علیہ السلام جب وہاں پہنچے، سب قیدیوں سے سلوک اچھا کرتے
تھے اور سب کا غور کرتے تھے یعنی جب زلیخا نے ان کو قید خانہ میں
بھیجوایا، بغیر دیکھے اُن کے بے قرار ہوئی اور یہ کام کر کے بہت پچھتائی
پر ناچار تھی، لیکن دم بدم اُسے یہی خیال تھا کہ اچھے اچھے کھانے پکوا
کر بھیجا کرتی تھی اور تقید تھا قید خانہ کے داروغہ کو کہ خبردار کسی طرح
یوسفؑ بے آرام اور ناخوش نہ رہے۔ جو کچھ حضرت یوسفؑ کے پاس
آتا تھا، سب کو دیتے تھے اور اُن قیدیوں کے خواب کی جو تعبیر دیتے
تھے، وہی ہوتا تھا، سب قیدی اُن سے خوش تھے اور تابعدار تھے
ان کے احسان کے سبب ایک رات ان دونوں نے خواب دیکھا کہتے
ہیں کہ آبدار نے تو خواب دیکھا تھا اور باورچی نے ہرگز خواب نہ دیکھا
تھا۔ اپنے دل سے خواب بنا کر آزمانے کے واسطے کہا۔ غرضکہ دونوں
نے فجر کو خواب اپنے یوسفؑ کے آگے کہنے لگے

قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ کہا ایک نے
اُن دونوں میں سے یعنی آبدار نے کہا کہ بے شک میں دیکھتا ہوں کہ ایک
باغ میں ایک ڈالی انگور کی ہے، اُس ڈالی میں تین گچھے انگور کے لگے
ہیں اور بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ میرے ہاتھ میں ہے اور میں نچوڑتا
ہوں اُن گچھوں کا شیرہ

وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ
خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ اور کہا دوسرے نے یعنی
باورچی نے کہا کہ مقرر دیکھتا ہوں میں خواب میں باورچی خانے میں بادشاہ
کے کہ اٹھائے ہوں سر پر خوان روٹیوں کا اور کھاتے ہیں جانور اس خوان
میں سے روٹیاں یعنی میرے سر پر جو خوان ہے، اُس میں سے جانور
روٹیاں لے جاتے ہیں۔ جب یہ دونوں اپنا خواب کہہ چکے تو پھر
پوچھا کہ

۳۵ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
خبر دے ہم کو اے یوسفؑ تعبیر ہمارے خوابوں کی یعنی ہمارے خوابوں
کی تعبیر بتا۔ بے شک ہم تجھ کو دیکھتے ہیں احسان کرنے والوں سے یعنی
تو سب قیدیوں سے نیکی کرتا ہے اور سب کے خواب کی تعبیر دیتا ہے
ہمارے خوابوں کی تعبیر بتا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن
کے خواب سنے، نہ چاہا کہ جلدی ان خوابوں کی تعبیر بتاویں، اس واسطے کہ
ان میں سے ایک خواب کی تعبیر بُری تھی پھر اس بات کو پھیر کر

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا
بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ کہا حضرت یوسفؑ نے
نہ آیا تمہارا کھانا جو تم کھاؤ اس کو مگر بتاؤں تم کو احوال اُس کے مزے
اور رنگ کا پہلے اُس کھانے کے آنے سے یعنی تمہارے کھانے کے
آنے سے پہلے ہی بتادوں اُس کا مزہ اور رنگ اور نام یعنی بتادوں
تم کو کہ تمہارے واسطے کھانا کیسا آوے گا یعنی غیب کی بات بتاؤں
انہوں نے کہا کہ ایسی بات تو ہم کاہنوں اور نجومیوں سے سُن چکے ہیں
حضرت یوسفؑ نے کہا کہ میں کاہن اور نجومی نہیں ہوں، بلکہ یہ معجزہ میرا

Marfat.com

ہے اور
ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّۃَ
قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ
کٰفِرُوْنَ ۝ یہ جو میں نے کہا تم دونوں کو اُس خبر سے ہے جو سکھایا ٣٦
ہے مجھے میرے رب نے بے شک میں نے چھوڑا ہے دین و مذہب
اُن لوگوں کا جو نہیں مانتے خدائے تعالیٰ کو اور وہی لوگ آخرت کو
یعنی قیامت سے منکر ہیں، یعنی سچ نہیں جانتے کہ قیامت آوے
گی اُن ہی لوگوں میں کاہن اور نجومی ہیں۔ میں نے اُن کی راہ کو چھوڑا ہے۔
وَاتَّبَعْتُ مِلَّۃَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَ اِسْحٰقَ
وَیَعْقُوْبَ ؕ اور پیچھے چلا ہوں یعنی متابعت کی ہے میں نے دین و
مذہب اپنے باپ دادے پردادے کی، یعنی حضرت ابراہیمؑ پردادا اور
حضرت اسحٰقؑ دادا اور یعقوبؑ باپ میرا ہے جو یہ سب نبی تھے۔
حضرت یوسفؑ نے یہ بات اس واسطے کہی جو جانیں وہ کہ یہ خاندان
نبوت سے ہے، یعنی نبیوں کی اولاد سے ہے، یہ شرافت جان کر
زیادہ اُن کی بات کو سچ جانیں اور کہا کہ
مَا کَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ؕ
نہ چاہیئے اور لائق نہیں ہم کو جو ہم نبی زادے ہیں کہ شریک کریں
خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو بلکہ اس کو اپنی ذات میں اکیلا اور یکہ
جان کر بندگی کریں اُس کی
ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ
وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ۝ یہ خدائے تعالیٰ ٣٧
کا ایک جاننا فضل سے ہے خدائے تعالیٰ کا ہم پر اور سب آدمیوں
پر بھی فضل ہے اُس کا جو اُن کے واسطے نبیوں کو بھیجا تو اُن کو راہ
خدا کی بتائیں۔ ولے پر اس بات کو بہت لوگ جن کے واسطے نبی آئے ہیں
شکر نہیں کرتے نبی کے بھیجنے کی نعمت کا یعنی نبی کا بھیجنا بڑی نعمت ہے
آدمیوں پر کہ نبیوں کے بتلانے سے راہ خدا کی پاتے ہیں اور کفر کی
بلا سے امن میں رہتے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت یوسف علیہ السلام اور طرح
سے لگے سمجھانے اور خدائے تعالیٰ کے دین کو لگے بتلانے کہ
یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ

٣٨ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ۝ اے قیدیو سمجھو تو کہ بہت سے
خدا طرح طرح کے جدا جدا جو تم رکھتے ہو یعنی کوئی سونے کا کوئی
روپے کا کوئی پتھر کا کوئی لوہے کا کوئی بڑا کوئی چھوٹا خدا جو یہ ہیں
تمہارے ان کا رکھنا اچھا ہے یا خدائے تعالیٰ ایک زبردست کا ماننا
بھلا ہے
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْھَآ
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ
نہیں پوجتے تم سوائے خدائے تعالیٰ کے مگر ناموں کو یعنی کئی چیزوں
کا نام مقرر کر رکھا ہے تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے جو وہ چیزیں
دراصل کچھ نہیں ہیں اور نہیں بھیجی خدائے تعالیٰ نے واسطے پوجنے اُن
کے کوئی دلیل جو مقرر ہو اور سچ جانے کہ وہ کچھ چیز بھی ہیں یعنی جو
تمہارے بڑوں نے کئی نام مقرر کر رکھے جو وہ نرے نام ہی ہیں، اور
دراصل کچھ بھی نہیں
اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ نہیں کہا پوجنے کو سوائے
خدائے تعالیٰ کے جو وہ ہے لائق پوجنے اور بندگی کے۔۔ یعنی سوائے
خدائے تعالیٰ کے کسی کی بندگی کو نہیں فرمایا بلکہ
اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ؕ کہا ہے تم سب کو کہ نہ
پوجو کسی کو سوائے اُسی کے جو وہی خدائے تعالیٰ ہے پیدا کرنے والا
سب کا
ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا
٣٩ یَعْلَمُوْنَ ۝ یہ بندگی کرنا اور پوجنا فقط اسی کا یہی دین و مذہب مضبوط
ہے ولے پر بہت آدمی نہیں جانتے اس بات کو اور نہ جاننے سے خراب
ہیں۔ جب یہ دین مضبوط اور خدا کی وحدانیت یعنی ایک جاننا خدا کا
بیان کر چکے تب اُن کے خواب کی تعبیر لگے دینے اور کہا کہ
یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ
خَمْرًا ۚ اے قیدیو سنو تعبیر اپنے خوابوں کی تم میں سے ایک جو آبدار
ہے چھوٹ کر قید سے پھر پلاوے گا خاوند اور صاحب اپنے کو یعنی
بادشاہ کو شراب جس طرح سے ہمیشہ پلاتا تھا اور بادشاہ تیری تقصیر
معاف کرے گا

Marfat.com

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ اے پر دوسرا تم دونوں میں سے جو وہ بادرچی یا بکاول ہے، سولی پر چڑھایا جاوے گا، پھر کھاویں گے جانور اُس کے سر سے بھیجا اور گوشت جب یہ تعبیر اُنہوں نے سُنی آبدار تو خوش ہوا پر بکاول نے کہا میں نے تو خواب دیکھا ہی نہیں، حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا

۴۰ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ کہہ چکا میں تعبیر اور ہو چکا کام جو ہونا تھا وہ جو تم نے مجھ سے پوچھا تھا، یعنی جو میں نے خواب کی تعبیر کہی، وہ اگر خواب دیکھا یا نہ دیکھا تھا، وہ ہو چکا اب پھرنے کا نہیں

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ اور کہا حضرت یوسفؑ نے اُس کو، جس کو جانتے تھے کہ یہ چھوٹے گا اور بادشاہ اُس کی تقصیر معاف کرے گا یعنی اپنی خدمت قدیمی پر پھر قائم ہوگا۔ اس نے کہا کہ یاد کیجیو مجھے یعنی ذکر کیجیو میرا آگے اپنے بادشاہ کے یعنی میرا حال کہیو کہ ایک بے گناہ قیدخانہ میں ہے، اُس کا احوال معلوم کر کے قید سے نکالو، کہتے ہیں کہ اس بات کے تین دن پیچھے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ تقصیر اس بادرچی یا بکاول کی ہے حکم کیا تو اُسے سولی پر چڑھایا اور وہ آبدار بے تقصیر تھا اسے وہی خدمت قدیم جو پانی پلانے کی تھی دے کر سرفراز کیا، جب وہ آبدار بادشاہ کے پاس پہنچا، حضرت یوسف علیہ السلام کو اور اُن کا وہ کہنا سب اُس کی یاد سے جاتا رہا

فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ پھر بھلایا شیطان نے مذکور کرنا حضرت یوسفؑ کا بادشاہ کے آگے

ع ۵ ۱۵ ۴۱ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۚ پھر دیر کی، یعنی رہے حضرت یوسفؑ قیدخانہ میں کتنے برس، کہتے ہیں کہ تین برس سے زیادہ نو برس تک اور بعضے کہتے ہیں کہ اُس آبدار کے چھوٹنے کے پیچھے سات برس رہے قید میں۔ اور مشہور روایت ہے کہ جس روز سے قید ہوئے تھے، تب سے بارہ برس قید میں رہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام قیدخانے میں آئے، حضرت یوسفؑ نے پہچانا اور کہا کہ اے بھائی پیغمبروں کے تمہارا آنا گنہگاروں کی جگہ کس سبب سے ہوا؟ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے تجھے سلام بھیجا ہے، اور کہا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ آدمیوں کو جانتا ہے تو قید سے چھڑانے والا قسم ہے اپنی بڑائی اور خدائی کی جو تجھے کئی برس اور قید میں رکھوں، حضرت یوسفؑ نے کہا، اے جبرئیلؑ بارے یہ کہو کہ مجھ سے اس حال میں خدائے تعالیٰ خوش ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں تجھ سے خوش ہے تو کہا پھر حضرت یوسفؑ نے تو کیا پروا ہے جو وہ خوش ہے تو پھر کسی مصیبت کا غم نہیں مجھے خدائے تعالیٰ کی خوشی مطلوب ہے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ دن مصیبت کے آخر ہوئے تو مصر کے بادشاہ ریان نے ایک رات خواب ڈراؤنا دیکھا، فجر کو سارے حکیموں اور عقلمندوں اور تعبیر کہنے والوں کو بلایا

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ اور کہا بادشاہ ریان نے کہ بے شک خواب میں دیکھا میں نے کہ سات گائیں موٹی ہیں، کھایا اُن کو سات گایوں سوکھی دُبلیوں نے اور ویسی ہی رہیں، کچھ موٹی نہ ہوئیں۔ اور سات بالیاں اناج کی ہری اور تازی ہیں اُن کو اور ایک سات بالیوں سوکھیوں نے لپیٹ کر ایک دم میں ڈھانک لیا اور غائب کیا وہ ہری تازی بالیاں ان سوکھی بالیوں میں چھپ گئیں، جب بادشاہ یہ خواب کہہ چکا تو پھر پوچھا کہ

۴۲ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝ اے جماعت عقلمندوں اشرافوں کی اور تعبیر دینے والے خوابوں کی، بتاؤ اور خبر دو مجھے اور کہو تعبیر میرے خواب کی، اگر ہو تم خواب کی تعبیر دینے والے

۴۳ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝ کہا اُن حکیموں اور داناؤں نے کہ یہ خواب کچھ یوں ہی واہی تباہی جھوٹا سا ہے اور ہم نہیں ایسے خوابوں بیہودہ کی تعبیر جاننے والے، یعنی ہم سچے خواب کی تعبیر کہتے ہیں اور یہ یوں ہی خواب کچھ جھوٹا سا ہے، بادشاہ ان کا جواب سُن کر غمگین ہوا اور فکر میں گیا کہ کس سے پوچھوں اور کیونکر معلوم کروں اس خواب کی تعبیر کو اُس آبدار نے جب فکرمند دیکھا بادشاہ کو تب اُس کو وہ اپنا خواب اور تعبیر بتانا حضرت یوسفؑ کا اور وہی ہونا اُس تعبیر کا

Marfat.com

اُسے یاد آیا
وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا
۴۴ اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ٥ اور کہا اس نے جو چھوٹا
تھا ان دونوں قیدیوں سے اور وہ یاد آیا بہت مدت کے پیچھے جو کہا تھا
حضرت یوسفؑ نے کہ میرا حال بادشاہ سے کہہ کر مجھے چھڑا ئیو۔ جب یہ یاد
آیا تو کہا بادشاہ سے میں بتاؤں تمہیں ایک شخص کو واسطے تعبیر کہنے اس
خواب کے مجھے بھیجو قید خانے میں، جو وہاں ایک آدمی ہے جو وہ تعبیر
خواب کی کہتا ہے وہی ہوتا ہے یعنی سچی تعبیر کہتا ہے۔ یہ بات سن کر بادشاہ
بہت خوش ہوا، اور کہا جلدی جا اور تعبیر میرے خواب کی اُس سے
پوچھ آ، آبدار آداب بجالایا اور بادشاہ کے پاس سے قید خانے میں
آیا اور کہا
یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ
سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ لا اے یوسفؑ سچے یعنی سچ خواب کی تعبیر بتانے
والے کہہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر جو دیکھا ہے بادشاہ نے خواب
میں کہ سات گایوں موٹی کو کھایا سات گایوں دُبلی نے اور سات
بالیوں ہری کو سات بالیوں سوکھی نے لپٹ کر سکھا دیا سب حکیم اور
دانا اس خواب کی تعبیر میں جو حیران ہیں تو اُس کی تعبیر بتا دے تو
۴۵ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ٥ پھر
جاؤں میں تجھ سے سُن کر طرف لوگوں کے یعنی اس مجلس میں جو بادشاہ
ریان اور امراء وہاں میری راہ دیکھتے ہیں جا کر تعبیر اس خواب کی کہوں
تو شاید کہ تیرے طفیل وہ بھی جانیں کہ اس خواب کی یہ تعبیر ہے اور
تیری بزرگی سے واقف ہوں۔ حضرت یوسفؑ نے یہ خواب سُن کر کہا
کہ وہ سات گائیں موٹی اور سات بالیاں ہری نشانی ہے سات
برس سمے کی سے، یعنی ان برسوں میں خوب سما ہوگا۔ اناج سستا اور
میوہ بہت اور مینہ خوب ہوگا اور ان سات گایوں دُبلی اور ان سات
بالیوں سوکھی سے اشارہ ہے سات برس کے کال سے کہ ہرگز مینہ
نہ برسے اور زمین پر سبزی بھی نہ اُگے گی۔ یہ خواب کی تعبیر کہہ کر اس کا
علاج بتانے لگے اور

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ کہا کھیتی کرو
اب سات برس تک ہمیشہ یعنی تغافل اور سستی نہ کرو، یعنی ایسی طرح
کھیتی کرو کہ ایک ذرہ زمین کو خالی نہ چھوڑو
فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا
۴۶ تَاْكُلُوْنَ ٥ پھر جب وہ کھیتی کاٹو، تو اناج کو رہنے دو اُن ہی بالیوں میں
یعنی غلّہ کو بالیوں سے یعنی بھُس سے جُدا نہ کرو اور وہیں کوٹھوں میں بھر
رکھو تو کیڑا یا گھن سے خراب نہ ہو، مگر تھوڑا سا کھانے کے لائق بالیوں
سے نکال کر کھاؤ
ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ
۴۷ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ٥ پھر آویں
گے پیچھے ان سات برسوں پر سمے کے سات برس کال کے، جو اشارہ
ہے دُبلی گایوں اور سوکھی بالیوں سے اُن کال کے برسوں میں کھا دیں گے
لوگ وہ جو بالیوں میں رکھا ہے، تھوڑا تھوڑا اُس رکھے ہوئے میں سے
ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ
۴۸ ع ۶ ۱۶ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ٥ ع پھر آویں گے پیچھے اُس کال کے برس سمے کے
جو اُن میں فریاد لوگوں کی داد کو پہنچے گی یعنی کال تمام ہوگا اور مینہ برسے
گا اور کھیتیاں ہوویں گی اور میوے ہوویں گے اور دُودھ بکریوں،
دُنبیوں سے دوہیں گے یعنی سات برس کے کال کے پیچھے پھر سما ہوگا
جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ تعبیر اُس خواب کی اور اُس کا علاج
بتایا، اُس آبدار نے آن کر بادشاہ سے کہا، بادشاہ سُن کر بہت خوش
ہوا اور اُس کے جی میں یوں آیا کہ اُسی کی زبان سے سُنیے
وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ اور کہا بادشاہ ریان نے کہ
یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ تو میں اُس کی زبان سے سُنوں تعبیر اپنے
خواب کی
فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ پھر جب وہ بھیجا ہوا بادشاہ کا یعنی وہ
آبدار آیا حضرت یوسفؑ کے پاس اور کہا اے یوسفؑ تجھ کو بادشاہ
نے بُلایا ہے تو تیرے منہ سے وہ تعبیر سُنے
قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ
۴۹ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ٥

Marfat.com

جواب دیا حضرت یوسفؑ نے کہ پھر جا اپنے بادشاہ کے پاس اور کہہ
اُس کو کہ پوچھے اور معلوم کرے حال اُن عورتوں کا جنہوں نے ہاتھ اپنے
زلیخا کی مجلس میں کاٹے تھے، بے شک رب میرا مکر عورتوں کے سے
واقف اور جاننے والا ہے۔ یعنی جا کر کہہ بادشاہ سے کہ یوسفؑ کہتا
ہے کہ پہلے یہ بات حضرت یوسفؑ نے اس واسطے کہی کہ بادشاہ بھی
جانے کہ یوسفؑ بے تقصیر ہے تو عزت زیادہ ہووے، جب یہ
پیغام آبدار نے آن کر بادشاہ سے کہا، بادشاہ نے فرمایا کہ اُن عورتوں
کو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ اور

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ
نَّفْسِهٖ ؕ کہا بادشاہ ریان نے ان عورتوں کو کہ کیا حال تھا تمہارا اور
کیا دیکھا تم نے جبکہ چاہی آرزو اپنی تم نے یوسفؑ سے یعنی جسوقت
کہ تم نے یوسفؑ سے اپنے دل کی آرزو چاہی تھی کیا دیکھا اُس کو

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ
کہا سب اُن عورتوں نے کہ پاک ہے خدائے تعالیٰ اس سے کہ پیدا
نہ کر سکے ایسے پاکیزہ خوبصورت یوسفؑ کو نہیں جانتے ہم یوسفؑ پر
کچھ بُرائی یعنی ہرگز بُرائی ہم نے ذرا بھی نہیں دیکھی یوسفؑ سے جب
زلیخا نے دیکھا کہ اب کچھ فائدہ نہیں ہے جھوٹ بولنے میں وہ بھی
سچ بولی اور یوسف علیہ السلام کی بے گناہی پر اقرار کیا اور

قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ
کہا عزیز کی عورت نے یعنی زلیخا نے کہ اب ظاہر ہوئی سچائی اور کہا
زلیخا نے کہ

اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ
۵۰ الصّٰدِقِيْنَ ۝ میں نے چاہی تھی یوسفؑ سے اپنے دل کی آرزو کو
اور وہ ہر طرح بے شک سچا ہے۔ یعنی اُس کی کچھ تقصیر نہیں اور سچا تھا جو
عزیز کے آگے کہا تھا کہ زلیخا مجھ سے چاہتی تھی اپنے دل کی آرزو اور
میں بھاگا ہوں اُس سے یہ معلوم کر کے بادشاہ نے حضرت یوسفؑ کو
کہلا بھیجا کہ اُن عورتوں نے اپنے گناہ پر اقرار کیا اب تو آؤ جو تیرے
روبرو اُن کو تنبیہ کروں حضرت یوسفؑ نے اس کا جواب یہ دیا کہ
میری غرض یہ نہیں کہ اُن کو تنبیہ کرے بلکہ مدعا میرا وہ ہے کہ

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ اس بات کو اس واسطے کہا ۵۱
تو جانے عزیز دو باتوں کو کہ ایک تو میں نے اُس کے گھر میں بُرا کام
نہیں کیا، اس کے پیچھے اور اس کے پالنے والے کا حق ادا کیا میں
نے اور دُوسرے یہ کہ جانے کہ خدا... بھلی راہ نہیں دکھلاتا بُرا کام
کرنے والوں کو، حضرت یوسفؑ نے چاہا کہ اُن کو خبردار کرے کہ میں
اپنے گناہ نہ کرنے پر مغرور نہیں ہوں، بلکہ شکر خدائے تعالیٰ کا کرتا ہوں
کہ اُس نے مجھے ایسے گناہ سے بچا رکھا کہ اگر اس کی پناہ نہ ہوتی تو کیونکر
میں بچ سکتا اور یہ کہا

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ
بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۵۲
اور نہیں میں بھلا اور اچھا اور بے گناہ کہتا اپنے تئیں یعنی میں نہیں کہتا کہ
میرا جی کسی بات کو نہیں چاہتا، بلکہ بے شک جی چاہتا ہے سب کا بُرائی
اور گناہ کرنے کو، مگر جس پر رحم کرے پالنے والا میرا اور اپنی پناہ میں رکھے
وہی گناہ سے بچتا ہے، بے شک رب میرا بخشنے والا ہے اُن کا جن
کا جی چاہتا ہے گناہ کرنے کو اور کرتے نہیں۔ اور مہربان ہے کہ اپنے
بندوں کو گناہ کرنے سے بچاتا ہے، کہتے ہیں کہ یہ باتیں حضرت یوسفؑ
کی سب آن کر بادشاہ سے کہیں، بادشاہ کو ان باتوں سے زیادہ شوق
اُن کے ملنے کا ہوا

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ
اور کہا مصر کے بادشاہ ریان نے کہ لاؤ یوسفؑ کو میرے پاس تو چھانٹ لوں
میں یعنی دوں میں اُس کو اپنے واسطے یعنی اپنے آرام اور فراغت کے
واسطے کام ملک کا یعنی اپنے گھر کا مختار اُسے کر دوں۔ کہتے ہیں کہ
ستر خواص اور ستر گھوڑے خاصے تیار کر کے اور پوشاک عمدہ قید خانہ
میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واسطے بادشاہ نے بھیجی اور بڑی
دھوم سے اور بڑی شان سے حضرت یوسفؑ کو قید خانہ میں سے لائے
جب نزدیک بادشاہ کے آئے، بادشاہ نے بہت عزت و حرمت کی
اور گلے لگایا اور اپنے پاس برابر بٹھایا اور

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پھر جب باتیں کرنے لگے اور بادشاہ نے اُس

Marfat.com

خواب کی تعبیر پھر پوچھی، حضرت یوسفؑ نے تعبیر اُس کی وہی بتائی
بادشاہ نے خوش ہوکر
۵۳ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ○ کہا اے
یوسفؑ بے شک تو آج سے ہمارے پاس صاحبِ عزت اور
امانت دار ہے سب چیز پر یعنی تجھے مختار کیا، جو تیرا جی چاہے کام
خدمت مجھ سے مانگ لے
قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ
۵۴ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ○ حضرت یوسفؑ نے کہا کہ مجھ کو حاکم کر اوپر
خزانوں زمین کے یعنی وہ جو سارے ترے ملک کا محصول آتا ہے مجھ
کو اُس پر حاکم کر کہ بے شک میں محفوظ رکھنے والا ہوں اور کچھ اُس محصول میں
نقصان نہیں ہونے دینے کا اور عقلمند ہوں میں ملک داری کے کام
میں اور کئی زبانیں جانتا ہوں میں **فائدہ** کہتے ہیں حضرت یوسفؑ
بہتّر بولیاں بولتے تھے اور سمجھتے تھے، کہتے ہیں کہ بادشاہ ریان نے
ایک تخت جڑاؤ سونے کا اور تاج جھلاجھل کا حضرت یوسفؑ کو
دیا اور کنجیاں خزانوں کی اُن کے حوالے کیں اور سارے ملک پر
مختار کیا اور عزیز کو تغیر کیا۔ تھوڑے دنوں پیچھے عزیز مر گیا۔ اور
بادشاہ کے کہنے سے زلیخا سے نکاح کر لیا اور اس سے دوٗ بیٹے
ہوئے، ایک منیشا اور دوسرا افرائیم اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ
وَكَذٰلِكَ اسی طرح جو بادشاہ ریّان کو مہربان کیا ہم نے اور
مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ
يَشَآءُ ۚ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ
۵۵ الْمُحْسِنِيْنَ ○ عزت دی ہم نے یوسفؑ کو مصر کی زمین میں جو اُس
کا ایک سو بیس کوس لمبان اور ویسا ہی چکلان تھا یعنی مصر کے بادشاہ
کا اتنے کوسوں میں حکم تھا اور مختار تھا یوسف علیہ السلام اس ساری
زمین میں کہ جہاں چاہتا تھا، وہاں جا بیٹھتا تھا اور پہنچاتا ہوں نعمت
دنیا کی مہربانی اپنی سے جس کو چاہتا ہوں اور نکما اور نالائق نہیں کرتا
ہوں میں مزدوری اور حق نیک کام کرنے والوں کا یعنی نیکوں کی
محنت کو ضائع نہیں کرتا ہوں اُن کو نیکی کا بدلہ دیتا ہوں میں اگر وہ
نیکی کرنے والے مسلمان ہوتے ہیں تو دین و دنیا میں دونوں جگہ دیتا

ہوں۔ اور اگر وہ کافر ہوتے ہیں تو دنیا ہی میں اُن کو بدلہ اُن کی نیکی کا
دیتا ہوں، دین میں کچھ نہیں
وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ ۵۶ - ع
اور ہر طرح بدلہ نیکی کا آخرت میں یعنی دین میں بہت اچھا ہے، اُن کو جو
ایمان لائے ہیں خدائے تعالیٰ پر ایک جاننے سے جنہوں نے خدا کو
ایک جانا ہے اور پیغمبر اُس کے کو بے شک جانا ہے اور دنیا میں وہ
اپنے تئیں بچانے والے ہیں ہر بُرائی اور گناہ سے جیسے حضرت یوسف
علیہ السلام نے اپنے تئیں زنا اور بدکاری سے بچایا تو دنیا میں ایسے
مرتبے کو پہنچے اور آخرت میں سبحان اللہ کیا پوچھنا ہے اُس رُتبے کا جو
کہنے میں نہ آسکے **فائدہ** کہتے ہیں کہ جب حضرت یوسفؑ مصر کے ملک
پر مختار اور حاکم ہوئے جابجا زمینداروں کو کہلا بھیجا اور تقید کیا کہ ایسی
کھیتی کرو کہ ذرا بھی زمین خالی نہ رہے اور بڑی بڑی کوٹھی اور کھتّے غلے کے
رکھنے کو بنوائے، جب کھیتی تیار ہوئی، سارے برس کے خرچ کے
موافق لے کر باقی اناج کو ویسا ہی بالیوں میں بھُس سمیت کوٹھوں میں بھرا
سات برس تک اسی طرح کیا، آٹھویں برس جو کال شروع ہوا، منیہ برسنا
موقوف ہوا، شام اور مصر کے ملک میں اناج منہگا ہوا اُس گرد کے
لوگ مصر کے شہر میں آتے تھے اور اناج خریدتے تھے، پہلے برس تو
لوگوں نے نقد روپے دے کر اناج مول لے کر کھایا، دوسرے برس
گہنا زیور دے کر لیا۔ تیسرے برس لونڈی غلام دے کر لیا، چوتھے
برس گھوڑے، گائے، بکری، اونٹ دے کر لیا۔ پانچویں برس باغ
حویلیاں دے کر لیا۔ چھٹے برس اپنے فرزندوں کو دے کر لیا . . .
ساتویں برس سب نے اپنی غلامی کے خط لکھ دیے حضرت یوسفؑ
کو، اور منت سے اناج کھایا، حضرت یوسفؑ نے یہ سب احوال بادشاہ
ریان سے ظاہر کیا، بادشاہ نے کہا یہ سب تیرے غلام ہیں اور تو
مالک و مختار ہے، جو چاہے سو کر، حضرت یوسفؑ نے بادشاہ کے
روبرو سب کو آزاد کیا اور فرزند اُن کے اور باغ حویلیاں اور گھوڑے
اُونٹ اور گہنا جس جس کا تھا، اس کے حوالے کیا اور بخشا۔ یہ خدائے
تعالیٰ نے اس واسطے کیا تھا کہ جب حضرت یوسفؑ کو عزیز کے ہاتھ
مالک نے بیچا تھا، سب نے ان کو غلام زرخرید جانا تھا، اب ان

Marfat.com

سب کو بلکہ دُور دُور کے لوگوں کو زن و بچوں سمیت ... بکوایا تو کوئی اُنہیں غلام نہ کہہ سکے، کہتے ہیں کہ وہ کال جب کنعان میں پہنچا جو حضرت یوسفؑ کا وطن تھا، اس میں حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے کنبے سمیت رہتے تھے اُن کی اولاد کا بھی کال سے بُرا حال ہوا، باپ سے آن کر کہا کہ مصر کے شہر کے بادشاہ کی تعریف سُنتے ہیں کہ سب کال کے ماروں پر مہربانی کرتا ہے اور غریبوں اور مسافروں کو خوش کرتا ہے۔ اگر تو رخصت دیوے تو ہم بھی جا کر کھانے کو لادیں جو ہمارے فرزند اور عورتوں کا فاقوں سے بُرا حال ہے، حضرت یعقوبؑ نے رخصت دی اور کہا کہ بنیامین کو میری خدمت کے واسطے چھوڑ جاؤ پر اونٹ اور جنس اُس کی بھی لے جاؤ تو اُس کا حصہ غلہ کا لاؤ، یہاں سے دسوں بھائی اُونٹوں پر سوار اور ایک اونٹ بنیامین کا بغیر سوار کے خالی اور ہر ایک نے جنس کچھ اپنے ساتھ لے لی تو اُسے دے کر اناج لادیں یہ سب روانہ ہوئے

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ
فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ٥ اور آئے بھائی ۵۷
یوسفؑ کے مصر میں کنعان سے پھر اندر آئے پاس حضرت یوسفؑ کے اور رسم ادب کی بجالائے، پہچانا حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو دیکھتے ہی اور اُنہوں نے نہ پہچانا حضرت یوسفؑ کو سبب اس کے جو بہت مدت پیچھے دیکھا تھا **فائدہ** کہتے ہیں کہ چالیس برس پیچھے دیکھا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ منہ پر نقاب رکھتے تھے اور چلوں کے اندر سے باتیں کرتے تھے، اس سبب نہ پہچانا تھا۔ حضرت یوسفؑ نے پوچھا کہ تم کون ہو، جو جاسوس اور ہرکارے سے معلوم ہوتے ہو، اُنہوں نے کہا کہ اے بادشاہ خدائے تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں ہم ایسی باتوں سے، ہم سب ایک باپ کے بیٹے ہیں۔ حضرت یوسفؑ نے پوچھا، تمہارے باپ کے کتنے بیٹے ہیں، اُنہوں نے کہا کہ بارہ بیٹے تھے، ایک کو بچپن میں بھیڑیا لے گیا اور ایک کو باپ کی خدمت کے واسطے گھر میں چھوڑ آئے ہیں اور ہم دس بھائی تیری خدمت میں آئے ہیں۔ حضرت یوسف نے پوچھا، اس شہر میں تمہیں کوئی جانتا ہے جو شہادی

تمہاری صحیح پر دلیوے، اُنہوں نے کہا کہ مصر کے لوگ ہمیں نہیں پہچانتے حضرت یوسفؑ نے کہا کہ تم میں سے ایک یہاں رہے اور سب جاویں اور اُس بھائی کو جو گھر چھوڑ آئے ہو، لادیں، تب تمہیں سچا جانوں، انہوں نے فال کھولی اور قُرعہ ڈالا، شمعون کا نام نکلا۔ شمعون نے کہا میں رہوں گا۔ حضرت یوسفؑ نے اپنے خدمت گذاروں کو کہا کہ ان کی جنس جو لائے ہیں، لو اور اناج بھر دو

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جس وقت تیار کیا اُن کا کام یعنی اُن سب کو ایک ایک اونٹ اناج کا بھر دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ ایک اُونٹ اُس بھائی کا، جو باپ کے پاس ہے، اسے بھی بھر دو۔ حضرت یوسفؑ نے کہا کہ میں آدمیوں کے حساب سے دیتا ہوں اُونٹوں کے حساب سے نہیں دیتا ہوں، اُنہوں نے تکرار کی

قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا
تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ٥ ۵۸
کہا حضرت یوسفؑ نے کہ لاؤ میرے پاس بھائی کو، جو تمہارا ہے باپ کی طرف سے یہ نہیں دیکھتے تم کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں پیمانہ یعنی حق کسی کا رکھتا نہیں اور میں بہت اچھا اُتارنے والا ہوں مسافروں کا یعنی مہمانوں کے اتارنے میں اور مہربانی کرنے میں کمی نہیں کرتا
فَإِنْ لَمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي
وَلَا تَقْرَبُونِ ٥ پھر اگر تم نہ لائے میرے پاس اپنے بھائی کو تو ۵۹
میں نہیں دینے کا تم کو اناج اور تم پاس میرے مت آئیو
قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ٥ ۶۰
کہا اُنہوں نے اس کو ہم مانگیں گے اُس کے باپ سے اور تکرار کریں گے اور ہم کرنے والے ہیں اس کام کے، یعنی خدا نے چاہا تو ہم مقرر لے آویں گے بھائی کو

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ اور کہا یوسفؑ نے چپکے اپنے خدمت گاروں سے کہ رکھ دو جنس ان کی وہ جو مول میں اناج کے دی ہے اُنہوں کے بوجھوں میں یعنی انہوں کی جنس بھی اناج میں چھپا کر اُنہوں کے اُونٹوں پر رکھ دی۔ کہتے ہیں کہ وہ جنس بودار کھالیں تھیں اور کئی جوڑے پاپوش کے تھے یہ اسواسطے

Marfat.com

کیاکہ نہ چاہا حضرت یوسفؑ نے کہ بھائیوں کے ہاتھ اناج بیچے اور
دوسرے اس واسطے کہ
لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ
۶۱ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ شاید کہ پہچانیں جنس اپنی کو جب پھریں
یعنی جب جاویں طرف اپنے کنبے کے اور کھولیں بوجھوں کو شاید کہ
یہ پھر پھریں میری طرف اور بھائی کو لاویں۔ یعنی جب یہ اپنے وطن
میں پہنچیں اونٹوں پر سے اُتار کے بوجھوں کو کھولیں اور اپنی جنس
پہچانیں جانیں کہ بھولے سے یہ ہماری چیزیں پھر آئی ہیں، یہ حق اُن کا
ہے اس سبب پھر آدیں یہاں تو بھائی کو لیتے آدیں
فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا
۶۲ الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○
پھر جب گئے بیٹے حضرت یعقوبؑ کے اپنے باپ کی طرف، کہا انہوں
نے کہ اے بابا منع کیا ہے ہم سے اناج ناپنا یعنی مصر کے بادشاہ
نے کہا کہ پھر میں نہیں ناپنے کا اناج اگر تم اُس بھائی کو نہ لاؤ گے تو
پھر بھیج ساتھ ہمارے بھائی کو، یعنی بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج تو
ناپ لاویں اناج کو، بے شک ہم اُس کے رکھوالے ہیں اور خبردار
ہیں اس کی ہر بات سے
قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى
اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ
۶۳ الرّٰحِمِيْنَ ○ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ اے فرزندو!
کیا اعتبار کروں میں تمہارا بنیامین پر جیسے کہ اعتبار کیا تھا میں نے اوپر
یوسفؑ کے پہلے اس سے جو تم نے کہا تھا کہ ہم اس کے نگہبان اور
رکھوالے ہیں، اب ہرگز میں تمہارا اعتبار نہ کروں، پھر خدائے تعالیٰ
بہت اچھا رکھوالا ہے اور خبردار اور وہی بخشنے والوں اور رحم کرنے
والوں سے بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ مجھے سوا تے
خدائے تعالیٰ کے کسی کا بھروسہ نہیں
وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ
رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ اور جب حضرت یعقوب کے فرزندوں نے
کھولے بوجھ اپنے، پایا اس میں جنس اپنی کو، جو مصر کے بادشاہ کو اناج

کے مول میں دی تھی اور اُس نے چھپا کر پھیر دی تھی۔ یعنی چھپا کر رکھ دی
تھی۔
قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ
اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ
بَعِيْرٍ ؕ اور کہا انہوں نے کہ بابا کیا چاہیں ہم یعنی کیا کیا تعریف کریں ہم
اُس کے احسان کی اور یہ دیکھ جنس ہماری جو ہم اناج کے مول میں دے
آئے تھے، پھیر دی ہم کو اب لازم ہے ہم کو سبب اس کرم اور احسان
کے جو پھر جاویں ہم اُس ... بادشاہ کے پاس
ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ○ یہ ایک اُونٹ کا غلہ پیمانہ تھوڑا ہے ۶۴
بادشاہ اتنا ہمیں دلوے گا اُس کے آگے کچھ چیز نہیں
قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا
مِّنَ اللّٰهِ ؕ کہا حضرت یعقوبؑ نے کہ ہرگز نہیں بھیجنے کا میں
بنیامین کو تمہارے ساتھ جب تک کہ دو تم مجھ کو قول خدائے تعالیٰ کا
اور قسم کھاؤ آخری زمانے کے پیغمبر کی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی قسم کھاؤ اس بات پر
لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ کہ مقرر لادو پھر
مجھے بنیامین کو اگر کچھ اس میں بہانہ کرو تو اور کچھ نہ ہو، مگر یہ کہ گرد تمہارے
ہووے عذاب خدائے تعالیٰ کا اور تم سب مرو۔ اُنہوں نے قبول
کیا اور قسم کھائی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ہم بنیامین کو
پھیر لاویں گے اور کچھ بہانہ نہ کریں گے
فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ
وَكِيْلٌ ○ پھر جس وقت دیا باپ کو قول اور قسم کھائی تب کہا حضرت یعقوبؑ ۶۵
نے کہ خدائے تعالیٰ ہے اوپر اس کے جو کہتا ہوں میں نگہبان خبردار، یعنی
ہمارے قول و قسم پر خدائے تعالیٰ گواہ اور شاہد ہے اور بنیامین کے
بھیجنے پر راضی ہوئے اور محبت فرزندوں کی نے جوش کیا
وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ اور کہا اے فرزند
میرے مت جائیو مصر کے شہر میں ایک دروازے سے تم سب کہ ایسا
نہ ہووے جو کسی کی نظر لگے تم کو کہ ایک باپ کے ایسے جوان خوبصورت

Marfat.com

وہ پیالہ، اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ
اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اسی
طرح سکھایا ہم نے یوسفؑ کو وحی سے یعنی اُس کی جان کے کانوں
میں کہا جو نہ تھا لائق یوسفؑ کو، یہ کہ پکڑتا اپنے بھائی کو بادشاہ
مصر کے دین میں، یعنی مصر کے بادشاہ کے دین میں چور کو مارنا
اور قید کرنا مقرر تھا نہ غلامی میں لینا اور نہ کیا کچھ کام یوسفؑ نے
مگر وہ جو مرضی اور حکم خدائے تعالیٰ کا تھا اسی کے فرمانے سے سب
کام کیا

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ
۷۵ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ بلند اور اُونچا اٹھاتا
ہوں رتبہ اور مرتبہ جسکا چاہتا ہوں یعنی جسکا مرتبہ چاہتا ہوں میں بلند کرتا اور اوپر کرتا
ہوں میں سب عقلمندوں سے عقلمند اور دانا یعنی جس کو چاہتا ہوں
میں سب داناؤں سے دانا کرتا ہوں۔ جب وہ پیالہ بنیامین کے
بوجھ میں سے نکلا، تب حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو
کہا کہ یہ کیا کام کیا تم نے اور میں نے تم سے وہ سلوک کیا اس کے
بدلے تم نے یہ کیا اور تم تو کہتے تھے ہم پیغمبر زادے ہیں

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ
قَبْلُ ۚ کہا اُنہوں نے کہ اگر چوری کی بنیامین نے تعجب نہیں بیشک
چوری کی تھی اس کے سگے بھائی یوسفؑ نے پہلے اس سے **فائدہ**
کہتے ہیں کہ بچپن میں حضرت یوسفؑ نے اپنی خالہ کی مُرغی لے کر فقیر
کو دی تھی۔ بغیر خالہ کے کہے، اسواسطے کہا کہ یوسفؑ نے بھی چوری
کی تھی

فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ
پھر حضرت یوسفؑ نے یہ بات سُن کر چھپایا اپنے دل میں اس بات کو
اور ظاہر نہ کیا ان پر، یعنی اس بات کا جواب کچھ نہ دیا

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
۷۶ تَصِفُوْنَ ۝ کہا حضرت یوسفؑ نے کہ تم بدتر ہو سبب چوری کرنے ع
کے اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے وہ جو تم کہتے ہو اور بیان کرتے ہو یہ کہہ

کر اپنے نوکروں کو کہا حضرت یوسفؑ نے کہ بنیامین کو لے جا کر رکھو، پھر
سب بھائیوں نے اس کے چھڑانے کے واسطے بہت کچھ کہا لیکن ہرگز
پیش نہ گیا، تب روبیل کو غصّہ آیا اور اُس کے رونگٹے کھڑے ہو کر کپڑوں
سے باہر نظر آنے لگے اور روبیل نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے بھائی
کو چھوڑ دے اور نہیں تو ایسی ایک چیخ اور نعرہ ماروں گا کہ اس کے
ڈر سے حاملہ عورتوں کے پیٹ گر پڑیں گے۔ حضرت یوسفؑ نے دیکھا
کہ روبیل کو غصّہ آیا، اپنے چھوٹے بیٹے کو کہا کہ چپکے سے روبیل کی پیٹھ
پر ہاتھ پھیر دے، اُس نے جا کر جُوں ہی ہاتھ پیٹھ پر پھیرا، غصّہ اُس کا جاتا
رہا۔ روبیل نے بھائیوں سے کہا کہ تم نے میرے تئیں ہاتھ لگایا۔ اُنہوں
نے کہا کہ نہیں، روبیل نے کہا کہ قسم ہے خدائے تعالیٰ کی، یہاں کوئی ہمارے
باپ کی نسل سے ہے کسواسطے کہ دستور تھا کہ جب اُن میں سے کسی کو
غصّہ آتا تھا اور کوئی حضرت یعقوبؑ کی اولاد سے اُس کے بدن پر ہاتھ
پھیر دیتا تھا، غصّہ اُس کا جاتا رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ روبیل کو دوسری بار
غصّہ آیا اور چاہا کہ اُس نے حضرت یوسفؑ کو سمیت تخت کے اُٹھالیوے
اُنہوں نے نقاب بندھی ہوئی تخت پر سے اُتر کر روبیل کے ٹپکے میں
ہاتھ ڈال کر زمین سے اُٹھالیا اور سر سے اُونچا کیا اور ہیچ میں رکھ دیا۔
اور کہا کہ اے کنعانیو! تم اپنے زور پر مغرور ہو، نہیں جانتے کہ قدرت
خدائے تعالیٰ کی سے ایک سے ایک زور آور ہے۔ جب اُنہوں نے
دیکھا کہ زور سے کچھ نہیں ہوتا تب منت کرنے لگے اور

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ
۷۷ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ کہا اے
عزیز یعنی مختار بادشاہ مصر کے کہ بےشک بنیامین کا باپ بہت بوڑھا
اور بزرگ ہے اور جب سے یوسفؑ بیٹا اس کا مرا ہے، بنیامین کو بہت
چاہتا ہے۔ اگر تیری خوشی یوں ہی ہے تو ہم میں سے اُس کے بدلے رکھ
لے اور اُسے چھوڑ دے بےشک ہم تجھے دیکھتے ہیں احسان کرنے والوں
سے اور ہم پر بہت احسان تو نے کیے ہیں، یہ ایک اور بھی احسان کر

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا
۷۸ عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے ع
کہ پناہ مانگتا ہوں میں خدائے تعالیٰ سے جو پکڑ رکھوں میں سوا تے

Marfat.com

اُس شخص کے کہ جس کے پاس سے پایا ہے میں نے جنس اپنی کو اگر
سوائے اُس کے دوسرے کو پکڑوں، بے شک میں ہوں اسوقت
ظلم کرنے والوں سے تمہارے دین کے موافق
فَلَمَّا اسْتَايْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۚ پھر جب
نا اُمید ہوتے حضرت یوسفؑ سے اور جانا کہ بنیامین کو نہیں دینے
کا تو ایک گوشے میں جاکر مصلحت کرنے لگے
قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ
اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ
فِيْ يُوْسُفَ ۚ کہا بڑے نے جو اُنہوں سے تھا یعنی روبیل جو سب
سے عمر میں بڑا تھا یا عقل میں بڑا تھا کہا اُس نے کہ اے نہیں جانتے
تم وہ جو باپ تمہارے نے مقرر لیا ہے تم سے قول خدائے تعالیٰ کا
اور قسم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جو بنیامین کو صحیح
وسلامت پھیر لادیں اور کچھ بہانہ نہ کریں اور تم نے اُس سے پہلے
تقصیر کی ہے یوسفؑ کے کام میں یہ سب باتیں کیا بھول گئے تم
سبھوں نے کہا کہ یاد ہے پھر اب کیا کریں پھر کہا اُس نے کہ
فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ
۷۹ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ میں ہرگز نہیں جُدا ہونے
کا اس زمین سے یعنی مصر سے ہرگز جانے کا نہیں جب تک رخصت
دے مجھے باپ میرا یا حکم کرے خدائے تعالیٰ واسطے ہمارے کہ باپ
کے پاس جاویں یا باپ چھڑا دیں بنیامین کو اور خدائے تعالیٰ بہت
اچھا ہے سب حکم کرنیوالوں کرنے والوں سے جو کچھ غرض اور لالچ
نہیں رکھتا اور کہا کہ اب صلاح یہ ہے کہ
اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ
ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا
۸۰ لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝ پھر جاؤ تم اپنے باپ کے پاس اور کہو اے
بابا صاحب! بے شک بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی اور ہم شاہد
نہیں اُس کی چوری کے، مگر اتنا جانتے ہیں کہ کٹورا بادشاہ کا اس کے
بوجھ میں سے نکلا اور ہم نہیں چھپی بات پر نگہبان یعنی خبردار کہ ظاہر
میں تو چوری اُس پر ثابت ہوئی ہے اور اصل ہم نہیں جانتے کہ

اُس نے چُرایا ہے یا تہمت ہے اگر ہمارے کہنے کا یقین نہیں تو
وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ
۸۱ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور پوچھ گاؤں کے لوگوں
سے جس میں تھے ہم یعنی مصر میں بھیج کسی کو تو پوچھے وہاں کے لوگوں
سے اور اُن قافلے والوں سے پوچھ جن کے ساتھ ہم کنعان میں آئے
اور وہ کنعان میں حضرت یعقوبؑ کے ہمسایہ تھے اور بے شک ہم
سچ بولنے والے ہیں۔ جب روبیل یا یہودا نے یہ مصلحت بتائی
اُنہوں نے قبول کیا اور وہاں سے چلے اور باپ کی خدمت میں آن کر
وہ جو بھائی نے بتایا تھا کہا
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ
جَمِيْلٌ ۭ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سُن کر کہا کہ مجھے یقین
نہیں یہ جو تم کہتے ہو، بلکہ بنایا تمہارے واسطے تمہارے جی نے کام
کو جو چاہا تم نے اور تم نے مصلحت کی آپس میں اور نہیں تو مصر کا
بادشاہ کیا جانتا تھا کہ چور کو غلامی میں لیتے ہیں پھر اب صبر بھلا ہے میں
نے صبر اختیار کیا اور قبول کیا اپنے اوپر
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ
۸۲ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ شاید کہ خدائے تعالیٰ لادے مجھے اُن
سب کو اکٹھا۔ یعنی یوسفؑ کو اور بنیامین کو اور اُس کو جو مصر میں ہے۔
بے شک خدائے تعالیٰ واقف ہے اور جانتا ہے حال میرا اور وہ کام
مضبوط کرنے والا ہے یہ کہہ کر نہایت غم و غصّے سے
وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ اور پھیرا منہ اپنا فرزندوں سے اور اپنے
مکان میں عبادت کے جا بیٹھے
وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ اور کہا اے ہزار غم اور
افسوس اوپر جُدائی یوسفؑ کے۔ یہ کہہ کر بے قرار ہوئے اور رونے لگے
فائدہ کہتے ہیں کہ چالیس برس یا اسّی برس تک جُدائی میں حضرت یوسف
علیہ السلام کی روتے رہے اور آنسو نہ سوکھا اور غم کے بوجھ سے پیٹھ
جُھک گئی اور
۸۳ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝ سفید
ہوئیں آنکھیں اُن کی غم اور رونے سے اور وہ یعنی حضرت یعقوب علیہ

Marfat.com

السلام عفقہ تھے فرزندوں پر اور کچھ کہتے نہ تھے اُن کو۔ پر جب فرزندوں
نے دیکھا نہایت بے قرار باپ کو
قَالُوْا تَاللّٰہِ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی
۸۴ تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْهٰلِکِیْنَ ۝ کہا قسم ہے
خدائے تعالیٰ کی جو ہمیشہ رہے گا تو یوسف کو یاد کرتا، یہاں تک کہ
ہووے تو بیمار سخت یا ہووے تو مرنے والوں سے یعنی مرنے کے وقت
تک تو یوسف کو یاد کرتا ہی رہے گا
قَالَ اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کہا
حضرت یعقوب علیہ السلام نے سوائے اس کے نہیں کہ گلا کرتا ہوں
میں پریشانی اور غم اپنے سے طرف خدائے تعالیٰ کے نہ سے اور کسی سے کچھ گلا ہے یعنی
میں تمہیں تو کچھ نہیں کہتا اپنے خدائے تعالیٰ سے فریاد کرتا ہوں میں
اپنے غم کی **فائدہ** کہتے ہیں جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا
انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ خدائے تعالیٰ نے وحی یعنی پیغام پوشیدہ
بھیجا کہ اے یعقوب قسم ہے بزرگی اور خدائی کی کہ اگر یوسف اور
بنیامین مر گئے ہوتے تب بھی میں اُن کو پھر جلا کر تجھ سے ملاتا۔ اس
خوشخبری سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا
۸۵ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور میں
جانتا ہوں خدائے تعالیٰ کی وحی سے زندگی یوسف کی جو تم نہیں جانتے
فائدہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عزرائیل واسطے ملنے حضرت
یعقوب کے آئے، اُنہوں نے پوچھا کہ یا عزرائیل تمہیں قسم ہے پروردگار
کی جو تم نے میرے یوسف کی جان قبض کی ہے اُنہوں نے کہا کہ
نہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو امید ہوئی اور کہا
یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ
اے میرے فرزندو! جاؤ اور ڈھونڈھو اور معلوم کرو یوسف ع کے
احوال کو اور اُس کے بھائی بنیامین کو
وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ
۸۶ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ اور ناامید
مت رہو رحمت اور فضل خدائے تعالیٰ سے اور بے شک چاہیے
کہ ناامید نہ ہووے کوئی فضل اور رحمت خدائے تعالیٰ کے سے

مگر قوم اور جماعت کافروں کی۔ یعنی جو خدائے تعالیٰ کو ایک نہ جانے وہ
اُس کی رحمت سے دور ہووے، یہ کہا اور خط مصر کے بادشاہ کو لکھا،
مضمون خط کا یہ تھا۔ یعقوب اسرائیل بیٹے اسحٰق ذبیح اللہ کے پوتے،
ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے مصر کے بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم اُس گھرانے
کے ہیں جو دادا میرے ابراہیم خلیل کو ہاتھ پاؤں باندھ کر نمرود نے آگ
میں ڈالا اور خدائے تعالیٰ نے اُس کو امان دی اور اُس آگ کو گلزار کیا،
اور باپ میرے اسحٰق کے حلق پر چھری رکھی اور خدائے تعالیٰ نے اُس
کے بدلے دُنبہ بھیجا اور میرا ایک بیٹا تھا سب بیٹوں سے خوبصورت اور
میرا پیارا اُس کو بھائی جنگل میں لے گئے تھے اور کرتہ اس کا لہو بھرا میرے
پاس لا کر کہا کہ اُسے بھیڑیے نے کھایا۔ میں اس کی جُدائی میں ایسا رویا کہ
آنکھیں میری سفید ہوئیں اور نظر کچھ نہیں آتا اور غم اُس کا میرے دل سے
جاتا نہیں، یہ بھائی اُس کا سگا تھا اپنے دل کی تسلّی کے واسطے اپنے
پاس رکھا تھا۔ سو تو نے اُسے چوری لگا کر رکھا اور ہم اس گھرانے کے
نہیں، جو چوری کریں۔ اگر تو اس بیٹے میرے کو بھیج دے تو تیرے حق
میں اچھا ہے نہیں تو بد دُعا کروں گا میں تجھ کو جو نشانی اس کی ساتویں
اولاد تک تیری پہنچے گی۔ خط تمام کر کے بیٹوں کو دیا اور تھوڑی سی اُون
دُنبوں کی اور گھی اور پنیر اور کچھ ایسا ہی تیار کر کے دیا اور بیٹوں کو مصر کی
طرف رخصت کیا، یہ وہاں سے روانہ ہوئے، راہ تمام کر کے مصر میں آئے
اور جس بھائی کو مصر میں چھوڑ گئے تھے اور اُس کے مشورے سے باپ کے
پاس گئے تھے، اُس سے ملے اور احوال کہا کہ خط باپ کا بادشاہ کے واسطے
لائے ہیں، پھر سب نے مل کر حضرت یوسف کے پاس جانے کا قصد کیا
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ پھر جب آئے فرزند حضرت یعقوب
علیہ السلام کے دربار میں حضرت یوسف کے یعنی حضرت یوسف کے
روبرو آئے اور
قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا
بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا
اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ۝ کہا اے عزیز پہنچی ہم کو اور
ہمارے کنبے کو سختی اور مصیبت بھوک اور غم کی یہ جنس ہم لائے ہیں تھوڑی سی
کم قیمت سست مُول اس پر مت دھیان کر اور ناپ دے پیمانہ پورا ہم کو

Marfat.com

اور اپنی طرف سے اور زیادہ دے اُس کے مول سے ، بے شک خدائے
تعالیٰ بدلہ دیتا ہے ، زیادہ دینے والوں کو ، یعنی جو کوئی بغیر بدلے کچھ کسی
کو دیتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کا عوض بہت اچھا دیتا ہے یہ کہا اور
خط باپ کا حضرت یوسفؑ کے تخت کے کنارے پر ادب سے رکھا ۔
حضرت یوسفؑ نے وہ خط پڑھا ، محبت سے باپ کی بے اختیار کیا تب
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ
۸۸ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ ۝ کہا جانتے ہو تم جو سلوک کیا تم نے یوسفؑ
اور اس کے بھائی سے سلوک جو حضرت یوسف علیہ السلام سے کیا تھا ،
سو بیان ہوچکا - اور بنیامین کو ایسا خوار رکھتے تھے جو اُسے طاقت نہ
تھی کہ اُن سے بات کر سکتی سوائے عاجزی اور ڈر کے - سو وہ حضرت
یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تم نے جو ان دونوں بھائیوں سے سلوک
کیا تھا ، جانتے ہو ان باتوں سے توبہ بھی کی ہے یا نہیں جو اس وقت
تم نادان تھے سبب جوانی کے اور نہ جانتے تھے حق باپ کا اور رحم
چھوٹے بھائیوں پر ان دنوں میں جوانی کے اپنے جی کی خوشی کی تھی اس
کام سے اب پچھتا کر توبہ کی ہے - یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام نے
نصیحت سے کہی نہ کچھ غصّے سے - یہ کہہ کر نقاب اپنے منہ پر سے
اُٹھائی ، جب اُنہوں نے صورت دیکھی اور وہ حُسن اُن کو نظر آیا
قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ کہا اے مقرر تو یوسفؑ
ہے جو ایسا حُسن رکھتا ہے
قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ کہا حضرت یوسف
علیہ السلام نے کہ ہاں میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے
قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ
۸۹ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ بے شک احسان
رکھا خدائے تعالیٰ نے ہم پر جو جیتا رکھا اور یہ نعمت بخشی بے شک جو
کوئی ڈرتا ہے خدائے تعالیٰ سے اور صبر کرتا ہے بندگی کے کرنے
میں اور گناہ کے نہ کرنے میں پھر مقرر خدائے تعالیٰ نہیں کھوتا مزدوری
بھلا کام کرنے والوں کی - جب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام
کو پہچانا ، چاہا کہ پاس تخت کے جاکر حضرت یوسف علیہ السلام
کے پاؤں چومیں ، حضرت یوسف علیہ السلام نے تخت سے اُتر کر
بھائیوں کو گلے لگایا
قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا
لَخَاطِئِينَ ۝ کہا بھائیوں نے قسم ہے خدائے تعالیٰ کی اے یوسفؑ ۹۰
کہ بے شک حُسن میں اور دولت میں اور احسان کرنے میں چُنا اور
اختیار کیا اور بڑا کیا تجھ کو خدائے تعالیٰ نے ہم پر ، اور ہم سب پر مقرر
گنہگار ہیں جو ویسے سلوک کیے ہم نے تم سے
قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ کہا حضرت یوسف علیہ
السلام نے بھائیوں کو ، کچھ طعن اور گلہ نہیں آج کے دن تم پر یعنی تمہارے
سلوک کا کچھ مذکور نہیں کرنے کا
يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ ۹۱
بخشے گا خدائے تعالیٰ تم کو ، جو اپنے گناہ کا اقرار کیا تم نے ، اور وہ
خدائے تعالیٰ بہت اچھا رحم کرنے والا ہے سب رحم کرنے والوں سے -
فائدہ کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام
کو وحی بھیجی کہ وہ جُبّہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جس کو حضرت جبرئیل
علیہ السلام کے کنوئیں میں بازو سے کھول کر پہنایا تھا ، اُسے حضرت
یعقوب علیہ السلام کے پاس اپنی نشانی بھیجو ، حضرت یوسف علیہ السلام
نے موافق امر الٰہی کے بھائیوں سے کہا کہ
اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي
يَأْتِ بَصِيرًا ۚ لے جاؤ یہ جُبّہ میرا کنعان میں پھر ڈالو اس جُبّہ کو اوپر منہ ۹۲
باپ میرے کے تو ہووے دیکھنے والا ، یعنی اس جُبّے کی برکت سے
آنکھیں اس کی روشن ہوں گی پھر جب اس کی آنکھیں اچھی ہوں تب
وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ آؤ تم سمیت اپنے ۹۳ ع ۱۰
سارے کنبے کے یعنی سارے کنبے اپنے کو کنعان سے لے آؤ اور
مصر میں وطن اور رہنا اختیار کرو **ف** کہتے ہیں کہ یہودا نے کہا کہ اے
یوسفؑ یہ جُبّہ مجھے دے کہ لہو بھرا کُرتہ آگے باپ کے میں لے گیا تھا ،
تو یہ خوشی بدلہ اُس غم کا ہو وے ، حضرت یوسف علیہ السلام نے
جُبّہ اُسی کو دیا اور راہ خرچ جو چاہتا تھا اور سواریاں جو ضروری تھیں ،
سب تیار کرکے اُن کو دیں ، یہودا سب بھائیوں کے ساتھ مصر سے
روانہ ہوا

Marfat.com

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ اور جس وقت جدا ہوا قافلہ مصر سے
یعنی جب فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے مصر کے شہر سے نکلے،
اور جنگل میں پہنچے، باد حکم خدا کے سے اس جبہ کی بو حضرت یعقوب علیہ
السلام کے پاس لے گئی، جب اُن کو وہ بو پہنچی تو
قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ
۹۴ تُفَنِّدُوْنِ ۝ کہا اُن کے باپ نے پوتوں سے اور جو کوئی اُس وقت
اُن کے پاس تھا کہ بے شک پاتا ہوں میں، یعنی آتی ہے مجھ کو یوسفؑ
کی بو اگر تم مجھے بے عقل نہ کہو کہ بڑھاپے سے اُس کے حواس درست نہیں
الربع ۹۵ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ۝ کہا
انہوں نے کہ قسم ہے خدائے تعالیٰ کی جو بے شک اب تک تو اسی حیرانی
میں ہے پہلی یعنی وہ جو ہمیشہ سے یوسفؑ کی محبت کا خیال تیرے
دل پر بندھا ہوا ہے۔ چالیس برس یا اسی برس ہوئے ہیں جاتا نہیں
یاد اور ذکر اُس کا بھولتا نہیں تجھ کو
فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ
بَصِیْرًا ۚ پھر جب آیا خوشخبری دینے والا یعنی یہودا، کہتے ہیں کہ
یہودا بھائیوں کے ساتھ نہ رہا سب سے آگے دوڑ کر کنعان میں آیا
باپ کے پاس اور ڈالا وہ جبہ باپ کے منہ پر، پھر ہوا باپ اُن کا
سب کچھ دیکھنے والا، یعنی اُس کرتے کے ڈالنے سے حضرت یعقوب
علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہوئیں اور
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ
۹۶ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اے میں نے
نہ کہا تھا تم کو کہ مقرر میں جانتا ہوں خدائے تعالیٰ کے چھپے پیغام سے
کہ یوسفؑ جیتا ہے اور مجھے امید تھی اس کے ملنے کی اور میں نے
کہا تھا کہ مجھے یوسفؑ کی بو آتی ہے، تم مانتے نہ تھے اور میں کہتا تھا جو
میں جانتا ہوں وحی اللہ کی سے اور تم نہیں جانتے پھر تیاری کی کوچ
کی اور جتنے اُن کے کنبے اور زمانے کے تھے، سب کو ساتھ لے کر
مصر کی طرف چلنے کا قصد کیا اور بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے
آن کر باپ کے پاؤں پر گرے اور
قَالُوْا یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا

۹۷ خٰطِئِیْنَ ۝ کہا اے بابا صاحب بخشوا ہمارے گناہوں کو خدائے
تعالیٰ سے اور بے شک ہم گنہگار ہیں، یعنی ہمارے حق میں دعا مانگ
تو خدائے تعالیٰ ہمارے گناہ بخشے
قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
۹۸ الرَّحِیْمُ ۝ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے جلد بخشوانا چاہوں گا
میں تمہارے واسطے پالنے والے اپنے سے بے شک وہ بخشنے والا
ہے گناہوں کا گنہگاروں کے اور مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندوں
پر ف کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جب یوسف علیہ السلام سے
آن کر ملے تب ایک رات پچھلے پہر تہجد کی نماز پڑھ بیٹوں کو بخشوانے کھڑے
ہوئے آگے آپ اپنے پیچھے حضرت یوسفؑ کو کھڑا کیا، اور اُن کے پیچھے
ان کے سب بھائیوں کو کھڑا کیا اور آپ دعا مانگی اور سب بیٹوں نے
آمین کہا تو خدائے تعالیٰ نے اُن کو بخشا، غرضیکہ جب حضرت یعقوبؑ
علیہ السلام سارے کنبے سمیت کنعان سے مصر کے نزدیک پہنچے حضرت
یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ریان کو اور سب اُمراؤں کو فوج سمیت
بڑے ٹھاٹھ سے سوار ہو کر باپ کو پیشوا لینے آئے۔ جب حضرت یعقوب
علیہ السلام کو خبر ہوئی تو ایک اونچے ٹیلے پر بیٹوں سمیت کھڑے ہوئے
اور حضرت یوسف علیہ السلام کی سواری کا تماشا دیکھنے لگے۔ جب سواری
اس ٹھاٹھ سے دیکھی تب حیران ہوئے کہ خدائے تعالیٰ نے کیا احسان کیا
جو ایسی دولت اور نعمت حضرت یوسف علیہ السلام کو دی۔ حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے آن کر کہا کہ اے یعقوبؑ اس لشکر کو دیکھ کر کیا حیران ہوا ہے
اوپر دیکھ جو لشکر فرشتوں کا آسمان سے زمین تک تیری خوشی ہونے سے
خوش ہیں۔ جب تک تو غم میں تھا، یہ فرشتے بھی تیرے واسطے غم کھاتے
تھے ف کہتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نزدیک باپ کے
آئے چاہا کہ گھوڑے پر سے اُتر کر باپ کو سلام کریں حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے کہا کہ صبر کر تو باپ تیرا تجھ سے سلام علیک کرے، جب حضرت یعقوب
علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو دیکھا تو کہا السلام علیکم یا مذہب الحزن
یعنی سلام ہو تم پر اے دور کرنے والے غم کے، انہوں نے سلام کا جواب
دیا اور دونوں گلے مل کر خوشی کا رونا روئے، حضرت یوسف علیہ السلام نے
بادشاہ کو باپ سے ملایا اور ایک تحفہ مکان جو پاس مصر کے حضرت یوسف

Marfat.com

علیہ السلام نے بنایا تھا، کہا اُس میں چلو
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰٓی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ
پھر جب اندر آئے اُس مکان میں، حضرت یوسفؑ نے جگہ دی اپنے پاس باپ اور خالہ کو، جو خالہ ماں کی جگہ تھی یعنی جب اُس مکان میں آئے تو پھر دوبارہ ملے اور باپ اور خالہ سے احوال پوچھا اور بھتیجوں پر مہربانی کی
99 وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ؕ
اور کہا کہ اب مصر کے اندر چل کر رہو اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو بے ڈر امن سے۔ یعنی ایک دو دن باہر کے مکان میں رکھا، پھر کہا اب شہر کی حویلی میں چل کر خاطر جمع سے رہو، خدائے تعالیٰ کے فضل سے بے فکر تنگی سے اناج کی اور محنت سے سب بات کی بے غم رہو۔ جب یہ مصر کے شہر کے اندر آئے اپنے محل میں حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن کو رکھا اور ضیافتیں کیں
وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ
اور چڑھایا خالہ اور باپ کو اپنے تخت پر یعنی بٹھایا تخت پر اور وہ اوندھے ہوئے یعنی جھکے اُس کے سجدہ کرنے کو۔ اُس وقت میں دستور بادشاہوں اور بزرگوں کی تعظیم کا سجدہ تھا یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ اور بھائیوں کو اور خالہ کو حرمت اور عزت سے اپنے تخت پر بٹھایا انہوں نے نہایت خوشی سے تعظیم کا سجدہ کیا، جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ حال دیکھا تو بہت خوش ہوتے اُن کے خوش ہونے سے
وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ؗ اور کہا اے بابا صاحب یہ سجدہ کرنا تم سب کا تعبیر میرے اُس خواب کی ہے جو میں نے دیکھا تھا بچپن میں
قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ بے شک کیا اُس خواب میرے کو پروردگار میرے نے سچا
وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ اور بے شک نیکی کی مجھ سے پروردگار میرے نے جو نکالا مجھ کو قید خانے سے اور لایا تم کو جنگل سے یہاں جنگل کنعان سے باہر تھا، جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام کا گھر تھا یعنی تم کو اور مجھ کو ملایا
مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ
رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ 100
پیچھے اُس سے جو ڈالی دشمنی شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں۔ بے شک پروردگار میرا نیکی پہنچانے والا ہے جس کو چاہتا ہے مقرر وہ واقف اور جاننے والا ہے سب کے حال کا اور مضبوط کام کرنے والا ہے ہر ایک کام اُسی کے لائق ف کہتے ہیں کہ اس احوال کے چوبیس برس پیچھے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دُنیا سے رحلت کی اور پیچھے اس کے تئیس برس کے حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا، باپ کو جو کہتے ہیں اے یوسف (علیہ السلام) بہت تیرے دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ آؤ تین دن کے پیچھے تو مجھ سے آن ملے گا، یہ خواب دیکھ کر چونکے اور بھائیوں کو بُلایا اور بہت وصیتیں کیں اور یہودا کو اپنی جگہ بٹھایا اور اپنے بیٹے اُن کو سونپے اور پھر خدائے تعالیٰ کی جناب میں اس طرح سے مناجات کرنے لگے
رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ اے پالنے والے میرے بے شک دیا تو نے بادشاہی کا ملک اور تو نے سکھایا مجھ کو علم خواب کی تعبیر کا
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ
الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ اے پیدا کرنے 101
والے آسمان اور زمین کے تو ہی ہے یار میرا دین اور دُنیا میں، مار مجھ کو مسلمان اور حکم بردار یعنی مرنے کے وقت تک تیرا فرمانبردار رہوں اور ملا مجھ کو نیک بختوں میں یعنی میرے باپ دادا کے پاس پہنچا مجھے ف کہتے ہیں کہ اس خواب کے تین دن پیچھے حضرت یوسفؑ کا وصال ہوا اور اُن کی وفات کی طرح یوں کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام کہیں جایا چاہتے تھے، سواری کا گھوڑا منگوایا اور چاہا کہ سوار ہو ویں کہ اُسی وقت حضرت جبرئیل ایک سیب بہشت کا لے کر آئے اور کہا اے یوسف دُنیا میں بہت رہے، عیش اور سیریں اور سواریاں کیں، اب حکم یوں ہے کہ چلو اور بہشت کا تماشا دیکھو، حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا حاضر ہوں، جو کچھ حکم خدائے تعالیٰ کا ہو، پر اتنی فرصت ہے کہ میں بی بی اور فرزندوں کو

Marfat.com

رخصت کروں۔ اُنہوں نے کہا کہ حکم نہیں، اِس سیب کو سونگھو، حضرت
یوسف علیہ السلام نے وہ سیب سونگھا اور جان اُن کی بدن کے پنجرے
سے اُڑ کر بہشت کے درخت کی ڈالیوں پر لگی پھرنے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
راجعون۔ اب آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ
لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ ۝ یہ ۱۰۲
قصہ جو حضرت یوسفؑ کا کہا، غیب کی خبروں سے ہے ہم نے بھیجا
ہے تم کو واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کے اور نہ تھا اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یوسفؑ کے بھائیوں کے پاس جس وقت وہ اکٹھے ہو کر کنوئیں میں ڈالنے کی
مصلحت کرتے تھے اور آگے باپ کے جھوٹی باتیں بنانے تھے یعنی اے حبیبؐ تو اس وقت
اُن کے پاس نہ تھا جو تجھے خبر ہوتی یہ جو بیان کیا ہم نے غیب کی خبر تجھے بھیجی ہے تو
یقین ہو لوگوں کو کہ بے شک تو نبی بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے

وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور نہیں ۱۰۳
ہیں بہت لوگ اگرچہ بہتیرا چاہے تو سچ جاننے والے یعنی بہتیرا چاہے
تو کہ سب تیری بات مانیں، بہت لوگ ہیں کہ ہرگز سچ نہیں جاننے
کے تیرے کہنے کو

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ؑ اور نہیں مانگتا تو اوپر پہنچانے حکمِ الٰہی کے مزدوری۔ ۱۰۴ ع ۱۱
نہیں ہے یہ قرآن مگر نصیحت ہے خدائے تعالیٰ سے واسطے خلقت
کے

وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ
عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ اور بہت نشانیاں ہیں خدائے ۱۰۵
تعالیٰ کی قدرت کی بیچ آسمان اور زمین کے۔ یہ پھرتے ہیں اور دیکھتے ہیں
اُن نشانیوں کو اور یہ ان نشانیوں سے منہ پھیرنے والے ہیں یعنی اُن
کو دیکھ کر انجان سے ہوتے ہیں اور غور اور دھیان کر کے اُن میں
نہیں دیکھتے

وَمَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ ۱۰۶
اور نہیں مانتے بہت لوگ مکے کے رہنے والوں سے خدائے تعالیٰ کو
ایک کر کے اور یہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے ہیں، یعنی
مکے کے لوگ فرشتوں کو خدائے تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ اور یہودی

حضرت عزیرؑ کو بیٹا خدا کا کہتے ہیں اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور اولاد باپ کی ملک کی وارث ہوتی ہے اور خدائے
تعالیٰ کی ملک کا کوئی وارث نہیں، سب اُس کے بندے اور محتاج ہیں

اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ
تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اے کیا بے ڈر ۱۰۷
ہوئے اس سے جو آوے ڈھانکنے والا عذاب خدائے تعالیٰ کی طرف سے
یا آوے اُن پر قیامت یکایک اچانک اور اُن کو خبر نہ ہو اُس کے آنے کی
چاہیے کہ اُمیدوار رہیں عذاب اور قیامت کے

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا
وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ ۱۰۸
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں کو کہ ایک جاننا خدائے تعالیٰ
کا راہ میری ہے، جو بُلاتا ہوں میں اس راہ سے خدائے تعالیٰ کی طرف اوپر
دکھلاوے روشن کُھلے ہوئے کے اور جو کوئی میری راہ پر چلا بلانے
میں طرف خدائے تعالیٰ کے اور پاک ہے خدائے تعالیٰ شریک اور
فرزندوں سے، کافر کہتے تھے کہ خدائے تعالیٰ کے پاس فرشتے ہیں
فرشتوں کے ہوتے ہوئے آدمیوں کے ہاتھ پیغام کیوں بھیجتا، اگر وہ
چاہتا تو فرشتوں کے ہاتھ بھیجتا، اُس کا جواب خدائے تعالیٰ نے بھیجا

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ
اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کسی پیغمبر کو مگر بھیجا
مردوں کو کہ جو وحی بھیجی ہم نے اُن کی طرف جو شہر یا گاؤں کے رہنے والے
تھے یعنی تجھ سے آگے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنے نبی ہم نے بھیجے
سب آدمی ہی اشراف بھیجے، فرشتہ کبھی بھیجا ہی نہیں

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اے کیا سیر نہیں کرتے اور نہیں پھرتے
شام کی زمین میں جو وہ شہر ہے ہودؑ پیغمبر اور لوطؑ پیغمبر کی اُمت اُس میں رہتی
تھی پھر دیکھو اور ڈرو جو کیسا ہوا آخر کام اُن کا جو پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے
اور وہ تم سے پہلے تھے، اُن کے مکانوں کا حال دیکھ کر ڈرو اور پیغمبر کو
جھوٹا اور جادوگر نہ کہو

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۱۰۹

Marfat.com

اور سب طرح گھر آخرت کا یعنی بہشت اور نعمتیں اُس کی اچھی ہیں اُس دُنیا
کے مزوں سے اُن کو جو دُور رہتے ہیں شرک سے اور پیغمبر کے کہنے کو سچ
جانتے ہیں اے نہیں سمجھتے اور غور کرتے تم اب چاہیئے کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کافر تیرے وقت کے اپنی دولت پر غرور اور بھروسہ نہ
کریں کہ اگلے نبیوں کی اُمّت کو ہم نے بہت ڈھیل اور فرصت دی تھی
حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ
كُذِبُوْا یہاں تک کہ نا اُمید ہوئے پیغمبر ایمان لانے اُن کے سے
اور جانا کافروں نے کہ جھوٹے تھے جو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر ہیں تم ہمارا کہا
نہ مانو گے تو تم پر عذاب آوے گا اس بات کو کافروں نے جھوٹ جانا
اور جب وقت عذاب کے آنے کا پہنچا تو
جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا یُرَدُّ
بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ آیا پیغمبروں کو مدد کرنا ۱۱۰

ہمارا یعنی عذاب اُن کافروں پر اُترا، پھر چھڑایا جس کو چاہا ہم نے یعنی پیغمبروں
کو اور ان کے یاروں کو چھڑایا اس عذاب سے اور کافروں کو ہلاک کیا اور پھرتا
نہیں عذاب ہمارا کافروں پر آیا ہوا جب اُتر چکتا ہے
لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ بیشک
ہے بیچ قصّے پیغمبروں کے ڈرانا اور نصیحت عقلمندوں کے واسطے اور عقلمند
وہ ہیں جو پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا مانیں اور ان کو سچا جانیں
مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ
۱۱۱ - ع ۱۲/۶ وَتَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝
نہیں ہے یہ قرآن بات بنائی ہوئی بلکہ ہے یہ سچ کرنے والا اور موافق توریت و انجیل
کے بعضے احکام کے ہے اور بیان جدا جدا ہے سب چیز کا اس میں اور راہ دکھلانے والا
ہے سیدھی اور بخشش ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سے اُن لوگوں کو جو سچ خدائے تعالیٰ کا
فرمان جانتے ہیں اسکو اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیشک بھیجا ہوا اُس کا جانتے ہیں

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَةً

الٓمّٓرٰ تفسیر ہر ایک تفسیر کرنے والے نے ان چار حرفوں کے
معنی علیحدہ کہے ہیں اور ایک عالم نے کہا ہے کہ معنی یوں ہیں کہ خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے کہ میں خوب جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں جو کچھ کہ سارے عالم کی
خلقت کرتی ہے اور کہتی ہے اور یہ بھی جانتا ہوں میں کہ
تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ
۱ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ آیتیں قرآن کی ہیں
اور وہ جو اُترا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پروردگار
کے پاس سے سب سچ ہے اور درست ہے کچھ شک نہیں ہے اس میں
پر بہت لوگ نہیں مانتے اور سچ نہیں جانتے اُسے
اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ خدائے تعالیٰ وہ ہے جس نے بہت اونچا بنایا
آسمان کو بغیر ستونوں کے جو دیکھتے ہو تم اُسے پھر ارادہ کیا عرش کے
بنانے پر
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ

مُّسَمًّى ؕ اور تابعدار بنایا اپنے حکم کا سورج اور چاند کو، یہ دونوں چلے جاتے
ہیں ایک حد مقرر پر جو وقت ٹھہرایا ہوا ہے گرمی جاڑے کا یا وقت قیامت
کا تب تک پھرا کریں گے
یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ
۲ تُوْقِنُوْنَ ۝ تدبیر کرتا ہے اور کام بناتا ہے اپنے بندوں کے کھول کر بیان
کرتا ہے اپنے قرآن کی آیتوں کو، جو اچھی طرح سمجھ میں آویں، اس واسطے کہ
شاید تم ساتھ ملنے اپنے پروردگار کے شک نہ رکھو اور یقین لاؤ یعنی سچ جانو
کہ قیامت کے دن قبروں سے اُٹھ کر خدائے تعالیٰ کے حضور جا کر سب تم
کھڑے ہو گے حساب دینے کو
وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ
اور خدائے تعالیٰ وہ ہے جس نے پھیلایا زمین کو لمبا اور چوڑا اور پیدا کئے زمین
میں پہاڑ بڑے مضبوط اور ندیاں پیدا کیں زمین میں جو بہتی ہیں
وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ
یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اور سب طرح کے میوے پیدا کیے زمین میں

Marfat.com

دو طرح کا جوڑا جیسے بعضا زرد سرخ اور سیاہ سفید اور جیسے کھٹا میٹھا، اور
بعضا گرم سرد اور تر خشک ایسی طرح جوڑا پیدا کیا۔ اور دیکھو قدرت خدائے
تعالیٰ کی جو ڈھانکتا ہے رات کو دن پر یعنی دن کی گرمی اور روشنی پر اندھیرا اور
سردی لاتا ہے تو سب خلقت دن کی محنت سے کاروبار کے آرام کریں تو
فجر کو تازہ دم اٹھیں، ماندگی اور سستی سب جاتی رہے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ بے شک ان ۳
چیزوں میں ہر طرح نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے ان لوگوں کے
جو سوچ کرتے ہیں ان باتوں میں

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ اور پیدا کیے خدائے تعالیٰ
نے زمین میں ٹکڑے زمین کے ملے ہوئے آپس میں جو یہ ایک نشانی ہے
قدرت کی ایک زمین ہے بعضا ٹکڑا اس میں لائق کھیتی اور باغ بنانے کے
ہے اور اسی کے پاس زمین کھاری ہے جو اس میں کھیتی نہیں ہوتی اور بعضی زمین
نری ریت ہے اور پیدا کیے زمین میں

وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ
صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی
الْاُكُلِ ۝ اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیت ہیں کھجوروں کے درخت
ہیں، کسی درخت کی جڑ میں کئی شاخیں ملی ہوئی ہیں۔ اور کوئی درخت جدا ہے
جڑ سے یعنی ایک شاخ ہے جڑ سے نکلی ہے اور ایک پانی پیتے ہیں سب درخت
اور کھیت اور بڑائی دیتے ہم بعضے میوے کو بعضے میوے پر مزے میں
اور رنگ میں۔ یعنی کوئی بہت میٹھا مزے دار خوشبودار ہے، کوئی کھٹا
بے مزہ بدبودار ہے۔ اور وہ قدرت کی نشانی ہے جو ایک پانی سب
درختوں میں جاتا ہے کوئی میوہ کھٹا کوئی میٹھا کوئی چکنا ایسا کہ تیل نکلے کوئی
کڑوا ہوتا ہے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ بے شک ان چیزوں ۴
میں ہر طرح نشانیاں ہیں کھلی ہوئی خدائے تعالیٰ کی قدرت کی ان لوگوں کے
واسطے جو سمجھتے ہیں اور غور کرتے ہیں ان چیزوں میں

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا
لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ اور اگر اچنبھا کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ان کافروں کے ایمان نہ لانے پر، پھر زیادہ اچنبھا ہے ان کی بات کا
جو کہتے ہیں یہ کافر کہ کیا جب ہم ہو دیں گے مرکر قبروں میں خاک پھر کیا ہم
ہو دیں گے نئی خلقت میں یعنی کیا ہم مٹی ہو کر نئے سرے سے پیدا ہوں گے
یہ نہیں سمجھتے کہ جس خدائے تعالیٰ نے پہلے پیدا کیا ہے اور اسے ایسی
قدرتیں ہیں جو بیان کیا اور تم دیکھتے ہو ان چیزوں کو پھر اس کے آگے
دوبارہ بنانا کیا بڑا کام ہے، یہ لوگ جن کو یقین نہیں ہے کہ قیامت میں
پھر قبروں سے اٹھیں گے

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ
فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اپنے پروردگار سے اور ۵
ان ہی لوگوں کے گلے میں طوق ہیں گمراہی کے دنیا میں جو اس طوق میں
سے کبھی نہ نکل سکیں گے مرنے کے وقت تک اور بعد مرنے کے آگ
کا طوق ہوگا ان کے گلے میں اور وہی لوگ دوزخ کی آگ میں رہنے والے
ہیں اور وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۝ اور جلد مانگتے ہیں تجھ سے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کو جو عذاب ہے پہلے بھلائی سے جو عذاب
سے امن میں ہیں، خدائے تعالیٰ نے اس امت کے کافروں پر عذاب
کرنا قیامت کے دن مقرر رکھا ہے اور دنیا میں مرنے تک عذاب
صورت بدل جانے کے سے امن میں ہیں، سو وہ مکے کے کافر اس امن
سے پہلے عذاب مانگتے تھے اور بے شک گذر چکے پہلے ان سے بہت
قوموں پر عذاب، اور اس بات کو یہ مکے کے لوگ بھی جانتے ہیں، اس پر بھی
عذاب مانگتے ہیں

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ ۚ
وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ اور بے شک پروردگار تیرا اے ۶
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح بہت بخشش کرنے والا ہے لوگوں پر اگر
توبہ کریں کفر سے اس پر بھی جو یہ ظلم اور کفر کرتے ہیں۔ اگر اب بھی سمجھیں
اور کفر سے توبہ کریں اور ایمان لاویں۔ اور جو کفر کو نہ چھوڑیں اور اسی حال
میں مریں تو بے شک پروردگار تیرا ہر طرح سخت عذاب کرنے والا ہے
ایسا جو کوئی نہ کر سکے

Marfat.com

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ
۷ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۟ اور کہتے ہیں وہ
لوگ جو ایمان نہیں لائے کہ کیوں نہیں اُتری نشانی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر اُس کے پروردگار کے پاس سے جیسے کہ ہم چاہتے ہیں یعنی کافر
لگے کہنے تھے کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردے کو زندہ کرتے تھے ویسا ہی کام یہ کیوں
نہیں کرتے، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مقرر تو ڈرانے والا ہے یعنی تیرا کام ڈرانا ہے فقط اور کہنا ہے زبان سے
اور واسطے ہر قوم کے راہ بتانیوالا ہے جدا یعنی ہر پیغمبر کا معجزہ جدا تھا۔ اور
تیرا معجزہ قرآن ہے جو ان کے لوگوں کی زبان میں ہے لیکن کسی قابل اور
عالم کا مقدور نہیں جو اس کے برابر کہہ سکے

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ
وَمَا تَزْدَادُ ؕ خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ اٹھاتی ہے ہر پیٹ والی
اپنے پیٹ میں بچے کو کہ اس کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ اور خدائے تعالیٰ
ہی جانتا ہے جو کچھ کم ہوتا ہے پیٹ میں اور جو کچھ زیادہ ہوتا ہے یعنی
ایک بچہ ہے یا زیادہ ہیں کئی بچے یا پورے دنوں میں پیدا ہوگا یا اس سے
کچھ کم یا زیادہ دنوں میں ہوگا، ان باتوں کو سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی
نہیں جانتا

۸ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ اور سب چیز کی خدائے
تعالیٰ کے پاس حد ہے، جو نہ اس حد سے زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا
ہے اور خدائے تعالیٰ

۹ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ جاننے
والا ہے چھپے ہوؤں کا اور کھلے ہوؤں کا اور بڑا ہے سب کے دھیان
اور سمجھ سے اور سب چیز سے اوپر ہے جو اس کی حد نہیں اور بے نہایت
بڑا ہے۔ یعنی جو تم دل میں خیال باندھتے ہو اور اُسے زبان سے نہیں نکالتے
خدائے تعالیٰ اُسے بھی جانتا ہے

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ
۱۰ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝ برابر
ہے خدائے تعالیٰ کے آگے جو کوئی تم میں سے چپ کر بات کرے اور پکار
کر کہے، وہ سب جانتا ہے اور جو کوئی چھپایا چاہے کام اپنا رات کو یا ظاہر
کرے دن کو خدائے تعالیٰ کے آگے یکساں ہے

ع ۱/۷

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ
يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ واسطے آدمی کے رکھوالے ہیں۔
آگے پیچھے نگہبانی کرتے ہیں اُس کی خدائے تعالیٰ کے حکم سے یعنی ہر بندے
کے ساتھ رکھوالے آگے اور پیچھے رکھوالی کرتے ہیں اُس کے نیک اور بد کاموں
کی۔ یا کہ لکھتے جاتے ہیں رات دن جو کچھ وہ کرتا ہے اور وہ کہتا ہے اُن کا
نام کراماً کاتبین ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ
بے شک خدائے تعالیٰ نہیں بدلتا اُس چیز کو، جو کسی قوم کے پاس ہے۔
جیسے جمعیت اور تندرستی جب تک کہ وہ قوم بدل ڈالیں اُس چیز کو جو اُن
کے دلوں میں ہیں اچھی باتیں جیسے شکر اور انصاف اور خیرات یعنی خدائے
تعالیٰ کسی کو جمعیت کے بدلے مفلسی اور تندرستی کے بدلے بیماری نہیں
دیتا جب تک وہ خیرات اور انصاف اور شکر کرتا ہے۔ پھر جب آدمی
یہ باتیں چھوڑتا ہے تب اُس پر مصیبت آتی ہے

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ اور جب چاہتا ہے خدائے تعالیٰ ۱۱
کسی قوم پر برائی یعنی عذاب اور مصیبت پھر وہ پھرنے والی نہیں اُس
سے اور نہیں ہے اُس قوم کو سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی والی جو اُس
سے مصیبت اور عذاب دُور کرے، خدائے تعالیٰ ہی سب کا والی ہے

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ
السَّحَابَ الثِّقَالَ ۟ وہ ہے خدائے تعالیٰ جو وہ دکھلاتا ہے تم کو بجلی ۱۲
جو اُس میں ڈر ہے اور اُمید ہے اور اُمید وار ہو مینہ کے جو وہ مینہ کی
نشانی ہے۔ اور وہی خدائے تعالیٰ ہے اُٹھاتا ہے بدلیاں بھاری مینہ کی
بھری ہوئی

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ
وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ
يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝ تسبیح پڑھتا ۱۳
ہے رعد جو گرجتا ہے ساتھ تعریف خدائے تعالیٰ کے، رعد نام ایک فرشتے

Marfat.com

کا ہے وہ بدلی کا رکھوالا ہے۔ وہ خدائے تعالیٰ کی تعریف کی تسبیح ہمیشہ
پڑھتا ہے اور فرشتے سب تسبیح پڑھتے ہیں خدائے تعالیٰ کی تعریف کی
ڈر سے، یعنی سب خدائے تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور بھیجتا ہے خدائے
تعالیٰ آسمان سے آگ کو، پھر اُس سے بھیجتا ہے، جس پر چاہتا ہے،
یعنی جس شخص کو چاہتا ہے اُس آگ سے ہلاک کرتا ہے **ف** کہتے ہیں
نویں برس ہجرت کے عامر بیٹا طفیل کا اور اربد بیٹا ربیعہ کا دونوں نے
آپس میں مصلحت کی یہ کہ عامر نے کہا کہ ہم دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے ملاقات کرنے کو چلیں، میں اُنہیں باتوں پر لگالوں گا تو پیچھے
سے ایک تلوار مار لیو، جو دوسری کی حاجت نہ رہے، یہ بات مقرر کر کے
آئے اور باتوں میں مشغول ہوئے، آخر کو تڑی دیر پیچھے کہا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم) اب میں جا کر ایک بڑا لشکر سوار اور پیادے کا لا کر تم سے
سمجھوں گا، یہ کہہ کر دونوں چلے آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا السجدۃ ۵
اے پروردگار تو سمجھ لے ان دونوں سے۔ پھر عامر نے باہر آ کر اربد کو کہا
وہ مصلحت جو کی تھی وہ کیا ہوئی، تو نے تو کچھ نہ کیا، اُس نے کہا کہ جب تلوار
مارنے کا ارادہ کرتا تو کوئی بیچ میں آجاتا تھا غرضیکہ جب وہ دونوں مدینے
سے باہر آئے یکایک، ایک صاعقہ یعنی ایک آگ آسمان سے آئی جو اربد
تو اُسی وقت جل مُوا اور عامر اپنے گھر جاتے تک بُرے حال سے وہ بھی
مُوا۔ اور ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور لگا
پُوچھنے کہ اے ابوالقاسم بتا جو تیرا خدا جواہر کا ہے یا موتی کا ہے یا سونے
کا ہے، اُسی وقت غضب الٰہی سے ایک بدلی پیدا ہوئی اور بجلی نے اُسے
جلا کر مار ڈالا، سو خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ جس پر چاہتا ہے خدائے
تعالیٰ صاعقہ بھیجتا ہے اور یہ لوگ جھگڑتے ہیں خدائے تعالیٰ کی شان میں جو
وہ کیا ہے اور کس چیز کا ہے۔ کیا احمق ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں اور وہ
خدائے تعالیٰ تو بہت بڑا ہے عذاب کرنے والا جھگڑنے والوں پر
لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۵ خدائے تعالیٰ ہی کا بُلانا ہے اور پکارنا
ہے سچ اور درست یعنی اُسی سے دُعا مانگنا ہے اور اُسی کا یاد کرنا
لائق ہے، جو وہ سُنتا ہے اور روا کرتا ہے حاجت پکارنے والے کی
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ
لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا
هُوَ بِبَالِغِهٖ ۵ اور وہ لوگ، جو بُلاتے ہیں اور پکارتے ہیں، سوائے خدائے
تعالیٰ کے بُتوں کو، جو اُنہیں خدائے تعالیٰ کا شریک کہتے ہیں، وہ بُت اُن کا
پکارنا اور بلانا نہیں مانتے اور نہیں مانتے اور نہیں سنتے اور ان کی حاجت
روا نہیں کرتے ذرا بھی لیکن اُن کی مثل ویسی ہے کہ جیسے کوئی پیاسا اپنے
دونوں ہاتھ پسارے کنوئیں کے پانی کی طرف اور پکارے پانی کو، جو پانی اُس
کے منہ کو پہنچ جاوے، بغیر ڈول رسّی کے اور پانی بغیر اسباب کے نہیں پہنچنے
والا اُس کے منہ کو، اسی طرح بتوں کی بھی قدرت نہیں، جو کسی کا کچھ کام کر سکیں
14 وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۵ اور نہیں ہے
بُلانا اور پکارنا کافروں کا بُتوں کو مگر بیچ بھلاوے کے اور بہکاوے کے پڑے
ہیں کچھ فائدہ نہ ہو گا کبھی اُن کو بتوں سے کسی طرح
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا
15 وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۵ اور خدائے تعالیٰ ہی
کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی کہ ہے آسمانوں میں اور جو کوئی کہ ہے زمین میں خوشی
سے مطیع مسلمان اور ناچاری سے کافر وقت مصیبت کے اور سجدہ کرتا
ہے پرچھاؤں اُن سب کا فجر کو مغرب کی طرف اور شام کو مشرق کی طرف
یعنی ہمیشہ پرچھاؤں سب کا سجدہ کیا کرتا ہے۔
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۵ قُلِ اللّٰهُ ۵ کہو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھو مشرکوں سے کہ کون ہے پیدا کرنے والا
آسمانوں کا اور زمین کا کہو اُن کی طرف سے کہ خدائے تعالیٰ ہے کس واسطے
کہ اُن کو سوائے اس کے اور کوئی جواب نہیں پھر تو
قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ
لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۵ کہہ کہ پھر تم یہ جان کر پکڑتے ہو اپنا وسیلہ
سوائے خدائے تعالیٰ کے اور دوست جانتے ہو ایسوں کو جو نہیں کر سکتے اپنا
بھلا اور نہ بُرا یعنی بُتوں کو جن کو اپنا نفع اور نقصان کرنے کی قدرت اور خبر
نہیں، تمہیں کیا فائدہ ہو گا اُن کے پوچھنے سے
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۵ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي
الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۵ کہہ لے کہ برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا، یا برابر
ہے اندھیرا اُجالا، بُت پوجنے والے اندھے ہیں، جو اُن کو نظر نہیں آتا کہ بُت
آپ عاجز ہیں اور کی مدد کیا کر سکیں گے، اور مومن آنکھوں والے ہیں۔ جو

Marfat.com

خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر پہچانتے ہیں اور اندھیرا کفر کا، اور
روشنائی اسلام کی، کیا برابر ہیں یہ باتیں اور کہو یہ کہ جو تم بتوں کو پوجتے ہو
اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ
الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ کیا مشرکوں نے بنایا ہے خدائے تعالیٰ کے ساتھ
شریک بتوں کو شاید کچھ بتوں نے پیدا کیا ہے جیسے خدائے تعالیٰ نے پیدا
کیا ہے پھر شبہ پڑا بت پوجنے والوں کو اس پیدا کی ہوئی چیز میں کہ پہچانا نہیں
جاتا ان سے کہ یہ چیز بتوں کی پیدا کی ہوئی ہے یا خدائے تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے
یعنی شریک تو اُسے کہتے ہیں جو برابر کا ہو قدرت میں جیسا خدائے تعالیٰ نے
پیدا کیا ہے چاہیے کہ ایسا ہی بت بھی پیدا کریں سو الزام دیا خدائے تعالیٰ
نے بت پوجنے والوں کو کہ اے احمقو! کیا سمجھ کر تم بتوں کو خدائے تعالیٰ کا شریک
کہتے ہو، وہ تو ایسے عاجز ہیں جو اپنا بُرا بھلا نہیں کر سکتے۔ اگر اُنہیں گرا دو
تو اُٹھ نہ سکیں اور
قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ کہہ کہ
خدائے تعالیٰ ہی ہے پیدا کرنے والا سب چیز کا اور وہ خدائے تعالیٰ ایک
ہے بڑا زبردست جو کوئی اُس کا شریک نہیں
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا
فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ اُتارا خدائے تعالیٰ نے آسمان کی
طرف سے پانی مینہ کا پھر بہہ کر چلا پانی جنگلوں میں موافق ہر ایک جنگل کے پھر
اُٹھایا اس پانی نے کف اور جھاگ اونچے اونچے
وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ
مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ اور اس چیز کو بھی جو اُسے آگ کی بھٹی میں رکھ کر دھونکتے
ہیں سنار یا لوہار واسطے گہنا بنانے کے یا ہتھیار بنانے کو کف آتا ہے اس
پر جیسے پانی پر کف آتا ہے یعنی تانبے پیتل میں جو کھٹائی میں رکھ کر بھٹی میں
دھکاتے ہیں گہنا یا کچھ چیز بنانے کو تو میل اُس کا جدا ہو کر آگ کے زور
سے اوپر آتا ہے جیسے پانی کے کف اوپر آتے ہیں
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ ایسی ہی مثلیں
مارتا ہے خدائے تعالیٰ سچ کی اور جھوٹ کی، یعنی خدائے تعالیٰ مثل بیان
کرتا ہے سچی بات کو مینہ کے پانی اور سونے روپے تانبے پیتل کے ساتھ
جو اُن سے ہزاروں طرح کے نفع اور فائدے ہیں اور جھوٹی بات کی مثل
کف پانی کی اور تانبے پیتل اور سونے روپے کی کف سے مثل ماری ہے جو کسی
کام کا نہیں
فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ
فَيَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ پھر وہ جو کف ہے پانی کا اور سونے روپے اور
تانبے پیتل پر کا پھر وہ جاتا رہتا ہے جلدی کر کر اور میل ہو کر اُسے ٹھہراؤ نہیں
ایسی ہی جھوٹی بات کو ٹھہراؤ نہیں اور جو وہ فائدہ دیتا ہے لوگوں کو جیسے پانی
مینہ کا اور جیسے سونا اور روپا پھر وہ رہتا ہے دیر تک ملک میں ایسے ہی سچی
بات کو مضبوطی ہے
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝ ایسی ہی مثالیں مارتا ہے ۱۷
خدائے تعالیٰ یعنی ایسی طرح سمجھاتا ہے کھول کھول کر جو تم سمجھو اور دھیان کرو
اور بھلی بُری کو اور سچ جھوٹ کو پہچانو
لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔ وَالَّذِيْنَ
لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا
وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ واسطے اُن لوگوں کے جنہوں نے
اپنے پروردگار کا حکم مانا نیکیاں اور بھلائیاں ہیں بہشت میں اور اس کی نعمتیں
اور وہ لوگ جنہوں نے نہ مانا حکم اپنے پروردگار کا۔ ان لوگوں کے واسطے
اگر ساری دنیا کا مال دولت ہووے اور اتنا ہی اور ہووے اور وہ لوگ
اس سب مال اور دولت کو دلویں اسواسطے کہ عذاب سے چھوٹیں، یعنی
ساری دنیا کا مال دولت اور اتنا ہی اور بھی ہو، سو کافر وہ سب مال و دولت
دلویں اور کہیں کہ یہ سب لو اور ہمیں چھوڑ دو اور عذاب نہ کرو۔ ان کی بات
کوئی نہ سنے گا
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ
بِئْسَ الْمِهَادُ ۝ وہی لوگ ہیں جو واسطے اُن لوگوں کے ہے بہت بُری ۱۸
طرح سے حساب لینا، اور اُن کے رہنے کی جگہ دوزخ ہے اور بہت بُری
ہے دوزخ رہنے کی جگہ
اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اے پھر ۱۹
جو کوئی کہ جانتا ہے کہ وہ جو اُترا ہے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے
پروردگار کے پاس وہ درست ہے اور سچ ہے۔ کیا برابر ہے وہ کوئی جو

Marfat.com

اندھا ہے، یعنی جس شخص نے قرآن کو سچ جانا برابر نہیں ہے اُس شخص کے
جس کو خوبی اور کیفیت قرآن کی نظر نہیں آتی اور کہتا ہے قرآن کو کہ شعر ہے بنایا
ہوا شاعر کا اور پچھلے لوگوں کا قصہ ہے سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر نصیحت
جانتے ہیں قرآن کو صاحب عقل یعنی احمقوں نے قصہ سمجھا ہے اور عقلمند
نصیحت سمجھتے ہیں قرآن کو

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ
وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے قول کو جو پہلے دن کیا تھا۔ اور
نہیں توڑتے اس قول کو

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ اور وہ لوگ ۲۰
جو ملائے رکھتے ہیں اُس چیز کو جو خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ اس چیز کو ملائے رکھو یعنی ایمان سب پیغمبروں پر لاؤ اور سب کو برحق جانو
اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں کو سچ جانو سو وہ لوگ سب پیغمبروں
کو اور سب کتابوں کو سچ جانتے ہیں اور ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے
اور دہشت کھاتے ہیں بری طرح کے عذاب دینے سے یعنی ڈرتے
ہیں اس بات سے کہ کہیں ایسا نہ ہو جو ہمیں گناہوں کے واسطے عذاب کرے
اور اپنے کرم سے نہ بخشے تو بڑی خرابی ہو

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ اور وہ ۲۱
لوگ جو صبر کرتے ہیں بندگی کی محنت میں اُٹھاتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں اپنے
پروردگار کی خوشی کی اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور بانٹتے ہیں مدد دیتے ہیں
حقداروں کو اور محتاجوں کو اس سے جو روزی دی ہے ہم نے ان کو اُس ع ۳
میں سے دیتے ہیں چھپ کر اور سب کے روبرو اور ہٹاتے ہیں ساتھ نیکی
کے بدی کو یعنی برائی کے بدلے بھلائی کرتے ہیں لوگوں سے جن کا یہ بیان
ہوا وہی لوگ ہیں جو ان کے واسطے آخرت کا گھر ہے سو وہ آخرت کا گھر

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ باغ ہیں ہمیشہ رہیں گے ۲۲
اندر آویں گے اُن باغوں میں وہ لوگ جن کا پہلے مذکور ہوا اور جو کوئی
نیک بخت ہوگا، اُن کے باپ دادا سے اور اُن کی نکاحیوں سے اور
اُن کی اولاد سے جتنے نیک بخت ہوں گے سب آویں گے اُن کے
باغوں میں، اور فرشتے ان کے پاس آویں گے ہر دروازے سے
بہشت کے، سلام علیک کریں گے اور کہیں گے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ ۲۳
سلامتی ہو تم پر، یعنی ہمیشہ تم یہاں سلامت رہو گے بسبب اس کے جو
تم نے صبر کیا تھا دنیا میں جو بندگی کی محنت پر جیسے گرمیوں میں روزے
رمضان کے اور جاڑوں میں راتوں کو اُٹھ کر وضو کرتے تھے تم پھر کیا خوب
ہے واہ واہ عاقبت کا گھر جو ملے گا تم کو

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ
الدَّارِ ۝ اور وہ لوگ جو توڑتے ہیں قول خدائے تعالیٰ کا مضبوط قول ۲۴
کر کے۔ یعنی پہلے روز قول مضبوط کر کے توڑتے ہیں اور کاٹتے ہیں اُس
چیز کو، جس کو فرمایا ہے خدائے تعالیٰ نے کہ جوڑو اُسے، یعنی خدائے تعالیٰ
نے فرمایا کہ قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور دوستی کرو
یہ اُس کا اُلٹا دشمنی کرتے ہیں اور خرابی کرتے ہیں ملک میں یعنی اور غیر لوگوں
کو بہکاتے ہیں کہ یہ جو کہتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں، سو جھوٹا ہے اس کا کہا نہ
مانو، یہ لوگ جو ایسی باتیں کرتے ہیں۔ یہ دور ہیں خدائے تعالیٰ کی رحمت
اور بخشش سے اور ان ہی کے واسطے بہت برا ہے آخرت کا گھر سو وہ
دوزخ ہے اور وہاں کے بڑے عذاب ہیں ہمیشہ کے

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ ۲۵
خدائے تعالیٰ روزی کھولتا ہے جس کی چاہتا ہے اور تنگ روزی
کرتا ہے جس کی چاہتا ہے وہ حاکم ہے اور خوش ہیں یہ مکے کے لوگ دنیا
کی زندگی سے جو اُن کو جمعیت اور تھوڑی سی دولت ہے اور نہیں ہے یہ جینا
اور دولت دنیا کی عاقبت کی دولت اور زندگی کے آگے مگر ذرا سا فائدہ
یعنی عاقبت کی دولت اور زندگی کبھی تمام نہ ہوگی اور دنیا کی دولت اور

Marfat.com

جینے کا بھروسہ نہیں
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ
مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ
۲۶ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے کہ کیوں
نہیں اُتری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نشانی یعنی معجزے سے جیسے کہ ہم
چاہتے ہیں کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بے شک خدائے تعالےٰ
گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر ہزاروں معجزے اور نشانیاں قدرت
کی دیکھے ہرگز سچ نہیں جانتا اور ایمان نہیں لاتا اور دکھاتا ہے راہ سیدھی
یعنی توفیق ایمان کی دیتا ہے بغیر معجزہ دکھلائے اس کو جو کوئی اُس کی طرف
عاجزی کرتا ہے اور پھرتا ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سب کو چھوڑ کر
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ
۲۷ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
۲۸ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝
وہ لوگ جنہوں نے سچ جانا پیغمبر اور قرآن کو اور آرام پاتا ہے دل اُن
کا خدائے تعالیٰ کی یاد سے جانو اس بات کو کہ خدائے تعالیٰ کی یاد سے
آرام پاتے ہیں دل ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کیئے
ہیں دنیا میں اُن کو خوشی ہے زندگانی میں اگرچہ مفلس غریب ہوں، اور
بہت اچھا پھر جانا ہے عاقبت میں جو کچھ عذاب نہ ہوگا ان کو بہشت
اور اُس کی نعمتیں ملیں گی خدائے تعالیٰ کے فضل سے
كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ جیسے اور پیغمبروں کو بھیجا تھا اسی طرح بھیجا
ہم نے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم میں جو بے شک
گذریاں پہلے اُن لوگوں سے بہت قومیں اور تجھے بھیجا اس واسطے جو تو
پڑھے مکے کے لوگوں کے آگے اس چیز کو جو ہم بھیجتے ہیں تیری طرف ،
یعنی قرآن سُنا مکّے کے لوگوں کو ۔ اور یہ مکے کے لوگ منکر ہیں رحمٰن سے
یعنی نہیں جانتے کہ رحمٰن کون ہے
قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ
۲۹ مَتَابِ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رحمٰن میرا پروردگار ہے
جو نہیں ہے کوئی لائق جو اُس کی بندگی کیجئے مگر وہی ، اُسی کی طرف مجھے پھر
جانا ہے ف کہتے ہیں کہ بعضے مکے کے لوگوں نے کہا کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تو چاہے کہ ہم تیری تابعداری کریں تو تو پڑھ قرآن
کو جو یہ سب مکے کے گرد پہاڑ دور ہوں اور زمین کھیتی کے لائق نکلے اور
زمین پھٹ کر تالاب پانی کے بہیں اور دادا ، پردادا جی اُٹھ کر ہمیں کہیں
کہ یہ پیغمبر سچا ہے، تب ہم ایمان لاویں ۔ خدائے تعالیٰ نے اُن کے
جواب میں یہ آیت بھیجی کہ
وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ
الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ
اور اگر ہوتا کوئی قرآن ایسا جو اُس کے پڑھنے سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین
پھٹ جاتی یا اُس کے پڑھنے سے مردے باتیں کرنے لگتے تو ایسا معجزہ
اسی قرآن کا ہوتا ، یہ جو کافر کہتے ہیں کہ اگر ویسے معجزے دیکھیں تو ایمان
لاویں ، یہ غلط کہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں سب کام ، یعنی
ایمان لانا اور نہ لانا خدائے تعالیٰ کی تقدیر سے ہے کافر ہونا اور اُسی
کی توفیق سے ہے ایمان لانا لوگوں کا
اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ
لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ اے کیا نہیں ہوئے نا اُمید مسلمان اُن
کافروں کے ایمان لانے سے یعنی ابھی اُمید دار ہیں مسلمان کہ یہ ایمان
لاویں گے اور نہ سمجھے وہ کہ اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو ہر طرح راہ دکھاتا
سب لوگوں کو ہمیشہ کے عذاب سے چھوٹنے کی
وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا
قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ
ع۴ ۳۰ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اور ہمیشہ پہنچا کرے
گا کافروں کو عذاب سخت بسبب اُس کے جو یہ دشمنی کرتے تھے خدائے
تعالیٰ کے رسول کی یا اُترے گا تو یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری
فوج اُترے گی نزدیک اُن کے گھروں کے اور لوٹ مار کیا کرے گی فوج
تیری جب تک کہ آوے وعدہ خدائے تعالیٰ کا تحقیق تعالیٰ جھوٹ نہیں کرو وعدہ
یعنی جو وعدہ خدائے تعالیٰ کا ہے ، سچا ہے ، اب خدائے تعالیٰ اپنے
حبیب کی تسلی کرنے کو فرماتا ہے جو ان کافروں کی باتوں سے آزردہ دل

Marfat.com

مت ہو، کس واسطے کہ
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ
لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ ۳۱
بے شک مزاح اور ٹھٹھے کرتے تھے اگلے لوگ اپنے وقت کے پیغمبروں سے پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے تیری قوم تجھ سے سلوک کرتی ہے پھر ڈھیل دی میں نے اُن لوگوں کو جو کافر تھے یعنی اُن پر اُسی وقت عذاب نہ بھیجا اور دولت اور عیش میں رکھا، پھر جب وقت آیا تو پکڑا ہم نے اُن کو عذاب میں، پھر کیسا ہوتا ہے کرنا عذاب میرا جو سب جانتے ہو کہ اُن کا کیا حال ہُوا ویسا ہی ان کا حال ہوگا، جب وقت آوے گا

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ ۔ جو کوئی کہ ہووے رکھوالا آدمی پر اور بدلہ دینے والا ہو اُن کاموں کا جو اُس نے کیئے ہوں بھلے یا بُرے۔ کیا برابر ہوتا ہے اُس کے جس سے کچھ نہ ہو سکے یعنی خدائے تعالیٰ سب بندوں کے کاموں سے واقف ہے اور موافق ان کاموں کے بدلہ ہر ایک کو دے سکتا ہے۔ کیا برابر بُتوں کے ہے، جو وہ ایسے عاجز ہیں اور بے خبر ہیں جو گریں تو آپ سے نہ اُٹھ سکیں یہ سب باتیں جان کر پھر اور بناتے ہیں بتوں کو شریک خدائے تعالیٰ کا اور پُوجتے ہیں اُن کو اور

قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ کہوا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُت پُوجنے والوں کو کہ نام رکھو اور تعریف بیان کرو اُن کی جن کو شریک مقرر کیا ہے تم نے خدائے تعالیٰ کا یعنی جیسے خدائے تعالیٰ کے نام ہیں حیّ اور رزّاق اور خالق اور سمیع اور بصیر اور علیم، ایسا نام کوئی بُتوں کا بھی بتاؤ یا بتلاتے ہو اور خبر دیتے ہو خدائے تعالیٰ کو اُس چیز کی جو اُسے خبر نہیں کہ شریک اُس کے زمین پر ہیں یا نام رکھتے ہو بتوں کا شریک ظاہر کے کہنے سُننے کو یعنی یوں ہی نام رکھ لیا ہے اور دراصل وہ اس نام کے لائق ہرگز نہیں جیسے کالے کا نام گورا رکھا ہے، یہ بھی نہیں

بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ
۳۲ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ بلکہ اچھا بنا رکھا ہے کافروں کے واسطے مکر اور جھوٹ اُن کا اور روکا ہے سیدھی راہ سے یعنی راہ سیدھی اسلام کی میں جانے نہیں دیتے یعنی توفیق ایمان کی نہیں پاتے اور اُنہیں بُتوں کو شریک بنانا خدائے تعالیٰ کا اچھا لگتا ہے اور جو کوئی ایسا ہو جو اُسے خدائے تعالیٰ سیدھی راہ سے بھلا دے، یعنی توفیق اسلام کی نہ دلوے، پھر نہیں کوئی راہ بتانے والا اُسے جو مسلمان ہووے

لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ
۳۳ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ۝ کافر اور مشرکوں کو عذاب ہے زندگانی میں دُنیا کی جیسے قتل اور قید ہونا اور لُوٹے جانا اور قحط میں گرفتار ہونا۔ اور ہر طرح عذاب آخرت کا تو بہت سخت ہے اور بہت بڑا جو کبھی اس عذاب سے چھُوٹنے کے نہیں اور نہیں ہے کوئی اُن کو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا

مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى
۳۴ الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۝ تعریف اور خوبی ہے بہشت کی، وہ بہشت جس کا وعدہ دیا پرہیزگاروں کو اُس میں رہنے کا سو وہ بہشت کیسی ہے جس میں بہتی ہیں اُس کے درختوں اور مکانوں کے نیچے نہریں میوے اُس بہشت میں سب طرح کے ہمیشہ رہیں گے اور چھاؤں بھی وہاں ہمیشہ ہوگی، یہ بہشت جسکی تعریف یہ ہے آخر کو ملے گی، اُن کو جو پرہیزگار ہیں، ڈرتے ہیں خدائے تعالیٰ کے عذابوں سے اور آخر کو کافر آگ میں رہیں گے ہمیشہ

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ ۝ اور وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب توریت یعنی وہ یہودی جو مسلمان ہوئے، خوش ہوتے ہیں اُس چیز سے جو تیری طرف بھیجی ہے یعنی قرآن سُن کر خوش ہوتے ہیں اور یہودیوں کی قوم سے

Marfat.com

کوئی شخص ہے جو نہیں مانتا قرآن کی آیت کو، کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ مقرر مجھے حکم ہوا ہے وہ کہ بندگی کروں میں صرف خدائے تعالیٰ کی ایک جان کر اُسے اور کسی کو اُس کا شریک نہ جانوں اسی کی طرف بلاؤں خلقت کو، یعنی سب کو کہوں کہ اُس کی بندگی کرو اور اُسی کی طرف پھرنا ہے مجھے بھی اور سب کو بھی

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ
اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۠ اور ایسا ہی بھیجا ہے قرآن کو حکم کرنے ۳۷
والا عربی زبان میں جو یہ مکے کے لوگ جلد سمجھیں اور اگر اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تابعداری کرے گا تو مکے کے لوگوں کی آرزو کی یعنی اگر تو ان
کا کہا مانے بعد اس کے جو آچکی تیرے پاس خبر کہ بتوں کو ہرگز نہ پوجیو
جو بہت برا کام ہے یا بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنا موقوف ہوا،
یہ بات جان کر جو پھر اُن کی خوشی کے واسطے کرے گا اُن کا کہا تو پھر نہیں
کوئی تجھے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے والا اور نہ کوئی یار ایسا
جو تجھ پر عذاب نہ آنے دیوے یعنی پھر کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں
کہتے ہیں کہ بعضے یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنے دیتے
تھے کہ یہ نکاح بہت کرتے ہیں اور ہمیشہ عورتوں میں مشغول ہیں اگر یہ
پیغمبر ہوتے تو ان کو عورتوں کا خیال نہ ہوتا۔ سو یہ آیت خدائے تعالیٰ
نے بھیجی

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ اور مقرر بھیجا ہم نے پیغمبروں کو پہلے تجھ سے اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بنائیاں ہم نے اور پیغمبروں کے واسطے
نکاحیاں اور اولاد، یعنی اگلے پیغمبروں کے بھی قبیلے اور فرزند تھے۔ کچھ
انہوں نے نئی بات نہیں کی

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ
لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ نہ چاہیے پیغمبر کو، اور نہیں کرتا پیغمبر وہ کہ ۳۸
لاوے معجزے، مگر حکم خدا تعالیٰ کے سے یعنی بغیر مرضی خدائے تعالیٰ کے
پیغمبر معجزہ نہیں دکھاتا اور دکھانا معجزے کا وقت پر لکھا ہوا ہے۔ جب
وہ وقت آوے گا البتہ معجزہ ظاہر ہوگا۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ ۳۸
مٹاتا ہے خدائے تعالیٰ جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے یعنی ٹھہرا رکھتا
ہے جیسے چاہتا ہے اور اُس کے آگے ہے اصل سب کتابوں کی یعنی
لوح محفوظ جو سب کتابیں اور سب احوال اُس میں ذرہ ذرہ لکھا ہوا ہے سو
وہ خدائے تعالیٰ کے پاس ہے جو چاہتا ہے لکھتا ہے اُس میں اور جو
چاہتا ہے موقوف کرتا ہے، مختار و مالک ہے

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
۳۹ - ع ۵/۱۱ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ اور اگر ہم دکھا دیں
تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اُس چیز سے جو وعدہ کیا ہے
ہم نے کافروں کو عذاب کا یا تمام کر دیں تجھے پہلے اُن کے عذاب دکھلانے
سے ہم مختار ہیں چاہیں سو کریں یہ مقرر تیرا ذمہ پیغام پہنچا دینا ہے ہمارا
کافروں کو اور ہمارا ذمہ ہے حساب لینا اور بدلہ دینا موافق ان کے
کاموں کے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ
اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ
۴۰ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے کافر مکے کے جو ہم گھٹاتے
آتے ہیں زمین کو اس کے کناروں سے یعنی تھوڑا تھوڑا ملک کافروں کے
قبضے میں سے نکلتا ہے اور مسلمانوں کے قبضے میں آتا جاتا ہے اور
خدائے تعالیٰ حکم کرتا ہے جو ملک اُن کے پاس کم ہوتا جاوے۔ اور
مسلمانوں کے پاس زیادہ ہوتا جاوے اور مسلمان زور آور ہوویں اور
کافر کمزور ہوتے جاویں، نہیں ہے کوئی رد کرنے والا خدائے تعالیٰ
کے حکم کا اور خدائے تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ
اور بے شک مکر اور فریب کیا اُن لوگوں نے جو اُن سے پہلے تھے یعنی ہر
پیغمبر کی امت نے اپنے وقت کے پیغمبر سے فریب کیا پھر خدائے
تعالیٰ کے پاس ہے بدلہ دینا تمام مکروں کا یعنی اُن سب کو ان کے فریب
کا بدلہ دیوے گا

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ
۴۱ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جانتا ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے ہر ایک

Marfat.com

ع ٦ ١٣ آدمی بھلائی یا بُرائی سب کے کاموں کی خبر ہے اسے اور جلد ہو گا جو
جانیں گے کافر جو کس کو ملے گا آخرت کا گھر یعنی اب تو کافر اپنی بڑائی اور
شیخی کرتے ہیں اور اپنی دولت پر مغرور ہیں، مسلمانوں کو مفلس جان کر
خاطر میں نہیں لاتے لیکن وہ وقت بھی نزدیک ہے جو جانیں گے کہ
بہشت میں کون جاتا ہے

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۧ اور کہتے ہیں ٤٣
کافر کہ نہیں تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا، کہہ ان
کے جواب میں کہ کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ گواہ میرے اور تمہارے بیچ
اور وہ شخص کفایت کرتا ہے شاہدی دینے کو جس کے پاس ہے اصل سب کتابوں
کی یعنی پیغمبر جبرئیل علیہ السلام میرے پیغمبر ہونے کا گواہ بس ہے جو اس کے
آگے لوح محفوظ ہے اس میں سب احوال سب کا اول سے آخر تک لکھا ہے

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

الٓرٰ فقد ان تین حرفوں کے کئی معنی لکھے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ
یہ نام قرآن کا ہے

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
١ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ یہ
قرآن ایک کتاب ہے، جو بھیجا ہے ہم نے اُسے طرف تیری اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نکالے تو لوگوں کو اندھیرے کفر کے سے طرف
اُجالے دین اسلام کے ساتھ حکم اور توفیق پروردگار اُن کے کی یعنی تو
راہ دین اسلام کی سب کو بتلا، پر جس کو توفیق نصیب ہو گی، وہ تیرا کہا
مانے گا لیکن تو بتا راہ خدائے تعالیٰ زبردست تعریف کیئے گئے کی

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ خدائے
تعالیٰ وہ کوئی ہے جو اس کا ہے سب جو کچھ کہ آسمان اور زمین میں ہے سب
کا مالک ہے خدائے تعالیٰ

٢ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِۨ اور مصیبت
اور محنت ہو گی کافروں کو بڑے عذاب سخت سے

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وہ کافر جو سمجھتے
اور احمق پنے سے چاہتے ہیں دنیا میں جینے کو آخرت کو چھوڑ کر اور پھیر رکھتے
ہیں لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ سے یعنی منع کرتے ہیں لوگوں کو کہ مسلمان
نہ ہوا اور ڈھونڈتے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں پھیر اور موڑ، یعنی لوگوں کو
بہکاتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کا دین راہ ٹیڑھی ہے سیدھی نہیں

اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ یہ کافر جو منع کرتے ہیں لوگوں کو مسلمان ہونے ٣
سے، وہی بھولے ہوئے ہیں راہ سیدھی سے بھولنا اور دراز بہت
کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ کہتے تھے کہ جتنی کتابیں، جو خدائے تعالیٰ نے بھیجی
ہیں۔ اُن میں سے کوئی کتاب عرب کی زبان میں نہیں آئی یہ قرآن کیوں اس
زبان میں آیا ہے، خدائے تعالیٰ نے اُن کے جواب میں یہ آیت بھیجی

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ
اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر مگر اپنی قوم کی زبان بولنے والا۔ یعنی جو پیغمبر
آیا ہے اپنی قوم کی زبان بولتا اور سمجھتا آیا ہے یعنی جس قوم میں نبی آیا، اسی
قوم میں سے پیدا کر کے اسی قوم پر بھیجا تو بیان کرے اور اچھی طرح سمجھاوے
حکم خدائے تعالیٰ کا

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ پھر راہ بھلا دیتا ہے خدائے تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ٤
اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خدائے تعالیٰ زبردست مضبوط
کام کرنے والا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڏ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اور بے شک بھیجا ہم نے موسیٰ علیہ السلام ٥
کو ساتھ اپنی نشانیوں اس واسطے جو نکالے اپنی قوم کو اندھیرے کفر کے سے
اور بے سمجھی کے اور لائے طرف روشنائی دین کے اور عقل کے اور یاد دلا
اُن کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ کے دنوں کو، جن دنوں میں

Marfat.com

خدائے تعالیٰ کا عذاب کافروں پر آیا تھا اور مقرر ان دنوں کے یاد کرنے میں نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی سب صبر کرنے والوں کو، جو لوگ کہ بلا میں صبر کرتے ہیں اور نعمتوں کا شکر کرتے ہیں اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل کو کہ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ
۴۲ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ؕ اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرو تم اس نعمت کو، جو احسان کیا خدائے تعالیٰ نے تمہارے اوپر، اور وہ احسان یہ تھا کہ جب چھڑایا تم کو فرعون کے لوگوں سے جو چکھاتے تھے تم کو بڑا عذاب۔ یعنی تم پر بڑا عذاب کرتے تھے یہ کہ جو تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو جیتا چھوڑتے تھے اپنے کام خدمت کے واسطے اس بات میں بڑی آزمائش ہے تمہارے رب سے یعنی ویسی بلا سے چھڑانا بڑا احسان ہے خدائے تعالیٰ کا تم پر

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ
۴۳ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ اور یاد کروا ے بنی اسرائیل کہ جب خبردار کیا تم کو اس بات سے رب تمہارے نے کہ اگر نعمتوں کا شکر کرو گے یعنی احسان مانو گے تو مقرر زیادہ کروں گا نعمت تم پر اور اگر ناشکری کرو گے تو مقرر میرا عذاب سخت ہے ناشکری کرنے والوں پر

وَقَالَ مُوْسٰۤی اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
۴۴ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ اے قوم اگر ناشکری کرو گے تم اور جو کوئی زمین پر رہتا ہے یعنی اگر سارا عالم ناشکری کرے تو پھر بے شک خدائے تعالیٰ بے پروا ہے اور تعریف کیا ہوا ہے سب بھلائیوں سے اور سب برائیوں سے یعنی کچھ تمہارے شکر کرنے سے نفع اور تمہاری ناشکری سے نقصان اُسے نہیں بلکہ شکر کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے جو خدائے تعالیٰ نعمت زیادہ دے گا اور ناشکری تمہارے ہی حق میں بُری ہے جو اُس سے عذاب میں پڑو گے اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ
مع عند المتقدمین وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اے کیا نہیں پہنچی تمہیں خبر یعنی کیا تم نے نہیں سنا احوال اُن کا جو تم سے پہلے تھی اُمت حضرت نوح پیغمبر کی اور خبر قوم عاد اور ثمود کی اور خبر اُن کی جو اُن کے پیچھے تھی، جو کوئی نہیں جانتا گنتی اُن کی کہ عاد اور ثمود کے پیچھے کتنی ہزاروں خلقت ہو چکی، جو اُن کی گنتی سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ
ع ۱ ۱۳ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا
۴۵ الثلثة لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ آئے اُن لوگوں کے پاس پیغمبر اُن کے خدائے تعالیٰ کی طرف سے ساتھ نشانیوں کے یعنی ساتھ معجزوں کے، پھر ان کافروں نے ہاتھ پھیر کر اُن کے منہ میں دیے کہ چُپ رہو اور کہتے تھے کافر پیغمبروں کو کہ ہم نہیں مانتے اس کو جس واسطے تمہیں بھیجا ہے یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہمیں بھیجا ہے خدائے تعالیٰ نے جو دین سکھا دیں ہم تم کو، سو ہم یہ تمہارا دین نہیں سیکھتے اور ہم شُبہ میں ہیں اُس چیز سے جو تم بُلاتے ہو ہم کو اس کی طرف، یعنی تم جس دین کی طرف ہم کو بلاتے ہو، ہم شُبہ میں ہیں کہ تم اور دین تمہارا سچ ہے یا جھوٹ ہے۔ ہم تمہارا کہنا نہیں مانتے اور تم کو سچا نہیں جانتے

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ کہا اُن پیغمبروں نے اُن کو کہ ہم تم کو خدائے تعالیٰ کی طرف بُلاتے ہیں اے کیا تم خدائے تعالیٰ کو جھوٹ جانتے ہو اور شُبہ ہے تم کو خدائے تعالیٰ کی ذات میں، جس خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہ بُلاتا ہے تم کو تو بخشے تم کو گناہ تمہارا، جو اگر اس کی طرف تم جاؤ تو یعنی اگر ایمان لاؤ تو بخشے جاؤ گے اور ڈھیل دے تمہیں اور عذاب نہ کرے تم پر ایک وقت مقرر تک، یعنی تم جیتے رہو تم پر عذاب نہ آوے

قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا
۴۶ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ کافروں نے جواب دیا پیغمبروں کو کہ نہیں ہو تم مگر آدمی ہم جیسے۔ یعنی جیسے ہم آدمی ہیں ویسے ہی تم ہو، چاہتے ہو تم کہ پھیر رکھو ہم کو اُس چیز سے جس کو پوجتے تھے

Marfat.com

باپ دادا ہمارے، پھر اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو کچھ سند لاؤ کھلی ہوئی،
جس سے ہم جانیں کہ تم سچے پیغمبر ہو
قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن
نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
47 الْمُؤْمِنُونَ ۝ کہا کافروں کے جواب میں پیغمبروں نے اُن کے کہ ہے تو
یوں ہی کہ ہم آدمی تم ہی جیسے ہیں، پر خدائے تعالیٰ احسان اور فضل کرتا ہے جس پر
چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور نہیں ہے ہمارے تئیں قدرت اور نہیں کر سکتے جو
لادیں تمہارے واسطے سند مگر ساتھ حکم خدائے تعالیٰ کے، یعنی ہماری قدرت
نہیں کہ بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے کچھ معجزہ دکھا سکیں اور چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ
پر بھروسہ کریں مسلمان، یعنی جو کوئی کہ ایمان لائے سوائے خدائے تعالیٰ کے
کسی پر بھروسہ نہ کرے
وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ
ع 48 وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝
اور کس سبب ہم بھروسا نہ کریں خدائے تعالیٰ پر، یعنی ہم مقرر بھروسہ کریں
خدائے تعالیٰ پر کہ بے شک اُس نے راہ دکھائی ہم کو راہ سیدھی ہماری یعنی
جس راہ سے ہم نے پہچانا خدائے تعالیٰ کو اور اس کی بزرگیوں کو جانا ہم نے
وہ راہ اسی نے ہم کو دکھائی اور مقرر ہم صبر کریں گے جو تم دُکھ دو گے ہم
کو اور خدائے تعالیٰ پر چاہیئے بھروسہ کریں بھروسہ کرنے والے اور کسی
پر اُس کے سوا بھروسہ نہ کریں
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ
أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ اور کہا اُنہوں نے جو کافر تھے اپنے
پیغمبروں کو کہ ہم مقرر نکال دیں گے اپنے شہر سے تم کو یا پھر آؤ تم ہمارے
دین میں یعنی کافروں نے پیغمبروں کو کہا کہ تم یہ باتیں چھوڑ دو اور نہیں تو
ہم تمہیں شہر بدر کریں گے۔ یہ بات سُن کر پیغمبر اُن کے مسلمان ہونے
سے نا اُمید ہوئے تو
فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ
49 الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ۝
پھر حکم بھیجا طرف پیغمبروں کے پروردگار اُن کے نے کہ تم خاطر جمع رکھو
کہ مقرر ہم مار کر خراب کریں گے کافروں کو جو تمہارا کہا نہیں مانتے اور
اور بسا دیں گے اور آباد کریں گے تم کو اس ملک میں اُن کے ویران کرنے
کے پیچھے، یہ بات مقرر ہے اس کے واسطے جو کوئی ڈرے گا میرے
آگے کھڑے رہنے سے اور ڈرے گا میرے ڈرانے سے
50 وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ اور تصفیہ فیصل ہونا
چاہنے لگے یعنی پیغمبر اور کافر کہنے لگے کہ جو کوئی ہم میں سے جھوٹا ہے اس پر
عذاب آوے خراب اور نا اُمید ہوئے سب مغرور اور تکبر کرنے والے، اور
جھگڑنے والے پیغمبروں سے یہاں تو دنیا میں ایسا بدحال اور
51 مِّن وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ۝ آگے
اس کے دوزخ ہے یعنی قیامت میں اُن کو دوزخ میں لے جاویں گے جہاں
پیویں گے پانی ملا ہوا پیپ کا اور زرد پانی کا ملا ہوا، جو وہ دوزخ کے
رہنے والوں کے بدن سے بہا ہوگا
يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن
52 كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِن وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ۝
ایک ایک گھونٹ پیویں گے اور پیا نہ جاوے گا اور حلق سے نہ اُترے گا
وہ پانی جو نہایت کڑوا اور بدبودار اور گندہ اور بے مزہ ہوگا اور پیاس بجھے
گی اور آوے گی اُس پانی پینے سے سختی مرنے کی ہر طرف سے اور مریں گے
نہیں جو عذاب سے چھوٹیں اور آگے ہوگا ان کو سوائے اس عذاب کے
عذاب سخت اور بڑا جو ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے
مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ
اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا
53 كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝ مثل ان لوگوں کی
جو کافر ہوئے اپنے رب سے، یہ نیک کام اُن کے ایسے ہیں جیسے راکھ، جو
اُس راکھ پر زور سے چلے باؤ آندھی کے دن یعنی نیک کام کافروں کی مثل جیسے
راکھ کا ڈھیر ہے جو آندھی کے دن زور کی باؤ اس راکھ کے ڈھیر پر چلے تو سب
کو اُڑا لے جاوے اور پھر کچھ ہاتھ نہ آوے جو کافروں نے نیک کام
کیا ہو دنیا میں ان کاموں پر بھروسہ کرنا بھولنا ہے دور و دراز یعنی
کافروں کے نیک عمل کچھ کام نہ آویں گے عمل موقوف ایمان پر ہے
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ

Marfat.com

۵۴ اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡهِبۡكُمۡ وَیَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۙ اے کیا
نہیں دیکھتا تو اے دیکھنے والے وہ کہ خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا ہے
آسمان اور زمین کو درست اور ثابت اور اگر چاہے خدائے تعالیٰ تو
دُور کرے تم لوگوں کو اور پیدا کر لاوے خلقت نئی بدلے تمہارے
۵۵ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیۡزٍ اور نہیں ہے یہ کام خدائے
تعالیٰ پر مشکل یعنی تمہارا کھو دینا اور نئی خلقت کا پیدا کرنا خدائے تعالیٰ
کے آگے سہج ہے
وَبَرَزُوۡا لِلّٰهِ جَمِیۡعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ
اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ
عَنَّا مِنۡ عَذَابِ اللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ اور نکل کر قبروں سے
باہر آویں گے خدائے تعالیٰ کے آگے قیامت کو سب جتنے دنیا میں
پیدا ہو کر مریں گے پھر کہیں گے غریب اور کمزور جو تھے کافر دنیا میں
سرداروں کو اور دولتمند کافروں کو جو تھے دنیا میں کہ مقرر ہم تھے دنیا میں
تمہارے تابعدار یعنی جو دین تم نے کہا تھا سو ہم نے قبول کیا تھا پھر اب
بچاؤ ہم کو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کچھ تو یعنی جو کچھ تم سے ہو سکے
ہم پر سے کم کرواؤ پھر وہ سُن کر دنیا کے دولتمند اور سردار کافر اُن کے
جواب میں یہ
قَالُوۡا لَوۡ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَیۡنٰكُمۡ کہیں گے کہ اگر
راہ دکھاتا ہم کو خدائے تعالیٰ تو مقرر راہ دکھاتے ہم تم کو یعنی اگر خدائے
تعالیٰ ہم پر عذاب نہ کرتا تو ہم تمہیں بخشواتے اب تو ہم آپ ہی عذاب میں
گرفتار ہیں، تمہیں کیونکر بخشوادیں تو پھر وہ کہیں گے کہ آؤ مل کر فریاد
اور شور کریں شاید عذاب سے چھوٹیں **ف** کہتے ہیں کہ پانچ سو برس
تک کافر فریاد اور شور کریں گے کچھ فائدہ نہ ہوگا کہیں گے اب صبر
کرو، شاید صبر سے عذاب کم ہو، پانچ سو برس چپ رہیں گے اور
عذاب سے نہ چھوٹیں گے تب کہیں گے
سَوَآءٌ عَلَیۡنَاۤ اَجَزِعۡنَاۤ اَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِنۡ
۵۶ مَّحِیۡصٍ ۠ کہ برابر ہے ہم پر اگر شور و فریاد کریں یا صبر اور چپ
کریں۔ نہیں ہے کوئی جگہ بھاگنے کی اور کہیں گے جگہ امن کی نہیں
عذاب سے

وَقَالَ الشَّیۡطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الۡاَمۡرُ اور کہے گا شیطان جب
کام فیصل ہو چکے گا، یعنی جب قیامت کو حساب کتاب ہو چکے گا اور
حکم الٰہی سے دوزخ کے جانے والے دوزخ میں جاویں گے اور بہشتی
بہشت میں جا چکیں گے اور سب دوزخی اکٹھے ہو کر شیطان کو طعنہ اور
اُلہنا دیں گے کہ تو نے ہمیں دُنیا میں بہکایا اور اس جگہ ہمیں پہنچایا اور نہیں
تو ہم یہاں اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتے تب شیطان ایک اُونچی جگہ آگ
پر چڑھ کر کہے گا
اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمۡ وَعۡدَ الۡحَقِّ وَوَعَدۡتُّكُمۡ فَاَخۡلَفۡتُكُمۡ ؕ
وَمَا كَانَ لِیَ عَلَیۡكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُكُمۡ
فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِیۡ ۚ فَلَا تَلُوۡمُوۡنِیۡ وَلُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ
مَاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِكُمۡ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِیَّ ؕ اِنِّیۡ كَفَرۡتُ
بِمَاۤ اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ
اَلِیۡمٌ ۝ کہ بے شک خدائے تعالیٰ نے وعدہ دیا تھا تم کو وعدہ سچا، کہ ۵۷
قیامت ہوگی اور میں نے وعدہ کیا تھا تم سے جھوٹا یہ کہ قیامت اور حساب
کچھ ہونے کا نہیں اور اگر شاید ہووے بھی تو میں تم کو بخشوا دوں گا، تم ان پیغمبروں
کا اور خدا کا کہا نہ مانو، سو یہ وعدہ جھوٹا دیا تھا تم کو اور نہ تھا میرا کچھ تم پر زور
اور حکومت مگر یہی کہ میں تمہیں کہتا تھا، پھر تم نے کہا میرا مانا، اگر نہ مانتے
تم تو میں تمہارا کیا کر سکتا تھا پھر اب تم طعنہ اور اُلہنا مجھے نہ دو، بلکہ اپنے تئیں
طعنے اور اُلہنے دو کہ ہم نے اس کا کہا کیوں مانا تھا۔ اب میں تمہیں نہ چھڑا
سکتا ہوں عذاب سے اور نہ مدد کر سکتا ہوں تمہاری اور نہ تم مجھ کو چھڑا
سکتے ہو عذاب سے نہ مدد کر سکتے ہو میری، اور مقرر میں منکر ہوا اور نہیں
مانتا جو تم دنیا میں مجھے شریک کرتے تھے خدائے تعالیٰ کا پوجنے میں یعنی میں
بھی بندہ گنہگار ہوں خدائے تعالیٰ کا جو تم مجھے اس کا شریک سمجھتے تھے اور مقرر
خدائے تعالیٰ کے شریک جاننے والوں کو ہے عذاب سخت اور بڑا دُکھ
دینے والا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَاُدۡخِلَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ؕ ع ۳ ۹ ۱۵
تَحِیَّتُهُمۡ فِیۡهَا سَلٰمٌ ۝ اور لادیں اُن کو جو لوگ ایمان لائے ہیں ۵۸
اور اچھے کام کیئے ہیں باغوں میں جن باغوں کے درختوں کے نیچے بہتی ہیں

Marfat.com

نہریں وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اپنے رب کے حکم سے اور آپس میں
بہشتیوں کے دُعا سلام ہوگا

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً
۵۹ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِيْٓ
اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
۶۰ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اے کیا نہیں دیکھا تو نے اے
دیکھنے والے جو کیسی مثال کہی خدائے تعالیٰ نے خاصی پاکیزہ بات کی جو
وہ ایمان ہے یہ کلمۂ طیّب جیسے درخت ہے بہت اچھا، جو جڑ اُس
کی زمین میں مضبوط ہے اور ڈالیاں اُس کی آسمان میں ہیں جیسے کھجور، اور
وہ درخت دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت یعنی کسی فصل میں کمی نہیں کرتا ساتھ حکم
پروردگار اپنے کے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی مثلیں اور کہاوتیں لوگوں
کے واسطے تو شاید یہ سمجھیں اور نصیحت پکڑیں

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨ اجْتُثَّتْ
۶۱ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ اور مثل گندی اور
بُری بات کی جو شرک ہے اور کفر ہے ایسی ہے کہ جیسے درخت ناپاک
اور زبون جیسے تھوہر اور اِندر، جو اُکھڑ جاوے اور دُور ہو جاوے زمین پر
سے اُسے مضبوطی اور ٹھہراؤ نہ رہے زمین پر یعنی جلد جاتا رہے

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ اور درست اور مضبوط کرتا ہے
خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو اوپر بات درست اور مضبوط کے، جو وہ
توحید ہے بیچ زندگانی دنیا کے اور آخرت میں بھی یعنی خدائے تعالیٰ
مسلمانوں کو اوپر بات ایمان کے درست رکھتا ہے دُنیا میں مرنے
کے وقت اور آخرت میں قیامت کو حساب کے وقت اُن کے منہ
سے کلمہ نکلے گا اس سے اُن کی نجات ہووے گی

ع ۴ ۱۴ - ۶۲ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ڐ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝
اور راہ بھلاتا ہے خدائے تعالیٰ کافروں کو تو وہ کلمہ نہیں پڑھ سکتے
اور کرتا ہے خدائے تعالیٰ جو چاہتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا
۶۳ ۶۴ وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝
اے کیا نہ دیکھا تو نے اُن کو اور دھیان نہ کیا، جنہوں نے بدلا خدائے
تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری سے یعنی چاہیے تھا کہ خدائے تعالیٰ کی نعمت
کا شکر کریں اور احسان جانیں، سو اس کے بدلے اُنہوں نے ناشکری
کی اور اُتارا اپنی قوم کو آفت کے گھر میں، سو وہ گھر آفت کا دوزخ ہے
اور یہ بُری جگہ ہے رہنے کی

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ
۶۵ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝ اور بنایا اور ٹھہرایا ہے
خدائے تعالیٰ کے برابر اوروں کو تو بہکا دیں لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ
سے، جو وہ اسلام ہے کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو کہ
کر لو عیش اور آرام اور اپنے دل کی خوشی، پھر تو آخر مقرر پھر جانا ہے تم
کو طرف آگ دوزخ کے

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ
۶۶ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے
اُن بندوں کو جو ایمان لائے ہیں کہ تو کھڑے رہیں نماز پر مضبوط اور دیویں
محتاجوں کو اُس سے جو ہم نے دیا ہے اُن کو یعنی خیرات کریں چھپا کر لوگوں
سے اور دکھا کر لوگوں کو، یعنی دونوں طرح خیرات کریں پہلے اس سے
جو آوے گا ایک دن ایسا جو نہ ہوگا اُس دن لینا اور بیچنا اور نہ دوستی
کرے گا کوئی کسی سے یعنی کھلانا بھوکے کا اور پہنانا ننگے کا اور نقد
دینا کچھ محتاج کو بڑا پیار ہے اور جڑھ دوستی کی ہے سو یہ باتیں دنیا ہی
میں ہو سکتی ہیں، وہاں کچھ نہ ہوگا

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ خدائے
تعالیٰ وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور نیچے بھیجا آسمان سے
پانی مینہ کا، پھر باہر نکالے اُس پانی سے میوے سب طرح کے تمہارے
کھانے کو

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ اور
تمہارے کہنے میں اور اختیار میں کیا ناؤ کو، جو پھرتی ہے دریا میں حکم خدائے
تعالیٰ کے سے ہمیشہ

Marfat.com

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ اور تابعدار کیں واسطے تمہارے ندیاں اور تابعدار
کیا واسطے تمہارے چاند سورج کو خدمتگار، جو اپنے کام میں موافق
حکمِ الٰہی کے چلتے ہیں ہمیشہ
وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ اور تابعدار کیا تمہارے
واسطے رات دن کو تو تم رات کو آرام کرو اور دن کو تلاش روزی کی کرو
وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۚ وَاِنْ تَعُدُّوْا
۳۴ نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۚ
اور دیا تم کو جو کچھ چاہا تم نے یعنی جو کچھ تمہیں ضرور تھا سب دیا خدائے
تعالیٰ نے تم کو اور اگر احسان گنو گے خدائے تعالیٰ کے تو نہ گن سکو گے
سب بے شک آدمی بڑا بے انصاف ہے اور ناشکرا ہے
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا
وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۚ اور جب کہا ابراہیم
علیہ السلام نے اور دُعا مانگی یوں کہ اے پروردگار میرے کر اس مکّے
کے شہر کو بے ڈر یعنی یاالٰہی مکّے کو سب بلاؤں اور آفتوں سے امن
میں رکھ اور دُور رکھ مجھ کو اور میری اولاد کو بتوں کے پوجنے سے
رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ
۳۶ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
اے پروردگار میرے بے شک ان بتوں نے بہکایا ہے بہت لوگوں
کو یعنی ان کو دیکھ کر بہت لوگ بہکے ہیں پھر جو کوئی میرے دین پر چلے
وہ مقرر میرا فرزند ہے اور جو کوئی میرا کہا نہ مانے اور میرے دین پر نہ
رہے بے شک تو بخشنے والا ہے مہربانی کرنے والا یعنی تجھ سے ہو
سکتا ہے جو اُن گنہگاروں کو توفیق توبہ کی دے کہ اُن کے گناہ بخش دے
تو بخشنے والا ہے **ف** کہتے ہیں کہ جب حضرت اسمٰعیل بی بی ہاجرہ سے
پیدا ہوئے، تب بی بی سارہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبیلہ تھیں،
حضرت اسمٰعیل کو دیکھ نہ سکیں اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ
اس بچہ کو ماں سمیت لے جا کر ایسے جنگل میں ڈال آؤ جہاں دانہ اور پانی
نہ ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ بات سن کر حیران ہوئے، اتنے
میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

جو کچھ سارہ کہتی ہے سو کر، تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن
دونوں کو لے کر جس جگہ مکّہ بنا ہے وہاں چھوڑ گئے اور یہ دُعا مانگی
رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ
زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ کہ اے پروردگار میرے میں نے
رکھا اور بسایا ہے اپنی اولاد کو اس جنگل میں کہ جہاں کھیتی نہیں ہوتی، اور
پانی نہیں ہے پاس تیرے گھر کے جو بڑی حرمت اور عزت کا ہے
اگرچہ وہاں اُس وقت کچھ عمارت نہ تھی، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام
ع ۵ ۱۷ کو معلوم تھا کہ یہاں حضرت آدم علیہ السلام کے وقت بیت المعمور تھا
اس واسطے کہا کہ تیرا گھر حرمت کا ہے اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے کہ
رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ
۳۷ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ
اے رب میرے اس واسطے رکھا ہے میں نے یہاں کہ تو نماز کو قائم رکھیں،
اور تیری بندگی کیا کریں اور پھیر لوگوں کے دلوں کو، جو محبت سے اُن کی
طرف آویں اور روزی دے اُن کو میووں سے جو یہاں اناج تو پیدا ہوتا
نہیں، میوہ ہی کھا کر گذران کریں تو شاید اس نعمت کا احسان مانیں
رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۚ اے پروردگار
میرے بے شک تو جانتا ہے جو کچھ کہ میں کرتا ہوں چھپا کر اور دکھا کر
لوگوں سے
۳۸ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ
اور نہیں کوئی چیز چھپی ہوئی خدائے تعالیٰ سے اور نہیں چھپا ہوا خدائے
تعالیٰ پر جو کچھ ہے آسمان میں اور زمین میں، کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے جنابِ باری کی طرف کہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۚ
۳۹ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ تمام تعریفیں اور ساری بڑائیاں اوّل
سے آخر تک خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جس نے بخشے مجھ کو بڑھاپے
میں دو بیٹے اسمٰعیل اور اسحٰق، بے شک رب میرا مقرر سننے والا ہے
دُعا کا
رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا

Marfat.com

۴۰ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ اے رب میرے مجھے بھی ایسا کر جو میں نماز کو قائم
رکھوں اور میری اولاد میں سے بھی نماز کو قائم رکھیں اے پروردگار میرے
اور قبول کر تو یہ دعا میری

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ
ع ۶ ۱۸ ۴۱ الْحِسَابُ ۝ اے رب میرے بخش تو مجھ کو اور میرے ماں باپ کو، اور
ایمان لانے والوں کو جس دن کھڑے ہوں حساب دینے کو، اب خدائے
تعالیٰ اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
۴۲ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ۝ اور مت
جان اور نہ سمجھ کہ خدائے تعالیٰ نہیں جانتا اُس کو جو کام کرتے ہیں گنہگار
اور مقرر ڈھیل دیتا ہے اُن کو واسطے اُس دن کے جو ٹکٹکی لگ جاوے
گی اُس دن آنکھوں کو یعنی مارے ڈر کے آنکھیں پتھرا جاویں گی قیامت کو

مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ
۴۳ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝ جن لوگوں کی ویسی آنکھیں ہوں
گی، وہ دوڑے جاویں گے سر اُٹھائے ہوئے اپنے اور پھر نہ پھریں گی
اُن کی طرف آنکھیں اُن کی اور دل ہوگا اُن کا خالی عقل اور ہوش سے یعنی
مارے خوف کے اپنے تئیں کوئی نہ دیکھ سکے گا یعنی نہایت ڈر سے اپنے
حال کی خبر نہ رہے گی کسی کو اور عقل و شعور سب جاتا رہے گا

وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا کے
کے رہنے والوں کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دن سے جس دن
آوے گا اُن پر عذاب

فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ
نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ پھر کہیں گے جنہوں نے نہ مانا تھا
کہنا پیغمبروں کا اے پروردگار ہمارے ڈھیل دے ہمیں تھوڑے دنوں
یعنی پھر ہمیں دنیا میں بھیج تو قبول کریں ہم تیرا فرمانا اور تابعداری کریں ہم
پیغمبروں کی اُن کے جواب میں فرشتے کہیں گے کہ

اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ
۴۴ زَوَالٍ ۝ اے کیا نہ تھے تم کہ وہ جو قسمیں کھاتے تھے، اس سے پہلے دنیا
میں کہ تم ہمیشہ رہو گے اور نہ ہوگا تمہیں فنا اور تمام فنا ہو جانا یعنی

وہی تو ہو جو قسمیں کھاتے تھے کہ ہم کبھی مرنے کے نہیں اور ہمیشہ اسی
طرح رہیں گے

وَسَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
اور رہتے تھے اُن کے گھروں میں جنہوں نے ظلم کیا اپنے اوپر جیسے قوم
عاد کی اور ثمود کی یعنی اُس قوم کے مکانوں میں رہتے تھے اور تمہیں اُن کا
احوال معلوم نہ تھا کہ جس سبب اُن پر عذاب آیا تھا وہ بات جان کر بھی تم
ایمان نہ لائے تھے

۴۵ وَتَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝
اور بیان کیا تمہارے واسطے جو کیسا کیا ہم نے سلوک اُن سے یعنی پیغمبروں
کو تمہارے پاس بھیجا ہم نے اور اُنہوں نے تمہارے آگے بیان کیا کہ تم سے
آگے وہ لوگ تھے جن کے مکانوں میں تم اب رہتے ہو، اُنہوں نے کہنا
خدا اور پیغمبروں کا نہ مانا تھا اس واسطے اُنہوں پر عذاب آیا تھا تم ڈرو سو تم
نے کہنا ان پیغمبروں کا نہ مانا اور ایمان نہ لائے تم

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَ
۴۶ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ اور مقرر فن
اور فریب کیا بے نہایت مکر اُنہوں نے اور خدائے تعالیٰ کے پاس بدلہ
ہے اُن کے فریب کا اور بے شک تھا فن فریب اُن کا حد سے زیادہ
یہاں تک کہ اُکھاڑ ڈالے پہاڑ کو

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
۴۷ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ پھر مت بوجھ اور نہ جان خدائے تعالیٰ کو جو
بدلے اور نہ کرے اپنے وعدے کو اپنے پیغمبروں سے یعنی خدائے تعالیٰ
نے جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کیا ہے کہ تمہیں کافروں پر غالب کروں
گا۔ سو وہ وعدہ جھوٹا نہ ہوگا کہ بے شک خدائے تعالیٰ زبردست ہے
بدلہ لینے والا، یعنی کچھ عاجز و کمزور نہیں جو بدلہ نہ لے سکے۔ خدائے تعالیٰ
بدلہ مقرر لیوے گا

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ
۴۸ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ جس دن بدلی جاوے گی
زمین اور زمین سے اور آسمان بدلا جاوے گا اور آسمان سے ف کہتے
ہیں کہ آسمانوں کی بہشت بنے گی اور زمین کی دوزخ بنے گی اور بعضے کہتے

Marfat.com

ہیں کہ زمین روپے کی اور آسمان سونے کے ہوویں گے اور ظاہر ہوں گے لوگ
یعنی اپنی اپنی گوروں سے نکلیں گے واسطے حساب دینے کے خدائے
تعالیٰ زبردست کے آگے حاضر ہوں گے
۸۱ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۚ
اور دیکھے گا تو کافروں کو اور مشرکوں کو اُس دن بندھے ہوئے اکٹھے طوق
و زنجیروں میں
سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ
۸۲ النَّارُ ۙ اور پوشاک اُن کی ہوگی قطران سے اور قطران ایک دوا کا نام ہے
جو رنگ کا کالا ہے اور گرم بہت ہے اس قدر کہ لکڑی کو جلا دیتا ہے
بیمار اُونٹوں کو لگاتے ہیں۔ سو کافروں کی پوشاک قطران کی ہوگی اور ڈھانکے
گی اُن کے منہوں کو آگ دوزخ کی
لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
۸۳ الْحِسَابِ ۝ اور حاضر ہوں گے سب قیامت کو تو بدلہ دیوے

خدائے تعالیٰ اُن کو جیسے کچھ اُنہوں نے کام کیے ہیں، بے شک خدائے
تعالیٰ جلد حساب کرنے والا ہے کہ ایک دن میں تمام خلقت کا حساب کرے
گا۔ یعنی ایسا نہیں خدائے تعالیٰ کہ ایک کے حساب لینے میں دُوسرے کا
حساب نہ لے سکے گا جیسے آدمی بلکہ ایک حال میں اور ایک وقت میں سب
سے حساب لیوے گا
هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ یہ قرآن پہنچانا ہے آدمیوں کو ۸۴ ع ۱۹
تو ڈریں لوگ اس سے اور تو جانیں وہ کہ خدائے تعالیٰ
ایک ہے۔ بے شک کوئی اُس کا شریک نہیں۔ اور
تو نصیحت پکڑیں قرآن شریف سے عقلمند اور بُرے
کاموں کو چھوڑ دیں اور ڈریں خدائے تعالیٰ کے عذاب
سے اور اُس کی مہربانی کے اُمیدوار
رہیں۔

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

۱ الٓرٰ ۟ قف۔ اِن جُدا جُدا حرفوں کے معنوں میں تفسیر کرنے والوں نے کئی طرح
کی بہت باتیں کہی ہیں۔ ایک فرقہ عالموں کا کہتا ہے کہ ان حرفوں کے معنیٰ میں
بولنا بے ادبی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر حرف سے جُدا اشارہ ہے جیسے
کہ الف سے اشارہ ہے ساتھ نام اللہ کے اور لام سے اشارہ ہے حضرت
جبرئیلؑ کے نام سے اور رٓ سے اشارہ ہے ساتھ نام رسول اللہ کے یعنی
اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرئیلؑ کے سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس بھیجیں
۲ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ یہ آیتیں جو ہیں
لکھی ہوئی اور قرآن روشن ہے
۳ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝
بہت چاہیں گے کافر ایک وقت کہ کیا اچھا ہوتا جو ہم مسلمان ہوتے سو
وہ وقت وہ ہوگا جو مسلمان گنہگار دوزخ میں سے نکل کر بہشت میں
آویں گے اور دروازے دوزخ کے بند ہوں گے جو پھر اب وہاں سے

کوئی نکل نہ سکے گا تب کافر نا اُمید ہو کر آرزو کریں گے اور پچھتاویں گے کہ ہم
بھی اگر مسلمان ہوتے تو یہاں سے البتہ نکلتے اور عذاب سے چھوٹتے
ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ چھوڑ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں ۴
کو تو کھاویں نعمتیں اور فائدہ اُٹھالیں دُنیا کی دولت سے اور اُمید میں
رہیں جو ہم اسی طرح ہمیشہ رہیں گے اس دولت میں اسی حال میں چھوڑ پھر سویرے
اور جلد جانیں گے اپنا حال جو کیا ہوگا ان پر
وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ اور ۵
نہیں مار کھپایا ہم نے کسی شہر والوں کو مگر وقت اُن کے مار کھپانے کا مقرر
تھا لکھا ہوا لوح محفوظ میں جو اُس وقت سے
مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ نہ بڑھا ۶
کسی قوم کے ہلاک کا وقت اور نہ پیچھے رہا جو وقت لکھا تھا اسی وقت عذاب
آیا ایک گھڑی کی بھی فرصت اور ڈھیل نہ ہوئی

Marfat.com

وَقَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ
۷ لَمَجْنُوْنٌؕ اور کہا مکے کے کافروں نے کہ اے وہ شخص جس کے اوپر
اُترتا ہے قرآن یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جو کہتا ہے کہ مجھ پر قرآن
اُترتا ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سے بے شک تو دیوانہ ہے وہ بات
دیوانگی سے کہتا ہے جو ہرگز یقین نہیں آتا اور کہتے ہیں
۸ لَوْ مَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓىٕكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ۝
کہ کیوں نہیں لاتا ہے ہمارے پاس فرشتوں کو، جو وہ آن کر ہم سے کہیں
کہ یہ پیغمبر سچا ہے اگر تو سچا ہے تو فرشتوں کو لا کر اُن سے کہلا دے تب ہم
جانیں گے کہ تو سچا ہے خدائے تعالیٰ اُن کے جواب میں یہ فرماتا ہے
ع ۱ ۹ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ۝
نہیں بھیجتے ہم فرشتوں کو ساتھ کام ٹھیک ہو چکنے کے یعنی جب وقت
پورا ہو چکتا ہے اُس عذاب کا یا موت کا تب فرشتہ اُترتا ہے پھر جب
اتر چکتا ہے تب نہیں ہوتا راہ دیکھنے والا، یعنی پھر ایک دم کی فرصت
نہیں ہوتی
۱۰ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝ بیشک
ہم نے اتارا ہے قرآن اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہم اُس
کے رکھوالے ہیں جو کوئی اس میں کم زیادہ نہ کر سکے
۱۱ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ۝ اور بیشک
بھیجا پیغمبروں کو تجھ سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی قوموں کے
لوگوں میں
۱۲ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ۝
اور نہ آیا کوئی پیغمبر اُن لوگوں میں مگر تھے وہ لوگ اُس پیغمبر سے ٹھٹھا کرتے یعنی
سب پیغمبروں سے اُن کی قوم کے لوگوں نے ٹھٹھے اور مزاح اور بے ادبی
کی اور ستایا ہے اور جھوٹا جانا ہے
۱۳ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَۙ۝ اسی طرح ہم
ڈالتے ہیں کافروں کے دل میں جو پیغمبروں سے ایسا سلوک کریں تو عذاب
کے لائق ہوں اور عذاب کرنا اُن پر مقرر اور لازم ہو
۱۴ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ۝ ایمان
نہیں لاتے قرآن پر یہ مکے کے لوگ اور بے شک یہ بُری ہے راہ

اگلوں کی یعنی ان مکے کے لوگوں کا ایمان نہ لانا اور قرآن کو شعر اور قصہ
کہنا، یہ رسم اگلی قوموں کی ہے وہ اسی طرح کہتے تھے آخر کو ان پر عذاب
آیا اسی طرح ان پر بھی عذاب آوے کاف کہتے ہیں کہ بعض مکے کے
لوگ کہتے تھے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں فرشتہ روبرو آن کر
کہے کہ یہ مقرر خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے تب ہم جانیں کہ تو سچا ہے، سو
خدا تعالیٰ نے اُن کے جواب میں یہ آیت بھیجی
۱۵ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَۙ۝
اور اگر کھولیں ہم ان مکے کے لوگوں پر ایک دروازہ آسمان سے پھر ہو دیں سارا
دن اُن کی نگاہ میں فرشتے آسمان پر چڑھتے اُترتے جب یہ حال دیکھیں تو
۱۶ لَقَالُوْۤا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ۝
ہر طرح کہیں کہ سوائے اس کے نہیں یعنی البتہ کہیں کہ البتہ مقرر نظر بندی
کی ہماری آنکھوں کو، یعنی جب آسمان کا دروازہ کھولیں اور کافروں کو
وہاں کا احوال نظر آئے تو حیران ہو کر کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے نظر بندی کی ہے بلکہ ہم ہیں جادو کیے ہوئے یعنی ہمیں ایسا جادو
کیا ہے جو ہمیں ایسا کچھ دکھائی دیتا ہے جو وہ دراصل نہیں
۱۷ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَۙ۝ اور
بے شک ہم نے پیدا کیے آسمان میں بارہ بُرج بارہ شکل کے اور جُدے
جُدے اُن بُرجوں کے خواص اور مزاج رکھے اور خوبصورت بنایا ہم نے
آسمان کو چاند سورج اور تاروں سے دیکھنے والوں کے واسطے جو دیکھیں
اُسے اور خدائے تعالیٰ کی قدرت پہچانیں
۱۸ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍۙ۝ اور بچا رکھا ہم نے
آسمانوں کو ہر دیو نکال دیے ہوئے سے جو نہیں چڑھ سکتے اور وہاں کی
خبر نہیں معلوم کر سکتے یعنی وہ دیو جن کو نکال دیا ہے آسمانوں سے پھر
وہ دیو آسمانوں میں ظاہر نہیں آ سکتے
۱۹ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِیْنٌ۝ لیکن وہ
دیو کہ چرا دیں باتیں فرشتوں کی آسمان کے پاس جا کر پھر آتا ہے اُن
کے پیچھے انہیں جلانے کو انگارا چمکتا ہوا نقل ہے حضرت عبداللہ
بیٹے حضرت عباسؓ کے سے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے
کے وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے وقت تک

Marfat.com

دیو آسمانوں میں جاتے تھے اور فرشتے جو لوح محفوظ میں کی لکھی باتیں آپس میں کرتے تھے وہ باتیں دیو سُن کر زمین پر اُتر آتے اور اپنے دوست کاہنوں سے کہتے تھے پھر جب حضرت عیسٰی علیہ السلام پیدا ہوئے تو دیو تین آسمانوں سے منع ہوئے پھر جب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو سب آسمانوں کے جانے سے بند ہوئے اور ان کے ہانکنے کے واسطے ایک تارا مقرر ہوا جو اس کا نام شہاب ثاقب ہے تب سے کاہن جو غیب کی خبر بتاتے تھے سو موقوف ہوئی

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا
۲۰ فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝ اور زمین کو کھینچا ہم نے یعنی پھیلایا زمین کو پانی پر اور ڈالے ہم نے زمین میں پہاڑ بڑے اور اونچے اور مضبوط اور اُگایا ہم نے زمین میں ہر چیز کو تول کر یعنی اس کا قدر سمجھ کر جتنا ضرور تھا اتنا پیدا کیا

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ
۲۱ بِرٰزِقِيْنَ ۝ اور بنایا ہم نے تمہارے واسطے اے آدمیو زمین میں سب اسباب عیش کا یعنی پوشاک اور نعمتیں سب طرح کی پیدا کی ہیں زمین میں سے خدائے تعالیٰ نے آدمیوں کے واسطے اور اس کو پیدا کیا تمہارے واسطے جو نہیں ہو تم اُسے روزی دینے والے جیسے حیوان اُونٹ، گھوڑا، بیل، ہاتھی یا خدمت گار اور نوکر اور غلام یعنی سب کو روزی دینے والا خدائے تعالیٰ ہے پر سواری سے اور خدمت گار ہونے سے عزت دی ہے بعضے آدمیوں کو بعضے لوگوں پر

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۚ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ
۲۲ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ اور نہیں ہے کوئی چیز مگر ہمارے پاس ہے اُس کا خزانہ یعنی سب چیز کا خزانہ ہمارے پاس ہے اور نہیں اُتارتے اس چیز کو مگر جتنی چاہیے ہے اس سے کم زیادہ نہیں بھیجتے موافق ضرورت کے بھیجتے ہیں

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
۲۳ فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝
اور بھیجیں ہم نے بادیں بادلوں کو اُٹھانے والیاں پھر اوپر سے بھیجا ہم نے آسمان کی طرف سے پانی، پھر پلایا تم کو، یعنی تمہارے کھیت اور باغوں کو پانی مینہ کا پلایا ہم نے اور نہیں ہو تم رکھنے والے اس پانی کے یعنی مینہ کا خزانہ تمہارے اختیار میں نہیں کہ جب چاہو، برساؤ، اور جب چاہو موقوف کرو

۲۴ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ اور ہم ہی جان ڈالنے والے ہیں سب کے بدنوں میں اور مارتے بھی ہم ہی ہیں سب جینے والوں کو اور ہم ہی وارث ہیں۔ یعنی سب لوگ مال اور دولت چھوڑ کر مر جاویں گے، خدائے تعالیٰ کے سوائے کوئی نہیں رہے گا

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا
۲۵ الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝ اور بے شک ہم نے جانا ہے اُن کو جو تم میں سے آگے بڑھے ہیں دین میں یعنی جو مسلمان مر چکے ہیں اور بے شک جانا ہے ہم نے اُن کو بھی جو اب آگے پیدا ہوں گے۔ یعنی سب ہمیں معلوم ہے جو لوگ آگے پیدا ہو کر مر چکے اور وہ لوگ جو ابھی پیدا نہ ہوئے خدائے تعالیٰ کے آگے سب برابر ہیں اور سب کا احوال جانتا ہے اور ہر ایک کو موافق اس کے کاموں کے بدلہ دلوے گا

۲۶ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ ع ۲/۱۰
اور بے شک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی اکٹھا کرے گا اُن کو جو آگے مر چکے ہیں اور وہ جو اب آگے پیدا ہوں گے سب کو قیامت کے دن اُٹھاوے گا اور سب سے حساب لیوے گا اور بدلہ موافق اُن کے کاموں کے دلوے گا۔ بے شک خدائے تعالیٰ مضبوط کام کرنے والا ہے، جاننے والا ہے سب چھپے ہوئے اور کھلے ہوئے کاموں کا

۲۷ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝
اور بے شک پیدا کیا ہم نے آدمی کو یعنی آدم علیہ السلام کو گارے سے سوکھے ہوئے ایسا کہ بجانے سے آواز نکلے گوندھی ہوئی کالی سڑی ہوئی مٹی سے یعنی خدائے تعالیٰ نے سوکھی مٹی پر اوّل مینہ برسایا جو وہ کیچڑ گارا ہوا اور مدت تک سڑا اور بو اُٹھی اس میں پھر اپنی قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا بنایا، پھر دھوپ میں ایسا سوکھا جو اگر اُسے ہاتھ سے بجاوے تو آواز نکلے

Marfat.com

۲۸ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ اور جان
کو پیدا کیا ہم نے پہلے آدم علیہ السلام سے جان نام ہے اُس کا جو سب جن
اُس کی اولاد ہیں اسے پیدا کیا ہم نے آگ بغیر دھوئیں کی سے سموم ایک
لوں کو کہتے ہیں جو نہایت گرم باؤ چلتی ہے بہت گرمی کے موسم میں
وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ
۲۹ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ اور یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب فرمایا پروردگار تیرے نے سب فرشتوں کو کہ
کس واسطے بادشاہت کرنے کے زمین پر میں پیدا کرنے والا ہوں آدمی
کو سوکھے گارے کیے ہوئے سے ایسا جو بجانے سے آواز نکلے گوندھی
ہوئی کالی سڑی ہوئی مٹی صلصال سے کہتے ہیں کہ ایک چیز مٹی کی بنا کر
سکھائی ایسی کہ اگر اسے ہاتھ مارے تو آواز نکلے اور حما اس مٹی کو کہتے
ہیں جو تالاب یا حوض میں نیچے بیٹھ کر سیاہ ہوتی ہے اور مسنون گندی
سڑی ہوئی بو دار مٹی کو کہتے ہیں۔ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی مٹی سے
آدم علیہ السلام کا پتلا بناؤں گا
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ
۳۰ سٰجِدِيْنَ ۝ پھر جب وہ بن کر تیار ہوگا، تب پھونکوں گا میں پیدا کی
ہوئی جان اُس میں، جان کے پھونکنے سے وہ جی اُٹھے گا تب پھر گر پڑو تم
اے فرشتو سب اُسے سجدہ کرنے کو، پھر خدائے تعالیٰ نے حضرت آدم
علیہ السلام کو بنایا اپنی قدرت سے اور جان اُن کے بدن میں پھونکی، اور
زندہ ہوئے تب
۳۱ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ
۳۲ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ پھر سجدہ کیا سب فرشتوں نے
مل کر پر ایک ابلیس نے نہ کیا اور نہ مانا وہ کہ ہوتا سجدہ کرنے والوں کے
ساتھ یعنی شیطان نے حضرت آدم کو سجدہ نہ کیا تکبر سے تب
۳۳ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝
فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ اے ابلیس کیا تھا تجھے، یعنی کس سبب تو نہ
ہوا سجدہ کرنے والوں کا شریک یعنی سب فرشتوں نے سجدہ کیا تو نے
کیوں نہ کیا
قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ

۳۴ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ کہا ابلیس نے نہیں ہوں میں ویسا کہ سجدہ کروں
میں آدم کو جو بنایا ہے تو نے اُسے سوکھی گارا کی ہوئی کالی سڑی مٹی سے یعنی
ایسی گندی بو دار مٹی سے اُسے بنایا ہے اور میں ستھری پاکیزہ آگ کا بنا ہوا
ہوں، یہ کیونکر ہو کہ بہتر بدتر کے آگے عاجزی کرے، شیطان نے حضرت
آدم علیہ السلام کا ظاہر دیکھا اور اُن کے باطن سے بے خبر رہا اور نہ جانا
کہ خاک میں لعل چھپا ہے۔ خدائے تعالیٰ کو یہ ابلیس کی بات تکبری کی
بُری لگی اور
۳۵ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ
۳۶ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ فرمایا کہ دُور ہو اور نکل آسمان سے یا
بہشت میں سے جو تیرے رہنے کا مکان ہے، پھر بے شک تو نکالا ہوا
ہے اور بے عزت اور بے آبرو کیا ہوا ہے تو اور بے شک تجھ پر پھٹکار
ہے انصاف ہونے کے دن تک یعنی قیامت تک تجھ سے خوش نہ ہوں
گا اور بعد قیامت کے بھی نہایت عذاب کروں گا تجھ پر
۳۷ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ کہا ابلیس نے کہ
اے پروردگار میرے مجھے ڈھیل اور فرصت دے اُس دن تک جس دن
سب مُردے جی اُٹھیں گے یعنی قیامت تک مجھے جیتا رکھ
۳۸ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ
۳۹ الْمَعْلُوْمِ ۝ فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ پھر بے شک تجھے اے ابلیس
ڈھیل دی اُس دن مقرر کیے ہوئے تک، یعنی اُس دن تک کہ جس دن
سب خلقت مرے گی، سو وہ پہلی بار صور پھونکیں گے جو سب مریں
گے، تب شیطان بھی مرے گا، پھر چالیس برس کے بعد پھر صور پھونکیں
گے، جب سب مُردے قبروں سے یکبارگی اُٹھیں گے یہ چالیس برس
تک شیطان مُوا ہوا رہے گا پھر جی اُٹھ کر ہمیشہ دوزخ میں عذاب پاتا
رہے گا جب یہ بات شیطان نے سُنی تب
قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
۴۰ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار میرے
قسم کھاتا ہوں میں اُس کی جو بہکایا تو نے مجھے کہ ہر طرح خوبصورت کر کے
لاؤں گا میں آدمیوں کو واسطے گناہ کے زمین میں اور ہر طرح بہکاؤں گا میں
ان سب آدمیوں کو جتنی اولاد آدم علیہ السلام کی ہے سب کو بہکاؤں گا۔

Marfat.com

۴۱ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ مگر اُن میں سے جو تیرے
بندے بندگی کرتے ہیں تیری محبت سے اور کسی کو کسی طرح تیرا شریک نہیں
کرتے، ان لوگوں کو میں نہیں بہکا سکنے کا
۴۲ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝ فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ
یہ اخلاص ایمان میں اور محبت سے بندگی کرنا راہ سیدھی ہے میری طرف جو
جلد میرے پاس پہنچتے ہیں
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ
۴۳ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ بے شک بندے اخلاص کرنے والے پر نہیں چلنے کا
تیرا زور اور اُن کو تو سیدھی راہ سے نہیں پھیر سکنے کا مگر وہ جو تیری تابعداری
کریں گے راہ بھولے ہوؤں سے اُن لوگوں پر تیرا زور چلے گا یعنی جو لوگ
کہ راہ بھولے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے، وہی تیری تابعداری
کریں گے
۴۴ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ بے شک
دوزخ کا وعدہ ہے اُن سب کا یعنی جو لوگ تیرا کہا مانیں گے، اُن کو
وعدہ دیا ہے دوزخ میں ڈالنے کا اُن سب کو دوزخ میں ڈالیں گے اور
لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ
۴۵ مَّقْسُوْمٌ ۝ دوزخ کے سات دروازے ہیں واسطے ہر دروازے کے
اُن گمراہوں سے جنہوں نے کہا تیرا مانا حصہ ہے بانٹا ہوا دوزخ کے
سات طبق ہیں یعنی ہر ایک کے اوپر دوسرا سب سے اوپر ہے جو اُس
کا نام جہنم ہے، وہ جگہ مسلمان گنہگاروں کی ہے، دوسرے کا نام لظی
ہے وہ جگہ نصاریٰ کی ہے، تیسرے کا نام حطمہ ہے وہ جگہ یہودیوں
کی ہے، چوتھے کا نام سعیر ہے وہ مکان اُن لوگوں کا ہے جو چاند،
سورج، تاروں کو پوجتے ہیں، پانچویں کا نام سقر ہے وہ جگہ آگ
پوجنے والوں کی ہے، چھٹے کا نام جحیم ہے وہ مکان کافروں کے
رہنے کا ہے، ساتویں جو سب سے نیچے ہے اُس کا نام ہاویہ ہے وہ
جگہ منافقوں کی ہے، اور ان دوزخوں کے نام اور بھی ہیں جیسے مہرہ
اور حامیہ اور
۴۶ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ بے شک خدائے تعالیٰ
کے عذاب سے ڈرنے والے، شیطان کے مکر سے بچنے والے باغوں

میں اور بہتی ندیوں میں رہیں گے اور فرشتے کہیں گے اُن کو کہ
۴۷ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ اندر آؤ اُن ہی باغوں میں خیر و
عافیت سے بے غم امن میں رہو سب آفتوں سے
وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ
۴۸ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ اور نکالیں گے ہم بہشتیوں کے دلوں سے خفگی اور بیر
آپس میں کا جو دنیا میں ہو گیا تھا۔ یعنی اگر کسی دو مسلمانوں کو دنیا میں کسی سبب
آپس میں خفگی اور دشمنی ہو گئی ہو گی تو خدائے تعالیٰ اُن دونوں کے دل سے
دُور کرے گا، دونوں کے دل صاف ہوں گے گویا کہ آپس میں دو بھائی
پیارے ہوں جیسے کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ہم اور
طلحہؓ اور زبیرؓ بھی اسی طرح بہشت میں ہوں گے اور وہ بہشتی محبت اور پیار
سے رُوبرو ایک دُوسرے کے مل بیٹھیں گے جڑاؤ تختوں پر بادشاہوں
کی طرح
۴۹ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ نہ
پہنچے گی بہشتیوں کو کچھ محنت اور نہ دکھ اور نہ وہاں سے نکالیں جاویں گے
یعنی کوئی انہیں بہشت سے نہ نکالے گا اور نہ کچھ کسی طرح کی مصیبت ہو
گی اور غم مطلق نہ ہوگا بہشت میں رہنے والوں کو
۵۰ ع۳ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ خبر دے اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے بندوں کو کہ بے شک ہم بخشنے والے ہیں اس کو
جو گناہ بخشوائے اپنے ہم سے رحم کرنے والے ہیں اُس پر جو کوئی توبہ کرے
اپنے گناہوں سے اور پھر گناہ نہ کرے
۵۱ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ اور وہ بھی خبر دے
کہ عذاب گنہگاروں پر جو توبہ نہ کریں اور گناہ نہ بخشواویں اُن پر وہ عذاب
میری دوزخ کا بڑا دکھ دینے والا ہے
۵۲ وقف لازم وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ
۵۳ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۖ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ اور خبر دے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے بندوں کو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کی جو
وہ کئی فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آئے تھے، جب وہ
فرشتے گھر کے اندر آئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو آئے پھر
کہا اُن فرشتوں نے سلام علیک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب

Marfat.com

سلام علیک کا دیا، اور کہا کہ میں ڈرتا ہوں تم سے جو تم یکایک بن پوچھے
گھر میں چلے آئے ہو
54 قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ کہا اُن
فرشتوں نے کہ مت ڈرا اے ابراہیم بے شک ہم خوشخبری لائے ہیں تجھے
ایک بیٹے عقلمند کی حکم خدائے تعالیٰ کے سے یعنی تیرے گھر بی بی سارہ
سے ایک بیٹا پیدا ہوگا عقلمند اور حضرت اسحٰق اس کا نام ہے
55 قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝
کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے خوشخبری دیتے ہو تم مجھے اس پر
کہ گھیر لیا مجھے بڑھاپے نے نہایت، اب کیا میں جوان ہوں گا یا ایسے ہی بڑھاپے
میں میرے بیٹا ہوگا، پس کس طرح کی خوشخبری دیتے ہو تم مجھے
56 قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ۝ کہا
فرشتوں نے ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھ کو اے ابراہیم سچی، پھر مت رہ تو ناامید
تجھے اس بڑھاپے میں خدائے تعالیٰ بیٹا دیوے گا، یہ بات اس کے آگے
کچھ مشکل نہیں
57 قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ۝ کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ میں ناامید نہیں ہوں خدائے تعالیٰ کی رحمت اور
انعام سے، اور کون ناامید ہوا ہے خدائے تعالیٰ کی بخشش سے مگر گمراہ
وہ لوگ جو نہیں سمجھتے خدائے تعالیٰ کو وہ کیسا بخشش کرنے والا ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دل میں سوچ کیا کہ یہ کئی فرشتے ہیں، اس
خوشخبری دینے کو ایک فرشتہ بہت تھا، شاید کچھ اور بھی کام ہوگا، یہ
سمجھ کر
58 قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ کہا حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے پھر کس کام کو آئے ہو تم اے فرشتو بھیجے ہوئے یعنی
تمہیں کس کام کے واسطے بھیجا ہے خدائے تعالیٰ نے زمین پر
59 قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۝ کہا اُن
فرشتوں نے کہ ہم بھیجے ہوئے ہیں طرف ایک قوم کافروں کے جو انہیں
برباد کریں گے
60 إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا امْرَأَتَهُ
ربع 61 قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ۝ لیکن حضرت لوط علیہ السلام

کے لوگ جو بے شک ہم بچا لیں گے ان کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے پر ایک
عورت نکاحی حضرت لوط کی جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مقرر کیا ہم نے
کہ وہ عورت ہوگی پیچھے رہے ہوؤں سے شہر میں عذاب ہونے کے
واسطے یعنی اس عورت پر بھی عذاب ہوگا سب کافروں کے شامل جو وہ
کافرہ تھی اور حضرت لوط علیہ السلام کے کہنے سے باہر تھی، یہ باتیں کر کے
فرشتے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے رخصت ہوئے
62 فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ۝ پھر جب آئے وہ فرشتے
حضرت لوط نبی کے لوگوں میں یعنی اُن کے گھر میں آئے بھیجے ہوئے خدائے
تعالیٰ کے
63 قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ۝ کہا حضرت لوط نبی علیہ السلام نے
اُن فرشتوں کو کہ بے شک تم لوگ انجان اور غیر یعنی نہ تم اس شہر کے رہنے
والے ہو اور نہ مسافر معلوم ہوتے ہو
64 قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ کہا اُن
فرشتوں نے کہ ہم غیر اور انجان نہیں ہیں بلکہ آئے ہیں ہم تیرے پاس وہ چیز
لے کر جو تھی تیری قوم اس چیز سے شک میں، یعنی ہم عذاب لے کر آئے ہیں
جو اس شہر کے لوگوں کو یقین نہ تھا کہ عذاب آوے گا
65 وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝ اور لائے ہم تیرے پاس
سچی بات کو یعنی عذاب اُن پر درست آیا ہے اور ہم سچے ہیں اس بات میں
فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ
66 مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ۝ پھر باہر لے جا اے لوط
نبی اس شہر سے اپنے لوگوں کو تھوڑی رات گئے اور تو بھی جا اُن کے پیچھے
جلد تو جلدی سے نکل جاویں اس شہر سے اور چاہیے کہ پیچھا پھر کر نہ دیکھیں
ان میں سے کوئی اور جاؤ تم سب مل کر جہاں جانے کا حکم ہے تمہیں یعنی شام
میں یا مصر میں جاؤ
67 وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ۝
اور کہلا بھیجی ہم نے لوط علیہ السلام کی طرف یہ بات کہ جڑ سے اکھڑ پڑیں گے یہ
لوگ یعنی تیری قوم کی جڑ بنیاد کٹے گی صبح ہونے کے وقت جو اُن سے
کوئی نہ بچے گا۔ ف کہتے ہیں کہ جب فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے
گھر میں آئے تو اُن کی بی بی نے جو کافرہ تھی، اُس نے دیکھا کہ کئی شخص خوبصورت

Marfat.com

مہمان آئے ہیں، جلدی سے جاکر لوگوں کو خبر کردی، لوگ یہ بات سن کر
٦٨ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اور آئے لوگ
شہر کے حضرت لوط کے گھر میں خوشیاں کرتے ہوئے آپس میں کہ چلو ان
خوبصورت مہمانوں سے وہی بدکام کریں جو اُن کی عادت تھی
٦٩ قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
٧٠ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے اُن لوگوں کو کہ یہ میرے
مہمان ہیں مجھے فضیحت نہ کرو ان کو چھیڑ کر اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے
بُرا کام کرنے میں اور مجھے بے آبرو نہ کرو اُن کے سامنے
٧١ قَالُوْۤا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا اُن لوگوں نے
حکومت سے کہ ہم نے تجھے منع نہیں کیا یعنی تجھے کئی بار منع کیا ہے
کہ اسے حمایت نہ کیا کر تو لوگوں کی تجھے کیا ہمارا جو جی چاہے گا ، سو
کریں گے
٧٢ قَالَ هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِيْۤ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ کہا حضرت
لوط علیہ السلام نے قوم کو کہ یہ میری بیٹیاں ہیں اُن سے تمہارا نکاح کیے
دیتا ہوں، اگر ہو تم نکاح کرنے والے یعنی ان مہمانوں کے بدلے اپنی
بیٹیاں دیتا ہوں اگر تم قبول کرو۔ اب خدائے تعالیٰ اپنے دوست محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح فرماتا ہے
٧٣ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ قسم ہے
مجھے تیری زندگی کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لوط نبی علیہ کی قوم بیچ
اپنی مستی اور گمراہی کے حیران اور بہک رہی ہے، حضرت لوط نبی کی
بات ذرا نہ سنی اور اپنی اُس بدفعلی پر مضبوط تھے، جب حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت لوط بہتیر امنت کرکے سمجھاتے تھے اور
وہ لوگ اپنی شرارت کو نہیں چھوڑتے، تب ایک اشارہ اُن کی آنکھوں کی
طرف کیا، وہ سب اندھے ہوگئے اور کہا اے لوط تو جادوگر اپنے
گھر میں بلاتا ہے دیکھ تو صبح فجر تیرا حال کیا کریں گے، ہم یہ کہہ کر سب
گئے، تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت لوط نبی سے کہا کہ اب
تم اپنے لوگوں کو، جو مسلمان ہیں، اُن سب کو لے کر اس شہر سے جلد جاؤ
حضرت لوط علیہ السلام سب مسلمانوں کو اور اپنی بیٹیوں کو لے کر شہر
سے باہر گئے اور بیٹیوں کی ماں اُن کے ساتھ نہ گئی۔ جب یہ سب شہر
سے دُور جاچکے اور صبح کی روشنی شروع ہوئی، تب حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے ایک آواز ماری جو
٧٤ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ پھر پکڑا اس شہر کے لوگوں
کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی اُس چنگھاڑ نے سورج نکلنے کے وقت اور
اُٹھائی اُس شہر کی ساری زمین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ، اور بہت
اُونچی کی
فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ
٧٥ سِجِّيْلٍ ۝ پھر کیا ہم نے یعنی ہمارے حکم سے جبرئیل نے کیا اوپر اس شہر
کا نیچے یعنی اُلٹ دیا اور برسائے ہم نے اُن لوگوں پر پتھر سے مٹی کے سخت
جیسے اینٹیں کہتے ہیں ہر ایک اُس پتھر پر ہر ایک آدمی کا نام لکھا ہوا تھا۔ یہ
پتھر اُن پر برسے جو اُس شہر کے لوگ اور جگہ مسافر تھے، غرض وہ سب
ہلاک ہوئے
٧٦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝ بے شک اُس قوم کے اس
طرح ہلاک کرنے میں ہر طرح نشانی ہے ہماری قدرت کی واسطے عقلمندوں
کے جو بات کے بھید کو پہنچتے ہیں
٧٧ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝ اور وہ شہر جسے اُلٹ کر سب اُس کے
رہنے والوں کو ہلاک کیا ہر طرح راہ میں ہے جو قافلے آتے اور جاتے ہیں
وہ نشانیاں ہلاک ہونے کی دیکھتے ہیں
٧٨ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بے شک اس بات میں نشانی
ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی ایمان لانے والوں کے واسطے
٧٩ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝ اور مقرر ایکہ کے رہنے
والے ظلم کرنے والے تھے ف ایکہ اُس جنگل کو کہتے ہیں جس میں بہت درخت
ہوں اور نزدیک اُسی جنگل میں ایک بستی تھی، اُس بستی کے رہنے والوں کو اور
مدین شہر کے رہنے والوں کے راہ بتانے کو خدائے تعالیٰ نے حضرت شعیب
نبی علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ اُن لوگوں نے اس نبی کا کہنا نہ مانا اور خدائے تعالیٰ
کی نعمت کا شکر نہ کیا، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ پھر بدلہ لیا ہم نے
ع ٥ اُن سے اس ظلم اور ناشکری کا جو وہ کرتے تھے اور بے شک مدین اور ایکہ یہ
دونوں بستیاں رستے میں ہیں، آگے صریحاً سب قافلے چلنے والوں کو نظر

Marfat.com

آتی ہیں
۸۱ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور بیشک
جھوٹا کہا حجر کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو۔ حجر ایک شہر کا نام تھا جو اُس
میں قوم ثمود رہتی تھی، اُس قوم میں خدائے تعالیٰ نے حضرت صالح نبی علیہ
السلام کو بھیجا تھا، سوانہوں نے اس نبی کو کہا کہ تو جھوٹا ہے
۸۲ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ اور دیں ہم
نے یعنی دکھائیں ہم نے قوم ثمود کو نشانیاں اپنی قدرت کی یعنی ان کے نبی
صالح علیہ السلام نے معجزے دکھاتے کہ اونٹنی پہاڑ میں سے نکلی، اور
پیدا ہوتے ہی بچہ جنی اور دودھ اتنا دیتی تھی کہ ساری اُس قوم کو کفایت
کرتا تھا، یہ سب معجزے دیکھ کر منہ پھیرنے والے تھے ایمان سے اور
پیغمبر پر یقین نہ لاتے تھے اور وہ قوم ثمود ایسی زبردست تھی جو
۸۳ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝ پہاڑوں
کو تراش کر بناتے تھے اپنے گھر امن کے سب آفتوں سے نہ مینہ سے
گرے نہ چور کوئی لے سکے یا ویسا پہاڑ کھود کر بناتے تھے اور بے غم ہوتے
تھے کہ اب ہم پر عذاب نہ آسکے گا۔ یہ پیغمبر کہتا ہے کہ تم پر عذاب آوے
گا اگر شاید سچ ہو تب بھی کچھ پروا نہیں ایسے گھر میں
۸۴ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝ پھر پکڑا اُن لوگوں
کو صیحہ کے عذاب نے صبح ہونے کے وقت، صیحہ حضرت جبرئیل علیہ
السلام کی آواز تھی غضب کی، جو اُس آواز کو سن کر قوم ثمود کی ہلاک ہوئی
۸۵ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ پھر دور
نہ کیا اُن لوگوں سے عذاب کو اس چیز نے جو وہ اُسے بناتے تھے، یعنی
وہ قوم ثمود جو تدبیریں کرتے اور گھر اپنے پہاڑوں کو کھود کر بناتے تھے
مضبوط جو عذاب اب ہم پر نہ آسکے گا اور اپنی خاطر جمع کر رکھتے تھے کہ
ہم اسی طرح ہمیشہ رہیں گے، سو وہ ان کے کچھ کام نہ آیا۔ اور سب
ہلاک ہوئے
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ
۸۶ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اور نہیں
پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے مگر ساتھ
حکمت کے، یعنی ان سب کے پیدا کرنے میں حکمت ہے ان کو ناحق
اور عبث اور نکما نہیں پیدا کیا اور بے شک قیامت آنے والی ہے جو
اس دن خدائے تعالیٰ سب کو جلادے گا اور ذرہ ذرہ سب سے حساب
لے کر موافق اُن کے کاموں کے بدلہ دیوے گا۔ پھر چھوڑ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو جو تیرا کہا نہیں مانتے اور ستاتے ہیں اچھی طرح
چھوڑنا یعنی یہ جو بے ادبی کرتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں، صبر کر اور بخش دے
اور معاف کر
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ بے شک پروردگار تیرا ۸۷
وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے جاننے والا ہے سب کے احوال کا۔ کہتے
ہیں مکے کے کافروں، سرداروں اور دولت مندوں کے سات قافلے ایک
دن داخل ہوئے تھے بھرے ہوئے مال سے طرح طرح کے حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں خیال آیا یا بعضے اصحابوں کے جی میں آیا کہ مسلمان
کیسی مصیبت میں ہیں اور کافروں کو ایسی دولت دی ہے۔ خدائے تعالیٰ
نے یہ آیت بھیج کر اپنے دوست کی تسلی کی
وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ ۸۸
بے شک دیں ہم نے تجھ کو سات آیتیں جو سورۃ فاتحہ ہے یا سات سورے
اوّل قرآن کے یا سات سورہ حٰم اور قرآن بھیجا تیرے پاس بہت بزرگ
جو اس کی بڑائی خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہت ہے اور یہ بہت بہتر ہے
اُن سات قافلوں سے مال کے
لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا
تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور مت پھیر ۸۹
تو اپنی دونوں آنکھوں کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چیز کی طرف جو
فائدہ اور عیش دیا ہے ہم نے اور طرح طرح کی خوبیاں لوگوں کو یعنی یہود اور
نصاریٰ اور کافروں کو، جو جمعیت دی ہے ہم نے تو ان کی طرف خیال نہ
کر جو وہ عیش کئی دن کی ہے اُن پاس رہنے کی نہیں اور غم نہ کھا غریب مفلس
مسلمانوں کو جو وہ دکھ میں ہیں اور اپنے بازوں کو نیچا کر یعنی تواضع اور مہربانی
کر مسلمانوں سے
وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝ اور کہہ لوگوں سے کہ میں ۹۰
بے شک ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا امر بتا جو پکار کر سب کو کہتا ہوں کہ
خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان نہ لائے گا اس پر عذاب بھیجوں گا

Marfat.com

۹۱ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ
۹۲ عِضِيْنَ ۝ جیسے کہ اُتارا ہم نے عذاب بانٹنے والوں حصّہ کرنے والوں پر
وہ حصّہ کرنے والے جنہوں نے بنایا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے یعنی قرآن پر
کس کس طرح طعنہ کرتے ہیں جو شعر اور قصّہ اور جادو کہتے ہیں اور آپس
میں ٹھٹھے اور مزاح سے کہتے ہیں سورۂ بقرہ یعنی بیل اُس کے حصّے میں
ہے اور سورۂ عنکبوت یعنی مکڑی اُس کا حصّہ ہے اور سورۂ مائدہ یعنی
خوان کھانے کا اُس کا حصّہ ہے اسی طرح جو مزاحیں اور طعنہ مارتے تھے،
اُن پر مقرر عذاب آیا ہے
۹۳ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ عَمَّا كَانُوْا
۹۴ يَعْمَلُوْنَ ۝ پھر قسم ہے تیرے پروردگار کی یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
کہ قسم مجھے کہ مقرر پوچھیں گے ہم ان سب لوگوں سے اُن چیزوں کو جو یہ کرتے
تھے دُنیا میں **ف** کہتے ہیں کہ اوّل جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی تو چپکے اور چھپے لوگوں کو مسلمان کرتے تھے اور کہتے
تھے کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے، اسی پر ایمان لاؤ اور بتوں کا پوجنا چھوڑو۔
اور جب تین برس اس طرح گذرے، تب حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ
آیت لائے کہ
۹۵ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ پھر
ظاہر کر اور کھول کر کہہ اُس چیز کو جو تجھے حکم ہوا ہے یعنی پکار کے سب کے
رُوبرو بے ڈر ہو کر کہہ کہ ایمان لاؤ خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر، یہ
کہہ اور منہ پھیر مشرکوں کے اخلاص اور حجاب سے، یعنی جو لوگ کہ خدائے
تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہیں، اُن سے بیزار ہو **ف** کہتے ہیں کہ پانچ
شخص عاص وائل کا بیٹا، حارث قیس کا بیٹا، اسود عبد یغوث کا بیٹا،
ولید مغیرہ کا بیٹا، اسود بیٹا مطلب کا، مطلب حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے دادا تھے، یہ پانچوں اشراف تھے مکے کے، حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دُکھ دیتے تھے اور جہاں ملتے تھے، مسخری اور
ٹھٹھا کر کے آزردہ دل کرتے تھے۔ ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کعبۃ اللہ کی زیارت کو تشریف لے گئے تھے۔ وہ شخص بھی آئے اور جو
اُن کی عادت تھی ستانے کی کرنے لگے، اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام
آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھے حکمِ الٰہی ہوا ہے کہ ان پانچوں کا دُکھ دینا تجھ
سے دُور کروں یہ کہا اور ان پانچوں کی طرف اشارہ کیا، تھوڑے دنوں میں
وہ پانچوں شخص ہلاک ہوئے اور یہ آیت اُتری کہ
۹۶ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ
۹۷ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ بے شک ہم نے دُور
کیا تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستانا اور دُکھ دینا ٹھٹھا مسخری
کرنے والوں کا، وہ لوگ کہ بناتے ہیں خدائے تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی خدا
اپنی خوشی سے پھر جلد جانیں گے آخر کو کہ ہم کیا سمجھتے تھے اور کیا کرتے تھے
اور دراصل کیا ہے
وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا
۹۸ يَقُوْلُوْنَ ۙ اور بے شک ہم جانتے ہیں تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے اُن
باتوں سے جو یہ کافر اور مشرک کہتے ہیں، یعنی یہ لوگ جو تجھ سے مسخری کرتے
ہیں اور ٹھٹھے سے دُکھ دیتے ہیں اور تو آزردہ دل اور خفا ہوتا ہے۔
خدائے تعالیٰ کو سب معلوم ہے، اُن کو اُس کا بدلہ دلوے گا خاطر جمع
رکھ اور صبر کر
۹۹ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ پھر ستھرائی
سے یاد کر خدائے تعالیٰ کو ساتھ تعریف کے جو پروردگار تیرا ہے یعنی کہہ
سُبحان اللہ وبحمدہ اور ہو نماز پڑھنے والا اور سجدہ کرنے والا
۱۰۰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۠ اور بندگی ع
کر اپنے پروردگار کی جب تک پاس آوے تیرے موت
یعنی جب تک کہ جیتا رہے بندگی خدائے تعالیٰ کی کیا کر دل اور
جان سے

Marfat.com

سورۃ النحل مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | مائۃ وثمان وعشرون اٰیۃ

کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو ڈراتے
کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب ہوگا، تب کافر کہتے کہ ہم ایسی باتوں
کو نہیں مانتے، اگر تو سچا ہے تو بھلا اُس عذاب کو لا کہاں ہے بھلا دیکھیں
تو اگر شاید عذاب آوے بھی تو یہ بُت اُس سے چھڑالیویں گے اور عذاب
کو ہم سے دُور کریں گے، سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے
۱ اَتٰۤی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ ؕ آیا نزدیک حکم خدائے
تعالیٰ کا پھر جلدی مت کرو اُس کے آنے کی یعنی جلدی نہ کرو آتا ہے شتابی
وقت عذاب کے آنے کا اور
۲ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ پاک ہے خدائے
تعالیٰ سب عیبوں اور نقصانوں سے اور بہت بلند ہے شان اُس کی
اُس چیز سے جو یہ لوگ اُس کے ساتھ شریک سمجھتے ہیں یعنی خدائے تعالیٰ
ایسا نہیں جو اُس کا کوئی شریک ہو سکے اور وہ ایسا بھی نہیں کہ جو وہ چاہے
سو نہ ہو سکے، یعنی ایسا نہیں جو اُس کے عذاب کو کوئی پھیر سکے کسی طرح
یا اُس کی برابری کرے شریک بن کر کسی چیز میں
یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ
یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖۤ اُتارتا ہے خدائے تعالیٰ فرشتوں کو سمیت قرآن کے
یعنی کی آیتوں کے اپنے حکم سے جن سے اپنے بندوں پر چاہتا ہے، اور
جسے اس لائق جانتا ہے یعنی خدائے تعالیٰ مختار ہے، جسے اپنے بندوں
میں سے چاہتا ہے اُسے پیغمبری دیتا ہے اور اُس کے پاس فرشتے کو
وحی دے کر بھیجتا ہے اور پیغمبروں کو فرشتوں کے ہاتھ یہ کہلا بھیجتا ہے کہ تم
اے پیغمبرو
۳ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ○ ڈراؤ اور خبر
کرو لوگوں کو اور جتاؤ اس بات سے کہ خدائے تعالیٰ تم کو کہتا ہے کہ نہیں
کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر ہم ہیں ایسے کہ ہماری بندگی کرو، اور
ڈرو مجھی سے کہ پیدا کرنے والا اور پالنے والا اور روزی دینے والا سب کا
میں ہوں اور ہم نے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰی عَمَّا
۴ یُشْرِكُوْنَ ○ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ٹھیک اور درست یعنی بے شک
خدائے تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے ان کو، بہت بلند ہے شان اور ذات
اُس کی اس چیز سے جو یہ لوگ اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں کسی کو یعنی
خدائے تعالیٰ ایسا ہے جو یہ پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا نمونہ ہے اس
کی قدرت کا کوئی ایسا کچھ پیدا کر سکتا نہیں جو شریک ہو سکے کوئی اس کا
اور خدائے تعالیٰ نے
۵ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا ھُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ○
پیدا کیا آدمی کو ایک بوند سے جو کچھ اسے ہوش و حواس صورت و شکل نہ تھی۔
جب پیدا ہوا اور بڑا ہوا اور عقل و شعور دیا خدائے تعالیٰ نے اس کو تب
جھگڑنے لگا صریحاً **ف** کہتے ہیں کہ یہ آیت اُبی خلف کے بیٹے کے حق
میں ہے جو وہ جھگڑتا تھا اس بات پر کہ ایک دن پرانی گلی ہوئی ایک ہڈی لے
آیا اور ہاتھ میں مل کر باریک کر کے پھونک سے اُڑا دی اور کہا کہ اسے کون
پھر جلا دے گا۔ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے من غور کر کے نہیں دیکھتا
جو کس چیز سے بنا ہے اور دھیان نہیں کرتا کہ جس نے اس طرح مجھے پیدا کیا
ہے اس کے نزدیک گلی ہوئی ہڈیوں سے پھر آدمی بنانا اور جلانا کیا مشکل
ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ
۶ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَھَا ۚ لَكُمْ فِیْھَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْھَا تَاْكُلُوْنَ ○
اور چوپاؤں کو پیدا کیا تمہارے واسطے جیسے اونٹ گھوڑا، گائے بکری، دُنبے
جو ان میں جاڑے کی پوشاک ہے اُن کی پشم اور اُون سے جیسے کمبل، لوئی
شال، نمدا اور نفع ہے تم کو سواری کا اور سوداگری کا اور بچہ ہونے کا اُن سے
اور ان حیوانوں سے بعضوں کو کھاتے ہو جیسے دُودھ، گھی، ملائی، چربی اور
گوشت
۷ وَلَكُمْ فِیْھَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ○
اور واسطے تمہارے اُن جانوروں میں خوبی اور بناؤ ہے اور عزت ہے وقت
جنگل سے آنے کے گھروں میں اور اس وقت جو گھر سے نکل کر چرنے کو جاتے
ہیں جنگل میں تو دونوں وقت تمہارے گھر کی آرائش اور خوبی ہے
وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰی بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا

Marfat.com

۸ بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ط اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور جو
وہ چوپائے اُٹھائے جاتے ہیں تمہارا بوجھ بھاری یا تمہیں اوپر سوار کر کے
لے جاتے ہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف جو تم نہیں پہنچ سکتے
یا نہیں پہنچا سکتے اُس بوجھ کو مگر ساتھ محنت بدن کے جو اگر سر پر اُٹھا
لے جاؤ پھر دیکھو تو یہ کیا بڑا احسان اور نعمت دی ہے ، بے شک پروردگار
تمہارا ہر طرح مہربان ہے بخشش کرنے والا

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ط
۹ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور گھوڑے اور خچریں اور گدھے پیدا
کیے ہیں تمہارے آرام کو جو اُن پر سواری کرتے ہو تم اور آرائش کرتے ہو
تم اُن سے اپنی اور پیدا کرتا ہے خدائے تعالیٰ اُن چیزوں کو جو تم نہیں جانتے
یعنی بے نہایت اور بے شمار خلقت ہے خدائے تعالیٰ کی

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ط وَلَوْ شَآءَ
۱۰ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ؕ اور خدائے تعالیٰ کی طرف راہ سیدھی دین
اسلام کی ہے اور راہ اور بھی ہے ٹیڑھی جو لوگ سوائے دین اسلام کے
راہ چلتے ہیں اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو راہ سیدھی دین اسلام کی دکھاتا تم
سب کو

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ
۱۱ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ خدائے تعالیٰ وہ ہے جس نے نیچے
بھیجا آسمان سے یا بدلی سے پانی واسطے تمہارے جو تم اُس سے پیتے ہو
اور اُسی مینہ کے پانی سے پیدا ہوتے ہیں درخت اور سب طرح کی گھاس
زمین میں، اُس گھاس میں چراتے ہو اپنے جانوروں کو

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَ
الْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
۱۲ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اُگاتا ہے خدائے تعالیٰ تمہارے واسطے اس
مینہ کے پانی سے کھیت اناج کے اور درخت زیتون کے اور درخت
کھجوروں کے اور انگوروں کے اور سب طرح کے میوے جو دُنیا میں
پیدا ہوتے ہیں، بے شک ان چیزوں کے پیدا کرنے میں ہر طرح نشانی
ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے سمجھنے والوں کے جو غور کرتے ہیں

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط
وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ۝ۙ اور تابعدار کیا تمہارے واسطے رات اور دن کو اور سورج اور ۱۳
چاند اور تاروں کو تابعدار کرنا جیسے چاہا خدائے تعالیٰ نے اپنے حکم سے تمہارے
فائدے اور آرام کو، بے شک ان باتوں میں ہر طرح کی نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ
کی قدرت کی واسطے عقلمند لوگوں کے

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ط اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ اور وہ چیزیں جو پیدا کیں تمہارے ۱۴
واسطے ہر طرح اور ہر رنگ کی پوشاک اور لباس سے اور کھانے کی چیزوں
سے یعنی طرح طرح کے اناج اور ہر رنگ کے پہننے کی چیزیں زمین سے پیدا
کیں بے شک اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ
کی قدرت کی واسطے ذکر کرنے والے لوگوں کے وہ لوگ کہ خدائے تعالیٰ
کی نعمتوں کا مذکور کرتے ہیں

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا ع ۹
وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ج وَتَرَى الْفُلْكَ
مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ۱۵
اور وہ ہے خدائے تعالیٰ جس نے اختیار میں کر دیا دریاؤں کو جو اُس میں
سے شکار کر کے کھاؤ تم گوشت تازہ یعنی مچھلیاں شکار کر کے کھاؤ - اور
غوطے لگا کر نکالو دریا میں سے گہنا جو پہنو تم یعنی موتی اور مونگا دریا میں
سے نکال کر گہنا بنا کر اپنی عورتوں کو پہناؤ اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے
والے کشتیوں کو چلتے پھاڑتے پانی کو دریاؤں میں اور اختیار میں کر دیا کہ
تو ڈھونڈھ کشتی پر چڑھ کر خدائے تعالیٰ کے فضل سے نفع سوداگریوں
سے، اور یہ سب چیزیں اس واسطے پیدا کر دی ہیں کہ شاید تم شکر کرو
خدائے تعالیٰ کی نعمتوں پر

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا
وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ۙ اور ڈالے یا رکھے زمین میں پہاڑ بڑے ۱۶
اور اُونچے تو جھکے نہیں زمین تم سمیت، اور پیدا کیں زمین میں نہریں یعنی
دریا اور رستے پیدا کیے زمین میں شہر تک تو شاید کہ تم راہ پاؤ اپنے مطلب
اور مدعا کی

وَعَلٰمٰتٍ ط وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ اور نشانیاں اور ۱۷

Marfat.com

تارے ہیں جن سے یہ لوگ مسافری کی راہ پہچانتے ہیں
۱۸ اَفَمَنۡ یَّخۡلُقُ کَمَنۡ لَّا یَخۡلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ ○
اے کیا وہ شخص جو پیدا کرے اپنی قدرت سے اُس کے مانند ہے جو
پیدا نہ کرے ۔ اے پھر کیا نہیں سمجھتے تم ، خدائے تعالیٰ جس نے زمین
آسمان ، دریا ، پہاڑ سب کچھ پیدا کیا ہے برابر ہے اُن کے جن کو تم
خدائے تعالیٰ کا شریک سمجھتے ہو ، جو انہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا اور نہ
کچھ پیدا کر سکتے ہیں ، اتنا نہیں سمجھتے کہ یہ کیونکر برابر اور شریک خدائے
تعالیٰ کے ہو دیں
وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ
۱۹ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ اور اگر چاہو تم کہ گنو تم نعمتیں خدائے تعالیٰ کی ، جو
تمہیں دی ہیں اور اس کے احسانوں کا شمار کرو جو تم پر کیے ہیں تو گن
نہ سکو گے تم ان نعمتوں کو ، بے شک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے ، اور
رحم کرنے والا ہے
۲۰ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ○ اور خدائے
تعالیٰ جانتا ہے جو تم چھپا رکھتے ہو بھید اپنے دلوں میں اور وہ جو کھول کر
سب کے روبرو کہتے ہو ، دونوں کو خدائے تعالیٰ جانتا ہے
وَالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَخۡلُقُوۡنَ
۲۱ شَیۡئًا وَّہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ ○ اور جن کو پوجتے ہیں مکے کے لوگ سوائے
خدائے تعالیٰ کے انہوں نے کوئی چیز نہیں پیدا کی اور نہیں پیدا کر سکتے ، کیونکر پیدا
کریں جو وہ آپ پیدا کیے ہوئے ہیں یعنی بنائے ہوئے ہیں یہ بُت اور
اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ ۚ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ ○
مُردے ہیں جیتے ہوئے نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ کب جی اٹھیں گے
یا اُن کے پوجنے والے کہتے ہیں کہ قیامت کے دن بُتوں کو جاندار
اٹھا دیں گے تو وہ اپنے پوجنے والوں کو جھٹلا دیں گے اور بیزار ہوں گے
کہ ہمیں نہیں پوجتے تھے بلکہ اپنے دل کی خوشی کرتے تھے
اِلٰـہُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ
۲۲ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ○ پروردگار تمہارا
سب کا ایک خدائے تعالیٰ ہے اکیلا ، پھر وہ لوگ جو سچ نہیں جانتے
دوسرے جہان کو ، دل اُن کا نہ ماننے والا ہے سچ کا اور جھوٹ جاننے والا

ہے قیامت کا اور وہ آپ تکبر کرنے والے ہیں
لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ؕ
اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡتَکۡبِرِیۡنَ ○ ہر طرح سچ ہے وہ کہ خدائے تعالیٰ ۲۳
جانتا ہے جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہو ، بے شک خدائے
تعالیٰ نہیں چاہتا تکبری کرنے والوں کو
وَاِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّکُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِیۡرُ
الۡاَوَّلِیۡنَ ○ اور جب کہیں دولتمند اشراف تکبری کرنے والوں سے غریب ۲۴
اور تابعدار اُن کے یعنی غریب لوگ جب دولتمند کافروں سے پوچھیں کہ
کیا بھیجا ہے تمہارے پروردگار نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ، یہ بات
مزاح اور تعرض سے پوچھیں تو وہ اُن کے جواب میں کہیں کہ بھیجا ہے قصہ
اور گذرے ہوئے لوگوں کا احوال یعنی کچھ نہیں بھیجا ، یہ کہہ کر اُن غریبوں کو
بدراہ کرتے تھے اور بہکاتے تھے ، اس واسطے جو ایمان نہ لادیں سو خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسا کام جو انہوں نے کیا اس واسطے
لِیَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَہُمۡ کَامِلَۃً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۙ وَمِنۡ
اَوۡزَارِ الَّذِیۡنَ یُضِلُّوۡنَہُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ
مَا یَزِرُوۡنَ ○ تو اٹھاویں بھاری بوجھ اپنے گناہوں کا سارا قیامت ۲۵
کے دن اور اٹھاویں کچھ بوجھ اُن کے گناہوں کا جن کو بہکایا انہوں نے
بغیر سمجھے ، یعنی اپنے کفر کا عذاب تو سارا اٹھا دیں گے اور کچھ ان کے سبب
بھی عذاب اٹھا دیں گے ، جن کو بہکایا ہے یعنی دوہرا عذاب ہوگا بہکانے
والوں کو ، جانو اس بات کو کہ وہ بوجھ بہت بُرا ہے جو بہکانے والے
اٹھاتے ہیں
قَدۡ مَکَرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَاَتَی اللّٰہُ بُنۡیَانَہُمۡ
مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیۡہِمُ السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِہِمۡ وَ
اَتٰىہُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ○ بے شک مکر ۲۶
کیا اُن لوگوں نے جو تھے پہلے اُن مکے کے لوگوں سے یعنی اگلے پیغمبروں
کی قوم نے پیغمبروں کو جھوٹا کیا اور طرح طرح سے دُکھ دیا ، پھر آیا حکم
خدائے تعالیٰ کے سے عذاب ان کی عمارتوں بنائی ہوئی پر ، جو دیواروں
کی یا ستون کی جڑ سے ویران ہوئیں ، پھر گریں اُن دیواروں پر چھتیں گھروں
کی ، یعنی پہلے دیواریں گریں ، اُن پر چھتیں گریں جو خوب ویران ہوئے گھر

Marfat.com

اُن کے اور آیا اُن پر عذاب اُس جگہ سے جہاں سے انہیں خبر نہ تھی دنیا
میں تو ایسے عذاب ہوئے اُن پر اور
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ
۱۸ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ پھر قیامت کے دن خدائے تعالیٰ رسوا کرے
گا اُن کو اور فرمادے گا کہ کہاں ہیں وہ میرے شریک جو تم نے مقرر
کیے تھے اور جھگڑتے تھے پیغمبروں سے اُن کی باتوں میں تم کہتے تھے یہ
خدا کے شریک ہیں لاؤ تو وہ اب کہاں ہیں کہیں اُس دن جن کو دیا ہے
علم خدائے تعالیٰ نے یعنی پیغمبر یا فرشتے یا اولیاء کہ بے شک آج
رسوائی ہے اور بُرا عذاب ہے کافروں پر
الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠
فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ
۱۹ عَلِيْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ جن کی جان نکالتے ہیں
فرشتے خدائے تعالیٰ کے حکم سے مرنے کے وقت وہ لوگ ظلم کرنے والے
تھے آپ اپنے اوپر جب موت کو دیکھا تو عاجزی کرنے لگے کہ ہم تو نہ
تھے بُرے کام کرنے والے، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اُس وقت کہ ہاں
تم ظلم کرتے تھے جھوٹے ہو تم بے شک خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ
تم کرتے تھے دنیا میں اب ویسا بدلہ ملے گا تم کو جو اُن کاموں کی سزا
یہی ہے کہ
فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ
۲۰ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ اندر جاؤ دوزخ کے دروازوں میں سے
جو تمہارے واسطے کھلے ہوئے ہیں، ہمیشہ رہوگے اُس میں تم پھر
بہت بُری جگہ ہے رہنے کی تکبر کرنے والوں کو دوزخ
وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا
خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ
وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور جب
کہیں اُن لوگوں کو جو پرہیز کرتے ہیں شرک سے یعنی مسلمانوں سے پوچھتے
ہیں کہ کیا نیچے بھیجا تمہارے پروردگار نے تو وہ مسلمان کہتے ہیں، کہ
نیکی اور بھلائی بھیجی خدائے تعالیٰ نے اُن لوگوں کے واسطے جو نیکی اور
بھلائی کرتے ہیں یعنی مومنوں کے واسطے بھیجا ہے قرآن کو جو وہ اس پر
عمل کرتے ہیں، اس دنیا میں بھلائی ہے اور ہر طرح دوسرے گھر میں جو
آخرت ہے تو بہت ہی بھلائی ہے اور بہت اچھی جگہ ہے پرہیز کرنے
والوں کو شرک سے، سو وہ بہشت ہے اور اُس کی نعمتیں ہیں یعنی دُنیا اچھی
جگہ ہے اس واسطے کہ یہاں نیک کام کرے تو اُس جہان میں اس کا فائدہ
پاوے اور وہ جگہ پرہیزگاروں کی
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
۲۲ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝
باغ ہیں ہمیشہ رہنے کو جو اندر آویں گے وہ پرہیزگار اُن باغوں میں جو
بہتی ہیں وہاں بیٹھکوں کے نیچے نہریں واسطے اُن کے باغوں میں ہے
جو کچھ چاہیں سب کچھ موجود ہے کسی چیز کی کمی نہیں ایسی نعمتیں بدلے میں
دیتا ہے خدائے تعالیٰ پرہیزگاروں کو، جو شرک سے بچے رہتے ہیں
الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ
۲۳ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ
جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے خدائے تعالیٰ کے حکم سے وہ جانیں ستھری
اور پاک ہیں، اُن کو عزت سے فرشتے کہتے ہیں کہ سلام تم پر اور داخل ہو
تم بہشت میں عیش کرو سبب اُن کاموں کے جو تم دنیا میں کرتے تھے
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ
رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ
۲۴ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ نہیں راہ دیکھتے
یہ کافر مگر وہ کہ آویں فرشتے اُن کی جان لینے کو یا آوے حکم تیرے پروردگار
کا جو اُن کا کھوج مٹے عذاب سے ایسے ہی کام کرتے تھے وہ لوگ جو
اُن سے پہلے تھے سو وہ عذاب سے ہلاک ہوئے اور نہ ظلم کیا خدائے تعالیٰ
نے اُن پر لیکن وہ آپ تھے جو ظلم کرتے تھے اپنے اوپر، یعنی کفر اور شرک
کرتے تھے اس سبب اُن پر عذاب آیا جو اُن سے کوئی نہ بچا اور ان کے
عذاب کی نشانیاں موجود ہیں
فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا
ع ۴/۱۰ ۲۵ بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پھر پہونچی اُن کو بُرائی اُن کے کاموں کی جو کیے تھے

Marfat.com

انہوں نے اور اُترا ان پر اور ملا اُن سے وہ جس بات کا ٹھٹھا کرتے تھے
یعنی وہ لوگ جو عذاب کے آنے کو سچ نہ جانتے تھے وہی عذاب اُن پر آیا
جو وہ سب ہلاک ہوئے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا
مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ
دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ط ..... اور وہ لوگ جو شریک مقرر کرتے ہیں
خدائے تعالیٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو نہ پوجتے ہم
اور ہمارے باپ دادا بھی کسی چیز کو سوائے خدائے تعالیٰ کے اور نہ کسی
چیز کو حرام ٹھہراتے بغیر اُس کے حکم کے. مشرکوں کا دستور تھا کہ اُونٹ
کے بچے بُتوں کے نام پر چھوڑتے۔ اُن پر نہ سواری کرتے اور نہ بوجھ
لادتے اُن پر کبھی اور اُن کا ذبح کرنا بھی حرام سمجھتے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے جھگڑنے کے وقت کہتے کہ ہم جو بتوں کو پوجتے ہیں اور اُونٹوں
حرام جانتے ہیں یہ حکم خدائے تعالیٰ کا ہے اگر خدائے تعالیٰ نہ چاہتا تو
نہ کرتے ہم سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ج فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ
۲۶ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ایسے کام کرتے تھے وہ لوگ جو اُن سے پہلے
تھے، اُنہوں نے اپنے کاموں کی سزا پائی یہ بھی جیسا کچھ کرتے ہیں بدلہ
اس کا پاویں گے پھر نہیں پیغمبروں پر مگر یہ کہ پہنچا دینا حکم خدائے تعالیٰ
کا کھول کر اور سمجھا کر اگر کوئی مانے گا تو عذاب سے چھوٹے گا اور جو نہ
مانے گا تو عذاب میں گرفتار ہوگا

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ط فَسِيْرُوْا فِي
۲۷ الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝
اور بے شک اُٹھایا یا بھیجا ہم نے ہر قوم میں پیغمبر کو جیسے تجھے اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوم میں بھیجا اور فرمایا ہم نے پیغمبروں کو جو کہیں
لوگوں کو کہ کریں خدائے تعالیٰ ہی کی بندگی اور پرہیز کرو اور دُور رہو
سب چیزوں سے جو سوائے خدائے تعالیٰ کے پوجتے ہیں پھر ان
لوگوں سے کسی کو راہ دکھائی خدائے تعالیٰ نے اور توفیق ایمان کی دی۔

اور کوئی تھا اُن لوگوں سے جو اس پر مقرر ٹھہرا گمراہ ہونا پھر مسافری کرو ملکوں
میں، پھر دیکھو جو کیسا آخر کو حال ہوا جھوٹ جاننے والوں کا، یعنی جو پیغمبروں
کو جھوٹا کہتے تھے، اُن کا کیا حال ہوا آخر کو نشانیاں اُن کی موجود ہیں، جا
کر دیکھو

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ
۲۸ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اگر تو حرص کرے اور کوشش کرے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر اُس کے جو راہ پاویں یہ مشرک دین اسلام
کی، پھر بے شک خدائے تعالیٰ نہیں راہ دکھاتا اُس کو جس کو گمراہ کرتا ہے
اور نہیں ہے اُن کا کوئی یار مدد کرنے والا **ف** کہتے ہیں کہ ایک مسلمان کا
کچھ قرض ایک کافر کے اوپر آتا تھا، ایک دن یہ مسلمان اپنا قرض مانگنے آیا
اور باتوں میں کسی بات پر مسلمان نے کہا کہ قسم ہے مجھے اُس خدائے تعالیٰ
کی جو مرنے کے بعد امیدوار ہوں اُس کے دیدار کا قیامت کے دن یہ سُن
کر کہا کافر نے کہ تجھے یقین ہے کہ مر کر پھر جیوں گا اُس نے کہا کہ ہاں البتہ یقین
ہے مجھے تب کافر نے اپنے مذہب کی سخت قسم کھائی کہ کوئی مر کر پھر نہیں
جینے کا، خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لا لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ
يَّمُوْتُ ط بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
۲۹ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور قسم کھائی ہے خدائے تعالیٰ کی بڑی سخت قسم اپنے مذہب
کی کہ نہ اُٹھاوے گا خدائے تعالیٰ اُس کو جسے مارتا ہے یعنی کسی مردے کو
نہیں جلانے کا. سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ غلط سمجھے ہیں اُٹھاوے
گا خدائے تعالیٰ جو وعدہ دیا ہے مُردوں کے اُٹھانے کا قبروں سے
خدائے تعالیٰ پر ہے وعدہ پورا کرنا سچ اور درست لیکن بہت لوگ نہیں
جانتے اس بات کو اور یقین نہیں لاتے کہ سب موئے ہوؤں کو پھر جلا کر
اُٹھاوے گا خدائے تعالیٰ اس واسطے کہ

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
۳۰ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝ بیان کرے اُن کے جتانے کے
واسطے وہ چیز کہ جس میں وہ لوگ جھگڑتے تھے کہ مر کر پھر نہیں قیامت کے
دن اُٹھیں گے اور اس واسطے وعدہ سچا کرے گا جو جانیں وہ لوگ جو نہ
مانتے تھے قیامت کے ہونے کو کہ وہ جھوٹے تھے یعنی کافر جانیں کہ ہم

Marfat.com

جھوٹے تھے جو کہتے تھے کہ قیامت نہ ہوگی

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ

۳۱ فَيَكُوْنُ ۝ سوائے اس کے نہیں ہے بات ہماری جو کسی چیز کو چاہیں پیدا
کرنا تو کہیں ہم اسی چیز کو کہ ہو پھر وہ چیز ہو جاتی ہے کہتے ہی اُسی وقت یعنی
خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کسی چیز کو کہا کہ بن، پس وہ چیز بن کر تیار ہو
جاتی ہے ہماری قدرت سے اور حکم سے

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا
لازم لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
۳۲ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جنہوں نے چھوڑا وطن اپنا اور مسافری
کی خدائے تعالیٰ کی خوشی کے واسطے ظلم اُٹھانے کے پیچھے یعنی مکے کے لوگ
مسلمانوں پر نہایت طرح طرح سے ظلم کرتے تھے اور دکھ دیتے تھے۔ اور
مسلمان صبر کرتے تھے اور اُن کا ظلم اُٹھاتے تھے پھر کتنی مدت پیچھے ناچار ہو
کر مکے سے نکل گئے اپنے گھر اور وطن کو چھوڑ کر، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اُن لوگوں کو ہر طرح اچھی جگہ اور اچھا مکان دلویں گے رہنے کو دُنیا میں اور
آخرت میں تو بہشت بہت بڑا بدلہ ہے اُن لوگوں کو اگر ہوتے یہ مسلمان
جانتے اس بات کو کہ ہمیں دو جہان میں خدائے تعالیٰ نعمتیں دلوے گا تو
آزردہ دل غمگین نہ ہوتے گھروں سے نکلنے کے وقت یا کافر جانتے اس
بات کو جو مسلمانوں کو دو جہان میں بھلائی اور بخشش ہوگی تو ظلم نہ کرتے
اُن پر ہرگز

۳۳ اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وطن چھوڑ کر
مسافری کرنے والے وہ لوگ ہیں جو صبر کرتے ہیں مصیبت پر اور ظلم سہتے ہیں
کافروں کا اور اپنے خدائے تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ مکے کے
لوگ کہتے تھے جو خدائے تعالیٰ کیا ایسا ہے جو آدمی کو اپنی طرف سے رسول
کر کے بھیجے، یعنی آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجے، اگر وہ بھیجا چاہتا تو فرشتوں کو
پیغمبر کر کے بھیجتا، خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اُن کے جواب میں کہ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ
۳۴ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہیں
بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی پیغمبر کو آدمی یعنی
آگے بھی پیغمبر ہم نے آدمی بھیجے ہیں سوائے آدمی کے کبھی فرشتہ پیغمبر کر کے
کسی شہر کے لوگوں میں نہیں بھیجا اور بھیجے پیغام بھیجے ہم نے پیغمبروں کی طرف
پھر پوچھو تم کتاب والوں سے یعنی یہود و نصاریٰ کے عالموں سے پوچھو کہ کبھی
ع ۵ ۱۱ سوائے آدمی کے بھی فرشتہ یا جن پیغمبر ہوا ہے۔ اگر تم اس بات کو نہیں جانتے
اور وہ پیغمبر جو ہمارے بھیجے ہوئے آئے تھے تو

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ
النصف ۳۵ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سمیت معجزوں
روشن کے اور کتابیں لکھی ہوئی لائے تھے جیسے توریت اور انجیل اور نیچے
بھیجا ہم نے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن جو سبب خدائے
تعالیٰ کی یاد کا ہے تو بیان کرے تو لوگوں کے سمجھانے کے واسطے وہ چیز
جو اُتری ہے اُن سب کے واسطے شاید کہ وہ لوگ سُن کر سمجھیں اور دھیان
کریں اور غور کریں اس میں

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ
۳۶ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اے
کیا امن میں رہے بے ڈر ہو کر وہ لوگ جنہوں نے مکر کیا بڑا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے اُس بات سے بے ڈر ہوئے کہ دھنسا دیوے اور غرق کرے خدائے
تعالیٰ اُن کو زمین میں جیسے قارون کا حال کیا، یا بے ڈر ہوئے اس بات سے
کہ آوے اُن پر عذاب خدائے تعالیٰ کا اُس جگہ سے جو وہ نہ جانتے ہوں یا
بے ڈر ہوئے

۳۷ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوْ
۳۸ يَاْخُذَهُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
اس بات سے کہ پکڑے عذاب خدائے تعالیٰ کا ان کو بیچ وقت پھرنے چلنے
کے پھر نہیں وہ لوگ عاجز کرنے والے خدائے تعالیٰ کو جو اپنے اوپر عذاب کو
نہ آنے دلویں اور خدائے تعالیٰ اُن پر عذاب نہ کر سکے یا اس بات سے بے ڈر
ہوئے کہ پکڑے خدائے تعالیٰ کا عذاب اُن کو ڈرنے پر اگلے لوگوں کے احوال
کے یعنی جس وقت یہ لوگ اگلی قوم کا احوال سُن کر ڈریں اس بات سے کہ عذاب
آوے اُن پر پھر بے شک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح
مہربان ہے بخشش کرنے والا جو اُن پر عذاب لانے میں جلدی نہیں کرتا

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ
۳۹ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ کیا نہیں دیکھتے

Marfat.com

کا فرطرف اُس چیز کے جو پیدا کی ہے خدائے تعالیٰ نے وہ چیز جس کا بدن
ہے جو پھرتا ہے پرچھاؤں اس چیز کا داہنی اور بائیں طرف سر ٹیکتا ہے سجدہ
کرتا ہوا خدائے تعالیٰ کو اور وہ سب خوار ہونے والے اور عاجزی کرنے والے
ہیں خدائے تعالیٰ کے آگے
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ
۴۰ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتا
ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں چلنے پھرنے والوں
سے سب سر رکھتے ہیں خدائے تعالیٰ کے آگے اور فرشتے بھی سجدہ کرتے ہیں
اور فرشتے تکبری اور نافرمانی نہیں کرتے اُس قدرت پر جو خدائے تعالیٰ
نے اُنہیں دی ہے۔ یہ سجدہ تیسرا ہے قرآن شریف کے سجدوں سے
۴۱ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝
ڈرتے ہیں فرشتے اپنے پروردگار سے کہ ایسا نہ ہو جو عذاب آوے اُن پر اور
کرتے ہیں جو حکم اُن کو ہوتا ہے
وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ
۴۲ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ مت پکڑو
دو خداؤں کو، سوائے اس کے نہیں کہ وہ پروردگار ایک ہے اکیلا، پھر مجھ
سے ڈرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو
وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ
۴۳ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝ خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں
اور زمین میں، سب کا مالک خدائے تعالیٰ ہے اور اسی کی بندگی کرنی لازم ہے
اور ضرور ہے کیا سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کسی سے ڈرتے ہو
وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ
۴۴ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ۝ اور جو کچھ تمہارے پاس ہے نعمت، تندرستی
اور جمعیت و دولت سے سب خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی ہے، پھر جب
پہنچتی ہے تم کو مصیبت بیماری کی یا مفلسی کی، پھر خدائے تعالیٰ سے زاری
اور عاجزی کرتے ہو
ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ
۴۵ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ پھر جب اُٹھاتا ہے خدائے تعالیٰ دکھ اور
مصیبت کو تم سے، اُسی وقت ایک قوم تم میں سے یعنی کافر اپنے
پروردگار کے ساتھ شریک کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ اس چیز کے سبب سے
یہ بیماری یا مصیبت ہماری دُور ہوئی، خدائے تعالیٰ کو نرا کارساز نہیں
سمجھتے اور یہ شریک کرتے ہیں
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۴۶
اس واسطے کہ ناشکری کریں اُس چیز سے جو دی ہے ہم نے اُن کو جمعیت اور
تندرستی، پھر جبکہ تم شریک کرتے ہو خدائے تعالیٰ کے ساتھ تو مزے اور فائدے
اُٹھا لو چند روز دنیا میں، پھر جلد جانو گے اپنے کیے ہوئے کاموں کو جو تم نے
کیا کیا اور پچھتاؤ گے اور کچھ فائدہ نہ ہوگا اُس وقت کا جاننا اور پچھتانا
وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ
لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ اور حصہ مقرر کرتے ہیں ان کے واسطے ۴۷
جن کو نہیں جانتے اُس چیز سے جو ہم نے انہیں دی ہے روزی اور کھانے
کی چیزوں سے، کافروں کا دستور تھا جو کھیتی اناج کی کرتے یا اونٹ اور دُنبے
بچے دیتے تو اُس میں سے حصہ بتوں کے نام کا جدا نکال رکھتے تھے، سو خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے کہ کھیتی اور حیوان ہمارے فضل سے اُن پاس ہیں اور یہ بتوں
کا حصہ نکالتے ہیں اور نہیں جانتے بتوں کو کہ وہ دراصل کیا ہیں۔ قسم ہے
خدائے تعالیٰ کی جو تم سے پوچھنا ہوگا اس کا جو تم اپنے جی سے بناتے ہو
دُنیا میں
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ ۴۸
اور بناتے ہیں یعنی مقرر کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کے واسطے بیٹیاں، پاک ہے
خدائے تعالیٰ ان باتوں سے جو یہ کہتے ہیں اور ان کے واسطے ہے وہ جو اُن کا جی
چاہتا ہے یعنی بیٹے ان کے واسطے ہیں حاصل یہ کہ مشرک آپ تو بیٹوں کی
آرزو اور محبت رکھتے ہیں اور بیٹیوں سے غیرت آتی ہے اُن کو، سو خدائے
تعالیٰ کے واسطے مقرر کرتے ہیں
وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ
هُوَ كَظِيْمٌ ۝ اور جس وقت کوئی خبر دیوے اُن میں سے کسی کو بیٹی ہونے کی ۴۹
یعنی جب کوئی کہے اُن مشرکوں میں سے کسی کو کہ تیری جورو بیٹی جنی سو سنتے
ہی ہووے منہ اُس کا کالا شرمندگی سے قوم میں اور ہوئے وہ خفتہ جورو پر
کہ بیٹی کیوں جنی اور
يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ

Marfat.com

۵۰ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝
چھپ رہے قوم سے اور اپنا منہ نہ دکھاوے اُس بُری خبر سے جو بیٹی پیدا
ہونے کی آئی تھی اور فکر میں ہووے کہ رکھے بیٹی کو رسوائی اور خواری کو اپنے
اوپر قبول کر کے یا ڈھانک دیوے اس بیٹی کو مٹی میں یعنی گاڑ دیوے زمین میں
خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جانو اے لوگو کہ یہ بہت بُرا ہے جو تم کہتے ہو کہ خدا کی
بیٹیاں ہیں تم آپ ایسے بیزار ہوا اور غیرت آتی ہے بیٹی سے اور عیب جانتے
ہو بیٹی کا ہونا، سو خدائے تعالیٰ کو جو سب عیب سے پاک ہے اُس کے
واسطے بیٹیاں مقرر کرتے ہو اپنے جی سے یہ بات بہت بُری ہے
لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ
۵۱ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ۧ واسطے اُن لوگوں کے
جو ایمان نہیں لاتے آخرت پر، اُن کی مثلیں بُری ہیں جیسے خدائے تعالیٰ پر
جھوٹ باندھنا اور شریک اور اولاد اُسے مقرر کرنا اور بیٹیوں سے عیب
کرنا اور مار ڈالنا انہیں اور خدائے تعالیٰ کے واسطے مثلیں بڑی بلند ہیں،
جیسے بے پروا اور پاک جورو لڑکوں سے اور وہ خدائے تعالیٰ زبردست
حکم کرنے والا ہے
وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا
مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا
۵۲ جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝
اور اگر پکڑے لوگوں کو خدائے تعالیٰ بسبب اُن کے گناہوں کے نہ چھوڑے
زمین پر کسی ہلنے چلنے والے کو، لیکن خدائے تعالیٰ ڈھیل دیتا ہے اُن کو ایک
وقت مقرر کیئے ہوئے تک جو وہ موت ہے، پھر جب آوے وقت اُن کی
موت کا تو نہ پیچھے رہیں گے ایک گھڑی بھی اور نہ آگے بڑھیں گے ایک گھڑی
اُس وقت سے
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ
الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ
۵۳ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝ اور بناتے ہیں یعنی مقرر کرتے ہیں خدائے تعالیٰ
کے واسطے وہ چیز جو اُس سے آپ بیزار ہیں اور بُرا جانتے ہیں یعنی بیٹیاں
اور کہتے ہیں اپنی زبان سے جھوٹ یہ کہ اُن کے واسطے بھلائی ہے یعنی کافر
کہتے تھے کہ ہمیں بہشت ملے گی، یہ جھوٹ ہے سچ یہ ہے کہ بے شک اُن کے
واسطے آگ ہے اور مقرر آگ میں خراب ہوں گے اور نہایت عذاب ہوگا، اللہ
تعالیٰ اپنی قسم کھا کر فرماتا ہے یوں کہ
تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ
۵۴ اَلِيْمٌ ۝ قسم ہے اللہ کی کہ بے شک ہم نے بھیجے پیغمبر امتوں کی طرف تجھ سے
پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اچھے بنائے اُن لوگوں کے واسطے شیطان
نے کام اُن کے یعنی پیغمبروں کو نہ ماننا اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر
کرنا اُن کو اچھا لگا شیطان کے بہکانے سے پھر وہی شیطان دوست ہے آج
اُن مکے کے لوگوں کا، یعنی جس طرح اگلی قوم کو شیطان نے بہکا کر اُن کے کام
ع ۱۰/۱۳ اُن کی آنکھوں میں اچھے دکھلائے تھے اسی طرح اب ان مکے کے لوگوں کو بھی
بہکاتا ہے اور اُن کے کام اُن کی آنکھوں میں اچھے بنا کر دکھلاتا ہے، جو یہ قوم تیرا
کہا نہیں مانتی شیطان کے بہکانے سے اس سبب اُن پر بڑا عذاب دُکھ
دینے والا ہوگا قیامت کے دن
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى
۵۵ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝
اور نہ بھیجا تجھ پر قرآن ہم نے مگر اس واسطے یعنی تحقیق اسی واسطے قرآن تجھ پر
بھیجا ہے ہم نے جو تو بیان کرے لوگوں کے آگے اس چیز کو جس میں جھگڑتے
تھے، یعنی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اور کوئی
اُس کا شریک نہیں اور مر کر اُٹھنا مقرر ہے، ان باتوں کے سمجھانے کو، اور
سیدھی راہ بتانے کو اور واسطے بخشش کرنے ایمان لانے والوں کے قرآن
بھیجا ہے
وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ
۵۶ ع ۸/۱۴ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ۧ اور خدائے تعالیٰ
نے اُتارا آسمان سے پانی، پھر جلایا اُس پانی سے زمین کو پیچھے اُس کے مرنے
کے یعنی زمین پہلے جو سردی سے بغیر گھاس کے اور سبزی کے گویا مردہ تھی مینہ
برسا کر اُسے جلایا، اس میں سے ہزاروں طرح کی گھاس اور سبزی اُگائی -
بے شک اس بات میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اُس قوم
کے واسطے جو سُنتے ہیں قرآن کو دل لگا کر
وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ

Marfat.com

بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا
لِّلشّٰرِبِیْنَ ۝ اور بے شک تمہارے واسطے ہے چوپاؤں میں جیسے ۶۶
گائے، بکری، دُنبے میں سوچ کرنے کی جگہ جو پلاتے ہیں ہم تم کو اُس چیز سے
جو اُن کے پیٹ میں ہے گوبر اور لہو کے بیچ میں سے دُودھ ستھرا، پاکیزہ
مزے کا پینے والوں کے واسطے

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ
سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ
یَّعْقِلُوْنَ ۝ اور میووں سے کھجوروں کے اور انگوروں کے جو لیتے ہو ۶۷
تم اُس میوے سے نشہ جیسے سرکہ یا شراب انگور کی اور روزی پاکیزہ دی
ہے میوے بے شک ان نعمتوں کے دینے میں ہر طرح خدائے تعالیٰ کی
قدرت کی نشانی ہے واسطے اُس قوم کے جو سمجھتے ہیں اور غور کرتے ہیں

وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ
بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ۝ۙ اور حکم کیا تیرے ۶۸
پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو، یہ کہ گھر بنادیں پہاڑوں کی کھوہ میں اور
درختوں میں اور انگوروں کے چھتوں میں اور حکم کیا

ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ
یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ
شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ پھر ۶۹
کھاؤ سب طرح کے میووں کو پھر میوے کھا کر جاؤ اپنے پروردگار کی
راہوں میں عاجزی اور تابعداری سے جس طرح حکم ہوا ہے، یعنی میوے کھاؤ
اور گھر بناؤ۔ پھر نکلتا ہے اُن کے پیٹ سے شہد پینے کے واسطے طرح طرح
کے رنگ کا سفید اور زرد اور سرخ شہد میں تندرست ہونے کی تاثیر ہے
بیمار لوگوں کے واسطے دوا ہے۔ بے شک ان باتوں میں ہر طرح خدائے تعالیٰ
کی قدرت کی نشانی ہے واسطے اُس قوم کے جو دھیان کرتے ہیں ان نشانیوں
میں قدرت خدا کی

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ۙ۫ وَمِنْكُمْ مَّنْ
یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْـًٔا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ۝ۧ اور خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو پھر ۷۰ ع ۹ ۱۵
مار ڈالتا ہے موت بھیج کر تم کو، اور تم میں سے کوئی ہے جو اس سے پہنچایا
جاتا ہے طرف خوار زندگانی بہت بڑھاپے سے جو کان، آنکھ، دانت، ہاتھ،
پاؤں سب سُست اور نکمے ہو جاتے ہیں اور وہ بوڑھا کسی کام کا نہیں رہتا
ایسا کہ نہیں سمجھتا بات کو، اور نہیں سُنتا بڑھاپے سے بعد سمجھنے اور جاننے
کے یعنی پہلے تو بچپن میں کچھ نہ جانتا تھا، پھر بڑا ہو کر سب کچھ سمجھا اور معلوم
کیا۔ پھر جب بہت بوڑھا ہوا سمجھ جاتی رہی، بے شک خدائے تعالیٰ
جانتا ہے اور واقف ہے اُس بوڑھے کے حال سے بھی سب کچھ کر سکتا
ہے اور سب چیز پر قدرت رکھتا ہے، کسی کام اور کسی چیز میں عاجز اور
حیران نہیں

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ فَمَا
الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ
فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝ اور ۷۱
خدائے تعالیٰ زیادہ دیتا ہے اور افزود کرتا ہے تم میں سے کسی پر روزی
یعنی ایک سے ایک کو جمعیت زیادہ دیتا ہے، پھر نہیں ہیں وہ لوگ جنہوں
نے مال زیادہ پایا ہے پھیر دینے والے اپنے مال کو انہیں جن پر اُن کا
ہاتھ مالک ہوا ہے یعنی دولتمند اپنے غلام لونڈی کو اپنا مال نہیں دے ڈالتے
اس واسطے کہ اگر دیویں تو پھر ہو جاویں وہ اس دولت میں برابر۔ اے پھر
تم خدائے تعالیٰ کی نعمت کا انکار کرتے ہو اور نہیں مانتے

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ
لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ
الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ
یَكْفُرُوْنَ ۝ۙ اور خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا تمہارے واسطے تمہاری جنس ۷۲
اور تمہاری ذات سے جوروئیں تمہاری تو عیش آرام کرو اور پیدا کیا تمہارے
واسطے جوروؤں سے فرزند اور فرزندوں کی اولاد جیسے نواسے اور پوتے
اور روزی دی تم کو ستھری، پاکیزہ چیزوں سے، اے پھر جھوٹی باتوں پر
یقین لاتے ہیں کافر، اور خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں اور
نہیں مانتے کہ یہ سب نعمتیں خدائے تعالیٰ نے دی ہیں

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا
مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۝ۚ اور پوجتے ۷۳
ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے اُس چیز کو جو مالک نہیں اُن کی روزی دینے

Marfat.com

میں آسمان سے اور نہ زمین سے کچھ بھی اور نہیں کچھ کر سکتے یعنی کافر بتوں کو
پوجتے ہیں، سو انہیں نہ مینہ برسانے کی قدرت ہے اور نہ زمین سے اناج اُگانے
کی قدرت ہے اور کسی طرح کچھ روزی نہیں دے سکتے اپنے پوجنے والوں کو
فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ
۷۵ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر مت مارو کہاوتیں خدائے تعالیٰ کے واسطے یعنی نہ
کہو کہ اُس کا شریک ہے کوئی اور نہ کہو کہ اُس کی اولاد ہے، بے شک
خدائے تعالیٰ سب احوال اور باتیں تمہاری جانتا ہے اور تم نہیں جانتے کہ
خدائے تعالیٰ کیسا ہے اور یہ جو ہم کہتے ہیں اُس کے لائق نہیں
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّ
مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ
جَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ مثل مارتا ہے خدائے تعالیٰ کہ ایک غلام
ہے مول لیا ہوا جو نہیں قدرت رکھتا ہے کسی چیز پر جو کچھ خریدے یا کچھ
بخشے کسی کو، اور ایک وہ ہے جس کو روزی دی ہم نے اپنے پاس سے روزی
نیک یعنی بہت اور اچھی، پھر یہ بانٹتا ہے اس روزی دی ہوئی سے جسے
چاہتا ہے چھپ کر اور سب کے روبرو دیتا ہے، اے کیا برابر ہیں وہ غلام
بے مقدور اور یہ شخص صاحب قدرت یعنی کافر اور مومن برابر نہیں ہیں
۷۶ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ تمامی
تعریفیں اور خوبیاں خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہیں، پر بہت لوگ نہیں جانتے
کہ خدائے تعالیٰ کا شریک کوئی نہیں
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا
یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰی مَوْلٰىهُ ۙ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ
لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ ؕ هَلْ یَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَ مَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ
۷۷ وَهُوَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اور دوسری مثل مارتا ہے خدائے
تعالیٰ مثل دو مردوں کی، جو ایک ان دونوں سے گونگا ہے جو ہرگز کچھ بات
کرنے کی قدرت نہیں رکھتا ہے اور وہ گونگا ہے بھاری اپنے رکھنے والے
پر، یعنی جو اُس گونگے کو رکھتا ہے، اُس پر یہ گونگا بوجھ ہے جس جگہ بھیجتا ہے
گونگے کو وہ رکھنے والا تو نہیں پھرتا بھلائی سے یعنی کوئی اچھا کام نہیں بنا
لاتا، اے کیا برابر ہے وہ گونگا اور وہ کوئی جو حکم کرتا ہے انصاف سے سمجھ
کر اچھی طرح اور وہ سیدھی راہ چلا جاتا ہے اپنے مقصد کو، یہ مثل گونگے

کی بُت سے ہے جو بولتا ہی نہیں اور مثل صاحب انصاف کی حکم کرنے والا
پروردگار ہے یہ کیونکر برابر ہو سکتے ہیں اور شریک چاہیئے کہ برابر ہووے
وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ
اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کے پاس ہے یعنی اُسی کو معلوم ہے احوال چھپا ۷۸
ہوا آسمانوں اور زمین کا، سوائے اُس کے کوئی نہیں جانتا، اور نہیں ہے کام
قیامت کا جو اُٹھانا ہے مُردوں کا قبروں سے، مگر مانند پلک مارنے کے
ہے یا اُس سے بھی جلدی ہے، بے شک خدائے تعالیٰ سب چیزوں پر
قدرت رکھتا ہے یعنی مُردوں کو قبروں سے زندہ اُٹھا سکتا ہے پلک مارنے
میں۔
وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
شَیْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ نے باہر نکالا تم کو تمہاری ۷۹
ماؤں کے پیٹوں سے جو نہ جانتے تھے تم کسی چیز کو یعنی کچھ خبر نہ تھی اور کسی
چیز کو نہ پہچانتے تھے تم بچپن میں، پھر بنائے تمہارے واسطے کان، جو سب کچھ
سُنتے ہو، اور آنکھیں دیں، جو سب کچھ دیکھتے ہو، اور دل دیا جس سے سب
کچھ سمجھتے ہو، یہ سب اس واسطے دیا تم کو جو شاید تم شکر کرو، خدائے تعالیٰ
کی نعمتوں کا
اَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا
یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۸۰
اے نہیں دیکھتے اُڑتے جانوروں کی طرف جو کیسا فرمانبردار کیا ہے آسمان اور
زمین کے بیچ میں، کوئی نہیں تھامتا اُن کو سوائے خدائے تعالیٰ کے بے شک
اس میں ہر طرح نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے اُس قوم کے جو ۱۰ ع ۱۴
یقین لائے ہیں قرآن پر اور سچ جانتے ہیں رسول اللہ کو
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ
یَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ
اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ۝ اور خدائے تعالیٰ نے بنائیں تمہارے واسطے ۸۱
حویلیاں، یعنی تمہیں عقل دی جو اینٹ، پتھر، گچ، چونے اور لکڑی تختے سے گھر بنا کر

Marfat.com

رہو آرام سے جو مینہ اور دُھوپ کے دُکھ سے امن میں رہو اور سوائے حویلیوں کے بنایا تمہارے واسطے حیوانوں کے چمڑے سے ڈیرے اور خیمے تمہارے جو تم ہلکا پاتے ہو اُن کو اُٹھا کر ساتھ لے جانے کو مسافری کے دن اور منزل میں اُتر رہنے کے دن اور دیا تم کو دُنبوں کی پشم سے جیسے شال کی قسم ہے اور اونٹوں کی پشم سے جیسے کوئی نمدا ہے اور بال بکریوں اور بھیڑوں کے سے جیسے کمبل کی قسم ہے جو یہ سب اسباب پہننے اور بچھانے کا ہے اور فائدہ اُن سب کے خریدنے اور بیچنے میں زندگانی تک یعنی جب تک جیتے رہو، حیوانوں سے بہت طرح کے فائدے لیتے رہو

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ
۸۲ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ نے بنایا تمہارے واسطے سایہ ہر چیز سے جو سایہ دار پیدا کی ہے جیسے درخت اور عمارت جو دُھوپ کی گرمی سے امن میں رہو، اور بنایا خدائے تعالےٰ نے تمہارے واسطے پہاڑوں میں غار رہنے کی جگہ اور بنائی تمہارے واسطے پوشاک ہر طرح کی پہننے کو دیا تم کو زرہ جو پہنے میں رکھے دشمن کے ہتھیاروں سے لڑائی میں تم کو اسی طرح تمام نعمتیں دیتا ہے اپنی خدائے تعالیٰ تم کو شاید کہ تم حکم مانو اور مسلمان ہو احسان خدائے تعالیٰ کے سمجھ کر

النصف

۸۳ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ پھر اگر پھر جاویں مسلمان ہونے سے اور حکم نہ مانیں تو سوائے اس کے نہیں کہ تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچانا ہے پیغام کا کھلا ہوا جتنا کر مانیں گے تو ان کا بھلا ہے اور جو نہ مانیں گے تو اُن پر عذاب ہوگا

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ
ع ۸۴ الْكٰفِرُوْنَ ۝ پہچانتے ہیں یہ کافر خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو اور کہتے ہیں آپ کہ یہ سب نعمتیں خدائے تعالیٰ ہی نے دی ہیں، اُس پر بھی نہیں مانتے جو بتوں کو پوجتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ بت ہمیں نعمتیں دلواتے ہیں اور گناہ بخشوا دیں گے اور بہت ہیں اُن میں جو نہیں یقین لاتے اور خدائے تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک نہیں جانتے

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ
۸۵ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ اور جس دن اُٹھا دیں گے ہم ہر قوم میں سے گواہی دینے والا اُس قوم کے کفر اور ایمان پر، یعنی ہر قوم میں جو پیغمبر آیا ہے، قیامت کے دن اُسی قوم میں اُٹھ کر کہے گا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائے تھے اور وہ لوگ ایمان نہیں لائے، پھر رخصت نہ دلویں گے قیامت کے دن گناہ بخشوانے کی کافروں کے واسطے اور نہ اُن کو کہیں گے کہ خوشی خدائے تعالیٰ کی کرو جو بندگی کرنے کا وقت نہ ہوگا بلکہ بدلہ ملنے کا وقت ہے قیامت کا دن

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ
۸۶ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اور جس وقت دیکھیں عذاب کو وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہے کفر اور شرک کر کے عذاب دیکھ کر توبہ اور فریاد کریں گے جو شاید عذاب کم ہو تو پھر عذاب کم اور ہلکا نہ ہوگا اُن سے اور نہ اُن کو ڈھیل دی جاوے گی عذاب دینے میں

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ
۸۷ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور جس وقت دیکھیں گے وہ لوگ جو خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرتے تھے دُنیا میں اُن ہی اپنے شریکوں کو یعنی جن بتوں کو خدائے تعالیٰ کا شریک کرتے تھے دنیا میں قیامت کے دن اُن بتوں کو دیکھ کر کہیں گے بُت پوجنے والے کہ اے پروردگار ہمارے یہ ہیں وہ شریک ہمارے جن کو ہم دنیا میں پُوجتے تھے سوائے تیرے، خدائے تعالیٰ اُس دن بتوں کو زبان دیوے گا جو باتیں کریں گے یہ کہ پھر وہ بُت ڈالیں گے اُن ہی کی بات کہ بے شک تم جھوٹے ہو یعنی جن کو شریک خدا کا سمجھ کر پوجتے تھے دنیا میں وہی جھوٹا کریں گے کہ لوگ ہمیں نہ پوجتے تھے، بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے، تب شرمندہ ہو کر

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ۨ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
۸۸ كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور ڈالیں خدائے تعالیٰ کے آگے اُس دن اسلام کو یعنی عاجزی کریں گے خدائے تعالیٰ کے آگے اور اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے اور بخشوائیں گے اپنے گناہ، پر کچھ فائدہ نہ ہوگا اور جاتا رہے گا اُن سے وہ جو اپنے دل سے جھوٹ بناتے تھے یعنی وہ جو کہتے تھے کہ بُت ہمیں بخشوا دیں گے اُس کے بدلے میں وہی بُت اُن کو جھوٹا کریں گے

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ
عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ٥ وہ لوگ ٧٩
جنہوں نے نہ مانا حکم خدائے تعالیٰ کا اور پھیر رکھا اور لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی
راہ سے یعنی جنہوں نے لوگوں کو مسلمان ہونے نہ دیا بہکا کر، اُن پر زیادہ کریں
گے ہم عذاب پر عذاب سبب اس کے جو تھے وہ لوگ کہ خرابی کرنے والے
تھے جو لوگوں کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے ایک عذاب تو اس واسطے
جو وہ آپ کافر تھے اور دُوسرا عذاب اس سبب جو اور لوگوں کو مسلمان ہونے
سے منع کرتے تھے

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً
وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ٥ اور جس دن اُٹھاویں گے ہم ہر قوم میں ٨٠
گواہی دینے والا اُسی قوم پر ان باتوں کی جو وہ قوم کرتی تھی دُنیا میں سو وہ
گواہی دینے والا ہوگا اُسی قوم سے اور لاویں گے ہم تجھے اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دینے کو اُن مکے کے لوگوں پر جو تو گواہی دیوے
جو اُنہوں نے کیا سلوک کیا ہے خدائے تعالیٰ کے حکم سے اور نیچے بھیجا
ہم نے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بیان کرنے والا کھلا ہوا ہر
چیز کو اور سمجھانے والا اور راہ دکھاتا ہے خدائے تعالیٰ کی، اور بخشش و انعام
ہے اور خوشخبری ہے ثواب پانے کی اور بہشت میں جانے کی حکم ماننے والوں
کو، یعنی جو لوگ کہ خدائے تعالیٰ کا اور اُس کے رسولؐ کا حکم مانتے ہیں اُن کے
واسطے خوشخبری اور بخشش ہے قرآن

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي
الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ٥ بے شک خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ساتھ انصاف ٨١
کرنے کے یعنی فرماتا ہے کہ انصاف کرو اور لوگوں پر بھلائی کرو یعنی آرام
پہنچاؤ اور خوش کرو اور بندگی خدائے تعالیٰ کی کرو، اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ
کہ دو اپنے نزدیک ناتے داروں کو اور منع کرتا ہے خدائے تعالیٰ بُرے
کاموں سے جیسے بغیر نکاحی عورتوں سے یا لڑکوں سے بُرا کام کرنا، اور منع
فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ بُرے کام نہ کرو جیسے کسی کو مار ڈالنا یا کسی کا مال
زور سے یا دغا سے لینا، اور منع کرتا ہے خدائے تعالیٰ کہ تکبری اور نافرمانی
نہ کرو، یہ باتیں نصیحت کرتا ہے تم کو اس واسطے کہ شاید تم سمجھو اور یاد کرو خدائے
تعالیٰ کے حکم کو، بیان کرتے ہیں کہ کتنے ایک لوگ مسلمان ہوئے تھے اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول اور قسمیں کی تھیں کہ ہم تمہاری رفاقت میں
رہیں گے، پھر جب کافروں کو دیکھا زور آور اور دولتمند ہیں اور کافروں نے
اُن کو لالچ دیا کہ اگر تم پھر آؤ ہم میں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ
دو تو ہم بہت مال اور زر تمہیں دلویں گے۔ اس بہکانے کے سبب قول
اور قسم توڑ کر چاہا اُنہوں نے کہ پھر جاویں دین اسلام سے، اُن لوگوں کے
حق میں یہ آیت آئی کہ

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا
الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ
كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ٥ اور پورا کرو قول خدائے ٨٢ ع ۱۲/۱۸
تعالیٰ سے جو کیا تھا جبکہ قول باندھا تم نے، پھر مت توڑو تم قسموں کو مضبوط
کرکے اور مقرر کیا ہے تم نے خدائے تعالیٰ کو اپنے قول و قسم پر شاہد بے شک
خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو قول و قسم کرنے میں نقل ہے
کہ ایک عورت تھی عرب کے ملک میں، احمق مشہور تھی جو اس کی لونڈیاں بھی تھیں
وہ آپ بھی کاتتی تھی چرخہ اور لونڈیوں سے بھی کتواتی تھی دوپہر دن تک پھر
دوپہر سے لونڈیوں سے کہتی کہ اس کاتے ہوئے سُوت کو اُٹھا بل دو، لونڈیاں
اُس کا کہنا کرتیں، وہ سب سُوت نکما اور خراب ہوتا، نہ وہ روئی رہتی اور نہ
وہ سُوت رہتا، سو خدائے تعالیٰ اُس عورت کی مثال بیان فرماتا ہے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ
اَنْكَاثًا ۭ اور مت ہو تم مانند اُس عورت کے جس نے توڑا اور کھولا اپنا کاتا
ہُوا سُوت بعد اُس کے جو اُسے کات کر مضبوط اور درست کر چکی تھی، یعنی
کام پکا بنا کر بگاڑتی تھی، اُس طرح تم قول و قسم کر کے مت توڑو

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ
اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ
وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ٥ پکڑتے ہو تم قول اور قسم اپنے کو بہانہ اور مکر و فریب آپس میں ٨٣
اس واسطے جو ہووے ایک قوم بہ زیادہ آرزو آور دوسری قوم سے دولت

Marfat.com

اور زور میں یعنی کافروں کو زیادہ مالدار دیکھ کر چاہا تم نے فند فریب سے گذران
کیجیے، سوائے اس کے نہیں جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قول قسم اپنا پورا
کرو اور مضبوط رکھو اور ہر طرح ظاہر کرے گا تمہارے واسطے قیامت کے
دن وہ چیز جو ہو تم اس چیز میں جھگڑنے والے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ
يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْــَٔلُنَّ
عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو ہر طرح کرتا ۸۴
تم کو ایک فرقہ دین اسلام پر، یعنی سب ہی مسلمان ہوتے کوئی کافر اور
مشرک نہ ہوتا، پر راہ بھلا دیتا ہے سیدھی سے جسے چاہتا ہے اور راہ
دکھاتا ہے سیدھی اسلام کی جسے چاہتا ہے خدائے تعالیٰ اور مقرر پوچھے
جاؤ گے تم قیامت کے دن اس چیز سے جو کرتے تھے تم دنیا میں

وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ
قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور مت ۸۵
پکڑو اپنی قسموں کو مکر اور فریب آپس میں جو نہ کانپے پاؤں دین اسلام
میں تمہارا بعد مضبوط کیے ہوئے کے اور جو اپنے قول اور قسم کی ہوئی پر
نہ رہو گے تو چکھو گے تم برا مزہ غم کا دنیا میں سبب اس کے جو پھر رہے
خدائے تعالیٰ کی راہ سے جو قول اور قسم سے پھرنے کا ارادہ کیا اس کا بدلہ
اور تمہارے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا آخرت میں **ف** یہ آیت
سست مسلمانوں کے حق میں ہے جو کافروں کے بہکانے سے چاہتے
تھے کہ قول اور قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا اسے پھر جاویں اور
کافروں سے جا ملیں، سو خدائے تعالیٰ انہیں فرماتا ہے

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ
اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور مت مول لو ۸۶
یعنی بدل مت کرو خدائے تعالیٰ سے جو قول کیا ہے تھوڑے سے مول کو
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جو تم نے قول قسم کیا ہے، اسے
تھوڑے سے مول کو، جو مال دنیا کا ہے، کافروں کے بہکانے سے بدل مت
کرو۔ سوائے اس کے نہیں جو چیز کہ خدائے تعالیٰ کے پاس ہے وہی ہے
اچھی تمہارے واسطے، اگر ہو تم اس بات کے جاننے والے، سو وہ رحمت

اور بخشش اور بہشت ہے اور

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ
الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۸۷
وہ چیزیں جو تمہارے پاس ہیں دنیا کے مال و دولت سے، یہ سب تمام ہو جاویں
گی اور وہ چیز جو خدائے تعالیٰ کے پاس ہے، وہ ہمیشہ ہی رہے گی کبھی تمام
نہیں ہونے کی، سو وہ رحمت اور نعمت آخرت کی ہے اور البتہ بدلہ دوں گا میں
ان لوگوں کو، جو صبر کرتے ہیں دکھ اور مصیبت میں عوض ان کے صبر کرنے کا
اچھا جو بہشت ہے سبب اس کے جو وہ کام کرتے تھے دنیا میں دل کی
محبت سے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کوئی کرے گا کام اچھے مرد یا عورت ۸۸
اور وہ ایمان بھی لایا ہوا ہوئے، پھر ہم جلا دیں گے اس اچھے کام کرنے والے
کو اچھی زندگانی پاکیزہ، یعنی اسے اچھی طرح جیتا رکھیں گے جو روزی حلال
اور توفیق بھلائی کرنے کی اسے دلویں گے اور وہ کبھی محتاج نہ ہوگا اور البتہ
بدلہ دلویں گے ہم ان لوگوں کو بدلہ ان کا اچھا جو بہشت ہے سبب اس کے
جو وہ لوگ کام کرتے تھے دنیا میں سب طرف کا خیال چھوڑ کر، دھیان دل
کا لگا کر

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ۝ اور پھر جس وقت کہ پڑھا چاہے تو قرآن کو اے محمد صلی اللہ ۸۹
علیہ وآلہ وسلم تو پناہ مانگ خدائے تعالیٰ کی نکال دیے ہوئے شیطان سے
یعنی اول پڑھ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پھر قرآن کا پڑھنا شروع کر، اس
واسطے کہ

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ بے شک شیطان جو نہیں ہے اس کا غلبہ اوپر ان ۹۰
لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝ سوائے اس کے نہیں جو شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اوپر ۹۱
ان لوگوں کے جو دوستی اس سے رکھتے ہیں اور اس کا کہا مانتے ہیں اور وہ جو

Marfat.com

شیطان کے بہکانے سے شریک کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کے ساتھ بتوں کو، اُن ہی لوگوں پر شیطان کا غلبہ ہے اور اُن ہی کو بہکاتا ہے **ف** کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہٗ تعالیٰ کسی آیت کا حکم موقوف کرتا اور عوض اس کے اور آیت بھجواتا تو کافر کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دل سے یہ باتیں جوڑتا ہے کس واسطے کہ یہ خدائے تعالیٰ کا کام نہیں جو ایک حکم کرے اور پھر موقوف کرے یہ آیت اُن کے جواب میں اتری

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ
۹۲ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
اور جب بدلتے ہیں ہم ایک آیت کو عوض دوسری آیت کے اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے اُس چیز کو، جو بھیجتا ہے ایک حکم اور پھر موقوف کرتا ہے اُس حکم کو اس بات میں جو حکمت ہے سو خدائے تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہتے ہیں کافر تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تُو اپنے دل سے بناتا ہے اور کہتا ہے یہ قرآن خدائے تعالیٰ حکم بھیجتا ہے۔ یہ بات یوں نہیں ہے جو کافر کہتے ہیں بلکہ بہت لوگ یعنی یہ کافر نہیں جانتے کہ حکم بدلنے میں کیا خوبی اور کیا حکمت ہے

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ
۹۳ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن مکے کے لوگوں کو کہ قرآن کو نیچے اُتار لایا ہے رُوح پاک یعنی جبرئیل علیہ السلام لاتا ہے قرآن کو تیرے رب کے پاس سے سچ بے شبہہ تو ثابت اور مضبوط کرے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور یہ قرآن جسے حضرت جبرئیل علیہ السلام اُوپر سے اُتار لاتے ہیں اور وہ راہ سمجھاتا ہے اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے واسطے بہشت کی **نقل** ہے ایک غلام تھا کسی شہر کا رہنے والا سوائے عرب کے، اُس کا نام جبریہ ابو فکیہہ تھا وہ ہمیشہ توریت اور انجیل پڑھا کرتا تھا، جو کبھی اُس راہ سے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرتے تو اُس غلام کا پڑھنا سُنتے تھے، جب خدائے تعالیٰ نے اُس غلام کو توفیق دی اور وہ ایمان لایا تو راتوں کو وہ غلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر قرآن سیکھا کرتا تھا تو مکے کے لوگ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام سے باتیں سیکھ کر ہمیں کہتا ہے کہ یہ کلام خدائے تعالیٰ کا ہے، تب یہ آیت اُن کے الزام دینے کو خدائے تعالیٰ نے بھیجی کہ

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ
لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ
۹۴ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اور بے شک جانتے ہیں ہم وہ کہ جو کہتے ہیں یہ لوگ کہ
سکھاتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی یعنی جبریہ یا ابو فکیہہ قرآن سکھاتا ہے، سو زبان اُس کی عربی نہیں ہے اور قرآن عربی زبان ہے، صاف صریحا جو بڑے بڑے عالم عرب کے قرآن کے برابر بنانے میں عاجز ہیں اور نہیں بنا سکتے پھر تمہارا یہ دعویٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عجمی جس کی زبان ٹھیک نہیں سکھاتا ہے ایسا کلام بلاغت اور فصاحت کے ساتھ بالکل جھوٹا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ
۹۵ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ بے شک جو لوگ ایمان نہیں لائے اللہ
کی کتاب کی آیتوں پر اور نہیں سچ جانتے کہ اللہ کی طرف سے ہے، ان کو خدا ہدایت نہیں کرتا، نجات یا جنت کا رستہ نہیں دکھاتا اور اُن کو بڑا عذاب دُکھ دینے والا ہوگا قیامت کو اُن کے کُفر کے سبب اور قرآن پر ایمان نہ لانے کے سبب اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ کی نسبت کرنے کے سبب حالانکہ یہ آپ جھوٹ باندھنے والے ہیں

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ
۹۶ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ بے شک جھوٹ باندھتے ہیں جو
ایمان نہیں لائے قرآن شریف پر اور کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہُوا ہے، یہ بہتان لگانے والے ہی جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں انما یعلمہ بشر یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی سکھاتا ہے، فی الحقیقت جھوٹ کہنا ان ہی کی صفت ہے **ف** حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے بُتوں سے تعرض کیا، ان کی پرستش سے منع کیا تو قریش نے غریب غریب صحابیوں کو رضی اللہ عنہم جن کا حمایتی کوئی نہیں تھا، ستانا اور تکلیف دینی شروع کی جیسے حضرت بلالؓ اور خبابؓ اور عمارؓ اور اُن کے والد یاسر اور اُن کی ماں سمیہ رضی اللہ عنہم کو اور زبردستی سے کفر کی طرف رجوع کرتے تھے اور کہتے تھے دینِ اسلام سے پھر جاؤ، یہ قبول نہ کرو، لیکن وہ لوگ اپنے ایمان پر ثابت قدم اور مضبوط رہے اور اُن کے ظلم اور زیادتی پر صبر کرتے تھے

Marfat.com

یہاں تک کہ حضرت یاسرؓ کے ماں باپ کو شہید کر ڈالا اور حضرت عمارؓ بہت بے طاقت اور کمزور اور بدن کے ناتوان تھے، اُنہوں نے اپنی جان بچانے کو ایک ایسا کلمہ کہا کہ وہ لوگ راضی ہو گئے، یہ کہا بل آمنت بالجبت والطاغوت یعنی میں جبت وطاغوت ایمان لایا اور یہ خبر آنحضرت صلعم تک پہنچی کہ عمار دین اسلام سے بیزار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہے عمار کا تو سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرا ہوا ہے اور اُس کے گوشت اور پوست میں ایمان ملا ہوا ہے یعنی اُسکا ایمان ایسا نہیں کہ کبھی بے ہودہ کہنے والے کے بہکانے سے فرق آجائے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے جناب نبوت مآب میں آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے اُن کے آنسو پونچھتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہیں کیا ہوا، اِن عادوالک فعدلہم، یعنی اگر وہ پھر تجھ پر زبردستی کریں تو پھر وہ کلمہ کہہ دے اور حق سبحانہٗ تعالیٰ نے یہ آیت شریف نازل کی

ع ۱۴

مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِہٖٓ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْہِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ ۚ وَلَہُمْ عَذَابٌ

۹۷ عَظِیْمٌ ۝ جو کوئی کافر ہو جائے ایمان لانے کے پیچھے اور مرتد ہو جائے جیسے ابن خنطل اور طعمہ اور مقیس اور اُن جیسے اُن پر اللہ کا غضب ہوگا، مگر جس شخص پر زبردستی کی جائے اور اُس کے دل میں ایمان ہو اور اعتقاد اُس کا نہ پھرے، جیسے حضرت عمار رضی اللہ عنہ تھے، اس پر اللہ کا غضب نہیں ہے لیکن جو شخص سینہ کھول دے کفر کے واسطے یعنی کافر ہو جاوے اور عقیدہ اُس کا پھر جاوے اسلام سے، ان پر ہے اللہ کا غضب اور اُن کے واسطے ہے عذاب بہت بڑا کہ اُس کا گناہ بھی بڑا ہے اسلام لا کے کافر ہو جانا

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ ۙ

۹۸ وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ وہ اس واسطے ہے بڑا عذاب کہ اُنہوں نے اچھا سمجھا دُنیا کی زندگانی کو عقبیٰ کی نعمتوں سے، اور دوسرے یہ سبب ہے کہ خدا نہیں چاہتا کہ ہدایت کرے اور رستہ دکھائے کافروں کی قوم کو ایمان پر اپنے ثابت رہنے کا کہ وہ ایمان لا کر پھر مرتد نہ ہو جاویں

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَسَمْعِہِمْ وَاَبْصَارِہِمْ ۚ

۹۹ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ کافروں کے گروہ ہیں کہ مہر کر دی ہے اللہ نے اُن کے دلوں پر کہ حق بات کو نہ معلوم کیا، اور اُن کے کانوں پر کہ حق بات نہ سُنتے، اور اُن کی آنکھوں پر کہ اللہ کے آثارِ قدرت نہ دیکھتے اور یہی لوگ غافل اور بے خبر ہیں حق سے

۱۰۰ لَا جَرَمَ اَنَّہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ضرور ہے اس میں کچھ شبہ نہیں کہ عقبیٰ میں یہی لوگ بڑا ٹوٹا اُٹھانے والے ہیں کہ عمر کی پونجی دنیا کے بازار میں گنوائی اور کچھ نفع نہ اُٹھایا قیامت کے بازار میں خالی ہاتھ اور مفلس ہوں گے، سوائے پشیمانی کے اور کچھ نہ ہوگا ؎ قیامت کہ بازار مینو نہند ؛ منازل باعمال نیکو دہند ؛ بضاعت بچندانکہ آری بری ؛ وگر مفلسی شرمساری بری ؛ کہ بازار چندانکہ آگندہ تر ؛ تہیدست را دل پراگندہ تر

ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیْنَ ہَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا

۱۰۱ ثُمَّ جٰہَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِہَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ بے شک پروردگار تیرا بخشنے والا ہے اُن کو جنہوں نے ہجرت کی طرف مدینے کے جیسے خباب اور صہیب اور سالم اور بلال رضی اللہ عنہم بعد اس کے کہ تکلیفیں اُٹھائی تھیں اور ایذا کفار کی پھر جہاد کیا اور صبر کیا اور جہاد پر ثابت رہے، بے شبہ تیرا پیدا کرنے والا ہجرت اور جہاد اور صبر کے پیچھے ضرور بخشنے والا ہے اور اُن کے پہلے گناہ معاف کرنے والا ہے اور اُن پر مہربان ہے کہ عبادت کی توفیق دیوے آئندہ کو

یَوْمَ تَاْتِیْ کُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِہَا وَتُوَفّٰی کُلُّ

۱۰۲ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ یاد کر وہ دن کہ آئے ہر آدمی اپنے نفس سے جھگڑتا یعنی ملامت کرتا ہوا، مثلاً گنہگار کہے گا کیوں میں نے گناہ کیے اور عبادت کرنے والا کہے گا، کیوں میں نے اور زیادہ عبادت نہ کی یا یہ معنی کہ ہر آدمی کوشش کرے اپنے نفس کی خلاصی میں نفسی نفسی کہے اور پوری دی جائیگی جزا اُس کے عمل کیے ہوئے کی اور اُن پر ظلم نہ کیا جاوے گا اُن کے بدلہ دینے میں

وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا قَرْیَۃً کَانَتْ اٰمِنَۃً مُّطْمَئِنَّۃً یَّاْتِیْہَا رِزْقُہَا رَغَدًا مِّنْ کُلِّ مَکَانٍ فَکَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ

۱۰۳ فَاَذَاقَہَا اللّٰہُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۝

Marfat.com

اور بیان کی اللہ نے ایک مثل گاؤں کی کہ وہ گاؤں نڈر رہتا اور امن میں تھا۔ کہ
وہاں نہ لوگ کوئی قیصر آیا اور نہ جبار اور وہاں کے آرام میں تھے اور آسودہ تھے
اور وہاں کے لوگوں کو کھانے کو بہتیرا چلا آتا تھا، اچھے سے اچھا فراخی کیساتھ
ہر مکان سے یعنی ہر طرف سے، پھر وہ لوگ کافر ہو گئے اور کفران نعمت کیا
اللہ کی نعمتوں کا شکر نہ کیا تو چکھایا اللہ نے اُن لوگوں کو لباس بھوک اور ڈر
کا بسبب اُن کے عمل بُرے کرنے کے یعنی اللہ نے ایسا کیا کہ معلوم ہو
گیا اُن کو نقصان بھوک کا اور ڈر کا **ف** ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ مثل
اہل مکہ کی ہے کہ یہ لوگ بے خوف تھے قتل ہونے اور لُٹ جانے سے اور چین
سے رہتے تھے آسودگی کے ساتھ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا
کفران کیا اور کافر ہو گئے خدا نے بدل ڈالا اُن کی فراخی کو قحط سے کہ سات
برس قحط رہا، بھوک کے مارے مُردار کھاتے تھے اور لہو پیتے تھے اور یہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا کا باعث تھا جو آپؐ نے فرمایا تھا۔
اللھم اشدد وطأتک علی مضر وابعث علیہم سنین کسنی یوسفؑ اور اللہ نے ان
کے نڈر ہونے کو بدل دیا خوف سے یعنی مسلمانوں کا ڈر اُن کے دل میں پڑ گیا
یہاں تک کہ مسلمانوں کے ڈر کے مارے شام کے ملک کا سفر کرنا چھوڑ دیا
اور اپنی جان و مال سے نڈر نہ تھے

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ
۱۰۴ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور بے شک آیا اُن کے پاس پیغمبر اُن
ہی میں سے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تو جھٹلایا اُس کو، پھر پکڑ لیا اُن کو
عذاب نے یعنی قحط اور خوف نے اور حالانکہ وہی ظالم ہیں اپنی جان پر ظلم
کرتے ہیں کہ شرک کرتے ہیں اور جھٹلاتے ہیں **ف** لکھا ہے کہ قریش کی عورتوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آدمی بھیجا کہ اگر ہمارے مردوں
نے تم سے دشمنی کی تو مکے کی عورتوں اور بچوں نے کیا گناہ کیا ہے کہ قحط کے
سبب مرنے کے قریب ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت
دی کہ مکے کو کچھ طعام لے جائیں، یہ آیت شریف نازل ہوئی

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا
۱۰۵ نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ پھر کھاؤ اے عورتو
اور بچو مکے کے جو خدا نے تم کو روزی دی پیغمبرؐ کے آدمیوں کے ہاتھ بے شبہ
اور پاک اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ مومنوں کو حکم ہے کہ حلال کھاؤ اور شکر کرو
اللہ کی نعمت کا، اگر ہو تم خدا نے تعالیٰ کی عبادت کرتے یا فرمانبرداری کرتے

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ
مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ
۱۱٦ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ بے شک خدا نے حرام کیا ہے تم پر
مُردار کو اور خون جو جاری ہو اور گوشت سور کا اور وہ جانور جس پر آواز نکالی
جاوے سوائے خدا کے اُس کے ذبح کرنے کے وقت یعنی بتوں کے نام
جو ذبح کریں، پھر جو کوئی ناچار ہو اور محتاج ہو کھانے کو اُن حرام چیزوں میں
سے کسی کا کہ لذت کے لیئے نہ کھائے اور نہ زیادہ کھائے بھوک سے، تو
بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے گناہ اُس ناچار محتاج کا، مہربان ہے اُس
کے روا ہونے پر

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا
حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ
۱۱۷ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ
۱۱۸ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور نہ کہو تم واسطے اُس چیز کے
کہ تمہاری زبانیں وصف کریں یعنی فقط زبان کے وصف سے نہ کہو جھوٹ
یعنی جو تمہاری زبان پر آجاوے جھوٹ، وہ نہ کہو، اور وہ جھوٹ یہ ہے کہ کہتے
تھے کہ جو پیٹ میں ہے بحیرہ اور سائبہ کے کہ وہ اونٹنیاں ہوتی تھیں نذر کی،
مردوں کو حلال ہے اور عورتوں کو حرام ہے۔ سو یہ نہ کہو کہ اللہ پر باندھو جھوٹ
کہ اللہ نے ہم کو یوں فرمایا ہے، بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں،
نہیں نجات پانے کے قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے جس کے لیئے یہ
جھوٹ بناتے ہیں، وہ دُنیا کا فائدہ تھوڑا سا ہے کہ جاتا رہے گا اور اُن کے
واسطے ہے عذاب دُکھ دینے والا یعنی ہمیشہ ہوگا عقبیٰ میں

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ
۱۱۹ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اور جو
لوگ دین میں آئے یہودیت کے اُن پر حرام کیا ہم نے وہ جو پہلے بتا چکے
ہیں ہم تجھ کو اس سورۃ کے نازل ہونے سے یعنی سورۃ انعام میں اور وہ
آیت شریف "وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر" کی آیت ہے۔ اور ہم نے
اُن پر ظلم نہیں کیا کہ حرام کر دیا، لیکن اُنہوں نے اپنے گناہوں کی کثرت کے
سبب سے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہ لائق سزا کے ہوے

Marfat.com

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ
ع ۱۵/۲۱ - ۱۲۰ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پھر بےشک تیرا پروردگار واسطے اُن
لوگوں کے جنہوں نے گناہ کیے غفلت اور نادانی سے، اور انجام نہ سوچنے
سے پھر توبہ کی بعد اُس کے اور اپنے کاموں کو سنوارا، بےشک تیرا پیدا
کرنے والا بعد توبہ کے البتہ بخشنے والا ہے گناہوں کا، بسبب توبہ کے
مہربان ہے، بندوں کی توبہ قبول کرلیتا ہے

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ
۱۲۱ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى
۱۲۲ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تحقیق ابراہیم خلیل اللہ امت تھے یعنی سب کمال
اور فضیلتیں اُس میں جمع تھیں، کہ اور کسی میں سب اکٹھی نہیں پائی جاتی
تھیں، مگر متفرق کہ کوئی کمال و فضیلت کسی میں اور کوئی کسی میں، کہتے ہیں کہ
جب اُنہیں آگ میں نہ ڈالا تھا تو تمام دُنیا میں کوئی مومن نہ تھا وہ اکیلے
ہی اُمت تھے اور فرمانبردار خدا کے اور اس کے حکم پر قائم سب دینوں
باطل سے حق دین کی طرف رجوع ہونے والے اور وہ مشرک نہ تھے کہ شرک
کرتے جیسا قریش گمان کرتے تھے اور تھے شکر کرنے والے اللہ کی نعمتوں
کا، اللہ نے اُن کو نبوت کے واسطے پسند کیا اور رستہ بتایا دعوت کا طرف
سیدھی راہ کے یعنی توحید کے

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
۱۲۳ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور ہم نے اُس کو دُنیا میں دی بھلائی یعنی اُس کا
اچھا ذکر ہونا یا اولاد نیک یا اُس کی محبت خلقت کے دلوں میں کہ سب
مذہب والے اُس کو دوست رکھیں اور اُس کی تعریف کریں یا یہ معنی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کی نسل میں کیا یا یہ کہ جب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھیں تو اُن پر بھی پڑھیں، اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ
آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمیدٌ مجید۔ اور بےشک
ابراہیمؑ عقبیٰ میں بڑی لیاقت والے ہیں، بلند رُتبہ پانے والے۔ امام تریدیؒ
فرماتے ہیں کہ دنیا میں اُن کی خوبیاں کم نہ کریں گے اُن کی عقبیٰ کی خوبیوں سے

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ
۱۲۴ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ پھر ہم نے وحی کی تجھ پر کہ تو پیروی کر ملّت
ابراہیمؑ کی توحید میں کہ وہ سب جھوٹے مذہبوں کو چھوڑ کر دینِ حق کی طرف رجوع
کیا یا یہ معنی کہ اس کا متابع ہو لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے میں جس طرح وہ نرمی
اور ملائمی سے اللہ کی طرف بلاتا تھا کہ ایک دلیل کے بعد دوسری دلیل بیان کرتا
تھا اور ہر ایک سے اُس کی سمجھ کے موافق بحث کرتا تھا تو بھی یوں ہی کر ف
، صاحبِ تیسیر نے لکھا ہے کہ پیروی سے مراد یہ ہے کہ اسی رستے پر چل کیونکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیغمبر ہوئے
نہ یہ معنی کہ اُن سے رُتبے میں کم تھے، کیونکہ آیا ہے حدیث شریف میں انا اکرم
الاوّلین والآخرین علی اللہ تو بموجب اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب نبیوں سے افضل و اکمل ہیں ؎ تو اصلی و باقی طفیل تواند ۔ تو شاہی
و مجموع خیل تواند ۔ اور نہ تھا ابراہیمؑ شرک کرنے والوں میں سے۔ یہ کفارِ قریش
پر تعریض ہے کہ وہ کہتے تھے، ہم اپنے باپ ابراہیمؑ کے مذہب میں ہیں۔ لکھا
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ جمعہ کے
دن اور کام اپنے سب چھوڑ کر اللہ کی عبادت کیا کرو، جب اُن کو حکم پہنچا تھوڑوں
نے قبول کیا اور بہتوں نے قبول نہ کیا اور ان میں بھی اختلاف پڑا کہ بعضوں نے
کہا کہ ہم ہفتے کا دن اختیار کرتے ہیں اس واسطے کہ اُس دن اللہ سب مخلوق
کو پیدا کر کے فراغت تھا اور بعضوں نے کہا کہ اتوار کا دن اچھا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے اُس دن سے خلقت کی پیدائش شروع کی ہے۔ اللہ نے اُن کی مخالفت
اور نافرمانی کی شامت سے اُن پر ہفتے کا دن مقرر اور فرض کیا اور اس امر میں
اُن پر سختی کی اور فرمایا

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ
رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
۱۲۵ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اُن پر ہفتہ کے دن تعظیم فرض کی گئی، جنہوں نے اختلاف کیا
اُس میں اور وہ تعظیم یہ تھی کہ اُس دن کچھ کام نہ کریں اور اُس کو عید مقرر کریں
اور خدا کی عبادت کے سوا اور کچھ کام نہ کریں، سو یہ بات اُن پر بہت سخت تھی،
زاد المسیر میں لکھا ہے کہ اُس دن حضرت موسیٰؑ نے دیکھا ایک کو کہ کچھ اسباب
کہیں لیے جاتا ہے فرمایا اس کو، گردن مارو اور اُس کی لاش ایسی جگہ ڈال دی
کہ چالیس دن تک جانور، مُردار کھانے والے اس کو کھایا کیے اور بےشک
تیرا پروردگار حکم کرے گا اُن کے درمیان قیامت کے دن جس چیز میں یہ سرکشی
اور جہالت سے اختلاف کرتے تھے یعنی عبادت کے دن مقرر کرنے میں، لکھا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے جمعہ مقرر کیا اُن
پر جو ہم سے پہلے تھے، اُنہوں نے اس میں اختلاف کیا، خدا نے ہم کو ہدایت
کی ہمارے واسطے جمعہ ہے اور یہود کے لیے ہفتہ اور نصاریٰ کے لیے اتوار ✦
اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ
وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ط اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝ بُلا اے محمد ١٢٦
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کو اپنے پروردگار کے رستے میں مضبوط بات سے
یعنی ایسی دلیل سے جس سے حق ثابت ہو جاوے اور شک وشبہ نہ رہے
اور اچھی نصیحت سے اور ان سے بحث کر ایسے طور سے جو اچھا ہے، یعنی
خوش خوئی اور نرمی کے ساتھ اچھے مقدمے ظاہر ترتیب دیکر، لکھا ہے کہ اللہ
نے حکمت فرمائی اور نصیحت فرمائی اور بحث کو کہا تو حکمت خاص خاص لوگوں
کے واسطے ہے اور نصیحت عام خلقت کے لیے اور بحث دشمنوں کے
دفع اور رد کرنے کو ہے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ تین طور سے جو خلقت کی
ہدایت ہے، اس سے اشارہ ہے کہ اللہ سے واصل ہونے کے تین راستے
ہیں، حقیقتؑ، طریقتؑ، شریعتؑ، اس واسطے کہ بعض محققوں نے کہا
ہے کہ حقیقت وہ ہے جو بے واسطے کے بندے کو حق سے ملے اور شریعت
وہ ہے کہ جو بندے کو رسولوں کے واسطے سے ملے، اور طریقت ادب کا
نگاہ رکھنا ہے اللہ کے راستے چلنے میں، اور اللہ کی راہ چلنے کے تین راستے
ہیں، ایک حکمت ہے کہ وہ اللہ کی بخشش ہے بے واسطہ جبرئیل علیہ
السلام کے، اور حقیقت اللہ کی وہ بخشش ہے کہ خلقت اُس میں شریک
نہ ہو، تو حکمت کو حقیقت کہنا مناسب ہے، دوسرا راستہ اچھی نصیحت ہے
اس کو علم طریقت کہنا اولیٰ ہے کہ اس میں بادب کی رعایت رکھنی اور بھلائی کی،
اور نگاہ رکھنا نرمی اور خوشخوئی کا ہے تیسرا راستہ مجادلہ یعنی بحث کہ اَلَّتِیْ ہِیَ
اَحْسَنُ ہے، وہ شریعت ہے کہ اس کی بنا احکامِ الٰہی پر ہے اور بیان حلال و
حرام پر صاف صاف بیان اور صریح صریح دلیلوں پر اس کلام سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال معلوم ہوتا ہے کہ سب خاص اور عام کو اللہ کے

راستے میں بلاتا ہے، شیخ عطار فرماتے ہیں ؎ نور او چوں اصل موجودات
بود ✦ ذات او چوں معطی ہر ذات بود ✦ واجب آمد دعوت ہر دو جہانش ✦
دعوت ذرات پیدا و نہانش ✦ بیشک تیرا پروردگار خوب جانتا ہے اُن کو جو
راہ بھول گئے اللہ کی یعنی اسلام، اور وہی خوب جانتا ہے اُن لوگوں کو جنہوں نے
راہ حق کی پائی، یعنی اسلام لے آئے اور تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
احکام پہنچا دینا ہے۔ لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُحد کی
لڑائی میں سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مثلہ ہوا دیکھا، نہایت غمگین
ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم کہ خدائے تعالیٰ مجھے ان دین کے دشمنوں پر فتح دیوے
تو اے چچا تیرے بدلے ستر آدمیوں کا ایسا ہی حال کروں گا سو خدائے تعالیٰ
نے یہ آیت بھیجی اور اپنے دوستؐ کو اس بات سے منع فرمایا کہ
وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ ط
وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ۝ اگر عذاب کے بدلے عذاب ١٢٧
کیا چاہو تم کسی پر تو عذاب کرو اُس پر جتنا اُس نے عذاب کیا ہے تم پر یعنی جو اُنہوں
نے ایک شخص کا بند بند جدا کیا ہے تو اُس کے بدلے تم بھی ایک ہی کا بند بند جدا کرو
جو برابر ہو، نہ ایک کے عوض ستر کا اور اگر صبر کرو بدلہ لینے سے تو یہ معاف کرنا
اچھا ہے صبر کرنیوالوں کیواسطے بدلہ لینے سے جب یہ آیت آئی تب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے معاف کیا بدلہ لینا اور قسم جو کھائی تھی اُس کا کفارہ دیا
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا
یَمْکُرُوْنَ ۝ اور صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی سختیوں پر اور نہیں ہے صبر کرنا ١٢٨
تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے اور غمگین مت ہو کافروں کی فتح پانے سے مسلمانوں پر اور تنگدل
مت رہ اس بات سے جو یہ کافر تدبیریں اور مکر کرتے ہیں
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ بیشک خدائے ١٢٩ ع ٩ / ٢٢
تعالیٰ ساتھ اُن لوگوں کے ہے جو بچے رہتے ہیں کفر اور شرک سے اور گناہ نہیں کرتے
اور ڈرتے ہیں خدائے تعالیٰ سے اور وہی لوگ نیک کام کرنیوالے ہیں، اُن کے ساتھ ہے
خدائے تعالیٰ، اگر فتح پائی کافروں نے تو کیا ہوا، آخر کو اللہ مسلمانوں کو فتح دلوائے
گا کافروں پر خاطر جمع رکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | مِائَۃٌ وَّاِحْدٰی عَشْرَۃَ اٰیَۃً

منزل ۴ الجزء ۱۵

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط

بے عیب اور بے نقصان وہ خدائے تعالیٰ ہے جو لے گیا اپنے خاص بندے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک رات حرمت وعزت والی مسجد سے یعنی کعبہ سے جس کو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا ہے طرف اُس مسجد کے جس کے گرداگرد برکت دی ہم نے، یعنی بیت المقدس جس کو حضرت سلیمان نبیؑ نے بنا کر تیار کیا تھا شام کے ملک میں اور برکت اُس کے گرد باطن کی تو کب بیان ہو سکتی ہے پر ظاہر میں تو بہت باغ اور نہریں اور میوہ اور دولت اور سب ہی طرح کا عیش تھا اور

قصہ معراج شریف:۔ عروج بمعنی اوپر چڑھنے کے ہے اور معراج آلہ چڑھنے کا یعنی سیڑھی گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے ایک سیڑھی رکھی کہ اُس پر سے آسمان پر چڑھے، اور ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ سیڑھی پر چڑھے تو ایک سیڑھی اُن کے لیے رکھی کہ اس پر سے اُتر گئے اور وہ ایک سیڑھی ہے کہ ملائکہ اُس پر سے چڑھتے اُترتے ہیں اور اکثر علماء اس پر ہیں کہ معراج ربیع الاول میں تھی بارھویں سال رسول ہونے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ ستائیسویں رمضان کو ہوئی اور مشہور یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو ہوئی تھی، عمل اہل مدینہ طیبہ کا کہ ان کے مواسم شریفہ سے اسی پر ہے کہ بعضے کہتے ہیں کہ سن پانچ یا چھ میں تھی اور جاننا چاہیئے کہ یہاں ایک اسراء ہے اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہے مسجد اقصیٰ تک اور معراج مسجد اقصیٰ سے ہے آسمان تک اور اسرا ثابت ہے نص قرآن سے اور منکر اس کا کافر ہے اور معراج ثابت ہے حدیثوں مشہور سے اور منکر اُس کا گمراہ اور بدعتی ہے اور مختلف روایتیں ہیں اقوال علماء کے باب میں کہ معراج خواب میں تھی یا بیداری میں اور ایک بار تھی یا کئی بار یا ایک بار جاگتے میں یا کئی بار سوتے میں اور جو کچھ کہ سوتے میں تھی تو طیم اور تمہید اس کی تھی کہ جاگتے میں ہوئی یا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتھ اس عالم کے حاصل ہوئی جیسے بیچ رؤیائے صادقہ کے کہ ابتدائے نبوت میں ہوتا تھا یہ نکتہ کہا ہے یا جاگتے میں تھی ساتھ بدن کے بیت المقدس تک اور ساتھ روح کے آسمان تک اور تحقیق یہ ہے کہ ایک بار جاگتے میں ہوئی ساتھ بدن شریف سے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے آسمان تک اور آسمان سے وہاں تک کہ خدا نے چاہا۔ نقل کیا ہے علماء نے کہ آخر قصہ تک جو حدیثوں میں مذکور ہے اور یہی ہے مذہب جمہور فقہاء اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہیں اس میں حدیثیں صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہؓ سے نہایت کثرت سے اور واقع میں اگر معراج خواب میں ہوتی تو باعث اس تمام فتنے اور غوغا کی نہ ہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور معراج ساتھ جسم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت سے ہے کہ کسی کو انبیاء میں سے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہوئی یہ تشریف وتکریم خاص حق سبحانہٗ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لیے ہوئی اور سمجھنا اس معنی کا گرفتاران عقل کے حوصلے سے باہر ہے یہاں ایمان لانا چاہیئے اور کیفیت اس کی علم الٰہی کے سپرد کرنی چاہیئے اور حقیقت میں تمام اطوار نبوت کے اور معجزے اور وحی احاطۂ عقل وقیاس سے باہر ہیں جو کوئی اس کو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کے رکھے اور کہے کہ جب تک میری عقل میں نہ آوے نہیں ماننے کا میں اور اعتقاد نہیں کرنے کا اس کا وہ حصۂ ایمان سے محروم ہوگا۔ اولیاء اللہ کو ایک مقام میں پہنچ کر کچھ حقیقت اس کی روشن اور واضح ہوتی ہے اور پہلے پہنچنے کے اس مقام پر طور ایمان کا ہے یعنی جو اللہ ورسولؐ فرمادیں بے شک مان لیوے، ہرگز چون وچرا نہ کرے سلامتی اس میں ہے نسئل اللہ العافیۃ واللہ اعلم ساتواں آیت ہے قتادہؓ سے کہ نقل کی انس بن مالک سے، اُس نے نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث کی اور خبر دی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احوال اس رات کے کہ لیجایا گیا آنحضرتؐ کو اُس وقت کہ میں تھا بیچ حطیم کے اور بعض وقت کہا حجر میں ف، حطیم ح کے زبر سے اور حجر ح کے زیر سے نام دو جگہ کا ہے صحن کعبہ میں چنانچہ بیان اس کا کتاب الحج میں ہو چکا ہے کہ اس حال میں کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ ناگہاں آیا میرے پاس آنے والا یعنی فرشتہ بس چیرا اس چیز کو کہ درمیان اُس کے ہے یہاں تک کہ کہا مالک نے کہ مراد رکھتے تھے حضرتؐ اس اشارے سے گڑھے حلق کے سے کہ جس کو ہنسلی کہتے ہیں زیر ناف کے بالوں تک پس نکالا دل میرا ف ح یہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اس شق کرنے کے ہے کہ جو صغر سن میں ہوا اس واسطے کہ وہ واسطے نکالنے مادہ ہوائی کے تھا حضرتؐ کے دل سے اور یہ واسطے داخل کرنے کمال اور علم معرفت کے تھا قلب شریف میں ف پھر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونے کی بھری ہوئی ایمان سے ف قبیل کنایہ اور تمثیل کے سے ہے یا یہ کہ ایمان ایک صورت بنایا کہ جیسے کہ صورت پکڑیں گے اعمال روز قیامت کے واسطے تولنے کے ف پس دھویا

Marfat.com

قدیم آبادی اور امن اس واسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکے سے بیت المقدس میں لے گئے تو دکھادیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نشانیاں اپنی قدرت کی، یہ اتنی دور اکدم میں پہنچ کر پیغمبروں کو دیکھا اور ان کے درجے معلوم کیے اور تماشے عجائب اپہنچے کے آسمانوں پر دیکھے، کہتے ہیں کہ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی اس سے بارہ برس پیچھے معراج ہوئی تھی لیکن مہینے کی تحقیق نہیں، بعضے کہتے ہیں کہ رجب کی ستائیسویں تاریخ تھی۔ صحیح روایت سے یوں ہے کہ اس رات حضرت جبرئیل علیہ السلام کتنے فرشتوں سمیت بُراق بہشت سے لے کر آئے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی اُمِّ ہانی کے گھر سے، جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی بیٹی تھیں، لے کر بُراق پر سوار کر کے بیت المقدس میں لے جاکر نماز پڑھائی، آگے نماز کے امام آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا اور سب پیغمبروں اور فرشتوں نے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی، وہاں سے آگے آسمان پر گئے، اور ہر آسمان میں پھرے، ہر ایک پیغمبر سے ملتے ہوئے

جب سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچے، تب جبرئیلؑ بھی رہ گئے۔ وہاں سے حضرتؐ اکیلے آگے چلے، پھر کتنی دُور چل کر بُراق بھی رہا، آگے رفرف پر سوار ہوکر چلے، پھر آگے وہاں تک گئے جو سمجھ میں اور دھیان میں کسی کے نہ آئے، مگر یہ کہ خدائے تعالیٰ کے پاس گئے اور کچھ بھید کی باتیں ہوئیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابِ الٰہی میں یہ ثنا اور تعریف کی کہ التحیات للہ والصلوٰت والطیبات اور اُدھر سے یہ جواب آیا کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت مہربانی سے اُمت کو ملا کر یوں عرض کیا کہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اور پانچ وقت کی نماز اور رمضان کے روزے فرض اُمت پر مقرر ہوئے۔ پھر رخصت ہوکر وہاں سے پھرتے ہوئے بہشت اور دوزخ کی سیر کر کے بیت المقدس میں آن کر مکے کو روانہ ہوئے، راہ میں قریشیوں کے قافلے کو دیکھا، پھر جب اپنے مکان میں پہنچے، تو حجرے کی زنجیر ہلتی تھی اور وضو کا پانی بہتا تھا اور بچھونے گرم تھے یعنی ایسی جلدی سے سیر کر آئے، پھر فجر کو رات کا ماجرا یاروں میں بیان کیا، مسلمانوں

گیا دل میرا بھر اگیا محبت رب سے یا علم وایمان سے پھر پھیر اگیا دل یعنی اپنی اصلی جگہ پر رکھا گیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پھر دھویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزیں مطلق یا جگہ دل کی کے زمزم کے پانی سے پھر بھرا گیا ایمان وحکمت سے پھر لایا گیا میرے پاس ایک جانور نیچا خچر سے اُونچا گدھے سے، سفید رنگ کہا جاتا تھا اُس کو بُراق، یعنی بسبب جلدی چلنے اُس کے کے مانند برق یعنی بجلی کے اور بسبب روشنی رنگ اُس کے کے رکھتا تھا قدم اپنے نزدیک تمام ہونے نگاہ اپنی کے **ف** ح ع کہا بعضوں نے صحیح تر یہ ہے کہ وہ بُراق مقرر تھا واسطے سواری سب انبیاء کے اور بعضوں نے کہا کہ ہر نبی کے لیئے ایک بُراق علیحدہ ہے مناسب مرتبہ اور مقام اس کے کے، جیسے کہ ہر ایک کے لیے ایک حوض ہے آخرت میں موافق مقام اس کے کے اور بموجب اس قول کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بُراق مخصوص آنحضرتؐ کے لیئے تھا اور کہا شیخ عبدالوہاب متقی نے کہ اُس کو بُراق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیئے اور گھوڑا نہ کہنا چاہیئے جیسا کہ بعض شعراء کے کلام میں واقع ہوا ہے اور بعضوں نے دلیل پکڑی ساتھ اُس کے اس پر کہ پہنچنا بُراق کا آسمان پر ساتھ ایک قدم کے اس لیئے کہ نظر اس کی زمین پر سے آسمان پر پہنچتی، پس پہنچا اُس کا آسمانوں پر سات قدموں میں ہوا ت پس سوار کیا گیا میں اُس پر **ف** ح اس عبارت میں اشارہ ہے اس پر کہ سوار ہونا آنحضرتؐ کا بُراق پر محض اللہ کی مدد اور ہوا کی قوت سے تھا اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ سوار کرنے والے آنحضرتؐ کے اُس پر جبرئیل تھے ساتھ قوت ملکیہ اپنی کے اور یہ کچھ بعید نہیں ہے اسلئے کہ جبرئیلؑ واسطے تھے پہنچنے فیض الٰہی کے اور اُترنے وحی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہ ایک طرح کی خدمت ہے کہ خادم بادشاہوں کی کرتے ہیں اور جبرئیل اس شب میں چاکر اور غاشیہ بردار آں سرور کے تھے، چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ جبرئیلؑ نے رکاب آنحضرتؐ کی پکڑی تھی اور میکائیلؑ باگ بُراق کی ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُراق ہی پر رہے یہاں تک کہ چڑھے آسمان پر اور تمسک کیا ہے ساتھ اس کے لوگوں نے کہ کہا معراج تھی ایک شب میں سوائے شب اسریٰ کے بیت المقدس تک پس بنا بر عیز اس روایت کے اخبار سے یہ ہے کہ نہیں تھی بُراق بلکہ چڑھے معراج پر جس کو سیڑھی کہتے ہیں جیسے کہ واقعہ ہوا ہے صراحۃً ذکرہ العسقلانی کہتا ہوں میں کہ یہ اختصار راوی سے ہے اور اجمال ہے اُس روایت کا کہ آنحضرتؐ نے باندھا بُراق ساتھ اُس حلقے کے کہ باندھتے تھے اُس سے انبیاء، وہاں ممکن ہے یہ کہ چلنا آنحضرتؐ کا بُراق پر بیت المقدس تک پھر چلنا اُن کا آسمان تک معراج پر وہ کہ سیڑھی ہے واللہ اعلم، پس گویا راوی نے طے کیا یعنی مختصر کیا روایت کو **ت** پس طلب کی جبرئیلؑ نے آسمان کے دروازے کھولنے کی کہا گیا یعنی آسمانوں کے دربانوں نے پوچھا کہ کون ہے کہا جبرئیل نے کہ میں جبرئیل ہوں **ف** ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان میں دروازے ہیں حقیقۃً اور نگہبان ہیں اُن پر، کہتے ہیں کہ وہ دروازے مقابل بیت المقدس کے ہیں اور اس سے

Marfat.com

نے تو سچ جانا اور کافروں نے نہایت جھوٹ جان کر بیت المقدس کے مکانوں
کی ترکیب پوچھی، خدائے تعالیٰ نے بیت المقدس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سامنے کر دیا۔ حضرتؐ نے جب دیکھ کر، جو کچھ پوچھا کافروں نے،
سب بتایا، پھر کافروں نے قافلے کا احوال پوچھا، وہ بھی حضرتؐ نے درست
بتایا۔ تب بھی بہتوں نے توفیق ایمان کی نہ پائی

اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ہ بے شک خدائے تعالیٰ وہی ہے سُننے ۱
والا باتیں کافروں کی اور مسلمانوں کی، جو اُنہوں نے معراج کو جھوٹ اور اُنہوں نے
سچ جانا، اور خدائے تعالیٰ ہی دیکھنے والا ہے سب احوال کا

وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰہُ ھُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا
تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ہ اور دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت ۲
اور کیا ہم نے اُس کو راہ دکھانے والا یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو، وہ کہ نہ پکڑو
سوا میرے کسی کو ایسا جو اُس پر اپنا کام چھوڑ دو یعنی توریت میں یہ حکم کیا ہے کہ

سوائے خدائے تعالیٰ کے ایسا کسی کو نہ سمجھو کہ ہماری مشکل آسان کرے کہ جو خدائے
تعالیٰ کے سوا ایسا کوئی نہیں

۳ ا ذُرِّیَّۃَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ہ ا
اے اولاد اُس کی کہ جو اُٹھائی ہم نے ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے ناؤ میں اور نوح علیہ
السلام تھا بندہ احسان ماننے والا خدائے تعالیٰ کا

وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ
۴ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا ہ اور کہلا بھیجا ہم نے یعقوب علیہ السلام کی اولاد
کو توریت میں کہ تم خرابی کرو گے ملک میں دو بار، یعنی دو بار ایسا بُرا کام کرو گے جو
اس کے سبب ملک میں غضب الٰہی آئے گا سو ایک بار تو وہ کیا کہ حضرت ارمیا
پیغمبر کا کہا نہ مانا اور گناہ کیے بہت بڑے اور دُوسرے وہ کہ حضرت یحییٰ پیغمبر کو شہید
کیا، سو حق تعالیٰ نے اُن کو پہلے ہی خبر دی تھی کہ تم نافرمانی کرو گے بڑی۔ اور
ظلم بڑا کرو گے میرے اچھے بندوں پر

ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ لائق ہے یہ کہنا کہ انا زید مثلاً یعنی اسی پر اکتفا نہ کرے کہ میں ہوں کہ جیسے متعارف ہے اس لیے کہ اُس سے منع آیا ہے بلکہ اپنا نام لے کہ میں فلانا ہوں ف کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے، کہا جبرئیلؑ نے ساتھ میرے محمدؐ ہیں، کہا فرشتوں نے یعنی بطریق استفہام کے اور تحقیق کوئی بھیجا گیا ہے طرف ان کے یعنی محمدؐ کے کہ تمہارے ساتھ آئے ہیں یا آپ سے، کہا جبرئیل نے ہاں بُلائے ہوئے آئے ہیں، کہا فرشتوں نے مرحبا محمدؐ کو یعنی لایا اللہ نبی کو جگہ فراخ میں اور اچھا آنا آیا۔ پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا، پس جبکہ پہنچا اور داخل ہوا میں آسمان میں، پس ناگہاں اس میں تھے آدمؑ پس کہا جبرئیلؑ نے یہ باپ یعنی دادا تمہارے ہیں آدم پس سلام کرو اُن کو ف ع لکھا ہے علماء نے کہ حکم کیا جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ کو سلام کی سبقت کرنے کا انبیاء پر واسطے تعلیم تواضع اور شفقت کے چونکہ آنحضرتؐ ایک مرتبہ عالی کو پہنچے تھے، کہ زیادہ اس سے ممکن اور متصور نہیں لازم تھا کہ تواضع اور شفقت کریں اور یہ بھی کہا علماء نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب گذرنے کے اُن پر بیچ حکم کے کھڑے تھے، اور انبیاء اپنے مقام میں ثابت تھے حکم بیٹھنے کا رکھتے اور کھڑا سلام کرتا ہے بیٹھے پر اگرچہ افضل ہو اس سے ف پس سلام کیا میں نے آدم علیہ السلام پر، پس جواب دیا آدم علیہ السلام نے۔ پھر کہا، مرحبا ساتھ بیٹے نیک بخت کے اور پیغمبر صالح کے ف ع تعریف کی آدمؑ نے اور تمام انبیاء نے کہ مذکور ہے حدیث میں آنحضرتؐ کی ساتھ نیک بختی کے، پس معلوم ہوا، کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور مقام بلند ہے اور شامل ہے تمام خصلتوں خیر کو، اس لیئے کہا گیا ہے کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اُس چیز کے کہ لازم ہو اُس پر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سے اور پروردگار تعالیٰ نے بھی کتاب مجید میں وصف کیا ہے انبیاء کو ساتھ صلاح کے، فرمایا وکل من الصالحین وکلا جعلنا صالحین ف پھر اوپر لے گئے مجھ کو جبرئیل یہاں تک کہ آئے دوسرے آسمان پر پس کہا گیا، کون ہے کہا جبرئیلؑ نے کہ میں جبرئیل ہوں، کہا گیا اور کون ہے ساتھ تمہارے، کہا محمدؐ ہیں، کہا گیا تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُس کے؟ یعنی بُلانے کے لیئے، کہا ہاں، کہا گیا مرحبا اُن کو پس اچھا آنا آیا۔ پھر کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا میں دوسرے آسمان پر، ناگہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کھڑے تھے اور وہ دونوں بیٹے خالہ کے ہیں، آپس میں یعنی اس لیئے کہ بہن مریمؑ کی بیچ گھر زکریا والدہ یحییٰ علیہ السلام کے تھیں اور اسی سبب سے زکریا کفالت مریمؑ کی کرتے تھے، کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ یحییٰ ہیں اور یہ عیسیٰ پس سلام کرو اِن کو، پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا دونوں نے یعنی اچھی طرح، پھر کہا دونوں نے مرحبا بھائی صالح کو اور نبی کو، پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیلؑ طرف تیسرے آسمان کے پس کھلوایا دروازہ، کہا گیا کون ہے، کہا جبرئیل نے کہ میں ہوں جبرئیل، کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے، کہا محمدؐ ہیں۔ کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اس کے؟ کہا ہاں، کہا گیا مرحبا ان کو، پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ، پس جبکہ پہنچا میں تیسرے آسمان میں، ناگہاں یوسفؑ کھڑے ہوئے تھے۔ کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ یوسفؑ ہیں پس سلام کرو اِن کو، پس سلام کیا میں نے اُن کو پس جواب دیا پھر کہا مرحبا بھائی صالح

Marfat.com

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ
۵ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ پھر جب
آیا پہلا وعدہ اُن دونوں وعدوں سے جو کیے تھے تمہاری خرابی کرنے کو اور خدائے
تعالیٰ کے عذاب پہنچنے کا تو اُٹھایا ہم نے یعنی بھیجا ہم نے تم پر اے اولاد یعقوبؑ
کی اپنے بندوں سے ایک کافر بندے کو سو وہ بخت نصر تھا بادشاہ بابل کا اور
بڑا زور آور اور بہادر اور بڑی فوج تھی اس کی، پھر آئے وہ اندر شہر بیت المقدس
کے لوٹتے مارتے، عمارت ڈھاتے اور یہ تھا وعدہ مقرر ہونا
ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ
۶ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝ پھر ہم نے پھیرا تمہارے واسطے
دولت کو کہ تم زور لاؤ اُن پر جنہوں نے تم کو لوٹا مارا تھا اور مدد کی تمہاری ہر طرح
کے مال و اسباب سے اور اولاد سے اور کیا تم کو بہت سے لوگ گنتی میں آگے
سے زیادہ، یعنی جبکہ تمہاری شکست ہوئی تھی، تب سے پھر زیادہ کی فوج
اور دولت تمہاری کو پھر
اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ قف وَاِنْ اَسَاْتُمْ
فَلَهَا ؕ اگر بھلا کیا تم نے تو اپنے واسطے بھلائی کی اور اگر بُرا کیا تم نے پھر اس کا گناہ
تم کو ہوگا
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ پھر جب آیا وعدہ دوسرا تمہاری
خرابی کا اور تم پر عذاب آنے کا جو اُس عذاب سے بُرے ہوئیں اور بگڑ جائیں منہ
تمہارے کہتے ہیں کہ ان دونوں خرابیوں میں دو سو برس کا تفاوت تھا سو خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دوبارہ تم نے نافرمانی کی تو پھر بھیجا ہم نے ایک قوم کو تمہارے
اوپر تو وہ تم کو لوٹیں اور ماریں۔ اس واسطے بھیجا اُس قوم کو
وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور تو کہ گھس آئیں بیت
المقدس میں جیسے گھس آئے تھے پہلی بار لوٹتے مارتے
وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝ اور اس واسطے بھیجا اُس قوم کو، جو ۷

اور نبی صالح کو، پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیلؑ یہاں تک کہ آئے چوتھے آسمان پر، پس کھلوایا دروازہ، کہا گیا کون ہے؟ یہ کہا جبرئیلؑ نے میں ہوں جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے؟ کہا محمدؐ، کہا گیا کہ تحقیق بھیجا گیا کوئی طرف اُس کے؟ کہا ہاں، کہا گیا مرحبا اِن کو، پس اچھا آنا آیا، پس کھولا دروازہ، پھر جبکہ پہنچا میں یعنی اُس آسمان میں، پس ناگہاں ادریسؑ تھے، پس کہا جبرئیلؑ نے یہ ہیں ادریسؑ، سلام کرو اِن کو، پس سلام کیا میں نے پس جواب دیا سلام کا، پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو ف ع اگرچہ ادریسؑ آنحضرتؐ کے داداؤں میں سے ہیں ولیکن انبیاء سب آپس میں بھائی ہیں اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہما السلام کا مشہور اور روشن تر تھا انہوں نے ابن صالح کہا ن پھر لے چلے جبرئیل مجھ کو طرف پانچویں آسمان کے پس کھلوایا دروازہ، کہا گیا کون ہے؟ یہ کہا جبرئیلؑ نے میں ہوں جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے؟ کہا محمدؐ ہیں، کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف ان کے؟ کہا ہاں، کہا مرحبا ان کو، پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ، پس جب پہنچا میں پس ناگہاں ہارونؑ تھے۔ کہا جبرئیلؑ نے یہ ہارونؑ ہیں پس سلام کرو اِن کو، پس سلام کیا میں نے ان کو پس جواب دیا سلام کا، پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو۔ پھر لے چڑھے مجھ کو، یہاں تک کہ آئے چھٹے آسمان پر، پس کھلوایا دروازہ، کہا گیا کون ہے؟ یہ کہا جبرئیلؑ نے کہ میں جبرئیل ہوں، کہا گیا اور کون ہے تیرے ساتھ؟ کہا محمدؐ ہیں۔ کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا طرف ان کے کوئی، کہا ہاں، کہا گیا مرحبا ان کو، اچھا آنا آیا۔ پس جب میں پہنچا اس آسمان میں تو ناگہاں موسیٰؑ تھے، کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ موسیٰؑ ہیں پس سلام کرو ان کو، پس سلام کیا میں نے اُن کو، پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو۔ پس جب کہ بڑھا میں آگے تو روئے موسیٰؑ، کہا گیا واسطے اُن کے کہ کس چیز نے رُلایا تجھ کو؟ کہا موسیٰؑ نے کہ رویا میں اس واسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بھیجا گیا پیچھے میرے کہ داخل ہوں گے بہشت میں اُس کی اُمت سے زیادہ اُن لوگوں سے کہ داخل ہوں گے اس میں میری اُمت سے ف ع علماء نے لکھا ہے کہ نہیں تھا رونا موسیٰ علیہ السلام کا بسبب حسد ان کے کے اوپر فضیلت پیغمبرؐ ہمارے کے اور ان کی اُمت کے اس لیئے کہ حسد بُرا ہے عوام مومنین سے اور نکال ڈالا گیا ہے اُن میں سے اس جہان میں پس کیونکر سرزد ہوا اس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اُس کو خدائے تعالیٰ نے اس جہان میں، پس کیونکر سرزد ہوا اُس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اُس کو خدائے تعالیٰ نے اور کلام کیا ساتھ اُس کے اور راز کی باتیں کیں اُس سے، بلکہ رونا اس سبب سے تھا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰؑ سے اجر کہ مرتب ہوتے اُس پر درجات بسبب واقع ہونے کے ان کی اُمت سے مخالفت اوامر کی اور نہ بجالانا حکموں کا کہ موجب نقصان اجر ان کے کا تھا کہ اس سے نقصان حضرت موسیٰؑ کے ثواب کا لازم آیا، اس لیئے کہ ہر پیغمبر کے لیے ثواب اُس شخص کا ہوتا ہے کہ متابعت اس کی کرتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ روئے اپنی اُمت کے حال پر از راہِ شفقت کے بسبب اس کے کہ اُنہوں نے فائدہ نہ اُٹھایا اُنکی متابعت سے باوجود بڑی عمروں کے جیسے کہ فائدہ اُٹھایا اس اُمت مرحومہ نے اپنے پیغمبرؐ کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمروں کے اور پہنچی کثرت اُن کی اس اُمت کی کثرت کو، چونکہ رکھی گئی ہے

Marfat.com

ویران کریں جس جگہ زور پائیں لوٹ مار کرنے پر۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت سلیمان نبی علیہ السلام کی اولاد بیت المقدس میں بہت دولتمند ہوئی اور خدائے تعالیٰ نے نعمتیں انہیں بہت دیں، تب انہوں نے ظلم اور گناہ اور تکبری شروع کی۔ اُس وقت اُن میں ۔ ۔ ا پیغمبر تھے، انہوں نے بہتیرا سمجھایا کہ یہ پہلا وعدہ ہے جو توریت میں خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے، خبردار رہو اور نافرمانی نہ کرو خدائے تعالیٰ کی، انہوں نے کہنا حضرت ارمیا کا نہ مانا، تب خدائے تعالیٰ نے بابل شہر کے بخت نصر بادشاہ کو بھیجا، اُس نے آکر بیت المقدس کے سرداروں پر فتح پاکر لوٹا اور مارا اور عمارت گرائی اور ویران کیا اور ستر ہزار آدمیوں کو بنی اسرائیل سے قید کرکے لے گیا، پھر خدائے تعالیٰ نے ایسا سبب کیا کہ وہ شہر اس سے زیادہ آباد ہوا اور مال و دولت پہلے سے زیادہ خدائے تعالیٰ نے دی۔ بنی اسرائیل لگے عیش کرنے۔ دو سو برس تک اسی طرح رہے پھر خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگے۔ یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نبی کو شہید کرنے کی فکر میں ہوئے۔ تب پھر خدائے تعالیٰ نے اُن کے عذاب کرنے کے واسطے طیطوس روم کے بادشاہ کو اُن پر بھیجا، سو اُس نے آکر پھر ویسا ہی حال کیا، یعنی لوٹا اور قتل کیا اور عمارت ڈھائی اور ویران کیا۔ پھر خدائے تعالیٰ نے ان وعدوں کے پیچھے یہ توریت میں فرمایا تھا کہ

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا م شاید کہ تمہارا رب اس دوسرے عذاب کے پیچھے اگر توبہ کرو اور پھر نافرمانی نہ کرو، تو مہر کرے تم پر اور تم کو دولتمند اور آباد کرے اور اگر پھر تم پھرو اور نافرمانی کرو تو پھر پھروں میں تیسری بار اور تمہیں عذاب کروں میں

ؕ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝ اور مقرر کریں ہم دوزخ کو کافروں کے واسطے قید خانہ جو اُس میں رہا کریں، سو تیسری بار بنی اسرائیل نے نافرمانی کی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہ مانا اور ایمان نہ لائے تو پھر یہ عذاب آیا کہ بہت مارے گئے اور باقی جلا وطن ہوئے اور خوار ہوئے اور ان پر

رحمت اور شفقت پیغمبر کے دلوں میں بہ نسبت اپنی امت کے زیادہ اوروں سے۔ پس رونے حضرت موسیٰ علیہ السلام از راہِ رحم کرنے کے اپنی امت پر اس ساعت میں کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تھا شاید کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ رحم کرے ان پر بسبب برکت اس ساعت کے اور بعضوں نے کہا کہ مقصود موسیٰ کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کے دل کا تھا اس سبب سے کہ تابع اس کے بہت ہیں اور داخل ہوں گے بہشت میں زیادہ بہ نسبت اُن لوگوں کے کہ داخل ہوں گے اس میں اور اُمتوں میں سے اور کہنا موسیٰ کا کہ ایک لڑکا بھیجا گیا بعد میرے۔ یہ ازراہ اُن کی حقارت کے نہیں تھا۔ بلکہ از راہ بڑا جاننے قدرت کے اور کرم پروردگار کے کہا کہ کیا اُس کی قدرت ہے کہ اس سن میں یہ کچھ مرتبہ ملا ہے کہ اگلوں کو باوجود بڑی عمروں کے وہ نہیں ملا۔ اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اس لیئے ہو کہ تھے حضرتؐ وقت گذرنے کے انبیاء پر کم بہ نسبت عمروں ان کی کے دنیا میں اور گذرنے زمانے کے ان پر عالم برزخ میں ن پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیلؑ طرف آسمان ساتویں کے۔ پس کھلوایا جبرئیلؑ نے دروازہ، پس کہا گیا، کون ہے؟ یہ کہا جبرئیلؑ نے، میں جبرئیلؑ ہوں، کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے؟ کہا محمدؐ ہیں، کہا گیا اور بھیجا گیا تھا کوئی طرف ان کے؟ کہا ہاں، کہا گیا مرحبا ان کو۔ پس اچھا آنا آیا، پس جبکہ پہنچا میں اُس آسمان میں، پس ناگہاں ابراہیمؑ تھے، کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ ہیں باپ تمہارے ابراہیمؑ۔ پس سلام کرو ان کو۔ پس سلام کیا اُن کو میں نے، پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبیؐ صالح کو ف ع کہا حافظ سیوطیؒ نے کہ اشکال لازم آتا ہے انبیاء کے دیکھنے پر آسمانوں میں باوجود اس کے کہ بدن اُن کے قبروں میں ہیں اور جواب دیا گیا ہے اس کا یہ کہ ارواح ہیں اُن کی متشکل ہوئی تھیں بدنوں کی صورتوں میں یا حاضر ہوئی تھیں روحیں اُن کی حضرتؐ کی ملاقات کے لیئے اس رات میں واسطے تعظیم اُن کی کے اور اختلاف کیا گیا ہے کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ہر نبی کے انبیائے مذکورین میں سے کس سبب سے تھا اور کیا حکمت تھی اس میں، اور مشہور تر یہ ہے کہ بجہت تفاوت ان کی کے تھا درجات میں۔ ابن ابی حمزہ نے یوں لکھا ہے کہ خصوصیت آدمؑ کی ساتھ پہلے آسمان کے اس سبب سے تھی کہ وہ اوّل ہیں سب انبیاء میں، اور اوّل باپ ہیں سب کے۔ پس مناسب ہوا ہونا اُن کا پہلے آسمان پر، اور عیسیٰؑ کو خصوصیت ساتھ دوسرے آسمان کے اس لیئے ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیاء کے زمانہ اُن کا بہت قریب ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے اور قریب ان کے یوسفؑ تھے اس لیئے کہ اُمت آنحضرتؐ کی داخل ہوگی جنت میں بصورت اُن کے اور ادریسؑ چوتھے آسمان میں تھے بسبب فرمانے اللہ تعالیٰ کے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور چوتھا آسمان ساتوں میں اوسط اور معتدل ہے اور ہارونؑ پانچویں میں بسبب قریب ہونے بھائی اپنے کے تھے اور موسیٰؑ اوپر اُن سے تھے بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ تعالیٰ کے اور ابراہیمؑ اوپر ان کے اس لیئے کہ وہ افضل انبیاء کے ہیں بعد نبی ہمارے کے کہتا ہوں کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیاء علیہم السلام کے کہ وہ کہاں تھے، پس شاید وہ بھی موجود ہوں آسمانوں میں مناسب

Marfat.com

یہ مقرر ہوا

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
۹ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًاۙ بے شک
یہ قرآن راہ دکھلانے والا ہے ایسی جو بہت سیدھی اور مضبوط ہے یعنی شریعت اور
خوشخبری دینے والا ہے یہ قرآن ایمان لانے والوں کو، جنہوں نے کیے ہیں کام
اچھے، اُن کو بدلہ ہے بہت بڑا یعنی بہشت اور اس کی نعمتیں، اور قرآن خبر دینے
والا ہے

وَّ اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا
۱۰ اَلِیْمًا۠ اور وہ لوگ جو نہیں سچ جانتے آخرت کو یعنی قیامت کو جھوٹ جانتے
ہیں، تیار کیا ہے اُن کے واسطے عذاب دُکھ دینے والا اور آگ دوزخ کی ہے،
یعنی قرآن مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے بہشت کی اور کافروں کو خبر دیتا ہے
دوزخ میں جانے کی

وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ
عَجُوْلًا ○ اور دُعا مانگتا ہے آدمی بدی کی خدائے تعالیٰ سے غصہ کے وقت ۱۱
اپنے واسطے جس طرح دُعا مانگتا ہے ساتھ بھلائی کے، یعنی جب آدمی غصہ ہوتا
ہے تو اپنے تئیں بد دُعا کرتا ہے ایسی آرزو سے جیسے اپنے واسطے بھلائی کی دُعا
مانگتا ہے۔ اور ہے آدمی جلدی کرنے والا بے صبر یعنی ہر بات میں کہتا ہے کہ
الٰہی جلد یہ بات ہو جائے۔

وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَاۤ
اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ
السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ○ اور کیا ہم نے ع ۱۲-۱۰
رات اور دن کو نشانیاں قدرت اپنی کی، پھر مٹا دی ہم نے نشانی رات کی
چاند، سورج ہیں، پھر چاند کی روشنی کم کی اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنائی ہم نے
نشانی دن کی روشن تو تلاش زیادتی جمعیت رزق کی اپنے رب کی طرف سے اور جانو گنتی برسوں کی اور شمار

مقام اپنے کے اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان میں مگر ایک ایک مشہور انبیاؤں میں سے اور اکتفا کیا ساتھ ذکر ان کے کے باقی بزرگواروں میں سے ت پھر اُٹھایا گیا میں طرف سدرۃ المنتہیٰ کے ف ح کہ نام ایک درخت کا ہے ساتویں آسمان میں اور جڑ اُس کی ساتویں آسمان میں ہے اور سدرہ لغت میں بیر کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہیٰ اُس کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ علوم خلائق ہر قسم ملائکہ وغیرہ سے اسی تک پہنچتے ہیں اور کوئی اس سے گذرا نہیں سوائے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ؎ چناں گرم در تیہ غربت براند ٭ کہ در سدرہ جبریل از وباز ماند ت پس ناگہاں اس کے بیر مانند مشکوں ہجر کے تھے اور ناگہاں تھے پتے اُس کے مانند کانوں ہاتھیوں کے ف ح نفط فیلہ کے زیر اور بے کے زیر سے جمع فیل کی ہے جیسے کہ دیکہ جمع دیک کی اور تشبیہ بقدر فہم عوام کے اور قیاس عقل کے ہے والا احاطہ اُن کا حد حصر سے باہر ہے ت کہا جبرئیل نے یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے ف ح مقصود حضرت جبرئیلؑ کا یا تو معلوم کروانا اس مقام کا تھا اور خوشخبری تھی آنحضرتؐ کو ساتھ پہنچنے کے اس مقام میں کہ مقام عقلوں اور علموں خلائق کا ہے یا مقصود عذر کرنا اپنی مفارقت کا، اور آنحضرتؐ کی مصاحبت سے رہ جانے کا ؎ بگفتا فراتر مجالم نماند ٭ بماندم کہ نیروے بالم نماند ٭ اگر یک سر موئے برتر پرم ٭ فروغ تجلی بسوزد پرم ٭ پس ناگہاں وہاں چار نہریں تھیں، دُو نہریں چھپی ہوئی اور دُو نہریں ظاہر، کہا میں نے کیا ہے یہ دونوں طرح کی نہریں ظاہر اور باطن کی اے جبرئیلؑ، کہا جبرئیلؑ نے اے پر دُو نہریں چھپی ہوئی ہیں بہشت میں ف طیبی نے کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دُوسری کوثر اور باطن یعنی چھپی ہوئی اس سبب سے کہتے ہیں کہ بہشت میں جاری ہیں، اُس سے باہر نہیں نکلتیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اس سبب سے باطن کہتے ہیں کہ عقلیں اس کے وصف کی کنہ کو نہیں پہنچتیں ت اور لے پر دُو نہریں ظاہر پس نیل اور فرات ف ح ظاہر یہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہے اور بحکم حدیث کے وہ سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہیں اور زمین پر پڑتی ہیں اور رواں ہوتی ہیں اس تین، اور بعضوں نے کہا کہ یہ قبیل تشبیہ کی سی ہے کہ پانی اُن کا لطافت اور شیرینی اور منافع میں مشابہ بہشت کے پانی کے ہے یا قبیل موافق اسماء کے سے یعنی جیسے ان دونوں نہروں کا نام نیل و فرات ہے ایسے ہی بہشت میں بھی دُو نہریں ہیں کہ نام اُن کا نیل و فرات ہے واللہ اعلم ت پھر دکھایا گیا میرے لیے بیت المعمور ف ح کہ وہ ایک خانۂ خدا ہے ساتویں آسمان میں محاذی خانہ کعبہ کے کہ اگر فرض کیا جائے گا گرنا اس کا زمین پر تو سیدھا خانۂ کعبہ ہی پر آن کر پڑے اور ذکر اُس کا اگلی حدیث میں آتا ہے ت پھر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دُودھ کا اور ایک باسن شہد کا یعنی تا کہ اختیار کروں میں جس کو کہ چاہوں میں اُن میں سے، پس لیا میں نے دُودھ، پس کہا جبرئیلؑ نے، دُودھ فطرت ہے ف ح یعنی دین اسلام کہ مخلوق ہیں لوگ اس پر، کہا علماء نے کہ دُودھ اس عالم میں مثال دین اور علم کے ہے یہاں تک کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ دُودھ پیتا ہوں تو تعبیر اس کی یہ ہوئی کہ دین اور علم سے منتفع اور محظوظ

Marfat.com

وقتوں کا اور ہر چیز کا جو اُس کے محتاج تھے تم دین و دُنیا کے کاموں میں، بیان
کیا ہم نے اُس کو قرآن میں کھول کر کہنا یعنی جیسا کہ چاہیئے تھا مفصّل کرنا
اس طرح کیا
وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ
۱۳ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۱۰ اور سب آدمیوں کو
کافر اور مسلمان، سب کو لازم کیا اور مقرر کیئے بھلے اور بُرے کام اُس کے
اُس کی گردن میں، یعنی ہر آدمی کے بھلے یا بُرے کام اُس کے ساتھ اُس کے ہیں
یعنی ہر ایک شخص کے کام بھلے بُرے سے دُوسرے کو نفع نقصان نہ ہوگا اور
باہر لاؤں گا میں ہر آدمی کے واسطے قیامت کے دن لکھا ہوا خط اُس کے کاموں
کا، جو دیکھے گا اُس خط کو لکھا ہوا، یعنی ہر آدمی نے جو دنیا میں کام نیک۔ اور بد
کیے ہوں گے، وہ سب ذرہ ذرہ قیامت کے دن لکھے ہوئے دیکھے گا، تب
کہیں گے

۱۴ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ پڑھ اعمال نامہ
اپنا اور دیکھ کہ دُنیا میں کیا کام کیے تھے، اور اُس دن سب لوگ اپنے اعمال نامے
پڑھیں گے اور کہیں گے فرشتے کہ کفایت کرتا ہے تو آج اپنے اوپر حساب کرنے
والا، اور کسی کی احتیاج نہیں جو تجھے بتاوے، تو آپ ہی اپنا اعمال نامہ دیکھ کہ
تُو نے دنیا میں کیا کچھ کیا ہے اور آپ ہی انصاف کر، جو ان کاموں کا بدلہ کیا چاہیئے
اور اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ جو کوئی راہ سیدھی پائے اور مقرر راہ دکھائے اپنے تئیں یعنی
راہ پانا اُس کا اسی کے حق میں بھلا ہے اور جو کوئی راہ سیدھی کو بھولا، مقرر راہ
بھولنا اسی کو خراب کرے گا، یعنی جو ایمان لایا اور مسلمان ہوا تو اپنے واسطے اور
جو کافر ہوا تو اپنے واسطے
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى

ہو گا بمناسبت اس کے کہ غذا آدمی کی ابتدا میں وہی ہے اور بسبب اچھی صفتوں اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونے اُس کے کے ت تو ہوگا اس فطرت پر اور اُمت تیری ف
اور اے پر شراب ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ کہا جبرئیلؑ نے کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری اُمت میں، اگرچہ شراب اُس زمانہ میں مباح تھی
خصوصاً شراب جنت لیکن تعبیر اُس کی جہان میں یہی تھی اور شہد اگرچہ شیریں اور شفا دینے والا ہے لیکن لطافت دُودھ کی اور گوارا ہونا اُس کا زیادہ اس سے ہے اور حدیث آئندہ میں
ذکر شہد کا نہیں ہے یہی دو ظرف شراب اور دُودھ کے مذکور ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لانا ان تینوں ظرفوں کا آسمان پر تھا اور حدیث آئندہ میں آیا ہے کہ وقت
آنے کے مسجد اقصٰی میں تھا اور ظاہر یہ ہے کہ ہر دو مقام میں ہو۔ بیت المقدس میں ۴ واللہ اعلم ث پھر فرض کی نماز یعنی پچاس نمازیں ہر دن اور رات میں، پس پھرا میں درگاہِ رب
سے، پس گذرا میں موسیٰ پر ف ع یعنی بعد گذرنے کے ابراہیمؑ پر، روایت کی ہے ترمذی نے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ملا میں ابراہیمؑ سے شب معراج میں، پس کہا اے محمدؐ کہنا تو
اپنی اُمت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا اُن کو کہ جنت اچھی مٹی اور شیریں پانی کی ہے اور وہ چٹیل صاف میدان ہے اور درخت گل بوٹا اُس کا سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا
اللہ واللہ اکبر کا ہے ث پس کہا موسیٰؑ نے ساتھ کس عبادت کے حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا میں ساتھ پچاس نمازوں کے ہر دن میں یعنی دن اور رات میں کہا موسیٰؑ نے کہ تحقیق اُمت
تمہاری نہیں ادا کر سکے گی پچاس نمازیں یعنی عادۃً یا سہولۃً بسبب ضعف یا کسل کے قسم اللہ کی آزمایا ہے میں نے لوگوں کو پہلے تمہارے اور دریافت کیا ہے کہ اٹھانا مشقت
اور تکلیف کا سخت ہے ان کی طبیعتوں پر اور علاج کیا ہے میں نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہ ہوئے باوجودیکہ وہ قوی تھے بہ نسبت تمہاری امت کے
پس تمہاری اُمت کیونکر ادا کر سکے گی اتنی نمازیں، پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو پروردگار سے واسطے تخفیف اور آسانی کے واسطے امت اپنی کے پس پھر
گیا میں، یعنی اپنے رب کی طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کیں مجھ سے دس نمازیں اور چالیس رہیں، پس پھرا میں طرف موسیٰؑ کے، پس کہا موسیٰؑ نے مانند اس کلام کے کہ کہا تھا
پہلی بار کہ تیری اُمت نہیں ادا کر سکے گی چالیس نمازیں اور میں آزما چکا ہوں لوگوں کو، پس پھر جا اور تخفیف چاہ، پس پھر گیا میں درگاہِ رب العزت میں، پس کم کیں مجھ سے اور
دس نمازیں، اور تیس رہیں، پس آیا میں نزدیک موسیٰؑ کے پس کہا مانند اُس کے کہ کہا تھا پس پھر گیا میں، پس کم کیں مجھ سے دس نمازیں، اور بیس رہیں، پس آیا میں موسیٰ کے پاس
کہا مثل پہلے کلام کے پس پھر گیا میں، پس حکم کیا گیا میں ساتھ دس نمازوں کے ہر روز، پس آیا میں موسیٰؑ کے پاس، پس کہا مانند اُسی کلام کے، پس پھر گیا میں، پس حکم کیا گیا میں ساتھ
پانچ نمازوں کے ہر روز، پس آیا میں موسیٰؑ کے پاس، پس کہا، ساتھ کس چیز کے حکم کیا گیا تو؟ کہا میں نے حکم کیا گیا میں ساتھ پانچ نمازوں کے ہر روز، کہا موسیٰؑ نے کہ بلاشبہ اُمت

Marfat.com

۱۵ نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ٥ اور نہ اُٹھائے گا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا، یعنی
ایک کا گناہ دوسرے پر نہ رکھیں گے اور ہم عذاب نہیں کرتے کسی قوم پر جب
تک کہ بھیجیں پیغمبر کو، یعنی پہلے نبی کو بھیجتے ہیں تو سمجھاوے اور راہ سیدھی عذاب
سے چھوٹنے کی بتاوے۔ جب وہ اس نبی کا کہنا نہیں مانتے، تب عذاب
اُن پر آتا ہے

وَ اِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نُّهۡلِكَ قَرۡيَةً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِيۡهَا فَفَسَقُوۡا
۱۶ فِيۡهَا فَحَقَّ عَلَيۡهَا الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰهَا تَدۡمِيۡرًا ٥ اور جب چاہتے
ہیں ہم کہ مار کر خراب کردیں کسی شہر کے لوگوں کو تو حکم کرتے ہیں وہاں کے
دولتمندوں کو کہ تابعداری کرو پیغمبر کی، پھر جب تابعداری نہیں کرتے اور حکم نہیں مانتے
اس شہر کے لوگ، پھر واجب اور درست ہوتا ہے اُن پر عذاب کرنا، پھر
جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیتے ہیں ہم اس شہر کو سمیت اُس کے رہنے
والوں کے جیسا کہ چاہیئے یعنی بہت ویران کر دیتے ہیں

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ ؕ وَكَفٰى
۱۷ بِرَبِّكَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ٥ اور بہت مار کر خراب
اور ویران کر دیئے ہم نے قرن کے لوگوں سے پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے
قوم عاد اور ثمود کی اور کئی ایسی قوم کو مار کر اُجاڑ دیا اور کفایت کرتا ہے رب
تیرا واسطے گناہ اپنے بندوں کے جاننے والا دیکھنے والا، یعنی رب تیرا جانتا
ہے اور دیکھتا ہے گناہ اپنے بندوں کے، وہی کفایت کرتا ہے۔ کہتے ہیں
کہ منافق، یعنی جو لوگ کہ ظاہر میں ایمان لائے تھے اور دل میں کافر تھے، وہ
لڑائیوں میں مسلمانوں کے ساتھ جاتے تھے، پر غرض اُن کی جہاد نہ تھی، بلکہ
اس واسطے جاتے تھے کہ لوٹ کا مال ہاتھ آئے، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهٗ فِيۡهَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ
نُّرِيۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلٰٮهَا مَذۡمُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ۱۸
پھر کوئی چاہے فائدہ دُنیا کا یعنی دولت اور عیش ہی چاہے اور آخرت کو نہ مانگے
خدائے تعالیٰ سے تو دُنیا ہی میں دیتے ہیں ہم اُس کو جو کچھ چاہتے ہیں ہم، اور
جس کو چاہتے ہیں ہم دیتے ہیں ہم اس کی وہ چیز پھر آخرت کو تیار کرتے ہیں ہم
اُس کے واسطے دوزخ، آتا ہے وہ دوزخ میں بُری باتیں سُن کر اور بے آبرو
ہو کر اور نکالا ہوا خدائے تعالیٰ کی رحمت سے

وَمَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعۡيَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٌ
فَاُولٰۤئِكَ كَانَ سَعۡيُهُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ٥ اور جو کوئی چاہتا ہے فائدہ آخرت ۱۹
کا یعنی بہشت اور اُس کی نعمتیں، اور تلاش کرتا ہے اس کے واسطے یعنی اچھے
کام کرے۔ ویسے اچھے کاموں سے بہشت میں جانے کے لائق ہو اور وہ تلاش
کرنے والا بھی مسلمان ہووے، یعنی کافر کی عبادت اور نیکیاں قبول نہیں، پھر ویسے
لوگ جو ہے اُن کی تلاش قبول کی گئی، یعنی مسلمانوں کی نیکیاں ضائع نہ ہوں گی اور ان
دونوں فرقوں کو، جو چاہنے والے دُنیا اور دین کے ہیں یعنی کافر اور مسلمان

كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَهٰۤؤُلَآءِ مِنۡ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ
عَطَآءُ رَبِّكَ مَحۡظُوۡرًا ٥ سب کو انعام اور بخشش کرتے ہیں ہم اُس فرقہ ۲۰
کو بھی جتنا اُنہیں ضرور ہے اور اس فرقہ کو بھی جیسی اُن کی تلاش ہے، کسی کو
نا اُمید نہیں کرتے بخشش رب تیرے کے سے اور نہیں ہے بخشش رب تیرے
کی اٹکائی ہوئی اور موقوف کی ہوئی، یعنی خدائے تعالیٰ کی بخشش سب پر ہے مسلمانوں
کو دین و دُنیا دونوں جگہ اور کافروں کو دُنیا ہی بس ہے، دین میں نہیں

اُنۡظُرۡ كَيۡفَ فَضَّلۡنَا بَعۡضَهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ وَلَلۡاٰخِرَةُ اَكۡبَرُ

تیری یعنی اکثر ان کی نہیں طاقت رکھیں گے پانچ نمازوں کی، یعنی اس کی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز، اور تحقیق میں نے آزمایا ہے لوگوں کو پہلے تم سے، اور علاج کیا میں نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی وہ اس سے کم بھی نہ ادا کر سکے، پس پھر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف اور سوال کرو اُس سے تخفیف کا اپنی اُمت کے لیئے **ف** ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰؑ نے جو آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تھا اُنہوں نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے ورنہ کاہے کو یہ تکرار کرتے، پس صادر ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اس پر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اس لیئے کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی۔ اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اس میں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہ ہے جو بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی تھیں، پھر رحم کیا اپنے بندوں پر، اور فسخ کیا اُن کو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعضے احکام منسوخ ہوئے ہیں **ت** کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا، یہاں تک کہ شرم زدہ ہوا میں یعنی کثرت سوال سے اب نہیں جا سکتا میں طلب تخفیف کے لیئے اگرچہ ظن ہو اُمت کی نہ محافظت کر سکنے کا ولیکن راضی ہوں میں یعنی حکم رب پر، اور تسلیم کرتا ہوں میں امر الٰہی کو، یا سونپتا ہوں

Marfat.com

٢١ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝ دیکھ اور دھیان کر جو جیسی بڑائی دی ہم نے
ایک کو ایک پر دولت میں اور ہنر میں اور عقل میں اور بہادری میں اور بھلے کاموں
میں، اور مقرر آخرت میں تو بہت بڑے درجے ہیں اور بہت بڑی بڑائیاں ہیں جو
گنتی میں نہ آویں
ع١٢ ٢٢ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝
اور مت پکڑ خدائے تعالیٰ کے ساتھ کوئی خدا دوسرا یعنی کسی کو اس کا شریک نہ کر
اور نہ جان۔ اور اگر تو نے کسی کو اس کا شریک کیا تو پھر بیٹھے گا دوزخ میں اور سب
تجھے برا کہیں گے اور نا امید ہو گا تو سب بھلائیوں اپنی کی ہونیوں اور سب
نعمتوں سے
وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کر دیا رب تیرے نے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پر وہ کہ نہ پوجو اور نہ بندگی کرو اس کے سوا
کسی کی ہرگز یعنی وہی خدائے تعالیٰ لائق بندگی کے ہے اور کوئی نہیں اور اس
کا کوئی شریک نہیں، اور یہ حکم کیا
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ
اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا
٢٣ قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ اور ماں باپ سے بھلائی کر اور اگر پہنچیں تیرے آگے بڑھاپے
کو، یعنی تیرے روبرو ماں یا باپ یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو نہ کہہ تو اُف بھی
ان دونوں کو، اور نہ جھڑک کر اُن کو اور کہہ اُن سے اچھی بات ادب سے
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ
٢٤ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ اور جھکا اُن کے آگے سر اپنا عاجزی
سے اور غریبی اور مہربانی سے یعنی اُن کی خدمت کرنا محبت سے اور غریبی
سا اور اُن کے واسطے دعا مانگ خدائے تعالیٰ سے اس طرح کہ اے پروردگار
رحم کر اور مہربانی کر میرے ماں باپ پر، جیسا کہ مجھے پالا انہوں نے بچپن میں
رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ
٢٥ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ اور رب تمہارا خوب اور بہت جانتا
ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم بھلائی کرنے والے ہو ماں باپ سے
بے شک خدائے تعالیٰ ہے التجا اور رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا
وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا
٢٦ تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اور دے ناتے داروں کو اور کنبے کے لوگوں کو حق اُن
کا اور دے فقیر محتاجوں کو اور مسافروں کو بہت خرچ نہ کر یعنی بے جا بے مزور
خرچ کرنا بہت موقوف کر
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
٢٧ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ مقرر اور بے شک بہت خرچ کرنے والے بھائی شیطانوں
کے ہیں، یعنی اُن کے کہنے میں ہیں، اور ہے شیطان اپنے رب سے منکر اور
ناشکری کرنے والا **شان** کہتے ہیں کہ کئی صحابہؓ محتاج تھے، جیسے بلالؓ اور
صہیبؓ اور خبابؓ، ایسوں کو اصحاب صُفّہ کہتے ہیں، سو ایسے اصحاب کبھی ایسے وقت
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگتے جو اُس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس کچھ نہ ہوتا، تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرم سے چپکے ہو جاتے
تب یہ آیت خدائے تعالیٰ نے بھیجی کہ
وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا
٢٨ فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ کہ اگر تو خبر نہ لیوے ان محتاجوں کی اور راہ دیکھے
اپنے رب کی مہربانی کی، یعنی چاہے کہ جب خدائے تعالیٰ دیوے گا تو میں دوں
گا تو پھر کہہ اُن کو نرمی سے آسان اور سچ یعنی کہہ کہ خدائے تعالیٰ مجھے بھی دے، اور
تمہیں بھی دے **شان** کہتے ہیں کہ اُم سلمہؓ نے ایک بار ایک یہودی کی عورت سے
شرط کی تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ
سخی ہیں، اُس نے آزمانے کے واسطے اپنی بیٹی کو بھیجا، لڑکی نے آن کر حضرتؐ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ میری ماں تم سے پیراہن تمہارا مانگتی ہے حضرتؐ
کے پاس دوسرا نہ تھا، حضرتؐ نے فرمایا کہ دو گھڑی پیچھے آئیو، وہ لڑکی پھر آئی
اور کہا کہ میری ماں تمہارے گلے کا پیراہن مانگتی ہے، حضرتؐ نے حجرے میں
جا کر پیراہن اُتار دیا اور آپؐ حجرے میں ننگے بیٹھے، جب وقت نماز کا ہوا، اور
واسطے نماز کے صحابیوںؓ نے بلایا، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ننگے باہر نہ نکل سکے
تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ

میں کار اپنا اور کار اُمت کا، اللہ تعالیٰ ۔۔۔ فرمایا آنحضرتؐ نے پس جس وقت سے گذرا میں اس مقام میں، آواز دی آواز دینے والے نے، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر
اور جاری کیا میں نے فرض اپنا یعنی اور آدل تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے، نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ١٢ منہ

Marfat.com

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا
۲۹ كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ اور مت باندھ اپنا ہاتھ
اپنی گردن سے، یعنی بخیل مت ہو اور خیرات کر اور نہ اپنا ہاتھ کھول تمام کھولنا
یعنی ایسی خیرات بھی نہ کر جو آپ ننگا اور فاقے سے رہے لوگوں کا طعنہ کھایا
ہوا اور محتاج پچھتایا ہوا، یعنی نہ اتنی سخاوت کر جو آپ محتاج رہے اور نہ ایسی
بخیلی کر جو کسی کو دیوے ہی نہیں چاہیئے کہ اپنے خرچ ضروری سے جو بچے
اُسے خیرات کر

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ
۳۰ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ مقرر اور بے شک رب تیرا روزی کھولتا
ہے جس کی چاہتا ہے اور کم روزی کرتا ہے جس کو چاہتا ہے، یعنی وہ مختار ہے
کسی کو دولتمند کرتا ہے کسی کو محتاج کرتا ہے، مقرر ہے خدائے تعالیٰ اپنے
بندوں کی خبر جاننے والا اور ان کے احوال کا دیکھنے والا، اور اپنے بندوں
کو فرماتا ہے کہ

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ
۳۱ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ۝ اور مت مار ڈالو
اولاد اپنی کو تم بے خرچی اور مفلسی کے ڈر سے، ہم دیتے ہیں روزی ان کو اور
تم کو بھی، مقرر اور بے شک مار ڈالنا اولاد کا گناہ ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ
۳۲ سَبِيلًا ۝ اور نزدیک مت جاؤ بدکاری کے یعنی کسی کی عورت سے
صحبت نہ کرو جو مقرر زنا ہے بُرا کام اور بُری راہ جو خدا اور رسولؐ اس
سے بیزار ہیں

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ اور
مت مار ڈالو اُس آدمی کو جس کو منع کیا ہے خدائے تعالیٰ نے جیسے مسلمان
یا مطیع الاسلام مگر ساتھ واجبی کے یعنی جو شرع میں اس کا مار ڈالنا درست
ہووے

وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا
۳۳ يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ۝ اور جو کوئی مارا گیا ہو
ناحق پھر دیا ہم نے اس کے وارث کو زور اور قوت یعنی مرنے والے کے وارث کو مار ڈالنے والے
پر غالب کیا جو وہ اپنے موئے کا بدلہ لیوے پر زیادتی نہ کرے بیچ بدلہ لینے کے جیسے ایک
کے بدلے ایک مار کر اور کسی اس کے بڑے گویا اسی قوم کے سردار کو مارنے کا قصد نہ کرے جو مقرر
وارث مار ڈالے ہوئے کا مدد دیا گیا ہے یعنی حاکم وقت کو اور سب مسلمانوں کو لازم ہے جو اس کے ہمراہ ہوں

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ
يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝ اور پاس ۳۴
نہ جاؤ مال یتیم کے مال کے اور اُسے اپنے خرچ میں نہ لاؤ، مگر اس طرح کہ اُسے
فائدہ ہو یعنی جس بچہ کا باپ مر جاوے اُس کے مال کو اپنے مال میں نہ ملاؤ
مگر سوداگری کرو اس طرح کہ اُس کے مال کا جو نفع آوے وہ اس بچے کے خرچ
میں آئے اور اس کا اصل میں کچھ نقصان نہ ہو اور نہیں تو اس کا مال امانت رکھو
جب تک کہ وہ بچہ جوان ہو وے تب اُس کا مال اُسے دو اور کچھ کمی نہ کرو اور ع ۸ ۳
پورا کرو قول یعنی جو کسی سے وعدہ کرو اسے ادا کرو جو مقرر قول پوچھا جائے گا، یعنی
اگر کسی سے قول کر کے یا وعدہ کر کے پورا نہ کرو گے تو گنہگار ہو گے

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ۳۵
اور پورا ناپو پیمانہ جس وقت ناپنے لگو تم اور پورا تولو ساتھ ترازو سیدھی درست
کے کتنے شہروں میں ترازو کے بدلے پیمانہ سے ناپ کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ تولو یا ناپو لیکن اس میں کمی دیتے وقت اور زیادتی لیتے وقت نہ کرو
ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ یہ ناپنا سیدھا اور تولنا درست ۳۶
اچھا ہے تم کو اور آخر کو بھلائی ہے تمہاری

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ اور پیچھے نہ لگ جس بات کی ۳۷
تجھے خبر نہیں، یعنی بغیر دیکھے نہ کہو کہ دیکھا ہے اور بغیر سُنے نہ کہو کہ سُنا ہے، یعنی
جھوٹی گواہی مت دو جو مقرر کان اور آنکھ اور دل سب یہ اپنے کاموں سے پوچھے
جائیں گے۔ یعنی قیامت کو کانوں سے پوچھیں گے کہ تو نے کیا سُنا اور کیوں سُنا
اور آنکھ سے پوچھیں گے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیوں دیکھا اور دل سے پوچھیں گے
تو نے کیا جانا اور کیوں جانا اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ
وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۝ اور مت چل زمین پر اکڑتا ہوا اور اتراتا ہوا کہ ۳۸
تو پھاڑ نہ ڈالے گا زمین کو ایسے دھمک کر چلنے سے اور نہ آسمان تک پہنچے گا اس
ایڑیاں اُٹھا کر پنجوں پر چلنے سے اچان اور لنبان میں یعنی ایسا اکڑنے سے جو اونچا
ہو کر چلتا ہے، آسمان کو نہ پہنچے گا

Marfat.com

۳۹ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ سب ہیں یہ
بُری باتیں اور تیرا رب اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار ہے ایسی باتوں سے
ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ
۴۰ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ یہ سب
باتیں جو بھیجی ہیں تجھ کو تیرے رب نے یہ سب عقل کی باتیں ہیں اور ان باتوں میں
حق پہچانا جاتا ہے، اور مت پکڑ خدائے تعالیٰ کے ساتھ خدا دوسرا شریک اور اگر
پکڑے گا تو پھر پڑے گا دوزخ میں طعنہ کھایا ہوا اور نکلا ہوا خدائے تعالےٰ کی
رحمت سے یعنی سب تجھ کو دوزخ میں بُرا کہیں گے۔ اور فرماتا ہے اللہ تعالےٰ
اُن کو جو کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں کہ اے احمقو سنو تو کہ
اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
ع ۴ ۔ ۴۱ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝ اے کیا تم کو دیئے چُن کر
تمہارے رب نے بیٹے اور اپنے واسطے رکھیں فرشتوں کو بیٹیاں، یعنی تم آپ
تو بیٹیوں کا ہونا عیب جانتے ہو اور خدا کو کہتے ہو کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں
یعنی اپنے آپ سے بھی خدائے تعالیٰ کو عیب دار جانتے ہو، بے شک تم کہتے
ہو بات بڑی کہ جس بات سے زمین آسمان پھٹ جاوے کہ اپنا عیب خدا تعالےٰ
پر روا رکھتے ہو پس تم خدا سے بھی اچھے ہو جو بیٹوں کے باپ ہو، یہ بات
بہت بڑی ہے
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ
۴۲ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ اور مقرر ہم نے پھیر پھیر سمجھایا اس قرآن میں تو معلوم کریں خدائے
تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کو، اور نصیحت پکڑیں اور زیادہ بھاگتے ہیں اور اُلٹا
سمجھتے ہیں
قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى
۴۳ ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں سے
کہ اگر ہوتا خدائے تعالیٰ کے ساتھ دُوسرا خدا جیسے کہ یہ کہتے ہیں، تو پھر
ڈھونڈھتے وہ خدا طرف خدائے تعالیٰ کے جو صاحب عرش کا ہے یعنی
بتوں کو جو یہ کافر خدا کہتے ہیں اگر یہ بات کچھ ہوتی تو خدائے تعالیٰ جو مالک
عرش کا ہے اُس کے مقابلہ کو تیار ہوتے اور تردد کرتے اور اپنی عاجزی کا
عیب دُور کرتے
۴۴ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ پاک ہے
خدائے تعالیٰ سب عیبوں سے اور عاجزیوں سے اور بہت بڑا ہے، اُن
باتوں سے جو یہ کہتے ہیں بہت بڑا ہے اور بہت اُونچا ہے سب کی سمجھ اور
سب کے دھیان سے بے نہایت
تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ
یاد خدائے تعالیٰ کی کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی کہ اُن کے بیچ
میں ہے سب یعنی دیو پری، چرند، پرند بلکہ درخت اور پہاڑ اور دریا اور سب
جو کچھ کہ ہے خدائے تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں
وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ
۴۵ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ اور کوئی چیز نہیں مگر اُس
کی یاد کرتے ہیں یعنی اُس کی یاد میں ہیں ساتھ احسان ماننے کے اور شکر کرنے
کے، پر تم اے آدمیو! نہیں سمجھتے اُن کا ذکر کرنا، مقرر خدائے تعالیٰ ہے تحمل
کرنے والا بخشنے والا، یعنی کافروں پر جلد عذاب نہیں بھیجتا اور مسلمان گنہگاروں
پر مہر کرے گا۔ کہتے ہیں کہ ابوجہل اور کئی ویسے ہی کافروں نے مِل کر قصد کیا
کہ جس وقت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھیں تو اُنہیں تکلیف دیں
اور بے ادبی کریں، خدائے تعالیٰ نے اپنے دوست کو قرآن پڑھنے کے وقت
کافروں کی آنکھوں سے چھپایا اور پھر یہ آیت بھیجی
وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا
۴۶ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ اور جب قرآن پڑھتا ہے
تو تو کرتے ہیں ہم تجھ میں اور ان میں جو قیامت پہ سچ نہیں جانتے پردہ چھپا ہوا
جو ایسا کہ خلقت کو نظر نہ آوے وہ پردہ
وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ اور کیا
ہم نے کافروں کے دلوں پر پردہ ڈھانکا ہوا۔ یعنی کافروں کے دلوں کو چھپا دیا
تو نہ سمجھیں معنی قرآن کے اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈالا گیا ہے گویا کہ گھٹے ہیں اُن کے
کانوں میں جو نہ سنیں قرآن کو
وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ
۴۷ نُفُوْرًا ۝ اور جب تُو یاد کرتا ہے رب اپنے کو قرآن میں، یعنی جب قرآن میں
پڑھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدائے عزوجل ایک ہے تب پھر
جاتے ہیں اُٹھ بھاگتے ہوئے، یعنی خفا ہو کر چلے جاتے ہیں اور یہ قرآن
پڑھنا تیرا انہیں خوش نہیں آتا

Marfat.com

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ
اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى ہم خوب جانتے ہیں جس واسطے یہ سنتے ہیں قرآن
کو جس وقت سنتے ہیں اور دھیان رکھتے ہیں تیری طرف یعنی کافروں کی غرض
قرآن سننے سے یہ ہے کہ اس میں طعنے ماریں اور عیب پکڑیں اور جب یہ
آپس میں اکیلے بیٹھ کر مصلحت کرتے ہیں تو کوئی کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جادوگر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ شاعر ہے کوئی کہتا ہے کہ دیوانہ ہے
۴۸ اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿﴾
جس وقت کہ کافر کہتے ہیں تیرے یاروں کو کہ نہیں تابعداری کرتے ہو تم مگر
ایک مرد جادو کئے ہوئے کی، یعنی کافر کہتے تھے مسلمانوں کو کہ تم تابعدار
ہو ایک شخص کے، سو وہ ایسا ہے جیسے جادو کیا ہوا ہوتا ہے
اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
۴۹ سَبِیْلًا ﴿﴾ دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے کے لوگوں کو، جو کیسی
کہتے ہیں تیرے واسطے مثلیں، یعنی تجھے شاعر کہتے ہیں اور شاعر بہت عقلمند
ہوتا ہے اور کبھی دیوانہ کہتے ہیں اور دیوانے کو عقل نہیں ہوتی، پھر بھولے
راہ کو وہ کافر پھر نہیں راہ پا سکتے سیدھی، حیران ہیں اور بھٹکتے پھرتے ہیں
وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا
۵۰ جَدِیْدًا ﴿﴾ اور کہتے ہیں کہ اے کیا جب ہم مر کر ہوں گے پرانی ہڈیاں
گلی ہوئی، پھر کیا تب ہم پیدا ہوں گے نئے سرے سے
۵۱ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ﴿﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ
صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ
فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو جو قیامت
کے منکر ہیں کہ مثلاً تم بن جاؤ پتھر کے یا لوہے کے یا کوئی بڑی چیز، جسے تم
اپنے دل میں بڑا جانتے ہو، وہ بن جاؤ، جیسے پہاڑ یا آسمان، پھر کہو کہ کون
ہمیں اب اس حال سے پھر آدمی کرے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کر دوبارہ آدمی بنا دے گا تمہیں جس نے پیدا کیا تھا تمہیں پہلی بار، جب تو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات کہے گا تب کافر
فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى
هُوَ ؕ پھر ہلا دیں گے اپنے سر تیری طرف، یعنی یہ بات نہ مانیں گے اور کہیں
گے کہ اگر سچ ہے تو کب ہوگا یہ مر کر پھر جینا

۵۲ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ﴿﴾ کہو کہ شاید یہ بات ہووے جلد یعنی
قیامت کچھ دور نہیں
یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ تَظُنُّوْنَ
۵۳ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿﴾ جس دن تم کو بلائے گا اور پکارے گا فرشتہ
خدائے تعالیٰ کے حکم سے، پھر قبول کر دو گے اس بلانے کو اور دوڑے جاؤ
گے اور تمامی تعریف خدائے تعالیٰ کو لائق ہے کہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے
اور دھیان کرو گے کہ دنیا میں تھوڑی دیر رہے تھے
وَ قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ
یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ان بندوں کو،
جو ایمان لائے ہیں جو کہیں وہ بات جو اچھی ہو یعنی ایسی بات کہیں کہ جو سنے سو
خوش ہو، نہ ایسی کہیں کہ جس بات میں ہنگامہ اٹھے، بلکہ اگر کوئی سخت بات کہے
تو اس کا جواب نرمی سے دیں کس واسطے کہ مقرر شیطان لڑائی کرواتا ہے
آپس میں
۵۴ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿﴾ کہ مقرر شیطان
ہے آدمیوں کے واسطے دشمن صریح کھلا ہوا اور میرے بندوں سے یہ کہہ کر
رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ
یُعَذِّبْكُمْ ؕ پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے تم کو اور تمہارے کاموں کو،
اگر چاہے رحم کرے اور بخشے تم کو، اور اگر چاہے عذاب کرے تم کو مختار ہے
۵۵ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿﴾ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں پر نگہبان اور ذمہ دار، یعنی پیغمبر کا کام اتنا ہی
ہے کہ حکم خدائے تعالیٰ کا پہنچا دے، پھر کوئی مانے تو اسی کو بھلا ہے اور جو نہ
مانے تو اس کو برا ہے
وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اور اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب تیرا خوب جانتا ہے جو کوئی کہ ہے آسمانوں اور زمین
میں ان کو یعنی کوئی شخص دیو، پری، اور آدمی اور فرشتوں سے چھپا ہوا نہیں
ہے پروردگار تیرے سے، اور وہ سب کا قدر و مرتبہ جانتا ہے
وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ
۵۶ زَبُوْرًا ﴿﴾ اور مقرر بڑائی دی ہم نے بعضے پیغمبروں کو بعضوں پر، یعنی ہم مختار
ہیں جسے چاہیں بزرگی دیں اور دی ہم نے داؤد نبی کو کتاب جس کا زبور نام ہے

Marfat.com

کہتے ہیں کہ مکے میں کال پڑا تھا جو اناج ملتا نہ تھا، تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ
٥٧ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ کہہ کر پکارو تم اُن کو جن کو جانتے
تھے خدا سوائے خدائے تعالیٰ کے جو وہ تمہاری اس مصیبت کو اور قحط کو تم پر
سے دُور کریں، تم اے کافرو! بہتیرا کہو گے انہیں، پر وہ دُور نہ کر سکیں گے
سختی قحط کی تم سے دُور کرنا اور نہ اس حال کو پھیر سکیں گے۔ کہتے ہیں کہ ایک
قوم فرشتوں کو پوجتی تھی اور ایک فرقہ دیووں کی بندگی کرتا تھا سو اُن کے
حق میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ
الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ
٥٨ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ وہ گروہ یعنی
فرشتے اور دیو جن کو یہ کافر پوجتے ہیں اور اُن کی بندگی کرتے ہیں وہ ڈھونڈھتے
ہیں طرف رب اپنے کے وسیلہ، جو کوئی کہ ہے نزدیکی یعنی وہ جن اور فرشتے
جو حق کے نزدیک ہیں وہ آپ وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں بندگی کرنے سے یعنی
وہ خود بندگی کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کی اور اُمیدوار ہیں اُس کی مہربانی کے
اور ڈرتے ہیں اُس کے عذاب سے، بے شک ہے عذاب رب تیرے
کا ڈرنے کے لائق

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اور نہیں ہے، کوئی
گاؤں اور شہر مگر ہم اُس کے رہنے والوں کو مار کر خراب کر دیں گے پہلے
قیامت کے آنے سے، یا عذاب کریں گے ان بستیوں میں کال کے سبب
یا قتل سے عذاب سخت یعنی قیامت آنے سے پہلے بڑی بڑی مصیبتوں
سے سب لوگ مر جائیں گے اور سب شہر اور گاؤں ویران ہو جائیں گے
٥٩ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ ہے یہ بات لوح محفوظ میں
لکھی ہوئی یعنی ویران ہونا سارے عالم کا قیامت سے پہلے بے شک ہے
کہتے ہیں کہ کافر مکے کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزے مانگتے تھے
ایسے کہ ایک پہاڑ سونے کا ہووے اور باقی سب پہاڑ غائب ہو کر زمین کھیتی
کے لائق ہو تو ہم باغ بنائیں اور کھیتی کریں۔ خدائے تعالیٰ نے اُن کے جواب
میں یہ آیت بھیجی کہ

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ
اور کوئی چیز منع کرتی نہیں ہمیں جو بھیجیں اور نشانیاں اپنی قدرت کی مگر وہی کہ
جھٹلایا جانا معجزوں کو اگلے نبیوں کی اُمت نے یعنی پہلے جو اور پیغمبر آئے تھے،
اُن کے معجزوں کو اُن کی امت نے جادو سمجھا پھر اُن پر بڑا سخت عذاب آیا جو
اُن سے کچھ نسل نہ رہی، اس واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معجزہ دکھانے
کا حکم نہیں کرتے جو تم بھی معجزہ دیکھ کر ایمان نہیں لانے کے، پھر تم ویسے ہی
عذاب کے لائق ہو گے اور تقدیر میں تم پر ویسا عذاب نہیں اس واسطے کہ
تمہاری اولاد میں مومن پیدا ہوں گے اور تم نے سُنا ہو گا

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ اور دیا اور پیدا کیا
ہم نے قوم ثمود کو جو وہ حضرت صالح نبی علیہ السلام کی قوم تھی، اُن کے کہنے سے
ہم نے پیدا کی اُونٹنی پتھر میں سے ظاہراً اور صریحاً سب کے رُوبرو، جس طرح
اُنہوں نے چاہا تھا یعنی قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے یہ معجزہ چاہا کہ
اس پہاڑ میں سے اونٹنی نکلتے ہی بچہ دیوے سب کے روبرو خدائے تعالیٰ نے
حضرت صالح علیہ السلام کی دُعا سے اسی طرح اپنی قدرت سے کر دکھایا، پھر اُس
قوم ثمود نے نہ مانا اور ستم کیا اور اُونٹنی کی کوچیں کاٹیں، پھر اُن پر ایسا سخت عذاب
آیا جو سب تین دن میں جل کر مر گئے غضب کی آگ سے، جو اُن میں سے ایک بھی
باقی نہ رہا۔
٦٠ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝ اور نہیں بھیجتے ہم نشانیاں
اپنی قدرت کی مگر واسطے ڈرنے کے یعنی پیغمبر کے معجزے دیکھ کر ڈرو اور ایمان لاؤ
اور جانو کہ خدائے تعالیٰ ایسی قدرتیں رکھتا ہے پھر اگر کوئی وہ معجزہ دیکھ کر ایمان نہ لاوے
تو پھر سخت عذاب آتا ہے

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ اور جب ہم نے کہا
تجھ کو یعنی وعدہ کیا کہ تو غم نہ کھا، جو مقرر رب تیرا اپنے عذاب میں گھیرے گا مکے کے
لوگوں کو یعنی مکے کے کافروں کو مسلمانوں کے ہاتھ قتل کروائے گا

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِىْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ اور نہ
کیا ہم نے اُس خواب کو جو دکھایا تجھ کو مگر آزمانا تھا لوگوں کا یعنی لوگوں کے آزمانے کو
وہ خواب دکھایا تھا تجھ کو اس رؤیا کے لفظ میں اختلاف علماء کا ہے، بعضے یوں
کہتے ہیں کہ اس سے مراد معراج ہے جو خدائے تعالیٰ نے عجائبات آسمانی دکھلائے

Marfat.com

اور اس کا قصہ یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال معراج کا کہا
کتنے سست مسلمان پھر گئے، اور منافق لگے طعنہ دینے اور کافر خوش ہوئے کہ
آج ایسی بات کہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، جو سب جھوٹا جانیں گے اور اچھے
مسلمانوں نے سچ جانا
وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ اور درخت لعنتی کا ذکر
قرآن میں کرنا بھی آزمانا ہے لوگوں کا، کہتے ہیں کہ جب ابوجہل نے سُنا کہ دوزخ
میں درخت ہے تھوہر کا تو لگا کہنے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے کہ دوزخ
کی آگ ایسی ہے جو پتھر اس میں جلتے ہیں لکڑیوں کی طرح سے ویسی آگ میں درخت
کا ہونا تعجب ہے یعنی جھوٹ ہے اور یہ نہ جانا کہ خدائے تعالیٰ کو قدرت ہے جو
آگ میں سمندر جانور کو پیدا کرتا ہے۔ اُس کی قدرت کے آگے یہ بات بھی مشکل
نہیں۔
٦١ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۠ اور
ڈراتے ہیں ہم کافروں کو آگ دوزخ سے اور تھوہر کے درخت سے اور وہاں
کے عذابوں سے، پھر یہ زیادہ کرتے ہیں تکبّری اور نافرمانی کو یعنی یہ اُلٹا ہی
کرتے ہیں
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِيْسَ ؕ اور جب ہم نے کہا سب فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو، اُنہوں نے سجدہ کیا
موافق حکم کے، پر نہ کیا ابلیس نے۔ تو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس تُو نے
آدمؑ کو سجدہ کیوں نہ کیا تو
٦٢ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۚ کہا اے میں کیا سجدہ کروں
اُس کو جسے پیدا کیا تُو نے مٹی سے، یعنی ایسی ناچیز کو سجدہ کروں، ابلیس
کی یہ بات خدائے تعالیٰ کو بُری لگی اور کہا کہ دُور ہو میری درگاہ سے تب
قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ
٦٣ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۠ کہا ابلیس نے
کہ اے پروردگار دیکھ تُو اس کو، جس کو بڑائی تُو نے دی ہے مجھ پر، اگر تُو
مجھے ڈھیل دے اور چھوڑ دے قیامت تک تو میں مقرر جڑ سے اکھاڑ کر
پھینک دوں اُس کی اولاد کو، مگر رہ جاویں تھوڑے سے، جو اُن پر میرا
قابو نہ چل سکے۔ پھر خدائے تعالیٰ نے
قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۠ کہا ابلیس کو کہ جا، پھر جو کوئی تابعداری کرے گا تیری اس ٦٤
کی اولاد سے، پھر مقرر دوزخ ہے بدلہ تمہارا پورا
وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ
عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ
وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۠ اور بہکا ٦٥
جس کو بہکا سکے آدمؑ کی اولاد سے اپنی آواز سے اور بُلانے سے اور اُٹھا اور
دوڑا اُن پر پیادے اور سوار اپنے اور شریک ہو اُن کے مال میں جیسے بیاج
اور رشوت اور مال حرام میں، مال حرام میں خرچنا اور اسراف اور شریک ہو اُن کی اولاد میں
جیسے زنا اور بے نکاح اور وعدہ کر اُن سے جیسے کہ قیامت اور حشر اور حساب
کو نہ ماننا، اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں دیتا وعدے شیطان اُن کو مگر فریب
اور دغا، یعنی وعدہ شیطان کا نرا دغا اور فریب ہے جو کہتا ہے کہ قیامت کا ڈر
جھوٹا ہے اور اگر شاید ہوئی بھی تو بُت بخشاویں گے قیامت کو اور فرماتا ہے ع ٦/٨/٦
خدائے تعالیٰ شیطان کو کہ
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ
وَكِيْلًا ۠ بے شک بندے میرے جو اچھے ہیں، اُن پر نہیں تجھ کو زور اور غلبہ یعنی اے ٦٦
شیطان میرے اچھے بندوں کو تو فریب نہ دے سکے گا اور کفایت کرتا ہے رب
تیرا اپنے بندوں کو رکھوالا مکر شیطان کے سے
رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۠ رب تمہارا وہ ہے جو چلاتا ہے ٦٧
تمہارے واسطے ناؤ دریا میں تو تلاش کرو روزی کی خدائے تعالیٰ کے فضل
سے، بے شک خدائے تعالیٰ ہے تم پر مہربان
وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ
اِيَّاهُ ۚ اور جب پہنچے تم کو سختی یعنی ڈر ناؤ کے ڈوبنے کا دریا میں، تب کھویا
جاتا ہے جس کو تم پوجتے تھے مگر خدائے تعالیٰ یاد آتا ہے یعنی خوف کے وقت خدا
ہی یاد آتا ہے اور سب کو بھول جاتے ہیں
فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
كَفُوْرًا ۠ اور پھر جب ہم نے چھڑایا تم کو ڈوبنے سے اور پہنچایا طرف خشک ٦٨
زمین کے، پھر گئے تم اُس حال سے اور خدائے تعالیٰ کو بھول گئے اور پھر پوجنے لگے
بُتوں کو اور ہے آدمی ناشکر، جو احسان خدائے تعالیٰ کا بھولتا ہے

Marfat.com

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ
عَلَیْکُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ وَکِیْلًا ۝ اے کیا بے ڈر ۶۹
ہو گئے دریا سے نکل کر اس بات سے کہ دھنسا دیوے تم کو جنگل کے کنارے یعنی خدائے تعالیٰ قادر ہے اگر چاہے تو تمہیں زمین میں دھنسا دے یا بھیجے تم پر آندھی، جو پتھر تم پر گرنے لگیں، پھر نہ پاؤ تم اپنے واسطے رکھوالا اور بچانے والا اس عذاب سے

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰی
فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَکُمْ
بِمَا کَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ۝ ۷۰
اے کیا بے ڈر ہوئے تم اس بات سے جو پھر لا دے تم کو دریا میں دوبارہ یعنی خدائے تعالیٰ تمہارے جی میں ڈالے کہ تم پھر ناؤ پر چڑھ کر دریا میں چلو، پھر بھیجے تم پر باؤ جو توڑنے والی ہو ناؤ کی، پھر ڈبو دے تمہاری ناشکری کے سبب، پھر نہ پاؤ گے تم اپنے واسطے ہم پر اس ڈبونے کا پیچھا کرنے والا یعنی ہم سے بدلہ لینے والا نہ پاؤ گے

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی
کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ۝ اور مقرر بڑائی اور عزت دی ہم نے ع ۷۱
آدم کی اولاد کو اور اٹھایا ہم نے ان کو سواریوں پر جنگل میں اور دریا میں، اور کھانے کو دیا ہم نے ان کو اچھی اور ستھری چیزیں اور بزرگی دی ہم نے ان کو اوپر بہتوں کے جو پیدا کیا ہم نے جیسے بڑائی دیتے تھے یعنی جتنی خلقت پیدا کی ہے سب سے خدائے تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی ہے یہاں تک کہ فرشتوں پر بھی اولیاء اور انبیاء کو بڑائی دی ہے

یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ج جس دن ہم بلاویں گے سب لوگوں کو، ان کے راہ بتانے والے کے ساتھ، یعنی قیامت کو پکاریں گے کہ اے امتِ محمدؐ اور اے امتِ موسیٰ اور اے امتِ عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہم السلام

فَمَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِکَ یَقْرَءُوْنَ
کِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ پھر وہ جن کو دیں گے ان کا اعمالنامہ ۷۲
داہنے ہاتھ میں پھر وہ لوگ پڑھیں گے اعمالنامہ اپنا خوشی سے اور ستم نہ دیکھنے والا ہو گا کوئی تاگے برابر یعنی کسی کا حق ذرا بھی نہ رہے گا جیسے عمل کیے ہوں گے پورا بدلہ ملے گا

وَمَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَ
اَضَلُّ سَبِیْلًا ۝ اور جو کوئی کہ اس دنیا میں ہے اندھا یعنی جس نے راہ ۷۳
ایمان کی یہاں نہیں پائی، پھر وہ آخرت میں اندھا ہو گا اور راہ نہ پاوے گا امن کی اور بھولے گا راہ اندھوں کی طرح، کہتے ہیں کہ ایک فرقے نے کافروں کے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ایک طرح سے دین تمہارا قبول کرتے ہیں جو اس میں رخصت دو کہ ایک برس ہم بتوں کو پوجیں اور نماز میں رکوع اور سجدہ معاف کر دو اور اگر کوئی پوچھے کہ یہ کیوں کیا تو کہو کہ خدا نے یوں ہی حکم کیا، اس واسطے یہ آیت خدائے تعالیٰ نے بھیجی

وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ
لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْکَ خَلِیْلًا ۝ اور چاہا ۷۴
کافروں نے جو بہکا دیویں تجھے اس چیز سے جو بھیجا ہم نے تیری طرف یعنی قرآن اور احکام شریعت کے اور جھوٹ بنا کر کہے مجھ پر سوائے اس کے جو میں نے حکم کیا یعنی یہ جھوٹ کہے کہ خدا نے یوں حکم کیا جب تو ویسا کام کرے جو وہ کہتے ہیں، تب تجھے پکڑیں دوست کہتے ہیں کہ مکے کے کافروں نے شروع اسلام میں کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تمہیں مکے کی زیارت کو نہ آنے دیں گے، جب تک تو ہمارے بتوں کو ہاتھ نہ لگا دے گا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں آیا کہ خدائے تعالیٰ میری نیت کو جانتا ہے کہ مجھے اعتقاد بتوں سے نہیں، ظاہر میں اتنی بات کا کیا مضائقہ ہے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْهِمْ شَیْئًا
قَلِیْلًا ۝ اور اگر نہ ہم مضبوط اور ثابت رکھتے تجھ کو اپنی مدد سے تو مقرر جھکتا ۷۵
اور میل کرتا ان کی بات کی طرف، یعنی اگر ہم نہ بچاتے تو ان کا کہا ماننے کو چاہتا تھا جی تیرا تھوڑا سا

اِذًا لَّاَذَقْنٰکَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ
لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ۝ اس وقت اگر تو ان کے کہنے کو مانتا تو ہم ۷۶
اس وقت چکھاتے دونا عذاب زندگی کا اور دونا عذاب چکھاتے مرنے کا، پھر نہ پاتا تو اپنے واسطے ہم پر کوئی مددگار، جو اس عذاب ہمارے سے چھڑاتا، تجھے کہتے ہیں کہ مکے کے لوگوں نے آپس میں مصلحت کی کہ ایسا سلوک اور تدبیر کیجیے جو محمد صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں سے نکل جائے۔ خداوند تعالیٰ نے اس آیت سے اپنے حبیبؐ کو خبر دی

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ
٧٧ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور چاہا کافروں نے کہ تجھے گھبرا دیں اور لغزش دلویں مکے کی زمین سے تو نکال دیں تجھے وہاں سے، جب ایسا ہووے یعنی تو جب مکے سے نکل جاوے تو نہ دیر کریں کافر پیچھے تیرے مگر تھوڑی دیر، یعنی پھر جلد ہلاک ہوویں، سو بدر کی لڑائی میں مارے گئے۔

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ
٧٨ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ چلن اور طریقہ ہے اُن کا جن کو بھیجا تھا ہم نے پہلے تجھ سے اپنے بھیجے ہوؤں سے اور وہ چلن یہ ہے کہ جس قوم نے اپنے نبی کا کہنا نہ مانا، اُس قوم پر عذاب آیا اور نہ پاوے گا تو ہمارے طریقے کو پھیرنا اور بدلنا، یعنی ہم نے جو بات مقرر کر رکھی ہے وہ ہرگز پھرتی نہیں

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ قائم اور برقرار رکھ نماز کو بعد ڈھلنے سورج کے سے یعنی ظہر اور عصر کی نماز اور قائم رکھ نماز کو اندھیری ہونے رات تک یعنی مغرب اور عشاء کی نماز، اور قائم رکھ نماز فجر کی

٧٩ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ مقرر نماز فجر کی دیکھی ہوئی ہے یعنی دیکھتے ہیں فجر کی نماز کو فرشتے رات اور دن کے

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ
٨٠ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ اور رات کو بھی کسی وقت اٹھ اور نماز پڑھ زیادہ فرضوں سے، شتاب ہے کہ رکھے تجھے رب تیرا مقام محمود میں یعنی بہت اچھی جگہ جو وہ قرب الٰہی ہے کہتے ہیں کہ قیامت کو حضرت محمد صلعم مقام محمود میں کھڑے ہو کر اپنی گنہگار امت کو خدائے تعالیٰ سے بخشوا دیں گے

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ
٨١ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو کہ اے پروردگار میرے لا مجھے مدینہ میں سلامت و درست اور نکال مجھے مکے سے نکالنا درست اور سلامت اور بنا میرے واسطے اپنے پاس سے حجت اور قوت مدد دینے والی

٨٢ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ اور کہو کہ آیا سچ یعنی دین اسلام، اور گیا اور ناچیز ہوا جھوٹ یعنی کفر اور شرک اور مقرر جھوٹ ہے جانے والا اور ناچیز ہونے والا

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ
٨٣ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ اور بھیجتے ہیں ہم زمین پر قرآن کی آیتیں، وہ جو تندرستی ہے بیماریوں کو اور مہربانی اور بخشش ہے ایمان لانے والوں کو اور زیادتی ہوتی ہے خرابی کافروں کو قرآن سے

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا
٨٤ مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝ اور جب نعمت دیتے ہیں ہم یعنی جب دولت اور تندرستی اور امن دیتے ہیں آدمی کو، تب منہ پھیر لیتا ہے ہماری یاد سے اور شکر نہیں کرتا اور مڑ جاتا ہے اور کنارہ پکڑتا ہے یعنی تکبر کرتا ہے اور حق سے پھر جاتا ہے کافر، اور مومن نعمتوں کا شکر کرتا ہے اور فرمانبردار رہتا ہے اور جب پہنچتی ہے آدمی کو مفلسی یا بیماری یا خوف، تو ہوتا ہے ناامید حق تعالیٰ کی رحمت سے یعنی بے قرار اور بے صبر ہوتا ہے کافر، اور مومن صبر کرتا ہے اور اُمیدوار رہتا ہے خدائے تعالیٰ کی رحمت کا

ع ٨

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ
٨٥ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہر ایک کافر اور مومن کام کرتے ہیں اپنے مزاج کے اور عادت کے موافق، پھر رب تمہارا خوب جانتا ہے اس شخص کو، جو اچھی چلتا ہے راہ، یعنی جس کا چلن اور کام اور طریقہ اسلام کے ہے اور اُس کا انجام اچھا ہے، اُسے ہم خوب جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مکے کے کافروں نے کئی آدمی سرداروں کو مدینے میں بھیجا تو وہ جو علماء یہودیوں کے تھے اور توریت پڑھے ہوئے تھے، اُن سے احوال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کریں اور پوچھیں کہ وہ جو دعویٰ نبوت کا کرتا ہے، یہ نبی دراصل سچ ہے یا جھوٹ ہے۔ جب علمائے یہود نے احوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنا، حیران ہوئے اور کہا کہ آخری زمانے کے پیغمبر کا وقت پیدا ہونے کا نزدیک آیا ہے اور یہ جو تم نے احوال کہا، موافق توریت کے ہے، تم جا کر آزمانے کے واسطے تین باتیں پوچھو، ایک تو خبر جوانوں کی یعنی اصحاب کہف کی اور دوسری خبر اُس کی جو کنارے مغرب اور مشرق کے پھرا ہے یعنی ذوالقرنین، اور تیسری پوچھو کہ روح کیا ہے۔ اگر اُس نے دو باتیں بتا دیں اور روح کے احوال

ع ٩

Marfat.com

میں چپ رہا تو جانو کہ مقررہ وہ پیغمبر آخر زمانے کا ہے۔ پھر انہوں نے
مدینے میں آکر تینوں چیزیں پوچھیں ان دونوں باتوں کا حکم الٰہی سے احوال
کہا اور روح کے احوال میں حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ
رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۝ اور پوچھتے ہیں ۸۶
تجھ سے احوال روح کا، کہو ان پوچھنے والوں کو کہ روح حکم میرے رب کا ہے
اس کا احوال خدائے تعالیٰ ہی جانتا ہے اور کوئی اس سے واقف نہیں اور نہیں
دی تم کو عقل اور دانائی مگر تھوڑی جو تمہیں ضرور تھی اور تم بغیر اس کے حیران
تھے اور محتاج تھے

وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ
لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۝ اور اگر ہم چاہیں تو ہر طرح لے جاویں اس ۸۷
کو، جو بھیجا ہے ہم نے تیری طرف، یعنی اگر چاہیں تو بھلا دیں قرآن کو تیرے
دل سے اور پھر نہ پاوے تو اپنے واسطے ہم پر کوئی ذمہ دار جو پھر ہم سے پھیر
لے جا کر تجھے یاد دلاوے قرآن کو

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ۝ ۸۸
مگر مہربانی رب تیرے کی جو نہیں بھلاتی تیرے دل سے قرآن کو مقرر فضل خدائے
تعالیٰ کا ہے تجھ پر بڑا جو تجھے سب آدمیوں اچھوں سے بہتر کیا اور سردار
سب کا کیا۔ کہتے ہیں کہ نضر بیٹا حارث کا کہتا تھا کہ قرآن شاعر کا بنایا ہوا
ہے اگر میں چاہوں تو ویسا کہوں، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا ع ۱۰
بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نضر ۸۹
کو اور اس کے یاروں کو کہ اگر جمع ہوویں آدمی اور دیو پری اور مل کر قصد
کریں اوپر اس کے جو لاویں یعنی بناویں مانند اس قرآن کے، نہ لا سکیں گے
اور نہ بنا سکیں گے اس کے مانند اگر ہوئے ایک دوسرے کا پشتیبان
اور مددگار، تب بھی وہ بات ہرگز نہ کہہ سکیں گے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ
مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ اور بے شک پھیر پھیر ۹۰
سمجھائیں ہم نے لوگوں کو اس قرآن میں سب طرح کی مثلیں اور باتیں پھر

نہ مانا بہت لوگوں نے اور ناشکری کی

وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ
الْأَرْضِ يَنبُوعًا ۝ اور کہا مکے کے لوگوں نے کہ ہم ہرگز نہیں مانتے ۹۱
کے اور سچا نہ جانیں گے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک کہ نہ چلاوے
تو ہمارے واسطے مکے کی زمین میں منبع کہ جس میں پانی کبھی کم نہ ہو

أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ
الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ۝ یا ہووے تجھے باغ کھجوروں اور انگوروں ۹۲
کے درختوں سے بھرا ہوا، اور نہریں اس میں چلتی ہوں جیسے چاہیے یعنی گہری
ہوں اور پانی خوب جاتا ہو ان میں

أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ
بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ۝ یا گراوے تو ہم پر جیسا کہ تو سمجھتا ہے ۹۳
ٹکڑا آسمان کا یعنی جیسے کہ کہتا ہے تو کہ ٹکڑا آسمان کا گرے گا۔ یا لاوے تو
خدائے تعالیٰ کو اور فرشتوں کو سامنے ہمارے اور وہ گواہی دیویں کہ تو نبی
سچ ہے

أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ
وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ
یا ہووے ایک گھر سونے کا تیرے رہنے کو یا چڑھ جاوے تو آسمان پر اور نہ
مانیں ہم تیرے آسمان پر چڑھنے کو جب تک کہ نہ لاوے تو ایک خط لکھا ہوا
جو پڑھیں ہم اس کو، اور اس میں تیرا نبی ہونا سچ لکھا ہووے

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۝ کہہ اے ۹۴
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں سے کہ پاک ہے خدائے تعالیٰ رب میرا
ان باتوں سے جو اس پر حکومت کریں یا اس کا شریک کسی کو ٹھہراویں اور ہوں میں
ایک آدمی بھیجا ہوا جیسے اور نبی تھے اور انہوں نے ویسے ہی معجزے دکھائے
جیسے ان کی قوم کے لائق تھے اور مناسب تھے

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ
إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ۝ اور منع نہ کیا مکے کے ۹۵
لوگوں کو جو ایمان لاویں جس وقت آئی ان کے پاس بات سچی یعنی قرآن مگر وہی کہ
کہا اسے کیا اٹھایا، یعنی بھیجا خدائے تعالیٰ نے آدمی کو رسول کر کے، یعنی اس
بات کے کہنے نے ان کو مسلمان نہ ہونے دیا جو کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کے

Marfat.com

بھیجنے کے لائق آدمی نہیں چاہیئے تھا کہ فرشتے کو بھیجتا رسول کر کے۔ سو
خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ
قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ
۹۶ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہوتے زمین پر فرشتے چلتے پھرتے آرام
کرتے ہوئے جس طرح آدمی ہیں تو البتہ بھیجتے ہم ان پر آسمان سے فرشتے
کو رسول کر کے، اور اب تو زمین پر آدمی رہتے ہیں، اس واسطے آدمی کو رسول
کر کے بھیجا، جو بے ڈر ہو کر حکم الٰہی کو سمجھیں اور رسول سمجھا دے
قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ
۹۷ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝ اور کہہ کہ کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ
گواہ میرے اور تمہارے درمیان میں مقرر وہ خدائے تعالیٰ ہے اپنے بندوں
سے خبردار سب چیز سے دیکھنے والا سب کاموں کا
وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ
تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ اور جس کو راہ دکھاوے خدائے
تعالیٰ پھر اس نے راہ پائی اور جس کو بہکایا، پھر نہ پاوے تو اُن کا کوئی دوست
جو اُن کی مدد کرے سوائے خدائے تعالیٰ کے
وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا
۹۸ وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝
اور ہم اُٹھاویں گے اُن کو اوندھے منہ اُن کو اندھے، گونگے، بہرے یعنی نہ خوشی
کی بات سُنیں گے نہ امن کی راہ دیکھیں گے نہ کسی سے بات کہنے کے لائق
ہوں گے یعنی کوئی عذر نہ ہوگا اُنہیں اور جگہ ان کے رہنے کی دوزخ ہو
گی، جب دھیمی ہوگی آگ دوزخ کی تب سلگا دیں گے ہم دوزخ کی آگ کو
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا
۹۹ كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ یہ عذاب
اُن کا بدلہ اس واسطے ہے جو نہ مانا ہماری قدرت کی نشانیوں کو اور کہا اے
کیا عجیب ہوں گے ہم پرانی ہڈیاں گلی ہوئی، اے کیا ہم پھر جی اُٹھیں گے
نئے سرے سے پیدا ہو کر
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ اے کیا نہیں دیکھتے اور
نہیں جانتے یہ کہ خدائے تعالیٰ وہ ہے، جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور
زمین کو، جو کیسے بڑے ہیں، اُن کو بغیر اسباب پیدا کیا، وہی قدرت رکھتا ہے
اوپر اس کے جو پیدا کرے اُن کو دوبارہ جیسے کہ ہیں اب یہ اُن کے موئے
ہوئے کے پیچھے پھر
وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ
۱۰۰ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ اور مقرر کیا ہے اُن کے فنا ہونے کے واسطے ایک وقت
جو نہیں شک اُس وقت کے آنے میں، یعنی موت یا قیامت، پھر نہیں
مانتے بے انصاف مگر نہ ماننا، یعنی کسی طرح سچی بات نہیں مانتے کافر
قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا
ع ۱۱ ۱۰۱ لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝
اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر مالک ہو تم میرے رب کی مہربانی کے
خزانوں پر، یعنی اگر تمام عالم کی روزی تمہارے اختیار ہو تو بھی تم البتہ بخیلی کرو
اور نہ دو کسی کو اور جمع کرو ڈر مفلسی کے سے کہ جو ہم دیں گے لوگوں کو تو تمہارے
پاس کچھ نہ رہے گا اور ہے آدمی بخیل جمع کرنے والا مال کا
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ اور بے شک دیے ہم
نے موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزے اور وہ عصا اور ید بیضا اور ٹڈی کا پیدا ہونا
اور غائب ہونا اور مینڈک اور طوفان اور کافروں کو پانی لہو ہو جانا اور قحط
النصف اور پتھر سے پانی نکلنا اور من وسلویٰ کا آنا اور سوائے ان کے اور بھی کہتے ہیں
فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ
۱۰۲ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝ پھر پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی
اسرائیل کے عالموں سے کہ جب آیا موسیٰ علیہ السلام مصر کے لوگوں میں تب کیا
کچھ احوال گذرا، پھر کہا موسیٰ علیہ السلام کو فرعون نے کہ میرے دھیان میں تو
اے موسیٰ تجھے کسی نے جادو کیا ہے، جو تیری عقل درست نہیں جو ایسی باتیں
کہتا ہے جو کسی سے سُنی نہیں پھر
قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
۱۰۳ الْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ کہا حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کہ تو مقرر اپنے دل میں جانتا ہے کہ نہیں بھیجے یہ نو
معجزے جو میں دکھاتا ہوں تمہیں، مگر پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے نے
نشانیاں روشن، یعنی تو جانتا ہے کہ یہ معجزے خدائے تعالیٰ ہی نے بھیجے ہیں روشن

Marfat.com

صریحًا جو دلیل ہے میرے نبی ہونے پر، اور مقرر میں جانتا ہوں تجھ کو، اے
فرعون ہلاک ہونے والا، یعنی حکم خدائے تعالیٰ کا نہیں مانتا۔ اس سبب سے
مقرر ہلاک ہوگا

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ
۱۰۴ مَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ۙ پھر چاہا فرعون نے کہ وہ نکال دے اور دور کرے
موسیٰ علیہ السلام کو اور اُس کے ہمراہیوں کو مصر کی زمین سے، پھر ہم نے ڈبو دیا
فرعون کو اور اُس کے ساتھ والوں کو تمام اپنے لشکر سمیت فرعون کو دریائے نیل
میں ڈبو دیا ہم نے اور جب وہ ڈوب چکے تب

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ
اور کہا ہم نے فرعون کے ڈوبنے کے پیچھے بنی اسرائیل کو کہ تم رہو اور بسو مصر
کے شہر میں وہ جو تمہیں یہاں سے نکالا چاہتے تھے

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ؕ پھر جب آوے
گا وعدہ قیامت کا، لاویں گے ہم تم سب کو لپٹا ہوا اور ملا ہوا، یعنی کافر
اور مومن سب اکٹھے ہوں گے

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
۱۰۵ مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۘ اور بہت درست نیچے بھیجا ہم نے قرآن کو، اور
بہت درست نیچے آیا قرآن اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مگر یہ کہ خبریں دینے والا ایمان لانے والوں کو بہشت کی اور
رحمت کی اور ڈرانے والا کافروں کو ہمیشہ کے عذاب سے

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ
۱۰۶ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝ اور جدا جدا بھیجا قرآن کو ہم نے، یعنی ایک ایک آیت
اور ایک ایک سورۃ، تو پڑھے تو آگے لوگوں کے بیچ میں آہستہ اور نیچے بھیجا
ہم نے قرآن کو نیچے بھیجنا جس طرح مناسب اور لائق تھا

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
۱۰۷ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّ
۱۰۸ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں کو کہ اگر تم سب ایمان لاؤ یا نہ لاؤ
قرآن پر اُسے کچھ نقصان نہیں ہے مقرر جن کو عقل اور سمجھ ہے پہلے سے
جب قرآن کو پڑھتے ہیں اُن کے آگے تو وہ قرآن کو سن کر گرتے ہیں ٹھوڑیوں

پر سجدے میں، یعنی سجدہ کرنے کے وقت پہلے ٹھوڑی زمین سے نزدیک ہوتی
ہے، پھر وہ سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاک ہے پروردگار ہمارا سب
عیبوں سے اور نقصان سے اور مقرر ہے وعدہ رب کا البتہ ہونے والا

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ ۱۰۹
اور گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر سجدہ کرنے کو روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے اُن
کو عاجزی اور زاری، اور یہ چوتھا سجدہ ہے قرآن شریف کے سجدوں سے
کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں یا اللہ یا رحمٰن کہتے تھے
مشرکوں نے سن کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو دو خداؤں کے پوجنے سے
منع کرتا ہے اور آپ دو خداؤں کو یاد کرتا ہے، تب یہ آیت خدائے تعالیٰ
نے بھیجی کہ

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ کہو یا رحمٰن کہو کوئی
نام لے کر پکارو، وہ دراصل ایک ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے ہیں سب نام خاصے، کہتے
ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نمازوں میں پکار کر پڑھتے تھے اور دن کی نماز جب
مکے کے اندر پکار کر پڑھتے تو مشرک تالیاں اور سیٹیاں بجاتے اس واسطے تو کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں بھولیں، خدائے تعالیٰ نے تب یہ آیت بھیجی

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اور پکار کے مت پڑھ اپنی نماز کو، اور بہت آہستہ ۱۱۰
بھی مت پڑھ، اور ڈھونڈھ ان دونوں کے بیچ میں راہ

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ اور کہہ ۱۱۱
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تمامی تعریف اوّل سے آخر تک
خاص خاص اُس خدائے تعالیٰ کو ہے، جس نے اولاد نہیں اختیار
کی، اور نہیں کوئی اُس کا ساجھی اور شریک اُس کی بادشاہت
میں، اور نہیں ہے کوئی دوست اُس کا ایسا جو غریبی
اور ناچاری کے وقت اُس کے کام آوے آدمی، یعنی خدائے
تعالیٰ کسی وقت کسی کا محتاج نہیں ہوتا سب پر
انعام اور بخشش سب طرح سے اُس کی ہے، اور بڑائی کر
اس کی، سب بڑائیوں سے بڑائی دے کر۔

Marfat.com

سُورَۃُ الْکَہْفِ مَکِّیَّۃٌ　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَھِیَ مِائَۃٌ وَّعَشْرُ اٰیَاتٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ تمامی تعریف اچھی سے اچھی، اور ساری
بڑائی خاصی سے خاصی اوّل سے آخر تک خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہے
اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ جس خدائے تعالیٰ نے بھیجی اپنے
بندے پر کتاب، یعنی قرآن بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو، جو وہ خاص بندہ
ہے، وہ کیسا قرآن ہے
وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا ؕ سکتہ اور نہیں ہے اس میں کجی ذرا ۱
کجی اور پھر
قَیِّمًا بہت سیدھی راہ ہے خدائے تعالیٰ کی اور مضبوط باتیں
اس واسطے بھیجا ہے یہ سورۃ اپنے بندے پر ایک تو یہ کہ
لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْہُ تو ڈراوے بڑے عذاب
سے جو وہ خدائے تعالیٰ کے پاس ہے یعنی جتنا بڑا اور بہت خدائے تعالےٰ
کرسکتا ہے عذاب کوئی نہیں کرسکتا اُس کے بغیر اور دُوسرے یہ کہ
وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
لَہُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ مَّاکِثِیْنَ فِیْہِ اَبَدًا ۙ اور خوشخبری دیوے ۲-۳
مومن مسلمانوں کو، جو اچھے کام کرتے ہیں یہ خوشخبری کہ اس نیک کام کرنے کا
بدلہ بہت اچھا ہے یعنی بہشت اور نعمتیں اس بہشت کی بدلہ ہے جو رہیں گے
اس بہشت میں کہ ہمیشہ ہے نہ نکلیں گے اس میں سے ہرگز، اور تیسرے
یہ کہ
۴ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ۙ اور ڈراوے
اُن لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کی اولاد ہے۔ یہ حضرت موسٰی علیہ السلام
اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی اُمّت کے کافر اور مکّے کے لوگ کہتے تھے، مکے
کے لوگ تو کہتے تھے، جو فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور وہ حضرت عزیرؑ کو اور
حضرت عیسٰیؑ کو کہتے ہیں کہ خدا کے بیٹے ہیں تو یہ اس بات کفر کی سے
مَا لَہُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِہِمْ ؕ نہیں ہے اُن
کہنے والوں کو اس بات کی خبر اور نہ اُن کے باپ اور دادا کو خبر تھی کہ خدا کی
اولاد ہے۔
کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاہِہِمْ ؕ بہت بڑی بات
ہے جو نکلتی ہے اُن کے مُونہوں سے
۵ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا ۝ نہیں کہتے یہ بات مگر بڑا جھوٹ یعنی
مقرر جھوٹ ہے یہ بات خدائے تعالیٰ کی ہرگز اولاد نہیں، ایسا بڑا بہتان ہے
خدائے تعالیٰ پر کہ اس بات سے آسمان اور زمین چاہیئے کہ پھٹ جاوے۔
کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ بات کافروں سے سُن کر بہت غمگین

سُورۂ کہف حدیث ابوسعیدؓ میں ہے جو شخص شب جمعہ میں پڑھے گا مابین ہر دو جمعہ، اُس کے لیے نُور چمکے گا۔ اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد۔ دُوسری روایت میں بجائے شب جمعہ یوم الجمعہ آیا ہے کہ اثر اس کا تمام ہفتہ نمایاں رہے گا والله الحمد۔ تیسری روایت میں یوں فرمایا ہے کہ جو کوئی دسؔ آیتیں آخر سورۂ کہف کی پڑھے گا، اگر دجّال نکلے گا تو اس پر مسلط نہ ہوگا۔ اخرجہ الحاکم والنسائی، وقال الحاکم صحیح علی شرط حدیث ابوالدرداء کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جو کوئی دسؔ آیتیں اوّل سُورۂ کہف کی یاد کرلے گا، وہ فتنۂ دجّال سے محفوظ رہے گا، اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی، اور حدیث ترمذی میں تین ہی آیتِ اوّل کو فرمایا ہے۔ ترمذی نے کہا ہٰذا حدیث حسن صحیح مسلم وابوداؤد میں کہا ہے، من آخر الکہف، اِن میں کچھ منافات نہیں ہے اس لیئے کہ عمل زیادت پر واجب ہے اور اوّل وآخر میں یوں جمع ممکن ہے کہ دسؔ اوّل سُورۃ کی اور دسؔ آخر سُورۃ کی پڑھے اور جس کو تحصیل کمال منظور ہے وہ دن جمعہ کے یا شب جمعہ میں پوری سُورۃ پڑھے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سُورۃ فتنۂ دجّال سے محفوظ رکھتی ہے اور یہ اتنا بڑا فتنہ ہے کہ آدمؑ ابوالبشر کے عہد سے لے کر تا قیام قیامت نہ ہوگا تو پھر جو فتنہ کسی اور دجّال کا ہے تو اس سے بالاولیٰ محفوظ رکھے گی۔ حدیثِ ابوہریرۃؓ میں آیا ہے "یکون فی آخر الزمان دجالون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاہم لایضلونکم ولایفتنونکم" رواہ مسلم۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ دجاجلہ قریب تیس نفر کے ہوں گے چنانچہ اس عدد میں سے تیرہ سو ۱۳۰۰ سال کے اندر بہت سے گذرے ہیں، اس زمانہ میں بھی دجاجلہ دیکھے گئے، اللّٰہم احفظنا، غرضکہ واسطے حفظ فتنہ دُنیا کے تلاوت وقرأت اس سُورۃ کی بحمدہ تعالیٰ مجرّب و صحیح ہے وللہ الحمد والمنۃ ۱۲

Marfat.com

ہوئے، خدائے تعالیٰ نے اپنے دوست کو تسلی کے واسطے یہ فرمایا کہ

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ پھر شاید تو کیا کھینچے

گا یا گھونٹے گا دم اپنے کو اُن کے پیچھے یعنی اُن کے واسطے

٧ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ۝ اگر نہ مانیں گے

کافر یہ بات جو تُو کہتا ہے تو تُو اپنے تئیں ہلاک کرے گا افسوس سے اور

پچھتانے سے

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ

٨ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ بے شک ہم نے بنایا ہے اور پیدا کیا اور جو کچھ کہ زمین پر

سونے اور روپے سے اور جواہرات سے اور اونٹ، گھوڑے، بیل، ہاتھی

سے اور پوشاک، خوراک اور عمارت سے اور جو کچھ کہ زمین پر ہے، ہم نے

کیا ہے اور دیا ہے آرائش اور بناؤ لوگوں کے تئیں تو آزماویں ہم جو کون

اُن لوگوں سے اچھا کام کرتا ہے

٩ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ۝ اور مقرر ہم

بنانے والے ہیں اُن چیزوں کو، جو زمین پر ہیں صاف میدان، یعنی ایک

دن ایسا کریں گے جو ہم زمین پر پہاڑ اور درخت اور عمارات اور دریا کچھ

نہ ہوگا نشان۔ کہتے ہیں کہ یہودیوں نے مکے کے کافروں کو سکھایا کہ تم تین

باتیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو، ایک تو قصہ جوانوں کا جو پہاڑ کی

کھوہ میں چھپے تھے، دوسرے قصہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا۔ تیسرے

قصہ سکندر ذوالقرنین کا۔ اگر وہ پیغمبر سچ ہوگا تو بتا دے گا۔ خدائے تعالیٰ

نے احوال ان سب کا اپنے دوست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ

١٠ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝ اے کیا جانتا ہے تُو پہاڑ کی کھوہ کے رہنے والے تھے ہماری

قدرتوں سے تعجب اور اچنبھا یعنی اُن کا وہاں کا رہنا کچھ اچنبھا ہے ہماری

قدرتوں سے۔ اور یہ دو قصے مشہور ہیں ایک اصحابِ کہف کا اور دوسرے

اصحابِ رقیم کا۔ کہتے ہیں کہ اصحابِ رقیم تین شخص تھے اور رقیم نام پہاڑ کا اُن

کے یا نام گاؤں کا ہے، سو وہ تین آدمی جنگل میں چلے آتے تھے، یکایک مینہ

برسنے لگا، یہ تینوں ایک پہاڑ کے غار میں جا بیٹھے، جو بھیگیں نہیں، اتفاقاً اس

پہاڑ کے اوپر سے ایک بڑا پتھر کئی ہزار من کا، اُس غار کے منہ پر آ رہا، اُن

کے نکلنے کا راستہ بند ہوا، اُنہوں نے اپنے کام نیک سے جو ساری عمر میں

کیا تھا، وسیلہ پکڑ کر خدائے تعالیٰ سے التجا اور عاجزی کی اور دُعا مانگی، خدائے تعالیٰ

نے اپنے فضل سے وہ پتھر وہاں سے سرکا دیا، وہ تینوں مسافر وہاں سے

چھوٹے اور روانہ ہوئے اور قصۂ اصحابِ کہف کا یوں کہتے ہیں کہ ایک

بادشاہ جو اُس کا نام دقیانوس تھا، اُس نے کئی بُت بنا کر اپنا خدا مقرر کیا تھا اور

حکم کیا کہ سب ان کو سجدہ کریں۔ جو کوئی اُنہیں سجدہ نہ کرتا تھا، اُسے مار ڈالتا

تھا۔ ایک چھ نوجوان امراء زادے جو خدائے تعالیٰ کو وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ سمجھتے اور جانتے

تھے اس بادشاہ اور شہر کے لوگوں سے چھپ کر رہتے تھے اور خدائے تعالیٰ کی

جناب میں منت و عاجزی سے التجا کرتے تھے، یارب ہم کو اس ظالم کے ستم

سے بچا، آخر کو لوگوں نے معلوم کر لیا اور دقیانوس سے کہا کہ ایک چھ نوجوان

ہیں، وہ تیرے خداؤں کو نہیں مانتے، دقیانوس نے ان کو بلا کر بہت ڈرایا،

انہوں نے اس کا کہنا نہ مانا اور اپنے دین پر مضبوط رہے، دقیانوس نے اُنہیں

لوٹ لیا اور کہا کہ تم ابھی نوجوان ہو، تمہیں تین دن ڈھیل دی تو تم آپس میں مصلحت

کر دیکھو میرا کہنا ماننے میں تمہارا چھٹکارا ہے یا نہ ماننے میں، اُنہوں نے دقیانوس

سے جُدا ہو کر مصلحت کی کہ بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں سے بھاگ جائیں، یہ مقرر کر کے

اپنے اپنے گھر سے تھوڑا کچھ خرچ لے کر رات کو بھاگے، فجر کو راہ میں ایک گنوار

ملا، وہ بھی ان کے دین میں آ کر ان کے ساتھ ہوا اس گنوار کا ایک کتا تھا، وہ بھی

ان کے ساتھ ہوا، اُنہوں نے گنوار کو کہا کہ یہ کتا پکڑوائے گا، اس کتے کو بہتیرا

مارا، وہ ہرگز نہ پھرا، خدائے تعالیٰ کی قدرت سے اُس کتے کو زبان ایسی ہوئی کہ

صاف بولا اور کہا کہ مجھ سے نہ ڈرو، جو میں مسلمانوں کو مانتا ہوں اور چاہتا ہوں

جو تم سوؤ گے تو میں تمہاری چوکی دوں گا، غرض وہ بھی ساتھ ہوا، اس گنوار نے

کہا کہ میں جانتا ہوں، یہاں پہاڑ میں ایک کھوہ اچھی ہے، اگر تم تھکے ہو تو تم اس

میں چھپ کر دم لو، یہ سب اس میں گئے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ

١١ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ جب جا بیٹھے وہ جوان پہاڑ کی

کھوہ میں، پھر کہا اُنہوں نے اے پالنے والے ہمارے دے ہم کو اپنے پاس

سے مہربانی یا امن یا روزی

١٢ فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ۝ پھر مارا ہم نے

پردہ اُن کے کانوں پر اس غار میں جو کچھ نہ سنیں یعنی سلایا ہم نے ان کو اس کھوہ

میں کئی برس گنتی کے

Marfat.com

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا
ع ۱۳ - ۱۲ اَمَدًا ۝ پھر اُن کو اُٹھایا ہم نے یعنی جگایا تو جانیں ہم کہ ان دونوں فرقوں سے
یعنی مسلمان اور کافروں سے یا اگلوں اور پچھلوں میں کس کو حساب یاد ہے جو
کتنی مدت وہ اس غار میں رہے، حق تعالیٰ فرماتا ہے
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۝ ہم قصہ یعنی بیان کرتے
ہیں تیرے آگے سچا یعنی ان لوگوں کا احوال ہم درست اور سچ سناتے ہیں کہ
۱۴ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝ وَّرَبَطْنَا
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
۱۵ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝ مقرر
وہ جوان تھے جو دل سے ایمان لائے تھے اپنے رب پر اور ہم نے اُن کو زیادہ
راہ دکھائی سیدھی ایمان کی اور مضبوط کیا دل اُن کا ہم نے اور قوت دی ایمان
پر اُن کو، جب کھڑے ہوئے دقیانوس کے سامنے، جب وہ بُتوں کو سجدہ
کرواتا تھا، اس وقت کہا ان جوانوں نے کہ رب ہمارا اور وہی ہے جو پیدا
کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا ہرگز ہم نہیں پوجنے کے سوائے اُس کے
اور نہ کہنے کے کسی کو خدا اور اگر شاید کسی کو پوجیں یا اس کے سوا کسی کو
خدا کہیں تو اس وقت مقرر جھوٹے اور گنہگار ہوں ہم
هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ
عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ یہ لوگ جو یہ ہماری قوم میں پکڑے ہیں
سوائے اس وحدہ لاشریک کے اور کئی خدا اے دقیانوس تیرے ڈر سے
یا شیطان کے بہکانے سے یعنی ان لوگوں نے جو سوائے خدا کے اور خداؤں
کو پوجنا اختیار کیا ہے۔ اگر وہ خدا سچ ہیں تو کیوں نہیں لاتے ان خداؤں کے
سچ ہونے پر کوئی مضبوط سند اور کھلی دلیل، یعنی تم نے اپنی خوشی سے جن کو
خدا مقرر کیا ہے۔ اگر وہ سچ ہیں تو کوئی اچھی سند اُن کے خدا ہونے کی بتلاؤ
جو کس طرح سے اُن کو خدا کہتے
۱۶ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ پھر کون
ع ۲ ۱۴ اُس سے زیادہ بڑا ظالم اور گنہگار ہے جو باندھے خدائے تعالیٰ پر جھوٹ اور
بہتان، جب یہ باتیں اُن جوانوں نے دقیانوس کے سامنے کہیں دقیانوس
نے اُن کو تین دن کی ڈھیل دی، جو بیان کو پہلے ہو چکا ہے پھر اللہ تعالیٰ
اُن جوانوں کو فرماتا ہے

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى
الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ
اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝ اور جب تم جدا ہوئے اُن لوگوں سے اور اُن کے خداؤں ۱۶
سے جن کو سوائے خدائے تعالیٰ کے پُوجتے تھے۔ پھر تم جا کر کھوہ میں رہو تو
بچھا دے یعنی بنا دے رب تمہارا تمہارے واسطے اور درست کرے اپنے
فضل سے اور تیار اور موجود کرے واسطے تمہارے وہ کام جس سے تمہیں فائدہ
ہو دین اور دُنیا میں۔ کہتے ہیں کہ وہ چھ نوجوان اور ساتواں گنوار اور آٹھواں
کتا۔ یہ سب پہاڑ کے غار میں آ بیٹھے اور آرام کیا، خدائے تعالیٰ نے اُن پر نیند
بھیجی، وہ سب سو رہے اور وہاں دقیانوس نے تین دن کے پیچھے احوال ان کا
پوچھا، لوگوں نے کہا وہ بھاگ گئے، ان کے باپوں کو بلا کر کہا، اپنے بیٹوں کو
پیدا کرو۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے بھی کچھ نقد لے گئے ہیں اور اس پہاڑ کی کھوہ
میں چھپے ہیں، دقیانوس نے وہاں جا کر دیکھا کہ وہ سوتے ہیں تو کہا، انہیں
سونے دو اور اس غار سے نکلنے کی راہ بند کر دو تو یہ یہیں مریں۔ دقیانوس
یہ کہہ کر اور تقیید کر کے اپنے مکان میں گیا، ایک نے دقیانوس کے نوکروں سے
جو چھپا ہوا مسلمان تھا، ایک سل پر ان کا نام اور تاریخ کھود کر وہاں مضبوط لگا
دی تو کوئی یہاں کبھی آوے تو ان کا احوال معلوم کرے۔ اور خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے
وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ
ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ
وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ اگر تو دیکھے اے دیکھنے والے سورج کو
نکلتے یعنی فجر کو تو مڑ جاتا ہے اُن کے گھر میں داہنی طرف اور جب سورج
ڈوبنے لگتا ہے یعنی شام کو تو پھر جاتا ہے بائیں طرف اُن کی کھوہ سے، یعنی
اُن پر دھوپ نہیں آتی اور وہ اس غار کشادہ اور چوڑے میں آرام سے ہیں
جو ہوا جاتی ہے
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ
وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ یہ خبر یا ان کا اس غار ۱۷ ع ۱۴
میں اس طرح رہنا خدائے تعالیٰ کی قدرتوں سے ہے جس کو راہ دکھاوے
خدائے تعالیٰ وہی راہ پاوے اور جس کو راہ بہکاوے اور راہ بھلاوے پھر نہ پاوے
تو اُسے کوئی دوست راہ دکھانے والا اور سمجھانے والا

Marfat.com

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ
الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ
اور سمجھے اور جانے تُو اے دیکھنے والے اُن کو کہ جاگتے ہیں اور وہ سوتے
ہیں یعنی وہ آنکھیں کھلی سوتے ہیں اور اُن کو کروٹیں داہنے اور بائیں دلاتے
ہیں اور کتا بھی اُن کا ہاتھ پھیلائے ہوئے کھوہ کے سرے پر سوتا ہے
لَوِاطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ
مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ اگر تو جانے ان کا حال یا دیکھے تو اُن کو مقرر پھر آوے وہاں ١٨
سے بھاگا ہوا، اور تیرا دل اُن کے ڈر سے بھر جاوے یعنی بہت ڈرے
اُن کو دیکھ کر **شانِ نزول** کہتے ہیں کہ جب دقیانوس اس کھوہ سے نکلنے
کی راہ بند کروا کر گیا کتنی مدت پیچھے مُوا اس کے اور پیچھے کئی بادشاہ اس
ملک میں ہوئے، پھر ایک تندروس نام مسلمان، خدا کو وحدہٗ لاشریک جاننے
والا، اس ملک کا مالک ہوا، اس وقت میں بہت لوگوں کو شبہ پڑا کر قیامت
کو مُردے پھر کیونکر اُٹھیں گے ہرچند اس تندروس بادشاہ نے سمجھایا، ہرگز
نہ سمجھے۔ خدائے تعالیٰ نے چاہا کہ نمونہ مُردوں کے اُٹھانے کا دُنیا میں
دکھادے، وہ جوان جو پہاڑ کی کھوہ میں سوتے تھے، اُن کو جگایا، جیسے کہ
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ اور جس طرح
سُلایا تھا جگایا ہم نے اُن جوانوں کو بہت برسوں پیچھے جو نہ کپڑے اُن
کے پھٹے اور نہ میلے ہوئے تو لو پوچھنے لگے آپس میں وہ جوان اُٹھ کر
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا
اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ کہا ان میں سے ایک نے جو کتنا سوئے تم، کہا اُنہوں نے
سوئے ہم ایک دن یا کچھ کم دن سے یعنی جس وقت وہ سوئے تھے فجر تھی
اور جب اُٹھے نزدیک دوپہر پہنچی تھی، سو وہ سمجھے کہ اگر کل ہم سوئے تھے
تو ایک دن سوئے اور اگر آج ہی سوئے تھے تو دن سے بھی تھوڑا سوئے
پھر جب اپنے ناخنوں کو اور سر کے بالوں کو دیکھا کہ بہت بڑھ گئے ہیں،
تب حیران ہو کر کہا
قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ کہا پالنے والا تمہارا
خوب جانتا ہے جتنی دیر تم یہاں رہے پھر یہ کہا کہ
فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ
١٩ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝ پھر اُٹھے ایک تم میں سے یعنی جاوے اس
چاندی کو لے کر اس شہر میں، پھر وہاں جا کر دیکھے کو کس کے پاس پاکیزہ کھانا ہے
اس میں سے لاوے تمہارے واسطے، اور جو کوئی جاوے نرمی سے اور غریبی
سے مول لیوے، ایسا نہ ہو کہ تمہاری خبر کرے کسی کو
اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ
٢٠ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ بے شک شہر کے لوگ اگر
خبر پاویں تمہاری تو مارے پتھروں کے یا تیروں کے مار ڈالیں گے یا تمہیں
پھر اپنے دین میں لے جاویں گے اور تم نہ چھوٹو گے اُن سے کبھی ہرگز،
کہتے ہیں کہ ایک اُن میں جو عقلمند تھا، وہ کچھ کھانے کے واسطے مول
لینے چلا، جب شہر کے دروازے کے اندر گیا تو دیکھا دکانیں وہاں کی اور طرح
سے ہو گئی ہیں، حیران ہوا، آخر کو ایک نان بائی کی دکان پر جا کر کچھ روپیہ سا
جو اس زمانے میں ہوتا تھا اس کو دیا تو روٹیاں مول لیوے، جب نان بائی
نے دیکھا کہ سکہ اس پر دقیانوس کا ہے، وہ سمجھا کہ اُس نے کہیں سے خزانہ
پایا ہے، اُس روپیہ کو ایک اور کو دکھایا۔ اسی طرح ہوتے ہوتے کوتوال
کو خبر ہوئی، اُس نے بلا کر پوچھا کہ یہ کہاں سے لایا تو، شاید تو نے خزانہ پایا
ہے بتلا اور بہت ڈرایا، اور وہ حیران ہوا اور کہا میں نے تو خزانہ نہیں پایا
کل ہم اپنے باپ کے گھر سے نکلے تھے اور آج بازار میں آئے ہیں۔ اُس کے
باپ کا نام پوچھا جب اُس نے بتایا، کوئی شخص اُس کو نہ جانتا تھا، کہا کہ جھوٹا ہے
اس نے نہایت ڈر سے کہا کہ مجھ کو دقیانوس کے روبرو لے چلو، جو وہ ہمارے
حال سے واقف ہے، یہ بات سُن کر لوگ ہنسنے لگے کہ دقیانوس کو تین سَو
برس سے زیادہ ہوئے جو مُوا، ہم سے مزاح کرتا ہے، اُس نے کہا کہ کیا تم نے
مجھے دیوانہ بنایا ہے، کل کی بات ہے جو ہم اُس سے بھاگ کر پہاڑ کی کھوہ میں
چھپے تھے، آج کچھ کھانے کو مول لینے آیا ہوں، قصہ کوتاہ آخر کو اُسے بادشاہ
تندروس کے پاس لے گئے، جب اُس بادشاہ نے یہ قصہ سُنا، آپ اس کے
ساتھ غار کی طرف گیا اور وہ سِل کُھدی ہوئی دیکھی، اور سب احوال معلوم کیا اور
اُن جوانوں سے ملاقات کی، جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے
وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اور یوں ہی معلوم کروایا ہم نے احوال

Marfat.com

ان لوگوں کو تو جانیں کہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا سچا ہے اور قیامت کو سب مُردوں کو اٹھنا مقرر ہے اس میں کچھ نہیں ہرگز شک و شبہ

اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ جب جھگڑا اور مباحثہ کرتے تھے آپس میں دین کی بات میں، بعضے کہتے تھے کہ قیامت کو رُوحیں اُٹھیں گی، بغیر بدن کے اور بعضے کہتے تھے کہ بدن اور روح ملی ہوئی اُٹھیں گے جس طرح دنیا میں ہیں، خدائے تعالیٰ نے دکھلایا کہ تین سَو اور نو برس پیچھے اُن کو نیند سے اٹھایا اور اتنی مدت میں کچھ اُن کے کپڑوں کو اور بدن کو نقصان نہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ اُن نوجوانوں نے بادشاہ تندروس کو دعا کی، بادشاہ اُن سے رخصت ہو کر اپنے مکان کو گیا، پھر وہ جوان اسی طرح اس غار میں سو رہے، خدائے تعالیٰ نے ان کی جان قبض کی، بادشاہ کے لوگوں نے جب دیکھا تو

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ط پھر کہا کہ ایک بنادیں یہاں مکان نشانی جو یہ جوان لوگوں سے چھپے ہوئے رہیں اور جو کوئی آوے تو پہچانے کہ یہاں وہ سوتے ہیں

رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ط رب ان کا خوب جانتا ہے ان کے احوال کو کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جی میں آیا کہ اُن جوانوں کو دیکھیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ تو اُن کو دنیا میں نہیں دیکھنے کا، پر بڑے اصحابوں میں سے چار شخصوں کو بھیج تو ان کو تیرے دین میں لاویں، حضرتؐ نے پوچھا کہ یا جبرئیل کیونکر بھیجوں حضرت جبرئیل نے کہا کہ اپنے اوڑھنے کی چادر بچھاؤ اور اس پر حضرت صدیق اور حضرت عمر اور حضرت علی کو اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم کو اس چادر کے چاروں کونوں پر بٹھاؤ اور باد کو خدائے تعالیٰ نے تیرے حکم میں کیا ہے اُس باد کو کہہ کہ اس چادر کو اُس غار کے پاس لے جاوے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا اور یہ اصحاب اُس کھوہ پر جا پہنچے اور پتھر اُس غار کے منہ پر سے سرکایا، جب اندر روشنی ہوئی تو کتا بھونکا اور دوڑا، جب انہوں کی صورت دیکھی تو ان کے پاؤں پر لوٹنے لگا اور سر سے اشارہ کیا بلانے کا جب یہ چاروں اندر گئے تو کہا السلام علیکم، حق تعالیٰ نے ان کے بدن میں جان دی تو وہ اُٹھے اور سلام کا جواب دیا، اصحابوںؓ نے کہا کہ آخر زمانے کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹے عبداللہ کے نے تم کو سلام بھیجا ہے انہوں نے کہا کہ تم پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام اور صلوٰۃ۔ پھر اُن اصحابوںؓ نے کہا کہ دین اسلام میں آؤ۔ اُنہوں نے قبول کیا اور کلمہ شہادت اصحابوںؓ کے سکھائے سے پڑھا اور سیکھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درود وسلام بھیجا اور پھر اسی طرح اپنے مکان میں سو رہے، اب ایک بار اُٹھیں گے اور جب حضرت امام مہدی پیدا ہوں گے تب اُن سے ملاقات کرنے کو اُٹھیں گے اور سلام علیک کر کے پھر سو رہیں گے، پھر قیامت کو اُٹھیں گے۔ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ یعنی واللہ اعلم بالصواب یعنی اللہ خوب جانتا ہے ان باتوں کو

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ
۲۱ مَّسْجِدًا ۝ کہا اُنہوں نے جن کی بات سچ اور درست ہوئی یعنی جو لوگ کہتے
تھے کہ قیامت کو روحیں بدن سمیت اُٹھیں گی اُنہوں نے کہا کہ ہم مقرر بنادیں گے ایک مسجد ان کے پاس جو اُس میں نماز پڑھیں

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ج وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ج وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ط قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ قف اب کہیں گے یہودی کہ وہ جوان تین تھے، چوتھا اُن کا کتا تھا اور بعضے کہیں گے کہ وہ جوان پانچ تھے اور چھٹا اُن کا کتا تھا بھٹکتے ہیں بن دیکھے یعنی اپنا گمان اور دل سے بنا کر کہتے ہیں اور کچھ خبر نہیں جیسے آنکھ بند کر کے پتھر یا تیر پھینک دیا یہ باتیں کرتے ہیں اور مسلمان کہتے ہیں کہ وہ جوان سات ہیں اور آٹھواں اُن کا کتا ہے۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رب میرا خوب جانتا ہے گنتی اُن کی اور تم سب نہیں جانتے، پر تم میں سے تھوڑے لوگ جانتے ہیں جن کو خدا نے سمجھ دی ہے۔ کہتے ہیں کہ نام ان جوانوں کا اس طرح ہے۔ تمیلخا۔ مکسلمینا۔ مرنوش۔ برنوش۔ شاذنوش۔ مسلینا۔ نام گنوار کا مرطونس۔ نام کتے کا قطمیر۔ اور سوائے ان ناموں کے اور بھی روایتیں ہیں اور اختلاف بہت ہے اور ان کے ناموں کا اثر بھی بڑا ہے

فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ص وَّلَا تَسْتَفْتِ
۲۲ - ع ۵ ۳ ۱۵ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ پھر جھگڑا اور مباحثہ مت کر اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ان جوانوں کی باتوں میں، مگر ظاہر کی باتوں میں مضائقہ نہیں ہے اور مت پوچھ ان کا احوال کسی ایک سے بھی یعنی کسی سے ہرگز مت پوچھ۔ کہتے ہیں کہ

Marfat.com

جب کافروں نے وہ تینؔ سوال کیے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا تھا میں ان کا جواب کل دوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اس سبب
سے کئی دن پیغام خدائے تعالیٰ کا نہ آیا، مکے کے لوگ طعنہ لگے دینے، حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت غمگین ہوئے، پھر حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی،
وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَاۡیۡءٍ اِنِّیۡ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ۙ اِلَّاۤ اَنۡ
یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیۡتَ اور مت کہہ کسی چیز اور کسی
کام کو کہ میں کروں گا کل کو مگر وہ کہ اگر چاہے خدائے تعالیٰ تو کروں گا۔ یعنی
مت کہہ کہ میں کروں گا اور اگر کہہ تو یوں کہہ کر کہ خدائے تعالیٰ چاہے تو کروں
گا اور یاد کر پالنے والے اپنے کو جب بھول جاوے یعنی ہر دم خدا کی یاد کر
۲۳ وَقُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّهۡدِیَنِ رَبِّیۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا ۙ
اور کہہ کہ شاید راہ دکھا وے مجھ کو رب میرا جو اس کے پاس ہے ان جوانوں کے
قصے سے زیادہ راہ سیدھی اور وہ خبریں نبیوں گذرے ہوؤں کی ہیں
۲۴ وَلَبِثُوۡا فِیۡ کَهۡفِهِمۡ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیۡنَ وَازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ۙ
اور دیر کی اور رہے یعنی سوئے وہ جوان اپنے غار میں تین سو برس سے زیادہ
نو برس۔ کہتے ہیں کہ ان برسوں کی گنتی سن کر کافروں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں اور
قبول کیا کہ تین سو برس وہ غار میں رہے پھر یہ نو برس زیادہ کو نہیں جانتے تو
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیبؐ کو کہ
قُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَهٗ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ ؕ اَبۡصِرۡ بِهٖ وَاَسۡمِعۡ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ
۲۵ وَّلِیٍّ ۫ وَّلَا یُشۡرِکُ فِیۡ حُکۡمِهٖۤ اَحَدًا ۙ کہہ خدائے تعالیٰ بہت اچھا
جانتا ہے جتنی مدت اُن جوانوں نے دیر کی یعنی سوتے رہے غار میں بیشک
اُسے سب معلوم ہے جو چھپا ہوا ہے آسمانوں اور زمین میں، کیا خوب دیکھتا
ہے سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور بہت اچھی سنتا ہے سب کی
بات آہستہ اور پکار کی اور کوئی نہیں ہے آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں
کا خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی دوست کام بنانے والا، اور نہیں شریک کرتا
خدائے تعالیٰ اپنے حکم اور فرمان میں کسی ایک کو، یعنی اس نے مددگار اپنا کسی کو
نہیں کیا کسی چیز میں
وَاتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ کِتَابِ رَبِّکَ ۚ لَا مُبَدِّلَ
۲۶ لِکَلِمٰتِهٖ ۚ۟ وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ۙ اور پڑھ جو تجھ
پر بھیجا ہے قرآن رب تیرے نے پھرنے والی نہیں اس کی بات اور نہ پاوے
گا تو سوائے اس کے کہیں آرام اور پناہ۔ کہتے ہیں کہ کتنے ہی اچھے غریب
مسلمان جیسے حضرت بلالؓ اور عمارؓ اور صہیب اور ایسے ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہتے تھے لیکن بہت گدڑیاں پہنے
خستہ حال ظاہر میں رہتے تھے، دولتمند کافروں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اگر ان فقیروں کو اپنی مجلس سے نکال دے تو ہم آن کر تیرے پاس بیٹھا کریں،
خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ
وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ
وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡهُمۡ ۚ اور آرام
دے اپنے دل کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے ساتھ جو یاد کرتے ہیں اپنے
رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں خوشی اس کی اور تو مت پھیر آنکھیں اپنی مہربانی
کی اُن سے یعنی مہربانی اُن سے کم نہ کر
تُرِیۡدُ زِیۡنَةَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا
۲۷ قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَکَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا ۙ چاہتا ہے
تو آرائش اور بناؤ دُنیا کے جینے کا، یعنی ظاہر کے دولت مند کافروں کی محبت
مت کر جو وہ چاہتے ہیں خوبی اور بھلائی دنیا کے جینے کی اور اطاعت مت کر
اس کی جس کا دل بے خبر کیا ہم نے اپنی یاد سے اور وہ تابعداری کرتے ہیں
اپنے جی کی خوشی کی اور ہے کام اُن کا سب خراب
وَقُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۟ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ
شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ ۙ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں کو کہ
قرآن سچ اور بے شک پیغام تمہارے رب کا ہے، پھر جس کا جی چاہے سچ
جانے اور جس کا جی چاہے وہ جھوٹ جانے
اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِیۡنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمۡ سُرَادِقُهَا ؕ
وَاِنۡ یَّسۡتَغِیۡثُوۡا یُغَاثُوۡا بِمَآءٍ کَالۡمُهۡلِ یَشۡوِی الۡوُجُوۡهَ ؕ
۲۸ بِئۡسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا ۙ اور ہم نے تیار کی ہے ستم کرنے
والوں کے واسطے آگ، یعنی وہ لوگ جو خدا اور رسولؐ کو نہیں مانتے اور قرآن
کو جھوٹ جانتے ہیں، اُن کے واسطے تیار کی ہے ایسی آگ جو گرد اُن کے ہو
رہے جیسے سراچہ کہ ہرگز اُس میں سے نکل نہیں سکیں گے اور چلاویں گے یا پکاریں
پیاس سے تو پلاویں گے انہیں پانی، جیسے تیل کی گاد یا جیسے تانبا پگھلا ہوا،

النصف

Marfat.com

جب ایسا پانی اُن کے منہ کے پاس لے جاویں گے تو جلے گا مُنہ گرمی سے،
بہت بُرا ہے وہ پانی اور بہت بُرا ہے وہ مکان رہنے کا آگ کے اندر

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ
۳۰ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ بے شک جن لوگوں نے سچ جانا قرآن
اور رسولؐ کو اور اچھے کام کیے ہیں، ہرگز ہم نہیں کھوتے مزدوری اُس کی،
جس نے بھلا کام کیا ہے اُس بھلے کام کا بدلہ ہم دلویں گے

اُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ
الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ
ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّکِئِیْنَ فِیْھَا
۳۱ عَلَی الْاَرَآئِکِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۚ
اُن لوگوں کو کہ جنہوں نے پیغمبرؐ اور قرآن کو سچ جانا اور اچھے کام کیے اُن کے
واسطے باغ ہیں رہنے کو جن باغوں کے جھکوں کے نیچے نہریں بہتی ہیں ایسی
جگہ اُن کو بٹھاویں گے اور کنگن سونے کے جڑاؤ اُن کے ہاتھوں میں پہنا دیں
گے اور وہ پہنیں گے پوشاکیں سبز ریشمی باریک، جیسے دالا اور لاہی اور موٹا
جیسے اطلس اور کمخواب تکیہ دے کر بیٹھیں گے، اُن باغوں میں تختوں اور چوکیوں
پر، جیسے دولت مند بیٹھتے ہیں، کیا اچھا بدلہ اُن کو ہے بھلائی کرنے کا اور کیا
اچھا مکان ہے وہ باغ آرام سے رہنے کو

وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم اُن کے آگے کہاوت یا نقل دو شخصوں کی، جو وہ دونوں بھائی تھے، ایک
مسلمان اور دوسرا کافر، جو اُن دونوں نے چار چار ہزار اشرفی باپ کے ورثے
سے پائی تھیں، مسلمان نے تو خدائے تعالیٰ کی راہ میں چاروں ہزار خرچ کیں اور
اُس دوسرے نے دو باغ انگوروں کے اور کھجوروں کے مول لیے، جیسا کہ
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

جَعَلْنَا لِاَحَدِھِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰھُمَا
۳۲ بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَیْنَھُمَا زَرْعًا ؕ دیے ہم نے اُن میں سے ایک کو دو
باغ انگور کے اور گرد اُس کے کھجوریں اور بیچ میں اُن کے کھیتی ہیں یعنی اُن باغوں
میں میوہ بھی تھا اور اناج بھی ہوتا تھا

کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُکُلَھَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْئًا
وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَھُمَا نَھَرًا ۙ وَّکَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ وہ دونوں باغ

دیتے تھے میوہ اور اناج اور کچھ کمی نہ کرتے تھے میوہ اور غلّہ دینے میں یعنی دونوں
فصلیں ربیع اور خریف خوب ہوتی تھیں۔ اور ہم نے چلائی تھیں اُن دونوں
باغوں میں نہریں، اور تھا وہ مالک باغوں کا میوہ اور غلّہ لینے کا۔ کہتے ہیں کہ وہ
مسلمان جس نے اپنا مال خدائے تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا تھا، وہ مفلس ہوا، اُس کے
پاس کچھ نہ رہا تھا، یہاں تک کہ تھک کر کھانے کو بھی محتاج ہوا، چاہا کہ یہ بھائی
دولت مند کچھ مدد کرے، اُس پاس آن کر اپنا حال کہا، اُس دولت مند نے
اُسے دیکھ کر

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَھُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا وَّ
۳۳ ۴ ع۵ ۱۶ اَعَزُّ نَفَرًا ۝ پھر کہا اُس یار اپنے سے، جو وہ بھائی مفلس تھا اور وہ اُس سے
باتیں اور تکرار کرتا تھا، یہ کہا کہ میرا مال تجھ سے بہت ہے اور میں عزت اور حرمت سے
ہوں اور اولاد اور خدمت گاروں سے، یعنی اُس نے کہا کہ میرا اور تیرا مال برابر
تھا، میں نے تو اس مال سے یہ باغ اور جمعیت اور عزت اور نوکر پیدا کیے، تو کیوں
ایسا محتاج اور خراب حال ہوا، اُس نے جواب دیا کہ اے بھائی تو نے اس مال سے
باغ دنیا کے مول لیے۔ اور میں نے اس دولت سے بہشت اور حوریں، اور
غلمان آخرت میں خریدے۔ تو یہاں صاحب حرمت ہوا، میں وہاں صاحبِ عزت
ہوں گا۔ اس کافر نے کہا اے احمق کوئی بھی نقد دولت وعدے پر دیتا ہے تو
نے اتنا مال اُدھار وعدے پر دیا اور آپ یہاں حیران اور فقیر ہوا۔ ایسی باتیں
کرتا ہوا اُس مسلمان کو اپنے ساتھ لے کر ان باغوں کی طرف لے چلا

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَھُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ
۳۴ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ ھٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ
اور اپنے باغ کے اندر آیا اور اُس نے ستم کیا تھا اپنے اوپر شیخی اور بڑائی اپنی کرنے
سے اور دنیا کی محبت سے، اور اُس دولت مند نے کہا کہ میرے خیال میں نہیں
آتا کہ یہ میرے باغ صاف ہو جائیں گے کبھی یعنی یہ کبھی ویران نہیں ہونے کے
اسی طرح رہیں گے ہمیشہ اور نہیں میرے دھیان میں آتا کہ قیامت ہونے
والی یا آنے والی ہے یعنی قیامت بھی کچھ جھوٹ سی ہے

۳۵ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰی رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْھَا مُنْقَلَبًا ۝
اور اگر شاید جیسا تو کہتا ہے میں بھی پھر جاؤں اپنے رب کے پاس یعنی اگر مر کر
جیوں میں اور خدائے تعالیٰ کے روبرو حاضر ہوں تو مقرر پاؤں میں اچھا اس
باغ سے مکان پھر جگہ رہنے کی، یعنی میں ایسا ہوں کہ جیسے مجھے یہاں دیا ہے

Marfat.com

اگر میں وہاں جاؤں گا تو اس سے بھی اچھا دیں گے، اس مسلمان نے وہ سب
سن کر یہ جواب دیا اور
قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یُحَاوِرُہٗۤ اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ
خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ ٣٦
کہا اس دولت مند کو اس کے یار نے، وہ جو بھائی تھا اور اس کے ساتھ تکرار
اور بحث کی باتیں کرتا تھا، یہ کہا کہ اے کیا تُو کافر اور نہ ماننے والا ہوا، یعنی تُو
جھوٹ جانتا ہے قیامت کو اور مر کر پھر اُٹھنے کو اور روبرو اُس کے جانے کو
جس نے پیدا کیا تجھ کو مٹی سے، پھر ایک بوند پانی سے یعنی اصل آدمی کی خاک
ہے پھر منی ہے جو باپ کی پیٹھ سے ماں کے پیٹ میں آتی ہے سو اصل تیرا تو
وہ ہے پھر تجھے درست اور ثابت آدمی کیا پھر کیا کچھ اب اُس رب کے آگے
مشکل ہے مار کے جلانا دوبارہ
لٰکِنَّا۠ ھُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ۝ پر میں تو ٣٧
کہتا ہوں کہ وہی خدائے تعالیٰ ہے پیدا کرنے والا ہے اور پالنے والا میرا اور
نہیں ساجھی اور شریک کرتا میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز، یعنی وہی
اکیلا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور کسی سے مدد نہیں چاہتا، اور تُو نے بہت
بُرا کیا جو وہ باتیں کہیں بلکہ تُو نے
وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ۙ لَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰہِ ج اور کیوں نہ کہا تو نے جب اندر اپنے باغ کے آیا، تو کہ اگر
چاہے گا خدائے تعالیٰ تو یہ باغ رہے گا، اور اگر وہ نہ چاہے تو نہ رہے یہ
باغ اور یہ کیوں نہ کہا کہ نہیں ہے اختیار کسی کا سوائے خدائے تعالیٰ کے
یعنی وہی چاہے سو کرے اُس بغیر کسی کو طاقت نہیں جو کچھ کر سکے
اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۝ۚ فَعَسٰى رَبِّیْۤ ٣٨
اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ اور تُو دیکھتا ہے مجھ کو کہ تھوڑا ہے ع ١٤ ٥
تجھ سے مال اور اولاد، شاید رب میرا دیوے مجھے باغ اچھا تیرے باغ سے
وَیُرْسِلَ عَلَیْھَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا
زَلَقًا ۝ اور بھیجے خدائے تعالیٰ اُس پر یعنی تیرے باغ پر سبب اُن باتوں ٣٩
کے گرم لو، یعنی باؤ بہت گرم آسمان سے جو ہو جاوے تیرا یہ باغ صاف
میدان بن درخت اور سبزے کا یعنی ان باتوں کے سبب ایسی ایک باؤ چلے
جو سب اس باغ کے درخت اور کیاریاں جل جاویں

٤٠ اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُھَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَہٗ طَلَبًا ۝ یا ہو
جاوے پانی اس باغ کا نیچے زمین کے غائب یعنی خشک اور سوکھ جاوے پھر
ہرگز نہ ڈھونڈھ سکے تو یعنی اس پانی کو کسی طرح پیدا نہ کر سکے۔ کہتے ہیں۔ کہ
خدائے تعالیٰ نے اُس مسلمان کی بات سچ کی اور اس کے باغ پر عذاب بھیجا
وَاُحِیْطَ بِثَمَرِہٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیْہِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِیْھَا
وَھِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِھَا وَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ
٤١ اَحَدًا ۝ اور گھیر لیا عذاب نے خدائے تعالیٰ کے اُس باغ کا سارا میوہ اور
جل گئے اور خاک ہوئے سب درخت اُس باغ کے اور گر گئی ساری عمارت
جو اُس باغ میں بنائی تھی، پھر فجر کو وہ کافر مالک باغ کا جو آیا تو باغ کا ویسا
حال ویران دیکھا تو لگا دونوں ہاتھ دے دے مارنے اور ملنے اور پچھتانے
اور افسوس سے اُس مال پر جو باغ کی تیاری میں خرچ کیا تھا اور اس باغ کی
دیواریں گری ہوئی تھیں اُس کی چھتوں پر یعنی پہلے چھتیں گریں اور پھر اُن پر
دیواریں گریں اور کہتا تھا وہ مالک باغ کا ہے ہے، میں جانتا تو نہ ساجھی اور
شریک کرتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو، تو میرے باغ کا یہ حال نہ ہوتا، اب
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جب اُس کا یہ حال ہوا تب
وَلَمْ تَكُنْ لَّہٗ فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَمَا
٤٢ كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ؕ اور نہ تھا کوئی فرقہ جو رد اور دُور کرتا اُس عذاب کو اُس سے
اور اُسے اُس عذاب سے بچاتا سوائے خدائے تعالیٰ کے، یعنی اگر خدائے تعالیٰ
چاہتا تو وہ عذاب سے بچتا اور نہیں تو کوئی اُسے بچا نہ سکتا عذاب سے اور
نہ تھا وہ مالک باغ کا جو اپنی مدد کرتا یعنی وہ آپ بھی ایسا نہ تھا جو اپنے سے
عذاب دُور کرتا یا خدائے تعالیٰ سے بدلہ لیتا
هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰہِ الْحَقِّ ؕ ھُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ
٤٣ عُقْبًا ۝ؒ وہاں یعنی ایسی جگہ یاری دینا اور مدد کرنا خدائے تعالیٰ ہی کا کام ہے سچ
اور بے شک اُس میں کچھ خلاف نہیں، یعنی خدائے تعالیٰ کے بغیر کسی سے ہرگز
نہیں ہو سکتا جو ایسی مصیبت کے وقت مدد کرے اور خدائے تعالیٰ بہت
اچھا بدلہ دینے والا ہے اور بہت اچھا آخر کام بنانے والا ہے اُن کا جو اُس
سے ڈرتے ہیں
وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ ھَشِیْمًا تَذْرُوْہُ

Marfat.com

۴۴ الرِّیٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اور کہہ ان کو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یعنی کافروں کو مثل یا کہاوت سنا کہ جینا اس دنیا کا ایسا ہے جیسا
کہ پانی، جو بھیجا ہم نے اس پانی کو آسمان کی طرف سے، یعنی اوپر سے پھر ملا وہ
پانی مٹی سے سبزہ اور گھاس اُگا زمین پر اور وہ بڑا ہوا اونچا ہوا اور خوب ہوا
اس پانی کے ملنے سے اور اپنی حد کو پہنچا، پھر ایک دن وہ گھاس اور سبزہ
زرد ہوا اور سوکھا اور ٹوٹا اور گرا زمین پر، پھر اڑا لے گئی اسے باد زمین سے
یعنی ایک وقت سبزہ تھا، بہار تھی، پھر ایک وقت ایسا سوکھ کر اڑ گیا جو
اس کا نشان بھی نہ رہا، جو کوئی نہ جانے کہ یہاں کچھ سبزہ تھا یا نہ تھا اور اللہ تعالیٰ
یہ سب کر سکتا ہے یعنی سبزہ اُگاتا ہے پھر اسے سوکھا کر غائب کرتا ہے یہی
مثال ہے دنیا کے جینے کی، جو آدمیوں کو پیدا کرتا ہے پھر ناپید کرتا ہے، کہتے
ہیں کہ سردار مکے کے کافر دولت پر اور اولاد اپنی پر شیخی اور بڑائی کرتے تھے،
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنہ دیتے تھے کہ مفلس و بے اولاد ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَالْبٰقِیٰتُ
۴۵ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا ۝ دولت دنیا
کی اور اولاد خوبی اور بناؤ دنیا کے جینے کا ہے یعنی زر اور مال اور فرزند، جو
ان سے دنیا میں آرائش اور خوبی ہے مرنے کے پیچھے کسی کام کے نہیں اور
کسی کو دنیا ہی میں جلد جاتی رہتی ہیں دولت اور نیکیاں اور بھلے کام ہمیشہ رہتے
ہیں، جو ان کو کچھ آفت نہیں، بہت اچھا ہے تیرے رب کے پاس بدلہ نیکیوں
کا اور بہت اچھی ہے امید اور توقع

وَیَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَی الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ
۴۶ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ اور ایک دن ہم چلاویں گے پہاڑوں کو
جڑ سے اکھاڑ کر باد پر، یعنی ایسی باد چلے گی جو پہاڑ اڑیں گے اور دیکھے گا تو اے
دیکھنے والے زمین کو نکلی ہوئی پہاڑوں کے نیچے سے اور کھلی ہوئی اور دیکھے گا
تو سب کو جو مر گئے ہیں اٹھا ہوا، یعنی سب مردوں کو اٹھاویں گے اکٹھا
حساب کے لینے کو، پھر نہ چھوڑوں گا ان میں سے کسی کو، یعنی جتنے آدمی پیدا
ہو کر مریں گے، وہ سب قیامت کو ایک بار اکٹھے اٹھیں گے، کوئی ایک
بھی باقی نہ رہے گا

وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا
خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ
مَّوْعِدًا ۝ اور حاضر کیے جاویں گے واسطے حساب عذاب کے رب تیرے ۴۷
کے آگے قطار باندھ کر، یعنی قیامت کو سب مردے اٹھ کر خدائے تعالیٰ
کے آگے قطار ہو کر حساب کے واسطے کھڑے ہوں گے تب حق تعالیٰ فرماوے
گا کہ بے شک آئے تم ننگے اور اکیلے بغیر اولاد اور نوکروں کے اور بغیر پوشاک
اور لباس کے، جس طرح پیدا کیا تھا ہم نے تم کو پہلی بار دنیا میں ماؤں کے پیٹ
سے ننگا اور اکیلا، تم تو کہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم نہ کریں گے اور نہ بناویں گے
تمہارے واسطے وقت حساب کا یا جگہ حساب کرنے کی۔ یہ آیت ان کافروں
کے واسطے ہے جو کہتے ہیں کہ قیامت نہ ہوگی، یعنی قیامت کے دن خدائے تعالیٰ
ان کافروں کو کہے گا کہ تم تو کہتے تھے دنیا میں کہ قیامت اور حساب دینے کا دن
نہیں ہونے کا، اب یہ کیا ہے

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا
فِیْهِ اور رکھا جاوے گا کاغذ حساب کا، یعنی جو کچھ دنیا میں لوگوں نے کام
کیے ہیں، اس کے حساب کا کاغذ رکھا جاوے گا، پھر دیکھے گا تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنہگاروں کو ڈرتے اور کانپتے ہوئے اس اپنے عملوں
کے کاغذ دیکھنے سے جو بھولے ہوئے گناہ سب اس میں لکھے ہوئے پاویں
گے۔

وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً
وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ
وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ اور کہیں گے اے ہائے خرابی ہماری یہ -۴۸ ع ۶/۱۸
کیسا کاغذ حساب کا ہے جو نہیں چھوڑتا گناہ چھوٹا اور نہ بڑا گناہ، یعنی ذرہ
ذرہ گناہ سب اس میں لکھا ہے اور سب کو گنا ہے اور حساب کیا ہے اور پاویں
گے جو کچھ دنیا میں کیا۔ ہے موجود سامنے اپنے اور نہیں کرتا ستم اور زبردستی اور
ناانصافی رب تیرا کسی پر ہرگز یعنی جیسا کسی نے کچھ کام دنیا میں کیا ہے ویسے
ہی اس کا بدلہ وہاں پاوے گا ہرگز بدلہ دینے میں کمی اور زیادتی نہ ہوگی

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِیْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اور جب
ہم نے کہا فرشتوں کو، جو سجدہ کرو آدم کو، جو سب آدمیوں کا باپ ہے سبھوں
نے سجدہ کیا پر ایک ابلیس نے یعنی شیطان نے سجدہ نہ کیا آدم کو، جو تھا وہ

Marfat.com

ع ۱۹ شیطان دیوؤں سے یعنی دیو ہے اور باہر گیا اپنے رب کے حکم سے یعنی وہ
شیطان دیو کی ذات میں تھا، اس سبب نافرمانی کی خدائے تعالیٰ کی اور تم تو
آدمی ہو

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ
۴۹ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ۝ اے تم پکڑتے ہو اے
آدمیو! شیطان اور اس کی اولاد کو دوست اور یار سوائے میرے یعنی مجھے
جو میں رب ہوں تمہارا، مجھے چھوڑ کر اس کے اور اس کی اولاد کے دوست
ہوتے ہو یعنی اس کا کہنا مانتے ہو اور میرا کہنا نہیں مانتے اور وہ شیطان
اور اس کی اولاد تمہارے دشمن سخت ہیں، بہت بری سزا ہے کافروں کو، جو
خدائے تعالیٰ کا حکم نہیں مانتے اور شیطان کا کہنا مانتے ہیں عوض اور بدلہ یعنی
خدائے تعالیٰ کے بدلے ان کو دوست کرتے ہو، یہ بہت برا ہے بدلہ

مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ
۵۰ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ۝ روبرو
اور سامنے شیطان کے اور اولاد اس کی کے نہیں بنایا میں نے آسمانوں اور
زمین کو تو شریک کام کے ہوتے، بلکہ پہلے ان کے پیدا ہونے سے آسمان
اور زمین کو بنایا ہم نے اور نہ وقت پیدا کرنے ان کے کی یہ بھی یعنی یہ اپنے
پیدا ہونے کے وقت بھی نہ تھے، کافر کہتے تھے کہ جن غیب کی خبر جانتے ہیں
سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں کچھ خبر نہیں، پھر تم کس سبب ان کو میرا
شریک کہتے ہو اور نہیں میں پکڑتا راہ بھلانے والوں کو یار اور مددگار یعنی
پیدا کرنے میں خلقت کے کسی کا محتاج نہیں ہیں

وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ
۵۱ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝ اور جس دن
کہے گا خدائے تعالیٰ یا فرشتہ کہے گا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ان کو، جو شریک
کرتے تھے خدائے تعالیٰ کا کہ پکارو میرے شریکوں کو، جن کو تم نے اپنے دل
سے سمجھ رکھا تھا میرا شریک یعنی بتوں کو جو شریک خدائے تعالیٰ کا کہتے تھے
ان کو بلاؤ تو وہ نہیں عذاب سے چھڑاویں، پھر وہ بلاویں گے اور پکاریں گے
اور جواب نہ دیں گے ان کو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم بناویں گے مشرکوں اور
ان کے خداؤں کے بیچ میں ایک جنگل میدان آگ سے بھرا ہوا

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ
۵۲ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ اور دیکھیں گے مشرک دوزخ کی آگ کو سامنے سے
پھر جانیں گے کہ ان کو اس میں پڑنا ہے اور نہ پاویں گے اس آگ سے کوئی جگہ پھرنے
کی یعنی وہ آگ مشرکوں کو چاروں طرف سے گھیر لیوے گی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ
۵۳ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ۝ اور بے شک اچھی
طرح کھول کر بیان کیا ہم نے اور سمجھایا ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو ہر طرح
کی مثل اور کہاوت سے اور پچھلے گذرے ہوؤں کے قصوں سے اور آدمی
بہت چیزوں سے بڑا جھگڑنے والا ہے

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى
وَیَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ
۵۴ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ اور نہیں منع کیا کافروں کو جو ایمان لاویں جس وقت
آیا راہ دکھلانے والا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن اور نہیں منع کیا کافروں کو
کہ توبہ کریں گے اپنے گناہوں سے یعنی تقصیر معاف کرائیں اپنے رب سے مگر اس
واسطے ایمان نہیں لاتے اور توبہ نہیں کرتے جو آوے اوپر ان کے رسم پہلوں کی
یا یہ کہ آوے عذاب ان کے سامنے سے یعنی جبکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہا کہ قرآن پر ایمان لاؤ اور توبہ کرو خدائے تعالیٰ کے آگے اپنے گناہوں
پہلے پر اس عذاب سے جو ان پر آنا مقرر تھا، اسے بھی منع کیا توبہ کرنے اور
ایمان لانے سے

۵۵ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۚ
اور نہ بھیجا ہم نے پیغمبروں کو، مگر بھیجا خوش خبری دینے والا مسلمانوں کو اور
ڈرانے والا کافروں کو

وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ
۵۶ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝ اور جھگڑتے ہیں اور
جھگڑے کرتے ہیں وہ لوگ جو نہیں مانتے قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو حجتیں جھوٹی اور ناحق یعنی کافر ناحق اور جھوٹے جھگڑے کرتے ہیں تو
جھوٹا کریں اس جھگڑنے سے اور حجتوں سے سچی بات کو اور پکڑتے ہیں یعنی جانتے
ہیں ہماری دلیلوں اور آیتوں کو اور اس کو جس سے ڈراتے ہیں یعنی پیغمبر کے معجزوں
کو اور قرآن کو سمجھتے ہیں ہنسی اور مزاح

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا

Marfat.com

وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ؕ إِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ
يَفْقَهُوهُ وَفِيْ آذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ اور کوئی ہے ظالم اُس سے زیادہ
جس کو سمجھادیں اور نصیحت کریں اُس کے رب کی باتوں سے، جو وہ قرآن ہے
اور اُن باتوں سے منہ پھیرے اور نہ مانے اور بھول جاوے اپنے کیے ہوؤں
کو، یعنی کافر اپنے گناہوں کو کر کے بھول گئے ہیں اور نہیں سمجھتے، جو اُن کا بدلہ
کیا ملے گا اور جو اُن کے آگے خدائے تعالیٰ کا فرمایا ہُوا کہتے ہیں تو منہ پھیر
لیتے ہیں اور نہیں مانتے، پھر بڑے ظالم یہی ہیں، بے شک ہم نے رکھا ہے
اُن کے دل کے اوپر پردہ جو نہیں سمجھتے اس نصیحت کو اور اُن کے کانوں میں
ڈالا ہے بوجھ تو نہ سُنیں سچی بات کو
۵۷ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝
اور اگر تو بلاوے اُن کو طرف سیدھی راہ کے، جو وہ ایمان اور قرآن ہے پھر راہ
نہ پاویں گے اُس وقت ہرگز، یعنی جبکہ تو اُن کو ایمان کی طرف بُلاتا ہے وہ
ہرگز نہیں مانیں گے، یعنی خدائے تعالیٰ کو معلوم تھا کہ وہ کافر ہی مریں گے
وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا
كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا
۵۸ مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ۝ اور رب تیرا بخشش کرنے والا ہے اور مہربانی
کرنے والا ہے اس واسطے ان کے عذاب دینے میں ڈھیل ہے ورنہیں اگر
پکڑے خدائے تعالیٰ کافروں کو اُن کاموں سے جو کرتے ہیں تو مقرر جلد ان پر
عذاب کرے دنیا میں لیکن اُن کے عذاب کے واسطے وعدے کا دن مقرر ہے
جو اس دن نہ پاویں گے کافر بغیر خدائے تعالیٰ کے کوئی جگہ بھاگنے کی جو وہ
پناہ اور امن کی جگہ ہو
وَتِلْكَ الْقُرٰى أَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ
۵۹ مَوْعِدًا ۝ اور ان گاؤں کی بستیوں کو اور اُن کے رہنے والوں کو اُجاڑ اور نابود
کیا ہم نے جن کا ذکر کیا ہم نے، جب ظلم کیا تھا انہوں نے یعنی اگلے کافروں پر
بھی عذاب جلد نہ بھیجا تھا ہم نے پھر آخر کو وہ سب ہلاک کیے اور موئے بُرے
حال سے اور اُن کے مکان رہنے کے اُجڑے، یہ کافر کیوں نہیں ڈرتے یہ
باتیں سُن کر اور ایمان کیوں نہیں لاتے۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
فرعون کے ڈوبنے سے پیچھے ایک دن بنی اسرائیل کی مجلس میں بیٹھے تھے اور
باتیں نصیحت کی کرتے تھے اور سُننے والے بہت خوش ہوتے تھے ان کی
باتیں سُن کر ایک نے اُن میں سے کہ سردار تھا، کہا اے موسیٰ کلیم اللہ کوئی ایسا بھی
ہے اب دنیا میں جو تجھ سے زیادہ علم اور عقل رکھتا ہو انہوں نے کہا میں نہیں
جانتا کہ ہے یا نہیں اتنے میں حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ اے موسیٰؑ حق تعالیٰ
فرماتا ہے کہ جس جگہ دو دریا ملے ہیں وہاں میرا ایک دوست ہے جو میں نے
اسے اپنا خاص علم دیا ہے تو جا اور اس سے مل اور کچھ سیکھ حضرت موسیٰؑ نے وہاں
جانے کا ارادہ کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِفَتٰهُ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَبْلُغَ مَجْمَعَ
۶۰ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے
اپنے شاگرد سے جو وہ جوان تھا نام اس کا حضرت یوشع تھا علیہ السلام کہ میں
حکمِ الٰہی سے حضرت خضر سے ملنے کے واسطے جاتا ہوں نہ پھروں گا وہاں سے
جب تک نہ پاؤں گا انہیں اور پہنچوں گا وہاں جہاں دو دریا ملے ہیں جو اس
جگہ اُن کے ملنے کا پتہ اور وعدہ ہے اور بغیر اُن کے ملنے کے پھرنے کا نہیں میں
اگر گذر جائیں گے چلتے چلتے بہت برس، حضرت یوشع نے کہا کہ میں تمہارے
ساتھ ہوں، تمہارا ساتھ نہ چھوڑوں گا، پھر انہوں نے تیاری کی سفر کی اور کئی
روٹیاں اور مچھلی بھُنی لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوئے اور دونوں
مل کر چلے
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ
۶۱ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ پھر جب پہنچے جہاں ملے تھے دو دریا، وہاں ایک
پتھر تھا کنارے پر دریا کے اس کے اوپر ساتھ دونوں بیٹھے، حضرت موسیٰ علیہ
السلام ذرا وہاں سوئے اور حضرت یوشع وضو کرنے لگے جو ایک بوند پانی کی
اس مچھلی پر گری، وہ مچھلی جی اُٹھ کر یعنی زندہ ہو کر دریا میں گئی، حضرت یوشع یہ
حال دیکھ کر حیران ہوئے، اتنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اُٹھے اور جلدی سے
ع ۸ ۲۰ روانہ ہوئے اور نہایت جلدی سے حضرت یوشع مچھلی کا ذکر کرنا حضرت موسیٰؑ
سے بھول گئے اور مچھلی نے پکڑی تھی راہ اپنی دریا میں جیسے سرنگ یعنی وہ مچھلی
جو جاتی تھی جدھر کو تو پانی اونچا ہوتا تھا اور نیچے زمین خشک ہوتی تھی یعنی راہ سرنگ
سی بنتی جاتی تھی
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ آتِنَا غَدَاءَنَا ز لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ
۶۲ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ پھر آگے جا چکے وہاں سے جہاں دو دریا ملے تھے تو کہا حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان سے یعنی حضرت یوشع کو کہ لاؤ ہمارے واسطے

Marfat.com

کل کی روٹیاں یعنی وہ روٹیاں جو کل رکھی تھیں، لاؤ جو اب کھاویں کہ بھوک
لگی ہے اور ذرا یہاں بیٹھیں اور پانی پیئیں اور دم لیویں جو بےشک اس
مسافری سے بہت محنت پائی ہم نے اور خوب تھکے ہیں
قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ
وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
٦١ فِى الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ۝ کہا حضرت یوشع نے خبر ہے تمہیں اے
موسیٰ جب بیٹھے تھے ہم اور تم اس پتھر کے پاس بےشک میں بھول گیا کہنا
تم سے وہ مچھلی کا احوال اور نہیں بھلایا مجھے مگر شیطان نے یعنی مقرر شیطان
ہی نے مجھے بھلایا جو کہوں میں تم سے مچھلی کا احوال اور اس مچھلی نے پکڑی راہ
دریا میں تعجب کی جو جدھر کو جاتی تھی وہ مچھلی، راہ دیتا تھا دریا اسے اور زمین
سوکھتی تھی
٦٣ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝
کہا حضرت موسیٰ نے کہ اسی کی تو ہمیں تلاش تھی جو حق تعالیٰ نے ہمیں کہلا بھیجا تھا کہ
وہ مچھلی راہ دکھانے والی ہوگی اس کی جس کو میں ڈھونڈھتا ہوں، پھر پیچھے پھرے
دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر قدم دھرتے ہوئے تو پہنچے اس مکان میں
ع ۹ ۱۱ ۲۱ جہاں سے مچھلی گئی تھی وہ راہ دیکھی اچھی کھلی ہوئی چوڑی اور زمین سوکھی، پھر اسی
راہ چلے، اب اللہ خبر دیتا ہے اپنے حبیب کو کہ
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
٦٤ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ پھر پایا موسیٰ اور یوشع علیہما السلام نے
بندے پیارے کو ہمارے بندوں سے یعنی وہ ہمارے بندوں سے اچھا
بندہ ہے جس کو دیا ہم نے اپنے گھر سے اور سکھایا اس کو علم اپنے پاس سے
اور دی ہم نے اس کو عقل اور دانائی اور شعور اور سمجھ جو ویسی کسی کو نہیں ہے
یعنی بغیر استاد کے سکھائے اور پڑھائے علم اسے اور عقل دی ہم نے، کہتے
ہیں کہ جب یہ دونوں حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع حضرت خضر کے پاس
پہنچے تو دیکھا کہ چادر اوڑھے ہوئے بیٹھے ہیں، حضرت موسیٰ نے سلام علیک کی
حضرت خضر نے منہ کھول کر سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ تو کون ہے، انہوں نے
کہا کہ میں موسیٰ ہوں مجھے حق تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے تو میں تیرے ساتھ
رہوں اور کچھ سیکھوں
قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا
٦٥ عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ کہا حضرت موسیٰ نے حضرت خضر کو کہ اے خضر میں تیری
تابعداری کروں اس شرط پر جو تو سکھاوے مجھے وہ جو سکھایا ہے خدائے تعالیٰ
نے تجھے بڑا علم
٦٦ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ۝ کہا حضرت خضر نے کہ
بےشک تو نہ سکے گا میرے ساتھ رہ کر صبر کرنا یعنی میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر
سکے گا، حضرت موسیٰ نے کہا کیوں نہ صبر کرسکوں گا، حضرت خضر نے کہا
٦٧ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ اور کیونکر صبر کر سکے
تو اوپر اس چیز کے جو تیری سمجھ میں نہ آوے اس کی بھلائی اور بھید یعنی تو پیغمبر ہے
تیرا حکم ظاہر پر ہے شاید تجھ سے ایسا کام ہووے جو ظاہر میں برا ہو اور دراصل اس
میں بھلائی ہو
٦٨ قَالَ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا ۝
کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر کو کہ جلد پاوے گا تو مجھ کو اگر خدائے
تعالیٰ چاہے تو صبر کرنے والا، یعنی اگر خدائے تعالیٰ چاہے گا تو مقرر میں صبر کروں
گا اور نافرمانی تیری نہ کروں گا کسی کام میں، یعنی جو تو کہے گا تیرا کہنا کروں گا
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْــَٔلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ
٦٩ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ کہا حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ اگر تابعداری کرے گا
تو میری تو مت پوچھیو مجھ سے کسی چیز کو، جب تک شروع کروں میں نئے سر
سے اس کا بیان، یعنی جب تک میں آپ سے نہ کہوں، نہ پوچھیو کسی بات کو،
حضرت موسیٰ نے قبول کیا
فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ پھر
چلے ساتھ مل کر تو پہنچے ایک دریا پر، اور جب ناؤ پر چڑھے اور وہ ناؤ چلی حضرت
خضر نے سب لوگوں سے چھپ کر اس ناؤ میں چھید کیا، یہ حضرت موسیٰ نے
دیکھ کر
٧٠ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْــًٔا اِمْرًا ۝
کہا خضر کو اے توڑنے والے ناؤ کے جو ڈبووے تو اس کے لوگوں کو، بےشک
لایا تو کچھ اچنبھے کا کام یعنی انہوں نے بھلائی کی اور تمہیں ناؤ میں بٹھایا اور تم
نے اس ناؤ کو، لوگوں سمیت ڈبونے کی فکر کی، یہ کام تو اچھا نہیں، بلکہ بہت
برا ہے
٧١ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ۝ کہا حضرت

Marfat.com

خضرؑ نے کہ اے موسیٰؑ نہ کہا تھا میں نے کہ تُو میرے ساتھ صبر نہ کرسکے گا، جب یہ حضرت خضرؑ نے کہا حضرت موسیٰؑ کو وہ بات یاد آئی تو

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي

۷۲ عُسْرًا ○ کہا مت پکڑ تو مجھ کو وہ جو بھولا میں اور مت پہنچا میرے کام سے سختی اور مشکل مجھ کو، یعنی اس بات کو جانے دے، میں نے بھول کر کیا

فَانْطَلَقَا وقف حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ ط پھر چلے ناؤ سے اُتر کر آگے اور پہنچے ایک گاؤں کے پاس، وہاں ملا ایک لڑکا، یعنی گاؤں کے پاس ایک لڑکا لڑکوں میں کھیلتا تھا، اُسے حضرت خضرؑ نے وہاں سے پیچھے ایک دیوار کے لے جاکر مار ڈالا، جب حضرت موسیٰؑ نے دیکھا تو ان کو ایک حالت آئی اور وہ بات بھول گئے

قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ

۷۴ شَيْئًا نُكْرًا ○ کہا اے خضرؑ مار ڈالا تُو نے جان سے ستھرے پاکیزہ کو بغیر اس کے جو اُس نے کسی کو مارا ہو، یعنی ناحق تُو نے اسے مار ڈالا، مقرر تو لایا بہت بُری چیز، یعنی یہ کام تو تُو نے بہت بُرا کیا

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ○ کہا حضرت خضرؑ نے کہ اے موسیٰؑ نہ کہا تھا میں نے تجھ کو کہ بے شک تو میرے ساتھ صبر نہ کرسکے گا، پھر حضرت موسیٰؑ کو وہ بات یاد آئی اور اپنے جی میں پچھتائے اور

قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ج

۷۵ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ○ کہا اگر اب پُوچھوں میں تجھ سے کسی چیز کو پیچھے اس تکرار کے تو پھر میرے ساتھ مت رہیو، مقرر پہنچ چکا تو میرے پاس بہانا یا اٹھا یعنی تیسری بار اگر میں کچھ پُوچھوں تجھ سے تو تُو میرا ساتھ چھوڑ دینا اور میری طرف سے تیرا حق ادا ہو چکا، یعنی تو میرا حق ادا کر چکا

فَانْطَلَقَا وقف حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا پھر چلے یہاں تک کہ جب پہنچے ایک گاؤں کے رہنے والوں کے پاس، اُن کا یہ دستور تھا کہ شام کے وقت سے گاؤں کا دروازہ بند کرتے تھے تو پھر کسی کے واسطے ہرگز نہ کھولتے تھے، یہ شام کے بعد پہنچے اور کہا دروازہ کھولو، کسی نے نہ کھولا، پھر انہوں نے کہا کہ اگر دروازہ نہیں کھولتے تو ہم مسافر ہیں کچھ ہمیں کھانے کو دو جو ہم بھوکے ہیں انہوں نے نہ مانا جو ان کی ضیافت کرتے، یہ بھوکے رات کو باہر گاؤں کے رہے اور نزدیک اُس گاؤں کے

فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ ط پھر پائی ایک دیوار جو گرا چاہتی تھی، یعنی گرنے کو تیار تھی، پھر حضرت خضرؑ نے اُس دیوار کو کھڑا کیا، یعنی اُس کی مرمت کی پتھروں اور مٹی سے اور مضبوط کیا اُس دیوار کو، جب حضرت خضرؑ نے یہ کام کیا تب

۷۶ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ○ کہا حضرت موسیٰؑ نے کہ اس گاؤں کے لوگوں نے نہ ہمیں جگہ دی رہنے کو نہ کچھ کھانے کو دیا تو نے اُن کی دیوار کیوں بنائی، اگر تو چاہتا تو مزدوری لے کر بناتا اور حضرت موسیٰؑ کے دھیان سے وہ بات جاتی رہی تھی، حضرت خضرؑ نے وہ بات سُن کر

قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ج کہا اب جُدائی ہے تجھ میں اور مجھ میں، یعنی تُو نے کہا تھا کہ اگر تیسری بار کچھ کسی بات کو پُوچھوں گا تو ساتھ میرے مت رہیو، سو اب تیسری بار ہے

۷۷ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ○ پھر بتاؤں گا میں تجھ کو معنی اُن باتوں کے جو نہ سکا تو ان پر صبر کرنا یعنی وہ کام دیکھ کر چُپ نہ رہ سکا اور پُوچھا اُن کا بھید، سو وہ اب بتاتا ہوں میں کہ پہلے جو وہ

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ دُو بھائی غریبوں کی تھی جس کو توڑا تھا میں نے وہ دونوں بھائی مزدوری کرتے تھے دریا میں، اور پانچ آدمی اُن کے گھر میں بیمار تھے اور جو کچھ ناؤ کی مزدوری سے ہاتھ آتا تھا، وہی اُن سب کا قوت تھا

فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا پھر چاہا میں نے حکم خدائے تعالیٰ سے جو اُس ناؤ کو عیب دار کروں تب اس میں سوراخ کیا اس واسطے کہ

۷۸ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ○ تھا اُن کی راہ کے پیچھے ایک بادشاہ جو سب ناؤ کو پکڑ تا تھا زبردستی ناحق بیگار میں اور اُس ناؤ کو ٹوٹی جان کر چھوڑ دیں گے، وہ بھائی دونوں اس کو جوڑ کر مزدوری کر کھا دیں گے

وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ

۷۹ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ج اور وہ لڑکا جسے مار ڈالا تھا میں نے

Marfat.com

حکمِ الٰہی سے بہتر تھے ماں باپ اُس کے مومن مسلمان اور نیک بخت پھر ڈرے
ہم جانا ہم نے کہ وہ لڑکا اُنہیں یعنی ماں باپ اپنوں کو پہنچاوے گا بدی اور
ناشکری یعنی ایسا نہ ہو جو ماں باپ اُس کے کمال محبت سے بیٹے کی بُرائی اور
ناشکری میں پڑیں
فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ
80 اَقْرَبَ رُحْمًا ۝ پھر چاہا ہم نے کہ بدلہ دے اُس بیٹے کا اُن کو رب اُن
کا اُس سے اچھا یعنی اللہ تعالیٰ اُس بیٹے کے بدلے اور فرزند اُن کو دلوے
نیک بخت اور رحم دل. کہتے ہیں اُس کے ماں باپ کو خدائے تعالیٰ نے
ایک بیٹی دی. جو اُس کی اولاد سے کئی پیغمبر پیدا ہوئے
وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ
وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ اور وہ دیوار
جس کو بنا کر مضبوط کیا تھا میں نے وہ ہے دو لڑکوں کی جو اُس گاؤں میں
رہتے تھے اور ہے اُس دیوار کے نیچے خزانہ اُن دونوں کے واسطے، اگر وہ
دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہوتا تو لوگ اور یا حاکم لے جاتا اور نہیں ہاتھ
لگتا اور ہے اُن دونوں لڑکوں کا باپ نیک بخت
فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا
كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ پھر چاہا رب تیرے نے کہ
جب وہ لڑکے جوان ہوویں. تب نکالیں وہ خزانہ اپنا یہ بخشش اور مہربانی
ہے رب تیرے سے
وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ اور وہ کام نہیں کیے میں نے
اپنے جی کی خوشی سے، بلکہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے وہ سب کیا میں نے
ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ یہ ہے جو کہا ع ۱۰ - 81
میں نے بیان اور معنی اُن کاموں کے جو نہ سکا تو اوپر اُس کے صبر کرنا، اور
چُپ رہنا یعنی جن باتوں کو دیکھ کر تو چپ نہ رہ سکا اُن کے معنی اور بھید یہ
تھا جو کہا میں نے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر سے جدا ہوئے،
اب آگے قصہ سکندر ذوالقرنین کا ہے کہ
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ
82 مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اور پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال
ذوالقرنین کا جو وہ سکندر بادشاہ تھا اور اُسے ذوالقرنین اس واسطے

کہتے ہیں کہ وہ مالک تھا دو کنارے زمین کا یعنی جہاں سے سورج نکلتا تھا اور
جہاں سورج غروب ہوتا تھا اور وہ سب جگہ پھرا، کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اُن پوچھنے والوں کو کہ ابھی کہتا ہوں میں اس کا احوال جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
83 اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝
84 فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ بے شک ہم نے قدرت اور قوت دی اُس کو زمین میں سب
چیز اُس کو اسباب ضروری جو چاہتا تھا لڑائی میں اور گڑھ اور قلعے کی فتح کو پھر
پیچھے کیا اسباب اور سرانجام کے یعنی باساز اور سرانجام کیا
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ
حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۝ تو پہنچا سورج کے ڈوبنے کی جگہ
یعنی جہاں سورج غروب ہوتا ہے وہاں پہنچا جو پھر اُس سے آگے زمین کی بستی
نہیں اُس جگہ پایا سورج کو مرئیا یعنی روبرو آنکھوں کے کہ سورج ڈوبتا ہے
تالاب میں کہ اُس میں پانی کیچڑ کا ملا ہے یعنی بہت گدلا ہے اور پایا سکندر
ذوالقرنین نے وہاں ایک قوم کو جو انہیں ناسک کہتے ہیں کہ اُن کی پوشاک
کھال ہے حیوانوں کی اور خوراک گوشت ہے جانوروں کا - اور خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے
قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ
85 فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ کہا ہم نے اس کو اے ذوالقرنین یا تو عذاب کرے گا اس قوم
پر یعنی قتل کرے گا یا لے گا اُن سے نیکی اور بھلائی
قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى
86 رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ کہا ذوالقرنین نے اگر کوئی ستم کرے گا
یعنی کافر رہے گا اور ایمان نہ لاوے گا، یعنی میرا کہنا نہ مانے گا تو جلد عذاب کروں
گا دنیا میں، پھر آخرت میں پھرے گا طرف رب اپنے کے، پھر ہو گا اس پر عذاب
بہت بڑا جو ویسا کسی نے نہ کیا ہو گا
وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ
87 وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝ اور جو کوئی ایمان لاوے گا یعنی میرا
کہا مانے گا، پھر اُس کو ہے بدلہ دین و دنیا میں ایک سا اور اچھا اور جلد کہوں گا اس کو
کام اپنا سہج اور آسان یعنی اُسے کچھ مشکل کام نہ کہوں گا اور آرام دوں گا، کہتے ہیں
کہ جب سکندر اُس قوم پر گیا اور وہ طاقت مقابلے کی نہ لا سکے اور تابعداری کی
اور سکندر انہیں دین کی بات اور راہ خدا کی بتا کر وہاں سے پھرا

Marfat.com

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۵ پھر پیچھے گیا اسباب اور سرانجام کے یعنی اسباب ۸۸
اور سرانجام کے سمیت وہاں سے چلا جنوب کی طرف اس ملک کو بھی گیا اور
وہاں کے رہنے والوں کو مسلمان کیا اور راہ خدائے تعالیٰ کی بتا کر وہاں سے بھی
پھرا اور آگے چلا
حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى
قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۵ تو پہنچا جگہ نکلنے ۸۹
سورج کی یعنی اس مکان میں پہنچا جہاں سے سورج نکلتا ہے اور پایا سورج
کو جو نکلتا ہے ہر فجر کو اوپر ایک قوم کے، یعنی اس ملک میں ایک قوم
رہتی ہے جو نہیں کیا ہم نے سوائے سورج کے اُن کی پوشاک اور پردہ یعنی
اُس طرف عمارت نہ ہوتی تھی اور درخت بھی نہ تھا جو سایہ ہوتا اور کھیتی بھی
نہ تھی، وہاں اُن لوگوں نے بڑے بڑے گڑھے کھود رکھے تھے، جب سورج
نکلتا تھا تب اُن گڑھوں میں چھپ کر بیٹھتے تھے اور دریا سے مچھلیاں نکال
رکھتے تھے تو سورج کی گرمی سے پک رہتی تھیں، وہی اُن کی خوراک تھی۔ اس
قوم کو منسک کہتے ہیں
كَذٰلِكَ ۵ ایسا کیا سلوک سکندر ذوالقرنین نے اُن سے کہ جیسا
مغرب کے رہنے والوں سے کیا تھا، جب وہاں سے فراغت پائی، تب
شمال کی طرف گیا، وہاں کے رہنے والوں کو بھی مسلمان کیا اور خدا کی راہ سیدھی
بتائی اور گرد ساری زمین کے پھرا اور بعضے کہتے ہیں کہ دو بار ساری زمین کے
ملکوں میں پھرا، اس واسطے اُسے ذوالقرنین کہتے ہیں۔ اب آگے خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے
وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۵ اور بے شک گھیر لیا ہم نے ۹۰
جو اسباب اُس کے پاس تھا اُس کی خبر کو یعنی جو کچھ اسباب لڑائی کا اور سلطنت
کا سکندر کے پاس تھا ہمیں سب خبر ہے
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۵ پھر پیچھے گیا اسباب اور سرانجام کے یعنی با ساز ۹۱
اور اسباب لڑائی کے وہاں سے اور طرف گیا
حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا
لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۵ تو جب پہنچا آخر زمین آبادی کے بیچ دو ۹۲
پہاڑ کی گھاٹیوں کے جو اُس کے پرے یاجوج ماجوج رہتے ہیں۔ جب سکندر
ذوالقرنین اُس ملک میں پہنچا تو پایا ایک قوم کو عجیب شکل کا جو نہ سمجھتے تھے

انہوں کی بات کو، اور یہ اُن کی بات نہ سمجھتے تھے پھر دو بھاشئے کو بلایا یعنی جو
شخص دونوں بولیاں سمجھتا تھا اور بولتا تھا اُسے بلایا اور اُس دو بھاشئے نے
اُس ملک کے رہنے والوں کے مطلب کو
قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ
فِى الْاَرْضِ کہا اُس قوم کی زبانی کہ اے ذوالقرنین بے شک قوم یاجوج
اور ماجوج کی خرابی کرتے ہیں اُس ملک میں اور اسی پہاڑ کے نیچے رہتے ہیں اور
جس وقت اس پہاڑ سے نکل کر ادھر آتے ہیں تو جو پاتے ہیں سب کھاتے اور
لے جاتے ہیں، یہاں تک کہ گھاس اور درخت بھی نہیں چھوڑتے اور جتنے
جانور ہیں۔ بھینس، گائے، بکری، اونٹ، جو ہاتھ ان کے لگتا ہے، لے جاتے
ہیں بلکہ آدمیوں کو بھی پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ دو قوم ہیں، ایک
یاجوج اور دوسرے ماجوج۔ یہ قوم دونوں یافث بیٹے نوح علیہ السلام کی اولاد
میں ہیں اور بعضے کچھ اور بھی بات اُن کی اصل میں کہتے ہیں، اُن کی عجیب شکل اور
صورت بتلاتے ہیں، بعضے کچھ کہتے ہیں، بعضے کچھ بیان کرتے ہیں کہ اس قوم میں
بعضوں کا قد تو پاؤ گز کا ہے اور بعضوں کا ایک سو بیس گز کا ہے یعنی بہت لنبا
ہے تو اس قدر ہے اور بہت چھوٹا ہے تو اتنا اور بعضوں کا اُن میں لنبان اور
چکلان برابر ہے اور بعضے اُن میں ایسے ہیں جو ایک کان کو بچھاتے ہیں۔ اور
دوسرے کان کو اوڑھتے ہیں رات کو اور سو رہتے ہیں اور حیوانوں کی طرح ماں
اور بہن اور بیٹی اور جورو سب اُن کو برابر ہیں سوائے سونے اور کھانے کے
کچھ کام نہیں جانتے اور کوئی چیز ایسی دنیا میں نہیں جو وہ اُسے کھاتے نہیں،
یعنی سب کچھ کھاتے ہیں، یہاں تک کہ گندگی بھی نہیں چھوڑتے۔ اور کہتے ہیں
کہ رنگ ان کا سرخ ہے اور بال زرد یعنی بھورے اور پیٹ بڑا اور پاؤں
چھوٹے اور ڈاڑھیاں لمبی اور آنکھیں نیلی اور دانت منہ سے نکلے ہوئے
غرض کہ اس قوم نے کہا کہ یاجوج اور ماجوج ہمیں حیران کرتے ہیں اور اس
شہر کو ویران کرتے ہیں اُس کا علاج تم کرو تو
فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ
سَدًّا ۵ پھر مقرر کریں گے تیرے واسطے اے سکندر اپنے مال میں سے خرچ، ۹۳
یعنی ہم تجھے مل کر کچھ زر جمع کر دیں گے اگر تو ہمارے اور ان کے بیچ بنا دیوے
ایک دیوار مضبوط جو وہ ادھر نہ آسکیں
قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ

Marfat.com

٩٤ بَیۡنَکُمۡ وَ بَیۡنَھُمۡ رَدۡمًاۙ کہا سکندر ذوالقرنین کہ وہ جو قدرت دی ہے
میرے رب نے مجھے اس کام میں، وہ بہت اچھی ہے اُس سے جو تم مجھے
دو گے یعنی جو تم دیا چاہتے ہو وہ چیز مجھے میرے رب نے اُس سے بہتر مجھے
دی ہے کچھ تم سے لینے کی احتیاج نہیں پر تم میری مدد کرو قوت سے اس
کام میں یعنی بہت سے آدمی زور آور اور عقلمند اور اسباب اُس کام کا تیار
کرنے کی تلاش کرو تو بناؤں میں تمہارے اور اُن کے بیچ ایک اوٹ یا دیوار
مضبوط اور سخت، پھر کہا سکندر ذوالقرنین نے کہ
اٰتُوۡنِیۡ زُبَرَ الۡحَدِیۡدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیۡنَ الصَّدَفَیۡنِ
لاؤ میرے واسطے تختے لوہے کے یعنی اینٹیں لوہے کی بناؤ، کہتے ہیں کہ
کئی ہزار آدمیوں کو واسطے بنانے لوہے کی اینٹوں کے مقرر کیا اور کئی ہزار
آدمیوں کو واسطے کھودنے کے بیچ دونوں پہاڑ کے حکم کیا تو پانی تک
کھودیں اور تفاوت بیچ ان دونوں پہاڑ کے چار ہزار قدم کا تھا اور پانچ اوپر
ساٹھ گز چکلی بنیا دکھودی اور نیچے پانی تک پہلے تو بڑے بڑے پتھر برابر
بچھائے اور اُن پتھروں پر سے اینٹیں لوہے کی رکھنی شروع کیں جبتک کہ
زمین کے برابر آئیں، پھر کہا کہ لکڑیاں بہت سی لاکر ان اینٹوں کو چھپا دو، اور
ایک طرف ہزاروں آدمیوں نے تانبا لاکر جمع کیا تھا اور فرمایا سکندر نے
قَالَ انۡفُخُوۡا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا ۙ پھر کہا ان لکڑیوں
کو آگ دے کر پھونکو اور دھونکو، یہاں تک کہ وہ سب اینٹیں اور تانبا
آگ ہُوا، پھر
٩٥ قَالَ اٰتُوۡنِیۡۤ اُفۡرِغۡ عَلَیۡہِ قِطۡرًا ؕ کہا سکندر نے کہ لاؤ میرے
واسطے اور لاکر ڈالو اُن اینٹوں کو لال آگ پر وہ تانبا پگھلا ہُوا پانی سا تو وہ
ایک نکز اسب ہوگیا، اسی طرح وہ دیوار بنائی اُونچی زمین سے ایک سو پچاس
گز اور چکلی پانچ اوپر ساٹھ گز ہے تو
فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا اَنۡ یَّظۡہَرُوۡہُ وَ مَا اسۡتَطَاعُوۡا لَہٗ
٩٦ نَقۡبًا ٥ پھر یاجوج اور ماجوج اُس دیوار پر نہ چڑھ سکیں اور نہ اُن کو کھود
سکیں، جب یہ دیوار اس طرح تیار ہو چکی تو پھر
قَالَ ہٰذَا رَحۡمَۃٌ مِّنۡ رَّبِّیۡ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ جَعَلَہٗ
٩٧ دَکَّآءَ ۚ وَ کَانَ وَعۡدُ رَبِّیۡ حَقًّا ؕ کہا سکندر ذوالقرنین نے یہ اس
دیوار کا تیار ہونا بخشش اور مہربانی خدائے تعالیٰ کی سے ہے یعنی اگر فضل

رب کا مجھ پر نہ ہوتا تو مجھ سے ایسی دیوار بن نہ سکتی۔ پھر جب آوے گا وقت
وعدے کا میرے رب کا یعنی نزدیک قیامت کے اس دیوار کو گرا کر یاجوج
اور ماجوج آویں گے اور ہے بے شک یہی وعدہ میرے رب کا سچ اور درست
ہونے والا یعنی یاجوج اور ماجوج کا وہاں سے آنا نشانی قیامت کی ہے،
سو وہ مقرر ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَ تَرَکۡنَا بَعۡضَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ وَّ نُفِخَ فِی
٩٨ الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰہُمۡ جَمۡعًا ۙ اور چھوڑیں گے ہم اُس دن جو ایک پر
ایک ڈھکیلتا ہُوا چلا آوے گا گھبرائے ہوئے یعنی قیامت کے دن لوگ نہایت
ڈر سے ایک پر ایک گرے گا اور پھونکا جاوے گا اُس دن قرنا یعنی نرسنگا یا
ترئی واسطے اُٹھنے مُردوں کے، پھر ایک جگہ سب کو کر دوں گا میں اکٹھا واسطے
حساب لینے کے اور نیکی بدی کا بدلہ دینے کے
٩٩ وَّ عَرَضۡنَا جَہَنَّمَ یَوۡمَئِذٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ عَرۡضَا ۙ اور دکھاویں
گے ہم اُس دن دوزخ کافروں کو صریحاً سامنے کھُلا ہُوا نظر آوے گا
الَّذِیۡنَ کَانَتۡ اَعۡیُنُہُمۡ فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَ
١٠٠ کَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا ۙ جو کافر تھے کہ آنکھیں اُن کی ڈھکی ہوئی
تھیں پردوں میں میرے خدائی کی نشانیوں کے دیکھنے سے یعنی دنیا میں میری
نشانیوں کو نہ دیکھتے تھے جن نشانیوں سے مجھ کو پہچانیں اور میں وہ کافر ایسے
جو نہیں سُن سکتے میری بات کو یعنی قرآن کو نہیں سُن سکتے
اَفَحَسِبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ
دُوۡنِیۡۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ اے کیا سمجھتے ہیں کافر جو پکڑیں گے قیامت کے دن
میرے بندوں کو سوائے میرے دوست اپنا یعنی یہ کافر جو مجھے چھوڑ کر
حضرت عیسیٰ اور عزیر کو خدا کہتے ہیں اس واسطے کہ سمجھتے ہیں کہ قیامت میں ہیں
وہ عذاب خدا کے سے چھڑا دیں گے، یہ غلط سمجھتے ہیں۔ وہ ہرگز نہیں چھڑا
سکیں گے
١٠١ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ نُزُلًا ٥ بے شک ہم نے
تیار کی ہے دوزخ کافروں کے واسطے پہلی مہمانی
قُلۡ ہَلۡ نُنَبِّئُکُمۡ بِالۡاَخۡسَرِیۡنَ اَعۡمَالًا ؕ اَلَّذِیۡنَ
ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکے کے رہنے والوں کو اے خبر دوں تم کو، اور بتاؤں تم کو، وہ لوگ جو بہت

Marfat.com

نقصان ہے اُن کا اُن کے کاموں میں، جن لوگوں کی جاتی رہی تلاش اور محنت
اور نیکی، یعنی جنہوں نے نیک کام کیے تھے دنیا میں جیسے مسافروں کو مہمان
رکھنا اور بھوکوں کو کھلانا، ننگوں کو پہنانا، یہ سب نیکیاں جاتی رہیں گی، اُن کو
بتاؤں میں
۱۰۴ وَهُمْ يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ اور وہ
لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نیک اور اچھے کام کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ
۱۰۵ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ وہ
لوگ یہ ہیں کہ جنہوں نے نہ مانا اپنے رب کی باتوں کو، یعنی قرآن کو اور اُس کے
ملنے کو جھوٹ جانا یعنی قیامت کو جو خدائے تعالیٰ کا دیدار ہوگا یعنی جنہوں نے
قیامت کا ہونا اور قرآن کو سچ نہ جانا، اُن کے سب نیک کام جو دُنیا میں
کیے تھے خراب ہوں گے، اُن کا بدلہ کچھ نہ ملے گا، پھر نہ کھڑی کریں گے اُن کی
نیکیاں تولنے کے واسطے ترازو، جو وہ نیکیاں گنتی میں نہیں آئیں اور خراب
ہوئے تھے قرآن اور قیامت کے نہ ماننے کے سبب
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ
۱۰۶ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝ یہ ہیں وہ لوگ جن کا بدلہ دوزخ ہے سبب اس کے
جو ایمان نہ لائے قرآن اور رسولؐ پر اور پکڑا باتوں ہماری کو یعنی قرآن کو اور
پیغمبر کو مزاح اور ٹھٹھا سمجھے اُس کا بدلہ دوزخ ملے گا اور
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ
۱۰۷ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ بے شک جنہوں نے سچ جانا قرآن اور پیغمبرؐ کو اور کیے
کام اچھے، ہیں اُن لوگوں کو باغ جو فردوس نام اس کا ہے ملنے کی پہلی ضیافت،
۱۰۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ ہمیشہ رہیں گے مومن
اُس باغ فردوس میں، نہ ڈھونڈھیں گے فردوس کے بدلے اور کوئی مکان
یعنی تمام اسباب عیش کا وہاں میسر اور موجود ہوگا، کسی چیز کی احتیاج اور ضرورت
نہ ہوگی جو وہاں نہ ہوگا، یعنی سب کچھ ہوگا، کسی طرح سے تکلیف اور دُکھ اور
بے آرامی نہ ہوگی
قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ
۱۰۹ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہہ اگر ہووے سمندر کی سیاہی واسطے لکھنے میرے رب کی باتوں
کے یعنی اگر کوئی چاہے پروردگار کی قدرت کا بیان لکھنے کو سمندر کی سیاہی
بناوے تو مقرر سارے سمندر کی سیاہی خرچ ہو جائے پہلے اُس سے جو وہ
بیان تمام ہووے۔ اگر اس سمندر کے ساتھ ایک اور سمندر دلیا ہی ملا کر سیاہی
بناوے تب بھی اُس کی قدرت کا بیان نہ لکھ سکے یعنی اُس کی قدرت کا بیان
بے انتہا ہے، ہرگز کسی کی سمجھ میں اور خیال میں نہیں سما سکتا
قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے اس
کے نہیں، یعنی میں مقرر آدمی ہوں تم جیسا، پر آتا ہے پیغام خدائے
تعالیٰ کا میرے پاس کہ مقرر اور بے شک خدائے تعالیٰ
تمہارا ایک خدا ہے تم سب کا
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا پھر جو کوئی اُمید رکھے ملنے کی اپنے رب سے
تو چاہیئے کہ کرے کام نیک اور بھلے یعنی جو کوئی چاہے کہ
خدا کا دیدار نصیب ہو تو جو کچھ خدائے تعالیٰ نے فرمایا
ہے قرآن میں اور پیغمبر اُس کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے وہی کرے اس
کے بدلے کچھ اور نہ کرے
۱۱۰ ع ۹ ۱۲ ۳ وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ اور ساجھی اور شریک نہ
کرے بندگی میں اپنے پالنے والے کی کسی کو ہرگز یعنی جسوقت خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے
لگے اُسوقت کسی چیز کا دھیان اور خیال دل میں نہ لاوے ہرگز کبھی

سورۃ مریم مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثمان وتسعون اٰیۃ

۱ كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ یہ
سورۃ ذکر ہے تیرے رب کی مہربانی کا جو اپنے بندے زکریا کے اوپر کی تھی اور
حضرت زکریا علیہ السلام پیغمبر تھے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی اولاد سے
اور سردار تھے بیت المقدس کے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ قصہ زکریا کا اپنی اُمت کے آگے بیان کرکہ
۲ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ جب پکارا زکریا علیہ السلام
نے اپنے رب کو یعنی آہستہ سے دُعا مانگی اور مُناجات کی اکیلے خلوت میں یعنی
خدائے تعالیٰ کی جناب میں عاجزی سے التجا کی چُپکے سے
قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ
شَیْبًا کہا زکریا علیہ السلام نے کہ اے رب میرے بے شک سُست اور
ڈھیلی اور نکمی ہوئیں ہڈیاں میری اور بڑھاپے کی سفیدی سے چمکنے لگا سر میرا
یعنی بہت سفید ہوا سر اور میں بہت بوڑھا اور سُست ہوا جو ایک کم سو
برس کی عمر تھی
۳ وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ اور نہیں رہا ہیں
دعا مانگ کر تجھ سے اے رب میرے نا اُمید اور بے نصیب کبھی یعنی جب
میں نے دُعا مانگی ہے تُو نے اپنے فضل سے قبول کی ہے
وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ اور بے شک میں ڈرتا
ہوں اپنے کُنبے کے لوگوں سے یعنی چچا، تایا کی اولاد سے کہ پیچھے میرے مرنے
کے میری اُمت سے کیا سلوک کریں اور دین پر مضبوط رہیں یا نہ رہیں
وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور ہے بی بی میری بانجھ اور بوڑھی کہتے ہیں
کہ دو کم سو برس کی عمر تھی
۴ فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ پھر بخش میرے تئیں اپنے پاس سے
ایک بیٹا جو میرے مرنے کے پیچھے دین کے کام اچھی طرح کرے اور
یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ
۵ رَضِیًّا ۝ ورثہ لیوے میری امامت اور سرداری کا اور ورثہ لیوے حضرت
یعقوبؑ کی اولاد کا علم اور دانائی میں اور اس کو ایسا کر اے رب میرے جو تُو
اس سے راضی ہو یعنی اُسے نیک بخت کر حضرت زکریا نے یہ دُعا مانگ کر
سر کو سجدے میں رکھا اور عاجزی شروع کی، خدائے تعالیٰ نے اُن کی دُعا قبول
کی اور غیب سے آواز حضرت زکریا کے کان میں آئی یہ کہ
یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ
۶ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝ اے زکریا بے شک ہم نے خوشخبری
دی تجھ کو ایک بیٹے کی جو اس کا نام یحییٰ، جو نہیں کیا ہم نے اس سے پہلے کوئی
اُس کا ہم نام یعنی اس نام کا آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا، جب حضرت زکریا
نے یہ آواز غیب سے سُنی تو خوش ہوئے اور پھر جنابِ الٰہی میں یوں عرض کی اور
قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ
۷ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ۝ کہا اے رب میرے کیونکر مجھے بیٹا پیدا ہوگا
اور ہے بی بی میری بانجھ اور بوڑھی اور مقرر پہنچا میں بہت بڑھاپے سے خرابی
اور سُستی کو یعنی میرا تو بڑھاپے سے بُرا حال ہوا ہے اور عورت ہے میری بانجھ
اور بوڑھی ہمیں جوان کرکے فرزند دیوے گا یا ایسے ہی بڑھاپے میں اولاد بخشے
گا پھر اور آواز غیب سے آئی کہ
قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ
۸ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْـًٔا ۝ کہا اسی طرح ہوگا کہا رب تیرے نے کہ یہ
مجھے آسان ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے آگے کوئی چیز مشکل نہیں ہے
اور دھیان کر کہ بے شک پیدا کیا تجھ کو میں نے پہلے اس سے اور نہ تھا تو کچھ
چیز، حضرت زکریا نے جب یہ سُنا تب جانا کہ میرے بیٹا تو مقرر ہوگا، پر
کیا جانے کب ہوگا، اس واسطے پھر جنابِ باری میں عرض کی یوں اور
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ کہا اے رب میرے بنا میرے
واسطے ایک نشانی یعنی کچھ پتا بتا جس سے جانوں میں کہ کب بیٹا ہوگا
۹ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۝ کہا
اُسے غیب کی آواز نے کہ نشانی فرزند ہونے کی تجھ کو وہ ہے کہ تو بول نہ سکے
گا لوگوں سے، یعنی بات نہ کرسکے گا تین رات اور دن بغیر بیماری کے، یعنی تو
تندرست رہے گا اور بات نہ کرسکے گا پھر قدرتِ خدا کی سے ایک رات اُن کی
بی بی اُمید سے ہوئیں اور فجر کو
فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ
۱۰ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ۝ باہر آئے اپنے لوگوں میں عبادت کرنے
کی جگہ سے، پھر اشارت سے کہا اُن لوگوں کو جو خدائے تعالیٰ کی یاد کریں صبح اور
شام یعنی زبان بھول گئی تھی اور بول نہ سکے تو اشارت سے بات کی تین رات
دن تک ایسا ہی حال رہا، پھر اچھے ہوئے جیسے تھے، پھر جب حمل کے دن
پورے ہوئے تب حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے اور چھوٹی ہی عمر میں فقیروں کی پوشاک
پہنی اور خدائے تعالیٰ کی بندگی میں رات دن مشغول ہوئے، یہاں تک کہ اُن کو
غیب سے آواز یوں آئی کہ
یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ اے یحییٰ پکڑ کتاب توریت کو

Marfat.com

مضبوط یعنی اس میں جو حکم ہیں، ان سب کو اچھی طرح بجالا، اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ

۱۱ وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۙ وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ
۱۲ وَكَانَ تَقِیًّا ۙ اور دی یحیٰی کو حکمت یعنی عقل اور دانائی بچپن میں اور مہربانی دی اپنے پاس سے اور پاکیزگی اور ستھرائی دی اور تھا حضرت یحیٰی علیہ السلام ڈرنے والا اور گناہوں سے بچنے والا، کہتے ہیں کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام سات برس کے تھے جو انہیں محلے کے لڑکوں نے آن کر کہا کہ آؤ کھیلیں، حضرت یحیٰی نے کہا کہ ہمیں خدائے تعالیٰ نے کھیلنے کو نہیں پیدا کیا
۱۳ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ۙ اور نیکی کرنے والا تھا ماں باپ سے اور تابعداری کرتا تھا ماں باپ کی اور نہ تھا مغرور کرنے والا اور کہنا نہ ماننے والا نہ تھا اور نہ گنہگار تھا

وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ
ع-۱۴ حَیًّا ۙ اور اس پر سلام ہے خدائے تعالیٰ کا جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن پھر اٹھے جیتا یعنی دن قیامت کے یعنی ہمیشہ، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ ۘ اور ذکر کر قرآن میں جو آیا ہے قصہ مریم کا جو وہ ہمیشہ بیت المقدس میں رہتی تھیں جو کبھی کچھ ضرور ہوتا تھا تو گھر جاتی تھیں، ایک دن واسطے نہانے کے گھر کی طرف گئی تھیں جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

۱۵ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا ۙ کہ جب جدا ہوئیں حضرت مریم اپنے کنبے سے ایک جگہ جو وہ سورج کے نکلنے کی طرف تھی بیت المقدس سے

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ پھر کر لیا حضرت مریم نے اُن لوگوں کی طرف سے پردہ یعنی لوگوں سے کنارے ہو کر نہائیں اور کپڑے لگیں پہننے جو اتنے میں

۱۶ فَاَرْسَلْنَآ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ۙ پھر بھیجا ہم نے مریم کی طرف اپنے فرشتے کو یعنی حضرت جبرئیل کو بھیجا پھر اُس نے اپنی شکل بدل کر حضرت مریم کے واسطے بنا آدمی کی صورت سب ساری درست، یعنی حضرت جبرئیل ایک جوان خوبصورت بن کر حضرت مریم کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے، جب حضرت مریم نے اس اکیلے مکان میں خلوت کے غیر مرد کو دیکھا

۱۷ قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ۙ کہا حضرت مریم نے کہ پناہ مانگتی ہوں میں خدائے تعالیٰ سے جو وہ بچائے مجھے تیری بدی سے اگر تو ہے ڈرنے والا خدائے تعالیٰ سے، یعنی اگر تو نیک بخت اور برا کام کرنے والا نہ ہو، تب بھی تیری برائی سے پناہ مانگتی ہوں خدائے تعالیٰ کی جب یہ حضرت جبرئیل نے سنا تب

۱۸-۱۹ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ۙ کہا سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا اس واسطے جو دوں میں تجھے ایک لڑکا ستھرا پاکیزہ یعنی مجھے خدائے تعالیٰ نے تیرے پاس اس واسطے بھیجا ہے جو میں تجھے بیٹا دے جاؤں

قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ
الربع وَّلَمْ اَكُ بَغِیًّا ۙ کہا حضرت مریم نے کیونکر ہوگا میرے لڑکا اور نہیں مجھے ہاتھ لگایا کسی مرد نے اور نہیں ہوں میں بدکار، یعنی بیٹا تو بغیر مرد کی صحبت کے نہیں ہوتا اور میرا تو خاوند نہیں ہے اور میں بدکار نہیں ہوں، مجھ سے کیونکر بیٹا پیدا ہوگا

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ کہا حضرت جبرئیل نے کہ یوں ہی ہے جس طرح تو کہتی ہے پھر

قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰیَةً لِّلنَّاسِ
۲۰ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۙ کہا تیرے رب نے کہ یہ کام مجھے آسان ہے یعنی بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرنا میرے آگے سہج ہے اور اس کے پیدا کرنے کا سبب یہ ہے کہ جو بنا دے اُسے یعنی تیرے بیٹے کو بناؤں نشانی اپنی قدرت کی لوگوں کے واسطے اور کروں اس کو سبب اپنی بخشش کا اور مہربانی کا لوگوں پر، یعنی جو کوئی اُسے سچا جان کر اُس کا کہا مانے اُس پر میں بخشش اور مہربانی کروں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے یعنی وہ بے شک اسی طرح پیدا ہوگا یہ کہا حضرت جبرئیل نے اور حضرت مریم کے پاس آن کر اُن کے منہ میں یا گریبان میں پھونک ماردی

۲۱ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِیًّا ۙ پھر حضرت مریم کو امید ہوئی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسی وقت اُن کے پیٹ میں آئے

Marfat.com

اور جب مدت حمل کی پوری ہوئی اور وقت پیدا ہونے کا نزدیک آیا تو پھر
باہر گئیں دُور بسمیت حضرت عیسیٰ کے شہر سے دُور جنگل میں جاکر دیکھا کہیں
نہ سایہ ہے نہ کوئی درخت ہے مگر ایک پُرانی سوکھی کھجور کے درخت کی جڑ کھڑی
ہے۔

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ
۲۲ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ پھر آیا یعنی اُٹھا درد بچہ پیدا
ہونے کا حضرت مریمؑ کو تب ایک سُوکھی کھجور کے درخت کی جڑ سے لگ بیٹھیں
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور کہا ہائے اچھا ہوتا جو میں مرتی پہلے
اس حالت سے اور مجھ کو لوگ بھُول جاتے یعنی کوئی میرا ذکر مذکور نہ کرتا کہ ابھی
یہاں کے لوگ جو واقف ہیں مجھے آن کر دیکھیں گے اس بچّے کو تو کہیں گے کہ
اس لڑکی نے یعنی مریمؑ نے جو اُسے زکریاؑ نے پالا تھا ایسا کام کیا جو بغیر بیاہی
ہوئی نے بچّہ جنا اس شرمندگی سے میں مَرتی تو بھلی تھی جو کوئی میرا نام نہ لیتا
اور مذکور نہ کرتا

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ
۲۳ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ پھر پکارا حضرت مریمؑ کو نیچے سے اُس کے یعنی حضرت
عیسیٰؑ جو اُن کے آگے تھے اُنہوں نے کہا کہ غمگین مت ہو اور مت مانگ
موت جو بے شک پیدا کیا رب تیرے نے نیچے تیرے بہتا پانی، جو اس میں
سے پیو اور نہاؤ، یا یہ باتیں فرشتے نے کہی تھیں، حضرت مریمؑ کو نیچے سے

وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا
۲۴ جَنِيًّا ۝ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ سُوکھی ہوئی کو، کہ جس کے ساتھ لگی ہوئی
بیٹھی ہے تو اے مریمؑ، تو ڈالے وہ کھجور کا درخت سُوکھا ہُوا تجھ پر کھجوریں پکی
ہوئی نئی تازی قدرت خدائے تعالیٰ کی سے

فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ پھر کھا وہ کھجوریں نئی اور تازی
اور پی وہ پانی جو تیرے آگے پیدا ہوا ہے اور ٹھنڈی اور روشن کر آنکھیں فرزند
کو دیکھ کر، کہتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام بھُوکی اور پیاسی اکیلی جنگل میں
ایک سُوکھی کھجور کے درخت سے لگ بیٹھی تھیں جو حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور
قدرت خدائے تعالیٰ کی سے وہاں ایک سوت پانی کا پیدا ہو کر بہنے لگا۔ اور
وہ سُوکھا درخت سبز ہوا اور اس میں کھجوریں لگتے ہی پک گئیں اتنے میں کئی
فرشتے حکم خدائے تعالیٰ کے سے آئے اور حضرت مریمؑ کو کھجوریں کھلائیں اور

پانی پلایا، اور کہا کہ اے مریمؑ غم نہ کھا، خاطر جمع رکھ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو نہلایا اور کپڑے بہشت کے پہنائے اور حضرت مریمؑ کی گود میں دیا اور تسلّی
کر کے گئے اور ایک آواز غیب سے یوں آئی کہ

فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ پھر اگر دیکھے تو کسی آدمی کو، اور
وہ پُوچھے کہ یہ بچّہ کہاں سے لائی تو

فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ
۲۵ اِنْسِيًّا ۝ پھر تو کہیو کہ میں نے منت رکھی ہے خدائے تعالیٰ کے واسطے روزے
کی اس وقت میں حکم روزے میں بولنے کا نہ تھا مگر اتنا کہے کہ میں روزے سے
ہوں پھر میں نہیں بولنے کی آج کسی سے یعنی میں سارا دن دُعا اور مناجات
پڑھتی رہوں گی، کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت مریمؑ کو اپنے مکان میں
نہ پایا، تب ڈھونڈھتے ہوئے حضرت مریمؑ کے پاس پہنچے، جب حضرت مریمؑ
نے دیکھا کہ یہ لوگ میرے پاس آتے ہیں تو

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ پھر لائیں حضرت مریمؑ حضرت
عیسیٰؑ کو گود میں اُٹھا کر ان لوگوں میں، جب اُن کے پاس آئیں تب

۲۶ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ۝ کہا ان لوگوں
نے اے مریمؑ بے شک لائی تو ایک چیز تحفہ یعنی یہ تو خوب کام کیا تُو نے جو
بغیر خاوند کے بیٹا جنا یعنی یہ بہت بُرا کام کیا اور تیرے کنبے میں تو ایسا
کوئی بدکار نہیں ہُوا

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ
۲۷ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ اے بہن ہارونؑ کی نہ تھا باپ تیرا بدکار اور نہ تھی ماں تیری زبون
اور حرامکار، یعنی تیرے ماں باپ تو نیک بخت ہیں تُو نے یہ کیا کام کیا؟

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ پھر حضرت مریمؑ نے اشارے سے کہا کہ اس
لڑکے سے پُوچھو، یعنی کہا کہ میں نے تو روزہ رکھا ہے میں بولنے کی نہیں، آج
یہ لڑکا جو میری گود میں ہے، اس سے پُوچھو، یہ تمہیں جواب دے گا

۲۸ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ کہا اُن
لوگوں نے کہ کیونکر بات کریں ہم اس کسی سے جو ہووے جھُولے میں بچہ یعنی جو
بچہ جھُولے کے لائق ہو، اس سے ہم کیا بات کریں اتنے میں

۲۹ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۭ اٰتٰىنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۝ کہا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صاف زبان سے کہ بے شک میں بندہ خدائے تعالیٰ

Marfat.com

کا ہوں، دی مجھے خدائے تعالیٰ نے کتاب انجیل، یعنی ازل میں دے چکا ہے اور
ظاہر میں اب دے گا اور کیا ہے مجھے پیغمبر
وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ص وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ
۳۰ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝ اور بنایا اور کیا مجھ میں نفع اور برکت
جہاں رہوں میں، یعنی جس جگہ رہوں میں، مجھ سے فائدہ ہے دنیا اور دین کا
لوگوں کو اور حکم کیا ہے خدائے تعالیٰ نے مجھے جو میں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں
یعنی خدائے تعالیٰ کی بندگی کروں اور خیرات دوں جب تک جیتا رہوں
۳۱ وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ ز وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝ اور کیا
مجھے نیکی کرنے والا ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو کہا نہ ماننے والا اور غرور کرنے
والا بدبخت جو کہنا نہ مانے اپنی ماں کا
وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ
۳۲ حَیًّا ۝ اور سلام خدا کا ہے مجھ پر جس دن پیدا ہوا میں اور اس دن بھی کہ مروں
میں اور جس دن کہ پھر اٹھوں میں جنیا، یعنی قیامت تک مجھ پر ہمیشہ سلام
رہے گا
ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ج قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ
۳۳ یَمْتَرُوْنَ ۝ یہ احوال بیان جس کا کیا ہے، وہ عیسیٰؑ بیٹا مریمؑ کا سچا ہے یہ جو
کہا اور بے شبہ ہے نہ اس طرح ہے جو یہودی اور نصاریٰ شک رکھتے ہیں اور
اُس کے حق میں جو کہتے ہیں کہ بیٹا خدا کا ہے، یہ بات نرا جھوٹ ہے کس
واسطے کہ
وقف لازم
مَا کَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ لا سُبْحٰنَهٗ ط اِذَا
۳۴ قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ نہ چاہیئے اور
لائق نہیں خدائے تعالیٰ کو کہ وہ اولاد رکھے، یعنی پاک ہے خدائے تعالیٰ
زن اور فرزند سے اور ایسا ہے کہ جب چاہتا ہے کچھ کام بناوے، تب
فرماتا ہے اس کو کہ ہو، وہ ہوتا ہے یعنی کسی چیز کے بنانے میں اور کچھ پیدا
کرنے میں اسے فکر اور محنت اور ڈھیل ذرا بھی نہیں
وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْهُ ط هٰذَا صِرَاطٌ
۳۵ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ اور بے شک خدائے تعالیٰ پالنے والا میرا اور پالنے والا
تمہارا ہے، پھر اُسی کو پوجو اور اسی کا حکم مانو سب کو چھوڑ کر دل وجان سے
یہی راہ سیدھی چھٹکارے کی ہے

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِهِمْ ج پھر جدی جدی سمجھ پکڑی
ہر فرقے نے ان میں سے یعنی انہوں نے آپس میں اپنی اپنی سمجھ سے جدا جدا دین
پکڑا، حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے تین فرقے ہوئے جو حضرت عیسیٰؑ کو بیٹا
خدا کا کہتے ہیں ایک نسطوریہ ہیں اور دوسرا فرقہ یعقوبیہ ہے جو حضرت عیسیٰؑ کو
خدا کہتے ہیں، تیسرا فرقہ ملکانیہ، جو یہ کہتے ہیں کہ تین خدا ہیں اُن میں سے ایک
حضرت عیسیٰؑ ہیں، یہ تینوں فرقے کافر ہیں اور نرا جھوٹ کہتے ہیں
فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ ۳۶
پھر بہت خرابی اور افسوس اُن کو جو وہ حضرت عیسیٰؑ کے حق میں وہ باتیں کرتے
ہیں اور خدائے تعالیٰ کا حکم نہیں مانتے کہ حضرت عیسیٰؑ بندہ خدائے تعالیٰ کا
ہے اور سچ نہیں جانتے سامنے ہونا ہے بڑا دن یعنی قیامت مقرر آنی ہے
یعنی جو لوگ کہ قیامت کے ہونے سچ نہیں جانتے، اُن پر بڑی خرابی ہوگی
قیامت کو
اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ لا یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا لٰکِنِ الظّٰلِمُوْنَ ۳۷
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ کیا خوب سنیں گے اور کیا اچھا دیکھیں گے جس دن آویں
گے ہمارے پاس یعنی قیامت کو، لیکن وہ سننا اور دیکھنا اُن کے کچھ کام نہ
آوے گا۔ اُس وقت پر ظالم آج یعنی دنیا میں بھولے ہوئے ہیں صریحًا، یعنی
دنیا میں بہکے ہوئے ہیں شیطان کے بہکانے سے، جو سچ بات کو نہیں
مانتے۔
وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ م اور ڈرا
اُن کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ڈرا مکے کے لوگوں کو افسوس کرنے کے
دن سے جب کام ہو چکے گا سب یعنی قیامت کو حکم ہوگا جو بہشتی بہشت میں جائیں
اور دوزخی دوزخ میں جائیں، اور اس حکم میں تفاوت اور ڈھیل نہ ہوگی، تب
افسوس کھاویں گے کہ کیوں کہنا رسولؐ کا نہ مانا ہم نے اور کیوں برائی کی ہم نے اور
بھلائی کرنے والے افسوس کریں گے کہ بھلائی ہم نے بہت سی کیوں نہ کی
وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اور یہ مکے کے لوگ ۳۸
بے خبر ہیں اس بات سے اور نہیں سچ مانتے اس بات کو جو قیامت مقرر ہوگی
اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ۝ ۳۹ ع ۵
کہ بے شک ہم وارث اور مالک ہیں زمین کے اور جو کوئی کہ زمین کے اوپر ہیں، اُس کے

Marfat.com

بھی مالک ہیں اور وہ سب ہماری طرف پھرے گا، یعنی وہ سب ہمارے
آگے حاضر ہوگا

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا
نَّبِيًّا ۝ اور بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے آگے قصہ ابراہیم ۴۰
پیغمبر کا، جو قرآن میں آیا ہے جو بے شک ہے وہ سچ بولنے والا پیغمبر اور سچی
خبر دینے والا

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا
يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۝ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۴۱
اپنے باپ آزر کو، کہ اے بابا میرے کیوں پوجتا ہے اور بندگی کرتا ہے اس کی
جو نہ سنتا ہے تیری بات اور نہ دیکھتا ہے تیری عاجزی کرنے کو اور نہ دور
کر سکتا ہے تجھ سے کسی چیز کو یعنی اگر تجھے کچھ مشکل ہو تو تیرا کام بر لاوے یا فائدہ
دے کچھ تجھے سو اس سے کچھ نہیں ہو سکتا اور کر کہا کہ

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ
اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ اے باپ میرے بے شک آئی ہے مجھے ۴۲
دانائی اور خبر وہ جو تجھے نہیں آئی پھر تو پیچھے آ تو میں راہ دکھاؤں تجھے راہ سیدھی
یعنی میرا کہا مان تو راہ خدائے تعالیٰ کی میں تجھے دکھاؤں

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ
عَصِيًّا ۝ اے بابا میرے مت پوج شیطان کو یعنی اس کا کہنا مت مان ۴۳
جو بے شک شیطان ہے خدائے تعالیٰ کا گنہگار یعنی خدائے تعالیٰ کا کہنا نہ
ماننے والا ہے شیطان خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت سے شیطان کو دور کیا
ہے تو اس کا کہا مت مان اور کہا

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ اے بابا میرے ڈرتا ہوں میں اس سے کہ ۴۴
پہنچے تجھے عذاب خدائے تعالیٰ کا شیطان کا کہا ماننے سے، پھر ہو جاوے
تو شیطان کا ساتھی یعنی وہ جیسا خدائے تعالیٰ کا کہنا نہ ماننے سے دور ہوا
اس کی رحمت سے اور عذاب ہمیشہ کے میں گرفتار ہوا کہیں ایسا ہی تیرا حال
ہوگا شیطان کا کہا ماننے سے، اور خدائے تعالیٰ کا کہا نہ ماننے سے جب یہ
باتیں حضرت ابراہیم کی ان کے باپ آزر نے سنیں، تب بیٹے پر غصہ ہو کر

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ
لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ کہا اے کیا پھرا ہوا ہے ۴۵
میرے خداؤں سے اور نہیں مانتا ان کو تو اے ابراہیم اگر تو نہ چھوڑے گا ان
باتوں کو تو میں مقرر پتھراؤ کروں گا تجھ کو اور دور ہو میرے پاس سے تو بہت مدت
میرے غصے سے بچے تو یہ بات محبت سے کہی کہ میرے نزدیک سے جا اگر
رہے گا تو میں عذاب کروں گا تجھے تب

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ
حَفِيًّا ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہ سلام تجھ پر میں جاتا ہوں اور ۴۶
جلد بخشواؤں گا تیرے گناہ اپنے رب سے یعنی دعا مانگوں گا خدائے تعالیٰ سے
جو تجھے توفیق ایمان کی بخشے جو سبب گناہ بخشنے کا ہے جو بے شک خدائے تعالیٰ
ہے مجھ پر مہربان، وہ میری دعا قبول کرے گا

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور جدا ہوتا
ہوں میں تم سے اور جن کو تم پکارتے ہو یعنی پوجتے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے
ان سے بھی جدا اور کنارے ہوتا ہوں

وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝ ۴۷
اور پکاروں گا اور بندگی کروں گا میں اپنے رب کی امید ہے مجھ کو جو نہ ہوں گا
میں اپنے رب کو پکار کر اور اس کی بندگی کر کے بے نصیب اور ناامید یعنی تم
اپنے خداؤں کو پوج کر فائدہ نہ پاؤ گے اور مجھے اس کی بندگی سے نفع اور فائدہ
ہوگا، کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے اپنے باپ سے حضرت ابراہیم اس شہر سے
نکل کر سات برس تک جنگل اور پہاڑوں میں پھرتے رہے، اس مدت میں ان کا
باپ آزر فوت ہوا، حضرت ابراہیم پھر شہر میں آئے اور بتوں کو توڑا اور نمرود نے
انہیں آگ میں ڈالا اور خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ آگ ان پر گلزار کی،
پھر بی بی سارہ اور حضرت لوط پیغمبر علیہ السلام کو لے کر شام کے ملک کی طرف
گئے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ پھر جب حضرت ابراہیم علیہ ۴۸
السلام جدا ہوئے اس قوم سے اور ان کے خداؤں سے جن کو پوجتے تھے سوائے
خدائے تعالیٰ کے اور دیا ہم نے ابراہیم کو بھی سارہ کے پیٹ سے بیٹا اسحٰق نام
اور ان کا بیٹا یعقوب پوتا حضرت ابراہیم کا، یعنی خدائے تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو
کو بیٹا اور پوتا دیا اور ان کو کیا ہم نے نبی ان سب کو پیغمبری ہوئی سب کو

Marfat.com

۴۹ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ؏
اور بخشا ہم نے اُن سب کو اپنی مہربانی سے یعنی ظاہر میں مال اور دولت، اور
اولاد اور عزت اور باطن میں اپنے نزدیک کیا اُن کو اور بنائی ہم نے اُن کی زبان سچ
بولنے والی اور ذکر کرنے والی بڑی اُونچی، یعنی اُن کی بات سب کے اوپر رکھی جو اُنہوں
نے سچ کہا سو ہی ہوا

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ ۚ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا
۵۰ نَّبِيًّا ۝ اور ذکر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو قرآن میں آیا ہے قصہ موسیٰ
علیہ السلام کا، جو مقرر موسیٰؑ تھا چُنا ہوا اور تھا بھیجا ہوا ہماری طرف سے خبر
دینے والا لوگوں کو

۵۱ وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۝
اور پکارا ہم نے موسیٰؑ کو داہنی طرف سے پہاڑ کے اور اُسے اپنے پاس بُلایا ہم نے
جو باتیں کرتا تھا ہم سے

۵۲ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۝ اور بخشا ہم
نے موسیٰ علیہ السلام کو، اور دیا ہم نے اُس کو اپنی مہربانی سے اُس کے بھائی
ہارونؑ نبی کو، یعنی حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ کا مددگار کیا، جو یہ دونوں آپس
میں بھائی تھے

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ اور ذکر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم جو قرآن میں آیا ہے قصہ ذبح کرنے حضرت اسمٰعیل کا جو بیٹا حضرت ابراہیمؑ کا
تھا اور یہ قصہ سورۂ صافات میں آوے گا

۵۳ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۚ جو مقرر حضرت
اسمٰعیلؑ تھا وعدے کا سچا اور تھا بھیجا ہوا ہماری طرف سے خبر دینے والا لوگوں کا

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ ۖ وَكَانَ عِنْدَ
۵۴ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝ اور تھا حضرت اسمٰعیلؑ جو کہتا تھا یا سکھاتا تھا اپنے لوگوں
کو کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور تھا اپنے رب کے پاس پسند کیا ہوا، یعنی حضرت
اسمٰعیلؑ رب کا پیارا تھا

۵۵ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ ق
اور مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو قرآن میں آیا ہے قصہ ادریس علیہ
السلام کا جو مقرر تھا وہ سچ بولنے والا مطلقت سے اور خبر دینے والا نبی ہماری
طرف سے لوگوں کو

۵۶ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور اُٹھایا ہم نے ادریس علیہ السلام کو
جگہ بلند اور اُونچی پر، یعنی مرتبہ اُن کا بلند کیا سبب نبوت کے یا اُن کو آسمان پر
بلایا، اور اُن کے آسمان پر جانے کی کئی روایتیں ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ
کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت ادریس علیہ السلام کو دھوپ تیز لگی جو بدن اُن کا
جلنے لگا۔ اُنہوں نے کہا یا الٰہی سُورج کی گرمی اتنی دُور سے ایسی ہے پاس سے
فرشتہ جو اُسے اُٹھائے پھرتا ہے اُس کا کیا حال ہوگا۔ اے پروردگار اس
فرشتے پر اُس کی گرمی سہل اور آسان کر۔ خدائے تعالیٰ نے دعا حضرت ادریسؑ
کی قبول کی، دوسرے دن اس فرشتے کو گرمی سُورج کی کچھ معلوم نہ ہوئی، اُس
نے عرض کی کہ یا الٰہی! آج کیا ہے کہ مجھے سُورج کی گرمی کچھ اثر نہیں کرتی، حق
تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا ایک دوست زمین پر ہے، اُس نے تیرے حق میں دُعا کی
ہے، اُس کی دُعا کے سبب گرمی تجھ پر اثر نہیں کرتی، وہ فرشتہ خدائے تعالیٰ سے
رخصت لے کر حضرت ادریسؑ کی ملاقات کو آیا اور مِلا، بعد باتوں کے حضرت ادریسؑ
نے اُس فرشتے سے کہا کہ مجھے تو اپنا مکان رہنے کا دکھا، فرشتہ حکم الٰہی سے اُن کو
چوتھے آسمان پر لے گیا، وہاں جاکر حضرت ادریسؑ نے اُس فرشتے سے کہا کہ یہاں
حضرت عزرائیلؑ کا گھر کہاں ہے تو جاکر اُن سے پُوچھ کہ ادریسؑ کی عمر کتنی باقی ہے
اُس فرشتے نے جاکر پُوچھا، حضرت عزرائیلؑ نے دھیان کر کے کہا کہ جس کا احوال
تو پوچھتا ہے اُس کے حق میں حکم یوں ہے کہ جان اُس کی ابھی سُورج کے پاس
قبض کر اتنے میں حضرت عزرائیلؑ جاکر دیکھیں تو وہیں ہے موافق حکم کے جان
حضرت ادریسؑ کی قبض کر کے پھر زندہ کیا، پھر حضرت ادریسؑ نے کہا اسی فرشتے
سے کہ دوزخ اور بہشت کی سیر دکھاؤ، وہ فرشتہ دوزخ کو دکھاتا ہوا بہشت
میں لے گیا، جب حضرت ادریسؑ بہشت میں گئے تو وہاں بیٹھ رہے، اس فرشتے
نے کہا کہ اب سیر اور تماشا دیکھ چکے، اب چلو، حضرت ادریسؑ نے کہا کہ خدائے
تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے یہ کہ بندوں کو مار کر جلاوے گا اور دوزخ میں سے بہشت میں
لائے گا اور پھر بہشت سے نہ نکالے گا۔ سو میں مر کر جیا اور دوزخ پر سے
بہشت میں آیا، اب میں کیوں یہاں سے نکلوں؟ فرشتے نے جناب الٰہی میں التجا
کی، حکم الٰہی یوں ہوا کہ انہیں چوتھے آسمان پر رکھو اور بھی روایتیں ہیں حضرت ادریسؑ
کے آسمان پر جانے کی

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ
ذُرِّيَّةِ آدَمَ ۚ وہ لوگ جن پر بخشش کی خدائے تعالیٰ نے ان نبیوں پر اولاد آدمؑ

Marfat.com

علیہ السلام کی سے
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ز وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ
اور اولاد اُن کی سے جن کو اُٹھایا یعنی چڑھایا ہم نے ناؤ میں ساتھ نوح علیہ السلام
کے طوفان کے وقت اور اولاد ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی جو یہ دونوں دادا
پوتے تھے
وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ اور اُن لوگوں سے جن کو راہ دکھائی
ہم نے اور چن لیا ہم نے اُن کو سب خلقت سے یعنی بعد پیغمبروں کے اور اولیاءؒ
اور مومنؒ خالص یہ سب جن کا مذکور کیا ہم نے ایسے ہیں کہ
۵۷ السجدة ۵ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩
جب پڑھی جاتی ہیں اُن کے آگے آیتیں خدائے تعالیٰ کی گرتے ہیں سجدہ کرنے
کے واسطے روتے ہوئے خوف خدائے تعالیٰ کے سے یعنی انبیاء اور اولیاء اور
اُن کے دوست یہ سب قرآن کو سن کر خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور روتے
ہیں۔ یہ سجدہ پانچواں ہے قرآن شریف کے سجدوں سے
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا
۵۸ الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ پھر ان کے پیچھے آئی اولاد بد جو نہایت
غفلت سے چھوڑا نماز کو اور تابعداری کی اپنے جی کی چاہ کی، یعنی دنیا کے مزے
میں پڑے جیسے شراب خوری اور تماش بینی کرنے لگے بدلا اپنے کاموں کا یعنی
خرابی اور عذاب دیکھیں گے جلد
إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ
۵۹ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝ مگر جو کوئی گناہوں سے بے زار ہووے
اور توبہ کرے اور خدا اور رسولؐ کا کہنا مانے دل سے اور اچھے کام کرے پھر وہ
لوگ توبہ کرنے والے اور مسلمان آویں گے بہشت میں ظلم اور ستم نہیں دیکھنے کے
کسی چیز میں بدلے سے یعنی جیسے انہوں نے کام کیے ہوں گے پورا بدلہ لے
گا کچھ کم نہ ہوگا اور وہ بدلہ بہشت اور اس کی نعمتیں ہوں گی ایسی جو وہ
جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ
۶۰ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ۝ باغ ہیں رہنے کو ان کے جنہوں کو وعدہ دیا
ہے خدائے تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بغیر دیکھے یعنی بندوں نے وہ باغ دیکھے
نہیں اور وعدہ کو سچا جانا اور بے شک ہے وعدہ خدائے تعالیٰ کا آنے والا
اور پہنچنے والا ہے یعنی متقی بندے مومن بہشت میں جاویں گے

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا
۶۱ بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ نہ سنیں گے بہشت میں جا کر بات نکمی اور بیہودہ مگر سلام
خدائے تعالیٰ کا یا فرشتوں کا سلام سنیں گے یا آپس میں بہشتی ایک دوسرے کو
سلام علیک کریں گے اخلاص محبت سے اور بہشتیوں کو کھانا اور پینا ہوگا
نعمتیں بہشت کی فجر اور شام یعنی دو وقت نعمتیں بہشت کی کھاویں گے یعنی
قدر چار پہر دنیا کے، جب دیر ہوگی تب بہشت کے رہنے والے کھایا کریں
گے کس واسطے کہ بہشت میں سورج نہیں ہوگا جس سے رات دن معلوم ہووے
۶۲ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝
یہ وہ بہشت ہے جس کا وارث کریں گے ہم اپنے بندوں سے اس بندے کو
جو ڈرنے والا ہوگا خدائے تعالیٰ سے۔ کہتے ہیں کہ جب مکے کے لوگوں نے
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قصہ اصحاب کہف اور ذوالقرنین
کا پوچھا تھا حضرتؐ نے بغیر ان شاء اللہ کہے فرمایا تھا کہ کل اس سوال کا جواب
دوں گا۔ اس سبب کئی دن تک حضرت جبرئیل علیہ السلام نہ آئے تھے، پھر جب
آئے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یا جبرئیلؑ تم بہت دیر میں
آئے، حضرت جبرئیلؑ نے جواب دیا
وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا
۶۳ خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝ اور اترتے نہیں ہم
فرشتے بغیر حکم تیرے رب کے یعنی خدائے تعالیٰ کے بغیر بھیجے ہم نہیں آتے
اور وہ خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو ہم سے آگے ہوگا اور جو ہم سے پیچھے ہوا اور جو
کچھ اس مدت کے بیچ میں ہوا اور ہوتا ہے وہ سب اُسے خبر ہے یعنی ہمارے
پیدا ہونے سے پہلے جو کچھ تھا اور ہماری زندگی تک جو کچھ ہوا اور ہوگا اور ہماری
موت کے پیچھے جو کچھ ہوگا، یہ سب خدائے تعالیٰ جانتا ہے، کچھ اس سے چھپا ہوا
نہیں اور نہیں ہے پروردگار تیرا بھولنے والا، یعنی جو کچھ کہ کسی نے کیا نیکی کو یا بدی
کو، ہزاروں برس پیچھے اس سے یاد دلا کر اس کا بدلہ دے گا
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ
۶۴ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ۝ اللہ تعالیٰ ہے پیدا کرنے والا
آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ ہے، سب کا پیدا کرنے والا
وہی ہے، پھر اسی کی بندگی کر اور کیے جا بندگی اس کی اور تغافل اور سستی نہ کر
بندگی کرنے میں اور دیر کر آنے میرے سے خفا اور ملول نہ ہو، اے پیغمبرؐ

Marfat.com

جانتا ہے تو کسی کو جو خدائے تعالیٰ کا ہمنام ہے یعنی کسی کا نام بھی اللہ ہے سوائے اُس کے، کافر اور مشرک بُتوں کو آلہہ کہتے تھے، اللہ نہ کہتے تھے

۶۵ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝
اور کہتا ہے آدمی یعنی کافر اور مشرک کہتے ہیں اے کیا جب میں مرجاؤں گا اور بدن اور ہڈیاں میری گل کر خاک ہو جاویں گی، پھر نہیں اُٹھوں گا جیتا، یعنی کافر کہتے ہیں کہ ہم مر کر پھر ہرگز نہیں اُٹھنے کے اور قیامت کو اچنبھا جانتے تھے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ
۶۶ شَيْئًا ۝ اے کیا یاد نہیں کرتا آدمی یعنی جھوٹ اور اچنبھا جاننے والا قیامت کا جانتا نہیں کہ ہم نے بنایا اُس کو پہلے اور وہ کچھ چیز نہ تھا، یعنی یہ بات نہیں سمجھتا کہ جس نے پہلے بنایا ہے، وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ
۶۷ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ پھر قسم ہے رب تیرے کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مجھے اپنی قسم ہے کہ مقرر ہم اُٹھا کر اکٹھا کریں گے ان کو اور شیطانوں کو پھر سامنے لاویں گے گرد دوزخ کے گھٹنے ٹیکے ہوئے یعنی اُن کو کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہوگی، نہایت سستی سے زمین پر گھٹنے رکھیں گے

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ
۶۸ عِتِيًّا ۝ پھر ہم چُن کر نکالیں گے ہر قوم سے جو شخص کہ اُن میں سے جو بہت خدائے تعالیٰ سے مغرور کرتا ہوگا اُن کو چُن چُن کر نکال کر بڑا عذاب کریں گے

۶۹ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝
پھر ہم مقرر جانتے ہیں اُن کو جو لوگ لائق ہیں آگ میں ڈالنے کے یعنی جو کوئی دوزخ میں جانے کے لائق ہے اُسے ہم خوب جانتے ہیں

۷۰ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝
اور کوئی نہیں ہے تم میں سے اے آدمیو! جو نہ چلایا جاوے گا دوزخ پر سے یعنی جتنے آدمی ہیں، سب کا دوزخ پر سے گذارا ہوگا، لیکن مومنوں کو آگ نہیں معلوم ہونے کی ہے یہ بات اوپر رب تیرے کے مقرر کرنی، یعنی دوزخ پر سے ساری خلقت کو گزرنا خدائے تعالیٰ مقرر کر چکا ہے لیکن

۷۱ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝
پھر بچاویں گے ہم اُن کو جو ڈرتے ہیں خدائے تعالیٰ سے اور دُور رہتے ہیں شرک سے یعنی دوزخ سے اُن کو نکالوں گا اور چھوڑوں گا ستم کرنے والوں کو دوزخ میں گھٹنے ٹیکے ہوئے

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ ۷۲
اور جب پڑھتے ہیں مومن کافروں کے آگے آیتیں قرآن کی روشن کھلی ہوئی جن آیتوں کے معنی صاف ہیں، تب کہتے ہیں کافر دولت مند غریب مسلمانوں کو کہ کونسا ان فرقوں میں سے اچھا ہے کہ جس کے مکان رہنے اور بیٹھنے کا اور مجلس اچھی ہے، یعنی دولت مند کافر محتاج اور غریب مسلمانوں کو کہتے تھے کہ دیکھو تو ہمارے گھر اور مجلس اچھی ہے جو اشراف اور سردار اور قابل شہر کے اچھی پوشاک پہنے ہوئے ستھرے فرش پر بیٹھے ہیں یا تمہارے مکان اور مجلس اچھی ہیں جو اُس میں غلام اور رذالے اور غریب اور محتاج پھٹے پُرانے میلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے جواب میں فرماتا ہے

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا
وَّرِءْيًا ۝ اور ہم نے بہت مار کر خراب کر دیئے اُن سے کتنے فرقے جو وہ ان ۷۳
کافروں سے بہت اچھے تھے دولت اور اسباب میں اور بہت اچھے تھے شکل اور صورت میں، یعنی پہلے اُن سے جو وہ حُسن میں اور دولت میں بہت اچھے تھے اور حویلیاں اُن کی بہت اچھی اور بڑی تھیں اور بڑے زور آور تھے، اِن سے اُن کو ہم نے مار کر خراب کیا اور شہر اُن کا ویران کر دیا، یہ کہ نہ بھولیں اپنی دولت اور جماعت اور مجلس اور یاروں پر

قُلْ مَنْ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ ۷۴
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو کوئی کہ ہے گمراہی میں، پھر بڑھاتا ہے خدائے تعالیٰ اُسے بہت بڑھنا، یعنی جو کوئی خدائے تعالیٰ کو بھولتا ہے دُنیا میں، اُسے زیادہ دولت اور عمر دیتا ہے

حَتّٰىٓ اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ
فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝ یہاں تک کہ ۷۵
جب دیکھیں اُس کو جیسے دیا ہے ہم نے یعنی دوزخ یا عذاب دنیا کا جیسے قتل اور بندی یا قیامت کا عذاب، پھر جلد معلوم ہوگا اور سب جانیں گے کہ کون یعنی کس کا ہے برا مکان رہنے کا اور غریب اور عاجز اور کمزور فوج اور رفیق کس کے ہیں یعنی جب وعدہ اُن پر عذاب کا دُنیا میں یا آخرت میں آوے گا، اُس وقت یہ کافر معلوم

Marfat.com

کریں گے جو کس کا مکان اور مجلس اچھی ہے کسواسطے کہ مومن بہشت میں رہیں گے
اور فرشتے اور حوریں اور غلمان ان کے پاس رہیں گے اور کافروں کو دوزخ میں
رکھیں گے اور فرشتے عذاب کے بدصورت اور بدزبان، سخت بولنے والے ،
بے مروّت اور بے رحم اُن کے پاس ہوں گے

وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ
٧٦ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور زیادہ کرتا ہے
راہ دکھلانا خدائے تعالیٰ دنیا میں اُن کو جنہوں نے راہ پائی ہے یعنی جنہوں نے
راہ پائی ہے خدا اور رسول کی اور ایمان لایا اُسے خدائے تعالیٰ زیادہ توفیق دیتا
ہے دینِ اسلام کی اور ہمیشہ اور باقی رہیں گے کام نیک اور بہت اچھا ہے خدائے
تعالیٰ کے پاس بدلہ بھلے کاموں کا اور بہت اچھا ہے پھر پھرنا یعنی جنہوں نے
اچھے کام کیے ہیں، اُن کو اچھا بدلہ ملے گا اور قیامت کے دن اچھی طرح خدائے
تعالیٰ کے پاس جاویں گے۔ کہتے ہیں کہ خبابؓ صحابی بیٹا ارت کا رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اوپر عاص بیٹے وائل کے کچھ قرض رکھتا تھا۔ خبابؓ نے جو قرض دیا تھا اپنا
وہ مانگا، عاص نے کہا کہ اگر تو دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چھوڑ دیوے تو
میں قرض تیرا دوں۔ خبابؓ نے کہا کہ میں اس دین کو قیامت تک نہ چھوڑوں
گا اور قیامت کو اسی دین میں اٹھوں گا، عاص نے کہا کہ جب تو مر کر اٹھے گا تب
میں تیرا قرضہ دوں گا اور اگر یہ بات سچ ہے کہ مر کر اٹھیں گے تو میں تب بھی
دولت اور اولاد میں تجھ سے زیادہ ہوں گا، خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور
عاص کی بات کو جھوٹا کیا

٧٧ اَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝
پھر دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس نے نہ مانا ہمارے حکم کو یعنی عاص
نے قرآن کو جھوٹ جان کر کہا کہ مقرر مجھے دیں گے مال اور اولاد میرا یہ جو دنیا میں
میرے پاس ہے

٧٨ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ اے کیا
خبر رکھتا ہے غیب کی اور کیا کتاب لوحِ محفوظ کو پڑھ کر آیا ہے جو ایسی بات کہتا
ہے یا اُس نے قول لیا ہے خدائے تعالیٰ سے، یعنی خدائے تعالیٰ نے اُسے کہا
ہے کہ میں تجھے قیامت میں تیرا مال اور تیری اولاد دوں گا، یعنی یہ بات کس سند
سے کہتا ہے

كَلَّا ؕ یہ جو کہتا ہے جھوٹ ہے سچا نہیں ہے عاص بلکہ

٧٩ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝
ہم لکھتے ہیں جو کچھ وہ کہتا ہے یعنی ہماری طرف سے فرشتہ لکھتا ہے جو کچھ وہ
کہتا ہے اور کرتا ہے اور لنبا کریں گے ہم واسطے اُن کے عذاب کو بہت کھنچا
ہوا، یعنی بہت مدت اُس پر عذاب پر عذاب رہے گا عذاب دراز

٨٠ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُولُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝ اور ہم لے لیویں گے جو
کچھ وہ کہتا ہے یعنی اس کا مال اور اولاد اُسے نہیں دیں گے اور آوے گا وہ
ہمارے پاس اکیلا فرزند اور مال اس کے ساتھ کچھ نہ ہوگا

٨١ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝
اور پکڑتے ہیں کافر اور مشرک سوائے خدائے تعالیٰ کے اور خداؤں کو یعنی کافروں
نے سوائے خدائے تعالیٰ برحق کے اپنے واسطے اور خدا مقرر کیے ہیں تو ہوویں وہ
کئی خدا اُن کے جو عزت اور قوت ہو اُن کی، یعنی کافروں نے خدا اس واسطے مقرر
کیے ہیں جو قیامت میں اُن کو عذاب سے چھڑا دیں

كَلَّا ؕ یہ نہیں ہونے کا ہرگز جو وہ سمجھتے ہیں بلکہ

٨٢ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝
نہ مانیں گے قیامت کو وہ اُن کے خدا کافروں کو اور ان کے پوجنے والوں
کو، یعنی بت جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے یہ ہمیں تو نہیں پوجتے تھے
وہ اپنے دل کی خوشی کو پوجتے تھے یعنی اُن کا جی چاہتا تھا سو کرتے تھے اور
ہوں گے وہ بت ان کے دشمن بڑے

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ
اَزًّا ۝ کیا نہیں دیکھا تو نے جو ہم نے بھیجا ہے شیطانوں کو یعنی دیووں کو
غالب کیا ہے کافروں پر تو ہلاتے ہیں دیو کافروں کو اور جھنجھوڑتے ہیں کافروں
کو زور سے اور بُرے کام کرواتے ہیں کافروں سے اور سیدھی راہ سے پھیر
لے جاتے ہیں شرک اور کفر کی طرف

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ پھر تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی مت کر اوپر اُن کے عذاب کے آنے میں
یعنی اُن کافروں کے اوپر عذاب جلدی سے مت مانگ سوائے اس کے
نہیں کہ یعنی مقرر ہم گنتے ہیں ان کے واسطے دن عذاب کرنے کا گنتی پوری
یعنی جس گنتی میں ہرگز بھول نہ ہو

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ جس دن اکٹھا

Marfat.com

کر کے اٹھاویں گے ڈرنے والوں کو فرشتے طرف بہشت خدائے تعالیٰ کے سوار
کر کے بہشت کی سواریوں کے اوپر عزت اور حرمت سے
۸۶ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ اور ہانکیں گے فرشتے
کافروں کو دوزخ کی طرف پیاسے اور اکیلے اور پیدل یعنی زور سے اور خرابی
اور رسوائی سے دوزخ میں ہانکتے بے عزتی سے لے جائیں گے
لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝
نہ سکے گا کوئی چھڑانا کافروں کو، یعنی کوئی کافروں کو عذاب سے چھڑا نہ سکے گا
قیامت کے دن مگر وہ کوئی جس نے خدائے تعالیٰ سے قول لیا ہے اور وہ ایمان
ہے اور نیک کام میں یعنی ایمان اور عمل نیک ہی چھڑاویں گے قیامت کے دن
گنہگاروں کو عذاب سے اور سوائے ایمان کے کوئی چھڑا نہیں سکنے کا
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۝ اور کہتے ہیں کافر کہ رکھتا
ہے خدا اولاد، یعنی ایک فرقہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بیٹا خدا کا ہے اور ایک فرقہ
کہتا ہے کہ فرشتے بیٹیاں ہیں خدا کی، اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ حضرت عزیر بیٹا
خدا کا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ان کافروں کو، جو وہ ایسی بات کہتے ہیں کہ
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ مقرر لائے ہو تم یعنی کہتے ہو تم کچھ بات
بہت بُری نامعقول اور نالائق اور بہتان ایسا کہ
تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ
الْجِبَالُ هَدًّا ۝ نزدیک ہے جو آسمان پھٹے اس بہتان کے کہنے سے اور پھٹے
زمین اور گریں پہاڑ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوں
أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ۝ اس کہنے سے جو کہتے ہیں کہ خدائے
تعالیٰ کو ہیں فرزند
وَمَا يَنبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اور نہیں لائق اور
نہیں چاہیے خدائے تعالیٰ کو، جو رکھے اولاد، یعنی خدائے تعالیٰ پاک ہے ایسی
بات سے بلکہ
إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ
عَبْدًا ۝ کوئی شخص نہیں آسمان اور زمین میں، مگر آنے والا ہے طرف خدائے
تعالیٰ کے غلام ہو کر، یعنی جو کوئی ہیں آسمان اور زمین میں، وہ اُس کے غلام اور
بندے ہیں اور سب اُس کو پوجتے ہیں اور سب آگے اُس کے حاضر ہوں گے
قیامت کو
لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ بے شک گنا ہے ان سب کو یعنی ۹۴
ایک ایک کو جانتا ہے اللہ تعالیٰ اور ان کے بھلے اور بُرے کام بھی گنے ہیں گنتی
پوری ہے، یعنی ذرا بھی گنتی میں بھول چوک نہیں
وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۝ اور سب یہ لوگ آنے ۹۵
والے ہیں دن قیامت کے اکیلے یعنی یہ سب نیک اور بد آدمی قیامت کے دن
میرے حضور آویں گے اکیلے، کوئی بیٹا یا بھائی اور دوست آشنا یا غلام یا نفر یا
اُن کا یہ مال اسباب یا سواری کچھ ساتھ نہ ہو گا بلکہ غلام اور نفر اور صاحب سب برابر
ہوں گے
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ
الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ۝ بے شک جو مومن مسلمان ہیں اور انہوں نے اچھے کام کیے ۹۶
ہیں، جلد کرے گا اُن کے ساتھ خدائے تعالیٰ دوستی ظاہر یعنی مسلمانوں کی محبت فرشتوں
کے اور مسلمانوں کے جی میں ڈالے گا خدائے تعالیٰ
فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ
قَوْمًا لُّدًّا ۝ پھر سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر آسان اور سہج کیا ہے تیری زبان پر ۹۷
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو یعنی عربی زبان میں بھیجا قرآن کو تو مشکل تجھے نہ ہو
اُس کے معنی سمجھنے میں، اور قرآن کو اس واسطے بھیجا ہے ہم نے تو تو خبر دیوے اچھے
ڈرنے والوں کو شرک سے، یعنی جو لوگ کہ شرک کرنے سے ڈرتے ہیں اُنہیں خوشخبری
دے بہشت کی اور اُس کی نعمتوں کی اور ڈراوے تو اُن لوگوں کو جو جھگڑتے ہیں تجھ سے
دین کے معاملہ میں اور یہ تو کیا ہیں
وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ
أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ اور بہتیروں کو مار کر خراب کر دیا ہم نے ۹۸ ع ۶ النصف
پہلے اُن کاموں سے اگلے زمانہ میں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو پاتا ہے تو
ان لوگوں سے یا سُنتی ہے اُن لوگوں سے کسی کی آواز کچھ ذرا بھی، یعنی جب
عذاب ہمارا ان لوگوں پر آیا تو وہ ایسے مر کر مٹ گئے کہ کچھ ان کے نشان اور کھوج
ان کا نہ رہا کہیں کسی جگہ دُنیا میں اسی طرح یہ کافر تجھ سے جھگڑتے ہیں اور مباحثہ
کرتے ہیں، مر کر مٹ جاویں گے جو کہیں ان کا دُنیا میں نام اور نشان نہ رہے
گا جو ایمان لا دیں گے اور خدائے تعالیٰ کو ایک اور رسول کو برحق جانیں گے وہ
ہمیشہ عیش کریں گے دین اور دُنیا میں۔

Marfat.com

سُورَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

۱ طٰهٰ ۚ معنی اِن دو حرفوں کے ہر ایک عالم نے کچھ اور ہی کہے ہیں بعضے کہتے
ہیں کہ سات نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو قرآن میں ہیں، یٰسٓ اور مدثر
اور مزمل، ویسا ہی ایک یہ بھی نام ہے اُن کا، کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم رات کو جو نماز تہجد کی پڑھنے کو اُٹھتے تو اتنا کھڑے رہتے کہ پاؤں
مبارک سُوج جاتے تھے، کافر کہتے تھے کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑی
محنت اور مشقت ہے، سو خدائے تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اے طٰہٰ یعنی اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ نہیں اتارا ہم نے تجھ
پر قرآن، اس واسطے جو محنت میں پڑے تو اور نہ سوئے رات کو اور کھڑا ہی رہے وقف لازم
راتوں کو بہت
۳ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ مگر بھیجا ہے قرآن نصیحت دینے
کو جو ڈرے، یعنی قرآن اس واسطے بھیجا ہے جو تو نصیحت کرے قرآن سُنا کر اُس
کو جو ڈرے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے سُن کر
۴ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۗ
قرآن اُتارا ہوا ہے یعنی بھیجا ہوا ہے ایسے شخص کا جس نے پیدا کیا زمین کو ایسا
کشادہ اور آسمان اُونچے کو جو دیکھو تو کیسا اُونچا ہے پھر
۵ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ وہ خدا بے نہایت بخشش
کرنے والا عرش کے اوپر رہا یعنی سب سے بلند ہے اُس کا مکان سبب
بزرگی کے نہ سبب رہنے کے جو وہ کسی مکان میں ہے اور کوئی مکان اس سے
خالی نہیں، جیسے کہ ایک عالم نے کہا ہے کہ عرش کا مقدور نہیں جو خدائے
تعالیٰ کو اُٹھا سکے، بلکہ خدائے تعالیٰ نے اسے اپنی قدرت سے سب چیز سے
اٹھا ہوا رکھا ہے
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا
۶ تَحْتَ الثَّرٰى ۝ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
اور جو کچھ ان دونوں میں یعنی آسمان اور زمین کے درمیان میں جو کچھ ہے اور
جو کچھ کہ نیچے کی زمین تلے ہے، یہ سب خدائے تعالیٰ کا مال ہے اور وہ سب
کا مالک ہے اور حاکم ہے
۷ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝
اگر تو پکار کے کہے بات، پھر بے شک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے چھپی ہوئی
بات کا اور چھپے ہوئے دل کے خیال کا
۸ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝ خدائے تعالیٰ کے
سوائے جو نہیں کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق، مگر وہی جو واسطے اس کے ہیں
خاص اور ستھرے نام پاکیزہ
۹ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ اِذْ رَاٰ نَارًا اور آئی تیرے پاس
بات موسیٰ پیغمبر علیہ السلام کی، یعنی حضرت موسیٰ عمران کے بیٹے کا احوال تو نے
سُنا ہے کہ جس وقت دیکھا آگ کو، کہتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین
سے حضرت شعیب نبی علیہ السلام سے رخصت ہو کر اپنی قبیلہ بی بی صفورا کو
لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے اور ایک دن راہ میں رستہ بھولے، شام کے وقت
ایک جنگل میں اُترے اور بی بی صفورا کو وہاں اندھیری رات میں درد بچہ ہونے
کا اُٹھا، اُس وقت برف پڑتی تھی اور آگ نہ تھی، اُن بی بی نے حضرت موسیٰ علیہ
السلام کو کہا کہ کہیں سے آگ لاؤ، اُنہوں نے بہتیرا چقماق کو جھاڑا ہرگز آگ
نہ نکلی، ناچار ہو کر کھڑے ہوئے جو اتنے میں دُور سے آگ نظر آئی تو
فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ
۱۰ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ پھر کہا حضرت موسیٰ علیہ
السلام نے اپنی بی بی صفورا سے کہ ذرا تم یہاں صبر کرو، میں نے مقرر دیکھی ہے
ایک آگ دُور سے، شاید لے آؤں تمہارے واسطے اُس میں سے سلگا کر یا اُس
میں سے چنگاری لے آؤں یا پاؤں میں اُس آگ پر سے راہ کو، یعنی اُس آگ پاس
کوئی آدمی ہووے تو اُس سے راہ سیدھی مصر کی پوچھ لوں، پھر حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے یہ کہہ کر اُن کو چھوڑا اور ہاتھ میں عصا لے کر اکیلے اُس آگ کی
طرف چلے۔

عــہ سورۂ طٰہٰ جو اس سورۃ کو ہر دن وقت طلوع کے پڑھے گا، ادنیٰ برکت اس کی یہ دیکھے گا کہ ہر دن رزق جدید اس کو ملے گا جس کی تاک میں وہ نہ تھا اور اس دن سارے حوائج اس کے پورے ہوں گے
دل اس کے لیے نرم پڑ جاویں گے، اعداء پر نصرت ملے گی اور اس کے فضائل لاتحصیٰ ہیں۔ "

Marfat.com

۱۱ فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ
۱۲ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ پھر جب آن پہنچے حضرت موسٰی علیہ السلام
اُس آگ کے پاس تو دیکھا کہ ایک درخت ہرا ہے، اُس کے گرد ایک آگ سفید
بغیر دھویں کے روشن ہے، حضرت موسٰی علیہ السلام یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ ہرا
درخت آگ کے بیچ میں ہے اور جلتا نہیں، اتنے میں وہیں سے ایک آواز آئی
کہ اے موسٰیؑ بے شک میں ہوں پروردگار تیرا تو باہر کر پاؤں میں سے پاپوش اپنی
بے شک تو ستھرے پاکیزہ میدان میں ہے، جو اُس کا نام طوٰی ہے
۱۳ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝ اور میں نے تجھ کو پسند کیا ہے
سب آدمیوں میں سے پیغام بھیجنے کے واسطے خلقت کی طرف، پھر تو سُن اور کان
رکھ اُس چیز کو جو حکم ہووے اور کہا جاوے تجھے اور وہ حکم یہ ہے کہ
اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
۱۴ لِذِكْرِيْ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ
۱۵ بِمَا تَسْعٰى ۝ بے شک میں ہوں خدائے تعالیٰ جو نہیں کوئی خدا بندگی کرنے
کے لائق مگر میں ہوں، پھر تو بندگی کر میری اور قائم رکھ نماز کو میرے یاد کرنے کے
واسطے یعنی ہمیشہ نماز پڑھا کر اور بے شک قیامت آنے والی ہے اور چاہتا ہوں
میں کہ چھپا ہوا رکھوں میں ایسا جو کوئی اُس کے آنے کا وقت نہ جانے اور وہ آوے
گی مقرر اس واسطے جو بدلہ دیا جاوے ہر شخص کو اُس چیز کا جس میں وہ دوڑا
ہے اور محنت کی ہے جو اُس کی محنت ضائع نہ ہو
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ
۱۶ فَتَرْدٰى ۝ پھر چاہیئے کہ تجھے نہ اٹکاوے قیامت کے سچ جاننے سے وہ
شخص جس نے سچ نہیں جانا قیامت کے آنے کو اور تابعداری کی ہوا اپنے
جی کی خوشی کی، یعنی جو شخص اپنے جی کی خوشی کرتا رہا ہو اور قیامت کے ہونے
کو سچ نہ جانتا ہو وہ تجھے اپنا سا نہ کرے کس واسطے کہ اگر تو ویسے کا کہا مانے
گا تو ہلاک ہوگا اور میری درگاہ سے ودا اور دُور ہوگا، جب یہ حضرت موسٰی
علیہ السلام نے سُنا ننگے پاؤں ہو کر کھڑے ہو رہے تب یہ اور حکم آیا
۱۷ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں
اے موسٰیؑ
قَالَ هِيَ عَصَايَ ۝ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ
۱۸ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ کہا حضرت موسٰی علیہ السلام نے کہ یہ عصا ہے

میرا، سو وہ ایک درخت کی لکڑی کا تھا اور سر اُس کا دو شاخہ تھا اور نیچے اُس کے
لوہے کی بھال لگی ہوئی تھی اور وہ عصا حضرت آدمؑ کے وقت سے چلا آتا تھا جو
حضرت شعیبؑ نبی کے پاس ورثے میں آیا تھا حضرت موسٰیؑ نے رخصت کے وقت
حضرت شعیبؑ نبی سے مانگ لیا تھا سو حضرت موسٰیؑ نے جناب الٰہی میں کہا کہ یہ
عصا میرا ہے جو میں اس پر ٹیک کر کھڑا ہوتا ہوں اور درخت کے پتے جھاڑتا ہوں
اس سے دُنبیوں کے کھانے کو اور مجھ کو اس عصا سے بہت کام ہیں، یعنی میرے
بہت کام آتا ہے یہ کہتے ہیں کہ وہ عصا راستے میں حضرت موسٰیؑ سے باتیں کرتا تھا
اور موذی جانوروں کو پاس نہ آنے دیتا تھا اور جب موسٰیؑ سوتے تو دُنبیوں کے ریوڑ
کی خبرداری کرتا، اور جب اُسے زمین میں گاڑ دیتے تو ہرا درخت ہو جاتا اور ہر طرح
کا مزیدار میوہ دیتا، غرضکہ بہت خوبیاں اُس عصا میں تھیں پھر
قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝ فرمایا ۱۹، ۲۰
خدائے تعالیٰ نے کہ ڈال دے اُسے زمین میں اپنے ہاتھ سے اے موسٰیؑ، پھر ڈال
دیا عصا کو حضرت موسٰی علیہ السلام نے اپنے پیچھے ڈالتے ہی ایک بڑی آواز آئی،
حضرت موسٰیؑ نے پھر کے دیکھا تو وہ عصا ایک سانپ تھا دوڑتا ہوا ہر طرف، کہتے
ہیں کہ پہلے تو زرد سانپ تھا اتنا ہی جتنا عصا تھا، پھر بڑا ہوا اُونٹ برابر اور لمبا بھی
بہت ہوا اور چار پاؤں پیدا ہوئے موٹے اور چھوٹے اور چلنے لگا اور دانت تھے
بڑے بڑے اور آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی تھیں اور بڑے بڑے پتھروں کو اور درختوں
کو اکھاڑ اکھاڑ ایک نوالہ کرتا تھا، پھر یہ دیکھ کر حضرت موسٰی علیہ السلام ڈرے اور
چاہا کہ بھاگیں، جو اتنے میں پھر کہا
قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ وقفة سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ فرمایا ۲۱
خدائے تعالیٰ نے پکڑ لے اے موسٰیؑ اُسے اور مت ڈر، ہم جلدی سے کر دیں گے
اُسے پہلی شکل پر، یعنی جیسا وہ عصا تھا، ویسا ہی کر دیں گے، جب حضرت موسٰی
علیہ السلام نے یہ سُنا، تب سانپ کی طرف گئے اور ہاتھ اُس کے منہ میں ڈال کر
اُس کی مونچھیں پکڑ لیں، وہ سانپ پھر ویسا ہی عصا ہو گیا اور وہ دو شاخہ حضرت
موسٰی علیہ السلام کے ہاتھ میں آیا، حضرت موسٰیؑ کی خاطر جمع ہوئی، تب پھر یہ حکم
آیا کہ اے موسٰیؑ
وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ
سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۝ اور ملا اپنے ہاتھ کو طرف اپنی بغل کے، یعنی اپنے ۲۲
ہاتھ کو اپنی بغل میں رکھ تو نکلے وہ ہاتھ تیرا سفید روشن چمکتا ہوا بے عیب یعنی

Marfat.com

اس سفیدی میں شبہ کوڑھ کا نہ ہوئے، یہ نشانی دُوسری ہے تیرے پیغمبر ہونے پر
پہلی نشانی عصا تھا جو اژدہا ہوا تھا، دُوسرے ہاتھ کا روشن ہونا ایسا کہ جیسے سُورج
جو کسی کی آنکھ اُس پر نہ ٹھہرتی تھی اور یہ نشانیاں اس واسطے ہیں کہ
لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۚ تو دکھاویں ہم تجھے بڑی نشانیاں ۲۳
پھر اب
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ جا تُو اے موسیٰ فرعون کی طرف ۲۴ - ع۲/۱۰
جو وہ غرور اور تکبر میں حد سے باہر نکل گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون
کا جاہ و جلال اور فوج اور حکم اور غصّہ دیکھا ہوا تھا، اپنے دل میں سوچے کہ میں
اکیلا اُس سے کیونکر مقابلہ کروں گا۔ تب جنابِ الٰہی میں عاجزی سے
قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ وَ ۲۵-۲۴
احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۠ کہا حضرت موسیٰ علیہ ۲۷-۲۶
السلام نے کہ اے پروردگار میرے کشادہ کر سینہ میرا تو اس میں سمائی ہو ہر چیز
کی اور آسان کر مجھ پر کام میرا جو پیغمبری میں مجھ پر سختیاں آویں اُن میں گھبراؤں
نہیں اور کھول میری زبان کی گرہ کو تو سمجھیں وہ لوگ میری بات کو، کہتے ہیں
کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دُودھ پیتے تھے، ان دنوں میں ایک روز
فرعون نے گود میں لیا حضرت موسیٰ نے جو اُس کی داڑھی جڑاؤ دیکھی اور لعل اور
یاقوت اچھے لگے، ہاتھ میں پکڑ کر نوچ لیئے، کئی بال اُس کی داڑھی کے ٹوٹ
آئے، فرعون کو غصّہ آیا اور کہا اسے مار ڈالو، بی بی آسیہؓ جو فرعون کی قبیلہ
تھیں، اُنہوں نے کہا کہ یہ بے سمجھ بچّہ ہے، اسے جواہر اچھے لگے، اس واسطے
اس نے ہاتھ چلایا اور اس کے آگے آگ اور جواہر لعل یاقوت برابر ہیں۔
فرعون نے کہا کہ بھلا لاؤ تو آزمائیں، تب ایک طاس میں خوب سے انگارے
دہکتے ہوئے لائے اور ایک طباق میں لعل اور یاقوت بھر کر آگے لا کر رکھا حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنا یاقوت کے طباق کی طرف چلا دیا، وہیں حضرت
جبرئیلؑ نے ہاتھ ان کا آگ کی طرف پھیر دیا، اُنہوں نے ایک چنگاری اُٹھا کر منہ
میں رکھ لی۔ ہاتھ اور زبان دونوں جلے، اس سبب سے اُن کی زبان میں گرہ پڑی
تھی، بات درست نہ نکلتی تھی اور ہر ایک کی سمجھ میں نہ آتی تھی، اس واسطے دُعا
مانگی کہ یارب میری زبان صاف ہووے تو ہر کوئی بات سمجھے اور یہ دُعا مانگی
وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۙ هٰرُوْنَ اَخِي ۙ اشْدُدْ ۲۹-۲۸
بِهٖٓ اَزْرِيْ ۙ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۙ اور بنا اور مقرر کر میرے واسطے ۳۱-۳۰
یار اور مددگار میرے کُنبے سے میرے بھائی ہارونؑ کو، اور اُس سے مضبوط کر
پیٹھ میری اور بھائی کو میرا رفیق کر پیغمبری میں
كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۙ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۭ اِنَّكَ كُنْتَ ۳۳،۳۲
بِنَا بَصِيْرًا ۝ جو تجھے ساتھ پاکیزگی اور ستھرائی کے یاد کریں ہم بہت سا اور تیری ۳۴
تعریف کریں ہم بہت، بے شک تُو ہے ہمارے احوال کو دیکھنے والا ہر وقت،
حضرت موسیٰؑ نے جب یہ دُعائیں مانگیں، تب خدائے تعالےٰ نے اپنے فضل
وکرم سے
قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝ فرمایا بے شک دے چکے ۳۵
تجھے جو تُو نے مانگا اے موسیٰؑ یعنی جتنی چیزیں تُو نے مانگیں، سب دیں تجھے
وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ۙ اور بے شک احسان رکھا ۳۶
ہم نے تجھ پر یہ نعمتیں دے کر تجھے اب دوسری بار، اور پہلی بار کا احسان وہ تھا
اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۙ یاد کر جب کہلا بھیجا ہم نے ۳۷
فرشتے کی زبانی تیری ماں کو اے موسیٰؑ اس بات کو جو کہلا بھیجا تھا اس وقت کہ
تُو پیدا ہُوا تھا اور فرعون کے لوگ ڈھونڈھتے پھرتے تھے تجھے مار ڈالنے کو،
اور تیری ماں حیران تھی، تب کہلا بھیجا ہم نے
اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ
الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وہ کہ ڈال
موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں، پھر صندوق کو ڈال دریا میں، پھر تو دریا میں
ڈالے اُس کو کنارے پر جو لیوے اُس صندوق کو دشمن میرا اور دشمن اُس کا،
یعنی فرعون لیوے اُس صندوق کو اور خاطر جمع رکھ جو موسیٰؑ کو تیرے پاس پہنچا
دلویں گے، ہم کہتے ہیں کہ جب یہ پیغام خدائے تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی والدہ کو پہنچا، تب اُنہوں نے ایک صندوق چھوٹا سا بنوا کر پہلے اُس میں
رُوئی بچھائی، پھر حضرت موسیٰؑ کو اس میں لٹایا اور صندوق کا منہ بند کر کے قیر
ایک روغن ہوتا ہے، اُس سے صندوق کو خوب مضبوط کیا، ایسا کہ ایک بُوند پانی
اندر نہ جائے، تب اُس صندوق کو دریا میں بہا دیا اور اپنی بیٹی مریم کو کہا کہ تُو
کنارے دریا کے صندوق کو دیکھتی چلی جا کہ یہ کہاں جاتا ہے اور اس کا کیا حال ہوتا
ہے، اُس دریا سے ایک نہر جُدا ہو کر فرعون کے باغ میں جاتی تھی، صندوق اُسی
نہر کی جانب چلا اور بہتا ہوا وہاں جا پہنچا کہ جس جگہ فرعون اور بی بی آسیہؓ نہر کے
کنارے اپنی بیٹھک میں بیٹھے سیر کرتے تھے، جب اُنہوں نے اس صندوق کو

Marfat.com

دیکھا تو پانی میں سے لے کر اُسے کھولا دیکھیں تو ایک اُس میں لڑکا ہے، جیسے
چاند کا ٹکڑا خدائے تعالیٰ نے حضرت موسٰیؑ کی آنکھوں میں ایک خوبی دی تھی جو
کوئی دیکھتا تھا بے اختیار اس کے دل میں اُن کی محبت پیدا ہوتی تھی۔ جب
حضرت موسٰیؑ کو فرعون اور اُس کی بی بی آسیہؓ نے دیکھا، دونوں کے دل میں
محبت پیدا ہوئی، جیساکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

۳۸ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۝
اور ڈالی میں نے تجھ پر محبت اپنے پاس سے اے موسٰیؑ، یعنی جو کوئی تجھے دیکھتا
اُس کے دل میں تیری محبت پیدا ہوتی تھی اور تا پرورش پاوے تو میری
آنکھوں کے سامنے جب حضرت موسٰی علیہ السلام کو فرعون اور بی بی آسیہؓ نے
صندوق سے نکالا اور کہا کہ اسے اپنا بیٹا کر کے پالیں گے اُن کے واسطے
جھولا بنوایا اور دائیاں بُلائیں، لیکن جتنی دائیاں بُلائیں اُنہوں نے کسی کا دُودھ
نہ پیا، بی بی آسیہؓ بہت حیران ہوئیں، حضرت موسٰیؑ کی بہن بی بی مریم جو صندوق
کے ساتھ چلی آئی تھیں، اُنہوں نے یہ سب احوال دیکھا کہ بھائی کسی کا دُودھ
نہیں پیتا تب

اِذْ تَمْشِیْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَنْ یَّكْفُلُهٗ ؕ
یاد کر جب چلی جاتی تھی بہن تیری اُن کی طرف، پھر کہا تیری بہن نے بی بی آسیہؓ کو
اے بی بی بتاؤں تم کو اُسے جو اس بچے کو دُودھ پلاوے اور اسے پالے۔ بی بی
آسیہؓ نے کہا کہ اگر ایسا کام کرے تو لے مریم تجھ پر احسان کروں میں۔ بی بی
مریم وہاں سے آئیں اور اپنی ماں کو لے گئیں، اور اُنہوں نے جا کر حضرت موسٰیؑ
کو گود میں لے کر دُودھ پلایا، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اسی بیان میں کہ
اے موسٰیؑ

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤی اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ۬ پھر
پہنچایا ہم نے تجھ کو تیری ماں کے پاس اور وعدہ پورا کیا ہم نے تو روشن ہوئیں
آنکھیں تیری ماں کی تجھے دیکھ کر اور غم نہ کھاوے تیری جُدائی سے، پھر پرورش
پائی تُو نے اپنی ماں کے پاس اور جوان ہوا اور یاد کر وہ وقت کہ

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ؕ
اور مار ڈالا تُو نے ایک آدمی قبطی کو، جو فرعون کی قوم سے تھا، اس واسطے کہ فریاد
کی تھی تیرے آگے اُس کے ظلم سے ایک بنی اسرائیل نے جب تُو نے اُس
قبطی کو مار ڈالا، تب فرعون کے لوگوں کو خبر ہوئی اور تیرے مار ڈالنے کی فکر کی

اُس کے بدلے پھر بچایا ہم نے تجھ کو غم مارے جانے کے سے اور آزمایا تھا
تجھ کو آزمانا۔ یہ سب قصّہ حضرت موسٰی علیہ السلام کے تولّد ہونے سے فرعون
کے غرق ہونے تک تمام مفصّل سورۃ قصص میں آوے گا، پھر خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے موسٰیؑ

فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ
۳۹ یّٰمُوْسٰی ۝ پھر رہا تو کتنے برس مدین کے لوگوں میں یعنی حضرت شعیب نبی
علیہ السلام کے پاس اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس پھر آیا تو اس میدان طوٰی
میں اُس وقت جو مقرر کیا تھا ہم نے اے موسٰیؑ اور یہاں تجھ سے باتیں کیں
ہم نے پاس بُلا کر

۴۰ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ ۚ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَ
۴۱، ۴۲ لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ۚ اِذْهَبَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ۚۖ اور چن لیا ہم
نے تجھ کو اپنے واسطے اور تجھے دوست کیا میں نے اپنا، جا تُو اور تیرا بھائی ہارونؑ
بھی تیرے ساتھ میری نشانیوں سمیت یعنی یہ معجزے جو میں نے تجھے دیے ہیں
انہیں دکھا اور سُستی مت کرو تم دونوں میری یاد کرنے میں، جاؤ تم دونوں فرعون
کی طرف، جو بے شک فرعون تکبّری اور غرور میں حد سے گذر گیا ہے اور جا کر
فرعون سے

۴۳ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی ۝ پھر کہو تم
دونوں اُسے بات ملائم نرمی سے اور سہج میں، یعنی غصّہ اور جھڑک کر نہ کہو بلکہ
راستی میں بات کرو اور اُس کی پرورش کرنے کا جو تجھے پالا تھا، اُس حق کو دھیان میں
رکھو، اُس سے سخت نہ بولو، شاید کہ وہ نصیحت تمہاری مانے یا ڈرے خدائے
تعالیٰ کے عذابوں سے۔ حضرت موسٰی علیہ السلام یہ باتیں سُن کر وہاں سے چلے
اور مصر کی راہ لی اور اپنے قبیلہ کو جو درد کھاتے چھوڑ آئے تھے، اُس کا کچھ فکر اور
دھیان نہ کیا۔ کہتے ہیں کہ بی بی صفورا اور قافلے کے لوگ ساری رات حضرت موسٰی
علیہ السلام کی راہ دیکھتے رہے، پھر سارا دن راہ دیکھی اور حیران ہوئے اور ڈھونڈھا
کہیں حضرت موسٰیؑ نہ ملے، اتفاقاً مدین سے لوگ آتے تھے، بی بی صفورا کو دیکھا
اور حال معلوم کیا اور پھر مدین میں حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچا دیا، پھر جب
فرعون ڈوب چکا اور حضرت موسٰی علیہ السلام کی خبر مدین میں پہنچی، تب بی بی صفورا
آئیں غرضکہ جب حضرت موسٰیؑ مصر کے قریب پہنچے تب حضرت ہارونؑ نبی کو غیب
سے خبر ہوئی کہ موسٰی علیہ السلام آتے ہیں بھائی کی پیشوائی کے لیے آئے، اور

Marfat.com

ملاقات ہوئی، حضرت موسیٰؑ نے سب باتیں حضرت ہارونؑ سے ظاہر کیں، اور
کہاکہ خدائے تعالیٰ نے مجھے پیغمبر کیا اور فرمایا کہ تم دونوں مل کر جاؤ اور فرعون کو
سمجھاؤ یہ کہ تکبّری کو چھوڑ اور خدائے تعالیٰ کو ایک جان اور اُس کی بندگی کر نہیں تو تجھ
پر بڑا عذاب ہوگا، حضرت ہارونؑ نے یہ سب سُن کر بھائی کو پیغمبری کی مبارکباد
دی اور کہاکہ اے موسیٰؑ فرعون کا جاہ وجلال جیسا تم نے دیکھا تھا، اُس سے اب
زیادہ ہوا ہے جو ذری سی بات میں آدمی کو مارنے کا اور سُولی کا حکم کرتا ہے، حضرت
موسیٰ علیہ السلام یہ سُن کر فکر مند ہوئے، پھر دونوں نے مل کر، یعنی حضرت موسیٰ اور
حضرت ہارونؑ نے جنابِ الٰہی میں
۴۴ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ٥
کہا ان دونوں نے کہ اے پروردگار ہمارے ہم دونوں ڈرتے ہیں اس بات سے
جو فرعون زیادتی کرے اور جلدی کرے عذاب میں ہم پر یا بہت غرور اور تکبّری کرے
اور بات ہماری تمام نہ سُنے اور حکم قتل کا کرے پھر
۴۵ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ٥ فرمایا خدائے
تعالیٰ نے کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ مت ڈرو تم دونوں فرعون سے کہ بے شک میں
تمہارے ساتھ نگہبان ہوں اور مدد کرنے والا تمہاری اور سُنتا ہوں تمہاری دُعا کو
جو تم کہتے ہو اور دیکھتا ہوں میں جو تم سے فرعون معاملہ کرے گا تم خاطر جمع رکھو میں
تم سے غافل نہیں ہوں، تم بے خطر رہو
فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ
۴۶ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ
۴۷ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ٥ پھر جاؤ تم دونوں فرعون پاس
پھر کہو دونوں اُس سے کہ بے شک ہم دونوں بھیجے ہوئے ہیں تیرے پروردگار
کے اور یہ حکم ہے کہ بھیج تو ہمارے ساتھ حضرت یعقوبؑ نبی کی اولاد کو جو تیرے
ملک مصر میں تیری تابعداری کرتے ہیں تو میں لے جاؤں انہیں شام کے
ملک میں جو قدیم اُن کے باپ دادا کا ہے وطن اور مت دکھ دے اُن کو
مصیبت میں ڈال کر ان کے بیٹے قتل کرکے اور اپنی خدمت میں اور محنت میں
رکھ کر دُکھ نہ دے، بے شک ہم لائے ہیں تیرے پاس معجزہ نشانی پیغمبری کی
تیرے پروردگار سے اور سلامتی ہے اُس شخص پر جو کوئی کہ تابعداری کرے
سیدھی راہ دین اسلام کی، یعنی جو کوئی خدائے تعالیٰ کو ایک جانے اور پیغمبروں
کو سچا جانے، وہ عذاب سے سلامت رہے گا دونوں جہان میں اور یہ کہو
۴۸ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ٥
بے شک حکم ہوا ہے ہمیں ہمارے پروردگار کا یہ کہ مقرر عذاب دینا اور آخرت میں
اُس پر ہوگا جو جھوٹ جانے گا میری بات کو اور میرے معجزوں کو اور منہ پھیرے گا
اُن سے یعنی بیزار ہوگا ہماری باتوں سے جب باتیں تسلی کی خدائے تعالیٰ سے
سُنیں، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی خاطر جمع ہوئی اور مصر کے
اندر آئے اور بعد ایک مدت کے بڑی تلاش سے فرعون کی مجلس میں پہنچے اور کہا
فرعون کو دربار میں کہ ہم بھیجے ہوئے ہیں خدائے تعالیٰ کے اور تجھے نصیحت سے
کہتے ہیں کہ تُو ایک جان خدائے تعالیٰ کو اور اُس کی بندگی کر اور جو کچھ خدائے تعالیٰ
نے فرمایا تھا، سب ادا کیا فرعون نے وہ سب سُن کر
۴۹ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ٥ کہا پھر کون ہے پروردگار تم دونوں کا، جو
تم اُس کی بندگی کرنے کو مجھے کہتے ہو اے موسیٰؑ، فرعون نے حضرت موسیٰؑ کا نام لے
کر اور اُن کی طرف منہ کرکے اس واسطے کہا کہ جانتا تھا جو زبان ان کی درست نہیں ہے
یہ بولے گا تو بات صاف نہ کرسکے گا، مجلس میں شرمندہ ہوگا اور یہ خبر نہ تھی کہ زبان
درست ہوئی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صاف زبان سے
۵۰ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ٥
کہا پروردگار ہمارا وہ ہے جس نے اپنے فضل وکرم سے دیا ہے ہر چیز کو جو
پیدا کیا ہے صورت اور شکل اس کو اُس کے لائق یعنی جیسے کہ اسے کرنا لائق تھا
اُسے ویسا ہی بنایا اور عقل دی ہر ایک کو اُس کے لائق جو اپنے دوست اور دشمن
کو سمجھے اور اپنے روزی دینے والے کو پہچانے، یعنی ہر حیوان کو جو پیدا کیا اور عقل
دی ہے اتنی کہ اپنے جوڑے کو اپنے پالنے والے اور کھلانے والے کو اور اپنے
دشمن کو سمجھتا ہے فرعون نے جب صفت پروردگار کی سُنی تو ڈرا ایسا نہ ہو کہ
لوگ سُن کر ایسے خدا کی بندگی قبول کریں، تب بات اور طرح پھیر کر چاہا کہ حضرت
موسیٰؑ کو لاجواب کرے
۵۱ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ٥ کہا فرعون نے بھلا کہو تو کیا حال
ہے اگلے زمانے کے لوگوں کا، یعنی قوم ثمود اور عاد کا، حضرت نوحؑ نبی کی امت
کا جو اُنہوں نے بھی اُس خدا کی بندگی نہیں کی تھی، اب وہ لوگ عذاب میں ہیں یا
آرام میں
۵۲ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ٥
کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اُن لوگوں کی خبر پاس میرے پروردگار کے

Marfat.com

لکھی ہوئی ہے کتاب میں، یعنی لوح محفوظ میں تمام احوال سب کا موجود ہے
جو نہیں چھوڑتا کسی چیز کو پروردگار میرا اور نہیں بھولتا کسی چیز کو اور میں بندہ
ہوں خدائے تعالیٰ کا جیسے تم ہو جس چیز کی خبر دی ہے وہی جانتا ہوں اور کہا
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ پروردگار میرا
الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا
وہ ہے جس نے بنایا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا جو اس پر بیٹھتے ہو اور گھر بناتے
ہو اور بنائیں تمہارے واسطے زمین پر راہیں، جو ایک شہر سے دوسرے شہر
جاتے ہو سوداگری کو، اور اسی خدائے تعالیٰ نے
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا
مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ اور نیچے بھیجا آسمان سے پانی مینہ کا، سو خدائے تعالیٰ ۵۳
فرماتا ہے کہ پھر ہم نے اُگائیں اُس پانی سے طرح طرح کی اُگنے والی چیزیں جو تم
دیکھتے ہو کہ رنگ اور مزے میں جدا جدا ہیں ایک دوسرے سے اور ایک پانی
سے سب پیدا ہوتے ہیں اور بعضوں کو ان میں سے
كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ۝ ع ۵۴
کھاؤ تم اور چراؤ اپنے جانوروں، چوپاؤں کو جنگل میں، بے شک یہ باتیں جو کہیں
ہر طرح نشانیاں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی ہیں واسطے صاحب عقلوں کے جو
دھیان کرتے ہیں یہ سب دیکھ کر اور سمجھتے ہیں کہ بغیر خدائے تعالیٰ کے یہ کام
کوئی نہیں کر سکتا، اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ
مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً
اُخْرٰى ۝ اسی زمین سے پیدا کیا ہم نے تم کو یعنی حضرت آدمؑ کو، جو تم سب ۵۵
کی پیدائش اُن سے ہے تو گویا تم سب کو خاک سے پیدا کیا ہے اور کہتے ہیں
کہ خدائے تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اور اُسے یہ خدمت دی ہے کہ جس جگہ
آدمی کی قبر ہوتی ہے اسی جگہ کی خاک اٹھا کر اس کی ماں کے پیٹ میں ڈال دیتا
ہے، پھر اُس خاک کا بچہ بنتا ہے پھر جب وہ مرتا ہے اُسی جگہ میں اس کی گور
ہوتی ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں زمین سے پیدا کیا اور پھر زمین میں
پہنچاؤں گا تمہیں مار کر اور پھر زمین ہی سے باہر نکالوں گا تمہیں دوسری بار
حساب لینے کو قیامت کے دن، فرعون نے جب یہ سنا تو کہا کہ اے موسیٰ اگر
تو سچا ہے تو کچھ نشانی دکھا اپنی پیغمبری کی، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝ بیشک دکھائیں ۵۶

ہم نے فرعون کو اپنی قدرت کی نشانیاں، یعنی جتنے معجزے ہم نے موسیٰ علیہ
السلام کو دیے تھے، وہ سب دکھائے فرعون کو جیسے عصا کا اژدہا ہو جانا اور
ہاتھ کا روشن ہونا اور سب نشانیاں فرعون نے دیکھ کر کہا کہ اے موسیٰ تو جھوٹا
ہے۔ اور اُن سب نشانیوں کو نہ مانا اور
قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝ کہا ۵۷
فرعون نے کہ آیا ہے تو ہمارے پاس اس واسطے جو نکالے ہم کو تو ہمارے ملک
مصر سے اپنے جادو کے زور سے اے موسیٰ، یعنی فرعون نے وہ عصا کا اژدہا
بن جانا اور معجزہ دیکھ کر کہا کہ اے موسیٰ تو بڑا جادوگر ہے اور تیری غرض ہم نے
معلوم کی، تو یہ چاہتا ہے کہ ہم یہ ملک چھوڑ کے نکل جاویں اور تو اپنی قوم بنی اسرائیل
کو لے کر یہاں بسے اور عیش کرے ہم بھی اس کا علاج کریں گے دیکھ تو سہی اور
فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا
پھر لاویں گے ہم تیرے مقابلے کے واسطے جادو ایسا ہی جیسا تو نے دکھایا تو لوگ
جانیں کہ تو جھوٹا ہے اور پیغمبر نہیں، پھر اب مقرر کر اپنے اور ہمارے بیچ ایک وعدہ
یعنی ایک دن ٹھہرا اُو جو ہرگز
لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ نہ ٹلیں اُس وعدے سے ۵۸
ہم اور نہ تو، سب حاضر ہو دیں ایک مکان برابر کشادہ میں جس میں کہیں اونچا نیچا
نہ ہو تو سب لوگ دیکھیں، جب یہ فرعون نے کہا تب اُس کے جواب میں
قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝ ۵۹
کہا حضرت موسیٰ نے کہ وقت تمہارے وعدے کا دن تمہارے تیوہار کا ہے
مقرر کیا ہے اُس دن جو جمع ہوتے ہیں سب لوگ دن چڑھے ایک دن مصر کے
لوگ سب عیدگاہ کو جایا کرتے تھے اور وہ دن اُن کی عید کا مقرر تھا، اُس دن اچھی
پوشاک پہن کر غریب اور دولت مند سب شہر کے باہر سیر کی جگہ جمع ہوتے تھے سو
حضرت موسیٰ نے کہا کہ وہی دن مقرر کیا جو دن چڑھے سب لوگ وہاں آویں اور
دیکھیں کہ سچا اور جھوٹا کون ہے اور وہ خبر دور دور شہروں میں جاوے، جب یہ
وعدہ مقرر ہو چکا اور حضرت موسیٰ کو رخصت کیا تب آپ
فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ پھر گیا فرعون یعنی فرعون ۶۰
اُس مجلس سے اٹھا اور خلوت میں جا کر لوگوں کو بھیجا اور جادوگروں کو بلوایا اور
جمع کیا اُس چیز کو جس سے مکر اور فریب کریں، یعنی جادوگروں کو بلوا کر کہا کہ تیار
کرو اسباب جادو کا، تب جادوگروں نے سب اسباب اپنے جادو کا درست

Marfat.com

اور تیار کیا اور اُس وعدے کے دن فرعون اُن جادوگروں کو اس میدان میں آیا
اور سارے شہر کے لوگ تماشا دیکھنے کو آئے اور مقابلے کو کھڑے ہوئے تب
قَالَ لَهُمْ مُوسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
۶۱ فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ کہا
جادوگروں کو موسٰی علیہ السلام نے کہ اے قوم ہائے افسوس تم پر، جھوٹ اور
تہمت مت باندھو خدائے تعالٰی پر کہ اس کی قدرت کی نشانیوں کو جادو کہتے
ہو اور مقابلہ کرنے آئے ہو اور اس کے ساتھ بتوں کو شریک کرتے ہو، ان باتوں
کو چھوڑ دو اور ڈرو ایسا نہ ہو کہ پھر مار کر ہلاک کرے تم کو عذاب سے اور بے شک
ناامید رہا جس نے جھوٹ اور بہتان کہا خدائے تعالٰی پر، جب جادوگروں نے
یہ بات حضرت موسٰی علیہ السلام سے سُنی
۶۲ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ تب
بات چیت کی جادوگروں نے اپنے کام کی آپس میں کہ یہ بات حضرت موسٰیؑ کی جادوگروں
کی سی نہیں لگتی اور اس بھید کو چھپا ہوا رکھا فرعون کے لوگوں سے اور آپس میں
یہ ٹھہرا کہ اگر حضرت موسٰیؑ پر ہمارا جادو نہ چلا تو ہم اس کا دین قبول کریں گے، کہتے
ہیں کہ فرعون ایک اونچے مکان میں تماشا دیکھنے بیٹھا تھا، دیکھا کہ حضرت موسٰیؑ
اور جادوگروں نے کچھ جواب سوال کیا، فرعون نے لوگوں سے کہا کہ جادوگروں
سے پوچھو کہ کیا باتیں کرتے ہیں، جادوگروں نے فرعون کے ڈر سے
قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ
۶۳ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝
کہا جادوگروں نے کہ بے شک یہ دونوں یعنی حضرت موسٰیؑ اور ہارونؑ
جادوگر ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ نکال دیں تم کو تمہارے شہر سے جادو کے زور سے
اور اپنا عمل دخل کریں مصر کے ملک میں، اور چاہتے ہیں کہ لے جاویں یعنی دُور
کریں چلن تمہارے دین کا جو سب چلنوں سے اچھا ہے تمہارا دین، اس تمہارے
دین کو دُور کر کے اپنے دین کو مشہور کریں اور اشراف اور دولت مندوں کو تم سے
پھیر کر اپنا کیا چاہتے ہیں، جب فرعون نے یہ بات جادوگروں سے سُنی، تب غصہ
میں آیا اور کہا جادوگروں کو کہ
فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ
۶۴ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝ پھر تم سب مل کر آؤ اور اسباب جادو کا نکالو مقابلہ کرنے
کو، اور آؤ قطار باندھ کر تو اُن کے دل میں تمہاری دہشت پڑے اور تدبیر کر دو
جو انہیں ہرا دو اور تم جیتو، اور بے شک وہی اپنے مطلب کو پہنچے گا آج جو لڑائی
جیتے گا اور وہی بڑا ہے، یعنی تم اگر فتح پاؤ گے تو جو مانگو گے سو دوں گا۔ کہتے ہیں
کہ یہ بات جادوگروں نے سُن کر کئی ہزار صفیں باندھیں اور جادو کرنے کو تیار ہوئے
اور اُن کے سامنے حضرت موسٰی اور حضرت ہارون علیہما السلام دو شخص کھڑے ہوئے
اور جادوگروں نے ہزاروں رسّے اور ہزاروں لکڑے بڑے بڑے میدان میں لا
کر ڈالے اور
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ
اَلْقٰى ۝ کہا جادوگروں نے کہ اے موسٰیؑ تو پہلے میدان میں ڈالتا ہے اپنے عصا کو ۶۵
یا ہم پہلے ڈالیں اپنا بنایا ہوا اور ہنر دکھا دیں
قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ
مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ کہا حضرت موسٰی علیہ السلام نے کہ ۶۶
میں پہلے نہیں ڈالتا اپنا عصا میدان میں، بلکہ تم ڈالو جو کچھ تم لائے ہو، تب جادوگروں
نے اپنے رسّوں اور لکڑوں پر منتر پڑھ کر ایسا پھونکا کہ پھر اُس وقت رسّے اُن
کے اور لکڑے اُن کے اژدہوں کی شکل بن کر پہنچے اور دوڑے پھنکارے مارتے
دوڑے آتے ہیں، جب یہ نظر آیا تب
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ پھر ڈر پایا اپنے دل میں ۶۷
وہ خوف دیکھ کر موسٰی علیہ السلام نے اس واسطے کہ ایسا نہ ہو جو دیکھنے والے یہ
لوگ جادو کو اور میرے معجزے کو برابر جانیں، سو خدا تعالٰی فرماتا ہے کہ جب موسٰیؑ
کے دل میں یہ خیال آیا تب
قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ فرمایا ہم نے کہ مت ڈر ۶۸
اپنے جی میں کسی بات سے کہ بے شک تو ہی زبر رہے گا اور تیری جیت ہو گی
جادوگروں پر
وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ
وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ اور ڈال کہ جو چیز تیرے داہنے ہاتھ میں ۶۹
ہے، یعنی اپنے داہنے ہاتھ کا عصا ڈال دے میدان میں اور اُن کے ہزاروں رسّوں
اور لکڑوں سے مت ڈر، وہ تیرا عصا سب کو نگل جاوے گا جو کچھ انہوں نے
بنایا ہے جادو سے اور بھلا نہیں ہوتا جادوگر کا جہاں ہو، یعنی جادوگر کا کہیں
بھلا نہیں نہ دنیا میں نہ دین میں، جب حضرت موسٰی علیہ السلام کو یہ حکم آیا تب انہوں
نے عصا اپنے ہاتھ سے میدان میں ڈالا، وہ گرتے ہی ایک بڑا اژدہا ہو گیا اور منہ کھول کر

Marfat.com

پھنکار مارتا دوڑا اور سب اُن کے رسّوں اور لکڑوں کو، جو اژدہوں کی صُورت بن کر پھرتے تھے، اُن کو نگلنا شروع کر دیا جب سب کو نگل چکا، تب آدمیوں کی طرف دوڑا، لوگ بھاگے تب حضرت موسیٰؑ نے اسے پکڑ لیا پھر ویسا ہی عصا ہوگیا، ان جادوگروں نے جب یہ دیکھا، جانا کہ یہ جادو نہیں بے شک یہ معجزہ نبی کا ہے تب

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ٧٠
پھر گرے جادوگر اوندھے سجدے میں اور کہا کہ دل سے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے جب فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہارے اور حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے خدائے تعالیٰ پر ایمان لائے تب

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ کہا فرعون نے جادوگروں کو اے تم ایمان لائے حضرت موسیٰؑ کے خدائے تعالیٰ پر اور سچا جانا تم نے موسیٰ علیہ السلام کو اُس سے پہلے جو میں تمہیں حکم دوں کہ تم مانو اُسے یعنی اوّل مجھ سے پُوچھتے کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے خدا پر ایمان لاتے ہیں، جب میں تمہیں رخصت دیتا تب ایمان لاتے، اس بات سے اب معلوم ہوا کہ

اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ وہ بے شک موسیٰ علیہ السلام تمہارا بڑا ہے جس نے سکھایا تمہیں جادو، یعنی تمہارا اُستاد ہے تم اسی سے جادو سیکھے ہو اور تم اس سے مِل گئے ہو اس واسطے کہ ہمارے ملک کو ہم سے چھین لو اور ہمیں نکال دو اور آپ یہاں رہو اور عیش کرو اس کی سزا یہ ہے کہ

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۚ وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَآ اَشَدُّ
عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۰ پھر کاٹوں ہاتھ تمہارے ایک طرف کے اور دوسری طرف ٧١
کے پاؤں تمہارے یعنی اگر داہنا ہاتھ کاٹوں تو بایاں پاؤں کاٹوں، اور اگر بایاں پاؤں کاٹوں تو داہنا ہاتھ کاٹوں تمہارا، پھر اس طرح ہاتھ پاؤں کاٹ کر لٹکا دوں گا تمہیں کھجوروں کے درختوں سے جو سب لوگ یہ احوال تمہارا دیکھیں اور ڈریں اور تمہارا یہ حال اس واسطے کروں گا تو جانو تم جو ہم میں سے کس کا بڑا سخت عذاب ہے اور زیادہ باقی رہنے والا یعنی دائمی ہے جادوگروں کو ایمان کی ایسی لذت آئی تھی اور ایسا یقین آیا تھا جو فرعون کے ڈرانے کی کچھ پروا نہ تھی، سو فرعون کو یہ جواب دیا اور

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۚ کہا جادوگروں نے ہم تجھے قبول نہیں کرتے اُس چیز پر جو آئی ہم کو نشانیوں روشن سے قسم اپنے پیدا کرنے والے کی یعنی جادوگروں نے خدائے تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ ہم تیری بات نہیں مانتے اور تیری دولت نہیں لیتے، ہم نے دیکھی خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی۔ کہتے ہیں کہ جادوگروں کو سجدہ کرنے کے وقت خدائے تعالیٰ نے بہشت اور اُس کی نعمتیں دکھا دیں، تب اُنہوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہم نے نعمتِ بے زوال دیکھی ہے اس واسطے تجھے اور تیری دولت کو قبول نہیں کرتے، ہم نے دیکھی خدائے تعالیٰ کی قدرت نشانی اور تیرے عذاب سے نہیں ڈرتے ہم پر عذاب کر جو تُو کر سکتا ہے یعنی جو تیرا جی چاہے سو کر اب ہم نہیں ڈرتے کس واسطے کہ

اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۚ تیرا حکم چلانا اسی زندگانی ٧٢
دنیا کی میں ہے پھر آگے تیرا حکم نہیں چلے گا اور آخرت ہمیشہ ہے سو ہم نے قبول کی اور

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ
السِّحْرِ ۚ وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى ۰ بے شک ہم ایمان لائے اپنے پروردگار ٧٣
کے ساتھ تو بخشے ہمارے گناہوں کو اور بخشے یہ جادو کرنا جو تُو نے زور سے ہمارے ہاتھوں جادو کروایا اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے یعنی اے فرعون تُو اور تیری دولت ایک دن جاتی رہے گی اور خدائے تعالیٰ ہمیشہ رہے گا اور اُس کی نعمتیں بھی ہمیشہ رہیں گی اس واسطے تیری دولت سے بیزار ہوئے اور اُسے جان و دل سے قبول کیا

اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ لَا یَمُوْتُ
فِیْهَا وَلَا یَحْیٰى ۰ بے شک جو کوئی آوے خدائے تعالیٰ کی طرف گنہگار یعنی کوئی ٧٤
جو مشرک یا کافر مرے، پھر اس کے واسطے دوزخ ہے رہنے کو جو نہ مرے اُس میں کہ عذاب سے چھوٹے اور نہ جیوے کہ زندگی سے آرام میں رہے

وَمَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ اور جو کوئی خدائے تعالیٰ کے پاس یقین سے ایمان لے کر ٧٥
آیا ہو اور اُس نے اچھے کام کیے ہوں پھر جو ایسے لوگ ہوں واسطے ایسے لوگوں کے مرتبے اُونچے ہیں سو وہ مرتبے اُونچے

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ

Marfat.com

ع۲۲ - ۷۶ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ باغ ہمیشہ رہنے کے ہیں، یعنی جو کوئی اُن
باغوں میں جا رہتا ہے پھر وہاں سے نکلتا نہیں جو بہتی ہیں ان باغوں میں درختوں
کے تلے نہریں جو ہمیشہ رہیں گے وہ مومن ان باغوں میں یہ باغ اور وہاں کی
نعمتیں بدلہ اُس شخص کو ہے جو پاک ہو کفر سے اور شرک سے اور اچھے کام کیے
ہوں گے دنیا میں، یہ سب باتیں جادوگروں نے فرعون سے کہیں اور یہ قصہ مفصل
سورۂ اعراف میں لکھا ہے ۔ کہتے ہیں کہ جب فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہارے اور
اب میں جھوٹا ہوا تب بہت کھسیانا ہوا اور بنی اسرائیل پر، جو حضرت موسٰی علیہ
السلام کی قوم تھی، اُن پر زیادہ ظلم کرنے لگا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

۷۷ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ
۷۸ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝ بے شک حکم
کیا ہم نے موسٰی علیہ السلام کو، وہ کہ رات کو لے جا میرے بندوں کو مصر سے
اور جب دریا کے کنارے پہنچیں، تب تو مار عصا کو، جو کر دوں میں راہ واسطے
اُن کے جو سوکھے چلنے کے لائق دریا میں جو آرام سے نکل جاویں، مت ڈر اس
بات سے جو فرعون کے لوگ تمہیں پکڑ لیں اور نہ ڈر ڈوبنے سے دریا میں تمہیں
سلامت دریا سے باہر پہنچاؤں گا، جب یہ حکم ہوا تب حضرت موسٰی علیہ السلام
نے بنی اسرائیل کو کہا کہ تم رات کو اُس مکان میں آنا حکم خدائے تعالیٰ کے ہے،
میں تمہیں سب کو لے چلوں گا ۔ بنی اسرائیل یہ بات خدائے تعالیٰ سے چاہتے
تھے، رات کو اُس مکان میں آئے اور حضرت موسٰی علیہ السلام سب کو لے کر اسی
رات مصر سے باہر نکلے، دوسرے دن یہ خبر فرعون کے لوگوں کو ہوئی جو کہ حضرت
موسٰیؑ بنی اسرائیل کو جتنے اس شہر میں تھے، سب کو لے کر بھاگے، لیکن اتفاق
ایسا ہوا جو اُس دن ہر ایک کے گھر میں ایسا احوال تھا اور ایک خرابی تھی طرح
طرح کی جلدی جلدی نئی جو اس دن اُن کا پیچھا نہ کر سکے، پھر تیسرے دن یہ لشکر
جمع کر کے

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا
۷۹-۸۰ غَشِيَهُمْ ۝ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝ پھر پیچھا کیا
بنی اسرائیل کا فرعون نے سمیت اپنے لشکر کے، پھر ڈھانک لیا فرعون کو لشکر
سمیت دریا نے جیسے ڈھانکا اُن کو یعنی ایک لہر نے دریا کی اُن سب کو ایسی طرح
ڈبو دیا جو بیان میں نہیں آتا اور بہکایا فرعون نے اپنی قوم کو سیدھی راہ دین اسلام
کی سے اور راہ نہ دکھائی اُن کو چھٹکارے کی، یعنی ایسی راہ نہ دکھائی جو عذاب سے

چھوٹتے ۔ اب خدائے تعالیٰ اپنا احسان بیان کرتا ہے

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ
۸۱ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝
اے یعقوب نبی کی اولاد بے شک چھڑایا ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے جو فرعون
اور اُس کی قوم تمہاری دشمن تھی، اور وعدہ دیا تم کو یعنی تمہارے پیغمبر موسٰیؑ کو کہا
کہ کتاب بھیجوں گا میں اے موسٰی علیہ السلام تو آئیو داہنی طرف طور پہاڑ کے اور
تم پر احسان کیا جو نیچے بھیجا ہم نے تم کو اے اولاد یعقوب نبی علیہ السلام کی میٹھی کھانے
کی چیز اور جانور بھونا ہوا جس وقت کہ تم جنگل میں راہ بھولے ہوئے حیران تھے
اور وہ بھیج کر کہا ہم نے کہ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ
کھاؤ اچھی ستھری پاکیزہ چیزوں سے جو تمہاری روزی کی ہم نے اور زیادتی مت کرو
اور حد سے باہر نہ جاؤ اس میں یعنی تمہیں جو حکم کیا ہے کہ کھاؤ اور کل کے واسطے
اُٹھا مت رکھو، ہر روز پہنچے گا اور اس نعمت کا شکر کرنا موقوف نہ کرو، اگر حکم
نہ مانو گے تو

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ
۸۲ فَقَدْ هَوٰى ۝ پھر اُترے گا تم پر غضب میرا اور وہ شخص کہ جس پر اُترتا ہے غضب
میرا، . . . . پھر وہ شخص بے شک گرا دوزخ
میں، جو پھر اسے کوئی نہیں اُٹھا سکتا وہاں سے اور اگر حکم بجا لاؤ گے اور توبہ کرو
گے تو پھر

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ
۸۳ اهْتَدٰى ۝ اور بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں، اس کو جو کوئی توبہ کرے، یعنی
گناہوں سے بیزار ہو کر میری طرف پھرے اور ایمان لاوے اور اچھے کام کرے یہ
اُس شخص نے سیدھی راہ پائی اپنے چھٹکارے کی عذاب سے اور غضب سے بچا، کہتے ہیں
کہ جب فرعون دریا میں ڈوب چکا تب بنی اسرائیل نے حضرت موسٰی علیہ السلام
سے کہا کہ ہمارے واسطے کوئی چلن مقرر کر اچھا سا جو اُس چلن کے کام کیا کریں، حضرت
موسٰی علیہ السلام نے جنابِ الٰہی میں عرض کیا، قوم یوں چاہتی ہے، جنابِ الٰہی سے
حکم ہوا کہ اس قوم کے کئی اشراف اور سردار اپنے ساتھ لے کر طور پہاڑ پر آؤ، تجھے
کتاب دلویں، جو اس میں چلن کی باتیں اور بندگی کرنے کی سب لکھی ہیں، ایسی جو اس
چلن سے خدائے تعالیٰ خوش ہو اور یہ قوم عذاب سے بچے، حضرت موسٰی علیہ السلام

Marfat.com

نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنے بدلے قوم میں چھوڑا اور ستر آدمی اشراف
اور سرداراُس قوم کے ساتھ لے کر کوہ طور کی طرف چلے اور قوم سے وعدہ کیا کہ میں
چالیس دن کے پیچھے آؤں گا اور کتاب تمہارے واسطے لاؤں گا جیسی تم مانگتے ہو
یہ کہہ کر حضرت موسیٰ ستر آدمیوں کو لے کر جب کوہ طور کے نزدیک پہنچے، حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو جو خدائے تعالیٰ کی باتیں کرنے کے شوق نے جوش کیا بے اختیار
اُن ستر آدمیوں کو چھوڑ سب سے آگے کوہ طور پر چڑھ گئے تب حکم یوں آیا کہ
۸۴ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ کس چیز نے تجھے جلد
دوڑایا پہلے اپنی قوم سے اے موسیٰ، یعنی ان کو چھوڑ کر تو آپ جلد کیوں آیا؟
۸۵ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝
کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ قوم بھی یہ آتی ہے میرے پاؤں کی نشانیوں
پر، یعنی میرے پیچھے وہ بھی چلی آتی ہے اور میں جلد آیا اُن سے پہلے تیری طرف
اے پروردگار میرے اس واسطے کہ تو خوش ہو مجھ سے تب
قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ
۸۶ السَّامِرِيُّ ۝ فرمایا خدائے تعالیٰ بے نیاز نے کہ بے شک ہم نے خرابی میں ڈالا
تیری قوم بنی اسرائیل کو تیرے پیچھے، اور سبب اُن کے خراب ہونے کا وہ بہکایا
اُن کو سامری نے ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں سے سامری نام تھا جس وقت
کہ فرعون بنی اسرائیل کی قوم کے بیٹوں کو مار ڈالتا تھا، ان دنوں سامری پیدا ہوا
تھا، اُس کی ماں فرعون کے ڈر سے پیدا ہوتے ہی سامری کو دریا کے کنارے
ڈال آئی تھی، جب حضرت جبرئیل نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے سامری کو
پرورش کیا تھا اس سبب سے سامری حضرت جبرئیل کو جانتا تھا، پھر جس
دن فرعون ڈوبا تھا، حضرت جبرئیل نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے گھوڑی پر
سوار ہو کر آئے تھے، سامری نے پہچانا اور اُن کی گھوڑی کے سُم کے نیچے کی خاک
ایک مٹھی اُٹھالی تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے، پیچھے اُن کے
سامری نے حضرت ہارون علیہ السلام سے کہا کہ وہ گہنا کہ بنی اسرائیل بھاگتے
وقت فرعون کی قوم سے مانگ لائے تھے وہ سب اُن کے پاس ہے اُس گہنے
کو اپنے کام میں لانا درست نہیں ہے جو وہ پرائی امانت کا ہے اور اس کے
وارث سب مر گئے اور اب بنی اسرائیل اس گہنے کو بعضے بیچتے ہیں اور خریدتے
ہیں اے ہارون علیہ السلام اب تو حکم کر جو اس سب گہنے کو لا کر آگ میں جلا دیویں،
حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا سب کو لا کر جلا دو، سامری کو سوناری
کا کسب خوب آتا تھا، اُس نے ایک مٹی کا قالب گائے کے بچے کی شکل کا تیار کیا
اور اس سب گہنے کو جو کئی من تھا، آگ میں گلا کر پانی سا کر کے اُس قالب میں ڈالا،
وہ سونے کا بچھڑا بنا، جب اُسے قالب سے باہر نکالا، وہ خاک جو حضرت جبرئیل
کے گھوڑی کے پاؤں تلے کی دھری تھی اُسے سامری نے اُس بچھڑے کے منہ میں
لا کے ڈالی، اُس خاک کے ڈالنے سے وہ بچھڑا جی اُٹھا اور بولا، بچھڑے کی آواز
سے اور بہت لوگوں نے بنی اسرائیل کی قوم سے اُس بچھڑے کو سجدہ کیا سامری کے
کہنے سے، سو سب یہ احوال خدائے تعالیٰ نے کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے کہا
۸۷ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ پھر یہ خبر معلوم کر
پھرے حضرت موسیٰ علیہ السلام کتاب توریت لے کر چالیس دن پیچھے کوہ طور سے
اپنی قوم کی طرف غصہ کھاتے ہوئے افسوس کرتے ہوئے جب بنی اسرائیل میں پہنچے
تو دیکھا کہ ایک شور اور ہنگامہ ہے اور چاروں طرف بچھڑے کے دف بجاتے ہیں
اور ناچتے اور خوش ہوتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دیکھ کر غصے
سے۔
قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۝ کہا
اے قوم میری اے کیا تم سے وعدہ نہیں کیا تھا تمہارے پروردگار نے وعدہ سچا
اور اچھا جو کتاب تمہارے چلن کے واسطے دوں گا، سو میں تمہاری قوم کے اشرافوں
کو ساتھ لے کر وہ کتاب لینے گیا تھا
اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ
۸۸ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۝ اے پھر کیا لنبا ہوا
وعدہ تم پر، یعنی وعدے کی کیا دیر ہوئی تھی تم کو میں چالیس دن کا وعدہ کر کے گیا
تھا، اسی وعدے پر پھر آیا، تم وعدے پر کیوں نہ رہے؟ یا تم نے چاہا جو اُترے
تم پر غضب تمہارے پروردگار کا جو اُلٹا کیا تم نے وعدے میرے کو اور وعدہ پر
تم قائم نہ رہے
قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا
۸۹ مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ کہا ان
لوگوں نے جنہوں نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ ہم نے وعدہ خلافی نہیں کی تجھ سے
اپنے زور اور اختیار سے، لیکن ہم سے اُٹھوایا تھا، یعنی ہمیں کہا تھا کہ اٹھا لو گہنا فرعون
کے لوگوں کا، سو وہ ہمارے پاس تھا، پھر اب اُس گہنے کو ڈالا ہم نے آگ میں حضرت

Marfat.com

بارون علیہ السلام کے کہنے سے وہ آگ میں ڈالنے سے پانی سا ہوگیا پھر اُس میں
کاریگری کر کے اُسی طرح کچھ ڈالا سامری نے کچھ ڈال کر

فَاَخۡرَجَ لَهُمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوۡا هٰذَاۤ اِلٰـهُكُمۡ
وَاِلٰهُ مُوۡسٰى ۙ فَنَسِىَ ؕ پھر نکالا سامری نے بچھڑا بنی اسرائیل کے واسطے
جو بدن اُس کا سونے کا اور اُس کی آواز بچھڑے کی تھی، کہا سامری نے اور اس
کے یاروں نے کہ یہی ہے خدا تمہارا اور خدا موسیٰ کا پھر بھولا حضرت موسیٰؑ اپنے
خدا کو جو کوہِ طور پر ڈھونڈھنے گیا یا بھولا سامری جو ایسا کام کیا کہ

اَفَلَا يَرَوۡنَ اَلَّا يَرۡجِعُ اِلَيۡهِمۡ قَوۡلًا ۙ وَّلَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ
۹۰ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا ۚ اے کیا پھر بھلا نہیں دیکھتے جنہوں نے بچھڑے کو سجدہ
کیا وہ بچھڑا پھر نہیں دیتا ان کو جواب بات کا اور نہیں کر سکتا کچھ اُن کا بُرا اور
نہ کچھ بھلا، یعنی وہ بچھڑے کے پُوجنے والے اتنا نہیں سمجھتے کہ نہ تو ہماری بات
کا جواب دیتا ہے اور نہ کچھ بھلا یا بُرا کر سکتا ہے یعنی کسی چیز کی بچھڑے کو قدرت
نہیں، اسے کیونکر پُوجئے

وَلَقَدۡ قَالَ لَهُمۡ هٰرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلُ يٰقَوۡمِ اِنَّمَا فُتِنۡتُمۡ بِهٖ ۚ
اور بے شک کہا تھا بنی اسرائیل کو ہارون علیہ السلام نے پہلے حضرت موسیٰؑ کے
آنے سے کہ اے قوم مقرر بہکے ہو تم اس بچھڑے کے پُوجنے سے اور بھولے
سیدھی راہ کو

۹۱ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحۡمٰنُ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ وَاَطِيۡعُوۡۤا اَمۡرِىۡ ۝
اور بے شک پروردگار تمہارا خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنے والا ہے پھر ساتھ
رہو تم میرے اور تابعداری کرو تم میرے کہنے کی، یعنی جو میں کروں سو ہی کرو تم

. . . .

۹۲ قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَيۡهِ عٰكِفِيۡنَ حَتّٰى يَرۡجِعَ اِلَيۡنَا مُوۡسٰى
کہا بنی اسرائیل نے کہ اے ہارون علیہ السلام ہمیشہ رہیں گے ہم ایسے بچھڑے کے
پُوجنے پر جب تک کہ پھرے ہماری طرف موسیٰ علیہ السلام، یعنی جب تک کہ
حضرت موسیٰؑ ہمارے پاس نہ آویں گے تب تک بچھڑے کا پُوجنا نہ چھوڑیں گے
پھر جب وہ آویں گے تب معلوم کریں کہ سامری نے جو ہمیں کہا ہے کہ یہ بچھڑا
تمہارا اور حضرت موسیٰؑ کا خدا ہے یہ بات سچ ہے یا جھوٹ، حضرت ہارون
علیہ السلام ناچار ہو کر چپ ہو رہے، پھر جب موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور سے آئے
اور کتاب توریت لائے اور قوم کا وہ حال دیکھ کر پہلے تو انہوں نے قوم پر غصہ کیا جیسے
کہ مذکور ہو چکا، پھر نہایت غصے سے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے بال سر کے
اور داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصہ سے

۹۳ قَالَ يٰهٰرُوۡنُ مَا مَنَعَكَ اِذۡ رَاَيۡتَهُمۡ ضَلُّوۡۤا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ
۹۴ اَفَعَصَيۡتَ اَمۡرِىۡ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے ہارون کس چیز نے
تجھے منع کیا جبکہ دیکھا تُو نے بنی اسرائیل کو گمراہ ہوتے تو میری تابعداری کیوں نہ کی
کیوں نہ سمجھایا، اے کیا پھر تُو باہر ہوا میرے کہنے سے پھر

قَالَ يَبۡنَؤُمَّ لَا تَاۡخُذۡ بِلِحۡيَتِىۡ وَلَا بِرَاۡسِىۡ ۚ اِنِّىۡ خَشِيۡتُ اَنۡ
۹۵ تَقُوۡلَ فَرَّقۡتَ بَيۡنَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَلَمۡ تَرۡقُبۡ قَوۡلِىۡ ۝ کہا حضرت
ہارون علیہ السلام نے کہ اے میرے ماں جائے بھائی مت پکڑ داڑھی میری اور میرے
سر کے بال، بے شک ڈرا میں اس بات سے کہ اگر لڑوں میں اُن سے تو شاید کہے
تو کہ جدائی ڈالی تُو نے مجھ میں بنی اسرائیل کی قوم میں اور دھیان میں نہ رکھا میری بات کو اور
سمجھایا تو تھا میں نے، پر انہوں نے نہ مانا اور سامری کے کہنے پر چلے تب موسیٰ علیہ
السلام نے بھائی کو چھوڑ کر سامری کی طرف منہ کر کے

۹۶ قَالَ فَمَا خَطۡبُكَ يٰسَامِرِىُّ ۝ کہا کہ پھر کیا ہے ایسا بڑا کام تیرا اے
سامری یعنی تُو نے یہ کیا کیا ایسا بڑا کام یا ایسی خرابی ڈالی اور اتنا جھوٹ طوفان
بنایا تُو نے

قَالَ بَصُرۡتُ بِمَا لَمۡ يَبۡصُرُوۡا بِهٖ فَقَبَضۡتُ قَبۡضَةً مِّنۡ
۹۷ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ فَنَبَذۡتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتۡ لِىۡ نَفۡسِىۡ ۝ کہا سامری نے
کہ اے موسیٰ علیہ السلام دیکھا میں نے اس چیز کو، جو نہ دیکھا اُس کو کسی نے، یعنی
حضرت جبرئیلؑ کو میں نے دیکھا اور پہچانا اور لی میں نے ایک مٹھی خاک اُن کے
گھوڑے کے نشان کی جگہ سے اور رکھی اپنے پاس جب یہ بچھڑا بن کر تیار ہوا تب
پھر ڈالی میں نے وہ خاک بچھڑے میں، وہ اس خاک سے جی اُٹھا اور بولا اور ایسا
ہی اچھا لگا میرے جی کو، یعنی میرے جی نے ایسا چاہا سو کیا میں نے۔ کہتے ہیں
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چاہا تھا کہ سامری کو مار ڈالیں، خدائے تعالیٰ نے
یہ فرمایا کہ سامری کو مت مار جو یہ سخی ہے قیامت کو جو کچھ ہونا ہوگا، سو ہو
رہے گا

قَالَ فَاذۡهَبۡ فَاِنَّ لَكَ فِى الۡحَيٰوةِ اَنۡ تَقُوۡلَ لَا مِسَاسَ کہا
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ تیرے مار ڈالنے کا جو حکم نہ ہوا پھر جا دور
ہو ہمارے پاس سے، پھر بے شک ہے تجھے عذاب دُنیا کا جب تک جیوے تو کہہ

Marfat.com

کہتا ہے تو ہمیشہ جس کو دیکھے دُور سے کہ میرے پاس مت آؤ اور مجھے مت چھوؤ
اور مت ہاتھ لگاؤ، کہتے ہیں کہ جو کوئی سامری کے پاس جاتا تو اس آنے والے کو
اور سامری کو دونوں کو، تپ چڑھتی اس واسطے اکیلا جنگل میں پھرا کرتا اور اگر کسی کو
دور سے دیکھتا تو کہتا کہ میرے پاس مت آؤ، سو دُنیا میں تو ساری عمر یہ عذاب ہے
وَاِنَّ لَکَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ
ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ
۹۸ نَسْفًا ○ اور بے شک اے سامری تجھے وعدہ عذاب آخرت کا ہے کہ جو ہرگز تجھ سے
نہ ٹلے گا اور تو دیکھ اپنے اس خدا کی طرف جو تھا تو ہمیشہ اس کے پوجنے پر یعنی
سدا اسی کو پوجا کرتا تھا، سو مقرر ہم اسے جلاویں گے اور سوہن سے باریک برادہ
کر کے اُڑا دیں گے دریا میں خوب اُڑا دینا، یا خوب بکھیر دیویں گے اُسے پانی
میں دریا کے جو پھر کچھ اس کا نشان نہ رہے تو جانیں گے لوگ کہ جس کو بنا سکے
اور جلا سکے وہ خدائی کے لائق نہیں ہے
اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ
۹۹ شَیْءٍ عِلْمًا ○ مقرر تمہارا خدائے تعالیٰ وہی خدائے تعالیٰ ہے جو نہیں ہے
کوئی خدا مگر وہی ایک خدائے تعالیٰ ہے سب کا جو پہنچی ہے سب چیز کو اس کی
سمجھ یعنی خدائے تعالیٰ کو سب چیز کی خبر ہے، کوئی چھوٹی سے چھوٹی بڑی سے
بڑی ایسی چیز نہیں جو اُسے خدائے تعالیٰ نہیں جانتا ہو
كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ
۱۰۰ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ○ اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خبریں جو گزر رہیں سچ جیسے حضرت موسیٰ اور پیغمبروں کا اور ان
کی اُمتوں کا احوال سنایا، اس واسطے جو تو اپنی اُمت کے آگے بیان کرے اور
وہ جانیں کہ تو پیغمبر برحق ہے اور بے شک دی ہم نے تجھ کو اپنے پاس سے
یاد آوری یہ قرآن
۱۰۱ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ۙ
۱۰۲ خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ۙ جو کوئی کہ منہ پھیرے
اُس یاد آوری سے، جو کہ قرآن ہے، یعنی جو کوئی قرآن سے منہ پھیرے اور
نہ مانے اُس کو، پھر بے شک وہ اُٹھاوے گا قیامت کے دن بوجھ بڑا
گناہوں کا، ہمیشہ رہے گا وہ منہ پھیرنے والا اس حال میں اور بہت بُرا
ہے واسطے اُن کے قیامت کے دن بوجھ اُن کا

یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۚ ۱۰۳
جس دن پھونکا جاوے گا قرنا میں، یعنی حضرت اسرافیلؑ جب صور پھونکیں
گے تو اُٹھائیں گے ہم گنہگاروں کو اس دن جو اُس دن جو اُن کی آنکھیں نیلی ہوں
گی یعنی قیامت کو کافروں کی آنکھیں نیلی ہوں گی۔ پھر اُس دن اُن کا حال ایسا ہوگا جو
یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ○ آہستہ آہستہ کہیں ۱۰۴
گے آپس میں کہ نہ رہے تم دُنیا میں یا قبروں میں، مگر دس دن، اب خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا ○ ہم خوب جانتے ہیں، جو کچھ کہتے ہیں، جس وقت کہے ۱۰۵ ع ۱۵/۵/۱۴
کوئی بڑا عقلمند اُن میں کا، جو نہ رہے تم قبروں میں یا دُنیا میں مگر ایک دن، کہتے ہیں
کسی شخص نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو قیامت کو پہاڑوں کا کیا
حال ہوگا، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حبیبؐ خاص بندے میرے
وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ۙ ۱۰۶
پوچھتے ہیں لوگ تجھ سے پہاڑوں کا احوال، پھر کہہ اُن کو کہ اُڑا دے گا پروردگا میرا
خوب اُڑا دینا جڑ سے اُکھیڑ کر کے راکھ کی طرح، یعنی پھر ان کا نشان بھی نہ رہے گا
فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ لَّا تَرٰى فِیْهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمْتًا ؕ پھر ۱۰۷
چھوڑ دے گا زمین کو پروردگار میرا خالی پہاڑوں سے برابر صاف جو نہ دیکھے گا تو
اے دیکھنے والے زمین میں نچان اور گڑھا اور نہ اونچا اور ٹیلا
یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ
لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ○ اس دن تابعداری کریں گے سب لوگ ۱۰۸
بلانے والے کی یعنی حضرت اسرافیلؑ اُن کو قیامت کے میدان میں جو بلا دیں گے
تو یہ سب لوگ بغیر حجت اور دلیل کے جاویں گے اور کچھ بہانہ نہ کریں گے اُس وقت
اُس سے اور نیچی ہو جاویں گی آوازیں عزور کرنے والوں کی، خدائے تعالیٰ بہت بخشش
کرنے والے کے آگے پھر نہ سُنے گا تو اے سُننے والے مگر آواز آہستہ چلنے پاؤں
کی، یعنی مارے ڈر کے کوئی بول نہ سکے گا خدائے تعالیٰ کے آگے اور سب چلے
آویں گے آہستہ آہستہ
یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ
رَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ○ ۱۰۹
اُس دن فائدہ نہ کرے گا بخشوانا کسی کا کسی کو مگر اس کو جو رخصت دی ہوگی

Marfat.com

اس کو بخشوانے کی اللہ تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے نے اور راضی ہو گا
خدائے تعالیٰ اُس کے بخشوانے کی بات سے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
110 بِهِ عِلْمًا ۝ جانتا ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ لوگوں کے آگے آوے گا آخرت
میں اور جو کچھ کہ ان کے پیچھے کام ہیں دُنیا کے، وہ بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ اور
نہیں گھیر سکتی خدائے تعالیٰ کی ذات کو کسی کی عقل، یعنی خدائے تعالیٰ کو کوئی نہیں
پہچان سکتا عقل سے جیسا کہ وہ ہے

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ
111 ظُلْمًا ۝ اور خراب اور عاجز ہوں گے منہ یعنی قیامت کو بہت لوگ رسوا اور
بے عزت ہوں گے آگے خدائے تعالیٰ کے جو جیتا ہے ہمیشہ سے قائم ہے
آپ سے آپ ہی اور بے شک نا اُمید اور نامراد ہوا جس نے اٹھایا ظلم دُنیا
میں سے یعنی جو کوئی کفر یا شرک میں مرے گا قیامت کے دن اسی کو اپنے پر
لے کر حاضر ہو گا

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا
112 وَلَا هَضْمًا ۝ اور جو کوئی کرے اچھے کام دنیا میں اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو پھر نہ
ڈرے بے انصافی سے اور ٹوٹا دینے سے نیکیوں کے، یعنی جو مومن نیک کام
کرے گا دُنیا میں، اُسے ڈر نہیں اس بات کا جو آخرت میں اُسے گناہوں کے
واسطے پکڑیں یا اس کے نیک کاموں کا بدلہ نہ ملے یا عذاب میں گرفتار ہو گا

وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ
113 الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ اور ایسا ہی نیچے
بھیجا ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اور پھیر پھیر کئی طرح سے قرآن میں جو عذاب
کرنے کی باتیں کہیں اس واسطے کہ تو ڈریں لوگ اور بُرے کام نہ کریں اور شرک
کو چھوڑ دیں یا نئے سرے سے لوگوں کو نصیحت ہو پڑھنے سے قرآن کے

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ پھر بہت بڑا ہے خدائے تعالیٰ
سب تعریفوں اور بڑائیوں اور سب کی سمجھوں سے، بادشاہ ہے خدائے تعالیٰ
درست اور سچ یعنی اُس کی بادشاہت میں کچھ شک و شبہ نہیں، اسی کی
بندگی کیا چاہیئے سب کو چھوڑ کر۔ کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب
قرآن کی آیت لا کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آگے پڑھتے
تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن کے بغیر تمام کیے ہوئے پڑھنے لگتے
اس واسطے جو بھول نہ جائیں، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ حبیب میرے

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ
114 وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ اور مت جلدی کر قرآن کے پڑھنے میں تو یعنی
قرآن پڑھنا مت شروع کر پہلے اُس سے جو جبرئیل علیہ السلام پڑھ چکے تیرے
آگے اور کہہ یعنی دُعا مانگ اور اس طرح کہہ کہ اے پروردگار زیادہ کر میری سمجھ
کو، اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت اس واسطے اُتری تھی کہ ایک مرد نے اپنی عورت
کو طمانچہ مارا تھا، وہ فریاد لائی تھی، حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چاہا کہ فرماویں
کہ تو بھی طمانچہ مار اور بدلہ لے، جو اتنے میں آیت اُتری کہ آپ حکم نہ کریں جب تک
وحی نہ آوے اور آیت اُترنے کی راہ دیکھا کریں پھر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اس حکم میں صبر کیا جب تک آیت الرجال قوامون علی النساء اُتری

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ
115 عَزْمًا ۝ اور بے شک کہلا بھیجا ہم نے آدم علیہ السلام کی طرف جس آدم سے
ساری خلقت آدمیوں کی پیدا ہوئی ہے پہلے اس زمانے سے یہ کہلا بھیجا تھا کہ
گیہوں کے درخت کے پاس نہ جائیو اور گیہوں نہ کھائیو، پھر آدم علیہ السلام بھولا
اس حکم کو اور گیہوں کا دانہ کھایا اور نہ پایا ہم نے آدم کو قصد کرنے والا گناہ پر،
یعنی آدم نے اپنے جی کے شوق سے نہ کھایا بلکہ شبہے میں اور شیطان کے بہکانے
سے کھایا تھا

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ
116 أَبَىٰ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ جس وقت فرمایا ہم نے فرشتوں کو جو
سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو، پھر سب فرشتوں نے کیا سجدہ مگر ایک شیطان
نے نہ مانا حکم اور سجدہ نہ کیا آدم علیہ السلام کو

فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا
117 مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ۝ پھر کہا ہم نے کہ اے آدم جان یہ کہ بے شک شیطان
دشمن ہے تیرا اور تیری جورو کا جو بی بی حوا ہے، یعنی تم دونوں کا دشمن ہے، ایسا
نہ ہو کہ نکال دے تم دونوں کو بہشت سے، پھر مصیبت میں پڑو، بہشت میں
بڑا عیش و آرام ہے، اگر یہاں سے باہر جاؤ گے تو تم پر بہت دُکھ اور مصیبت
پڑے گی اور

118 إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۝ بے شک یہ نعمتیں ہیں تیرے
واسطے وہ کہ بہشت میں نہ بھوکا ہو گا تو اے آدم علیہ السلام اور نہ ننگا رہے گا کبھی

Marfat.com

جو سب طرح کی نعمتیں موجود ہیں بہشت میں اور کبھی کم نہ ہوں گی اور یہ نعمتیں ہیں کہ
119 وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ٥ اور وہ کہ تو نہ پیاسا ہو گا
بہشت میں اور نہ دُھوپ کھاوے گا جو وہاں سُورج نہیں ہے اور ہمیشہ چھاؤں
ہے، کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام تخت رواں پر سوار ہو کر بہشت میں جہاں
چاہتے تھے سیر کیا کرتے تھے، شیطان مکر اور فریب سے بہشت میں پہنچا، ایک
بوڑھے نیک بخت کی شکل بن کے بی بی حوّا کے پاس جا کر بہکانا اور پھسلانا دوستوں
کی طرح شروع کیا اور کہا کہ یہاں کی نعمتیں دیکھو تو کیا خوب ہیں، لیکن افسوس جو
تم مرو گے تو پھر یہ نعمتیں کہاں؟ بی بی حوّا نے یہ بات حضرت آدمؑ سے کہی کہ
ایک پیر مرد بہت نیک بخت ہے، وہ کہتا ہے کہ ایک دن تم مرو گے اور
یہ سب نعمتیں تم سے جاتی رہیں گی، حضرت آدم علیہ السلام نے کہا، وہ کہاں
ہے، اتنے میں وہ موجود ہوا اور مکر کر کے
فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى
120 شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ٥ پھر بہکایا حضرت آدم علیہ السلام
کو شیطان نے اور مرنے سے ڈرایا، حضرت آدم علیہ السلام موت سے ڈرے
اور پوچھا کہ اس کا علاج کیا ہے؟ شیطان نے کہا کہ اے آدم علیہ السلام! میں
بتاؤں تجھے جو ایک درخت ہے بہشت میں، جو کوئی اس کا میوہ کھاوے وہ
ہمیشہ جیتا رہے اور اُس کی بادشاہت کبھی پُرانی نہ ہو حضرت آدمؑ نے کہا کہ
بتاؤ شیطان حضرت آدمؑ اور بی بی حوّا کو گیہوں کے درخت کے پاس لے
گیا اور کہا کہ اس درخت کا میوہ کھاؤ
فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ
121 عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ز وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ٥ پھر
کھایا حضرت آدمؑ اور بی بی حوّا نے اُس درخت کا میوہ جو گیہوں تھا اور
شیطان اُنہیں گیہوں کھلا کر غائب ہو گیا اور کھاتے ہی گیہوں کے کھُل گیا
اُن دونوں کا ستر یعنی بہشت کی پوشاک سب اُتر گئی اور دونوں ننگے
مادرزاد ہو گئے اور حیران ہو کر جوڑنے اور چھپانے لگے دونوں اپنے ستر
پر بہشت کے درختوں کے پتوں کو، یعنی پتوں سے اپنا ستر چھپانے لگے
اور ہر طرف سے آواز آنے لگی کہ دُور ہو یہاں سے اور پرے جاؤ، اور گناہ کیا
حضرت آدمؑ نے اپنے پروردگار کا اور گمراہ ہوا اپنی آرزو سے، یعنی چاہا
تھا ہمیشہ جیتا رہوں اور زندگی کی آرزو اُس عیش اور نعمتوں کے واسطے تھی

سو وہ خدائے تعالیٰ کی نافرمانی سے سب عیش اور نعمتیں بہشت کی جلد جاتی
رہیں، جب وہ حال ہوا تب حضرت آدمؑ بہت روئے اور توبہ و استغفار کیا
122 ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ٥ پھر نوازش
اور مہربانی کی حضرت آدمؑ پر اُس کے پروردگار نے اور توبہ قبول کی حضرت آدمؑ
کی خدائے تعالیٰ نے اور راہ دکھائی ایسی جو پھر نہ گناہ کیا حضرت آدمؑ نے پھر
قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج فرمایا
خدائے تعالیٰ نے کہ نیچے جاؤ اے آدمؑ اور حوّا بہشت میں سے زمین پر تم سب مِل
کر، پھر تمہاری اولاد سے بعضا بعضے کا دشمن ہو گا، یعنی تمہاری اولاد آپس میں ایکدوسرے
کی دشمن ہے جیسے کہ موجود ہے مُدّت سے
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا
123 يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ٥ پھر اگر کوئی آوے تمہارے پاس دُنیا میں میری طرف
سے بھیجا ہوا راہ دکھانے والا میری مرضی کی، پھر جو کوئی میری راہ کی تابعداری کرے گا یعنی
اُس راہ بتانے والے کی پھر وہ شخص راہ نہ بھُولے گا اور نہ عذاب میں پڑے گا
وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ
124 نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ٥ اور جو کوئی منہ پھیرے گا اس میری یاد دہی
سے، یعنی جو کوئی قرآن کو نہ مانے گا پھر بے شک اس کو ہے گذران زندگانی کی
سخت مصیبت جیسے حرام کے مال کی محبت اور حرام کاری میں رات دن رہنا
زندگانی میں اور مرنے کے بعد عذاب قبر کا اور اُٹھاویں گے ہم اُس کو قیامت کے
دن اندھا جو کچھ اُسے نظر نہ آوے گا سوائے دوزخ کے اور طرح طرح کے
عذاب کے پھر
125 قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ٥ کہے گا
وہ منہ پھیرنے والا قرآن سے جو قیامت کو اندھا اُٹھے گا کہ اے پروردگار میرے
کس واسطے مجھے اُٹھایا تُو نے اندھا اور مقرر تھا میں دیکھنے والا اس وقت سے پہلے
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ج وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ
126 تُنْسٰى ٥ فرماوے گا خدائے تعالیٰ یا فرشتہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہے گا کہ
اسی طرح ہے جو آئی تھیں تیرے پاس آیتیں ہماری قرآن کی اور نشانی ہماری قدرت
کی، پھر تُو بھولا انہیں دیکھ کر اور آنکھیں بند کر لیں اُس طرف سے اور چھوڑا تُو
نے اُن کو جس طرح تُو نے بھلایا ہماری قدرت کی نشانیوں کو ویسا ہی آج بھلایا اور
چھوڑا عذاب میں تجھ کو اس کے بدلے

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ
اور ایسا بدلہ دیتے ہیں ہم اُس کو جو حد سے گذرا یعنی جس نے شریک مقرر کیا
خدائے تعالیٰ کے ساتھ اور ایمان نہ لایا اور سچ نہ جانا خدائے تعالیٰ کی قدرت
کی نشانیوں کو، اُس کا ایسا ہی حال کرتے ہیں ہم
۱۲۷ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ○ اور ہر طرح عذاب آخرت
کا بہت سخت ہے اور بڑا ہے دُنیا کے عذابوں سے اور ہمیشہ رہنے والا
ہے وہ عذاب آخرت کا جو کبھی موقوف نہ ہوگا
اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ
۱۲۸ - ع ۳/۱۶ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ○
اے کیا راہ نہ دکھائی ہیں نے مشرکوں کو اور یہ ڈرتے نہیں اور سمجھتے
نہیں ہیں جو کس قدر مار کر کھپا دیئے ہم نے پہلے اُن مکے کے لوگوں سے اس
زمانہ کی قوموں کو، جیسے عاد اور ثمود کی قوم کو اور یہ مکے کے لوگ پھرتے چلتے
ہیں مسافری کے وقت اُن کے گھروں اور شہروں میں یعنی اُن لوگوں کے گھر
اور شہر ایسے ویران ہو گئے کہ گویا کوئی یہاں رہتا نہ تھا بے شک وہ ویران ہونا
اُن کا ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے صاحب عقلوں کے
یعنی جو عقلمند ہووے اور دھیان کرے کہ یہ لوگ جو شرک کے سبب ایسی
طرح ہلاک ہووے ہیں یہ سمجھ کر شرک کو چھوڑے اور خدائے تعالیٰ کو ایک
جان کر اُسی کی بندگی کیا کرے
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ
۱۲۹ مُّسَمًّى ○ اور اگر نہ وہ بات ہوتی جو پہلے حکم ہو چکا پروردگار میرے سے
جو عذاب اُن مکے کے مشرکوں کو آخرت میں ہوگا اور اب یہ لوگ عذاب سے
بچیں تو ہر طرح لازم ہوتا ان پر عذاب دنیا میں، جیسے اگلے کافروں پر ہوا
تھا اور اُن کے عذاب کرنے کا وقت مقرر ہوتا۔ اب خدائے تعالیٰ اپنے دوست
کی تسلی کرنے کو فرماتا ہے
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ
۱۳۰ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ○ پھر صبر کر تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان باتوں پر جو یہ شریک کہتے ہیں میرا میرے
پیدا کیے ہوؤں کو اور تجھے جو کہتے ہیں ساحر اور شاعر ان سب پر صبر کر اور
نماز پڑھ ساتھ تعریف کرنے اپنے پروردگار کی پہلے سورج کے نکلنے سے اور
پہلے سورج کے ڈوبنے سے یعنی صبح اور عصر کی نماز پڑھ اور حمد اور ثنا کہہ اور
کسی رات کو یعنی آدھی رات یا پچھلی رات کو بھی نماز پڑھ تو شاید راضی اور خوش
ہوئے یعنی خدائے تعالیٰ ایسی نعمت اور رحمت بے نہایت تجھ پر کرے گا جو
تو راضی ہو اور کوئی آرزو اور ارمان دل میں نہ رہے
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ
۱۳۱ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اور لمبی نگاہ نہ کر اپنی آنکھوں کی یعنی مت دیکھ طرف اُس چیز
کے جو فائدہ دیا ہم نے ساتھ اس چیز کے طرح طرح کے لوگوں کو، جو دُنیا کے
چاہنے والے ہیں خوبی اور بہار زندگانی دنیا کی دی ہے اُن کو اس واسطے تو آزمادیں
ہم اُن کو اُس میں کہ دیکھیں دنیا کی دولت اور نعمت میں کیا کیا کرتے ہیں، اور
روزی دنیا تیرے پروردگار کا تجھے یعنی تجھے جو حصہ دیا ہے نبوت کا اور خلق کو
راہ پر لانے کا یہ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ ہے جو اُسے کچھ نقصان نہیں ہے کبھی
وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْــَٔلُكَ
رِزْقًا ؕ اور کہو اپنے لوگوں کو کہ نماز پڑھو اور قضا نہ کرو اور آپ بھی نماز پڑھنے
پر ہمیشہ رہ، یعنی سوائے بندگی کے تجھ سے اور تیرے لوگوں سے کچھ اور نہیں چاہتے
کس واسطے کہ
۱۳۲ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ○ ہم روزی دیتے ہیں
تجھ کو اور سب کو، نماز اور بندگی کر، روزی کی غم اور فکر نہ کر، خاطر جمع رکھ، اور
آخر کو کام اچھا ہے ڈرنے والوں کا، جو خدائے تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اُس
کی بندگی میں قصور نہیں کرتے
وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ
۱۳۳ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ اور کہتے مشرک مکے کے کیوں نہیں لاتا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے واسطے کوئی نشانی اپنے پروردگار سے، جیسے ہم
چاہتے ہیں۔ اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کیا نہیں آئی اُن پاس نشانی وہ
جو پہلے تھی پیغمبروں کی کتابوں میں، یعنی توریت اور انجیل میں لکھا ہے کہ آخری زمانہ
کا پیغمبر پیدا ہوگا یہ نشانی تھوڑی نہیں جو اور نشانی چاہتے ہیں، یہ مکے کے
لوگ یہ صرف اُن کی شرارت اور دشمنی اور ضد ہے
وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ
١٣٤ وَنَخْزٰى ۝ اور اگر ہم مار کھپادیں مکے کے کافروں کو سبب اُن کے کفر اور ظلم کے جو یہ کرتے ہیں پہلے پیدا ہونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے تو ہر طرح مقرر کہتے وہ لوگ کہ اے پروردگار ہمارے کیوں نہ بھیجا تو نے ہماری طرف کسی اپنے پیغمبر کو، جو ہم کو تیرا پیغام پہنچاتا اور کہتا کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اُس کی بندگی ایسی طرح کرو اور بُتوں کے پُوجنے سے منع کرتا تو پھر ہم تابعداری کرتے اور کہا مانتے اُس پیغمبر کا اور سچ جانتے اُس کو، اور اُسی لائی ہوئی چیز کو جو وہ نشانی لاتا اُسے مانتے پہلے اُس سے جو خوار ہوتے دنیا میں اور رسوا ہوتے آخرت کے عذاب سے، یعنی ہم اُس پیغمبر کا کہا مانتے اگر کسی کو بھیجتا تو توکا ہے کو یہ خواری اور رسوائی دو جہان کی ہوتی، ہمیں یہ جو کچھ کفر اور شرک کیا سب بے خبری سے کیا، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس واسطے ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن کو بھیجا اُن کے پاس تو کوئی حجت اور بات کہنے کی جگہ نہ رہے اور عذاب لازم ہوا اُن پر

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ
الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن مکے ١٣٥ ع ٨ / ١٧
کے مشرکوں کو کہ سب ہم اور تم راہ دیکھتے ہیں یعنی تم ہمارے بُرا ہونے کی راہ دیکھتے ہو اور ہم تمہارے اوپر عذاب آنے کے وقت کی راہ دیکھتے ہیں، پھر تم راہ دیکھو میرے مرنے کی یا اپنے عذاب کے وقت کے آنے کی راہ دیکھو، پھر جلد معلوم کروگے اور جانوگے قیامت کے دن جو کون ہے سیدھی راہ چلنے والا اور کون ہے وہ کہ جس نے پائی ہو وہ راہ، جس راہ میں خوشی اللہ تعالیٰ کی ہو، اور اُس راہ کے چلنے سے چھوٹے وہ عذاب سے سب احوال قیامت کو جانوگے کہ اچھی راہ عذاب سے چھوٹنے کی ہم نے پائی ہے یا تم نے پائی ہے مکے کے اشرافو

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | هِيَ مِائَةٌ وَّاِثْنَا عَشَرَةَ اٰيَةً

١ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝
نزدیک پہنچا لوگوں کے حساب کا وقت، یعنی قیامت یا بدر کی لڑائی جو اس لڑائی میں مشرک بہت قتل اور قید ہوئے تھے اور یہ لوگ بے خبری میں ہیں پڑے ہوئے حکم خدائے تعالیٰ کے سے، یعنی انہوں نے جو کام کیے ہیں اُس کی بدی سے بے پرواہیں

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ
٢ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ نہ آئی کوئی نصیحت یا آیت قرآن کی اُن کو پروردگار اُن کے سے نئی جو سُنتے ہیں مگر وہ مزاح کرتے ہیں یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آیت قرآن کی آگے اُن کے پڑھی اُنھوں نے ٹھٹھے میں ڈالا

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۚ کھیل میں ہے دل اُن کا یعنی اُن کا دھیان ہرگز قرآن کے معنوں پر نہیں ہے اور نہیں سمجھتے

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ
٣ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور چھپ کر خلوت میں مصلحت کرتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں جو نہیں ہے یہ مگر آدمی تم جیسا، یعنی آپس میں کافر کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتہ جو خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہووے نہیں ہے آدمی ہے تم جیسا، پر جادو گر ہے، اے پھر تم کیوں جاتے ہو جادو میں اس کے اور دیکھتے ہو کہ سب عادت آدمیوں کی ہے جیسے سونا، کھانا، پھرنا چلنا، اور باتیں جادوگری سی کرتا ہے، کیوں اس کا کہا مانیے

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ
٤ الْعَلِيْمُ ۝ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے جواب میں کہ پروردگار میرا جانتا ہے باتیں ان کی، جو آسمان اور زمین میں ہیں اور خدائے تعالیٰ سُنتا ہے سب کی باتیں جانتا ہے سب کے کاموں کو، اور مشرکوں نے قرآن کو جادو کہا اور

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ
بلکہ کہا قرآن ایسا ہے جیسے خواب جھوٹا بیہودہ، بلکہ آپ بنا کر جھوٹ کہا کہ خدا نے بھیجا ہے بلکہ شاعر کا بنایا ہوا ہے یعنی کچھ اصل نہیں قرآن کی اور کہتے ہیں کافر کہ اگر یہ ہماری باتیں سچ نہیں تو بھلا

٥ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝ پھر لادے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزہ جیسا کہ اگلے پیغمبر لائے تھے معجزے کہ حضرت صالح نبی نے پہاڑ میں سے اونٹنی نکالی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس عصا تھا جو اُس میں کیا کیا صفتیں تھیں ویسا ہی کچھ ہمیں دکھادے تب ہم جانیں کہ سچ پیغمبر ہے اور خدائے

Marfat.com

تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ مکے کے لوگ چاہتے ہیں ایسا تو ہو سکتا ہے لیکن اگلے
پیغمبروں کی اُمت نے جو وہ معجزے دیکھے تھے وہ بھی
۶ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝
ایمان نہ لائے تھے اُن سے پہلے کسی شہر کے رہنے والے، پھر ہم نے مار کر ویران
کر دیا اُن شہروں کے لوگوں کو یہ مکے کے لوگ کیا ایمان لاویں گے، یعنی اگر ویسے
ہی معجزے دیکھیں گے، تب بھی ایمان نہیں لانے کے
وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ
۷ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہ بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر پہلے تجھ سے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مگر مرد تھے وہ سب، یعنی جتنے پیغمبر بھیجے ہم نے کوئی
فرشتہ نہ تھا۔ سب آدمی تھے، جو حکم بھیجا ہم نے اُن کی طرف اگر اس بات کو سچ نہیں
جانتے تو کہہ اُن کو کہ پھر پوچھو علمائے یہود اور نصاریٰ سے کہ اگلے نبی
فرشتے تھے یا آدمی تھے اگر تم نہیں جانتے
وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا
۸ خٰلِدِيْنَ ۝ اور نہیں بنایا ہم نے اگلے پیغمبروں کا بدن ایسا جو نہ کھاویں
کھانا یعنی سب نبی کھاتے تھے اور نہ تھے جو ہمیشہ رہتے اور نہ مرتے
ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ
۹ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝ پھر سچا کیا ہم نے وعدہ اُن کا، یعنی ہم نے جو
اول وعدہ کیا تھا پیغمبروں سے کہ ایمان لانے والے غالب ہوں گے اور کافر
ہلاک ہوں گے سو وہ وعدہ سچ ہوا پھر دکھ سے چھٹایا ہم نے پیغمبروں کو اور جس
کو چاہا اُسے بھی چھٹایا اور مار کر خراب کر دیا حد سے زیادہ بڑھنے والوں
کو۔
ع ۱۰ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
اور بے شک ہم نے بھیجی تمہاری طرف اے مکے کے لوگو! کتاب جو اس میں
نصیحت ہے تم کو، پھر تم نہیں سمجھتے۔ کہتے ہیں کہ یمن کے ملک میں ایک
شہر تھا، خدائے تعالیٰ نے وہاں ایک نبی بھیجا، اُس شہر کے لوگوں نے اس
نبی کو بہت دکھ دیا، آخر کو مار ڈالا، خدائے تعالیٰ نے اُس نبی کے خون کا بدلہ لینے
کو بخت نصر بادشاہ کو بھیجا تو اُس نے ان سب کو قتل کرنا شروع کیا، اور
آسمان سے آواز آئی کہ اے قتل کرنے والے پیغمبر کے، آ جواب وقت بدلے
کا ہے، وہ تب توبہ اور عاجزی کرنے لگے، کچھ فائدہ نہ ہوا، اس واسطے
اللہ تعالیٰ اُن کی خبر فرماتا ہے
وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا
قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ اور کتنے مار کر پیس ڈالے ہم نے شہر کے لوگ، جو وہ ظالم ۱۱
اور کافر تھے اور پیدا کیا ہم نے اُن کو مارنے کے پیچھے اور قوم دوسری کو، اُن
کے بدلے
فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝ جس وقت کہ ۱۲
معلوم کیا اُس شہر کے لوگوں نے عذاب ہمارے کو، یعنی بخت نصر کے لشکر کو
دیکھا گھیر لیا، اُس وقت اس شہر کو لوگ اس شہر سے بھاگنے لگے، تب فرشتوں
نے کہا کہ
لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُسْــَٔلُوْنَ ۝ مت بھاگو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور پھر پھرو اپنے گھروں ۱۳
کی طرف، جہاں عیش کرتے تھے تم شاید کہ تمہیں پوچھیں کہ پیغمبروں کو کیوں قتل
کیا، جب اُنہوں نے یہ سُنا اور اپنے تئیں لشکر میں کھڑا ہوا دیکھا اور راہ نکلنے
کی نہ پائی تب
قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ کہا اُنہوں نے کہ ہے کم بختی ہماری ۱۴
مقرر تھے ہم ظالم جو پیغمبروں کو ہم نے مار ڈالا
فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝ ۱۵
پھر ہمیشہ یہی تھا اُن کا کہنا اور فریاد جب تک کہ کیا ہم نے اُن کو گھاس کٹی ہوئی مرجھائی
ہوئی، یعنی ان کو تلواروں سے ٹکڑے کر کے اس طرح مردوں کا ڈھیر ڈالا جیسے گھاس
کو درانتی سے کاٹ کر ڈال دیتے ہیں
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ اور نہیں ۱۶
پیدا کیا ہم نے آسمان اور زمین، اور جو کچھ ان دونوں میں ہے ان سب کو کھیلتے
ہوئے یعنی خدائے تعالیٰ کا کام عبث نکما نہیں ہے بلکہ نری حکمت اور صرف
دانائی ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں پیدا کی، جس میں کچھ بھلائی نہیں اور بُری سے بُری
چیز میں بھی ایک خوبی ہے
لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ڰ اِنْ كُنَّا
فٰعِلِيْنَ ۝ اگر ہم چاہتے کر لیتے یا بناتے کھلونا جو اُس سے دل بہلاتے جیسے ۱۷
کہ اولاد اور بی بی، تو مقرر لیتے یا بناتے اپنے پاس سے، یعنی اپنی عظمت کے
لائق کرتے۔ اگر ہم کرنے والے ہوتے، یعنی اگر ہم چاہتے تو اپنے مرتبے کے لائق

Marfat.com

اولاد اختیار کرتے نہ کہ بندوں کو جو کہ فرشتے اور آدمی ہیں، اُن کو فرزند اپنا
کرتے۔
بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ
۱۸ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝ بلکہ ڈالتے ہیں ہم سچ
یعنی اسلام کو اور توحید کو اوپر جھوٹ کے یعنی کفر کے، تو پھر توڑ ڈالتے ہیں
جھوٹ کو، پھر وہ جھوٹ غائب ہوتا ہے اور جاتا رہتا ہے اور ہے ہزار افسوس اور
پچھتانا تم پر ان باتوں سے جو تم کرتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کی اولاد اور بی بی ہے
اس تہمت سے سخت عذاب ہوگا اور پچھتاؤ گے لاکھوں برس
وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا
۱۹ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ اور اس کے
بندے ہیں سب جو کوئی کہ ہے آسمانوں اور زمین میں رہنے والا یعنی تمام
خلقت عام اور جو کوئی کہ ہے اس کے پاس یعنی خلقت خاص، یہ سب سر نہیں
پھیرتے خدائے تعالیٰ کی بندگی سے اور نہیں تھکتے اُس کی فرمانبرداری سے یعنی
جب تک کہ جیتے ہیں، بندگی اُس کی کیے جاتے ہیں
۲۰ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ رات دن خدائے
تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں اور سستی اور کاہلی نہیں کرتے
۲۱ أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنْشِرُونَ ۝
اے کیا جو کافروں نے خدا پکڑے ہیں اپنی خوشی سے زمین کی چیزوں، یعنی
اُن چیزوں سے جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں جیسے سونا، روپا، پتھر، لکڑی یہ خدا
اُن کافروں کو اُٹھا دیں گے یعنی جلا دیں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ اُن
لوگوں کو کہ
لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ اگر ہوتے آسمان
اور زمین میں کتنے خدا سوائے خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک کے تو مقرر
خراب ہوتے آسمان اور زمین کس واسطے کہ کسی بات میں مخالفت آپس میں
ہوتی وہ خراب ہوتی
۲۲ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ پس ساتھ
پاکی کے یاد کر خدائے تعالیٰ کو، جو وہ پیدا کرنے والا ہے عرش کا پاک جان اُن
باتوں سے جو یہ مشرک کہتے ہیں
۲۳ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ۝ پوچھا نہ جائے گا

یعنی کوئی نہیں پوچھنے کا خدائے تعالیٰ کو اُس کے کاموں سے جو وہ کرتا ہے کیونکہ
اُس سے غالب کوئی نہیں جو حساب لیوے اور یہ مشرک بلکہ سب بندے
پوچھے جائیں گے قیامت کو کہ تم نے دنیا میں کیا کیا، کس واسطے کہ خدائے تعالیٰ
سب کا مالک ہے، حساب سب سے لیوے گا
أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۖ
هَٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي ۗ اے کیا انہوں نے مقرر
کیے اور ٹھہرائے خدائے تعالیٰ کے سوائے اور خدا، کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ سند لاؤ تم اور دلیل لاؤ اپنے اُن خداؤں پر اگر سچ ہے اور یہ قرآن ہے یاد
کرنا اُن کا جو ہمارے ساتھ ہیں مسلمان اور توریت اور انجیل یاد کرنا اُن کا جو پہلے تھے
ہم سے، یعنی سب کتابوں کو جو نبیوں پر اُتری ہیں اُن کو دیکھو اور اُن کے عالموں سے
پوچھو جو کسی میں سوائے ایک خدا کے کچھ اور ہے اور منع ہے شرک سے اور حکم ہے
توحید کا ان سب کتابوں میں
۲۴ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ ۖ فَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝
بلکہ بہت یعنی سب کافر اور مشرک نہیں جانتے سچی بات کو جو وہ ایمان اور
توحید ہے، پھر یہ منہ پھیرنے والے ہیں اُس سچی بات سے اور فرمانبرداری پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ
۲۵ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۝
اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نبی کو
مگر کہلا بھیجا ہم نے اُن کو یعنی سب نبیوں کو کہلا بھیجا کہ وہ نہیں ہے کوئی خدا
مگر میں، تم پھر بندگی کرو میری اور حکم مانو میرا
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ
۲۶ مُكْرَمُونَ ۝ اور کہتے ہیں مشرک کہ لیا یعنی اختیار کیا خدائے تعالیٰ بہت
بخشش کرنے والے نے بیٹا فرشتے یا عیسیٰ یا عزیر علیہم السلام کو، کہہ کر یہ جھوٹ ہے
پاک ہے خدائے تعالیٰ بلکہ وہ سب بندے ہیں بزرگی دیئے ہوئے
۲۷ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝ نہیں بڑھ کر بات
کر سکتے وہ یعنی فرشتے اور عزیر اور عیسیٰ علیہم السلام یعنی بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے
کام نہیں کرتے، یعنی فرمانبردار ہیں خدائے تعالیٰ کے اور مقدور نہیں جو بغیر مرضی
کچھ کر سکیں یا کچھ کہہ سکیں

Marfat.com

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ لا
۲۸ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○ جانتا ہے
خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ پہلے ان سے کیا تھا اور وہ جو پیچھے اُن کے کریں گے، یعنی
فرشتوں کے پیدا ہونے سے اوّل جو کچھ تھا اور جو کچھ اُن کے مرنے کے بعد ہو
گا، سب خدائے تعالیٰ جانتا ہے اور فرشتے یا وہ نبی نہ بخشوائیں گے کسی کو، مگر
اُس کو جس سے خدائے تعالیٰ راضی ہوگا اور مہربان ہوگا اُسی کو بخشوادیں گے اور
وہ خدائے تعالیٰ کے عذاب کے ڈر سے کانپتے ہیں

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ
ع ۲۹ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ اور جو کوئی کہے اُن میں
سے کہ میں ہوں خدا سوائے خدائے تعالیٰ کے، پھر اُس کہنے والے کو بدلا دیں گے
ہم دوزخ، ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم ستم کرنے والوں کو

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ کیا نہیں جانتے وہ لوگ جو ایمان نہیں
لاتے، یہ کہ آسمان اور زمین ملی ہوئی اور جمی ہوئی تھی، پھر ہم نے کھولا اور چیرا
اُن دونوں کو، یعنی آسمان کے کھولنے سے مینھ برسنا شروع ہوا اور زمین کے
چیرنے سے درخت اور گھاس کا اُگنا شروع ہوا، اوّل نہ تھا

۳۰ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ○
اور پیدا کیا ہم نے پانی سے سب چیز کو جس میں جان ہے یعنی اگر پانی نہ ہوتا تو
زندگی کسی کی نہ ہوتی یا ابتدء پیدا ہونا، جو منی کے پانی سے سب کو پیدا
کیا، پھر کیا اس بات کو نہیں مانتے جو کیسا خدائے تعالیٰ ہے اُس کی ایسی
ایسی قدرتیں ہیں، سوائے اس کے یہ کون کر سکتا ہے۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا
۳۱ فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○ اور پیدا کیے ہم نے زمین
میں پہاڑ تو نہ ہلے زمین اور خراب نہ کرے اُن کو جو زمین پر ہیں اور پیدا
کیں ہم نے اس میں راہیں کشادہ کھلی ہوئی، شاید کہ راہ پاویں مسافر اور اپنے
مدعا کو پہنچیں،

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا
۳۲ مُعْرِضُوْنَ ○ اور بنایا ہم نے آسمان کو چھت بہت اونچی بے ستون بے ڈر
گرنے سے اور ویرانی ہونے سے، یہ چیزیں کیسی نشانیاں ہیں ہماری قدرت کی
اور یہ کے کے لوگ اُن نشانیوں کی طرف سے منہ پھیرنے والے ہیں

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ
۳۳ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○ اور وہ ہے خدائے تعالیٰ جس نے اپنے کمال سے پیدا
کیا رات کو اندھیری جو آرام کریں اور سوویں اور پیدا کیا دن کو روشن، تو اس میں
تلاش کسب کی کر کے روزی پیدا کریں، اور پیدا کیا اپنی قدرت سے سورج اور
چاند کو اور یہ سب آسمان میں پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کافر جو دشمن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے تھے وہ آپس میں کہتے تھے کہ ہم راہ دیکھتے ہیں اور وقت
اٹکلتے ہیں جو کبھی ایسا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کو جدا جدا کیجیے
اور انہیں ہلاک کیجیے۔ سو حق تعالیٰ اپنے دوست کی تسلی کے واسطے یہ فرماتا ہے

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ
۳۴ الْخٰلِدُوْنَ ○ اور نہیں پیدا کیا ہم نے کسی آدمی کو تجھ سے پہلے جو ہمیشہ دنیا
میں رہا وہ پھر اگر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرے تو پھر کیا یہ جو تیرے مرنے
کی آرزو کرتے ہیں اور راہ دیکھتے ہیں ہمیشہ جیتے رہیں گے، یہ بھی مر جائیں گے

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ
۳۵ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ ہر جاندار جو دنیا میں ہے، سب چکھیں
گے مرنے کے مزے کو، اور ہم آزماتے ہیں تم کو اے آدمیو ساتھ بدی کے اور
برائی کے یعنی مصیبت اور دکھ میں، اور آزماتے ہیں ہم ساتھ نیکی اور بھلائی
کے یعنی جمعیت اور تندرستی میں جو کیونکر مصیبت میں صبر کرتے ہو، اور دولت
میں کیسا شکر کرتے ہو اور تم سب ہماری طرف پھر پھرو گے، آخر کو جیسا کام
کرو گے ویسا بدلہ پاؤ گے، کہتے ہیں کہ ایک دن کئی سردار قریش کے آگے
سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلے جاتے تھے، اُن میں سے ابوجہل
لعین نے بے ادبی سے مذاق کر کے کہا کہ یہ عبد مناف کی اولاد سے جاتا ہے،
خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی،

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ
اور جب دیکھتے ہیں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لوگ جو ایمان نہیں
لائے، نہیں پکڑتے تجھ کو مگر مذاق سے، یعنی جب دیکھتے ہیں تجھے تو مذاق تجھ
سے کرتے ہیں اور آپس میں کہتے ہیں

اَھٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ
۳۶ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ کیا یہی ہے جو یاد کرتا ہے تمہارے خداؤں کو برائی سے،

Marfat.com

اور وہ آپ خدائے تعالیٰ برحق کی یاد کرنے سے انکار کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ
کو نہیں مانتے، اسی بات سے وہ آپ لائق مذاق کے ہیں
خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا
۳۷ تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پیدا ہوا ہے آدمی جلدی سے جو ہر چیز میں جلدی کرتا ہے
اور خدائے تعالیٰ سے عذاب بھی جلد مانگتا ہے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر
کرو، جلد دکھاؤں گا تم کو نشانیاں اپنی قدرت کی جو دنیا میں قتل اور قید ہو گے
تم اور اس جہان میں دوزخ میں رہو گے، پھر جلدی مت کرو مجھ سے
عذاب کی
۳۸ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝
اور کہتے ہیں کافر مسلمانوں سے کہ کب ہو گا یہ وعدہ عذاب کا اگر تم سچ کہنے
والے ہو، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ
۳۹ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝
اگر کافر جانیں اس وقت کو جس وقت تھام نہ سکیں گے اپنے منہ سے آگ کو
اور نہ پیٹھ اپنے سے دور کر سکیں گے آگ کو، یعنی جس وقت آگ انہیں سب
طرف سے گھیرے گی، اور وہ آگ کو اپنے سے دور نہ کر سکیں گے اور نہ کوئی
ان کی مدد کر سکے گا یعنی اگر جانیں کافر کہ ایسا عذاب آوے گا تو اس کے مانگنے
میں جلدی نہ کریں یا اس کا علاج کریں، پھر کچھ نہ کر سکیں گے
بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا
۴۰ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ بلکہ آوے گا وہ عذاب ان پر یکایک قیامت یا
بدر کی لڑائی، پھر گھبراویں گے اور بے ہوش کر دے گا وہ حالت انہیں پھر نہ اسے
پھیر سکیں گے اور نہ اپنے سے دور کر سکیں گے اور نہ ڈھیل دیے جائیں گے
عذاب کرنے میں، یعنی ایک دم کی بھی فرصت نہ میسر آوے گی ان کو اب خدائے
تعالیٰ اپنے حبیب کی تسلی کو اور کافروں کے ڈرانے کو فرماتا ہے
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ
ع۳ ۴۱ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور مقرر ٹھٹھا کیں
کی کافروں نے پیغمبروں سے پہلے تجھ سے، پھر گھیر لیا عذاب نے ان کو جو
مذاق کرتے تھے پیغمبروں سے، تھا وہ عذاب بدلہ ان مذاقوں کا، پھر جو کوئی
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ سے مذاق کرتا ہے اس کا بھی ویسا ہی حال
ہو گا۔
قُلْ مَنْ یَّكْلَؤُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ
۴۲ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ان کو کہ کون تمہاری رکھوالی کرتا ہے رات اور دن کو خدائے تعالیٰ کے
عذاب سے، بلکہ یہ اپنے خدائے تعالیٰ کی یاد سے منہ پھیرنے والے ہیں، یعنی
قرآن سے اور نصیحت سے اور خبر عذاب کی سے کچھ پروا نہیں رکھتے
اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ
۴۳ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا یُصْحَبُوْنَ ۝ اے کیا ان کے خدا ہیں ہمارے
سوا جو دور کریں گے عذاب کو وہ اتنی تو طاقت رکھتے ہی نہیں جو مدد کریں اپنی
اور نہ وہ ہمارے عذاب سے بچیں گے یعنی جن کو کافر خدا کہتے ہیں، ہمارے سوا
ان کو اگر کوئی ستا دے درد دکھ دے تو وہ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے، وہ ان کافروں
کو کیونکر عذاب سے بچاویں گے
بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی طَالَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ؕ
بلکہ ہم نے عیش اور دولت اور تندرستی اور اولاد دی ان مکے کے لوگوں کو اور ان
کے باپ دادا کو بہت مدت سے یہاں تک کہ بڑی لمبی ہوئیں ان پر عمریں اس سبب
سے سمجھے کہ وہ ہمیشہ اسی طرح رہے گا
اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ
۴۴ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے کافر یہ کہ ہم گھٹاتے آتے ہیں زمین
گرد سے اور کشادہ کرتے ہیں مسلمانوں پر یعنی آہستہ آہستہ مسلمان ملک لیتے ہیں
اور قلعے خالی کر ڈالتے ہیں کافروں سے، پھر کیا یہ کافر غالب ہوں گے یعنی ہرگز
کافر غالب نہ ہو سکیں گے
قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ ۖ٘ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ
۴۵ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے کہ میں
مقرر ڈراتا ہوں تمہیں ساتھ حکم خدائے تعالیٰ کے، کچھ میں اپنی طرف سے نہیں
کہتا اور نہیں سنتے بہرے پکارنے کو جب ان کو ڈراتے ہیں یہ مکے کے لوگ
بات کے مدعا کو نہیں سمجھتے اور اس میں فکر نہیں کرتے گویا کہ بہرے ہیں
وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ یٰوَیْلَنَاۤ
۴۶ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ اور اگر پہنچے گا ان کافروں کو ذرا بھی عذاب خدائے تعالیٰ کا
تو مقرر کہیں گے کہ ہائے کم بختی ہماری ہم مقرر تھے ظالم جو نبی کا کہنا نہ مانا اور بتوں

Marfat.com

کو پوجتے رہے
وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ
شَيْئًا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ
۴۷ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ اور رکھیں گے ہم ترازوئیں انصاف کو قیامت کے
دن، پھر کسی کا نقصان نہ ہوگا کسی چیز میں، نہ نیکی نہ بدی میں، اگر ہوگا ایک رائی
کے دانے برابر، وہ بھی لادیں گے ہم اور کفایت کریں گے اور بہترین ہیں ہم
حساب کرنے کو
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً
۴۸ وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
۴۹ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝ اور بے شک دی ہم نے
موسیٰ کو اور اس کے بھائی ہارون کو کتاب توریت جدا کرنے والی سچ اور جھوٹ
کی اور وہ کتاب روشن نصیحت ہے گناہوں سے بچنے والوں کو جو ڈریں اپنے
رب کے عذاب سے بغیر دیکھے اور قیامت سے کانپتے ہیں
۵۰ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ ع
اور یہ قرآن نصیحت ہے بہت برکت اور نفع اور بھلائی جو بھیجا ہم نے اُس
کو اے پھر کیا تم نہیں مانتے
وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ
۵۱ عٰلِمِيْنَ ۝ اور مقرر دیا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو راہ پانا اس کا طرف نیکی
کے پہلے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے اور تھے ہم اُس کا مرتبہ پہچاننے والے
یعنی جس لائق تھا، وہ ہم جانتے تھے، ویسا ہی مرتبہ اُسے دیا
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا
۵۲ عٰكِفُوْنَ ۝ مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ جب کہا حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو اور اپنی قوم کو، جو وہ قوم شہر بابل کی رہنے والی
تھی اور وہاں کا بادشاہ نمرود تھا، یہ کہا کہ کیا ہے یہ مورتیں بنائی ہوئیں جو ہمیشہ تم
ان کی سیوا کرتے ہو، کہتے ہیں کہ وہ بہتر مورتیں تھیں اور بعضے کہتے ہیں کہ نوے
تھیں اور سب سے بڑی جو ان میں ایک تھی، اُسے آزر نے بنایا تھا اور دو لعل
اُس کی آنکھوں میں لگائے تھے، جب یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سُنی
اُنہوں نے تب جواب معقول کو کچھ نہ آیا تو یہ
۵۳ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ کہا اُنہوں نے کہ
پایا ہم نے اپنے باپ دادا کو، جو انہیں پوجتے تھے، اُنہیں دیکھ کر ہم بھی لگے
پوجنے۔
۵۴ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
کہا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ مقرر تم اور تمہارے باپ دادا رہے بھلاوے
میں صریحا، یعنی یہ بت جو ہل نہ سکیں اور اگر گرا دیں تو اُٹھ نہ سکیں، اُن کا پوجنا
صریحا بھولنا ہے سیدھی راہ سے، جب اُنہوں نے یہ بات سُنی اور اپنے باپ
دادا کی نادانی سمجھ کر کھسیانے ہوئے اور
۵۵ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ کہا انہوں
نے تعجب سے اے کیا لایا تو ہمارے واسطے اے ابراہیم کچھ سچی بات یا تو ٹھٹھولیاں
کرتا ہے
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ڮ
۵۶ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
کہ میں جھوٹ نہیں کہتا، بلکہ رب تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا ہے جس نے
بنایا ہے آسمانوں اور زمین کو، اور ہم اس بات کی شاہدی دیتے ہیں کہ خدائے تعالی
نے بنایا ہے آسمان اور زمین اور وہی رب تمہارا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس شہر بابل
کے رہنے والوں کی ایک عید مقرر تھی، جو اُس دن بادشاہ اور سارے شہر کے
لوگ جنگل میں جا کر سارا دن سیر اور تماشا کرتے اور راگ ناچ دیکھتے ہنستے، اور
شام کو وہاں سے پھر کر بت خانے میں آتے اور بتوں کو گہنا اور کپڑے پہناتے
اور اُن کے آگے سر ٹیکتے اور جو رسم پوجا کی تھی، سب کرتے تب اپنے گھروں کو
جاتے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وہ باتیں ہوئیں، تب اُنہوں نے
کہا کہ کل ہماری عید ہے تو چل کر دیکھ جو کیسا ہمارا چلن ہے اور کیا خوبی اور کیفیت
ہے اور تماشا ہے، حضرت ابراہیم نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا، جب دوسرا
دن ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ چل ہمارے ساتھ کہ آج ہماری عید ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا بہانہ کیا اور نہ گئے اور آہستہ کہا کہ
۵۷ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝
اور قسم ہے خدائے تعالی کی کہ مقرر تلاش تدبیر کروں گا تمہارے بتوں پر، جب تم
جا چکو گے، یعنی تمہاری پیٹھ پیچھے میں ان بتوں سے سمجھوں گا۔ کسی نے یہ بات
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سُنی پر کسی سے نہ کہی، جب وہ سب لوگ شہر کے
جا چکے، تب حضرت ابراہیم علیہ السلام تیر لے کر بت خانے میں آئے

Marfat.com

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ٥
پھر کیے اُن بتوں کے ٹکڑے، یعنی کسی کا ہاتھ اور کسی کا پاؤں اور کسی کی گردن توڑی، مگر
ایک جو اُن سے سب سے بڑا تھا اُسے رکھا جو شاید اُس کی طرف پھر پھریں،
حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کام کر کے اپنے مکان میں جا بیٹھے، جب شام کو
شہر کے لوگ سب آئے تب بت خانہ میں جا کر دیکھیں تو بتوں کا وہ حال ہے بہت
حیران ہوئے اور
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥
کہا کس نے کیا یہ کام ہمارے خداؤں سے، مقرر وہ کرنے والا اس کام کا ظالم
ہے، پھر نمرود اور سب لوگ لگے اُسے ڈھونڈھنے، جس نے وہ بات حضرت
ابراہیم علیہ السلام سے سُنی تھی اُس نے ایک سے کہا، اُس نے اور سے کہا، اسی
طرح ہوتے ہوتے مشہور ہوئی وہ بات یہاں تک کہ
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِيْمُ ٥ کہا نمرود
سے لوگوں نے کہ ہم نے سُنا ہے جو ایک جوان بُرائی سے یاد کرتا تھا ان بتوں کو یعنی
بتوں کو بُرا کہتا تھا، سو کہتے ہیں اُسے ابراہیمؑ، جب نمرود کی مجلس میں یہ بات پہنچی،
تب اُس کے اُمراؤں نے
قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ٥
کہا کہ لاؤ اُس کو لوگوں کے سامنے شاید کہ سب گواہی دیویں کہ یہی بتوں کو بُرا
کہتا تھا، پھر حضرت ابراہیمؑ کو پکڑ لائے اور آگے نمرود کے حاضر کیا اور
قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ؕ کہا لوگوں نے
کیا کیا تُو نے یہ کام ہمارے خداؤں سے اے ابراہیمؑ یعنی پوچھا کہ کیا تُو نے توڑا
اُن کو پھر
قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْــَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا
يَنْطِقُوْنَ ٥ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ میں نے کا ہے کو کیا بلکہ کیا
اس کام کو اُن کے بڑے نے غصے سے اور اگر تمہیں اعتبار نہیں تو پوچھو اُن سے
کہ تمہیں کس نے توڑا اگر یہ ہیں بولنے والے، جب یہ بات الزام دینے کی کہی
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تب
فَرَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْۤا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۙ
پھر سوچ میں گئے اپنے دلوں میں اور کہنے لگے آپس میں کہ مقرر تم ہی ناانصاف
ہو۔

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ
يَنْطِقُوْنَ ٥ پھر سب نے سر نیچے کیے اور کہا شرم سے کہ اے ابراہیمؑ تو جانتا ۶۵
ہے کہ یہ بُت بولتے نہیں، ایسی بات جان کر پھر کیوں کہتا ہے
قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْــًٔا
وَّلَا يَضُرُّكُمْ ؕ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ ۶۶
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ٥ کہا پھر حضرت ابراہیمؑ نے اے پھر کیوں پوجتے ہو سوائے ۶۷
خدائے تعالیٰ برحق کے اُن کو جن کے پوجنے سے نفع نہ ہو تمہیں کسی چیز کا اور نہ
پوجنے سے نقصان نہ ہو تمہیں کسی طرح کا بُرے لگتے ہو تم اور بیزار ہوں میں
تم سے اور اُن سے جن کو تم پوجتے ہو، سوائے خدائے تعالیٰ کے، اے پھر کیا تم
نہیں سمجھتے کہ یہ بُت لائق پوجنے کے نہیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
یہ بات کہی تب اُن کو کچھ جواب نہ آیا اور کھسیانے ہوئے اور آپس میں
قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ٥ ۶۸
کہا کہ جلاؤ ابراہیمؑ کو آگ میں، اور مدد کرو اپنے خداؤں کی بدلہ لینے میں اس کی
دشمنی سے، اگر ہو تم مدد کرنے والے اپنے خداؤں کی، پھر کہا نمرود نے کہ تیاری
اُس کے جلانے کی کرو، کہتے ہیں کہ ایک مہینے تک لکڑیاں لائے اور بڑا ڈھیر کیا
ساٹھ گز کا اُونچا اور ان لکڑیوں پر بہت تیل ڈالا، اور گرد سے آگ لگائی اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو ہاتھ اور پاؤں باندھ کر اور طوق گلے میں ڈال کر اور ڈھینکلی
پر بٹھایا اور آگ میں پھینکا، کہتے ہیں کہ ابھی حضرت ابراہیم علیہ السلام راہ ہی میں
ہوا پر تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا ابراہیم علیہ السلام کہہ کہ
اِس وقت کیا غرض ہے تیری؟ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ ہے غرض مگر تجھ سے
نہیں، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ جس سے ہے اُسی سے کہہ کہا
کہ وہ جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہنا کچھ ضرور نہیں، جب حضرت ابراہیمؑ نے صرف
خدائے تعالیٰ پر توکل کیا اور اس کے سوا کسی سے غرض نہ رکھی، سو خدائے تعالیٰ
یوں فرماتا ہے
قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ۙ کہا ہم نے ۶۹
کہ آگ ٹھنڈی ہو تو اور دکھ دینے والی نہ ہو ابراہیمؑ پر یعنی ایسی بھی ٹھنڈی نہ ہو
جس سے دکھ پہنچے، اب خدائے تعالیٰ اُس احوال کی اپنے دوست حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ
وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۚ اور چاہا کافروں ۷۰

Marfat.com

نے ابراہیم علیہ السلام سے مکر کرنا پھر کیا ہم نے اُن ہی کو بڑا نقصان کھایا ہوا یعنی ایسے شرمندہ ہوئے جیسے کوئی بڑا نقصان اپنا کرے آپ جان کر، کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں پہنچے، وہ طوق و زنجیر سب جل گئے اور وہ آگ سب لالہ زار ہوگئی اور پانی کا میٹھا ٹھنڈا حوض پیدا ہُوا اور ایک مکان ستھرے میں جا بیٹھے اور خدائے تعالیٰ نے ایک فرشتہ ان ہی کی صُورت کا بھیجا پاس رہنے کو باتیں کرنے کو کہ اکیلے نہ گھبراویں، اُس جگہ حضرت ابراہیمؑ سات روز رہے، نمرود نے اپنے محل پر چڑھ کر دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ باغ میں آرام سے بیٹھے ہیں اور ایک شخص سے باتیں کرتے ہیں اور باہر گرد آگ جلتی ہے جو کسی کا مقدور نہیں جو اس کے نزدیک جا سکے اور اندر باغ کے پھُول کھل رہے ہیں یہ حال دیکھ کر نمرود حیران ہُوا اور کہا پکار کے کہ اے ابراہیمؑ تیرا خدا بڑی قدرت رکھتا ہے جو تجھ میں نے دیکھا میں بھی تیرے خدا کی نذر قُربانی کروں گا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تیری نذر قبول نہ کرے گا جب تک تو اپنے دین پر رہے گا۔ کہتے ہیں کہ نمرود نے چار ہزار گائیں قربانی کیں، سو اب اللہ تعالیٰ عزّوجلّ فرماتا ہے

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا
لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور دُکھ سے چھڑایا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اور اس کے بھتیجے ٧١
لوطؑ بیٹے ہارون علیہم السلام کو اور پہنچایا اُن کو اُس شہر میں جو برکت اور زیادتی نعمت کی دی وہاں کے رہنے والوں کو، کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس احوال کے بعد اپنے کُنبے سمیت سوائے ماں باپ کے شہر بابل سے نکل کر شام کے ملک میں آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین شہر میں رہے اور حضرت لوطؑ نبی بیٹے ہارون کے شہر مؤتفکات میں جا کر رہے، سو ان دونوں شہروں میں ایک رات بس کے راہ ہے اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا
صٰلِحِيْنَ ۝ اور بخشا اور دیا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا اسحٰق نام اُس کی ٧٢
بی بی سارہ سے جو وہ اس کے چچا کی بیٹی تھی اور دیا بیٹا اسحٰق کا یعقوب علیہ السلام زیادہ مانگنے سے، یعنی اُس نے بیٹا مانگا تھا، ہم نے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی دیا، اور کیا ہم نے ان سب کو نیک بخت اچھے کام کرنے والے

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا اور کیا ان سب کو آگے چلنے والے اور راہ بتانے والے اور وہ راستہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے، یعنی ہم نے جو راہ سیدھی اسلام کی اُنہیں بتائی تھی وہ اس راہ میں آگے آپ ہو کر خلقت کو بُلاتے تھے اپنے پیچھے یعنی وہ آپ بھی حکم خدائے تعالیٰ کے سے اچھے کام کرتے تھے اور خلقت کو سکھاتے تھے کہ اسی طرح تم بھی خدائے تعالیٰ کی بندگی کرو۔

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ
الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ۙ اور کہلا بھیجا ہم نے اُن کی طرف کہ ٧٣
اچھے کام کریں اور قائم رکھیں نماز کو اور دیویں زکوٰۃ کو، اور تھے وہ سب بندگی کرنے والے ہماری

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اور لوطؑ کو دی ہم نے عقل اور دانائی اور سمجھ، جیسے کہ پیغمبروں کو چاہیئے اور دُکھ سے چھڑایا ہم نے لوط علیہ السلام کو اس گاؤں کے لوگوں سے، جو تھے وہ لوگ بُرے کام کرنے والے، کہتے ہیں کہ اس گاؤں کا نام سدوم تھا جو وہاں کے رہنے والے اغلام کرتے تھے اور قزاقی کرتے تھے **اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ** ۝ۙ اور تھے وہ لوگ سدوم کے رہنے والے بدکار اور شریر بہت

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ۧ اور لائے ٧٥
ہم لوط علیہ السلام کو اپنی رحمت اور مہربانی کے اندر، جو مقرر لوط علیہ السلام تھا نیک بختوں اور اچھے کام کرنے والوں سے

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ۚ اور مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوحؑ ٧٦
نبی کا کہ جب اُس نے پکارا پروردگار اپنے کو پہلے ابراہیمؑ اور لوط علیہما السلام سے یعنی اس نے ہماری جناب میں التجا کی، تو پھر قبول کیا ہم نے اُس کی دُعا کو، پھر دُکھ سے چھڑایا ہم نے اُس کو اور اس کے ساتھیوں کو بڑی سختی سے، جو وہ طوفان تھا

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اور مدد کی ہم نے نوح علیہ السلام کی اور غالب کیا اُس کو اُس قوم پر، جس قوم نے جھوٹ جانا ہماری قدرت کی نشانیوں کو

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ بیشک ٧٧
قوم نوح علیہ السلام کی تھی بُری اور بدکار، یعنی بُت پرست، پھر ڈبو دیا ہم نے اُن

Marfat.com

سب کو جو ایک بھی جیتا نہ بچا اُن کافروں سے سارے عالم میں
وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ
فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ اور ذکر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال داؤدؑ
نبی کا اور اس کے بیٹے سلیمان نبی علیہما السلام کا کہ جب حکم کیا انہوں نے
کھیت کے یا باغ کے قضیے میں، جب رات کو آئیں اُس باغ میں دُنبیاں
لوگوں کی جو اُن دُنبیوں کو یوحنا چرایا کرتا تھا، کہتے ہیں کہ جب داؤد علیہ السلام
انصاف کرنے بیٹھتے تو اس مکان کے دروازے پر حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھتے
تو جو کوئی فریادی اندر سے نکلتا تو اس سے پوچھتے کہ بابا صاحب نے تیرے
قضیے میں کیا حکم کیا۔ ایک دن دُو شخص آئے، ایک ایلیا نام گنوار جو اُس کے
باغ تھا اور دُوسرے یوحنا نام چرواہا لوگوں کی دُنبیاں بکریاں چرایا کرتا تھا، ایلیا
گنوار نے حضرت داؤد علیہ السلام کے آگے کہا کہ اے حاکم عادل رات کو یُوحنا کی
دُنبیاں میرے باغ میں آئیں اور سب باغ میرا کھا گئیں، حضرت داؤدؑ نے
یوحنا سے پوچھا کہ بات کیونکر ہے، اُس نے کہا کہ سچ ہے، حضرت داؤدؑ نے
حکم کیا کہ سب دُنبیاں ایلیا کو دے، اُس وقت کی شریعت کا حکم یہی تھا جب
یہ دونوں باہر آئے تب حضرت سلیمان علیہ السلام کی تیرہ برس کی عمر تھی اور پوچھا کہ
تمہارے قضیہ میں بابا صاحب نے کیا حکم کیا، اُنہوں نے وہی ماجرا بیان کیا،
حضرت سلیمان علیہ السلام اُن دونوں کو لے کر باپ کی خدمت میں آئے اور
کہا کہ یہ حکم جو تم نے کیا، اگر کچھ اور اس کے سوا ہوتا تو خوب تھا، انہوں نے
کہا اے بیٹا اگر اس سے اچھا تم جانتے ہو تو کہو، حضرت سلیمان علیہ السلام
نے کہا کہ دُنبیوں کو تو ایلیا کو دو تو وہ اُن سے نفع لے اور باغ حوالے یوحنا
کے کر دو تو وہ اُسے جیسا تھا ویسا ہی بنا کر درست کر کے ایلیا کے حوالے کرے
اور اپنی دُنبیاں اُس سے لیوے تو دونوں برابر ہوں، حضرت داؤدؑ نے یہ
بات پسند کی اور یہی حکم کیا، سو حق تعالیٰ فرماتا ہے
٧٧ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۙ اور تھے ہم حکم کرتے ان کے تئیں
شاہد یعنی وہ جو داؤدؑ اور سلیمانؑ نے حکم کیا تھا، سب ہمیں معلوم ہے اور ہم
جانتے ہیں اُس احوال کو
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ز پھر سمجھایا
اور سکھایا ہم نے وہ حکم سلیمانؑ کو جو کیا تھا ایلیا اور یوحنا کے مقدمے میں
اور دی ہم نے دونوں کو، یعنی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کو

حکومت اور عقل اور سمجھ، جیسے وہ عدالت کرتے تھے
٧٨ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝
اور فرمانبردار کیا ہم نے ساتھ داؤدؑ کے پہاڑوں کو اور پرندوں کو، جو یاد خدائے تعالیٰ
کی کرتے تھے مل کر اور ہم کرنے والے ہیں ایسے کاموں کے، یعنی ہمیں قدرت ہے
جو پہاڑوں کو اور جانوروں کو اپنی یاد کرنے کا شعور دیا
وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ
٧٩ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝ اور سکھائی ہم نے داؤد علیہ السلام کو کاری گری
اور بنانا زِرہ کا تمہارے واسطے تو بچا دے اور پناہ میں رکھے تم کو لڑائی میں تمہاری
یعنی زخم سے بچا دے، پھر کچھ تم ایسی نعمت کا شکر کرتے ہو
وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
٨٠ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۚ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ اور فرمانبردار کیا ہم
نے واسطے سلیمان علیہ السلام کے باؤ زور سے چلنے والی کو، جو چلتی تھی وہ
سلیمان علیہ السلام کے حکم سے اور تخت حضرت سلیمان کا لے جاتی تھی طرف اُس
زمین کے جو برکت دی ہم نے اُس زمین میں، یعنی ملک شام میں، یعنی جس مکان
پر کہتے تھے باؤ کو وہیں وہ تخت اُن کا لے جاتی تھی، کہتے ہیں کہ ایک دن میں ایک
مہینے کی راہ اور ایک رات میں ایک مہینے کی راہ تخت کو باؤ پہنچاتی تھی، اور ہیں ہم
ہر چیز سے واقف اور خبردار، یعنی کوئی چیز ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہے
وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ
٨١ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۙ اور فرمانبردار کیا ہم نے دیووں کو سلیمان علیہ
السلام کا جو غوطے لگاتے تھے دریا میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واسطے تو دریا
میں سے موتی اور مونگا نکالیں، اور کرتے تھے وہ دیو اور بھی کام سوائے غوطہ
مارنے کے جیسے عمارت اور سنگ تراشی، اور تھے ہم دیووں کے نگہبان جو نافرمانی
نہ کریں حضرت سلیمانؑ نبی کی اور بھاگ نہ جائیں
وَاَيُّوْبَ اور مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوبؑ نبی کا احوال کہتے
ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو مال اور دولت دنیا کا بہت دیا
تھا۔ اور اولاد اور خدمت گار اور اُونٹ اور باغ اور کھیتی سب کچھ تھا، لیکن آپ تو
دن رات خدائے تعالیٰ کی بندگی میں مشغول تھے اور خیرات محتاجوں کو اور مسافروں
کو بے نہایت کرتے تھے، شیطان کو اُن کی بندگی کرنے پر حسد آیا اور جنابِ الٰہی
میں عرض کی کہ اے پروردگار تُو نے اس بندے اپنے کو ایسی دولت دی ہے یہ

Marfat.com

عبادت اور خیرات نہ کرے تو کون کرے، حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بندہ ہمارا جس حال میں ہوگا ہماری بندگی نہ بھولے گا۔ اب دولت کا شکر کرتا ہے، اگر مُصیبت ہوگی تو صبر کرے گا، شیطان نے کہا اس بات کا تب مجھے یقین ہو جو تو مجھے اُس کی نعمتوں پر حاکم کر، ایسا جو کہ میں چاہوں سو میں کروں، حق تعالےٰ نے فرمایا کہ جا تجھے اُس کی ظاہری نعمتوں پر مختار کیا، شیطان نے خوش ہو کر اپنے تابعدار دیوؤں کو کہا کہ طرح طرح کی بلا اور محنت ان پر لاؤ، کہتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے اُونٹ سب یکبارگی بجلی سے مَر گئے اور دُنبیاں سب پانی کی رَو میں بہ گئیں اور کھیت اور باغ لوں اور آندھی سے جَل کر خراب ہوئے اور سات بیٹے اور تین بیٹیاں حویلی کے نیچے دَب کر مَر گئیں اور آپؑ بیمار ہوئے ایسے کہ سارے بدن میں کیڑے پڑ گئے اور پیپ اور لہو بہنے لگا اور سارا بدن بدبو دار ہوا، جو مسلمان تھے وہ سب پھر گئے اور بستی میں سے بسبب بدبو کے نکالا اور قوت کو محتاج ہوئے، اُنہیں اُٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہی اور کوئی اُن کے پاس نہ رہا، مگر ایک قبیلہ اُن کی جو بی بی رحیما نام تھا، وہ حضرت یوسفؑ کی پوتی تھیں، وہیں رہیں، یہ بی بی سارا دن مزدوری کرتیں اور قوت پیدا کر کے رات کو لا کر حضرت ایوبؑ کو کھلاتیں، اسی طرح اٹھارہ یا تیرہ برس۔ بعضے کہتے ہیں کہ سات برس اور سات مہینے اور سات دن اور سات گھڑی اس حال سے گزرے، سو اللہ تعالیٰ واسطے تسلی دل مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتا ہے کہ ایوبؑ نبی کا احوال سوائے اُن کے اور نبیوں کا احوال جو گذرا کہ ان سب نبیوں نے مصیبت پر صبر کیا، تُو بھی اے حبیبؐ میرے صبر کر، اور یاد کر کہ ایوبؑ نبی نے

۸۲ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۚۖ

جب پکارا اپنے رب کو کہ اے پروردگار مقرر مجھ کو پہنچی مصیبت اور سختی اور تُو ہے رحم کرنے والا بہت سب رحم کرنے والوں سے، کہتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ نے یہ دُعا تب مانگی کہ ایک دن ایک کیڑا اُن کے بدن سے زمین پر گرا، حضرت ایوب علیہ السلام نے جی میں کہا کہ خدائے تعالیٰ نے اس کی روزی تو میرا گوشت کیا ہے، اب یہ زمین پر گوشت کہاں سے کھا دے گا یہ سمجھے اور اُسے زمین سے اُٹھا کر جہاں سے گرا تھا وہیں رکھا، جب یہ کام اپنی خوشی سے کیا تو اُس کیڑے نے ایسا کاٹا کہ بے قرار ہو کر وہ دُعا مانگی، اور بعضے کہتے ہیں کہ بی بی رحیما سارا دن پھریں شام تک، کہیں مزدوری نہ ملی آخر ایک نے کہا کہ تُو اپنی دونوں زُلفیں کاٹ دے تو میں روٹی دوں، اُنہوں نے ناچار ہو کر قبول کیا، شیطان نے آ کر حضرت ایوبؑ سے کہا کہ تیری بی بی نے بُرا کام کیا اس واسطے اس کی زلفیں کاٹ لیں، حضرت ایوبؑ نے غصہ ہو کر کہا کہ اگر میں بیماری سے اچھا ہوں تو اُسے سَو تازیانے ماروں اور اس بات سے بے قرار ہو کر وہ دُعا مانگی، اور بعضے کہتے ہیں کہ کیڑوں نے سارے بدن کا گوشت کھا کر دل و زبان کے کھانے کا ارادہ کیا، حضرت ایوبؑ نے کہا کہ یا الٰہی دل تیری محبت کا گھر ہے اور زبان سے تیرا ذکر کرتا ہوں، جب یہ حالت پہنچی تو بے قرار ہو کر وہ دُعا مانگی۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ جب کمال محنت اور مُصیبت پہنچی، تب شیطان آیا اور کہا کہ اے ایوبؑ اگر تو مجھے سجدہ کرے تو میں تجھے اس مصیبت سے چھڑا دوں اور سوائے ان باتوں کے اور بہت سی روایتیں ہیں اُن کے بے قرار ہونے کی۔ غرضکہ جب حضرت ایوب علیہ السلام نے عاجزی سے خدائے تعالیٰ کی جناب میں وہ دُعا مانگی، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ایوبؑ نبی نے دُعا مانگی

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ پھر قبول کی ہم نے دُعا اُس کی، پھر کھولا یعنی دُور کیا ہم نے وہ اس سے دُکھ، اور تندرستی دی جو اس کا احوال سورۂ صٓ میں لکھا ہے اور زندہ کر دیا ہم نے ایوبؑ نبی کے سب لوگوں کو اور اتنے ہی اور اُن کے ساتھ دیے یعنی جتنا کچھ ان کو پہلے مال و دولت اور اولاد اور خدمت گار تھے، اس سے دُو گنے دیے، اوّل کے سات بیٹے اور بیٹیوں کو پھر زندہ کیا اور اتنا ہی اور انعام کیا، اور اونٹ اور دُنبیاں جتنی تھیں، اتنی اور دیں، اور کہتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ کے گھر میں سونے کا مینہ برسا اور دولت بے نہایت دی اور یہ دولت اور نعمت کا دینا ایوبؑ نبی کو

۸۳ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ ۝ مہربانی اور انعام ہے ہماری طرف سے اور نصیحت ہے بندگی کرنے والوں کو، جیسی بندگی ایوبؑ نے کی

۸۴ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ۚۖ

اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال اسمٰعیلؑ نبی کا اور ادریسؑ نبی کا، اور ذاالکفلؑ نبی کا، جو ان سبھوں نے مصیبتوں میں صبر کیے، تو بھی مصیبتوں میں صبر کر، ذوالکفلؑ حضرت یوشعؑ کو کہتے ہیں یا حضرت زکریاؑ کو، اور بعضے اوروں کو بھی کہتے ہیں اور ان سب کا احوال اپنی اپنی جگہ مذکور ہوا ہے

Marfat.com

۸۵ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور
لائے ہم ان سب کو اپنی بخشش اور مہربانی میں، مقرر وہ سب نبی نیک بختوں سے
اور اچھے کام کرنے والوں سے ہیں
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ
اور یاد کر مصیبت مچھلی کے صاحب کی جو وہ حضرت یونس علیہ السلام تھے جو کیسی
اس پر مصیبت پڑی اور صبر کیا اور یاد کر کہ جب چلا غصہ ہو کر اپنے اوپر، یعنی
حضرت یونسؑ اپنی قوم کو عذاب کے آنے کا وعدہ کر کے گیا تھا اور عذاب کی
نشانی پھر آن کر نہ دیکھی، سمجھا کہ اب قوم مجھے جھوٹا کہے گی، اس ڈر اور شرم سے
بغیر حکمِ الٰہی بھاگے تھے اُس شہر سے، پھر سمجھا یونس علیہ السلام وہ کہ ہم راہ بند کریں
گے اس پر پھر ہم نے یونسؑ نبی کو مچھلی کے پیٹ میں قید کیا، تب مچھلی کے
پیٹ کے اندر
فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ
۸۶ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ پھر پکارا یونسؑ نبی نے اپنے رب کو بیچ میں اندھیریوں
کے، ایک رات اندھیری، دوسرے دریا کا اندھیرا، تیسرے مچھلی کے پیٹ کا
اندھیرا، وہاں یوں پکارا کہ نہیں ہے کوئی خدا مگر تو ہی ہے قادر مطلق، پاک ہے
تُو سب طرح کی ناچاری اور عاجزی سے، یعنی سب طرح کی سب چیز کی سب
جگہ سب وقت تو قدرت رکھتا ہے، جو چاہے سو کرے، مقرر میں ہوں ظلم
کرنے والا اپنے اوپر، یعنی میں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا جو بغیر تیرے حکم شہر سے
چلا اور قصہ مفصل سورۂ صافات میں لکھا ہے، پھر جب یونسؑ نبی نے وہ دُعا
اور مناجات کی، تب
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی
۸۷ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ پھر ہم نے قبول کی دُعا اُس کی اور چھڑایا ہم نے اس کو غم اُس قید
کے سے اور حکم کیا اس مچھلی کو جو کنارے پر جا کر اُگل دے اُسے اور اسی طرح چھڑاتے
ہیں ہم ایمان لانے والوں کو
وَزَكَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ
۸۸ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال زکریاؑ نبی کا،
جب پکارا وہ اپنے پروردگار کو جو اے رب میرے مت چھوڑ مجھے دنیا میں
اکیلا یعنی مجھے بے اولاد مت رکھ جو فرزند ہوئے تو بعد میرے مرنے کے خدمت
بیت المقدس کا وارث ہوئے اور تُو ہے بہت اچھا وارثوں سے یعنی سب
کا وارث آخر کو تُو ہے
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ
رَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ۝ پھر قبول کیا ہم نے اُس کی دُعا کو اور دیا ۸۹
ہم نے بیٹا یحییٰ نام اور اچھا کیا ہم نے اس کی بی بی کو جو وہ بانجھ تھی، بے شک
وہ دونوں باپ اور بیٹا یعنی زکریا اور یحییٰ علیہما السلام تھے ایسے دوڑتے تھے، اور
تلاش کرتے تھے نیک کام کرنے میں اور یاد ہماری کرتے تھے جی کی خوشی سے اور
ڈر سے ہمارے عذاب کے اور تھے وہ دونوں آگے ہمارے عاجزی کرنے والے
اور حکم ماننے والے
وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ
جَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور یاد کر احوال اُس عورت کا جس ۹۰
نے نگہبانی کی اپنے ستر کی حلال اور حرام سے، یعنی کسی مرد کے پاس نہ گئی پھر پھونکا
ہم نے، یعنی ہمارے حکم سے فرشتے نے اُس کے گریبان یا منہ میں ہماری روح
سے اور کیا ہم نے اُس کو اور اس کے بیٹے کو، یعنی حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ
علیہما السلام کو نشانی اپنی قدرت کی خلقت کے واسطے یعنی لوگ جانیں کہ خدائے
تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ بغیر باپ کے کنواری لڑکی سے بیٹا پیدا کر سکتا ہے
اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْنِ ۝ یہ قوم تمہاری جو خدائے تعالیٰ کو ایک کہنے والی ہے تمہیں ضرور ۹۱
اور لائق ہے اسی راہ پر مضبوط رہنا جو یہ ایک راہ ہے اور سب نبی اسی راہ پر
تھے اور خدائے تعالیٰ کو ایک جانتے تھے اور میں ہوں رب تمہارا، پھر بندگی کرو
تم میری، سوائے میرے اور کسی کو نہ پوجو
وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ۝ اور ۹۲-ع۱۸ ۶
کاٹا اگلے لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں، یعنی ہر ایک فرقے نے اپنا دین جُدا
اختیار کیا اپنی خوشی سے اور اس ایک راہ کو چھوڑا اور وہ سب ہمارے پاس
قیامت کو پھر آویں گے، ہم انہیں ویسا بدلہ دیں گے جیسا اُنھوں نے کام کیا
ہے جُدا جدا دنیا میں
فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ
وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝ پھر جس نے کیے اچھے کام اور وہ ایمان بھی لایا ہے خدا ۹۳
اور رسولؐ پر، پھر حق چھپانا نہ ہوگا اس کی تلاش اور محنت کا، یعنی اس کی محنت

کا حق و بدلہ دیں گے پورا اگر وہ نیک کام کرنے والا ایمان نہ لایا ہوگا تو سب
محنت اس کی ضائع اور نکمی ہے اور ہم اُس کی محنت کو لکھنے والے ہیں اس کے
اعمال نامے میں ذرہ ذرہ لکھا جاتا ہے
وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ اور منع ۹۴
کیا ہوا ہے اُن گاؤں کے رہنے والوں کو جن کو مار کر خراب کر دیا ہم نے وہ کہ
پھر نہ پھریں دنیا میں یعنی اُن کو موئے کے بعد عذاب ہوتا ہی رہے گا
حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ
حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ۝ جب تک کہ کھلے کی راہ یاجوج ماجوج کی جن کا ذکر ۹۵
سورہ کہف میں ہوا ہے جو اُن کا آنا نشانی قیامت کی ہے جو وہ سب گھاٹیوں
اونچیوں سے دوڑیں گے اور سارے عالم کو گھیر لیں گے اور سب دریاؤں کا پانی
پی لیں گے اور سب اناج اور گھاس اور حیوان اور آدمی جو اُن کے ہاتھ لگے گا،
اور درخت سب کھائیں گے کچھ نہ چھوڑیں گے اور وہ ٹڈی اور چیونٹیوں سے
بہت زیادہ ہوں گے اور حضرت عیسیٰؑ دجال کے مرنے کے بعد یاجوج ماجوج
کے ہنگامے سے مسلمانوں سمیت کوہ طور پر جاکر چھپیں گے اور جب ساری دُنیا
میں یاجوج ماجوج کچھ نہ چھوڑیں گے، تب کہیں گے کہ زمین کی خلقت کو تو
ہم مار چکے، اب آؤ آسمان کے بھی رہنے والوں کو بھی مار لیں اور آسمان کی طرف
تیر پھینکیں گے وہاں سے لہو بھرے تیر گریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اپنے ہمراہیوں سمیت جو مصیبت میں گرفتار ہوں گے عاجزی سے خدائے
تعالیٰ کی جناب میں دُعا کریں گے حق سبحانہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کی دُعا سے سب
کو ہلاک کرے گا
وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ یٰوَیْلَنَا قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ
كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ اور نزدیک پہنچا وعدہ سچا جو وہ قیامت ہے پھر اس دن ۹۶
نہایت ڈرسے حیران اور کھلی ہوں گی آنکھیں کافروں کی اور کہیں گے کافر ہائے
ہائے کم بختی ہماری، مقرر تھے ہم دنیا میں بے خبر اس دن سے اور اس حال سے
بلکہ تھے ہم ظلم کرنے والے اپنے اوپر جو ہم نے ایسے کام کیے اور نبی کا کہنا نہ
مانا، پھر کہے گا فرشتہ ان کافروں کو
اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ
اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ کہ مقرر تم اور وہ جن کو تم پوجتے تھے سوائے ۹۷
خدائے تعالیٰ کے، ایندھن ہوں گے دوزخ کے یعنی جس سے زیادہ آگ بھڑکتی
ہے اور تمہیں اور بتوں کو دوزخ میں جانا ہے اور رہنا ہے مقرر بتوں کو اس واسطے
دوزخ میں ڈالیں گے تو اُن کے پُوجنے والے جانیں کہ یہ آپ دوزخ میں
جلتے ہیں اور عاجز ہیں، ہمیں کیونکر چھڑا دیں گے عذاب سے
لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ اگر ہوتے وہ بُت خدا
جیسے کہ مشرک سمجھتے تھے دنیا میں تو نہ آتے دوزخ میں کس واسطے خدا حاکم اور
زبردست چاہیئے کہ ہو نہ عاجز ایسا کہ اُسی پر عذاب رہے
وَكُلٌّ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور سب یعنی بُت اور بُتوں کے پُوجنے والے ۹۸
دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور کبھی وہاں سے نہ نکلیں گے
لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّهُمْ فِیْهَا لَا یَسْمَعُوْنَ ۝ ان سب کو ۹۹
یعنی کافروں کو اور بتوں کو دوزخ میں چلّانا ہوگا اور ہائے واسے کیا کریں گے اور
وہ دوزخ میں خوشی کی بات نہ سُنیں گے کبھی ہرگز، کہتے ہیں کہ جب آیت انکم وما
تعبدون اُتری تب کافروں کو نہایت غصہ آیا، ابن الزبعری نے ان کو بے قرار
دیکھ کر کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو میں اس کا جواب دیتا ہوں، پھر کہا ابن الزبعری
نے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہتا ہے کہ جس کو سوائے خدائے تعالیٰ
کے پوجتے ہو سب دوزخ میں جائیں گے۔ پھر یہ کیونکر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ
کو نصاریٰ اور حضرت عزیرؑ کو یہودی اور فرشتوں کو بنو ملیح پوجتے ہیں اگر پھر وہ
دوزخ میں جاویں گے تو ہمارے بُت بھی جاویں گے، خدائے تعالیٰ نے اس کے
جواب میں یہ آیت بھیجی
اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا
مُبْعَدُوْنَ ۝ بے شک وہ لوگ جو پہلے سے ہو چکے ہیں اُن کے واسطے ہے ۱۰۰
مہربانی اور نیکی ہماری طرف سے ان کو، وہ لوگ دوزخ سے دور ہیں یعنی حضرت
عیسیٰؑ اور عزیرؑ اور فرشتوں کو ہم نے پہلے ہی سے بہشت اور رحمت دے رکھی
ہے اُن کو دوزخ سے کیا کام ہے
لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ
خٰلِدُوْنَ ۝ نہ سُنیں گے وہ یعنی نبی اور فرشتے ذرا بھی آگ کی آواز، اور وہ ۱۰۱
اپنے دل کی خوشی میں ہمیشہ رہیں گے
لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا
یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نہ ہوگا کچھ غم اُن کو بڑے ہول ۱۰۲

Marfat.com

کا یعنی قیامت کا ڈر کچھ نہ ہوگا نبیوں اور فرشتوں کو، اور آگے پیشوا لینے
آویں گے اُن کو فرشتے قبروں میں سے اور کہیں گے کہ یہ وہ دن ہے جو تمہیں
تھا وعدہ کیا ہوا، یعنی تم سے جو وعدے کیے تھے دنیا میں سو وہ آج دن ہے
چلو تماشہ دیکھو

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَآ
أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ ۝ ۱۰۴
جس دن لپیٹیں گے ہم آسمانوں کو جس طرح لپیٹے ہیں طومار لکھے ہوئے کو جیسے
کہ شروع کیا تھا ہم نے پہلے پیدا کرنا بغیر کسی مدد اور بے اصل، پھر پھیراویں گے
آسمان کو اسی طرح یعنی پیدا کرنا اور غارت کر دینا دونوں ہماری قدرت کے آگے
برابر ہیں جس طرح پیدا کیا تھا آسمانوں کو، پھر ایک دن غائب کریں گے پھر دوبارہ
پیدا کریں گے اور یہ غائب کرنا اور پھر پیدا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور وعدہ پورا
کرنا ہم پر ہے، مقرر ہم کرنے والے ہیں اس کام کے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنۢ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ
يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّٰلِحُونَ ۝ اور مقرر لکھا ہے ہم نے زبور میں، جو ۱۰۵
کتاب داؤد نبی کو بھیجی تھی پیچھے لکھنے توریت میں جو کتاب موسیٰ علیہ السلام کو
بھیجی تھی، یعنی پہلے توریت میں لکھ بھیجا تھا وہ کہ زمین یعنی بہشت میراث لیں
گے ہمارے بندے نیک بخت اچھے کام کرنے والے یعنی ایمان لانے والوں
کا مکان بہشت ہے

إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَٰغًا لِّقَوْمٍ عَٰبِدِينَ ۝ مقرر اس بات میں پہنچ
ہے اور کفایت کرنے والی ہے وہ بات قوم بندگی کرنے والے کو یعنی جو لوگ
کہ ایمان لاتے ہیں اور تابعداری رسول کی کرتے ہیں اُن کے کام کی ہے یہ بات
اور وہی سمجھتے ہیں اس بات کو

وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ ۝ اور نہیں بھیجا ہم نے
تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر بخشائش اور مہربانی واسطے خلقت کے یعنی
تیری ذات کو صرف انعام و بخشش پیدا کیا خلقت کے واسطے جو تیرے طفیل
تیری اُمت کو بخشوں گا قیامت کو، اور اب تیرے ہونے سے مکے کے لوگوں
پر عذاب نہیں ہوتا جو تو اُن کے بیچ میں ہے، اس سبب سے عذاب سے
بچے ہوئے ہیں

قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَهَلْ
أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں ۱۰۷
کو کہ جب مجھے پیغام اور حکم الٰہی آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ خدائے تعالیٰ تمہارا ایک
خدا ہے اور کوئی اُس کا ساجھی نہیں، پھر اے کیا تم ہو ماننے والے اس حکم کے

فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ ءَاذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِيٓ
أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ ۝ پھر اگر پھر جاؤ تم حکم الٰہی سے پھر کہو ۱۰۸
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میں خبر دے چکا ہوں برابر کسی کو کم کسی کو زیادہ
نہیں کہا اور میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے یا دور ہے وہ جو تمہیں وعدہ دیا ہے
إِنَّهُۥ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ۝ مقرر ۱۰۹
خدائے تعالیٰ جانتا ہے پکار کے کہنا تمہارا اور وہ جانتا جو تم آہستہ کہتے ہو اور چھپاتے ہو
وَإِنْ أَدْرِى لَعَلَّهُۥ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ
حِينٍ ۝ اور نہیں جانتا میں شاید تم کو عذاب کے دیر آنے میں آزمانا ہوئے ۱۱۰
تمہیں یا فائدہ دینا ہو تم کو دنیا میں وقت مقرر تک جو وہ موت ہے

قَٰلَ رَبِّ ٱحْكُم بِٱلْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلْمُسْتَعَانُ
عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۝ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے پروردگار حکم ۱۱۱ - ع ۱۹ النصف
کر انصاف سے مجھ میں اور مکے کے لوگوں میں، اور پروردگار میرا اے نہایت
مہربان ہے بندوں اپنے پر، اور مدد دینے والا ہے یعنی چاہیے
کہ اس سے مدد مانگیں اوپر ان باتوں کے جو تم بناتے
ہو اے مکے کے لوگو یعنی تمہاری باتوں
سے ۔

سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — ثَمَانٍ وَسَبْعُونَ آيَةً

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ
شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ اے لوگو ڈرو عذاب سے اپنے پروردگار کے جو مقرر
بھونچال قیامت کا بڑی چیز ہے۔ بڑا ہول ہے اور یہ بھونچال بھی ایک نشانیوں
قیامت کی سے ہے

Marfat.com

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ
وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ
مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ جس دن دیکھیں ۲
گے لوگ اُس بھونچال کو تو اس کے ڈر سے بے ہوش ہو کر بھول لیں گی سب دودھ
پلانے والیاں اپنے دودھ پینے والوں کو اور ڈال دیں گی سب پیٹ والیاں
اپنے پیٹ کے بچوں کو اس ڈر سے اور دیکھے گا تو اے دیکھنے والے لوگوں
کو جو نشے میں ہیں یعنی عقل و ہوش سب لوگوں کے ڈر سے جاتے رہیں
گے مستوں کی طرح اور نہ ہوں گے وہ نشہ میں، دراصل لے پر عذاب خدائے
تعالیٰ کا سخت ہے اور بہت ڈرانے والا ہے جو بے ہوش کرے گا سب کو
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ
كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ اور لوگوں سے کوئی ہے یعنی بعضے لوگ جھگڑتے ۳
ہیں خدائے تعالیٰ کے حکم میں بغیر سمجھے بنا دلیل اور تابعداری کرتے ہیں دیو گمراہ
کی جو ازل سے لوح محفوظ پر
كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ
اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ لکھا گیا ہے اُس دیو کے حق میں کہ جو کوئی اُس ۴
دیو کی تابعداری کرے گا پھر مقرر وہ دیو گمراہ کرے گا اپنے تابعدار کو اور راہ
دکھاوے گا طرف عذاب دوزخ کے یعنی جو کوئی اس دیو سے دوستی اور اسکی
تابعداری کرتا ہے وہ اُسے ایسی راہ بتاتا ہے جو وہ دوزخ میں جاتا ہے
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ اے لوگو اگر
تم شک میں ہو پھر اُٹھنے سے قیامت کے دن یعنی اگر تمہیں یقین نہیں کہ
مر کر پھر اُٹھیں گے تو دھیان کرو اور سمجھو اپنے احوال کو
فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ
مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ
لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ پھر ہم نے مقرر پیدا کیا تمہارے باپ آدم کو مٹی سے جو تم
اس کی اولاد ہو پھر تمہیں پیدا کیا منی سے، پھر جمے ہوئے لہو کی بوند سے پھر
گوشت کی بوٹی سے کبھی تمام صورت جو اس میں کچھ عیب اور نقصان نہ ہو اور
کبھی ناقص جیسے ادھورا بنا ہوا بچہ گر پڑتا ہے یا جیسے ماں کے پیٹ کا اندھا
یا لولا یا بن ہاتھ پاؤں کا یا گھنایا ہوا تو سمجھا دیں ہم تم کو کہ پہلے تم کیونکر پیدا ہوئے
تھے تو اسی طرح سمجھو کہ جس نے اس طرح بنایا اُسے قدرت ہے جو گلی ہوئی

ہڈیوں کو بھی پھر آدمی بنا سکتا ہے
وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور ٹھہرا رکھتے ۵
ہیں ہم ماؤں کے پیٹ میں جو کچھ چاہتے ہیں ہم وقت مقرر تک جو وہ دن بچہ
ہونے کا ہے
ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ
مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْــًٔا ۭ پھر باہر لاتے ہیں ہم تم کو ماں کے پیٹ سے
بچہ، جو کچھ طاقت اور سمجھ نہیں ہوتی پھر پالتے ہیں تو پہنچو تم جوانی اور قوت کو
جو وہ تیس برس کی عمر ہے اور کوئی تم سے مرتا ہے چھوٹی عمر میں جو اس کی تعداد
نہیں، اور کوئی تم میں سے جیتا ہے بڑی عمر میں یعنی بہت بڑھاپے میں جو ہوش
اور عقل جاتی رہتی ہے تو نہ جانے جان کر کچھ، یعنی اوّل وقت جوانی کے سب
چیز کو سمجھ کر پھر بہت بڑھاپے میں سب چیز کا ہوش جاتا رہتا ہے گویا کہ پھر
بچہ کی خلقت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے معلوم کرو کہ ہمیں سب قدرت ہے
کہ بچے سے بوڑھا کرتے ہیں پھر بوڑھے کو بچے کی خاصیت دیتے ہیں اور اسی
طرح سب لوگوں کو مار کر قیامت کو پھر اُٹھاویں گے
وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ
اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ اور دیکھتا ہے ۶
تو اے دیکھنے والے زمین کو سوکھی اور بد شکل جیسے مُردہ، پھر جب نیچے بھیجتے
ہیں ہم اوپر زمین کے پانی مینہ کا تو جھولتی ہے اور موٹی ہوتی ہے اور زیادہ ہوتی
ہے اور اُگاتی ہے زمین سب طرح کی گھاس اور پھول اچھے اور ہرے اور
تازے اور خوش رنگ اور خوشبو، جس کے دیکھنے سے دیکھنے والا خوش
ہو، اور یہ ہر برس ہوتا ہے پھر سمجھو کہ جس کو یہ قدرت ہے وہی پھر ہزاروں
برس کے مُردوں کو جلا سکتا ہے
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى
كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ یہ سمجھانا تم کو بچے کی ماں کے پیٹ سے اس طرح ۷
جو بیان کیا پیدا کرنا اور زمین خشک مردہ سی کو پھر تازہ کرنا اور سوکھی لکڑیوں
سے ہری پتی اور رنگین پھول نکالنا اس واسطے ہے کہ تو جانو یہ کہ خدائے تعالیٰ
بے شک اور درست اور جلانے والا ہے مُردوں کو ہزاروں برس پیچھے اور سب
چیز کر سکتا ہے خدائے تعالیٰ

Marfat.com

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ
۸ فِي الْقُبُوْرِ ۝ اور اسے یقین جانو کہ قیامت آنے والی ہے یعنی مقرر آوے گی
کچھ شک نہیں اس میں اور یہ جانو کہ خدائے تعالیٰ مقرر اُٹھا دے گا اُن کو، جو
قبروں میں ہیں مُردے یعنی جو کوئی مُوا ہے اس کو خدائے تعالیٰ مقرر قیامت
کو پھر جلاوے گا موافق اپنے وعدے کے تو اُن سے حساب کر بدلہ دیوے
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى
۹ وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ اور لوگوں سے کوئی ہے یعنی بعضے لوگ جھگڑتے ہیں بیچ حکم
خدائے تعالیٰ کے بغیر سمجھے بنا دلیل اور بغیر لکھے ہوئے کھلے ظاہر کے یعنی جھگڑتا
ہے بغیر دست آویز اور سند کے یعنی نہایت بے واجبی بحث کرتا ہے
ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ سمیٹتا ہے دامن
اپنے کو یعنی کنارا کرتا ہے اور بھاگتا ہے واجبی بات سے اور تیار اور مضبوط ہوتا
ہے تو گمراہ کرے لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ سے یعنی خدائے تعالیٰ کی فرمانبرداری
سے لوگوں کو پھیرے، جب وہ ایسے کام کرتا ہے
لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ
۱۰ الْحَرِيْقِ ۝ ہوگی اُس کو دنیا میں رسوائی اور چکھاویں گے ہم اُس کو دن قیامت
کے عذاب آگ جلانے والی کا
ع-۱۱ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝
یہ رسوائی دُنیا کی اور عذاب قیامت کا بدلہ اس کا ہے جو بھیجا ہے اپنے ہاتھوں تُو
نے اور جان یہ کہ خدائے تعالیٰ نہیں ہے ستم کرنے والا اپنے بندوں پر، جو عذاب
ناحق کرے
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ
خَيْرُ ِۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ
اور لوگوں سے کوئی ہے یعنی بعضا شخص بندگی کرتا ہے خدائے تعالیٰ کی یعنی ایمان
لاتا ہے الگ الگ اوپری دل سے اپنی غرض کے واسطے، پھر اگر پہنچے اسے بھلائی
جمعیت اور تندرستی سے تو آرام پاتا ہے اس دین سے اور ثابت رہتا ہے
دین پر، اور اگر پہنچے اُسے آزمائش مصیبت کی جیسے مفلسی اور بیماری، پھر جاتا ہے
منہ پھیر کر دین سے، یعنی پھر کافر ہوجاتا ہے یعنی جو لوگ کہ سست ایمان رکھتے
ہیں اُن کو اگر دولت اور تندرستی ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ دین ہمیں مبارک ہوا
اور اگر بیمار یا مفلس ہووے تو پھر کافر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مصیبت
مجھے دین کے سبب ہوئی پھر
خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ نقصان دُنیا ۱۲
کا اور دین کا ہوا اس کا یعنی دونوں جہان میں خراب ہُوا اور یہ خرابی دونوں جہان کی ظاہر
نقصان ہے کھلا ہوا
يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ
هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ یاد کرتا ہے اور بندگی کرتا ہے وہ سوائے خدائے تعالیٰ ۱۳
کے اُس کو جو نہ کچھ نقصان کرے اُس کو اور نہ کچھ فائدہ کرے اُس کا یعنی کسی چیز کی
قدرت نہیں رکھتا وہ بت یہ پُوجنا ایسے کا گمراہی ہے بڑی دُور کی، جو ہرگز مدعا
کو نہ پہنچے
يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى
وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝ اور پُوجتا ہے اُسے جو نقصان اُس پُوجنے کا پہلے ہے ۱۴
فائدے سے یعنی کافر بتوں کو اس اُمید پر پُوجتے ہیں کہ قیامت کو بخشوا دیں
گے، سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کے پُوجنے سے نقصان تو پہلے ہی ہے جو
جو قتل مسلمان کے ہاتھ سے اور عذاب گور میں قیامت تک ہر طرح بت برا
یار ہے اور بُرا مصاحب ملنے والا ہے
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ
مَا يُرِيْدُ ۝ بے شک خدائے تعالیٰ لاوے گا اُن کو جو ایمان لائے ہیں ۱۵
اور اچھے کام کیے ہیں باغوں میں جو بہتی ہیں نہریں اُن باغوں کے درختوں
کے نیچے جو مقرر خدائے تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے
مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ
يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝ جسے یہ گمان ہووے وہ کہ نہ مدد کرے ۱۶
گا خدائے تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُنیا میں غالب ہونے کا فروں
پر اور دین میں اُمت کے بخشوانے پر، تو پھر چاہیے اُس گمان رکھنے والے کو
کہ ایک رسّی آسمان سے لٹکا کے چڑھے پھر کاٹ ڈالے اس رسی کو، پھر
دیکھے کر لے جاتا ہے مکر اُس کا اس کو، جس سے وہ غصہ ہے اور جھنجھلاتا ہے
یعنی اگر آسمان سے اپنے تئیں گرا دیوے تب بھی اُس کا چاہا نہ ہوگا، جو خدائے
تعالیٰ نے چاہا ہے وہی ہوگا اور اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد

Marfat.com

دنیا اور دین میں کرے گا
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
مَنْ يُّرِيْدُ ۝ اور ایسے ہی بھیجیں ہم نے قرآن کی آیتیں روشن ۱۷
اور خبریں سچی اور تمثیلیں، درست سمجھانے کو تمہارے وہ کہ مقرر خدائے
تعالیٰ راہ دکھاتا ہے بھلائی اور چھٹکارے کی جس کو چاہتا ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ
وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ
يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور وہ لوگ جو ۱۸
یہودی ہیں اور تاروں کے پوجنے والے اور نصارے اور آگ کے پوجنے
والے اور بتوں کے پوجنے والے ان سب کو مقرر خدائے تعالیٰ جدا جدا کرے
گا ان میں سے ہر ایک فرقے کو قیامت کے دن تو معلوم کرے کہ سچا کون اور
جھوٹا کون ہے، بے شک خدائے تعالیٰ سب چیز پر گواہ اور شاہد ہے ان
سبھی کے کاموں پر
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
مَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ
وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ
حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ اے کیا نہیں دیکھتا ہے تو یعنی کیا نہیں
جانتا وہ کہ خدائے تعالیٰ ہے ایسا جو سجدہ کرتے ہیں سب اُس کو جو کوئی
ہے آسمانوں میں اور جو کوئی کہ ہے زمین میں اور سورج اور چاند اور تارے
اور پہاڑ اور درخت اور حیوان بھی اور بہت آدمیوں سے کرتے ہیں سجدہ
خدائے تعالیٰ کو، اور بہتوں نے جو سجدے سے سر پھیرا تو راست اور واجب
ہوا اُن پر عذاب اور کہتے ہیں کہ نرا سر کو زمین پر رکھنا سجدہ نہیں ہوتا،
کس واسطے کہ اگر کوئی ہنسی سے کسی کے آگے سر زمین پر رکھے تو اُسے
سجدہ نہ کہیں گے بلکہ سجدہ ہے نشانی نہایت عاجزی اور ڈر اور بے نوائی اور
بے کسی اور ناچاری کی تو چاہیئے سجدہ کرنے کے وقت ویسی ہی حالت ہووے
آدمی کو، اور یہ سجدہ چھٹا ہے قرآن کے سجدوں سے
وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ
مَا يَشَاۗءُ ۝ اور جس کو خوار کرے خدائے تعالیٰ اور بے آبرو کرے پھر نہیں السجدة
کوئی عزت دینے والا اُس کو، بے شک خدائے تعالیٰ کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے
مختار ہے
هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ یہ دو قوم مومن اور
کافر آپس میں دشمن ہیں لڑتے اور جھگڑتے ہیں بیچ حکم پروردگار اپنے کے
فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ
۲۰ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ پھر جو کوئی کافر ہوا بیونتی جائے
گی اور قطع ہوگی اُن کے واسطے پوشاک آگ سے یعنی آگ اُن کے بدن سے
ایسی لپٹی جائے گی جیسے کپڑا لپٹے، اور چھڑکا جائے گا اُن کے سر پر پانی بہت
گرم ایسا کہ جو
۲۱ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ
۲۲ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ پگھلے گا اس گرم پانی سے جو کچھ اُن کے پیٹ میں ہوگا اور کھال
بھی اُن کی پگھلے گی اور واسطے مارنے کافروں کے گرز ہوں گے لوہے کے
فرشتوں کے ہاتھ میں
كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۤ
ع-۲۳ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ جب چاہیں کافر کہ باہر آویں دوزخ کی
آگ سے تو چھوٹیں غم اس عذاب کے سے، پھر پھیرے جائیں گے اسی میں
یعنی کافر جب چاہیں گے کہ دوزخ سے باہر نکلیں اور دروازے تک پہنچیں گے
تب فرشتے ماریں گے گرزوں کی پھر دوزخ میں لے جاویں گے اور کہیں گے
کہ چکھو عذاب آگ جلانے والی کا، بعد احوال دوزخیوں کے اب بہشت کے
رہنے والوں کا احوال فرماتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ
۲۴ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ بیشک خدائے
تعالیٰ لاوے گا اُن کو جو ایمان لائے خدا اور رسول پر، اور کام کیے اچھے
باغوں میں جو بہتی ہیں ان باغوں کے درختوں کے نیچے نہریں، اور پہناویں گے ان باغوں
میں لے جا کر کنگن سونے کے اور موتیوں کے اور پوشاک ہوگی ان کی
باغوں میں ریشمی باریک تحفہ کپڑوں کی
وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا اِلٰى
۲۵ صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝ اور راہ پائی ہے اُن بہشت کے رہنے والوں نے

Marfat.com

طرف پاکیزہ باتوں کے جو وہ کلمۂ شہادت ہے یا ایمان مفصل اور مجمل ہے اور
پائی ہے انہوں نے راہ طرف خدائے تعالیٰ تعریف کیئے گئے کے
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ
الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ط وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ
نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۵ وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے ۲۶
خدا اور رسولؐ پر، اور اٹکاتے ہیں اور روکتے ہیں لوگوں کو خدائے تعالےٰ
کی بندگی کرنے سے اور زیارت کرنے سے مسجد عزت اور حرمت کی
ہوئی کے، جو کیا ہم نے اُس مسجد کو سب لوگوں کے واسطے برابر رہنے
والا اُس میں کا اور مسافر یکساں ہیں حج کے موسم میں، یعنی لوگ جو مسافر
حج کے واسطے مکے کے شہر میں آتے ہیں تو جہاں چاہیں رہیں، کوئی منع
نہیں کرتا کہ میرے گھر میں نہ آؤ، اور جو کوئی چاہے کہ پھرے انصاف کی
بات سے طرف ظلم کے، یعنی اگر کوئی مکے میں چاہے کہ گناہ کروں، تو اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ چکھاؤں گا میں اُس کو عذاب بڑا دُکھ دینے والا، چاہیئے
کہ مکے میں کچھ ایسا کام نہ کرے، جو کوئی آزردہ ہو، یہاں تک کہ غلام اور
نوکر کو بھی گالی اور سخت نہ دے نہ کہے، کہتے ہیں سوائے مکے کے کہیں اور کسی
کے جی میں آوے کہ یہ گناہ کروں جب تک وہ باتوں سے یا بدن سے
نہ کرے، فرشتے وہ گناہ اس کے نام نہیں لکھتے، اور مکے میں یہ حکم ہے کہ
دل میں خیال گناہ کا آیا اور ابھی ظاہر نہیں کیا، فرشتوں نے اُس کے نام
وہ گناہ لکھ دیا۔ اور اسی طرح اگر کوئی مکے میں دو رکعت نماز پڑھے تو اُس
کا ثواب اتنا ہے جیسے ستر رکعت اگر کسی شہر میں پڑھے تو نہیں
وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ
بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ۵ اور جب بتلا دیا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو جگہ مکہ بنانے کی، ۲۷
کہتے ہیں جبرئیلؑ نے آن کر جگہ بتائی کہ یہاں مکہ بناؤ اور بعضے سوائے
اس کے اور بھی روایتیں کہتے ہیں، اور کہا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو کہ
وہ شریک اور ساجھی میرا مت کر کسی کو اور کسی چیز کو، اور ستھرا اور پاکیزہ کر
میرے گھر کو واسطے گرد پھرنے والوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے
اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے، یعنی نماز پڑھنے والوں کے واسطے گھر

پاکیزہ کر، کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مکے کو بنا کر تیار کر چکے، تب
غیب سے آواز آئی کہ پکار لوگوں کو، جو اُس کی زیارت کو آویں، حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کی کہ میری آواز کہاں پہنچے گی، حکم آیا جناب الٰہی سے کہ
پکارنا تیرا کام ہے اور تیری آواز کا پہنچانا میرا کام ہے، تب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے ابوقبیس پہاڑ پر چڑھ کر پکارا کہ اے لوگو آؤ مکے کا حج تم پر فرض
ہوا، حق تعالیٰ نے یہ آواز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب ارواحوں کو سنائی
جن ارواحوں کو دُنیا میں آنا تھا اور سبھوں نے وہ بُلانا قبول کیا اور کہا لبیک
اللّٰھم لبیک جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کہا ہم نے
وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ
يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۵ پکار اے ابراہیم علیہ السلام اور آواز دے ۲۸
لوگوں کو واسطے حج مکے کے جو آویں تیرے پاس پیدل اور سوار اونٹوں دُبلوں
کے چلنے سے جو آتے ہیں ہر راہ دور دور لمبیوں سے یعنی تو اے ابراہیم علیہ
السلام لوگوں کو بُلا جو دُور سے آویں سوار اور پیدل
لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ
مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا
مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۵ تو موجود ہوویں اپنے نفع ۲۹
کے واسطے جو دین اور دنیا کا ہے فائدہ اور یاد کریں نام خدا کا بیچ دنوں مقرر
کے یعنی لبیک کہیں دس دن یا اوپر اس کے جو روزی دی تھی ان کو بے زبان
حیوانوں سے جیسے اونٹ اور گائے اور دُنبے یعنی قربانی کرنے کے وقت
خدائے تعالیٰ کا نام لو، کافر وقت ذبح کرنے کے بتوں کا نام لیتے تھے، اس
واسطے حکم کیا کہ تکبیر کہو، پھر گوشت کھاؤ قربانی کا اور کھلاؤ غریب محتاجوں کو
ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا
بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۵ پھر چلاویں اور روا کریں اپنے کام ضرورتوں کو اور ۳۰
احتیاجوں کو، جیسے میل چھڑانا بدن سے اور حجامت اور ناخن دُور کرنے
اور پوری کریں منتیں اور نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر آزاد کے یعنی مکے کے
ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ ط یہ باتیں اور حکم خدائے تعالیٰ کا ہے اور جو کوئی بڑائی اور بزرگی
سے رکھے گا حکم خدائے تعالیٰ کا، پھر یہ بہت بھلا ہے اُس بزرگی رکھنے والے
کو نزدیک پروردگار اُس کے کے، یعنی جو کوئی حکم خدائے تعالیٰ کا بجا لاوے گا

Marfat.com

گا، خدائے تعالیٰ اُسے اچھا بدلہ دے گا
وَاُحِلَّتْ لَکُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَاجْتَنِبُوا
۳۱ الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ حُنَفَآءَ
لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِهٖ ؕ اور حلال کیا تمہارے واسطے بے زبان
حیوانوں کو مگر وہ جو حکم ہوا تم پر اس کے حرام کا، یعنی حیوانوں سے بعضے حلال
کیے ہیں اور بعضے حرام کیے ہیں، پھر پرہیز کرو اور دور ہو گندگی بتوں کی سے
اور پرہیز کرو اور دور ہو جھوٹی بات سے جو پوجنا بتوں کا ہے یا جھوٹی گواہی
دینے سے پرہیز کرو، صرف خدائے تعالیٰ ہی کی بندگی کرو سب دینوں کو چھوڑ
کر، نہ شریک کرو کسی چیز کو اُس کے ساتھ
وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ
۳۲ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ ۝ اور جو کوئی شریک
کرے گا خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی کو تو یہ ایسا بڑا گناہ ہے گویا کہ گرے
وہ آسمان سے زمین پر، اور لے جاویں گوشت اُس کا چیلیں، یا پھینک دے
اُسے باد اونچے مکان سے نیچ جگہ نیچی بہت دور کے جو کوئی فریاد اس کی
سنے اور کوئی اس کی مدد نہ کرے گا
ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی
۳۳ الْقُلُوْبِ ۝ یہ سب جو فرمایا ہے، حکم خدائے تعالیٰ کا ہے اور جو کوئی بزرگی
دے گا اور تعظیم کرے گا خدائے تعالیٰ کی نشانیوں کی، جیسے حج کی باتیں ہیں
یا قربانی کی شرطیں ہیں یہ کہ جانور فربہ اور بے عیب ہو اور مہنگا ہو، پھر مقرر
وہ تعظیم کرنے والا ڈرنے والے دلوں سے ہے، یعنی جو کوئی خدائے تعالیٰ
سے ڈرے گا، وہی تعظیم خدائے تعالیٰ کی کرے گا
لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى
ع ۸/۱۱ - ۳۴ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ تم کو ان حیوانوں میں یعنی جن کو تم نے قربانی کرنے
کو مقرر کر رکھا ہے اُن سے تمہیں فائدہ ہے مباح جیسے دودھ اور اُون
اور سواری اور بچہ وقت مقرر تک یعنی جب تک کہ وقت قربانی کا پہنچے
تو پھر پہنچاؤ ان حیوانوں کو گھر آزاد تک یعنی مکے میں لے جاؤ
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰی
مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۳۵ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ۝ اور ہر قوم کو جو تم سے

پہلے تھی مقرر کیا ہم نے قربانی کرنا تو یاد کریں نام خدائے تعالیٰ کا جو تم سے
پہلے تھے اوپر اس کے جو حلال کیے ان لوگوں پر بے زبان حیوانوں سے یعنی
ہر پیغمبر کی امت کو حکم کیا تھا ہم نے کہ ہمارے نام پر قربانی کرو، اور یہ حکم
کیا تھا کہ خدا تم سبھوں کا ایک خدا ہے پھر اس کے حکم پر سر رکھو اور اسی
کا فرمانا بجا لاؤ، اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش خبری دے غریب جلد
حکم ماننے والوں کو، یعنی جو لوگ کہ سنتے ہی حکم خدائے تعالیٰ کا بجا لاتے ہیں
اور کچھ اس میں تکرار اور حجت نہیں کرتے اور وہ غریب
الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ
عَلٰی مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
۳۶ یُنْفِقُوْنَ ۝ ایسے ہیں کہ جس وقت نام لیویں خدائے تعالیٰ کا اُن کے
روبرو تو ڈرے دل اُن کا خدائے تعالیٰ کی بزرگی سے اور صبر کرتے ہیں، اور
منہ سے نہیں گلہ کرتے اوپر مصیبت کے جو اُن پر پہنچی ہے اور قائم رکھتے
ہیں نماز کو، اور جو کچھ روزی دی ہے ہم نے ان کو، اس میں سے لوگوں کو
بانٹتے ہیں یعنی خیرات کرتے ہیں
وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِیْهَا
خَیْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ
جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ اور اونٹ قربانی
کرنے کے ہیں کیا ہم نے ذبح کرنا اُن کا تمہارے واسطے نشانیاں دین خدائے
تعالیٰ کے سے اور تم کو اس قربانی کرنے میں بھلائی ہے دین اور دنیا کی پھر لو
نام خدائے تعالیٰ کا ذبح کرنے کے وقت جو وہ اونٹ برابر کھڑے ہوں، یعنی
اونٹوں کو کھڑا ذبح کرنا سنت ہے بلکہ واجب ہے اور بعضے وقت ذبح کرنے کے
یہ پڑھتے ہیں، پھر جب وہ اونٹ گرے زمین پر کروٹ سے اور جان بدن سے
نکل جائے تب کھاؤ گوشت اُس کا اور کھلاؤ فقیر محتاج مانگنے والے اور نہ
مانگنے والے کو، یعنی سب کو دو
۳۷ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ الیسا ہی تابعدار
کیا ہم نے اونٹ اور گایوں کو تمہارا جو کچھ انہیں چاہو سو کرو تو شاید تم ایسے
احسان کا شکر کرو خدائے تعالیٰ کی جناب میں، کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت سے پہلے لوگ قربانی کرکے لہو اس کا مکے کی دیوار کو
لگا کر بندگی سمجھتے تھے اور اس کام سے خدائے تعالیٰ کی خوشی جانتے تھے،

Marfat.com

پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو لوگوں نے قبول کیا، تب
بھی اس اگلی رسم کو چاہا کہ کریں، پھر حکم منع کا ہوا اور یہ آیت آئی
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ
التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ نہیں پہنچتا خدائے تعالیٰ کو گوشت اُن کا اور نہ لہو اُن
کا لیکن پہنچتا ہے خدائے تعالیٰ کو ڈر تمہارا، یعنی گوشت اور لہو قربانیوں کا
نہیں چاہتا خدائے تعالیٰ تم سے اسی چاہتا اور قبول کرتا ہے خدائے تعالیٰ
ادب تمہارا اور ڈرنا تمہارا اور فرمانبرداری کرنی تمہاری جو حکم خدائے تعالیٰ
کا بجا لاتے ہو دل اور جان سے یہ باتیں پہنچتی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ قبول کرتا
ہے ایسے کاموں کو
كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا
هَدٰىكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ایسا ہی تابعدار کیا حیوانوں کو ۳۸
تمہارا تو بزرگی سے یاد کرو تم خدائے تعالیٰ کو اوپر اس انعام کے جو بتلایا تم
کو اور راہ دکھائی تم کو دین کے کاموں کی طرف، اور اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم خوش خبری دے نیک کام کرنے والوں کو کہ اچھا اجر ملے گا
تم کو اور
اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ بے شک خدائے تعالیٰ دُور رکھے ۳۹
گا زور اور غلبہ مشرکوں کا ایمان لانے والوں سے، بے شک خدائے تعالیٰ
دوست نہیں رکھتا کسی دغا باز ناشکر کو، کہتے ہیں کہ مکے کے کافر مسلمانوں
کو بہت دُکھ دیتے تھے جو ہر روز اصحاب مار کھاتے کبھی سر پھوٹے ہوئے
اور کبھی ہاتھ بندھے ہوئے آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر
اپنا حال دکھاتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو مجھے
حکم لڑنے کا ان سے نہیں ہے، پھر جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مدینے میں تشریف لائے تب حکم جنگ کا ہوا، پہلی آیت جو لڑائی کے
حکم میں آئی سو یہ ہے
اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝ رخصت دی۔ لڑائی کی ان کو جو لڑائی چاہتے ۴۰
ہیں کافروں سے اس واسطے جو ظلم پہنچا ہے اُن کو، اور بے شک خدائے تعالیٰ
مسلمانوں کو مدد دے سکتا ہے یعنی مقرر مدد کرے گا خدائے تعالیٰ اُن
لوگوں کی
الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ
اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۗ جن کو نکال دیا کافروں نے ان کے گھر سے
ناحق یعنی اُنہوں نے کوئی ایسا کام نہ کیا تھا جو لائق جلا وطن کے ہوتے مگر
وہ کہتے تھے کہ پالنے والا ہمارا خدا ہے اور خدائے تعالیٰ کو ایک کہتے تھے
وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ
وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۗ
وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اگر نہ ۴۱
دُور کرتا اور نہ ہٹاتا خدائے تعالیٰ بعضے لوگوں کو بعضوں سے، یعنی مشرکوں کو
موحدوں سے دور نہ رکھتا تو ہر طرح ڈھائی جاتیں استھانیں جوگیوں کی، اور
دیرے نصاریٰ کے اور ٹھاکردوارے یہودیوں کے اور مسجدیں مسلمانوں کی
یاد کرتے ہیں جن میں نام خدائے تعالیٰ کا بہت ہر زبان میں، یعنی اگر خدائے
تعالیٰ موحدوں کو مشرکوں اور کافروں سے نہ بچاتا تو کافر سب کی عبادت
کی جگہ کو ویران کرتے اور جو خدا کو ایک کہتے تھے اُن کو مار ڈالتے اور مقرر
مدد کرے گا خدائے تعالیٰ اُس کو جو کوئی مدد کرنے گا دین کی بیشک خدائے تعالیٰ
زبردست اور غالب ہے سب پر، اور حکم لڑنے کا دیا
اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ
وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ ایسے لوگوں کو کہ اگر قدرت دیویں ہم ان کو ۴۲
ملک میں تو وہ قائم رکھیں نماز کو اور دیویں زکوٰۃ اور کہیں لوگوں کو کہ اچھے کام
کرو، اور منع کریں لوگوں کو بُرے کاموں سے، اور خدائے تعالیٰ کے اختیار میں
ہے آخر سب کاموں کا، یعنی کوئی بہتیرا کچھ چاہے بغیر مرضی خدائے تعالیٰ کے
کچھ کام نہیں ہوتا، پھر خدائے تعالیٰ اپنے دوست کو دلاسا دیتا ہے
وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ
وَّثَمُوْدُ ۙ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ ۴۳، ۴۴
وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اور اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے ۴۵
لوگ تجھے جھوٹا کہتے ہیں تو تم نہ کہا تو کس واسطے کہ بے شک جھوٹا کہا تھا پہلے
ان مکے کے لوگوں سے قوم نے نوح علیہ السلام کو، اور قوم عاد نے ہود نبی علیہ

Marfat.com

اسلام کو، اور قوم ثمود نے صالح نبی علیہ السلام کو، اور قوم لوط نے لوط نبی علیہ السلام کو اور قوم مدین نے شعیب نبی علیہ السلام کو۔ ماور جھوٹا کہا مصر کے لوگوں نے موسٰی علیہ السلام کو، یعنی جتنے نبی ہم نے بھیجے تھے، سبھوں کی قوم نے ان کو جھوٹا کہا۔ پھر ہم نے ڈھیل دی کافروں کو جب تک کہ وقت ان کے عذاب کا آوے، جب وہ وقت آیا تو پھر پکڑا ہم نے ان کو، پھر کیسا تھا خراب ہونا ان کا، یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کیا تو نے کہ ان سب اُمتوں کا جو نبیوں کو جھوٹا کہتے تھے، اُن کا آخر کیا حال ہوا

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا پھر کئی گاؤں اور شہر کے لوگوں کو حوار کھپا دیا ہم نے، اور وہ ظالم تھے اور مشرک تھے، پھر اُن گاؤں اور شہروں کی عمارتیں ڈھے پڑی ہیں اپنی چھتوں پر یعنی اُن حویلیوں کی پہلے تو دیواریں گریں پھر اوپر اس کے چھتیں گریں جو نہایت ویران ہوئے

۴۶ وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ٥ اور کنویں نکمے پڑے ہیں جو کوئی پانی پینے والا نہیں اور محل اونچے گچ کاری کیئے ہوئے ستھرے خالصہ تحفہ خالی پڑے ہیں کوئی رہنے والا نہیں، اُس کنویں اور اس محل کے احوال میں یوں کہتے ہیں کہ جب قوم ثمود کی عذاب خدائے تعالٰی کے سے مر چکے تب حضرت صالح نبی علیہ السلام چار ہزار مسلمانوں کو لے کر یمن کے ملک میں آئے، وہاں حضرت صالح علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی، اس جگہ کا نام اس واسطے حضر موت رکھا ہے اور وہ سب مسلمان وہاں رہے اور اجلاس کو یا جلیس کو اپنے میں بادشاہ اور سنحاریب کو وزیر کیا اور اس جنگل میں کنواں کھودا اور ایک محل بہت مضبوط سونے روپے کی اینٹوں سے بنایا اور جواہر اس میں جڑے اور وہاں رہ کر خدائے تعالٰی کی بندگی کرتے تھے بعد کئی سو برس کے اُن کی اولاد بتوں کو پوجنے لگی، خدائے تعالٰی نے حنظلہ نبی علیہ السلام کو بھیجا تو راہ دین کی بتادے، انہوں نے بڑی خرابی سے اُس نبی کو مار ڈالا، خدائے تعالٰی نے اُن پر ایسا عذاب بھیجا کہ کوئی اُن سے باقی نہ رہا سب مر گئے اور بعضے یوں کہتے ہیں کہ ایک کافر بادشاہ نے چاہا اپنے وزیر مسلمان کو دین کے واسطے مار ڈالے، وہ وزیر چار ہزار مسلمان سمیت بھاگ کر نیچے پہاڑ حضر موت کے آن کر رہا اور وہاں جو کنواں کھودا، سو کھاری نکلا، آخر کو ایک مرد غیب سے آیا اور کہا کہ اس جگہ کھودو کنواں، جب وہاں کھودا تو بہت ٹھنڈا اور خوب میٹھا پانی نکلا

اُنہوں نے اُسے کشادہ کر کے باؤلی بنائی اور سونے روپے کی اینٹوں سے بنایا اور اس میں جواہر لگائے اور پاس اُس کے ایک محل بنایا بہت اونچا اور مضبوط، وہاں رہ کر خدائے تعالٰی کی یاد میں مشغول ہوئے، کئی سو برس پیچھے شیطان نے ایک بڑھیا نیک بخت کی صورت بن کر ان کی عورتوں کے پاس آن کر اخلاص سے سکھایا کہ اگر مرد مسافری کو جاویں تو تم آپس میں عورت سے عورت مشغول ہوا کرو، پھر ایک بوڑھے مرد نیک بخت کی صورت بن کر ان مردوں سے نصیحت کی طرح سمجھا کر کہا کہ اگر کسی وقت عورت پاس نہ ہو تو حیوان سے اور لڑکوں سے ملا کرو، جب یہ دو باتیں ناپاک اور بُری اس قوم میں ہونے لگیں تب خدائے تعالٰی نے حنظلہ نبی علیہ السلام کو بھیجا تو اس قوم کو منع کرے کہ وہ بُرے کام چھوڑیں، اُنہوں نے نہ مانا اس کنوئیں کا پانی غائب ہوا، تب عاجز ہو کر کہا کہ اگر پانی پھر اسی طرح کنوئیں میں پیدا ہووے تو ہم تیرا کہا مانیں، حضرت حنظلہ کی دُعا سے خدائے تعالٰی نے پھر ویسا ہی پانی اس کنوئیں میں پیدا کیا، تب بھی وہ ایمان نہ لائے اور اس نبی کو بڑے عذاب سے قتل کیا، تب خدائے تعالٰی نے اُن پر عذاب ایسا بھیجا کہ سب مر گئے اور وہ کنواں اور محل خالی پڑا ہے سو فرماتا ہے خدائے تعالٰی کہ

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ

۴۷ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ٥ اے کیا نہیں جاتے مکے کے لوگ یعنی جاتے ہیں شام کے اور یمن کے ملک میں، پھر دیکھتے ہیں نشانیاں اُن کے عذاب کی، چاہیئے کہ ڈرتے اگر ہوتے دل اُن کے سمجھنے والے یا ہوتے کان سُننے والے پھر مقرر نہیں ہیں اُن کی آنکھیں اندھی اے پر اندھے ہیں وہ دل اُن کے جو اُن کی چھاتی میں ہیں اس سبب کچھ ان کو گزرے ہوئے لوگوں کا احوال نہ نظر آتا ہے نہ سُنتے ہیں

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

۴۸ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ٥ اور جلد چاہتے ہیں مکے کے لوگ تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب کو، یعنی تو جو عذاب سے خدائے تعالٰی کے اُن کو ڈراتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ کب آوے گا جلد منگا اگر تو سچا ہے تو کہہ اُن کو کہ ہرگز جھوٹا نہ کرے گا

Marfat.com

خدائے تعالیٰ اپنے وعدے کو جو اس نے عذاب کا وعدہ کیا ہے مقرر ہوگا اور
بے شک ایک دن تیرے رب کے پاس برابر ہزار سال کے ہے جو تم گنتے ہو
یعنی نزدیک خدائے تعالیٰ کے ایک دن اور ہزار برس یکساں ہے اور ہونا نہ
ہونا اور تھوڑی اور بہت مدت برابر ہے جب چاہے عذاب بھیجے
وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ...
۴۹ ... ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ اور کئی گاؤں کے
لوگوں کو ڈھیل دی ہم نے عذاب بھیجنے میں تو توبہ کریں اپنے گناہوں سے
اور وہ ظالم تھے جو انہوں نے توبہ نہ کی، پھر پکڑا ہم نے ان کو سخت عذاب
میں یہاں یعنی دنیا میں، اور طرف ہمارے پھر پھریں گے آخرت کو اور وہاں
عذاب بہت ہوگا
۵۰ قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے مکے کے لوگو! میں تم کو ڈرانے والا
ہوں کھلا ہوا یعنی کچھ بات چھپا کر نہیں کہتا ہوں
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
۵۱ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور کام کرتے
ہیں اچھے، اُن کے واسطے بخشش ہے اور روزی پاکیزہ ستھری بے محنت
اور بے احسان
وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
۵۲ الْجَحِيْمِ ۝ اور وہ لوگ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں کو جھوٹا کرنے
کو یعنی قرآن کی آیتوں کو جھوٹا کر کے ہرا دیں، پیغمبر کو اور آپ سچے ہوں، وہ
لوگ دوزخ کے رہنے والے ہیں، کہتے ہیں کہ جب سورۃ نجم خدائے تعالیٰ
نے بھیجی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکے کی مسجد میں بیٹھ کر پڑھنا
شروع کیا اور ایک ایک آیت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے تو لوگ
اچھی طرح سمجھیں جب کہ اس آیت پہنچے، اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَ
مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى یہ پڑھ کر بھی ذرا ٹھہرے، شیطان نے حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بنا کر یہ کہا
تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى یہ بت
لات اور عزّٰی اور منات بڑے ہیں قوم کے اور امید رکھا چاہیئے ان سے
جو بخشوا دیں گے اور یہ شیطان نے اس طرح کہا جو مشرکوں نے ہی سنا
اور انہوں نے سن کر جانا کہ یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اور مشرک
خوش ہوئے کہ آج ہمارے بتوں کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعریف کی، اس
سبب سے ایسے راضی ہوئے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر سورۃ
کا سجدہ کیا تو مشرک بھی مومنوں کے ساتھ سجدے میں گئے، تب حضرت
جبرئیلؑ نے آکر یہ احوال پیغمبر سے ظاہر کیا، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ
سن کر بہت غمگین ہوئے، تب پروردگار نے اپنے دوست کی تسلی کیلئے یہ آیت بھیجی،
وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى
اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ
۵۳ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور نہیں بھیجا
ہم نے پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی پیغمبر یا نبی جو وقت آرزو
اس کی کے یعنی بیان کرنے حکم الٰہی کے ڈالتا ہے اور ملاتا ہے شیطان آرزو
اپنی جو چاہتا ہے یعنی سب ہی اور پیغمبروں سے ایسا سلوک کیا ہے شیطان
نے جیسا تجھ سے کیا پھر دور کرتا ہے اور مٹاتا ہے خدائے تعالیٰ اس کو، جو
ڈالتا ہے اور ملاتا ہے شیطان باتیں کفر اور شرک کی بات ملاتا شیطان کا اس
واسطے ہے
لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
۵۴ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ تو
بنا دے اور کرے خدائے تعالیٰ اُس کو جو ملایا شیطان نے آزمائش واسطے
اُن کے جن کے دل میں بیماری نفاق کی اور شرک کی ہے اور جن کے دل
سخت ہیں شرک سے، یعنی خدائے تعالیٰ اس شیطان کی بات سے مشرکوں
اور منافقوں کو آزمایا ہے، اور بے شک ظالم یعنی مشرک جدائی میں
دور بہت ہیں سیدھی راہ سمجھ کی سے اور وہ بات ملائی شیطان
کی اس واسطے
وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَ
۵۵ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
اور تو جانیں وہ لوگ جن کو سمجھ دی، یعنی مومن جانیں کہ وہ قرآن سچ حکم
پروردگار تیرے کا ہے پھر سچ جانتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں قرآن پر،
پھر نرم ہوتا ہے قرآن سے دل اُن کا، اور حکم اُس کا قبول کرتے ہیں

Marfat.com

اور مقرر خدائے تعالیٰ ہر طرح راہ دکھاتا ہے اُن کو جو ایمان لائے طرف سیدھی
راہ کے جو وہ تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ
السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ۝ اور ہمیشہ
رہیں گے وہ لوگ جو ایمان نہ لائے شک میں یعنی کافر ہمیشہ شک میں رہیں
گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا سچ ہے یا جھوٹ،
جب تک کہ آوے اُن کو قیامت یا موت یکایک یا اُن پر عذاب ان ناامید
ہونے اُن کے کا جو اُس دن سے اُن کا نشان نہ رہے

الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ اُس دن بادشاہت
سارے عالم کی خدائے تعالیٰ کو ہے اور سب بڑے بادشاہ اور بڑے حاکم
ہوں گے عاجز محتاجوں کی طرح اُس دن حکم کرے گا خدائے تعالیٰ کافروں
اور مسلمانوں میں پھر جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کیے ہیں، وہ بہشتوں
کی نعمتوں میں رہیں گے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ
ع ۱۴ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ اور جو ایمان نہیں لائے اور جھوٹ جانا ہمارے حکم
کو پھر اس قوم کو عذاب خوار کرنے والا اور رسوا کرنے والا ہوگا

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝
اور جنہوں نے اپنا وطن چھوڑا ہے خدائے تعالیٰ کی راہ میں پھر مارے گئے کافروں
کے ہاتھ سے یا موئے اپنی موت سے، ہر طرح روزی دے گا اُن کو خدائے
تعالیٰ روزی اچھی، جو وہ نعمتیں بہشت کی ہیں، اور بے شک خدائے تعالیٰ
بہت اچھا ہے سب روزی دینے والوں سے

لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ
حَلِيمٌ ۝ ہر طرح لاوے گا مسلمانوں کو بہشت میں، لانا اُن کی خوشی کا، یعنی
مسلمانوں کو بہشت میں عزت اور حرمت سے فرشتے لاویں گے اور بے شک
ع ۱۵ خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے سب کے احوال کا تامل کرنے والا عذاب کرنے
میں کافروں اور تکبر کرنے والوں کے

ذَٰلِكَ ۖ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ
عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۝ یہ حکم خدائے
تعالیٰ کا اور جو کوئی دُکھ دے اپنے مدعی کو جیسا اُسے دُکھ دیا ہے پھر جو وہ
ظلم کیا جاوے اُس پر تو ہر طرح مدد کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس کی یعنی ایک
کو ایک نے زخمی کیا اُس زخمی نے اُسے زخم دیا تو دونوں برابر ہوئے پھر جو وہ
جس نے زخمی کیا پھر چاہے کہ اُسے دوبارہ زخمی کرے بعد برابر ہونے کے
تو اُس کی مدد کرے گا خدائے تعالیٰ، بے شک خدائے تعالیٰ ہر طرح بخشنے والا
ہے مہربان

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي
اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ یہ مدد کرنا مظلوم کی اس سبب ہے
کہ خدائے تعالیٰ سب کام کر سکتا ہے جیسے کہ رات کو لاتا ہے بیچ دن کے، یعنی
رات تھوڑی سی دن میں آکر رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا ہوتا ہے گرمیوں میں
اور پھر لاتا ہے دن کو بیچ رات کے، یعنی دن سے کچھ تھوڑا رات میں جا کر دن
چھوٹا ہوتا ہے اور رات بڑی ہوتی ہے جاڑوں میں، اور بے شک خدائے تعالیٰ
سُننے والا ہے سب کے بھیدوں اور مصلحتوں کا اور دیکھنے والا سب کے
کاموں کا ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ
هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝ اور یہ اس سبب سے ہے
کہ خدائے تعالیٰ وہ سچ بے شک ہے اور وہ جن کو بُلاتے ہیں سوائے خدائے
تعالیٰ کے وہ باطل ہے اور بے شک اللہ وہی ہے اونچا سب کے وہم و خیال
سے اور بڑا ہے سب کی تعریف اور بڑائی دینے سے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ
الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ اے کیا نہیں دیکھتا
تو کہ وہ خدائے تعالیٰ نے بھیجا نیچے پانی آسمان سے پھر ہوئی زمین سبز اس پانی
سے جو سبز اور طرح کے درخت اور گھاس زمین سے اُگتی ہے اور بے شک
خدائے تعالیٰ مہربانی کرنے والا ہے خبر جاننے والا سب کے احوال کی

لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ
الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ اُسی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں اور دیکھ خدائے
تعالیٰ ہر طرح بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا سب خوبیوں سے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ

Marfat.com

تجری فی البحر بامرہ ۔ ویمسک السماء ان تقع علی الارض
الا باذنہ ۔ ان اللہ بالناس لرءوف رحیم ۝ اے کیا
نہیں دیکھتا تو اے دیکھنے والے وہ کہ تابعدار تمہارا کیا یعنی تمہارے اختیار میں
دیا اُن چیزوں کو جو زمین میں ہیں اور تابعدار کیا تمہارا ناؤ کو جو چلتی ہے دریا میں
حکم خدائے تعالیٰ کے سے اور آسمان کو تھام رکھا ہے جو نہ گر پڑے زمین پر، مگر
اُس کے حکم سے، یعنی خدائے تعالیٰ جب چاہے تو گرے آسمان بے شک
خدائے تعالیٰ ساتھ لوگوں کے یعنی اوپر لوگوں کے مہربانی کرنے والا ہے،
بخشنے والا ہے

وھو الذی احیاکم ز ثم یمیتکم ثم یحییکم ۔
ان الانسان لکفور ۝ اور وہ خدائے تعالیٰ وہ ہے جس نے جلایا تم کو
یعنی پیدا کیا تم کو ماؤں کے پیٹ سے پھر مارے گا تم کو جب تمہارے
مرنے کا وقت آوے گا بے شک آدمی ناشکر ہے جو اس کی نعمتوں کا شکر
نہیں کرتا ۔

لکل امۃ جعلنا منسکا ھم ناسکوہ فلا ینازعنک
فی الامر وادع الی ربک ۔ انک لعلی ھدی مستقیم ۝
ہر دین والے کو دی ہم نے اور مقرر کی ہم نے دین کی باتیں جو وہ دین کے کام
کرتے ہیں پھر چاہیئے کہ دشمنی نہ کریں تجھ سے دین میں اور بلا تو لوگوں کو طرف
دین پروردگار اپنے کے بے شک تو ہر طرح اوپر راہ سیدھی کے چلتا ہے

وان جادلوک فقل اللہ اعلم بما تعملون ۝ اور
اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو تو کہہ خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو اور

اللہ یحکم بینکم یوم القیمۃ فیما کنتم
فیہ تختلفون ۝ خدائے تعالیٰ حکم کرے گا اور فیصلہ دے گا کافروں
اور مسلمانوں میں قیامت کے دن جس بات میں تم جھگڑتے ہو یعنی قیامت کے
دن حکم خدائے تعالیٰ سے جانو گے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون تھا اور بدلہ
اپنے کیئے کا سب پاویں گے

الم تعلم ان اللہ یعلم ما فی السماء والارض ۔
ان ذلک فی کتب ۔ ان ذلک علی اللہ یسیر ۝ اے کیا نہیں
جانتا تو وہ کہ خدائے تعالیٰ واقف ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں، یعنی
کوئی چیز خدائے تعالیٰ سے چھپی نہیں اور یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہے اور
یہ خبر کا جاننا خدائے تعالیٰ پر سہج ہے کس واسطے کہ اُسی کا بنایا ہوا ہے سب کچھ

ویعبدون من دون اللہ ما لم ینزل بہ سلطانا
وما لیس لھم بہ علم ۔ وما للظلمین من نصیر ۝
اور کافر پوجتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے اُس کو جو نہیں بھیجی اُس کے پوجنے
کے واسطے کوئی دلیل اور وہ پوجتے ہیں ایسے کو جو اس کے پوجنے کا حق نہیں جانتے
یوں ہی دیکھا دیکھی پوجتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے اور چیزوں کو پوجتے
ہیں، وہ ظالم ہیں، اُن کا کوئی مددگار نہیں جو اُنہیں خدائے تعالیٰ کے عذاب
سے چھڑا دے گا

واذا تتلی علیھم ایتنا بینت تعرف فی وجوہ الذین
کفروا المنکر ۔ یکادون یسطون بالذین یتلون علیھم
ایتنا ۔ قل افانبئکم بشر من ذلکم ۔ النار ۔ وعدھا
اللہ الذین کفروا ۔ وبئس المصیر ۝ اور جس وقت پڑھے ع ۹ ۱۶
تو اُن کے آگے آیتیں ہمارے قرآن کی آشکارا پہچانے تو صورتوں میں
کافروں کے نہ ماننا اور بیزار ہونا نزدیک ہووے جو نہایت غصے سے پکڑیں
اور ماریں اُن کو جو پڑھتے ہیں اُن کے آگے آیتیں ہماری یعنی مسلمانوں پر
جھنجلاتے ہیں، کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ اے پھر کیا
بتاؤں تم کو میں ایک بہت بُری چیز بدلہ اُس کا جو تم کرتے ہو وہ آگ ہے
جس کا وعدہ کیا ہے خدائے تعالیٰ نے اُن سے جو کافر ہیں اور وہ آگ بُری
ہے جگہ پھر جا رہنے کی

یایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ۔ ان الذین
تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ ۔
وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ۔
ضعف الطالب والمطلوب ۝ اے لوگو ماری ہے اور کہی ہے ایک
مثل، پھر سنو تم اس مثل کو کہ بے شک وہ لوگ جو پکارتے ہیں اور یاد کرتے ہیں
یعنی پوجتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے بتوں کو جو وہ بت بنا نہیں سکتے اور
پیدا نہیں کر سکتے ایک مکھی کو بھی، اگرچہ اس کام کے واسطے سب بت اکٹھے
ہوویں تب بھی نہ کر سکیں اور اگر مکھی بتوں سے کچھ لے جاوے تو بت مکھی سے
نہ لے سکیں، کہتے ہیں کہ کافر شہد اور شکر بتوں کو لگا کر خالی مکانوں کو چھوڑ کر
سب چلے جاتے تھے، مکھیاں اُسے کھاتیں تو کہتے کہ ہمارے خداؤں نے

Marfat.com

کھایا اور خوش ہوتے، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ بتوں کو اتنی قدرت نہیں جو وہ مکھیوں سے پھیر لیویں سُست اور کمزور ہیں، چاہنے والے ہیں، یعنی بُت پرست اور سُست اور کمزور ہی چاہتا ہے۔ بت، کہتے ہیں کہ علماء یہود کے کہتے تھے کہ خدائے تعالیٰ سارے عالم کو چھ دن میں بناکر ماندہ ہوا، اور ہفتے کے دن آرام کرنے کے واسطے تکیہ لگاکر بیٹھا، خدائے تعالیٰ نے اُن کے جواب میں یہ آیت بھیجی

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ہ نہیں سمجھتے خدائے تعالیٰ کو جیسا کہ اُس کو سمجھا چاہیئے جو خدائے تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کہتے ہیں جو لائق اُس کے نہیں، ماندہ ہونا اور تھکنا بندے کو لائق ہے نہ کہ بندوں کے پیدا کرنے والے کو سزاوار ہے بے شک خدائے تعالیٰ سب سے زور آور ہے زبردست جو کسی چیز سے کسی طرح کبھی عاجز نہیں ہوتا

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ہ بے شک خدائے تعالیٰ چنتا ہے فرشتوں سے بھیجنے کو پیغمبروں کے پاس اور چنتا ہے آدمیوں سے نبیوں کو بھیجنے کے واسطے خلقت کی طرف جس کو جانتا ہے لائق بھیجنے کے یعنی جس کو نبوت کے لائق جانتا ہے . . . . اُسے نبی اور رسول کرتا ہے۔ بے شک خدائے تعالیٰ سُنتا ہے پیغمبروں کا کہنا اور دیکھتا ہے خلقت کا سلوک جو پیغمبروں سے کرتے ہیں

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ہ جانتا ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ آگے لوگوں کے ہے یعنی جو کام کر چکے ہیں اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے وہ بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ یعنی جو کام کریں گے اور طرف خدائے تعالیٰ کے ہے پھر پھرنا سب کاموں کا یعنی جتنے کام ہیں سب ذرّہ ذرّہ خدائے تعالیٰ کے آگے حاضر ہوں گے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ ہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑھو اور بندگی کرو، یعنی فرمانبرداری کرو اپنے رب کی اور کرو کام اچھے شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ عذابوں سے اور داخل رحمت میں ہو، یہاں امام شافعیؒ کے نزدیک سجدہ ساتواں قرآن شریف کے سجدوں سے ہے

السجدۃ

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط اور لڑو کافروں سے خدائے تعالیٰ کی راہ میں جیسے کہ لڑا چاہیئے خدا کے واسطے یعنی اس لڑائی میں جو کچھ کسی طرح اپنی غرض نہ ہو، صرف دین ہی کا واسطہ ہو

هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط خدائے تعالیٰ نے تم کو نوازا ہے اور نہ کیا دین میں کچھ دُکھ تم پر یعنی دین تمہارا تم پر آسان کیا جیسے کہ وقت ضرورت کے تیمم اور بیماری اور سفر میں روزے قضا اور نماز سفر آدھی اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ قبول کرو

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط دین اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باپ اس واسطے کہا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باپ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری اُمت کے باپ ہیں تو باپ کا باپ جگہ باپ کے ہے

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ خدائے تعالیٰ نے نام رکھا تمہارا مسلمان پہلے اس قرآن کے اُترنے سے، اور کتابوں میں جیسے توریت اور انجیل اور اس قرآن میں بھی تمہیں مسلمان کہا تو ہووے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ تم پر قیامت کے دن اور تم گواہ کافروں پر اس بات کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو کہا کہ ایمان لاؤ اور خدائے تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانو، اُنہوں نے کہنا نہ مانا اور اے مسلمانو

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۠ ہ پھر قائم کرو نماز کو اور دو زکوٰۃ کے مال کو اور مضبوط پکڑو خدائے تعالیٰ کے فضل کو یعنی اعتماد اور یقین درست اور پورا رکھو جو وہ صاحب اور والی تمہارا ہے پھر خدائے تعالیٰ بہت اچھا والی ہے اور بہت اچھا مدد کرنے والا ہے . . . .

. . . .

ع ۱۰

Marfat.com

سورۃ المؤمنون مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی مائۃ وثمان عشرۃ اٰیۃ

۱ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ
۲ خٰشِعُوْنَ ۙ مقرر عذاب سے چھوٹے مومن وہ جو اپنی نماز میں ڈرنے والے
ہیں خدائے تعالیٰ سے، نماز میں چاہیئے کہ ایسا مشغول ہووے جو خبر نہ رہے کہ
داہنے اور بائیں کون ہے اور کوئی کیا باتیں کرتا ہے اور نگاہ سجدے کی جگہ سے کہیں
کسی طرف کو نہ پھراوے
۳ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ اور مومن وہ ہیں جو
نکمی بات سے منہ پھیر لیتے ہیں یعنی بیزار ہیں
۴ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ اور مومن وہ ہیں، جو
زکوٰۃ کے مال کو دیتے ہیں حق داروں کو، یعنی جتنا مال زکوٰۃ کا خدائے تعالےٰ
نے فرمایا ہے وہ سب دیتے ہیں اُن کو جو اس مال کے مستحق ہیں، بے جا اُس
مال کو نہیں خرچ کرتے
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اور مومن پورے
وہ ہیں جو اپنے شرم کے بدن کو تھام رکھتے ہیں حرام کرنے سے
اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ
غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ مگر اپنی جوروُں پر یا لونڈیوں پر چھوڑتے ہیں پھر
وہ لوگ نہیں ہیں طعنے مارے ہوئے اور اُٹھائے ہوئے، یعنی جو لوگ کہ
سوائے اپنی جوروُں اور لونڈیوں کے حرام نہیں کرتے ہیں اُن کو کوئی کچھ
کسی طرح بُرا نہ کہے گا
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ
پھر جو کوئی ڈھونڈھے سوائے اپنی جوروُں کے اور لونڈیوں کے غیر عورت
کو، پھر وہ لوگ ہیں نکل جانے والے باہر حکم خدائے تعالیٰ کے سے
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ
اور مومن وہ لوگ ہیں جو سونپی ہوئی چیز کو اچھی طرح احتیاط سے رکھ کر مالک
کو سب کی سب پہنچاتے ہیں اور اپنے قول کو پورا کرتے ہیں
وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ
اور مومن وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز پر خبردار ہیں یعنی قضا نہیں کرتے یا نماز
کو حضور دل سے اور محبت اور ڈر سے اور دھیان اور ادب سے پڑھتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۱۰
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جن میں یہ چھ صفتیں ہیں جو بیان کیں ۱۱
وہ وارث یعنی ان کو وارث کہئے وہ لوگ جو وارث ہیں بہشت فردوس کے وہ
فردوس میں ہمیشہ رہیں گے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ۚ اور مقرر ۱۲
پیدا کیا ہم نے آدمؑ کو جو وہ سب آدمیوں کا باپ ہے اچھی سے اچھی گوندھی
ہوئی مٹی سے
ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۪ پھر کیا ہم نے ان ۱۳
کی نسل اور اولاد کو پیدا منی سے جو بیچ ایک جگہ کے رہنے والی ہے
ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ
اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۝ ۱۴
پھر بنایا ہم نے اس بوند منی کو لہو جما ہوا پھر بنایا.... اس لہو جمے ہوئے کو
گوشت کی بوٹی پھر بنایا ہم نے اس گوشت کی بوٹی کو ہڈی سخت پھر پہنایا
اُس ہڈی کو گوشت اور چمڑا، پھر پیدا کیا ہم نے پیدائش دوسری کو یعنی جب
وہ درست ہو چکا تب اس میں اپنی قدرت سے جان ڈالی یا ماں کے پیٹ
سے بچہ پیدا کیا جو وہ دودھ پینے لگا اور چلنے پھرنے لگا اور باتیں کرنے لگا پھر
یہ جانو کہ بہت بڑا ہے خدائے تعالیٰ تعریف کرنے سے اور سمجھ میں آنے سے
جو ایسی قدرتیں رکھتا ہے بہت اچھا پیدا کرنے والا ہے سب پیدا کرنے والوں
سے اور بنانے والوں سے جو اوّل سے آخر تک آدمی کو اس طرح بنایا یہ کس سے
ہو سکتا ہے
ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ ۱۵
الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ پھر تم پیچھے اُس احوال کے مرنے والے ہو، پھر تم دن ۱۶
قیامت کے اُٹھنے والے ہو قبروں سے حساب کے واسطے
وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ
الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ۝ اور بے شک پیدا کیئے ہم نے سر پر تمہارے سات ۱۷
آسمان جو ہر آسمان میں راہ ہے فرشتوں کی اور نہیں ہم پیدا کی ہوئی خلقت سے بے خبر

Marfat.com

یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیں آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کی سب
خبر ہے

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ ۖۗ
۱۸ وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۚ اور نیچے بھیجا ہم نے آسمان سے پانی،
جتنا ضرور تھا پھر ٹھہرایا ہم نے اُس پانی کو زمین میں یعنی دریاؤں کو بہتا رکھا زمین
پر اور ہم ان دریاؤں کے لے جانے پر مقدور رکھتے ہیں یعنی جب چاہیں تب
دریاؤں کو خشک کر دلویں ہم کہتے ہیں کہ بعد نکلنے یاجوج اور ماجوج کے حضرت
جبرئیل علیہ السلام زمین پر آکے قرآن شریف اور کئی دریاؤں کو اور کئی برکتوں
کو لے جاویں گے

وقف لازم فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ
۱۹ فِیْهَا فَوَاكِهُ كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ پھر پیدا کیے ہم نے تمہارے
واسطے اُس پانی سے بہت باغ کھجوروں اور انگوروں کے واسطے تمہارے
بیچ اُن باغوں کے میوے ہیں بہت سوا کھجور اور انگور کے اور بعضے اُن میں سے
کھاتے یا معاش ضروری اُس سے حاصل کرتے ہو

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ
۲۰ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ ۝ اور درخت پیدا کیا کوہ طور سے جو اُگتا ہے وہ درخت
ساتھ تیل اور سالن کے واسطے کھانے والوں کے یعنی اس درخت کے دو
فائدے ہیں جو تیل بھی اور روٹی کا سالن بھی ہے سو وہ درخت زیتون ہے

وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ
۲۱ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ اور بیشک
تم کو حیوانوں میں سمجھ چاہیے کہ کرو اور خدائے تعالیٰ کی قدرت پہچانو جو ان حیوانوں
کا دودھ پلاتے ہیں ہم تم کو جو اُن کے پیٹ میں ہے اور تم کو ان حیوانوں میں
فائدے بہت ہیں جیسے کہ ان پر بوجھ لادنا اور پشم اور چمڑا جو بہت کام آتا ہے
اور سواری کرتے ہو اُن پر اور اُن میں سے بعضوں کا گوشت کھاتے ہو

ع ۲ - ۲۲ وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۠ اور اُن حیوانوں پر اور ناؤں
پر سوار ہوتے ہو یہ نعمتیں انعام کیا خدائے تعالیٰ نے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا
۲۳ اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اور مقرر بھیجا
ہم نے نوح نبی علیہ السلام کو طرف اس کی قوم کے، پھر کہا نوح نبی علیہ السلام
نے اپنی قوم کو کہ بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی جو نہیں ہے تمہارے تئیں کوئی
لائق پوجنے کے سوا اُسی خدائے تعالیٰ کے، یعنی وہی ایسا ہے جو اُس کی بندگی
کیجیے اور سوا اُس کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اے پھر کیا تم نہیں ڈرتے
اُس کے عذاب سے جو سوائے اُس کے اور کی بندگی کیا چاہتے ہو، جب
یہ بات حضرت نوح علیہ السلام نے قوم سے کہی، دولت مند اور سرداروں نے
تو نہ مانا، مگر غریبوں کا کچھ تھوڑا سا دل پھرنے لگا تب

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآئِنَا
الْاَوَّلِیْنَ ۚ پھر کہا دولت مند اور سرداروں اُس قوم کے نے جنہوں نے حضرت ۲۴
نوح کا کہا نہ مانا تھا انہوں نے غریبوں سے کہا کہ نہیں ہے یہ نوح نبی مگر ایک
آدمی ہے تم جیسا یعنی جیسا تم کھاتے پیتے ہو اور چلتے پھرتے ہو دنیا کے کاموں
میں، ایسے ہی یہ بھی کرتا ہے چاہتا ہے وہ کہ زیادتی ڈھونڈھے تم پر یعنی چاہتا
ہے کہ سردار بنے تمہارا، اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ کہ رسول بھیجے تو ہر طرح بھیجتا
فرشتے کو جو فرشتے اُس کے نزدیک ہیں نہیں سنا ہم نے یہ کبھی کہ آدمی پیغمبر
کر کے بھیجے خدائے تعالیٰ لوگوں میں اپنے باپ داداؤں سے جو گذر گئے ہیں اُن
سے نہیں سنا

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰی حِیْنٍ ۝ ۲۵
نہیں ہے نوح علیہ السلام مگر ایک مرد دیوانہ ہے یعنی مقرر یہ دیوانہ ہے اگر دیوانہ
نہ ہوتا تو ایسی باتیں نہ کرتا، پھر تم راہ دیکھو اس کی ایک وقت تک یعنی صبر کرو
تھوڑے دنوں میں مرے گا یا دیوانہ پن اُس کا جاتا رہے گا اور ہوش میں آوے گا
تو یہ باتیں چھوڑ دے گا، جب یہ باتیں اُنہوں کی حضرت نوح علیہ السلام نے
سنیں تب اُن کے ایمان سے ناامید ہو کر خدائے تعالیٰ کی جناب جل جلالہٗ رجوع کر کے یہ

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا حضرت نوح علیہ السلام ۲۶
نے کہ اے پروردگار میرے تو میری مدد کر اور اُن کو اس بات کی سزا دے
جیسا مجھے جھوٹا کہتے ہیں، خدائے تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی جیسا کہ فرماتا ہے کہ

فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا فَاِذَا
جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ
اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا

Marfat.com

۲۷ تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ پھر ہم نے
کہلا بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو بناؤ اور تیار کرو ناؤ ہمارے حضور جو کہیں
اُس میں نہ بھُولے اور نہ خطا کرے اور ہمارے حکم سے یعنی سکھانے ہمارے
سے کہ جس طرح ہم کہیں اسی طرح بنا پھر جب آوے حکم ہمارا یعنی جب ہم
عذاب بھیجیں اور اُبلے پانی تنور میں سے یعنی تیرے گھر کے تنور گرم میں سے
پانی اُبلے تب پھر چڑھاؤ اُس ناؤ میں اپنے لوگوں کو جو تیرا کہا مانتے ہیں یعنی
اپنی اولاد کو اور مسلمانوں کو مگر وہ لوگ جن پر ہو چکی ہے بات پہلے سے یعنی
تیرے ایک بیٹے پر منع ہے کہ تیرے کہنے سے وہ کافر ہے ازل سے اور
مجھ سے نہ کہہ یعنی مجھ سے دُعا نہ مانگ بیچ حق اُن کے کے جنہوں نے ظلم
کیا اپنے اوپر کفر اور شرک سے، بے شک وہ ظالم سب ڈوبنے والے ہیں
فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَ مَنْ مَّعَكَ عَلَی الْفُلْكِ فَقُلِ
۲۸ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ پھر جب
چڑھے تُو اور وہ جو تیرے ساتھ ہیں دین میں اُس ناؤ پر پھر کہہ کہ تمامی اچھی
سے اچھی تعریف خدائے تعالیٰ ہی کو سزاوار اور لائق ہے جس نے چھڑایا ہم
کو قوم ظالموں کی سے
وَ قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ
۲۹ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ اور کہہ اے نوح علیہ السلام کہ اے پروردگار میرے ناؤ سے
اُتار مجھ کو اُتارنا مبارک اور تُو سب سے اچھا اُتارنے والا ہے
۳۰ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ۝ بے شک بیچ ان
باتوں کے نشانیاں ہیں ہماری قدرت کی ڈرنے والوں کے واسطے جو وہ سمجھ
جانتے ہیں ان باتوں کو، اور بے شک تھے ہم آزمانے والے اُس قوم کے
جو معلوم کریں کہ پیغمبر کو کون سچا جانتا ہے اور کون جھوٹا سمجھتا ہے
۳۱ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝ پھر پیدا کیا
ہم نے پیچھے قوم نوحؑ نبی کے اور قوموں کو جیسے قوم عاد اور ثمود کی
فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ پھر بھیجا ہم نے اُس قوم میں پیغمبر
کو اُن کی قوم سے ہودؑ نبی کو یا صالحؑ نبی کو اور کہا اس نبی کو جو کہے قوم سے کہ اے
قوم میری بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی جو نہیں تمہارا کوئی خدا سوائے اُس خدائے
تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے، اے پھر کیا تم نہیں ڈرتے اُس کے عذاب سے

وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا
بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ
اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ یَشْرَبُ
مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ کہا سردار دولت مندوں نے اُس قوم کی جنہوں نے ۳۳
نہ مانا تھا نبی کا کہنا اور جھوٹ جانا تھا قیامت کے دن کا آنا اور دی تھی ہم نے
دولت دنیا میں ان کو یعنی دولت مند جو عیش کرتے تھے اُنہوں نے آپس میں
کہا کہ نہیں ہے یہ نبی مگر ایک آدمی تم جیسا کھاتا ہے جو کچھ تم کھاتے ہو اور پیتا
ہے جو کچھ تم پیتے ہو، یعنی پھر تم میں اور اس میں فرق کیا ہے جو اسے ہم بزرگی دیں
اور اگر وہ خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوتا جیسے فرشتے کھاتے نہیں، یہ بھی ویسا
ہی ہوتا یا کسی اور طرح کی ہم سے بڑائی ہوتی اُس کو
وَ لَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا
لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اور اگر تابعداری کی تم نے ایک آدمی اپنے جیسے کی، یعنی ۳۴
اپنے برابر کی جو حکومت اُٹھائے تو مقرر تم تب نقصان میں ہو گے اور احمق
بنو گے کہ
اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ
عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ وہ پیغمبر کہتا ہے اور وعدہ کرتا ہے ۳۵
تم سے کہ جب تم مر گئے اور ہو گئے تم قبروں میں خاک اور ہڈیاں گلی ہوئی، یعنی
وہ جو اپنے تئیں بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا کہتا ہے تم سے یوں وعدہ کرتا ہے
کہ جب تم مر گئے اور تمہارا بدن بہت مدت میں گل کر مٹی ہو گا اور ہڈیاں
بھی گل جائیں گی تب تم پھر جی اُٹھو گے قبروں سے بھلا یہ بات عقل میں آتی
ہے یہ کہہ کر اور کہا کافروں نے
هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ دُور ہے بہت دُور جو وعدہ ۳۶
کرتا ہے یعنی پیغمبر جو کہتا ہے کہ مر کر پھر جیو گے یہ ہرگز نہیں ہونا بلکہ
اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَ مَا نَحْنُ
بِمَبْعُوْثِیْنَ ۝ نہیں ہے پھر جینا مگر یہی زندگی دُنیا کی ہے اور یہ جھوٹ ہے ۳۷ ۲ ع ۱۰ ۲
کہ مر کر پھر جئیں گے ہم بلکہ مر کر ہرگز اُٹھنے والے نہیں ہم اور کہا کافروں نے
اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَّ مَا نَحْنُ
لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ نہیں ہے یہ مرد جو دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے مگر باندھ لیا ۳۸
ہے خدائے تعالیٰ پر جھوٹ، یہ جو کہتا ہے کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے بھیجا، اور نہیں ہم

Marfat.com

اُس کو سچا جاننے والے جب یہ باتیں ان کافروں دولت مندوں کی پیغمبر نے
سنیں اور ان کے ایمان لانے سے نا امید ہوئے تب جناب الٰہی میں یہ
۳۹ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا کہ اے پروردگار میرے
مدد کر میری جو اُن پر غالب ہوں اور سزا دے اُن کو جیسا کہ یہ مجھے جھوٹا جانتے
ہیں۔
۴۰ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝ کہا خدائے تعالیٰ
نے اس پیغمبر کو کہ تو صبر کر جو یہ تھوڑی دیر میں ہوں گے اپنے کیئے سے پچھتانے
والے
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا
۴۱ لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر پکڑا اُن کافروں مغروروں کو صیحہ کے عذاب نے
واجبی یعنی ایک آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایسی کی کہ ان سب کافروں
کا جگر پھٹ گیا اور وہ سب مر گئے اور وہ عذاب اُن پر واجبی آیا تھا یعنی وہ
قوم اس عذاب کے لائق تھی پھر کیا ہم نے اُن کو جیسے گھاس سوکھی ہوئی پھر
دُور ہوئے خدائے تعالیٰ کی رحمت سے اور لعنت ہے ظالموں کی قوم پر
۴۲ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ پھر پیدا
کیا ہم نے پیچھے اس قوم کے اور لوگوں کو
۴۳ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ آگے نہ
ہو سکی قوم اپنے وقت سے اور نہ پیچھے رہی یعنی جو وقت اُن کے عذاب کا مقرر کیا
تھا اُسی وقت عذاب اُن پر آیا ایک گھڑی کی بھی کمی اور زیادتی نہ ہوئی
ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا
كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۝ پھر
بھیجا ہم نے اپنے پیغمبروں کو ایک کے پیچھے ایک یعنی کئی پیغمبر بھیجے آگے پیچھے
جس قوم میں جب آیا پیغمبر اس قوم کا انہوں نے جھٹلایا اُس کو اور اس کا کہنا نہ مانا
تو وہ قوم ہلاک ہوئی پھر پیچھے اس قوم کے اور قوم لائے ہم ایک کے پیچھے دوسری
یعنی ڈھیل نہ دی ہم نے عذاب کرنے میں، ایک قوم کو عذاب کیا اور دوسری قوم
جو اپنے پیغمبر سے جھگڑنے لگی تو اُسے بھی جلد عذاب سے ہلاک کر کے نابود
اور نیست کیا اور کیا ہم نے ان قوموں کو کہانیاں اور قصہ اور کہاوتیں، یعنی
جن قوموں کو ہلاک کیا اُن سے سوائے مذکور کے کچھ نشانی نہ رہی تو اُن کے
عذاب کا ذکر کریں لوگ اور خدائے تعالیٰ سے ڈریں

فَبُعْدًا لِّلْقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر دور ہوتی ہے رحمت خدائے تعالیٰ
کی اُس قوم سے جو ایمان نہیں لائے اور پیغمبروں کو جھوٹا کہیں، اور ان کو سچا
نہ جانیں
ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
عَالِيْنَ ۝ پھر بھیجا ہم نے ان قوموں کے پیچھے موسیٰ پیغمبر علیہ السلام کو اور اس کے
بھائی ہارون علیہ السلام کو سمیت نشانیوں اور حجتوں روشن اور کھلی ہوئی کے طرف
فرعون کے اور اس کے سرداروں کے، پھر انہوں نے غرور کیا اور ان پیغمبروں
کا کہنا نہ مانا اور تھے وہ لوگ بڑے غرور کرنے والے
فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝
پھر کہا فرعون اور اس کے اُمراؤں نے اے کیا ہم لائیں گے ایمان اوپر دو آدمیوں
کے جو ہم ہی جیسے ہیں یعنی کہا انہوں نے کہ کیا ہم تابعداری کریں گے موسیٰ اور
ہارون علیہما السلام کی جو وہ بھی دو آدمی ہیں ہم جیسے کچھ ان کو کسی طرح کی بڑائی نہیں
ہم سے بلکہ قوم اُن دونوں کی ہماری بندگی اور خدمت کرتی ہے، یعنی بنی اسرائیل
ہمارے تابعدار ہیں
فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ پھر فرعون اور اس
کے اُمراؤں نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو کہا کہ تم جھوٹے ہو اور
وہ سب ہوئے ڈوبنے والے دریا میں
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ اور دی ہم
نے بعد ڈوبنے فرعون کے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت تو شاید کہ بنی اسرائیل
راہ خدائے تعالیٰ کی سیدھی پاویں
وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ
ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝ اور کیا ہم نے بیٹے بی بی مریم کے حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کو اور اُن کی ماں کو جو حضرت مریم تھی اپنی قدرت کی نشانی یعنی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو اُس نے دودھ پینے کے باتیں کیں
اور حضرت مریم کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو بغیر ملاقات مرد کے ایسا بیٹا جنیں
اور رکھا ہم نے ان دونوں کو اچھی جگہ جو اُس مکان کا نام ربوہ تھا رہنے کے
لائق اور وہاں تھا پانی اچھا ستھرا بہتا ہوا، کہتے ہیں کہ ربوہ کسی گاؤں کا نام ہے وہاں
حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور ایک حضرت مریم کی چچی کا بیٹا تھا

Marfat.com

یہ تینوں وہاں بارہ برس تک رہے اور مزدوری کرکے گذران کرتے تھے، جیسے کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کہا اُن کو کہ
يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ
۵۱ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؕ اے پیغمبرو کھاؤ اچھی ستھری، پاکیزہ اور حلال
روزی، یعنی جو چیز کہ حلال طرح سے پیدا ہو اور کرو کام نیک، بے شک جو کچھ تم
کرتے ہو میں جانتا ہوں
وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ
۵۲ فَاتَّقُوْنِ ○ اور بے شک یہ قوم تمہاری سب ایک قوم ہیں اور میں پروردگار
تمہارا ہوں، پھر ڈرو تم میرے عذاب سے
فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا
۵۳-۵۴ لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ○ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○
پھر کاٹ کر ٹکڑے کیا کام اپنے دین کا ان سب لوگوں نے آپس میں، یعنی اُن لوگوں
نے اپنا اپنا جُدا جُدا دین اختیار کیا، اپنی خوشی کا ہر ایک فرقے نے اپنا اپنا دین
آگے پکڑا اور اسی اپنے دین سے خوش ہیں اور اسی کو سب دینوں سے اچھا جانتے
ہیں، پھر چھوڑ دے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن لوگوں کو غفلت کے گھر میں
ڈوبا ہوا جب تک کہ ان کے عذاب کا وعدہ آئے
۵۵ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۙ
۵۶ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○ اے کیا سمجھتے ہیں
کافر وہ کہ بخشش اور مدد کرتے ہیں ہم واسطے ان کے نیکیوں کی جو وہ کرتے ہیں مال
اور اولاد سے اور تلاش کرتے ہیں ہم ان کے واسطے نیکیوں میں، کافر کہتے تھے کہ ہم
جو نیک کام کرتے ہیں جیسے قربانی اور مہانداری اور مسافر کو رکھنا ان کاموں کے
سبب خدائے تعالیٰ نے ہمیں دولت اور اولاد دی ہے، سو خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے کہ غلط سمجھتے ہیں بلکہ نہیں سمجھتے کہ یہ اولاد اور دولت آزمائش ہے
خدائے تعالیٰ کی طرف سے
۵۷ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ
بے شک وہ لوگ جو عذاب سے اپنے پروردگار کے ڈرنے والے ہیں
۵۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ اور وہ لوگ جو
ساتھ آیتوں اپنے پروردگار کے ایمان لاتے ہیں، یعنی قرآن کو سچ جان کر اُس
کا حکم بجالاتے ہیں

۵۹ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ اور وہ لوگ جو پروردگار
اپنے کا کسی کو شریک نہیں کرتے
وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ
۶۰ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اور وہ لوگ دیتے ہیں جو دیتے ہیں یعنی زکوٰۃ، اور
خدائے تعالیٰ کی راہ میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی دیتے ہیں اور دل اُن کا ڈرتا ہے
کہ خیرات ہماری قبول ہوئی یا نہ ہوئی اور جانتے ہیں کہ طرف اپنے پروردگار کے
پھر پھرنے والے ہیں، یعنی دن قیامت کے خدائے تعالیٰ کے روبرو حاضر ہوں گے
۶۱ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ○
وہ لوگ جن لوگوں میں وہ صفتیں ہیں جو بیان کیا وہ تلاش کرتے ہیں نیک کاموں میں
اور خدائے تعالیٰ کی بندگی میں اور وہ نیک کاموں میں سب سے آگے ہیں یا وہ لوگ
سب سے پہلے بہشت میں جاویں گے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ
۶۲ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اور تکلیف اور دکھ نہیں دیتا میں کسی شخص کو، مگر جتنی
اس سے ہو سکے اور ہمارے پاس لکھا ہوا ہے جو بولتے ہیں سچ، یعنی اس میں سچ
لکھا ہے، وہ اعمال نامے ہر آدمی کے ہیں اور اُن پر ظلم نہ ہوگا یعنی ثواب کم نہ ہو
گا اور عذاب زیادہ نہ ہوگا ان کے کاموں سے
بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ
۶۳ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ○ بلکہ دل ان کافروں کے ہیں بے خبری
میں ان باتوں سے جو یہ کہیں ہم نے اور یہ کام کرتے ہیں اور سوائے شرک کے
جن کاموں میں مشغول ہو رہے ہیں اور اسی بے خبری میں رہیں گے
حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ
۶۴-۶۵ يَجْــَٔرُوْنَ ؕ لَا تَجْــَٔرُوا الْيَوْمَ ۫ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ○
یہاں تک کہ جب پکڑیں ہم اُن کے دولت مندوں کو عذاب میں، تب یہ فریاد
کرنے لگیں گے اور خلاصی چاہیں گے اور زاری کریں گے، تب فرشتہ کہے گا ان
کو آج فریاد مت کرو اور اُمید فریاد پہنچنے کی مت رکھو بے شک تم کو ہم سے
مدد نہیں پہنچنے کی، یعنی ہم تمہاری مدد نہیں کرنے کے کس واسطے کہ
قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ
۶۶-۶۷ تَنْكِصُوْنَ ۙ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ○ مقرر
آیتیں میرے قرآن کی پڑھتے تھے تمہارے آگے اور تم سنتے تھے اور اُلٹے پاؤں

Marfat.com

بھاگتے تھے تکبری اور غرور کرتے ہوئے، ان سے کہانیاں کہتے ہوئے، بیہودہ
بکتے ہوئے دور ہوتے تھے یعنی جس مکان میں قرآن پڑھتے تھے وہاں سے
پیچھے کو سرکتے تھے بیہودہ اور نکمی باتیں کرتے ہوئے

اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ یَاْتِ
۶۸ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اے کیا فکر نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے دل میں
اس بات کو کہ یہ قرآن اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ
کا ہے سچا اُن کے پاس آیا ہے . . . . . جو نہیں آیا ان کے اگلے باپ
دادا کے پاس، یعنی یہ پیغمبر اور قرآن کچھ اب نیا تو آیا ہی نہیں جس طرح آگے اُن
کے باپ دادا کے وقت نبی آئے تھے ویسے ہی یہ بھی اب آیا ہے پھر یہ کیوں
نہیں سچ جانتے

۶۹ اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝
اے کیا نہیں پہچانتے اپنے پیغمبر کو، جو نشانیاں اُس پیغمبر کی سب کتابوں میں
لکھی ہیں، پھر یہ اُس پیغمبر کو نہیں مانتے، یعنی یہ بات نہیں ہے کہ یہ کافر پیغمبر کو
نہیں پہچانتے بلکہ جان کر بہتان کرتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے

اَمْ یَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَ
۷۰ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ یا کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ دیو ہے۔
یعنی دیوانہ ہے یہ جھوٹے ہیں بلکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے ان کے
پاس ساتھ سچی بات کے بیزار ہیں یعنی بہت مکے کے لوگ قرآن سے بیزار ہیں

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ
الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ
۷۱ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اگر وہی کرتا خدائے تعالیٰ جو یہ کافر چاہتے
ہیں یعنی اگر کئی خدا ہوتے جیسے کہ کافر کہتے ہیں تو مقرر خراب ہوتے آسمان
اور زمین اور جو کوئی کہ ان میں ہوتا وہ بھی خراب ہوتا یہ نہیں سمجھتے بلکہ لائے
ہم اُن کے واسطے کتاب اور نصیحت پھر یہ اپنی کتاب اور نصیحت سے منہ
پھیرنے والے ہیں یعنی سنتے نہیں غور سے جو سمجھیں کہ یہ کیا ہے

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَیْرٌ ۖۗ وَّهُوَ
۷۲ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ یا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانگتا ہے ان سے
کچھ مزدوری یا خرچ، یعنی تو کہتا ہے کہ کچھ مجھے دو تو میں دین اسلام کی بات
بتلاؤں، یہ لوگ تجھے غرض مند اور لالچی جان کر جھوٹا کہتے ہیں سو تو تو
کچھ اُن سے مانگتا نہیں، پھر خرچ اور مزدوری تیرے پروردگار کی بہت اچھی
ہے اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا ہے روزی دینے والا سب روزی دینے
والوں سے

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اور الربع
بیشک تو ان کو بلاتا ہے بغیر اپنی غرض کے طرف راہ سیدھی مضبوط کے جو
وہ دین اسلام ہے

وَاِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ
۷۴ لَنٰكِبُوْنَ ۝ اور بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے قیامت پر، یعنی
قیامت کو آنے والی سچ نہیں جانتے، وہ لوگ سیدھی راہ سے پھرے
ہوئے ہیں

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا
۷۵ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ اور اگر بخشش کریں ہم اُن مکے کے لوگوں
پر اور اُٹھادیں ہم وہ جو اُن پر سختی ہے قحط کی تو بھی لڑتے اور جھگڑتے ہی
رہیں گے اپنی تکبری میں حیران سرگرداں، یعنی اگر ہم اُن پر سے بلا دور کریں
تب بھی یہ ویسے ہی ناشکر رہیں گے

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ
۷۶ وَمَا یَتَضَرَّعُوْنَ ۝ اور مقرر ہم نے پکڑا اُن کو ساتھ عذاب کے، پھر اُنہوں
نے عاجزی نہ کی اپنے رب کے آگے اور نہ زاری کی بلکہ ویسے ہی رہے

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِیْدٍ
۷۷ اِذَا هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ یہاں تک کہ جب کھولا ہم نے اُن پر ع ۴
دروازہ بڑے عذاب سخت کا، تب یہ اُس عذاب میں ناامید اور عاجز و
بے بس ہوں گے

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ
۷۸ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ اور وہ خدائے تعالیٰ وہ ہے جس نے پیدا کیا
تمہارے واسطے کان جو سنتے ہو اُس سے اور آنکھیں جو دیکھتے ہو تم اس سے
اور دل تم کو دیا جو سمجھتے ہو ہر چیز کو اُس سے، ایسی بڑی نعمتوں کا تھوڑا شکر
کرتے ہو

۷۹ وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
اور وہ خدائے تعالیٰ جس نے تمہیں پیدا کر کے پھیلایا زمین میں اور قیامت
وہ ہے

Marfat.com

کے دن اُس خدائے تعالیٰ کی طرف تم سب قبروں سے اُٹھ کر جمع ہوگے
واسطے حساب دینے کے

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور وہ پروردگار وہ ہے جو کہ جلاتا ہے ۸۰
یعنی جان دیتا ہے اور مارتا ہے اور اُس کے اختیار میں ہے دن رات کا بدلنا
اور ان کا گھٹنا بڑھنا [گرمی اور] جاڑے کا، اسے پھر نہیں سمجھتے اے فکر نہیں کرتے
کہ ایسے کام خدائے تعالیٰ ہی کرسکتا ہے اور اس کے بغیر کسی کو قدرت نہیں
بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ بلکہ کہتے ہیں جیسا کچھ کہ ۸۱
کہا تھا اگلے کافروں نے سو یہ باتیں تھیں جو اُنھوں نے
قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ ۸۲
کہا اے کیا جب مریں گے ہم اور ہو جائیں گے ہم خاک اور گلی ہوئی ہڈیاں
ہماری رہیں گی، پھر کیا ہم اُٹھیں گے، یعنی کافر کہتے تھے کہ یہ بڑا تعجب ہے
کہ جب مر کر خاک اور پُرانی گلی ہڈیاں ہو جائیں گی ہم ...... تو پھر
جیویں گے یعنی یہ ہرگز نہیں ہونا اور یہ کہتے ہیں کافر کہ
لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا
إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ مقرر وعدہ دیتے ہیں ہم کو اور ہمارے باپ ۸۳
دادا کو بھی یہ وعدہ دیتے تھے پہلے آنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یعنی
آگے بھی ہمارے باپ دادا سے اسی طرح کی باتیں کرتے تھے اور پیغمبر جو آئے
تھے اسی طرح یہ بھی کہتا ہے، نہیں ہے یہ بات مگر کہانیاں ہیں اگلے لوگوں کی،
یعنی یہ جو کہتے ہیں کچھ ہونا نہیں نرا جھوٹ ہے، سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے
حبیبؐ کو کہ اے دوست میرے
قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ کہہ کہ ۸۴
زمین اور اس کے رہنے والے کس کے ہیں یعنی مالک زمین کا اور جو خلقت
زمین پر رہتی ہے اس کا کون ہے بتاؤ تم اگر جانتے ہو تو
سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ جلد کہیں گے کہ ۸۵
خدائے تعالیٰ ہے مالک تو پھر کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو پھر کیوں نہیں
نصیحت مانتے جو وہ فرماتا ہے
قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ ۸۶
کہہ یعنی پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکوں سے جو کون ہے پیدا
کرنے والا سات آسمانوں کا اور کون ہے پیدا کرنے والا عرش بڑے کا یعنی ساری
پیدائش سے وہ بڑا ہے عرش
سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ جلد کہیں گے یعنی بے تامل ۸۷
کہیں گے کہ خدائے تعالیٰ ہے آسمانوں اور عرش کا پیدا کرنے والا، پھر جب یہ
اقرار کریں تو کہہ کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے خدائے تعالیٰ سے
قُلْ مَن بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ
إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ کہہ یعنی پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکوں ۸۸
سے جو کون ہے جس کے ہاتھ اور اختیار میں ہے بادشاہی سب چیز کی اور وہ امن
دینے والا ہے اور فریاد کو پہنچنے والا ہے دُکھوں میں، اور نہیں ہے کوئی امن دینے
والا اور فریاد کو پہنچنے والا اس کا جس کو وہ عذاب دلوے، بتاؤ اگر ہو تم جاننے
والے یعنی اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ جو کون ہے ایسا
سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ۝ جلد کہیں گے یہ مشرک ۸۹
کہ یہ صفتیں خدائے تعالیٰ کی ہیں تو پھر کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کہاں
سے تم جادو کیے گئے ہو، یعنی جب کہ ان سب باتوں کا اقرار کرتے ہو کہ خدائے تعالیٰ
ایسا ہے تو عقل تمہاری کہاں ہے اور دیوانہ کیوں ہوتے ہو اور کیوں اُس خدائے
تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہو
بَلْ أَتَيْنَاهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ بلکہ دی ہم نے اُن ۹۰
کو بات سچی اور درست جیسے وعدہ قیامت کا اور یہ کہ خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک
نہیں اور یہ مشرک جھوٹے ہیں جو ایسی باتیں کہتے ہیں بغیر سند اور حجت کے
مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا
لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ نہ پکڑی اور نہ اختیار کی کوئی اولاد خدائے ۹۱
تعالیٰ نے اور نہیں اُس کے ساتھ کوئی خدا دوسرا، اور اگر ہوتے کئی خدا جیسے کہ
یہ مشرک کہتے ہیں تو تب مقرر لے جاتا ہر خدا اپنے پیدا کیے ہوئے کو اور اس پر
قابض و متصرف ہوتا اور ہر طرح بڑائی چاہتا ایک خدا دوسرے خدا پر لیکن خدائے
تعالیٰ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ مشرک کہتے ہیں اور یہ خدائے تعالیٰ پاک ہے
سب عیب اور نقصانوں سے
عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ جاننے والا ۹۲-۵ع
ہے چھپے اور ظاہر کاموں کا، اور بہت بڑا ان باتوں سے جو یہ شریک کرتے ہیں اس کے

Marfat.com

ساتھ کسی کو اب اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کی خوشی کے واسطے
یہ آیت بھیج کر مشرکوں پر عذاب آنے کی خبر دے کر فرماتا ہے
۹۳ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ
۹۴ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دعا مانگ یوں کہ
اے پروردگار میرے اگر دکھاوے تو مجھے جو ان کو عذاب کا وعدہ کیا ہے تو نے
سو وہ مقرر ان پر کرے گا تو اے پروردگار میرے مت رکھیو مجھ کو بیچ قوم ظالموں
کے جن پر عذاب بھیجے گا یعنی مجھے ان لوگوں میں سے نکال، اور خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے کہ
۹۵ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اور ہم
اوپر اس بات کے جو دکھادیں تجھ کو وہ جو وعدہ کیا ہے ہم نے ہر طرح قدرت رکھتے
ہیں یعنی ہمیں مقرر قدرت ہے جو مشرکوں پر عذاب کریں اور تو دیکھے اے
دوست میرے
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا
۹۶ يَصِفُوْنَ ۝ اور اے حبیب میرے دور کر اس چیز سے جو اچھی ہے برائی کو
یعنی بری بات کو دور کر اچھی بات سے یعنی اگر کوئی بری بات کہے غصے سے
تو اس کو جواب سچ میں اچھا دے تو وہ شرمندہ ہو اور بری بات چھوڑ دے
اور ہم جانتے ہیں ان چیزوں کو جو وہ تجھے کہتے ہیں یعنی کوئی شاعر کہتا ہے، اور
کوئی ساحر اور کوئی کاہن ہمیں سب خبر ہے
۹۷ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ
۹۸ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے
پروردگار میرے پناہ اور امن مانگتا ہوں میں تجھ سے اے رب تیری اس بات
سے کہ وہ شیطان میرے سامنے آویں یعنی شیطانوں کے پاس آنے سے بھی
پناہ مانگتا ہوں، اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اپنے دوست کو کہ یہ مشرک مجھے
اور تجھے برا ہی کہا کریں گے
۹۹ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝
لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ
۱۰۰ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝
یہاں تک کہ جب آوے ہر ایک کو انہوں میں سے موت، تب کہے اے رب
میرے مجھ کو پھیرے چلو دنیا میں تو شاید کہ میں کروں نیک کام اسے جو چھوڑے

ہیں ہم نے اور نہیں کیئے تو پھر یہ ہونا نہیں یعنی دنیا میں دوبارہ آنا نہیں اور
مقرر یہ بات کہنی اس کہنے والے کی ڈر سے ہے اور بے فائدہ اور آگے ان
مشرکوں کے پردہ ہے گور کا جب تک کہ وہ پھر جی کر اٹھیں قیامت کے دن
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا
۱۰۱ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ پھر جس وقت پھونکی جائے گی تر ہی یا نرسنگا پھر نہ رہے گا
ناتا کنبے کا ان میں اس دن اور نہ کوئی کسی کا حال پوچھے گا دوست دار سے کس
واسطے کہ ہر ایک اپنے حال میں ایسا گرفتار ہو گا جو اپنے عزیز کی بھی خبر نہ رہے گی
۱۰۲ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پھر
جس کا بھاری ہو گا تولوں میں پلڑا ترازو کا نیک کاموں سے، پھر وہ لوگ ہیں چھٹکارا
پائے ہوئے عذاب سے
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
۱۰۳ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ کوئی جس کا ہلکا ہو گا تولوں میں پلڑا ترازو کا
نیک کاموں سے، پھر وہ قوم ہیں جنہوں نے نقصان کیا اپنا اور عمر ناحق کھوئی
اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے
۱۰۴ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ جلاتی
ہے اور بھونتی ہے اور لپیٹ مارتی ہے ان کے منہ کو آگ اور وہ ان کے
منہ بدشکل اور بدصورت اور جھلسے ہوئے اس آگ میں ہوں گے، تب
خدائے تعالیٰ فرماوے گا
۱۰۵ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝
اے کیا نہ تھیں آیتیں ہمارے قرآن کی جو پڑھتے تھے تمہارے آگے پھر تھے تم
آیتوں کے جھوٹا جاننے والے، یعنی کیا تمہارے آگے قرآن کی آیتیں نہ پڑھتے
تھے یعنی پڑھتے تھے قرآن تمہارے آگے اور تم جھوٹا سمجھتے تھے، اس واسطے تم
لائق عذاب کے ہوئے، تب وہ مشرک
۱۰۶ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ۝
کہیں گے کہ اے پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہم پر کم بختی ہماری جو تیرے
قرآن کو اور رسول کو جھوٹا کہا ہم نے اور تھے ہم قوم سیدھی راہ کو بھولے ہوئے
۱۰۷ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ اے پروردگار
ہمارے باہر نکال ہم کو آگ دوزخ کی سے اور دنیا میں بھیج ہم کو تو ہم تیری بندگی
کریں اور حکم تیرا بجالاویں، پھر اگر دنیا میں جاکر ویسے ہی کام کریں جیسے اب

Marfat.com

کیے تھے تو پھر مقرر ہم گنہگار ہوئیں گے پھر
۱۰۸ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ فرماوے گا خدائے
تعالیٰ غصے سے کہ چپ رہو دوزخ کی آگ میں اور بولو نہیں مجھ سے جو تم ہرگز
یہاں سے نکلنے کے نہیں اور عذاب بھی کم نہ ہوگا تم پر سے اور
اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
۱۰۹ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ بیشک
وہ جو تھی ایک قوم میرے بندوں سے یعنی غریب اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے جیسے کہ حضرت بلال رض اور عمار رض رحمت خدائے تعالیٰ کی اُن پر اور
اُن میں سے ہیں جو وہ کہتے تھے کہ اے پروردگار ہمارے ہم ایمان لائے ہیں اور
تجھے ایک بغیر شریک جانتے ہیں اور تیرے قرآن اور رسول کو سچا جانتے ہیں پھر
بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو ہی ہے سب سے اچھا بخشنے والا
فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ
۱۱۰ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ پھر پکڑا تم نے میرے غریب بندوں
کو ٹھٹھے سے یعنی اُن سے ٹھٹھا اور مزاح شروع کیا اور اُن کو کھجایا یہاں تک کہ
میری یاد اور میرا ذکر بھولے اور تھے تم اُن کے احوال پر ہنسنے والے یعنی اُن
غریبوں پر ہنستے تھے اور اپنی بڑائی کرتے تھے
اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا اَنَّهُمْ هُمُ
۱۱۱ الْفَآئِزُوْنَ ۝ بے شک میں بدلہ دیتا ہوں آج اُن اپنے غریب بندوں کو
جیسا کہ انہوں نے دنیا میں صبر کیا تھا تمہارے دُکھوں پر، بے شک وہ لوگ
ہیں مقصد اور مُراد پانے والے اپنی یعنی جو اُن کی آرزو تھی سو ہم نے دی اُن کو
اور کافر جو کہتے تھے کہ ہم دنیا میں ہمیشہ رہیں گے سو خدائے تعالیٰ انہیں اُسوقت
۱۱۲ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ فرمائے گا
یا فرشتہ اُس کے حکم سے کہے گا جو کتنی مدت رہے تم زمین میں برسوں کی گنتی سے
یعنی کتنے برس دُنیا میں رہے تم؟
۱۱۳ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ۝ کہیں
گے دیر کی ہم نے یعنی رہے ہم دُنیا میں ایک دن یا کچھ دن سے بھی کم پھر پوچھ
گنتی والوں سے یعنی فرشتے جو شمار کرتے تھے اُن سے پوچھ اور ہم تو جانتے

ہیں ایک دن یا کچھ کم دنیا میں رہے پھر خدائے تعالیٰ
۱۱۴ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
فرماوے گا نہ رہے تم دنیا میں مگر تھوڑا سا اگر ہو تم جاننے والے یعنی اگر
دنیا میں ہزار برس جیئے تب بھی تھوڑا ہے بلکہ ساری عمر دنیا کی آخرت کے حساب
سے تھوڑی ہے
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا
۱۱۵ تُرْجَعُوْنَ ۝ اے کیا تم سمجھے کمال بے عقلی اپنی سے یہ کہ پیدا کیا ہم نے تم کو
ناحق اور نکما جیسے کوئی کھیل کرے اور یہ سمجھے کہ ہماری طرف نہ پھرو گے حساب کے
لیئے قیامت کے دن ایسے تم جو یہ سمجھے ہو کہ خلقت عبث پیدا کی ہے اس سے
کچھ حاصل نہیں، یہ تمہاری سمجھ غلط ہے بلکہ پیدا کرنے میں خلقت کے بھی نہایت
حکمتیں ہیں جو تم نہیں جانتے
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ
۱۱۶ الْكَرِيْمِ ۝ پھر بہت بلند اور بڑا ہے خدائے تعالیٰ تمہاری سمجھ اور بوجھ سے اور
ہے وہ بادشاہی کے لائق جیسا کہ چاہیئے جو کوئی نہیں ہے پوجنے اور بندگی
کرنے کے لائق وحدہ لاشریک بجز بزرگی پیدا کرنے والا اور مالک ہے عرش بزرگ بہت
بڑے کا
وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ
عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور جو کوئی پکارے یعنی یاد کرے
اور بندگی کرے ساتھ خدائے تعالیٰ کے دوسرے خدا کو جو نہیں حجت اور دلیل
اُس پکارنے والے کو اُس دوسرے خدا کو ثابت کرنے پر، پھر سوائے اس
کے نہیں یعنی مقرر حساب اُس کے کاموں کا نزدیک پروردگار کے ہے یعنی جو کام
کرے گا اُس کا حساب لے کر بدلہ دلوے گا اُس کام کے موافق، بیشک چھٹکارا نہ
پاویں گے کافر جو خدائے تعالیٰ اور رسول کو نہیں مانتے اور مشرک جو خدائے تعالے
کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہیں بغیر حجت کے
۱۱۷ ع ۶ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اور کہہ اے میرے
خاص بندے کہ اے پروردگار میرے بخش مجھ کو اور مہربانی کر اور تو ہی ہے سب سے
بہت اچھا مہربانی کرنے والا اپنے بندوں مسلمانوں پر، الحمد للہ رب العلمین،

Marfat.com

سورۃ النور مدنیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی اربع وستون آیۃ

سُوۡرَۃٌ اَنۡزَلۡنٰھَا وَفَرَضۡنٰھَا وَاَنۡزَلۡنَا فِیۡھَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ
لَّعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ہ یہ سورۃ ہے کہ عالم قدس سے نیچے بھیجا ہم نے 1
اُس کو ساتھ وسیلہ جبرئیلؑ کے اور فرض کیا ہم نے اوپر تمہارے وہ حکم کہ بیچ
اُس کے ہے اور نیچے بھیجا ہم نے بیچ اُس کے آیتوں روشن کو حدود احکام
کی سے شاید کہ تم نصیحت قبول کرنے والے ہو اور حرام چیزوں سے پرہیز کرو
اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیۡ فَاجۡلِدُوۡا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡھُمَا مِائَۃَ جَلۡدَۃٍ
عورت اور مرد زنا کرنے والا جو غیر محصن ہووے، یعنی عورت خاوند والی نہ ہو
اور مرد جو رو نہ رکھتا ہووے، پس مارو تم اے حاکمو ہر ایک کو ان دونوں میں
سے سَو دُرّے یہ حکم خاص اُن لوگوں کو ہے کہ محصنین نہ ہوویں، اس واسطے
کہ حد محصنین کی سنگساری ہے اور شرح طحاوی میں شرطیں محصنین کی چھ ہیں
کہ آزاد ہو اور بالغ اور عاقل اور مومن ہو اور نکاح کیا ہوا ہووے اور جماع کیا
ہو اور امام شافعی رحمہ اللہ شرط اسلام کی جائز نہیں رکھتے اور غیر محصن کہ آزاد
ہووے باوجود سَو دُرّوں کے ایک برس جلا وطن کرنے کو فرماتے ہیں اور امام
مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ نفی بکر میں ساتھ امام شافعیؒ کے متفق ہیں،
اس واسطے کہ حدیث اس مقدمہ وارد ہوئی ہے مائۃ جلدۃ تغریب عام اور
صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ تغریب عام نزدیک امام اعظمؒ کے ساتھ
اسی آیت کے منسوخ ہے
وَلَا تَاۡخُذۡکُمۡ بِھِمَا رَاۡفَۃٌ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ
تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَلۡیَشۡھَدۡ عَذَابَھُمَا طَآئِفَۃٌ
مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ہ اور نہ پکڑے تم کو ساتھ اُن دونوں زنا کرنے والوں
کے مہربانی بیچ فرمانبرداری اللہ کی کے یعنی نہ بخشو تم اوپر اُن کے اور حد نہ چھوڑو
اور بیچ ضرب کے قصور نہ کرو اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کے اور دن
قیامت کے ہوں خواہش سعی کی کرتے بیچ حدود اُس کی کے اور چاہیے کہ حاضر
ہوویں بیچ وقت عذاب کرنے اُن دونوں کے یعنی حالت اقامت حد اُن کی
کے ایک گروہ مومنوں سے تا شہرت ہووے اور وہ فضیحت مانع ہووے کہ
پھر مانند ایسے کاموں کے نہ کریں ساتھ قول امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ
کے چار شاہد سے کہ حرف شاہد کے چار ہیں کم نہ ہوویں اور ساتھ قول اور
اماموں کے ایک آدمی کفایت ہے اور دس بھی کہے ہیں اور اسباب نزول اس آیت
کے یہ ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ مال منزول کہ ایک صاحبوں
روایات سے تھا مواجر میں بیٹھ کر نقل کرتے تھے کہ جو کوئی اس کو چاہے مونث
اس کی کو تمام کفایت کرے ایک مومن نے چاہا کہ ساتھ اس طمع خام کے روٹی
اپنی پختہ کرے قصد نکاح اس کے کا کیا اللہ تعالیٰ نے اس واسطے کہ مسلمان بدنام
نہ ہوویں آیت بھیجی کہ
اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّالزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُھَاۤ
اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ مرد زنا کرنے والا نکاح نہ کرے مگر عورت زنا کرنے والی
کو، اس واسطے کہ جنس کو لائق ہے کہ غالب ہے کہ زنا کرنے والا عفت والی
سے پرہیز کرنے والا ہوگا اور عورت پلید بدکار نکاح میں نہ لاوے مگر مرد ناپاک
بدکار کو یا شرک لانے والے کو اس واسطے کہ مناسبت سبب اُلفت کا ہے
ع ہر کس مناسبت کہ گہر خود گرفت یار
بُلبل بباغ رفت و زغن سوئے خار زار
تبیان میں لایا ہے کہ باغی لوگوں نے یہود سے یا مشرکوں مدینے کے سے
اختیار کیا تھا کہ بیچ گھروں مواجر کے بیٹھ کر ہر ایک اوپر دروازے گھر اپنے
کے جھنڈا کھڑا کرتا تھا اور لوگوں کو اپنی طرف بُلا کر اُجرت لیتا تھا ضعیف مہاجرین
کہ گھر اور کُنبہ نہ رکھتے تھے اور تنگ دستی سے اوپر اُن کے ایک حال گذرتا
تھا ارادہ کیا کہ اُن کو لا کر کرایہ نفس کا اُن سے لیویں اور اوپر عادت جاہلیت
کے معاش کریں، حق تعالیٰ نے منع کیا اور فرمایا کہ
3 وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ہ اور حرام کیا گیا نکاح کرنا ساتھ
زانیوں کے اوپر مومنوں کے، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ حکم بیچ اول اسلام کے
تھا اور ساتھ آیت وانکحوا الایامی کے منسوخ ہوا
وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَۃِ
شُھَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡھُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَۃً اور وہ لوگ کہ تہمت زنا
کی کرتے ہیں عورتوں محصنہ کو اور مرد محصن بھی اس میں داخل ہیں اور محصن سے
مُراد اس جگہ آزادی ہے اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور پاکی زنا سے ہے اور وہ
لوگ کہ مرد کو یا عورت کو کہ ساتھ ان پانچ صفتوں کے موصوف ہووے ساتھ زنا

Marfat.com

کے گالی دیویں پس نہ آوے نزدیک حاکموں کے ساتھ چار شاہدوں کے کہ
صاحبِ عدل ہوویں، یعنی چار مرد آزاد بالغ مسلمان بُلادیں اوپر ثابت کرنے
اُس چیز کے کہ تہمت کرتے ہیں ساتھ اُس کے پس مارو تم اُن کو اسّی کوڑے
اور بیچ قذف کے کہ بغیر زنا کے ہووے یا ساتھ زنا کے ہووے غیر محصن کو
تعزیر ہے حد نہیں ہے اور حد قذف کی حد زنا کی سے ہے اور حد شراب کی
ہلکی ہے اس واسطے کہ حد زنا کی ساتھ قرآن کے ثابت ہوئی ہے جیسے کہ
گذری اور ثابت ہونا حد شراب کا ساتھ قول اصحابوں کے ہے رضی اللہ عنہم
اور حد قذف کی احتمال اوپر صدق کے رکھتی ہے
وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۙ اور قبول نہ کرو تم اُن سے کہ قذف کیا ہے اور گواہ نہیں لائے ۴
اور کوڑے کھائے ہیں شاہدی کو بیچ کسی حکم کے ہمیشہ یعنی آخر عمر تک اور کہا
ہے کہ جب تک توبہ نہ کریں اور... گروہ قذف کرنے والے وہ بدکار ہیں
یعنی ساتھ فسق ان کے کے حکم کیا گیا ہے
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مگر وہ لوگ کہ توبہ کریں پیچھے اس قذف کے اور پھر قذف ۵
نہ کریں اور ساتھ صلاح کے لاویں نیت اپنی کو بیچ ترک کرنے قذف مسلمان
کے کہ نام فسق کا اُن سے دُور ہووے لیکن ردِ شہادت کی بیچ مذہب امام
اعظمؒ اور امام مالکؒ کے ہمیشہ ہووے اور نزدیک امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے
ردِ شہادت اور فسق دونوں باطل ہوویں پس تحقیق کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا گناہ
بندوں کا ہے مہربان اوپر توبہ کرنے والوں کے، لائے ہیں کہ بعد اُترنے
اس آیت کے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ شاید کوئی مرد
ہم میں سے کسی بیگانے کو ساتھ عورت اپنی کے دیکھے اگر ساتھ بلانے شاہدوں
کے مشغول ہووے جمع ہونے شاہدوں تک وہ حاجت اپنی سے فارغ ہو کر
چلا گیا ہووے اور اگر بے شاہد بات کہے اسّی کوڑے مارے جاتے ہیں
اور گناہ فسق کا اور ردِ شہادت ثابت ہووے کیا کرے حضرت رسالتؐ پناہ
نے فرمایا کہ خدا نے یہی حکم بھیجا ہے عاصم باہر آیا عویمر بیٹا اس کے چچا کا
ساتھ اس کے ملا اور کہا اے عاصم شریک بن سمحا کو اوپر پیٹ جورو اپنی کے
کہ خولہ نام ہے دیکھا ہم نے عاصم نے کہا داویلا گرفتار ہوا میں ساتھ اس چیز
کے کہ اندیشہ کرتا تھا میں لیکن یہ صورتِ حال سیدِ عالم سے عرض کی،

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولہ کو بلایا اور اس سے پوچھا تو انکار کیا اور
آیت لعان کی اُتری کی کہ
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ
شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ
بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ تہمت زنا کی ۶
کرتے ہیں جوروؤں اپنی کو اور نہ ہوویں اُن کو گواہ مگر نفس اُن کے پس واجب
ہے گواہی دینی ایک کی اُس سے چار گواہی ساتھ قسم خدا کی کے، مضمون یہ کہ
تحقیق وہ یعنی خاوند البتہ سچوں سے ہے بیچ نسبت کرنے زنا کے ساتھ اس
عورت کے اور جو گواہی مضبوط ساتھ قسم کے ہے بجائے شاہد کے ہے
وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ ۷
اور گواہی پانچویں وہ کہ لعنت اللہ کی اوپر اُس کے اگر ہوئے جھوٹ بولنے والوں
سے بیچ اس تہمت زنا کے لعان مرد سے اس طرح ہے کہ چار بار کہے کہ گواہی
دیتا ہوں ساتھ قسم اللہ کے کہ میں سچ بولنے والوں سے ہوں بیچ اس چیز کے
کہ تہمت کی میں نے خاص اُس عورت کو ساتھ اُس کے، اور ہر بار اشارہ طرف
عورت کے کرے اور پانچویں بار کہے کہ لعنت اللہ کی اوپر میرے اگر ہوں میں
جھوٹ بولنے والوں سے بیچ اس چیز کے کہ تہمت کی میں نے خاص اس عورت
کو، اور ہر بار اشارہ طرف عورت کے کرے اور حکم اس لعان کا وہ ہے کہ حد قذف
کی مرد سے دُور ہووے اور درمیان مرد اور عورت کے فرقت کریں فرقہ طلاق
کا ساتھ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور فرقہ فسخ کا ساتھ قول امام شافعی رحمۃ
اللہ علیہ کے اور حد زنا کی اوپر عورت کے ثابت ہوتی ہے ساتھ قول شافعیؒ کے
اگر انکار کرے لعان سے تو بیچ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اس کو قید کریں
وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ
بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اور دُور کرے اور باز رکھے اُس عورت ۸
سے قید کو یا حد کو وہ کہ گواہی دیوے چار گواہیاں ساتھ اللہ کے اس مضمون
سے کہ تحقیق وہ یعنی خاوند میرا البتہ جھوٹ بولنے والوں سے ہے بیچ اس چیز
کے کہ ڈالا مجھ کو ساتھ اُس کے
وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ۹
اور شاہدی پانچویں وہ کہ غضب اللہ کا اوپر اس عورت کے اگر ہووے مرد سچ بولنے
والوں سے بیچ تہمت ڈالنے کے، لعان عورت کا وہ ہے کہ چار بار کہے گواہی

Marfat.com

دیتی ہوں میں قسم اللہ کی کہ یہ مرد جھوٹ بولنے والا ہے بیچ اس چیز کے کہ
ساتھ میرے تہمت کرتا ہے اور پانچویں بار کہے خشم یعنی غضب اللہ کا اوپر
میرے اگر بیچ بولنے والا ہووے یہ مرد بیچ تہمت زنا کے اور ہر بار اشارہ
طرف مرد کے کرے اور موضع میں لایا ہے کہ آنحضرتؐ نے پیچھے ادا کرنے نماز
دیگر کے عویمر اور خولہ کو بلایا ساتھ اس طرح کے کہ مذکور ہوا مرد و عورت نے
گواہی دی اور نزدیک ذکر لعنت اور غضب کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اور قوم نے آمین کہا اور ایک جماعت نے مفسروں کی بجائے عویمر،
بلال بن امیہ کو ذکر کیا ہے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ
ع ۱۰ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ اور اگر نہ فضل خدا کا ہوتا اوپر تمہارے اور بخشائش
اس کی اور تحقیق اللہ قبول کرنے والا توبہ کا ہے حکم کرنے والا ہے بیچ حدوں کے
اور احکام شریعت کے البتہ تم کو فضیحت کرتا اور جھوٹ بولنے والے کو ساتھ
عذاب بُرے کے گرفتار کرتا، اور کہتے ہیں اگر فضل اس کا اور رحمت اس کی
ہوتی ساتھ تاخیر عذاب کے تم ہلاک ہوتے یا اگر نہ فضل فرماتا ساتھ اقامت
زجر اور نہی کے فواحش سے البتہ نسل منقطع ہوتی اور آدمی ایک دوسرے کو
ہلاک کرتے یا اگر خدا نہ بخشتا اوپر تمہارے توبہ قبول کرنے سے بیچ جنگل ناامیدی
کے سرگرداں ہوتے تم پس تم کو ساتھ مدد رفیق توبہ کے اوپر منزل امید کے پہنچایا

سہ اگر توبہ مددگار گنہگار نہ بودی
اور بسر حد کرم راہ نبودی
در توبہ نبودی کہ در فیض کشودی
زنگِ غم از آئینۂ عاصی کہ زدودی

پیچھے ان آیتوں کے یہ قصہ بہتان اور پاک ہونے عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے اور وہ حکایت دور و دراز ہے اس واسطے مجمل مذکور
اس کا یہ ہے کہ پانچویں برس میں ہجرت سے غزوۂ مریسیع کا اتفاق پڑا صدیقہؓ
بیچ اس سفر کے ساتھ تھیں، ایک دن واسطے کسی حاجت کے گئی تھیں
اور منزل سے دور ہیں، خادموں ہودج کے کو خبر جانے اُن کے کی نہ تھی،
انہوں نے کوچ کیا اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں سے پھر آئیں دیکھا منزل
خالی پائی اس جگہ توقف کیا تو صفوان بن معطل کر ساتھ حکم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سارے لشکر کے آتا تھا پہنچا اور صدیقہؓ اوپر اونٹ
اس کے کے سوار ہو کر بیچ لشکر ہمراہیوں کے آئیں اور ابن ابی نے اُن کو اوپر اونٹ
صفوان کے دیکھ کر وہ بات کہ لائق حرم محترم سید عالم کے نہ ہووے اوپر
زبان خیانت نشان کے جاری کی، اور جس وقت مدینے میں پہنچیں، یہ خبر جناب
آنحضرتؐ میں عرض ہوئی اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہوئی تھیں، اور خبر
اس بات کی نہ رکھتی تھیں لیکن آنحضرتؐ کو خفا پاتی تھیں، اجازت لیکر اپنے گھر میں
آئیں اور اس جگہ اس بات کی اطلاع پائی، بیماری زیادہ ہوئی اور رات دن
رونے کا شغل تھا اور کہتی تھیں سہ

چشم زگریہ برسر آبست روز و شب
جانم زنالہ در تب و تابست روز و شب

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جستجو احوال عائشہؓ کے توجہ کر کر
عورتوں مومنوں سے اور اصحابوں سے پرسش کرتے تھے اور سب ساتھ
پاکدامنی اُن کی کے اقامت شہادت کی کرتے تھے، ایک دن آنحضرت صلعم بیچ
گھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آئے اور عائشہؓ کو روتے دیکھا، فرمایا کہ
اے عائشہؓ اگر گناہ کیا ہے تُو نے تو طرف اللہ کے توبہ کر اور بخشش مانگ، عائشہؓ
نے ماں باپ اپنے سے چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب دیویں،
انہوں نے جواب نہ دیا اور صدیقہؓ نے نہایت دہشت سے فرمایا کہ دشمنوں
نے کچھ چیز ڈالی ہے اور جو کچھ کہ میں کہتی ہوں کوئی باور نہیں رکھتا، پس میں وہی
کہتی ہوں کہ یوسفؑ کے باپ نے کہا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون نزدیک
اس خیال کے اثر وحی کا اوپر آنحضرتؐ کے ظاہر ہوا اور آیتیں پاک رہنے عائشہؓ
کے نازل ہوئیں

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ
شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا
اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ تحقیق وہ لوگ کہ لائے جھوٹ بُرے کو بیچ عائشہؓ کے ۱۱
ایک گروہ ہیں تم میں سے اور وہ پانچ تھے، عبداللہ بن اُبی اور زید بن رفاعہ اور
حسان بیٹا ثابت شاعر کا اور مسطح بن اثاثہ بیٹا صدیقؓ کی خالہ کا اور حمنہ بیٹی
جحش کی بہن ام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نہ جانو تم اس جھوٹ کو
کہ بُرا ہے واسطے تمہارے مخاطب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور عائشہؓ اور
صفوان فرماتے ہیں کہ اس جھوٹ کو ساتھ نسبت اپنی کے بُرا نہ جانو تم بلکہ وہ بہتر ہے

Marfat.com

خاص تم کو اس واسطے کہ ثواب بڑا پایا تم نے اور بیچ پاک رہنے کے آیتیں اُتریں
اور بزرگی اور تعظیم شان تمہاری اوپر سب کے ظاہر ہوئی اور وعدہ تمام بیچ مقدمے
جھوٹ بولنے والوں کے واقع ہُوا خاص ہر ایک کو جھوٹ کہنے والوں سے جزا اس
چیز کی ہے کہ کسب کیا گناہ سے اس قدر کہ ذکر کیا گیا اس واسطے کہ بعضے ہنستے تھے
اور بعضوں نے باتیں فاحشہ کہی تھیں اور بعضے چُپ رہے تھے اور نہ منع کیا اور اُس
کسی نے کہ پکڑا بڑی اس بات کو اور بدتر اُس کے کو اس جماعت میں سے مراد ابن
ابی لعنۃ اللہ ہے خاص اُس کو ہے عذاب بڑا بیچ آخرت کے یا بیچ دنیا کے کہ یہ حد
قذف کی کھائی اور رسوا ہوا، اور کہتے ہیں کہ حسان تھا کہ آخر عمر میں اندھا ہوا یا مسطح
کہ ہاتھ اس کے شل ہوئے

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ
١٢ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ کیوں نہ اس وقت کہ سُنا تم نے اس بات
کو گمان لے جاتے مرد اور عورتیں مومن ساتھ ہم دینوں اپنے کے نیکی کو جیسے اوپر
ذاتوں اپنی کے گمان لے جاویں اس واسطے کہ ایمان چاہنے والا گمان نیک کا ہے
ساتھ اہل ایمان کے، یعنی چاہیئے کہ مومن بعد سُننے اس جھوٹ کے گمان نیک لے
جاتے ساتھ عائشہؓ اور صفوانؓ کے اور کہتے جیسے کہ ایک آدمی یقین کرنے والا کہ
اوپر حال کے خبردار ہووے کہے کہ یہ بات جھوٹ روشن ہے اور اللہ تعالیٰ جوروؤں
پیغمبروں کو نگاہ رکھتا ہے مانند اس حال کے سے واسطے تعظیم اور بزرگی اُن کی کے

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا
١٣ بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ کیوں نہ لائے
اوپر اس بات کے چار شاہد کہ گواہی دیویں اس چیز کی کہ قذف کرتے ہیں ساتھ اُس
کے پس اب کہ نہ لائے شاہد چار پس وہ گروہ نزدیک اللہ کے، یعنی بیچ حکم اس کے
کے وہ جھوٹ بولنے والے ہیں ظاہر میں اور باطن میں، اس واسطے کہ اگر گواہ
لاتے تو بیچ ظاہر حکم کے کاذب نہ ہوتے لیکن باطن میں جھوٹے ہوتے کہ یہ
صورت اوپر جوروؤں پیغمبروں کے منع کی گئی ہے اور جب شاہد نہ لائے ظاہر
میں بھی جھوٹے ہوئے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
١٤ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اگر نہ زیادتی کرم
اللہ کی ہوتی اوپر تمہارے اور مہربانی اُس کی بیچ دُنیا کے ساتھ توفیق توبہ کے اور
بیچ آخرت کے ساتھ بخشنے کے البتہ پہنچتا تم کو بیچ اس چیز کے کہ آئے تم بیچ

جھوٹ سے اوپر صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عذاب بڑا کہ حد قذف کی اور ملامت
لوگوں کی روبرو اس عذاب کے حقیر ہوتی اور تم کو وہ عذاب پہنچتا

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا
لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ
عَظِيْمٌ ۝ اُس وقت کہ لیتے تھے تم اس بات کو ساتھ زبانوں اپنی کے کہ بعضا ١٥
بعضے سے پُوچھتا تھا اور کہتے تھے تم ساتھ مُونہوں اپنے کے وہ چیز کہ نہ تھا تم کو
ساتھ اس کے کچھ علم، یعنی بات از رُوئے جہل کے کہتے تھے اور جانتے تھے
اس چیز کو کہ کہی ہے تم نے سہل اور آسان، اور حالانکہ وہ بات نزدیک اللہ کے
بڑی ہے اور عذاب بہت اوپر اس کے ملنے والا ہے، اس واسطے کہ تُہمت لگانا عار
ہے ساتھ اہل بیت نبوّت کے اور جھٹلانا قرآن کا اور کُسکی منصب رسالت کی
احقاقات میں مذکور ہے کہ ماں ایوبؓ کی، جورو ابو ایوبؓ انصاری کی نے رضی اللہ
تعالیٰ عنہما ساتھ اس کے کہا کہ سنا تو نے اس بات کو کہ لوگ بیچ مقدمہ عائشہؓ کے
کہتے ہیں ابو ایوبؓ نے فرمایا کہ سُنا ہے میں نے اور وہ جھوٹ ہے اس واسطے کہ تو
ساتھ نسبت میری کے یہ کام روا رکھتی ہے، امّ ایوبؓ نے کہا نہیں قسم اللہ کی
ابو ایوبؓ نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ عائشہؓ بہتر تیرے سے ہے پس ساتھ نسبت پیغمبرؐ کے
کب یہ عمل روا ہووے، یہ بہتان بڑا ہے، حق تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ
سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ اور کیوں نہ جس وقت سُنا تم نے کہا ١٦
تم نے یعنی جب یہ بات سُنی تم نے کیوں نہ کہا تم نے مانند ابو ایوبؓ کے نہیں لائق
ہے یہ بات کہ کہیں ہم ساتھ اُس کے پاک ہے اللہ تہمت اس سے کہ بیچ حرم محترم
پیغمبرؐ اُس کے کے برائی اور زبونی سکے کہ نایہ تہمت ہے بڑی جوڑی ہوئی منافقوں کی

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ١٧
نصیحت کرتا ہے تم کو اللہ اس سے کہ پھر پھرو تم واسطے مانند ایسی بات کے ہمیشہ
تک یعنی جب تک کہ جیتے رہو تم اگر ہو تم ایمان لانے والے، اس واسطے کہ ایمان
منع کرنے والا ہے طعنے مسلمانوں سے، خصوصًا بیچ مقدمہ ماں مومنوں کے

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور ١٨
بیان کرتا ہے اور روشن کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے تمہارے آیتیں کہ دلالت رکھیں
اوپر نیکیوں آداب کے تو نصیحت پکڑو تم اور راہ ادب کی سے نہ پھرو تم، اور اللہ جاننے
والا ہے ساتھ پاک دامنی عائشہؓ کے حکم کرنے والا ہے ساتھ بیزاری ذمہ اُس کے کے

Marfat.com

عیب اور عار سے ؎

تا گریباں دامنش پاک است از لوث و خطا

وز مذمت عیب جو آلودہ از سر تا بپا

اور یہ بیت خوب کہا کسی نے ؎

کرا رسد کہ کند عیب دامن پاکت

کہ ہمچو قطرہ کہ بر برگ گل چکد پاکے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ؕ وَاللّٰہُ

19 یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ تحقیق وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہیں یہ کہ

ظاہر ہووے بدنامی یعنی نسبت فاحشہ بیچ حق اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے

اور چاہیں ہیں کہ اُن کو طعن کریں خاص اُن کو ہے عذاب دُکھ دینے والا بیچ دُنیا

کے ساتھ حد قذف کے اور بدنامی کے اور بیچ آخرت کے ساتھ آگ کے،

اور اللہ جانتا ہے بُرائی اُس چیز کی کہ تہمت کی ہے تم نے بیچ اس کے اور تم

اس کو نہیں جانتے ہو

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ

النصف ع 20 رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور اگر نہ فضل خدا کا ہوتا ساتھ بردباری کے اوپر

تمہارے اور بخشائش اُس کی ساتھ مہربانی کے اور تحقیق اللہ مہربان ہے کہ

برات ذمہ مقذوف کو ظاہر کرے بخشنے والا ہے ساتھ توبہ کے کہ گناہ قذف

کے سے درگذر کرے البتہ عذاب تمام ساتھ تمہارے اُترتا

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ

وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ

وَالْمُنْکَرِ ؕ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو، تم پیروی نہ کرو تم قدموں شیطن

کی یعنی راہوں اس کی کی ساتھ گناہوں کے یا وسواسوں اس کے سے بیچ

قذف عائشہ رض کے، اور جو کوئی پیروی کرے قدموں شیطان کی اور نشانیوں

اُس کی کی متابعت کرے پس تحقیق کہ شیطان حکم کرتا ہے اُس کو ساتھ اس

کام کے کہ بُرا ہے بیچ عقل کے اور ساتھ اس عمل کے کہ ناپسند ہے بیچ حکم

شریعت کے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ مَا زَکٰی مِنْکُمْ

مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ

21 سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اور اگر نہ کرم اللہ کا ہوتا اوپر تمہارے ساتھ توفیق توبہ کے

یا مقرر کرنے حد کے کہ کفارت گناہ کی ہے اور بخشش اس کی ساتھ پاک کرنے گناہ

تمہارے کے پاک نہ ہوتی تم سے کسی ایک کی آخر عمر تک عیب جوئی اور بدگوئی

ولیکن اللہ پاک کرتا ہے ساتھ قبول توبہ کے اُس کسی کو کہ چاہتا ہے اور سُننے والا

ہے ساتھ گفتگو لوگوں کے جاننے والا ہے ساتھ نیتوں اُن کی کے، کہتے ہیں صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ نفقہ نہ کرے اور نیکی ہرگز نہ کرے ساتھ خالہ

زادے اپنے کے کہ مسطح تھا اور اس بہتان میں ایک وہ بھی داخل تھا، اللہ تعالیٰ

نے آیت بھیجی

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا

اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُہٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۪ۖ

وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ ؕ

22 وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ چاہیئے کہ سوگند نہ کھاویں صاحب فضل کے اور

قدرت کے بیچ مال کے، مُراد ابوبکر صدیق رض ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حق تعالیٰ نے

فرمایا ایسا چاہیئے کہ ایسے آدمی قسم نہ کھاویں اوپر اس بات کے کہ نہ دیویں نفقہ ناتے داروں

کو اور فقیر محتاجوں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ اللہ تعالیٰ کی کے، اور

مسطح ناتے دار بھی ہے اور فقیر بھی ہے اور ہجرت کرنے والا بھی ہے اور چاہیئے

کہ بخشیں گناہ کو بھی کہ اُن سے ہوا ہے اور چاہیئے کہ معاف کریں اور روگردانی

کریں تقصیروں اُس کی سے آیا دوست نہیں رکھتے ہو تم یہ کہ بخشے اللہ تعالیٰ

واسطے تمہارے پس تم بھی اوروں کے گناہ بخشو اور اللہ بخشنے والا ہے ساتھ کمال

قدرت انتقام کے مہربان ہے اوپر گنہگاروں کے اور گناہوں تمہارے کے

بھی پیدا کیے گئے ساتھ خلقوں اُس کی کے ہو تم، علماؤں نے اس آیت سے

دلیل اوپر بزرگی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کی ہے اور حکیم سنائی قدس سرہ

نے فرمایا ہے ؎

بود چنداں کرامت و فضلش

کہ اولوا الفضل خواند ذوالفضلش

صورت و سیرتش ہمہ جان بود

زاں ز چشم عوام پنہاں بود

روز و شب ماہ و سال در ہمہ کار

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ
لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ ۲۳
تحقیق جو لوگ کہ تہمت زنا کی کرتے ہیں عورتوں محصنہ کو کہ بے خبر ہیں زنا سے
ایمان والیاں ہیں ساتھ خدا اور رسولؐ کے، مراد جوروئیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کی ہیں اور وسیط میں کہا ہے کہ خاص عائشہؓ مراد ہے اور بعضوں نے بیچ مہاجرِ اوّل
کے کہا ہے اور بعضے حق عام میں رکھتے ہیں اوپر ہر تقدیر کے وہ لوگ کہ قذف
ایسی جماعت کا کرتے ہیں، دُور کیے گئے ہیں بیچ دنیا کے نام نیک سے اور بیچ
آخرت کے رحمت سے، یعنی بیچ دنیا کے ملعون اور مردود ہیں اور بیچ آخرت کے
مبغض کیے گئے اور واسطے اُن کے ہے عذاب بڑا بسبب گناہ بڑے کے اور
وہ عذاب اُن کو ہووے

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ
۲۴ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ جس دن کہ شاہدی دیویں گی اوپر اُن کے زبانیں اُن
کی ساتھ تہمت اور بہتان کے یعنی ساتھ زبان اپنی کے اقرار کریں گے اور گواہی
دیں گے ہاتھ اُن کے اور پاؤں اُن کے ساتھ اُس چیز کے عمل کرتے تھے
گناہوں سے

یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ
۲۵ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝ اُس دن تمام دیوے گا اللہ تعالیٰ اُس کو بدلہ
اُس کا لائق اُن کے اور جانیں گے بیچ اس دن کے کہ تحقیق اللہ وہی ثابت ہے
ساتھ ذات اپنی کے ظاہر ہے ساتھ اُلوہیت اور قدرت کے اوپر عذاب اور
ثواب کے

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ
لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ ناپاک عورتیں، ناپاک باتیں واسطے
ناپاک مردوں کے ہیں یعنی اُن سے ظاہر ہوویں اور ساتھ اُس کے بولنے والے
ہوویں اور ناپاک مرد واسطے ناپاک عورتوں کے ہیں، اس واسطے کہ دل ان کے
چاہنے والے ہیں بسبب ناپاکی کے اور پاک باتیں اور پاک عورتیں واسطے پاک
مردوں کے ہیں اور پاک مرد اور پاک باتیں واسطے پاک عورتوں کے ہیں موافق
اس حدیث کے کہ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ مصرع از کوزہ ہماں بروں
تراود کہ در وست۔ اور کہا ہے کہ عورتیں ناپاک واسطے مردوں ناپاک کے ہیں
اور مرد ناپاک رغبت کرنے والے ان کی اور عورتیں پاک واسطے مردوں پاک

کے ہیں اور مرد پاک واسطے اُن کے، حاصلِ کلام یہ کہ بیچ حرم محترم آنحضرتؐ کے
کہ پاکیزہ تر سارے عالم کی ہیں حرم پاکیزہ مانند عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سزاوار
ہے کہ ہمجنسی سبب اُلفت اور محبت کے ہے اور اسی طرف اشارہ ہے مثنوی
معنوی میں، **مثنوی** ؎

ذرہ ذرہ کاندریں ارض و سماست
جنس خود را ہمچو کاہ و کہرباست
ناریاں مر ناریاں را جاذب اند
نوریاں مر نوریاں را طالب اند
اہل باطل باطلاں را می کشند
اہل حق از اہل حق ہم سرخوشند
طیبات آمد ز بہر طیبیں
للخبیثات الخبیثون ست یقیں

ذکر بزرگی اور خصوصیت حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیچ رسالہ
مرآت الصفا کے مذکور ہوا ہے، اس واسطے اس جگہ اوپر ترجمہ آیات کے گھٹایا
ہے۔

اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
۲۶ كَرِیْمٌ ۝ وہ گروہ پاک کیے گئے ہیں اور بیزار ہیں اُس چیز سے کہ کہتے ہیں ع ۴ ۹
تہمت والے منصب رسالت کا اس سے بلند زیادہ ہے کہ دامن عصمت زوجۂ طاہرہ
اس کی کا ساتھ پلیدی ایسے شبہ کے آلودہ ہووے اور صفوان ایک مرد پاکیزہ
اور اولیائے صحابہؓ سے، اس کو بھی تہمت نہ کر سکے، واسطے ان کے بخشش ہے اللہ
سے اور روزی ہمیشگی کی اور نیک یعنی بے رنج اور بہت مراد نعمتیں بہشت
کی ہیں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى
تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو ساتھ
خدا اور رسولؐ کے اندر نہ آؤ تم اور کسی کے گھر میں سوائے اپنے گھروں کے کہ
بیچ اُس کے رہتے ہو تم یعنی بیگانے کے گھروں میں نہ آؤ تم جب تک دیکھو تم
اور حکم مانگو تم اور سلام علیک کرو اوپر رہنے والوں گھر کے، اور بیچ روایت کے
آیا ہے کہ کہو تم السلام علیک ادخلہا، امام ثعلبیؒ نے فرمایا ہے کہ ایک عورت
انصاری نے بیچ جناب نبوت مآبؐ کے عرض کی کہ ہم بیچ گھروں اپنے کے اوپر

Marfat.com

اس صفت کے ہوتے ہیں کہ چاہتے ہیں کوئی ہم کو اوپر اس حال کے نہ دیکھے اور
یکایک کوئی لوگوں ہمارے سے چلا آتا ہے گھر میں اور ہم کو اوپر اس وجہ کے
کہ نہ چاہیئے دیکھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور حکم ہوا کہ بیچ گھر ناتے داروں
اپنے کے بے خبر کیے نہ آؤ تم
۲۷ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وہ اذن لینا اور
خبر کرنی واسطے تمہارے بہتر ہے اُس سے کہ بے حکم آؤ تم، اور کہا ہے جو کوئی
اوپر عیال اپنے کے آوے چاہیئے کہ بول کر یا پاؤں کی آواز کر کے یا کھنکار کے
خبر کرے تو اس گھر والے ساتھ ستر عورات کے اور دفع مکروہات کے پیشگی
کریں، اور یہ حکم کیا ہم نے شاید کہ تم نصیحت پکڑو
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى
يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى
۲۸ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ پس اگر نہ پاؤ تم بیچ گھروں کے
کسی کو کہ حکم مانگو اس سے، پس نہ داخل ہو تم اس میں جب تک حکم دیا جاوے
تم کو یعنی کوئی پیدا ہووے اور اجازت دیوے تم کو اس واسطے کہ داخل ہونا
خالی گھر میں بے حکم کسی کے جگہ تہمت چوری کی ہے اور اگر کہا جاوے تم کو بعد
حکم مانگے کے کہ پھر جاؤ تم، پس پھر جایا کرو تم بے توقف اور زاری اور منت نہ
کرو تم اوپر دروازے گھر کے نہ بیٹھو تم کہ وہ ضرر گھر والے کا ہے، یہ پھر جانا پاکتری
واسطے تمہارے ہے اور اللہ تعالیٰ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم جاننے والا
ہے ساتھ اُس کے جزا دیوے گا بعد اُترنے اس آیت کے ابوبکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شام اور عراق کی راہ میں سوداگروں کو اتفاق
ہوتا ہے کہ بیچ خان اور رباط کے بچھونا اقامت کا بچھاتے ہیں اور جو کوئی بیچ اس
جگہ کے رہنے والا نہیں، کس سے یہ اجازت اور حکم مانگیں، یہ آیت آئی کہ
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا
۲۹ مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ نہیں
ہے اوپر تمہارے کچھ گناہ اس بات سے کہ آؤ تم بے حکم بیچ گھروں غیر اقامت کے
یعنی اُس میں کوئی نہ رہتا ہو بلکہ آتا ہو اور جاتا ہو جیسے کاروانسرا اور رباط بیچ اُن
گھروں غیر اقامت کے فائدہ مندی ہے اور نفع ہے واسطے تمہارے سردی اور
گرمی سے ساتھ اُس کے پناہ پکڑتے ہو تم اور اسباب اور جانور تمہارے بیچ
اس کے محفوظ رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو چیز کہ تم ظاہر کرتے ہو حکم مانگنے

سے اور جو چیز کہ چاہتے ہو تم نیت داخل ہونے گھر کے سے ساتھ فساد کے
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ کہہ تُو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم واسطے مسلمانوں کے کہ بند کریں آنکھیں اپنی دیکھنے عورت نامحرم کے سے
کہ نظر سبب فتنے کا ہے۔ اور ذخیرۃ الملوک میں لایا ہے کہ جلد دوڑنے والا پیک
شیطان کا بیچ وجود انسان کے نظر اور آنکھ ہے اس واسطے اور جو اس بیچ جگہ اپنی
کے بے حرکت ہیں جب تک کوئی چیز ساتھ ان کے نہ پہنچے ساتھ پانے اُس کے
کے مشغول نہ ہو سکیں لیکن دیدہ ایک حواس ہے کہ دُور اور نزدیک سے بلا اور
گناہ کا شکار کرتا ہے ؎

ایں ہمہ آفت کہ بہ تن میرسد
از نظر توبہ شکن میرسد
دیدہ فرو پوش چو در در صدف
تا نشوی تیر بلا را ہدف

اور نفحات میں شبلی قدس سرہ سے نقل کرتا ہے کہ کہا تو بند کریں دیدۂ سر
کو حرام چیزوں سے اور دیدۂ دل کو ماسوا اللہ سے
وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ
۳۰ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ اور نگاہ رکھیں شرمگاہوں اپنی کو حرام سے وہ ڈھانکنا
آنکھوں کا اور نگاہ رکھنا شرمگاہ کا پاکترا اور فائدہ مند زیادہ ہے، واسطے اُن
کے بیچ دُنیا اور آخرت کے، تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں
آدمی نظر سے ساتھ حلال اور حرام کے
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور کہہ تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مسلمان عورتوں کے کہ بند کریں آنکھیں اپنی دیکھنے
مردوں نامحرم کے سے اور نگاہ رکھیں شرمگاہیں اپنی زنا سے اور ظاہر نہ کریں
آرائش اپنی گہنے اور رنگوں اور سوا اُن کے سے مگر جو چیز کہ ظاہر ہووے یعنی ہاتھ
اور منہ اُس آرائش سے بیچ وقت کام کرنے کے جیسے انگوٹھی اور کنارہ کپڑے کا
اور سرمہ آنکھوں کا اور مہندی ہاتھ کی اور کہا ہے مراد زینت سے جگہ اس زینت
کی ہے
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ

Marfat.com

اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اور چاہیئے کہ نیچے چھوڑیں اوڑھنیوں اپنی کو اوپر گریبانوں اپنے کے یعنی گردن اپنی ساتھ اوڑھنی کے ڈھانکیں تو بال اور لوکان کی اور گردن اور سینہ اُن کا ڈھنکا رہے اور ظاہر نہ کریں آرائش اپنی کو جیسے سر اور مونڈھا اور سینہ اور پنڈلی مگر واسطے خاوندوں اپنے کے کہ آرائش واسطے اُن کے ہے یا واسطے باپوں اپنے کے اور دادا بھی باپ کا حکم رکھتا ہے یا واسطے باپوں خاوندوں اپنے کے یا واسطے بیٹوں اپنے کے اور پوتے بھی اس حکم میں داخل ہیں یا واسطے بیٹوں خاوندوں اپنے کے کہ وہ بھی بجائے بیٹے کے ہیں خاص عورت کو یا واسطے بھائیوں اپنے کے یا واسطے بیٹوں بھائیوں اپنے کے کہ حکم بھائی کا رکھتے ہیں یا واسطے بیٹوں بہنوں اپنی کے اور یہ ایک جماعت ہیں کہ نکاح عورت کا ساتھ ان کے درست نہیں، اور یہی حکم ناتے داروں دائی دودھ پلانے والی کا ہے۔ اور ذکر چچا اور خالو کا نہ کیا اس واسطے کہ وہ بیچ حکم بھائیوں کے ہیں۔ اور انوار میں فرمایا ہے کہ احوط وہ ہے کہ اعضائے زینت کے ساتھ چچا اور خالو کے نہ دکھلاویں شاید کہ وہ نزدیک اپنے بیٹوں کے تعریف کریں اور سبب فتنے کا ہووے

اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا واسطے عورتوں اہل دین اپنے کے، یعنی مؤمنات کو آرائش اپنی دکھلادیں، اور تبیان میں لایا ہے کہ عورتیں یہودیہ اور نصرانیہ اور مجوسیہ اور بُت پرست یعنی کافرہ حکم مرد بیگانے کا رکھتی ہیں اور مسلمان عورت کو ظاہر کرنا آرائش پوشیدہ کا واسطے ان کے روا نہیں، اس واسطے حکم دین کے نے درمیان اہل اسلام اور اہل کفر کے رسم آشنائی کی مُدور کی ہے اور پاک عورتوں کو فاسقہ عورتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے اور بعضے اوپر اس کے ہیں کہ مراد سب عورتیں ہیں کہ اُن سے پرہیز نہ چاہیئے کرنا واسطے اُس چیز کے کہ مالک ہوئے ہیں اُس کے ہاتھ ان کے یعنی نہ پرہیز کریں عورتیں انھوں سے کہ ملک ان کی ہوئیں لونڈوں سے، خواہ مومنہ ہوویں خواہ کافرہ ہوویں اور باوجودیکہ وہ بھی عورتوں میں داخل ہیں اس جگہ ذکر کیا تو معلوم ہووے کہ اُمتہ غیر مسلمہ سے پرہیز لازم نہیں ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ اگر غلام صالح ہووے دیکھنا اُس کا طرف عورت کے کہ مالک اُس کی ہے، چاہنے والا نہیں، اور اختلاف میں لایا ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مغرور نہ کرے تم کو لفظ "ما ملکت ایمانہن" کا کہ وہ بیچ مقدمہ اماء کے ہے نہ عبید کے اور غلام عورت کا حکم مرد بیگانہ کا رکھتا ہے اور جائز نہیں دیکھنا اس کا طرف

بی بی کے اور نہ طرف اعضائے آرائش اُس کی کے

اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا واسطے تابعداری کرنے والوں کے بغیر صاحب حاجت عورت کے مردوں سے، یعنی وہ لوگ کہ واسطے طلب کھانے کے گھر میں آتے ہیں اور ساتھ عورتوں کے کچھ حاجت نہیں رکھتے یعنی دغدغہ شہوت کا نہیں ہے اُن کو جیسے بوڑھا اور نامرد وہ کہ مطلق جماع سے خبر نہیں رکھتے اور ہمت اُن کی سوائے کھانے کے نہیں ہے اور اکثر ائمۂ حنفی اوپر اس کے ہیں کہ خوجہ اور ہیجڑا اور زنانہ بیچ حرمت نظر کے حکم بیگانے مرد کا رکھتے ہیں، اس واسطے کہ اُن کو آرزو جماع کی ہے لیکن قوت اس کی نہیں رکھتے

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا
یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ
٣١ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ یا لڑکے

ایسے لڑکے کہ خبردار نہیں ہوئے اوپر شرمگاہ عورتوں کے، یعنی تمیز نہیں رکھتے، اور حال جماع کے سے بے خبر ہیں یا بالغ نہیں ہوئے اور اوپر حد شہوت کے نہیں پہنچے ہیں اور چاہیئے کہ نہ ماریں عورتیں پازیب کو اوپر زمین کے وقت چلنے کے تا جانا جاوے جو کچھ کہ چھپاتی ہیں آرائش اپنی سے کہ پائے زیب ہے یعنی چاہیئے کہ آواز پازیب اپنی کی بیچ کان مردوں کے نہ پہنچاوے کہ سبب خواہش مردوں کا ساتھ اُن کے ہووے اور توبہ کرو تم گناہوں سے طرف اللہ کے تمام اے وہ کوئی کہ مومن ہو شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ ساتھ توبہ کے عذاب سے، سب کو ساتھ توبہ کے فرمایا کہ کوئی گناہ سے خالی نہیں، امام قشیریؒ نے فرمایا ہے کہ محتاج زیادہ ساتھ توبہ کے وہ کوئی ہے کہ اپنے تئیں محتاج توبہ کا نہ جانے، اور کشف الاسرار میں فرمایا ہے کہ سب کو کیا فرمانبردار اور کیا گنہگار ساتھ توبہ کے فرمایا تا گنہگار شرمندہ نہ ہووے اور اگر فرماتا کہ اے گنہگارو توبہ کرو تم سبب رسوائی ان کی کا ہوتا، جب خدا دُنیا میں اُن کو رسوا کرنا نہیں چاہتا تو اُمید ہے کہ عاقبت میں بھی رسوا نہ کرے گا ؎

چو رسوا نہ کردی بچندی خطا
دریں عالم پیش شاہ و گدا
دراں عالم ہم بر خاص و عام
بیامرزد و رسوا مکن والسلام

Marfat.com

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور نکاح کرو تم عورتوں بے شوہروں کا، اور ۳۲
مرد بے زن کا تم میں سے اور نکاح نیک بختوں کا غلاموں اپنے سے اور
لونڈیوں اپنی سے خاص کرنا نیک بختوں کا واسطے اہتمام کے ہے ساتھ شان
ان کی کے اور وہ کہ ساتھ سبب نکاح کے بیچ پردہ عفت کے رہیں اگر ہوویں
ایامی اور نیک بخت غلام اور لونڈی فقیر اور محتاج، مالدار کرے گا ان کو اللہ
فضل اپنے سے اور پاویں وہ چیز کہ ساتھ اُس کے صاحب خانہ ہو سکیں اور
اللہ کشادہ بخشش ہے معاش بہت دیوے جاننے والا ہے ساتھ استحقاق
فقیروں کے کشادگی روزی ان کی کرے

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى
يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ
مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اور چاہیئے کہ باز رہیں زنا سے
وہ لوگ کہ نہیں پاتے ہیں اسباب نکاح کا مہر سے اور خرچ سے جب تک کہ
مالدار کرے اُن کو اللہ فضل اپنے سے اور پاویں وہ چیز کہ کدخدا ہو سکیں اور
جو غلام کہ مانگتے ہیں تم سے نوشتے کو اس چیز سے کہ مالک ہیں اُس کے ہاتھ
تمہارے، یعنی وہ لوگ کہ غلاموں تمہارے سے نوشتہ آزادی کا ڈھونڈتے ہیں
پس مکاتب کرو تم اُن کو امر استحباب کا ہے اور مکاتب وہ ہوئے کہ خواجہ
غلام اپنے کو کہے کہ تجھ کو مکاتب کیا میں نے اوپر اس مقدار مال کے پس جس
وقت بندہ اس مال کو ادا کرے آزاد ہوئے۔ لائے ہیں کہ صبیح غلام نے
خویطب بن عبد العزیٰ سے کہ مالک اُس کا تھا، مکاتبت مانگا، اور وہ انکار
لایا، آیت اُتری، حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر غلام یا لونڈیاں تمہاری مکاتبہ طلب
کریں، اُن کو مکاتب کرو تم

اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ اگر جانو تم بیچ اُن کے نیکی کو یعنی
وفا کو اور امانت کو یا قوت کسب کی کو اور قدرت کو اوپر ادا کرنے مال کے یا
وہ کہ بجز کتابت لوگوں سے سوال نہ کرے کہ بہت مکروہ ہے کہ غلام ساتھ
گدائی کے مال کتابت کا بھر دیوے، ایک نے غلاموں سلمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے سے مکاتبت مانگا، سلمانؓ نے فرمایا کہ مال رکھتا ہے تو اس نے کہا
نہیں کہا تجھ کو قوت کسب کی ہے کہا نہیں کہا پس چاہتا ہے کہ تو مجھ کو

اوساخ اور اوناس لوگوں سے چکھاوے تو میں تجھے ہرگز مکاتب نہ کروں
وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ اور دو تم
مکاتبوں کو کچھ مال اللہ کے سے کہ دیا ہے اللہ نے تم کو خویطب نے صبیح کو ساتھ
سو دینار کے مکاتب کیا تھا جب یہ آیت سُنی، بیس دینار معاف کیئے امام
شافعیؒ اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ واٰتوہم خطاب ہے ساتھ
مالکوں کے اور واجب ہے مال کتابت کچھ ساتھ مکاتب کے بخشیں امام احمد
رحمہ اللہ تعالیٰ چوتھائی مال کا مکاتب کے سے بخشنے کو فرماتے ہیں اور امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ ساتھ خراجہ کے سونپتے ہیں کہ جتنا چاہے معاف کرے اور امام اعظم اور
امام مالک رحمہما اللہ .. مال کا بخشنا واجب نہیں جانتے اور فرماتے ہیں کہ
خطاب واٰتوہم ساتھ عام مسلمانوں کے ہے کہ مدد کریں مکاتب کو اور زکوٰۃ
ساتھ اُس کے دیویں، تا مال کتابت کا ادا کرے اور گردن اپنی طوق بندگی مخلوق
کے سے باہر لاوے اور ساتھ اس سبب کے اس خیر کو فک رقبہ کہتے ہیں

ع بشنواز من نکتہ ای زندہ دل
وز پس مرگم بہ نیکی یاد کن
گہ بلطف آزادۂ را بندہ ساز
گہ باحساں بندۂ آزاد کن

لائے ہیں کہ عبد اللہ بن اُبی چھ لونڈیاں خوبصورت رکھتا تھا، اُن کو اوپر
زنا کے زبردستی کرتا تھا اور اوپر راہ خرچی کے کچھ لیتا تھا، معاذ اللہ اور وہ
لونڈیاں آپس میں کہتی تھیں کہ اگر یہ کام بہتر ہے، بہت کیا ہم نے اور اگر بُرا
ہے، وقت آیا کہ چھوڑیں ہم، پس بیچ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے آکر عرض احوال کا کیا، آیت آئی

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا
لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ
۳۳ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور زبردستی
نہ کرو تم لونڈیوں اپنی کو اوپر زنا اور بدکاری کے، اگر چاہیں بچنے کو زنا سے
ذکر ارادہ بچنے زنا کا ساتھ خواہش حال کے ہے اور زبردستی بیچ سب حال کے
منع کی گئی ہے، پس حق تعالیٰ کہتا ہے تم کو کہ زبردستی نہ کرو تم اس واسطے کہ لو تم
مال زندگی دُنیا کا کسب اُن کے سے اور بیچنے اولاد اُن کی سے، اور جو کوئی زبردستی
کرتا ہے اوپر لونڈیوں کے ساتھ زنا کے، پس تحقیق کہ اللہ پیچھے زبردستی کرنے

Marfat.com

صاحبوں کے لونڈیوں کو بخشنے والا گناہوں اُن کے کا ہے، مہربان اوپر اُن کے اور وبال اُس کا نہیں ہے، اگر بیچ گردن زبردستی کرنے والوں کے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ۠ اور البتہ تحقیق نیچے ۳۲
اُتاریں ہم نے تمہارے آیتیں روشن، اور حفصؒ ساتھ زیری کے مبینت پڑھتا ہے یعنی روشن کرنے والی حلال اور حرام کی اور حدود احکام کی اور اُتاری ہم نے ایک مثل مثالوں اُن لوگوں کی سے کہ گذرے ہیں آگے تم سے یعنی قصہ عجائب مانند قصے اُن کے کے اور وہ قصہ عائشہؓ کا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ مانند رکھتا ہے ساتھ قصہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیچ واقع ہونے تہمت کے اور ساتھ قصہ یوسفؑ کے مانند بری الذمہ ہونے میں اور اُتارا ہم نے نصیحت کو بیچ ان آیتوں کے واسطے پرہیزگاروں کے تخصیص پرہیزگاروں کی واسطے فائدے اُن کے ہے ساتھ نصیحتوں قرآن کے

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اللہ نور آسمانوں کا اور زمین کا ہے یعنی ہستی اُن دونوں کی ہے نور نام ہے ایک ناموں اللہ کے سے، امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کو نور سکیئے کہنا ولیکن فارسی میں روشنی نہ چاہیئے کہنا کہ روشنی ضد اندھیرے کی ہے اور اللہ پیدا کرنے والا ان دونوں ضدوں کا ہے اور چاہیئے جاننا کہ نور پہچاننے والا کیفیت کا ہے کہ دیکھنے والا پہلا اُس کو پاوے اور بواسطہ اُس کے دوسرے سب مبصرات کو دریافت کرے جب وہ کیفیت کہ قابض ہووے مثلاً نیر اعظم یعنی آفتاب سے اوپر اجرام کثیفہ کے کہ روبرو اُس کے ہووے اور ساتھ اس معنی کے کہ لگانا نور کا اوپر حق سبحانہٗ کے روا نہیں ہے اور جب اپنے تئیں اس نام کے کہا بتقدیر مضافی سے علاج نہ ہووے اور اسی سے ہے کہ صاحب کشاف کہتا ہے کہ ذو نور السمٰوٰت والارض وہ ہے صاحب نور آسمانوں اور زمین کا یا نور اہالی اس کے کا جو کچھ چیزیں عالم ہستی کی بیچ جاوے نظر بلندی کے اور پستی کے نور رکھتے ہیں ذاتی یا عرضی سب بخشش فیض اور فضل اُس کے کی ہے ؎

درظلمت عدم ہمہ بودیم بے خبر
نور وجود و سر شہود از تو یافتیم

یا ساتھ تجویز کے مصدر کو ساتھ معنی فاعل کے چاہیئے لینا مانند زید عدل کے پس مضمون کلام کا یہ ہے کہ منور السمٰوٰت والارض، روشن کرنے والا آسمانوں کا ہے ساتھ فرشتوں بڑوں کے اور نور دینے والا زمین کا ساتھ پیغمبروں کے یا روشنی بخشنے والا آئینہ دلوں رہنے والوں زمین کا اور آسمان کا ساتھ نوروں معرفت کے اور توحید کے، اور تیسیر میں لایا ہے کہ آراستہ کرنے والا آسمان اور زمین کا ہے اور امام یعقوب چرخی قدس سرہ شرح اسماء اللہ کے معنی نور کے اس وجہ پر لائے ہیں کہ جہاں آراستہ کرنے والا اور دل کشا تائید کرنے والا اس قول کا ہے وہ کہ امام نسفی رحمۃ اللہ بیچ بیان آرائش آسمانوں اور زمین کے کہتے ہیں کہ آراستہ کیا آسمانوں کو ساتھ عبادت خانوں پاک کے کہ مکان بندگی فرشتوں بزرگ کا ہے اور زمین کو ساتھ مسجد دل انسان کے کہ جائے عبادت اہل اسلام کی ہے یا آسمانوں کو ساتھ آفتاب اور چاند اور ستاروں کے، اور زمین کو ساتھ پیغمبروں اور عالموں اور مومنوں کے یا آسمانوں کو ساتھ بیت المعمور کے اور زمین کو ساتھ کعبہ واقف السرور کے اور کہا ہے مدبر السمٰوٰت والارض، کام اہل آسمانوں اور زمین کے اوپر جس طرح کہ سزاوار ہیں بنائے ہوئے ساتھ تدبیر اُس کی کے ہیں، مدبر امور یعنی تدبیر کرنے والوں کاموں کے گو کہ ساتھ عقل اُس کی کے کام کریں اور ساتھ تدبیر اس کی کے مہم کریں، نور القوم اور نور البلد کہتے ہیں جیسے قول ایک شاعر کا ہے ع نور القبائل ساکب بن محل ؛ اور اوپر اس تقدیر کے وہی ہے کہ کام سب آسمانوں والوں کا اور زمین والوں کا بنا دے اور سب کو ساتھ بخشش کل حزب بما لدیہم فرحون کے نوازے ؎

از نہانخانۂ احسان تو ہر جا ہمہ کس
کل حزب فرحون نذرز ہے لطف عمیم

اور تبیان میں لایا ہے کہ مدلول السمٰوٰت والارض، اس واسطے کہ جو دلیل دلیلوں قدرت اور عجائبات حکمت کے سے بیچ دائرۂ آسمان اور مرکز زمین کے واقع ہے، ایک دلیل روشن رکھتی ہے اوپر ہونے قدرت اور علم اور حکمت اس کی کے ؎

ففی کل شئ لہٗ آیۃ
تدل علی انہ واحد

ع وجود جملہ اشیا دلیل قدرت اوست ؛ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ ہادی اہل السمٰوٰت والارض، راہ دکھلانے والا آسمان اور زمین کا ہے ساتھ رہنمائی اس کی کے طرف مبتنی اپنی کے راہ لے جاویں اور ساتھ اصلاح اس کی کے مصلحتیں دین اور دنیا کی پہچانیں، بعضے علمائے دین

Marfat.com

نے کہا ہے کہ نور وہ ہے کہ روشن کرے ہر چیز کو تا باصرہ یعنی آنکھ دریافت کرے
اور ساتھ اس کے راہ پاوے، پس جب حق تعالیٰ نے بیان کیا ہے واسطے ہمارے
جو کچھ بیچ معاش اور معاد کے کام آوے اور ہم ساتھ اس کے راہ لے گئے ہیں
اس کو نور سیکئے کہنا، اور نزدیک محققوں کے یعنی حقیقت جاننے والوں کے نور
حقیقی حق تعالیٰ کا ہے کہ سب موجودات بسبب اس کے ظاہر ہیں، اور وہ
سب سے پوشیدہ ہے۔ نظم

همہ عالم بنور اوست پیدا
کجا اوگردد از عالم هویدا
زہے ناداں کہ او خورشید تاباں
بنور شمع جوید در بیاباں

تفسیر اس آیت کی بہت ہے، اگر مفصل چاہیئے تفسیر حسینی
میں دیکھیئے۔

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ مثال اس نور کی کہ
منسوب طرف اُس کے ہے مانند طاق دیوار کے ہے کہ راہ باہر کی نہیں رکھتا
ہے اُس طاق کے اندر چراغ روشن کیا ہوا اور خوب روشن، اور کہا ہے مشکوٰۃ چراغدان
لوہے کا ہے کہ درمیان قندیل اور فانوس کے ہووے اور ساتھ اس قول کے
مصباح ہے کہ روشن ہووے بیچ چراغدان کے

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ
يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ
وہ چراغ روشن کیا ہوا بیچ قندیل شیشے کے، وہ شیشہ نہایت صفائی اور پاکیزگی
سے گویا ایک ستارہ ہے چمکنے والا مانند زہرہ اور مشتری کے اور وہ شیشہ یعنی
وہ چراغ کہ بیچ اس کے ہے، روشن کیا گیا ہے بیچ ابتدا کے تیل درخت بابرکت
بہت فائدے والے کے سے کہ وہ زیتون ہے بیچ زمین پاک کے اُگا ہے اور
ستر پیغمبروں نے اوپر اس کے دعا برکت کی پڑھی ہے۔ نہ طرف شرق کے ہے
آبادی سے اور نہ طرف مغرب کے اس سے بلکہ جگہ اُگنے اس کے کی زمین اور
پہاڑ ولایت شام کی ہے نہ ملا ہوا آفتاب کے ہے تو گرم ہووے اور نہ ہمیشہ
سایہ میں تو میوہ اس کا کچا رہے بلکہ یہی رعایت آفتاب کی سے بہرہ مند ہے اور
یہی حمایت اور نگہبانی سایہ کے سے محفوظ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
ہے کہ اصل اس درخت کی بہشت سے دنیا میں لائے ہیں، پس درختوں دنیا
کے سے نہیں ہے کہ وصف شرقی اور غربی کا ساتھ اس کے اطلاق سیکئے کرنا

يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى
نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ نزدیک ہے کہ روغن اس ۳۴
درخت کا روشنی دیوے ساتھ ذات اپنی کے اور اگرچہ نہ پہنچی ہووے ساتھ
اس کے آگ یعنی بیچ چمکارے کے چمک اس مانند ہے کہ بغیر آگ کے مدد روشنی
بخشے روشنی کی یعنی صفائی روغن کی ملے، روشنی چراغ کی اور لطافت شیشے کی اوپر اس
کے زیادہ ہووے بیچ طاق کے کہ ضابطہ چمکارے کا اور جامع روشنی کا ہے، راہ
دکھاتا ہے اللہ ساتھ نور معرفت اپنی کے جس کسی کو کہ چاہتا ہے، اور بیان کرتا ہے
اللہ تعالیٰ مثالوں کو واسطے آدمیوں کے تو شتابی دریافت کریں اور مقصود سخن کا
اوپر ان کے ظاہر ہووے اور خدا اوپر ہر چیز کے معقولات اور حقیقت ظاہر اور
پوشیدہ کے سے جاننے والا ہے۔ علماؤں کو بیچ مقدمہ اس تمثیل کے باتیں بہت
ہیں، علامۃ العلماء امام فخر الدین رازی قدس سرہ نے بیچ اسرار التنزیل کے فرمایا
ہے کہ مراد نور سے ایمان ہے، حق سبحانہٗ نے تشبیہ کی ہے سینۂ مومن کو ساتھ
طاق کے اور دل اس کے کو ساتھ قندیل کے اور قندیل کو ساتھ ستارے
چمکنے والے کے اور کلمۂ اخلاص کو ساتھ درخت مبارک کے کہ تاب آفتاب
خوف کے سے اور سایہ بخشش اُمید کے سے بہرہ رکھتا ہے اور نزدیک ہے کہ
فیض کلمہ کا بغیر اس کے کہ اوپر زبان مومن کے گزرے عالم کو روشن کرے جو
اقرار ساتھ اُس کے اوپر زبان کے جاری ہو اور تصدیق دل کی ساتھ اس کے ملے
نمود اری نورٌ علیٰ نور کی ظاہر ہوئی اور بھی کلمات امام کے سے ہے کہ نور ایمان کو
ساتھ چراغ کے مشابہت کی، اس واسطے کہ بیچ جس گھر کے کہ چراغ ہووے چور
گرد اس کے نہ آوے، اور اسی طرح بیچ جس دل کے نور ایمان ہووے شیطان
کو بیچ اس کے راہ نہ ہووے، یا یہ کہ ساتھ چراغ کے اندر گھر کا روشن ہووے اور
سوراخوں گھر کے سے روشنی باہر پڑے اور اس کو بھی روشنی بخشے اسی طرح
نور ایمان کا دل روشن کرے، اور اس جگہ سے چمکارا معرفت کا اوپر سوراخوں
حواس کے پڑے اور روشنی طاعتوں کی اوپر اعضا کے ظاہر آوے ع

سیمائے ہر کس از دل او میدہد خبر

اور تشبیہ فرمایا ہے دل مومن کے کو ساتھ شیشے کے تو اس کو ساتھ پتھر ظلم
کے نہ توڑیں کہ شیشہ ٹوٹا ہوا جس جگہ کہ پہنچے، کاٹے اور جو زخم کہ دل شکستہ کو

Marfat.com

ماریں مرہم پذیر نہ ہووے ؎

چوں آبگینہ ایں دل مجروح نازکم
ہرچند بیشتر شکنی تیز تر شود

ایک قول وہ ہے کہ وہ نور قرآن ہے اور دل مومن کا شیشہ ہے اور زبان اس کی طاق ہے اور قرآن چراغ ہے اور درخت سے مراد وحی ہے کہ نہ پیدا کی ہوئی ہے اور نہ جھوٹ جوڑی ہوئی، نزدیک ہے کہ ابھی قرآن نہ پڑھنے کی دلیلیں اس کے اوپر سب کے ظاہر اور روشن ہوویں، پس جب اس کو پڑھیں نور علیٰ نور ہووے اور روح الارواح میں لایا ہے کہ وہ نور محمدی ہے طاق آدمؑ ہے اور شیشہ نوحؑ اور زیتون ابراہیمؑ کہ نہ ساتھ دین یہودیوں کے مائل ہے کہ یہود نے غرب کو قبلہ بنایا تھا اور نہ نصرانیوں کے ہے کہ نصرانیوں نے شرق کو قبلہ سمجھا تھا اور چراغ ذات مبارک حضرت رسالت پناہؐ کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مشکوٰۃ یعنی طاق ابراہیمؑ ہے اور شیشہ اسمٰعیلؑ اور چراغ حضرت پیغمبرؐ اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ ہے اور نہ بیہودہ۔ یا طاق سینہ کھلا ہوا آنحضرتؐ کا ہے اور شیشہ دل صاف پاک کیا گیا اس کا اور چراغ علم کامل اس کا اور درخت خلق شامل اس کا کہ طرف بلندی اور افراط کے ہے اور نہ طرف تقصیر اور تفریط کے، بلکہ اوپر طریقہ اعتدال کے ہے کہ خیر الامور اوسطہا واقع ہوا ہے۔ عین المعانی میں فرمایا ہے کہ نور محبت حبیبؐ کا ہے یا نور دوستی خلیلؑ کی ہے، اس کو نورٌ علیٰ نور کہا ہے ؎

پدر نور و پسر نور لیست مشہور
ازینجا فہم کن نورٌ علیٰ نور

بلکہ بہت نکات متعلقہ آیات نور کے جواہر التفسیر میں مذکور ہیں اگر چاہیے ملاحظہ کرے

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ
۲۰ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْہَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ تسبیح کہیں اللہ کو بیچ اُن گھروں کے کہ حکم کیا ہے اللہ نے وہ کہ بلند کیا جاوے مرتبہ اُن کا ساتھ تعظیم کے یعنی اُس کو بلند قدر اور بزرگ مرتبہ رکھیں یا اُٹھاویں بیچ اُس کے آوازوں کو، یا اُٹھائی جاویں طرف حق تعالیٰ کے حاجتیں بیچ اُن گھروں کے اور ذکر کیا جاوے بیچ اُن گھروں کے نام اُس کا اور مراد گھروں سے مسجدیں ہیں اور اُس میں ساتھ ذکر نماز کے شغل چاہیے کرنا اور بات دُنیا کی سے اور کلمات بیہودہ سے پرہیز چاہیے کرنا، یا گھر انبیاء علیہم السلام کے یا گھر مدینۂ منورہ کے یا گھر حجرات طاہرہ کے، اور بعضے رفع کو یعنی بلند کرنے کو گمان کرتے ہیں اور بنانے کی اور بلند کرنے کی بنیاد کو جیسے واذ یرفع ابراہیم القواعد، اور کہتے ہیں بیوت عبارت چار گھروں سے ہے کہ ساتھ حکم الٰہی کے بنانے والے عمارت اُس کی کے پیغمبر ہوئے ہیں، کعبہ معظمہ کہ ساتھ سعی خلیلؑ کے اور مدد اسمٰعیلؑ کے تمام ہوا اور بیت المقدس کہ بلند ہونا قواعد اُس کے کا بیچ دنوں بادشاہت داؤد علیہ السلام کے اور تمام ہونا اس کا ساتھ ہاتھ سلیمان علیہ السلام کے اتفاق پڑا، اور مسجد مدینے کی اور مسجد قبا کی کہ عمارت دونوں کی ساتھ اشارہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی تسبیح کی جاوے یا نماز ادا کی جائے خاص اللہ کو بیچ ان گھروں کے بیچ صبح کے اور بیچ شام کے

رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ تسبیح کہنے والے یا نماز پڑھنے والے مرد ہیں کہ نہایت مستغرق ہونے سے بیچ مقام شہود کے، مشغول نہیں کرتی اور باز نہیں رکھتی ان کو سوداگری یعنی خریدنا اُس چیز کا کہ اس سے اُمید فائدے کی ہوئے اور نہ بیچنا اُس کا یعنی خریدنا اور بیچنا اُن کو مانع نہیں ہوتا ذکر اللہ کے سے، اور قائم رکھنے نماز کے سے، اور دینے زکوٰۃ کے سے، محقق اوپر اس کے ہیں۔ اور جب خریدنا اور بیچنا بڑے شغلوں دنیا کے سے ہیں اُن کو ذکر سے مانع نہ ہوئے باقی اور شغل کب مانع ہوویں۔ صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ ظاہر اُن کا ساتھ خلق کے ہے اور باطن اُن کا بیچ شہود اسموں اور خلقوں حق کے، اور بیچ حقیقت کے یہ طریقہ خواجگان یعنی صاحبوں ماوراء النہر کا ہے، لائے ہیں کہ ملک حسین گردنے کہ مالک ہرات کا تھا، حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس اللہ سرہ سے پوچھا کہ بیچ طریقے تمہارے کے ذکر جہر کا اور خلوت اور سماع ہوتا ہے فرمایا کہ نہیں ہوتا، پس کہا کہ بنا طریقے تمہارے کی اوپر کس چیز کے ہے، فرمایا خلوت بیچ مجلس کے ظاہر میں ساتھ خلق کے اور باطن میں ساتھ حق کے ؎

از درِ دل شو آشنا و زبروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش کم میشود اندر جہاں

جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اشارت ساتھ اس مقام کے ہے اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہٗ نے بیچ بیان اس طریقہ کے فرمایا ہے ؎

Marfat.com

سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر
ویں عمر گرامی بخسارت مگذار
دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار
می دار نہفتہ چشم دل جانب یار

٣٦ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّنْ
٣٧ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

ڈرتے ہیں وہ مرد با جو دایسی توجہ اور استغراق کے اُس دن سے کہ پھریں بیچ اُس دن کے دل یعنی ہول سے حیرت زدہ ہوویں اور صفت آرام کی ساتھ گھبراہٹ کے بدل جاوے، اور پھریں آنکھیں اور ہر طرف سے دیکھتے ہیں تو دیکھیں کہ نامہ اُس کا کہاں سے ساتھ اُس کے آتا ہے ڈرتے ہیں تا جزا دیوے اللہ اُن کو بسبب اس ڈر کے بہتر ین جزا کی وہ چیز کہ عمل کیے ہیں، انہوں نے یعنی بہشت وعدہ کیا گیا اور زیادہ کرے بیچ بدلے اُن کے کے فضل اپنے سے یعنی سوا جزا وعدے کیے گئے کے اُن کو بخشش کرامت فرماوے کہ ہرگز بیچ ظاہراں کے کے نہ گزری ہووے، اور اللہ روزی دیتا ہے بیچ دنیا کے جس کسی کو چاہتا ہے بے حساب یعنی اوپر اس روزی کے حساب نہیں کرتا یا زیادہ دیتا ہے اُس سے بیچ آخرت کے کہ بیچ قید گنتی کے آوے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ
الظَّمْآنُ مَاءً ؕ حَتّٰى إِذَا جَاءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللّٰهَ
٣٨ عِندَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ اور

وہ لوگ کہ ڈھانکا اُنہوں نے حق کو اور کافر ہوئے ساتھ اللہ کے عمل ان کے کے کہ بیچ ظاہر کے اچھے دکھائی دیویں مانند صلۂ رحم کے اور آزاد کرنے غلام کے اور کھلانے فقیروں کے مانند سراب کے ہیں بیچ زمین یکساں کے، اور سراب وہ ہے کہ چمک آفتاب دوپہر کی بیچ زمین ہموار کے پڑے چمکارا اُس کا روشن مانند چشمۂ پانی کے دکھلائی دیوے، گمان کرے اس کو پیاسا پانی صاف اور متوجہ اس کی طرف ہووے تو جب تک کہ پہنچے اُس جگہ کے کہ اس میں گمان پانی کا کیا تھا، نہ پاوے وہ گمان کیا ہوا اپنا، اور پاوے عذاب اللہ کا نزدیک عملوں اپنے کے یا خدا کو حساب کرنے والا اپنا پاوے، پس پورا دیوے اللہ اس کو بدلہ عملوں اُس کے کا اوپر اس طرح کے حساب کے کہ خواہش کی ہووے، اور اللہ شتاب لینے والا ہے حساب حساب ایک کا اس کو حساب دوسرے سے مانع نہ ہووے مثال دی عملوں کافر کے کو ساتھ سراب کے اور اس کو ساتھ پیاسے جگر سوختہ کے پس جیسے کہ پیاسا سراب سے ناامید ہووے شدت پیاس کی اُس کو زیادہ ہووے، کافروں کو ساتھ بدلہ عملوں اپنے کے جو نہ پاویں حسرت اور افسوس زیادہ ہووے

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهٖ
مَوْجٌ مِّن فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ
إِذَا أَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ؕ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ
لَهٗ نُورًا فَمَا لَهٗ مِن نُّورٍ ۝ ٣٩

یا عمل اُن کے ہوویں مانند تاریکیوں کے بیچ دریا گہرے کے کہ دم بدم ڈھانکے ہے اُس دریا کو ایک موج اوپر اس موج کے ایک موج دوسری اور موج دوسری کے ایک ابر کہ روشنی ستاروں کو ڈھانکے یہ اندھیرے ہیں بعضے اوپر بعضوں کے یعنی اندھیرا دریا کا اور اندھیرا موج پہلی کا اور اندھیرا موج دوسری کا اور اندھیرا ابر کا جو باہر نکالے کوئی ہاتھ اپنے کو اور اعضاؤں سے، نزدیک ہے کہ دیکھے ساتھ آنکھوں کے نزدیک نہیں ہے اُس کو بیان تاکید شدت اندھیرے کا ہے یعنی ہاتھ کو نہ دیکھے اور نزدیک نہیں ہے کہ دیکھے اور جس کسی کو کہ نہ دیا اور مقدر اور مقرر نہ کیا اللہ نے واسطے اس کے روشنی کو بیچ وقت قسمت ازلی کے، پس نہیں ہے خاص اس کو کوئی روشنی، یہ مثال دوسری ہے خاص عملوں کافروں کے کی ظلمات عمل سیاہ اُس کے ہیں اور دریا گہرا دل اس کا اور موج جیز کہ دل اُس کے کو ڈھانکے جہل اور شرک سے، اور سحاب آفتاب رسوائی کا اوپر اس کے، پس گفتگو اور عمل اس کے ظلمت ہیں اور جگہ داخل ہونے کی اور باہر نکلنے کی ظلمت ہے اور پھرنا اُس کا دن قیامت کے ہے ساتھ ظلمت کے بھی پس برعکس ہے مومن کا نور علیٰ نور ہے اور اُس کو ظلمات ہووے بعضا اوپر بعضے کے ؎

مومناں از تیرگی دور آمدند
لاجرم نور علےٰ نور آمدند
کافرے تاریک دل را مکر بست
حال و کارش ظلمت اندر ظلمت ست

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَن فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ آیا نہ دیکھا تو نے اور نہ جانا تو نے کہ

Marfat.com

اللہ کی تسبیح کہتا ہے خاص اس کو جو کوئی بیچ آسمان اور زمین کے ہے اور جانور بھی
تسبیح کہتے ہیں اس کو جس حال ہیں کہ بازو کشادہ ہو دیں بیچ ہوا کے اور صف
باندھے ہوئے، تخصیص جانوروں کی اس واسطے ہے کہ وہ درمیان آسمان اور
زمین کے ہیں یا دلیلیں کاریگری کی بیچ اُن کے ظاہر زیادہ ہیں

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
۴۰ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ ہر ایک نے اہل آسمان اور زمین کے سے یا جانوروں سے
یا سب مخلوقات سے تحقیق کہ جانا ہے دُعا اپنی کو اور پاکی اپنی کو یا دُعا اور تسبیح
اللہ کی کو، یا خدا جانتا ہے نیاز اور نماز سب کی اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ
اُس چیز کے کہ کرتے ہیں سب بندگیوں سے

۴۱ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○
اور خاص اللہ کو ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی کہ پیدا کرنے والا اُنہوں کا ہے
اور طرف اللہ کے ہے بازگشت سب کی

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
آیا نہیں دیکھتا ہے تُو کہ اللہ ہانکتا ہے اور اُٹھاتا ہے بادلوں کو ٹکڑے ٹکڑے
پس تالیف کرتا ہے درمیان اُس کے یعنی ملا دیتا ہے بعضے اُس کے سے ساتھ
بعضے کے، پس کرتا ہے اس کو آپس میں ملا ہوا اور بیکدیگر، پس دیکھتا ہے تُو
مینہ کو باہر نکلتا ہے درمیان اُس کے سے

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ اور
نیچے بھیجتا ہے ابر سے یا آسمان سے کہ بیچ اُس کے ہے یعنی ٹکڑوں بڑے
کے سے کہ مانند پہاڑوں کے ہیں بیچ بزرگی کے اُن اولوں سے کہ کلاں ہے
بیچ اُس کے مفعول حذف کیا ہوا ہے بقدر اُس کے اس طرح ہے کہ بھیجتا ہے
اُن اولوں سے کہ بیچ ابر کے ہے اولے کو، اور کہتے ہیں اس جگہ معنی سماء کے
آسمان ہے نہ ابر، اور بیچ آسمان کے پہاڑ ہیں اولوں سے، جیسے بیچ زمین کے
پہاڑ ہیں پتھر سے، اور حق تعالیٰ اُس میں سے اولے اُتارتا ہے

فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ
۴۲ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ○ پس پہنچاتا ہے ان اولوں
کو ساتھ کھیتی اور باغ جس کسی کے کہ چاہتا ہے اور پھیرتا ہے اُس کو میوے اور
محصول جس کسی سے ہے کہ چاہتا ہے، نزدیک ہے کہ روشنی بجلی اُس
ابر کی لے جاوے آنکھوں کو زیادتی روشنی کی سے اور یہ بہت قوی دلیل ہے اوپر
کمال قدرت کے شعلہ آگ کا درمیان ابر پانی رکھنے والے کے سے باہر آتا ہے

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي
۴۳ الْاَبْصَارِ ○ پھیرتا ہے اللہ رات اور دن کو ساتھ جانے اور آنے کے پیچھے ایک
دوسرے کے سے، یا ساتھ گھٹانے ایک کے اور زیادہ کرنے دوسرے کے،
یا بدلتا ہے احوال اُن کا ساتھ گرمی اور جاڑے کے یا ساتھ اندھیرے اور روشنی
کے، تحقیق بیچ اس کے کہ مذکور ہوا، البتہ دہشت اور دلیل ہے خاص صاحبوں
آنکھوں اور بینائی کے کو

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ اور اللہ نے پیدا
کیا ہے ہر چلنے والے کو کہ بیچ زمین کے ہے، پانی سے کہ جزو مادہ اس کے کا ہے
یا پانی مخصوص سے یعنی منی، اور یہ اوپر راہ تغلیب کے ہووے اس واسطے کہ
بعضے حیوانات منی کے پانی سے پیدا نہیں ہوئے۔ تبیان میں ابن عباسؓ سے
نقل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کیا اور نظر ہیبت کی اوپر اُس کے
ڈالی، وہ جوہر گلا اور پانی ہوا، بعضے اس کے کو بدلا ساتھ آگ کے اور اس سے
جن پیدا کیے پس تھوڑا ایک بدلہ کیا ساتھ باد کے اور اُس سے فرشتے پیدا
کیے، پس تھوڑا سا بدلا ساتھ خاک کے اور اُس پانی سے آدمی اور سارے حیوانات
پیدا کیے اور اصل سبھوں کی پانی ہے

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ
۴۴ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
پس ان چلنے والوں سے وہ کوئی ہے کہ چلتا ہے اوپر پیٹ اپنے کے جیسے
سانپ اور بچھوا ور گزندہ، اور بعضا ان میں سے ہے کہ چلتا ہے اوپر دو پاؤں
کے آدمی اور جانور پرندہ، اور بعضا اُن میں سے ہے کہ چلتا ہے اوپر چار پاؤں
کے جیسے وحشی اور حیوانات پہلے مذکور کیا اُس کو کہ بیچ قدرت کے ابلغ ہے
اور وہ چلنے والا ہے بے اعضا چلنے کے پیچھے دو پاؤں والا، بعد اس کے چار
پاؤں والا کہ قائمہ رکھتا ہے اور حیوانات سے وہ کہ زیادہ چار پاؤں سے رکھتا
ہے اعتماد اس کا اوپر چار پاؤں کے زیادہ نہیں ہے، پیدا کرتا ہے اللہ جو کچھ
چاہتا ہے اُس چیز سے کہ ذکر کیا اور اُس چیز سے کہ یاد نہ فرمایا، ساتھ اختلاف
صورتوں کے اور اعضا کے اور قویٰ اور فعلوں کے باوجود دوستی عنصروں کے

Marfat.com

اور صاحب حدیقہ نے فرمایا ہے ؎

اوست قادر بہرچہ خواہد خواست
ہرچہ خواہد کند کہ حکم او راست
نقشبندے برون کلہا اوست
نقش دان درون دلہا اوست

تحقیق کہ اللہ اوپر سب چیز کے صاحب قدرت ہے۔ پس جو چیز چاہے پیدا کرے

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ
45 یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ البتہ تحقیق بھیجا ہم نے آیتوں
روشن کی ہوئیں اور ظاہر کو۔ اور اللہ راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے ساتھ سبب فکر کرنے کے بیچ اُس کی طرف راہ سیدھی کے اور درست کے کہ راہ بہشت کی ہے۔ لائے ہیں کہ درمیان بشر اور منافق کے اور یہودی کے خصومت پڑی، یہودی نے کہا کہ آ تو جھگڑا بیچ محکمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لے جاویں ہم اور منافق نے کہا کہ ساتھ کعب بن اشرف کے رجوع کرتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی

وَیَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ
46 یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۝
اور کہتے ہیں منافق کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے اور ساتھ پیغمبر اس کے کے، اور تابعداری کرتے ہیں ہم دونوں کی، پس پھر جاتے ہیں ایک گروہ اُن میں سے اور منع کرتے ہیں قبول حکم اُس کے سے پیچھے اقرار ایمان اور تابعداری کے سے اور نہیں ہے وہ گروہ ایمان لانے والے اخلاص مند یا ثابت اوپر ایمان کے اور کہتے ہیں درمیان مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کے اور مغیرہ بن وائل کے جھگڑا اُٹھا بیچ مقدمہ پانی اور تھوڑی زمین کے تو کچھ علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس کو نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لے جاویں، میسر نہ ہوا اور مغیرہ نے کہا کہ پیغمبر واسطے تیرے حکم کرے گا کہ تو اُس کے چچا کا بیٹا ہے، حق تعالےٰ نے آیت بھیجی کہ اقرار ساتھ ایمان کے اور تابعداری کے کرتے ہیں اور حکم خدا اور پیغمبر کے سے سر پھیرتے ہیں اور رُوگردانی کرتے ہیں

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ
47 اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور جس وقت بُلائے جاتے ہیں
طرف کتاب اللہ کے اور طرف حکم پیغمبر اُس کے کے تو حکم کرے پیغمبر ساتھ راستی کے درمیان اُن کے اس وقت ایک گروہ اُن میں سے کہ بشر ہے یا مغیرہ منہ پھیرنے والے ہیں محکمہ عالی پیغمبر کے سے

48 وَاِنْ یَّکُنْ لَّھُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْٓا اِلَیْہِ مُذْعِنِیْنَ ۝ اور
اگر ہووے واسطے اُن کے حکم یعنی واسطے اُن کے ہووے کہ ان کو سچا کرے آویں طرف پیغمبر کے تابعداری کرتے ہوئے یعنی اگر جانیں کہ واسطے ہمارے حکم واقع ہوگا سر نہ پھیریں اور انکار نہ کریں

اَفِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ
49 اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَرَسُوْلُہٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ آیا
بیچ دلوں اُن کے کے بیماری ہے یعنی کفر یا بیچ شک کے پڑے ہیں بیچ مقدمہ پیغمبر کے اور اس سے تہمت دیکھے کہ اوپر اس کے اعتماد راستی کا نہ رہا یا ڈرتے ہیں وہ کہ حیف کرے اللہ بیچ بھیجنے حکم کے اور ظلم کرے اوپر اُن کے اور رغبت کرے پیغمبر اُس کا بیچ حکومت کے نہ اس طرح ہے کہ پیغمبر جانے تہمت ہووے یا خدا اور پیغمبر اس کا حکم کرے ساتھ حیف کے بلکہ وہ گروہ وہی ستم کرنے والے ہیں اوپر دشمنوں کے یا اوپر ذاتوں اپنی کے

اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ
50 الْمُفْلِحُوْنَ ۝ سوائے اس کے نہیں ہے کہ ہے گفتار مسلمانوں کی جس
وقت بُلائے جائیں طرف کتاب اللہ کی کے اور طرف پیغمبر اُس کے کے تو حکم کرے درمیان اُن کے وقت دشمنی اور جھگڑے کے وہ کہیں سنا ہم نے بات تیری کو اور تابعداری کی ہم نے حکم تیرے کی اور وہ گروہ کہ اس طرح کہیں وہی ہیں چھٹکارا پانے والے عذاب الٰہی سخت۔ کے سے اور پہنچنے والے ہیں ساتھ درجوں رضائے حق تعالیٰ کے

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ
51 فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی بیچ فرضوں
کے اور فرمانبرداری کرے پیغمبر اس کے کی بیچ سنتوں کے یا جو کچھ فرماوے پیغمبر اور ڈرے عذاب اللہ سے اوپر گناہوں گزرے ہوئے کے اور پرہیز کرے عقوبت اُس کے سے اور گناہ نہ کرے بیچ زمانہ آئندہ کے پس وہ گروہ وہی ہیں فیروزی پانے والے ساتھ نعمتوں قائم رہنے والیوں کے۔ کشاف

Marfat.com

میں لایا ہے کہ ایک نے بادشاہوں میں سے التماس ایک آیت کا کیا کہ اس پر عمل کرے اور محتاج اور آیتوں کا نہ ہووے، علماؤں زمانے کے نے ساتھ اس آیت کے اتفاق کیا اس واسطے کہ حاصل ہونا فیروزی اور فلاح کا سوائے فرمانبرداری اور ڈر کے اور پرہیزگاری کے متصور نہیں ہے ؎

اینک راہ اگر مقصد اقصیٰ طلبی
وا اینک عمل او رضائے مولےٰ جوئی

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ
لَيَخْرُجُنَّ ۚ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۚ اِنَّ
٥٢ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور قسم کھائی منافقوں نے ساتھ اللہ

کے سخت تر سوگندوں اپنی کے کہ بیچ راہ فرمانبرداری کے ایسے ہیں کہ بیشک اگر فرماوے تو اُن کو واسطے باہر آنے کے شہر اور مال اپنے سے البتہ باہر آویں اور ایک ساعت دیر نہ کریں، کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ساتھ قسم کے یاد نہ کرو تم اور سوگند جھوٹی نہ کھاؤ تم مطلب تم سے تابعداری ہے پہچانے گئے ساتھ اخلاص کے اور صدق نیت کے نہ سوگند کھادیں جھوٹی اور تابعداری نفاقی سے تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو نفاق سے اور سوائے اس کے سے

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۚ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ
٥٣ تَهْتَدُوْا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ کہہ فرمانبرداری

کرو تم اللہ کی اور تابعداری کرو تم پیغمبر کی ساتھ صاف نیت کے پس اگر روگردانی کرو گے تم اے آدمیو! پس سوائے اس کے نہیں ہے کہ اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے وہ چیز کہ اوپر اس کے حمل کی ہے پہنچانے احکام کے سے اور اوپر تمہارے ہے وہ چیز کہ یاد کیے گئے ہو فرمانبرداری سے اور اگر تابعداری کرو تم پیغمبر خدا کی بیچ حکم اس کے کے راہ پاؤ تم ساتھ راستی کے اور نہیں ہے اوپر پیغمبر کے مگر پہنچانا ظاہر اور دعوت روشن اور پیغمبر میرا جو کچھ اوپر اس کے ہے بجالایا اور جو کچھ کام تمہارا تھا باقی رہا یعنی فرمانبرداری کام تمہارا تھا سو نہ کیا تم نے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور کیے کام اچھے مراد ساتھ قول مشہور کے اہلِ فقیر لوگ ہجرت کرنے والوں سے ہیں کہ بعد

ہجرت کے مدینے میں بیچ گھروں انصاریوں کے جگہ پکڑی اور قریش اکثر قبیلوں عرب کے سے کہ بیچ مکے اور یثرب کے تھے اوپر لڑائی اُن کی کے اتفاق کر کے شب و روز پیغام سختی ملے ہوئے اور باتیں فتنہ اُٹھانے والی بھیجتے تھے ہجرت کرنے والے اکثر اوقات ہتھیار ساتھ اپنے رکھتے تھے اور زمانہ ساتھ خوف کے گذارتے تھے ایک دن آپس میں کہا آیا کوئی وقت اور زمانہ اوپر ہمارے آئے کہ اپنے تئیں ساتھ دل جمعی کے دیکھیں ہم اور ساتھ فراغت کے خاطر اوپر بچھونے امن اور سلامتی کے بیٹھیں ہم، یہ آیت نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا اور قسم کھائی کہ

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ

البتہ اُن کو خلیفہ کرے بیچ زمین کافروں کے عرب اور عجم سے جیسے کہ خلیفہ کیے گئے وہ لوگ کہ تھے اور حفص استخلف کو فعل معلوم پڑھتا ہے یعنی جیسے کہ خلیفہ کیا اللہ نے اُن لوگوں کو کہ تھے آگے اُن سے، یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر اور شام کی ساتھ اُن کے دی تو دخل کیا بیچ اس زمین کے جیسے کہ بادشاہ بیچ ملکوں اپنے کے کرتے ہیں اور تھوڑی فرصت کو بھی ساتھ وعدے مومنوں کے وفا فرمائی جیسے کہ جزیرے عرب کے اور شہر کسریٰ کا اور ملک روم کا ساتھ اُن کے بخشا، اور اُمید ہے کہ تمام اطراف مشرق اور مغرب کے ساتھ حکم لیظہرہ علی الدین کلہ کو بیچ قید حکم خادموں شرع نبوی کے آوے۔ یہ آیت اور دلیل معجزے قرآن کی ہے اور حجت صحبت نبوت کی، اور دلیل خلافت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی ہے اور آیت دوسری فرماتا ہے

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَ
لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ
٥٤ بِىْ شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور البتہ مضبوط اور ثابت کرے واسطے اُن کے دین اُن کے کو، وہ دین پسندیدہ ہے خاص اُن کو، یعنی دین اسلام مراد وہ ہے کہ اس کو اوپر سب دینوں کے غالب کرے اور بدلہ دیوے اُن کو پیچھے ڈرنے اُن کے کے امن کو پرستش کریں میرے تئیں بیچ وقت خلافت کے شریک نہ کریں ساتھ میرے کسی چیز کو، یعنی اختیار اور دولت ان کو عبادت اور توحید میری سے باز نہ رکھے، اور جو کوئی کافر ہووے بیچ اس نعمت کے پیچھے بیچ ہونے وعدے کے سے، پس وہ گروہ یعنی کفر نعمت کرنے والے وہی کامل ہیں بدکاری ہیں، امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ

Marfat.com

قبیلہ ذوالنورین ایک گروہ تھے کہ کفر اُس نعمت کا کیا تھا اُنہوں نے
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ
55 لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ اور قائم رکھو تم نماز فرض کی گئی کو اور دو تم زکوٰۃ
واجب اور تابعداری کرو تم پیغمبر کی ساتھ جس چیز کے کہ حکم کرے، شاید کہ
تم رحمت کیے جاؤ

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ
ع ۱۴ 56 وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۠ اور نہ جان تو اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے، عاجز کرنے والے ہیں خاص اللہ
کو عذاب کرنے سے بیچ زمین کے، یا سبقت کرنے والے ہیں اوپر اُس کے
یعنی قدرت نہ رکھیں اوپر اللہ تعالیٰ کے کہ آگے بڑھیں اور عذاب اس کے کو
اپنے سے فوت کریں، اور جگہ بازگشت ان کے کی آگ دوزخ کی ہے اور بری
بازگشت ہے دوزخ، بیچ شان اُترنے اس آیت کے لایا ہے کہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غلام انصاری کو کہ مدلج بن عمر نام تھا، واسطے
بلانے فاروق کے دوپہر کو بھیجا، مدلج بے خبر اور بے اجازت اُن کے گھر میں گیا
اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوتے تھے اور کپڑا بعضے اعضا اُن کے سے دور ہوا تھا
اور ایک قول یہ ہے کہ جاگتے تھے اور ساتھ جورو اپنی کے کنار و بوسہ کرتے تھے آنے
غلام کے سے کراہیت تمام بیچ خاطر اُن کے کی گزری، اوپر زبان مبارک اُن
کی کے جاری ہوا کہ کیا ہوتا حق تعالیٰ فرماتا کہ باپ بھائی اور خادم اور غلام ہمارے
بیچ مانند ان ساعتوں کے بے اجازت بیچ گھروں ہمارے کے نہ آویں تو اوپر
بھید امروں پوشیدہ کے خبردار نہ ہوویں، بعد اس کے بیچ خدمت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آئے، یہ آیت اُتری

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ
مَرّٰتٍ ؕ اے وہ کہ ایمان لائے ہو تم چاہیئے کہ حکم مانگیں تم سے وہ لوگ کہ
مالک اُن کے ہیں ہاتھ تمہارے یعنی غلام مراد یہودی، یا سب غلام اور لونڈیاں
اور وہ لوگ بھی تم میں سے کہ نہیں پہنچے ہیں حد بلوغ کو قوم تمہاری سے، یعنی غلام
اور لڑکے کہ واقف جماع سے نہیں ہوئے، چاہیئے کہ اذن طلب کریں تم سے
واسطے آنے کے بیچ گھروں تمہارے کے تین بار بیچ رات اور دن کے
مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ

مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ایک بار پہلے نماز
فجر کی سے کہ سونے سے اُٹھتا ہے اور کپڑے رات کے دور کر کے چاہتا ہے
کہ لباس صحبت کا پہنے اور ایک بار اُس وقت کہ رکھتے ہو تم کپڑوں اپنے کو
بیان وقت کا ہے، یعنی وہ وقت دوپہر کا ہے، اور ایک بار بعد نماز عشاء کے
کہ وقت تنہائی کا ہے اور وقت آنے خواب گاہ کا

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ
بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
57 حَكِيْمٌ ○ نگاہ رکھو تم یہ تین وقت ننگے ہونے کے خاص تم کو ہے اور
نہیں ہے اوپر تمہارے اور نہیں اوپر غلاموں کے اور لڑکوں نابالغ کے کچھ
گناہ اور نیکی بیچ چھوڑنے اذن مانگنے کے پیچھے ان تینوں وقتوں سے غلام پھرنے
والے ہیں، یعنی آنے والے ہیں اوپر تمہارے واسطے خدمت کے پس ہمیشہ
ہر وقت نہ سکیں کہ رخصت مانگیں، آتے ہیں بعضے تم میں سے اوپر بعضے کے
یعنی غلام اوپر صاحب کے مانند اس روشن کرنے کے روشن اور بیان کرتا ہے
اللہ واسطے تمہارے دلیلیں حق کی اور احکام شرع کے، اور اللہ دانا ہے ساتھ
مصلحت بندوں کے حکم کرنے والا ہے ساتھ رعایت آداب مراسم کے نزدیک
بعضے علماء کے یہ آیت منسوخ ہے، اور ساتھ قول بعضوں کے عکرمہ بن جبیر
کو پوچھا کہ بعضے آدمی بیچ نسخ اس آیت کے باتیں کہتے ہیں، جواب دیا کہ قسم اللہ
کی یہ آیت منسوخ نہیں لیکن لوگ اس میں تغافل کرتے ہیں

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا
اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
58 اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ اور جس وقت پہنچیں لڑکے
تم میں سے ساتھ خواب دیکھنے کے یعنی صاحب احتلام ہوویں، اور مراد
وہ ہے کہ بالغ ہوویں۔ اور احتلام روشن تر دلیل ہے ساتھ بالغ ہونے کے
پس چاہیئے کہ رخصت مانگیں بیچ سب وقتوں کے جیسے رخصت مانگتے ہیں وہ
لوگ کہ بالغ ہوئے ہیں آگے اُن سے یعنی وہ حکم تمام مردوں کا رکھتے ہیں بیچ حکم
مانگنے کے، جیسے بیان کیا اس حکم کو، روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیوں
اپنی کو اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ احوال تمہارے کے حکم کرنے والا ہے ساتھ
حکمت کے بیچ یقین کرنے رضائے شریعت کے تکرار اس دوام کی بیچ آخر

Marfat.com

اُن دُو آیتوں کے پے در پے واسطے زیادتی تاکید کے ہے

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ

اور بیٹھنے والیاں بیچ گھروں کے عورتوں سے، وہ عورتیں کہ امید نہیں رکھتی ہیں نکاح اپنے کے تئیں یعنی طمع نہیں کرتی ہیں کہ کوئی اُن کو نکاح کرے، یعنی بڑھیاں، پس نہیں ہے اوپر اُن کے کچھ گناہ اور وبال اُس سے کہ کپڑے ظاہر اپنے کو (اندریں) مانند چادر کے جس حال میں ظاہر کرنے والی نہ ہووے جگہ زینت اپنی کو یعنی غرض دُور کرنے چادر کے سے ظاہر کرنا سر اور گردن اور کان کا اور مانند اُس کے کا نہ ہووے

وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ ۵۹

اور وہ عورتیں کہ طلب پردے کی کریں اور ڈھانکیں اپنے تئیں بہتر ہے اُن کو، اور دُور تر ہے تہمت سے، اور اللہ سُننے والا ہے گفتگو اُن کی ساتھ مردوں کے جاننے والا ہے ساتھ مقصود کے گفتگو اُن کی سے، امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ لایا ہے کہ تندرست اصحاب کہ ساتھ بیمار اور اندھوں کے نہ کھاتے تھے یا یہ جماعت ہم پیالہ ہونے سے ارباب صحت کے کنارہ کرنے والے تھے خطرے اُس کے سے، مبادا الطبیعتوں تندرستوں کی اُنہوں سے نفرت اور کراہیت آوے یا وہ کہ بعضے اصحابوں سے جب سفر کو جاتے تھے، کنجیاں گھروں کی اور غلوں کی بیچ ہاتھ ارباب عاہات کے دیتے تھے تو بیچ وقت حاجت کے طعام اُن کے سے کھاویں اور یہ محتاج ساتھ وہم نا رضامندی اُن کے کے اُس سے پرہیز کرتے تھے یا اگر اُنکی کوئی اقرباؤں سے دعوت کرتا تھا قبول نہ کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی،

لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ ؕ

نہیں ہے اوپر اندھے کے کچھ گناہ اور نہ اوپر لنگڑے کے کچھ گناہ اور نہ اوپر بیمار کے کچھ گناہ اور نہ اوپر ذاتوں تمہاری کے یہ کہ کھاؤ تم اے اہل مصیبت کھانا گھروں اپنے سے کہ اہل وعیال تمہارے بیچ اس کے ہیں اور گھر بیٹوں کے بھی اس میں داخل ہیں موافق اس حدیث شریف کے یہ کہ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِیْكَ اور حدیث صحیح وہ ہے کہ اکثر جو کچھ کہ کھاتا ہے مرد کسب اُس کا ہے یعنی کسب سے روزی پیدا ہوتی ہے وانّ ولدہ من کسبہ یا گھروں باپوں اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھروں ماؤں اپنے کے سے، یا کھاؤ تم گھروں بھائیوں اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھروں بہنوں اپنی کے سے یا کھاؤ تم گھروں چچوں اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھروں پھپھیوں اپنی کے سے یا کھاؤ تم گھروں ماموؤں اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھروں خالاؤں اپنی کے سے یا ان گھروں سے کہ مالک ہوئے ہو تم خزانوں اس کے کو نقد اور جنس طعام سے غلاموں کے رضامندی گھر والے کی کھانے میں لازم ہے یا گھروں دوستوں کے سے، اور اس میں بھی رضامندی دوست کی شرط ہے اور حقیقت وہ ہے کہ اگر دوست حقیقی ہووے اس صورت میں خوش زیادہ ہووے فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ اوپر دروازے گھر ایک دوست کے آیا اور وہ گھر میں نہ تھا، تھیلی اُس کی لونڈی سے مانگی اور دو پیسے نکال کر باقی لونڈی کو پھیر دی جس وقت مالک گھر میں آیا اور صورت حال کی سُنی ساتھ شکرانہ اُس خوشی کے لونڈی کو مال دیا اور آزاد کیا، نگارستان میں لایا ہے ؎

شبی گفتم جہان فرسودہ را
کہ بود آسودہ در کنج رباطی
ز لذتہا چہ خوشتر در جہان گفت
میان دوستداران انبساطی ؏

اور عوارف المعارف میں لایا ہے کہ دوستدار کو چاہیئے کہ جو کچھ رکھتا ہو درمیان رکھے اور پرسش تھوڑی بہت کی سے درگزرے، اس واسطے کہ دوست جانی بہتر ہے مال فانی سے اور جیسے کہ کہا ہے ؎

اے دوست بر دوہر چہ داری
یارے بخرد بہیچ مفروش

اور اوپر قول پہلے کے کہ سبب اُترنے اس آیت کا نفرت اصحابوں کی تھی ساتھ کھانے بیماروں کے علیٰ اور فی کے چاہیئے رکھنا، یعنی نہیں ہے بیچ کھانے کے ساتھ ہر ایک کے اُن میں سے کچھ گناہ لائے ہیں بیچ شان بنی لیث بن عمرو کے قبیلہ کنانہ سے کہ اکیلا طعام کھانا حرام جانتا تھا اور صبح سے شام تک خوان رکھ کر مہمان ڈھونڈھتا تھا اور جب تیسرا حصہ رات گذرتی تھی اور مہمان ہاتھ نہ

Marfat.com

آتا تھا، کچھ تھوڑا سا کھاتا تھا، بیچ مقدمہ ایک جماعت کے انصار سے ہے
کہ محنت اوپر ذات اپنی کے رکھ کر سوائے مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے یا بیچ
بیان اس گروہ کے کہ جماعت کے ساتھ کھانا کھانے سے پرہیز کرتے تھے
یہ آیت آئی

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ
اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ

نہیں ہے اوپر تمہارے کچھ گناہ اس سے کہ کھاؤ تم کھانے کو آپس میں اکٹھے
ہو کر یا جُدا ہو کر. پس جس وقت آؤ تم بیچ اُن گھروں کے کہ مذکور ہے یا بیچ
گھروں اپنے کے اور اہل اپنے کے، یا مسجدوں میں، پس سلام کہو تم
اوپر ہم دینوں اپنے کے جیسے کہ حدیث ہے المومنون کنفس واحدۃ اور بیچ
گھروں اپنے کے اوپر اہل اپنے کے اور مسجدوں میں سلام کہو، سلام کہنا فرض
ہے بیچ ہر گھر اور بیچ ہر مسجد کے کہ جاوے، اور کہا ہے کہ اگر گھر یا مسجد خالی
ہووے. کہے السلام علینا من ربنا وعلیٰ عباد اللہ الصّٰلحین، اور ہر طرح غرض
کہ سلام کہے

تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ؕ کَذٰلِکَ
ع یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۟ سلام کرنا ثابت

اور مشروع ہے نزدیک اللہ بابرکت پاک کے سے کہ ذات سُننے والے کی
ساتھ اُس کے خوش ہووے جیسے کہ بیان سلام کا فرمایا اسی طرح اللہ دلیلیں
بیان کرتا ہے واسطے تمہارے کہ تم سمجھو بیچ اس کے اور حق اور ثواب کو پاؤ تم

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَ
اِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْہَبُوْا حَتّٰی
یَسْتَاْذِنُوْہُ ؕ سوائے اس کے نہیں ہے کہ ایمان لانے والے کامل وہ

لوگ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور ساتھ پیغمبر اس کے کے اوپر کسی
کام کے جمع لانے والے یعنی وہ مہم کہ شرع میں اُن کو جمع چاہیئے ہونا جیسے
جمعہ اور عیدین اور حرب اور مشورہ اور نماز استسقاء میں نہ جاویں یہاں تک کہ
اذن لیویں پیغمبر سے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۚ تحقیق جو لوگ کہ حکم مانگتے ہیں تجھ سے، وہ گروہ وہی

ہیں کہ از روئے صدق کے ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اس کے کے
اور تصدیق کرتے ہیں اعتراض ساتھ ایک جماعت منافقوں کے ہے کہ بیچ
غزوۂ تبوک کے ساتھ پیچھے رہنے کے جہاد کے حکم ڈھونڈھتے تھے اور ان
کے حق میں آیت اُتری کہ انما یستاذنونک الذین لایؤمنون باللہ ورسولہ

فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِہِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ
مِنْہُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَہُمُ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۟ ٦١

پس جس وقت حکم مانگیں یہ مومن اخلاص مند تجھ سے واسطے اصلاح اور
تمام کرنے بعضے کاموں اپنے سے پس حکم دے تو جس کو چاہے تو اُن میں
سے کہ عذر روشن رکھتا ہووے اور باوجود اجازت کے بخشش مانگ تو واسطے
اُن کے اللہ سے اس واسطے آگے کرنا کام دنیا کا اوپر کام دین کے خلل سے
نہیں ہے اگر ساتھ عذر کے ہووے اور گویا کہ باہر ہونے سے جماعت کے
گنہگار ہیں، پس واسطے ان کے بخشش مانگ، تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہے
تقصیریں بندوں کی مہربان ہے اوپر تخفیف تکلیف کے اُن سے

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ
بَعْضًا ؕ نہ رکھو تم اور نہ جانو تم بلانا رسولؐ کا خاص تم کو درمیان اپنے مانند

اپنے بُلانے بعضے تمہارے سے بعضے کے تئیں، یعنی قیاس نہ کرو تم ساتھ
بُلانے رسولؐ کے اوپر بُلانے آپس کے کہ اعراض کر سکو تم یا بیچ جواب کے
ڈھیل سکو کرنا دلیری ساتھ حکم اس کے واجب ہے اور لازم اور پھرنا بغیر اذن
اس کے کے حرام اور ناروا ہے یا دعا اُس کی اوپر تمہارے یا واسطے تمہارے
مانند دعا آپس کے نہ جانو کہ وہ دُعا بے شک قبول ہے درگاہ خدا کی میں تو پکارنا
تمہارا خاص رسولؐ کو چاہیئے کہ مانند پکارنے آپس کے نہ ہووے کہ اکیلا نام لو
تم بلکہ چاہیئے کہ از روئے تعظیم کے ہووے جیسے کہ یا رسولؐ اللہ یا نبی اللہ
اس واسطے کہ خدا نے سب پیغمبروں کو ساتھ ندا کے نشان خطاب کا کیا ہے اور
حبیبؐ اپنے کو ساتھ ندائے کرامت کے

یا آدم ست با پدر انبیاءؑ خطاب
یا ایہا النبیؐ خطاب محمدؐ ست

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہیں کہ جس وقت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
خطبہ پڑھتے تھے، منافق عاجز ہو کر مسجد سے باہر جاتے تھے، آیت آئی کہ

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا ۚ
فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖۤ اَنْ تُصِیْبَہُمْ

Marfat.com

۶۲ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ تحقیق جانتا ہے اللہ اُن لوگوں کو کہ از روئے کراہت کے باہر جاتے ہیں تھوڑے تھوڑے درمیان تمہارے سے جس حال میں کہ پناہ ڈھونڈ ھتے ہیں آپس میں اور چھپانا سب کو، پس چاہیئے کہ ڈریں وہ لوگ کہ مخالفت اور روگردانی کرتے ہیں فرمان اللہ کے سے اور رسولؐ کے سے کہ پہنچے ساتھ اُن کے آزمائش اللہ سے کہ گمراہی ہے یا محنت بیچ نفس اور مال اور بیٹے کے یا غلبہ بادشاہ زبردست کا یا مہر غفلت کی اوپر دل کے یا رد ہونا توبہ کا، جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ فتنہ سختی دل کی ہے اور اثر پاتے والا نہ ہونا اس کا معرفت الٰہی سے یا پہنچے اُن کو عذاب دکھ دینے والا آخرت میں

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٥ ۶۳ ع ۹/۱۸ جانو تم تحقیق کہ خاص اللہ کو ہے جو کچھ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے، یعنی سب ملک اس کی ہیں اور مالک سب کا وہ ہے اس واسطے کرنے والا سب کا وہ ہے تحقیق کہ جانتا ہے وہ چیز کہ اسے تکلف کرنے والو تم اوپر اس کے موافقت سے اور مخالفت سے اور نفاق سے اور اخلاص سے اور فرمانبرداری اور گناہ سے ہو، اور جانتا ہے اُس دن کو کہ پھیرے جاویں منافق طرف اُس کے واسطے جزا کے، پس خبر دیتا ہے اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں عملوں بُرے سے، اوپر اس کے بدلہ دیوے، اور اللہ تعالیٰ ساتھ سب چیزوں کو جاننے والا ہے، اور کوئی چیز اوپر اُس کے پوشیدہ نہیں ہے

آنکس کہ بیا فرید پیدا و نہاں
چوں نشناسد نہاں و پیدا بجہاں،

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ
۱ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ٥ کشف الاسرار والے نے اور تفسیر والوں نے خاص لفظ تبارک کے تین معنی اختیار فرمائے ہیں، پہلے وہ کہ برکت اُس سے ہے، اور یہ اشارہ ساتھ کارسازی اور بندہ نوازی حق کے ہے دُوسرے وہ کہ بزرگوار برتر ہے اور یہ بیان صفت ہمیشگی اُس کی سے ہے، وہ ذات پاک ہے کہ نیچے بھیجا قرآن کو کہ جُدا کرنے والا ہے حق کو اور باطل کو اور حلال اور حرام کو اوپر بندے اپنے کے کہ محمد ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا ہووے بندہ اُس کا خاص آدمیوں کو اور پریوں کو ڈرانے والا عذاب الٰہی سے، یا ہووے قرآن اہل قرآن کے کو بیچ ہر وقت کے ڈرانے والا غصہ اور دبدبۂ الٰہی کے سے

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ
وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ
۲ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ٥ اللہ وہ ذاتِ پاک ہے کہ خاص اُس کے تئیں ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی، اس واسطے کہ وہ یکہ ہے ساتھ پیدا کرنے اُن کے کے، پس اُسی کو پہنچے تصرف بیچ اُنہوں کے، اور نہیں ہے خاص اُس کو کوئی شریک بیچ بادشاہی کے، جیسے کہ ثنویہ اور ثنویہ کہتے ہیں یعنی اُس کو ہے بادشاہی ساتھ فرزندی کے کہ قائم مقام اُس کا سکے ہونا یا ساتھ شریک کے برابری سکے کرنا، اور پیدا کیا سب چیزوں کو موادِ مخصوصہ سے ساتھ صورتوں طرح طرح کی کے، پس اندازہ کیا اُن چیزوں کو اندازہ کرنا یعنی اس کو تیار کیا واسطے خصوصیت کے اور اس فعل کے کہ اس سے چاہتا تھا، یا اندازہ کیا بقا اُس کے کو وقت معلوم تک

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور پکڑے کافروں نے سوائے اللہ کے پیدا کرنے والے اور خدا کہ نہ پیدا کریں کسی چیز کو اور قادر نہ ہوویں اوپر پیدا کرنے کسی چیز کے اور حالانکہ وہ پیدا کیے گئے ہیں، اور ہر پیدا کیا ہوا محتاج ہے ساتھ پیدا کرنے والے کے اور محتاج خدائی کو نہیں لائق پس بت کہ بندے اُس کے اُن کو تراشتے ہیں اور جس طرح کہ چاہتے ہیں تصویر کرتے ہیں، کس طرح لائق پرستش کے ہوویں

وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا

Marfat.com

٣ وَلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوۡرًا ۝ اور باوجود پیدا ہونے کے نہیں قدرت رکھتے
واسطے ذاتوں اپنی کے باز رکھنا نقصان کا اور پہنچانا نفع کا یعنی نہ فائدہ اپنے
تئیں سکیں پہنچا اور نہ نقصان اپنے سے دور سکیں رکھنا، اور حالانکہ خدا
ضرر کرنے والا اور نفع دینے والا چاہیئے اور قادر نہیں خدائے باطل اوپر
مارنے کسی کے اور نہ اوپر جلانے کسی کے پہلے یا اوپر باقی رکھنے زندگی اس کی
کے اور نہ اوپر پھر اٹھنے حشر ان کے کے دوسری بار، اور اللہ جلانے والا
اور مارنے والا اور بعث کرنے والا چاہیئے

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ ھٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡکُ ۨافۡتَرٰىہُ
وَاَعَانَہٗ عَلَیۡہِ قَوۡمٌ اٰخَرُوۡنَ ۚ اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہیں نہیں
ہے یہ فرقان کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ اپنے لایا ہے مگر جھوٹ کہ
آپ جوڑا ہے اُس کو اور یاری دی ہے اُس کو اوپر بنانے اُس جھوٹ کے
ایک گروہ اور نے جو جبر اور یسار یا عداس یا فکہ ہیں یعنی وہ چیزیں اگلی اوپر
اس کے پڑھتے ہیں اور وہ ساتھ عبارت عربی کے اوپر ہمارے القا کرتا ہے

۴ فَقَدۡ جَآءُوۡ ظُلۡمًا وَّزُوۡرًا ۚ پس تحقیق کہ آئے ہیں یہ گروہ ساتھ — عند المتاخرین ۴
ستم اور جھوٹ کے، یعنی یاری دینے والے اُس کے اور اوپر اس تقدیر کے
باقی کلام کافروں کا ہووے، ظاہر وہ ہے کہ یہ سخن حضرت حق تعالیٰ کا ہے
فرماتا ہے کہ کافر بیچ اُس کے کہ کہتے ہیں قرآن جھوٹ ہے اور ساتھ مدد ایک
قوم کے جوڑا جاتا ہے، آئے ہیں ساتھ شرک اور ستم اور تہمت کے

وَقَالُوۡۤا اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ اکۡتَتَبَہَا فَہِیَ تُمۡلٰی عَلَیۡہِ بُکۡرَۃً
۵ وَّاَصِیۡلًا ۝ اور دوسرے کہتے ہیں کلام اُس کا کہانیاں پہلوں کی ہیں کہ بیچ
کتابوں کے لکھی ہیں، لکھواتا ہے اُس کو اس واسطے کہ آپ نہیں لکھ سکتا پس
وہ لکھا ہوا املا کیا جاتا ہے اوپر اس کے فجر کے وقت اور شام کے وقت یعنی
بیچ دو طرف دن یا رات کے اور جن اس کو اوپر اُس کے پڑھتے ہیں تو یاد کرتا
ہے اس واسطے کہ آپ نہ سکے پڑھنا، اور جس وقت یاد کیا اوپر ہمارے پڑھتا
ہے اور کہتا ہے کہ یہ وحی ہے

قُلۡ اَنۡزَلَہُ الَّذِیۡ یَعۡلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ
۶ اِنَّہٗ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ۝ کہہ تو اے محمدؐ جواب میں ان کے کہ نیچے بھیجا ہے
قرآن کو اُس کسی نے کہ بے شبہ جانتا ہے پوشیدہ کو بیچ آسمانوں کے اور زمین
کے ساتھ اس دلیل کے کہ یہ کلام ملایا ہوا ہے اوپر چیزوں غائب کے ۔ اور

علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے، اور دوسری دلیل وہ کہ سب صاف زبان
تمہاری باوجود علم کے لانے مانند اس کے کے سے عاجز ہیں اور ایسا کلام سوائے
نزدیک اللہ کے سُننا نہ چاہیئے، تحقیق کہ وہ ہے بخشنے والا پردہ کرم کا اوپر
گناہوں بندوں کے ڈھانکتا ہے، مہربان ہے کہ اوپر گنہگاروں کے عذاب
شتابی نہیں کرتا

وَقَالُوۡا مَالِ ھٰذَا الرَّسُوۡلِ یَاۡکُلُ الطَّعَامَ وَیَمۡشِیۡ فِی
الۡاَسۡوَاقِ ؕ اور کہتے ہیں سردار کافروں قریش کے جیسے ابوجہل اور عتبہ اور اُمیہ
اور عاص اور مانند اُن کے کیا ہے اس پیغمبرؐ کو اوپر راہ طعن کے کہتے ہیں کیا ہوا
ہے اس شخص کو کہ دعوٰی پیغمبری کا کرتا ہے اور مانند اور آدمیوں کے کھاتا ہے کھانے
کو، اور جاتا ہے واسطے طلب معیشت کے مانند اوروں کے بیچ بازاروں
کے، اگر دعوٰی اُس کا درست ہے چاہیئے کہ حال اُس کا برخلاف حال اوروں
کے ہووے، وہ بسبب وقوف بیچ مرتبہ محسوسات کے حال آنحضرتؐ کے
سے غافل ہوئے اور جانا کہ تمیز پیغمبرؐ کی سوائے اُن کے سے ساتھ اُمور جسمانی کے
ہووے اور نہ جانا کہ پیغمبری نفی کرنے والی بشریت کی نہیں ہے بلکہ خواہش کرنے
والی اُس کی ہے تو ہم جنسی سبب فائدہ پانے کی ہووے ؎

جنس باید تا در آمیزد بجنس
انس کے گیرند با جن جن وانس

القصہ مشرکوں نے کہا چاہیئے تھا کہ وہ فرشتہ ہوتا اور اگر فرشتہ
نہیں ہے تو

لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مَلَکٌ فَیَکُوۡنَ مَعَہٗ نَذِیۡرًا ۙ اَوۡ ۷
یُلۡقٰۤی اِلَیۡہِ کَنۡزٌ اَوۡ تَکُوۡنُ لَہٗ جَنَّۃٌ یَّاۡکُلُ مِنۡہَا ؕ وَقَالَ
الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ۝ کیوں نہیں بھیجا ۸
طرف اُس کے فرشتہ پس ہووے ساتھ اُس کے ڈرانے والا اور مدد کرنے والا
بیچ ڈرانے کے اور کام اُس کے کے، یا یہ کہ ڈالا جاوے طرف اُس کے ایک
خزانہ تو ساتھ اس کے غالب ہو کر تردد تحصیل معاش کے سے بے پروا ہوئے
یا ہووے واسطے اُس ایک باغ کہ کھاوے میوے اور محصول اس کے سے
اور ساتھ اس کے معاش اس کی گزرے اور کہا ظالموں نے رکھنا مظہر کا بیچ
جگہ ضمیر کے حکم ساتھ ظلم ان کے کے ہے یعنی ستمگار ہیں بیچ اُس سخن کے کہ مومنوں
کو کہتے ہیں کہ نہیں پیروی کرتے ہو تم مگر ایک مرد جادو کیے گئے کی یعنی دیوانے کی

Marfat.com

کہ اُس کو جادو کیا ہے اور عقل اُس کی پوشیدہ ہوئی ہے، اور تفسیر ماوردی
میں مسحور کو ساتھ معنی ساحر کے جانتا ہے، یعنی پیروی جادوگر کی کرتے ہو کہ
تم کو ساتھ جادو کے فریب دیتا ہے
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
۹ سَبِيْلًا ۝ دیکھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ آنکھوں بینائی کے تو
دیکھے تو کہ دشمنی کرنے والے کیونکر بیان کرتے ہیں واسطے تیرے مثالوں کو یعنی
کہیں انھوں نے باتیں ناخوش اور تشبیہ کیا تجھ کو ساتھ مسحور کے اور ساتھ
تعریف جھوٹ جوڑنے والے کے اور املا کرنے والے وصف کے، پس
گمراہ ہوئے اس راہ سے کہ بلانے والا ہے ساتھ معرفت پیغمبروں کے، پس
قدرت نہیں رکھتے ہیں اور نہیں پاتے ہیں کوئی راہ ساتھ دلیل کے اوپر اُس
چیز کے کہ کہتے ہیں
تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ
۱۰ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝
بہت بزرگ ہے وہ کوئی کہ محض فضل سے اگر چاہے بخشے تیرے تئیں بیچ
دنیا کے بہتر خزانے سے اور باغ سے کہ وہ کہتے ہیں اور وہ کیا ہووے وہ
باغ کہ جاتی ہیں نیچے درختوں اُس کے سے نہریں اور دلیوے تجھ کو بیچ اُن
باغوں کے محل بلند اور گھر برتر بیچ اسباب نزول کے مذکور ہے کہ جو مالدار
قریش کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طعنہ فقر کا کرتے تھے رضوان
کہ آراستہ کرنے والا باغوں بہشت کا ہے، ساتھ اس آیت کے نازل ہوا اور
ایک ڈبہ نور سے آگے آنحضرتؐ کے رکھا اور فرمایا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہے کہ
کنجیاں خزانوں دنیا کی اس میں ہیں، ان کو بیچ ہاتھ اختیار تیرے کے دیتے ہیں
ہم اس شرط پر کہ وہ بزرگیاں اور نعمتیں جو کہ نامزد تیرے کی ہیں ہم نے آخرت
میں برابر پر پشہ کے کم ہووے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے رضوان میرے تئیں
ساتھ ان کنجیوں کے حاجت نہیں ہے، الفقر فخری کو دوست بہت رکھتا
ہوں میں اور چاہتا ہوں میں کہ بندہ شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا ہوں میں،
رضوانؑ نے کہا کہ اصبت اصاب اللہ بک سمجھ لیجئے کہ نشانی بلندی ہمت آنحضرتؐ
کی ہے ایسی ہمت ہے کہ باوجود اس تنگی اور احتیاج کے نظر التفات کی اوپر
خزانوں زمین کے نہ ڈالی اُس کو دھیان کیا چاہئے کہ بیچ شب معراج کے ہرگز
نظر ساتھ ماسوائے اللہ کے نہ کھولی اور ساتھ کسی چیز کے عجائبات ملکوت کے

سے اور تحفوں عرصہ جبروت کے سے التفات نہ فرمایا تو عبارت اُس سے یہ آئی کہ
مازاغ البصر وما طغی ؎

زرنگ آمیزی ریحان آں باغ
نہادہ چشم خود در مہر مازاغ
نظر چوں برگرفت از نقش کونین
قدم زد در حریم قاب قوسین

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ
۱۱ سَعِيْرًا ۝ نہ فقر اور احتیاج تیری مانع کافروں کی ہے ایمان سے ساتھ تیرے
بلکہ جھٹلاتے ہیں قیامت کو، اور داعیہ اُن کا ساتھ انکار نبوت کے جھٹلانا قیامت
کا ہے اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے اُس کسی کے کہ جھوٹ جانے قیامت کو آگ
روشن کو، اور کہتے ہیں سعیر ایک نام ہے ناموں دوزخ کے سے
اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا
۱۲ وَّزَفِيْرًا ۝ جس وقت دیکھے اُن کو یعنی منکروں قیامت کے کو آگ دوزخ
کی جگہ دور سے کہ راہ سو برس کی راہ کا، اور ساتھ ایک قول کے پانچ سو برس کی
راہ کا تفاوت ہووے درمیان اُن کے سنیں خاص آگ کو آواز جوش کرنے کی
غصے سے، اور ایک آواز جیسے دل غصے بھرے ہوؤں کے سے آوے، یعنی
شور بعضے اوپر اُس کے ہیں کہ یہ دیکھنا اور شور کرنا ان فرشتوں کا ہوگا کہ نگہبان
ہیں اور صاحب انوار لکھتا ہے کہ آگ کو حق تعالیٰ زندگی دے گا وہ دیکھے
گی اور غصہ کرے گی دشمنوں پر
وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ
۱۳ ثُبُوْرًا ۝ اور جس وقت ڈالے جاویں کافر دوزخ سے بیچ جگہ تنگ کے کہ سبب
زیادتی سختی کا ہووے، اور تیسیر میں لایا ہے کہ دوزخ اوپر کافروں کے ایسی
تنگ ہووے کہ جیسے لوہا اوپر نیزے کے، اور اُن کو بیچ ایسے مکان تنگ کے
ڈالیں نزدیک کر کے ہاتھ اُن کے اوپر گردن اُن کی کے ساتھ زنجیر کے، یا ہر ایک
اُن کے کو ساتھ نزدیکی اُس کی کے ساتھ زنجیر آتشیں کے آپس میں باندھ کر بلاویں
نزدیک اپنے بیچ اُس مقام ہلاکت کے یعنی نفرین کریں اوپر اپنے ساتھ ہلاکت
کے یا کہیں یا ثبوراہ اور یہ کلمہ وہ کوئی کہے کہ آرزومند ہلاک اپنی کا ہووے،
زاد المسیر میں اور بعضی تفسیروں میں مذکور ہے کہ اول جس کسی کو کہ اہل دوزخ سے
جامہ پہناویں شیطان ہووے لباس آگ سے پہناویں اور وہ اُس کو اوپر ماتھے

Marfat.com

کے رکھے اور اولاد اس کی یا تابعدار اس کے پیچھے اس کے سے فریاد یا شورہ
کھینچتے ہوئے جاویں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ ۱۴
نہ بلاؤ تم آج کے دن ایک ہلاکی کو اور بلاؤ تم ہلاکیاں بہت یعنی ایک بار
نفرین نہ کرو تم اوپر اپنے اور نفرین بہت کرو اس واسطے کہ تم کو عذاب
طرح طرح کا ہووے اور ہر نوع کی شدت کے سبب ایک ہلاکی واقع ہوگی
قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ
كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ۱۵
لوگوں کو کہ ساتھ فقر کے طعن کرتے ہیں، آیا خزانہ اور باغ دنیا کا بہتر ہے یا وہ
بہشت ہمیشگی کا کہ وعدہ دیے گئے ہیں پرہیزگار ساتھ داخل ہونے اس کے
کے ہے بیچ علم اللہ کے خاص پرہیزگاروں کو وہ بہشت بدلہ اوپر اعمال اُن
کے کے اور بازگشت کہ ساتھ اس کے رجوع کریں گے آخرت میں
لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ
وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝ واسطے اُن کے ہے بیچ بہشت کے جو چیز کہ چاہیں نعمتوں ۱۶
بہشت سے لائق حق اُن کے کے اس واسطے ضعیفوں مومنوں کو ساتھ آرزو
اُن کی کے مرتبہ کلی سے نصیبہ اُنہیں دے گا بلکہ وہ مراد کہ مناسب حال اپنے
کے ڈھونڈھیں پاویں جس حال میں کہ ہمیشہ ہوویں، بیچ بہشت کے ہے داخل
ہونا اور ہمیشہ رہنا اُن کا بیچ بہشت کے اوپر پروردگار تیرے کے وعدہ چاہا
ہوا یعنی لائق اس کے کہ اللہ سے چاہیں یا مومنوں نے چاہا ہے رَبَّنَا وَاٰتِنَا
مَا وَعَدْتَّنَا یا فرشتے واسطے اُن کے درخواست کریں کہ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ
نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ
ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ ۱۷
اور یاد کریں اس دن کو کہ حشر کریں ہم، اور حفص ساتھ ی کے پڑھتا ہے یعنی اور
حشر کرے گا کافروں کو، اور اُن کو بھی کہ پرستش کرتے تھے سوائے اللہ کے عام
ہے سب معبودوں کو ذوالعقول سے اور سوائے اس کے سے اور کہا ہے کہ
مراد بُت ہیں کہ خدا اُن کو بیچ بولنے کے لاوے اور خطاب کیا گیا کرے پس کہے
آیا گمراہ کیا تم نے بندوں میرے کو اس گروہ کو یا انہوں نے گم کیا راہ کو
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ

مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ
وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ کہیں وہ سب جواب میں، پاک ہے تو اور ہم تجھ کو ساتھ ۱۸
پاکی کے یاد کرتے ہیں اور پاک جانتے ہیں شریک اور مانند سے، نہیں لائق ہے
ہمارے تئیں اور روا نہ ہووے کہ پکڑیں ہم اس کسی کو کہ ہم کو پوجے سوائے تیرے
سے، یعنی تجھ کو نہ پوجیں، حاصل کلام یہ کہ وہ لوگ کہ بندگی تیری چھوڑیں اور ہم کو
پوجیں، نہیں لائق ہمارے تئیں کہ پکڑیں ہم اُن کو دوست، ولیکن تو نے اُن کو
فائدہ مند کیا اور باپ دادوں اُن کے کو ساتھ مال اور اولاد عمر دراز اور تندرستی
اور سب نعمتوں کے جب تک کہ بھول گئے وہ اس چیز کو کہ پیغمبر اُن کے تئیں ساتھ
اس کے دعوت کرتے تھے اور تھے بیچ حکم ازلی تیرے کے ایک گروہ ہلاک ہوئے
یا تباہ ہوئے، پس حق تعالیٰ بُت پرستوں کو مخاطب کر کے کہے
فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا
وَّلَا نَصْرًا ۚ پس تحقیق کہ جھٹلایا خداؤں تمہارے نے تم کو ساتھ اس چیز کے کہ
کہتے ہو تم کہ وہ شریک اللہ کے ہیں اور انہوں نے میرے تئیں شریک سے
پاک جانا پس نہیں قدرت رکھتے خدا تمہارے ساتھ پھیرنے عذاب کے تم سے
اور نہ یاری کرنے کے تمہاری ساتھ نجات کے۔ اور حفص تستطیعون ساتھ ت
کے پڑھتا ہے یعنی تم کہ مشرک ہو نہیں قدرت رکھتے عذاب میرے کو اپنے
سے دُور کرنے کی اور ایک دوسرے کو یاری دینے کی اور عذاب سے چھڑانے کی
وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝ اور جو ۱۹
کوئی ستم کرے یعنی شرک لاوے تم میں سے چکھاویں ہم اس کو عذاب بڑا کہ آگ
دوزخ کی ہے اور ہمیشگی بیچ اس کے
وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ
الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ
فِتْنَةً ۭ اور نہیں بھیجا ہم نے آگے تجھ سے کسی کو پیغمبروں سے مگر وہ البتہ
کھاتے تھے کھانے کو اور جاتے تھے بیچ بازاروں کے واسطے کاموں اپنے
کے، اور بنایا ہم نے بعضے تمہارے کو واسطے بعضوں دوسرے کے آزمائش
جیسی آزمائش فقیروں کو ساتھ دولتمندوں کے اور پیغمبروں کو ساتھ اُمتوں کے
یا بیماروں کو ساتھ تندرستوں کے اور اندھوں کو ساتھ آنکھوں والوں کے، خلاصہ
بات کا یہ کہ دنیا گھر ہے امتحان کا، پس مخالفت لوگوں کی سے بیچ اس کے علاج نہ
ہووے اور ہم ساتھ اس کے آزماتے ہیں اُن کو تو اہل صبر اور شکر اہل جزع اور کفر

Marfat.com

سے جدا کیے گئے ہووں، لائے ہیں کہ ابوجہل اور ولید اور مانند اُن کے جس
وقت بلالؓ اور عمارؓ اور صہیبؓ اور تمام فقیر اصحابوںؓ کو دیکھتے تھے، آپس میں کہتے
تھے آیا اسلام لاویں ہم کہ مانند اُن کے نہ ہوویں حق تعالیٰ نے آیت بھیجی اور فقیروں
کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ہم آزماتے ہیں فقیر کو ساتھ امیر کے اور امیر کو
ساتھ فقیر کے

٢٠ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝ آیا صبر کرتے ہو تم اوپر
مصیبت کے یا فریاد کرتے ہو، اور ہے پروردگار تیرا دیکھنے والا ساتھ صبر کرنے
والے اور فریاد کرنے والے کے

الجزء ١٩

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۚ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ
٢١ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝ اور کہا اُن لوگوں نے کہ امید نہیں رکھتے ہیں دیدار ہمارے کو یعنی
منکر حشر اور بعث کے ہیں یا نہیں ڈرتے ہیں دیکھنے عذاب ہمارے سے، مراد
اہل مکہ ہیں کہ کہتے ہیں کیوں نیچے نہیں بھیجے جاتے ہیں اوپر ہمارے فرشتے ساتھ
پیغمبروں کے، آیا ساتھ خبر صدق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا کیوں نہیں دیکھتے
ہم بیچ ظاہر کے پروردگار اپنے کو تو ساتھ ہمارے بات کہے اور ساتھ تصدیق اور
پیروی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماوے البتہ تحقیق کہ تکبر کیا انہوں نے بیچ
ذاتوں اپنی کے اور گزرے حد سے گذرنا بڑا کہ پیچھے دیکھنے معجزوں کے دیکھنا فرشتوں
کا اور دیدار اللہ کا چاہا اور وہ غمگین ہوویں

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ
٢٢ يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ اُس دن کہ دیکھیں فرشتوں کو، اور وہ دن مرنے
یا قیامت کا ہووے، کچھ خوشخبری نہیں ہے اُس دن واسطے کافروں کے، اہل مکہ
نے دو چیزیں مانگیں، دیکھنا فرشتوں کا اور دیدار اللہ کا، حق تعالیٰ نے خبر دی کہ
فرشتوں کو دیکھیں اور وعدہ لابشریٰ کا سنیں، اور کہیں فرشتے خاص اُن کو کہ
دیدار اللہ کا اوپر تمہارے حرام اور منع کیا گیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ قول کافروں
کا ہے جس وقت یہ فرشتے اوپر ان کے ظاہر ہوویں ساتھ اس کلمے کے پناہ
ڈھونڈھیں طرف اللہ کے دیدار اُن کے سے۔ زاد المسیر میں لایا ہے کہ جب
کفار بیچ شہر حرام کے اُس کسی کو دیکھتے کہ اس سے ڈرتے کہتے تھے حجرًا محجورًا، تو
شر اُس کے سے بے خطرہ ہوتے تھے، اس جگہ بھی خیال کیا مگر ساتھ اس کلمے
کے سختی موت کی سے یا ہول قیامت کے سے چھٹکارا پاویں

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً
٢٣ مَّنْثُوْرًا ۝ اور قصد کریں ہم طرف اس چیز کے کہ کیا ہے کافروں نے عملوں
سے کہ بیچ ظاہر کے اچھا دکھائی دیوے جیسے صلہ رحم اور کھلانا فقیروں کو، اور
بزرگ رکھنا بتوں کا اور فریاد کو پہنچنا مظلوموں کی اور مانند اس کے پس کیا ہم
نے اس عمل کو مانند ذروں پریشان کے بیچ ہوا کے یا غبار پریشان یا راکھ برباد
کی ہوئی یعنی محو کریں عملوں اُن کے کو اس واسطے کہ شرط بیچ قبول ہونے اُن عملوں
کے ایمان ہے اور اُن کو ایمان نہ تھا

٢٤ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝
اصحاب بہشت کے اُس دن یعنی قیامت کو بہتر ہیں از روئے قرارگاہ کے یعنی
جگہ رہنے اُن کے کی بیچ آخرت کے بہتر جگہ کافروں کی سے ہے کہ بیچ دنیا کے
رکھتے تھے اور نیک زیادہ ہے از روئے مکان آرام کے، مراد قیلولہ سے طلب
راحت ہے اس واسطے کہ بہشت میں نیند نہ ہوگی

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
٢٥ تَنْزِيْلًا ۝ اور یاد کر اُس دن کو کہ بیچ اُس کے پھٹ جاوے آسمان ساتھ
سبب ابر سفید کے کہ اوپر ساتوں طبقوں آسمان کے ہے اور گہرائی اس کی برابر
سب آسمانوں کے ہے اور بھاری زیادہ ہے سب آسمانوں سے، حق تعالیٰ
نے اُس کو آج کے دن ساتھ قدرت کے نگاہ رکھا ہے دن قیامت کے اُس
کو اوپر آسمانوں کے گرا دے، اور اوپر جس آسمان کے کہ پہنچے وہ پھٹ جاوے
اور نیچے بھیجے جاویں فرشتے اُس جگہ سے اوپر زمین کے حق نیچے بھیجنے کا کہ تمام
روئے زمین فرشتوں سے بھر جاوے، اور موضح میں لایا ہے کہ فرشتے ساتھ
صفت گرد عالم کے آویں اور کہتے ہیں یا ساتھ معنی عن کے ہے یعنی آسمان
پھٹ جاوے غمام سے اور دور ہووے تو غمام نیچے آوے، اور یہ وہ
غمام ہے کہ حق سبحانہ نے فرمایا ہے کہ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ، اور عین المعانی میں لایا
ہے کہ یہ وہ غمام ہے کہ سایہ بنی اسرائیل کا تھا جنگل میں

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى
٢٦ الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ بادشاہی بیچ اُس دن کے ثابت ہے واسطے خدا
بخشنے والے کے اس واسطے کہ مدعی زبان دعویٰ کی مالکیت سے بند کیے ہوویں
اور ہووے وہ ایک دن اوپر کافروں کے مشکل سختی ہولوں کی سے

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ اور یاد کر اُس دن کو کہ

Marfat.com

زیادتی حسرت کی ہے چباتا ہے ظالم اوپر ہاتھوں اپنے کے یعنی ساتھ دانتوں کے
کاٹتا ہے ہاتھ اپنے، جیسے کہ صاحب حسرت کاٹتے ہیں، مراد جنس ظالم کی ہے
اور کہا ہے کہ عقبہ بن معیط سفر سے آیا اور ضیافت لوگوں کی کی اور بسبب ہمسائگت
کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُلایا تھا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تک
کلمہ شہادت کا نہ کہے تو طعام تیرے سے نہ کھاؤں میں، عقبہ نے کلمہ اوپر زبان
کے جاری کیا اور یہ بات ساتھ اُبی بن خلف کے کہ ساتھ عقبہ کے دوستی رکھتا
تھا پہنچی نزدیک اُس کے آیا اور کہا مگر دین باپ دادوں کے سے پھر آتو بات
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سنتا ہے اور کلمہ کہتا ہے تو کہا نہیں عار رکھا
میں نے کہ مہمان طعام میرا نہ کھائے ہوئے باہر جاوے، اُبی نے کہا راضی تجھ
سے نہ ہوں میں جب تک کہ تھوک اوپر منہ اُس کے کے نہ ڈالے تو، تو عقبہ
نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا، آنحضرتؐ دار الندوہ میں بیچ
سجدے کے تھے اور اس ملعون نے رُوئے مبارک پر تھوکا، بیچ ترجمہ اسباب
نزول کے لایا ہے کہ تھوک اُس کا دو شعلۂ جانسوز اس کے ہوئے اور ساتھ
آنحضرتؐ کے نہ پہنچا اوپر اسی کے پھرا، اور دونوں کنارے منہ اُس کے کے
جلے، جب تک جیتا تھا وہ داغ دکھائی دیتے تھے۔ القصہ آنحضرتؐ نے
فرمایا کہ اے عقبہ باہر مکہ کے نہ جاؤں، مگر سر تیرا ساتھ تلوار کے کاٹوں میں اور
غزوہ بدر میں حکم حضرتؐ رسالت پناہ کا واسطے قتل اُس کے کے صادر ہوا
اور ہاتھ مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے سے مارا گیا اور یہ آیت بیچ شان اس کی
کے اُتری، مضمون اس کا وہ کہ وہ ظالم دن قیامت کے ع

بسیار بخاید سر انگشت ندامت

صاحب احقاف لایا ہے کہ چار ہزار بار چباوے کنارے انگلیوں کے کہنی
تک اور اللہ تعالیٰ پھر ہاتھ اُس کا پیدا کرے اور پھر چابے اور خبر نہ رکھے
۲۷ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ کہتا ہے
کاش کہ پکڑتا میں ساتھ پیغمبرؐ کے ایک راہ کہ اُس نے پکڑی تھی اور وہی راہ نجات
کی ہے
۲۸ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ○ اے افسوس
میرے تئیں کاش کہ نہ پکڑتا میں فلانے کو، یعنی اُبی کو دوست اور اُس کو نہ پہچانتا میں
لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ
۲۹ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○ البتہ تحقیق کہ گمراہ کیا مجھ کو اور باز رکھا

یاد خدا کی سے، یعنی کلمہ شہادت سے یا نصیحت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
سے پیچھے اُس سے کہ آیا تھا ساتھ میرے، اور ہے شیطان دور رحمت سے
یعنی گمراہ کرنے والا کہ شیطان الانس ہے خاص آدمی کو چھوڑنے والا ابلیس کہ
وسواس کرتا ہے آدمیوں کو ساتھ مخالفت خدا اور رسولؐ کے اور جس وقت
آدمی بیچ دام ہلاکت سے پڑیں چھوڑتا ہے اور نفع نہیں پہنچاتا بلکہ اس سے
تبرا کرتا ہے
وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
۳۰ مَهْجُوْرًا ○ اور کہا رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ دنیا کے یا کہے
آخرت میں اے پروردگار میرے تحقیق کہ قوم میری نے پکڑا اس قرآن کو
نسبت کیا گیا ساتھ ہذیان کے یا چھوڑا ہوا کہ ساتھ اس کے ایمان نہیں لائے
اور سُننے اُس کے سے منہ پھیرتی ہے
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ
۳۱ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○ اور اسی طرح ان کافروں کو دشمن
تیرا کیا ہم نے اور مقرر کیا ہم نے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن کافروں سے جیسے
نمرود خاص ابراہیمؑ کو اور فرعون خاص موسیٰؑ کو اور انہوں نے صبر کیا، تو بھی
صبر کر اور کافی ہے پروردگار تیرا راہ دکھلانے والا تیرے تئیں اوپر طریق صبر
کے اور یاری دینے والا اوپر دشمنوں کے
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً
وَّاحِدَةً ۚ اور کہا اُن لوگوں نے کہ کافر ہوئے یہود اور نصاریٰ سے یا
مشرکوں سے کیوں نیچے نہیں بھیجا جاتا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن
سب یگانہ یعنی ایک بار جیسے کہ توریت اور انجیل
۳۲ مع كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ○ اسی
طرح بھیجا ہم نے پریشان تو ثابت کریں ہم اور قوت دیویں ہم ساتھ تواتر وحی کے
بیچ ہر وقت کے دل تیرے کو یا ساتھ تفریق وحی کے دل تیرے کو اوپر یاد کرنے
اُس کے کے متمکن کریں ہم اور اوپر تیرے پڑھا ہم نے قرآن کو بعضے کو پیچھے بعضے
۱ کے پڑھنا ساتھ مہلت کے اور دیر کے، اس اعتراض مشرکوں کے نے کچھ
حاصل نہ رکھا کس واسطے کہ اعجاز قرآن کا ساتھ اُس کے کہ تھوڑا یا ایک بار اُترے
مختلف نہیں ہوتا اور بیچ تفریق کے فائدے ہیں، ایک آسانی یاد کرنے کی اس
واسطے کہ موسیٰؑ اور داؤدؑ اور عیسیٰؑ کہ کتاب اُن کی یکبارگی اُتری، پڑھنے والے اور

Marfat.com

لکھنے والے تھے اور آنحضرتؐ اُمّی تھے اگر کتاب اُن کی یکبارگی آتی، یاد کرنا اس کا مشکل ہوتا اور ایک یہ کہ اُترنا جبرئیل علیہ السلام کا ہر آن تسلّی خاطر آنحضرتؐ کا تھا اور یہ کہ بیچ قرآن کے ناسخ اور منسوخ ہے اور البتہ ناسخ پیچھے منسوخ سے چاہیئے اور جمع ہونا دونوں کا ایک آن میں نہ چاہیئے اور یہ کہ قرآن ملا ہوا اوپر سوال اور جواب کے ہے جواب پیچھے سوال کے آوے

۳۳ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ۝

اور نہیں لاتے مشرک واسطے تیرے کوئی مثل یعنی بیچ بیان مذمت نبوت تیری کے اور طعن کتاب کے نہیں کہتے مگر لاتے ہیں ہم واسطے تیرے ایک جواب راست اور درست کہ ساتھ دلیل روشن کے قول اُن کا رد کرے اور لاتے ہیں ہم اُس چیز کو کہ نیک تر ہے از روئے بیان کے

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۙ

۳۴ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝ مشرک وہ لوگ ہیں کہ حشر کیے جاویں اوپر مُنہوں اپنے کے یعنی منہ اوپر زمین کے رکھ کر چلتے ہیں طرف دوزخ کے، وہ گروہ مشرکوں کے بدتر ہیں از روئے مکان کے یعنی مکان اُن کے بدتر ہیں مکانوں مسلمانوں کے سے بیچ دنیا کے رکھتے تھے اور وہ طعنہ مارتے تھے کہ اے الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا اور بڑے بہت ہیں اور گمراہ زیادہ ہیں طرف راہ کے سے اس واسطے کہ راہ اُن کی پہنچانے والی ساتھ آگ دوزخ کے ہے

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ

۳۵ وَزِيرًا ۝ اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب توریت پیچھے غرق ہونے فرعون کے اور گردانا ہم نے آگے اُس سے ساتھ اس کے بھائی اُس کے ہارونؑ کو یار اور مددگار بیچ دعوت کے اور ظاہر کرنے کلمۂ حق کے

فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ

۳۶ فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۝ پس کہا ہم نے جاؤ تم طرف گروہ قبط کے یعنی طرف فرعون اور اہل اُس کے یعنی لوگوں کے کہ جھوٹ جانا انہوں نے آیتوں ہماری کو ساتھ حکم ہمارے کے گئے اور اس قوم کو طرف خدا کے دعوت کی اور اُنہوں نے ساتھ اُس کے تکبر کیا، پس ہلاک کیا ہم نے اُن کو اور نسیت کیا ہم نے ہلاک کرنا اور نسیت کرنا ساتھ غرق کرنے کے بیچ دریائے قلزم کے

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ
لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ ۳۷

اور گروہ نوح علیہ السلام کے نے اس وقت کہ جھٹلانا پیغمبروں کا کیا یعنی نوح کا اور اُن پیغمبروں کا کہ آگے اُس کے تھے جیسے شیثؑ اور ادریس علیہما السلام یا یہی نوحؑ کا اور تکذیب ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبروں کی ہے یا مطلقاً بعثت پیغمبری کا انکار کیا غرق کیا ہم نے ساتھ طوفان عذاب کے، اور گردانا ہم نے اُن کو ساتھ طوفان بڑے کے اور گردانا ہم نے قصہ اُن کا واسطے آدمیوں کے نشانی قدرت کی تو اُس سے عبرت پکڑیں، اور تیار کیا ہم نے ظلم کرنے والوں کے لیے عذاب دُکھ دینے والا

وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ
كَثِيرًا ۝ ۳۸ اور ہلاک کیا ہم نے قوم عاد کو واسطے تکذیب ہود علیہ السلام کے اور گروہ ثمود کو ساتھ تکذیب صالح علیہ السلام کے اور رہنے والوں رس کے کو، اور رس نام ایک کنوئیں کا ہے بیچ آذربیجان کے یا بیچ انطاکیہ کے کہ صاحب یاسین کو یعنی حبیب نجاری کو بیچ اس کے مارا ولایت یمن سے ایک نخلستان تھا اسی بنی اسد میں یا وہی اخدود ہے کہ سورۂ بروج میں مذکور ہووے گا، اور کہتے ہیں ایک گاؤں تھا بیچ زمین فلج کے ولایت یمن سے اور اصحاب رس باقی ماندہ ایک جماعت ثمود سے تھی، ایک پیغمبر طرف ان کے مبعوث ہوا اور اس کو مارا، اور بعض تفسیروں میں ہے کہ پیچھے قتل کے گوشت اُس کے کو کھایا اور عذاب ساتھ ان کے پہنچایا یا ایک جماعت بُت پرست تھی کہ شعیب علیہ السلام ساتھ اُن کے آیا اور تکذیب اُس کی کی، ایک دن گرد کنوئیں کے کہ رکھتے تھے ساتھ ایذا شعیب علیہ السلام کے مشغول تھے کہ ناگاہ وہ کنواں گرا اور سب وہ ساتھ حویلیوں اور مواشی اپنے کے بیچ زمین کے گئے، یا ایک قوم تھی کہ درخت صنوبر کا رکھتے تھے اور اُس کو شاہ درخت نام رکھ کر پوجتے تھے ایک پیغمبر نسل یہودا بیٹے یعقوبؑ کے سے ساتھ اُن کے مبعوث ہوا اور اس کو تکذیب کر کے مارا اور بیچ کنوئیں کے ڈالا، ابر سیاہ نے اوپر اُن کے سایہ ڈالا اور اُس سے ایک بجلی باہر آئی اور سب کو جلایا، یا اہل بئر معطلہ تھے، جیسے کہ قصّہ اُن کا گذرا، اور صحیح وہ ہے کہ اصحاب حنظلہ ابن صفوان ہیں اور جب تکذیب پیغمبر اپنے کی کی، اللہ تعالیٰ نے اُن کو ساتھ ایک مُرغ دراز گردن کے گرفتار کیا کہ بازو اُس کے ساتھ سب رنگوں کے رنگین تھے اور بسبب گردن لمبی کے اُس کو عنقا کہتے

Marfat.com

تھے اور اوپر ایک پہاڑ کے کہ اُس کا مع یا فتح نام تھا مقام رکھتا تھا آتا اور لڑکوں
کو اور مواشی چھوٹے کو اُن میں سے لے جاتا تھا اور اسی سبب سے مغرب
لقب کیا تھا یعنی نکلنے والا اور غیبت کرنے والا، ایک دن ایک لڑکی کو کہ نزدیک
بلوغ کے پہنچی تھی اُن میں سے لے گیا اور وہ گلہ آگے پیغمبر کے لائے شرطی کہ
اگر شر اُس کا دُور ہووے ایمان لاویں، پیغمبر نے دُعا کی کہ الٰہی اس مرغ کو لے
اور نسل اُس کی منقطع کر، دُعا پیغمبر کی قبول ہوئی اور وہ مرغ غائب ہُوا اور پھر
اس سے خبر اور اثر ظاہر نہیں ہُوا اور سوائے نام کے اُس سے نشان نہ رہا اور
بیچ چیزوں نایاب کے اُس سے مثال دیتے ہیں جیسے کسی نے کہا ہے ؎

منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا
وز ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا

اور صاحب لمعات بھی نشانی عشق کی سے اوپر اسی کے دیتا ہے ؎

عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست
عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست

القصہ یہ قوم پیچھے غائب ہونے عنقا کے بیچ تمرد اور دشمنی کے پڑی
اور حنظلہ کو شہید کیا اور خدا نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہلاک کیا ہم نے اور
اہل قرنوں کو کہ تھے درمیان اس قبیلہ عاد اور ثمود کے اور اہل رس کو قرنیں
بہت ہوئیں کہ سوائے خدا کے ان کو کوئی نہیں جانتا
وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ز وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝ اور ہر ۳۹
ایک اُن اُمتوں میں سے کہ ماری ہم نے واسطے اُن کے مثل، یعنی بیان کیے ہم
نے قصوں اگلے کے سے ساتھ اُن کے اور خبر دی ہم نے ان کو اور حجت پکڑی
ہم نے ساتھ اُن کے ساتھ بھیجنے پیغمبروں کے جب نہ سُنا اُنہوں نے ، اور
انکار کیا عذاب بھیجا اور سب کو نیست کیا ہم نے نیست کرنا
وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ اور
البتہ تحقیق آئے اور گزرے قریش اوپر اس گاؤں کے کہ برسائے گئے اوپر اس کے
مینہ بُرے، یعنی مینہ پتھروں کے، مراد اس سے سدوم ہے کہ شہر بڑا تھا موتفکات
سے اور لوط علیہ السلام اس جگہ بستے تھے اور پیچھے انقلاب اُس کے کے اللہ تعالیٰ
نے پتھر برسائے اوپر رہنے والوں اُس کے کے اور کافر قریش نے کہ اوپر
اس شہر کے گزرتے تھے
اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ج بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝ ۴۰
آیا پس نہ تھے کہ بیچ گزرنے اپنے کے دیکھتے اس کو ساتھ آنکھوں اپنی کے اور آثار
اس عذاب کے سے عبرت پکڑتے نہ وہی کہ نہ دیکھا بلکہ ہیں وہ کہ از روئے کفر کے
اُمید نہیں رکھتے ہیں اُٹھنے کو یعنی حشر پر ایمان نہیں لاتے
وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ط اور جس وقت دیکھتے
ہیں تجھ کو، نہیں پکڑتے تجھ کو مگر ٹھٹھا کیا گیا۔ یعنی وہ کوئی کہ ساتھ اس کے ٹھٹھا کریں
اور از روئے زبردستی کے کہتے ہیں
اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ آیا یہ آدمی وہ ہے کہ اس کو ۴۱
اُٹھایا خدا نے اور بھیجا پیغمبر کر کے
اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ط وَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ تحقیق کہ نزدیک ۴۲
ہووے کہ وہ ساتھ باتوں دلفریب کے اور زیادتی سعی کے بیچ دعوت کے اور
ظاہر کرتے دلیلوں کے اوپر مدعا اپنے کے کہ گمراہ کرے اور باز رکھے ہمارے
تئیں پوجنے خداؤں ہمارے کے سے، اگر نہ وہ ہوتا کہ صبر کرتے ہم اوپر عبادت
اُن کی کے، اللہ تعالیٰ نے جواب اُن کے میں فرمایا اور شتاب ہوئے کہ جانیں
اس وقت کہ دیکھیں عذاب کو کہ مومنوں سے اور اُنہوں سے کون ہے گمراہ
زیادہ گمراہی راہ کی حل کی گئی اوپر گمراہی اہل اس کے کے ہے۔ لائے ہیں کہ کافر
ایک پتھر کو یا ایک کلوخ کو یا ایک چوب کو پُوجتے تھے، جو پتھر خوبصورت یا کلوخ
اور چوب خوبصورت بہت دیکھتے تھے معبود اپنے کو چھوڑ کر ساتھ پرستش اس کی
کے مشغول ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ خدا ہمارا ہے، حق تعالیٰ نے فرمایا
اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ط اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ
وَكِيْلًا ۝ آیا دیکھا تو نے اُس کسی کو کہ پکڑا ہو خواہش اپنی کو خدا اپنا یعنی آرزو ۴۳
اپنی کو پوجتا ہے تقدیم مفعول ثانی کی واسطے کثرت اہتمام کے ہے اس واسطے
صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چیز دوست رکھے اور اس کو پُوجے،
حقیقت میں آرزو اپنی کو پوجتا ہے اس واسطے کہ آرزو اُس کی اس کو اوپر
محبت غیر خدا کے رکھتی ہے اور سید حسینی قدس اللہ سرہ بیچ طرب المجالس
کے لایا ہے کہ جب آدم صفی اللہ کو ساتھ حوا کے عقد باندھا، ابلیس اور دُنیا بھی
ساتھ ایک دوسرے کے ملی اور ایسا ہی ملنے اُن کے سے آپس میں آدمی نے
وجود پکڑا اور ملنے اُن کے سے آپس میں محبت پیدا ہوئی اور بیچ عہد طبیعت کے
جوشش خلط اربعہ کی سے ترتیب پائی، سب اوصاف بُرے کہ بازار دنیا کی

Marfat.com

رواج اور رونق اُن سے ہے، ہوا سے مدد پاتے ہیں، رسمیں اور عادتیں مردودہ اور مذہب اور دین مختلفہ سب تاثیر اُس کی سے ظاہر ہوتے ہیں ؎

غبارے کہ خیزد میاں راہ اوست
چہ گویم کہ ہر یوسفے راچہ اوست

قوت غلبہ اُس کی کے اس حد تک ہے کہ نکتہ الھواء اول الٰہ یعبد فی الارض کا بیچ شان اُس کی کے وارد ہوا ہے اور زبان قرآن کی نے بیچ بیان اس کے کے ایسا فرمایا کہ ارءیت من اتخذ الٰہہ ھواہ یہ کہتے ہیں کہ اصل ہوا ہے کہ خدائے باطل سب فرع اس کی ہیں اور اسی جگہ سے ہے کہ مخالفت ہوا کی سبب ملنے جنت الماوٰی کا ہے ؎

ہر زہوا تافتن از سروریست
ترک ہوا قوت پیغمبریست

آیا ہوتا ہے تو اوپر اس کسی کے کہ ہوا کو خدا اپنا بنایا ہے نگہبان کہ اس کو ہوا سے منع کرتا ہے تو یہ کلمہ منسوخ ہے ساتھ اس آیت قتال کے

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ط بلکہ گمان لے جاتا ہے تو وہ کہ بہت کافروں سے سُنتے ہیں ساتھ گوش ہوش کے یا سمجھتے ہیں ساتھ دل کے خاص دلیلوں توحید کی کو ساتھ قید اکثر عقلمندوں دشمن کے اور وہ کہ ایمان لاویں گے خارج ہیں

اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ع نہیں ہیں وہ لوگ مگر مانند چارپایوں کے بیچ دینے نفع کے ساتھ سُننے کلام اور تدبیر نہ کرنے کے بیچ دلیلوں قدرت اللہ کے بلکہ وہ گمراہ زیادہ ہیں از روئے راہ کے چارپایوں سے، اس واسطے کہ وہ فرمانبرداری مالک اپنے کی کرتے ہیں اور یہ عبادت پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہیں اور دوسرے چارپائے طالب اس چیز کے ہیں کہ ان کو فائدہ رکھے اور کنارہ کرنے والے اُس سے کہ نقصان پہنچائے اور کافر ثواب سے کہ بڑا فائدہ ہے بھاگتے ہیں اور بیچ بدی کے کہ سبب ہے نقصان سخت کا مشغول ہوتے ہیں

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج آیا نہیں دیکھتا تو طرف کاریگری پروردگار اپنے کی کہ محض قدرت سے کس طرح کھینچا اور کشادہ کیا سایہ کو ظہور صبح سے آفتاب نکلنے تک، اور وقت اُس سایہ کا بہتر بین وقتوں کا ہے اس واسطے کہ اندھیرا خالص نفرت طبع کی ہے اور بند کرنے والا روشنی آنکھوں کی اور روشنی آفتاب کی توڑنے والی نظر کی ہے اور اس وقت دلول نہیں ہوتے، اس واسطے ایک نعمت بہشت کی یہ ہے کہ سایہ دراز ہووے گا یعنی بہشت میں نہ دن ہوگا نہ رات ہوگی ایسا ہی وقت ہوئے گا جیسے صبح صادق

وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ج ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۙ ۴۵
ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ اور اگر چاہتا البتہ کرتا اُس سایہ کو ثابت ۴۶
رہنے والا اور ایک طرح کے، پس کیا ہم نے آفتاب کو اوپر پہچاننے سایہ کے راہ دکھلانے والا، اس واسطے کہ سایہ سوائے سایہ آفتاب کے پہچانا نہ جاوے پس پکڑا ہم نے سایہ کو طرف اپنے پکڑنا آسان یعنی تھوڑا تھوڑا چمکارے آفتاب کے کو موافق بلندی اُس کی کے بیچ جگہ سائے کے لائے ہم اور اس کو پکڑا ہم نے اس واسطے کہ اگر ایکبارگی پکڑا جاتا آنکھیں لوگوں کی ساتھ سایہ کے تعلق رکھتی ہیں معطل رہتیں اور نزدیک بعضوں کے مراد ظل کی زمین ہے یعنی اندھیری رات کا، اور ضمیر قبضناہ کی پھرنے والی ہے طرف رات کے اور معنی یہ کہ خدا نے کی بیچ رات کے کشادگی سائے کی اوپر زمین کے اور عالم کو سیاہ کیا اور اُس کو ہمیشگی نہ دی بلکہ آفتاب کو روشن کر کے دلیل پہچان اُس کے کی بنائی کہ تبتین الاشیاء باضدادہا اور اوقات دن کو بھی ہمیشہ نہ کیا، بلکہ اس دلیل کو کہ آفتاب ہے قبض کیا تو پھر رات آئی اور ان دو وقتوں کو یعنی رات اور دن کو واسطے آرام اور آسائش خلق کے مقرر کیا۔ اور عین المعانی میں لایا ہے کہ مد الظل اشارت ساتھ وقت پیدائش کے ہے کہ لوگ بیچ اندھیرے حیرت کے تھے اور شمس اشارہ ہے ساتھ نور اسلام کے کہ ساتھ طلوع جمال پیغمبر علیہ السلام کے کرنارے بزرگی کے سے طالع ہوا اور اگر وہ سایہ ہمیشہ ہوتا خلق بیچ اندھیرے غفلت کے رہ کر ساتھ روشنی آگاہی کے نہ پہنچتی ؎

گر نہ خورشید جمال یار گشتی رہنموں
از شب تاریک غفلت کس نبردی رہ بروں

دلیلیں اور مثالیں اس آیت میں بہت ہیں اگر مفصل چاہئے تفسیر حسینی میں دیکھئے واسطے طول کے مختصر لکھا

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ
جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ وہ ذات پاک ہے کہ بنایا واسطے تمہارے رات ۴۷
کو ایک پوشش اور پردہ تو بیچ اُس کے آرام پکڑو تم اور خواب کو ایک راحت تو ساتھ اُس کے آرام پاتے ہو اور بنایا دن کو واسطے اُٹھنے کے اور طلب معاش

Marfat.com

کے اور پھرنے کے اور کہا ہے خواب مشابہ موت کے ہے اور اُٹھنا خواب سے
مثال اُٹھنے کے ہے .... موت سے بیچ حکمت لقمان حکیم کے مذکور ہے
کہ کما تنام فتوقظ کذلک تموت وتنشر

وَهُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ
اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ بھیجا باؤں کو بشارت دینے والیاں آگے اُترنے
رحمت اُس کی سے کہ مینہ ہے یعنی چلنا اُن باؤں کا غالبًا دلالت کرتا ہے اوپر
آنے مینہ کے بیچ وقت اُس کے کے

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ لِّنُحْيِيَ بِهٖ ۴۸
بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ۝ ۴۹
اور بھیجا ہم نے ابر سے یا آسمان سے پاک کرنے والا پانی تا زندہ کریں ہم ساتھ اُس
پانی کے شہر مُردہ کو یعنی وہ مکان کہ بیچ اُس کے خشک سالی تھی یا وہ مکان کہ
بیچ جاڑے کے خشک ہوا تھا اور پلادیویں ہم اس پانی کو اس چیز سے کہ پیدا کیا ہم نے چارپایوں کو
اور آدمیوں بہت کو جنگل والوں سے اس واسطے کہ گاؤں والوں کو اور شہر والوں کو نہریں اور
چشمے ہیں کہ بسبب ان کے پانی مینہ کے سے بے پروا ہیں

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ اور البتہ کہ تکرر کیا ہے ۵۰
باران کو درمیان آدمیوں کے بیچ شہروں کے مختلف اور وقت متغیر ساتھ صفتوں تفاوت والیوں کے
بعض بڑی بوندوں کا اور بعض چھوٹا یا تکرار کی ہم نے سخن ابر اور باراں کے بیچ قرآن کے یا یاد کریں
قدرت ہماری کو اور فکر کریں بیچ اس نعمت کے، اور شکر اس کا بجالائیں، پس انکار کیا بہت
آدمیوں نے اور قبول نہ کیا مگر ناشکری اور کفر ان نعمت کو

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۖ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ ۵۱
وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝ اور اگر چاہتے ہم البتہ اُٹھاتے بیچ ۵۲
ہر گاؤں کے اور جماعت کے ایک پیغمبر ڈرانے والا لیکن واسطے تعظیم اُن کی کے
اور بلندی مکان تیرے کے نبوّت کو اوپر تیرے ختم کیا ہم نے اور تیرے تئیں ساتھ
گروہ آدمیوں کے دن قیامت تک اُٹھایا ہم نے پس تابعداری نہ کر تو کافروں
کی کہ تجھ کو ساتھ دین باپ دادوں اپنے کے دعوت کرتے ہیں اور جہاد کر ساتھ
انکے ساتھ قرآن کے یا ساتھ اسلام کے یا ساتھ تلوار کے یا ساتھ ترکِ طاعت
اُن کی کے جہاد کرنا بڑا یعنی سخت اور بہت

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا
مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ اور ۵۳
اللہ پاک ذات ہے کہ ساتھ حکمت شاملہ کے آپس میں چھوڑا دو دریاؤں کو، یعنی
الگ رکھا ایک دوسرے کو بے اس کے کہ آپس میں ملیں یہ ایک پانی میٹھے کا
پیاس بجھانے والا اور یہ دوسرا کھاری تلخی مارنے والا یعنی دریا فارس اور روم
کا اور بنایا درمیان اُن دو دریاؤں کے پردہ قدرت اپنی سے اور ایک حد مقرر
اور باکیا حرام اور ناروا کہ ایک اوپر دوسرے کے غلبہ نہ کر سکے۔ اور لباب میں کہتا
ہے کہ عذب، فرات نہریں بڑی ہیں جیسے نیل اور سیحون اور دجلہ اور جیحون اور
ملح اُجاج سارے دریا اور برزخ درمیان اُنہوں کے جنگل اور شہر کہ واقع ہیں
اور اہل حقیقت اوپر اس کے ہیں کہ بحرین خوف اور رجا ہیں کہ بیچ دل مومن کے
کوئی ایک اوپر دوسرے کے غلبہ نہیں رکھتے اور برزخ حمایتِ الٰہی اور عنایات
نامتناہی ہے

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ
اور اللہ وہ پاک ذات ہے کہ پیدا کیا پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنی وہ پانی کہ مٹی
اُس کی گوندھی اُس سے اور وہ ایک جز ہے مادہ اُس کے کا، اور یا پیدا کیا آدمی
کو پانی منی کے سے پس گردانا اس کو صاحب نسب کا یعنی آدمی کو دو قسم کیا کہ
مرد کہ نسبت نسب کی اُس سے ہو اور زن کہ رشتہ سسرال کا اُس سے ہو، اور
کہتے ہیں نسب وہ ہے کہ نکاح ساتھ اُس کے روا نہ ہووے اور صہر وہ ہے
کہ نکاح ساتھ اُس کے حلال ہووے

وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ اور ہے پروردگار تیرا قدرت رکھنے والا اوپر ۵۴
پیدا کرنے بیٹوں اور بیٹیوں کے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ
وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰي رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝ اور پوجتے ہیں کافر سوائے اللہ کے ۵۵
وہ چیز کہ اُن کو نفع نہ پہنچاوے جو پرستش اُس کی کریں اور نقصان نہ کرے اگر اس کو
نہ پوجیں، مراد بت ہیں یا جو معبود کہ ہووے سوائے اللہ کے اور ہے کافر اوپر
نافرمانی پروردگار اپنے کے ہم پشت شیطان کا اور مددگار اُس کا

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ اور نہیں بھیجا ہم نے ۵۶
تجھ کو طرف گروہ خلق کے مگر خوشخبری دینے والا مومنوں کو ساتھ ثواب کے اور ۱
ڈرانے والا کافروں کو ساتھ عذاب کے

قُلْ مَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ
اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں چاہتا میں تم سے ۵۷

Marfat.com

اور پہنچانے پیغام کے کچھ مزدوری مگر ایمان جو کوئی کہ چاہے یہ کہ پکڑے طرف رضا اور قرب پروردگار اپنے کے ایک راہ یعنی اجرہ میرا ایمان اور بندگی مسلمانوں کی ہے اس واسطے کہ مجھ کو اوپر اُس کے نزدیک اللہ کے ایک ثواب مقرر ہے اور ثابت ہوا ہے کہ پیغمبر کو برابر عابدوں اور صالحوں امت اس کی کے ثواب ہووے گا

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ

اور توکل کر بیچ پورا کرنے اُجرت اپنی کے اوپر اس زندہ کے جو نہیں مرتا، اور ساتھ پاکی کے یاد کر خدا کو صفتوں نقصان کے سے جس حال میں کہ تعریف کہنے والا ہووے تو اوپر اس کے ساتھ وصفوں کمال کے

وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ۚ الَّذِي خَلَقَ ۵۸
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى
الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ۵۹
اور کفایت کرنے والا ہے اللہ ساتھ گناہوں پوشیدہ اور ظاہر بندوں اپنے کے جاننے والا، اور خبردار اوپر ان کے، وہ اللہ ایسا ہے کہ ساتھ قدرت بے عجز کے پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے بیچ اندازے چھ دن رات کے دنوں دنیا کے سے، پس غالب ہوا حکم اُس کا اوپر عرش بزرگ کے کہ سب مخلوقات سے بڑا ہے وہ اللہ ہے بڑی بخشائش والا، پس پوچھ ذات اور صفات اُس کی سے، با بمعنی عن کے ہے جیسے سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ دانا ہے گویا سوال کر خلق سے اور استوا اس کسی کو کہ دانا ہووے ساتھ اسکے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ
أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ اور جس وقت کہا جاوے واسطے ۶۰
کافروں کے کہ سجدہ کرو تم واسطے خدا بخشنے والے کے کہیں اور کون ہے رحمٰن یعنی ایک اسم کہ اس اسم والے کو نہیں پہچانتے ہم اس واسطے کہ کافر قریش کے اسم رحمٰن کو اوپر خدا کے اطلاق نہیں کرتے تھے، پس جب واسطے سجدے کے حکم کیا گیا کہا ہم رحمٰن کو نہیں جانتے آیا سجدہ کریں ہم یعنی نہ کریں خاص اُس چیز کو کہ فرماتا ہے تو ہم کو ساتھ سجدے اُس کے کے اور زیادہ کرتا ہے ذکر رحمٰن کا اور حکم ساتھ سجدے اُس کے کے خاص کافروں کے بھاگنا ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے، یہ سجدہ ساتواں ہے ساتھ قول امام اعظمؒ کے، اور آٹھواں ساتھ قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور فتوحات میں اس سجدے کو نفور اور انکار کہتا ہے اور فرماتا ہے جب مومن بیچ تلاوت اُس کے سجدہ کرے جدا ہووے اہل انکار سے اور نفور سے پس نام اس سجدے کا سجدۂ امتیاز بھی سکھئے کہنا

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا
۶۱ وَقَمَرًا مُنِيرًا ۝ بزرگ ہے وہ ذات پاک کہ ساتھ قدرت کامل کے پیدا کیا
بیچ آسمان کے بارہ برجوں کو یا محل کہ حقیقت اُن کی سوائے اس کے کوئی نہ جانے اور پیدا کیا بیچ آسمان کے برجوں کے ایک چراغ کو کہ آفتاب ہے یا چاند روشن کو یا روشنی بخشنے والے کو

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ
۶۲ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝ اور اللہ وہ ذات پاک ہے کہ ساتھ حکمت تمام
کے گردانا، رات کو اور دن کو صاحب اختلاف کے یعنی مخالف ایک دوسرے کا بیچ صفتوں کے اور احوال کے یا اختلاف ایک دوسرے کا بیچ آنے اور جانے کے اور یہ پھرنا دلیل ہے خاص اُس کسی کو کہ چاہے وہ کہ یاد کرے عجائب قدرت کے بیچ ایجاد لیل و نہار کے یا چاہے شکرگذاری اوپر نعمتوں حق تعالیٰ کے

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا
۶۳ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝ اور بندے یا پوجنے والے
خدائے بزرگ رحمٰن کے اضافت واسطے تخصیص اور تفضیل کے ہے اور فصول میں لایا ہے کہ جیسے اسم رحمٰن کا خاص ہے واسطے حق تعالیٰ کے یہ بندے بھی خاص بارگاہ قرب اُس کے کے ہیں اور یہ بندے وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں ... .. اوپر روئے زمین کے از روئے تواضع اور وقار کے یا چلتے ہیں بردبار اور نیکوکار، اور جس وقت خطاب کریں خاص اُن کو نادان اور بات بے ادبانہ کریں اُن کو جواب میں ایک قول ساتھ سلامتی کے یعنی ایک بات کہیں کہ بیچ اُس کے سالم رہیں گناہ سے مراد ترک کرنا اعتراض احمقوں کا ہے اور منہ پھیرنا جھگڑے سے اور کلام کرنے اُن کے سے جیسے کہ کہا ہے محقق رومی نے ؎

اگر گویند زراقی و سالوس
بگر ہستم دو صد چنداں و میرو
وگر از خشم دشنامی دہندت
دعا کن خوش دل و خنداں و میرو

اور جب مجادلہ اُن کے سے ساتھ خلق کے بیچ صحبت کے خبر دے معاملے اُن کے

Marfat.com

سے ساتھ حق کے بیچ خلوت کے ساتھ اسی آیت دوسری کے خبر دیتا ہے
٦٤ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ٥ اور وہ لوگ
کہ رات ساتھ دن کے لاتے ہیں واسطے پروردگار اپنے کے سجدہ کرنے والے
بیچ اُس وقت کے اور پاؤں کے کھڑے ہونے والے بیچ وقت دوسرے
کے مراد سجدہ اور کھڑے رہنا نماز کا ہے
وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ
٦٥/٦٦ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ٥
اور وہ لوگ وہ ہیں کہ باوجود کوشش کے بیچ طاعت کے کہتے ہیں از روئے
خوف کے کہ اے پروردگار ہمارے پھیر ہم سے عذاب دوزخ کا، تحقیق کہ
عذاب دوزخ کا ہے ہمیشہ اور لازم ، تحقیق دوزخ بُری آرام گاہ ہے
وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَ
٦٧ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ٥ اور وہ لوگ وہ ہیں کہ جس وقت خرچ کرتے ہیں
زیادتی نہیں کرتے بیچ بیچ گناہ کے اور حرام کے خرچ نہیں کرتے اور تنگ نہیں
پکڑا انہوں نے اور بخل نہیں کیا یعنی حق اللہ کو صاحب حق سے باز نہیں رکھا
اور تھا اُن کو درمیان اسراف کے اور تنگ پکڑنے کے راست کھڑے ہونا
یعنی طریقہ اعتدال کا مرعی رکھا اور دونوں طرف سے کہ مذموم ہے پرہیز کیا ہے

وسط را مکن ہرگز از کف رہا
کہ خیر الامور است اوسطہا

لائے ہیں کہ بعضے مشرکوں سے بیچ جناب حضرتؐ رسالت پناہ کے آئے
اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم شرک لائے ہیں اور خون ناحق بہت
کیے ہیں ہم نے اور زنا اور فجور ہم سے ہوا ہے اگر وہ خدا کہ ہم کو واسطے پرستش
اُس کی کے بلاتا ہے تو گناہوں سے بخشتا ہے ایمان لا سکتے ہیں ہم یہ آیت آئی کہ
وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ اور بندے رحمٰن
کے وہ ہیں کہ بلاتے نہیں اور پوجتے نہیں ساتھ خدائے برحق کے خدا دوسرے
کو اور نہ قتل کریں اُس آدمی کہ حرام کیا ہے اللہ نے قتل اُس آدمی کا یعنی مومن
کا، مگر ساتھ حق کے یعنی ساتھ واجبات قتل کے کہ وہ ردت ہے اور زنا ہے
اور قتل ناحق اور سعی بیچ زمین کے ساتھ فساد کے اور زنا نہ کریں اس واسطے
کہ بڑے سب گناہوں سے یہ تین گناہ ہیں، صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سے لائے ہیں کہ رسولؐ خدا سے پوچھا میں نے کہ کونسا گناہ بہت بڑا ہے فرمایا کہ
ساتھ خدا کے شریک کہے تو اور حالانکہ اُس نے ہم کو پیدا کیا، کہا میں نے کہ اور
کون سا گناہ ہے، فرمایا کہ بیٹے اپنے کو مارے تو اس ڈر سے کہ ساتھ تیرے طعام
کھاوے گا، کہا میں نے اور کون سا گناہ ہے، فرمایا کہ وہ زنا کرے تو جورو
ہمسایہ کے ساتھ پس واسطے تصدیق قول آنحضرتؐ کے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی
کہ بندے اچھے شرک نہ لاویں اور قتل ناحق اور زنا نہ کریں
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ٥ اور جو کرے جو کچھ مذکور ہوا گناہ ٦٨
کبیرہ سے دیکھے جزا گناہ اپنے کی اور کہا ہے اثام ایک جنگل ہے بیچ دوزخ
کے کہ زنا کرنے والوں کو بیچ اُس کے عذاب کریں گے یا ایک چیز ہے کہ جاری
ہوتی ہے بدن دوزخیوں سے جیسے لہو اور پیپ یا اثام اور غی دو کنوئیں ہیں
بیچ دوزخ کے واسطے ایک جماعت کے
يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ٥ ٦٩
دوچند کیا جاوے خاص کر کرنیوالوں اس کام کے کو عذاب دن قیامت کے
اور ہمیشہ رہیں گے بیچ عذاب کے جس حال میں کہ خوار اور بے اعتبار ہوویں
إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ
سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ مگر وہ کوئی کہ توبہ کرے شرک سے اور ایمان لاوے
ساتھ خدا اور رسولؐ کے اور کرے عمل اچھے یعنی ساتھ ارکان اسلام کے عمل کرے
پس وہ گروہ بدل کرتا ہے اللہ گناہوں اُن کے کو ساتھ نیکیوں کے یعنی اگلے
گناہوں کو ساتھ توبہ کے بخشے اور لواحق بندگیوں کے بیچ جگہ اس کے کے قدیم کرے
باتوفیق دیوے اُس کو ساتھ زیادتی ایمان کے یا دنیا میں بدل کرے سفر اُس کا
ساتھ ایمان کے اور آخرت میں بدل کرے بُرائیاں اُس کی ساتھ نیکیوں کے
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥ اور ہے اللہ بخشنے والا گنہگاروں کا ٧٠
ساتھ توبہ کے مہربان اوپر اُن کے ساتھ ثابت کرنے توبہ کے بیچ دل اُن کے کے
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ٥ ٧١
اور جو کوئی توبہ کرے گناہوں سے مراد غیر شرک اور قتل اور زنا ہے یعنی جو
کوئی ان گناہوں اور سوائے اُن کے سے توبہ کرے اور باز رہے اور عمل کرے اچھے
یعنی بدلہ اُن گزرے ہوؤں کا کرے پس تحقیق کہ وہ پھرتا ہے طرف ثواب اللہ
کے پھرنا ... یا رجوع کرتا ہے طرف حق کے رجوع کرنا اچھا
وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ

Marfat.com

۷۲ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ اور بندے رحمٰن کے وہ لوگ ہیں کہ حاضر نہیں ہوتے ساتھ
عید مشرکوں اور یہود اور نصاریٰ کے یا بیچ بازی گاہ اُن کی کے یا بیچ مجلس راگ
اور ناچ کے یا بیچ صحبت بدعت کرنے والوں کے یا گواہی جھوٹی نہیں دیتے
اور جس وقت گزرتے ہیں طرف چیز بیہودہ کے، گزرتے ہیں بزرگی کرنے والے
یا نہی کرنے والے اُس سے

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا
۷۳ صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ۝ اور وہ لوگ ہیں کہ جس وقت نصیحت دی جاوے اُن کو
ساتھ آیتوں پروردگار اُن کے کے ساتھ منہ کے نہ گریں اوپر اُس کے یعنی نہ
گرے رہیں نزدیک سننے اُس کے کے بہرے ہیں کہ نہ سنیں اسرار اُس کے کو، اور
اندھے ہیں کہ نہ دیکھیں انوار اُس کے کو بلکہ ساتھ گوش ہوش کے اس کو سنا، اور
ساتھ آنکھوں بینا کے جلوۂ جمال اُس کے کو دیکھا، حاصل وہ کہ آیاتِ الٰہی سے
تغافل نہ کیا

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا
قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اور وہ لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ اے
پروردگار ہمارے بخش ہمارے تئیں جوروؤں ہماری سے اور اولاد ہماری سے وہ
کوئی کہ روشنی آنکھوں کی ہووے، مراد اہل اور اولادِ صالح ہیں کہ جو اولاد اور اہل اپنا
صالح اور پاک معصیت سے ہووے، دل مومن کا اُس کو دیکھ کر شاد اور آنکھیں
اُس کی روشن ہوتی ہیں اور کر ہم کو واسطے پرہیزگاروں کے پیشوا، یعنی ہم کو اتنی
پرہیزگاری دے کہ لائق اماموں پرہیزگاروں کے ہوویں ہم
اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً

۷۵-۷۶ وَّ سَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝ اور وہ گروہ کہ
مذکور ہوئے بدلے دیے جائیں ساتھ غرفہ بہشت کے یعنی ساتھ بلند تر مکان کے
اُس ہیں اور کہا ہے کہ غرفہ ایک نام ناموں بہشت کے سے ہے اور فصول عبدالوہاب میں
لایا ہے کہ محل ہیں بیچ ہوا کے بہشت اور چار ستونوں کے رکھے ہوئے سونے سے
اور روپے سے اور موتی سے اور مونگے سے، اور ایسے محل ساتھ اُس کے دلویں
بسبب اُس چیز کے کہ صبر کیا اُنہوں نے اوپر مشقت دنیا کے اور چھوڑنے لذتوں
کے یا اوپر فقر اور احتیاج کے یا اوپر ادا کرنے فرضوں کے اور دکھیں یعنی پاویں بیچ
بہشت کے زندگی ہمیشہ کی اور سلامتی آفتوں سے اور خوفوں سے یا دعا زندگی سلامتی
کی سنیں یا فرشتے اوپر اُن کے درود اور سلام کہیں یا درود فرشتوں سے پاویں اور
سلام خدا سے سنیں جس حال ہیں کہ ہمیشہ رہیں بیچ غرفہ کے یا بہشت کے اچھا قرار گاہ ہے
بہشت اور جگہ رہنے کی

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ
۷۷ ع ۴ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص مکے والوں کو
کیا وزن رکھے خدا تم کو یعنی کیا قدر ہوئے نزدیک اللہ کے تم کو اگر بلانا اور نہ پوجنا تمہارا
ہوئے خاص اُس کو اس واسطے بزرگی انسان کی ساتھ پہچاننے اور بندگی خدا کی کے
ہے پس تحقیق کہ تم نے جھٹلایا اور قصور کیا بیچ بندگی اللہ کی کے پس شتابی ہوئے جھوٹ
تمہارا ملنے والا کہ ترک نہ کرو تم اور یا ہووے عذاب جھٹلانے کا ملنے والا تمہارا اُس
وقت تک کہ تم کو بیچ دوزخ کے لے جاویں اور اس جگہ بھی تمہارے
ساتھ ہوویں اور کہتے ہیں الزام دن قتل بدر کے کا ہے

واللہ اعلم بالصواب

سُوْرَةُ الشُّعَرَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَتَانِ وَ سَبْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

طٰسٓمّٓ ۝ کہتے ہیں کہ یہ نام خدائے تعالیٰ کا ہے یا ان تین حرفوں سے
خدائے تعالیٰ کے تین ناموں کا اشارہ ہے جیسے طاہر اور ستار اور مجید اور
کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ قسم کھاتا ہے ان تین حرفوں کی جو
تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ سورۃ آیتیں ہیں کتاب روشن
کی جو سب اس میں حق اور ناحق ظاہر کیا ہے سمجھنے والوں کے واسطے مکے کے
لوگ قرآن کو سچ کلام خدائے تعالیٰ کا نہ جانتے تھے اس سبب سے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت دق ہوئے اور گھبرائے۔ خدائے تعالیٰ ان کی تسلی کے
واسطے یہ آیت بھیجی کہ
۳ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ پھر کیا تو اپنے
تئیں ہلاک کرے گا اور جان کھوئے گا اپنی اس واسطے کہ مکے کے لوگ قرآن کو
سچ نہیں جانتے
اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ

Marfat.com

۴ لَّهَا خٰضِعِيْنَ ○ اگر ہم چاہیں تو نیچے اُتاریں مکے کے لوگوں پر آسمان سے
ایک نشانی قیامت کی بڑی بلا جو پھر ہوئیں گردنیں اُن نہ ماننے والوں کی
جھکنے والی اور عاجزی اور تابعداری کرنے والی
وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا
۵ عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ○ اور نہیں آتی کوئی نصیحت نئی اُن کے پاس خدائے تعالیٰ
بہت بخشش کرنے والے سے مگر وہ کہ ہوتے ہیں اس سے منہ پھیرنے والے
یعنی نصیحت نہیں مانتے کسی طرح
۶ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَأْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○
پھر مقرر جھوٹ جانا قرآن کو اور نہ مانا پھر جلد آوے گی پاس اُن کے وہ بات جس
کو یہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے یعنی عذاب آوے گا اُن پر تب پچھتاویں گے اور کچھ
فائدہ نہ ہوگا اس وقت کے پچھتانے سے
اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ
۷ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ○ اے کیا نہیں دیکھتے یہ مکے کے لوگ زمین کی طرف جو
اُس نے اپنی قدرت سے کس قدر اُگایا، اس میں سب طرح کی اُگنے والی
چیزوں سے جوڑا تحفہ خاصہ ستھرا پاکیزہ فائدہ دینے والا طرح طرح کا
۸ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○
بے شک اس میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اور بہت
لوگ نہیں مانتے قرآن کو
ع-۹ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ؑ اور بے شک پروردگار
تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح ہے وہ زور آور جو عذاب کر سکتا
ہے نہ ماننے والوں پر رحم کرنے والا ہے یقین کرنے والوں پر
۱۰ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○
۱۱ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ○ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ جب پکار کر کہا تیرے پروردگار نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ آ تو ظالم قوم کے
پاس یعنی ظالموں کے پاس، سو وہ ظالم قوم فرعون کی ہے اُن کو جا کر کہہ کر
اے کیا تم نہیں ڈرتے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے جو بنی اسرائیل پر ظلم
کرتے ہو اور اُن کے بیٹوں کو مار ڈالتے ہو اور خدائے تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک
نہیں سمجھتے، جب یہ حکم بھیجا تب اُس کے جواب میں
۱۲ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ○ؕ کہا حضرت موسیٰ علیہ
السلام نے کہ اے پروردگار میرے بے شک میں ڈرتا ہوں اس بات سے جو مجھے
کہیں گے تو جھوٹا ہے اور میرا کہنا سچ نہ مانیں گے
۱۳ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ○
۱۴ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ○ؕ اور تنگ ہوگی چھاتی میری
یعنی جی میرا گھبراوے گا اور وقت ہوگا دل میرا اور نہ کھلے گی زبان میری ڈر سے پھر
بھیج اے پروردگار پیغام بھائی ہارون کی طرف اور اُسے میرا شریک کر جو اُسے
ساتھ لے کر جاؤں میں اور فرعون کی قوم کا مجھ پر گناہ ہے یعنی مجھ سے اُن کا گناہ
ہوا ہے جو میں نے اُن کا ایک آدمی مار ڈالا ہے، پھر ڈرتا ہوں میں جو اُس کے
بدلے مجھے مار ڈالیں پہلے تیرا ہی پیغام پہنچانے سے
۱۵ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ○ فرمایا
خدائے تعالیٰ نے کہ نہیں ہے یہ بات اے موسیٰ جس سے تو ڈرتا ہے پھر جاؤ
تم دونوں بھائی ساتھ ہماری قدرت کی نشانیوں کے جیسے عصا کا اژدہا ہو جانا
اور ہاتھ چمکتا نکالنا بغل میں رکھ کر بے شک ہم ساتھ تمہارے ہیں سننے والے
اُن باتوں کے جو تم میں اور فرعون میں ہوں گی
۱۶ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ؕ پھر آؤ
تم دونوں بھائی فرعون کے پاس یعنی جاؤ اور کہو تم دونوں کہ بے شک بھیجے
ہوئے ہیں سارے عالم کے پروردگار کے، یعنی ساری خلقت کا جو پروردگار
ہے اُس نے ہمیں بھیجا ہے تیرے پاس
۱۷ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ؕ اس واسطے کہ ہمارے ساتھ
بھیج دے سب بنی اسرائیل کی قوم کو، یعنی اُن کو رخصت دے اور منع نہ کر جو ہمارے
ساتھ چلیں شام کے ملک کو جو اُن کے باپ دادا کا قدیم وطن ہے، یہ حکم سُن
کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو ساتھ لے کر
فرعون سے ملنے کا ارادہ کیا، بڑی تلاش سے ایک برس کے بعد ملاقات میسّر
آئی، فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہچانا اور اپنا احسان اس طرح
جتانے لگا
قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ
۱۸ سِنِيْنَ ○ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○
اے موسیٰ علیہ السلام اے کیا نہیں پالا ہم نے تجھے اپنے گھر میں بچہ سا
اور رہا تو ہم میں کتنے برس اپنی عمر سے گذارے تو نے یعنی تیس برس تک رہا

Marfat.com

تو ہمارے گھر میں اور کیا تو نے وہ کام جو کیا تو نے یعنی ہمارے نان بائی کو مار
ڈالا تو نے اور تو ہے ناشکری کرنے والا جو ہم نے تجھے ننھا سا پالا اور تو نے
ہمارے خدمتگار کو مار ڈالا اور اب ہم سے مقابلہ کرنے آیا پھر اسکے جواب میں
قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ
لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾
کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا میں نے وہ کام یعنی اُسے مار ڈالا اس
وقت اور تھا میں بے خبر، راہ نہ جانتا تھا عقل کی، یعنی نہ جانا میں نے ایک مکّے
سے مرجاوے گا پھر بھاگا میں اُس وقت ڈرا تم سے جو مجھے مار ڈالو گے تو پھر
دی مجھے پروردگار میرے نے سمجھ اور عقل اور دانائی اور کیا مجھے پیغمبروں سے
جیسے آگے پیغمبر آئے تھے ویسا ہی مجھے کیا خدائے تعالیٰ نے
وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾
اور یہ نعمت جس کا احسان رکھتا ہے تو مجھ پر، وہ سبب اس کے ہے جو غلام
بنا کر رکھا تو نے بنی اسرائیل کی قوم کو، یعنی تو اگر بنی اسرائیل کی قوم کو بندھوا کر نہ
رکھتا تو کاہے کو میری ماں مجھے صندوق میں ڈال کر دریا میں بہاتی جو تو پالتا مجھے
پھر جب فرعون نے سُنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یعنی سارے عالم کے
پروردگار نے مجھے بھیجا ہے تب
قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾ کہا فرعون نے کہ کیا چیز
ہے پروردگار سارے عالم کا
قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ
مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ عالم کا پروردگار پیدا کرنے والا
ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے، اُن سب کا پیدا
کرنے والا وہی ایک ہے اگر ہو تم یقین لانے والے، حضرت موسیٰ ع نے
خدائے تعالیٰ کی صفتیں بیان کیں اور فرعون نے ذات پوچھی تھی اس سبب
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ کہا فرعون نے ان لوگوں سے
جو گرد اُس کے بیٹھے تھے امرا اور خواص بھاری پوشاک اور زیور پہنے ہوئے
کہ اے تم نہیں سُنتے اس مرد کی بات جو میں نے کیا پوچھا اور یہ کیا جواب
دیتا ہے یعنی میں نے ذات اس کی پوچھی اور صفت بتاتا ہے پھر
قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾ کہا حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے کہ پروردگار تمہارا اور تمہارے باپ دادا اگلوں کا وہی
ایک ہے
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾
کہا فرعون نے تعرض سے اپنے خواص اور امراؤں کی طرف منہ کر کے جو پیغمبر تمہارا
وہ جو بھیجا ہے تمہاری طرف، یعنی یہ جو کہتا ہے کہ مجھے پیغمبر کر کے تمہارے پاس
بھیجا ہے یہ تو دیوانہ ہے جو پوچھتے ہیں کچھ اور جواب دیتا ہے کچھ اور پھر
قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ پروردگار مشرق اور مغرب کا ہے
اور جو کچھ مشرق اور مغرب کے بیچ میں ہے اس سب کا پروردگار وہی ایک ہے
اگر ہو تم دریافت کرنے والے سمجھنے والے کہ جواب تمہارے سوال کا سوائے
اس طرح کے نہیں دیا جاتا کس واسطے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات کسی کی سمجھ اور
بیان میں نہیں آتی، سب کے ہوش اور خیال اور فکر اور اندیشے میں آنے سے
پاک ہے جو وہ ہوش اور حواس کا پیدا کرنے والا ہے تب
قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾
کہا فرعون نے کہ اگر پکڑا تو نے اے موسیٰ علیہ السلام کوئی خدا میرے سوا تو البتہ کر دوں گا
میں تجھ کو قیدیوں میں سے، کہتے ہیں کہ قید فرعون کی مار ڈالنے سے بھی بدتر
تھی، تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ کہا کہ اگر لاؤں تیرے آگے
کچھ چیز کھلی ہوئی، یعنی دکھاؤں تجھے کوئی معجزہ صریحاً جو سب دیکھیں
قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ کہا فرعون نے کہ
پھر لاؤ وہ چیز کھلی ہوئی روشن اگر ہے تو سچا
فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ پھر ڈالا حضرت موسیٰ
نے عصا اپنا فرعون کے آگے پھر اُس وقت ڈالتے ہی اژدہا ہوا صریحاً سب
کے روبرو جو سب دیکھ کر ڈرے
وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اور باہر نکالا حضرت ع ۲
موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر پھر اُس وقت نکالتے ہی
سفید تھا جھمجھماتا دیکھنے والوں کے سامنے، یہ دو معجزے دیکھ کر
قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ کہا فرعون نے
سرداروں کو اور اشرافوں کو اپنی قوم کے جو اُس وقت گرداگرد اُس کے حاضر
تھے کہ مقرر یہ موسیٰ علیہ السلام جادوگر ہے بڑا عقلمند جو اُس نے یہ دکھایا کہ

Marfat.com

آج تک کسی نے ایسا کام نہیں کیا
یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا
۳۵ تَاْمُرُوْنَ ○ چاہتا ہے کہ وہ نکال دے تم کو تمہارے شہر سے اپنے جادو
کے ڈر سے پھر اب کیا مصلحت بتاتے ہو جو اُس کا علاج کیجیے
۳۶ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ۙ
کہا اُنہوں نے کہ ڈھیل دے موسٰی اور اُس کے بھائی ہارون علیہما السلام
کو یعنی اُن کو قید اور قتل نہ کر جو لوگ جانیں کہ یہ جھوٹے اور جادوگر ہیں اور اُٹھا
یعنی بھیج شہروں میں لوگ جمع کرنے والوں کو، یعنی قاصدوں کو بھیج ہر شہر
کے حاکموں کے پاس جو
۳۷ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ○ لے آویں تیرے حضور ہر
شہر سے جمع کر کے سب بڑے جادوگر عقلمند اپنے ہنر میں، پھر فرعون نے ہر
شہر سے جادوگر بلوائے
۳۸ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ پھر اکٹھے ہوویں
جادوگر واسطے ایک دن مقرر کیے ہوئے کے
۳۹ وَّقِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۙ اور کہا فرعون نے
اس شہر کے لوگوں کو کہ تم سب اکٹھے ہو آؤ اُس دن
۴۰ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ○ شاید کہ
ہم سب مل کر جادوگروں کی راہ چلیں یعنی مدد کریں اُن کی اگر یہ جادوگر
فتح پاویں موسٰی اور ہارون علیہما السلام پر، یہ بات سب نے قبول کی
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ
۴۱ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ○ پھر جب آئے جادوگر حضور میں تو کہا فرعون کو کچھ
ہم کو انعام ملے گا اگر ہوئے ہم فتح پانے والے تیرے دشمنوں پر، اے
بادشاہ
۴۲ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ○ کہا فرعون
نے ہاں البتہ کچھ دوں گا میں تم کو اور مقرر جب تم فتح پاؤ گے تو ہو گے میرے
مصاحب پاس رہنے والے، جادوگر یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے اور
اپنا جادو تیار کر کے اُس مقرر کیے ہوئے دن میدان میں اور سامنے حضرت
موسٰی علیہ السلام کے صف باندھ کر کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے موسٰی علیہ السلام
پہلے تو اپنا جادو ڈالتا ہے یا ہم پہلے ڈالیں میدان میں

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤی اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○ کہا حضرت ۴۳
موسٰی علیہ السلام نے جادوگروں کو کہ ڈالو تم اُس چیز کو جو اُس کے ڈالنے والے
ہو تم اور تیار کر کے لائے ہو میدان میں
فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِیَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ
اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ○ پھر ڈالے جادوگروں نے رسّے اپنے بنائے ہوئے ۴۴
اور لکڑی اپنی جادو سے بنی ہوئی کہ ستر ہزار تھے کئی کوس کے پھیر میں وہ سب رسّے
اور لکڑی اژدہوں کی صورت بن کر چلنے لگے میدان میں، اور ایک شور اُٹھا دیکھنے والوں
سے اور کہا جادوگروں نے کہ قسم ہے فرعون کی بڑائی کی جو مقرر ہماری فتح
ہے تب
فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ۚ پھر ۴۵
ڈالا حضرت موسٰی علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے عصا اپنا پھر وہ عصا
ڈالتے ہی وہاں اژدہا بن کر نگل گیا جو وہ جادوگروں نے جھوٹ مکر سے بنا کر
اژدہوں کی صورت دکھایا تھا، ان سب کو وہ نگل گیا، جب دیکھا جادوگروں
نے کہ وہ ایک عصا حضرت موسٰی علیہ السلام کا ہزاروں رسّوں اور لکڑیوں کو
نگل گیا تب جانا کہ جادوگر اور جھوٹا نہیں پیغمبر سچا ہے اور یقین لائے اور
فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ۙ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ ۴۶
رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ○ پھر اوندھے گرے جادوگر زمین پر سجدہ کرتے ۴۸
ہوئے حضرت موسٰی علیہ السلام کے سامنے اور کہا کہ ایمان لائے ہم ساتھ
پروردگار سارے عالم کے جو پروردگار حضرت موسٰیؑ اور ہارونؑ کا ہے۔ جب
فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہارے اور حضرت موسٰیؑ کے خدا پر ایمان لائے اور
مجھ سے پھرے
قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ
الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ کہا فرعون نے ان
جادوگروں کو کہ اے تم نے مانا موسٰی علیہ السلام کے خدائے تعالیٰ کو اور مل گئے
تم اس سے پہلے اس بات سے کہ رخصت دوں میں، یعنی پہلے مجھ سے پوچھا
ہوتا، جب میں تمہیں حکم دیتا تب ایمان لاتے موسٰی علیہ السلام کے خدائے تعالیٰ
پر، اس سبب سے معلوم ہوا کہ مقرر موسٰی علیہ السلام تمہارا بڑا سردار ہے وہ
کہ اُس نے سکھایا ہے تم کو جادو کا علم اور تم ملے آپس میں اور میرے دشمن ہوئے
پھر البتہ جلد جانو گے کہ تم پر کیا عذاب کروں گا

Marfat.com

لَاُقَطِّعَنَّ اَیۡدِیَکُمۡ وَ اَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ
۴۹ وَّلَاُصَلِّبَنَّکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ۚ البتہ کاٹوں گا میں ایک طرف کا ہاتھ تمہارا اور
دوسری طرف کا پاؤں تمہارا اور سُولی پر چڑھاؤں گا میں تم سب کو
۵۰ قَالُوۡا لَا ضَیۡرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ۚ کہا جادوگروں نے
کہ کچھ دُکھ اور نقصان نہیں تیرے عذاب کرنے سے ہم کو جو ہم مرنے سے
نہیں ڈرتے ہم بے شک اپنے پروردگار کی طرف پھرنے والے ہیں، یعنی
تجھ سے بیزار ہو کر اپنے پروردگار کی طرف ایسے پھرے ہیں جو ہمیں کسی کی
پروا نہیں اور خطرہ نہیں رہا
اِنَّا نَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَاۤ اَنۡ کُنَّاۤ اَوَّلَ
ع ۵۱ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ۠ بے شک ہم امید رکھتے ہیں وہ کہ بخشے گا پروردگار ہمارا
گناہ ہمارے اس واسطے جو ہوئے ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے خدائے
تعالیٰ پر، جو وہ ایک ہے اور اُس کا شریک کوئی نہیں، کہتے ہیں کہ فرعون نے
جادوگروں کا ایک ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ کر
سُولی پر چڑھایا، ایسے عذاب سے اُن کو مار ڈالا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن
کا یہ حال دیکھ کر روئے، خدائے تعالیٰ نے پردے اُٹھا کر ان کی ارواح کے
مقام بہشت میں دکھائے، تب اُنہیں تسلّی ہوئی، پھر بعد اُس کے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کتنے برس تک فرعون کی قوم کو نصیحت کرتے رہے کہ خدائے
تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لاؤ، کسی نے نہ مانا بلکہ اور دشمنی اور عداوت زیادہ
کرنے لگے جب تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم خدائے تعالیٰ کا آیا جو
اپنی قوم بنی اسرائیل کو رات کے وقت لے کر مصر کے شہر سے باہر جاوے
جیسے کہ فرماتا ہے
۵۲ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِیۡۤ اِنَّکُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۝
اور کہلا بھیجا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو جو لے جا رات کے وقت میرے بندوں
کو جو بنی اسرائیل ہیں بے شک تمہارا پیچھا کریں گے فرعون کے لوگ، قصّہ
کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی ساری قوم سے کہا کہ جو
فرعون کی قوم سے کسی کا آشنا ہو اُن کا گہنا بہانے سے مانگو جو کل ہماری عید
ہے، ہم پہن کر عیدگاہ جاویں گے، جب وہاں سے آویں گے تو تمہاری
امانت لا دیں گے، پھر جب دن کو گہنا اُن سے لے چکو تو تم سب اپنا اسباب
باندھ کر تیار ہو کر ایک مکان کا پتہ بتا دیا جو وہاں آن کر جمع ہو جو ہمارا ارادہ
ہے، اس شہر سے نکل چلیں اور فرعون کی قوم کو خبر نہ ہو، سب بنی اسرائیل نے
اسی طرح کیا، جب وقت شہر سے نکلنے کا ہوا تو دروازہ شہر کا ایسا بند ہوا جو کسی
طرح نہ کھلتا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جنابِ الٰہی میں یہ حال عرض کیا تب
معلوم ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نبی نے دعا کی تھی کہ جب تک میرا تابوت
نہ لے لیویں، بنی اسرائیل مصر سے باہر نہ جا سکیں، اس سبب دروازہ نہیں
کھلتا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تلاش کی جو کسی کو حضرت یوسفؑ کے
تابوت کا مکان معلوم نہ تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ساری قوم میں آواز
دی کہ جو کوئی اس وقت حضرت یوسفؑ کا تابوت بتا دے، جو مانگے سو دوں
ساری قوم میں سے ایک بڑھیا نے کہا کہ اے موسیٰؑ شرط کر مجھ سے جو بہشت
میں میں تیرے نکاح میں ہوں، تب میں حضرت یوسفؑ کا مکان بتاؤں، حضرت
موسیٰؑ نے قبول کیا اور حضرت یوسفؑ کے جنازے کا صندوق دریا کے بیچ
میں سے نکال کر آدھی رات کے وقت روانہ ہوئے، فجر کو جو بنی اسرائیل کی
قوم سے کسی بنی اسرائیل کو نہ دیکھا، جانا کہ عیدگاہ گئے ہیں، پھر شام کو معلوم ہوا
کہ بھاگ گئے ہیں، دوسرے دن چاہا کہ بنی اسرائیل کے پیچھے جاویں ہر ایک
محلے میں ایک اشراف مر گیا اس میں رہے اور جا نہ سکے، کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل
چھ سو اور ستر ہزار اور نو مرد لڑنے والے اشراف تھے اور سب عورت مرد
بوڑھے بچے بارہ لاکھ تھے، اس دو دن کی فکر و تردّد میں
فَاَرۡسَلَ فِرۡعَوۡنُ فِی الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِیۡنَ ۚ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ
۵۳ لَشِرۡذِمَةٌ قَلِیۡلُوۡنَ ۙ پھر بھیجا فرعون نے لوگوں کو شہروں میں جو نزدیک
تھے فوج کے جمع کرنے والے، یعنی فوج کو جمع کر کے کہا کہ یہ قوم بنی اسرائیل
کی جماعت تھوڑے سے ہیں، شمار بنی اسرائیل کا اوپر لکھا ہے لیکن فرعون نے
اُن کو تھوڑا اس واسطے کہا جو اس کا لشکر اُن سے بہت تھا
۵۴-۵۵ وَ اِنَّهُمۡ لَنَا لَغَآئِظُوۡنَ ۙ وَ اِنَّا لَجَمِیۡعٌ حٰذِرُوۡنَ ۚ اور
مقرر یہ کہ بنی اسرائیل ہم کو غصّے میں لانے والے ہیں اور ہم یعنی ہمارا لشکر سب
ہتھیار بند ہیں اور لڑائی کے ہنر سے واقف ہیں اور بنی اسرائیل نہ لڑائی کا ہنر
جانتے ہیں اور نہ اُن کے پاس ہتھیار ہیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
۵۶-۵۷ فَاَخۡرَجۡنٰهُمۡ مِّنۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ۙ وَّ کُنُوۡزٍ وَّ مَقَامٍ کَرِیۡمٍ ۙ
پھر باہر نکالا ہم نے فرعون کو لشکر سمیت باغوں اور حوضوں اور حویلیوں اور
نہروں سے اور خزانوں اور دولت سے اور شہر کے پاکیزہ مکانوں سے

Marfat.com

جو اُن میں رہا کرتے تھے
٥٨ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ؕ فَاَتْبَعُوْهُمْ
٥٩ مُّشْرِقِیْنَ ○ اور وارث اور مالک کر دیا ہم نے بنی اسرائیل کو اُن سب
حویلیوں اور باغوں کا اور مال دولت کا جو مصر کے شہر میں تھا پھر جب کہ
فرعون بارہ لاکھ سوار ہمارا دے کر نکلا شہر سے بنی اسرائیل کے قتل کو پھر آیا
پیچھے سے اُن پر دن نکلتے اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام ساری قوم
سمیت دریا کے کنارے پہنچے اور وہاں کوئی کشتی نہ تھی جو فرعون کی فوج
جا پہنچی ،
فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا
٦٠ لَمُدْرَكُوْنَ ۚ پھر جب سامنے ہوئے دونوں لشکر اور ایک دوسرے
کو نظر آنے لگے تو کہا حضرت موسیٰ کے لوگوں نے جو بنی اسرائیل تھے کہ مقرر
ہم کو لے لیا انہوں نے یعنی فرعون کے لشکر نے ہمیں آلیا اب کیا کریں
٦١ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ○ کہا حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے کہ وہ بات نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو خاطر جمع رکھو اور مت
ڈرو جو بے شک میرے ساتھ ہے پروردگار میرا اب راہ بتاتا ہے مجھے اُن
سے بچنے کی اور امن میں رہنے کی، کہتے ہیں کہ جب لشکر فرعون کا بنی اسرائیل
کے نزدیک پہنچا، خدائے تعالیٰ نے ایک غبار اور دُھواں جیسے کہرا صبح
کو بھیجا دونوں لشکر کے بیچ جو نظر آنے سے رہے فرعون نے اپنے لشکر کو
کہا کہ یہاں اُترو ماندگی بھی جاوے اور دن چڑھے جو سورج اُونچا ہوگا تو یہ
غبار جاتا رہے گا، ان سب کو قتل کریں گے، اب یہ کہاں جا سکتے ہیں جو
آگے دریا ہے اور پیچھے ہم ہیں اور بنی اسرائیل کا ڈر سے بُرا حال تھا اور نہایت
بے قرار تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن کا یہ حال دیکھ کر بے اختیار ہو کر
جناب الٰہی میں دُعا مانگی کہ یا الٰہی ان کو بچا، حق سبحانہ تعالیٰ نے کہلا بھیجا کہ اے
موسیٰ دریا کو تیرے حکم میں کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے
فَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ
٦٢ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ۚ پھر ہم نے کہلا بھیجا
موسیٰ کو جا خدائے تعالیٰ کے حکم سے دریا کے کنارے پر عصا مار اور کہہ اے
دریا مجھے راہ دے خدائے تعالیٰ کی قدرت سے دریا پھٹا اور بارہ راہیں
اس میں پیدا ہوئیں اور تھا وہ ہر ٹکڑا پانی کا جیسے بڑا پہاڑ، بنی اسرائیل کے
بارہ فرقے تھے، ہر فرقہ ایک راہ سے چلا گیا، جب یہ سارے دریا سے نکل
کر اُس کنارے پہنچے اور دن چڑھا اور سورج نکلا اور اُونچا ہوا اور بخار غبار
کا جاتا رہا
٦٣ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۚ اور پاس پہنچا دیا ہم نے پھر اُن دوسروں
کو ف فرعون کے لشکر کو کنارے دریا کے پہنچا دیا ہم نے جو انہوں نے
دریا میں راہ اس طرح دیکھی، فرعون دیکھ کر دریا کو اس طرح حیران ہوا، اتنے
میں حضرت جبرئیل گھوڑی پر سوار ہو کر فرعون کے آگے سے اسی دریا کی راہ
چلے، فرعون جو عزی شوخ گھوڑے پر سوار تھا، گھوڑی کو دیکھ کر اُس کی بُو
سے پیچھے اُس کے چلا، فرعون نے بہتیرا تھانبا ہر گز نہ تھما، فوج کے دیکھا
کر فرعون بھی دریا میں ایک راہ سے جاتا ہے، ساری فوج نے گھوڑے
ڈالے جب فرعون ساری فوج سمیت دریا کے بیچ میں آچکا، بنی اسرائیل نے
دیکھا کہ یہ بھی ہمارے پیچھے چلے آتے ہیں اور نزدیک آپہنچے پھر غل کیا اور گھبرائے
اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اب ہم کسی طرح نہیں بچنے کے، یہ لشکر آکر ہم سب
کو قتل کرے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا اٹھا کر دریا کی طرف اشارہ کیا
اور کہا کہ اب مل جا، یکبارگی دریا مل گیا اور سارا لشکر فرعون سمیت ڈوب گیا،
اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
٦٤ وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ۚ ثُمَّ اَغْرَقْنَا
٦٥-٦٦ الْاٰخَرِیْنَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○
اور بچایا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اور اُن سب کو جو اُس کے ساتھ تھے پھر ڈبویا
ہم نے دوسروں کو جو اُن کے دشمن تھے یعنی فرعون کو لشکر سمیت ڈبویا، ہر طرح
اس بات میں نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی، اور نہ تھے بہت لوگ
فرعون کی قوم سے ایمان لانے والے
٦٧ ع ۴ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۚ اور بے شک پروردگار
تیرا ہر طرح زبردست ہے سب سے زیادہ مہربانی کرنے والا
٦٨ وقف لازم وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ ۘ اور پڑھ یعنی خبر سنا اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں کو ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کی جو وہ کہتے ہیں
کہ ہم حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہیں، یہ خبر سنا کہ
٦٩ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ جب کہا حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے باپ کو جو آزر تھا اور اُس کی قوم کو جو شہر بابل کے

Marfat.com

رہنے والے تھے، اُن سے پوچھا کہ تم کیا پُوجتے ہو
۷۰ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ ہ کہا انہوں نے کہ
ہم پوجتے ہیں بتوں کو پھر ہمیشہ رہتے ہیں ہم جو اُنہی کو پُوجا کرتے ہیں یعنی سوائے
بتوں کے اور کسی کو نہیں پُوجتے
۷۱ قَالَ هَلْ یَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۙ اَوْ یَنْفَعُوْنَكُمْ
۷۲ اَوْ یَضُرُّوْنَ ہ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اے کیا وہ بُت سُنتے ہیں
تمہارا بُلانا جب تم اُنہیں پکارتے ہو، یا تمہیں کچھ فائدہ پہنچاتے ہیں، جو تم
پُوجتے ہو اُنہیں، یعنی کچھ بخشش یا انعام کرتے ہیں تم پر، یا کچھ کسی طرح سے
نقصان کرتے ہیں تمہارا اگر تم اُن کا پُوجنا موقوف کرو، جب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے یہ باتیں پوچھیں تب اس کے جواب میں حیران ہوئے آخر
کو یہ
۷۳ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ہ کہا اُنہوں
نے جو یہ باتیں پوچھیں تم نے ان میں تو کوئی نہیں، پر ہم نے پایا ہے اپنے
باپ دادا کو جو وہ اسی طرح کیا کرتے تھے، یعنی بتوں کو پُوجا کرتے تھے
قَالَ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ
۷۴ الْاَقْدَمُوْنَ ۖ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ دیکھتے ہو یا جانتے ہو یا سمجھتے
ہو جس کو پُوجتے ہو تم اور اگلے باپ دادا تمہارے
۷۵ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ پھر وہ جن کو تم اور
تمہارے بڑے اگلے پوجتے تھے اور وہ میرے دشمن ہیں یعنی میں دشمن ہوں اُن
کا اس سبب سے وہ البتہ دشمن ہیں میرے، یا یوں معنی ہیں کہ بُت اپنے
پُوجنے والے کے دشمن ہیں یعنی جو کوئی اُنہیں پُوجے گا سو اُسے دوزخ میں
لے جاویں گے یہ بُت دشمن ہیں، مگر دوست ہے میرا پروردگار ساری
خلقت کا
۷۶ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ۙ وہ پروردگار جس نے پیدا
کیا مجھ کو پھر وہی مجھے راہ دکھائے گا سیدھی
۷۷ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ۙ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ
۷۸-۷۹ یَشْفِیْنِ ۪ۙ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۙ اور وہ پروردگار
جو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے مجھے اور جب بیمار ہوتا ہوں پھر وہی تندرستی
دیتا ہے اور وہ پروردگار جو مار ڈالے گا مجھے جب چاہے گا مجھے دنیا میں پھر
جلاوے گا مجھے قیامت کو
وَالَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓــٴَـتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ؕ ۸۰
اور وہ پروردگار جس سے امید رکھتا ہوں یہ کہ بخشے گناہ میرے انصاف کرنے
کے دن، یہ کہہ کر قوم سے پھر جنابِ الٰہی میں یہ مناجات کی اور کہا کہ
رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۙ اے پروردگار ۸۱
میرے بخش مجھے عقلمندی اور دانائی اور پہنچا بسبب اچھے کاموں کے نیکبختوں
میں یعنی مجھے توفیق اچھے کاموں کی دے تو میں نیک بختوں میں ملوں
وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۙ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ ۸۲
وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۙ اور کر میرے واسطے زبان کو سچا پچھلے لوگوں ۸۳
میں، یعنی پچھلے لوگ مجھے سچا کہیں اور تعریف کریں میری اور مجھے وارث اور مالک
کر بہشت کا جو بھری ہوئی ہے نعمتوں سے
وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ۙ وَلَا تُخْزِنِیْ ۸۴
یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۙ اور بخش میرے باپ کو، یعنی اُس کے گناہ بخش بیشک ۸۵
وہ تھا راہ بھولا ہوا تیری خوشی کی یعنی جس راہ سے تو خوش ہے اُس کو وہ
بھولا ہوا تھا دنیا میں اور رسوا مت کر مجھے تو جس دن سب مُردے قبروں
سے جی اُٹھیں گے
یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ ۸۶
سَلِیْمٍ ؕ اُس دن فائدہ نہ کرے گا کسی کو مال اور نہ اولاد، یعنی اُس دن نہ ۸۷
اولاد کام آوئے گی اور نہ دولت کام آوے گی مگر جو کوئی کہ آوے خدائے تعالیٰ
کے پاس ساتھ دل سلامت کے جو اس دل میں دنیا کی کسی چیز کی محبت نہ ہووے یعنی
دنیا کی سب چیزوں سے اس کا دل پھرا ہوا ہووے اور اُس دن جو
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۙ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ ۸۸
لِلْغٰوِیْنَ ہ نزدیک کی جاوے گی بہشت پرہیزگاروں کے واسطے جو بچے ۸۹
رہتے ہیں بُرے کاموں سے، بہشت اُن کے پاس آوے گی قیامت کو اور
کھلی اور بے حجاب ہوگی دوزخ واسطے گمراہ لوگوں کے کہ جنہوں نے پیغمبر کا
کہنا نہیں مانا
وَقِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِ ۹۰
اللّٰهِ ؕ هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ ؕ اور کہیں گے فرشتے ۹۱
اُن گمراہ لوگوں کو کہ کہاں ہیں وہ جن کو تم پُوجتے تھے دنیا میں سوائے خدائے تعالیٰ

Marfat.com

کے یعنی فرشتے کہیں گے کہ بتوں کو جو تم پوجتے تھے بتاؤ انکو کہاں ہیں وہ اب
بلاؤ جو کچھ مدد کریں تمہاری اس وقت یا بچا رکھیں اپنے تئیں عذاب سے
سو وہ آپ ایسے عاجز ہوں گے جو
۹۳ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ
۹۴ اَجْمَعُوْنَ ۝ پھر اوندھے ڈالے جاویں گے بُت دوزخ میں اور گمراہ بھی
ان کے ساتھ جو بتوں کو پوجتے تھے اور لشکر شیطان کا بھی، یہ سب دوزخ
میں جاویں گے
۹۵ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۝ لا کہیں گے بُت پوجنے والے
اور وہ دوزخ میں جھگڑتے ہوں گے ایک دوسرے سے اور کہیں گے
۹۶ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ
۹۷ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قسم ہے خدائے تعالیٰ کی جو ہم تھے صریحاً گمراہی میں جبکہ ہم برابر
کرتے تھے تم کو اے بتو پروردگار عالم کے
۹۸-۹۹ وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۝
۱۰۰ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ اور نہ گمراہ کیا ہم کو مگر بدکاروں نے، یعنی مقتدر
ہمیں بدکاروں نے بہکایا پھر نہیں ہے ہمیں اب بخشانے والا اور نہ کوئی
دوست مہربان محبت کرنے والا
۱۰۱ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پھر کیا اچھا ہوتا
اگر پھر جاتے ہم دنیا میں دوبارہ تو پھر ہوتے ہم ایمان لانے والے لیکن . . .
افسوس کہنا اس وقت کچھ کام نہ آئے گا
۱۰۲ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
بے شک اس احوال کے بیان کرنے میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی
قدرت کی، اور نہ تھے بہت لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم سے ایمان
لانے والے اور سچ جاننے والے اُن کی باتوں کے
۱۰۳ ع وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور بے شک پروردگار
تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح وہ زبردست ہے جو مشرکوں پر غلبہ
کرے گا، مہربانی کرنے والا توبہ کرنے والوں پر، جو اُن کی توبہ قبول کرے گا
۱۰۴ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۣالْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھوٹا کہا نوح علیہ السلام
کی قوم نے پیغمبروں کو، یعنی نوح علیہ السلام نے کہا کہ مجھ سے پہلے جو پیغمبر
آئے تھے، ویسا ہی میں بھی ہوں خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا، اُس قوم نے اس

بات کو سچ نہ جانا اور کہا تو جھوٹا ہے
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ ۱۰۵
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ یاد کر اے محمد صلی ۱۰۶-۱۰۷
اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا اس قوم کو اُن کے بھائی نوح علیہ السلام نے کہ
اے قوم نہیں ڈرتے تم خدائے تعالیٰ کے عذاب سے جو اس کا حکم نہیں مانتے
بے شک میں تمہارے پاس بھیجا ہوا ہوں امانت پوری پہنچانے والا، یعنی
خدائے تعالیٰ کے حکم پہنچانے میں کمی اور زیادتی نہ کروں گا، پھر ڈرو تم خدائے تعالیٰ
کے عذابوں سے اور کہا مانو تم میرا جو میں خدائے تعالیٰ کے حکم سے تمہیں نصیحت
کرتا ہوں، اگر نہ مانو گے میرا کہنا تو تم پر عذاب آئے گا
وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور نہیں مانگتا میں تم ۱۰۸-۱۰۹
سے اس پیغام پہنچانے پر مزدوری، جو نہیں مزدوری میری مگر خدائے تعالیٰ پر جو وہ
پروردگار سارے عالم کا ہے پھر کہتا ہوں میں کہ ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذابوں
سے اور میرا کہا مانو، جو اس میں تمہارا بھلا ہے
قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ کہا اس قوم کے ۱۱۰
لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو کہ اے ہم کیا مانیں کہا تیرا اور تجھے کیا جانیں
سچا، تیرے تابعدار تو نیچ قوم ہیں جو انہیں کچھ شعور نہیں یعنی تیرا کہا احمق ہو سو
مانے، اور ان رذالوں نے جو ظاہر میں تیرا کہا مانا ہے دل میں وہ بھی یقین
نہیں لائے
قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ ۱۱۱
اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ مجھے خبر ۱۱۲
نہیں ہے اس بات کی جو وہ کرتے ہیں یعنی میرے رُوبرو تو ایمان لائے ہیں،
پیچھے خدا جانے جو کیا کرتے ہیں، نہیں ہے اُن کے چھپے ہوئے کاموں کا حساب
مگر اوپر پروردگار میرے کے، یعنی خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں
سب کا حساب لیوے گا اگر تم جانتے ہو اس بات کو تب اس قوم کے بڑے
اشرافوں نے کہا کہ اے نوح ان جوان رذیلوں کو جو تیرے پاس ہمیشہ حاضر رہتے
ہیں، اپنی مجلس سے دُور کر اور نزدیک آنے نہ دے تو تیرے پاس ہم آویں اور
تیری باتیں سُنیں، تب حضرت نوح علیہ السلام نے کہا
وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۱۱۳

Marfat.com

اورنہیں ہوں میں نکال دینے والا اپنے پاس سے ایمان لانے والوں کو ،
میں ہوں ڈرانے والا خدائے تعالیٰ کے عذاب سے لوگوں کو کھلا ہوا سب کو
قَالُوا لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ يٰنُوۡحُ لَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمَرۡجُوۡمِيۡنَ ۱۱۵
کہا قوم نے اگر نہ موقوف کرے گا یہ باتیں جو کرتا ہے تو اے نوح علیہ السلام تو
البتہ تجھ کو پتھراؤ کردیں گے سب مل کر، جب یہ بات سُنی حضرت نوح علیہ السلام
نے قوم سے تو نا اُمید ہوئے اُن کے ایمان لانے سے، تب جناب الٰہی میں
یوں دُعا کی
قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوۡمِىۡ كَذَّبُوۡنِ ۖ فَافۡتَحۡ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَهُمۡ ۱۱۶
فَتۡحًا وَّنَجِّنِىۡ وَمَنۡ مَّعِىَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ کہا اے پروردگار ۱۱۷
میرے بےشک میری قوم نے مجھے جھوٹا جانا پھر اب حکم کر میرے اور میری قوم
کے بیچ میں حکم اچھا اور لائق کا اور بچا مجھ کو اور اُن کو جو میرے ساتھ ہیں ایمان
لانے والوں سے اس قوم کے دُکھ دینے سے اور امن میں رکھ، اب خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے
فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۝ ثُمَّ ۱۱۸
اَغۡرَقۡنَا بَعۡدُ الۡبٰقِيۡنَ ۝ پھر بچایا ہم نے نوح علیہ السلام کو اور جو اُس ۱۱۹
کے ساتھ تھے کشتی میں جو بھری تھی آدمیوں اور جانوروں اور اجناس سے
پھر ڈبویا ہم نے اُن کو جو باقی قوم بچی تھی جو اس کشتی میں تھے اُن بچایا اور باقی
سب کو ڈبو دیا طوفان میں
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝ ۱۲۰
اس احوال کے ہونے میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اور
نہ تھے بہت لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سے مسلمان یعنی کئی آدمی جو
کشتی میں حضرت نوح نبی کے ساتھ تھے وہی تو ایمان لائے تھے اور باقی
سب کافر تھے۔ کہتے ہیں کہ بہتر آدمی عورت اور مرد تھے کشتی میں
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ۝ اور بے شک ۱۲۱
پروردگار تیرا ہر طرح زبردست ہے کافروں پر عذاب کرسکتا ہے مہربانی
کرنے والا ہے جو جلد عذاب نہیں بھیجتا ان پر
كَذَّبَتۡ عَادُ ۨالۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝ جھوٹا کہا عاد کی قوم نے ۱۲۳
پیغمبروں کو
اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ هُوۡدٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۝ اِنِّىۡ لَكُمۡ ۱۲۴

۱۲۴ - ۱۲۵ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا عاد کی قوم کو اُن کے پیغمبر ہود علیہ السلام نے اے
کیا تم نہیں ڈرتے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بےشک میں تمہارے
واسطے بھیجا ہوا ہوں پوری امانت پہنچانے والا، پھر ڈرو خدائے تعالیٰ کے
عذاب سے اور کہا مانو میرا، جو میرا کہا مانو گے تو تمہارا بھلا ہوگا، خدائے تعالیٰ
کی رحمت اور بہشت ملے گی اور نہ مانو گے تو تم پر عذاب ہوگا
وَمَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى
۱۲۶ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ اور نہیں مانگتا میں تم سے کچھ مزدوری اس پیغام
پہنچانے کی جو مزدوری میری خدائے تعالیٰ پر ہے، یعنی میں اُس سے امید
رکھتا ہوں کچھ تم سے لینے کی توقع نہیں ہے مجھے
۱۲۷ اَتَبۡنُوۡنَ بِكُلِّ رِيۡعٍ اٰيَةً تَعۡبَثُوۡنَ ۝ وَتَتَّخِذُوۡنَ
۱۲۸ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ ۝ اے تم مکان بناتے ہو جو بہت اونچے
ٹیلے پر ناحق کھیل اور ہنسی کو، کہتے ہیں کہ وہ لوگ راستے میں اُونچی جگہ بیٹھکیں
بنا کر بیٹھتے تھے اور آتے جاتے سے ٹھٹھا مزاح کرتے تھے اور پکڑتے ہو
یعنی عمارت کے بنانے میں مشغول ہوتے ہو اور حوضوں کے بنانے میں اور
اچھے مکانوں کے بنانے میں ایسی طرح مشغول ہو گویا کہ تم ہمیشہ جیتے رہو گے
۱۲۹ وَاِذَا بَطَشۡتُمۡ بَطَشۡتُمۡ جَبَّارِيۡنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
۱۳۰ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۝ اور جس وقت کہ غصہ کرتے ہو یا مارتے ہو کسی کو تو غصہ کرتے
ہو تکبر کرنے والوں کی طرح بے رحم ہو کر حد سے گذر جاتے ہو، پھر ڈرو خدائے
تعالیٰ کے عذاب سے، ان باتوں کو چھوڑو اور کہا مانو میرا، میں تمہارے بھلے
کو کہتا ہوں
۱۳۱ وَاتَّقُوا الَّذِىۡۤ اَمَدَّكُمۡ بِمَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ اَمَدَّكُمۡ
۱۳۲ - ۱۳۳ بِاَنۡعَامٍ وَّبَنِيۡنَ ۝ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۝ اور ڈرو اُس خدا سے کہ جس
نے امداد کی تم کو دو چیزیں جو تم جانتے ہو امداد کی تم کو حیوان جیسے اُونٹ اور
بیل اور بکری دئے اور فرزند اور باغ اور نہریں، ان نعمتوں کا شکر کرو اور اس
کا حکم بجالاؤ اس واسطے کہ
۱۳۴ اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝ بےشک
میں ڈرتا ہوں تمہارے حال پر بڑے دن کے عذاب سے، یعنی اگر میرا کہنا نہ مانو
گے تو تم پر قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا

Marfat.com

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ
الْوٰعِظِيْنَ ۙ کہا اُس قوم نے حضرت ہُود علیہ السلام کو کہ برابر ہے ہم پر ۱۳۵
کہ نصیحت کرے تُو یا نہ ہووے تُو نصیحت کرنے والوں سے ہم نہیں مانیں
گے تیرا کہا اور اپنے باپ دادا کی راہ نہیں چھوڑنے کے
اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۚ ۱۳۶-۱۳۷
نہیں ہیں یہ کام جن کو تُو منع کرتا ہے مگر یہ عادت تھی اگلے لوگوں کی، ہم نے
کچھ اپنے جی سے نہیں نکالی، اگلے اسی طرح کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں
اور ہم پر نہیں عذاب ہونے کا، ہم بے تقصیر ہیں، اب خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ پھر اس قوم نے جھوٹا کہا ہود علیہ السلام ۱۳۸
کو اور اس کا کہا نہ مانا پھر ہم نے ہلاک کیا اُن سب کو باد کے عذاب سے،
بے شک اُن کے ہلاک کرنے میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت
کی اور نہ تھے بہت لوگ ہود علیہ السلام کی قوم سے ایمان لانے والے
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۧ بے شک پروردگار ۱۳۹ ع
تیرا ہر طرح وہ زبردست ہے، کافر اُس کے عذاب سے کسی طرح نہیں بچ
سکیں گے، مہربانی کرنے والا ہے ایمان لانے والوں پر جو اُن کے گناہ
بخش دے گا

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ښ جھوٹا کہا ثمود کی قوم نے پیغمبروں ۱۴۰
کو، یعنی جتنے پیغمبر گزرے تھے اس قوم نے سب کو جھوٹا جانا
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّىْ لَكُمْ ۱۴۱
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ یاد کر یعنی بیان ۱۴۲-۱۴۳
کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے آگے، جب کہا قوم ثمود کو، اُن
کے بھائی صالح علیہ السلام نے کہ اے کیا تم نہیں ڈرتے خدائے تعالیٰ کے
عذاب سے، بے شک میں تمہارے واسطے بھیجا ہوا ہوں امانت دار یعنی
خدائے تعالیٰ نے جو فرمایا ہے اُس سے کم زیادہ نہیں کہنے کا تم سے پھر
ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور کہا مانو تم میرا
وَمَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ اور نہیں مانگتا ہوں میں تم سے اس پیغام ۱۴۴
پہنچانے پر کچھ مزدوری، جو نہیں ہے مزدوری میری مگر اوپر پروردگار عالم
کے ہے، یعنی مجھ کو خدائے تعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہی مجھ پر انعام کرے گا کچھ
تم سے بدلہ میں نہیں چاہتا
۱۴۵-۱۴۶ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۙ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ
۱۴۷ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۚ اے کیا تمہیں چھوڑ رکھیں
گے یعنی نہیں چھوڑنے کے تم کو اس عیش میں جواب ہو تم بے ڈر خوف سے
باغوں میں اور نہروں میں اور کھیتوں میں اور کھجوروں کے باغ میں اور کھجوروں کا
گابھا بہت نازک اور پاکیزہ مزے دار ہے، ایسے عیشوں میں ہو تم دنیا میں، یہ
سب نعمتیں چھوڑ کر مرو گے
۱۴۸ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
۱۴۹ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ اور گڑھتے ہو اور تراش کر پہاڑوں کو بناتے ہو گھر اپنے رہنے
کو جو واقف ہو اس ہنر میں، اس واسطے کہ پہاڑ کا گھر مضبوط اور بے خطر ہے
سب آفت سے، یعنی تم جانتے ہو کہ ہمیشہ اسی طرح اس گھر میں عیش کیا کریں
گے، پھر ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور تابعداری کرو میری جو میں اچھی
بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں
۱۵۰ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي
۱۵۱ الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ اور تابعداری مت کرو کافروں کے حکم کی جو
وہ حد سے باہر نکل گئے ہیں، وہ کافر جو خرابی کرتے ہیں شہروں میں اور اچھے کام
نہیں کرتے، اُن کا کہا مت مانو جو تمہارے حق میں برا ہے
۱۵۲ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۚ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ښ
۱۵۳ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا قوم ثمود نے حضرت صالح
نبی علیہ السلام کو کہ سوائے اس کے نہیں، یعنی مقرر تو جادو کیا ہوا ہے تجھے کسی نے
جادو کیا ہے جو تیری عقل جاتی رہی ہے جو دیوانوں کی سی باتیں کرتا ہے، نہیں ہے
تُو مگر ایک آدمی ہم جیسا، یعنی ہم میں اور تجھ میں کچھ فرق اور کچھ بڑائی نظر نہیں آتی
کسی چیز میں، پھر کیونکر ہم جانیں کہ خدائے تعالیٰ نے تیرے ہاتھ پیغام بھیجا ہے، پھر
لاؤ اور دکھلاؤ کچھ نشانی پیغمبری کی اگر تُو سچا ہے، تب حضرت صالح علیہ السلام نے
کہا کہ تم کیا نشانی چاہتے ہو، انہوں نے کہا کہ اس پہاڑ سے اونٹنی نکال جو وہ نکلتے
ہی بچہ دیوے، حضرت صالح علیہ السلام نے جناب الٰہی میں دعا مانگی، خدائے
تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور اپنی قدرت سے جس طرح انہوں نے کہا تھا

Marfat.com

اسی طرح اُونٹنی پہاڑ پھٹ کر نکلی، اور نکلتے ہی بچہ جنی، تب حضرت صالح علیہ
السلام نے
۱۵۴ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ
کہا یہ اُونٹنی ہے جو چاہتے تھے تم، اب واسطے اِس کے باری ہے ایک دن
پانی پینے کی اور واسطے تمہارے ہے باری پانی پینا ایک دن مقرر کیا ہوا،
یعنی تمہاری باری کے دن وہ نہیں پینے کی اور اس کے پینے کے دن تم بھی
مزاحم اس کے نہ ہو
۱۵۵ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
اور مت چھیڑو اُونٹنی کو بُری طرح سے، یعنی اُس کے مارنے کا قصد نہ کرو، اور
اگر اُس کے مار ڈالنے کا قصد کرو گے تو پھر پہنچے گا تم کو عذاب سخت دُنیا میں
بھی اور آخرت میں بھی، اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
۱۵۶ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝ پھر کُوچیں کاٹیں اس
اُونٹنی کی ثمود کی قوم نے، یعنی مار ڈالا، پھر ہوئے فجر کو اُونٹنی مار کر پچھتانے والے
جب عذاب نظر آنے لگا
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ
۱۵۷ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ پھر پکڑا اُن کو عذاب نے اور پچھتانا اُس وقت
کا کچھ کام نہ آیا اور وہ ایک بارگی ہلاک ہوئے، بے شک اُن کے ہلاک ہونے
میں بڑی نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ قوم ثمود
کے ایمان لانے والے
۱۵۸- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ بے شک پروردگار
تیرا ہر طرح سے زبردست ہے کافروں کے ہلاک کرنے میں، مہربان ہے
جو بغیر گناہ کرنے کے عذاب نہیں کرتا
۱۵۹ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ کہا پیغمبروں کو کہ تم
جھوٹے ہو، لوط نبی علیہ السلام کی قوم نے اور اُن کو سچا نہ جانا
۱۶۰ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ
۱۶۱-۱۶۲ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ جب کہا اُس
قوم کو اُن کے بھائی لوط علیہ السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم خدائے تعالیٰ
کے عذاب سے جو گناہ کرتے ہو، بے شک میں تمہارے واسطے بھیجا ہوا
ہوں امانت دار، یعنی جو خدائے تعالیٰ کا حکم ہے اُس کے پہنچانے میں کمی اور
زیادتی نہیں کرتا میں، پھر ڈرو تم خدائے تعالیٰ کے عذاب سے، اور کہا مانو
تم میرا، تمہارے بھلے کی بات کہتا ہوں
وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي
۱۶۳ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پیغام کے پہنچانے پر کچھ
مزدوری، جو نہیں ہے مزدوری میری مگر خدائے تعالیٰ پر، جو پروردگار سارے
عالم کا ہے اور اس کا بدلہ وہی مجھے دے گا اپنے فضل و کرم سے
۱۶۴ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا
خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
۱۶۵ عٰدُوْنَ ۝ اے تم آتے ہو مردوں پر خلقت کے، یعنی تم مردوں سے بدفعلی
کرتے ہو اور چھوڑتے ہو اُن کو جو پیدا کی ہیں تمہارے واسطے تمہارے پروردگار
نے عورتیں تمہاری، یعنی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے ملتے ہو، یہ بہت بُرا
کرتے ہو، بلکہ تم لوگ حد سے باہر نکلے ہوئے ہو بدکاری میں، یعنی حد سے
زیادہ گناہ کرتے ہو
قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ
۱۶۶ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ کہا قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کو کہ اگر تُو نہ چھوڑے
گا ان باتوں کو جو ہم سے کرتا ہے تو البتہ ہووے گا تُو نکلے ہوؤں سے یعنی اگر
ہمارے کاموں کی اور چلن کی مزاحمت کرے گا تو ہم اس شہر سے تجھے نکال
دیویں گے
۱۶۷ قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ کہا حضرت لوط علیہ السلام
نے کہ بے شک میں تمہارے کاموں سے اور چلن سے بہت بیزار ہوں اور
ان کا دشمن ہوں، یہ بات قوم سے کہہ کر تب خدائے تعالیٰ کی جناب میں عرض
کی اور کہا
۱۶۸ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ اے پروردگار میرے
بچا اور امن میں رکھ مجھے اور میرے گھر کے لوگوں کو، سو وہ دو بیٹیاں اور کئی
مسلمان تھے، اُن کو بچا اس چیز سے جو یہ قوم کرتی ہے، یعنی یہ قوم بڑا گناہ کرتی
ہے، اس گناہ کے سبب ان پر عذاب آوے گا۔ اس عذاب سے مجھے اور
میرے گھر کے لوگوں کو بچا، خدائے تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی دُعا
قبول کی جیسے کہ فرماتا ہے
۱۶۹-۱۷۰ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝

Marfat.com

پھر بچا یا ہم نے لوط نبی علیہ السلام کو اور اُس کے گھر کے لوگوں کو عذاب سے
مگر ایک بڑھیا عورت لوط نبی کی رہ گئی باقی رہے ہوؤں میں عذاب کے بیچ،
کہتے ہیں کہ عذاب آنے سے پہلے حضرت لوطؑ کو حکم ہوا کہ تو اپنے لوگوں کو لے
کر اس شہر سے نکل جا، حضرت لوط نے اس وقت اپنی بی بی سے کہا کہ تو بھی
چل ہمارے ساتھ، اُس نے کہا میں تمہارے ساتھ نہیں چلتی، جو سارے شہر
کے لوگوں کا حال ہوگا سو مجھے بھی قبول ہے، اس سبب سے وہ بھی عذاب
میں اُن کے شامل رہی

۱۷۱ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ
۱۷۲ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ پھر ہم نے ہلاک کر دیا دوسروں کو، یعنی
اس شہر کے سب لوگوں کو، اور برسایا ہم نے اُن پر مینہ عذاب کا یعنی پتھر
برسے اُن پر، پھر بُرا ہے برسنا ڈرائے ہوؤں کا جو آگ اور پتھر برسے تھا اُن پر
۱۷۳ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
بیشک اس عذاب کے کرنے میں نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی، اور
نہ تھے بہت لوگ اُس قوم کے ایمان لانے والوں سے
ع ۱۷۴ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ بے شک پروردگار
تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح زبردست ہے کافروں کے
ہلاک کرنے میں، مہربان بھی ہے مقرر جو بغیر گناہ کے عذاب نہیں کرتا
کسی پر
۱۷۵ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھٹلایا ایکہ
کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو، **ایکہ** جنگل کا نام ہے جو وہاں درخت
میوہ دار بہت تھے، سو اس جنگل میں چار گاؤں تھے آباد خدائے تعالیٰ
اپنے حبیبؐ کو فرماتا ہے کہ اُن گاؤں کے رہنے والوں کا احوال اپنی قوم
کے آگے بیان کر جو
۱۷۶ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ جب کہا ایکہ کے رہنے
والوں کو حضرت شعیب علیہ السلام نے اے کیا تم نہیں ڈرتے خدائے
تعالیٰ کے عذاب سے
۱۷۷ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝
بے شک میں تمہارے لئے بھیجا ہوا امانتدار، پھر ڈرو خدائے تعالیٰ کے
عذاب سے اور کہا مانو تم میرا

وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ
۱۷۸ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور نہیں مانگتا ہوں میں تم سے اس امانت پہنچانے پر مزدوری
جو وہ پیغام ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سے تم کو اس پیغام کے پہنچانے پر
کچھ مزدوری نہیں چاہتا۔ نہیں ہے مزدوری میری مگر خدائے تعالیٰ پر
جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے، یعنی خدائے تعالیٰ مجھے اس کا بدلہ دیوے
گا اپنے فضل سے، میں تم سے کچھ نہیں چاہتا، اور وہ امانت یہ پیغام ہے
خدائے تعالیٰ کا جو اُس نے فرمایا ہے کہ
۱۷۹ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا
۱۸۰ بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ پورا کرو پیمانوں کو اور مت ہو کمی کرنے
والے کسی کا حق اور تولو ترازو سیدھی سے، یعنی جس ترازو میں پاسنگ نہ ہو
اُس سے تولو
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
۱۸۱ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور کمی کر کے مت دو لوگوں کی چیزوں کو تول میں مت پھرو
خرابی کرتے ہوئے ایکہ کے گردے میں یعنی رہزنی مت کرو اور چوری موقوف کرو
۱۸۲ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور ڈرو
خدائے تعالیٰ سے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا
ہے، سو وہ ایک ہے سب کا پیدا کرنے والا
۱۸۳ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ
۱۸۴ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ کہا ایکہ کے رہنے والوں نے
حضرت شعیب علیہ السلام کو کہ سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر تو جادو کیا ہوا
ہے، یعنی کسی نے تجھے جادو کیا ہے جو تیری عقل جاتی رہی ہے، دیوانوں کی سی
باتیں کرتا ہے اور نہیں تو مگر ایک آدمی ہم ہی جیسا، سارے بدن اور صورت
میں کچھ کسی بات میں ہم سے تجھے بڑائی نہیں اور مقرر ہماری سمجھ میں ہے تو جھوٹ
بولنے والوں سے اگر سچا جانتے تجھے تو شاید تیری بات سنتے،
۱۸۵ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
پھر گرا دے ہم پر اور ڈال دے ایک ٹکڑا آسمان سے اگر تو ہے سچ بولنے والوں
سے، یعنی جو تو کہتا ہے کہ میں خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں اور ہم تیرا کہنا نہیں
مانتے ہیں تو خدائے تعالیٰ سے کہو جو ہم پر آسمان تھوڑا سا ٹوٹ پڑے، تب ہم
تجھے سچا جانیں

Marfat.com

۱۸۶ قَالَ رَبِّیٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ٥ کہا حضرت شعیب علیہ السلام
نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم معاملہ دنیا میں کرتے ہو اور ان
سب کاموں کا بدلہ دلوے گا تم کو، کہتے ہیں کہ حضرت شعیب نے بہتیرا سمجھایا!
انہیں پر کچھ اثر نہ ہوا اُن کو بلکہ شرارت زیادہ کرنے لگے، خدائے تعالیٰ نے
ایک ہوا گرم ایسی بھیجی جو اُن کے کنوؤں کا پانی بھی کھولنے لگا اور وہ باؤ سات
دن رہی ایسی جو آدمیوں دم رُکنے لگا، گھبرا گھبرا کر گھروں میں گھسے وہاں زیادہ
دق ہوئے پھر گھروں سے نکل کر جنگل میں درختوں کے نیچے جا پڑے اور گرمی
سے تڑپتے تھے جو یکایک کالی بدلی اُٹھی اور باؤ ملائم چلنے لگی اس ہوا اور بدلی
کو دیکھ کر خوش ہوئے اور آپس میں پکارنے لگے کہ آؤ میاں اس بدلی کے نیچے
آرام کریں، جب وہ سب لوگ بدلی کے تلے اکٹھے ہوئے ایک آگ اُس
بدلی سے پیدا ہوئی جو سب کو جلا کر ہلاک کیا جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ
۱۸۷ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ٥ پھر جھوٹا کہا حضرت شعیب علیہ السلام
کو ایکہ کے رہنے والوں نے، پھر پکڑا ان لوگوں کو اُس بدلی نے عذاب کے
دن، جو وہ بدلی سائبان کی طرح آئی تھی اُن کے عذاب کے واسطے جو
سب کو ہلاک کیا، بے شک وہ عذاب ظلہ کا تھا بڑے عذاب کا دن
۱۸۸ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥
بے شک اس طرح کے عذاب کرنے میں جو بدلی سے آگ نکل کر اُن کو
ہلاک کیا، ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اور نہ تھے بہت ایکہ
کے رہنے والوں سے ایمان لانے والے
ع ۱۰ ۱۴ ۱۸۹ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ٥ اور بیشک پروردگار
تیرا زبردست ہے جو پیغمبروں کی مدد کر کے کافروں پر فتح دیتا ہے جو ایک
آدمی ہزاروں پر غالب آتا ہے مہربان ہے اپنے پیغمبروں پر، جو ہزاروں
کافر اُس اکیلے کا کچھ نہیں کر سکتے، یہ احوال اگلے پیغمبروں کا اور اُن کی اُمتوں
کا اپنے حبیبؐ کے آگے بیان کر کے تسلی فرماتا ہے اور کافروں کو ڈراتا
ہے، جس قوم نے پیغمبر کا کہنا نہ مانا اُس قوم پر عذاب بھیج کر ہلاک کیا
۱۹۰ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ
۱۹۱-۱۹۲ الْاَمِيْنُ ٥ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ٥ بِلِسَانٍ
۱۹۳-۱۹۴ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ٥ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ٥ اور بے شک یہ قرآن

مقرر نیچے بھیجا ہے سارے عالم کے پروردگار نے اور یہ قرآن اُترا ہے ساتھ
جبرئیل علیہ السلام کے تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس واسطے کہ ہووے
تو ڈرانے والا خلقت کو، یعنی مکے کے لوگوں کو ساتھ زبان عربی کے آشکارا
اور کھلا ہوا ڈراتا جو مکے کے لوگ جلد سمجھیں، اور یہ ذکر لکھا ہے کتابوں میں اگلے
پیغمبروںؑ کی بھی یعنی توریت اور انجیل میں تعریف اور ذکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا لکھا ہوا ہے
اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ
۱۹۵ اِسْرَآءِيْلَ ٥ کیا نہیں ہے مکہ کے لوگوں کے واسطے نشانی وہ کہ جانتے
ہیں پڑھے بنی اسرائیل کی قوم کے یعنی وہ لوگ جو توریت پڑھے ہوئے ہیں انہیں
معلوم ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتیں
۱۹۶ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ٥ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا
۱۹۷ كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ٥ اور اگر ہم نیچے بھیجتے قرآن کو کسی اور پر، جو سوائے
عرب کے ہوتا، پھر وہ پڑھتا قرآن کو عرب کے لوگوں پر، تو یہ عرب کے لوگ
اُس پر ایمان نہ لاتے اور کہتے کہ ہمیں غیرت آتی ہے کہ ہم اپنی قوم کے سوا اور
کسی کی تابعداری کریں کس واسطے کہ
۱۹۸ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ٥ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
۱۹۹ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ٥ ایسا ہی لے آئے ہم نہ ماننا کافروں
کے دلوں میں، یعنی پیغمبروںؑ کا جھوٹا کہنا اور اُن کا کہنا نہ ماننا ہم نے کافروں کے
دلوں میں ڈالا جو نہیں مانتے قرآن کو اور پیغمبروں کو جب تک کہ دیکھیں عذاب
دکھ دینے والا بڑا
فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ٥ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ
۲۰۰ مُنْظَرُوْنَ ٥ پھر آوے عذاب اُن پر یکایک اور وہ بے خبر ہوں، پھر جب
دیکھیں گے کہ عذاب آیا تو پھر کہنے لگیں کہ ہمیں ذرا ڈھیل بھی ہے اس وقت
تو یہ حال ہوگا جو ڈھیل کی آرزو کریں گے اور فرصت نہ ملے گی اور اب
۲۰۱ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ٥ کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے
ہیں، یعنی پیغمبروں کو کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو ہم پر عذاب لاؤ
۲۰۲ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ٥ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا
۲۰۳-۲۰۴ يُوْعَدُوْنَ ٥ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ٥ اے دیکھ
تو اور سمجھ کہ اگر عیش دلویں ہم اُن کو بہت برس اور یہ جیتے رہیں اور عیش کرتے

Marfat.com

رہیں، پھر اُن کے پاس وہ چیز جس کا وعدہ دیا ہے یعنی موت آوے نہ دُور
ہووے اُن سے وعدہ اُس وقت اس چیز سے جس کے سبب عیش کرتے
تھے دُنیا میں، یعنی مال اور دولت کچھ کام نہ آوے گا اُس وقت اُن کے
مع ۹ عند المتقدمین ۲۰۵ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿ ذِكْرٰی
۲۰۶ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿ اور نہیں ہلاک کیا ہم نے کسی گاؤں کے لوگوں کو، مگر
وہ واسطے اُن لوگوں کے ڈرانے والے تھے اور نصیحت دینے والے یعنی
پیغمبر آن کر نصیحت کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے ہیں،
جب یہ لوگ پیغمبروں کا کہنا نہیں مانتے، تب اُن پر عذاب سخت آتا ہے،
اور نہیں ہیں ہم ستم کرنے والے بندوں پر، جو بغیر پیغام بھیجے اور ڈرانے کے
عذاب کریں، مکے کے لوگ کہتے تھے کہ ایک دیو ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس آکر قرآن بتا جاتا ہے، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
۲۰۷ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَ
۲۰۸، ۲۰۹ مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿ اور نہیں
نیچے لاتا دیو قرآن کو اور نہ لائق ہے دیوؤں کو جو قرآن لاویں اور نہ وہ لا سکتے
ہیں کس واسطے کہ بے شک دیو فرشتوں کی باتیں سُننے سے دُور نکلے ہوئے ہیں
یعنی دیوؤں کو نکال دیا ہے آسمانوں سے، اور جب آسمان میں جاتے ہیں باتیں
سُننے کو، تو فرشتے مارتے ہیں اُن کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے
۲۱۰ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿
پھر مت بُلا ساتھ خدائے تعالیٰ کے جو برحق وہ ایک ہے اور کسی دوسرے خدا
کو، یعنی خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، اور اگر کرے گا تو
پھر ہوگا تو عذاب دیے ہوؤں سے، یعنی تجھ پر عذاب ہوگا، اے بندے
میرے اگر شریک کرے گا تو، اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو
۲۱۱ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿ اور ڈرا خدائے تعالیٰ
کے عذاب سے اپنے نزدیک ناتے داروں کو، کہتے ہیں کہ جب یہ آیت
اُتری تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑ پر جو اُس کا نام صفا ہے اس
پر چڑھ کر اپنے کُنبے کے لوگوں کو ایک ایک کا نام لے کر پکارے، جب
سب جمع ہوئے اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں کیوں بُلایا؟ تب حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے کہا کہ اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے
نیچے ایک جماعت ہے سواروں کی اور وہ نکل کر تم سب کو ابھی مار ڈالیں گے

.... تم میری اس بات کو سچ جانو گے یا نہیں، اُن سب نے کہا کہ البتہ ہم سچ
جانیں گے جو کبھی ساری عمر ہم نے تم سے جھوٹی بات نہیں سُنی، تب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں تم کو خدائے تعالیٰ کے عذاب
سے، یعنی اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر بڑا عذاب ہوگا قیامت کے دن، یہ بات
سُنتے ہی سب پھر گئے اور بیزار ہو کر چلے گئے اور ابولہب نے جو چچا تھا بے ادبی
کی، اور خدائے تعالیٰ اپنے دوست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے
۲۱۲ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿
اور نیچے جُھکا بازو اپنے یعنی مہربانی کر اُس کے واسطے جو تابعداری کرتا ہے تیری
ایمان لانے والوں سے
۲۱۳ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿
پھر اگر تیرا کہنا نہ مانیں تیرے کُنبے کے لوگ تو پھر تو کہہ اُن کو کہ میں مقرر بیزار
ہوں اُس چیز سے جو تم کرتے ہو اس کا حساب مجھ سے نہیں پوچھنے کے تم
جانو، تمہارا کام جانے
۲۱۴ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ
۲۱۵ تَقُوْمُ ﴿ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿ اور تُو سب سونپ دے اپنے
کام خدائے تعالیٰ زور آور مہربانی کرنے والے پر خدائے تعالیٰ جو دیکھتا ہے
تجھ کو جس وقت کہ کھڑا ہوتا ہے تُو تہجد کی نماز کو اکیلا اور دیکھتا ہے خدائے تعالیٰ
تجھ کو جس وقت کہ پھرتا ہے نماز کے واسطے نماز کرنے والوں میں سجدے اور
رکوع کے وقت اور اُٹھنے بیٹھنے کے وقت دیکھتا ہے خدائے تعالیٰ تجھ کو کہ
۲۱۷ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿ بے شک وہ خدائے تعالیٰ سُننے
والا ہے سب کی باتیں جاننے والا ہے سب کے دلوں کے خیالوں کو
۲۱۸ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿ اے لوگو!
بتاؤں میں جو ہمیشہ کس پر اُترتے ہیں دیو یعنی جن سے لوگوں پر دیو آتے ہیں آسمان
سے اُن کی نشانی اور پتہ بتاؤں، سو وہ دیو
۲۱۹ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ
۲۲۰ كٰذِبُوْنَ ﴿ اُترتے ہیں ہر جھوٹ بُہتان بولنے والے گنہگار پر، جو لوگ کہ
کان لگا رکھتے ہیں دیوؤں کی باتوں پر اور بہت اُن لوگوں سے جھوٹے ہیں
۲۲۱ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿ اور شعر کہنے والے جو تابعداری
اُن کی کرتے ہیں احمق کمینے لوگ ہیں یعنی شاعروں کا کہنا اجلاف اور رذالے احمق مانتے

Marfat.com

ہیں اور اُن کو سچا جانتے ہیں

۲۲ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝ اے نہیں دیکھتا تو

شاعروں کو جو ہر ایک میدان میں یعنی ہر ایک قافیے کے ضلع میں اور اس کے

معین درست کرنے کے واسطے حیران اور خراب پھرتے ہیں خیال میں

۲۲ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝ اور وہ جو یہ لوگ کہتے

ہیں، آپ نہیں کرتے ہیں یعنی شعر میں جو خیال باندھتے ہیں، سو وہ دراصل

نہیں ہوتا جیسے کہ آپ عاشق نہیں ہوتے اور عاشقوں کی طرح بیان کرتے

ہیں شعر میں کہ ہم حد سے زیادہ عاشق ہیں

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ

كَثِيرًا مگر وہ شاعر جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ

کی یاد کرتے ہیں بہت یعنی مناجات میں خدائے تعالیٰ کی تعریف اور پیغمبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہیں بہت طرح طرح سے اپنے

شعر میں

وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ

۲۲۷ ع ۱۱ ۱۵ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝ اور یہ مومن شعر کہنے والے بدلہ لینے

والے ہیں پیچھے ظلم دیکھنے کے یعنی شاعر کافر جو ہجو حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی اور اصحابوں کی اور مسلمانوں کی کرتے تھے تو یہ شاعر مومن

صالح اُس کے عوض اُن کی ہجو کرتے ہیں، اور جلد جانیں گے جنہوں

نے ظلم کیا ہے جھوٹ بول کر اور ہجو کہہ کر شعر میں، یعنی جنہوں نے ہجو

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی ہے اور کرتے ہیں، وہ لوگ جلد

جانیں گے بعد مرنے کے جو کس کروٹ پلٹے جاویں گے یعنی آگ

میں لوٹیں گے سدا دوزخ کے اندر

سُورَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ‏ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ‏ وَهِيَ ثَلَاثٌ وَتِسْعُونَ آيَةً

۱ طسٓ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ ۝ یہ آیتیں ہیں

قرآن کی اور کتاب روشن کی

۲ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ

الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ

۳ يُوقِنُونَ ۝ راہ دکھانے والا ہے سیدھی، اور خوش خبری دینے والا ہے

وہ قرآن خدائے تعالیٰ کی رحمت کی واسطے اُن ایمان لانے والوں کے جو

قائم رکھتے ہیں پانچوں وقت کی نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کے مال کو محتاجوں

کے تئیں اور وہ ایمان لانے والے ایسے ہیں جو وہ آخرت کے دن کو

یقین جانتے ہیں کہ بے شک آوے گا وہ دن

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ

يَعْمَهُونَ ۝ بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے، یعنی سچ نہیں جانتے

آخرت کے دن کو، اُن لوگوں کے واسطے ہم نے اچھے بنا کر دکھائے ہیں

کام اُن کے، یعنی اُن کے دلوں میں اور اُن کی آنکھوں میں ایسی غفلت ہم

نے ڈالی ہے جو اُنہیں بُرے کام اچھے دکھائی دیتے ہیں، پھر وہ لوگ

خراب پھرتے ہیں دنیا کے کاموں میں جو صرف نکتے ہیں

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

۵ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝ وہ لوگ وہی ہیں جو اُن کے واسطے ہے بڑا عذاب

دنیا میں جیسے حکم قتل کا اور لوٹ کا اور وہی لوگ آخرت میں بھی نقصان

کھائے ہوئے ہوں گے جو ذرا بھی کام نہ آدیں گے اُن کے کام کیے ہوئے

دنیا کے، یعنی کافروں کی دنیا میں خیرات اور قربانی اور مسافروں کی مہمانداری

اور نیکیاں اُن کی اور بُتوں کا پوجنا اور مال جمع کرنا، ان سب باتوں سے کوئی

کام نہ آوے گی اُس دن اُن کے، اس سبب وہ نقصان پائے ہوئے

ہوں گے

۶ الثلثة وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝ اور

بے شک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن سیکھتا ہے نزدیک سمجھنے والے

مضبوط کام کرنے والے، سب کچھ جاننے والے سے یعنی خدائے تعالیٰ کے

پاس سے آتا ہے قرآن جو تو سیکھتا ہے جبرئیل علیہ السلام سے

إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُمْ مِنْهَا

۷ بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝ یاد کر یعنی

بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کے آگے کہ جب کہا موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

. . . نے اپنی بی بی کو جو ساتھ تھی کہ بے شک میں نے دیکھی ہے آگ، سو
جلدی لاتا ہوں میں تم کو وہاں سے آگ کی خبر، یا لا دیتا ہوں تم کو ایک انگارا
دہکتا ہوا اس آگ سے، شاید کہ تم آگ سینک کر گرم ہو، یہ بات اُس وقت
کی ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیبؑ نبی سے رخصت ہو کر
اپنی بی بی کو لیئے آتے تھے اور بی بی اُن کی حاملہ تھیں، راہ میں ایک رات ایسا
اتفاق ہوا سو بدلی اور مینہ اور سردی اور باد چلتی تھی اور ان کی بی بی کو اسی
وقت بچہ ہونے کا درد اُٹھا اور آگ نہ تھی اور چقمک سے بہتیر انکالی آگ نہ
نکلی اور جنگل میدان میں کہیں بستی نہ تھی، بی بی نے کہا، یا موسیٰؑ کہیں سے آگ
پیدا کرو، یہ حیران ہوئے جو جنگل میں کہاں سے آگ لادیں بارے ایک اُونچی
جگہ کھڑے ہو کر ہر طرف نگاہ کی، جو ایک روشنی نظر آئی، تب کہا کہ آگ لاتا ہوں
میں تمہارے واسطے، یا خبر لاتا ہوں کہ وہ روشنی کیا ہے، یہ تسلی دے کر بی بی
کو روشنی کی طرف چلے
فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ
۸ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ پھر جب آئے حضرت
موسیٰ علیہ السلام نزدیک اُس آگ کے تو دیکھا کہ ہرا درخت ہے جو اُس میں
آگ دہکتی ہے بغیر دھوئیں کے سفید، جب دیکھا تو تعجب کیا کہ اتنے میں
آواز آئی یہ کہ برکت دیا ہوا ہے جو کوئی کہ آگ میں ہے اور جو کوئی کہ آگ کے
گرد ہے، یعنی آگ میں حضرت موسیٰؑ اور گرد آگ کے جو فرشتے تھے، سب کو
برکت دی ہے اور پاک ہے خدائے تعالیٰ جو پروردگار سارے عالم کا ہے،
کہتے ہیں کہ جب یہ آواز آئی، تب حضرت موسیٰؑ نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بات
کہنے والا کون ہے، تب پھر یہ آواز آئی کہ
۹ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ○ اے موسیٰ
بے شک وہ بات کہنے والا میں ہوں خدائے تعالیٰ زبردست حکم کرنے
والا اچھا
وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ اور ڈال دے تو زمین پر عصا اپنے ہاتھ کا،
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موافق حکم الٰہی کے عصا ڈال دیا، سو وہ عصا
زمین میں گرتے ہی فوراً سانپ کی شکل بن کر چلنے لگا ہر طرف
فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ
پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ہلتا اور دوڑتا ہے گویا کہ وہ سانپ
ہے ہر طرف دوڑتا ہوا پھرتا ہے، یہ دیکھ کر ڈرے اور منہ پھیر کر بھاگے اور
پھر نہ پھرے حضرت موسیٰؑ اُس کی طرف، پھر یہ آواز آئی
۱۰ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اے
موسیٰؑ مت ڈر سوائے میرے کسی سے، جو بے شک نہیں ڈرتے میرے پاس
بھیجے ہوئے پیغمبروں کو میری طرف سے مہربانی اور بخشش ہے ایسی کوئی چیز
نہیں ہے جس سے ڈریں
اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ
۱۱ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ مگر جو کوئی ظلم کرے، یعنی ظالموں کو چاہیئے جو مجھ سے
ڈریں کہ اُن کے واسطے عذاب تیار ہے پھر اگر وہ ظالم ظلم کے بدلے نیک
کام کرے ظلم کے پیچھے یعنی ظلم کر کے توبہ کرے اور نیکیاں تو پھر بے شک میں بخشنے والا
مہربان ہوں، بخش دوں گا میں اُن کے وہ سب گناہ پچھلے بسبب توبہ کے
اور اُن کے نیک کاموں کے
وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ
سُوْٓءٍ ۫ اور اندر لا اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں، جو باہر آوے گریبان
میں سے ہاتھ تیرا سفید بے عیب، یعنی وہ سفیدی بیماری اور مرض کی نہ ہوگی
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موافق حکم الٰہی کے گریبان میں ہاتھ اپنا ڈال کر جو
باہر نکالا تو حد سے زیادہ روشن نکلا، پھر آواز آئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
کہ یہ دونوں معجزے
فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا
۱۲ فٰسِقِيْنَ ○ نو معجزوں میں کے ہیں، سو یہ نو معجزے پیغمبری کی نشانی دی تجھے
تو جا فرعون اور اُس کی قوم کی طرف، جو بے شک فرعون اور اُس کی قوم میں
ایک گروہ باہر نکلے ہوئے حکم کی حد سے
۱۳ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ○
پھر جب آئیں نزدیک فرعون کے اور اُس کی قوم کے ہماری نشانیاں قدرت
کی صریحا اور آشکارا جو سب نے دیکھے معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
تب کہا فرعون نے لوگوں نے کہ یہ جادو ہے کھلا ہوا جو جانتے ہیں کہ یہ مقرر
جادو ہے
وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ
۱۴ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○ اور نہ مانا سحر ان معجزوں کو

Marfat.com

اور یقین جانتے تھے اُن کو دل اُن کے یعنی دل میں سچ جانتے تھے کہ یہ پیغمبر خدائے تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں، جادوگر نہیں ہیں اور یہ جو دکھاتے ہیں سو معجزے ہیں جادو نہیں ہے پھر وہ نہ ماننا اور انکار کرنا ظلم سے اور تکبّر سے تھا، پھر دیکھ آخر کو کیسا ہوا انجام بدکاروں کا جو وہ دنیا میں سب دریا میں ڈوب مرے اور آخرت کو آگ میں جلا کریں گے ہمیشہ

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ
۱۵ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور بیشک
ہم نے دی داؤد پیغمبر کو اور اُس کے بیٹے سلیمان پیغمبر کو عقل اور سمجھ اور ان دونوں نے بعد ہمارے انعام اور بخشش کے کہا کہ تمامی تعریفیں اور شکر کرنا خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہے جو زیادتی اور بزرگی دی ہم کو اوپر بہت اپنے بندوں مومنوں کے

وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ اور وارث اور مالک ہوا سلیمان پیغمبر اپنے باپ داؤد پیغمبر کا بعد مرنے باپ کے پیغمبری کا اور بادشاہی کا

قصہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے اُنیس بیٹے تھے، ہر ایک کے دل میں تھا کہ باپ کے پیچھے میں بادشاہ ہوں گا، خدائے تعالیٰ نے ایک طومار لکھا ہوا سربمہر بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس، اور کہلا بھیجا جو اس میں مسئلے ہیں، جو کوئی تیرے بیٹوں سے ان مسئلوں کا جواب دے گا، وہی تیرے پیچھے تیری جگہ بیٹھے گا اور بادشاہ ہوگا، حضرت داؤد علیہ السلام نے دربار کیا، اور سب امراؤں اور سرداروں کو جمع کیا اور سب اپنے بیٹوں کو بُلا کر کہا کہ حکم الٰہی یوں ہوا ہے کہ جو تم میں سے ان مسئلوں کا جواب دیوے گا وہی میرے بعد بادشاہ ہووے گا، پھر مسئلے پوچھنے شروع کیے کہ بتاؤ سب چیزوں سے کون سی چیز نزدیک ہے اور کون سی چیز سب سے دُور ہے، کون سی دو چیزیں ناموافق ہیں اور کونسی چیز بہت ڈراؤنی ہے اور کون سی دو چیزیں قائم ہیں اور کون سی چیز ہے جس سے محبت بہت ہے، اور کون سے دو دشمن ہیں، اور کون سا کام ہے کہ آخر اُس کا بُرا ہے۔ حضرت داؤد کے بیٹے یہ مسئلے سُن کر سب حیران ہوئے اور کسی کو جواب نہ آیا، تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اگر فرماؤ تو میں جواب ان مسئلوں کا دوں، حضرت داؤد نے کہا اچھا بتاؤ، پھر حضرت سلیمان نے شروع کیا کہ آدمی کو سب چیزوں سے نزدیک مرگ ہے اور سب سے دُور وہ چیز ہے جو گذر جائے اور بہت محبت بدن کو رُوح سے ہے، اور بہت ڈراؤنا مُردے کا بدن ہے اور قائم زمین و آسمان ہیں اور ناموافق آپس میں رات دن ہیں اور دشمن آپس میں موت اور زندگی ہیں اور وہ چیز جس کا آخر اچھا ہے وہ صبر ہے، اور وہ کام جس کا آخر بُرا ہے سو وہ غصّہ کے وقت تُند ہونا اور بے اختیار بولنا۔ جب یہ سب جواب مسئلوں کے موافق اُس لکھے ہوئے کے بتائے، تب سب بنی اسرائیل کے اشرافوں اور سرداروں نے کہا کہ اے داؤد نبی تمہارے سب بیٹوں میں سلیمان بڑا عقلمند ہے اور لائق بادشاہت کے یہی ہے، تب حضرت داؤد نے حضرت سلیمان کو بادشاہت سونپ کر کنارے جا بیٹھے اُس کے دوسرے دن وفات پائی حضرت سلیمان نے اپنے باپ کو اوّل منزل پہنچا کر بادشاہت کے تخت پر جلوس فرمایا

وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیْنَا مِنْ
۱۶ كُلِّ شَیْءٍ ۖ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ۝ اور کہا اے لوگو سکھے
ہم بولیاں سب جانوروں کی اور دیا ہم کو خدائے تعالیٰ نے ہر چیز سے جو ضروری تھی بادشاہت کے واسطے تھوڑا تھوڑا بے شک یہ انعام ہر طرح بزرگی ہے کھلی ہوئی میرے حق میں خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے، اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ
۱۷ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ۝ اور اکٹھی کیں سلیمان علیہ السلام کے واسطے فوجیں
دیووں سے اور آدمیوں سے اور اُڑتے جانوروں سے، پھر یہ سب لشکر اپنی اپنی مثل سے برابر جدا جدا درست ہوکر اُترے **نقل** کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان کا ایسا تخت تھا جو کسی بادشاہ کو میسر نہیں ہوا، تفسیروں میں لکھا ہے جو دیووں نے ہزاروں من ریشم لاکر ایک بساط بنائی، ایک کوس کی لمبی اور ایک کوس کی چکلی، اس بساط پر وہ تخت رکھا اور کئی ہزار کرسیاں امیروں کی دیووں اور آدمیوں سے گرد تخت کے بچھی تھیں، اُس بساط کو باد مع تخت اور کرسیوں کے اُڑا کر لیے پھرتی تھی، ایک مہینے کی راہ ایک دن میں اور اوپر اس تخت کے سب طرح کے جانور اپنی اپنی چونچ سے اور باری سے اپنے پروں کو برابر جوڑ کر تخت کے ساتھ اُڑتے ہوئے سایہ کیے جاتے تھے

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ
ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ

Marfat.com

۱۸ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ تب تک کہ آئے اوپر جنگل چیونٹیوں کے یعنی اُس جنگل پر
سے تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہوا پر چلا جاتا تھا چیونٹیوں میں جو سردار
تھا اپنی قوم کا، کہا کہ اے چیونٹیو! گھس جاؤ اپنے گھروں میں اور رَل نہ ڈالیں تم
کو سلیمان علیہ السلام اور لشکر اُس کا، اور وہ نہ جانیں گے کہ تم پس جاؤ گی۔ کہتے
ہیں کہ سردار چیونٹیوں کا لنگڑا تھا اور مرغ کے برابر تھا اور بعض کہتے ہیں کہ دُنبے
کے برابر تھا جب اُس نے وہ بات کہی اپنے لشکر سے تو اس بات کو باؤ نے
تین کوس سے لاکر حضرت سلیمان کو سُنا دیا، یہ بات سُن کر
فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا پھر مسکرا ہنسے حضرت سلیمان
علیہ السلام تعجب سے اُس چیونٹے کی بات سے، کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام نے اس چیونٹے کو بُلا کر کہا کیا تُو جانتا نہ تھا کہ لشکر میرا کسی کو نہیں
ستاتا، اُس نے کہا یا سلیمان نبی علیہ السلام میں یہ بات جانتا ہوں لیکن میں
اُن کا سردار ہوں، مجھے اُن کو نصیحت کرنا اور خبردار کرنا ضرور ہے، پھر حضرت
سلیمانؑ نے پوچھا کہ میرا لشکر تو ہوا پر جاتا ہے تیری قوم کو کیونکر دُکھ پہنچاتا اُس
نے کہا میری غرض اس کہنے سے یہ تھی ایسا نہ ہو جو میری قوم تمہارے لشکر
کے دیکھنے میں مشغول ہو اور یاد خدا کی بھولے یا اس دولت اور حشمت
تمہاری کو دیکھ کر انہیں بھی دنیا کی محبت آوے تو اس سبب خدائے تعالیٰ
کی ناخوشی سے پامال ہو دیں، پھر حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ تیرے لشکر
کا شمار کیا ہے، اُس نے کہا کہ میرے حکم میں چار ہزار سرہنگ ہیں ہر ایک
کے تابعدار چالیس ہزار نقیب ہیں اور ہر نقیب کے حکم میں چالیس ہزار
چیونٹا ہے، پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تُو اپنے لشکر کو زمین کے
اوپر کیوں نہیں نکالتا، اُس نے کہا کہ ہم نے زمین کے اندر اس واسطے گھر
قبول کیا ہے جو ہمارے احوال سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی نہ جانے،
حضرت سلیمانؑ اُس چیونٹے کی باتوں سے خوش ہوئے
وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ
عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ اور کہا حضرت سلیمان نے کہ اے پروردگار میرے
ڈال دل میں یہ کہ شکر کروں میں تیری اُن نعمتوں کا جو نعمتیں دی ہیں مجھے، اور
میرے ماں باپ کو جو اُن سے یہ دولت اور بادشاہت مجھے ورثہ میں ملی
وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي
۱۹ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ○ اور ڈال میرے دل میں وہ کہ نیک کام کروں میں
تیرے فضل سے جو راضی ہو تو مجھ سے اور اندر لا مجھ کو اپنی مہربانی اور بخشش سے
اپنے نیک بخت بندوں میں یعنی جو بندے تیرے کہ وہ نیک بخت ہیں، اُن میں
داخل کر مجھ کو اپنے فضل سے، کہتے ہیں کہ ہر روز سب جانور اپنی اپنی باری سے
آن کر حضرت سلیمانؑ کے تخت کے اوپر برابر برابر جڑ کر ہوا میں سایہ کیے ہوئے اُڑتے
جاتے تھے، ایک دن تھوڑی سی دھوپ حضرت سلیمانؑ کے چہرے پر آئی حضرت
سلیمانؑ نے اوپر دیکھا
وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ
۲۰ مِنَ الْغَائِبِينَ ○ اور ڈھونڈھا اور معلوم کیا احوال جانوروں کا دیکھا کہ سب
جانور اپنے اپنے مکان میں حاضر ہیں، لیکن ہُدہُد کی جگہ خالی تھی، تو پھر کہا حضرت
سلیمانؑ نے کہ کیا ہوا مجھے کہ میں نہیں دیکھتا ہُدہُد کو یعنی یہ جو ہزاروں طرح کے
جانور ہیں، اُن میں میری نظر ہُدہُد پر نہیں پڑتی یا وہ آج ان سب میں سے غائب
ہوا ہے جو حاضر نہیں
لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي
۲۱ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ○ ہر طرح بڑا عذاب کروں گا میں ہُدہُد کو اور تنبیہ کروں گا
میں جو اُس کے سارے بدن کے پر اکھیڑ ڈالوں گا یا ذبح کروں گا میں جو اور
کوئی جانور کبھی ایسی تقصیر نہ کرے یا آوے ہُدہُد میرے پاس ساتھ حجت
روشن کے یعنی سبب اپنے غیر حاضر ہونے کا کوئی معقول بتا دے تو یہ
تقصیر معاف کروں گا
فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ
۲۲ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ○ پھر ہُدہُد نے بہت دیر ڈھیل
نہ کی اور تھوڑی سی دیر میں آیا، پھر کہا حضرت سلیمان علیہ السلام کو، یا نبی معلوم کیا
میں نے اُس چیز کو جس کی خبر معلوم نہ کی تُو نے اور آیا میں تیرے پاس ایک
شہر سے جو اُس کا نام سبا ہے ساتھ سچی خبر تحقیق کے، اور خبر یہ ہے کہ میں
آسمان کی ہوا میں اُڑا جاتا تھا جو ایک ہُدہُد اُس شہر کا رہنے والا مجھے راہ میں
ملا اور اپنے بادشاہ کی اور اس شہر کی بے نہایت تعریف کی جو میں بے اختیار
وہاں کی سیر کو گیا تھا، حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ وہاں بادشاہ کون ہے اور
اُس کا دین کیا ہے؟ تب ہُدہُد نے کہا کہ جب میں شہر سبا میں گیا تو
إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ
۲۳ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ○ بے شک میں نے پایا اُس شہر میں ایک عورت

Marfat.com

کو، جو اُس کا نام بلقیس ہے وہ بادشاہت کرتی ہے اُس شہر کے لوگوں
کی، اور دیا ہے خدائے تعالیٰ نے اُس عورت کو سب اسباب بادشاہت کا
اور اُس عورت کا ہے ایک تخت بہت بڑا۔ کہتے ہیں کہ بلقیس کے تخت
کی چکلان اور لمبان ساٹھ گز کی تھی اور اس تخت کی سونے روپے کی چھت تھی
اور بہت بیش قیمت جواہر سے جڑا ہوا تھا

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ
۲۴ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۙ اور پایا میں نے بلقیس کو اور اُس کے
سب لوگوں کو جو پُوجتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں سُورج کو سوائے حق تعالیٰ کے
اور اچھا بنایا ہے اُن کے واسطے شیطان نے اُن کے کاموں کو، یعنی شیطان
نے اُنہیں ایسا بہکایا ہے جو اُنہیں وہ اپنے کام اچھے لگتے ہیں اور پھیر رکھا
ہے سیدھی راہ سے اُن لوگوں کو شیطان نے اس سبب سے وہ سیدھی راہ
خدائے تعالیٰ کی طرف ایک جاننے کے نہیں پاتے اور شیطان اُنہیں بہکایا کرتا
ہے

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ
۲۵ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ تو سجدہ نہ کریں اس
خدائے تعالیٰ کو جو باہر لاتا ہے اُن چھپی ہوئی چیزوں کو جو آسمان اور زمین میں
ہیں، یعنی آسمان سے مینہ ظاہر کرتا ہے اور زمین سے ہزاروں طرح کی چیز اگاتا
ہے اپنی قدرت سے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اپنے دلوں میں اور جو
تم ظاہر کرتے ہو زبان سے، سب خدائے تعالیٰ جانتا ہے کوئی بات اس سے
پوشیدہ نہیں ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ خدائے
تعالیٰ برحق ہے جو نہیں ہے کوئی ایسا جس کی بندگی کیجیے مگر وہی خدائے تعالیٰ
برحق جو پیدا کرنے والا ہے اور صاحب عرش بڑے کا ہے جو عرش سے بڑی
کوئی چیز خدائے تعالیٰ نے نہیں پیدا کی، یہ سجدہ آٹھواں ہے قرآن شریف کے سجدوں سے
کہتے ہیں کہ جب ہُدہُد نے یہ تعریفیں بلقیس کی اور اُس کے شہر کی اور اُس
کے تخت کی تمام بیان کیں تب

۲۷ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ کہا
حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اب دیکھیں گے ہم اس بات میں کہ تُو
نے یہ سبب اپنے غائب رہنے کا سچ کہا ہے یا ہے تُو جھوٹ بولنے والوں
سے، پھر حضرت سلیمان نے ایک خط لکھ کر ہُدہُد کو دیا اور کہا کہ

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ
فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۝ لے جا یہ میرا خط، پھر ڈال دے اُس خط کو ۲۸
بلقیس اور اُس کے لوگوں کے پاس، پھر سرک کر اُن کے پاس سے کہیں بیٹھ کر
دیکھ اُن کو جو کیا جواب دیتے ہیں اور اُن کی فکر کدھر پھرتی ہے اور کیا مصلحت
کرتے ہیں اس خط کے جواب میں، کہتے ہیں کہ ایک یمن کے بادشاہ کا نام شراخیل
تھا اور اُس کے گھر میں پری سے ایک بیٹی ہوئی تھی، اُس کا نام بلقیس رکھا تھا
اور سوائے بلقیس کے اولاد نہ تھی، جب شراخیل اس جہان سے گیا، تب بلقیس
باپ کی جگہ بادشاہ ہوئی اور اُس کی ماں کا کُنبہ جو جن تھے، وہ بھی رفیق ہوئے اور
بلقیس کے واسطے ایک تخت بہت بڑا سونے کا اور جڑاؤ تیار کیا اور وہ لوگ
وہاں کے جن اور آدمی سُورج کی پُوجا کیا کرتے تھے، سو ایک دن بلقیس دربار
سے اُٹھ کر اپنی خواب گاہ میں اکیلی لیٹی تھی جو ہُدہُد نے وہ خط بلقیس کی چھاتی پر
ڈال دیا، بلقیس نے اُس خط کو اُٹھا کر پڑھا اور خواب گاہ سے نکل کر پھر دربار
کیا اور سب وزیر اور امراء حاضر ہوئے اور وہ خط اُن کو دیا

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝ کہا اے امراء ۲۹
اور وزراء اور سردارو مجھ پاس یہ خط آیا ہے بڑا، یعنی ایک جانور نے لا کر دیا
اور اور اس میں لکھی ہے بڑی بات، یعنی ایسے شخص کا لکھا ہوا ہے، جس کے
تابعدار جانور ہیں، امراؤں نے یہ بات سُن کر اُس خط کو پڑھا تو یہ لکھا تھا

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ ۳۰
اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ بے شک یہ خط سلیمان نبی کی ۳۱ ع ۱۷
طرف سے ہے اور یہ خط لکھا ہے خدائے تعالیٰ کے نام سے، جو وہ خدائے تعالیٰ
بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے اور مدعا خط کا یہ ہے کہ جو بڑائی اپنی نہ کر مجھ پر، اور
آن کر حاضر ہو تابعدار حکم ماننے والی ہو کر، جب بلقیس کے امراؤں اور وزراؤں
نے خط کا احوال معلوم کیا جو لفظ تھوڑے ہیں اور بہت معنی سمجھے جاتے ہیں سوچ
جا کر حیران ہوئے تب پھر

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً
اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ کہا بلقیس نے کہ اے سردارو، کہتے ہیں کہ بلقیس ۳۲
کے امراء تین سو تھے اور ہر ایک امیر کی دس ہزار فوج تھی، یہ سب تین لاکھ فوج

Marfat.com

ہوئی اور جن علٰحدہ تھے اُن تین سو امراؤں سے کہا کہ تدبیر بتاؤ تم میرے کام کی
جو اس خط کا جواب کیا لکھوں اور میں آپ اپنی تدبیر سے کام فیصل نہیں کر
سکتی تمہارے ہوتے، یعنی تم سے مصلحت کر کے کام کرتی ہوں جو بھلائی بُرائی
سمجھ کر کام کیجئے تو پیچھے پچتانا نہ ہو

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّۃٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ وَّ الْاَمْرُ
اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ۝ کہا اُمراؤں نے کہ ہم بڑے زبردست ۳۳
ہیں اور فوج لشکر ہمارا بہت ہے اور سامان لڑائی کا سب درست اور تیار
ہے اور حکم تیرا ہے، ہم سب تابعدار ہیں تیرے، پھر تو دیکھ اور غور کر جو تیری
مصلحت ہو سو حکم کر ہم حاضر ہیں، بلقیس نے امراؤں کی گفتگو سُن کر معلوم
کیا کہ لڑنے کو تیار ہیں

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا وَ جَعَلُوْۤا
اَعِزَّۃَ اَھْلِھَاۤ اَذِلَّۃً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ۝ کہا کہ بادشاہ جب ۳۴
کسی شہر میں آتے ہیں تو لوٹ مار سے خراب کرتے ہیں اُس شہر کو، اور کرتے
ہیں اُس شہر کے عزت و حرمت والوں کو خراب اور رسوا اور قیدی اور یہی
دستور ہے بادشاہوں کا، جو یوں ہی کرتے ہیں، پھر اب مصلحت یہ ہے کہ
پہلے

وَ اِنِّیْ مُرْسِلَۃٌ اِلَیْھِمْ بِھَدِیَّۃٍ فَنٰظِرَۃٌۢ بِمَ یَرْجِعُ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور میں بھیجتی ہوں اُن کی طرف تحفہ اور پیشکش ایلچی کے ہاتھ ۳۵
پھر دیکھوں میں جو کیا جواب لے کر ایلچی پھرتے ہیں، اگر اُس نے یہ میرا بھیجا ہوا
لیا تو وہ بادشاہ ہے اور اگر پھیر بھیجا تو وہ نبی ہے، کہتے ہیں کہ بلقیس نے ہزار
اینٹ سونے کی اور تاج جڑاؤ بادشاہوں کے لائق اور صندوقچہ بن بیدھے
موتیوں کا اور مشک اور کافور بہت سا، اور ایک بڑا موتی ٹیڑھا سوراخ
کیا ہوا منذر بیٹے عمر کے ہاتھ بھجوایا جو منذر بڑا مصاحب بلقیس کا تھا اور
بہت لوگ اور فوج اُس کے ساتھ کر دی اور وقت رخصت کے بلقیس نے
منذر کو کہہ دیا کہ دھیان کیجیو کہ اگر اُس نے تیری طرف غصے سے دیکھا تو نہ
ڈریو، اور جانیو کہ بادشاہ ہے، اور اگر خوشی سے دیکھے اور مہربانی سے باتیں
کرے تو جانیو کہ وہ نبی ہے اور نشانی اُس کے پیغمبر ہونے کی وہ ہے جو اگر
اس موتی کو جس کا کج سوراخ ہے اُس میں ڈورا پرو دیوے گا، یہ سب سمجھا
کر رخصت کیا، جب منذر روانہ ہوا، ہُدہُد نے آ کر حضرت سلیمان علیہ السلام
سے وہ سب احوال کہا، حضرت سلیمانؑ نے دیوؤں کو بُلوا کر کہا جو بارگاہ
سے سات کوس تک سونے روپے کی اینٹوں کا فرش کر دو، دیو حکم بجا لائے
پھر منذر کی ملازمت دن دریائی گھوڑے لا کر اور جہاں تک فوج تھی دیوؤں
کی اور آدمیوں کی، اور جنگل کے جانور اور شیر اور گینڈے سے لے کر لومڑی
تک سب اپنی اپنی مثل سے پرے باندھ کر کھڑے ہوئے جب منذر آیا
اور اُس نے سونے کی اینٹوں کا فرش دیکھا اور وہ جاہ و جلال نظر آیا، اپنے جی
میں بہت شرمندہ ہوا کہ میں کیا لے کر اس کی نذر کو آیا۔ جب منذر حضرت
سلیمانؑ کے تخت کے نزدیک آیا، تب سلیمان علیہ السلام نے خوشی سے ہنس
کر فرمایا کہ اے منذر، وہ ڈبہ موتیوں کا اور وہ موتی ٹیڑھے سوراخ کا لا اُس
نے سب جو کچھ لایا تھا، حاضر کیا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کو حکم
کیا جو منہ میں ڈورا پکڑ کر اس موتی کے سوراخ میں جا کر دوسری طرف سے
نکلی، ڈورا پرو گیا، تب اُس موتی کو بھی اور سب جو وہ تحفے لایا تھا، حضرت
سلیمانؑ نے پھیر دیے

فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ اٰتٰىنِ َۧ
اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝ ۳۶
پھر جب آیا منذر بلقیس کا ایلچی سلیمانؑ نبی کے پاس، سو کہا حضرت سلیمانؑ نے
اے منذر کیا تم میری مدد کرتے ہو مال سے، پھر جو کچھ دیا ہے مجھے خدائے تعالیٰ
نے بے نہایت دولت اور علم اور پیغمبری بہت اچھی ہے اُس مال و دولت
سے جو تمہیں دیا ہے بلکہ تم اپنے تحفے لائے ہوئے پر خوشی اور شیخی کرتے
ہو، یعنی اتراتے ہو اور کہا منذر کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے

اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ
لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ پھر جا طرف بلقیس ۳۷
کے اور اُس کے اُمراؤں کی طرف جا کر کہہ کہ یہاں آن کر حاضر ہو، اور اگر نہ حاضر
ہوں گے تو پھر لاؤں گا میں اُن پر لشکروں کو، جو ایسے زور آور ہوں گے وہ لشکر
جو سامنے نہ آ سکیں گے اُن کے بلقیس کے لشکر اور البتہ نکال دیں گے ہم اُن
کو اس شہر سے خوار اور رسوا کر کے، جو ہوویں گے وہ خراب اور پریشان، اور
قیدی، یہ باتیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی سُن کر منذر پھر آیا بلقیس کے پاس
اور سارا وہاں کا احوال بلقیس کے آگے بیان کیا، بلقیس نے وہ سب سُن کر جلد
چلنے کی تیاری کی، اور اپنے تخت کو ایک اچھی جگہ بہت محافظت سے رکھا، اور

Marfat.com

اُس کے دروازے کو قفل مضبوط دیا اور کُنجی اپنے پاس رکھی اور بہت لوگ اس کی خبرداری کو چھوڑے، اور سارے لشکر سمیت حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف روانہ ہوئی، یہ خبر حضرت سلیمانؑ کو پہنچی، دیووں نے معلوم کیا کہ بلقیس آتی ہے، اور وہ بہت خوبصورت ہے، جب اُسے حضرت سلیمان دیکھیں گے تو البتہ اُسے نکاح کر کے رکھیں گے اور بلقیس ہمارے سب بھیدوں سے واقف ہے، حضرت سلیمانؑ سے کہے گی پھر ہمیں بڑی مشکل پڑے گی، پھر کوئی ایسی فکر کیجئے جو بلقیس کے حُسن کو عیب لگائیے تو سلیمانؑ کا جی اُس سے پھر جائے اور اس کی طرف محبت کی نظر سے نہ دیکھے، یہ مصلحت کر کے کئی امراء دیووں کے حضرت سلیمانؑ کے پاس آئے جو ہمیشہ خدمت میں مصاحب تھے اور آن کر کہا کہ بلقیس نہایت احمق ہے اور گفتگو نامعقول کرتی ہے اور پاؤں اُس کے گھوڑے کے سے ہیں، یعنی پاؤں کی اُنگلیاں اور پنجے اور پاشنہ نہیں ہے اور بدشکل پاؤں ہیں، حضرت سلیمانؑ نے یہ عیب سُن کر دل میں کہا کہ اسے معلوم کیا چاہیئے جو وہ کیسی ہے اور

قَالَ يَاأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ
يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ٥ کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اے سردارو! ۳۸
عقلمند کون ہے تم میں سے، ایسا جو لا دے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اُس سے جو آوے بلقیس میرے پاس حکم بردار ہو کر، یعنی جب وہ آپ تابعدار ہو کر آوے تو تخت اُس کا البتہ میرے پاس آوے گا اور پہلے اُس کے آنے سے اس واسطے چاہتا ہوں جو اُس کی صورت بدل ڈالیں گے، پھر دیکھیں بلقیس کی عقل کو، جو پھر اس تخت کو پہچانتی ہے یا نہیں

قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ
مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ٥ کہا ایک بڑے ۳۹
زور آور نے دیووں کی قوم میں سے کہ لاتا ہوں میں تیرے پاس اس تخت کو پہلے اس سے جو تو اُٹھے اپنی جگہ سے بیٹھ کے، اور میں اُس تخت کے اُٹھا لانے میں زبردست ہوں اعتباری یعنی اُس تخت کے جواہروں سے کچھ چُرانے والا نہیں ہوں میں، کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ اپنی بیٹھک میں حکومت کی عدالت کرنے کو دوپہر بیٹھے تھے، سو اُس دیو نے کہا کہ دوپہر کے اندر اندر بلقیس کا تخت لادوں گا، حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ میں اس سے جلدی چاہتا ہوں، تو پھر

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ کہا اُس شخص نے جو پاس اُس کے علم تھا کتاب سے، یعنی آصف نے کہا جو وزیر تھا حضرت سلیمانؑ کا، اور آصف کو اسم اعظم یاد تھا، اُس نے کہا کہ میں لا دوں گا تجھے تخت بلقیس کا پہلے اس سے جو پھرے تیری نظر کسی چیز کو دیکھ کر تیری طرف، یعنی اتنی دیر میں تخت لا دوں جو تو ایک چیز کی طرف دیکھے اور اُسے دیکھ کر نظر اُٹھائے، تب حضرت سلیمانؑ نے کہا اچھا لاؤ

فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي ۖ
لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ
لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ٥ پھر جب ۴۰
دیکھا حضرت سلیمانؑ نے تو تخت سامنے دھرا ہے، تب کہا کہ یہ بزرگی فضل میرے رب کے سے ہے تو آزمائے مجھ کو میرا پروردگار ایسے کاموں میں جو میں شکر ادا کروں اُس کی نعمتوں کا یا ناشکری کروں، اور جو کوئی شکر کرے گا خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کا، پھر سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر جو شکر کرے گا اپنے واسطے اور جو کوئی ناشکری کرے گا تو پھر بےشک خدائے تعالیٰ بےپروا ہے شکر کرنے والے اور ناشکری کرنے والے سے، اکرم کرنے والا ہے جو شکر کرنے والوں کو زیادہ نعمت دیتا ہے

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ
لَا يَهْتَدُونَ ٥ کہا حضرت سلیمانؑ نے کاریگروں کو کہ اُلٹ ڈالو بلقیس کے ۴۱
دکھلانے کو اس کے تخت کے جواہر سب، یعنی جو جواہر اوپر تھے اُنہیں اکھیڑ کے نیچے جڑو اور آگے کے پیچھے کر دو اور سُرخ کی جگہ سبز اور زرد کی جگہ نیلے اور سیاہ کی جگہ سفید جواہروں کو جڑو۔ غرضکہ اس تخت کی اور ہی شکل بدل ڈالو، تو دیکھیں ہم کہ بلقیس اپنے تخت کو پہچانتی ہے یا ہوتی ہے اُن لوگوں سے جو نہیں پہچان سکتے، کاریگروں نے موافق حکم کے تیار کیا

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ
وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ٥ پھر جب کہ آئی بلقیس ۴۲
حضرت سلیمانؑ کے پاس، وہ تخت بلقیس کا آگے دھرا تھا حضرت سلیمانؑ نے پُوچھا کہ اے بلقیس ایسا ہی ہے تیرا تخت، کہا بلقیس نے گویا کہ وہی ہے، یعنی ویسا ہی ہے، یہ نہ کہا کہ وہی ہے، اس واسطے کہ شاید میرا سا تخت اور بھی کہیں

Marfat.com

ہو، اس بات سے عقل اُس کی معلوم کی کہ احمق نہیں ہے، اور کہا بلقیس نے
کر دیا ہے ہم کو علم اور عقل خدائے تعالیٰ کی قدرت پر اور تیری پیغمبری پر، یعنی
میں نے جانا کہ تُو پیغمبر بے شک ہے اور خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت
رکھتا ہے پہلے اس قدرت کے دیکھنے سے یعنی یہ تخت اپنا جو یہاں دیکھا
اس سے پہلے میں نے جانا تھا کہ تو نبی مقرر ہے اور ہوں میں فرمانبردار
خدائے تعالیٰ کے حکم کی

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ
۴۳ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ○ اور پھیر رکھا بلقیس کو خدائے تعالیٰ نے اپنی توفیق
اور مدد سے اُس چیز سے جو وہ پوجتی تھی سوائے خدائے تعالیٰ کے، یعنی
خدائے تعالیٰ نے بلقیس کو سورج کے پوجنے سے چھڑایا، بے شک جو تھی
بلقیس کافروں کی قوم سے، کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دوبارہ
بلقیس کی عقل آزمانے کو اور اُس کے پاؤں دیکھنے کو ایک محل بنوایا جو زمین
اُس کی صاف ستھری شیشے کی تھی، اُس میں پانی چھڑکا، وہ ایسا ہوا جیسے دریا نظر
آتا تھا، حضرت سلیمان اپنا تخت وہاں بچھوا کر بیٹھے اور بلقیس کو بلوایا، جب
بلقیس آئی

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ
لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ
مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ کہا لوگوں نے بلقیس کو کہ اندر جا اس محل کے، پھر
جب دیکھا بلقیس نے اس محل کے صحن کو تو وہ سمجھی کہ یہ پانی ہے اور اوپر
کھینچا پائینچے کو پنڈلیوں سے تو پانی میں چلے، حضرت سلیمانؑ نے دیکھا کہ اس
کے پاؤں میں کچھ عیب نہیں وہ دیوؤں کی بات جھوٹی ہے، تب کہا حضرت
سلیمانؑ نے بلقیس کو، مت اُٹھا دامن کو جو یہ محل کا ہے صحن بنا ہوا درست
اور صاف شیشے سے، تب

قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ
ع ۱۲ ۱۸ ۴۴ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؏ کہا بلقیس نے کہ اے پروردگار میرے بے شک
میں نے ظلم کیا ہے اپنے اوپر آپ سورج کے پوجنے کے سبب، اور مسلمان
ہوئی میں سلیمانؑ نبی کے ساتھ خدائے تعالیٰ کے واسطے جو پروردگار سارے
عالم کا ہے، پھر حضرت سلیمانؑ کے پاس آن کر بیٹھی، اور حضرت سلیمانؑ نے
بلقیس سے نکاح کیا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ○ اور مقرر بھیجا ہم نے ثمود کی ۴۵
قوم کی طرف ان کے بھائی صالحؑ نبی کو، اس واسطے جو صالحؑ نبی نے جا کر اس قوم
کو کہا کہ بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی اور اس کے سوا کسی کو نہ پوجو، پھر وہ دو فرقے ہو کر
جھگڑنے لگے، یعنی بعضے ایمان لائے اور حضرت صالحؑ کا کہا مانا اور بہتوں نے
نہ مانا اُن کے کہنے کو اور کافر ہی رہے اور جھگڑنے لگے جب تکرار اور بحث میں
ہارے اور جواب نہ آیا کافروں کو، تب کہا اے صالحؑ جو تو عذاب سے ہمیں
ڈراتا ہے، اگر سچا ہے تو جلد لا اُس عذاب کو

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ کہا حضرت صالح علیہ ۴۶
السلام نے کہ اے میری قوم کیوں جلدی کرتے ہو عذاب کے آنے میں جو تمہارے
حق میں بہت بُرا ہے پہلے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے جو تمہارے حق میں
بہت بھلا ہے، یعنی کفر اور ظلم سے توبہ کرنا بہتر ہے، اُسے چھوڑ کر تم عذاب
مانگتے ہو، کیوں نہیں بخشواتے اپنے گناہ خدائے تعالیٰ سے، شاید خدائے تعالیٰ
تم پر مہر کرے اور تمہارے گناہ بخش دے

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ
اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ○ کہا قوم نے حضرت صالحؑ نبی کو ۴۷
بد قوم اور بد شگن پایا تجھ کو اور تیرے ساتھ والوں کو ہم نے کہ جب سے تُو نے یہ
باتیں شروع کی ہیں، تب سے سارے شہر کے لوگوں پر ہر طرح کی مصیبت ہے
تب کہا حضرت صالحؑ نبی نے اُنہیں کہ بد شگنی تمہاری خدائے تعالیٰ کے پاس
سے ہے مقرر کی ہوئی یعنی خدائے تعالیٰ تمہیں توفیق ایمان کی نہیں دیتا تمہارے
تکبر اور ظلم کے سبب، نہ تم کفر اور تکبر کو چھوڑ دو گے نہ تم پر سے یہ آفتیں اور مصیبت
جاوے گی، بلکہ تم لوگ آزمائے جاتے ہو عیش اور مصیبت میں

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي
الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ○ اور تھے اُس شہر میں نو شخص دولتمند اُس ۴۸
قوم کے اور بہت شریر تھے، جو خرابی کرتے تھے اس شہر میں اور بھلائی نہ کرتے
تھے جب اُونٹنی کو مار چکے اور حضرت صالحؑ نے اُن کو کہا کہ اب تم پر تین دن کے
پیچھے عذاب آوے گا، تب اُنہوں نے آپس میں مصلحت کر کے

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ

Marfat.com

۴۹ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ
کہا قسم کھا کر خدائے تعالیٰ کی جو البتہ رات کو جا پڑیں گے مار ڈالنے کو صالحؑ پر
اور اُس کے لوگوں پر، پھر جو کوئی اُن کے خون کا دعویٰ کرے تو کہیں ہم جو
ہم نہیں تھے اُس جگہ جہاں وہ مارے گئے ہمیں خبر نہیں جو کس نے اُنہیں
مار ڈالا اور ہم اپنے اس بیان میں البتہ سچے ہیں

۵۰ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝
اور مکر کیا اُن لوگوں نے مکر کرنا جو صالحؑ نبی کو چھپ کر مار ڈالیں، اور جب کوئی
اُن کا وارث پوچھے تو کہیں ہمیں خبر نہیں اور ہم نے مکر کیا مکر کرنا، جو بدلہ اُن
کے مکر کا اُنہیں پہنچایا، جو اسی کام میں وہ آپ ہی ہلاک ہوئے اور وہ نہ جانتے
تھے کہ اس طرح ہوگا **نقل** کہتے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام نے اس شہر
سے باہر ایک مسجد پہاڑ کی کھوہ میں بنائی تھی، رات کو ہمیشہ وہاں جاکر نماز اور
بندگی کیا کرتے تھے، جب انہوں نے قوم سے وعدہ کیا کہ تم پر تین دن کے
پیچھے عذاب آوے گا، اُن نو شخصیتوں نے آپس میں بیٹھ کر کہا کہ صالحؑ کا کہنا
سچ ہے جو وہ وعدہ عذاب کا دیتا ہے سو وہ وہیں ہوگا، پر ایسا کام کیجئے کہ تین
دن سے پہلے ہی اُسے آج مار ڈالیئے، یہ مصلحت کرکے وہ نو شخص سویرے
سے اس پہاڑ کی کھوہ میں جا بیٹھے اس ارادے پر کہ جس وقت حضرت صالحؑ
آویں، بغیر بات پوچھے انہیں مار ہی ڈالیئے، خدائے تعالیٰ کی قدرت سے
ایک ٹکڑا پہاڑ کا اُس کھوہ کے منہ پر اوپر سے آپڑا اور راہ بند ہوئی، وہ نو
شخص اسی جگہ موئے اور باقی شہر کے لوگ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی چنگھاڑ
سے سب مر گئے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ
۵۱ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ پھر دیکھ جو کیسا ہوا آخر کام اُن کے فریب کا،
جو بے شک ہم نے ہلاک کیا اُن نو شخصوں کو اُس غار میں، اور باقی اُن . .
قوم کو عذاب سے مارا

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
۵۲ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ پھر یہ ہیں گھر اُن کے حجر کے شہر میں ڈھے
ہوئے ویران پڑے ہیں بسبب اُن کے ظلم کے اور پیغمبرؑ کا کہنا نہ ماننے کے
سبب، بے شک اس احوال میں ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت
کی، واسطے اُس قوم کے جو جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں اور عقل رکھتے ہیں

۵۳ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور بچا لیا ہم نے اُن
لوگوں کو، جو ایمان لائے تھے خدائے تعالیٰ پر، اور صالحؑ نبی کو سچا جانا تھا - اور
تھے وہ لوگ پرہیز کرنے والے کفر سے اور شرک سے، اُن سب کو عذاب
سے بچایا

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ
۵۴ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور بھیجا ہم نے لوطؑ نبی کو اُس کی قوم کی طرف، جب اُس نے
جاکر کہا اپنی قوم کو، آیا تم آتے ہو بدکام کرنے بے ملاحظہ اور تم دیکھتے ہو اور
شرماتے نہیں اور ڈرتے نہیں خدائے تعالیٰ سے

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ
۵۵ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اے تم آتے ہو بدکام کرنے مردوں سے
عورتیں چھوڑ کر، جو خدائے تعالیٰ نے عورتوں ہی کو بنایا ہے اس کام کے واسطے
بلکہ تم اے قوم بڑے احمق ہو جو انجام اپنے کام کا نہیں سمجھتے

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ
۵۶ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ پھر نہ تھا جواب اس
بات کا حضرت لوطؑ کی قوم کو، مگر وہ کہ کہتے آپس میں کہ نکال دو لوطؑ کے لوگوں
کو لوطؑ سمیت اپنے شہر سے جو یہ لوگ مرد پاکیزہ ہیں، یعنی اپنے تئیں ستھرا
اور پاک جانتے ہیں اور ہمیں عیب کرتے ہیں

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ
۵۷ الْغٰبِرِيْنَ ۝ پھر ہم نے بچایا لوط علیہ السلام کو اور اُس کے لوگوں کو عذاب سے
مگر عورت اُس کی، یعنی بی بی لوطؑ نبی کی جو وہ قوم میں سے نہ نکلی، سو مقرر
کیا ہم نے اُس عورت کو پیچھے رہنے والوں میں عذاب کے درمیان یعنی اُسے
کافروں کے ساتھ عذاب سے ہلاک کرنا مقرر کیا تھا

ع۴ ۱۴ ۱۹ ۵۸ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝
اور برسایا ہم نے اُس شہر کے لوگوں پر مینہ پتھروں کا، جو بہت بُرا ہے مینہ برسنا ڈرائے
ہوؤں پر، جب وہ سب ہلاک ہو چکے، تب لوط علیہ السلام کو ہم نے فرمایا

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ
۵۹ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ کہو تمامی تعریف اور شکر خدائے تعالیٰ
ہی کو لائق ہے اور سلام اوپر اُن بندوں خدائے تعالیٰ کے جو چنے ہوئے ہیں
اُس کے، اے اب خدائے تعالیٰ اچھا ہے یا وہ جن کو تم شریک کرتے ہو اُس کا

یعنی خدائے تعالیٰ اچھا ہے یا بُت اچھے ہیں سمجھو تو سہی اے مشرکو
اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ
۶۰ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۗ
بھلا جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو، اور نیچے بھیجا تھا تمہارے واسطے آسمان سے یا بدلی سے پانی، یعنی مینہ، پھر اگائے ہم نے اُس مینہ کے پانی سے باغ بہت میووں کے بھرے ہوئے اور بہار اور پھلواری والے باغ، سو تم سے نہیں ہو سکتا تھا یہ کہ اُگاتے تم درختوں کو باغوں میں اور وہ درخت میوہ دار پھولوں سے بھرتے، اے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے جو ایسے کام کرے بلکہ یہ مشرک پھرے جاتے ہیں سیدھی راہ سے سمجھ کے

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّ
جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَاِلٰهٌ
۶۱ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ بھلا کس نے بنایا زمین کو
ٹھہری ہوئی رہنے کی جگہ خلقت کے واسطے اور پیدا کیں زمین کے بیچ میں ندیاں بہتی ہوئی، اور بنایا زمین کی مضبوطی کے واسطے پہاڑ بھاری اور پیدا کیا دو دریاؤں کو جو میٹھے اور کھاری بہتے ہیں پر وہ آپس میں ان دونوں کے بیچ ہے کہ دریا مل نہ جاویں اے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدائے تعالیٰ کے جو اُس کی مدد کرے یا کام بنا لیوے، یعنی ہرگز نہیں کوئی مددگار اُس کا، بلکہ بہت لوگ جو کافر یا مشرک ہیں، نہیں جانتے احمق ہیں

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ
يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا
۶۲ تَذَكَّرُوْنَ ۗ یا ہے کوئی ایسا جو پہنچتا ہے عاجزی اور بے کسی کے وقت پر جب اُس کو پکارے اور وہ اُٹھا دیتا ہے برائی کو مصیبت کی لاچاری کے وقت اور بنایا تم کو نائب ملکوں میں، اے کیا ہے کوئی خدا اور ساتھ خدائے تعالیٰ کے یعنی کوئی نہیں ہے، تھوڑے ہیں وہ لوگ جو نصیحت مانتے ہیں یقین لا کر اور خدائے تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں اُسے ایک جان کر

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ
الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى
اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۗ یا کوئی ہے جو راہ دکھائے تم کو اندھیروں میں جنگل ۶۳
کے اور دریاؤں کے اور کون بھیجتا ہے باؤں کو بہار کی خوش خبری دینے والی پہلے بارانِ رحمت کے آنے سے، یعنی جو باؤ مینہ برسانے والی چلتی ہے سوائے خدائے تعالیٰ کے کون چلاتا ہے اُس باؤ کو، اے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے، بہت اوپر اور اُونچا ہے خدائے تعالیٰ اُن چیزوں سے جن چیزوں کو اُس کا شریک کرتے ہیں یعنی جو بات کہ یہ مشرک کہتے ہیں، اس بات سے خدائے تعالیٰ پاک ہے اور بہت بلند ہے

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۗ بھلا کس نے پہلے پیدا کیا خلقت کو جب کہ کچھ ۶۴
نہ تھا پھر وہ دوبارہ پھر لاوے گا قیامت کے دن سب کو جو مریں گے اور کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے مینہ کے سبب، اور زمین میں اناج اُگانے کے سبب، اے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان شریک کرنے والوں کو کہ لاؤ کوئی دلیل کسی کے شریک ہونے کی خدائے تعالیٰ کے ساتھ، اگر تم سچے ہو تو یعنی تم جو کہتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کے شریک ہیں اگر یہ بات سچی ہے تو کوئی دلیل کھلی ہوئی لاؤ جس سے معلوم ہو تمہارا سچ سو کوئی دلیل نہیں ہے تم جھوٹے ہو

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا
اللّٰهُ ۗ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۗ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ۶۵
وسلم کہ نہیں جانتا جو کوئی کہ ہے آسمانوں اور زمین میں چھپی بات کو، جو پردے میں ہے، یعنی فرشتے اور جن اور آدمی اُن سب کو کسی کو غیب کی خبر نہیں، مگر خدائے تعالیٰ ہی کو ہے جو وہی جانتا ہے غیب کی خبر اور خدائے تعالیٰ کے سوائے کوئی نہیں جانتا ہے کہ کس وقت یہ مُردے سب جی اُٹھیں گے یعنی کسی کو غیب کی خبر نہیں کہ قیامت کب ہوگی

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۗ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ
مِّنْهَا ۗ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۗ بلکہ معلوم کیا یعنی معلوم نہ کیا، اُن ۶۶
کی عقل نے آخرت کے احوال میں، بلکہ یہ شبہ میں ہیں قیامت کے ہونے میں بلکہ یہ لوگ قیامت کے احوال سے اندھے ہیں یعنی دلیلیں قیامت کے ہونے کی دیکھتے نہیں

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَاۗؤُنَآ اَىِٕنَّا
لَمُخْرَجُوْنَ ۝ اور کہا کافروں نے اے کیا جب ہم ہو جاویں گے خاک ۶۶
اور ہمارے باپ دادا بھی خاک ہو جاویں گے، اے کیا ہم تب پھر نکلیں گے
قبروں میں سے
لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ
اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بے شک یہ وعدہ دیا تھا ہمیں اور ہمارے باپ ۶۷
دادا کو اس سے پہلے بھی اگلے پیغمبروں سے آگے بھی ایسی ہی باتیں ہم سن چکے
ہیں، نہیں ہیں یہ باتیں، مگر یہ کہا وتیں ہیں اگلے لوگوں کی، یعنی یہ بات یوں ہی
سنتے ہیں کچھ اصل نہیں
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُجْرِمِيْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جاؤ سیر کرو ملکوں میں ۶۸
قوم ثمود اور قوم عاد اور قوم لوط کی، ان قوموں کے شہروں میں جا کر پھر دیکھو ان
کے گھروں کا احوال کہ کیسا ہوا آخر کام گنہگاروں کا، یعنی جنہوں نے پیغمبروں
کا کہنا نہ مانا، اُن کا حال دیکھو کہ آخر کو کیا ہوا
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ ۶۹
اور مت غمگین ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کے جھٹلانے پر
اور سچ نہ جاننے پر اُن کے خفا مت ہو اُن باتوں سے جو یہ مکے کے لوگ
فن فریب کرتے ہیں
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ۷۰
اور کہتے ہیں کافر مسلمانوں کو، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کب ہوگا اور
کہاں ہے وہ وعدہ عذاب آنے کا بتاؤ اگر تم سچے ہو
قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب جلد مانگنے والوں ۷۱
کو کہ شاید وہ کہ ہووے جو تم کو پیچھے سے آلے بعض اُس چیز سے جس کی تم
جلدی کرتے ہو یعنی عذاب کو جو تم جلد مانگتے ہو شاید کچھ اُس میں سے تم پر
جلد آئے جیسے قحط اناج کا یا بدر کی لڑائی
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور بے شک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ۷۲
طرح صاحب بزرگی اور مہربانی کا ہے لوگوں پر، جو جلد عذاب نہیں بھیجتا،

لیکن بہت لوگ شکر خدا کا بجا نہیں لاتے اور اُس کی نعمتوں کا احسان نہیں مانتے
وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ ۷۳
اور بے شک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح جانتا ہے جو کچھ
چھپی ہوئی ہے کافروں کے دلوں میں دشمنی اور حسد مسلمانوں کی اور تیری اور وہ
بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ ظاہر کرتے ہیں بیر اور جھٹلانا، اور سوائے اُن
کے چھپی اور کھلی سب باتیں جانتا ہے
وَمَا مِنْ غَاۗىِٕبَةٍ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ۝ اور نہیں کوئی چیز چھپی آسمانوں اور زمین میں مگر لکھی ہوئی، یعنی ۷۴
سب چیزیں جو کسی کو معلوم نہیں ہیں، وہ سب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں
خدائے تعالیٰ کی قدرت سے
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَكْثَرَ
الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ بے شک یہ قرآن سناتا ہے بنی اسرائیل ۷۵
کو بہت اُن چیزوں سے جن باتوں میں بنی اسرائیل جھگڑتے ہیں، جیسے احوال
قیامت کا اور قبروں میں، پھر جی اُٹھنا حساب دینے کو، اور قصہ عزیر نبی کا
جو تیسرے سپارے میں ہے ذکر اُن کا ان سب باتوں کو قرآن مفصل بیان
کرتا ہے اُن پر
وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور بے شک قرآن ۷۶
ہر طرح راہ دکھاتا ہے اور بخشش ہے سچ ماننے والوں کو، یعنی جو کوئی قرآن کو
سچ کلام الٰہی جانے گا اور اُس کے حکم کے موافق کام کرے گا، بے شک اُس نے
راہ پائی خدائے تعالیٰ کی خوشی کی اور اس پر مہربانی مقرر ہے
اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْعَلِيْمُ ۝ بے شک پروردگار تیرا انصاف کرنے والا ہے بنی اسرائیل کے ۷۷
جھگڑے میں اپنے حکم سے انصاف کرے گا، اور خدائے تعالیٰ زبردست ہے
سب کچھ جاننے والا، جو کچھ اُس سے چھپا ہوا نہیں ہے
فَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَي الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ پھر تو ۷۸
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھروسا کر اللہ پر اُسی پر اپنے سب کام سونپ دے دشمنوں
سے مت ڈر، جو تو بے شک ہے اوپر سیدھی کھلی راہ کے جس میں ہرگز کوئی
بھول نہیں، کافروں کی باتوں پر دھیان مت رکھ، اور وہ جو تیری بات نہیں
سنتے اور نہیں مانتے، اس واسطے غمگین مت ہو

Marfat.com

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا
وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ بے شک تُو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ سُنا سکے ۷۹
گا بات مُردوں کو، یعنی ان کافروں کے دل مُردہ ہیں تیری بات نہیں سمجھ
سکتے، اور نہیں سُنا سکے گا تو پکارنا بہروں کو جس وقت کہ وہ پیٹھ پھیر کے
جاویں، یعنی اگر بہرا رُو برو ہو تو اشارے سے کچھ سمجھے، پھر جب کہ اُس نے
پیٹھ پھیری، پھر وہ آواز ہرگز نہیں سُننے کا، ویسے ہی یہ کافر ہیں جو ان کے
کان بہرے ہیں اور تجھ سے بیزار ہیں، پھر کیونکر تیری بات سُنیں اور سمجھیں گے
وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ
اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور نہیں تُو اے محمد صلی ۸۰
اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانے والا اندھوں کو بھٹکنے اور بہکنے کے سبب اُن کے
یعنی یہ کافر جو اندھوں کی طرح بہکتے پھرتے ہیں ان کو راہ خدا کی نہ دکھا سکے گا
اور نہ سُنا سکے گا ہماری باتیں، مگر اُسی کو جو سچ مانے گا اور تابعداری کرے گا
یعنی تیری بات مسلمان ہی سمجھیں گے، پھر وہی حکم ماننے والے ہیں جو ہماری آیتوں
کو سچا جانیں

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ
الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ ۸۱ ع۲
اور جب ٹھہر چکے گی بات یعنی عذاب کا آنا مقرر ہو چکے گا کافروں پر، تب
باہر نکالیں گے ہم کافروں کے دکھانے کے واسطے ایک حیوان زمین میں
سے، سو وہ جانور باتیں کرے گا اُن سے کہ وہ لوگ یہ ہیں جو ہماری باتوں کو
جیسے قیامت کا آنا اور مر کر دوبارہ اُٹھنا حساب دینے کو، ان باتوں پر یقین
نہیں لاتے، کہتے ہیں کہ دآبۃ الارض کا نکلنا ایک بڑی نشانی ہے قیامت
کے آنے کی نشانیوں سے، جو سُورج کا نکلنا مغرب کی طرف سے اور دآبۃ الارض
کا نکلنا زمین سے آگے پیچھے نزدیک ہوں گے، اور وہ دآبہ زمین سے نکل کر
لوگوں سے باتیں کرے گا اور اُس کی شکل اس طرح لکھی ہے کہ ساٹھ گز کا لمبا
ہوگا اور چار پاؤں ہوں گے اُس کے اور سارے بدن پر زرد رونگٹے
ہوں گے اور دو بازو ہوں گے اُس کے اور ایسا جلد چلے گا کہ کوئی پرندہ
اُس کے برابر نہ چل سکے گا اور کوئی ڈھونڈھنے والا اُسے نہ پاوے گا اور اُس
کا منہ آدمی کا سا ہوگا پر بہت روشن اور چمکتا ہوا ہوگا اور سر اور سینگ اس
کے نیل گائے کے سے اور کان ہاتھی کے سے اور رنگ چیتے کا سا، اور
گردن اور ٹانگیں اونٹ کی سی اور چھاتی شیر کی سی اور دُم دنبہ کی سی اور مکے
کے گردے میں سے نکلے گا، بعض کہتے ہیں کہ سر اور گردن ہی اُس کی باہر
نکلے گی اور سارا بدن اُس کا چھپا رہے گا زمین میں، اور مشہور یوں ہے کہ
حضرت موسیٰؑ کا عصا، اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی کا نگینہ اُس کے پاس
ہوگا جس کو عصا لگاوے گا وہ سفید منہ ہو جاوے گا اور جس کے ماتھے کو
وہ نگینہ چھواوے گا، اُس کا منہ کالا ہو جاوے گا، پھر کافر اور مسلمان کی یہی
نشانی ظاہر رہے گی کہ سیاہ اور سفید رو جس کا منہ سفید ہوگا اُسے بہشتی اور
جس کا منہ کالا ہوگا، اُسے دوزخی کہیں گے، پھر بعد اس کے سوائے ان دونوں
فرقوں کے تیسرا فرقہ نہ رہے گا، غرضکہ جب کافروں پر عذاب مقرر ہو چکے گا
اور توبہ کا وقت نہ رہے گا تب یہ دآبۃ الارض پیدا ہوگا

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ
بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ اور جس دن کہ اُٹھاویں گے ہم قبروں سے ۸۲
ہر ایک دین والوں سے لشکر ان لوگوں سے جو جھُٹلاتے تھے ہماری آیتوں کو
جو پیغمبر بیان کرتا تھا اُن کے آگے، پھر وہ لشکر ہر ایک دین کے اپنے اپنے
ٹھکانے رہیں گے، یعنی قیامت کو ہر ایک دین کے اشرافوں اور سرداروں
کو علیحدہ علیحدہ کر کے کھڑا رکھیں گے جو اُس ہر ایک دین والوں کے غریب اور
اُن کے تابعدار آ چکیں پھر سب اکٹھے جب ہو چکیں گے

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا
بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ جب تک کہ آویں حضور میں ۸۳
تب فرماوے خدائے تعالیٰ کیوں جھوٹ جانتے تھے میری آیتوں کو بغیر
دھیان کے بن سمجھے، بغیر غور کیے ان آیتوں کو عقل سے یعنی ذرا عقل سے
اوّل ان آیتوں کے معنوں کو نہ سمجھے سُنتے ہی کہا کہ یہ جھوٹ ہے سب، اے کیا
تھا جو تم یہ کرتے تھے یعنی ایسا بُرا کام کرتے تھے جو خدا اور رسولؐ کی باتوں کو
جھُٹلاتے تھے

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ ۸۴
اور مقرر ہوئی اُن پر بات عذاب آنے کی یعنی اُن پر عذاب کا آنا مقرر ہوا بسبب
اس کے جو انہوں نے ظلم کیے تھے، پھر وہ کچھ بول نہیں سکتے عذاب کو دیکھ کر
یعنی اُس عذاب کے ہول سے بات کا ہوش اور اوسان نہیں

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

Marfat.com

۸۵ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے جو ہم
نے بنائی اور پیدا کی رات تو آرام کریں رات کو نیند میں سوکر اور دن بنایا اُجلا
روشن تو دن کو تلاش روزی کی کرتے ہیں، بے شک اس رات دن کے پیدا
کرنے میں ہر طرح نشانی قدرت خدائے تعالیٰ کی ہے واسطے اُس قوم کے
جو ایمان لاتے ہیں اور سمجھتے ہیں غور کر کے یعنی جو لوگ کہ یہ سمجھتے ہیں کہ رات کو
جو سوتے ہیں تو کچھ خبر اپنی نہ کسی کی خبر کسی طرح رہتی ہے گویا مُرے ہیں پھر فجر
کو ویسے ہی اُٹھتے ہیں، یہی بات دلیل ہے جو قیامت کے دن اُٹھاوے
گا خدائے تعالیٰ قادر ہے

وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
۸۶ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ ۝
اور جس دن پھونکے گا فرشتہ قرنائی میں، پھر ڈریں گے اور گھبراویں گے ہول اور
دہشت سے اُس آواز کی جو کوئی ہوگا آسمانوں میں اور جو کوئی ہوگا زمین میں،
مگر وہ نہ گھبرائے گا جسے خدائے تعالیٰ چاہے گا، اور سب آویں گے قیامت
کے میدان میں عاجز اور بے بس ہو کر

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ
السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ
۸۷ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور دیکھے گا تو اس دن پہاڑوں کو، تو دیکھ کر سمجھے گا اُن کو
جمے ہوئے، اور وہ پہاڑ چلے جاتے ہیں چلنا بدلی کا سا، یعنی پہاڑ تو دوڑتے
جاتے ہوں گے اور چلنا اُن کا معلوم نہیں ہونے کا، کاریگری ہے اُس
خدائے تعالیٰ کی جس نے سب چیزیں درست جیسی چاہیے تھیں ویسی ہی
بنائیں، بے شک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے ہو کوئی کام، اور
کوئی بات تمہاری اُس سے چھپی ہوئی نہیں

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ
۸۸ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝ جو کوئی آوے خدائے تعالیٰ کے پاس ساتھ
بھلائی کے یعنی بھلے کام لے کر آوے، جیسے ایمان اور عمل نیک، پھر
واسطے اُس کے بھلائی ہے اچھی اُس کے کاموں سے یعنی بہشت اور اُس
کی نعمتیں جو کبھی تمام نہ ہوں گی اور وہ لوگ قیامت کے دن کے ڈر سے امن
میں ہوں گے بے خطرہ

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ ؕ هَلْ

۸۹ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جو کوئی آوے خدائے تعالیٰ
کے پاس ساتھ بُرائی کے یعنی کفر اور شرک لے کر آوے، پھر اوندھے منہ ہو ویں
گے اُن کے آگ میں، یعنی اُن کو اوندھے منہ ڈالیں گے بدلہ نہ دیا جاوے گا
قیامت کے دن مگر اُسی چیز کا جو تم دُنیا میں کرتے تھے جو یہی انصاف ہے

اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ
۹۰ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝
سوائے اس کے نہیں یعنی بے شک مجھے فرمایا ہے یہ کہ پوجا کروں میں ہمیشہ اس
شہر کے صاحب کو یعنی مکے کے صاحب خدائے تعالیٰ ہی کی بندگی کیا کروں وہ
صاحب جس نے حرام کیا یعنی حرمت دی اس شہر کو جو نہ گھاس کاٹیں نہ شکار
کریں نہ کسی کو ماریں مکے کے شہر میں اور واسطے اسی صاحب کے ہے سب
چیز یعنی سب چیز کا مالک وہی ہے اور فرمایا ہے مجھے کہ رہوں میں مسلمان
سب دینوں کو چھوڑ کر

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ
۹۱ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۝
اور یہ فرمایا مجھے کہ قرآن پڑھا کروں میں ہمیشہ اور حکم قرآن کے سُنایا کروں سب کو،
پھر جو کوئی راہ پاوے سیدھی اور حکم مانے، مقرر وہ راہ پاتا ہے واسطے اپنے
یعنی اُس حکم ماننے کا فائدہ اسی کو ہوتا ہے اور جو کوئی راہ بھولا اور حکم نہ مانا تو اسکا وبال اسی پر ہے
پھر کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقرر ڈرانے والا ہوں نہ ماننے
والوں کو، اور بھلی بُری بتا دینے والا ہوں، جو کوئی بھلائی کرے گا اپنے
واسطے اور بُرائی کرے گا اپنے واسطے، سوائے بتانے اور سمجھانے کے
میرا ذمہ کچھ نہیں

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ
۹۲ ع ۱۱ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تمامی
تعریف اور سراہنا خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہے جو وہی نعمتیں دیتا ہے
اے حکم نہ ماننے والو جلد دیکھو گے اُس کی قدرت کی نشانیاں پھر پہچانو
گے تم اُن نشانیوں کو کہ یہ ہمارے کاموں کا بدلہ ہے، پھر اس وقت کچھ
فائدہ نہ ہوگا، اور نہیں ہے خدائے تعالیٰ بے خبر اُن چیزوں سے
جو تم کرتے ہو چھپا کر، اور ظاہر کام تمہارے دیکھتا ہے اور جانتا ہے، اُن
سب کا بدلہ تمہیں دیوے گا

Marfat.com

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

١ طٰسٓمّٓ ۝ ان ہرایک حرفوں سے اشارہ ہے ایک چیز کا چھپا
ہُوا، سوخدائے تعالیٰ قسم یاد کرتا ہے کہ قسم ہے طٰسم کی
٢ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ
٣ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ جو یہ سورۃ آیتیں ہیں
کھلی ہوئی کتاب کی، ہم پڑھتے ہیں، یعنی ہمارے حکم سے جبرئیل علیہ السلام
کہتا ہے تیرے آگے خبر موسیٰ علیہ السلام کی اور فرعون کی سچی واسطے قوم
ایمان لائے ہوؤں کے، یعنی جبرئیل وہ خبر کہتا ہے اس واسطے جو تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُنا ان لوگوں کو جو قرآن کو کلام الٰہی بیشک جانتے ہیں
اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا
يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ
۴ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ بے شک فرعون نے
بڑائی اور غرور کیا جو وہ بادشاہ مصر کا تھا اور کیا فرعون نے مصر کے لوگوں کو
کئی فرقے، اور ہرایک فرقے کو ایک کام پر مقرر کیا، پھر غریب اور عاجز
مزدور کمترین مقرر کیا بنی اسرائیل کی قوم کو جو اس فرقوں کو مار ڈالتا تھا یعنی
بنی اسرائیل کی قوم کے بیٹوں کو اس واسطے جو نجومیوں نے اُس سے
کہا تھا کہ اس قوم میں ایک لڑکا اس برس میں پیدا ہوگا، پھر جوان ہو کر
تیرے راج کو کھووے گا۔ اور جیتا چھوڑتا تھا اُن کی عورتوں کو کام خدمت
کے واسطے، بے شک تھا فرعون خرابی کرنے والوں سے جو بے گناہ بچوں
کو مار ڈالتا تھا اور بنی اسرائیل کی قوم کو ناحق زبردستی بندہ گیری اور بیگاری
میں پکڑتا تھا
وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي
۵ الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝
اور چاہا ہم نے وہ کہ احسان رکھیں اُس قوم پر جو عاجز اور غریب تھے مصر میں
یعنی بنی اسرائیل کی قوم کو چاہا کہ اُس کو عذاب سے چھڑا دیں اور کریں ہم بنی
اسرائیل کو سردار مصر میں اور کریں ہم اُن کو وارث اور مالک اِس شہر کے
مال اور دولت، حویلیوں اور باغوں کا اور چاہا کہ
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ اور صاحب مُلک کا ۶
کریں ہم بنی اسرائیل کو مصر کے شہر میں اور دکھلاویں فرعون اور ہامان کو، جو
وزیر تھا فرعون کا اور ان دونوں کے لشکر کو بنی اسرائیل سے یعنی بنی اسرائیل
کو دکھاویں احوال ان کا اس پر کہ بنی اسرائیل ڈرنے والے تھے اُن سے
جب فرعون وزیر اور لشکر سمیت دریا میں ڈوبنے لگا، تب بنی اسرائیل دریا
کے کنارے آن کر ان کے ہلاک ہونے کا تماشا دیکھتے تھے **نقل قصہ**
کہتے ہیں جب نجومیوں نے فرعون کو کہا کہ اس برس میں بنی اسرائیل کی قوم
سے ایک لڑکا پیدا ہوگا، پھر وہ جوان ہوگا، اس کے سبب تیری بادشاہت
جاوے گی، فرعون نے سارے شہر کی دائیوں کو بُلوا کر سب بنی اسرائیل کی
عورتوں پیٹ والیوں پر مقرر کیا اور کہا جو بیٹا جنے، اُسی وقت بیٹے کو مار
ڈالیو، اور بیٹی ہو تو رہنے دینا، جو دائی کہ حضرت موسیٰؑ کی ماں پر مقرر تھی، جس
وقت حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے، دائی صورت دیکھتے ہی اُن کے حُسن پر عاشق
اور فریفتہ ہو گئی اور اُن کی ماں کو کہا کہ اے بی بی تو غم نہ کھا۔ تیرا بھید کسی
سے نہیں کہنے کی، اور فرعون کے لوگوں سے کہہ دوں گی کہ اس بی بی کے
گھر بیٹی پیدا ہوئی تھی، سو ہوتے ہی مر گئی پر تو ایسا کیجیو جو کوئی ہمسایہ اور
کوئی تیرے کُنبے کا بھی اس بچے کو نہ دیکھے، اُس بی بی نے قبول کیا، یہ بات کہہ
کر دائی چلی گئی، پھر کئی دن پیچھے جو ایک دن حضرت موسیٰؑ کی ماں اپنے بچے کو
گود میں لیے گھر میں تنور پر بیٹھی روٹی پکاتی تھیں جو یکبار گی کچھ خبر پا کر فرعون
کے لوگ بچے کی تلاش کو گھر میں گُھس آئے۔ انہوں نے جلدی سے حضرت
موسیٰؑ کو جلتے تنور میں ڈال کر اُس کا منہ ڈھانک دیا، لوگوں نے آن کر بچے
کو ڈھونڈھا، کہیں نہ پایا، آخر خالی چلے گئے، پھر اُن کی ماں نے جو تنور کھولا
دیکھیں تو حضرت موسیٰؑ آگ میں جیسے پھولوں میں کھیلتے ہیں، اُنہوں نے
اُٹھا لیا اور پھر تب
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا
خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ
اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور کہلا بھیجا ۷
ہم نے موسیٰؑ کی ماں کی طرف یہ کہ دُودھ پلا اپنے بچے موسیٰؑ کو اور پال اُسے

Marfat.com

پھر جب تو ڈرے اُس کے واسطے کہ ایسا نہ ہو جو فرعون کے لوگ اُسے ڈھونڈھ کر مار ڈالیں تو پھر ڈال دے تو موسیٰ کو دریا میں صندوق میں رکھ کر اور مت ڈر جو اُسے کوئی مار ڈالے اور غمگین مت ہو اُس کی جدائی سے جو بے شک ہم پہنچا دیویں گے تیرے بچے کو تیرے پاس اور کریں گے ہم اُس کو پیغمبروں سے، جیسے پیغمبر آگے گزرے ہیں، ایسا ہی یہ بھی ہے، پھر حضرت موسیٰ کی ماں کو معلوم ہوا کہ فرعون کے لوگ بہت تلاش میں ہیں، تب ایک بڑھئی جو حضرت موسیٰ کے باپ عمران کا آشنا تھا، اُس سے کہا کہ ایک صندوق چھوٹا سا سب سے چھپا کر بنا لا دے، اُس بڑھئی کا نام حزقیل تھا اور وہ فرعون کے چچا کا بیٹا تھا، سو اُس نے سوا گز کا صندوق بنا کر حضرت موسیٰ کی ماں کو لا دیا اور اس بڑھئی نے جی میں جانا کہ اس کا بیٹا ہے اور چاہتی ہے کہ اس صندوق میں رکھ کر کہیں بھگا دلوے اور چاہا کہ اس بات کا چرچا کرے، زبان اُس کی منہ میں بند ہو گئی، پھر اپنے گھر میں گیا، وہاں چاہا کہ فرعون سے جا کر کہے، اندھا ہو گیا، دل میں جانا کہ وہ لڑکا جسے نجومی کہتے ہیں، یہ وہی ہے، پھر توبہ کی اور بغیر دیکھے ایمان لایا، قرآن میں جو اشارہ ہے کہ یعنی ایمان لایا فرعون کے لوگوں سے، وہ یہی ہے، پھر حضرت موسیٰ کی ماں نے اُس صندوق کو لے کر روغن قیر سے خوب درست کر کے بنایا، جو ذرا بھی پانی اُس میں کہیں سے نہ جاوے، پھر حضرت موسیٰ کو اُس میں رکھ کر ایک تختہ اُس کے منہ پر ڈھانک کر سب طرف سے مضبوط بند کر کے دریائے نیل میں جو مصر کے شہر میں جاری ہے، خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر کے بہا دیا۔ اُس دریا سے ایک نہر فرعون کے گھر کے باغ میں جاتی تھی، یہ صندوق اسی نہر کی طرف چلا، فرعون کی ایک بیٹی کوڑھ کی بیماری میں گرفتار تھی، نجومیوں نے کہا تھا کہ فلانی تاریخ فلاں ساعت ایک بچہ دریا میں بہتا ہوا آوے گا، اُس کے منہ کے پانی سے اس لڑکی کا مرض جاوے گا اور سوا اس کے کچھ علاج نہیں، سو فرعون موافق نجومیوں کے بتانے کے اُس لڑکی کو لیے بیٹھا تھا اور اس فرعون کی بی بی، اور لوگ سب اس بچے کی راہ دیکھتے تھے جو اتنے میں وہ صندوق بہتا ہوا سامنے فرعون کے آیا، اور فرمایا کہ اس صندوق کو لاؤ، اُسی وقت لوگ دوڑے

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ط
8 إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ۝
پھر اُٹھا لائے وہ صندوق حضرت موسیٰ کا پانی میں سے فرعون کے لوگ تو ہوئے حضرت موسیٰ اُنہوں کے واسطے دشمن اور غم یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسیٰ کے سبب ہلاک ہوئے اور غمگین رہے۔ کہتے ہیں کہ اس صندوق کو لا کر کھولا تو دیکھیں کہ ایک لڑکا بہت ہی خوبصورت اُس میں ہے جو اُس کی صورت دیکھتے ہی سب کے دل میں بے نہایت محبت پیدا ہوئی اور فرعون کے جی میں خیال آیا کہ یہ بچہ مار ڈالنے سے کیونکر بچا ایسا نہ ہو کہ وہ جو نجومی کہتے تھے کہ تیری بادشاہت کھونے والا اس برس پیدا ہوگا، وہ یہی نہ ہو، اسے مار ڈالنا چاہیئے، فرعون کی بی بی آسیہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ نجومی کہتے تھے کہ فلانی تاریخ سے وہ خطرہ گیا اور خاطر جمع ہوئی، اس بچے پر وہ خیال مت رکھ اور اپنی بیٹی کا علاج اس سے کر لیویں، پھر حضرت موسیٰ کے منہ کا لعاب لے کر اس لڑکی کے بدن کو لگایا، فی الفور لگاتے ہی بدن کا رنگ پھر گیا اور لڑکی اچھی ہونے لگی

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ ط لَا
تَقْتُلُوهُ قلے عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا
9 يَشْعُرُونَ ۝ اور کہا فرعون کی بی بی آسیہ نے فرعون کو کہ یہ لڑکا آنکھوں کی
پُتلی ہے میری اور تیری، جو اُس کے سبب اس بیٹی کی بیماری گئی، اس کے مار ڈالنے کا قصد نہ کر، شاید یہ بچہ فائدہ پہنچا دے ہم کو، جو بچتا در معلوم ہوتا ہے، یا فرزندی میں لیویں ہم اس کو، اور وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ اسی کے ہاتھ سب ہلاک ہوں گے، جب بی بی آسیہ نے یہ بات کہی، تب فرعون نے کہا کہ یہ بچہ میں نے تجھ کو بخشا

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ط إِن كَادَتْ لَتُبْدِي
10 بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝
پھر فجر کو حضرت موسیٰ کی ماں کا دل خالی صبر اور عقل سے ہوا، یعنی جب سنا کہ ایک صندوق اس طرح کا بہتا ہوا فرعون کے لوگوں نے پکڑا اور اس صندوق میں سے بچہ نکلا اور فرعون نے دیکھا اور چاہتا ہے فرعون کہ اس بچے کو مار ڈالے، یہ سن کر بے قرار ہوئی اور ہوش جاتے رہے اور نزدیک تھا جو ظاہر کر دے کہ یہ بچہ میرا ہے، اسے مت مارو، اگر ہم نہ روکتے اُس کے دل کو اور صبر نہ دیتے تو بے اختیار کہہ دیتی، سو صبر ہم نے اس واسطے دیا کہ تو ہووے

Marfat.com

وہ یقین لانے والوں سے ہمارے وعدے کو
وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ ؗ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ
۱۱ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اور کہا حضرت موسیٰؑ کی ماں نے حضرت موسیٰؑ کی بہن
کو کہ جا اپنے بھائی کے پیچھے خبر لیتی اور اس کی خبر لا، وہ ماں کے کہنے سے گئی
اور جا کر دیکھا اپنے بھائی کو دُور سے غیروں کی طرح گود میں بی بی آسیہؓ کے
اور وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ یہ بچہ اس کا بھائی ہے اور وہ اس کی بہن خبر لینے
آئی ہے اور وہ دیکھا حضرت موسیٰؑ کی بہن نے کہ دائیاں بہت سی دودھ پلانے
کو آئی ہیں، پر حضرت موسیٰؑ کسی کا دُودھ نہیں پیتے، جیسا کہ فرماتا ہے خدائے تعالیٰ
وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ
اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ
۱۲ نٰصِحُوْنَ ۝ اور حرام کیا ہم نے موسیٰؑ علیہ السلام پر دودھ اور سب
دائیوں کا پہلے سے، کہتے ہیں کہ تین دن تک حضرت موسیٰؑ نے کسی کا دُودھ
نہ پیا اور اپنی اُنگلیاں چوستے رہے، تب بی بی آسیہؓ اور اُن کے دوستدار
سب حیران اور ناچار ہوئے، جب حضرت موسیٰؑ کی بہن نے اُن کو دیکھا یہ
سب حیران ہیں اُس کے دودھ نہ پینے پر، تب کہا اے بی بی میں بتاؤں
تم کو اُنہیں جو اس بچہ کو پال دیں تمہارے واسطے، اور وہ اس کے
چاہنے والے ہوں، یعنی اچھی طرح محبت سے چاہیں اس بچہ کو، اُنہوں
نے کہا جاؤ جلدی سے لے آؤ، اے حضرت موسیٰؑ کی بہن خوش ہو کر ماں
کے پاس دوڑی آئی اور احوال کہا اور ماں کو لے گئی، اُس وقت حضرت
موسیٰؑ فرعون کی گود میں تھے اور دائیاں آتی تھیں، کسی کا دُودھ نہ پیتے
تھے۔ اتنے میں اُن کی ماں آئیں اور اپنے بچہ کو گود میں لیا، حضرت موسیٰؑ نے
اپنی ماں کی بو پہچان کر دودھ پینا شروع کیا، جو فرعون نے کہا، سچ کہہ تو کون
ہے جو اس بچہ نے اتنی دائیوں سے کسی کا دُودھ نہ پیا اور تیرا دُودھ خوشی
سے پینے لگا، حضرت موسیٰؑ کی ماں نے کہا کہ میرا دُودھ بہت میٹھا اور ستھرا
اور خوشبودار ہے، سب بچے میرا دودھ خوش کر پیتے ہیں، پھر فرعون نے
اُن کو دودھ پلانے پر نوکر رکھا اور کہا آٹھویں دن میرے پاس لے آیا کر،
حضرت موسیٰؑ کی ماں خوشی خوشی اپنے بچے کو گھر میں لے آئیں اور پالنے لگیں
سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ

ع ۱۳ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ پھر پہنچا دیا ہم
نے موسیٰؑ علیہ السلام کو اُس کی ماں کی طرف تو آنکھیں اُس کی روشن ہوویں اپنے
بچہ کو دیکھ کر اور غمگین نہ ہووے اس کی جُدائی سے اور جانے وہ کہ وعدہ
خدائے تعالیٰ کا سچا ہے، اے پر بہت لوگ نہیں جانتے اس بات کو
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ
۱۴ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور جب پہنچا حضرت موسیٰؑ جوانی کے زور و قوت
کو اور پورا مرد ہوا، یعنی چالیسؔ برس کی عمر کو پہنچے، تب دی ہم نے اُسے
عقل اور سمجھ، اور یوں ہی ہم بدلہ دیتے ہیں نیک کام کرنے والوں کو، یعنی
جس طرح موسیٰ علیہ السلام سے سلوک کیا، اسی طرح ہر ایک پیغمبر کو صبر کا بدلہ
دیتے ہیں اور کافروں پر غلبہ دیتے ہیں، پھر ایک دن
وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ
فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ
عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ
عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ
۱۵ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اور حضرت
موسیٰؑ شہر کے اندر آئے جس وقت کہ اُس شہر کے لوگ بے خبر تھے جیسے گرمی
میں دوپہر کے وقت جو ہر ایک سو رہتا ہے اور راستہ کم چلتا ہے پھر پایا بازار
میں دو آدمیوں کو جو لڑتے تھے آپس میں یہ ایک حضرت موسیٰؑ کی قوم سے اور
یہ دوسرا دشمن کی قوم سے، یعنی وہ دو شخص جو لڑتے تھے، ایک بنی اسرائیل سے
تھا اور دوسرا فرعون کی قوم سے اور اُسی کے گھر کا نان بائی تھا، سو بنی اسرائیل
کو وہ نان بائی بیگار میں پکڑتا تھا، پھر فریاد چاہی موسیٰ علیہ السلام سے اُس نے
جو اُس کی قوم سے تھا، یعنی بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰؑ مجھے چھڑا دو بیگار سے
اس فرعون کے نان بائی سے حضرت موسیٰؑ نے کہا اُس نان بائی سے کہ اسے
چھوڑ دے، اس نے نہ مانا، تب حضرت موسیٰؑ نے اُسے مُکا مارا، وہ نان بائی
حضرت موسیٰؑ کے مکے سے مر گیا، اُسے مُردہ دیکھ کر کہا حضرت موسیٰؑ نے کہ
یہ کام شیطان کا ہے اور بے شک شیطان گمراہ کرنے والا ہے کھلا ہوا، عرض کیا
پھر خدائے تعالیٰ کی جناب میں التجا کر کے
قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ
۱۶ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ کہا حضرت موسیٰؑ نے کہ اے پروردگار میرے

Marfat.com

بے شک ستم کیا میں نے اپنے اوپر آپ جو اُسے مار ڈالا میں نے پھر بخش مجھ
کو، پھر بخشا خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کو اور اُس کی دُعا قبول کی، بے شک خدائے تعالےٰ
بخشنے والا ہے اپنے بندوں کو، مہربان ہے اُن پر، جو توبہ کی توفیق دیتا ہے
اور پھر

۱۷ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۝
کہا حضرت موسیٰؑ نے کہ اے پروردگار میرے جیسا تُو نے مجھ پر انعام کیا ہے
اور یہ گناہ بخشا میرا، اب توبہ کرتا ہوں میں اس بات سے کہ پھر نہ ہوں گا میں
مددکرنے والا گناہ کرنے والوں کا، یعنی ایسے کی مدد نہیں کرنے کا کہ جس کی
مدد کیئے سے گناہ میں گرفتار ہوں میں، جیسے اُس کی حمایت کرنے سے گنہگار
ہوا تھا

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی
اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ
۱۸ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ۝ پھر فجر کو اُٹھے حضرت موسیٰؑ اس شہر میں ڈرتے ہوئے کہ
گویا کوئی ابھی پکڑ لے گا اور اُس نان بائی کے بدلے مار ڈالے گا ۔ اسی
حال میں ... بازار میں نکلے تو دیکھا اُس وقت کہ وہی شخص فریاد کرتا ہے
اور حمایت چاہتا ہے، حضرت موسیٰؑ سے جیسے پہلے روز چھڑایا تھا بیگار
سے سو اُسے اور ایک فرعون کے نوکر نے بیگار میں پکڑا تھا اُسے دیکھ کر کہا
حضرت موسیٰؑ نے کہ مقرر تُو بدچلن ہے کھلا ہوا صریحاً جو کل تجھے اس کی بیگار
سے چھڑایا اور وہ مر گیا آج تو پھر فریاد کرتا ہے

فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ پھر
چاہا حضرت موسیٰؑ نے پکڑیں اُس کو جو دشمن تھا اُن دونوں کا، یعنی حضرت موسیٰؑ
کا اور اُس فریاد کرنے والے بنی اسرائیل کا، دونوں کا دشمن تھا وہ فرعون کا
نوکر، اور اُس فریاد کرنے والے بنی اسرائیل نے جانا کہ حضرت موسیٰؑ نے
میرے مارنے کا قصد کیا ہے، یہ سمجھ کر

قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا
بِالْاَمْسِ ۖۗ بولا کہ اے موسیٰ چاہتا ہے تُو کہ مجھے مار ڈالے، جیسے کہ مارا
تو نے ایک آدمی کو کل

اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا
۱۹ تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝ نہیں چاہتا تو مگر یہی چاہتا
ہے تو کہ ہووے زبردست ناانصاف بے رحم مصر میں، اور نہیں چاہتا وہ کہ
ہووے نیک کام کرنے والوں سے، جب کہ یہ بات سُنی اُس فرعون کے نوکر
نے جانا کہ کل اس نان بائی کو حضرت موسیٰؑ ہی نے مار ڈالا ہے جا کر فرعون
سے کہا، فرعون نے امراؤں سے مصلحت کی سبھوں نے کہا کہ انصاف اور
عدالت یہی ہے کہ نان بائی کو ناحق مار ڈالا ہے، اس کے بدلے اسے مار
ڈالیئے، فرعون نے کہا کہ اچھا اُسے لا کر مار ڈالو

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی ؗ قَالَ یٰمُوْسٰۤی
اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ
۲۰ النّٰصِحِیْنَ ۝ اور آیا خزقیل بڑھئی جس نے اوّل صندوق حضرت موسیٰؑ
کے واسطے بنایا تھا اور بغیر دیکھے ایمان لایا تھا، یہ بات سُن کر دوڑا، شہر کے
کنارے سے، یعنی فرعون کے دربار سے جلد آیا حضرت موسیٰؑ کے پاس
اور کہا اے موسیٰؑ مقرر سرداروں نے مشورت کی ہے تیرے مار ڈالنے کی،
پھر بھاگ جا تُو اس شہر سے، تیرے حق میں یہی بہتر ہے، بے شک میں
تجھے نصیحت کرنے والا ہوں

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ؗ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ
۲۱ ع۲ ۵ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ پھر باہر نکلا اُس شہر سے موسیٰ علیہ السلام ڈرتا ہوا
خبردار کہ ایسا نہ ہو جو کوئی پیچھے سے آن کر پکڑ لیوے اور کہا اُس وقت کہ
اے پروردگار میرے چھپا اور چھڑا مجھے ظالموں کی قوم سے، کہتے ہیں کہ
حضرت جبرئیلؑ نے آن کر کہا کہ اے موسیٰؑ مدین کے شہر کی طرف چلا جا، حضرت
موسیٰؑ اُسی طرف کو روانہ ہوئے

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ
۲۲ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ اور جب چلنا شروع کیا حضرت موسیٰؑ نے
مدین کے شہر کی طرف اور راہ نہ جانتے تھے، اور مصر سے مدین ..... آٹھ
دن کی راہ تھی، تب کہا حضرت موسیٰؑ نے کہ اُمید ہے جو شاید پروردگار میرا
مجھے سیدھی راہ بتا دے جو میں مدین میں جا پہنچوں اور راہ نہ بھولوں، نہ
پھر کھاؤں، حضرت موسیٰؑ نے راہ میں آٹھ دن تک سوائے گھاس جنگلی کے
کچھ نہ کھایا، پھر بعد آٹھ دن کے

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ
۲۳ یَسْقُوْنَ ۝ اور جب پہنچے حضرت موسیٰؑ مدین کے پانی پر، سو وہ ایک کنواں

Marfat.com

تھا شہر کے باہر، جو سارے شہر کے لوگ اور جانور اسی کنویں کا پانی پیتے
تھے، اور پایا حضرت موسیٰ نے اس کنویں پر بہت سے لوگوں کو، جو پانی پلاتے
تھے اپنے جانوروں کو، حضرت موسیٰ اس کنویں کے سامنے ایک درخت
کے تلے بیٹھ کر لگے دیکھنے ان کو
وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ
مَا خَطْبُكُمَا ۗ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتہ
وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝ اور پایا حضرت موسیٰ نے دو عورتوں کو سوائے ۲۴
ان لوگوں کے، سو وہ دونوں عورتیں روکے رکھتی تھیں اپنی دنبیوں بھیڑوں
بکریوں کو، جو اور لوگوں کی دنبیوں میں مل نہ جائیں پانی پینے کو، یہ دیکھ کر
حضرت موسیٰ نے کہا ان دونوں عورتوں کو کہ کیا حال ہے تمہارا جو اپنی
دنبیوں کو پانی پینے نہیں دیتیں، تب کہا انہوں نے کہ ہم پانی نہیں پینے
دیتیں اپنی دنبیوں کو جب تک کہ یہ لوگ اپنے سب جانوروں کو پلا
لے جاویں، پھر جو پانی بچے گا اُن سے، تب ہم اپنے جانوروں کو پلاویں
گی جو ہمارا کوئی پانی کھینچنے والا نہیں ہے اور باپ ہمارا بہت بوڑھا ہے
اور صاحب عزت ہے جو اس سے محنت کا کام نہیں ہو سکتا۔ کہتے
ہیں کہ وہ دونوں عورتیں حضرت شعیب نبی کی بیٹیاں تھیں، بڑی کا نام
صفیرا اور چھوٹی کا نام صفورا تھا، حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو ان عورتوں
کے حال پر رحم آیا اور ان لوگوں سے کہا پاس جا کر کہ یہ غریب محتاج
عورتیں ہیں، انہیں کیوں کھڑا کر رکھا ہے۔ پہلے ان کی دنبیوں کو پانی پلا دو
جو وہ جلدی سے اپنے گھر چلی جاویں، انہوں نے گھرک کر کہا کہ ہم انہیں
پانی نہیں پلاتے، اگر تو پلا سکتا ہے تو آ، حضرت موسیٰ غصے سے آگے گئے
وہ لوگ حضرت موسیٰ کو دیکھ کر ڈول چھوڑ کر کنارے ہو گئے، اس واسطے
کہ ڈول دس آدمیوں سے کھنچتا تھا، حضرت موسیٰ نے اس ناطاقتی پر جو آٹھ
دن سے اناج نہ کھایا تھا، اکیلے نے وہ ڈول بھر کر کھینچا
فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ
اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝ پھر پانی پلا دیا ان دو عورتوں کی ۲۵
دنبیوں کو، پھر وہ اپنے گھر دنبیاں لے گئیں اور حضرت موسیٰ نے کنویں سے
پھر کر سایہ کی طرف رخ کیا جہاں پہلے بیٹھے تھے، وہیں بیٹھ کر کہا کہ اے پروردگار
میرے، بے شک میں اس چیز کا جو میری طرف بھیجے تو بھلائی سے،

محتاج ہوں، یعنی میں محتاج ہوں، میرے واسطے بھیج کچھ کھانے کو، اور وہاں
جو وہ دونوں عورتیں تھیں حضرت شعیب کی بیٹیاں سویرے اپنے گھر میں
دنبیوں کو پانی پلا کر لے گئیں تو ان کے باپ نے کہا کہ آج تم سویرے کیونکر
آئیں، انہوں نے وہ تمام احوال کہا کہ ایک جوان اس طرح کا مسافر آیا ہے
اس نے یہ سلوک کیا، حضرت شعیب نے کہا ایک بیٹی کو کہ جا اور اس جوان
مسافر کو لے آ
فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۟ قَالَتْ
اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ پھر آئی
حضرت موسیٰ کے پاس ایک عورت ان دونوں میں سے جو چال چلتی تھی شرم و
حیا سے، اور آن کر کہا حضرت موسیٰ کو کہ باپ میرا بلاتا ہے تجھ کو تو بدلا دیوے
تجھے اس کے عوض جو پانی پلایا تو نے ہماری دنبیوں کو، حضرت موسیٰ ان
کے باپ کے ملنے کو شوق سے چلے اور راہ میں اس بی بی کو کہا کہ تو میرے
پیچھے پیچھے آ، اور زبان سے راہ بتاتی جا
فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۪ وقف
نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر جب آئے حضرت موسیٰ حضرت ۲۶
شعیب کے پاس، اور بیان کیا حضرت موسیٰ نے اپنا سارا احوال، اول سے
آخر تک، حضرت شعیب نے جانا کہ یہ نبیوں کے گھرانے سے ہے اور
کہا کہ موسیٰ اب مت ڈر جو چھوٹا تو بے انصاف لوگوں سے، یعنی فرعون کے
لوگوں کا یہاں کچھ بس نہیں چلتا تو خاطر جمع سے یہاں رہ، حضرت شعیب
نے کھانے کو کہ تیار تھا سو منگوا کر آگے رکھا، حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں
نے جو پانی پلایا ہے خدا کے واسطے اس کے بدلے یہ نہیں کھاتا، حضرت
شعیب نے کہا کہ یہ اس کے بدلے نہیں ہے، بلکہ ہمارا دستور ہے کہ
مسافر کو کھلاتے ہیں ہم یہ بالفعل موجود ہے، تب حضرت موسیٰ نے کھایا
اتنے میں
قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ
اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝ کہا ان دونوں عورتوں سے ایک نے ۲۷
کہ اے بابا صاحب اس جوان کو کام کے واسطے رکھ لے، جو دنبیاں بھی
چرایا کرے گا جو بہت اچھے کام کرنے والوں سے ہے زور آور اور
اعتباری، یعنی حضرت موسیٰ زور آور بھی ہیں اور اعتباری بھی ہیں، کہتے ہیں

Marfat.com

کہ حضرت شعیبؑ نے بیٹی سے پوچھا کہ تُو نے اس کو اعتباری اور زور آور
کیونکر جانا، اُس نے کہا کہ دسؔ آدمی جس ڈول کو کھینچتے تھے، اس نے اکیلے
کھینچا اور راہ میں آتے وقت مجھ سے کہا کہ میرے پیچھے چلی آ، اور زبان
سے راہ بتا، اس سبب زور آور اور اعتباری ہونا اُس کا معلوم ہوا، جب
حضرت شعیبؑ نے دریافت کیا تب

قَالَ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ
عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ
عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ
۲۸ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰؑ کو کہ بے شک میں چاہتا
ہوں کہ تجھ سے نکاح کر دوں ایک بیٹی کا ان دونوں سے اوپر اس مہر کے کہ
تُو میرا کام کرے آٹھ برس تک، پھر اگر دوؔ برس اور رہے اور پورے کرے
تُو دس برس، تو وہ تیری طرف سے ہے، اور نہیں چاہتا میں یہ کہ محنت رکھوں
میں تجھ پر اگر خدائے تعالیٰ چاہے گا تو پاوے گا تُو مجھ کو نیک بختوں سے
جو اپنا وعدہ پورا کروں گا اور تجھے آزردہ خاطر نہیں کرنے کا، حضرت موسیٰؑ
نے یہ قبول کیا

قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ
۲۹ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ۝ کہا حضرت
شعیبؑ نے کہ یہ وعدہ ہے میرے اور تیرے بیچ میں سو کوئی ان دونوں
مدت سے تمام کروں میں، یعنی آٹھ برس یا دسؔ برس کے وعدے میں سے
کسی وعدے کو پورا کر دوں میں، پھر زیادتی چاہنا نہیں ہے مجھ پر یعنی اُس
وعدے کے بعد میں مختار ہوں، اپنی بی بی کو جہاں چاہوں، لے جاؤں
اور خدائے تعالیٰ اوپر اس بات کے جو کہتا ہوں میں گواہ ہے یعنی خدائے تعالیٰ
کو اپنا کام میں نے سونپ دیا ہے، اُسی کی مدد سے وعدہ کو تمام کروں گا میں

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ
مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ
اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ
۳۰ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ پھر جب پورا کر چکے موسیٰ
علیہ السلام مدت وعدے کی، یعنی دسؔ برس تک حضرت شعیبؑ کی خدمت
کی اور اُن کی دُنبیاں چرائیں، پھر جب وہ وعدہ تمام ہوا، تب حضرت
موسیٰؑ نے ارادہ کیا مصر کی طرف جانے کا، اور حضرت شعیبؑ سے رخصت
ہو کر اپنی بی بی کو لے کر چلے جاڑے کے موسم میں اتفاقاً راہ میں ایک اندھیری
کو بھول کر جنگل میں اُترے اور اُن کی بی بی کو درد بچہ پیدا ہونے کا اُٹھا اور
آگ نہ تھی، اُن کی بی بی نے کہا کہ کہیں سے آگ پیدا کرو، جو سردی اور درد
کی شدت سے بُرا حال ہے، چقمک سے چاہا کہ آگ نکالیں، ہرگز نہ نکلی
ناچار ہوئے، تب کوہ طور کی طرف سے آگ دکھائی دی، تب کہا حضرت موسیٰؑ
نے اپنی بی بی کو کہ ٹھہری رہو تم یعنی صبر کرو جو میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ
لاؤں میں تمہارے واسطے اس سے خبر یا کوئی انگارہ آگ کا لاؤں میں وہاں سے
جو شاید تم گرم ہو اُس سے سینک کر، یہ کہہ کر حضرت موسیٰؑ اُس آگ کی
طرف چلے

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی
الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰٓى اِنِّیْٓ
اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پھر جب آ پہنچے اُس آگ کے ۳۱
نزدیک، تب آواز ہوئی حضرت موسیٰؑ کو کنارے جنگل کے، جنگل کی داہنی طرف
سے بیچ مکان بابرکت کے ایک درخت سے، یعنی جب حضرت موسیٰؑ آگ
کے نزدیک پہنچے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک درخت بہت بڑا ہے اور وہ تمام
آگ سے بغیر دھوئیں کے روشن ہے، یہ دیکھ کر حضرت موسیٰؑ حیران ہوئے اتنے
میں ایک آواز آئی یہ کہ اے موسیٰؑ بے شک ہم ہیں خدائے تعالیٰ پیدا کرنے
والے سارے عالم کے، حضرت موسیٰؑ یہ سُن کر چپکے ہو رہے تب

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ اور یہ حکم ہوا کہ ڈال دے عصا اپنے ہاتھ میں
کا، حضرت موسیٰؑ نے موافق حکم کے عصا ہاتھ سے ڈال دیا، اسی وقت وہ
سانپ ہو گیا

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ
پھر جب حضرت موسیٰؑ نے دیکھا اُس کو کہ ہلتا ہے اور چلتا ہے گویا کہ سانپ
ہے، یہ دیکھ کر حضرت موسیٰؑ پھرے وہاں سے پیٹھ پھیر کر ڈرے اور پھر اُس
سانپ کی طرف منہ نہ کیا اور اپنے لوگوں کی طرف بھاگ چلے پھر آواز آئی کہ
یٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ۝ اے ۳۲
موسیٰؑ آگے آ اور مت ڈر اس سانپ سے، بے شک تُو امن دیے ہوؤں
سے ہے یعنی تجھے کسی چیز کا خطرہ نہیں ہے اور اس سانپ کو پکڑ لے، حضرت

موسیٰ پھر آئے اور اس کے سر پر ہاتھ ڈال کر پکڑ لیا، پھر ویسا ہی عصا ہو
گیا اور حکم ہوا کہ اے موسیٰ
اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ
سُوْٓءٍ ز وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ چلا اپنے
ہاتھ کو اپنے گریبان میں، جو باہر آوے سفید چمچماتا ہوا بغیر بُرائی اور عیب
کے یعنی سفید نکلے جو سب کو اچھا لگے، نہ سفیدی کوڑھ کی ہو جو بُری
لگے اور ملائے اپنے ساتھ اپنے بازو... ڈر کے واسطے یعنی اگر ڈرے تو
تو اپنے بازو کو بدن سے لگالے یا ہاتھ کو اپنی بغل میں داب لے تو نہ ڈرے
فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ پھر یہ دو چیزیں ہیں، ایک عصا کا سانپ ۳۳
بن جانا اور دوسرے ہاتھ کا سفید چمکتا نکلنا، یہ دونوں دلیل اور نشانی
ہیں تیرے پروردگار کی طرف سے تیرے پیغمبر ہونے پر، اور جا تو اے
موسیٰ علیہ السلام طرف فرعون کے اور اس کے اُمراؤں کے، جو وہ سب
حکم سے باہر نکلے ہوئے ہیں، پھر یہ حکم سُن کر
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ
يَّقْتُلُوْنِ ۝ کہا حضرت موسیٰ نے کہ اے پروردگار میرے بے شک میں ۳۴
نے مار ڈالا ہے ان میں سے ایک آدمی کو، پھر ڈرتا ہوں میں اس سے کہ مجھے
مار ڈالیں اس کے بدلے، اور میں تیرے حکم سے باہر نہیں ہوں، پر یہ
میری دعا قبول کر
وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ
رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ز اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ اور میرے ۳۵
بھائی ہارون کو، جو وہ باتیں اچھی طرح صاف کہتا ہے زبان سے میری
نسبت سے جو حضرت موسیٰ کی زبان تتلاتی تھی، بات اچھی صاف نہ کہہ
سکتے تھے، پھر بھیج ہارون کو ساتھ میرے مدد کرنے والا رفیق میرا جو مجھ
کو سچا کرے بات میں، یا میرے مدعا کو درست کر کے بیان کرے جو وہ
سمجھیں جو میں ڈرتا ہوں اس بات سے جو مجھے جھٹلاویں اور کہیں کہ تو
پیغمبر خدائے تعالیٰ کا نہیں ہے، جھوٹا دعویٰ کرتا ہے
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا
فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ ۳۶ صلے عند المتأخرین

فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ ہم مضبوط کریں گے اور قوت دیں گے تیرے بازو
کو تیرے بھائی ہارون سے، یعنی تیرا رفیق کریں گے اُس کو اور کریں گے ہم تم
دونوں کو زور آور دشمنوں پر، جو پھر نہ پہنچے گا تم دونوں پر کچھ ان کا زور، یعنی تمہارا
زور اُن پر چلے گا اور وہ تمہارا کچھ نہ کر سکیں گے بسبب ہماری نشانیوں کے
تم اور تمہارے رفیق آخر کو غالب ہوں گے اور دشمن تمہارے خراب و ہلاک
ہوں گے، جب حکم تمام ہو چکا، تب حضرت موسیٰؑ وہاں سے چلے اور مصر
کی راہ لی اور بی بی کا کچھ دھیان اور فکر نہ کیا، اُن کو خدا کے حوالے کیا، پھر
کئی دن میں مصر میں آ پہنچے اور اپنے بھائی ہارونؑ سے ملے اور سب احوال
بیان کیا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے پیغمبر کیا اور یہ دو معجزے دیئے اور فرعون
اور اس کی قوم پر یوں حکم ہوا، پھر حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو ایک
برس کی تلاش سے فرعون کی ملاقات میسر آئی
فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
۳۷ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ پھر جب آئے
فرعون کے اور اُس کے امرؤں کے پاس موسیٰ علیہ السلام ہماری نشانیاں
لے کر، یعنی معجزے ہم نے جو دیے تھے، سو موسیٰ علیہ السلام نے اُنہیں
دکھائے، اُنہوں نے وہ معجزے دیکھ کر کہا کہ یہ سب جادو ہے بنایا ہوا
جو ایسا کسی نے دیکھا نہیں، بلکہ سُنا نہیں اپنے باپ دادا سے جو گزر گئے
یعنی ہمارے باپ دادا جو مر گئے، اُنہوں نے بھی ایسا نہ دیکھا ہوگا اور اگر
دیکھتے تو بیان کرتے، ہمارے بھی سُننے میں آتا
وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ
عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
۳۸ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے
اُس کو جو آیا ہے ساتھ راہ دکھانے کے، یعنی جو شخص کہ معجزے لے کر آیا ہے
پروردگار کے پاس سے، یعنی پیغمبر کو اچھی طرح جانتا ہے اور اُسے بھی خوب
جانتا ہے خدائے تعالیٰ جس کو ہوگا آخرت کا گھر، یعنی جو دنیا سے ساتھ ایمان
کے جاوے گا سچ ہے وہی کہ اچھا کام نہ ہوگا آخرت کو ستم گاروں کا، پھر اور
گفتگو بہت ہوئی آخر کو فرعون کو جواب معقول کوئی نہ آیا، تب کھسیانا ہوا
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرِيْ ج اور کہا فرعون نے اے سردارو عقلمندو نہیں جانتا میں تمہارے

Marfat.com

واسطے کوئی خدا سوائے اپنے اور موسیٰؑ کہتا ہے کہ خدا آسمان کا اور ہے
فَاَوْقِدْ لِیْ یٰھَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ
۳۹ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ پھر سلگا
آگ اے ہامان اور بھٹی لگا کر اینٹیں پکوا میرے واسطے، پھر بنوا ایک محل بہت بلند میرے واسطے کر دیسا دو سرا نہ ہو اور آسمان تک پہنچے، شاید معلوم کروں اور دیکھوں میں موسیٰؑ کے خدا کی طرف، جو مجھے گمان ہے جو موسیٰؑ جھوٹ بولنے والوں سے ہے، یعنی مجھے موسیٰؑ کے کہنے کا اعتبار نہیں اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ سچ ہے یا نہیں، فرعون نے جانا کہ حضرت موسیٰؑ کے خدائے تعالیٰ کی بھی شکل اور صورت اور بدن ہوگا، اور یہ سمجھا تھا کہ آسمان نزدیک ہوگا جو عمارت بلند بنائے تو جا پہنچے، یہ سمجھ کر محل بنوانے لگا۔

کہتے ہیں کہ فرعون کے وزیر ہامان نے پچاس ہزار کاریگر سوائے مزدوروں کے جمع کیے اور کہا کہ چونہ اور اینٹیں پکاؤ اور ایک محل بہت اونچا تیار کرو، جب کتنے برسوں میں تیار ہوا، کہتے ہیں کہ ایک برس کی راہ بلندی تھی اس محل کی، فرعون اس محل پر چڑھنے لگا اور دل میں سمجھا تھا کہ آسمان تک پہنچا ہوگا، جب اوپر جا کر آسمان کو دیکھا تو ویسا ہی دکھائی دیا جیسا زمین سے نظر آتا تھا، یہ دیکھ کر شرمندہ ہوا اور ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا، خدائے تعالیٰ کی قدرت سے وہ تیر اس کا لہو سے بھر کر نیچے گرا، فرعون احمق نے کہا کہ میں نے موسیٰؑ کے خدا کو مارا، پھر خدائے تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو حکم کیا جو انہوں نے ایک پر ایسا مارا کہ اس محل کے تین ٹکڑے ہوئے، ایک دریا میں گرا اور دوسرے کے تلے ہزاروں تابعدار فرعون کے موئے اور تیسرے ٹکڑے سے کوئی کاریگر اس کا بنانے والا اور مزدور جیتا نہ رہا، یہ حال دیکھ کر بھی فرعون ایمان نہ لایا اور اپنے غرور کو نہ چھوڑا

وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ جُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ ۝ اور تکبر کیا فرعون نے اور اس کے لشکروں نے مصر میں ناحق اور وہ سب سمجھتے تھے کہ ہمارے پاس پھر نہ پھیریں گے، یعنی نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبروں سے اٹھ کر حساب نیکی بدی کا دینا ہے

فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ
۴۱ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ۝ پھر غضب سے عذاب میں پکڑا ہم
نے فرعون کو اور اس کے لشکروں کو، پھر ڈالا ہم نے اُن سب کو دریا میں، پھر دیکھ کر کیا حال ہوا آخر کو ستم کرنے والوں کا

وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ یَوْمَ
۴۲ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ اور کیا ہم نے فرعون کو اور اس کی قوم کو آگے چلنے
والے عذاب میں اور گمراہی میں، بلاتے ہیں طرف آگ کے، یعنی وہ ایسے کام کر گئے ہیں کہ جو کوئی ویسے کام کرے گا تو ان کے پیچھے آگ میں جاوے گا اور دن قیامت کے وہ ایسے کام کرنے والے مدد نہ کیے جاویں گے یعنی اُن کو کوئی نہ بخشوا دے گا، اُن سے کچھ عذاب کم نہ ہوگا، نہ اُن پر رحم کیا جاوے گا

وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
۴۳ ع ۱۴ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ۝ اور پیچھے سے لائے ہم اُن کے اس دنیا
میں لعنت، یعنی دنیا میں ہم نے ان پر لعنت رکھی ہے ہمیشہ، اور قیامت کے دن وہ ہوں گے بہت خوار اور بدشکل

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا
الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً
۴۴ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور بے شک دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو
توریت پیچھے اُس کے جو ہلاک کر چکے اگلے زمانہ کے لوگوں کو، جیسے حضرت لوطؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت ہودؑ کی قوموں کو ہلاک کر چکے تب حضرت موسیٰؑ کو پیدا کیا اور توریت اور پیغمبری دی اُن کو، سو وہ کتاب سوجھ ہے اور روشنائی آنکھوں کی ہے بنی اسرائیل کے واسطے اور راہ پانا ہے خدائے تعالیٰ کی، یعنی اُس کتاب سے راہ خدائے تعالیٰ کی پائی جاتی ہے اور مہربانی ہے خدائے تعالیٰ کی وہ کتاب جو شاید بنی اسرائیل سمجھیں اور نصیحت مانیں

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ
۴۵ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جدھر کو سورج ڈوبتا ہے سو اس گردے میں کوہ طور ہے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیبؐ کو کہ یہ مکے کے لوگ جو تجھے کہتے ہیں کہ قرآن اپنے جی سے بناتا ہے، سو تو اس وقت کہاں تھا، جس وقت حکم بھیجا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف تجھے کیا خبر ہے وہاں کی اور نہ تھا تو اس حال کا دیکھنے والا

Marfat.com

یعنی تیرے روبرو کچھ نہ ہوا تھا وہاں کا معاملہ
وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَ
مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ
وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ ولیکن ہم نے بھیجیں وہ خبریں تجھے اسواسطے ۴۶
جو پیدا کیے ہم نے کئی زمانہ کے لوگ پیچھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور
کئی طرح کی قوم، پھر لمبی کیں ہم نے اُن کی عمریں، اور وہ زمانہ مدت تک
رہا جو پھر لوگوں نے نیک کام اور دین کی راہ چھوڑ دی اور علم پڑھے ہوئے
نیک بخت لوگ سب جاتے رہے اور دین کا علم پرانا ہو گیا اور جاہل انجان
پیدا ہوئے، اس واسطے اب تجھے پیدا کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،
اور تیرے پاس اس وقت کی خبریں بھیجیں ہم نے جو تو نہ تھا رہنے والا مدین
شہر کے رہنے والوں میں جہاں حضرت شعیبؑ رہتے تھے اور حضرت موسیٰ
بھاگ کر مصر سے وہاں پہنچے تھے، وہاں تو نہ رہتا تھا جو پڑھتا ان پر باتیں
ہماری اور وہاں کا احوال بیان کر سکے میں تجھے وہاں کی خبر نہ تھی، پر ہم
بھیجتے ہیں احوال وہاں کا اور خبریں اُس وقت کی تجھے درست کہلا
بھیجتے ہیں
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ
قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور نہ تھا تُو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ۴۷
وسلم طرف کوہ طور کے جس وقت پکارا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو، اور توریت
دی اُسے جو تجھے اس قصّے کی خبر ہوتی، لیکن بخشش اور انعام ہے تیرے
پروردگار کا جو تجھے یہ قصہ وہاں کا بھیجا ہے اس واسطے جو تو ڈراوے
اُس قوم کو جن پاس نہیں آیا کوئی ڈرانے والا پہلے تجھ سے، شاید جو یہ قوم
یعنی مکے کے لوگ سمجھیں اور نصیحت مانیں
وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَ
نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اگر نہ یہ واسطہ ہوتا کہ پہنچتا ان پر ۴۸
عذاب سبب اس کے جو بھیجا ہے ان کے ہاتھوں نے آگے اپنے مرنے
سے، یعنی انھوں نے جو کام عذاب میں گرفتار ہونے کے کیے ہیں، اس
سبب اُن پر عذاب ہو گا تو پھر کہتے یہ لوگ کہ اے پروردگار ہمارے کیوں

نہ بھیجا تُو نے ہماری طرف پیغمبر، جو ہم تابعداری کرتے تیری نشانیوں اور
آیتوں کی اور اس پیغمبر کو سچا جانتے ہم اور ہوتے ہم ایمان لانے والوں
سے، اس واسطے بھیجا ہے تو اُن کو بات کہنے کی جگہ نہ رہے اور شرمندہ ہوویں
عذاب کے وقت اور پچھتاویں کہ ہائے ہم نے پیغمبر کا کہنا سچ کیوں جانا -
قصّہ کہتے ہیں ایک قریش کی قوم نے یہودیوں کو کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جو دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے، یہ کیونکر ہے، یہودیوں نے توریت
سے تعریف اور صفت اور شکل سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کی
اور کہا کہ یہ مقرر پیغمبر ہے، قریش نے توریت کا بھی حکم نہ مانا اور کہا کہ اگر یہ سچ پیغمبر
ہوتا تو حضرت موسیٰ کی طرح اُن کے بھی معجزے ہوتے، تب یہ آیت اُتری
فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ
مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ پھر جس وقت آیا سچے کے لوگوں کے پاس ۴۹
سچ اور درست یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہمارے پاس تو کہا ان لوگوں
نے کہ کیوں نہ دیا معجزہ ویسا اس کو، جیسا کہ دیا معجزہ موسیٰ علیہ السلام کو کہ عصا
اژدہا ہوتا تھا اور ہاتھ بغل میں سے چمکتا نکلتا تھا، سو خدائے تعالیٰ فرماتا
ہے کہ اس پر کیا موقوف ہے
اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا
سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝ اے کیا ۵۰
کافر نہ ہوئے تھے اُس وقت کے لوگ ساتھ اُس چیز کے جو دیا تھا موسیٰ علیہ السلام
کو پہلے اُس سے، یعنی حضرت موسیٰؑ کے معجزے کو نہ مانا تھا اُس وقت کے
لوگوں نے اور کہتے تھے فرعون کی قوم کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ علیہما السلام دونوں
جادوگر ہیں جو ایک کی مدد ایک کرتا ہے جادو دکھانے میں، ویسے ہی یہ
مکے کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم ان سب کو نہیں مانتے، یعنی توریت اور قرآن
کو نہیں سچ جانتے سو تو
قُلْ فَأْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ
اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ۵۱
لاؤ کوئی کتاب خدائے تعالیٰ کے پاس سے جو راہ دکھانے والی زیادہ ہووے
توریت اور قرآن شریف سے تو میں تابعداری کروں اس کتاب کی اگر ہو تم سچے
اس بات میں کہ توریت اور قرآن جادو ہیں، تم ان دونوں سے کوئی اچھی کتاب لاؤ
فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ

Marfat.com

اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ
ع ۸ - ۵۲ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
پھر اگر نہ مانیں تیری بات کو یہ لوگ تو پھر مقرر جان تو اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ تابعداری کرتے ہیں اپنے جی کی خوشی کی بغیر سند اور دلیل کے، اور کون ہے اس سے گمراہ زیادہ جو اپنے جی کی خوشی کی تابعداری کرے ناحق بغیر راہ دکھائے سیدھی خدائے تعالیٰ سے، سو خدائے تعالیٰ راہ سیدھی نہیں دکھاتا ناانصاف لوگوں کو

۵۳ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝
اور بے شک ہم ملائے جاتے ہیں اُس کے واسطے بات کو، یعنی احوال اور مثالیں پچھلے لوگوں کی، اور دلیلیں کہتے جاتے ہیں کہ شاید یہ لوگ مکے کے نصیحت مانیں اور ایمان لاویں

القصص

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ
۵۴ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے، یعنی توریت یا انجیل پہلے قرآن سے، وہ لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ قرآن کے، سو کئی یہودی اور نصرانی ایمان لائے ہیں، وہ ایسے ہیں

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ
۵۵ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝ اور جبکہ پڑھتے ہیں اُن کے روبرو قرآن کو، تو کہتے ہیں وہ لوگ کہ ایمان لائے ہم قرآن پر، اور جانا ہم نے کہ وہ کلام خدائے تعالیٰ کا ہے، سچ اُترا ہوا ہے ہمارے پروردگار کے پاس سے اور ہم تو پہلے ہی اُس کے آنے سے ماننے والے ہیں جو اگلی کتابوں ... میں اس کے آنے کی خبر پڑھی تھی ہم نے تب سے ہم واقف ہیں اور سچا جان چکے ہیں ہم قرآن کو

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا
وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
۵۶ يُنْفِقُوْنَ ۝ وہ لوگ یہودی اور نصاریٰ جو قرآن پر ایمان لائے، اُن کو دیا جاوے گا دوہرا بدلہ، ایک توریت اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب، اور دوسرا قرآن پر ایمان لانے کا ثواب ملے گا اُن کو بسبب اس کے جو صبر کیا اپنے قوم کے طعنوں پر، اور ثابت اور مضبوط رہے ایمان پر اور اگلی کتابوں کو اور قرآن کو سچ کلام الٰہی جانا اور ہٹاتے ہیں اور دُور کرتے ہیں ساتھ بھلائی کے بُرائی کو اور کُل چیز سے، جو اُن کو روزی دی ہے خدائے تعالیٰ نے، اس میں سے بانٹتے ہیں محتاجوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ میں، کہتے ہیں کہ کئی نصرانی ایمان لائے تھے اُن کو کافر اور مشرک طعنے دیتے تھے اور بُرا کہتے تھے اور وہ مومن اُن کے طعنے سُن کر جواب میں کہتے کہ خدائے تعالیٰ تم کو توفیق ایمان کی دیوے اور ان کی بُرائی پر صبر کرتے اور نرمی سے جواب دیتے تھے، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساتھ بھلائی کے دشمنوں کی بُری بات کو ٹال دیتے تھے

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ ۵۷
اور جب سُنتے ہیں وہ مسلمان بیہودہ بات، یعنی کافروں کے طعنے اور بُرا کہنا اُن کا تو منہ پھیر لیتے ہیں اور دھیان نہیں کرتے ان کی باتوں پر اور کہتے ہیں ان طعنے دینے والوں کو کہ ہمارے واسطے ہیں کام ہمارے اور تمہارے واسطے ہیں کام تمہارے، یعنی ہمارے کاموں کی بھلائی برائی ہمارے واسطے ہے اور تمہارے کاموں کی تمہارے واسطے، سلام تم پر، یعنی ہمیں کچھ تم سے کام نہیں، جاؤ اپنے کام لگو، ہم نہیں چاہتے جو ملا کریں اور پاس بیٹھا کریں بے سمجھوں کے، کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے نہایت چاہتے تھے ہمیشہ سے کہ ابوطالب چچا اُن کے ایمان لاویں، جب ابوطالب کا وقت آخر کا آیا اور حالت جان کندنی کی پہنچی، حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی اور اُن کے سرہانے آن کر فرمایا کہ اے چچا اتنا کہو کہ لا الٰہ الا اللہ، تو میں اسی دلیل سے خدائے تعالیٰ سے بخشواؤں، ابوطالب نے کہا کہ اے بھتیجے میرے میں جانتا ہوں کہ تُو سچا ہے، پر اتنی بات کی غیرت آتی ہے مجھ کو، جو مکے کے لوگ کہیں گے کہ ابوطالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھا، اگر یہ نہ ہوتا تو البتہ میں تیری خوشی کرتا، تب یہ آیت اُتری کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ بے شک تو راہ نہیں ۵۸
دکھا سکتا ایمان کی طرف جس کو چاہتا ہے تو اور اُس کے مسلمان ہونے کی آرزو رکھتا ہے تو لیکن خدائے تعالیٰ راہ دکھاتا ہے ایمان کی طرف جسے چاہتا ہے وہ آپ اور خدائے تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اُن کو، جو راہ پانے والے ہیں اور مسلمان ہونے والے ہیں، کہتے ہیں کہ حارث بیٹا عثمان کا اور پوتا نوفل

Marfat.com

کا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہوں میں تیری بات سچی ہے اور جو تو کہتا ہے تو ہماری بھلائی کی کہتا ہے اور تیرے کہنے میں عاقبت کی بھلائی ہے، پر تابعداری تیری دشمنی ہے مکے کے لوگوں سے، ڈرتا ہوں میں کہ اگر تیری راہ پر چلوں تو مجھے یہ لوگ مکے کے شہر سے نکال دیویں گے، اور میں اُن سے برابری نہیں کر سکنے کا جو میرا حمایتی کوئی نہیں میرے کہنے سے تب یہ آیت اُتری

وَقَالُوٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ
اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ
ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
۵۹ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں بعض کافر کہ اگر تابعداری کریں ہم سیدھی
راہ اسلام کی ساتھ تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اگر ایمان لاویں ہم تجھ پر تو جلد لے جاویں ہم کو ہمارے شہر سے، یعنی مکے کے لوگ اسی وقت نکال دیں زور سے، سو خدائے تعالیٰ اُن کے جواب میں فرماتا ہے کہ کیا ہم نے نہیں جگہ دی اُن کو مکے میں امن سے، یعنی یہ کافر جو ڈرتے ہیں اپنی قوم سے جو وہ مکہ سے نکال دیں، کیا اُنہوں نے بسایا ہے اُن کو، یہ بات اُن کا بہانہ ہے بلکہ چاہیئے کہ ہم سے ڈریں جو ہم نے بسایا ہے اُن کو امن کے شہر میں جو کھنچا ہوا آتا ہے اُس شہر کی طرف ہر جگہ سے سب طرح کا میوہ اُن کے کھانے کو، اور ہر طرح کی جنس جو روزی ہے اُن کے واسطے ہماری طرف سے بے نہایت، اگر یہ ایمان لاویں تو البتہ ہم اُن کی قوم کے عذاب سے اُنہیں بچالیویں لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اس بات کو

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ ع
فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا
۶۰ قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور بہت مار کھپائے ہم
نے لوگ گاؤں اور شہروں کے جو اتراتے تھے اور غفلت سے خوش تھے، اپنی گذران اور جمعیت پر پھر پڑے ہیں اُن کے یہ گھر ویران جو نہ بسا کوئی ان گھروں میں پیچھے ان کے ہلاک ہونے کے، مگر تھوڑے سے مسافر راہ گیر جو آن کر کوئی دم یا دن رہتے تھے اور آخر کو ہم ہی وارث اور مالک ہیں ان شہروں کے اور ان گاؤں کے

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا
رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰٓى اِلَّا
وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝ اور نہیں ہے پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ ۶۱
وآلہ وسلم ایسا جو مار کھپاوے گاؤں کے لوگوں کو جب تک کہ نہ اُٹھاوے اُن کے بڑے شہر سے ایک پیغمبر تو پڑھے اُس شہر کے لوگوں پر آیتیں ہماری، یعنی اوّل ہم ایک بڑے شہر میں جو وہاں عقلمند اور اشراف دانا بستے ہوں پیغمبر کے ہاتھ پیغام بھیجتے ہیں، جب وہ نہیں مانتے اس پیغمبر کا کہنا تب اُس شہر کو۔۔۔ اُس کے گرد کے گاؤں سمیت سب وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کرتے ہیں اور ہم نہیں ہلاک کرنے والے گاؤں اور شہر کے لوگوں کو، مگر اس شہر کے لوگ ظلم کرنے والے ہوں اور پیغمبروں کو جھوٹا کہنے والے ہوں اور ستانے والے ہوں، یعنی سوائے ظالم اور کافروں کی بستی کے کسی بستی کو نہیں مار کھپایا ہم نے

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ
زِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۶۲ ع ۶ ۹
اور وہ چیزیں جو تمہیں دی ہیں پھر وہ چیزیں دُنیا کی زندگانی کے مزے کی ہیں اور دنیا کے بناؤ کی اور آرائش کی اور شیخی اور بڑائی کی ہیں، اور وہ جو خدائے تعالیٰ کے پاس ہے سو بہت اچھا ہے اُس سے در اصل اور ہمیشہ رہنے والا ہے اے کیا تم نہیں سمجھتے عقل سے اور نہیں معلوم کرتے کہ دنیا کے عیش رہنے والے نہیں ہیں اور آخرت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ
مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ ۶۳
اے پھر کیا جس کو وعدہ دیا ہم نے بہشت میں جانے کا آخرت میں اور فتح پانے کا دنیا میں وعدہ اچھا جو اُس میں جھوٹ نہیں وہ کیا اُس کے برابر ہے جسے مقصود دیا نا اور کام چلانا دنیا کا دیا ہم نے اور دنیا کی زندگانی کا عیش پھر یہ دنیا میں عیش کرنے والا قیامت کے دن سامنے پکڑا اوے گا عذاب کے واسطے

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ ۝ اور جس دن پکارے گا خدائے تعالیٰ کافروں کو اور فرمادے گا ۶۴

Marfat.com

کہ کہاں ہیں شریک میرے جن کو تم نے سمجھا تھا کہ وہ شریک خدائے تعالیٰ کے ہیں اب لاؤ ان کو

قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْہِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا ہٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ
اَغْوَیْنَا ۚ اَغْوَیْنٰہُمْ کَمَا غَوَیْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَیْکَ ز مَا کَانُوْٓا
۶۵ اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ ۝ کہیں گے وہ لوگ جن پر ٹھیک اور ثابت ہوئی بات عذاب کی کہ اے پروردگار ہمارے یہ وہ لوگ ہیں جن کو بہکایا ہم نے اسلام کی راہ سے اور مسلمان ہونے نہ دیا، بہکایا اُن کو جیسے ہم آپ بہکے اور بھولے ہوئے تھے سیدھی راہ اسلام کی اب بیزار ہوئے ہم ان سے اور تیری طرف کو پھرے ہم اور نہ تھے وہ دراصل ہم کو پوجنے والے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے

وَقِیْلَ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ فَدَعَوْہُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا
۶۶ لَہُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّہُمْ کَانُوْا یَہْتَدُوْنَ ۝ اور کہیں گے کافروں کو کہ پکارو اپنے شریکوں کو یعنی جن کو تم شریک خدائے تعالیٰ کا سمجھتے تھے، اُن کو اپنی حمایت کرنے کو بلاؤ، پھر پکاریں گے کافر بتوں کو، جو آؤ اور ہمیں عذاب سے چھڑاؤ، وہ بت ان کا پکارنا نہ مانیں گے اپنی ناچاری سے اور دیکھیں گے بت اور کافر عذاب کو اور آرزو کریں گے کہ کیا اچھا ہوتا کہ اگر یہ ہوتے راہ پانے والے امن کی تو عذاب سے چھوٹتے

وَیَوْمَ یُنَادِیْہِمْ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِیْنَ ۝
اور جس دن پکارے گا خدائے تعالیٰ اُن کو جو پیغمبروں کو جھوٹا جانتے تھے، پھر فرماوے گا کہ کیسا مانا اور قبول کیا تم نے میرے بھیجے ہوؤں کو
۶۷ فَعَمِیَتْ عَلَیْہِمُ الْاَنْۢبَآءُ یَوْمَئِذٍ فَہُمْ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۝
پھر چھپ جاویں گی اُن پر خبریں اُس دن یعنی کچھ یاد نہ رہے گا جو اُس دن جواب دویں مارے ڈر کے کسی کو ہوش نہ رہے گا یعنی آپس میں ایک دوسرے سے کچھ سوال نہ کر سکے گا

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓی اَنْ
۶۸ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ ۝ پھر اگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لاوے خدا اور رسول پر، اور اچھے کام کرے، یعنی پیغمبر کی تابعداری کرے پھر ایسا شخص توبہ کرنے والا البتہ ہووے گا عذاب سے چھٹکارا پانے والوں سے، کہتے ہیں کہ سردار اشراف عرب کے طعنہ اور حسد سے کہتے تھے کہ خدائے تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری کیوں دی لائق وہ تھا جو کسی سردار طائف کے یا مکے کے کو پیغمبر کرتا، سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ط مَا کَانَ لَہُمُ
الْخِیَرَةُ ط سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ ۶۹
اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے پیغمبری دینے کے واسطے، نہ لائق ہے اُن لوگوں کو، جو اپنی پسند کا پیغمبر چاہیں، یعنی یہ نہیں لائق، جو آدمی مل کر اپنی خوشی سے ایک شخص کو پیغمبری دلویں اور نبی مقرر کریں اور اُن سے نہ ہو سکے ایسا کام بلکہ خدائے تعالیٰ ہی مختار ہے، جسے چاہے اُسے پیغمبر کرے، پاک ہے خدائے تعالیٰ سب عیب اور سب نقصانوں سے اور بلند ہے سب کی سمجھ اور فہم سے اور اس چیز سے جو یہ لوگ شریک کرتے ہیں

وَرَبُّکَ یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُہُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ ۷۰
اور پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہے جو چھپا رکھتے ہیں سینے کافروں کے اور جو کچھ صریحاً کرتے ہیں برائی اور عداوت تجھ سے یعنی کافر جو تیری دشمنی دل میں چھپی ہوئی رکھتے ہیں، وہ بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ اور جو برائی ظاہر کرتے ہیں وہ بھی جانتا ہے، خدائے تعالیٰ سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے

وَہُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ط لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَ
الْاٰخِرَةِ ز وَلَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور وہی خدائے تعالیٰ ۷۱
جو نہیں کوئی لائق پوجنے کے مگر وہی وحدہٗ لاشریک ہے، اسی کے لائق ہیں تمامی تعریف کرنا دنیا میں اور دین میں، جو وہی ہے دونوں جہان کا مالک، اور اُسی کا حکم چلتا ہے سب جگہ اور اسی کی طرف سب پھرو گے آخر کو اور جا کر اسی کے روبرو حاضر ہو گے قیامت کے دن

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِضِیَآءٍ ط
اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو کہ اے ۷۲
بھلا دیکھو اور دھیان کرو کہ اگر کرے خدائے تعالیٰ تم پر رات ہی ہمیشہ قیامت کے دن تک جو سورج زمین سے اوپر نہ آوے تو کون سا خدا ہے سوائے

Marfat.com

خدائے تعالیٰ برحق کے جو لاوے تمہارے واسطے روشنی، یعنی پیدا کرے
جو تم اُجالے میں چلو پھرو اپنے کاروبار کو، اے پھر تم نہیں سُنتے عقل کے
کانوں سے اور

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ
فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکوں کو ۷۳
کہ اے بھلا دیکھو تو سمجھ کر کہ اگر کرے خدائے تعالیٰ تم پر دن ہی ہمیشہ قیامت
کے دن تک جو ہرگز کبھی سُورج ڈوبے نہیں زمین میں جو شام اور رات
ہووے تو کون سا خدا ہے سوائے خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے جو لاوے
تمہارے واسطے رات جو تم آرام کرو اور سارے دن کی ماندگی جاوے، اے
پھر نہیں دیکھتے ہوش اور عقل کی آنکھوں سے جو شریک کرتے ہو بُتوں کو خدائے
تعالیٰ کے ساتھ

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا
فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ۷۴
اور خدائے تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے پیدا کیا تمہارے واسطے رات اور دن
تو آرام کرو اور سور ہو رات کو، جو سارے دن کی ماندگی جاوے اور دن کو
پیدا کیا تو ڈھونڈھو اور تلاش کرو اپنی روزی خدائے تعالیٰ کے فضل سے
جو تمہارے نصیب میں لکھی ہے اور تو شاید کہ تم شکر بجالاؤ خدائے تعالیٰ
کی نعمتوں کا جو رات دن بنایا ہے تمہارے واسطے اور یاد کر یعنی بیان کر اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں کے آگے کہ

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ ۝ اور جس دن پکارے گا خدائے تعالیٰ بُت پُوجنے والوں کو . . ۷۵
. . پھر فرمائے گا کہاں ہیں وہ شریک میرے جن کو تم دنیا میں میرا شریک
سمجھتے تھے بلاؤ اُن کو جواب تمہیں عذاب سے چھڑا دیں اور راہ امن کی بتادیں

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ۷۶ ع ۱۰
اور نکالیں گے ہم باہر قوم میں سے شاہدی دینے والا جو اس قوم کے کاموں
پر اور باتوں پر گواہی دیوے، یعنی پیغمبر ہر ایک قوم کا گواہی دیوے گا جو کچھ
اُنہوں نے کیا ہوگا، پھر کہیں گے ہم اُس قوم کو، لاؤ دلیل اپنی بات کی جو تم
نے شریک مقرر کر رکھا تھا اور پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے، اس کی دلیل لاؤ، پھر
جانیں گے کافر اور مشرک اس وقت وہ کہ سچ ہے اور ٹھیک ہے جو خدائے
تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے، اور غائب اور ناپید ہو جاوے گا اُن مشرکوں
سے جو کچھ کہ وہ جھوٹ بناتے تھے کہ ہمیں بُت چھڑا دیں گے عذاب سے
قیامت کے دن

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَ
اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ
اُولِي الْقُوَّةِ ۗ بے شک قارون تھا موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے، کہتے ہیں
کہ حضرت موسیٰؑ کا بھانجا یا چچا کا بیٹا تھا اور توریت خوب پڑھتا تھا اور مفلسی
کے وقت نیک بخت تھا، جب خدائے تعالیٰ نے اُسے دولت دی تو پھر
زور کرنے لگا اور حکم چلانے لگا بنی اسرائیل پر، یعنی چاہا قارون نے کہ سب
بنی اسرائیل میرے تابعدار رہیں اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کر دیا ہم نے
قارون کو خزانوں سے یعنی کئی خزانے دولت کے دیے، ایسے جو کُنجیاں اُن
خزانوں کی بھاری تھیں جو تھک جاتے تھے اُن کے اُٹھانے والے زور آور
یعنی بیس پچیس آدمی زور آور ان کنجیوں کو اُٹھا نہ سکتے تھے اور یاد کر کہ

اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ ۷۷
جب کہا قارون کو اُس کی قوم نے یعنی بنی اسرائیل کے مسلمانوں نے نصیحت کی
کہ اے قارون خوشی اور شادی مت کر دُنیا کی دولت پر، بے شک خدائے تعالیٰ
نہیں چاہتا ہے دنیا کی دولت پر خوشی کرنے والوں کو اور یہ نصیحت کی
اُنہوں نے

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ
نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا لے اور کمائی کر لے اے قارون اُس چیز
سے جو دی ہے تجھ کو خدائے تعالیٰ نے دنیا کی دولت کما لے آخرت کو، یعنی
دنیا میں اس دولت کے سبب آخرت میں عیش کرنے کا کام کر لے اور مت
بھول اپنا حصہ دنیا سے مرنے کے وقت کا، یعنی دنیا سے سوائے کفن کے
کچھ ساتھ نہ لے جائے گا

وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ
فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور نیکی کر ۷۸
خدائے تعالیٰ کے بندوں سے، یعنی محتاجوں کو دے اور مت ستا کسی کو،

Marfat.com

جیسے کہ نیکی کی خدائے تعالیٰ نے تجھ سے جو یہ خزانے بے محنت دیے اور مت
ڈھونڈھ خرابی اور تکبر زمین میں، بے شک خدائے تعالیٰ دوست نہیں
رکھتا خرابی کرنے والوں کو

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ
اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ
۷۹ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ کہا قارون نے کہ مقرر ہم کو دیا ہے یہ مال اور دولت اوپر
عقل کے جو میں جانتا ہوں، کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیمیا اپنی
بہن کو سکھائی تھی، اُس نے قارون کو بتائی، قارون نے سیکھ کر وہ خزانے
جمع کیے تھے، اس واسطے کہا قارون نے کہ خزانے میں نے کیمیا کے علم سے
پیدا کیے ہیں، اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کیا نہ جانا قارون نے اور
توریت میں کیا نہ پڑھا تھا وہ کہ خدائے تعالیٰ نے مقرر مار کھپائے پہلے
قارون کے پیدا ہونے سے زمانے کے لوگ وہ جو زور آور زیادہ تھے قوت
میں اور بہت زیادہ تھے دولت میں جیسے شدّاد، اور نہ پوچھیں گے گنہگاروں
سے گناہ اُن کے جو بغیر پوچھے اُن کی صورت سے معلوم ہوگا کہ یہ دوزخی ہیں

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ
يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
۸۰ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ پھر باہر نکلا قارون بنی
اسرائیل کے سامنے اپنے ٹھاٹھ اور بناؤ سے، کہتے ہیں کہ قارون ایک
گھوڑے نقرئی پر جو اُس کا سنہرا ساز اور زین تھا سُرخ پوشاک پہنے
ہوئے سوار نکلا اور کئی ہزار سوار تحفہ گھوڑوں پر جو سنہرے روپہلے اُن کے
ساز تھے، ساتھ اس کے نکلے اور اُن سب کے سنہرے ہتھیار اور رنگین
پوشاکیں اور خاصے بُراق اور ساز تھے، جب اس تیاری اور ٹھاٹھ سے
نکلا اور لوگوں نے دیکھا تو کہا اُن لوگوں نے جو چاہتے تھے دنیا کی زندگانی
کو کہ کیا خوب ہوتا جو ہم پاس بھی ہوتا ایسا مال جیسا قارون کو دیا ہے البتہ
قارون بڑے مزے اور عیش کرتا ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ
خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا
۸۱ الصّٰبِرُوْنَ ۝ اور کہا اُن لوگوں نے جن کو دی تھی عقل اور سمجھ اور آخرت کا

احوال جانتے تھے اور قناعت اور توکل رکھتے تھے جیسے حضرت یوشعؑ اور یار اُن کے کہ افسوس اور کم بختی تم پر جو آرزو کرتے ہو قارون کے سے مال کی اچھا بدلہ آخرت میں خوب ہے ایمان لانے والوں کو، اور اچھے کام کرنے والوں کو، اور یہ بات نہ مانے گا اور نہ سیکھے گا اس نصیحت کو مگر صبر کرنے والا مصیبتوں اور محنتوں پر دنیا کی

قِصّۂ قارُون نقل کرتے ہیں کہ قارون حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ پر حسد لے جاتا تھا کہ یہ پیغمبر کیوں ہوئے، میں پیغمبر کیوں نہ ہوا جو ایسا عقلمند اور دولت مند ہوں میں اور ہمیشہ طرح طرح سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ستاتا تھا اور عداوت کرتا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام درگذر اور صبر کرتے تھے جب تک کہ خدائے تعالیٰ کا حکم آیا کہ اے موسیٰؑ دولتمندوں کو کہو کہ موافق اپنے مال اور دولت کے زکوٰۃ دیویں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موافق حکم الٰہی کے قارون کو بھی کہا، قارون نے کہا کہ کتنا مال زکوٰۃ کا دیا چاہیئے، دسواں حصہ یا بیسواں حصہ مال کا چاہیئے تھا، حضرت موسیٰؑ نے قارون کو کہا کہ تو سو دینار سے ایک دینار زکوٰۃ کا دے، میں خدائے تعالیٰ سے معاف کرا لوں گا، قارون نے حساب کیا تو بہت دینار دینے آئے زر کی محبت اُسے آئی اور زکوٰۃ کا مال اُس کے جی نے نہ چاہا کہ دلوے اور وہ زکوٰۃ کا مانگنا اُسے بُرا لگا، تب اپنے آشنا اور دوستوں کو جمع کر کے کہا کہ اے قوم بنی اسرائیل انصاف کرو تم کہ موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ کہا ہم نے سب اس کا کہا مانا، اب چاہتا ہے کہ تم سے تمہارا مال لیوے انہوں نے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے جو تو کہے سو کریں، اس کا علاج بتلا، قارون نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ موسیٰؑ کو ساری قوم بنی اسرائیل کی میں رسوا کروں ایسا کہ پھر کچھ بات نہ کہہ سکے، لوگوں نے کہا کہ تو جان، جو اچھا جانے سو کر، تب قارون نے ایک عورت بدکار کو بلا کر ایک تھیلی زر کی دی اور کہا کہ ایک اور دوں گا پر اس شرط سے جو تو کل آن کر سب چھوٹے بڑے لوگوں میں یہ بات کہہ کہ موسیٰؑ نے مجھ سے بُرا کام کیا ہے، وہ عورت راضی ہو کر تھیلی زر کی لے گئی، دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام موافق معمول کے آن کر قوم میں بیٹھے اور نصیحت کرنے لگے اور فرمایا کہ جو کوئی چوری کرے، اُس کا ہاتھ کاٹو، اور جو کوئی پرائی عورت سے بُرا کام کرے، اگر کنوارا ہووے تو سو دُرّے مارو، اور اگر بیاہا ہووے، سنگسار کرو یعنی مارے پتھروں کے مار ڈالو، اتنے میں قارون بول اُٹھا کہ اے موسیٰؑ اگرچہ تو ہی ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں ہوں

Marfat.com

تب بھی یہی حکم ہے، قارون نے کہا کہ قوم کو گمان ہے کہ تُو نے فلانی عورت سے
بُرا کام کیا ہے، تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ پناہ مانگتا ہوں میں ،
خدائے تعالیٰ سے، بلاؤ اُس عورت کو، جب وہ عورت سامنے آئی ، تب
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے عورت تجھے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ
جس نے دریا کو پھاڑ کر فرعون کو لشکر سمیت ڈبو دیا اور توریت بھی مجھ پر، تُو
سچ کہہ کہ یہ کیا ماجرا ہے، وہ عورت خدائے تعالیٰ کے خوف سے ڈر کر کانپی،
اور کہا کہ اے موسیٰ قارون نے مجھے ایک تھیلی زر کی دی ہے اور دُوسری کا
وعدہ کیا ہے۔ اس واسطے کہ تجھ پر میں بُہتان اس بات کا کروں اگرچہ میں
بدکار ہوں لیکن مجھ سے نہ ہو سکے گا کہ تجھ پر بہتان کروں، اور وہ تھیلی نکال
کر سب کے رُوبرو دھری، لوگوں نے اُس تھیلی پر مُہر قارون کی دیکھی اور
شرارت اور فریب قارون کا سب پر کھلا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
سر اوپر زمین کے رکھ کر جنابِ باری میں عاجزی سے التجا کی کہ اے پروردگار
قارون نے مجھے بہت ستایا ہے جنابِ الٰہی سے حکم آیا کہ اے موسیٰ زمین
کو تیرے حکم میں کر دیا ہم نے، جو چاہے سو کر، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
زمین پر سے سر اُٹھا کر کہا کہ اے بنی اسرائیل خدائے تعالیٰ نے مجھے قارون
پر مختار کیا ہے، جیسے فرعون پر مختار کیا تھا، اب جو کوئی قارون کا ساتھی ہے
وہ تو اس کے پاس رہے اور جو کوئی میرے ساتھ ہے وہ اُس کے پاس سے
ہٹ کر کنارے ہو جاوے، یہ بات سُن کر سب لوگ اُس کے پاس سے
سرک کر کنارے ہوئے مگر دو شخص قارون کے پاس کھڑے رہے، پھر فرمایا
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو کہ پکڑ ان کو، زمین نے ٹخنوں تک
اُن کے پاؤں پکڑ لیے، یعنی وہ تینوں شخص ٹخنوں تک زمین میں دھنس گئے
اور عاجزی سے فریاد کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یا موسیٰ ہمیں بچا، حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے اُن کی فریاد پر دھیان نہ کیا اس واسطے کہ وہ جھوٹا تھا
اور اُس وقت کی توبہ قبول نہیں، اور پھر زمین کو کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے کہ پکڑ ان کو تب گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے، پھر کمر تک پھر چھاتی
تک پھر گلے تک دھنسے اور فریاد کرتے رہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
غصہ کم نہ ہوا، یہاں تک کہ زمین کے اندر سب غائب ہوئے، پھر کئی دن
کے بعد بعضے بنی اسرائیل سُست ایمان والوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے
دُعا کر کے قارون کو زمین میں جیتا دھنسایا اس واسطے کہ اس کا خزانہ اور
دولت ہاتھ آئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سُن کر جنابِ الٰہی میں التجا کی
کہ اے پروردگار قارون کے خزانے اور دولت بھی زمین میں دھنس جاویں
خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دُعا قبول کی، جیسا کہ فرماتا ہے
فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ
مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ ٥ پھر ہم نے دھنسایا زمین میں قارون کو اور اس ۸۲
کے گھر کو اس کے خزانوں اور مال سمیت، کہتے ہیں ہر روز قارون سمیت
اپنے خزانوں اور گھر کے اپنے قد کے برابر نیچے زمین کے دھنستا ہے۔
قیامت تک نیچے کی زمین میں جو ساتویں ہے پہنچے گا، اور نہ تھا قارون کو کوئی
یاروں سے جو اُس وقت حمایت کرتا اس کی سوائے خدائے تعالیٰ کے، یعنی
اگر خدائے تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرتا اور توبہ دل سے کرتا تو البتہ خدائے تعالیٰ
اُسے بچاتا، اور نہ وہ آپ تھا ایسا کہ اپنے تئیں اُس عذاب سے بچاتا، جب
لوگوں نے دیکھا کہ اس طرح قارون جیتا خزانوں سمیت زمین دھنس گیا تب
وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ
وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُ
لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ٥ اور دوسرے دن فجر کو وہ لوگ جو آرزو ۸۳ ع
کرتے تھے قارون کی سی جگہ ہونے کو دولت اور مال میں، یعنی وہ جو چاہتے
تھے کہ قارون کی سی دولت ہمیں ہو وے، وہ لوگ کہتے تھے قارون کا حال
دیکھ کر کہ ارے نہیں دیکھتا تو وہ کہ خدائے تعالیٰ روزی کی گشائش کرتا ہے
جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں سے، اور تنگ روزی کرتا ہے جسے چاہتا
ہے، یہ دونوں حکمت سے خالی نہیں، اگر خدائے تعالیٰ نہ احسان کرتا ہم پر
اور دولت قارون کی سی دیتا تو البتہ دھنساتا ہم کو بھی زمین میں، یعنی اگر قارون
کی سی دولت ہمارے پاس ہوتی تو ویسی ہی دولت کی محبت ہوتی اور زکوٰۃ
نہ دیتے ہم بھی تو پھر مقرر زمین میں ہم بھی دھنس جاتے، یہ بڑا احسان ہے
خدائے تعالیٰ کا جو ایسی دولت نہ ہوئی ہم کو، ارے دیکھا تُو نے وہ کہ چھٹکارا
نہیں پاتے عذاب سے خدائے تعالیٰ کا شکر کرنے والے نعمتوں کا
تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ
عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ٥ وہ گھر ۸۴

Marfat.com

دوسرا یعنی بہشت کو بنایا ہے ہم نے واسطے اُن لوگوں کے جو نہیں چاہتے
بڑائی اور سیخی ملکوں میں لوگوں پر اور نہ خرابی اور ظلم غریبوں پر جیسے قارون
نے کیا تھا اور آخر کو بھلائی ہے پرہیز کرنے والوں کو اور بچنے والوں کو بُرے
کاموں سے

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا
۸۵ يَعْمَلُوْنَ ۝ اور جو کوئی آوے ساتھ نیک کاموں کے یعنی نیک کام
اپنے ساتھ لادے، پھر اُس کے واسطے ہے نیکی اس سے اچھی جیسے کہ
ایک نیکی کے بدلے ستر نیکی ملیں گی، اور جو کوئی آوے ساتھ بُرے کاموں
کے، جیسے شرک اور پیغمبروں کو جھوٹا جاننا، پھر نہ بدلہ ملے گا ان لوگوں کو جنہوں
نے بُرے کام کیے ہیں مگر وہی جو اُنہوں نے کیا ہے اسی کا بدلہ ملے گا، یعنی
عذاب زیادہ نہ ہوگا ان کے گناہوں سے، کہتے ہیں کہ جب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مکے سے ہجرت کر کے گئے کئی دن بعد مکے کی زیارت کو اُن
کا جی چاہا، تب یہ آیت اُتری

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ
قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ
۸۶ مُّبِیْنٍ ۝ بے شک جس نے فرض کیا ہے تجھ پر قرآن البتہ پھر پہنچا دے
گا تجھ کو پھرنے کی جگہ یعنی خدائے تعالیٰ تجھے پھر مکے میں پہنچا دے گا، کہہ تو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے اس کو
جو کوئی لایا سیدھی راہ سوجھ کی، یعنی ایمان کی راہ اور جو کوئی کہ ہو وہ بیچ
گمراہی ظاہر کے جیسے شرک اُسے بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ یعنی خدائے تعالیٰ
سے کسی شخص کا احوال چھپا ہوا نہیں ہے

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً
۸۷ مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ اور نہ تھا تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیدوار اس کا کہ اُترے تجھ پر قرآن اور سبب بھیجنے قرآن
کا اور کچھ نہیں تھا مگر رحمت اور مہربانی... اور بخشش تیرے پروردگار کی تجھ پر
اور تیری اُمت پر، پھر مت رہ تو مدد کرنے والا اور دوستدار کافروں کا یعنی کافروں
سے مدارات مت کر اور اُن کا کہا مت مان

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَ
۸۸ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور نہ روک رکھیں
گے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ روک سکیں گے خدائے تعالیٰ
کی آیتوں سے اور اُن آیتوں کے حکم پر چلنے سے منع نہ کر سکیں گے جبکہ وہ
آیتیں اُتر چکیں گی تجھ پر اور بُلا خلقت کو خدائے تعالیٰ کی راہ پر، جو ایمان
اور اسلام ہے اور مت ہو مشرکوں کا ساتھی، یعنی مشرکوں کا کہنا مت قبول کر

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ
۸۹ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
اور مت پکار خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ دوسرے خدا کو، جو
دراصل نہیں ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجئے مگر وہی ایک خدائے تعالیٰ ہے
لائق جو اُس کی بندگی کیجئے سب چیزیں جہاں تک کہ پیدا ہوئی ہیں اور پیدا
ہوں گی سب جاتی رہیں گی اور کچھ نہ رہے گا مگر ذات خدائے تعالیٰ کی جو وہی
ایک رہے گا ہمیشہ اور ہمیشہ سے ہے اور کبھی کچھ کسی طرح تفاوت نہ ہوا ہے
اس میں، اور نہ ہوگا کبھی، اسی کا حکم ہمیشہ سے ہے اور سدا
اسی کا حکم رہے گا، اور اسی کی طرف تم سب پھر کر جاؤ گے اور
رجوع کرو گے مقرر قیامت کے دن، اور وہی خدائے تعالیٰ
تم سب سے ذرہ ذرہ نیکی اور بدی کا حساب
لیوے گا۔ اور ہر ایک کو موافق اُس کے
کام کے بدلہ دیوے گا۔ کچھ اس میں شک
نہیں۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً

۱ الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
۲ وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ پہلے حرف اوّل اس سورت کے کہا ہے، الف
سے اشارہ ہے ساتھ نام اللہ کے، اور لام سے ساتھ لطیف کے، اور میم سے
ساتھ مجید کے کہ میں ہوں اللہ بندگی میری کرو اور مراد لطیف سے عبادت

Marfat.com

پاکیزہ اور مجید یعنی سوائے میرے بزرگ اور کو نہ جانو، آیا جانا لوگوں نے کہ یہ
چھوڑے جاویں گے ساتھ اس کے کہ کہیں ایمان لائے ہم اور حالانکہ وہ
آزمائے نہ جائیں ساتھ امر اور نہی کے
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ
۳ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِينَ ٥ اور تحقیق کہ ہم نے
امتحان کیا اُن کے تئیں کہ آگے ان مومنوں سے تھے پس ظاہر کرتا ہے
خدا ان کے تئیں کہ سچ کہا انہوں نے یعنی بیچ دعوے ایمان کے اور البتہ
جانتا ہے جھوٹ کہنے والوں کو یعنی جون سے جھوٹ کہتے ہیں کہ ایمان
لائے ہم اور احکام دین کے دل سے نہیں مانتے
اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ
۴ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ٥ بلکہ جانتے ہیں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں وہ
کہ بہتر ہے اور سبقت پکڑیں اوپر ہمارے، برا حکم ہے وہ کہ کرتے ہیں
مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ
۵ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥ جو کوئی کہ امید رکھے دیکھنے خدا
کے کو یعنی بہشت میں پس تحقیق وہ کہ مدت اللہ نے مقرر کی ہے، البتہ
آنے والی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے، یعنی جو کچھ کہ کہتے ہو اور دل
میں رکھتے ہو
وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
۶ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اور جو کوئی لڑائی کرے کفار سے پس سوائے
اس کے نہیں ہے کہ لڑائی کرتا ہے واسطے اپنے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ البتہ
بے پروا ہے عالموں سے یعنی بندگی اور لڑائی کرنے ان کے سے
بے پرواہ ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
۷ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥
اور جو کوئی ایمان لائے ہیں اور کیے ہیں کام اچھے، البتہ دور کروں گا میں
اُن سے برائیاں اُن کی اور البتہ جزا دوں گا میں اُن کو بہت اچھی اس واسطے
کہ تھے وہ عمل کرتے، یعنی اچھے عمل کرتے تھے ڈر سے میرے
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ
لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ
۸ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ اور حکم کیا ہم
نے آدمی کو واسطے باپ اور ماں اُس کی کے نیکی کرنا اور جو سعی کریں ماں باپ
اور لڑائی کریں ساتھ تیرے تو شریک لاوے تو ساتھ میرے اس چیز کو کہ
نہیں ہے تیرے تئیں ساتھ اُلوہیت اس کی کے خبر یعنی اگر ماں باپ کہیں
تجھ کو شرک کرنے کو ساتھ اُلوہیت اور کے، پس حکم ان کا نہ مان، طرف میرے
ہے پھرنا تمہارا پس خبر دوں گا میں تم کو ساتھ اُس چیز کے کہ تم کرتے تھے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي
۹ الصّٰلِحِيْنَ ٥ اور وہ کہ ایمان لائے ہیں پیچھے کفر کے اور کیے ہیں کام اچھے
البتہ داخل کروں گا میں اُن کو بیچ گروہ نیکوں کے، یعنی بہشت میں داخل
کروں گا
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ
فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ
جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَ
۱۰ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اور
لوگوں میں سے کوئی ہے کہ کہتا ہے کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدائے تعالیٰ کے
مراد منافق ہیں، پس کیونکر ایذا کیے جاویں بیچ راہ خدا کے ساتھ سبب دین
اس کے کے کرے رنج اور عذاب لوگوں کے تئیں مانند عذاب خدا کے
یعنی ایمان چھوڑ دیوے ڈر اور عذاب خلق کے سے اور جو آوے یاری
نزدیک پروردگار تیرے کے سے یعنی فتح، البتہ کہیں تحقیق کہ ہم ہیں ساتھ
تمہارے دین اور مذہب میں، آیا نہیں ہے خدا جاننے والا زیادہ ساتھ
اس کے جو کچھ بیچ سینہ عالموں کے ہے صفائی اخلاص کی سے اور کدورت
نفاق کی سے
۱۱ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ٥
اور البتہ جانتا ہے خدا ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ دل کے اور جانتا
ہے منافقوں کو
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا
وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ اور کہا ان لوگوں
نے کہ ایمان نہ لائے یعنی کافروں نے کہا خاص انہوں کو کہ ایمان لائے یعنی
مسلمان کہ پیروی کرو راہ ہمارے کی یعنی تم بھی ہمارے مشرب میں مل جاؤ اور

Marfat.com

چاہتے کہ ہم اُٹھالیویں گناہوں تمہارے کو، اور حالانکہ نہیں ہیں کافر
اُٹھانے والے
12 مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ گناہوں
مومنوں کے سے کوئی چیز، تحقیق کہ وہ جھوٹ بولنے والے ہیں
وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز
13 وَلَیُسْـَٔلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ اور
اُٹھاویں گے بیچ قیامت کے بوجھ بھاری گناہوں اپنے کے اور بوجھ بھاری
اوروں کے کو ساتھ بوجھوں بھاریوں اپنے کے، اور تحقیق سوال کیے جاویں
گے دن قیامت کے اُس چیز سے کہ جھوٹ جوڑتے تھے
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ
سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ
14 هُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ بھیجا ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کو
طرف قوم اُس کی کے، پس ڈھیل کی درمیان ان کے، یعنی واسطے دعوت
اُن کی کے طریق حق میں ہزار برس مگر پچاس برس، روایت مشہور یہ ہے کہ
حضرت نوح علیہ السلام چالیسویں برس میں پیغمبر ہوئے اور نو سو پچاس
برس خلق کو دعوت طرف خدا کے کی اور پیچھے طوفان کے ساٹھ برس جیئے اور
احقاف میں وہب نے کہا ہے کہ ایک ہزار اور چار برس کے تھے، اور
عین المعانی میں ہے کہ تین سو ستر برس کے تھے کہ پیغمبر ہوئے اور نو سو
پچاس برس دعوت کی، اور پیچھے طوفان کے ساڑھے تین سو برس جیئے[1] اور
بھی روایتیں ہیں اس قصہ میں لیکن ضعیف صحیح یہی ہیں، پس پکڑا قوم اس کی
طوفان عذاب نے، اور وہ ستم گار تھے یعنی ساتھ کفر کے
فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً
15 لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ پس نجات دی ہم نے نوح کو اور یاروں کشتی کو، یعنی
اہل اس کے کو، مومنوں سے اور جانوروں سے اور گردانا ہم نے
کشتی کو یا قوم نوح کو دہشت واسطے عالموں کے یعنی تو ساتھ اس کے
نصیحت پکڑیں[2]
وَ اِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ
16 ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور یاد کر ابراہیمؑ کو جس
وقت کہا خاص قوم اپنی کو کہ پوجو تم خدا کو، اور ڈرو عذاب اس کے سے، یہ
بندگی اور ڈرنا بہتر ہے خاص تم کو، اگر ہو تم کہ جانتے ہو، یعنی خیر کو شر سے
بہتر جانتے ہو
اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ
اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا
فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ
17 اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ سوائے اس کے نہیں ہے کہ پوجتے ہو بتوں کو سوائے
خدا کے اور جوڑتے ہو جھوٹ کو، یعنی ان بتوں کو خدا کہتے ہو، تحقیق کہ ان بتوں کو
پرستش کرتے ہو سوا خدا کے قدرت نہیں رکھتے یعنی روزی دینے کی یا اور
کسی چیز کی خاص تمہارے تئیں رزق دینا، پس ڈھونڈھو تم نزدیک خدا
کے روزی کو اور پوجو تم خدا کو اور شکر کہو تم خاص اسی کو طرف اس کے، پھر
پھیرے جاؤ گے تم یہاں تک کلام حضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہ سے متعلق تھا، اب
آگے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے قریش کے تئیں
وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ
18 وَ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ اور جو جھٹلاتے ہو تم
یعنی پیغمبر میرے کو، پس تحقیق کہ جھوٹا جانا ہے گروہوں نے آگے تم سے
پیغمبروں اپنے کو، اور نہیں ہے اوپر بھیجے ہوئے کے مگر پہنچانا ظاہر یعنی دعوت
کرنا طرف خدا کے اور ڈرانا عذاب سے
اَوَ لَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ؕ
19 اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ آیا نہیں دیکھتے ہو تم، یہ خطاب دیکھنے
کا طرف منکروں بعث کے ہے کیونکر ظاہر کرتا ہے خدائے تعالیٰ یعنی نیست
سے ہست کرتا ہے پس پھر پھیرے گا اُن کو یعنی بعد موت کے طرف حیات

---

[1] حضرت نوح علیہ السلام کی ساری عمر چودہ سو برس کی لکھی ہے غرض ان کی عمر بڑی تھی جب ملک الموت ان کی جان لینے آیا تو پوچھا کہ اے نوحؑ تم نے دنیا میں بہت عمر گزاری دُنیا کو کیسا پایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جیسے کوئی ایک گھر میں ایک دروازے سے آئے اور دوسرے دروازے سے نکل جاوے اور بیٹھے نہیں اس گھر میں ۱۲ [2] یہ احوال حضرت نوحؑ کا اور دکھ پانا ان کا قوم کے ہاتھ سے حضرت پیغمبر صلعم کو اس واسطے سُنایا کہ اُمت کے دُکھ دینے سے نہ گھبرائیں جو نوحؑ نے نو سو پچاس برس تک ویسی اذیت اُٹھائی اور صبر کیا اور اس احوال کے سنانے سے خوف دلانا یہاں لوگوں کو جو ویسی قوم زبردست کو کس طرح ہلاک کیا بسبب حکم نہ ماننے پیغمبر کے اے قریش مکے کے ویسی قوت نہیں رکھتے تم ۱۲

Marfat.com

کے تحقیق کہ یہ پیدا کرنا اور جلانا بعد مرنے کے اوپر خدا کے آسان ہے
قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ
ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۚ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص ان منکروں کو کہ ۲۰
راہ تفکر سے سیر کرو تم زمین میں پس دیکھو تم کہ کیونکر پیدا کیا ہے خدا نے خلق کو، پس خدا ظاہر کرتا ہے پیدا کرنے دوسری بار کے کو، حاصل کلام کا یہ ہے کہ جب دیکھا تم نے غور سے پیدائش کو اور جانا کہ پیدا کرنے والا اُن کا خدا ہے پس تم حجت لازم ہوئی یہ کہ پیدا کرنے والا خلقت کا پھر دوبارہ پیدا کر سکتا ہے تحقیق کہ خدا اوپر سب چیز کے قدرت رکھنے والا ہے
یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیْهِ
تُقْلَبُوْنَ ۝ عذاب کرے جس کسی کو چاہے، یعنی عذاب کرنا اس کا اور بخشے ۲۱
جس کسی کو چاہے یعنی رحمت اُس کی اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے تم بیچ دن قیامت کے اور کہا ہے کہ عذاب کرے گا واسطے رسوا ہونے بندے کے اور بخشے گا ساتھ توفیق ایمان کے، اس آیت میں بیچ بیان رحمت اور عذاب کے روایتیں بہت ہیں جو کوئی چاہے تفسیروں میں ملاحظہ کرے
وقف لازم وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ز
ع ۹/۱۴ ۲۲- وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اور نہیں ہو تم
اے آدمیو عاجز کرنے والے یعنی خاص خدا کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے اور نہ آسمان میں یعنی بر تقدیر اگر اوپر آسمان کے پہنچو تو بھی عاجز نہیں کر سکتے اور نہیں ہے تمہارے تئیں سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی دوستدار یعنی ایسا کہ بچاوے عذاب خدا کے سے اور نہ کوئی مدد کرنے والا
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ
یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ۲۳
اور وہ لوگ کہ ایمان نہ لائے ساتھ آیتوں خدا کے اور دیدار اُس کے کے وہ گروہ ہیں کہ ناامید ہوئے بخشش میری سے دنیا میں یا عاقبت میں ناامید ہوویں گے اور وہ گروہ کہ خاص ان کے تئیں ہے عذاب سخت یعنی ہمیشہ بسبب کفران کے کے
فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ
فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
۲۴ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ پس نہ تھا جواب قوم اس کی کا، یعنی ابراہیم علیہ السلام کی قوم
.. بعد توڑنے بتوں کے مگر یہ کہ کہا بعض اُن کے نے ساتھ بعض کے کہ مارو اُس کو یا جلاؤ اس کو، پس آگ میں ڈالا، پس چھڑایا اُس کو خدائے تعالیٰ نے آگ سے، یعنی ضرر آگ کے سے، تحقیق کہ بیچ اس چھڑانے کے نشانیاں ہیں قدرت کی واسطے اس گروہ کے کہ ایمان لائے ہیں
وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ
مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ز
۲۵ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ اور کہا ابراہیم
علیہ السلام نے سوائے اس کے نہیں ہے کہ پکڑا تم نے سوائے خدائے تعالیٰ کے بتوں کو ساتھ خدا کے واسطے دوستی درمیان اپنے کے بیچ زندگانی دنیا کے پس دن قیامت کے کافر لوگ بیزار ہوویں بعض تمہارا بعض سے اور لعنت کریں تھوڑے تمہاروں سے خاص تھوڑوں کے تئیں اور پھرنے کی جگہ تم سب کی دوزخ ہے اور نہیں تم کو بیچ اس کے یار اور مددگار کہ چھٹکارا پاؤ تم مدد اس کی سے، جب حضرت ابراہیمؑ اُس آگ سے سلامت باہر آئے، لوط کہ بھتیجا یا بھانجا تھا، ایمان لایا، چنانچہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ
۲۶ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ پس ایمان لایا لوط علیہ السلام اور کہا ابراہیمؑ نے
خاص اُس کے تئیں اور سارہ بیٹی چچا کی تھی اور ایمان لائی تھی، تحقیق کہ میں جدائی کرنے والا ہوں اُس قوم سے اس جگہ کہ حکم خدا میرے کا ہے تحقیق کہ خدا غالب ہے میرے تئیں مغلوب دشمنوں کا نہ کرے گا اللہ ہے ساتھ حکمت کے کام میرا بناتا ہے پس لوطؑ اور سارہ نے ساتھ اس کے اتفاق کیا اور ہجرت کر کے ولایت شام میں گئے اور لوطؑ موتفکہ میں گیا صاحب کشاف نے کہا ہے کہ ہجرت کے وقت پچھتر برس کی عمر تھی کہ اُس برس اسمٰعیل علیہ السلام ہاجرہ سے کہ لونڈی سارہ کی تھی پیدا ہوئے اور جب عمر ان کی ایک سو بارہ برس کی یا ایک سو بیس برس کی ہوئی، خدا نے سارہ کو بیٹا دیا جیسے کہ فرماتا ہے
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی

Marfat.com

۲۷ الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اور بخشا ہم نے خاص اُس کے تئیں
یعنی بیچ بڑھاپے کے بیٹا اسحٰق نام اور پوتا دیا ہم نے یعقوبؑ نام اور کیا ہم
نے بیچ اولاد اس کی کے پیغمبری کو اور کتابوں کو، یعنی توریت اور انجیل اور
زبور اور قرآن کو، اور دی ہم نے اُس کے تئیں مزدوری ہجرت کی بیچ اس
جہان کے اور تحقیق کہ وہ اس جہان کے نیکوں سے ہے
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ٘
۲۸ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ○ اور یاد کر لوطؑ علیہ
السلام کو جب کہا خاص گروہ اپنے کو، یعنی وہ جو رہنے والے مؤتفکات کے
تھے آیا تم آتے ہو ساتھ اس بُرے کام کے اور ساتھ قباحت اس کے کے
سبقت نہ پکڑی اوپر تمہارے کسی نے عالموں سے یعنی کسی نے آگے تم سے
ایسا بُرا کام نہیں کیا کہ بُرا ہے نزدیک اچھے آدمیوں کے
اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬
وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ
۲۹ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○
آیا آتے ہو تم ساتھ مردوں کے بطریق جماع کے اور کاٹتے ہو تم راہ گزاروں
کی، یعنی مال ان کا چھین لیتے ہو اور مارتے ہو ان کے تئیں اور اس سبب
سے آنا موقوف کیا ہے لوگوں نے اور راستہ بند ہوا ہے اور آتے ہو بیچ
مجلس اپنی کے بیچ کاموں بُرے کے، پس نہ تھا جواب قوم اس کی کو بات
اس کی کا، مگر یہ کہ کہا اُنہوں نے لا عذاب خدا کے کو اوپر ہمارے اگر ہے
تُو سچ کہنے والوں سے، یعنی تُو جو کہتا ہے کہ یہ کام بُرے ہیں اور بسبب ان
کاموں کے عذاب آوے گا، پس خدا کو کہہ کہ عذاب بھیجے اوپر ہمارے
۳۰ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ○ کہا لوطؑ
نے بطریق مناجات کے کہ اے خدا یاری دے میرے تئیں ساتھ بھیجنے
عذاب کے اوپر گروہ بدکاروں کے
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا
اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا
۳۱ ظٰلِمِیْنَ ○ اور جس وقت کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے یعنی فرشتے
طرف ابراہیمؑ کے واسطے خوشخبری بیٹے کی، کہا انہوں نے تحقیق کہ ہم
مارنے والے ہیں لوگوں اس قریہ کے کو کہ سدوم نام تھا اس واسطے کہ

بھلے نیچے تیرے کو جھٹلاتے ہیں، تحقیق کہ صاحب اس گاؤں کے ستم کرنیوالے
ہیں ساتھ کفر کے
قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ٘
لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ٘ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ○ ۳۲
کہا ابراہیمؑ نے تحقیق کہ بیچ اس گاؤں کے لوطؑ ہے اور وہ ظالموں سے
نہیں ہے، کہا فرشتوں نے کہ ہم جاننے والے زیادہ ہیں ساتھ اس کے کہ بیچ
اس گاؤں کے ہے مومن سے اور کافر سے، البتہ اس کو نجات دیویں گے
ہم اور لوگوں اُس کے کو، مگر جورو اُس کی کو کہ وہ ہووے باقی ماندوں سے
یعنی عذاب ہیں یا گاؤں ہیں، یعنی کہیں گے ہم کہ لوطؑ ساتھ اپنی قوم کے
گاؤں سے باہر جاوے مگر جورو اس کی درمیان میں اُس قوم کے رہے اور
ساتھ ان کے ہلاک ہووے
وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ
بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ٙ اِنَّا مُنَجُّوْكَ
وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ○ اور جس ۳۳
وقت کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے طرف لوطؑ کے غمگین ہوا ساتھ ان کے
اور تنگ ہوا ساتھ بسبب ان کے دل کی طرف سے، یعنی تنگ دل ہوا کہ
مبادا قوم کو ان سے ایذا پہنچے اس واسطے کہ وہ قوم غریبوں کو ایذا دیتی تھی، جب
فرشتوں نے لوطؑ کو آزردہ پایا، تسلّی کی اُس کی، اور کہا فرشتوں نے مت ڈر
اور غم مت کھا تحقیق کہ ہم نجات دینے والے ہیں تیرے تئیں اور تیرے اہل کو، مگر
عورت تیری کہ وہ ہووے پیچھے رہے ہوؤں سے اور ہلاک ہونے والوں سے
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ
السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ○ تحقیق کہ ہم اُتارنے والے ہیں اوپر ۳۴
لوگوں اس گاؤں کے ایک عذاب آسمان سے یعنی پتھر برسا دیں بسبب اس
کے کہ بدکاری کرتے تھے پس ساتھ حکم الٰہی کے لوطؑ کو ساتھ اہل اس کے کے
نجات دی اور کافروں مؤتفکہ کو ہلاک کیا اور خرابی شہر ان کی عبرت اوروں
کی ہوئی جیسے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ اور ۳۵
تحقیق کہ چھوڑا ہم نے اُس گاؤں سے نشانیاں روشن واسطے اُس گروہ کے جو
سمجھنے والے ہیں اب تک کہتے ہیں پانی وہاں کا سیاہ ہے

Marfat.com

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا، فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللہَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ٣٦
اور بھیجا ہم نے طرف لوگوں مدین کے بھائی اُن کے شعیبؑ کو، پس کہا اے
گروہ میرے پُوجو تم خدا کو اور امید رکھو ثواب عاقبت کی کو، یعنی عمل کرو کہ
ساتھ اُن کے امید ثواب کی سکیٹے رکھنا یا ڈرو تم سختی روز قیامت کی سے ،
اور نہایت تباہی نہ ڈھونڈھو تم بیچ زمین مدین کے بیچ اس حالت کے
کہ قصد کرنے والے فساد کے ہو تم
فَکَذَّبُوْہُ فَاَخَذَتْھُمُ الرَّجْفَۃُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ
دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ ۃ پس جھوٹا جانا اُس کو یعنی شعیب علیہ السلام کو پس ٣٧
پکڑا اُن کو زلزلہ سخت نے یا آواز جبرئیلؑ نے کہ دل اُن کے کانپے پس فجر
کی انہوں نے بیچ گھروں اپنے کے اوندھے پڑے ہوئے یعنی موئے ہوئے
رہ گئے زانو پر پڑے ہوئے ہیبت آواز کی سے یا آنے زلزلے کے سے
وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَکُمْ مِّنْ مَّسٰکِنِھِمْ قف وَ
زَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ فَصَدَّھُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ
کَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ۃ اور یاد کر قوم عاد اور ثمود کو، یعنی ہلاکت ان کی کو ، ٣٨
اور تحقیق کہ روشن ہوئی ہے یعنی ہلاکت اُن کی خاص تمہارے تئیں گھروں
اُن کے سے کہ حجاز اور یمن ہے یعنی جس وقت تم وہاں گزرتے ہو آثار
عذاب اُن کے کو دیکھتے ہو، اور زینت بنایا واسطے اُن کے شیطان نے اعمالوں
اُن کے کو یعنی کفر اور جھوٹ سے پس دُور رکھا اُن کو راہ سیدھی سے اور
تھے دیکھنے والے یعنی اچھا بُرا دیکھتے تھے اور عمل اچھے نہ کرتے تھے
وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ قف وَلَقَدْ جَآءَھُمْ
مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَکْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا کَانُوْا
سٰبِقِیْنَ ۃ اور یاد کر قارون اور فرعون اور ہامان کو، اور تحقیق کہ آیا ساتھ ٣٩
اُن کے موسیٰ علیہ السلام ساتھ معجزوں روشن کے پس غرور کیا اُنہوں نے
بیچ زمین مصر کے اور نہ تھے سبقت لے جانے والے یعنی اوپر حکم خدا کے
فَکُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِہٖ ، فَمِنْھُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْہِ
حَاصِبًا ، وَمِنْھُمْ مَّنْ اَخَذَتْہُ الصَّیْحَۃُ ، وَمِنْھُمْ
مَّنْ خَسَفْنَا بِہِ الْاَرْضَ ، وَمِنْھُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ، وَمَا
کَانَ اللہُ لِیَظْلِمَھُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۃ ٤٠

پس ان سب کو پکڑا ہم نے ساتھ عذاب کے بسبب گناہ کے، پس بعضے ان سے
وہ کوئی تھا کہ بھیجی ہم نے اوپر اس کے باد سخت کہ اس میں کنکر تھے یعنی قوم لوط
پر اور بعض اُن سے وہ کوئی تھا کہ پکڑا اُس کو عذاب آواز کے نے یعنی قوم ثمود
اور لوگ مدین کے، اور بعض اُن سے وہ تھا کہ دھنسا دیا ہم نے اُس کو بیچ زمین کے
یعنی قارُون کو، اور بعض اُن میں سے وہ کوئی تھا کہ ڈبو دیا ہم نے اُن کو بیچ
پانی کے یعنی قوم نوحؑ اور فرعونیوں کو، اور نہ تھا خدا ایسا کہ ستم کرے اوپر
اُن کے یعنی بے گناہ عذاب کرے ولیکن تھے وہ اوپر ذاتوں اپنی کے ستم
کرتے ... ساتھ کفر اور گناہ کے
مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ
اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ، وَاِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ م لَوْ
کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۃ مانند اُن لوگوں کے کہ پکڑا اُنہوں نے سوائے خدا کے دوستوں ٤١
کو، یعنی بتوں کو خدا جانا، مانند مکڑی کے ہے کہ واسطے اپنے پکڑے گھر کو اور تحقیق
کہ بودا زیادہ گھروں سے گھر مکڑی کا ہے کہ نہ چھت ہے نہ دیوار ہے اور نہ جاڑا
رُکے نہ گرمی، اگر ہوویں کافر کہ جانیں البتہ یہ مثل اس واسطے ہے کہ جیسے گھر مکڑی
کا سست اور بے بنیاد ہے اسی طرح دین انہوں کا بھی سست اور خراب ہے
خلاصہ تفسیر کا یہ تھا جو لکھا گیا اور تفسیر اس کی بہت ہے زیادتی کے واسطے نہیں
لکھی، جو کوئی مفصل چاہے تفسیر حسینی میں یا بحر الحقائق میں ملاحظہ کرے
اِنَّ اللہَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مِنْ شَیْءٍ ، وَھُوَ
الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۃ تحقیق کہ خدا جانتا ہے جو کچھ کہ بُلاتے ہو تم سوائے اُس کے ٤٢
ہر چیز سے مانند بُتوں کے یا فرشتوں کے یا ستاروں کے اور وہ غالب ہے
یعنی بیچ ملک اپنے کے شریک نہیں رکھتا، محکم ہے ساتھ حکمت عذاب
کافروں کے یعنی ڈھیل کرتا ہے۔ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ ج
وَمَا یَعْقِلُھَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۃ اور یہ مثالیں لاتے ہیں ہم اور بیان کرتے ٤٣
ہیں واسطے آدمیوں کے اور نہیں پاتے ہیں یعنی فائدہ اُس کا مگر دانا اور عقلمند
خَلَقَ اللہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ، اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
لَاٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۃ پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو واسطے ٤٤
اظہار کرنے سچ کے ، نہ واسطے جھوٹ کے اور بازی کے ، تحقیق
بیچ اس پیدا کرنے کے نشانی ہے واسطے ایمان لانے
والوں کے

Marfat.com

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ ط پڑھ جو
کچھ بھیجا جاتا ہے طرف تیرے قرآن سے اور قائم رکھ نماز کو
تحقیق نماز باز رکھتی ہے کام بُرے سے اور اس عمل سے کہ
ساتھ حکم شرع کے منع ہووے۔ یعنی اس کے سبب سے
آدمی گناہ سے باز رہتا ہے۔ اور روایت ہے کہ ایک جوان
انصاریوں سے ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرتا تھا
اور کوئی کام بدکاریوں سے ایسا نہ تھا کہ وہ نہ کرتا تھا۔ جب یہ
باتیں اس کی حضرت سے عرض ہوئیں حضرت نے فرمایا کہ
قریب ہے کہ نماز باز رکھے اس کو ان باتوں سے کہ بدی کرتا ہے
تھوڑی مدت میں اس نے توفیق توبہ کی پائی اور صحابیوں سے
ہوا اور وسیط میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت رسالت پناہؐ نے فرمایا کہ جو کوئی کہ باز نہ رکھے اس کو نماز
اسکی بدکاری سے زیادہ نہ ہووے اس کو ساتھ اس نماز کے مگر
گردش۔ اور تاویلات میں مذکور ہے کہ ایک کے تئیں تن سے
اور نفس سے اور دل سے اور سِر سے اور رُوح سے اور خفی سے
ایک نماز ہے باز رکھنے والی نماز تن کی منع کرنے والی ہے گناہوں
سے اور نماز نفس کی مانع ہے علائق سے اور نماز دل کی باز رکھتی
ہے زیادتیِ غفلت سے اور نماز سر کی منع کرتی ہے متوجہ ہونے
ماسوائے خدا کے سے اور نماز روح کی منع کرے دیکھنے غیر کے
سے اور نماز خفی کی پہنچاوے آدمی کو مرتبۂ امانیت میں کہ اُوپر
اس کے ظاہر ہووے حقیقت۔ جیسے کسی نے کہا ہے ؎

جز یکے نیست نقد ایں عالم
باز بیں و با عالمش مفروش!

وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ہ
اور البتہ ذکر خدا کا بڑا ہے۔ یعنی اور چیزوں کے ذکر سے اس
واسطے کہ ذکر اس کا بندگی ہے اور ذکر اوروں کا بندگی نہیں
ہے اور خدا جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم نماز سے اور سوائے
اس کے پس وہی جزا دیوے گا۔

وَ لَا تُجَادِلُوْٓا اَھْلَ الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ق صلے
اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ وَ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ
اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَ اِلٰھُنَا وَ اِلٰھُکُمْ وَاحِدٌ وَّ
نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ہ اور لڑائی نہ کرو تم ساتھ اہل کتاب کے
مگر ساتھ اس خصلت کے کہ اچھی ہے مگر انہوں نے کہ ستم کیا ان
میں سے۔ یعنی عہد توڑا۔ اور کہتے ہیں ظالم اہل کتاب سے وہ ہیں
کہ ثابت کرتے ہیں واسطے خدا کے بیٹا اور کہو تم ان سے کہ ساتھ
صدق تمام کے ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ اس چیز کے کہ نیچے بھیجی گئی
ہے طرف ہمارے یعنی قرآن اور ساتھ اس چیز کے جو بھیجی ہے طرف
تمہارے یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور خدا تمہارا اور خدا ہمارا
ایک ہے اور ہم خاص خدا کے تئیں اسلام لانے والے ہیں۔

وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ ط فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ
الْکِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ج وَمِنْ ھٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ ط
وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْکٰفِرُوْنَ ہ اور اسی طرح یعنی بھیجا
ہم نے اوپر پیغمبروں کے کتابوں اپنی کو۔ بھیجا ہم نے اوپر تیرے
قرآن کو پس وہ لوگ کہ دیا ہم نے ان کو علم کتاب کا ایمان لاتے ہیں
ساتھ قرآن کے اور اس گروہ عرب سے کوئی ہے کہ ایمان لاتا ہے
ساتھ قرآن کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منکر نہیں
ہوتے ساتھ آیتوں کتاب ہماری کے مگر کافر لوگ۔ کافروں سے مراد
کعب بن اشرف اور ابوجہل اور مانند ان کے ہیں۔

وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِہٖ مِنْ کِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّہٗ
بِیَمِیْنِکَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ہ اور نہ تھا تو کہ پڑھتا تو
آگے قرآن سے کتابوں اتری ہوئی سے اور نہیں لکھتا ہے تو کسی
کتاب کو ساتھ ہاتھ سیدھے اپنے کے یہ لفظ تاکید ہے کہ ہرگز
پڑھنا لکھنا نہ جانتا تھا تو۔ اگر جانتا ہوتا اس وقت شک میں پڑتے
تباہکار۔ یعنی مشرک عرب کے کہتے کہ پڑھا لکھا ہوا ہے قرآن کے
تئیں بھی اگلی کتابوں سے نکال کر پڑھتا ہے۔ یا یہودی اس شک
میں پڑتے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ
کا ناخواندہ ہووے گا جو پڑھتا لکھتا ہے پس وہ پیغمبر نہیں ہے۔

ع ۱۴/۲

Marfat.com

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ بلکہ قرآن
آیتیں روشن ہیں بیچ سینوں ان کے کہ دیئے گئے ہیں علم کو۔ یعنی
مسلمان کتاب والے اور منکر نہیں ہوتے خاص آیتوں ہماری کو مگر
جو لوگ کہ ظلم میں کہ دلیلیں واضح دیکھتے ہیں اور جھگڑتے ہیں۔
وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا
الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اور کہا کافروں
نے کیوں نہیں بھیجا نہیں جاتا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار
اس کے سے۔ یعنی معجزہ مانند اونٹنی حضرت صالح اور عصائے موسیٰ
اور ید عیسیٰ کے صلوات اللہ علیہم۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سوائے اس کے نہیں ہے کہ آیتیں اور معجزے نزدیک اللہ کے ہیں
جس وقت جس کسی پر چاہے بھیجے۔ میرے اختیار میں نہیں ہے اور
سوائے اسکے نہیں ہے کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر۔ یعنی ڈراتا ہوں
میں تم کو اس نعمت میں کہ سمجھو تم۔
اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ ع آیا کفایت نہیں کرتا ع۵
ان کے تئیں معجزہ یہ کہ بھیجا ہم نے اوپر تیرے قرآن کو پڑھا جاتا
ہے اوپر ان کے بیچ زبان ان کی کے اور وہ فصیح گو ہیں اور چھوٹی
سی سورۃ برابر قرآن کے ان سے مانگتا ہے تو بمقابلہ تیرے لشکر
آراستہ کرتے ہیں اور مال اور جان خرچتے ہیں اور سورۃ ویسی نہیں بنا
سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ روشن معجزہ کیا ہوگا۔ تحقیق کہ بیچ اس
کتاب کے البتہ ایک بخشش ہے یا نعمت بڑی ہے اور نصیحت
ہے واسطے اس گروہ کے کہ تصدیق سے ایمان لاتے ہیں۔
قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بس ہے خدا درمیان میرے اور تمہارے گواہ یعنی ساتھ
بات میری کے جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے
پس حال میرا اور تمہارا بھی اس سے چھپا نہ رہے گا۔ اور وہ لوگ ایمان
لاتے ہیں ساتھ باطل کے اور کفر کیا ہے ساتھ خدا کے وہ گروہ وہ
ہیں نقصان کرنے والے کہ بدل کیا ہے ایمان کو ساتھ کفر کے۔
وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ لَوْ لَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ
الْعَذَابُ ؕ وَ لَیَاْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اور جلدی
کرتے ہیں کافر تیرے تئیں ساتھ آنے عذاب کے اور جو نہ ہوتی مدت
مقرر کی گئی واسطے عذاب ہر قوم کے البتہ آتا ساتھ ان شتاب مانگنے
والوں کے عذاب وعدہ کیا گیا اور بے شبہ آوے گا وہ عذاب
ساتھ ان کے ناگاہ۔ یعنی بیچ دنیا کے یا وقت مرنے کے یا آخرت
میں اور وہ نہ جانیں آنے اس کے سے یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ
وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ۝ شتابی کرتے ہیں تیرے
تئیں واسطے آنے عذاب کے اور حالانکہ دوزخ نے پکڑا ہے اور گھیر
لیا ہے ساتھ کافروں کے۔ یعنی جو گناہ کہ لائق جہنم کے ہیں انہوں نے
گھیرا ہے کافروں کو۔
یَوْمَ یَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ
وَ یَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اس دن کہ آوے عذاب
ساتھ ان کے اوپر سروں ان کے کے اور نیچے پاؤں ان کے سے اور
کہے اللہ یا فرشتہ حکم اس کے سے دوزخ والوں کو کہ چکھو تم بدلہ اس چیز
کا کہ کرتے تھے۔ یعنی دنیا سرا عمل کی تھی اور عاقبت سرا ہے بدلے
کی۔ **نقل** ہے کہ ایک گروہ نے مومنوں سے بیچ مکے کے اقامت
کی تھی اور واسطے قلت خرچ کے یا محبت وطن کے یا صحبت بھائیوں کے
مکے سے جدا نہ ہوتے تھے اور ساتھ خوف کے عبادت خدا کی کرتے تھے۔
خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِیْ
وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ اے بندو میرے وہ کہ ایمان لاتے
ہو تم۔ یعنی اہل شرک سے کنارے ہو جاؤ تم۔ اور جس شہر میں کہ عبادت
ظاہر نہ کر سکو تم تحقیق کہ زمین میری کشادہ ہے۔ یعنی سفر کرو تم اس خوف
کے شہر سے پس خاص میرے تئیں بندگی کرو اور اس جگہ کہا ہے ؎

سفر کن چو جائیست ناخوش بود
کزیں جائے رفتن بداں ننگ نیست
دگر تنگ گردد ترا جائے گاہ + خدائے جہاں را جہاں تنگ نیست

Marfat.com

اگر جورو بیٹے سے یا شہر سے دوستی ہے پس ایک دن آخر جدائی ہووے گی۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ قف ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ٥ ہر نفس چکھنے والا موت کا ہے اور جس وقت موت آوے گی، ناچار سب سے جدائی ڈالے گی پس طرف ہمارے پھرنے والے ہوگے تم۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ط نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ٥ق اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ خدا کے اور پیغمبر کے اور کیئے ہیں عمل اچھے البتہ اتاریں گے ہم ان کو بہشت میں بیچ مکانوں بلند کے کہ جاری ہیں نیچے ان مکانوں کے نہریں بیچ اس حالت کے کہ ہمیشہ رہیں بیچ ان منزلوں کے یا بہشت کے اچھا اجورہ ہے خاص عمل خیر کرنے والوں کو۔

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ٥ ان لوگوں نے صبر کیا اوپر ایذا کافروں کے یا جدائی وطن کے اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں اور کام اپنے ساتھ اس کے سونپتے ہیں، کہتے ہیں مسلمانوں مکے کے نے ان آیتوں کو سن کر قصد ہجرت کا طرف مدینے کے کیا اور یہ وسواس ان کو آیا کہ بیچ اس شہر کے اسباب معاش ہمارے کے موجود نہ ہوویں کس طرح جا سکیں یہ آیت آئی کہ۔

وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ج وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ٥ اور بہت جانوروں سے کہ کسی طرح نہیں اٹھاتے روزی اپنی کو اللہ روزی دیتا ہے ان کو اور تمہارے تئیں بھی پس اندیشہ نہ کرو معاش سے بیچ شہروں سفر کے اور وہ سننے والا ہے۔ یعنی خاص قول تمہارے کو جو تم کہتے ہو کہاں سے کھاویں گے ہم۔ جاننے والا ہے ساتھ اس کے جو تمہارے تئیں رزق کہاں سے دیوے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ٥ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ٥ اور جو پوچھے تو اہل مکہ کو کس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور تابعدار کیا سورج اور چاند کو البتہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پس کہاں پھرے جاتے ہیں توحید سے۔ یعنی کیوں منہ راہِ حق سے پھیرتے ہیں اور طرف راہِ باطل کے دوڑتے ہیں۔

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ٥ اور اللہ کشادہ کرتا ہے روزی کو جس کسی کے واسطے چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور تنگ کرتا ہے خاص ان کو کہ چاہتا ہے۔ تحقیق کہ خدا ساتھ ہر چیز کے یعنی کشادگی اور تنگی کے جاننے والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ط قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ط بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ٥ اور اگر پوچھے تو کافروں عرب کے سے کہ کس نے نیچے بھیجا ہے آسمان سے یا ابر سے پانی کو پھر جلا دیا ساتھ اس کے زمین کو پیچھے مرنے اس کے سے البتہ کہتے ہیں اللہ نے یعنی اقرار کرنے والے ہیں کہ ایجاد کرنے والا سب کا اور دونوں جہان کا وہ ہے اور پھر بعض چیزوں کو بیچ بندگی کے شریک اس کا کرتے ہیں۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکر خاص خدا کو کہ اس گمراہی سے مجھے اور میرے تابعداروں کو نگاہ رکھا بلکہ بہت کافر نہیں سمجھتے ہیں۔ ع ۱۲ / ۲

وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ ط وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ م لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ٥ اور نہیں ہے یہ زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور بیکاری اور تحقیق کہ سرائے دوسری یعنی عاقبت وہ ہے گھر زندگی ہمیشہ کی کا یعنی زندگانی ہمیشہ کی اس میں ہووے گی اور اگر ہوویں آدمی کہ جانیں یعنی اختیار نہ کریں دنیا کو کہ جانے والی ہے اوپر عاقبت کے کہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ٥ پس جس وقت کہ بیٹھیں کافر بیچ کشتی کے اور بسبب موج کے بیچ بھنور بیقراری کے پڑیں بلاویں خدا کو۔ یعنی رجوع کریں اس حالت میں کہ خالص کرنے والے ہوویں واسطے خدا کے دین اپنے کے تئیں پس اس وقت کہ

Marfat.com

نجات دیوے خدا ان کو یعنی دریا سے اور سلامت باہر لاوے طرف خشکی کے اس وقت وہ شریک لادیں یعنی پھر کافر ہودیں۔

لِيَكْفُرُوا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۗ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو کافر ہودیں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہم نے ان کے تئیں نعمت نجات کی سے اور تو برخوردار ہودیں۔ یعنی جمع ہودیں واسطے بندگی بتوں کے پس شتابی ہووے کہ جانیں یعنی عاقبت کام اپنے کی وقت عذاب کے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝ آیا نہیں دیکھا مکے والوں نے وہ کہ کیا ہم نے شہران کا ایک حرم صاحب امن یعنی قتل اور غارت سے اور حالانکہ لیے جاتے ہیں مال لوگوں کے گرد اس کے سے جو آس پاس لوٹ لیتے ہیں لوگوں کو اور مارتے ہیں اور قید کرتے ہیں گرد و پیش مکے کے اور کوئی مزاحم ان کا نہیں ہوتا آیا ساتھ باطل کے کہ بُت ہیں ایمان لاتے ہیں اور ساتھ نعمت خدا کے کافر ہوتے ہیں اور دلیل کافر ہونے ان کے کی شرک ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ اور کون ہے ظلم کرنے والا زیادہ اس کسی سے کہ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹ کو۔ یعنی گمان کرے کہ اس کے تئیں شریک ہے یا جھوٹ جانے قرآن کو یا پیغمبر کو اس وقت کہ آوے ساتھ اس کے۔ آیا نہیں بیچ دوزخ کے جاتے مقام واسطے کفر کرنیوالوں کے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ۧ اور وہ لوگ کہ سعی کرتے ہیں بیچ کام ہمارے کے اور قائم کرتے ہیں دین ہمارا البتہ راہ دکھلاویں ہم ان کو ساتھ راہ اپنی کے اور تحقیق کہ اللہ ساتھ نیک کام کرنے والوں کے ہے۔

شیخ سہیل نے فرمایا جو کوئی سعی کرے قائم ہووے سنت پر دکھلاویں ہم اس کو راہ جنت کی۔ اور روایتیں اس آیت کی تفسیر میں بہت ہیں۔ جو کوئی طالب ہووے تفسیر حسینی میں دیکھے۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً

الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۝ ابوالجواز سر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ حرف جدا کے گئے صفت و ثنا خدا کے ہیں جیسے ان کلموں سے اشارہ ہے کہ الف الوہیت کا اور لام لطف سے ہے اور میم ملک سے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ الف اللہ کا اور لام جبریل اور میم اسم محمد کا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یعنی اللہ نے بواسطہ جبریل کے وحی بھیجی طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلبہ کیے گئے ہوتے رومی یعنی فارس والے اوپر ان کے غالب ہوتے بیچ نزدیک تر زمین کے کہ نسبت عرب کی ساتھ زمین روم کے ہووے۔

قِصّہ اس کا یہ ہے کہ خسرو پرویز ایک بادشاہ تھا شہریار اور فرخان دونوں امیروں کو بہت لشکر سے بھیجا کہ انہوں نے بھی بعض مکان کہ متعلق روم کے تھے اپنے تصرف میں کیے اور لوگ روم کے بھاگے اور نویں برس میں پیغمبر ہونے کے بعد حضرت محمدؐ کی یہ خبر پہنچی۔ کافر مکے کے خوش ہوتے اور از راہ طعن کے ایمان لانے والوں کو کہا کہ تم اور قوم ترسائیوں کی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارس والے جاہل ہیں۔ پس غلبہ فارس والوں کے سے اوپر اہل روم کے شگون لیتے ہیں کہ ہم اوپر تمہارے غالب ہوویں گے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ رومی پیچھے غالب ہونے ان کے کے یعنی فارس والوں کے قریب ہے کہ غالب ہوویں بیچ تھوڑے

Marfat.com

برسوں کے، یعنی تین برس یا نو برس میں۔ قصہ اس آیت کا بہت
تھا مختصر کیا کہ پڑھنے والوں کو آسان ہووے جو کوئی چاہے
تفسیر حسینی میں دیکھے۔
لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ؕ وَ یَوْمَئِذٍ
۲ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ خالص اللہ کو ہے کو ہے حکم آگے غلبہ
فارس کے سے اوپر روم کے اور پیچھے غالب ہونے روم کے سے
اوپر فارس کے یعنی ہر وقت حکم اس کا جاری ہے اوپر کاموں کے
اور اس دن کہ رومی اوپر فارسیوں کے غلبہ کریں خوش ہوویں گے
مسلمان۔
۳ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ
ساتھ مدد کرنے اللہ کے یاری دیتا ہے اللہ جس کسی کو کہ چاہتا
ہے اور وہ غالب ہے بدلہ لینے میں مہربان ہے۔ غلبہ دیوے
ایک گروہ کو اوپر دوسرے گروہ کے۔
وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
۴ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وعدہ کیا اللہ نے حق وعدہ کرنے کا
یعنی رومیوں کو غالب کرے اوپر فارسیوں کے خلاف نہیں کرتا
ہے اللہ وعدے اپنے کو لیکن بہت آدمی نہیں جانتے ہیں سچے
ع ۱ وعدے اس کے کو۔
یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَهُمْ
۵ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ جانتے ہیں چیز ظاہر کو زندگانی
دنیا کی سے اور وہ کاموں آخرت کے سے بے خبر اور غافل ہیں۔
اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ
مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ
۶ لَكٰفِرُوْنَ ۝ آیا فکر نہیں کرتے بیچ ذاتوں اپنی کے کہ نہیں
پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ کہ بیچ آسمانوں اور
زمین کے ہے مگر واسطے اظہار حق کے۔ یعنی ثواب اور عذاب
اور واسطے وقت مقرر کیے گئے کے کہ جب وہ وقت پہنچے آخر
ہوویں۔ یعنی روز قیامت اور تحقیق بہت آدمیوں سے یعنی کافر

ساتھ دیدار پروردگار اپنے کے منکر ہیں۔
اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً
وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ
جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ
۷ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؕ آیا نہیں سیر کرتے بیچ
زمین کے۔ یعنی جگہ گذرنے قوم عاد اور ثمود کے تو دیکھیں کہ کیونکر
تھا آخر کار ان لوگوں کا کہ تھے آگے ان سے امت گذری ہوئی
سے تھے وہ گروہ سخت زیادہ مکے والوں سے قوت میں مانند
عادیوں کے اور مانند ان کے اور پھاڑا انہوں نے زمین کے تئیں
واسطے کھیتی کے اور عمارت کے خاص اسکے تئیں بہت اس چیز
سے کہ عمارت کی مکے والوں نے اور آتے ساتھ ان کے پیغمبر
ان کے ساتھ آیتوں روشن کے یا معجزوں ظاہر کے اور وہ ساتھ
ان کے ایمان نہ لاتے۔ پس نہیں ہے اللہ ایسا کہ ظلم کرے ساتھ
ان کے ولیکن تھے وہ اوپر ذاتوں اپنی کے ستم کرنے۔ یعنی بسبب
کفر کے اور جھوٹ جاننے کے۔
ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْۤاٰۤی اَنْ
۸ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝
پس ہے آخر کار ان لوگوں کا کہ برا کیا انہوں نے یعنی کفر
کیا نتیجہ برا۔ یعنی عذاب ہووے گا ان کو بسبب اس کے کہ جھٹلایا
انہوں نے آیتوں کو اللہ کی کہ اعتقاد نہ لاتے ساتھ قرآن کے یا
وہشت نہ پکڑی ساتھ دلیلوں قدرت کے اور تھے جو ساتھ
ان آیتوں کے ٹھٹھا کرنے۔
اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ
۹ تُرْجَعُوْنَ ۝ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو نطفے سے یعنی پانی
منی کے سے پس دوسری بار جلاتا ہے اور اٹھاتا ہے پیچھے مرنے
کے پس طرف حکم اس کے کے پھیرے جاتے ہیں۔
وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور بیچ
۱۰ اس دن کے کہ قائم ہووے قیامت چپکے ہوویں کافر یعنی

Marfat.com

از روئے شرمندگی کے کہ جواب نہ آوے گا ان کو۔
وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَ
13 كَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ اور نہ ہووے خاص ان
کے تئیں شریکوں ان کے سے کہ بت تھے جو ان کو اللہ نے
مقرر کیا تھا شفاعت کرنے والا۔ یعنی دنیا میں کہتے ہیں کہ
خدا ہمارے شفاعت کرنے والے ہوویں گے اس دن
شفاعت ان کی سے نا امید اور محروم رہیں گے اور ہوویں
کافر ساتھ ان شریکوں کے نا معتقد۔
14 وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝
اور جس دن کہ قائم ہووے قیامت اس وقت پریشان
ہوئیں گے لوگ اور آپس سے جدا ہوویں ایک گروہ منہ
اپنے طرف اعلیٰ علیین کے لاویں اور ایک جماعت بیچ
اسفل السافلین کے پڑیں۔
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ
15 فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝ پس اے پر وہ لوگ کہ ایمان
لاتے ہیں اور عمل اچھے کیے ہیں پس وہ بیچ باغوں کے
خوش کیے جاویں۔
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ
16 الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ اور
اے پر وہ لوگ کہ کافر ہیں اور جھوٹا جانا ساتھ آیتوں
ہماری کے یعنی قرآن کے اور دیکھنے قیامت کے کو پس وہ
گروہ بیچ عذاب کے حاضر ہونے والے ہیں۔
17 فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝
مصدر ہے ساتھ معنی امر کے یعنی تسبیح کہو اللہ کی یا نماز ادا
کرو وقت رات کے مراد نماز مغرب کی اور عشا کی ہے۔
اور اس وقت کہ بیچ فجر کے آؤ مراد نماز صبح کی ہے۔
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا
18 وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ اور خاص اس کو ہے تعریف اور ثنا
بیچ آسمانوں کے اور زمین کے۔ یعنی جو کوئی کہ بیچ آسمانوں

اور زمین کے ہے شکر اس کا کہتا ہے اور نماز ادا کرو تم آخر
دن کی مراد نماز عصر کی ہے اور جس وقت کہ آتے ہو بیچ وقت
ظہر کے۔ یعنی نماز پیشین ادا کرو۔
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
19 وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ ع ۹ (۲/۵)
باہر لاتا ہے خدا زندے کو مردے سے جیسے مرغ بیضہ سے
اور آدمی منی سے یا مسلمان کافر سے اور اچھا برے سے
یا عالم جاہل سے اور باہر لاتا ہے مردے کو زندے سے۔
برعکس انہوں کے کہ مذکور ہووے اور جلاتا ہے زمین کو۔
یعنی گھانس اگاتا ہے پیچھے مرنے اس کے سے اور اسی طرح
باہر نکالے جاؤ گے تم قبروں سے۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ
20 اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ اور نشانیوں قدرت اس کی
سے وہ ہے کہ پیدا کیا اصل تمہاری کو یعنی آدم علیہ السلام کو
خاک سے پس اب تم آدمی ہو پراگندہ ہوتے ہو بیچ زمین کے
واسطے تصرف اسباب معیشت کے۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ
21 فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اور نشانیوں قدرت
اس کی سے وہ ہے کہ پیدا کیا واسطے تمہارے ہم جنس تمہارے
سے عورتوں کو تو کہ خواہش کرو بسبب جنسیت کے ساتھ ان کے
اور آرام پکڑو تم ساتھ ان کے اس واسطے کہ ایک جنس ہونا سبب
رغبت کا ہے اور خلاف ہونا سبب نفرت کا اور کیا یعنی ظاہر
لایا درمیان تمہارے اور جوروؤں تمہاری کے دوستی اور مہربانی
تحقیق کہ بیچ اس پیدائش کے البتہ دلیلیں ہیں خاص اس گروہ
کو کہ فکر کرتے ہیں اور اوپر حکمت اس صورت کے خبردار
ہوویں۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ
22 اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝

Marfat.com

اور نشانیوں قدرت اس کی سے پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا ہے
اور اختلاف زبانوں[۱] تمہاری کا بیچ بات کہنے کے۔ یعنی کوئی بلند
آواز ہے اور کوئی پست آواز ہے یا کوئی فصیح گو ہے اور کوئی
ہکلاتا ہے اور اختلاف رنگوں تمہارے کا کہ کوئی سفید ہے،
کوئی سُرخ کوئی زرد ہے کوئی کالا ہے۔ تحقیق کہ بیچ مخالفت
زبانوں اور رنگوں آدمیوں کے حالانکہ ایک ماں باپ سے پیدا
ہوتے ہیں البتہ نشانیاں قدرت اور حکمت کی ہیں تمام عالموں[۲] کے
لیے۔ یعنی اوپر کسی عالم کے فرشتوں اور آدمیوں اور جنوں سے
پوشیدہ نہیں ہے کہ بیچ اس اختلاف کے حکمت کلی ہے۔ اس
واسطے کہ اگر سب آدمی صورتوں میں اور گفتگو میں یکساں ہوتے
امتیاز ایک دوسرے میں نہ رہتا اور اس سبب سے بہت کام
دنیا کے خراب اور موقوف ہوتے۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ
۲۳ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝
اور نشانیاں قدرت کاملہ اس کی سے ہے سونا تمہارا بیچ رات
کے آرام واسطے قوت نفسانی کے اور دن کو ڈھونڈنا تمہارا
روزی کو بخشش اس کی سے۔ یعنی جستجو معاش کی دن میں اور
رات میں۔ اور کہا ہے سونا کیا گیا ہے ساتھ رات کے اور
ڈھونڈنا روزی کا تعلق کیا گیا ہے ساتھ دن کے اور بیچ آیت
کے پس و پیش ہے موافق معنیٰ کے۔ تحقیق کہ بیچ خواب شب
کے اور تلاش روزی کے البتہ دلیلیں ہیں واسطے اس گروہ کے
کہ سنتے ہیں ساتھ کانوں ہوش کے۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّ
يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ
۲۴ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

اور نشانیوں حکمت اس کی سے وہ ہے کہ دکھلاتا ہے ساتھ تمہارے
بجلی کو واسطے ڈرانے کے اور بیچ لالچ کے ڈالتا ہے یہ کہ مینہ
برسے اور نیچے بھیجتا ہے طرف آسمان کے سے بادل کی طرف
سے پانی کو پس جلاتا ہے ساتھ اس پانی کے زمین کو یعنی گھاس
تر و تازہ اُگاتا ہے پیچھے مرجھانے اس کے کے تحقیق کہ بیچ اس
بجلی اور مینہ کے نشانیاں ہیں اوپر قدرتِ الٰہی کے خاص اس
گروہ کے تئیں جو سمجھتے ہیں۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ
ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ
تَخْرُجُوْنَ ۝ اور نشانیوں قدرت اس کی سے ہے وہ کہ کھڑا رہنا ۲۵
ہے آسمان بے ستون اور زمین اوپر پانی کے ساتھ حکم اس کے کے
پس جس وقت بلاوے تم کو یعنی اسرافیل ساتھ نفخۂ اخیر کے حق بلانے
کا یعنی آواز دیوے کہ اے مُردو باہر آؤ زمین سے اس وقت تم
باہر آؤ قبروں اپنی سے اور وہ باہر آنا قبروں سے ایک نشانیوں
قدرت اس کی سے ہے۔
وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ
قٰنِتُوْنَ ۝ اور خاص اس کے تئیں ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے ۲۶
اور زمین کے ہے خاص اسی کے فرمانبردار ہیں سب کے سب بیچ موت اور زندگی
کے اور اس احوال میں حکم اس کے سے پھر نہیں سکنے کے۔
وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ
عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ع اور وہ ایسا ہے کہ پہلی بار پیدا کیا خلقت ۲۷ ع ۳/۸/۶
کو پس مارے پھر جلاوے اس کو اور وہ یعنی پھر جلانا آسان زیادہ
ہے اوپر اللہ کے اور خاص اس کے تئیں ہے صفت بلند بیچ
آسمانوں کے اور زمین کے اور وہ غالب ہے جاننے والا ہے۔

[۱] اختلاف بولیوں تمہاری کا کہ کسی کی بولی عربی ہے کسی کی ترکی کسی کی فارسی کسی کی ہندی لباب میں ہے کہ اصل سب زبانیں بہتّر ہیں انیس اولاد سام میں اور سترہ فرزندانِ حام میں اور چھتیس بنی یافث میں ۱۲ [۲] واسطے عالموں کے کہ سمجھ دار ہیں تو کہ عام ہے فائدے اس کے معلوم کریں یا قرآت حفص کی بکسر لام ہے اور عالَمین بفتح لام اوروں نے پڑھا ہے ۱۲

Marfat.com

ساتھ ثواب کے کہ فعل اس کے اوپر حکمت کے ہوویں۔
ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّمَّا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ
فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ
۲۸ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ بیان کرتا ہے خدا واسطے
تمہارے ایک مثل احوال نفسوں تمہارے کے سے آیا ہے تمہارے
تئیں اے آزاد دلکوں تمہارے سے کہ ملک میں ہے کوئی شریک
بیچ اس چیز کے کہ دیا ہم نے تمہارے تئیں مال اور اسباب سے پس
تم اور وہ بیچ اس چیز کے یکساں ہو ڈرو تم ان سے جو بیچ دخل
کرنے کے محکم ہوویں مانند ڈرنے تمہارے کے آزادوں سے
ذاتوں تمہاری سے۔ یعنی شریکوں آزاد سے۔ حاصل کلام بات
کا یہ ہے کہ اے صاحبو تم غلاموں کو بیچ مال اور ملک اپنے کے
شریک نہیں کرتے محکم ہونے ان کے سے ڈرتے ہو۔ بیچ عین المعانی کے
اور اور تفسیروں میں ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ نے اوپر کافروں
قریش کے یہ آیت پڑھی کہنے لگے یہ ہرگز نہیں ہونے کا۔ پس
حضرتؐ نے فرمایا کہ تم غلاموں اپنے کو اپنے مال میں شراکت نہیں
دیتے۔ پس کس طرح پیدائش لیے ہوؤں اللہ کے کو بیچ ملک اس
کے کے شریک کرتے ہو۔ مانند اس تفصیل کے بیان کرتے ہیں ہم
دلیلیں قدرت وحدت کی واسطے اس گروہ کے جو عقلمند ہیں لیے پر
جاہل اور ستم گار حقیقت ان باتوں کی سے بے خبر ہیں۔
بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
۲۹ نّٰصِرِيْنَ ۝ بلکہ تابعداری کرتے ہیں وہ لوگ کہ ستم کرتے ہیں اوپر
اپنے ساتھ شرک کے آرزوں ذاتوں اپنی کو نادانستہ پس کون
ہے کہ راہ دکھلاوے اس کو کہ چھوڑا اللہ نے اور نہیں مشرکوں گمراہ
کو کوئی یاری دینے والا عذاب دوزخ کے سے ان کو چھڑاوے۔
فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ
فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
۳۰ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پس قائم رکھ
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منہ اپنا واسطے بندگی خدا کے بیچ اس
حالت کے کہ رغبت کرنے والا ہووے تو سب دینوں سے طرف
دین اسلام کے اور امت کو کہو کہ پیروی کرو سب دین اللہ کی کو
ایسا اللہ کہ ساتھ حکمت کے پیدا کیا آدمیوں کو واسطے اس کے یعنی
بندگی کے اور کہتے ہیں کہ مراد فطرت سے پہچاننا صانع کا ہے۔
تبدیل نہ دو تم خاص پیدائش اللہ کی کو۔ یعنی دین کو کہ خدا نے خلق کو
واسطے اس کے پیدا کیا وہی ہے دین سیدھا اور راہ مضبوط ولیکن بہت
لوگ نہیں جانتے۔
مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا
۳۱ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ لا یعنی اے پیغمبر منہ طرف دین کے لا ساتھ اس
امت اپنی کے بیچ اس حالت کے کہ پھرانے والے ہوویں طرف اس
کے یعنی اللہ کی طرف غیر اس کے سے اور ڈرو تم اس سے اور قائم
رکھو تم نماز کو اور نہ ہو تم شرک لانے والوں سے۔ یعنی جو کوئی
نماز قصداً چھوڑے مشرک ہوتا ہے۔
مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ
۳۲ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ اور نہ ہو تم ان لوگوں سے کہ جدا کیا
دین اپنے کو اور ہوتے گروہ گروہ، مراد کافر ہیں کہ دین اسلام کو
چھوڑ کر کسی نے بت پوجے اور کسی نے فرشتے اور کسی نے تارے۔
ہر گروہ جو کچھ کہ نزدیک ان کے ہے دین سے خوش ہے اور ان کو
یہ گمان ہے کہ دین ہمارا خوب ہے۔
وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ
ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
۳۳ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لا اور جب پہنچے آدمیوں کو یعنی مشرکوں کو
سختی یا بیماری یا فقر یاد کریں ساتھ زاری کے پروردگار اپنے کو
پھرے ہوتے طرف حق کے پس جب چکھاوے خدا ان کو نزدیک
اپنے سے آسانی یا صحت یا دولت مندی اس وقت ایک گروہ ساتھ
پروردگار اپنے کے شریک لائیں۔
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ وقفة فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝
تو کفر کریں ساتھ اس کے جو کچھ بخشا ہم نے ان کو نعمت عاقبت کی

Marfat.com

سے پس اے کافرو پھل کھاؤ کچھ دن نعمتوں دنیا کی سے پس
شتابی ہووے حکم جانو تم سرانجام کام اپنے کا۔
اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَیْھِمْ سُلْطَانًا فَھُوَ یَتَکَلَّمُ بِمَا کَانُوْا
۳۵ بِہٖ یُشْرِکُوْنَ ○ آیا بھیجا ہے ہم نے اوپر کافروں کے کتاب کو یا پیغمبر
کو پس وہ پیغمبر بات کہے یا کتاب سے بات کرے ساتھ اس چیز کے
کہ ہیں ساتھ اس کے شرک لاتے یعنی دلیل ہووے اوپر شرک لانے کے
وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَۃً فَرِحُوْا بِھَا ط وَاِنْ تُصِبْھُمْ
۳۶ سَیِّئَۃٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ اِذَا ھُمْ یَقْنَطُوْنَ ○ اور جس
وقت چکھاویں ہم مشرکوں کو کوئی نعمت صحت یا وسعت سے
خوش ہوویں ساتھ اس کے اور جو پہنچے ان کو کوئی زحمت مرض
سے یا قحط سے ساتھ سبب اس کے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں ان کے
نے اس وقت ناامید ہوتے ہیں یعنی نہ شکر نعمت کا کرتے ہیں اور
نہ صبر اوپر محنت کے۔
اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ
۳۷ یَقْدِرُ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ آیا نہیں
جانتے انہوں نے یہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی واسطے جس کسی کے چاہتا
ہے اور تنگ کرتا ہے اوپر جس کے چاہتا ہے تحقیق کہ بیچ اس
کھولنے اور تنگ کرنے کے البتہ نشانیاں عبرت کی ہیں خاص
اس گروہ کو کہ ایمان لاتے ہیں۔
فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ط
ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ ز وَاُولٰٓئِکَ
۳۸ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ پس دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صاحب قرابت کو یعنی بنی ہاشم کو حق ان کا یعنی لوٹ سے یہ
خطاب طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے لیکن سب مومن داخل
ہیں اس میں کہ حق قرابت والوں کا دیویں اور وہ حق محتاج کا
اور مسافر کا یعنی زکوٰۃ میں سے حق ان کا دو یہ دینا حقوق کا بہتر
ہے نہ دینے سے واسطے ان لوگوں کے کہ چاہتے ہیں دیدار اللہ کا
یا رضامندی اس کی اور وہ گروہ یعنی جو ان سے یہ حق ادا کرتے ہیں
وہ ہیں چھٹکارا پانے والے۔

وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَاْ فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا
یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰہِ ج وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ
۳۹ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ اور جو کچھ کہ دیتے ہو
تحفے سے اور عطیہ سے تو زیادہ کرے مال تمہارا مال لوگوں کے سے
پس زیادہ نہیں ہوتا وہ مال نزدیک اللہ کے اور برکت اس کی اٹھ
جاتی ہے۔ مراد اس سے سود کھانا ہے اور جو کچھ دیتے ہو زکوٰۃ سے
کہ فرض ہے چاہتے ہو اس دینے سے ثواب اللہ کا پس وہ گروہ
کہ زکوٰۃ اور صدقہ دیتے ہیں واسطے ثواب کے وہ ہیں پانے والے
زیادتی کے کہ ایک کے دس یا زیادہ پاویں۔
اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ
ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ط ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ
۴۰ ع ۴ مِّنْ شَیْءٍ ط سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ع خدا برحق
وہ ہے کہ پیدا کیا تم کو باوجودیکہ نہ تھے پس روزی دی تم کو اور دنیا
ہے جب تک کہ زندہ رہو گے۔ پس مارے گا تم کو پھر زندہ کرے گا
تم کو یعنی اٹھاوے گا قبروں سے قیامت کو۔ آیا ہے شریکوں تمہارے
سے یعنی بتوں سے وہ کوئی کہ کرے ان چیزوں سے یعنی خلقت کر سکے
یا روزی دے سکے یا مارے یا جلاوے کوئی چیز کہ اس سبب سے لائق
پرستش کے ہووے اور جو کوئی کام اس سے نہ ہووے پس وہ بندگی
کے لائق نہیں ہے۔ پاک ہے خدا اور بلند تر ہے اس چیز سے کہ شریک
لاتے ہیں ساتھ اس کے۔ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ
اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَھُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّھُمْ
۴۱ یَرْجِعُوْنَ ○ ظاہر ہوئی تباہی بیچ جنگل کے یعنی خشکی میں مرنے
چارپایوں کے سے اور بیچ دریا کے ساتھ طوفان کے اور غرق ہونے
کشتی کے بسبب اس چیز کے کہ کیا ہے ہاتھوں نے آدمیوں کے۔ یعنی
بسبب گناہوں ان کے کے۔ اکثر علماء اوپر اس کے ہیں کہ مراد فساد
سے خشک سالی ہے اور بھی روایتیں ہیں تاکہ چکھاوے ان کو
تھوڑی سی جزا اس چیز کی سے کہ کیا ہے۔ شاید وہ ساتھ چکھنے اس
تھوڑے کے پھرنے والے ہوئیں۔ یعنی شرک سے توحید کی
طرف۔

Marfat.com

قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ
۴۲ الذین من قبل ط کان اکثرھم مشرکین ہ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کو کہ سیر کرو تم زمین میں پس دیکھو تم کہ
کیونکر تھا آخر کار ان لوگوں کا کہ آگے ان سے تھے بہت اُن سے
یعنی ہلاک ہونے والوں سے شرک لانیوالے۔
فاقم وجھک للدین القیم من قبل ان یاتی
۴۳ یوم لا مرد لہ من اللہ یومئذ یصدعون ہ پس
قائم کرو اپنے تئیں واسطے دین راست کے یا منہ لا طرف دین
درست کے آگے اس کے کہ آدے وہ دن کہ پھرنا نہیں ہے خاص
اس کے تئیں نزدیک اللہ کے سے۔ یعنی اللہ اس کو نہ پھیرے
یا کوئی نہ پھیر سکے اس دن کو وہ دن کہ جدا ہو دیں آدمی آپس
سے یعنی اوپر دو راہوں کے ایک گروہ بیچ بہشت کے اور ایک
گروہ بیچ دوزخ کے۔
من کفر فعلیہ کفرہ ج ومن عمل صالحا
۴۴ فلانفسھم یمھدون ہ جو کوئی کہ کافر ہووے پس اوپر
اس کے ہے جزا کفر اس کے کی اور جو کوئی کام کرے نیک پس
واسطے ذات اپنی کے بچھاتے ہیں۔ یعنی جگہ اپنی راست کرتے
ہیں بیچ بہشت کے اور تفرقہ لوگوں کا بیچ قیامت کے واقع ہووے
لیجزی الذین امنوا وعملوا الصالحات من
۴۵ فضلہ ط انہ لا یحب الکفرین ہ تو اللہ جزا دیوے
ان لوگوں کو کہ ایمان لاتے ہیں اور کیے ہیں کام نیک بخشش اپنی
سے ذکر جزا کافروں کا نہ کیا اس واسطے کہ مقصود بالذات مسلمان
ہیں تحقیق کہ اللہ دوست نہیں رکھتا کافروں کو کہ ساتھ مسلمانوں کے
جمع کرے بلکہ ان کو جدا کرکے دوزخ میں بھیجے۔
ومن ایتہ ان یرسل الریاح مبشرت و
لیذیقکم من رحمتہ ولتجری الفلک بامرہ
۴۶ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون ہ اور
نشانیوں قدرت اس کی سے وہ ہے کہ بھیجتا ہے باؤں کو خوشخبری
دینے والی ساتھ مینہ کے تو فریاد کو تمہاری پہنچے اور تو چکھاوے
تم کو اس نعمت سے کہ تابع مینہ کے ہے اور واسطے اس کے
یعنی بسبب باؤں کے جاوے کشتی بیچ دریا کے ساتھ حکم خدا کے
اور تو ڈھونڈو بیچ سوداگری دنیا کے روزی کہ اللہ محض فضل اپنے
سے دیتا ہے اور تو شاید کہ تم شکر کرو اوپر ان نعمتوں کے۔
ولقد ارسلنا من قبلک رسلا الی قومھم
فجاءوھم بالبینت فانتقمنا من الذین اجرموا ط
۴۷ وکان حقا علینا نصر المؤمنین ہ اور البتہ بھیجا ہے
آگے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبروں کو آدمیوں سے طرف
گروہ ان کے کے پس آئے بھیجے ہوئے ہمارے طرف قوم اپنی کے
ساتھ معجزوں روشن کے یا احکام ظاہر کے حلال اور حرام سے بعضے قوم
ان کی سے ساتھ ان کے ایمان لاتے اور بعضے کافر ہوتے پس ہم نے
بدلہ کیا ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے یعنی ان کو ہلاک کیا ہم نے
اور مددگاری کی انہوں کی کہ ایمان لائے تھے اور ہے لائق اوپر
ہمارے مدد کرنی مومنوں کی اس واسطے کہ وہ حقدار مدد کرنے کے
ہیں۔
اللہ الذی یرسل الریح فتثیر سحابا فیبسطہ
فی السماء کیف یشاء ویجعلہ کسفا فتری الودق
یخرج من خللہ ج فاذا اصاب بہ من یشاء من عبادہ
۴۸ اذا ھم یستبشرون ہ اللہ برحق وہ ہے کہ بھیجتا ہے باؤں
کو پس اُٹھاتی ہیں باویں ابر کو اور بیچ ہوا کے لاتی ہیں۔ پس اللہ
پھیلاتا ہے ان کو طرف آسمان کے جس طرف چاہتا ہے۔ یعنی چلنے
والا یا ٹھہرا ہوا اور کر دیتا ہے اس کو کئی ٹکڑے ٹکڑے پس تو دیکھتا ہے
مینہ کو کہ ساتھ حکم اللہ کے باہر آتا ہے ابر میں سے پس جس وقت
پہنچاتا ہے اللہ مینہ کو بیچ زمین کے اور شہر جس کے کہ چاہتا ہے بندوں
اپنے سے اس وقت وہ خوش ہوتے ہیں۔
۴۹ وان کانوا من قبل ان ینزل علیھم من قبلہ
لمبلسین ہ اور تحقیق کہ تھے آگے اس سے کہ بھیجا جاوے
اوپر ان کے مینہ آگے ظاہر ہووے ابر کے ناامید مینہ سے۔
فانظر الی اثر رحمت اللہ کیف یحی الارض

Marfat.com

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
۵۰ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ چل دیکھ طرف نشانیوں رحمت اللہ کے کہ کیونکر
اللہ ساتھ ان نشانیوں کے جلاتا ہے زمین کو۔ یعنی ساتھ درختوں
میوہ دار کے اور گھاس کے پیچھے مرنے اور مرجھانے اس کے کے۔
تحقیق وہ جو قادر ہے اوپر جلانے زمین کے بعد مرنے اس کے
کے البتہ جلانے والا مُردوں کا ہے اور اللہ اوپر سب چیز کے
زور آور ہے۔ بیچ حقائق کے لایا ہے کہ نشانی رحمت کی ظاہر
ہے مینہ سے کہ زندگی سب کی بسبب اس کے ہے۔
وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا
۵۱ مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝ اور بھیجتے ہم باؤں کو ایذا دینے والی
ہوں ساتھ ہلاک کے پس دیکھیں کتنے زرد رنگ ہوئے پیچھے سبز
ہونے کے ایسے کہ اس سے نفع نہ لے سکتے۔ البتہ ہوویں پیچھے زرد
ہونے کھیتی کے کہ کافر ہوویں ساتھ نعمتوں گذری ہوئیوں کے اور
چاہیئے تھا کہ التجا طرف خدا کے کرتے اور رحمت اس کی سے ناامید
نہ ہوتے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے یہ طمع نہ رکھ
کہ باتیں تیری سمجھیں اور کہا تیرا قبول کریں۔
فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ
۵۲ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ پس تحقیق کہ تو بات نہ سنا سکے گا
مردوں کو اور کافر حکم انکا رکھتے ہیں اس واسطے کہ دل انہوں
کے مُردے ہیں اور نہ سنا سکے گا تو بہروں کو پڑھنا جب پھریں
پھرنے والے پڑھنے والے کلام کرنیوالے سے قید پھرنے کی اور
ادبار واسطے ان کے تاکید حکم کی ہے۔
وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ
اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ع اور نہیں ہے
تو راہ دکھلانے والا اندھے دلوں کا گمراہی ان کی سے یعنی قادر
نہیں ہے اوپر اس کے کہ توفیق ایمان کی دیوے تو مشرکوں کو
نہیں سنواتا ہے تو نصیحتیں قرآن کی مگر اس کے تئیں کہ ایمان
لایا ہے ساتھ آیتوں کتاب ہماری کے پس وہ گردن رکھنے
والے ہیں خاص امر اور نہی کے تئیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ
بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ
۵۴ شَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ اللہ
برحق وہ ہے کہ پیدا کیا تم کو چیز سست سے یعنی منی سے پس
دی تمہارے تئیں پیچھے سستی لڑکپن کے سے قوت یعنی جوانی۔ پس
دی پیچھے قوت جوانی کے سے سستی اور بڑھاپا۔ پیدا کرتا ہے
جو کچھ کہ چاہتا ہے۔ سستی اور قوت اور جوانی اور بڑھاپے
سے اور وہ جاننے والا ہے اوپر احوال بندوں کے قدرت رکھنے والا
اوپر بدلنے صفتوں ان کی کے۔
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ۙ
۵۵ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝
اور جس دن کہ قائم ہووے قیامت قسم کھائیں کافر اس مضمون سے
کہ دیر نہیں کی ہم نے دنیا میں یا قبروں میں سوائے ایک ساعت
کے اور سب مسلمان جانیں کہ یہ جھوٹ کہتے ہیں مانند اس پھرنے کے
راستی سے آخرت میں ہینگے بیچ دنیا کے کہ ساتھ انکار قیامت
کے اور اُٹھنے کے پھرے جاتے ہیں یعنی راہ راستی سے کہ کام ان کا
جھوٹ کہنا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی
وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ
فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَ
۵۶ لٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور کہیں گے سوگند ان کے کے
اوپر دیر نہ کرنے بیچ دنیا کے کہیں وہ کہ دیا ہے ان کو علم اور ایمان
کہ کیوں جھوٹ کہتے ہو تحقیق کہ ڈھیل کی تم نے بیچ دنیا کے اور دیر
تمہاری لکھی ہوئی ہے بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن میں دن اُٹھاتے
ع ۱۳ تک پس یہی ہے دن اُٹھانے کا کہ انکار کرتے تھے ولیکن تھے تم
کہ زیادتی نادانی کی سے نہیں جانتے تھے کہ اُٹھنا برحق ہے پس
کافر عذر شروع کرکے طلب دنیا میں پھرنے کی کریں اور اجازت
نہ پاویں۔
۵۷ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ
وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ پس اس دن میں فائدہ نہ کرے

ان لوگوں کو کہ ستم کیا اوپر اپنے ساتھ کفر کے عذر خواہی ان کی
اور نہ وہ بلائے جاویں گے ساتھ اس چیز کے کہ دور کرنے والی
عذاب ان کے کی ہووے۔ یعنی ان کو نہ کہیں کہ رضامندی خدا ع ۷ ۹
کی کر اس واسطے کہ خدا ان سے راضی نہ ہووے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ اور البتہ بیان کیا ہم نے لوگوں ۵۸
کیلئے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے کہ کام آوے بیچ بیان توحید
کے اور قیامت کے اور صدق پیغمبر کے اور اگر لاوے تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ان کے یعنی منکروں کے کہ معجزے
مانگتے ہیں کوئی نشانی البتہ کہیں وہ لوگ کہ کافر ہیں بخل سے اور
دشمنی سے نہیں ہو تم یعنی پیغمبر اور مسلمان مگر تباہ کار اور جھوٹ
بولنے والے

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا
يَعْلَمُوْنَ ۝ اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر دلوں ان ۵۹
لوگوں کے کہ نہیں جانتے ہیں

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ
لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر ۶۰
ایذا ان کی کے تحقیق کہ وعدہ اللہ کا ساتھ مدد تیری کے اور غالب
ہونے دین تیرے کے سچا ہے اور خدا تعالیٰ ساتھ اس وعدے کے
وفا کرے گا اور تیرے تئیں سبکسار نہ جانیں اوپر اسکے وہ لوگ کہ بیگمان نہیں
ہوتے اوپر وعدے کے اور یقین اوپر اس کے نہ لاویں کہ
شتابی کرے تو بیچ دعا عذاب کے اوپر ان کے کہ وہ اوپر وقت
مقرر کے موقوف ہے اور جب وہ وقت آوے حکم الٰہی
ظاہر ہووے۔

جیسے کسی نے کہا ہے

نگاہ دارید وقت کارہا را
کہ ہر کارے بوقتے باز بستہ است

سورۃ لقمٰن مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | اربع وثلثون اٰیۃ

الٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ حروف مقطعہ ۱،۲
ابتدا کرنا سورۃ کا اور کنجی خزانہ عزت کی ہیں اور بعضوں نے
کہا ہے کہ الف سے اشارہ انا کا ہے کہ میں ہوں اور لام ساتھ
لی کے کہ واسطے میرے ہے اور میم سے اشارہ منی یعنی مجھ سے
ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ہم ہیں خدائے تعالیٰ جو ہمارے واسطے
ہیں سب صفتیں بزرگ اور مجھ سے ہیں بخشش اور احسان یہ آیتیں
قرآن کی ہیں صاحب حکمت یا محکم کہ شکست اس کو نہیں ہے یا
صاحب حکم کہ حلال اور حرام میں حکم کرے۔

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ
يُوْقِنُوْنَ ۝ راہ سیدھی دکھانے والا اور بخشائش ہے خدا سے ۳،۴
خاص اچھے کام کرنے والوں کو وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نمازوں
فرض کی گنتی کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ واجب کو اور وہ ساتھ قیامت
کے یقین لانے والے ہیں یعنی اٹھنے کو بعد مرنے کے اور جزائے
اعمال کو سچ جانتے ہیں

اُولٰىِٕكَ عَلٰي هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰىِٕكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ گروہ کہ ساتھ ان صفتوں کے اوپر راہ سیدھی کے ۵
ہیں پیدا کرنے والے اپنے سے وہی گروہ وہی چھٹکارا پانے والے
ہیں۔ لائے ہیں کہ نضر بن حارث واسطے سوداگری کے فارس کی طرف گیا تھا اور
قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید کر بیچ مجمع قریش کے سناتا تھا کہ سب
شیفتہ اس کے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قصہ عاد اور ثمود کے سے اور بزرگی ملک سلیمانؑ اور داؤدؑ کی سے
خبر دیتا ہے میں کشادگی مملکت اور زیادتی دبدبہ بادشاہوں عجم کے
سے باتیں کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ

Marfat.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور آدمیوں سے کوئی ہے کہ خریدتا ہے ٦
باتیں بیہودہ یعنی اختیار کرتا ہے کہانی بے اعتبار کو تو گمراہ کرے
لوگوں کو راہ خدا کی سے یعنی دین اس کے سے یا باز رکھے سننے سے
یا پڑھنے قرآن کے سے بغیر عقل کے بیچ علم کے اور پکڑتا ہے قرآن
کو بازی وہ گروہ خاص ان کے تئیں ہے عذاب خوار کرنے والا
کہ قتل ہے بیچ دنیا کے اور عذاب اور خواری ہے بیچ آخرت کے
اور کہتے ہیں آیت بیچ شان انہوں کے ہے کہ لونڈیاں خوش آواز
خریدتے تھے اور لوگوں کے ساتھ سنانے آواز اور الحان کے سننے حق
کے سے باز رکھتے تھے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ
يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝ اور جب پڑھی جائیں اوپر کسی کے کہ کہانی خریدی ہے اس ٧
نے آیتیں کلام ہمارے کی منہ پھیرے اس حال میں کہ تکبر کرنے والا
ہوتے یعنی دھیان سے نہ سنے گویا کہ ہرگز نہیں سنا گویا دونوں
کان اس کے میں گرانی ہے۔ یعنی بہرے ہیں پس ڈرا تو اس کو یعنی
بجائے خوشخبری کے ڈرا عذاب درد دینے والے سے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ
النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ خدا کے اور ٨،٩
رسول اس کے کے اور کیے ہیں عمل اچھے خاص ان کو ہیں بہشتیں
نعمت والی بیچ اس حال کے ہمیشہ رہیں بیچ اس کے وعدہ کیا ہے
اللہ نے وعدہ کرنا درست اور راست اور وہ صاحب ہے غالب
کہ کسی کے تئیں وفا وعدے سے منع نہ کرے راست کار ہے کہ جو
کرے طریق حکمت سے نہ بیچ وعدے اس کے کے نقصان ہے
اور نہ خلاف ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى
الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ
دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ
زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ پیدا کیا آسمانوں کو بے ستون دیکھتے ہو تم اس ١٠
کے تئیں اٹھا ہوا اور رکھے بیچ زمین کے یعنی پیدا کیے بیچ اس کے
پہاڑ بلند اور پائیدار تو تمہارے تئیں حرکت نہ دیوے اور ہراساں
کرے اس واسطے کہ زمین اوپر پانی کے ہلتی تھی مانند کشتی کے اور
ساتھ پہاڑوں کے آرام پایا اور پراگندہ کیا بیچ زمین کے ہر جانور
چارپائے سے اور نیچے بھیجا ہم نے ابر سے یا آسمان سے پانی کہ مینہ
ہے پس اگاویں ہم بیچ زمین کے ساتھ اس پانی کے ہر طرح سے گھاس
اچھی اور بہت فائدہ۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ یہ کہ مذکور ہوا ١١ ع ١/١٠
آسمان اور زمین اور پہاڑ اور حیوان اور گھاس سے پیدا کیے ہوئے
خدا کے ہیں پس دکھلاؤ مجھ کو بیچ عالم کے کونسی چیز پیدا کی انہوں
نے کہ سوائے اس کے ہیں مراد بتوں سے ہے کہ کافران کو شریک
خدا کا کہتے ہیں بلکہ شریک کرنے والے بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں کہ
عاجز کو ساتھ قادر کے اور پیدا کیے گئے کو ساتھ پیدا کرنے والے
کے شریک کرتے ہیں اور لاتے ہیں کہ قصہ لقمان حکیم کا یہود کے
نزدیک شہرت بہت رکھتا تھا اور عرب جس مہم میں کہ رجوع ساتھ
اس کے کرتے تھے حکمتوں لقمان کی سے واسطے ان کے مثل مارتے
تھے اللہ تعالیٰ نے حال اس کے سے خبر دی اور فرمایا

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ
يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ
حَمِيْدٌ ۝ اور تحقیق کر دی ہم نے لقمان بیٹے باعورا کو حکمت اور ١٢
کہا ہم نے اس کو یہ کہ شکر کہہ تو اللہ کو اوپر نعمت حکمت کے اور جو
کوئی کہ شکر کہے پس سوائے اس کے نہیں ہے کہ شکر کہتا ہے واسطے
اپنے اس واسطے کہ نفع شکر کا کہ دوام نعمت سے ساتھ اس کے پہنچے اور
جو کوئی کہ ناشکری کرے پس تحقیق کہ اللہ بے پروا ہے شکر آدمیوں
کے سے لائق حمد کے ہے اگرچہ کوئی حمد نہ کہے **قصہ** لقمان کا یہ
ہے کہ حکمت سے مراد قول صائب ہے یا فعل کامل ہے یا پہچان توحید کی

Marfat.com

اور نہ کرنا شرک کا علماؤں کو بیچ نبوت لقمان کے اختلاف ہے۔
سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ پیغمبر تھا اور مراد حکمت
سے بیچ اس آیت کے بنوت ہے اور وہ بھانجا حضرت ایوب علیہ السلام
کا تھا یا خالہ زادہ ان کا تھا اور تیسیر میں کہا ہے کہ لقمان حکیم
بیٹا باعورا بیٹا ناخور بیٹا تارخ کا ہے اور تارخ کا لقب آزر ہے
جو باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا اور عین المعانی میں
لایا ہے کہ دسویں برس میں سلطنت داؤد علیہ السلام کی سے پیدا ہوا
اور یونس علیہ السلام کے عہد تک عمر پائی اور بعضے کہتے ہیں کہ ہزار
برس جیا اور اکثر علما کہتے ہیں کہ پیغمبر نہ تھا حکیم تھا اور کہتے ہیں غلام
کسی کا تھا اور چرواہی کرتا تھا یا درزی یا بڑھئی تھا اور کہتے ہیں کہ
حبشی تھا اور بقول امام سجاوندیؒ کے نوبہ کے غلاموں میں تھا۔ سیاہ
رنگ اور ہونٹ لٹکے ہوئے موٹے تھے۔ ایک دن دوپہر کو وقت
سوتے کے ایک جماعت فرشتوں کی گھر میں اس کے آئی اور سلام کیا
انہوں نے اور جواب دیا لقمان نے لیکن دیکھا نہ تھا کہ کون ہے۔ کہا
فرشتوں نے کہ اے لقمان ہم بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے ہیں
تجھ کو بادشاہ زمین کا کرتے ہیں ہم کہ حکم کرے تو لوگوں میں ساتھ
راستی کے لقمان نے جواب دیا کہ اگر حکم مقرر ہے پروردگار میرے سے
ساتھ اس کام کے از راہ فرمانبرداری کے قبول کرتا ہوں میں اور امیدوار
ہوں کہ میرے تئیں توفیق اور یاری دیوے والا فتنہ اٹھانے والا
نہیں ہوتا ہیں فرشتوں کو اس بات سے تعجب آیا اور اللہ نے
قول اس کا پسند کیا اور حکمت اوپر اس کے اس قدر بڑھائی کہ دس
ہزار کلمے حکمت کے اس سے منقول ہیں یہ قصہ بہت ہے مفصل
تفسیر حسینی سے معلوم ہووے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ
۱۳ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کر جب کہا لقمان نے
خاص بیٹے اپنے کو کہ انعم نام تھا اس کا اور نام میں اختلاف ہے اور
لقمان نصیحت دیتا تھا اس کو اور کہتا تھا اے بیٹے شرک نہ لا ساتھ
اللہ کے تحقیق کہ شرک کرنا البتہ ستم بڑا ہے اس واسطے کہ برابر
کرتے ہیں پیدائش کو ساتھ پیدا کرنے والے کے

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا
عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ
۱۴ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ نصف اور وصیت کی ہم نے آدمی کو اور فرمایا ہم نے
ساتھ نیکی کرنے کے ماں باپ کے ساتھ اور موجب نیکی کرنے کا ایک
یہ ہے کہ اٹھایا بچے کو ماں اس کی نے کتنے وقت اور سست ہوئی ہے
اٹھانے اس کے سے سست ہونا اوپر سست ہونے کے باز رکھنا اس
کے تئیں دودھ سے بیچ مدت دو برس کے اور بیچ اس مدت کے دودھ
پلانا اور وصیت کی ہم نے آدمی کو یہ کہ شکر کہے تو میرے تئیں اور
خاص ماں باپ اپنے کو طرف حکم میرے کے ہے پھرنے کی جگہ سب
کی اور شکر اور شرک پر جزا دوں گا میں۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ز وَّ
اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ج ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ
۱۵ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر کوشش کریں ماں باپ تیرے
اوپر اس بات کے کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں ہے
تیرے تئیں ساتھ استحقاق شرکت اس کی کے عقل پس حکم نہ مان ان
کا اور مصاحبت کر ساتھ ان کے بیچ زندگانی دنیا کے مصاحبت اچھی
کہ پسند شرع کے اور موافق خواہش کرم کے ہووے اور پیروی کر
بیچ دین کے راہ اس کی کی کہ پھرا ہے طرف میرے ساتھ توحید کے اور
اخلاص کے پس طرف مجازات میری کے ہے بازگشت تمہاری۔ پس
آگاہی دوں گا میں تم کو ساتھ اس چیز کے کہ ہو تم کرتے بھلائی اور
برائی سے۔ اترنا اس آیت کا بیچ شان سعد بن وقاصؓ کے ہے۔ جیسے
سورۂ عنکبوت میں مذکور ہوا اور ذکر اس قصے کا بیچ مقدمہ لقمان کے
ساتھ مناسبت منع کرنے کے ہے شرک سے۔ لاتے ہیں کہ سعد کی
ماں نے تین روز دانہ پانی نہ کھایا تو منہ اس کے کو ساتھ لکڑی کے
چیرا اور پانی منہ میں ڈالا اور سعد کہتا تھا کہ اگر اس کو ستر روحیں
ہوئیں اور ایک ایک ان میں سے قبض کریں یعنی اگر بالفرض ستر
بار مروں میں دین اسلام سے نہ پھروں۔ پس دوسری بار وصیت لقمان
کی سے خبر دیتا ہے کہ بیٹے اپنے کو کہا

Marfat.com

یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ
۱۹ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝ اے بیٹے میرے تحقیق کہ
وہ عمل کہ آدمی کو ہووے اچھے سے اور بُرے سے اگر ہووے
لڑکپن میں برابر دانے کے اسپند سے کہ چھوٹا بہت ہے اور
چیزوں سے پس ہووے وہ نیچے صخرہ سبز کے کہتے ہیں کہ صخرہ
بعد ہفت زمین کے ہے یا وہ عمل بیچ آسمان کے ہوئے یا بیچ
زمین کے مکان پوشیدہ میں لاوے اللہ اس کو اور حاضر کرے اور
اوپر اس کے حساب کرے تحقیق کہ اللہ باریک بین ہے یعنی
علم اس کا ہر چھپی ہوئی چیز کو جانتا ہے۔ دانا ہے ساتھ مکان
ہر چیز کے۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ
عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اے بیٹے میرے قائم رکھ نماز کو اور حکم کر
ساتھ نیکی کے اور باز رکھ منکر سے یعنی بُرے کام سے تا اور تجھ
سے کامل ہوویں معروف اس کو کہتے ہیں جو موافق سنت کے اور
شرع کے ہووے اور منکر وہ ہے کہ مخالف عقل اور نقل کے
ہووے اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ ساتھ تیرے پہنچے سختی سے۔
خصوصًا امر اور نہی سے تحقیق کہ جو کچھ حکم کیا گیا واجبات حکموں
سے ہے۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی
الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝
اور ایک طرف نہ لے جا منہ اپنے کو واسطے لوگوں کے یعنی متکبر کی
طرح سے منہ نہ پھیر بلکہ تواضع اختیار کر اور نہ چل بیچ زمین کے
واسطے بازی کے یعنی مانند جاہلوں کے بازی میں نہ رہ تحقیق کہ
اللہ دوست نہیں رکھتا ہر چلنے والے کو کہ متکبر ہووے فخر کرتے
والا کہ بسبب دولتمندی کے اوپر لوگوں کے زیادتی کرے۔

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ
اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۝ اور میانہ رہ
بیچ چلنے اپنے کے یعنی سرعت اور دیر میں میانہ راہ نہ جلدی کر
اور نہ دیر کر اس واسطے کہ جلدی چلنے میں سبکساری ہے اور
دیر کرنے میں تکبر معلوم ہوتا ہے پس قدم تواضع سے رکھ اور نیچے
لا اور کم کر آواز اپنی سے یعنی فریاد کرنے والا اور چلّانے والا اور زبان
دراز اور سخت گو نہ رہ تحقیق کہ بدترین آوازوں کی آواز گدھے
کی ہے یعنی بلندی آواز میں کچھ بزرگی نہیں ہے کہ آواز گدھے کی
باوجود بلندی اس کی کے مکروہ ہے۔ عین المعانی میں لایا ہے
کہ مشرک عرب کے بلند آواز پر فخر کرتے تھے ساتھ اس آیت کے
رد فخر ان کے کا کیا اور روایتیں اس آیت میں بہت ہیں تفسیر حسینی
سے معلوم کرے یہاں بوجہ زیادہ ہونے کے نہیں لکھا۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ
بَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ
۲۰ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ۝ آیا نہیں دیکھتے اے آدمیو
اس کے تئیں کہ اللہ نے تابعدار کیا واسطے نفع تمہارے کے جو کچھ
کہ بیچ آسمانوں کے ہے یعنی چاند سورج تو روشنی ان کی سے فائدہ پاتے
ہو اور تارے کہ ساتھ ان کے راہ چلتے ہو اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے
ہے یعنی پہاڑ اور جنگل اور حیوانات اور گھانس اور دریا اور کانیں
تا ان سے نفع لیتے ہو اور تمام کیا اوپر تمہارے نعمتیں چھپی ہوئی
ظاہر اور باطن میں علماؤں نے بہت باتیں کہی ہیں اور تیسیر
والا لایا ہے کہ بحر العلوم میں نعمت کی تین سو تفسیریں کی ہیں اور جو
کچھ کہ مشہور ہیں نعمت ظاہر سے مراد نصرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
اور نعمت باطن سے مدد فرشتوں کی ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے ہے اور
ساتھ ایک قول کے نعمت ظاہرہ اور باطنہ حسن خلق اور نیکوئی خلق سے
یا اقرار اور تصدیق یا گویائی اور عقل یا یاد کرنا قرآن کا اور سمجھنا اس کا
یا دن اور رات یا نماز اور روزہ باقی اور وجہیں بہت ہیں جواہر التفسیر
سے معلوم کرے اور لوگوں سے کوئی ہے کہ لڑائی کرے بیچ مقدمہ
کتاب اللہ کے یعنی بیٹا حارث کا کہتا تھا کہ کہانیاں اگلوں کی ہیں
بے علم اور بے بیان نزدیک اللہ کے سے اور بغیر کتاب روشن کے
بلکہ محض تقلید کرے جیسے کہ فرماتا ہے

Marfat.com

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا
بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ط أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ
۲۱ يَدْعُوهُمْ إِلٰى عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ اور جب کہیں خاص ان کو
کہ ساتھ صدق کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اتارا ہے اللہ نے یعنی
قرآن اور ساتھ اس کے ایمان لاؤ کہیں کہ نہیں گرویدہ ہوتے ہم اور
متابعت نہیں کرتے ہم بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم اس چیز کی کہ پایا ہم
نے اوپر اس کے باپ داداؤں اپنے کو آیا اگر شیطان ساتھ وسواس
کے بُلاوے ان کے تئیں طرف عذاب دوزخ کے وہ ایسی پیروی
کریں اس کے تئیں اور تقلید سے نہ گذریں۔

وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ط وَإِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ
۲۲ الْأُمُورِ ۝ اور جو کوئی خالص کرے دین اپنا یا عمل اپنا ساتھ
اخلاص کے توبہ کرے بیچ درگاہ اللہ کے اور حالانکہ وہ نیکوکار
ہووے پس البتہ ہاتھ مارا ہووے ساتھ دستاویز مضبوط کے
کہ کلمۂ شہادت ہے یا اسلام ہے یا قرآن ہے اور طرف اللہ کے
ہے بازگشت سب کاموں کی یعنی اہل امور کی کہ خلقت ہیں بازگشت
طرف اس کے ہووے گی۔

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ط إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ط إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ
۲۳ الصُّدُورِ ۝ اور جو کوئی کافر ہووے پس چاہیے کہ غمگین نہ
کرے تجھ کو کفر ان کا طرف ہمارے ہے بازگشت ان کی پس
خبردار کرے اللہ ان کو ساتھ اس چیز کے کہ کیا ہے یعنی تنبیہ
ان کو ساتھ عذاب کے ہووے گی تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے
ساتھ اس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے خیر و شر سے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلٰى عَذَابٍ
۲۴ غَلِيظٍ ۝ فائدہ مندی دیں ہم ان کو ساتھ نعمت اور خوشی
کے تھوڑا زمانہ پس لاویں ہم ان کو ساتھ بیچارگی کے۔ یعنی
ناچار آویں طرف عذاب سخت اور بھاری کے کہ ہرگز نہ
ہلکا ہووے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ط قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ط بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا
۲۵ يَعْلَمُونَ ۝ اور اگر پوچھے تو خاص کافروں سے کس نے پیدا
کیا آسمان اور زمین البتہ کہیں اللہ نے کہہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شکر خاص اللہ کے تئیں کہ اقرار کرتے ہیں ساتھ
اس کے کہ موافق اعتقاد ان کے کے باطل ہے بلکہ بہت ان کے
نہیں جانتے ہیں کہ ساتھ اس اقرار کے قائل اور لازم ہوتے ہیں۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط إِنَّ اللّٰهَ هُوَ
۲۶ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ خاص اللہ ہی کو ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں
اور زمین کے ہے۔ یعنی سب مخلوقات اس کے ہیں پس آسمانوں
اور زمین میں سوائے اس کے لائق عبادت کے نہ ہووے تحقیق
کہ اللہ بے نیاز ہے اور لائق تعریف کے ہے بیچ صفات اپنی کے
یا بے پروا ہے تعریف تعریف کرنے والوں کی سے اور ستودہ
ہے بغیر تعریف کرنے ان کے کے سورۂ کہف کے اخیر میں ہے کہ
جہودوں نے اعتراض کیا اوپر قرآن کے کہ کہیں کہتا ہے کہ تم کو
ساتھ حکمت کے خیر بہت دی ہم نے اور کسی جگہ فرماتا ہے کہ وَمَا
أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا یعنی نہیں دیا ہم نے علم مگر تھوڑا اور آیت
آئی کہ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا الخ یعنی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر
ہووے دریا بجائے سیاہی کے اور درخت قلم ہوویں نہ لکھ سکیں
کلمات پروردگار میرے کے اس سورۃ میں بھی واسطے تاکید اس کی
کے خبر دیتا ہے کہ

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَ
الْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ
۲۷ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ اور اگر وہ کہ ہوتا جو
کچھ بیچ زمین کے ہے درختوں سے قلمیں اور دریائے محیط ساتھ
کشادگی اپنی کے روشنائی ہوتا روشنائی دریائے محیط کو پیچھے
فنا ہونے پانی اس کے کے ساتھ دریاؤں اور کے مانند اس کے
اور ساتھ ان قلموں اور روشنائی کے کتابت کرتے آخر نہ پہنچتے
علم اللہ کے کو تحقیق کہ اللہ غالب ہے بیچ فرمان بے نہایت اپنے

Marfat.com

.... کے دانا ہے کہ کوئی چیز علم اور حکمت اس کی سے خارج نہیں ہے

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ط
۲۸ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝ نہیں ہے پیدا کرنا تمہارا اے اہل مکہ
اور نہ اٹھانا تمہارا یعنی پیچھے مرنے کے مگر مانند پیدا کرنے اور اٹھانے ایک تن کے اس واسطے کہ حق تعالےٰ بیچ پیدا کرنے کے ساتھ ہتھیاروں اور اوزاروں کے محتاج نہیں ہے بلکہ ساتھ کلمہ کن کے لاکھ عالم پیدا کرے اور اسی طرح بیچ اٹھانے کے قبروں سے ساتھ ترتیب کرنے مقدمات کے احتیاج نہیں رکھتا بلکہ اسرافیل علیہ السلام کو فرما دے کہ کہہ اٹھیں قبروں سے پس ساتھ بلانے اس کے کے ساری خلائق قبروں سے باہر آویں۔
تحقیق کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ
يُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَز
كُلٌّ يَّجْرِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا
۲۹ تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ آیا نہ دیکھا تو نے کہ تحقیق اللہ لاتا ہے
اندھیری رات کی کو بیچ روشنی دن کے یعنی دن سے رات کرتا ہے اور داخل کرتا ہے روشنی دن کی کو بیچ سیاہی رات کے یعنی رات سے دن کرتا ہے اور فرما بردار کیا سورج اور چاند کو کہ منفعت خلقت کے ہے ہر ایک ان سے یعنی سورج اور چاند سے جاتے ہیں بیچ آسمانوں اپنے کے وقت مقرر تک کہ دن قیامت کا ہے اسدن پھرنا ان کا موقوف ہووے اور تحقیق اللہ جو کچھ تم کرتے ہو جاننے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ
۳۰ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ لا وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ ع
یہ کشادگی علم کی اور شامل ہونا قدرت کا لسبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے ثابت بیچ ذات اپنی کے اور جو کچھ کہ تم دعوت کرتے ہو یعنی مشرک پوجتے ہیں سوائے اللہ کے باطل اور بیہودہ اور ناحق ہے لسبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے بلند تر

یعنی غالب اوپر سب کے بزرگ کہ اس سے بزرگ تر نہیں ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ
لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ط اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
۳۱ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ آیا نہ دیکھی تو نے کہ کشتی جاتی ہے بیچ
دریاؤں کے ساتھ احسان اس کے کے کہ اس کو اوپر منہ پانی کے نگاہ رکھتا ہے اور باؤ کو واسطے چلنے اس کے کے بھیجتا ہے تو دکھلاوے تم کو بعض دلیلیں قدرت اپنی سے تحقیق کہ بیچ امر کشتی کے اور دریاؤں کے البتہ نشانیاں ہیں اوپر شامل ہونے قدرت کے اور کمال حکمت کے اور زیادتی نعمت کے خاص ہر صبر کرنیوالے کو اوپر بلا اس کی کے شکر کرنے والوں کو اوپر نعمتوں اس کی کے

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ ۚ اور جس وقت ڈھانکے اہل کشتی کو اور تلے ان کے سے آوے موج دریا کی بیچ بزرگی کے مانند سائبانوں کے یا مانند پہاڑوں کے یا ابروں کے دعوت کرتے ہیں اللہ کی اس حالت میں کہ پاک کرنے والے ہیں واسطے اللہ کے دین اپنے کو

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ط وَمَا
۳۲ يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ پس جس وقت کہ چھڑایا
ان کو اور سلامت پہنچایا طرف جنگل کے پس بعض ان سے راست ہیں اوپر طریق توحید کے اور بعض پھرے ہوئے ہیں راہِ حق سے۔
یعنی مسلمان کشتی والے ثابت ہیں اوپر دعا اور نیاز کے اور مشرک منکر ہیں اور انکار نہ کرے نشانیوں قدرت ہماری کے تئیں مگر ہر مکر کرنے والا عہد توڑنے والا ناشکر نعمتوں پروردگار کا۔ مراد کافر ہیں۔

۳ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا
ع ۱۱/۱۲ يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ز وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ
وَّالِدِهٖ شَيْئًا ط اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ
۳۳ الدُّنْيَا وَقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ندائے عام ہے۔
یعنی اے سب آدمیو ڈرو تم عذاب پروردگار اپنے کے سے اور ڈرو تم اسدن سے کہ دور نہ کرے عذاب کے تئیں اور باز نہ رکھے

Marfat.com

باپ بیٹے اپنے سے اور نہ بیٹا وہ باز رکھنے والا ہووے باپ
اپنے سے کسی چیز کو عذاب سے کہتے ہیں یہ خبر خاص کفار کو ہے
اس واسطے کہ اولاد اور ماں اور باپ مومنوں کے بعضے بعضوں کی
شفاعت کریں تحقیق کہ وعدہ اللہ کا ساتھ ثواب اور عذاب کے
راست ہے اس میں خلاف نہ ہوگا پس چاہیے کہ فریب دیوے
ع۴ ۱۲ تم کو زندگی دنیا کی اور چاہیے کہ مغرور نہ کرے تم کو ساتھ بخشائش
اور مہربانی اللہ کے یا مہلت دینے اس کی کے کہ شیطان فریب
دینے والا ہے۔ اور لاتے ہیں کہ حارث یا وارث بیٹا عمر کا بیچ
جناب حضرت رسالت پناہ کے آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قیامت کب ظاہر ہووے گی اور میں نے زمین میں تخم بویا ہے
ابر سے مینہ کب برسے گا اور عورت میری حاملہ ہے بیٹا ہوگا یا بیٹی
ہووے گی اور کل کے دن میں کیا کام کروں گا اور کونسی جگہ میرے
مرنے کی ہے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ ان پانچوں علم کی کنجی
بیچ خزانہ تقدیر میرے کے ہے کسی کو خبر ان باتوں کی نہیں۔
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ
وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا
تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۠ تحقیق کہ اللہ نزدیک اسی کے ہے ۳۴
جاننا وقت قیامت کا اور بھیجتا ہے مینہ سے جس وقت اور جس جگہ
مقرر اور مقدر ہے اور جانتا ہے جو کچھ بیچ بچہ دانوں کے
ہے بیٹا اور بیٹی اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کل کیا کمائے گا اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کس جگہ
مرے گا اور کس وقت مرے گا۔ تحقیق اللہ جاننے والا
ہے ان باتوں کا خبردار واقف ہے غیب
کا۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

الٓـمّٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ
۱٫۱ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۠ نقل ہے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے
کہ جو کتاب خدا کی ہے اس میں ایک بات خلاصہ ہے اور خلاصہ
قرآن کا حروف مقطعات ہیں۔ نیچے بھیجنا کتاب کا یعنی قرآن کا
نہیں کچھ شک بیچ اس کے نزدیک پروردگار عالموں کے سے ہے
اس واسطے کہ آیا اہل مکہ سچ جانتے ہیں اس کو
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ
۳ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ یا کہتے ہیں جوڑا ہے اس کو
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلکہ قرآن درست ہے پروردگار تیرے
سے تاکہ تو ڈرا دے اس قوم کو کہ نہیں آیا ہے ساتھ ان کے کوئی
ڈرانے والا جو ان کو ڈراوے پہلے ..... تجھ سے شاید کہ
وہ تیرے ڈرانے سے راہ پاویں نیک
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا
لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا
تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ خدا وہ ہے کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ۴
بیچ چھ دن کے پس غالب ہوا حکم اس کا اوپر عرش کے۔ نہیں
تمہارے تئیں سوائے اس کے دوست اور نہ کوئی چاہنے والا۔ یعنی
چھٹکارا چاہنے والا تمہارا عذاب اس کے کوئی نہیں ہے آیا نصیحت
قبول نہیں کرتے ہو تم یعنی قرآن سے اور پیغمبر سے
يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ

ف۱ جابرؓ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نہ سوتے تھے جب تک کہ الم تنزیل اور تبارک الذی نہ پڑھتے رواہ الترمذی ۱۲ ابن عمرؓ نے کہا کہ ان دونوں سورتوں کو ان کے غیر پر ستر درجہ فضیلت ہے انسؓ نے کہا کہ جو ان دونوں کو رات میں اندر دو رکعت کے پڑھتا ہے اس نے گویا لیلۃ القدر پائی اور حضور ان کو کسی سفر و حضر میں ترک نہ کرتے تھے ۱۲

Marfat.com

اَلَیۡهِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُهٗۤ اَلۡفَ سَنَةٍ مِّمَّا
۵ تَعُدُّوۡنَ ۝ تدبیر کرتا ہے کام دینے کی یعنی حکم کرتا ہے
ساتھ اس کے اور بھیجتا ہے فرشتے کو کہ تعینات ہے اوپر اس
کام کے آسمان سے طرف زمین کے پس بلند ہوتا ہے وہ فرشتہ
طرف آسمان کے بیچ اس دن کے کہ ہے اندازہ اس کا ہزار برس
اس سے کہ تم گنتے ہو۔ یعنی فرشتہ نیچے آتا ہے آسمان سے اور
اوپر جاتا ہے بیچ اتنی مدت کے کہ اگر آدمی آتے اور جاتے
پانچسو برس آتے اور پانچسو برس جاتے لگیں کہ آسمان سے
زمین تک پانچ سو برس کی راہ ہے آدمی کی۔

ذٰلِکَ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡعَزِیۡزُ
۶ الرَّحِیۡمُ ۝ وہ خدا جاننے والا چھپے ہوئے کا اور ظاہر کا اور
غالب ہے مہربان ہے اوپر بندوں اپنے کے تدبیر بیں ہر کام کی۔
الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلۡقَ
۷ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۝ وہ خدا ایسا ہے کہ اچھا کیا ہر چیز کے
تئیں کہ پیدا کیا اس کو اور شروع کیا پیدا کرنا آدم کا مٹی سے۔
۸ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ۝
پس پیدا کیا اولاد اس کی کو خلاصہ باہر لاکر پیٹھ سے پانی کمزور
گندے سے کہ منی ہے۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِهٖ وَجَعَلَ
لَکُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا
۹ تَشۡکُرُوۡنَ ۝ پھر برابر کیا اس کو یعنی قالب آدم علیہ السلام
کو اور پھونکا اس میں روح اپنی سے اور بنایا واسطے تمہارے
کانوں کو اور آنکھوں کو اور دلوں کو اس واسطے کہ دیکھو تم
اور سنو تم اور پاؤ تم تھوڑا شکر کرتے ہو تم یعنی اوپر ایسی
نعمتوں کے۔

وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا ضَلَلۡنَا فِی الۡاَرۡضِ ءَاِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ
جَدِیۡدٍ ؕ اور کہا منکروں نے جو بعد مرنے کے اٹھنے سے منکر
ہیں آیا جس وقت گم ہو دیں ہم بیچ زمین کے یعنی خاک ہو دیں
آیا ہم بیچ پیدائش کے نئے ہو دیں ہم یعنی پھر پیدا ہو دیں گے
نہیں ہونے کے۔

بَلۡ هُمۡ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ کٰفِرُوۡنَ ۝ نہ اس طرح سے ۱۰
ہے کہ وہ کہتے ہیں بلکہ وہ یعنی منکر ساتھ دیکھنے پروردگار اپنے
کے منکر ہیں۔ یعنی ساتھ آخرت کے ایمان نہیں رکھتے ہیں۔
قُلۡ یَتَوَفّٰىکُمۡ مَّلَکُ الۡمَوۡتِ الَّذِیۡ وُکِّلَ بِکُمۡ ثُمَّ
اِلٰی رَبِّکُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ۝ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۱ ع ۱۴
ان منکروں کو کہ قبض کرے گا تمہاری روحوں کو فرشتہ موت کا
یعنی عزرائیلؑ کہ وہ مقرر کیا ہوا ہے واسطے قبض ارواح تمہاری
کے پس طرف پروردگار اپنے کے پھرنے والے ہوگے تم واسطے حساب
کے اور جزا کے۔

وَلَوۡ تَرٰۤی اِذِ الۡمُجۡرِمُوۡنَ نَاکِسُوۡا رُءُوۡسِهِمۡ عِنۡدَ
رَبِّهِمۡ ؕ رَبَّنَاۤ اَبۡصَرۡنَا وَسَمِعۡنَا فَارۡجِعۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا
اِنَّا مُوۡقِنُوۡنَ ۝ اور جو دیکھے تو جس وقت مشرک اور منکر ۱۲
ڈالنے والے ہو دیں سروں اپنے کو۔ یعنی نہایت شرمندگی سے
نزدیک پروردگار اپنے کے کہ اے رب ہمارے دیکھا ہم نے یعنی
جو کچھ وعدہ کیا تھا اور سنا ہے ہم نے یعنی آواز صور کی سنی ہم نے
پس پھیر ہم کو یعنی بیچ دنیا کے تا کریں ہم عمل نیک تحقیق کہ
بے گمان ہیں ہم یعنی آخرت دیکھی ہم نے اس وقت حق تعالے
فرما دے گا۔

وَلَوۡ شِئۡنَا لَاٰتَیۡنَا کُلَّ نَفۡسٍ هُدٰىهَا وَلٰکِنۡ حَقَّ
الۡقَوۡلُ مِنِّیۡ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجۡمَعِیۡنَ ۝ اور اگر چاہتے البتہ دیتے ہم ہر ایک کے تئیں وہ چیز ۱۳
کہ راہ پاتا ساتھ اس کے طرف ایمان کے ولیکن ثابت ہوا ہے یہ
حکم مجھ سے کہ البتہ بھر دوں گا میں دوزخ کو دیووں کافروں سے
اور آدمیوں کافروں سے سب وہ۔
فَذُوۡقُوۡا بِمَا نَسِیۡتُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِکُمۡ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیۡنٰکُمۡ
وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡخُلۡدِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ پس چکھو ۱۴
تم یعنی عذاب کو بسبب اس کے کہ بھول گئے تم دیکھنے اس دن کے
کو کہ ایمان نہ لائے قیامت کے آنے پر تحقیق ہم بھی بھول گئے تم کو اور چھوڑا

Marfat.com

ہم نے بیچ عذاب کے اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کا جو کچھ کر تھے تم
عمل کرتے۔

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا
خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا
۱۵ یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ السجدۃ سوائے اس کے نہیں ہے کہ ایمان لاتے ہیں
ساتھ آیتوں ہماری کے وہ لوگ کہ جس وقت نصیحت دیئے جاتے
ہیں ساتھ ان آیتوں کے گرتے ہیں اوپر منہ کے سجدہ کرنے والے
اور پاک کرتے ہیں یعنی پروردگار اپنے کو نالائق چیزوں سے
ساتھ تعریف پروردگار ان کے کے اور وہ سرکشی نہ کریں۔ یعنی
سجدہ کرنے سے اور بندگی کرنے سے۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ
۱۶ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ دور ہوتے
ہیں پہلو ان کے جگہ خواب کی سے پکارتے ہیں پروردگار اپنے
کو خطرہ غصے کے سے اور ساتھ امید خوشنودی کے۔ اور ابوالدرداء
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ان کی شان میں ہے کہ نماز
عشا اور صبح کی جماعت سے ادا کرتے ہیں یا یہ کہ تہجد پڑھنے
والوں کی شان میں ہے اور روایتیں بہت ہیں اس آیت کی
شان نزول میں۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ
۱۷ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ پس نہیں جانتا ہے کوئی شخص
یعنی نہ آدمی نہ فرشتہ نہ نبی وہ چیز کہ پوشیدہ رکھی ہوئی ہے
واسطے ان کے یعنی وہ جو مذکور ہوئی خنک روشنی آنکھوں کی
سی یعنی ایسی چیز کہ آنکھیں روشن ہوویں اس سے جزا دیئے
جاویں جو کچھ عمل کرتے تھے۔

اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا لَا یَسْتَوٗنَ ۝
۱۷ آیا وہ کوئی ہے ایمان لانے والا ساتھ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مراد اس جگہ حضرت مرتضیٰ علیؓ ہیں مانند اس کسی
کے کہ ہے باہر گیا ہوا فرمان سے مراد ولید ہے برابر نہیں ہیں
یعنی بیچ مرتبہ اور ثواب کے۔

اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ
جَنّٰتُ الْمَاْوٰی نُزُلًاۢ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اما پر ۱۸
وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں اور کام اچھے کیے ہیں پس خاص ان
کے تئیں ہے جنت الماوٰی یعنی بہشت بیچ اس طرح کے جیسے
واسطے مہمان کے پیشکش لاتے ہیں ساتھ اس سبب کے جو تھے عمل
کرتے لائق بزرگی کے۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰھُمُ النَّارُ ط کُلَّمَآ
اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَآ اُعِیْدُوْا فِیْھَا وَقِیْلَ لَھُمْ
ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ ۝ ۱۹
اور اے پر وہ لوگ کہ بدکار ہیں پس پھرنے کی جگہ انہوں کی دوزخ
ہے جس وقت چاہیں کہ باہر آویں اس سے یعنی دوزخ سے پھر
پھیرے جاویں بیچ آتش کے اور کہیں یعنی فرشتے خاص ان کے
تئیں کہ چکھو عذاب آگ کا وہ عذاب کہ تھے تم ساتھ اس کے
جھٹلانے والے یعنی کہتے تھے کہ جب مرگیا آدمی پھر کہاں جیوے گا
کہ عذاب ہووے گا۔

وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَکْبَرِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ اور البتہ ہم چکھا دیں گے اہل مکہ ۲۰
کو عذاب سے کیسا عذاب کہ نزدیک تر دنیا میں سوائے عذاب بڑے
کے کہ ہمیشہ ہے آگ میں شاید کہ وہ یعنی جو باقی رہیں گے ان میں
سے پھریں راہ حق میں اور کفر سے توبہ کریں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ
عَنْھَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ع اور کون ہے ستمگار ۲۱
زیادہ اس کسی سے کہ نصیحت کیا جاوے ساتھ آیتوں پروردگار
کے پس وہ منہ پھیرے اس سے یعنی اس نصیحت کو نہ مانے تحقیق
کہ ہم گنہگار سے بدلہ لینے والے ہیں ساتھ عذاب کے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَةٍ
مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ ھُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝ۚ وَ ۲۳
جَعَلْنَا مِنْھُمْ اَئِمَّةً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا
وَکَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ۝ اور تحقیق دی ہم نے موسیٰؑ کے ۲۴

Marfat.com

تیئں توریت جیسے دیا ہم نے تیرے تیئں قرآن پس نہ رہ بیچ شک کے
دیکھنے موسیٰ علیہ السلام کے سے اور کیا ہم نے توریت کو راہ دکھانے
والی خاص بنی اسرائیل کو اور کیا ہم نے بنی اسرائیل کو پیشوا کہ راہ
دکھلاویں خلق کو ساتھ حکم توریت کے موافق فرمان ہمارے کے
اس وقت کہ صبر کیا انہوں نے یعنی اوپر ایمان کے یا اوپر سختیوں
قوم کے کہ ساتھ آیتوں ہماری کے یقین تھے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ تحقیق کہ پالنے والا تیرا وہ
حکم کرے درمیان لوگوں کے دن قیامت کے درمیان اس چیز
کے کہ تھے وہ بیچ اس کے خلاف کرنے والے امر دین میں۔ پس
حکم خدا کا جدا کرے حق کو باطل سے اور موافق اس عمل کے جزا
دیوے۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِىْ مَسٰكِنِهِمْ ط اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ ط اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اے کیا نہیں راہ دکھائی ان کے
واسطے جو عذاب دکھایا ہم نے منکروں کا جو بہت ہلاک کیا ہم نے
پہلے ان مکے کے لوگوں سے اگلے قرن کے لوگوں کو قوم عاد اور
ثمود کے جاتے ہیں وہ بیچ گھروں ان کے کہ یہ ہلاک کرنا ان کا
نشانی ہے عبرت کی واسطے لوگوں آنے والے کے یعنی جو ان سے
پیچھے ان کے پیدا ہوتے ہیں آیا نہیں سنتے ہیں وہ
احوال ان کا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ
الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ
٢٧ وَاَنْفُسُهُمْ ط اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝ آیا نہیں دیکھتے وہ اس کے
تیئں کہ پانی کو جاری کرتے ہیں ہم یعنی مینہ برساتے ہیں ہم طرف
زمین خالی کے گھاس سے پس باہر لاتے ہیں ہم اس زمین سے
ساتھ اس پانی کے کھیتی۔ کھاتے ہیں اس کھیتی سے چارپائے ان کے
اور کھاتے ہیں وہ یعنی آدمی آیا نہیں دیکھتے ہیں وہ اثر اس قدرت کا۔
٢٨ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
اور کہتے ہیں یعنی کفار مکے کے کہ کب ہووے گی یہ فتح کہ مومن
کہتے ہیں جلدی دکھاؤ ہم کو اگر ہو تم سچے۔
قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ
٢٩ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دن فتح کے نفع نہ دیوے گا ان لوگوں کو کہ کافر ہیں ایمان
لانا انہوں کا نہ ڈھیل دیئے جاویں گے۔ یعنی جو کوئی فتح
بدر میں یا مکے میں ایمان لاویں گے فائدہ نہ دیوے گا وہ ایمان
اور ڈھیل نہ ہووے گی آخرت میں عذاب کرنے اُن
کے میں۔
٣٠ ع ٨/٣ ١٦ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝ ع
پس منہ پھیر ان سے یعنی اہانت سے ان کافروں کی۔ یعنی
جب تک کہ آوے آیت سیف کی اور راہ دیکھنے والا
رہ تو تحقیق کہ وہ بھی راہ دیکھنے والے ہیں۔ یہ کہ غلبہ
کریں اوپر تیرے اور خدا غالب کرے تجھ کو۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط	وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

کہتے ہیں ابوسفیان پہلے اور ان کے بعد ابوجہل کے بیٹے عکرمہ
مکے سے مدینے میں آکر ابی منافق کے گھر میں اترے اور
دوسرے دن یہ سب مل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی مجلس میں آئے اور جان کی امان مانگ کر کہا کہ ہم کو بتوں
کے پوجنے سے منع نہ کرو اور کہو کہ یہ بت قیامت کو بخشوا
دیں گے تو ہم بھی تیرے مزاحم نہ ہوویں تو اپنے خدا کو خاطر
جمع سے پوجا کر اور ابی منافق اور اس کے یاروں نے کہا کہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ اشراف ہیں مکے کے ان کی باتوں

Marfat.com

کو مان جو اس میں بہت بھلائیاں ہیں۔ یہ باتیں ان مشرکوں اور
منافقوں کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بُری لگیں اور
رنگ منہ مبارک کا سُرخ ہوا غصّے سے اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کو دین کی غیرت آئی اور چاہا کہ ان کافروں کو قتل
کریں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کمالِ تحمل اور
جوانمردی سے فرمایا کہ اے عمر صبر کر جو میں نے ان کو جان سے
امان دی ہے۔ قول کا توڑنا روا نہیں اتنے میں یہ آیت
اتری کہ

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ
الْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ اے 1
پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ثابت رہ قول پر اور ڈر خدائے
تعالیٰ سے قول توڑنے میں اور تابعداری مت کر اور کہا
مت مان کافروں کا اور منافقوں کا یعنی جو کچھ ابوسفیان
اور عکرمہ مشرک اور اُبی منافق کہتے ہیں مت مان بیشک
خدائے تعالیٰ جانتا ہے ان کی باتوں کو حکم کرنے والا ہے کہ
عہد توڑو یعنی نہ ان کو قتل کرو اور نہ ان سے دوستی کرو
وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۙ اور اس پر چل جو حکم آوے 2
تیری طرف پروردگار تیرے سے یعنی جو خدائے تعالیٰ کا
حکم آئے وہ بیشک ہے خدائے تعالیٰ جاننے والا اس چیز کا
جو تم کرتے ہو۔
وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝ اور بھروسہ 3
کر خدائے تعالیٰ پر یعنی اپنے کام سب اُسے سونپ دے
بس ہے خدا تعالیٰ کام بنانے والا۔ **نقل** ہے کہ ایک شخص
کافروں میں بہت عقلمند تھا اور علم پڑھا تھا اور استادی کرتا
تھا نام اس کا ابو معمر جمیل تھا اسکا باپ یا قبیلہ اوس تھا وہ ہمیشہ
کہتا تھا کہ میرے سے دو دل ہیں جو میں محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے زیادہ سمجھ رکھتا ہوں۔ عرب کے لوگ اُسے ذوقلبین
کہتے تھے یہ شخص جمیل بدر کی لڑائی میں سے بھاگ کر کے میں

آیا تو نہایت ہی بے حواسی سے ایک نعلین پاؤں میں اور ایک
ہاتھ میں لیے جاتا تھا آگے ابوسفیان ملا اور پوچھا کہ قوم کا کیا
حال ہوا اس نے کہا کتنے مارے گئے اور کتنے بھاگے ابوسفیان
نے کہا تیرا کیا حال ہے جو ایک جوتی پاؤں میں اور ایک ہاتھ
میں ہے جمیل نے اپنا حال دیکھا اور کہا مجھ کو اب تک اس حال
کی خبر نہیں خدائے تعالیٰ نے اسے جھوٹا کیا اور سب نے جانا
کہ اس کے دو دل نہ تھے اور یہ آیت اتری کہ۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ
نہیں پیدا کیے خدائے تعالیٰ نے کسی مرد کے اندر دو دل منافق
جو آپس میں مصلحت کرتے تو خدائے تعالیٰ اپنے حبیبؐ کو اس
مصلحت کی خبر کہلا بھیجتا اس سبب وہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے دو دل ہیں ایک دل سے ہماری باتوں کی خبر رکھتا
ہے اور دوسرے سے اپنے یاروں میں مشغول رہتا ہے۔ سو خدائے
تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ جھوٹے ہیں کسی آدمی کے دو دل نہیں بنائے
اور اسی طرح۔

وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ
اُمَّهٰتِكُمْ ۚ اور نہیں بنائیں جوروئیں تمہاری ان عورتوں کو
جن کو ماں کی مانند بولتے ہو کبھی مائیں تمہاری نہیں ہوتیں یعنی اگر
جورو کو کہے کہ تیری پیٹھ یا کوئی بدن تیرا ماں کا سا ہے تو وہ
ماں نہیں بن جاتی۔ عرب میں دستور تھا کہ جو کوئی اپنی جورو کو
کہتا کہ انت علی کظہر امی یعنی مجھ پر تیری پیٹھ میری ماں کی سی ہے
اسے ظہار کہتے ہیں تو وہ جورو اس پر حرام ہوتی تھی جیسے طلاق
دی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن جوروں سے ظہار کرے ہو ان
کو تمہاری مائیں نہیں بنائیں اور ایسا ہی وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ
اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ
الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ ۝ اور نہ بنایا تمہارے منہ بولے
بیٹوں کو بیٹے تمہارے عرب میں یہ دستور تھا کہ لے پالک بیٹا
سگے بیٹے کے برابر حصّہ ورثہ لیتا تھا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
یہ بات تمہارے منہ کی کہی ہوئی ہے دراصل نہیں جو لے پالک سگے

Marfat.com

بیٹے کے برابر ہو یا جورو نکاحی مال ہووے اور خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے سچ اور درست اور راہ بتاتا ہے سیدھی یہ آیت واسطے
زید بیٹے حارث کے اتری ہے جو زید حضرت بی بی خدیجہؓ کا غلام
تھا انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا تھا حضرتؐ نے
زید کو آزاد کر کے بیٹوں کی طرح پالا تھا اس سبب سے لوگ زید کو
حضرت کا بیٹا کہتے تھے سو خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور فرمایا
اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ
لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ؕ
پکارو ان کو ان کے باپ کے نام سے یعنی لے پالکوں کو اصل باپ
کا نام لے کر پکارو کہ اسے فلانے کے بیٹے جو اسی طرح کا پکارنا
اچھا ہے اور انصاف ہے خدا تعالیٰ کے آگے پھر اگر تم نہ جانو
ان کے اصل باپ کا نام تو پھر وہ تمہارے بھائی ہیں دین اسلام
کے اور دوست ہیں تمہارے یعنی بھائی کہہ کر پکارو یا دوست
آشنا کہہ کر پکارو
وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ
مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝
اور نہیں ہے تم پر گناہ اس کام میں جو انجانی سے گناہ کرتے
ہو جیسے کہ کہتے تھے زید بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ گناہ
جو جان کر کریں دل تمہارے اور ہے خدا تعالیٰ بخشنے والا جو انجانی
سے گناہ کرنے والے کو بخشتا ہے مہربان ہے جو توبہ قبول کرتا
ہے اس گناہ گار کی جو گناہ کر کے شرمندہ ہو اور پچھتاوے۔
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ
اُمَّهٰتُهُمْ ؕ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر اور لائق تر ہے مسلمانوں
کو اپنی جان اور تن سے یعنی جیسی محبت اور محافظت اپنی کریں
مسلمان اس سے زیادہ پیغمبر صلعم کی کرنی چاہیئے اور پیغمبر صلعم
کی بیبیاں مائیں ہیں سب مسلمانوں کی بزرگی اور درجے میں جب
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے مدینے میں آتے تھے
مسلمان بھی اپنا گھر اور کنبہ کافر مکے میں چھوڑ کر مدینے میں آبسے
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک
ایک کو مدینے کے رہنے والے سے آپس میں بھائی کر دیا تھا
ان منہ بولے بھائیوں میں ایسی یگانگت اور اخلاص ہوا جو موت
اور زندگانی میں ایک دوسرے کا وارث ہوا پھر وہ جو مکہ میں کنبہ
کافر چھوڑ کر آتے تھے وہ بھی مسلمان ہو کر مدینے میں آتے اور اپنے
سگے بھائیوں کا ورثہ چاہنے لگے۔ ان منہ بولے بھائیوں نے اس بات
کو نہ مانا تب یہ آیت اتری۔
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِیٰٓئِكُمْ
مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ اور اس کے ٦
ناتے دار آپس میں بہتر ہیں لکھے ہوئے خدا تعالیٰ کی کتاب میں منہ
بولے بھائیوں مسلمانوں سے جو مدینے کے رہنے والے ہیں اور جو
مکے سے گھر چھوڑ کر مدینے میں آبسے ہیں یعنی خدائے تعالیٰ نے یوں
حکم کیا ہے کہ مسلمان مدینے کے رہنے والے اور مکے سے آتے ہوئے
جو آپس میں منہ بولے بھائی ہیں ان منہ بولے بھائیوں سے اپنے سگے
ناتے دار بہتر ہیں ورثہ لینے میں مگر یہ چاہیئے کہ نیکی کرو اپنے
دوستوں سے اور کرنا منہ بولے بھائیوں سے نیکی یہ بات لکھی ہوئی
ہے لوح محفوظ میں یعنی نیکی کریں پر ورثہ سگے ناتے دار ہی لیویں
منہ بولے بھائیوں کو ورثہ نہیں پہنچتا۔
وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ
نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪
وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ اور جب کر لیا ہم نے قول ٧
پیغمبروں سے اس بات کا جو آپ خدائے تعالیٰ کی بندگی کریں اور
خلقت کو کہیں کہ خدائے تعالیٰ کو ایک جانو اور اپنی امت کو
خبر دو کہ میرے بعد اور پیغمبر آئے گا اور تجھ سے بھی اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قول لیا ہے اور نوحؑ پیغمبر سے اور ابراہیمؑ پیغمبر سے
اور موسیٰؑ پیغمبر سے اور عیسیٰؑ مریم کے بیٹے پیغمبر سے بھی قول لیا ہم
نے ان سب سے قول مضبوط اور پکا اور جو اس قول میں کسی طرح
کا خلل نہ آوے اور قول تاکید سے اس واسطے لیا ہے کہ
لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ

Marfat.com

ع ۸ ۱۷ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ؕ تو پوچھے خدائے تعالیٰ سچوں سے یعنی
سچ ان کا یعنی تم سے جو قول لیا تھا کہ خلقت کو کہو جو خدا تعالیٰ
کو ایک جانو پیغمبر جواب دیں گے کہ اے پروردگار ہم نے کہا تھا
کتنوں نے مانا اور کتنوں نے قبول نہ کیا پھر جنہوں نے پیغمبروں
کا کہنا نہ مانا وہ کافر ہیں اور تیار رکھا ہے کافروں کے واسطے
عذاب دکھ دینے والا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ
تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ اے وہ لوگو ۹
جو ایمان لاتے ہو یاد کرو خدائے تعالیٰ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی
جس وقت کہ آئے تم پر کئی لشکر جمع ہو کر کتنے قبیلوں کے پھر بھیجا
ہم نے ان لشکروں پر باؤ کو سحر کے وقت اور لشکر بھیجے ہم نے
تمہاری مدد کو جو تم نہ دیکھتے تھے اس لشکر کو یعنی فرشتوں کا لشکر
بھیجا تھا اور ہے خدائے تعالیٰ دیکھنے والا جو کچھ کہ تم کرتے ہو تمہارے
سب کام دیکھتا ہے اس آیت سے اشارہ ہے احزاب کی لڑائی
کا اور قصہ اس لڑائی کا تھوڑا سا اس طرح ہے۔

قصہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں بنی
نضیر کو جلا وطن کیا تو ان میں سے حی بیٹا اخطب کا جو سردار
یہودیوں کا تھا اور کئی سردار یہودیوں کو لے کر مکہ میں جا کر ابوسفیان
اور وہاں کے سرداروں سے ملے اور آپس میں قول و قسم مضبوط کیا۔
کہ ہم سب مل کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑیں ایسا کہ
جب تک ہم میں سے ایک بھی جیتا رہے تو بھی لڑیں لڑائی سے
منہ نہ پھیریں مکے کے سردار سب اس بات سے خوش ہوئے
اور تیاری لڑائی کی کرنے لگے اور ہر طرف سے لوگ بلا کر اپنے
ساتھ جمع کیے۔ غرضکہ دس ہزار سوار اور پیادے کافر لڑنے
مرنے والے لیکر مدینے کی طرف روانہ ہوئے جب یہ خبر حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی انہوں نے بھی تیاری مقابلہ کرنے
کی کی اور تین ہزار مسلمان ساتھ ہوئے اور مدینے سے باہر نکلے
لیکن کافر بہت تھے اور مسلمان تھوڑے۔ حضرت سلمانؓ فارسی

صحابی نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ملک میں دستور ہے کہ جب
ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ دشمن بہت چڑھ آدیں تو اپنے گرد خندق
کھودتے ہیں۔ یہ تدبیر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند
آئی اور تیاری کو حکم دیا صلاح یوں ٹھہری کہ پہاڑ سلع کو پشت
پر رکھ کر گرد خندق کھودنی شروع کی تین ہزار آدمی نے چھ روز
میں خندق کھودی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی
اصحابوں کے ساتھ خندق کھودنے میں شریک تھے اور بہت معجزے
حضرت سے اس چھ دن میں ظاہر ہوئے جو مفصل احوال کتابوں
میں لکھا ہے۔ ابھی خندق ایک جگہ سے کچھ ناتمام تھی جو کافروں
کے لشکر آ پہنچے اور یہودی بنی قریظہ جو مدینہ کے پاس رہتے تھے
اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے صلح کا قول و
قسم کیا ہوا تھا یہ بھی حی بیٹے اخطب کے بہکانے سے اور کفار کے
لشکر کا انبوہ دیکھ کر ان لشکروں میں کافروں کے جا ملے اور
عہد اور قول و صلح جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا توڑا
جب لشکر کافروں کا خندق کے کنارے پر آیا خندق کو دیکھ کر تعجب
کیا جو کبھی اس طرح نہ دیکھا تھا غرض کافروں نے خندق کو گھیر لیا اور
مسلمان لشکر کا انبوہ دیکھ کر ڈرے اور بہت گھبرائے اور
بنی قریظہ کے جا ملنے سے نہایت خوف کھایا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا
ہے اے مسلمانو یاد کرو اس وقت کو کہ

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ
زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ
بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۚ جب آئے تم پر کئی لشکر کافروں کے کوئی
لشکر اوپر کی طرف سے اور کوئی نیچے کی طرف سے تمہارے یعنی
سب طرف سے لشکر آتے تھے اور یاد کرو کہ جب پھر گئیں آنکھیں
تمہاری حیرت سے اور آ پہنچے دل تمہارے حلقوں تک گھبراہٹ سے
اور ڈر سے یعنی تمہاری جان نکلنے لگی ڈر سے اور حیران رہیں آنکھیں
تمہاری اور گمان کرنے لگے تم خدائے تعالیٰ پر گمان طرح طرح کے
یعنی خالص مسلمانوں کو گمان تھا کہ آخر فتح ہو گی اور مدد کرے گا خدائے
تعالیٰ اپنے رسولؐ کی اور مسلمانوں کی اور منافق کہتے تھے کہ مسلمان

Marfat.com

اس لڑائی کی طاقت نہیں لاسکیں کے اور سب مارے جاویں گے
اور قید ہو دیں گے

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا
شَدِيدًا ۝ وہاں آزماتے گئے مسلمان خالص مضبوط دین میں
اور سست ایمان والے ہول دلی اور لرزہ سے لرزا دینا سخت جو
نامراد اس وقت کہتے تھے کہ اب کہاں اور کس طرح یہاں سے
بھاگ جاتیے اور یاد کر اس وقت کو کہ

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
۱۱ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝ جب کہتے تھے
منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں بیماری تھی یعنی سست مسلمان
بد اعتقاد کہ نہیں دیا وعدہ ہم کو خدا تعالے نے اور رسول اس کے
نے مگر مکر و فریب یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن کی آیتیں
پڑھتے ہیں کہ خدائے تعالی مسلمانوں کی مدد کرتا ہے یہ بات کچھ
ہنسی اور فریب سا ہے اور یاد کر اس وقت کو جو

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا
مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ج اور جب کہا ایک قوم نے منافقوں
میں سے کہ اے مدینے کے رہنے والو تمہارے رہنے کی جگہ نہیں
ہے یعنی تمہارا ٹھکانا نہیں ہے اس لشکر میں پھر جاؤ اپنے گھروں کو
نہیں تو مارے جاؤ گے یا قید میں پڑو گے۔

وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا
۱۲ عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝
اور رخصت گھر میں جانے کی مانگتے ہیں۔ ایک قوم ان میں سے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کہتے ہیں یارسول اللہ مقرر ہمارے گھر
خالی ہیں دشمن جا پڑیں گے ہمیں رخصت دے جو ہم جا کر اپنے گھر
کی خبرداری کریں اور دراصل ان کے گھر خالی نہ تھے یعنی ایسے نہ
تھے جو دشمنوں سے ان کے گھروں کی خرابی ہوتی بلکہ مضبوط تھے گھر
ان کے کچھ اندیشہ اور خطرہ نہ تھا نہ چاہتے تھے اس رخصت
مانگنے سے مگر بھاگ جانا یعنی چاہتے تھے کہ اس بہانے سے بھاگ
جائیں وہ رخصت مانگنے والے بنی حارث اور بنی سلمہ تھے

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ
۱۴ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ۝ اور اگر گھس آویں دشمن
یعنی اگر فوج کافروں کی گھس آوے منافقوں پر کناروں سے مدینے
کے اور گھیر لیویں ان کو پھر چاہیں کافر ان سے ہنگامہ اور خرابی
یعنی اگر منافقوں کو کافر کہیں گھیرا کر کہ تم بھی ہمارے ساتھ ہو
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑو تو البتہ آدیں اس پر اور راضی
ہو دیں اور کافروں کا کہنا مانیں اور دیر نہ کریں ان کی بات
ماننے میں مگر تھوڑا سا یعنی جلد کافروں کے رفیق ہو کر مسلمانوں
سے لڑنے کو تیار ہو دیں

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ
۱۵ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ۝ اور بیشک تھے
وہ رخصت مانگنے والے یعنی بنی حارث اور بنی سلمہ جو انہوں نے
عہد اور قول کیا تھا خدائے تعالی سے پہلے اس لڑائی خندق کی سے
جنگ احد کے دن کہ پیٹھ نہ پھیریں گے لڑائی میں اور ہے قول
خدائے تعالی کا جو پوچھا جائے گا یعنی قیامت کے دن پوچھیں گے
کہ تم نے قول کر کے کیوں توڑا۔

قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ
۱۶ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان رخصت مانگنے والوں کو کہ ہرگز نہ فائدہ کرے گا ع عندالمتاخرین
تم کو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا مارے جانے سے کس واسطے
کہ جس طرح موت تقدیر میں لکھی ہے پھرنے کی نہیں اور اس وقت
کہ جو بھاگو تم مقصود کو نہ پاؤ گے اپنا مگر ذرا سا جو آخر مرنا مقرر ہے

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا
أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ
۱۷ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ کون
ہے ایسا جو بچاوے تم کو عذاب خدائے تعالی کے سے اگر چاہا ہے
تم کو برائی یا چاہا ہے خدائے تعالی ساتھ تمہارے بھلائی تو کون منع
کر سکے اور نہ پاویں گے یہ لوگ اپنے واسطے سوائے خدائے تعالے
کے کوئی دوست اور نہ مدد کرنے والا ف کہتے ہیں کہ بعضے اس لڑائی

Marfat.com

کنارہ کر کے اپنے گھروں میں آپ تو جاتے تھے اور اپنے دوستوں کو بھی کہتے تھے کہ تم بھی ہمارے ساتھ آ کر بیٹھ رہو اور اپنے تئیں ہلاکت میں مت ڈالو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یار اس کے اس لڑائی سے سلامت نہ رہیں گے جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ
۱۸ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝
بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے روکنے والوں کو تم سے جو منع کرتے ہیں لوگوں کو جو لڑائی میں شریک نہ ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ان کو بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو کہ آؤ ہمارے پاس بیٹھ رہو اور لڑائی میں مت جاؤ اور آپ نہیں آتے لڑائی میں مقابلۂ دشمن میں مگر تھوڑا سا لوگوں کے دکھلانے کو ظاہر میں اور جی نہیں چاہتا۔

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ
مِنَ الْمَوْتِ ۚ بخیلی کرتے والے ہیں مدد کرنے میں تم پر یا بخیلی کرتے ہیں تم پر کہ لوٹ ہاتھ نہ لگے تمہارے پھر جب آوے ڈر دشمن کا تو اس وقت دیکھے تو ان کو نہایت نامردی سے جو دیکھ رہے ہیں ہر طرف گھبراتے ہوئے سے اور پھرنے لگیں ان کی آنکھیں جیسے کوئی بیہوش ہو اور غش آوے اس پہ موت سے جانکنی کے وقت۔

فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ
اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ
۱۹ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ پھر جب جاوے ڈر دشمنوں کا یعنی جب فتح ہووے تو سخت گفتگو کریں تیز زبانی سے اور جھگڑیں بخیلی کرتے ہوتے لوٹ کے مال پہ یعنی جب لڑنے کا وقت ہو تو ڈریں اور گھبراویں اور چاہیں کہ کسی طرح یہاں سے نکل جاویں اور جب فتح ہو اور لوٹ بانٹنے کا وقت آتے تو حصہ لینے میں جھگڑیں اور سخت باتیں بناویں۔

وہ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ پھر ناچیز اور ناکارہ کیے خدائے تعالیٰ نے کام ان کے انہیں کچھ لڑائی کا اجر نہ ہوگا اور ہے یہ بات خدائے تعالیٰ پر آسان۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ
الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ
يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا
۲۰ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ سمجھتے ہیں منافق کہ یہ لشکر کافروں کے نہیں پھر گئے یعنی منافق ایسے ڈرتے ہیں کہ جو لشکر کافروں کے پھر گئے ہوں تو بھی انہیں یقین نہ ہووے اور اگر پھر آویں لشکر کے لڑنے کو تو چاہیں منافق جو جنگل میں رہتے ہوتے تو کیا اچھا ہوتا تو پوچھتے خبریں تمہاری اور دشمنوں کی اور اگر ہوویں منافق تم میں لڑائی کے وقت نہ لڑیں کافروں سے مگر تھوڑا سا شرماشرمی ناچاری سے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
۲۱ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝
بیشک تمہارے واسطے اے ڈرنے والو نامردو چلن اچھا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تمہارے حق میں یہی بہتر ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال چلے جاؤ یعنی جو وہ کریں یا فرمادیں وہی کرو اور محنت اور مصیبت پر صبر کرو اور یہ بات اس کے واسطے ہے جو امیدوار ہے خدائے تعالیٰ کی رحمت کا اور آخر کے دن کے آرام کو چاہتا ہے اور یاد خدا تعالیٰ کی کرتا ہے بہت۔ یعنی ہمیشہ یاد الٰہی میں رہتا ہے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لشکروں کے آنے سے پہلے خبر دی تھی صحابیوں کو کہ کافروں کے لوگ جمع ہو کر آویں گے اور تم پر مشکل پڑے گی پھر آخر کو تمہاری فتح ہو گی۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا
وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا
۲۲ زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ اور جب دیکھے مسلمانوں خالص نے لشکر کافروں کے خندق کی لڑائی کے دن اور مقابلہ ہوا تو کہا یہ وہ وعدہ ہے جو ہم کو دیا تھا خدائے تعالیٰ نے اور اس کے بھیجے ہوئے نے اور سچ کہا خدائے تعالیٰ نے اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زیادہ نہ ہوا اور نہ بڑھا خالص

Marfat.com

..... مسلمانوں کو لشکروں کے دیکھنے سے مگر ایمان اور فرمانبرداری اور یقین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر۔ کہتے ہیں کہ کئی صحابیوں نے جیسے حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعبؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت انسؓ نے اور کئی انیسوں نے رضی اللہ تعالے عنہم منت مانی تھی کہ ہم اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں ہوں تو ایسے لڑیں کہ شہید ہوں خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور جیتے نہ رہیں اُن اصحابوں کی صفت میں یہ آیت آئی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ
عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ
۲۳ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ خالص مسلمانوں سے وہ مراد ہیں
جنہوں نے سچا کیا وہ جو قول و قرار کیا تھا خدائے تعالیٰ کے ساتھ اس پر یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑنے کا جو قول کیا تھا تو سچا کیا پھر ان مسلمانوں سے کوئی ہے جو ادا کرتا ہے منت جو شہید ہوئے جیسے حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعبؓ اور حضرت انسؓ جو شہید ہوئے اور ان مسلمانوں خالص سے کوئی ہے جو راہ دیکھتا ہے جیسے حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ رضی اللہ عنہم اور بدلتے نہیں اپنے قول کیے ہوئے کو بدلنا کسی طرح اس واسطے کہ

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ
الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
۲۴ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ تو بدلہ دیوے خدائے تعالیٰ سچوں کو جو
قول اپنا پورا کرتے ہیں ان کے سچ بولنے کا اور قول پورا کرنے کا اور عذاب کرے خدائے تعالیٰ منافقوں کو اگر چاہے اس حال میں مارے یا توبہ کی توفیق دے کر توبہ قبول کرے ان کی بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

قصۂ خندق: کہتے ہیں کہ وہ لشکر کافروں کا خندق کے گرد بیس دن یا ستائیس دن رہے اور ہر روز چڑھ آتے اور لڑائی ہوتی اور ہر رات ارادہ شبخون کا کرتے۔ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صحابیوں کو ساتھ لیجا کر انہیں دفع کرتے تھے ایک دن عمر بیٹا عبدود کا جو بڑا بہادر سارے عرب میں مشہور تھا ایسا جو اسے ہزار مرد کے برابر کہتے تھے اور بڑا زور آور تھا ایک یہ اور تین بہادر اس کے ساتھ سوار خندق کے اندر گھس آئے اور عمر بیٹے عبدود نے کہا کہ ہے کوئی جو ہمارے مقابل ہو مسلمانوں کی صف میں سے کوئی اس کے سامنے نہ نکلا جو جانتے تھے کہ بڑا بہادر اور بڑا شہ زور ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہے کوئی ایسا جو اس کو یہاں سے.... ہٹا دے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بولے یا حضرت مجھے رخصت دیجئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دم چپ ہو کر پھر فرمایا کہ کوئی ہے ایسا جو اس دشمن کو دفع کرے پھر حضرت اسد اللہ الغالب نے کہا کہ مجھے رخصت فرمایئے تو میں اس سے جا کر مقابلہ کرتا ہوں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے شمشیر ذوالفقار حضرت شاہ ولایت کے گلے میں حمائل کی اور اپنی زرہ پہنائی اور دستار خود اپنا خاص ان کے سر پر رکھا اور جناب الٰہی میں دعا مانگی کہ اے پروردگار علی کی مدد کر اور اسے غالب کر عمرو عبدود کے بیٹے پر یہ دعا مانگ کر رخصت کیا حضرت حیدر کرار پیادہ اس کی طرف روانہ ہوئے نزدیک جا کر فرمایا کہ اے بیٹے عبدود کے تین باتوں میں سے ایک مان اس نے کہا کہو فرمایا کہ اول یہ کہ گواہی دے کہ خدا تعالے ایک ہے اور محمدؐ اس کا بھیجا ہوا ہے اور فرمانبرداری کر رسول اللہ کی اس نے کہا یا علیؓ اس بات کی توقع مجھ سے نہ رکھ۔ پھر حضرت شاہ ولایت نے کہا یہ نہیں تو پھر جا اپنے گھر اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مت لڑ جو ان کو اگر خدائے تعالے نے فتح دی تو بھی مت ایمان لائیو اگر مقدمہ الٹا ہو تو تیرا مدعا بغیر لڑائی کے حاصل ہوگا اس نے کہا کہ یہ بھی مجھ سے نہ ہوگا۔ پھر حضرت شاہ ولایت نے فرمایا کہ تو پھر آ لڑ یہ سنکر وہ ہنسا اور کہا یا علیؓ کسی عرب کے بہادر کا مقدور نہیں جو مجھ سے لڑنے کو آوے اور تو ابھی لڑنے کے لائق نہیں تجھ پر رحم آتا ہے حضرت شاہ مرداں نے فرمایا کہ میں تجھے لڑنے

Marfat.com

کو نہیں بلاتا بلکہ چاہتا ہوں میں کہ خدا تعالیٰ کی خوشی کے واسطے
تجھے قتل کردوں یہ بات سنتے ہی اُسے غصہ آیا اور گھوڑے سے
اتر کر گھوڑے کی کونچیں کاٹیں اور حضرت شاہ ولایت کی طرف
آیا۔ حضرت عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ جب یہ دونوں لڑنے
لگے تو ایسی گرد اٹھی جو نظر آنے سے رہ گئے غرض کہ بہت رد و
بدل کے بعد عمرو عبدود کے بیٹے نے تلوار چلائی اور حضرت
شاہ ولایت نے سپر پر رد کی اس تلوار نے سپر کو کاٹ کر
اثر زخم کا حضرت شاہ مردان کی گردن پر پہنچایا حضرت اسد اللہ
الغالب نے اللہ اکبر کہکر اسی گرمی میں ایسی اک تلوار عمرو پر
ماری کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے اور تکبیر کی آواز سب یاروں
نے سنی اور جانا کہ علی المرتضیٰؓ نے اُسے مار ڈالا۔ اس کے مرتے ہی
اس کے رفیق ضرار اور ہبیرہ حضرت علی المرتضیٰؓ کی طرف دوڑے
حضرت شاہ ولایت ان کی طرف متوجہ ہوئے ضرار تو حضرت
شاہ مردان کی صورت دیکھتے ہی بھاگا اور طاقت مقابلہ کی نہ لایا
اور ہبیرہ ایک دم ٹھہرا اور زخمی ہو کر بھاگا اور اس روز بڑی
فتح مسلمانوں کی ہوئی اور عبدود کے بیٹے کے مارے جانے
سے سب کافروں نے خوف کھایا۔ اتفاقاً نعیم بیٹے مسعود غطفانی
کے دل میں خدائے تعالیٰ نے ڈالا جو وہ مسلمان ہوا اور سب سے
چھپ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ
میرے ایمان لانے کی کسی کو خبر نہیں اگر مجھے فرمائیے تو میں جا کر
ان لشکروں کو جدا جدا کر دوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
رخصت دی نعیم نے جا کر ایسی تدبیر کی جو لشکر کافروں کے آپس
میں بے اعتبار ہو گئے اور بیدل ہوتے۔ پھر ایک رات خدائے
تعالیٰ نے ایک ہوا سرد اس لشکر پر بھیجی کہ ان کے خیموں کو
اکھیڑ کر پھینک دیا۔ ناچار اور حیران ہو کر مکے کو کوچ کیا
جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا
خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
۲۵ قَوِيًّا عَزِيْزًا اور پھیر دیا خدا تعالیٰ نے کافروں کے لشکروں کو
مدینے سے جو مسلمانوں سے لڑنے آئے تھے اور خندق کو گھیر
لیا تھا سو وہ پھر گئے اپنے غصہ میں جو نہ پایا انہوں نے بھلائی
کو یعنی فتح اپنی اور لوٹ اور سہج اور آسان کیا خدائے تعالیٰ
نے مسلمانوں سے لڑائی کو فرشتوں کا لشکر ان کی مدد کو بھیج کر
اور ہے خدائے تعالیٰ زبردست زور آور اور سب کچھ کر سکنے
والا۔ جب لشکر کافروں کے خندق کی لڑائی چھوڑ کر شرمندہ ہو کر
گئے اپنے اپنے مکان میں اور یہود بنی قریظہ جو عہد و قول حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا ہوا توڑ کر کافروں کے شریک
ہوتے تھے یہ بھی اپنے گھر میں گئے اسی دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو حکم پروردگار کا آیا کہ یہود بنی قریظہ سے لڑنے کو جاؤ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم موافق حکم الٰہی کے اصحابوں کو لے کر یہود بنی
قریظہ پر تشریف لے گئے اور پندرہ دن اس گڑھی کو مسلمان
گھیرے رہے آخر کو یہود ہیبت الٰہی سے ناچار ہو کر راضی ہوئے
اس بات پر کہ جو سعد بیٹا معاذ کا ان کے حق میں حکم کرے سو
قبول ہے۔ اس بات کو مقرر کر کے گڑھی سے نکل کر سب قیدی
ہو کر آئے۔ حضرت سعدؓ نے حکم کیا جو سب مردوں کو ان کے
قتل کرو اور ان کے بچوں اور عورتوں کو لونڈی غلام کر ڈالو اور مال
ان کا مسلمانوں کو بانٹ دو۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اے سعدؓ تو نے وہ حکم کیا جو خدائے تعالیٰ نے عرش پر ان
کے حق میں حکم کیا جیسا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ
صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ
وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا اور اتارا خدائے تعالیٰ نے ان لوگوں کو ۲۶
جو حمایت اور مدد کرتے تھے کافروں کی جو کتاب توریت والے
تھے۔ یعنی یہود بنی قریظہ کو اتارا ان کی گڑھیوں سے اور ڈالا ان
کے دلوں میں خدائے تعالیٰ نے ڈر مسلمانوں کا جو ایک قوم کو اُن
میں سے مار ڈالا تم نے جو مردان کے نو سو یا سات سو کو قتل کیا اور
ایک قوم کو قیدی کیا تم نے جو عورتیں اور بچے ان کے
تھے۔

Marfat.com

وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ
۲۷ تَطَئُوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ۝ اور وارث
دیا تم کو اے مسلمانو زمین یہودیوں کی یعنی باغ اور حویلیاں
اور مال ان کا نقد اور جنس اور گھوڑے اور اونٹ اور دنبیاں
اور پاس کے سوا اور زمین دی تم کو جہاں تم نہ گئے یا مالک نہ
ہوتے تھے اس شہر کے سو وہ زمین شہر اور قلعہ خیبر کا ہے اور
ہے خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھنے والا جسے چاہے فتح
اور ملک بخشے اور جسے چاہے ہلاک کرے۔ تفسیر لکھنے والے
یوں لکھتے ہیں کہ ہجرت سے نویں برس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اپنے نکاحیوں سے جو بیبیاں تھیں سب سے کنارے ہوئے
اور قسم کھائی تھی جو ایک مہینے تک ان سے نہ بولیں اور اس
کا سبب یہ تھا کہ بیبیاں خرچ اور پوشاک زیادہ مانگتی تھیں۔
ایسا کہ جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ تھا اور سوائے
اس کے اور بھی سبب لکھتے ہیں غرضکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قسم کھا کر مسجد کے ایک مکان میں اکیلے ملول بیٹھے۔ بعد
انتیس ۲۹ دن کے جو مہینہ تمام ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام
یہ آیت لے کر آئے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ
۲۸ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہہ اپنی نکاحیوں
کو کہ اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگانی اور دنیا کی یعنی پوشاک
اور زیور عمدہ تو پھر آؤ دوں میں تم کو خرچ اور حق تمہارا
جیسے طلاق دی ہوئی عورتوں کو دیتے ہیں اور چھوڑ دوں تم کو
چھوڑنا اچھی طرح سے۔

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ
الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا
۲۹ عَظِيْمًا ۝ اور اگر چاہتی ہو خدائے تعالیٰ کو اور اس کے بھیجے
ہوئے کو یعنی اگر محبت خدا اور رسول کی ہے اور چاہتی ہو
وہاں کے گھر کو یعنی بہشت کو پھر بے شک خدا تعالیٰ نے تیار
کر رکھا ہے واسطے نیک بخت عورتوں کے تم میں سے جو خدا اور
رسول کو چاہتی ہیں بدلہ بہت بڑا جو اس کی نسبت ساری دنیا
کی نعمت اور دولت جمع کیجیے تب بھی کچھ نہیں، کہتے ہیں کہ سب
بیبیوں سے پہلے حضرت بی بی عائشہ نے قبول کیا خدا اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو

ع ۷ ۱۹

يٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ
۳۰ يَسِيْرًا ۝ اے نکاحیو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو کوئی تم میں سے
آوے گی واسطے برے کام کھلے ہوتے کے یعنی تم میں جو کوئی
فرمانبرداری خدا اور رسول کی نہ کرے گی تو اس کو دوہرا عذاب
ہوگا۔ یعنی اور عورتوں گنہگار سے دو چند عذاب ہوگا اور یہ دو
حصے عذاب دینا خدا تعالیٰ پر آسان ہے کسی کا کچھ خطرہ اور
ملاحظہ نہیں۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ
صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا
۳۱ كَرِيْمًا ۝ اور جو کوئی ہمیشہ حکم مانے اور تابعداری کرے تم میں
سے خدا اور رسول کی اور کرے اچھے پاکیزہ کام دیویں گے ہم
اس کو بدلہ اس کا دوہرا۔ جیسا گناہ کا عذاب دگنا ہے اس کو
ویسا ہی نیکی کا بدلہ بھی دو چند ہے اور عورتوں سے اور تیار
کی ہے ہم نے اس کے واسطے روزی اچھی خاص بہشت میں۔

يٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ
۳۲ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اے نکاحیو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نہیں ہو مانند تم اور عورتوں کے جو نہیں بڑائیاں اور سب
عورتوں سے بہت ہیں اگر ڈرنے والی ہو تم خدائے تعالیٰ سے
پھر نرمی اور عاجزی نہ کرو بات کرنے میں لوگوں سے جو لالچ
کرے وہ کوئی جس کے دل میں بیماری ہے نفاق کی یا شرارت
کی اور کہو بات نیک اور بھلی صاف اور سیدھی۔

وَقَرْنَ فِیْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ

Marfat.com

اُلجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی اور بیٹھ رہو اپنے گھروں میں اور مت بناؤ
کرکے اپنے گھر سے نکل کر دکھاتی پھرو اپنا گہنا جیسے بناؤ کرکے
گھر سے نکل کر دکھاتی پھرتی تھیں اگلی انجانی کے وقت میں
سو وہ وقت حضرت ابراہیمؑ سے پہلے تھا جو عورتیں گہنا اور
پوشاک عمدہ پہن کر مردوں کو دکھاتی پھرتی تھیں
وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ
الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۚ اور ۳۳
قائم رکھو نماز کو اور دیا کرو زکوٰۃ کو اور تابعداری کرو خدائے
تعالیٰ کی اور اس کے پیغمبرؐ کی اور خدائے تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ
دور کرے تم سے گندگی اور ناپاکی کو یعنی تم سے گناہ دور کیا چاہتا
ہے اے پیغمبر کی گھر والیو اور چاہتا ہے کہ پاک کرے خدائے تعالیٰ
تم کو سب گناہوں سے پاک کرنا سب طرح سے اس آیت سے
معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت ازواج مطہرات ہیں اور روایتوں
مشہور سے یوں ہے کہ اہل بیت حضرت فاطمہ اور حضرت مرتضیٰ
علی اور حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نکاحیو
وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ
وَالْحِکْمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۚ اور یاد کرو ع ۳۴
اس کو جو پڑھا جاتا ہے تمہارے گھروں میں خدائے تعالیٰ کی آیتوں
سے یعنی قرآن کی آیتیں یاد کرو اور عقلمندی کی باتیں یاد کرو یعنی
حدیث جو کلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے بیشک خدائے
تعالیٰ اچھے کام کرنے والا جاننے والا سب چیزوں کا ہے۔ کہتے
ہیں کہ جب یہ آیتیں ازواج مطہرات کی شان میں آئیں تب اور
مسلمان عورتوں نے کہا کہ کوئی آیت ہمارے حق میں نہیں آئی۔
حق سبحانہٗ تعالیٰ نے یہ آیت ان کے واسطے بھیجی۔
اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ
وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَ
الْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ
الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَ
الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَھُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ
اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً
وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ بیشک اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانے ۳۵
والیاں عورتیں اور ایمان لانیوالے مرد دل سے اور ایمان لانیوالیاں دل سے
عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والیاں
عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والیاں عورتیں
اور صبر کرنے والے بندگی میں مرد اور صبر کرنے والیاں بندگی میں
عورتیں اور تواضع کرنے والے مرد اور تواضع کرنے والیاں عورتیں
اور خدا تعالیٰ کی راہ خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والیاں
عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والیاں عورتیں
اور نگہبانی کرنے والے مرد اپنی شرمگاہ کی برے کاموں سے اور
نگہبانی کرنے والیاں عورتیں اپنی شرم کی جگہ کی برے کاموں سے
اور خدائے تعالیٰ کی یاد بہت کرنے والے مرد اور خدائے تعالےٰ
کی یاد کرنے والیاں عورتیں ایسی خو اور عادت رکھنے والوں کے
واسطے تیار کر رکھا ہے خدائے تعالیٰ نے بخشنا ان کے گناہوں کا
اور بدلہ بہت بڑا ان کے کاموں کا جو بہشت اور اس کی نعمتیں
بے نہایت ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بی بی زینب بیٹی جحش کو واسطے زید بیٹے حارث کے جو ان سے
آزاد کر کے بیٹے کی طرح پالا تھا نکاح کا پیغام بھیجا بی بی زینبؓ نے
جانا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے پیغام بھیجا ہے
قبول کیا۔ پھر جب جانا کہ یہ پیغام زید کے واسطے ہے نہ مانا اور کہا
مجھے قبول نہیں کس واسطے کہ بی بی زینب بہت عمدہ مزاج اور
صورت میں تھیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں
اور عبداللہ ان کا بھائی بھی بہن کے ساتھ موافق تھا اس بات میں
کہ آزاد کیے ہوتے سے کیوں نکاح کرے تب یہ آیت اتری۔
وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ ؕ

Marfat.com

٣٦ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝
اور نہ چاہیے اور لائق نہیں کسی مسلمان مرد کو اور نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کرے خدائے تعالیٰ اور پیغمبر اس کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کام کو تو نہ چاہیے کہ رہے پھر اختیار اس اپنے کام میں ان کو یعنی جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح مقرر کیا تو پھر نہ چاہیے بی بی زینب اور ان کے بھائی عبداللہ کو جو کچھ اس میں اختیار رکھیں بلکہ راضی رہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی پر اور اگر نافرمانی کریں خدا اور اس کے پیغمبرؐ کی پھر بیشک گمراہ ہوئے گمراہ ہونا صریحاً کھلا ہوا۔ جب یہ آیت اتری تب بی بی زینب خدائے تعالیٰ کے حکم پر راضی ہوئیں اور زید سے نکاح ہوا خدائے تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو کہلا بھیجا کہ زینب تیری نکاحیوں میں داخل ہو گئی اور پھر بی بی زینب میں اور زید میں رضی اللہ عنہما ..... ذرا موافقت نہ ہوئی یہاں تک کہ زید نے چاہا کہ طلاق دیوے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا جیسے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ اور جب کہا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کو یعنی زید کو جو انعام کیا خدائے تعالیٰ نے اس پر جو توفیق ایمان کی اور تیری خدمت کی دی اس کو اور انعام کیا تو نے اس پر جو آزاد کیا اور بیٹا کر کے پالا۔ یعنی کہا تو نے زید کو کہ رکھ اپنے واسطے اپنی نکاحی کو یعنی طلاق نہ دے زینب کو اور ڈر خدائے تعالیٰ سے اس کے طلاق دینے میں اور چھپاتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جی میں اس بات کو جس کو خدائے تعالیٰ ظاہر کیا چاہتا ہے کہ بی بی زینب تیری نکاحیوں میں داخل ہو اور تو ڈرتا ہے لوگوں کے طعنوں سے جو کہیں گے کہ بہو سے نکاح کیا اور خدائے تعالیٰ بہت لائق ہے اس بات کے جو اس سے ڈرے تو۔ کہتے ہیں زید رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے صبر کیا اور طلاق نہ دی۔ لیکن پھر آخر کو موافقت نہ ہوئی ناچار ہو کر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت لے کر طلاق دی جب مدت عدت کی جو چار مہینے اور دس دن ہوتے ہیں ہو چکی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نکاح کا پیغام زید ہی کے ہاتھ بھیجا اس واسطے تاکہ معلوم ہو وے کہ اس کے دل میں بھی زینب کی محبت نہیں رہی۔ جب زیدؓ نے وہ پیغام دیا تو بی بی زینبؓ نے دو رکعت نماز شکرانے کی جناب الٰہی میں ادا کی اور دعا مانگی کہ اے پروردگار اگر میں تیرے حبیبؐ کی صحبت کے لائق ہوں تو مجھے پہنچا۔ خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
٣٧ مَفْعُوْلًا ۝ پھر اس وقت پہنچا زیدؓ بی بی زینبؓ سے اپنی آرزو کو جو طلاق تھی یعنی جب طلاق دے چکا اور مدت عدت کی تمام ہوئی تو نکاح کر دیا ہم نے تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینبؓ سے تو نہ ہووے اس مقدمہ کے بعد مسلمانوں پر دکھ اور گناہ اور اٹکاؤ اپنے لے پالکوں کی جوروؤں سے نکاح کرنے میں جب کہ بے پالک پہنچیں ان اپنی جوروؤں سے اپنی آرزو اور مراد کو یعنی جب طلاق دے چکیں اور مدت عدت کی ہو چکے اور ہے خدائے تعالیٰ کا کام ہونے والا یعنی جو خدائے تعالیٰ نے چاہا مقرر ہونے والا ہے۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ
٣٨ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝ نہیں ہے اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ گناہ اور اٹکاؤ اس چیز میں جو مقرر کر دیا ہے خدائے تعالیٰ نے اس کے واسطے یہ بات تو رسم خدائے تعالیٰ کی ہے ان لوگوں میں بھی جو گذر گئے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اگلے پیغمبر علیہم السلام ان پر بھی حرج نہ تھا اور ہے حکم خدائے تعالیٰ کا

Marfat.com

ہونے والا اور وہ گزرے ہوتے لوگ
الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ
۳۹ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ۝
وہ تھے جو پہنچاتے تھے پیغام خداتے تعالیٰ کے اپنی امتوں کو
اور ڈرتے تھے آپ خداتے تعالیٰ سے اور نہ ڈرتے تھے کسی
سے سواتے خداتعالیٰ کے اور بس ہے خداتے تعالے حساب
لینے والا۔ جب بی بی زینبؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر
میں آگئیں تب بے دین لوگوں نے طعنے دینے شروع کیے کہ
یہ شخص ہم کو تو منع کرتا ہے کہ بیٹوں کی جوروئیں تم پر حرام ہیں
اور آپ کرتا ہے جورو وہ لوگ لے پالک بیٹوں کو اصل بیٹے کے
برابر سمجھتے تھے تب یہ آیت اتری
مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ
۴۰ ۵ ع ۲ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ع نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی ایک مرد کا
تم میں سے پر بھیجا ہوا ہے خداتے تعالیٰ کا اور سب پیغمبروں کا تمام
کرنے والا ہے جو ان کے بعد کوئی نبی نہ آوے گا اور ہے خداتے تعالیٰ
سب چیزوں سے خبردار یعنی سب چیز کی اسے خبر ہے۔
۴۱ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۝ وَّ
۴۲ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو یاد
کرو خداتے تعالیٰ کی یاد کرنا بہت اور تسبیح پڑھو یا نماز ادا کرو
صبح اور شام یعنی ہمیشہ خداتعالیٰ کی یاد میں رہو
ہُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ
۴۳ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۝ وہ
خداتے تعالیٰ ہے جو بھیجتا ہے رحمت تم پر اور فرشتے بھی اس کے
تم پر رحمت بھیجتے ہیں اے مومنو تا باہر نکالے تم کو اندھیری شک
کی سے طرف روشنائی یقین کے اور ہے خداتے تعالے مومنوں پر
رحم کرنے والا جو فرشتوں کو فرمایا ہے جو مومنوں کو بخشواتے کی
دعا مانگیں۔
تَحِیَّتُہُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَہُمْ

۴۴ اَجْرًا کَرِیْمًا ۝ مبارکباد ہوگی مومنوں کو خداتے تعالیٰ کی طرف
سے جس دن کہ دیدار خداتعالیٰ کا میسر ہوگا حالت سلامتی کی ہیں۔
اس دن مومن سب آفت اور ڈر سے سلامت ہوں گے اور تیار
کیا ہے خداتعالیٰ نے مومنوں کے واسطے بدلہ ان کے کاموں کا بڑا
اور خاصا جو بہشت اور اس کی نعمتیں ہیں جو تعریف ان کی لائق ان
کے نہیں ہوسکتی۔
یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ
۴۵ نَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝
اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک ہم نے بھیجا تجھ کو گواہی
دینے والا امت کا اور خوشخبری دینے والا مومنوں کو بہشت میں
داخل ہونے کی اور ڈرانے والا کافروں کو دوزخ کے عذاب سے
اور بلانے والا خداتعالیٰ کی طرف اسی کے حکم سے اور چراغ روشن
ایسا جو کبھی اس کی روشنی کم نہ ہو۔ یہ سب صفتیں پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی شان میں ہیں۔
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَہُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا
۴۷ کَبِیْرًا ۝ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان
والوں کو اس چیز کی جو ان کے واسطے ہے خداتے تعالیٰ سے
بخشش اور بڑائی بہت بڑی جو امیدواری دیدار خداتے تعالیٰ
کی ہے۔
وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰىہُمْ
۴۸ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ اور کہا مت
مان کافروں اور منافقوں کا اور چھوڑ دے اور موقوف ان کا دکھ دینا
جیسے وہ دکھ دیتے ہیں یعنی ان سے بدلہ لینے کا ارادہ نہ کر میں
سمجھ لوں گا اور بھروسا کر خداتے تعالیٰ پر اور بس ہے خداتے تعالیٰ
ہی کام بنانے والا۔
یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْہُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْہُنَّ فَمَا لَکُمْ
عَلَیْہِنَّ مِنْ عِدَّۃٍ تَعْتَدُّوْنَہَا ۚ فَمَتِّعُوْہُنَّ وَسَرِّحُوْہُنَّ
۴۹ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو جب تم نکاح

Marfat.com

کرو مسلمان عورتوں سے پھر طلاق دو تم ان کو پہلے ہاتھ لگانے
سے یعنی اگر پہلے صحبت سے دو تو پھر نہیں تم کو ان عورتوں پر
کچھ شمار دنوں کا۔ یعنی مدت عدت کی جو چار مہینے اور دس دن ہیں
تب لازم نہیں پھر دو مہر مقرر کیا ہوا اُن کا آدھا اور چھوڑ دو ان کو
چھوڑنا اچھا یعنی اپنے گھروں سے رخصت کرو بخوشی

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ
اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ
اللّٰهُ عَلَیْكَ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہم نے حلال
کیں تیرے واسطے نکاحیاں تیری وہ نکاحیاں جو دے چکا تو مہر
اُن کا اور وہ بھی حلال کیں جو مالک ہوا ان پر تیرا ہاتھ جیسے بندی
میں آئی ہوئیں اور وہ جو پہنچائیں خدا تعالیٰ نے تجھ پر اور حلال
کیں تجھ پر وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ
وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ز اور بیٹیاں تیرے
چچا کی بھی اور بیٹیاں تیری پھوپھیوں کی بھی اور بیٹیاں تیرے
ماموؤں کی بھی اور بیٹیاں تیری خالاؤں کی بھی جو وہ وطن
اور اپنے گھر چھوڑ کر مکے سے تیرے ساتھ آئیں یہ سب
حلال ہیں اور ان کے سوا حلال کیں تجھ پر اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا
لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اور وہ عورت ایمان لائی ہوئی
جو بخشدے اپنے آپ کو واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اگر چاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہ نکاح کرے اس سے
تو وہ عورت تیرے واسطے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے
اور مسلمانوں کے یعنی جس عورت سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم چاہیں کہ نکاح کریں وہ عورت خاص ان ہی کو ہے اور
کسی مسلمان کو نہ چاہیئے جو اس سے نکاح کرے

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ
وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ ط
٥٠ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۰ تحقیق جانتے ہیں ہم جو
کچھ مقرر کر چکے مسلمانوں پر شرطیں نکاح کی ان کے جوروں کے حق
میں جیسے مہر اور گواہ اور ذمہ نان ونفقہ کا اور جن عورتوں پر مالک
ہوا ہے ہاتھ ان کا جیسے لونڈیاں تو نہ ہووے تجھ پر اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کچھ اٹکاؤ اور ہے خدا تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنیوالا

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ط
وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ط ذٰلِكَ
اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَ لَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَاۤ
اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ط وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ط
وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ۰ پیچھے رکھ ان عورتوں اپنی سے ٥١
جس کو چاہے تو اور پاس بلا اپنے جس کو چاہے تو اور جس کو
چاہے پھر ڈھونڈ یعنی پاس بلا ان سے جن کو پرے رکھا ہے
اور چھوڑ رکھا ہے پھر نہیں کچھ گناہ تجھ پر اس بلانے اور چھوڑنے
میں یہ بہت نزدیک ہے جو ٹھنڈی ہوں آنکھیں ان کی اور غمگین
نہ ہوں اور خوش رہیں سب ساتھ اس چیز کے جو دیوے تو ان کو
اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور ہے
خدا تعالیٰ جاننے والا تحمل کرنے والا جو گنہگاروں پر جلد عذاب
نہیں کرتا۔

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ
مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ط
وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ۰ حلال نہیں تیرے واسطے اے ٥٢ ع ۶/۱۷ ۳
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ان نو بیبیوں کے جو یہ تیری نکاحیاں
اب موجود ہیں اور نہ وہ حلال ہے جو ان کے بدلے اور نکاح کرے
اگرچہ پسند آوے حسن اور صورت تجھ کو اُن کا یعنی ان نو بیبیوں
سے کسی کو طلاق دے کر اور کسی کی صورت خوش آوے اور چاہے
اس سے نکاح کرے تو یہ بھی حلال نہیں مگر وہ جس پر مالک ہوا ہے
ہاتھ تیرا یعنی لونڈیاں اور ہے خدا تعالیٰ سب چیز کی نگہبانی کرنے
والا یعنی سب چیز خدا تعالیٰ کے دھیان میں ہے۔ کہتے ہیں کہ جب
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ کے حکم سے بی بی زینب
کو قبول کر کے گھر میں لائے اور کچھ کھانے کو پکوایا اور مومنوں کی مہمانی

Marfat.com

کی لوگ کھا کر پھر باتوں میں مشغول پڑے دیر تک بیٹھے رہے۔
اور بی بی زینب ایک کونے میں گھر کے دیوار کی طرف منہ اور لوگوں
کی طرف پیٹھ کیے بیٹھی رہیں اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے چاہا کہ لوگ اب باہر جاویں کوئی نہ گیا اور شرم سے کسی کو
رخصت نہ کیا آپ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اُٹھے
کتنے لوگ تو ساتھ اُٹھے پر تین آدمی اسی طرح باتیں کرتے رہے
پھر آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے رہے اور حیا
سے انہیں نہ اُٹھایا آخر کو جب وہ بھی گئے تو حضرت انسؓ صحابی نے
چاہا کہ اندر آوے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے
کے دروازے پر پردہ ڈالا تب یہ آیت حجاب کی اتری

یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ
النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ
اِنٰىهُ ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ
فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اے وہ لوگو
جو ایمان لاتے ہو خدا اور رسول پر مت چلے آؤ بن پوچھے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں مگر جب کہ بلاویں تم کو تب آؤ
کھانے کے واسطے نہ راہ دیکھو کھانا پکنے کی۔ بعضے لوگ ایسے تھے
کہ جب پکانے کا وقت ہوتا تو آن کر بیٹھے رہتے حکم ہوا کہ یوں
نہ کیا کرو اور بغیر بلاتے نہ آیا کرو پھر جب بلاویں تم کو تب
چلے آؤ پھر جب کھانا کھا چکو تب چلے جاؤ بیٹھ نہ رہا کرو آرام
سے باتیں کرنے کو آپس میں کس واسطے کہ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ
یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ؗ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ
الْحَقِّ ؕ بیشک کھانا کھا کے بیٹھ رہنا تمہارا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے گھر میں ستانا ہے اور بے آرام کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کا پھر شرماتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کہے تم کو کہ باہر چلے جاؤ
اور خدائے تعالیٰ نہیں شرماتا سچی بات سے۔

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ
وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ
وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ
تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ
٥٣ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝ اور جب کچھ مانگو تم اے مومنو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں سے تو مانگو پردے کے پیچھے سے جو یہ
بات بہت پاکیزہ اور ستھری ہے تمہارے دلوں کے واسطے اور
ان بیبیوں کے بھی دلوں کے واسطے اور نہ چاہیئے تم کو اے مومنو
وہ کہ آزردہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی وہ کام
نہ کرو جس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آزدہ اور ناخوش ہوویں
اور نہ چاہیئے تم کو اے مومنو کہ نکاح کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی بیبیوں سے بعد ان کی وفات کے کبھی ہرگز جو وہ تمہاری
ماں کے برابر ہیں درجہ میں یہ بات یعنی ستانا اور آزردہ کرنا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے

اِنْ تُبْدُوْا شَیْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ
٥٤ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اگر تم اے مومنو ظاہر کرو گے کوئی بات یا چھپاؤ
گے بیشک ہے خدائے تعالیٰ سب چیز سے خبردار کچھ چھپا نہیں
رہتا اس سے۔ جب یہ آیت اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حکم کیا کہ عورتیں سب مردوں سے چھپا کریں۔ پھر عورتوں کے
باپ بھائی اور نزدیک ناتے داروں نے پوچھا یارسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم بھی پردے کے باہر ہو کے باتیں کیا کریں
یا نہیں ہم کو کیا حکم ہے تب یہ آیت اتری

لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْۤ اٰبَآىِٕهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآىِٕهِنَّ وَ لَاۤ
اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ
وَ لَا نِسَآىِٕهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ ۚ وَ اتَّقِیْنَ اللّٰهَ ؕ
٥٥ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ۝

نہیں ہے گناہ عورتوں پر بیچ اس کے جو منہ دکھاویں اپنے باپوں
کو اور نہیں گناہ ان کو اپنے بیٹوں کو منہ دکھانے میں اور نہیں گناہ
ان کو اپنے بھائیوں کو منہ دکھانے میں اور نہیں گناہ ان کو اپنے
بھتیجوں کو منہ دکھانے میں اور نہیں گناہ ان کو اپنے بھانجوں کے
منہ دکھانے میں اور نہیں گناہ ان کو اپنی عورتوں کو منہ دکھانے میں
اور نہیں گناہ ان کو اپنی لونڈیوں اور غلاموں کو منہ دکھانے میں

Marfat.com

اور سوائے ان بیان کیئے ہوؤں کے سب سے
منہ اپنا چھپایا کریں اور ڈرو خدائے تعالےٰ سے
اور اے مسلمان عورتو جو بے شک خدائے تعالیٰ
سب چیز پر گواہ ہے یعنی جو کچھ تم کہتی اور
کرتی ہو اور جو تمہارے دلوں میں خیال گزرتے
ہیں سب اس کے سامنے ہیں کسی چیز سے
بے خبر نہیں۔
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
۵۶ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ بیشک خدائے تعالےٰ
اور فرشتے اس کے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی درود بھیجو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر اور سلام اور دعا بھیجو تابعداری سے سلام بھیجنا ادب سے
خدائے تعالیٰ کی طرف سے درود اور سلام اور صلوٰۃ بندوں پر
رحمت ہے اور سوائے خدائے تعالےٰ کے جیسے ہر ایک شخص پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یا اولیا۔ پر درود بھیجے تو رحمت چاہے خدائے
تعالیٰ سے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ درود اور صلوٰۃ اور سلام پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنا واجب ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ
۵۷ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ بیشک وہ
لوگ جو آزردہ کرتے ہیں اور ستاتے ہیں خدائے تعالیٰ کو یعنی
خدائے تعالیٰ کو غصہ دلاتے ہیں نالائق باتوں سے جو اس کی شان
کے لائق نہیں جیسے شریک اور فرزند اس کے کہنا اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو ستاتے ہیں شاعر اور ساحر کہہ کر ایسے لوگوں کو دور
کیا اور نکالدیا خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دین اور دنیا میں
اور تیار کیا ہے خدائے تعالیٰ نے ان لوگوں کے واسطے عذاب خوار
اور خراب کرنے والا۔
وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
۵۸ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اور
وہ لوگ جو ستاتے ہیں مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں
عورتوں کو بغیر اس کے جو انہیں نے کچھ گناہ اور تقصیر کی ہو پھر
وہ لوگ ستانے والے اٹھاتے ہیں جھوٹ اور بہتان اور گناہ صریح
کھلا ہوا یعنی عذاب کے لائق آپ ہوتے ہیں۔ اس وقت دستور
تھا کہ بیبیاں اور نیک بخت عورتیں منہ اور سر ڈھانک کے بازار
میں نکلتیں اور لونڈیاں سر منہ کھلے پھرتی تھیں سو بدکار شریر مرد
راہ میں لونڈیوں کو چھیڑتے تھے اور بیبیوں سے جو سر منہ اپنا
ڈھانک کر پھرتی تھیں انہیں کچھ نہ کہتے تھے تب یہ نصیحت اس
آیت میں آئی
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى
۵۹ اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نکاحیوں کو اور اپنی بیٹیوں
کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہ جب گھر سے باہر نکلیں تو نیچے چھوڑیں
سر سے اپنی چادروں کو جو منہ اور بدن ڈھنکے یہ بدن اور منہ کا ڈھانکنا
نزدیک ہے جو پہچانی جائیں گی نیک بختیں پھر ستائی نہ جائیں
گی اور ہے خدائے تعالیٰ بخشنے والا گزرے ہوئے گناہوں کا توبہ
کے سبب سے مہربان ہے جو بھلائی کا چلن اور نیکی کی بات سکھاتا
ہے اپنے بندوں کو
لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ
۶۰ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۚ اگر چھوڑیں گے نفاق
کرنے والے اپنے نفاق کو یعنی وہ لوگ جو ظاہر میں دوست اور دلوں
میں مخالف ہیں اور وہ اپنی مخالفت کو نہ چھوڑیں گے اور وہ لوگ
جنہوں کے دلوں میں بیماری ہے یعنی قصد شرارت کا رکھتے ہیں وہ
اپنی شرارت اگر نہ چھوڑیں گے اور جھوٹی اور بری خبریں کہنے والے
مدینے کے شہر میں جھوٹی خبریں اڑانی نہ چھوڑیں گے تو البتہ تجھ کو
ع ۷ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہوں پر مقرر کر کے بھیجیں گے اور غالب
کریں گے تجھ کو اور حکم قتل کا دیں گے اور شہر بدر کریں گے ان کو
پھر وہ تیرے ہمسایہ نہ رہیں گے مدینے کے شہر میں مگر تھوڑے دن

Marfat.com

یعنی جلد شہر مدینے سے نکالے جاویں گے۔
مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ ٦١
نکلیں گے مدینے کے شہر سے ساتھ خرابی اور رسوائی کے جس جگہ
پاویں گے پکڑے جاویں گے اور مارے جاویں گے مارا جانا خواری
اور رسوائی اور بے حرمتی سے اور یہ بات کچھ ان ہی کافروں اور
منافقوں پر نہیں بلکہ
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ
تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ رسم رکھی ہوئی ہے خدائے تعالیٰ ٦٢
کی ان لوگوں میں جو گذر گئے ہیں پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یعنی یہ مقرر کی ہوئی ہے اگلی امت میں بھی جو منافق
اور مشرکوں کے حق میں حکم قتل کا آیا تھا اور نہ پاوے گا تو
خدائے تعالیٰ کی رسم رکھی ہوئی بدلنی یعنی جو رسم خدائے تعالیٰ نے
مقرر کر رکھی ہے ہرگز وہ بدلی نہ جائے گی اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ
قَرِيْبًا ۝ پوچھتے ہیں تجھ سے لوگ کافر آزمانے کو مزاح سے ٦٣
قیامت کے آنے کا وقت جو کب آوے گا کہہ اور جواب دے
ان کو کہ خبر قیامت کے آنے کی خدائے تعالیٰ ہی کے پاس ہے
اور سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کو خبر نہیں جو کب آوے گی اور کس
چیز نے تجھے خبردار کیا جو کب آوے گی قیامت یعنی تو ہرگز
نہیں جانتا اس کے آنے کا وقت شاید کہ قیامت نزدیک ہی
ہووے اور جلد آوے کسے خبر ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ ٦٤
بیشک خدائے تعالےٰ نے نکالا اور دور کیا اپنی رحمت سے کافروں
کو اور تیار کیا ہے خدائے تعالیٰ نے کافروں کے واسطے عذاب
بھڑکتی آگ کا جو
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا
نَصِيْرًا ۝ ہمیشہ رہیں گے کافر اس بھڑکتی آگ میں کبھی نہ چھٹیں ٦٥
گے وہاں سے نہ پاویں گے کوئی دوست جو نکالے وہاں سے
انہیں اور نہ کوئی مددگار پاویں گے جو کچھ عذاب کم ہو ان پر سے
يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ
اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ جس دن الٹے جاویں گے ٦٦
کافروں کے منہ آگ میں یعنی کروٹیں دلویں گے یا اوندھا سیدھا
کریں گے دوزخ میں تو کہیں گے کافر کہ ہائے کیا اچھا ہوتا جو
ہم نے کہا مانا ہوتا خدائے تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کی ہوتی ہم نے دنیا
میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یعنی قرآن اور پیغمبر کو سچا جان کر
ایمان لاتے تو کیا خوب ہوتا اور یہ عذاب ہم پر آج نہ ہوتا۔
وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا
السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ ٦٧
الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ اور کہیں گے غریب کافر تابعدار ٦٨
کافروں کے دوزخ میں کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ہم نے
تابعداری کی دنیا میں اور کہا مانا اپنے سرداروں کا اور اشرافوں
کا پھر راہ سیدھی اسلام کی سے بھلایا ہم کو انہوں نے اے پروردگار
ہمارے دے انکو دونا عذاب ہم سے جو وہ آپ راہ بھولے ہوئے
تھے اور ہم کو بھی بہکایا اور نکال دے ان کو اور دور کر عزت و حرمت
ان کی نکالنا بڑا یعنی بہت بے عزت کر اور خوار کر عذاب میں
ان کو۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا
مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ
وَجِيْهًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو مت ہو تم مانند ان ٦٩
لوگوں کے جنہوں نے ستایا بہتان کر کے موسیٰ علیہ السلام کو جیسے
قارون نے ایک عورت کو رشوت دے کر سکھایا تھا جو اپنے سے
زنا کی تہمت کرے اور اسی طرح کئی شخصوں نے حضرت موسیٰ
علیہ السلام کو ستایا تھا پھر پاک کیا خدائے تعالےٰ نے موسیٰ
علیہ السلام کو ان تہمتوں سے اور تھا موسیٰ علیہ السلام خدائے تعالیٰ
کے پاس مقبول اور حرمت والا
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِيْدًا ۝ اے وہ لوگوں جو ایمان لاتے ہو ڈرو خدائے تعالیٰ ٧٠

Marfat.com

کے عذاب سے گناہوں کے کرنے میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے ستانے میں یعنی ایسا کام نہ کرو جس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ناخوش ہوویں اور کہو بات سچی اور درست اور سیدھی جس میں
کسی طرح کا فریب نہ ہو اور نقصان نہ ہو مسلمانوں کے حق میں
اور نہ بہتان ہو اور نہ مزاح ہو بلکہ ایسی بات کہو کہ جو

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ ٧١
ساتھ بھلائی کے لاوے تمہارے واسطے کاموں کو یعنی تمہارے
دین و دنیا کا بھلا ہو اور بخشے جاویں تمہارے گناہ اور جو کوئی
فرمانبرداری کرے خدائے تعالیٰ کی اور اس کے بھیجے ہوئے کی پھر
وہ بیشک مقصود کو پہنچا اور تمامی برائیوں سے اور سب ڈروں
سے چھوٹا اور بڑا مدعا حاصل کیا اس نے

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا
الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ ٧٢ بیشک ہم نے
امانت سونپنے کو کہا آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو یعنی
ان سب کو ہم نے کہا کہ ہماری امانت تم رکھ سکو گے اور اسے
اٹھا سکو گے پھر ان سب نے نہ مانا اور ڈرے اس کے اٹھانے
سے اور کہا کہ ہم میں مقدور نہیں اس امانت کی رکھوالی کا۔ امانت
سے بعضوں نے اشارہ نماز روزہ اور حج زکوٰۃ کا کیا ہے اور
بعضے کچھ اور سمجھتے ہیں غرضکہ اس امانت کو وہ سب نہ اٹھا سکے
اور اٹھایا اس امانت کو آدم علیہ السلام نے جو سب آدمیوں
کا باپ تھا بیشک آدمی ستم کرنے والا ہے اپنے اوپر جو ایسی
امانت اٹھانے کا ذمہ کیا ہے جیسے آسمان اور پہاڑ نہ اٹھا
سکے اور ڈرے انجان ہے جو نہ سمجھا کہ آخر کیونکر تھام سکے گا
اور امانت بے خیانت کیونکر درست پہنچا دے گا۔ اور
خدائے تعالیٰ نے یہ امانت اس واسطے سونپائی تھی تو
آزماوے لوگوں کو جو کون اس امانت کو پورا پہنچاتا
ہے اور جو کوئی اس میں خیانت کرے گا تو پھر

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ع ٩ ٥/٧٣ ٦ عذاب
کرے خدائے تعالیٰ منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور
مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اور توبہ قبول کرے
خدائے تعالیٰ مسلمان مردوں کی اور مسلمان عورتوں کی۔
اور ہے خدائے تعالیٰ بخشنے والا توبہ کرنے والوں
کو مہربان ہے ان پر۔

سُوْرَةُ سَبَا مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط | اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ط وَهُوَ
الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ تمامی تعریف اور سراہنا خدائے تعالیٰ ہی
کو لائق ہے وہ خدائے تعالیٰ جو واسطے اسی کے ہے جو کچھ
آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے یعنی سب آسمانوں
اور زمین کی چیزیں اور رہنے والے خدا کا مال ہیں ان سب
کا مالک اور حاکم خدائے تعالیٰ ہے اور خدائے تعالیٰ ہی کے
واسطے ہے سب سراہنا اور تعریفیں دوسرے گھر میں یعنی آخرت
میں خدائے تعالیٰ کے سوا کسی کی تعریف نہیں سب اسی کی حمد و
ثنا کریں گے اور کرتے ہیں اور وہی ہے حکم کرنے والا سب کچھ
جاننے والا

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ط وَهُوَ الرَّحِيْمُ
الْغَفُوْرُ ۝ ٢ جانتا ہے خدائے تعالیٰ وہ جو نیچے جاتا ہے یعنی اندر

Marfat.com

گھستا ہے زمین کے جیسے مینہ کا پانی اور سب طرح کے بیج اور
جو کچھ باہر نکلتا ہے زمین سے جیسے گھانس اور درخت اور
کھیتی اور جو کچھ نکلتا ہے زمین سے جیسے سونا لوہا جواہر اور
جو کچھ اترتا ہے آسمان سے جیسے بارانِ رحمت جو سب خوبیاں
اور آبادی زمین کی اسی سے ہے اور فرشتے اور حکم پیغمبروں کو
اور روزی بندوں کو اور جو کچھ اوپر جاتا ہے آسمان میں زمین
کی طرف سے جیسے اعمال بندوں کے اور دعائیں اور تسبیح
اور کلمے اور ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کا اور پاک مومنوں کی روحیں
یہ سب جاتا ہے خدائے تعالیٰ اور وہ خدائے تعالیٰ مہربان ہے
بخشنے والا گناہوں کا اپنی مہربانی سے

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ
بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ
عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ
وَلَا أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ
مُّبِينٍ ۝ اور کہا کافروں نے ضد سے کہ ہم پر قیامت نہ ۳
آوے گی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ ہاں آوے
گی اور قسم ہے اپنے پروردگار کی جو البتہ قیامت آوے گی
تم پر خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے چھپی ہوئی چیزوں کا اور
چھپی باتوں کا چھپا نہ رہے گا خدائے تعالیٰ سے ذرہ برابر بھی آسمانوں
کا اور زمین کا احوال اور نہ چھوٹا اور نہ بڑا کام اس سے چھپا رہے
یہ سب ذرہ ذرہ مگر وہ کہ لکھا ہے لوح محفوظ میں کوئی بات
ایسی نہیں جو اس میں لکھی ہوئی نہیں ہے اور وہ لوح محفوظ
خدائے تعالیٰ کے آگے ہے اور یہ سب کا احوال اس لیے
لکھا ہے

لِّيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ
لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ تو بدلہ دیوے خدائے ۴
تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کیے ہیں
اس قوم نیک کام کرنے والوں کے واسطے بخشش گناہوں کی
اور روزی ہے خامی اور اچھی بہت بڑی

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝ اور وہ لوگ جو دوڑتے
ہیں اور تلاش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہرانے کے واسطے یعنی
کافر کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف کی آیتوں کے حکم کو
ٹالیں اس قوم کے واسطے ہے عذاب بڑا دکھ دینے والا از
وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ
إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ
الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ اور جانتے ہیں وہ لوگ جن کو عقل اور سمجھ
دی ہے یعنی اصحاب جانتے ہیں اس چیز کو جو نیچے اترا ہے تیری
طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پروردگار کے پاس
سے سو وہ سچ ہے اور درست ہے اور راہ دکھاتی ہے اور سوجھ
ہے طرف زبردست تعریف کیے ہوتے کے یعنی مومن جانتے
ہیں کہ قرآن شریف سچ کلام الٰہی ہے اس میں کچھ شبہ اور غلط
نہیں اور یہ سچ جاننا اور اس کے حکم کو ماننا خدائے تعالیٰ کی
راہ پاتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ
يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ
جَدِيدٍ ۝ اور کہتے ہیں کافر یعنی وہ لوگ جو قیامت کے آنے
کو جھوٹ جانتے ہیں آپس میں کہتے ہیں کہ اے ہم بتاویں ایک
مرد یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاویں ہم جو خبر کہتا ہے کہ تم کو ک
جب تم مر کر قبروں میں جاؤ گے اور وہاں بدن تمہارے گل کر
ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور ذرہ ذرہ ہو کر گر جائے گا تب پھ
نئے سر سے پیدا ہوں گے یعنی پھر دوبارہ نئے سر سے پھر جیو
اور بدن سب تمہارا پھر درست ہوگا اور وہ کافر کہتے ہیں کہ
یہ سب

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ
بناتی ہوئی باتیں ہیں خدا تعالیٰ پر جھوٹی یا اس کے ساتھ کوئی د
ہے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کافر کہتے ہیں کہ کو

Marfat.com

دیو اسے یہ باتیں سکھاتا ہے یا دیوانہ ہے کہ سمجھ کر بات نہیں
کہتا یعنی ایسی بات کہتا ہے جو کسی کی عقل میں نہیں آتی سواب
خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافر یہ جھوٹی بات کہتے ہیں بلکہ وہ لوگ
جو نہیں جانتے آخرت کو اور قیامت کے آنے پر ایمان نہیں
لاتے اسی سبب سے وہ عذاب میں ہیں اور بڑے گمراہ ہیں اور
بہکاوے میں پڑے ہیں۔

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ
الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ
فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۠ اے پھر کیا نہیں
دیکھتے کافر طرف اس کے جو اُن کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے
آسمان اور زمین سے یعنی آسمان اور زمین میں سے نکل نہیں سکتے
اور اس میں قید ہیں اگر چاہیں ہم تو دھنسا دیویں اُن کو زمین میں
یا ڈالدیویں ان پر ہم ایک ٹکڑا آسمان سے تو پھر کہاں بھاگ کر
جاسکیں گے بیشک اس بات میں ہر طرح نشانی ہے واسطے
ہر بندے تابعدار حکم ماننے والے کے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ
وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ اور بیشک دیا ہم نے داؤد
پیغمبر علیہ السلام کو اپنے پاس سے زیادتی اور بڑائی یعنی پیغمبری
دی ہم نے اس کو اور کہا ہم نے کہ اے پہاڑو آواز کرو اُس کے
اور اے جانورو تم بھی آواز کرو اس کے ساتھ۔ کہتے ہیں کہ
حضرت داؤد علیہ السلام یاد الٰہی کرتے اور زبور پڑھتے تو
پہاڑ اور جانور بھی ان کے ساتھ ذکر کرتے تھے اور نرم کر دیا
ہم نے داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہا ایسا جو بغیر آگ اور
ہتھوڑوں کے موم کی طرح ان کے ہاتھ میں نرم ہو جاتا تھا پھر
کہا ہم نے داؤد علیہ السلام کو

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ یہ کہ بنا زرہیں کشادہ
اور موافق اور درست رکھ کڑیاں زرہ کی آپس میں
جوڑ کر بنانے کے واسطے اور اے داؤد علیہ السلام تو اور تیری اولاد
اچھے کام میں دیکھتا ہوں سب کچھ جو تم کرتے ہو اور تمہارے
کاموں کے موافق تمہیں بدلہ دوں گا قیامت کے دن۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ
وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ
يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا
12 نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ اور واسطے سلیمان علیہ السلام
کے باؤ کو تابعدار کیا یعنی ان کے حکم میں باؤ کو کیا خدائے تعالیٰ
نے جو دن چڑھتے ایک مہینے کی راہ لے جاتی تھی اور دن اترتے
ایک مہینے کی راہ لے جاتی تھی تخت کو حضرت سلیمان علیہ السلام
کے اور بہا دی ہم نے ندی تانبے کی سلیمان علیہ السلام کے
واسطے۔ کہتے ہیں کہ یمن کے ایک گاؤں کی طرف ایک جگہ سے
تانبا پانی کی طرح بہ کر نکلتا تھا پھر اس سے جو چاہتے تھے سو
بناتے تھے اور کتنے دیووں کی قوم سے تابعدار تھے حضرت
سلیمان علیہ السلام کے سو وہ دیو کام کرتے تھے آگے حضرت
سلیمانؑ کے اور جو حضرت سلیمانؑ خدا تعالیٰ کے حکم سے
دیووں کو فرماتے تھے وہ بجا لاتے تھے اور یہ مقرر کیا ہوا تھا
کہ جو کوئی دیووں کی قوم سے پھرتا اور نافرمانی کرتا ہمارے
حکم سے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تابعداری سے تو
چکھا دیں ہم اس دیو کو عذاب آگ کا۔ کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ
آگ کا چابک لیے ان دیووں پر تعینات تھا کہ جو دیو حکم نہ
مانتے تو وہ فرشتہ اسے آگ کا چابک مار کر اسی وقت جلا
دیتا۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ
وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ
13 دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ۝ کام
اور خدمت کیا کرتے تھے دیو حضرت سلیمان علیہ السلام کے
واسطے جو کچھ چاہتے تھے حضرت سلیمانؑ اور فرماتے تھے جیسے
کہ قلعہ مضبوط اور بالاخانہ جھروکے دار دو منزلہ اور سہ منزلہ

Marfat.com

اور تصویریں پیغمبروں کی اور بڑے بڑے قدحے اور پیالے لکڑی کے جیسے حوض اور دیگیں پتھر کی بڑی بڑی جیسے پہاڑ جس میں کئی کئی ہزار من کھانا پکے یہ نعمتیں دے کر فرمایا کرو اے آل داؤد پیغمبر علیہ السلام کی شکر ان نعمتوں کا اور تھوڑے ہیں میرے بندوں سے شکر کرنے والے کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے بیت المقدس بنانا شروع کیا تھا اور کچھ تھوڑی سی نیو بنی تھی سو حضرت داؤد علیہ السلام کا وصال ہوا بعد ان کے حضرت سلیمان علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے دیوؤں کو فرمایا کہ بیت المقدس بنا کر پورا کر دو، دیو بیت المقدس کو بنانے لگے یہاں تک کہ ایک برس کا کام اس میں باقی رہا تھا جو حضرت سلیمانؑ کا بھی وقت آخر پہنچا اور زندگانی تمام ہوئی تب حضرت سلیمانؑ نے اپنے محرم لوگوں کو یہ وصیت کی کہ اب میری عمر تمام ہوئی ہے اور بیت المقدس میں ایک برس کا کام باقی ہے۔ جب میری روح بدن سے قبض کر چکے کسی کو خبر نہ کرنا اور مجھے شیشے کے بنگلے میں عصا کے سہارے سے کھڑا کر دینا جو دیو دیکھیں اور جانیں کہ حضرت سلیمان کھڑے ہیں یہ جان کر کام کیے جائیں اور محرم لوگوں نے موافق حضرت سلیمان علیہ السلام کی وصیت کے کیا پھر جب بعد ایک برس کے بیت المقدس بھی تیار ہو چکا تھا جو خدائے تعالیٰ کی قدرت سے دیمک یا گھن نے حضرت سلیمانؑ کے عصا کو زمین کی طرف سے کھایا اور وہ لکڑی گل کر حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت زمین پر گری اور سب نے جانا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال ہوا یہ حال دیکھتے ہی سب دیو بھاگ گئے جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ
إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ
تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا
14 لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ جب ہم نے مقرر کیا حضرت
سلیمانؑ پر موت کو یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی جان قبض

ہوئی اور عصا کے سہارے کھڑے رہے ایک برس تک تو کسی نے خبر دار نہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے مرنے پر مگر دیمک نے جو کھایا نیچے سے ان کے عصا کو پھر جب عصا گل کر حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت گرا تو جب جانا دیوؤں نے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفات پائی اگر دیو ہوتے جاننے والے غیب کی خبر کے تو دیر نہ کرتے ایک برس کے دکھ میں خراب ہونے کی یعنی اگر دیو غیب کی خبر جانتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ حضرت سلیمانؑ کا وصال ہو چکا ہرگز بیت المقدس کے بنانے کی محنت میں گرفتار اور خراب نہ رہتے دیو جو بات فرشتوں سے سن کر کسی اپنے دوست آدمی کو کہتے تھے اور وہ بات اسی طرح ہوتی تھی تو وہ لوگ جانتے تھے کہ دیو غیب کی خبر جانتے ہیں سو یہ بات جھوٹ ہے اگر غیب کی خبر دیوؤں کو ہوتی تو اس محنت میں نہ رہتے کس واسطے کہ جب حضرت سلیمان کو دیکھا کہ گرے زمین پر اور جانا کہ ان کا وصال ہوا تو اسی وقت سب بھاگ گئے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن
يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ
15 بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝ بے شک جو تھا سبا کی اولاد
کو ان کی شہر میں نشانی خدائے تعالیٰ کی قدرت کی دو باغ ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف شہر کے۔ کہتے ہیں کہ سبا حضرت ہود نبی علیہ السلام کے پوتے کا پوتا تھا اس نے اپنے نام پر شہر سبا یمن کی طرف آباد کیا تھا اس قوم میں خدائے تعالیٰ نے کئی پیغمبر بھیجے پھر کہا ان پیغمبروں نے کہ کھاؤ ان باغوں کے میوے جو یہ روزی انعام ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سے اور شکر کرو خدائے تعالیٰ کا۔ کہتے ہیں کہ اس قدر میوہ دار درخت دو رستہ راہ میں تھے جو اگر کوئی ٹوکری سر پر رکھ کر تھوڑی راہ بھی چلتا تو ٹوکری بغیر توڑے بھر جاتی سو کہا پیغمبروں نے کہ اس نعمت کا شکر بہ ادا کرو جو خدائے تعالیٰ نے دی ہے تم کو اور یہ شہر پاکیزہ اور ستھرا جو اس شہر میں مچھر اور پسو اور سانپ بچھو اور کوئی موذی جانور نہ تھا بلکہ اگر کوئی مسافر اس شہر میں غریب آتا اور اس کے کپڑوں میں جوئیں ہوتیں

Marfat.com

توسب مرجاتیں ایسی ہوا تھی اس شہر کی اور پروردگار مہربان
بخشندہ ہے۔ **نقل** ہے کہ وہ قوم سبا کی اولاد یمن کے ملک
کی طرف آباد تھی سو وہ بستی دو پہاڑوں میں تھی یا ؤ کوس کے
میدان میں اور اس کے اوپر کی طرف ایک تالاب سرجیون تھا
اسی سے کھیتی اور باغوں کو پانی پہنچتا تھا کبھی وہ تالاب جو جھڑ تا
تھا تو ان کو بہت نقصان ہوتا تھا اسواسطے ان لوگوں نے اِن
دونوں پہاڑوں کے بیچ میں ایک بند باندھا تھا اور اس کے تین
دھانے رکھے تھے جو سب پانی اس میں جمع ہوتا تھا اوّل اوپر کا
منہ کھولتے جو پانی موافق کھیتوں اور باغوں کے آتا جب پانی
اترتا تو درمیان کا منہ کھولتے جب اس سے بھی کم ہوتا تو سب سے
نیچے کا منہ کھولتے اور اپنی خاطر خواہ اس تالاب سے پانی لیتے
تھے جب پیغمبر نے انہیں کہا کہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر
کرو اس قوم نے ان کا کہنا نہ مانا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ
بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ
۱۶ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ پھر نہ مانا اور منہ پھیرا اُس بستی
کے لوگوں نے پیغمبروں کے کہنے سے پھر بھیجی ہم نے ان لوگوں
پر رو پانی کی بڑی کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے حکم سے جنگلی
چوہوں نے اس بند کو کاٹ دیا اور رات کے وقت جو یہ سب
لوگ سوئے ہوئے تھے جو پانی کی رو آئی ایسی زور سے جو گھر ان
کے اور جانور اور باغ اور بہت لوگ اس قوم کے ہلاک ہوئے
اور کچھ بچ گئے اور سب بستی خراب ہوئی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
اور بدلے ان دو باغوں کے جو تھے اس قوم کو اور دو باغ
دیئے ہم نے ان کو جن باغوں میں کڑوے اور کسیلے پھل تھے
اور جھاؤ اور کچھ بیر کے درخت تھوڑے سے
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا
۱۷ الْكَفُوْرَ ۝ یہ سزا دی ہم نے ان کو بسبب ان کی ناشکری
کے اور سزا دیتے ہیں ہم یعنی سزا نہیں دیتے ہم مگر شکر نہ کرنے
والوں کو اور شکر کرنے والوں پر نعمت زیادہ کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ اُن لوگوں نے جو اس پانی کی رو کے عذاب سے بچے
تھے اپنے وقت کے پیغمبر سے کہا کہ ہم نے توبہ کی اور جانا ہم نے
کہ ہماری ناشکری سے یہ عذاب آیا ہم پر اگر خدائے تعالیٰ ہمیں
پھر نعمت دیوے اور رحمت کرے تو ہم ویسی ناشکری نہ کریں گے
بلکہ ایسا شکر بجا لادیں گے جو کسی قوم نے اس طرح کا شکر
ادا نہ کیا ہوگا خدائے تعالیٰ نے پھر دوبارہ ان پر دروازہ رحمت
کا کھولا جیسے کہ فرماتا ہے۔
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا
قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا
۱۸ لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ۝ اور کیا ہم نے سبا کی قوم کے
اور ان گاؤں والوں کے بیچ میں جنکو برکت دی تھی ہم نے ان گاؤں میں شام کے ملک
کے گاؤں آباد اور نزدیک نزدیک راہ کے سروں پر تھے۔
کہتے ہیں کہ جس مکان میں سبا کی اولاد رہتی تھی وہاں سے شام
کے ملک تک چار ہزار سات سو گاؤں آباد پاس پاس ہوئے
اور مقرر کیا ان گاؤں کے بیچ میں راہ چلنا اور مسافری راتوں کی
اور دنوں کی امن میں بے ڈر یعنی گاؤں ایسے برابر آباد تھے
جو دن رات مسافر چلے جائیں کہیں جنگل نہ آوے اور کچھ خطرہ
کسی طرح چور قزاق کا نہ شیر نہ بھیڑیئے کا تھا اور نہ بھوک پیاس
کا اندیشہ آبادی کے سبب یمن سے شام تک ایسی بستی تھی
تب دولت مندوں کو غریب لوگوں پر حسد آئے کہ ہم اور یہ برابر
ہیں جیسے ہمیں مسافرت میں آرام ہے ان کو بھی کچھ دُکھ اور محنت
نہیں گویا شہر ہی میں چلے جاتے ہیں اور جس جگہ رات آتی ہے
گویا اپنے گھر میں آرام سے رہتے ہیں اس حسد سے خدائے تعالیٰ
سے دُعا مانگی اور
فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ
۱۹ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ پھر کہا اے پروردگار
ہمارے مسافت لمبی کر بیچ مسافری ہماری کے یعنی منزلوں کے
بیچ میں جنگل اور ویرانہ پیدا کر جو لوگ بغیر سواری کے نہ چل سکیں

Marfat.com

اور محنت سے منزل پر پہنچ کر تھکیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
کہ ایسی دعا مانگ کر ستم کیا انہوں نے اپنے اوپر آپ پھر کیا
ہم نے ان کی ناشکری سے ان کو کہاوتیں اور تعجب کی باتیں
یہ کہ انہوں نے ایسی عیش اور آرام کی قدر نہ جانی اور گھبرا کر
آبادی سے ویرانے کی طرف آرزو کی اور ہم نے پھاڑ کر ان سب
کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنی ان کا ایسا حال ہوا جو کوئی کسی شہر میں
اور ملک میں اور کوئی کسی گاؤں میں وہاں سے سب اُجڑ کر
جا رہے اور وہ آبادی سب جنگل ہو گئی بیشک یہ مذکور ہر طرح
نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے صبر کرنے والوں
شکر کرنے والوں کے
وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ
۲۰ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ اور بیشک سچ پایا سبا کی قوم
پر یا سب کافروں پر شیطان نے اپنے گمان کو یعنی شیطان جو
سمجھتا تھا کہ میں بنی آدم پر قدرت پاؤں گا اور خدائے تعالیٰ کی
راہ سے انہیں بہکاؤں گا سو ان لوگوں پر سچ ہوا جو پھر تابعداری
کی سبا کی قوم نے شیطان کی مگر ایک قوم نے مومنوں کی جو
ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر اور اس کے پیغمبروں کا کہنا مانا اور
نعمتوں پر شکر کیا اور مصیبت میں صبر کیا وہ قوم شیطان کے
فریب اور مکر میں نہ آئی۔
وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ
مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ط
۲۱ ع۱۲ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ع اور نہ تھا شیطان کا
مومنوں پر کچھ غلبہ اور زور مگر اس واسطے کہ تو جانیں ہم یعنی
آزمادیں اور جدا کریں ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے
آخرت پر اور سچ جانا قیامت کے آنے کو ان لوگوں سے
وہ جو لوگ آخرت سے شک میں ہیں یعنی کافر جو قیامت
کے آنے کو سچ نہیں جانتے ان کو مومنوں سے جدا کریں گے
قیامت کے دن اور پروردگار تیرا سب چیزوں پر نگہبان ہے
یعنی سب چیز کی اسے خبر ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ لَا
يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ
۲۲ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ○
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ بلاؤ اور پکارو ان کو
جن کو گمان کرتے تھے کہ وہ خدا ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے یعنی
جن کو تم خدا سمجھتے تھے انہیں پکارو تو جواب نہیں دیتے ہیں اور
کیونکر جواب دیویں جو ہر گز مالک نہیں ذرہ بھر بھی آسمان میں
اور نہ زمین میں اور نہیں بتوں کو آسمان اور زمین میں کچھ شرکت
اور نہ خدائے تعالیٰ کو ہے بتوں سے کچھ مدد یعنی بت کچھ کام نہیں
آ سکتے۔
وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ
حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ
۲۳ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○ اور فائدہ نہیں کرتا
بخشوانا قیامت کے دن خدائے تعالیٰ کے آگے مگر واسطے اُس
شخص کے جو رخصت اور پروانگی دی ہوئی ہووے اس کے
بخشوانے کی قیامت کے دن بہت دیر تک راہ دیکھیں گے بخشوانے
والے کی اور گھبراویں گے اور بے قرار ہوں گے کہ حکم خدائے تعالیٰ
کا کیا ہوتا ہے یہاں تک کہ گھبراہٹ اُٹھے گی انہوں کے دلوں سے
اور پروانگی ہو گی بخشوانے کی کہیں گے کیا فرمایا تمہارے پروردگار
نے بخشوانے کے حق میں کہیں گے وہی بات ٹھیک ہے اور سچ ہے
اور درست ہے جو مسلمانوں کو بخشوا دیں گے اور مشرکوں کو نہیں اور
وہی ہے خدائے تعالیٰ جو بہت اونچی ہے شان اس کی بہت بڑی۔
قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ
اللَّهُ ۖ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ
مُّبِينٍ ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کو یعنی پوچھ ان سے
جو کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے
کھیت اُگا کر کہہ کہ خدا تعالیٰ دیتا ہے روزی پر قدرت اسی
کو ہے اور ہم مسلمان جو خدائے تعالیٰ کو ایک جان کر بندگی کرتے
ہیں یا تم مشرک جو خدائے تعالیٰ کے واسطے شریک مقرر کرتے ہو

Marfat.com

سیدھی راہ پر ہیں یا راہ بھولے ہوئے ہیں صریحًا یعنی تم دل میں
غور کرو اور انصاف سے کہو کہ ہم سیدھی راہ پر ہیں یا تم اور
ہم تم میں سے کون گمراہ ہے صریحًا اور
قل لا تسئلون عما اجرمنا ولا نسئل عما
۲۵ تعملون ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پوچھے نہ جاؤ گے
یعنی تمہیں نہ پوچھیں گے اس چیز سے جو ہم برے کام کرتے ہیں
اور ہم بھی نہ پوچھیں جائیں گے اس چیز سے جو تم کرتے ہو ہر ایک
شخص کو اسی کے کام سے پوچھیں گے اور اسی کے کاموں کے موافق
جزا اس کو دیں گے اور
قل یجمع بیننا ربنا ثم یفتح بیننا بالحق ط و
ھو الفتاح العلیم ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اکٹھا کرے گا
ہم سب کو پروردگار ہمارا قیامت کے دن پھر حکم کرے گا ہم
میں سچا اور ٹھیک اور وہ خدائے تعالیٰ جو ہمارا پروردگار ہے حکم
کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے کھلی اور ڈھکی باتوں کا اور
کاموں کا اور
قل ارونی الذین الحقتم بہ شرکاء کلا ط
۲۶ بل ھو اللہ العزیز الحکیم ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ بھلا دکھاؤ تو مجھ کو انہیں جن کو تم نے بنا لیا ہے خدائے تعالیٰ
کے ساتھ شریک یعنی کس بات سے تم نے بتوں کو شریک کیا ہے۔
وہ بات مجھے بتاؤ یہ غلط ہے درست نہیں بلکہ وہ خدائے تعالےٰ
زبردست ہے سب سے ایسا جو کوئی اس کا شریک نہیں ہو سکتا
حکمت والا ہے حکم کرنے والا ہے سب چیزیں اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں
وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا
۲۷ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ○ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھے
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ساری خلقت پر آدمیوں سے خوشخبری
دینے والا بہشت میں جانے کی ایمان لانے والوں کو اور ڈرانے والا
دوزخ سے مشرکوں کو لیکن بہت لوگ نہیں جانتے تیری قدر اور
مرتبے کو۔
۲۸ و یقولون متی ھذا الوعد ان کنتم صدقین ○

اور کہتے ہیں نہ ماننے والے نہایت احمق پنے سے جو کب ہوگا یہ وعدہ
یعنی قیامت کون سے دن آوے گی بتاؤ تو اگر تم سچے ہو اے مسلمانو
قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ
۲۹ ولا تستقدمون ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب
میں کہ تمہارے واسطے ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جب وہ آپہنچے گا
تو نہ پیچھے رہے گا ایک گھڑی وہ وقت اور نہ آگے بڑھے گا ایک
گھڑی۔ کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ یہود اور نصاریٰ سے احوال حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھتے تھے انہوں نے کہا کہ ہم نے توریت
اور انجیل میں ان کی تعریف لکھی ہوئی دیکھی ہے یہ مقرر پیغمبر ہیں۔
ابوجہل نے اور ایسے ہی کتنے لوگوں نے کہا کہ ہم تمہاری کتابوں کو
بھی نہیں مانتے جیسے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وقال الذین کفروا لن نؤمن بھذا القرآن
ولا بالذی بین یدیہ ط اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں
کہ نہیں ایمان لاتے ہم ساتھ اس قرآن کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
اترا ہے اور نہ اس پر ایمان لاتے ہیں ہم جو اس قرآن کے آگے
کتابیں آئی ہیں یعنی توریت اور انجیل پر بھی ایمان نہیں لاتے ہم۔
ولو تری اذ الظلمون موقوفون عند ربھم صلے
یرجع بعضھم الی بعض ن القول ج اور دیکھے تو اے
دیکھنے والے جس وقت کہ ظالم یعنی یہ مشرک ٹھیرا رکھے جاویں گے اپنے
خدائے تعالیٰ کے آگے جانے سے یعنی بہت دیر کھڑے رہیں گے قیامت
کے میدان میں اور ان کے حساب کی باری نہ آئے گی اور بخشے
جانے کی امید نہ ہوگی اپنے پروردگار کے آگے تب پھرا دیں گے
بعضے ان سے بعضوں کی طرف بات کو یعنی اس مصیبت میں باتیں
کریں گے اور
یقول الذین استضعفوا للذین استکبروا
۳۰ لولا انتم لکنا مؤمنین ○ کہیں گے وہ لوگ جو غریب
اور تابعدار تھے دنیا میں ان لوگوں کے جو زبردست تکبر کرنے والے
تھے یہ بات کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے یعنی اگر تم ہمیں منع نہ کرتے
تو ہم البتہ ایمان لاتے یعنی تم نے ہم کو کافر رکھا پھر

Marfat.com

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا
اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ
٣١ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝ کہیں گے وہ لوگ جو تکبر اور بڑائی کرتے تھے
اپنی دنیا میں ان لوگوں سے جو غریب اور کمزور تھے دنیا میں کیا
ہم نے روک رکھا تھا تم کو سیدھی راہ سے یعنی ایمان لانے سے
جب تم پاس آچکا تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم آپ ہی تھے
گنہگار یعنی تم آپ ہی نہ مانتے تھے پیغمبر کو۔ پھر وہ جواب دیں گے
وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ
وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ اور کہیں گے غریب اور عاجز ان لوگوں
کو جو بڑائی اور تکبر کرتے تھے دنیا میں کہ نہیں یہ بات جو تم کہتے
ہو بلکہ تمہارے مکر رات دن کے نے پھیر رکھا ہم کو ایمان لانے سے
جو تم کہتے تھے ہم کو وہ کہ نہ مانیں اور کافر ہو دیں ہم خدائے تعالے
سے اور مکریں اور بنادیں ہم خدا تعالے کے ساتھ برابر کے شریک
یہ باتیں تم سکھاتے تھے ہمیشہ ہم کو تب ہم کافر ہوتے اس جگہ
جھگڑیں گے کافر قیامت کے دن آپس میں
وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا
الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ
٣٣ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور چھپاویں گے اپنا پچھتانا اس دن
دولت مند تکبر کرنے والے بھی اور غریب..... ان کے تابعدار
بھی جس وقت دیکھیں گے عذاب کو اور ڈالیں گے ہم اس دن طوق
ان کی گردنوں میں جو کافر تھے اور نہ مانتے تھے دنیا میں پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا اسے کیا جزا دیئے جاویں گے یعنی جزا
نہ دیئے جاویں گے مگر وہی کہ جو کام کرتے تھے دنیا میں ان ہی
کاموں کا بدلہ ملیگا اب واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تسلی کے فرماتا ہے۔
وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ
٣٤ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ اور نہیں
بھیجا ہم نے کسی گاؤں اور کسی شہر میں کوئی ڈرانے والا پیغمبر مگر

جو کہا یعنی سب پیغمبروں کو کہا اس شہر کے دولت مندوں نے
اور جو عیش کرنے والے تھے کہ ہم اس چیز سے جو تمہارے ساتھ
بھیجی ہے کافر ہیں۔ یعنی جو حکم تم لے کر آتے ہو اسے ہم نہیں مانتے
وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ
بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اور کہا کہ ہمارے پاس مال اور دولت اور اولاد ٣٥
بہت ہے تم سے اور ہم کو عذاب نہیں ہونے کا جیسی ہماری
یہاں عزت اور بڑائی ہے اسی طرح وہاں بھی ہوگی
قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ۧ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ ٣٦ ع ٤ ١٠
وآلہ وسلم بیشک پروردگار میرا کشادہ کرتا ہے روزی جس کی چاہتا
ہے اور تنگ کرتا ہے روزی جس کی چاہتا ہے لیکن بہت لوگ
نہیں جانتے کہ اس میں حکمت کیا ہے۔
وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ
عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ؗ فَاُولٰٓئِكَ
لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ
اٰمِنُوْنَ ۝ اور نہ مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری وہ چیز ہے ٣٧
جس سے تم کو درجہ نزدیک ملے ہمارے مگر وہ کہ جو کوئی ایمان
لاوے اور اچھے کام کرے جیسے بندگی خدائے تعالیٰ کی اور تابعداری
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور محتاجوں کو دینا خدائے تعالیٰ کی
راہ میں پھر ایسے لوگوں کے واسطے ہے بدلہ دو حصے بسبب ان
کاموں کے جو انہوں نے کیے ہیں دنیا میں اور وہی لوگ بالاخانوں
اور جھروکوں میں بیٹھیں گے امن اور آرام سے
وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ
فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو دوڑتے ہیں اور ٣٨
تلاش کرتے ہیں ہمارے قرآن کی آیتوں میں اور طعنہ اور نقص
نکالتے ہیں اس میں ہمیں عاجز کرنے کے واسطے اور ہرانے کے ١
واسطے وہ لوگ قیامت کے دن دوزخ کے عذاب میں حاضر اور
موجود ہونے والے ہیں
قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ

Marfat.com

عِبَادِهٖ وَیَقۡدِرُ لَهٗ ؕ وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ
۳۹ یُخۡلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ بیشک پروردگار میرا کشادہ کرتا ہے اور کھولتا ہے
روزی جس کے واسطے چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور جس کی
چاہتا ہے تنگ کرتا ہے مختار ہے اور وہ ہر چیز کہ خرچ کرتے
ہو اور بانٹتے ہو خدائے تعالیٰ کی راہ میں پھر خدائے تعالیٰ بدلہ
دیتا ہے اس کا تمہیں اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا روزی دینے
والا ہے سب روزی دینے والوں سے
وَیَوۡمَ یَحۡشُرُهُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ یَقُوۡلُ لِلۡمَلٰٓئِکَةِ
۴۰ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاکُمۡ کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ ۝ اور جس دن اٹھائے گا
خدائے تعالیٰ قبروں سے سب فرشتوں کے پوجنے والوں
کو قیامت کے دن پھر کہے گا خدائے تعالیٰ فرشتوں کو کہ اے
یہ وہ قوم ہیں جو تمہیں پوجا کیا کرتے تھے یعنی یہ لوگ تمہاری
بندگی کیا کرتے تھے دنیا میں
قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ اَنۡتَ وَلِیُّنَا مِنۡ دُوۡنِهِمۡ ۚ بَلۡ
۴۱ کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ الۡجِنَّ ۚ اَکۡثَرُهُمۡ بِهِمۡ مُّؤۡمِنُوۡنَ ۝
کہیں گے فرشتے کہ پاک ہے تو سب عیبوں سے اور بلند
زیادہ ہے سب تعریفوں سے تو ہی ہے صاحب ہمارا ہم سب
تیرے بندے ہیں پیدا کیے ہوئے اور تو ہی دوست ہمارا ہے
سوائے ان کے یعنی ان لوگوں سے ہمیں کچھ کام نہیں اور ان
کے پوجنے سے ہم راضی نہ تھے بلکہ یہ پوجتے تھے دیووں کو یعنی
ان کا کہنا مانتے تھے اور ان کے بہکانے پر بہکتے تھے بہت
ان لوگوں سے یعنی آدمیوں کی خلقت سے دیووں کو مانتے تھے۔
فَالۡیَوۡمَ لَا یَمۡلِكُ بَعۡضُکُمۡ لِبَعۡضٍ نَّفۡعًا وَّلَا
۴۲ ضَرًّا ؕ وَنَقُوۡلُ لِلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ذُوۡقُوۡا عَذَابَ
النَّارِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ بِهَا تُکَذِّبُوۡنَ ۝ پھر آج کے دن
خدائے تعالیٰ ہی کا حکم ہے صرف نہیں مالک ہو سکتا کوئی
تم میں سے کسی کے واسطے یعنی تم میں کوئی کسی کو فائدہ
اور نقصان نہیں پہنچا سکتا سب عاجز ہیں آج کے دن اور

کہیں گے ہم ان لوگوں کو جنہوں نے ستم کیا جو سوائے خدائے تعالیٰ
کے اوروں کی بندگی کی جو وہ اس لائق نہ تھے جو ان کی بندگی کیجیے
کہ چکھو تم عذاب اس آگ دوزخ کی کا جس کے تم منکر تھے اور
نہ مانتے تھے اور جھوٹ جانتے تھے دوزخ کو
وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ
اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّصُدَّکُمۡ عَمَّا کَانَ یَعۡبُدُ
اٰبَآؤُکُمۡ ۚ اور جس وقت پڑھی جاتی ہیں ان کے آگے
ہمارے قرآن کی آیتیں روشن جن کے معنی کھلے ہوئے صاف
ہیں تو کہتے ہیں کہ نہیں ہے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک
مرد ہے جو چاہتا ہے کہ پھیر رکھے تم کو اس چیز سے جس چیز
کو ہمیشہ پوجتے تھے تمہارے باپ اور دادا یعنی بتوں کا
پوجنا موقوف کرایا چاہتا ہے وَقَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا
اِفۡكٌ مُّفۡتَرًی ؕ وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا
۴۳ جَآءَهُمۡ ۙ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝ اور کہا کافروں
نے کہ یہ قرآن جو پڑھتا ہے نہیں ہے مگر یہ بہتان باندھا ہوا ہے
یعنی نرا جھوٹ بنایا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ یہ خدائے تعالیٰ
کا کلام ہے میرے پاس بھیجا ہوا اور کہا کافروں نے قرآن
کو جو سچی بات ہے جب کہ آیا ان کے پاس کہ یہ نہیں ہے
مگر جادو ہے صریحا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ
کیونکر اور کس دلیل سے اس قرآن کو بہتان باندھا ہوا اور
جادو صریحا سمجھتے ہیں
وَمَاۤ اٰتَیۡنٰهُمۡ مِّنۡ کُتُبٍ یَّدۡرُسُوۡنَهَا وَمَاۤ
۴۴ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ قَبۡلَكَ مِنۡ نَّذِیۡرٍ ؕ اور نہیں دی ہم نے
کوئی کتاب جو وہ لوگ پڑھیں اس کتاب کو اور اس میں کوئی
دلیل ہو جس سے قرآن کو جھوٹ جانیں اور نہیں بھیجا ہم نے
مکے کے لوگوں کی طرف پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر ان میں نہیں آیا جو خدائے
تعالیٰ کی راہ بتاتا انہیں اور نہ ماننے پر خدائے تعالیٰ کے
عذاب سے ڈراتا۔

Marfat.com

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا
مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ
۴۵ ع كَانَ نَكِيْرِ ۝ اور جھوٹا جانا پیغمبروں کو ان لوگوں نے جو
پہلے تھے مکے کے لوگوں سے اور نہ پہنچا مکے کے لوگوں کو
دسواں حصہ بھی اس چیز سے جو ان اگلے لوگوں کو دیا تھا ہم نے
زر اور مال اور عمر پھر ان لوگوں نے جھوٹا جانا ہمارے پیغمبر
بھیجے ہوؤں کو پھر کیسا ہوا نہ ماننا میرا ان کو جو عذاب سے وہ
سب ہلاک ہوئے اور وہ مال اور دولت اور زر اور قوت
اور حمایت ان کی کچھ کام نہ آئی پھر چاہیے کہ مکے کے لوگ
سمجھیں جو ولیسوں کو عذاب سے وہ حال ہوا یہ سن کر ڈریں کہ
کہیں ایسا ہمارا حال نہ ہو۔
قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ
جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
۴۶ شَدِيْدٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں
کو کہ میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں یہ کہ اٹھو تم خدائے تعالیٰ
کے کام پر یا خدائے تعالیٰ کے واسطے دو دو آدمی کنارے میں بیٹھ
کر مشورہ کرو اور ایک ایک جدا جدا اپنے دل میں غور اور دھیان
کرو اوّل سے آخر تک یعنی بچپن سے آج کے دن تک میرے
احوال میں فکر کرو تو جانو کہ نہیں ہے تمہارے پاس بیٹھنے والا
دیوانہ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ اثر نہیں دیوانے
پن سے یعنی تم جو کہتے ہو کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ
ہے پھر اچھی طرح دو دو ایک ایک آدمی علٰحدہ بیٹھ کر دلوں میں
انصاف سے فکر کرو جو کوئی بات بھی دیوانے پن کی ظاہر ہوتی
ہی نہیں ہے مگر وہ ڈرانے والا ہے واسطے تمہارے آگے
کے سخت عذاب سے یعنی تم جو یہ شرک کرتے ہو اس سبب
سے سخت عذاب آوے گا تمہارے آگے۔
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ
۴۷ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ کہہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں سے کہ وہ جو میں
مانگتا تھا تم سے بدلہ اس پیغام پہنچانے کا سو وہ بدلہ تمہارے ہی
پاس رہے یعنی مجھے نہیں چاہیے تم اپنے ہی پاس رہنے دو نہیں
ہے میرا بدلہ مگر خدائے تعالیٰ پر یعنی اسی سے مجھے امید ہے اور
خدائے تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہے یعنی یہ سب احوال اس کے
آگے ہے اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے
قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ کہہ ۴۸
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں سے کہ بیشک پروردگار
میرا ڈالتا ہے سچی بات یعنی وحی بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ جس پر
چاہتا ہے خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے چھپی چیزوں اور باتوں کا
اسے سب خبر ہے۔
قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝ کہہ ۴۹
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی سچی بات یعنی قرآن یا
اسلام اور نہیں پیدا کر سکتا جھوٹ کچھ چیز یعنی یہ بت جن کو
تم پوجتے ہو یہ جھوٹ اور ناحق ہیں نہ یہ کچھ پیدا کر سکتے ہیں اور
نہ پھیر لا سکتے ہیں اور
قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ
اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ
قَرِيْبٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر میں بھولا سیدھی ۵۰
راہ سے پھر سوائے اس کے نہیں جو بھولا میں اپنے آپ پر یعنی
میری خطا اور تقصیر کی برائی مجھ ہی پر ہے اور اگر سیدھی راہ چلتا
ہوں میں تو پھر سبب وہ ہے کہ مجھے پیغام بھیجے ہوئے سے جو
آتا ہے میری طرف میرے پروردگار سے یعنی خدائے تعالیٰ اپنے
فضل سے مجھے پیغام بھیجتا ہے اسی کے حکم کے موافق میں چلتا ہوں
اور نہیں کہتا ہوں بیشک خدائے تعالیٰ سننے والا ہے پاس اور
نزدیک اپنے بندوں کی دعا کو
وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ
مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ اور اگر دیکھے تو کافروں کو جس وقت ڈریں
اور گھبراویں پھر نہ ہوگا کچھ عذاب کم بھاگنے سے یا پناہ کے

Marfat.com

ڈھونڈنے سے یعنی کہیں بھاگ نہ سکیں گے اور پکڑے آویں گے پاس کی جگہ سے یعنی کچھ تردد اور تلاش ان کے پکڑنے میں نہ ہوگا سچ میں جلد پکڑ لیں گے عذاب کے واسطے

وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ج وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ج اور کہیں گے کافر جس وقت کہ عذاب سامنے دیکھیں گے کہ ایمان لائے ہم خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کو سچ جانا ہم نے ہمیں دنیا میں پھر بھیج تو بندگی کریں خدائے تعالیٰ کی اور فرمان بجالاویں پیغمبر کا لیکن اس وقت کا ایمان لانا کیا فائدہ اور کب ہووے ان کو پھرنا دنیا میں اور کہاں ہووے ان کو ایمان دور کی جگہ سے جو آخرت میں پھر دنیا میں آنا بہت دور ہے اور اس وقت کا ایمان لانا بے فائدہ ہے۔

وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ج وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ اور پہلے تو کافر ہوئے خدائے تعالےٰ سے اور پیغمبر کا کہنا نہ مانا جب وقت تھا حکم ماننے اور ایمان لانے کا تب پھینکتے تھے باتیں بغیر دیکھے اور بغیر سمجھے اور اپنے گمان سے جو قرآن پر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کرتے تھے دور کی جگہ سے یعنی دور تھے ان باتوں سے اور نہ سمجھتے تھے آیتوں کو اور اس میں تکر نہ کرتے تھے

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ع اور روک ہوگی اور اوٹ کی جاوے گی کافروں میں اور کافروں کی آرزو میں جو آرزو کہ وہ چاہیں گے یعنی کافر چاہیں گے کہ ایمان قبول کریں یا دنیا میں پھر دوبارہ آویں اس آرزو سے دور اور جدا رہیں گے جیسے کہ کیا ان کے ساتھیوں سے اور ہمراہیوں سے یعنی اگلے کافروں سے بھی اسی طرح کیا گیا پہلے ان سے جو تھے وہ کافر دنیا میں گمان اور شبہ سے دھوکے میں پڑے ہوئے تھے ان سے بھی یہی سلوک کیا جو اس وقت کا ایمان ان کا بھی قبول نہ ہوا اور پشیمان ہی رہے۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَ
رُبٰعَ ط يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
1 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تعریفیں سب طرح کی جتنی کچھ ہیں تمامی خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جو بنانے والا آسمانوں اور زمین کا ہے فرشتوں کے ہاتھ پیغام بھیجنے والا جن فرشتوں کے پر دو دو ہیں اور بعضوں کے تین تین پر ہیں اور بعضوں کے چار چار پر ہیں خوبصورتی کے واسطے اس سے زیادہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ پیدائش میں جو چاہتا ہے یعنی چاہے تو چار سے زیادہ پر بھی فرشتوں کو دے بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز کر سکتا ہے کسی چیز میں عاجز نہیں۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ج وَمَا يُمْسِكْ لا فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ط وَ
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ جو کچھ کہ کھولے یعنی جو چیز کہ بھیجے ۲
خدائے تعالیٰ واسطے آدمی کے اپنی مہربانی سے تو پھر کوئی نہیں روکنے والا اس چیز کو اور جو کچھ کہ اٹکا رکھے خدائے تعالیٰ پھر کوئی نہیں بھیجنے والا اس کا خدائے تعالیٰ کے اٹکانے کے پیچھے یعنی جو چیز کہ خدائے تعالیٰ کسی کو دیا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا اور اگر نہ دیوے تو کوئی لے نہیں سکتا اور خدا تعالیٰ ہی زبردست ہے سب سے حکمت والا جو کام کرتا ہے حکمت سے خالی نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ط هَلْ
مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ز فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ اے لوگو یاد کرو ۳
خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو جو انعام کی ہیں تم پر سو وہ بے انتہا ہیں

Marfat.com

کیا کوئی ہے پیدا کرنے والا سوائے خدائے تعالیٰ کے جو روزی
دے تم کو آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے کھیت اُگا کر
نہیں ہے کوئی خدا ایسا جس کی بندگی کیجیے مگر وہی وحدہٗ لاشریک
ہے پھر کہاں الٹے جاتے ہو اور بہکتے پھرتے ہو

وَاِنْ یُّکَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ
قَبْلِكَ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور اگر اے ۴
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے مکے کے لوگ کہتے ہیں کہ تو جھوٹا ہے تو
پھر مقرر پیغمبروں کو جھوٹا کہا ہے پہلے اس زمانے سے اس وقت
کے لوگوں نے یعنی یہ بات کچھ ان کافروں نے نئی نہیں کہی بلکہ
ہر وقت کے کافروں نے اپنے وقت کے پیغمبروں کو جھوٹا کہا ہے
تو غم نہ کھا اور صبر کر اور خدائے تعالیٰ کی طرف پھرتے ہیں سب
کام اور خدائے تعالیٰ انصاف کرے گا آخر کو

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا
تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اے لوگو بیشک وعدہ خدائے تعالیٰ کا سچا ۵
ہے جو قیامت ایک دن ہونے والی ہے۔ اور سب کو اپنے
اپنے کاموں کی اور باتوں کی جزا اور سزا ملے گی پھر چاہیے
کہ نہ بہکا دے تم کو دنیا کی زندگانی جو آخرت کو بھول جاؤ تم اے
مسلمانو اور نہ بہکا دے تم کو ساتھ خدائے تعالیٰ کے کرم اور رحم
کے بہکانے والا شیطان یعنی شیطان تمہارے دلوں میں ڈالتا ہے
کہ اب تو عیش کر اور گناہ کرنے سے مت ڈر پھر توبہ کر لیجیو۔
خدائے تعالیٰ کریم اور رحیم ہے بخش دیوے گا اس بہکانے پر گناہ
نہ کیجیو اگرچہ خدائے تعالیٰ بخشنے والا مقرر ہے شاید موت
جلد پہلے توبہ کرنے سے آ پہنچے۔ یہ مثل ایسی ہے جو کسی پاس
تریاق ہووے اور اس کے بھروسے پر زہر کھا دے تو احمق ہو
چاہیے کہ شیطان کے بہکانے سے ہرگز قصد کر کے گناہ نہ کرے
اور گناہ اتفاقاً ہو جاتے تو اسی وقت جلد پشیمان ہو اور
پچھتاوے اور توبہ کرے کہ پھر نہ کروں گا۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط
اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ
۶ السَّعِیْرِ ؕ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پھر تم بھی اس کو
دشمن ہی جانو اور اس کا کہا نہ مانو اور شیطان اسی واسطے بلاتا
ہے اور یہی چاہتا ہے کہ قوم اپنی کو یعنی وہ لوگ کہ اس کا کہا
مانیں آخرت میں اس کے ساتھ دوزخ میں ہوویں یعنی شیطان
چاہتا ہے کہ میں آدمیوں کو بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے جاؤں
پھر تم بھی اس سے دشمنی کرو **نقل** ایک بزرگ سے کسی نے
پوچھا کہ شیطان سے کیونکر دشمنی کیجیے جواب دیا کہ جو کچھ خلافِ
شرع جی چاہے نہ کیجیے۔

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
ع ۱۴/۱۳ كَبِیْرٌ ۝ وہ لوگ جو کافر ہوتے اور شیطان کے کہنے پر چلے ان
لوگوں کے واسطے عذاب سخت ہے اور وہ لوگ جو ایمان
لاتے ہیں اور شیطان سے مخالفت کی اور اچھے کام کیے یعنی
متابعت کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان لوگوں کے
واسطے بخشش ہے ان کے پروردگار کی اور بدلہ ہے بہت بڑا
ان کے کاموں کا۔

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ط فَاِنَّ
اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ز
اے پھر وہ شخص جس کے واسطے سنوارا بُرا کام اس کا پھر دیکھا
اس نے بُرا کام اچھا یعنی جو شخص اپنے بُرے کام کو اچھا جانے
وہ گمراہ ہے پھر بیشک خدائے تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا
ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور توفیق نیک
دیتا ہے جسے چاہتا ہے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ
حَسَرٰتٍ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ پھر چاہیے
کہ جاتا نہ رہے دل تیرا رحم دلی سے ان کافروں پر افسوس سے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تو ان کافروں کے کاموں
پر افسوس اور غم سے اپنے تئیں ہلاک نہ کر بیشک خدائے تعالیٰ
جانتا ہے جو کچھ یہ کافر بناتے ہیں مگر سب کاموں جزا دیوے گا۔

Marfat.com

وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ
اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ
۹ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ اور خدائے تعالیٰ وہ ہے جس نے بھیجا ہے
باؤں کو پھر اٹھایا ان باؤں نے بدلی کو پھر ہانک دیا ہم نے اس
بدلی کو موتے ہوئے شہر کی طرف یعنی جس شہر کی زمین سوکھی
بغیر ہری گھانس کے پڑی تھی اس طرف بدلی کو باؤں میں چلا
کر بھیجا پھر وہاں جا کر مینہ برسا اس مینہ کے سبب پھر ہم نے
جلایا زمین کو موئے پیچھے زمین کے جو اس زمین میں سبزہ اور
کھیت اُگے اور اسی طرح جی اُٹھنا ہے قیامت کے دن قبروں
میں سے سب کو بعد موت کے جیسے مردہ زمین کو جلاتے ہیں اسی
طرح آدمیوں کو قبروں سے جلا کر اُٹھادیں گے

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ
اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ
جو کوئی کہ چاہتا ہے عزت اور آبرو کو اسے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ عزت خدائے تعالیٰ کے حکم ماننے میں ہے جو پھر خدائے
تعالیٰ ہی کو تمامی عزت ہے جسے چاہتا ہے اُسے دیتا ہے خدائے
تعالیٰ ہی کی طرف اُوپر جاتی ہیں ستھری ، پاکیزہ باتیں اور بھلے
کام ان کو اوپر چڑھاتے ہیں یعنی فقط بات اچھی بغیر عمل نیک
کے فائدہ نہیں رکھتی پھر چاہیئے کہ منہ سے تسبیح اور حمد اور
یادِ الٰہی بھی اور ہاتھ سے خیرات بھی للہ کیجیے یعنی زبان سے
اور ہاتھ پاؤں سے خدائے تعالیٰ کے کاموں میں مشغول
ہوا چاہیئے۔ وَالَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ
۱۰ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ یَبُوْرُ ۝ اور
وہ لوگ جو بڑے فریب کرتے ہیں ان کے واسطے عذاب سخت ہے
اور فریب اس قوم کا نکما اور بے رونق ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا
تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ اور خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو یعنی
تم سب کے باپ آدم علیہ السلام کو خاک سے پھر تم کو یعنی آدم
علیہ السلام کی اولاد کو پیدا کیا بوند سے جو ماں کے پیٹ میں جاتی
ہے پھر تم کو بنایا جوڑا عورت اور مرد اور نہیں اُٹھاتی کوئی عورت
پیٹ والی اپنے پیٹ میں بچے کو اور نہ کوئی عورت بچہ جنتی ہے
مگر ساتھ جاننے خدائے تعالیٰ کے یعنی جو بچہ پیدا ہوتا ہے یا
پیٹ میں پڑتا ہے سب کی خدائے تعالیٰ کو خبر ہے۔ وَمَا
یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ اور نہیں عمر دی جاتی کسی بڑے ۱۱
عمر والے کی اور نہ کم کی جاتی ہے اس کی عمر سے مگر بیچ کتاب کے
لکھا ہے یعنی کم ہونا عمر کا اور زیادہ ہونا یعنی بوڑھا ہونا یا چھوٹی
ہی عمر میں مرجانا یہ سب لوحِ محفوظ میں لکھا ہے اس لکھے ہوئے
سے نہ کسی کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور نہ کم ہوتی ہے بیشک یہ کم
کرنا عمر کا اور کسی کی زیادہ بہت کرنی یعنی بوڑھا کرنا یعنی بوڑھا
کر کے مارنا یا جوان یا بچہ ہی مارنا خدائے تعالیٰ پہ آسان ہے
جو چاہے سو کرے۔

وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ۖۗ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ
شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا
طَرِیًّا اور برابر نہیں دو دریا جو ایک کا پانی میٹھا مزے دار ہے
اور یہ دوسرے کا کھاری کڑوا پانی ہے اور دونوں سے کھاتے
ہو تم گوشت تازہ مچھلی کا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ
وَتَرَی الْفُلْكَ فِیْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور ان دونوں دریا سے نکالتے ہو ۱۲
اور باہر لاتے ہو گہنے بنانے کو موتی مونگا جو پہنتے ہو یعنی اپنی
عورتوں کو پہناتے ہو اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے ناؤں کو ان
دونوں دریا میں جو پھاڑتی چلتی ہیں پانی کو تو اُن ناؤں میں چڑھ
کر ڈھونڈو تم خدائے تعالیٰ کے فضل سے نفع سوداگری کے یہ
انعام ہے تم پہ اس واسطے کہ شاید تم ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤ
اور دیکھو قدرت خدائے تعالیٰ کی جو اپنی قدرت سے

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۙ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖؗ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ

۴۷

Marfat.com

سما دیتا ہے اور داخل کرتا ہے تھوڑی سی رات دن میں گرمی کے
موسم کے اندر جو دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور
سما دیتا ہے تھوڑا سا دن رات میں جاڑے کے موسم میں جو راتیں
بڑی ہوتی ہیں اور دن چھوٹے اور تابعدار کیا سورج اور چاند کو
جو خدمتیں ان پر مقرر کی ہیں جو یہ سب چلے جاتے ہیں واسطے
ایک وقت مقرر کے یعنی قیامت تک تو دن اور رات اور برس
اور مہینے معلوم ہوتے ہیں۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ
وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ
قِطْمِيْرٍ ۝ یہ ہے خدائے تعالیٰ پروردگار تمہارا اس کے واسطے 13
ہے بادشاہت سب زمین و آسمان کی اور وہ جن کو پکارتے
ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے مالک نہیں ..... کھجور کی ایک
گٹھلی کے چھلکے کے بھی یعنی ایک چھلکے پر مالک نہیں ہو سکتے
تب بھلا پھر ایسے بے مقدور خدائے تعالیٰ کے شریک کیونکر
ہو سکتے ہیں۔
اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا
مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ط وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ط
وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ اگر پکارو یعنی دعا مانگو بتوں سے ع ۲ 14
جن کو شریک کرتے ہو خدائے تعالیٰ کے ساتھ اُن سے جو دُعا
مانگتے ہو تو وہ نہیں سنتے تمہارے پکارنے کو جو وہ بےجان ہیں
اور اگر بھلا قبول کیا کہ سنیں تمہارا پکارنا تو قبول نہ کریں تمہاری
دعا یعنی تمہارا مدعا پورا نہ کر سکیں جو انہیں قدرت نہیں نفع پہنچانے
کی اور نقصان دور کرنے کی اور قیامت کے دن ..... منکر
ہو دیں گے بت تمہارے شریک کرنے سے یعنی بت کہیں گے
قیامت کو جو یہ ہمیں پوجتے تھے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے
اور خبر نہ کرے گا کوئی تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل کام
کی جیسے کہ خبر دیوے خبر جاننے والا یعنی جیسے خبر خدائے تعالیٰ
تجھے سناتا ہے سچی قیامت کے احوال کی ایسی خبر کوئی نہیں کہنے کا
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ج وَاللّٰهُ
هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اے لوگو تم محتاج اور منگتا ہو 15

خدائے تعالیٰ کے یعنی روزی اور گناہ معاف کرانے ہمیشہ اس
سے چاہتے ہو اور خدائے تعالیٰ بے پروا ہے تعریف کیا گیا
خوبیوں والا۔
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ 16
وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ اگر چاہے تو لے جاوے تم کو 17
دنیا سے اور ناپید کرے اور لے آوے یعنی پیدا کرے نئی خلقت
ایسی جو حکم سب خدائے تعالیٰ کے بجا لاویں اور نہیں ہے یہ بات
یعنی تم کو فنا کرنا اور نئی خلقت کا پیدا کرنا خدائے تعالیٰ پر بھاری
اور مشکل یعنی بہت آسان ہے۔
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ط وَاِنْ تَدْعُ
مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ
ذَا قُرْبٰى ط اور نہ اٹھاوے گا بوجھ کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھا
کسی اور کا اور اگر پکارے کوئی بوجھل کسی کو جو بوجھ اٹھالے اس کا
تو ہرگز نہ اٹھایا جاوے گا اس بوجھ سے ذرا بھی اگرچہ ہووے
نزدیکی ناتے دار یعنی کیسا ہی عزیز اور پیارا ناتے دار اس کا ہو
تو بھی کسی کے گناہ کا بوجھ قیامت کے دن نہ اٹھاوے گا بلکہ سب
اپنی اپنی حالت میں گرفتار ہوں گے۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط وَمَنْ
تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ط وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ سوائے 18
اس کے نہیں یعنی مقرر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراتا ہے
ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے بغیر دیکھے یعنی وہ
لوگ جو ایمان لاتے ہیں بن دیکھے وہی تیری بات سچی جانتے ہیں
اور قائم رکھتے ہیں نماز کو جو وقت پر ادا کرتے ہیں اور جو کوئی
پاک ہووے گناہوں سے تو وہ البتہ پاک ہوا اپنے واسطے یعنی
فائدہ اس کا اسی کے واسطے ہے اور خدائے تعالیٰ کی طرف پھرنا
ہے سب کو اور اپنے اپنے کاموں کی جزا پانی ہے
وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ 19
وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي 20، 21
الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ج

Marfat.com

۲۲،۲۳ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ○ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ○
اور نہیں یکساں اندھا یعنی کافر گمراہ اور دیکھنے والا یعنی مومن جو
سیدھی راہ چلتا ہے اور نہ برابر ہے اندھیرا یعنی نادانی اور
جہالت کفر کی اور اجالا یعنی جاننا خدائے تعالیٰ کی راہ کا اور علم دین
کا یکساں نہیں چھاؤں بہشت کی اور نہ گرمی دوزخ کی اور برابر
نہیں جیتے ہوتے اور مردے یعنی مومن جو حکم خدائے تعالیٰ کا
اور اس کے پیغمبر کا بجالاتے ہیں وہ زندہ ہیں اور کافر جو سمجھتے نہیں
سچی بات اور دیکھتے نہیں نشانیاں قدرت کی اور معجزے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو مردے ہیں بیشک خدائے تعالےٰ
سنواتا ہے اور سمجھ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور نہیں ہے تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سنا سکے بات اس شخص کو جو گور میں
مردہ پڑا ہے یعنی یہ کافر تیری بات ہرگز نہیں سنتے جیسے گور
میں کے مردے نہیں سنتے اور نہیں ہے تو مگر ڈرانے والا خدائے
تعالیٰ کے عذاب سے یعنی تیرا کام ڈرانا ہے اور کچھ تیرا ذمہ نہیں
ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ
۲۴ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ○ بیشک ہم نے بھیجا تجھ کو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ دین سچے کے جو اسلام ہے خوشخبری
دینے والا ثواب کی مومنوں کو بدلے نیک کاموں کے اور ڈرانے
والا عذاب سے گناہ کرنے کے سبب اور نہ تھا کوئی فرقہ مگر وہ جو
گذرا اس فرقے میں ڈرانیوالا یعنی ہر ایک قوم میں ہم نے پیغمبر
بھیجا تھا ڈرانے کو۔

وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ
جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ
۲۵ الْمُنِیْرِ ○ اور اگر یہ لوگ مکے کے جھوٹا کہیں تجھ کو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو تو تعجب مت جان اور غمگین نہ ہو جو مقرر جھوٹا
کہہ چکے ہیں پیغمبروں کو وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے جو آتے
تھے ان پاس اس وقت کے پیغمبر مع نشانیوں اور معجزوں روشن
کے ساتھ ورقوں کے یعنی چھوٹی کتابیں جیسے حضرت ادریس اور

حضرت شیث اور حضرت نوح علیہم السلام کے صحیفے تھے اور
کتابوں بڑی روشن کے جیسے توریت اور انجیل وہ پیغمبر ایسی
نشانیاں لے کر آتے تھے سو اس وقت کے کافروں نے ان سب
پیغمبروں کو جھوٹا کہا تھا سو اپنی سزا کو پہنچے یہ کافر بھی اپنے کاموں
کی سزا پائیں گے۔

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ○ ۲۶ ع ۳ ۱۵
پھر پکڑا ہم نے ان کافروں کو عذاب میں جنہوں نے پیغمبروں کو
جھوٹا کہا تھا پھر کیسا ہوتا ہے نہ ماننا ہمارے حکم کا جو پیغمبروں کی
زبانی بھیجا ہم نے جو حال ان کافروں کا مشہور ہے جو کس طرح عذاب
میں ہلاک ہوتے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا
بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ
بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ ○ ۲۷
کیا نہیں دیکھا تو نے جو خدائے تعالیٰ نے بھیجا آسمان سے پانی
پھر باہر نکالے ہم نے اس پانی سے میوے طرح طرح کے رنگ
کے اور پہاڑوں سے راہیں سفید اور لال کتی رنگ کی اور کالی بہت
سیاہ یا جواہر سفید اور سرخ کتی رنگ کے اور پیدا کیے

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ○ آدمیوں کی خلقت سے چوپائے جانور اور ۲۸
بیل گائے اونٹ طرح طرح کے رنگ کے اسی طرح سوائے اس
کے نہیں کہ مقرر ڈرتے ہیں خدائے تعالیٰ سے اسکے بندے عقلمند یعنی
جن لوگوں کو عقل اور سمجھ ہے وہی ڈرتے ہیں تو گناہ نہیں کرتے
اور حکم رسول کا اچھی طرح بجالاتے ہیں بیشک خدائے تعالیٰ زبردست
ہے جو کسی سے نہیں ڈرتا بخشنے والا ہے ڈرنے والوں کے گناہوں کو

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ
تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ○ بیشک وہ لوگ جو پڑھتے ہیں خدائے تعالیٰ ۲۹
کی کتاب کو یعنی قرآن پڑھتے ہیں اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور

Marfat.com

بانٹتے ہیں ہماری راہ میں اس چیز سے جو ہم نے روزی دی ہے
ان کو اس میں سے خیرات کرتے ہیں چھپا کر محتاجوں کو دیتے ہیں اور
سب کے روبرو حقداروں کو دیتے ہیں جو امید رکھتے ہیں ایسی
سوداگری میں ہرگز نقصان اور ٹوٹا نہ ہو اور اس امید پر یہ
کام کرتے ہیں۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ
إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝ تو پورا دیوے خدائے تعالیٰ ان کو بدلہ ۳۰
ان کے کاموں کا اور زیادہ دیوے اپنی بخشش سے بے شک
خدائے تعالیٰ بخشش کرنے والا ہے ان بندوں پر جو اس کا حکم
بجا لاتے ہیں اور بدلہ شکر کا دینے والا ہے شکر کرنے والوں کو

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ
لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ اور وہ جو کہلا بھیجا ہم نے تیری طرف قرآن سے ۳۱
یعنی قرآن کی آیتیں جو ہم نے بھیجا تھا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سو سچ ہے اور درست ہے موافق اگلی کتابوں کے یعنی
بہت باتیں توریت اور انجیل کی قرآن کے موافق ہیں جو غور کرو
تو بیشک خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کے احوال سے خبر رکھتا ہے
اور ان کے کاموں کو دیکھتا ہے

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ
عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ
وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ
الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ پھر وارث کیا ہم نے قرآن کا ان لوگوں ۳۲
کو جن کو چن لیا ہم نے اپنے بندوں سے یعنی مومن اور مسلمان
امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر ان میں سے کوئی
ظلم کرنے والا ہے اوپر اپنے جو گناہ کرتے ہیں اور اچھے کام
نہیں کرتے اور ان میں سے بعض بیچ کے حال میں ہیں یعنی اچھے
کام بھی کرتے ہیں تھوڑے اور گناہ بھی کرتے ہیں پھر توبہ کرتے
ہیں پھر گناہ ہوتے ہیں ان سے پھر پچھتاتے ہیں اپنے گناہوں پر
اور ان میں سے بعضے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے بڑھ گئے
ہوتے ہیں نیک کاموں میں یعنی ان سے گناہ بڑے اور چھوٹے
شریعت کے نہیں ہوتے اور رات دن نیک کام ہی کرتے ہیں
حکم خدائے تعالیٰ کا سب بجا لاتے ہیں یہی ہے وہ بخشش اور
فضل و کرم خدائے تعالیٰ کا بڑا پھر وہ چنے ہوئے لوگ جو امت
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے ان کے واسطے

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ
مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝ ۳۳
باغ ہیں ہمیشہ رہنے کو جو لاویں گے ان باغوں کے اندر پہناویں
گے ان باغوں کے اندر لیجا کر کنگن سونے کے اور موتی پہناویں گے
اور پوشاک ان کی ہوگی بہشت میں ریشمی باریک ستھری عمدہ
پھر وہ لوگ بہشت میں عیش کریں گے

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ
إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝ اور کہیں گے تمامی تعریف ۳۴
خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہے جس نے کھویا ہم سے عذاب کے
غم کو بے شک پروردگار ہمارا ہر طرح بخشنے والا ہے گناہوں کا
بدلہ دینے والا ہے شکر کرنے والوں کو

الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ ۚ لَا
يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ۝ ۳۵
خدائے تعالیٰ جس نے اتارا ہم کو ہمیشہ رہنے کے گھر میں اپنی بخشش
سے نہیں پہنچتی اس گھر میں محنت اور دکھ کھانے پینے کا اور نہ یہاں
ہم کو تھکنا ہے کسی کام سے دلگیری ہے اور نہ فکر اور نہ اندیشہ
ہے کسی چیز سے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ
عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ
كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان نہ لائے ۳۶
اور کافر رہے واسطے ان کے آگ ہے دوزخ کی حکم نہ ہوگا ان
پر موت کا یعنی دوزخ میں کافر نہ مریں گے جو آگ کے عذاب
سے چھوٹیں اور وہ عذاب کچھ کم نہ ہوگا ان سے بلکہ زیادہ ہی ہوتا
جاوے گا ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم کافر کو جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کاکہانہ مانا اور ان سے دشمنی کی

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ اور کافر فریاد کرتے ہیں دوزخ میں اور کہتے ہیں اسے پروردگار ہمارے باہر لا ہم کو دوزخ سے اور دنیا میں بھیج تو کریں ہم اچھے کام سوائے ان کاموں کے جو کرتے رہے ہم اب تک دنیا میں جواب عذاب دیکھا ہم نے اور جانا ہم نے کہ جو کیا تھا دنیا میں اس کا بدلا ایسا ہی ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے فرشتہ کہے گا ان کو اسے کیا زندگانی نہ دی تھی ہم نے دنیا میں اتنی جو نصیحت مانتے اس زندگانی میں جو کوئی چاہے کہ نصیحت مانے تو غنیمت سمجھے اس زندگانی کو اور آیا تمہارے پاس ڈرانے والا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر جب اس زندگانی میں تم نے نصیحت نہ مانی اور اب دوبارہ دنیا میں پھر جانا نہیں

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ۝ پھر چکھو عذاب دوزخ کا اور نہیں واسطے ظالموں کے کوئی یار مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑا دے یا کچھ عذاب میں کمی کروا دے

إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے چھپی آسمانوں اور زمین کی باتوں کا مقرر خدائے تعالیٰ واقف ہے دلوں کے بھیدوں کا

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ۝ وہی ہے خدائے تعالیٰ جس نے کیا تم کو نائب یعنی بادشاہت دی تم کو زمین میں پھر جو کوئی نافرمانی کرے اور شکر اس نعمت کا بجا نہ لائے پھر اسی پر ہے خرابی شکر کرنے کی اور زیادہ نہیں کرتی شکر نہ کرنے والوں کو ان کی ناشکری ان کے پروردگار کے پاس سوائے بیزاری کے اور غصے کے اور نہیں زیادہ کرتا کافروں کو کفران کا مگر نقصان اور ٹوٹا یعنی ان کے شکر نہ کرنے سے اور کافر ہونے سے دو چیزوں کے سوا اور کچھ فائدہ نہیں ہے ایک تو بیزار ہونا اور غصہ خدائے تعالیٰ کا اور دوسرے نقصان اور ٹوٹا ان کا آخرت میں۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ ..... الَّذِينَ تَدْعُونَ
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ
أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ۚ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا
فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ۴۰
وسلم اسے بھلا دیکھو تو اپنے ان شریکوں کو جن کو پکارتے ہو
سوائے خدائے تعالیٰ کے دیکھو دکھاؤ تو مجھے جو انہوں نے
پیدا کیا ہے زمین میں سے یا کچھ ان کا ساجھا ہے آسمانوں میں
یا دی ہے ہم نے کوئی کتاب ان شریک کرنے والوں کو جو پھر وہ
حجت اور دلیل پر ہو دیں اس کتاب سے وہ اصل نہیں ہے جو وہ
کہتے ہیں بلکہ وعدہ نہیں دیتے یہ بعضے مشرک بعضوں کو کہ بت
بخشوائیں گے ہم کو قیامت میں مگر فریب اور دغا اور دھوکا ہے
یعنی یہ وعدہ نرا جھوٹ ہے کس واسطے کہ بت قیامت کو آپ
ہی عاجز و حیران ہوں گے عذاب میں اور بیزار ہوں گے اپنے
پوجنے والوں سے

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ
وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ ۚ
إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝ بے شک خدائے تعالیٰ تھامے ۴۱
رکھتا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اس واسطے کہ اپنی جگہ سے جاتے
نہ رہیں یعنی ڈھنے اور گرنے سے بچیں اور اگر آسمان اور زمین
اپنی جگہ سے جاتے رہیں تو کوئی انہیں تھام نہیں سکتا پیچھے اس کے
کہ یہودی حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
خدا کا بیٹا کہتے تھے تو یہ ایسی سخت بات ہے کہ آسمان گرے
اور زمین پھٹے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں تھام رکھا
ہے نہیں تو ایسی باتوں سے گر پڑے تو کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا

Marfat.com

اور نہ ہے جو انہیں تھام رکھتا بیشک خداتے تعالیٰ تحمل کرنے
والا ہے جو ایسوں کے عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا بخشنے
والا ہے اگر توبہ کریں ایسی باتوں سے مکے کے لوگ پہلے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے سنتے تھے کہ یہود اور
نصاریٰ نے اپنے اپنے پیغمبروں کو جھوٹا کہا تھا یہ سن کر قسم کھاکر
کہتے تھے کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو البتہ ہم اس پیغمبر
کو سچا جانتے اور اس کی تابعداری کرتے جیسے کہ خداتے تعالیٰ
فرماتا ہے

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ
نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ اور قسم ۴۲
کھاتے تھے خداتے تعالیٰ کی بڑی سخت قسم اپنی اس بات پر کہ
اگر آوے ان پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر تو ہر طرح ہوتے راہ
پانے والے زیادہ کسی اور دین والوں سے یعنی جیسے اگلے لوگ
ایمان لاتے ہیں ہم ان سے بہت اچھی تابعداری کرتے اپنے پیغمبر
کی یہ بات قسمیں سخت کھاکر کہتے ہیں پھر جب کہ آیا ان مکے کے
لوگوں کے پاس ڈرانیوالا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو نہ زیادہ کیا ان مکے کے لوگوں کو ان کے آنے نے مگر پرے
ہٹنا اور دور بھاگنا ایمان سے اور زیادہ ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے آنے سے مکے کے لوگوں کو

اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَ لَا
يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ تکبر خداتے تعالیٰ کے
حکم سے زمین میں یعنی دنیا میں اور فریب کرتے ہیں برے۔
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہلاکی کے واسطے اور پھر نہیں پھرتا
برا فریب مگر اسی پر جو فریب کرتا ہے یعنی دغا کرتا ہے الٹ (ع ۸ / ۱۷)
پڑتا ہے دغا بازوں پر آخر کو فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ
الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَ لَنْ
تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ پھر یہ مکے کے لوگ نہیں راہ ۴۳
دیکھتے مگر پہلے لوگوں کی ریت رسم کی کو جیسے پہلے لوگوں پر جنہوں
نے اپنے وقت کے پیغمبروں کو جھوٹا کہا اور دشمنی کی ان پر مقرر
عذاب آیا ویسا ہی یہ لوگ بھی عذاب کی راہ دیکھتے ہیں پھر نہ
پاوے تو خداتے تعالیٰ کی ریت کو بدلنا اور نہ پاوے تو خداتے
تعالیٰ کی رسم کو پھر جانا یعنی جو رسم خداتے تعالیٰ کی ہے کہ جس قوم نے
اپنے وقت کے پیغمبر کو ستایا اور جھوٹا کہا اس قوم پر مقرر ایسا
عذاب آیا جو وہ سب ہلاک ہوتے

اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ
قُوَّةً ۭ اسے کیا نہیں مسافری کرتے ہیں مکے کے لوگ ملک میں جو
دیکھیں شام اور یمن کی راہ میں جو کیسا ہوا آخر کام ان لوگوں کا
جو پہلے ان لوگوں سے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود کی جو تھے وہ بہت
زور آور مکے کے لوگوں سے یعنی زور آور جن کی عمر بھی بڑی اور
دولت بھی بہت تھی ان سے ویسوں کو عذاب سے مار کر ہلاک
کیا چاہیے کہ یہ لوگ ان کا حال سن کر ان کے مکان ویران دیکھ
کر ڈریں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جان کر تابعداری
کریں تو ان کے حق میں یہ بھلائی ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ
مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
۴۴ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ اور نہیں ہے خداتے تعالیٰ ایسا جو کوئی چیز
اسے عاجز کر سکے آسمانوں میں اور زمین میں پھر جو چاہے خداتے
تعالیٰ کر سکتا ہے بیشک خداتے تعالیٰ جاننے والا ہے سب چیز کا
سب کچھ کر سکنے والا زبردست ہے

وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ
عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ
۴۵ بَصِيْرًا ۝ اور اگر پکڑے خداتے تعالیٰ لوگوں کو بسبب ان کاموں
کے جو وہ کرتے ہیں تو نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک چلنے پھرنے
والے کو بھی لیکن ڈھیل دیتا ہے ان کو خداتے تعالیٰ اپنے فضل
سے ایک وقت مقرر کیے ہوتے تک جو موت ہے پھر جب
آوے وقت ان کی موت کا تو پھر بیشک خداتے تعالیٰ ہے اپنے

Marfat.com

بندوں کے احوال دیکھنے والا یعنی دیکھتا ہے اور جانتا ہے سب
کے احوال کو۔ پھر جیسا کچھ وہ بھلا اور برا کام کرتے ہیں
ہر ایک کو اس کے کام کے موافق بدلہ دیوے گا قیامت
کے دن۔

سُوْرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً

یٰسٓ ۚ حرف جدا جدا جو قرآن میں ہیں یہ بھید ہے خدائے
تعالیٰ اور رسول کے بیچ جو کوئی اس بھید سے واقف نہیں مگر
عالموں نے کچھ کچھ کہا ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ نام خدائے تعالیٰ
کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام سورۃ کا ہے اور بعضے کہتے ہیں
کہ سات نام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں ہیں
ان میں سے ایک یہ بھی ہے جیسے کہ اہلِ بیت کو آلِ یٰسین کہتے
ہیں تفسیر کرنے والے کہتے ہیں جو کافر مکے کے حضرت پیغمبر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ تو بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا نہیں ہے
سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰسٓ اے سید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۙ قسم ہے قرآن حکم کرنے والے کی۔
یعنی قرآن جو حکم کرتا ہے سچا اور مضبوط اس کی قسم ہے کہ

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ بے شک تو بھیجے ہوؤں سے ہے ۳
عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؕ اوپر راہ سیدھی کے جو دین اسلام ۴
ہے یعنی جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ
علیہم السلام آئے تھے تو بیشک ویسا ہے اور وہ قرآن جس کی قسم کھائی
تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۙ نیچے بھیجا ہے خدائے تعالیٰ ۵
زبردست مہربانی کرنے والے نے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس واسطے بھیجا ہے
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ ۶
جو تو ڈراوے ایک قوم کو عذاب سے خدائے تعالیٰ کے جو نہیں
ڈرایا کسی پیغمبر نے اس قوم کے باپ دادا کو یعنی جبکہ ان کے باپ دادا
کو کسی نبی نے خدا کی راہ نہیں بتائی اس سبب سے یہ واقف نہیں

سلہ اس سورت کی برکت ظاہر اور اسکی فضیلت مشہور ہے معقل بن یسار رفعاً کہتے ہیں قرآن کا دل یٰسٓ ہے کوئی شخص اسکو باارادۂ آخرت نہیں پڑھتا ہے لیکن بخشدیا جاتا ہے تم اسکو اپنے
موتیٰ پر پڑھو اخرجہ النسائی ابو داؤد وابن ماجۃ وابن حبان وصححہ واحمد والحاکم وصححہ) ہر چیز کا دل وہ ہوتا ہے جو اسکا لب لباب خاص ہو یہ سورۃ لب لباب خالص کتاب ہے مردوں پر پڑھنے کو اسلیئے
فرمایا کہ اس میں ذکر احیاء موتیٰ و نفخ صور کا ہے یا ایک خاصیت ہے تخفیف کی مردوں پر حدیث انس میں ایک بار پڑھنا اس کا برابر دس بار قرآن پڑھنے کے آیا ہے اخرجہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب حدیث جندب میں آیا ہے کہ جو کوئی اس کو رات میں ابتغاءً لوجہ اللہ پڑھتا ہے وہ بخشدیا جاتا ہے رواہ ابن حبان وابن السنی شرجی فرماتے ہیں بعض احادیث میں آیا ہے
یٰسٓ لما قرأت لہ یعنی اس کو جس مطلب کے واسطے پڑھو وہی حاصل ہو ایک فائدہ اس کا یہ ہے کہ جس کام کے لیے اکتالیس بار پڑھی جائے وہ ضرور پورا ہو کوئی
سا بھی کام کیوں نہ ہو سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سیرت میں ذکر کیا ہے کہ حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں رفعاً روایت کی ہے جو کوئی یٰسٓ پڑھے گا اگر خائف
ہے تو امن میں ہو جائے گا اگر بیمار ہے تو شفا پاوے گا اگر بھوکا ہے تو شکم سیر ہو جائے گا اس طرح کے بہت سے خصائل ذکر کیے یہ دارمی نے بسند صحیح
عطاء روایت کی ہے کہ مجھے حضرتؐ سے یہ بات پہنچی ہے من قرأ یٰسٓ فی صدر النہار قضیت حاجتہ بعض نے کہا ہے کہ جو کوئی اس سورۃ کو اول روز
میں پڑھے گا وہ شام تک فرحاں و شاداں رہے گا اور جو اول شب پڑھے گا وہ صبح تک مسرور رہے گا۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سورۃ میں ذکر رحمٰن چار جگہ ہے اور اسم ذات
تین جگہ آیا ہے اسی طرح سورہ تبارک الذی میں سو جو شخص اس سورۃ کو پڑھے اور ذکر رحمٰن پر پہنچے تو ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے اور جب ذکر اسم ذات پر پہنچے تو بائیں ہاتھ
کی بند کرے اور جب سورہ تبارک الذی پڑھے تو ذکر رحمٰن پر انگلی داہنے ہاتھ کی اور اسم ذات پر بائیں ہاتھ کی کھولدے جو کوئی اس طرح کرے گا اس کی حاجت قضا اور دعا قبول ہوگی
لیکن اللہ سے ڈرے اور سوائے خیر کے کچھ دعا نہ کرے ورنہ اس کی برکت سے محروم رہے گا۔ یہ عقدہ فتح خضر کا لگاتار ہو انتہیٰ کلام الشرجی رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲ +

Marfat.com

اور بے خبر ہیں خدائے تعالیٰ کی صفتوں سے اور اس کی رحمت اور
عذاب سے تو انہیں خبردار کر تو جانیں اور حکم خدائے تعالیٰ کا وقف غفران
بجالاویں اور اس کے عذاب سے ڈریں مکے کے لوگوں میں بعد حضرت
اسماعیل علیہ السلام کے کوئی نبی نہیں آیا تھا
لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا
7 يُؤْمِنُوْنَ ۝ بے شک ثابت اور درست ہوئی بات عذاب کی وقف لازم
اوپر بہت ان کافروں کے پھر یہ ایمان نہیں لانے کے یعنی ہمیں
یقین ہے کہ یہ بہت مکے لے لوگوں سے ایمان نہیں لانے کے
اس واسطے ان پر عذاب ثابت ہوا اور مقرر ہوا
اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ
8 فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ مقرر ہم نے ڈالے ہیں ان کی گردنوں میں طوق
جو وہ طوق ٹھوڑیوں تک ہیں پھنسے ہوتے پھر وہ کافر سر نہیں ہلا سکتے
اور نہیں پھر سکتے کسی طرف اس طوق کے سبب
وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ
9 سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور بنائی ہم نے
روبرو اُن کے ایک دیوار اور پیچھے ان کے ایک دیوار پھر ڈھانکا
ہم نے ان کی آنکھوں کو پھر کچھ ان کو نظر نہیں آیا
وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
10 لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور برابر ہے ان پر جن پر عذاب مقرر ہوچکا ہے
کہ تو ڈرادے یا نہ ڈرادے ان کو وہ ایمان نہیں لانے کے
اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ
11 بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝ اور سوائے اس
کے نہیں یعنی مقرر تو ڈرادے گا اسی کو جو تابعداری کرے گا قرآن کی
اور ڈرے گا خدائے تعالیٰ سے بغیر دیکھے اس کے عذاب کے اپنے
دل میں ایسے شخص کو خوشخبری دے گناہ معاف ہونے کی اور بدلہ
ملنے بڑے کی یعنی خوشخبری دے اس ڈرنے والے کی جو تیرے گناہ
بخشے جائیں گے اس ڈرنے کا بہت بڑا بدلہ ملے گا جو تیری
سمجھ میں نہ آوے
اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا

وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝
اور ہم جلاتے ہیں مردے کو اور لکھتے ہیں ہم جو آگے بھیجتے ہیں نیکی
اور بدی سے اور نشانیاں بھی ان کی لکھی ہیں ہم نے جو چھوڑ گئے
ہیں اور سب چیز کا حساب کیا ہے پہلی کتاب میں کھلا ہوا روشن
یعنی لوح محفوظ میں سب لکھا ہوا ہے
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا
13 الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کہہ مکے
کے لوگوں کو کہاوت اور خبر گاؤں کے رہنے والوں کی جس وقت
کہ آئے اس گاؤں میں بھیجے ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے تو پیچھے ان کے حضرت شمعون الصفا
ان کی جگہ خلیفہ ہوئے۔ یوں کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے پہلے آسمان پر جانے سے یا حضرت شمعون نے بعد ان کے دو
آدمیوں کو اپنے یاروں سے انطاکیہ کے شہر میں بھیجا تو خلقت
خدائے تعالیٰ کو راہ بتاویں وہ دونوں جب شہر کے نزدیک پہنچے
تو ایک بوڑھے کو دیکھا کہ دنبیاں چراتا تھا اس نے پوچھا کہ تم کون
ہو انہوں نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھیجا ہے تو
خلقت کو بت پرستی سے منع کریں اور خدائے تعالیٰ وحدہ
لاشریک کی راہ بتاویں اس بوڑھے نے کہا کیا دلیل ہے تمہارے
اس سچ بولنے پر اور تمہیں سچا کیونکر جانیں انہوں نے کہا کہ ہم ماں
کے پیٹ کے اندھوں کو اور کوڑھیوں کو اچھا کرتے ہیں اس نے کہا
کہ کئی برس سے میرا بیٹا بیمار ہے اور کسی حکیم کی دوا اسے اثر نہیں کرتی
اور وہ تندرست نہیں ہوتا اگر تم اسے اچھا کردو تو میں تمہارے خدا کو
مانوں وہ دونوں اس بیمار کے سرہانے آگئے اور دعا مانگی خدائے تعالیٰ
نے اسی وقت اسے شفا دی اور وہ بوڑھا مسلمان ہوا اسی کو حبیب
نجار کہتے ہیں پھر یہ خبر ان دونوں شخصوں کی اس شہر میں مشہور ہوئی
اور وہاں کے بادشاہ کا نام انطخش رومی تھا اور بت پرستی کرتا
تھا اس نے ان کا احوال معلوم کرکے ان دونوں کو قید کیا پھر حضرت
شمعون الصفا نے ان کو انطخش سے دوستی اور یارانہ پیدا کرکے
انہیں چھڑایا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

Marfat.com

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا
۱۴ بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ جب بھیجا ہم نے
شہر انطاکیہ کے رہنے والوں کی طرف دو پیغمبر ہمارے حکم سے جو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے بھیجے تھے پھر اس شہر کے لوگوں نے ان دونوں کو
جھوٹا جانا یعنی ان کو کہا کہ تم جھوٹے ہو اور انہیں قید کیا پھر ہم نے
قوت اور مضبوطی دی تیسرے سے پھر کہا ان پیغمبروں نے کہ ہم بیشک
تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ
۱۵ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ کہا اس
شہر کے لوگوں نے نہیں ہو تم مگر آدمی ہم جیسے یعنی جیسے ہم ہیں ویسے
تم ہو اور نہیں بھیجی خدائے تعالیٰ نے کوئی چیز یعنی خدائے تعالیٰ
نے کچھ نہیں بھیجا تم جھوٹے ہو
۱۶ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝
۱۷ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ کہا ان بھیجے ہوؤں
نے کہ پروردگار ہمارا جانتا ہے کہ بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے
ہیں اور نہیں ہم پر مگر پیغام پہنچانا کھلا ہوا یعنی ہمارا ذمہ یہی تھا جو حکم
تم کو پہنچا دیا آگے تم جانو اگر تم نہ مانو گے ہمارا کہنا تو تم پر عذاب
آوے گا کہتے ہیں کہ اس شہر میں اناج مہنگا ہوا تو پھر
قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ
۱۸ وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ کہا اس شہر کے لوگوں نے
کہ ہم نے شگون برا جانا ہے تمہارے آنے سے یعنی جب سے تم آئے
ہو مینہ نہیں برسنا اور کھیت سوکھ گئے اگر تم اپنی بات کو نہ چھوڑو گے
تو ہم تمہیں پتھراؤ کریں گے اور ہر طرح پہنچے گا تم کو ہم سے بڑا
سخت عذاب۔
قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ
۱۹ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ کہا ان بھیجے ہوؤں نے کہ شگون بد تمہارا تمہارے
ساتھ ہے یعنی تم جو ہمیں جھوٹا جانتے ہو اور حکم پیغمبر کا نہیں مانتے
اس سبب سے مینہ نہیں برستا اور تم پر یہ سختی ہے اے کیا نصیحت
جو کرتے ہیں تم کو یہ شگون بد جانتے ہو اور ہمیں تم ڈراتے ہو کہ ہم

عذاب کریں گے تم کو یعنی ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں اس کو شگون بد جانتے ہو اور کہتے ہو کہ پتھراؤ کریں گے اور دکھ دیویں گے تمہیں انصاف نہیں بلکہ ہو تم لوگ حد سے بڑھے ہوئے کہتے ہیں کہ پہلے دو شخص آئے تھے ان کو بعد اس گفتگو کے قید کیا پھر جو حضرت شمعون الصفا آئے اور الطبش بادشاہ سے ملے اور اس کے مصاحب ہوئے اور بادشاہ کے ساتھ بت خانے میں جاتے تھے اپنے خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرتے تھے وہ جانتے تھے کہ ہمارے بتوں کو سجدہ کرتا ہے یہاں تک کہ بادشاہ سے دوستی پیدا کی جو بادشاہ کوئی کام بغیر مصلحت ان کے نہ کرتا تھا ایک دن حضرت شمعون الصفا نے بادشاہ سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ تم نے دو مسافروں کو قید کیا ہے لیکن قید کرنے کا سبب معلوم نہیں بادشاہ نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ ان بتوں کے سوا اور ایک خدا ہے حضرت شمعون نے کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے بھلا بلاؤ تو سہی ان کو میں بھی سنوں جو وہ کیا کہتے ہیں بادشاہ نے ان کو بلوایا جب انہوں نے آن کر حضرت شمعون کو دیکھا تو خوش ہوئے اور بے ڈر ہو کر خاطر جمع سے بیٹھے حضرت شمعون نے پوچھا کہ تم کسے پوجتے ہو انہوں نے کہا جس نے آسمان و زمین بنایا ہے اسے ہم پوجتے ہیں پھر حضرت شمعون نے پوچھا کہ تمہارا خدا کیا کرتا ہے انہوں نے کہا کہ ہمارا خدا اندھوں کو آنکھیں دیتا ہے۔ حضرت شمعون نے کہا بادشاہ کو کہ ایک اندھے کو بلاؤ اندھا آیا اور کہا ان کو کہ اپنے خدا کو کہو کہ اس کی آنکھیں اچھی ہوں انہوں نے دعا مانگی اسی وقت وہ اچھا ہوا حضرت شمعون نے کہا کہ ہم بھی اپنے ان خداؤں سے کہیں تو یہ بھی اسی طرح اندھے کو آنکھیں دیویں بادشاہ نے حضرت شمعون سے آہستہ کہا کہ بتوں کو کچھ قدرت نہیں نہ وہ سنتے ہیں نہ کچھ دیکھتے ہیں حضرت شمعون نے پھر ان دونوں سے کہا کہ خدا تمہارا اور کیا کرتا ہے انہوں نے کہا کہ اور مردے جلاتا ہے حضرت شمعون نے کہا کہ اگر یہ بات ہو تو ہم تمہارے خدا کو سب پوجا کریں۔ ایک بیٹی بادشاہ کی کتنے دن کی موئی ہوئی تھی اس کو انہوں نے حکم خدائے سبحانہ وتعالیٰ سے جلایا اور بادشاہ اور کتنے آدمی اس کے ساتھ مسلمان ہوئے اس شہر کے لوگوں نے ان سب کے مار ڈالنے کی فکر کی یہ ماجرا حبیب نجار نے سنا اور دوڑے جیسے کہ خدائے تعالیٰ

٧۵

Marfat.com

فرماتا ہے۔
وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ
یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ ۲۰
اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور آیا دور سے شہر کے ایک مرد ۲۱
یعنی حبیب نجار جلد اس حال میں اور کہا اے قوم میری تابعداری
کرو پیغمبر کی اور کہا مانوان کا اس قوم نے یہ بات سن کر حبیب سے
کہا کہ کیا تو ان کے خدا پر ایمان لایا ہے پھر حبیب نے ان کو کہا کہ
جو نہیں مانگتے تم سے کچھ مزدوری اس پیغام پہنچانے پر اور وہ آپ
راہ پائے ہوئے ہیں یعنی واقف ہیں خدائے تعالیٰ کی سیدھی
راہ سے۔
وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ
تُرْجَعُوْنَ ۝ اور کیا ہوا مجھ کو جو نہ پوجوں میں اس کو جس نے پیدا ۲۲
کیا مجھے اور تم بھی اسی کو پوجو کس واسطے کہ تم سب کو اسی کی طرف
پھرنا ہے قیامت کو حساب کے واسطے اور جیسا کام تم نے کیا ہوگا
ویسا ہی بدلہ پاؤ گے اے احمقو تمہاری طرح
ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ
بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ۝
کیا پکڑوں میں اور پوجوں میں سوائے اس خدائے تعالیٰ کے اور ۲۳
خداؤں کو جو اگر چاہے وہ خدائے تعالیٰ میری برائی تو نہ دور ہو مجھ
سے وہ برائی ان خداؤں کے بخشوانے سے ذرا بھی یعنی اگر خدائے تعالیٰ
مجھ پر غصہ ہو اور عذاب کیا چاہے تو یہ بت نہ بخشوا سکیں مجھ کو
اور نہ چھڑا سکیں مجھ کو پھر اگر ایسے زبردست خدا کو چھوڑ کر ایسے
بے طاقتوں اور کمزوروں کو پوجوں تو
اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ مقرر تب میں ہر طرح بڑی ۲۴
گمراہی میں ہوں کھلا ہوا یعنی جان بوجھ کر سیدھی راہ چھوڑ دوں
جب قوم نے جانا کہ حبیب نجار مقرر بتوں سے پھرا تب قصد کیا
اس کے قتل کا اور لگے پتھر مارنے تب حبیب نے ان پیغمبروں
کی طرف منہ کیا اور کہا
اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝ بیشک میں ایمان ۲۵
لایا ہوں تمہارے پروردگار پر تم سنو اور میرے ایمان کے گواہ رہو
یہ بات حبیب نجار کہتا تھا اور کافر پتھر مارتے تھے یہاں تک کہ وہ
مرگیا اور بازار میں شہر انطاکیہ کے حبیب نجار کی قبر ہے۔ کہتے
ہیں فرشتوں نے ان کو وقت مرنے کے کہا
قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ کہ آ تو بہشت میں جب حبیب نجار
نے بہشت میں جا کر وہاں کی نعمتیں دیکھیں
قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ۙ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ ۲۶
وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ۝ کہا کیا خوب ہوتا اگر جانتی قوم ۲۷
میری جو کس سبب سے بخشا مجھ کو میرے خدائے تعالیٰ نے اور
کیا مجھ کو بڑے با عزتوں سے یعنی خدائے تعالیٰ نے بڑی عزت
اور مرتبہ دیا مجھ کو۔ کہتے ہیں کہ ان کافروں نے پیغمبروں کو اور
بادشاہ کو اور جو کوئی ایمان لایا تھا سب کو مار ڈالا اور بعضے
کہتے ہیں حبیب کو مار ڈالا اور باقی سب بھاگ کر بچے۔
وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ
مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ۝ اور نہ بھیجا ہم نے اوپر ۲۸
قوم حبیب نجار کے اس کے مرنے کے پیچھے کوئی لشکر آسمان
سے یعنی جب وہ قضیہ ہو چکا تو کوئی فوج آسمانوں سے نہیں
بھیجی ان پر اور نہیں ہم بھیجنے والے یعنی کافر اس لائق نہیں
جو ان کے مارنے کو فرشتے بھیجیں اور یہ جو حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی مدد کو حنین کی لڑائی میں فرشتوں کا لشکر بھیجا تھا سو
واسطے بڑائی اور بزرگی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ ۲۹
نہ تھا واسطے عذاب اس قوم کے مگر ایک چنگھاڑ حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی پھر وہ وہاں بجھے ہوئے پڑے تھے یعنی آواز سے
سب مر گئے جیسے آگ بجھ کر راکھ ہو جاتی ہے۔
یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اے افسوس ان بندوں پر جو نہ آیا ۳۰
کوئی پیغمبر جو انہوں نے اس سے ٹھٹھا ہی کیا یعنی جتنے نبی آتے سب سے
مسخری اور مزاح ہی انہوں نے کیا۔

Marfat.com

اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ
۳۱ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ اے کیا نہ دیکھا اور جانا جو کتنے
شہروں کے لوگوں کو مار کھپا دیا ہم نے پہلے ان مکے کے لوگوں سے
یہ کہ وہ لوگ اس بات کو نہیں.... سمجھتے کہ ان سے پہلے کتنے شہر
کے لوگوں کو مار کھپا دیا ان میں سے ان پاس کوئی نہ پھرا یعنی مر کر
پھر دنیا میں نہیں آیا
۳۲ ع وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ اور یہ
سب جمع ہو کر ہمارے آگے حاضر آویں گے یعنی وہ جو آگے
ہوتے اور یہ جو ہیں اور آگے جو پیدا ہوں گے قیامت کو سب
اکٹھے ہو کر آگے ہمارے حاضر آویں گے
وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚ اَحْیَیْنٰهَا
۳۳ وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ۝ اور نشانی ہے ہماری
قدرت کی مردے کے جلانے پر واسطے ان کے زمین موئی ہوئی
یعنی خشک بغیر گھانس کے اور سبزی کے جلایا ہم نے اسے
بسبب مینہ کے پانی کے اور باہر لاتے ہم اس زمین سے یعنی اگایا
ہم نے زمین سے دانے اناج کے اور میوے کے پھر ان دانوں
سے تم کھاتے ہو
وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّ
۳۴ فَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ۝ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ
۳۵ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ۝ اور پیدا کیا
ہم نے اس زمین میں باغ جو ان میں درخت ہیں کھجوروں کے
اور انگوروں کے اور زمین میں بہائیں ہم نے نہریں پانی کی تو
کھاؤ تم میوے باغوں کے اور ان میووں کو نہیں بنایا تمہارے
ہاتھوں نے یعنی خدائے تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہوتے ہیں
اے پھر یہ لوگ شکر نہیں کرتے ایسی نعمتوں کا
سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
۳۶ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝
پاک ہے خدائے تعالیٰ سب عیبوں اور نقصانوں سے جس نے پیدا
کیا جوڑا سب چیز کا جو اگتا ہے زمین سے اور جوڑا پیدا کیا

آدمیوں سے یعنی عورت مرد اور اس خلقت کا بھی جوڑا پیدا کیا جن
کو یہ نہیں جانتے
وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
مُّظْلِمُوْنَ ۝ اور نشانی ہماری قدرت کی ان کے واسطے رات ۳۷
جو حکمت سے ہم کھینچ لیتے ہیں اس سے دن کو پھر تب یہ اندھیرے
میں رہ جاتے ہیں
وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ
الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ اور نشانی قدرت کی سورج ہے جو چلا ۳۸
جاتا ہے اپنے ٹھہرنے کی جگہ تک یہ ٹھہراؤ مقرر کرنا.... خدائے
تعالیٰ زبردست خبردار سے ہے۔
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
الْقَدِیْمِ ۝ اور نشانیوں قدرت خدائے تعالیٰ کی سے چاند ہے ۳۹
جو مقرر کیا ہم نے اس کی منزلیں یہاں تک کہ پھر ہوتا ہے جیسے
ڈالی سوکھی پرانی کھجور کی
لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا
الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝ نہ ۴۰
سورج کو چاہیے کہ پا دے چاند کو دوڑنے میں کس واسطے کہ چاند
ایک مہینے میں بارہ برجوں کی سیر کرتا ہے اور سورج ایک برس
میں اور نہ رات آگے بڑھتی ہے دن سے روشنی میں یعنی چاندنی
دھوپ سے زیادہ روشن نہیں ہو سکتی بلکہ برابر بھی نہیں ہے۔
خدائے تعالیٰ نے ہر چیز کو جیسا بنایا ہے اس سے کم اور نہ زیادہ
نہیں ہو سکتا اور سب تارے اور چاند سورج آسمان چوڑے میں
تیرتے ہیں جیسے مچھلیاں دریا میں
وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ
الْمَشْحُوْنِ ۝ اور نشانی اور نشانیوں سے ہماری قدرت کی ان ۴۱
کے واسطے وہ ہے کہ اٹھایا ہم نے ان کی اولاد کو ناؤ میں بھر کر یعنی
دریا میں ناؤ کا چلنا نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت سے
وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ۝ اور بنایا ۴۲
ہم نے ان کے واسطے ناؤ سا جس پر چڑھتے ہیں یعنی اونٹ جو جنگل

Marfat.com

کی ناؤ ہیں۔

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ
۴۳ یُنْقَذُوْنَ ۝ اور اگر چاہیں ہم کر ڈبائیں ناؤ کے بیٹھنے والوں کو تو پھر کوئی نہیں جو ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ یہ چھوٹنے والے ہیں ڈوبنے سے۔

۴۴ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ۝ مگر بخشش اور مہربانی ہمیں سے ہے اور کاروائی ان کی ہے ایک وقت مقرر تک یعنی ہم نے جو ان کی عمر مقرر کر رکھی ہے تب تک ہماری مہربانی اور بخشش سے اپنا مقصود حاصل کر لیں

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَمَا
۴۵ خَلْفَکُمْ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور جب کہتے ہیں ان کو کہ ڈرو عذاب سے جو آگے تمہارے ہوا اگلے کافروں پر اور پیچھے تمہارے جو چلا آتا ہے قیامت کے دن کا شاید تم پر مہربانی ہو ڈرنے سے

وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا
۴۶ کَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝ اور نہ آئی کوئی نشانی نشانیوں پروردگار ان کے سے مگر یہ تھے اس نشانی سے منہ پھیرنے والے یعنی جو آیت قرآن کی اور معجزے رسول کے آتے سب سے منہ پھیرا کافروں نے اور کسی کو نہ مانا

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ
۴۷ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور جب کہتے ہیں ان کو کہ محتاجوں کو بانٹو اور خیرات کرو اس میں سے جو روزی دی ہے تم کو خدائے تعالیٰ نے تب کہتے ہیں کافر مسلمانوں کو اسے کیا کھلاویں ہم ان کو جو خدائے تعالیٰ اگر چاہتا تو کھلاتا ان کو یعنی کافر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ خدائے تعالیٰ سب کو روزی دیتا ہے جب خدا نے ان کو نہ دی تو ہم کیوں دیں تم اے مسلمانو مقرر کھلی ہوئی گمراہی میں ہو صریحاً جو ہمیں کہتے ہو کہ خیرات کرو۔

۴۸ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝
اور کہتے ہیں کافر پیغمبروں سے کہ کب ہوگا یہ وعدہ جو تم کہتے ہو کہ قیامت آوے گی بتاؤ کب آوے گی اگر سچے ہو اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ
۴۹ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ۝ نہیں راہ دیکھتے مگر ایک چنگھاڑ کی جو پکڑے ان کو اور یہ آپ دنیا کے معاملے میں جھگڑتے ہوں گے۔ یعنی مشغول ہوں گے۔

۵۰ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ۝
پھر نہ سکیں گے جو کچھ وصیت کریں اور نہ اپنے کنبے پاس پھر سکیں گے یعنی اتنی بھی فرصت نہ ہوگی جو بات کریں یا کسی عزیز سے ملیں۔

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی
۵۱ رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ۝ اور جب پھونکا جاوے گا تیسری بار نرسنگا پھر اس وقت یہ لوگ قبروں سے باہر آن کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑیں گے اور

قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا
۵۲ مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کہیں گے اے خرابی اور کم بختی ہماری کس نے ہم کو اٹھایا ہمارے سونے کی جگہ سے تب فرشتے کہیں گے کہ یہ ہے وہ جو وعدہ کیا تھا خدائے تعالیٰ نے اور سچے تھے پیغمبر

اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ
۵۳ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ نہ تھی مگر ایک چنگھاڑ پھر یہ اس وقت سب ہمارے آگے حاضر ہونے والے ہیں

فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا
۵۴ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر آج کے دن کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو کرتے تھے تم دنیا میں نیکی اور بدی سے اسی کا بدلہ ملے گا کم اور زیادہ نہ ہوگا

۵۵ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِهُوْنَ ۝
بیشک بہشت کے رہنے والے آج کام میں ہیں خوش میوہ کھاتے

Marfat.com

ہوئے عیش میں ہوں گے
هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
۵۶ مُتَّكِـُٔوْنَ ٥ بہشت کے رہنے والے اور ان کی نکاحیاں بیبیاں
چھاؤں میں محلوں کے اندر تختوں کے اوپر تکیے لگا کر بیٹھیں گے
عزت اور شان سے
۵۷ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ٥ واسطے
بہشتیوں کے بہشت میں طرح طرح کے میوے ہیں اور ان
کو ہوگا جو چاہیں گے سب موجود اور تیار رکھا ہوا
۵۸ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ٥ سلام کا
فرمانا ہوگا پروردگار مہربان سے قیامت کو بعد حساب کے
حکم ہوگا
۵۹ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ٥ جدا ہو جاؤ
آج اے کافرو مسلمانوں سے
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا
۶۰ الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ٥ اے کیا نہ کہا تھا تم کو
اے اولاد آدم کی وہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی شیطان کا کہا نہ
مانیو جو بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے کھلا ہوا صریح
۶۱ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ٥ اور وہ کہ
بندگی کرو میری جو یہ سیدھی راہ ہے تمہارے چھٹکارے کی اور
بہشت میں جانے کی یعنی ان دونوں باتوں کا تم سے قول کیا تھا
سو تم نے دونوں کو الٹا کیا میری بندگی نہ کی اور شیطان کا کہا مانا
وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۚ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا
۶۲ تَعْقِلُوْنَ ٥ اور بیشک بہکایا اور بھلایا شیطان نے تم میں سے
بہت خلقت کو اے پھر کیا تم نہیں سمجھتے تھے اور اس کے فریب
سے نہ بچ سکتے تھے پھر کافروں کو مسلمانوں سے جدا کر کے کہیں گے
۶۳ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ٥ اِصْلَوْهَا
۶۴ الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ٥ یہ دوزخ وہ ہے جس کا دنیا
میں تمہیں وعدہ دیتے تھے پیغمبر اور تم جھوٹ جانتے تھے آؤ
اس میں آج اس سبب سے جو تھے تم دنیا میں نہ ماننے والے

پیغمبروں کا کہنا
اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ
۶۵ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ٥ اور آج دن قیامت کے
مہر رکھیں گے ہم ان کے مونہوں پر اور باتیں کریں گے ہم سے ہاتھ ان کے
اور پاؤں ان کے اور بتا دیں گے جو کچھ کرتے تھے دنیا میں یعنی
ساری عمر کی نیکی اور بدی کی ہوئی ہاتھ اور پاؤں کہہ دیں گے
قیامت کو۔
وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
۶۶ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ٥ اور اگر ہم چاہیں تو دنیا میں غائب ہونے اور
مٹانے کا حکم دیں ان کی آنکھوں پر تو پھر یہ دوڑیں راہ چلنے کو جیسے
عادت ہے ان کی پھر کیونکر دیکھیں راہ
وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا
۶۷ اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ٥ اور اگر چاہیں ہم تو صورت
بدل دیں ان کی اوپر جگہ ان کی کے یعنی جس مکان پر ہوں وہیں رہ
جاویں پھر نہ سکیں آگے چلنا اور نہ پیچھے پھر سکیں
۶۸ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ٥
اور جس کو بوڑھا کرتے ہیں ہم پھیرتے ہیں اس کے بدن میں یعنی قوت
کے بدلے سستی اور عوض جوانی کے بڑھاپا پھر کیا نہیں سمجھتے اس
بات کو اور خدائے تعالیٰ کی قدرت نہیں دیکھتے۔ کہتے ہیں کہ مکے کے
لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ شاعر ہے اور قرآن کو
اپنے دل سے بناتا ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا
۶۹ ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ٥ اور نہیں سکھایا ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو شعر یعنی ہم نے اسے علم شعر کہنے کا نہیں دیا اور نہیں لائق ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو شعر کہے نہیں یہ قرآن مگر نصیحت اور
کتاب کھلی ہوئی جو اس کے معنی روشن ہیں اور اس واسطے بھیجا ہے
۷۰ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ٥
تا ڈراوے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے جو جیتا ہووے یعنی مسلمان
ہووے اور کافر تو مثل مردے کے ہیں اور ثابت اور مقرر ہو چکی بات

Marfat.com

عذاب کی کافروں پر
اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَا
۷۱ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ٥ اسے کیا نہیں دیکھتے اور نہیں سمجھتے یہ کہ ہم نے پیدا کردیئے ان کے واسطے اپنے ہاتھوں سے حیوان جیسے اونٹ اور گائے اور دُنبے اور بکریاں پھر یہ لوگ آپ ان کے مالک ہیں
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا
۷۲ یَاْكُلُوْنَ ٥ اور اختیار میں کیا ہم نے حیوانوں کو آدمیوں کے پھر یہ لوگ ان حیوانوں میں سے سواری بھی کرتے ہیں اور ان میں سے کھاتے بھی ہیں
وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا
۷۳ یَشْكُرُوْنَ ٥ اور واسطے ان لوگوں کے حیوانوں میں فائدے ہیں جیسے اون اور کھالیں اور پینے کو دودھ لیس کیا شکر نہیں کرتے ایسی نعمتوں کا بلکہ
۷۴ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ؕ اور پکڑتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے اور خداؤں کو یعنی بتوں کو اس واسطے کہ شاید مدد کریں وہ بت پر وہ خدا ان کے یعنی بت
لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ
۷۵ مُّحْضَرُوْنَ ٥ نہیں کرسکتے مدد ان کی کس واسطے کہ وہ آپ ہی کچھ طاقت نہیں رکھتے بلکہ ان ہی کے محتاج ہیں جو اُٹھاویں تو اُٹھیں نہیں تو پڑے رہیں بے اختیار اور یہ بُت پوجنے والے ان اپنے خداؤں کی فوج ہیں حاضر ہونے والے اب تو ان کی نگہبانی کے واسطے فوج ہیں تو کوئی توڑے نہیں اور قیامت کو ان کے ساتھ دوزخ میں جائیں اب خدا تعالیٰ اپنے حبیبؐ کی تسلی کے واسطے فرماتا ہے۔
فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ
۷۶ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ٥ پھر چاہیئے کہ غمگین نہ کرے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کی بات بے شک ہم جانتے ہیں وہ جو چھپا رکھتے ہیں دل میں اور جو کچھ ظاہر میں کرتے ہیں ہم سب جانتے ہیں اور سب کا بدلہ دیں گے ہم ان کو کہتے ہیں کہ ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے تھے اور کئی سردار قریش کے بھی حاضر تھے جو اُبی بیٹا خلف کا ایک ہڈی پُرانی گلی ہوئی ہاتھ میں ملتا ہوا آیا اور کہا کون ہے جو اسے پھر دوبارہ ت کرے اور بناوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پروردگار بناوے گا جس نے پہلے اسے اور تجھے بنایا تھا خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی۔
اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا
۷۷ هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ٥ اسے کیا نہیں دیکھتا آدمی یعنی اُبی کہ بیشک پیدا کیا ہم نے اس کو بوند منی کی سے جو اصل پیدائش آدمی کی ہے پھر آپ اس وقت جھگڑتا ہے سامنے کھلا ہوا صریحاً اور اپنے تئیں نہیں سمجھتا کہ میں کیا تھا اور کیونکر پیدا ہوا۔
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ
۷۸ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ٥ اور ماری یعنی کہی ہمارے واسطے مثل کہ پرانی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ میں مل کر پھونک سے اڑادی اور بھلایا پیدا ہونے اپنے کو یعنی نہیں سمجھتا کہ میں کیونکر پیدا ہوا تھا اور کہا کہ کون جلاوے گا ہڈی کو جو یہ گل کر خاک ہوگئی تھی۔
قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ
۷۹ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۨ ۙ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو کہ جلاوے گا اس گلی ہوئی ہڈی کو وہ پروردگار جس نے اپنی قدرت سے پیدا کیا پہلی بار اور سب خلقت سے خبردار ہے
الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا
۸۰ فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ٥ وہ پروردگار جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے ہرے درخت سے آگ کو پھر وہاں تم اس ہرے درخت سے آگ سلگاتے ہو۔ عرب کے ملک میں بہت جگہ درخت ہیں ایک کا نام مرخ اور دوسرے کا نام عفار ہے جب مرخ کی ڈالی عفار کی ڈالی پر زور سے پھیرتے ہیں تو آگ نکلتی ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہرے درخت سے آگ نکال سکتا ہے البتہ وہ مردوں کو جلا سکتا ہے دوبارہ
اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ

Marfat.com

۸۱ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰی ق وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ٥
اے کیا نہیں ہے وہ شخص جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو
بنا سکنے والا ان جیسوں کو جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ
کیا مانند ان کے اور نہیں پیدا کر سکتا ہاں کر سکتا ہے اور وہی
ہے بہت خلقت پیدا کرنے والا سب کے احوال کا جاننے والا
اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ
۸۲ فَیَكُوْنُ ٥ سوائے اس کے نہیں کام اور حکم اس کا جب چاہتا ہے

کسی چیز کے پیدا کرنے کو تو فرماتا ہے اس کو کہ بن جا پس بن جاتی ہے اسی وقت کچھ اسباب اور مصالح کی اور مدد کرنے والے کی اور ڈھیل کی احتیاج نہیں ہے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ
تُرْجَعُوْنَ ٥ ع ۸۳ پھر پاک ہے خدائے تعالیٰ سب عیبوں اور
نقصانوں سے وہ خدائے تعالےٰ جس کی قدرت کے ہاتھ میں ہے
بادشاہی سب چیزوں کی اور اسی طرف تم سب پھرو گے قیامت
کے دن حساب کے واسطے مقرر۔

ع ۵ ۱۶ ۴

سورۃ والصّٰفّٰت مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | مائۃ واثنتان وثمانون اٰیۃ

۱-۲ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ٥ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ٥
۳ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ٥ قسم ہے ساتھ فرشتوں صف باندھنے
والوں کے واسطے بندگی کے پس قسم ہے فرشتوں دور کرنے والوں
کی کہ شیطانوں کو دور کرتے ہیں پس قسم ہے فرشتوں پڑھنے والوں
کی کہ وحی اللہ کی پڑھتے ہیں اوپر پیغمبروں کے حق تعالیٰ قسم کھاتا
ہے فرشتوں کی کہ صف میں کھڑے ہیں درمیان ہوا کے ساتھ
جس چیز کے حکم پہنچے قیام کریں یا قسم کھاتا ہے ساتھ غازیوں کے
کہ صفیں جہاد میں باندھتے ہیں یا مومنوں کی کہ جماعت کی صف
میں کھڑے ہوویں یا ساتھ علماؤں کے کہ بیچ صف فیض لینے
کے قائم ہوویں یا ساتھ جانوروں کے کہ درمیان ہوا کے
صف باندھیں اگر مراد فرشتے ہیں پس زاجرات بھی وہی ہیں
کہ بادلوں کو ہانکتے ہیں اور تالیات ہیں کہ ہمیشہ ساتھ حمد اور
تسبیح اللہ کی کے مشغول ہیں اور اگر . . . . . جماعت غازیوں
کی ہیں ناجرات سے مراد ہانکنا گھوڑے کا ہووے یا دور کرنا دشمنوں
کا ہووے اور پڑھنا ان کا ادا کرنا تکبیر کا اور اگر مومن ہوویں
ساتھ انوار خدمت میں زجر کرنے والے شیطانوں کے ہیں اور
درمیان نماز کے پڑھنے والے قرآن کے ہیں اور اگر اہل علم
ہیں کفر اور فسق سے ساتھ دلیل اور حجت کے اور خلق کے

پڑھتے ہیں احکام شریعت کے اور اگر جانور ہیں ساتھ ذکر اللہ کے طرح طرح کی آفتوں کو اپنے سے دور کرتے ہیں اس آیت میں دلیلیں علماؤں نے بہت کی ہیں واسطے طول کے نہیں لکھا اگر مفصل چاہے تفسیر حسینی میں دیکھے۔ لاتے ہیں کہ کفار مکے کے از راہ تعجب کے کہتے ہیں کہ محمدؐ سب خداؤں کو ایک خدا کہتا ہے۔ حق تعالےٰ نے بیچ اس آیت کے قسم یاد کی کہ

۴ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ٥ تحقیق اللہ تمہارا بیچ ذات اپنی کے
ایک ہے

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ٥ اور پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا اور
پیدا کرنیوالا اس چیز کا ہے کہ درمیان ان دونوں کے ہے حیوانات
سے اور اثمار سے اور پہاڑوں سے اور پیدا کرنے والا ہے مشرقوں
ستاروں کا کیونکہ ہر ستارے کو ایک مشرق ہے کہ اس جگہ سے نکلتا
ہے یا مراد مشارق آفتاب ہے کہ ہر روز اور مشرق سے نکلتا
ہے اور مغرب اس کے مختلف ہیں کہ ہر روز اور مغرب میں چھپتا
ہے اور ساتھ مشارق کے اکتفا کی مغربوں کا مذکور نہ کیا۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ٥
تحقیق ہم نے آرائش دی ہے آسمانوں دنیا کے کو یعنی جو آسمان کہ

Marfat.com

کہ نزدیک تر ہے زمین سے ساتھ آرائش ستاروں کے اور حفص
ساتھ اضافت کے پڑھتا ہے یعنی آرائش دی ہم نے آسمان دنیا
کے کو ساتھ آرائش ستاروں کے
۷ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى
۸ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا
۹ وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
۱۰ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ اور نگاہ رکھا ہم نے آسمان کو نگاہ
رکھنا ہر شیطان سرکش نافرمان سے نہیں سنتے اور طاقت سننے کی نہیں
رکھتے طرف باتوں گروہ بلند تر کے کہ اشراف فرشتے واقف اسرار
ہیں اور ڈالے جاتے ہیں شیطان یعنی اوپر ان کے چنگاریاں آگ
کی ڈالتے ہیں یا دور کیے جاتے ہیں ہر طرف سے خواری اور رسوائی
کا دور کرنا اور واسطے شیطانوں کے عذاب ہے دکھ دینے والا
آخرت میں ہمیشہ بیچ دنیا کے ان کو قوت سننے کلام فرشتوں کی
نہ ہووے مگر جو شیطان کہ اچک لے جاوے بات فرشتے کی
اچک لے جاوے یعنی چراوے بات کو فرشتے سے پس پیچھے
آتا ہے اس کے ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور راندے ہوتے
کو ایذا کرے یا جلاوے۔ لاتے ہیں کہ رکانہ بن زید اور ابو الاسید
کہ منکر بعث اور حشر کے تھے ہمیشہ دعوی حمد اور قوت کا کرتے
تھے اور درمیان قریش کے از روئے تکلف کے نشان بزرگی کا
بلند کرتے تھے حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ
فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا
۱۱ خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ پس پوچھ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مشرکوں سے کہ آیا وہ سخت زیادہ ہیں از روئے
پیدائش کے یا جو کچھ کہ پیدا کیا ہے ہم نے فرشتوں سے اور
آسمانوں سے اور زمین اور ستاروں سے اور مشرقوں اور انگاروں
آگ کے سے تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے آدمیوں کی اصل کو مٹی چپکنے
والی سے پس مادہ اصلی ان کا مٹی ہے اور وہ حاصل ہووے ملنے
جز بادی کے سے اور بیچ معالم کے آیا ہے کہ گمان پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا یہ تھا کہ جو کوئی قرآن سنے ساتھ اس کے ایمان

لاوے مشرکوں نے سنا اور ساتھ اس کے ٹھٹھا کیا پیغمبر نے اس حال
سے تعجب کیا آیت آئی کہ
۱۲ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝ واسطے قطع کلام اول کے
ہے اور زاد المسیر میں لایا ہے معنی بل کے جیسے دع یعنی چھوڑ
کلام کفار کو تعجب کیا تو نے اے محمد ان کے ایمان نہ لانے پر ساتھ
قرآن کے اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں ساتھ اس کے یا تعجب رکھتا ہے تو کہ
وجود قدرت الٰہی کے کیوں انکار بعث کا کرتے ہیں اور وہ افسوس
رکھتے ہیں تعجب تیرے سے۔
۱۳ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً
۱۴ يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝ اور جس وقت نصیحت دی جاتی ہے ساتھ کسی چیز
کے نہیں یاد کرتے اس کو اور ساتھ اس کے نصیحت پکڑنے والے نہ
ہوویں اور جس وقت دیکھتے ہیں کسی معجزے کو کہ سبب سچ ہونے
گفتگو نبیری کا ہے جیسے شق ہو جانا چاند کا ٹھٹھا کرتے ہیں ساتھ اس
کے آپس میں
۱۵ وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَ
۱۶ كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَ اٰبَاۗؤُنَا
۱۷ الْاَوَّلُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں نہیں ہے یہ معجزہ کہ دیکھا ہے ہم نے
مگر جادو ظاہر آیا جس وقت مر جائیں گے ہم دنیا سے اور ہو جاویں گے
مٹی خشک اور ہڈیاں بے گوشت اور پوست آیا ہم البتہ اٹھائے
گئے ہوں گے آیا اور باپ دادے ہمارے بھی کہ پہلے تھے
۱۸ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ
۱۹ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ ہاں اٹھائے جاؤ گے تم ساتھ باپ دادوں کے جس حال میں
کہ خوار ہو گے اور جس وقت کہ قیامت آوے پس سوا اس کے نہیں
کہ وہ ایک ہانکنا ہے کہ صور پھونکیں گے یکایک تمام آدمی زندہ ہو کر
قبروں سے دیکھیں گے۔
وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ اور کہیں گے کہ
اے افسوس اوپر ہمارے یہ دن قیامت ہے کہ ہم کو وعدہ دیتے
تھے اور فرشتے کہیں گے کہ ہاں

Marfat.com

ع ۲۱ ھٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ ۝
یہ دن جدا کرنے نیکوں کا بدوں سے ہے یا دن حکم کا وہ دن کہ
تھے تم ساتھ اس کے جھوٹ جانتے .... اور یقین نہ کرتے تھے پس
اللہ تعالیٰ سے حکم پہنچے ساتھ فرشتوں کے کہ
اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَھُمْ وَمَا
۲۲ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝ جمع کرو تم ان لوگوں کو کہ ظلم کیا انہوں نے
اوپر اپنے ساتھ شرک کے اور مانند ان کے یعنی بت پرست کو ساتھ
بت پرست کے اور ستارہ پرست کو ساتھ ستارہ پرست کے اور
اسی طرح کے یا نزدیکیوں ان کے کو یعنی شیطانوں سے یا جوروں
ان کی کو کہ کافر تھیں اور کہتے ہیں مراد ظلم کرنے والوں سے ستمگار ہیں
اوپر خلق کے ساتھ ظلم کے اور اوپر اپنے اور حشر وہ ہے کہ ان کو موقف
میں رکھیں ساتھ مانندوں ان کے کے جیسے زانی کو ساتھ زانی کے اور شرابی
کو ساتھ شرابی کے یا مددگاروں ان کے کو کہ ظلم کرنے میں شریک
تھے جیسے نوکر **قوت القلوب** میں لایا ہے کہ ایک نے عبد اللہ
بن مبارک قدس سرہ کو پوچھا کہ میں درزی ہوں اور اتفاقاً کپڑے ظالموں
کے سیتا ہوں میں مبادا مددگاروں ان کے سے نہ ہوں میں ابن مبارک
قدس سرہ نے فرمایا کہ تو مددگاروں سے نہیں ہے بلکہ ظالموں سے ہے
مددگار ظالموں کے وہ لوگ ہیں کہ سوئی تاگا تیرے ہاتھ بیچتے ہیں ؎

یار ظالم مباش تا نشوی
روز حشر از شمارۂ ایشاں

اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ ظلمہ مشرک ہیں ساتھ دلیل اس کے کہ کہتا ہے
جمع کرو تم ان کو اور اس چیز کو بھی کہ پوجتے تھے
مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاھْدُوْھُمْ اِلٰی صِرَاطِ
۲۳ الْجَحِیْمِ ۝ سوائے اللہ کے سے بتوں سے یا شیطان اور لشکر
اس کے سے اور یہ عام ہے اختصاص پایا ہوا ساتھ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ
سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ کے پس راہ دکھاؤ تم ظلمہ
کو اور خداؤں ان کے کو طرف راہ دوزخ کے
۲۴ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ اور کھڑا کرو ان کو
اوپر کنارے دوزخ کے یا اوپر پلصراط کے تحقیق یہ لوگ پوچھے

گئے ہیں عقائدوں اور اعمالوں سے اور ان کو کہیں
مَا لَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ کیا ہے تم کو اے کافرو کہ ۲۵
یاری ایک دوسرے کی نہیں کرتے ہو اور قید سے نہیں چھڑاتے ہو
وہ جواب نہ دیویں اور حق تعالیٰ ساتھ فرشتوں کے کہے کہ وہ
ایک دوسرے کو یاری نہ دیوے
بَلْ ھُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ بلکہ کافر آج کے دن ۲۶
تابعدار ہیں
وَاَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ اور مقابل ۲۷
ہوگا بعضا ان کا اوپر بعضے کے یعنی سردار قوم کے اور ضعیف ان
کے آپس میں سوال کریں گے کہ یہ کیا حال ہے کہ ہم کو پیش آیا یا
سرزنش کریں گے ایک دوسرے کو
قَالُوْٓا اِنَّکُمْ کُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ۝ تابع کہیں ۲۸
گے سرداروں کو تحقیق کہ تم تھے کہ آتے تھے ہمارے پاس قسم سے
از روئے لطف کے یا از روئے قوت کے اور قہر کے کہ ہم اوپر راہ
سیدھی کے ہیں
قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ سردار کہیں گے ۲۹
بلکہ نہ تھے تم ایمان لانے والے یعنی تم اوپر سیدھی راہ کے نہ تھے
کہ ہم نے تم کو گمراہ کیا ہووے
وَمَا کَانَ لَنَا عَلَیْکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ کُنْتُمْ
قَوْمًا طٰغِیْنَ ۝ اور نہ تھا ہم کو اوپر تمہارے کچھ غلبہ کہ زبردستی ۳۰
تم کو گمراہ کرتے ہم بلکہ تھے تم گروہ حد سے گزرنے والے
فَحَقَّ عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝ پس واجب ۳۱
ہو گیا اوپر ہمارے کہنا پروردگار ہمارے کا یعنی لَاَمْلَئَنَّ جہنم کہ کلمہ
عذاب ہے ساتھ عتاب کے تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب کے
بیچ اس دن کے
فَاَغْوَیْنٰکُمْ اِنَّا کُنَّا غٰوِیْنَ ۝ پس بہکایا ہم نے تم کو ۳۲
اس واسطے کہ تحقیق ہم بھی گمراہ تھے چاہا ہم نے کہ تم بھی مانند ہمارے
ہو جاؤ جیسے کہ کہا ہے ؎
من مستم و خواہم کہ تو ہم مست شوی ✦ تا ہمچوں من سوختہ از دست شوی

Marfat.com

حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا کہ
۳۳ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۰ پس
تحقیق تابع اور متبوع اس دن بیچ عذاب کے شریک ہونے
والے ہوں گے جیسے گمراہی میں شریک تھے
۳۴ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۰ تحقیق ہم
اسی طرح کرتے ہیں ساتھ مشرکوں کے اور کافروں کے۔
اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
۳۵ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۰ تحقیق مشرک تھے کہ جس وقت کہا جاتا تھا
ان کو کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے یعنی جس وقت کلمہ
توحید کو سنتے ہیں سرکشی کرتے ہیں کہنے اس کے سے
وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ
۳۶ مَّجْنُوْنٍ ۰ اور کہتے ہیں آیا تحقیق ہم البتہ چھوڑنے والے ہیں
بندگی خداؤں اپنے کی واسطے ایک شاعر پوشیدہ عقل یعنی دیوانے
کے یعنی ساتھ کہنے اس کے بندگی خداؤں اپنے کی یعنی بتوں
کی نہ چھوڑیں ہم۔ کافر آنحضرتؐ کو ساتھ شعر اور جنون کے نسبت
کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
۳۷ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۰ نہ اس
طرح ہے بلکہ آیا ہے محمد ساتھ دین سچ کے اور سچ کیا ہے
پیغمبروں کو کہ آگے اس سے تھے
۳۸ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۰ تحقیق
تم اے کافرو چکھنے والے عذاب دُکھ دینے والے کے ہو دوزخ
میں بسبب شرک کے اور جھٹلانے کے
۳۹ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۰ اور جزا نہ
دیئے جاؤ گے تم مگر اس چیز کی کہ تھے تم عمل کرتے
۴۰ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۰ مگر مخلص بندے اللہ کے کہ پاک کئے
گئے ناپاکی شک اور شرک کی سے جزا ان کی دو چند ہووے گی۔
۴۱ ۴۲ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۰ فَوَاكِهُ ج وَ
۴۳ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۰ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۰ عَلٰى سُرُرٍ
۴۴ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۰ وہ گروہ واسطے ان کے ہے رزق جانا گیا

یعنی ظاہر نہ پوشیدہ یا معلوم ہے خاصیت اس کی ہمیشگی باقی رہنے
کے سے اور لذت محض اور وہ میوے ہیں ہر طرح کے تر اور خشک
اور بہشتی بہشت میں تعظیم کیے گئے ہوں گے بیچ بہشتوں ناز و نعمت
کے اوپر تختوں آراستہ کے بیٹھے ہوئے منہ ایک دوسرے کی طرف
کیے ہوئے تا ساتھ دیدار ایک دوسرے کے خوش وقت ہوویں
۴۵ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۰ بَيْضَآءَ
۴۶ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۰ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا
۴۷ يُنْزَفُوْنَ ۰ پھیرا جاوے گا اوپر ان کے پیالہ بھرا ہوا شراب
چشمہ جاری ہونے والے سے سفید رنگ لذت دار واسطے پینے
والوں کے نہ بیچ اس شراب کے بہکنا ہوگا جیسے شراب دنیا کی میں
ہے کہ فساد کرے اور عقل کھو دیوے اور نہ بہشتی اس شراب سے
بے عقل ہوں گے اور عقل و ہوش ان کا دور نہ ہووے
۴۸ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۰ كَاَنَّهُنَّ
۴۹ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۰ اور نزدیک ان کے یعنی بیچ مکانوں کے
حوریں کوتاہ کرنے والی آنکھوں کی ہوں گی کہ سوائے شوہر کے نہیں
دیکھتی ہیں کشادہ چشم گویا کہ تحقیق وہ حوریں انڈے ہیں چھپائے گئے
صفائی میں مثال دنیا ہے حوروں کی بیچ لطافت اور خوش رنگی کے
ساتھ انڈے جانور کے اس واسطے کہ مقرر ہے کہ شتر مرغ بیضہ اپنے
کو نیچے پروں اپنے کے چھپاتا ہے کہ گرد آلودہ نہ ہووے اور بیضہ
اس کا سفید ہوتا ہے سبزی ملا ہوا نیک ترین رنگوں بدن کا نزدیک
عرب کے وہ ہووے
۵۰ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۰ پس منہ
کرے گا بعضا ان کا اوپر بعضے کے سوال کریں گے آپس میں ایک
دوسرے سے احوال دنیا کا یا دوست دشمن کا
۵۱ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۰ يَّقُوْلُ
۵۲ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۰ کہے گا ایک کہنے والا ان میں سے
کہ تحقیق میں تھا میرا ایک دوست کہ بعث کا منکر تھا۔ مقاتل کہتا
ہے کہ وہ دو بھائی ہیں کہ سورۃ کہف میں ذکر ان کا ہے یہودا مومن
ہے اور کہے ساتھ بہشتیوں کے کہ میرے تئیں ایک بھائی تھا قطروس

Marfat.com

کہ بیچ دنیا کے سرزنش کرکے کہتا تھا کہ آیا تو باور رکھنے والوں سے
ہے خاص قیامت کو
۵۳ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝
۵۴ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ آیا جس وقت مرجاویں گے ہم
اور ہو جاویں گے ہم قبر میں مٹی خشک اور ہڈیاں پرانی آیا تحقیق ہم
البتہ جزا دیئے گئے ہیں یعنی ہم کو جلاویں اور بدلہ دیویں کہے گا یہودا
بہشتیوں کو کہ آیا تم بھی جھانکنے والے ہو دوزخیوں کو مراد وہ ہے
کہ دیکھو تم دوزخیوں کو تو حال بھائی میرے کا معلوم کرو کہ بیچ کس
درکے ہے اور ساتھ کس طرح کے عذاب میں گرفتار ہوا ہے۔ بہشتی
کہیں گے کہ تو اس کو خوب پہچانتا ہے تو ہی دیکھ طرف دوزخ کے
۵۵ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ قَالَ تَاللّٰهِ
۵۶ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ۝ پس جھانکے گا یہودا طرف دوزخ کے
یعنی دیکھے گا پس دیکھے گا قطروس کو درمیان دوزخ کے کہے گا
یہودا ساتھ اس کے کہ اے قطروس قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق قریب
تھا کہ ہلاک کرے مجھ کو اپنے وسواس سے اور گمراہ کرے تو
۵۷ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ۝
۵۸ اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَ
۵۹ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ اگر نہ ہوتی بخشش پروردگار میرے
کی کہ مجھ کو ایمان دیا اور فتنے تیرے سے نگاہ رکھا البتہ ہوتا میں حاضر
کیے ہوؤں سے دوزخ میں ساتھ تیرے پس یہودا ساتھ
فرشتوں کے کہے اس طرح کہ بھائی اس کا سن لے آیا پس نہیں ہیں
ہم مرنے والے بہشت میں یعنی کہ ہم ہمیشہ رہیں گے اور نہ مریں گے
مگر مرنا ہمارا پہلی بار دنیا میں اور نہیں ہیں ہم عذاب کیے گئے۔
فرشتے کہیں گے کہ ہاں ہر گز نہ مرو گے اور نہ عذاب دیئے گئے
ہو گے۔
۶۰ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ کہے گا یہودا
تحقیق کہ یہ ہمیشگی کی نعمت اور بے خطرہ ہونا عذاب سے البتہ
وہی مطلب یابی ہے بڑی
۶۱ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ واسطے اس

نعمت کے پس چاہیئے کہ عمل کریں عمل کرنے والے نہ واسطے دولت
اور مرتبہ دنیا کے کہ اوپر زوال اور انتقال کے ہے
۶۲ اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ آیا یہ
نعمت بہتر ہے از روئے تحفہ کے یا درخت زقوم کا اور وہ ایک
درخت ہے بیچ ولایت تہامہ کے کہ پتے چھوٹے رکھتا ہے اور
میوہ اس کا نہایت بے مزہ اور کڑوا ہے حق تعالیٰ نے اسی درخت
کو کہ میوہ اس کا مہمانی دوزخیوں کی ہووے اور زبردستی ان کو
کھلاویں ساتھ اس اسم کے نام رکھا اور فرمایا
۶۳ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ۝ تحقیق ہم نے کر دیا ہے
اس درخت کو آزمائش واسطے ظالموں کے اس واسطے کہ جب انہوں
نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہے دوزخ میں کہا کہ یہ کس طرح
ہو سکے حالانکہ آگ لوہے کو گلاتی ہے اور نہ جانا کہ جو کوئی قادر
ہے اوپر پیدا کرنے حیوان آتشی کے جیسے سمندر صاحب قدرت
ہے اوپر پیدا کرنے درخت کے بیچ آگ کے اور نگاہ رکھنے اس
کے کے سوزش سے معالم میں لایا ہے کہ ابن الزبعری نے بت
پرستوں قریش کو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو ڈراتا ہے ساتھ
زقوم کے اور زقوم بیچ لغت بربر کے مسکہ اور خرما کو کہتے ہیں، ابوجہل
اٹھا اور اکابر عرب کو گھر میں لاکر لونڈی اپنی کو کہا زقمینا یعنی زقوم
دے ہم کو لونڈی مسکہ اور خرما لائی ابوجہل نے کہا کہ کھاؤ تم یہ وہ
زقوم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو ساتھ اس کے
وعدہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہیں کہ وہ
گمان کرتے ہیں۔
۶۴ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ۝ تحقیق وہ
درخت زقوم کا نکلتا ہے بیچ جڑ تہامہ دوزخ کی سے اور شاخیں
اس کی بلند ہو کر بیچ سب درکوں کے پہنچیں
۶۵ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ
۶۶ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ خوشے اس درخت
کے گویا کہ وہ سر شیطانوں کے ہیں بدشکل ہونے میں اور بدرنگی میں اور
کہتے ہیں شیاطین سانپ بدصورت اور پرہول ہیں اور کہا ہے

Marfat.com

پتھر سیاہ تھے گرد و پیش مکے کے کہ ان کو رؤس الشیاطین کہتے
تھے۔ پس تحقیق کافر البتہ کھانے والے ہیں اس درخت سے پس
بھرنے والے ہیں اس درخت سے پیٹوں اپنے کو نہایت بھوک
سے یا کھلاویں ان کو زبردستی
٦٧ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۚ پس
تحقیق واسطے ان کے اوپر زقوم کے یعنی پیچھے کھانے اس کے سے
البتہ ملونی ہوگی پانی گرم سے ایسا گرم پانی کہ انتڑیوں کے
ٹکڑے کرے یعنی جب وہ زقوم کھاویں پانی گرم اوپر اس کے ساتھ
ان کے دیویں تو ساتھ زقوم کے مل جاوے
٦٨ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ پس تحقیق باز گشت
ان کی پیچھے کھانے زقوم کے اور پانی گرم پینے کے البتہ طرف دوزخ
کے ہے اور یہ مہمانی اور تحفہ واسطے ان کے تھا
٦٩ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ۙ فَهُمْ
٧٠ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ تحقیق انہوں نے پایا تھا باپ
دادوں اپنے کو گمراہ راہ سیدھی سے اور وہ اوپر نشانیوں
قدموں باپ دادوں اپنے کے دوڑتے ہیں یعنی نقل ان کی
کرتے ہیں۔
٧١ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ۙ وَلَقَدْ
٧٢ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
٧٣، ٧٤ ع عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
اور حالانکہ البتہ تحقیق گمراہ ہوتے تھے آگے ان سے بہت
پہلے لوگ جیسے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور البتہ تحقیق
بھیجا تھا ہم نے بیچ پہلوں کے ڈرانے والوں کو کہ پیغمبر تھے کہ ان کو
عذاب ہمارے سے ڈرایا اور انہوں نے قبول نہ کیا پس دیکھ
تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیونکر ہوا آخر کار ڈراتے گیوں کا
یعنی جھٹلانے والوں کا کہ عذاب ان پر اترا مگر بندے اللہ کے
پاک کیے گئے شرک اور شبہ سے کہ ساتھ ڈرانے کے فائدہ
لینے والے ہوتے۔
٧٥ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ۖ اور البتہ

تحقیق پکارا ہم کو نوح علیہ السلام نے اور ہلاک ہونا قوم کا چاہا
اور ہم نے قبول کیا دعا اس کی کو پس ہم نیک قبول کرنے والے ہیں
کہ غرق کیا ہم نے کافروں قوم اس کی کو
٧٦ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ۖ ۡ اور نجات
دی ہم نے اس کو اور اہل اسکے کو غم بڑے سے کہ غم غرق ہونے
کا تھا یا آزار قوم کا
٧٧ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ۖ ۡ اور مقرر کیا ہم نے
اولادِ نوح کو کہ وہی باقی رہیں واسطے نسل کے قیامت تک۔
حدیث میں ہے کہ کشتی والوں سے سوائے حام اور سام اور یافث
اور جوروں ان کی کے کوئی نہ رہا اور ساری خلقت نسل ان کی ہیں
سام باپ عرب اور فارس اور روم کا ہے اور یافث باپ ترک
اور خزر اور سقلاب کا اور حام باپ ہند اور حبش اور زنگ اور
بربر کا ہے
٧٨ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ۖ ۡ اور باقی چھوڑی ہم نے
اوپر نوحؑ کے تعریف نیک بیچ پچھلے لوگوں کے کہ امت محمدؐ کی ہے
٧٩ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ سلام اوپر نوحؑ کے
بیچ تمام عالم کے۔ ایک قول ہے کہ ابتدا کلام کا ہے خدا سلام
کہتا ہے اوپر نوح علیہ السلام کے اور فرماتا ہے کہ
٨٠ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ تحقیق ہم نے جس طرح
نوحؑ کو جزا دی اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم نیکی کرنے والوں کو
٨١ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ تحقیق نوح ہمارے بندوں
مومنوں سے ہے
٨٢ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ پس دعا نوحؑ کی سے
غرق کیا ہم نے دوسروں کو کہ قوم اس کی تھی کافروں کو
٨٣ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ۘ اور تحقیق تابعداری
کرنے والوں نوحؑ کے سے البتہ ابراہیم ہے یعنی اصول شرع کے
بیچ اور طریقہ توحید کے بیچ تابعدار اس کا تھا۔ اور بیچ لباب کے
فرا رحمہ اللہ سے نقل کرتا ہے کہ ضمیر پھیرنے والا طرف حضرت
٨٤ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے کنایہ غیر مذکور اور

Marfat.com

ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہ اگرچہ ساتھ ظاہر کے آگے ہے لیکن بیچ معنی
کے تابعدار اس کا ہے اس واسطے کہ مانند تابعوں کے ساتھ فضل
اس کے کے پہچانا ہوا ہے اور دین اس کے کو اچھا کیا ہے اور واسطے
اس کے دعا کی کہ ربنا وابعث فیہم رسولاً منہم آخر آیت تک جیسے
کہ کہا ہے ؎

پیش از تو آمدند بسے انبیاء و تو
گر آخر آمدی ہمہ را پیشوا توئی!
خوان خلیل ہست نمکدان خوان تو
بر خوان اصطفا نمک انبیاء توئی

۸۴ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۔ یاد کر جس وقت آیا
ابراہیمؑ نزدیک پروردگار اپنے کے ساتھ دل سلامت کے یا پاک کے
علائق دنیا کے سے یا خالی محبت دنیا اور اغیار کے سے یعنی منہ رکھا بیچ
درگاہ خدا کی کے ساتھ اس دل کے کہ تعلق دونوں جہان کے سے
آزاد تھا۔
۸۵ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۔
جس وقت کہا باپ اپنے کو اور قوم اپنی کو کہ کس چیز کو پوجتے
ہو تم
۸۶ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ۔ آیا از روئے
جھوٹ کے اور خداؤں کو سوائے اللہ تعالیٰ کے چاہتے ہو تم
۸۷ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ پس کیا ہے گمان تمہارا
ساتھ پروردگار عالموں کے کہ تم کو عذاب نہ کرے اوپر اس کے کہ
بندگی اس کی کہ لائق عبادت کے ہے ترک کی ہے تم نے اور غیر
اس کے کو پوجتے ہو۔ قوم نے باپ ابراہیم علیہ السلام کی یہ جواب
دیا کہ کل عید ہماری ہے اور طرف جنگل کے جاویں گے ہم آج کھانے
پکاتے ہیں ہم اور گرد بتوں کے چھوڑتے ہیں ہم تو جس وقت جنگل
سے پھریں ہم بت خانہ میں آکر ساتھ رسم تبرک کے اس کھانے کو
بانٹیں ہم تو بھی آ اور مجمع ہمارے کو تماشا کر اور اس جگہ سے ہمارے
ساتھ بت خانے میں آ تا زیب وزینت بتوں کی اور صورت اور
شکل ان کی دیکھے تو اور جانتے ہیں ہم کہ بعد تماشا دیکھنے ان کے
زبان ملامت کی بند کرے تو اور ہمارے تئیں بیچ پرستش ان کی
کے معذور رکھے تو ؎

گوئی کہ چرا از عاشقی رنجوری
تو روئے بتم ندیدہ معذوری

ابراہیم علیہ السلام نے جواب نہ دیا دوسرے دن باپ اور یاروں
اس کے نے کہا اے ابراہیمؑ آ تا چلیں ہم
۸۸ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ ۔ پس دیکھا ابراہیمؑ نے
ایک دیکھنا بیچ ستاروں کے یا بیچ تقویم کے اور ان کو فرمایا
۸۹ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ۔ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ
۹۰ مُدْبِرِیْنَ ۔ پس کہا کہ تحقیق میں بیمار ہوں یعنی استدلال
کرتا ہوں میں کہ میرے تئیں طاعون جان لیوے گا وہ گروہ طاعون
سے بری تھے پس پھرے ابراہیمؑ سے منہ پھیرنے والے اس ڈر سے
کہ جو طاعون بیماریوں متعدیہ سے ہے ناگاہ ساتھ ان کے نہ دوڑے
اور جب قوم ابراہیمؑ کو چھوڑ کر طرف جنگل کے گئے آنحضرتؑ طرف
بت خانے کے متوجہ ہوئے
۹۱ فَرَاغَ اِلٰۤی اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۔ مَا لَكُمْ
۹۲ لَا تَنْطِقُوْنَ ۔ پس پوشیدہ گیا ابراہیمؑ طرف بتوں ان کے
کے بتوں کو دیکھا آراستہ اور خوان طعام کے آگے ان کے رکھے
ہوئے پس کہا بتوں کو از روئے ٹھٹھے کے آیا نہیں کھاتے ہو تم
اس کھانے کو اور جب جواب نہ سنا از روئے زور کے دوسری
بار کہا کیا ہے تم کو کہ نہیں بولتے ہو تم اور مجھ کو جواب نہیں دیتے
۹۳ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ۔ پس پوشیدہ گیا ابراہیمؑ
اوپر بتوں کے مار ان کو مارنا ساتھ داہنے ہاتھ کے یا زور سے یا بسبب
سوگند کے کہ کھائی تھی اور فرمایا کہ تاللہ لاکیدن اصنامکم، القصہ
ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جیسے کہ سورۂ انبیاء میں
گزرا اور نمرودی عید گاہ سے بیچ بت خانے کے آتے صورت حال کو
دیکھ کر جانا کہ یہ کام ابراہیمؑ کا ہے
۹۴ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْهِ یَزِفُّوْنَ ۔ پس متوجہ ہوئے طرف اس
کے کہ شتابی کرتے تھے تو اس کو پکڑ کر نزدیک نمرود کے لائے اور

Marfat.com

پیچھے جھگڑے بہت کے کہ تھوڑا سا اس میں سے آگے بھی مذکور ہو چکا ہے

۹۵ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
۹۶ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ آیا بندگی کرتے ہو تم اس چیز کی کہ اپنے ہاتھ سے تراشتے ہو تم اس کو اور اللہ نے پیدا کیا ہے تم کو اور جو چیز کہ بناتے ہو اپنے ہاتھ سے اس آیت میں دلیل ہے اوپر اس کے کہ افعال بندوں کے بھی پیدا کیے ہوئے پروردگار کے ہیں اور جب ابراہیمؑ نے ان کو الزام دیا

۹۷ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝ کہا نمرود نے اور خواص اس کے نے بنا کرو تم واسطے جلانے ابراہیمؑ کے ایک بنیاد کو پس ڈالو تم ابراہیمؑ کو بیچ آگ جلانے والی کے

۹۸ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ پس چاہا نمرودیوں نے ساتھ ابراہیمؑ کے مکر کو کہ جلا دیں اس کو پس کر دیا ہم نے اس کو پست زیادہ اور خوار زیادہ کہ آگ ان کی اوپر اس کے باغ کیا ہم نے اور وہ ایک دلیل روشن ہوئی اوپر سچ اس کے کے اور جھوٹ ان کے کے

۹۹ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ اور کہا ابراہیم نے کہ تحقیق میں جانے والا ہوں طرف پروردگار اپنے کے یعنی جس طرف پروردگار میرے نے فرمایا ہے وہ زمین شام کی ہے قریب ہے کہ راہ دکھاوے گا مجھ کو ساتھ مقصود کے یا ساتھ نیکی کے دنیا میں اور آخرت میں پس ابراہیم علیہ السلام متوجہ طرف شام کے ہوئے اور بیچ راہ کے ہاجرہؓ بی بی سارہ کے ہاتھ آئی اور اس کو ابراہیم علیہ السلام کو دیا اور جب ہاجرہ ملک ان کی ہوئی دعا کی کہ

۱۰۰ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اے پروردگار میرے بخش تو مجھ کو بیٹا نیک بختوں سے کہ مددگار میرا ہووے اوپر بندگی کے اور درست ہووے اوپر غربت کے

۱۰۱ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ پس خوشخبری دی ہم نے اس کو ساتھ بیٹے برداشت کرنے والے کے یعنی جب بالغ ہووے برداشت کرنے والا ہووے اور وہ اسمٰعیلؑ تھا کہ اس کو ہاجرہ علیہا السلام سے دیا ہم نے اور ساتھ حکم سبحانی کے ہاجرہ اور اس کے بیٹے کو زمین شام کی سے بیچ مکے کے لایا اور اسماعیل علیہ السلام نے اس جگہ نشوونما پایا ایک وقت ابراہیمؑ شام سے واسطے دیکھنے بیٹے کے آیا تھا تین رات پیہم خواب میں دیکھا کہ بیٹے اپنے کو قربان کر یہ دن عید نحر کا تھا کہ ابراہیمؑ اسماعیلؑ کو لے کر متوجہ منیٰ کا ہوا۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
۱۰۲ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ پس جس وقت پہنچا ابراہیمؑ ساتھ اس کے مقام دوڑنے کے میں یعنی درمیان صفا اور مروہ کے دو پہاڑ ہیں اور کہا ہے کہ مراد جانا ہے طرف کوہ منا کے کہا ابراہیمؑ نے کہ اے بیٹے میرے تحقیق میں دیکھتا ہوں خواب میں ہمیشہ یہ کہ ذبح کرتا ہوں میں تجھ کو منیٰ میں یعنی خواب میں دیکھتا ہوں میں کہ کہتے ہیں کہ بیٹے کو ذبح کر پس دیکھ تو اس کام میں کہ کیا چیز دیکھتا ہے تو اور عقل تیری کیا چاہتی ہے کہا اسماعیل نے کہ اے باپ میرے کر تو جو چیز کہ حکم کیا گیا ہے ذبح کرنے سے قریب ہے کہ پاوے گا تو مجھ کو اگر چاہے اللہ صبر کرنے والوں سے ذبح سے یا حکم قضا میں

۱۰۳ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ پس جس وقت گردن رکھی دونوں نے اور بیٹا ساتھ فدا کرنے سر کے خوش ہوا ظاہر ہوا جو کچھ کہ ظاہر ہوا اور لٹایا ابراہیم نے بیٹے کو اوپر ماتھے کے یعنی پیشانی اس کی اوپر زمین کے رکھی ساتھ التماس اس کے کے **معاملہ** میں لایا ہے کہ جس وقت ابراہیمؑ نے قصد ذبح کرنے اسماعیل کا فرمایا اسماعیل نے کہا اے باپ میرے ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھ تو بیقراری نہ کروں میں اس واسطے کہ وقت اضطراب کے شاید کہ جامہ تیرا خون آلودہ ہووے اور میں اس بے ادبی سے بدنام ہوں ؎

اگر خونم بریزی غم ندانم زاں ہمی ترسم
کہ تا گر دامن پاکت شود از خونم آلودہ

دوسرے جب گھر میں پھر جاوے تو سلام میرا مادر دل افگار میری کو پہنچا اور پیراہن میرا اس کو دے تو اس کو تسلی ہو تیسرے منہ میرا اوپر

خاک کے رکھ تو وقت چھری چلانے کے نظر تیری اوپر منہ میرے کے
نہ پڑے اور سلسلہ محبت پدری کا حرکت میں نہ آوے مبادا کہ بیچ
امر الٰہی کے تاخیر اور تقصیر ہووے ابراہیمؑ نے ساتھ دل قوی کے
ہاتھ پاؤں بیٹے کے باندھے اور چھری اوپر حلق اس کے رکھی حق تعالیٰ
ٹکڑا تانبے کا بیچ حلق اسماعیل کے ظاہر لایا تا چھری کو کاٹنے سے باز
رکھا۔ اور کہا ہے حلق اس کا کٹتا تھا اور پھر درست ہوتا تھا پس
حق سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کام ابراہیمؑ کا پسند کیا
۱۰۴ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ
۱۰۵ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اور پکارا ہم نے اے ابراہیمؑ
تحقیق سچ کر دیا تو نے اس خواب کو کہ دیکھا تھا وسیط میں لایا ہے
کہ اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہے لیکن اثر خون
سے نہ دیکھا تھا بیچ بیداری کے بھی وہی صورت ظاہر ہوئی تحقیق
ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو
۱۰۶ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ○ وَفَدَیْنٰهُ
۱۰۷ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ○ تحقیق یہ البتہ وہی آزمائش ظاہر ہے کہ ساتھ
اس کے مخلص اور غیر مخلص جدا ہووے اور بدلہ دیا ہم نے اسماعیلؑ
کو دُنبہ موٹا کہ سینگ دور رکھتا تھا اور چالیس برس چراگاہ بہشت
کے چگاتا تھا اور کہتے ہیں کہ وہ دُنبا تھا کہ ہابیل نے قربان کیا اور خدا
نے قبولا یا ایک دنبا تھا کہ پہاڑ ثبیر سے اترا اور آگے ابراہیمؑ کے
کھڑا ہوا اور مشہور بہت یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لایا
قصہ قربان اس کے کا ساتھ شرح لائق اور بیان موافق کے جواہر التفسیر
میں مذکور ہوا ہے اگر چاہے ملاحظہ کرے
۱۰۸ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ○ۖ اور باقی چھوڑی ہم نے
اوپر ابراہیمؑ کے تعریف نیک بیچ پچھلوں کے کہ امت محمدؐ کی ہے
یا اس کو باقی رکھا ہم نے کہ آدمی کہیں
۱۰۹ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ○ سلام اوپر ابراہیم کے یا سلام
کہتے ہیں ہم اوپر اس کے
۱۱۰ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اِنَّهٗ مِنْ
۱۱۱ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ○ اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم نیکی کرنے
والوں کو تحقیق ابراہیمؑ ہمارے خاص بندوں مومنوں سے ہے
۱۱۲ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اور خوشخبری
دی ہم نے اس کو ساتھ اسحاق پیغمبر کے نیک بختوں سے کہ پیچھے
اسماعیل کے ہو
وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰۤی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا
۱۱۳ ع ۳ ۲۹ مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ○ۧ
اور برکت کی ہم نے اوپر ابراہیمؑ کے اور اوپر اسحاقؑ کے صلب
اس کے سے انبیاء بنی اسرائیل کے اور سوائے اس کے مانند ایوبؑ
علیہ السلام کے باہر لائے ہم اور اولاد ان دونوں کی سے نیکی کرنے والا
ہے بیچ عمل اپنے کے ساتھ ایمان اور طاعت کے اور ظالم اوپر ذات
اپنی کے ساتھ کفر اور گناہوں کے ظاہر ہیں یعنی نسل اس کی سے بھی
ایمان لانے والے نیکی کرنے والے ہوویں اور بھی کافر اور ظالم
۱۱۴ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۚ وَنَجَّیْنٰهُمَا
۱۱۵ وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۚ اور البتہ تحقیق احسان کیا
تھا ہم نے اوپر موسیٰؑ اور ہارونؑ کے ساتھ نعمت نبوت کے اور نجات
دی ہم نے ان دونوں کو اور قوم ان کی کو یعنی بنی اسرائیل کو دُکھ
بڑے سے کہ فرعون کے ہاتھ سے چھڑا دیا
۱۱۶ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ۚ وَاٰتَیْنٰهُمَا
۱۱۷ الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ۚ اور یاری دی ہم نے ان کو ساتھ قوم ان
کی کے پس تھے وہ غلبہ کرنے والے اوپر دشمنوں کے اور دی ہم نے
موسیٰؑ اور ہارونؑ کو کتاب روشن کہ توریت ہے
۱۱۸ وَهَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۚ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِمَا
۱۱۹ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۙ اور راہ دکھائی ہم نے ان دونوں کو راہ سیدھی
پہنچانے والی ساتھ مقصود کے اور چھوڑی ہم نے اوپر ان دونوں کے
تعریف نیک بیچ پچھلوں کے کہ امت محمدؐ کی ہے تا جو کچھ کہ باقی چھوڑا
ہم نے یہ تھا کہ کہیں
۱۲۰ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ○ سلام ہمارا اوپر موسیٰؑ و
ہارونؑ کے یا کہتے ہیں ہم سلام اوپر دونوں کے
۱۲۱ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ تحقیق ہم اسی طرح بدلہ

Marfat.com

دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو
۱۲۲ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ تحقیق کہ موسیٰؑ اور
ہارون بندوں ہمارے مومنوں سے ہیں
۱۲۳ وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ؕ اور تحقیق کہ الیاسؑ
بیٹا یاس کا یا الیاس بیٹا یشیٰ بیٹا فنحاص بیٹی عیزار بیٹی ہارون علیہ
السلام کی البتہ پیغمبروں سے ہے واسطے دعوت خلق کے
۱۲۴ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ یاد کر جس وقت کہا واسطے
قوم اپنی کے آیا نہیں ڈرتے ہو تم عذاب الٰہی سے
۱۲۵ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ۝ۙ
۱۲۶ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ آیا پرستش کرتے
ہو تم بعل کی ساتھ خدائی کے اور وہ ایک بت تھا بیس گز قد اس
کا اور چار منہ رکھتا تھا اور ایک نام زمین کا ہے ولایت شام کی
سے اور بعل جو اس میں تھا اس کو بعلبک کہا اور ساتھ اس نام کے
مشہور ہے۔ القصہ الیاسؑ نے کہا پرستش کرتے ہو تم بعل
کی اور چھوڑتے ہو تم بندگی نیک ترین پیدا کرنے والے کی۔ اللہ
پروردگار تمہارا ہے اور پروردگار باپ دادوں تمہارے کا کہ پہلے
تھے پس اس کو پوجو تم اور سامنے اس کے شرک نہ لاؤ تم خدائے
تعالیٰ نے الیاسؑ کو بعلبک والوں پر بھیجا اور وہ ایک بادشاہ رکھتے
تھے کہ اجیب نام تھا اور پہلے مسلمان تھا اور آخر ساتھ بہکانے
جورو اپنی اربیل کے بت پرست ہوا اور الیاس علیہ السلام نے
دعا کی تو تین برس ساتھ قحط کے گرفتار ہوئے اور ساتھ الیاسؑ
کے رجوع کی اور علاج خلل اپنے کا پوچھا الیاسؑ نے فرمایا کہ ایمان
چاہیے لانا اور خدا کی یگانگی پر اقرار کرنا چاہیے وہ متامل ہوئے
الیاس نے کہا اگر چاہتے ہو تم کہ جھوٹ اور سچ دین تمہارے کا
ظاہر ہووے آؤ تو میں خدا اپنے کو بلاؤں اور تم خداؤں اپنے
کو جونسا قبول کرے لائق بندگی کے ہووے وہ اس بات پر
راضی ہوئے اور بت اپنے کو آراستہ کر کے اور تعریف بہت کر کے
اس سے مینہ مانگا اثر قبول کا ظاہر نہ ہوا اور الیاسؑ نے دعا مانگی
اسی وقت مینہ آیا اور قوم اس کی انکار میں زیادہ ہوئی

۱۲۷ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
۱۲۸ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ پس جھٹلایا الیاسؑ کو پس تحقیق کہ وہ یعنی کافر
قوم اس کی کے البتہ حاضر کیے گئے ہیں بیچ عذاب کے اور سب
قوم نے جھٹلایا مگر بندے اللہ کے پاک کیے گئے شرک اور شبہ
اور نفاق سے۔ لاتے ہیں کہ الیاسؑ نے آزردہ ہو کر خدا سے چاہا
کہ آگے عذاب سے اس کو قوم میں سے باہر لے جاوے حکم پہنچا کہ
فلانے دن فلانی جگہ جا اور جو کچھ اوپر تیرے ظاہر ہووے اوپر اس
کے سوار ہو الیاسؑ اس دن اس جگہ گیا اور صورت شتر کی یا گھوڑے
کی آگ سے آگے اس کے آئی اوپر اس کے سوار ہوا اور الیسع
کو اپنا خلیفہ کیا اور اللہ نے اس کو پر و بال دے کر شہوت یعنی
خواہش کھانے اور پینے کی اس سے دور کی اور ساتھ فرشتوں کے
بیچ پرواز کے آیا اور تعریف اس کی میں کہا کہ یہی آدمی ہے اور یہی
فرشتہ ہے اور یہی زمین پر ہے اور یہی آسمان پر ہے اور وہ
تعینات ہے اوپر جنگلوں کے جیسے خضر اوپر دریاؤں کے اور بیچ
عرفوں کے آپس میں ملتے ہیں اور رمضان میں اکٹھے بیت المقدس
میں روزہ کھولتے ہیں اور ایک جماعت نیکوں امت کی سے ان
کو دیکھتے ہیں
۱۲۹ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ۖ اور چھوڑی ہم نے
تعریف نیک اوپر الیاس کے بیچ پچھلوں کے کہ امت محمدؐ کی
ہے یا دہ کہ چھوڑی ہم نے کہ کہیں
۱۳۰ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ۝ سلام اوپر قوم الیاس کے اور کہا
ہے الیاسین بھی نام اس کا ہے جیسے کہتے ہیں میکال اور میکائیل
۱۳۱ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ تحقیق ہم اسی طرح
بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو
۱۳۲ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ تحقیق الیاس بندوں
ہمارے مومنوں سے ہے ایمان ایک اسم جامع ہے سب کمالات
ظاہر اور باطن کا اور نام بندگی بزرگ کا ہے خاص واسطے خاص
لوگوں کے ؎
اگر بندۂ خویش خوانی مرا ✤ بہ از شاہیِ جاودانی مرا

Marfat.com

شاہی کہ باتخت فرخندہ اند * ہمہ بندگاں ترا بندہ اند
۱۳۳ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اور تحقیق لوطؑ بیٹا
ہارونؑ کا البتہ پیغمبروں بھیجے ہوؤں سے ہے
۱۳۴ اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ۙ اِلَّا عَجُوْزًا
۱۳۵ فِی الْغٰبِرِیْنَ ؕ یاد کر جس وقت نجات دی ہم نے اس کو اور
سب اہل اس کے کو مگر ایک بڑھیا کہ جورو اس کی تھی قرار پکڑا اس
نے بیچ باقی رہنے والوں عذاب کے اور ساتھ لوط علیہ السلام
کے موافقت نہ کی
۱۳۶ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ؕ پس ہلاک کیا ہم نے اوروں
کو قوم اس کی سے اور شہر ان کا الٹ دیا ہم نے
۱۳۷ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ۙ وَ
۱۳۸ بِالَّیْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؕ تحقیق تم اے گروہ قریش کے
البتہ گزرتے ہو اوپر مکانوں ان کے کے جس وقت واسطے
تجارت شام کے جاتے ہو تم جس حال میں داخل ہو تم بیچ صبح کے
اور بیچ رات کے یعنی اوپر مکانوں ان کے کے گزرتے ہو تم دن کو
اور رات کو آیا نہیں سمجھتے تم اور اندیشہ نہیں کرتے کہ آخر کار
جھٹلانے والوں کا سوائے ہلاکت کے نہیں ہوتا
۱۳۹ وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اور تحقیق یونس بیٹا
متی کا البتہ پیغمبر بھیجے گیوں سے ہے اس کو خدائے تعالیٰ نے اوپر
اہل نینوا کے کہ ایک شہر ہے شہروں موصل کے سے بھیجا۔ جیسے
کہ سورۂ یونس میں گزرا قوم اس کی نے اس کو جھٹلایا اس نے عذاب
مانگا اور قوم سے باہر گیا اور پیچھے ظاہر ہونے عذاب کے قوم
یونس کی ایمان لائی اور عذاب دور ہوا یونس علیہ السلام نے
اس حال سے خبر پائی اور اس نے وعدہ دیا تھا کہ عذاب ساتھ
تمہارے اترے گا پس اندیشے اس بات کے سے کہ لوگ اس کو
ساتھ جھوٹ کے نسبت نہ دیویں متوجہ طرف دریا کے ہوا۔
۱۴۰ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ یاد کر جس وقت
بھاگا یونسؑ قوم اپنی سے طرف کشتی کے کہ بھری ہوئی تھی آدمیوں
سے اور جنس سے لاتے ہیں کہ جب یونسؑ اوپر کنارے دریا کے
پہنچا ایک گروہ سوداگروں سے کشتی پر سوار ہوتے تھے یونسؑ بھی ان
کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا اور جس وقت کشتی درمیان دریا
کے پہنچی کھڑی ہوئی ملاحوں نے کہا ایک بندہ بھاگا ہوا اس کشتی
میں ہے کہ کشتی نہیں چلتی یونس علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ
بھاگا ہوا میں ہوں کہا کشتی والوں نے کہ قسم اللہ کی کہ تو بندہ
نہیں ہے کہ پیشانی تیری سے آزادی اور صلاحیت ظاہر ہے۔
یونسؑ نے تکرار کی کہ بھاگا ہوا میں ہی ہوں اور دستور اس قوم
کا یہ تھا کہ بندے بھاگے ہوئے کو دریا میں ڈالتے تھے تو کشتی
چلتی تھی جب یونسؑ نے اس بات میں مبالغہ بہت کیا اور قوم نے
یقین نہ جانا فرمایا کہ قرعہ نکالیں ہم
۱۴۱ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۚ پس قرعہ ڈالا
ملاح نے تین بار کہ کونسا غلام بھاگا ہوا ہے پس تھا یونسؑ قرعہ
اور پر اس کے پڑنے والوں سے یعنی تینوں بار قرعہ اوپر نام اس کے
کے نکلا کشتی والوں نے اس کو اٹھا کر قصد کیا کہ بیچ دریا کے ڈالیں
اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو وحی بھیجی تا آگے اس کشتی کے آکر منہ کھولا ملاح
اس کو دوسری طرف لے گئے مچھلی اسی طرف کو ظاہر ہوتی پس ناچار
اس کو دریا میں ڈالا
۱۴۲ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ؕ پس نگل گئی اس کو
مچھلی اور یونس ملامت کرنے والا تھا نفس اپنے کو کہ کیوں قوم اپنی
سے بھاگا حکم بھیجا مچھلی کو کہ میں نے اس کو لقمہ تیرا نہیں کیا ہے بلکہ
پیٹ تیرا قید خانہ اس کا بنایا ہے چاہیے کہ صورت اس کی مبدل
نہ ہووے مچھلی بیچ محافظت اس کی کے سعی کرتی تھی جیسے ماں
بیچ نگاہ رکھنے فرزند کے رعایت کرتی ہے اور سر پانی سے باہر
نکالے ہوئے پھرتی تھی اور یونسؑ پیٹ میں اس کے دم مارتا تھا
سات دن تک یا تین دن تک اور مشہور یہ ہے کہ چالیس دن بیچ
پیٹ مچھلی کے رہا اور وہ مچھلی ساتوں دریاؤں میں پھری اور خدائے تعالیٰ
نے گوشت اور پوست اس کا نازک اور صاف کیا تھا مانند شیشے کے
تو یونس علیہ السلام نے عجائب اور غرائب دریا کے دیکھے اور ہمیشہ
ساتھ ذکر خدائے تعالیٰ کے مشغول تھا

Marfat.com

١٤٣ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ۝ پس اگر نہ ہوتا
یہ کہ یونس تسبیح کرنے والوں سے تھا بیچ پیٹ مچھلی کے اور کہتا
تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝
یا اگر نہ ہوتا یہ کہ یونسؑ آگے اس سے کہ پیٹ مچھلی کے میں جاوے
ذکر کرنے والوں میں سے اور نماز پڑھنے والوں سے تھا
١٤٤ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ البتہ دیر
لگاتا بیچ پیٹ مچھلی کے اس دن تک کہ اٹھائے جاویں آدمی قبروں
سے لیکن برکت ذکر کی ساتھ حال اس کے کے پہنچی شتاب اس کو
خلاصی دی ہم نے
١٤٥ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ۝ پس ڈالا ہم
نے یونس کو مچھلی کے پیٹ سے یعنی مچھلی کو حکم کیا کہ تو اس کو
اپنے پیٹ سے باہر ڈال بیچ جنگل بے آب و دانہ کے یعنی بیچ
اس جنگل کے کہ درخت اور گھانس اور پہاڑ کچھ نہ تھا اور جس حال
میں کہ یونسؑ بیمار تھا یعنی ناتوان ایسا تھا جیسے لڑکا ماں کے پیٹ
سے پیدا ہووے
١٤٦ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝ اور اگایا ہم
نے اوپر یونسؑ کے درخت کدو کا کہ سایہ کرے اور مکھیوں سے
بچے زاد المسیر میں لایا ہے کہ خاصیت کدو کے پتوں کی یہ
ہے کہ مکھی پاس نہ آوے اللہ تعالیٰ نے اس کو ساتھ درخت
یقطین کے یعنی کدو کے ڈھانکا تا خلل مکھیوں سے اور گرمی دھوپ
کی سے بے خطر ہو اور پہاڑ والی بکریوں کو حکم کیا تو آتی تھیں اور
تھن اپنا یونسؑ کے منہ میں رکھتی تھیں اس وقت تک کہ گوشت
اور پوست یونسؑ کا اوپر حالت اصلی کے ہوا
١٤٧ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ۝
اور بھیجا تھا ہم نے یونسؑ کو طرف لاکھ آدمی کے یا زیادہ تھے بیس
ہزار یا ستر ہزار جب خبر یونس کی نینوا والوں کو پہنچی بادشاہ
ساتھ تمام لشکر کے واسطے استقبال اس کے کے باہر آیا
١٤٨ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِیْنٍ ۝ پس ایمان لائے
ساتھ یونس علیہ السلام کے نئے سرے سے پس فائدہ مندی دی
ہم نے ان کو مدت اجل تک
١٤٩ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ پس
پوچھ تو مشرکوں سے مراد بنو خزاعہ اور بنو ملیح اور جہینہ کہ فرشتوں
کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے یعنی وجہ قسمت سے سوال کر یا واسطے
پروردگار تیرے کے بیٹیاں ہیں واسطے ان کے بیٹے ہیں
١٥٠ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝
یا یہ کہ پیدا کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں اور وہ حاضر تھے پیدا
کرتے وقت
١٥١ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَیَقُوْلُوْنَ ۝ وَلَدَ
١٥٢ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ خبردار ہو جاؤ تحقیق مشرک
جھوٹ اور بہتان اپنے سے البتہ کہتے ہیں کہ جنا ہے اللہ نے بیٹیوں
کو اور تحقیق مشرک بیچ نسبت والدیت خدا کی کے البتہ جھوٹ
بولنے والے ہیں
١٥٣ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِیْنَ ۝ آیا پسند کیا ہے اللہ
نے بیٹیوں کو کہ تمہارے نزدیک مکروہ اور بری ہیں اوپر بیٹوں کے
کہ اسباب فخر کا ہے اور پشت گری تمہارے وہ ہیں
١٥٤ مَا لَكُمْ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کیا ہے تم کو بیچ اس قسمت
کے کیونکر حکم کرتے ہو تم اور نسبت دیتے ہو ساتھ اللہ کے اس چیز کو
کہ آپ پسند نہیں کرتے ہو تم
١٥٥ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ آیا نصیحت نہیں پکڑتے اور اندیشہ
نہیں کرتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے جورو اور بیٹی سے اس واسطے
کہ بیٹا اس سے ہوتا ہے کہ وہ بھی بیٹا کسی کا ہووے اور اللہ تعالیٰ
اس بات سے پاک ہے کہ مثل اور مانند اپنے نہیں رکھتا نہ باپ
ہے کسی کا نہ بیٹا ہے
١٥٦ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ۝ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ
١٥٧ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ یا واسطے تمہارے اس بات میں حجت
روشن ہے یا کتاب اتری ہے آسمان سے اوپر ثابت ہونے اس بات
کے کہ فرشتے بیٹیاں اللہ کی ہیں پس لاؤ تم اس کتاب اپنی کو اگر ہو تم
سچ بولنے والے اپنے دعوے میں۔ لاتے ہیں کہ بعضوں نے بنو خزاعہ

Marfat.com

میں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ جن کے خویشی کی اور بعضوں کو سرداروں
ان کے سے پسند فرمایا اور فرشتے ان سے پیدا ہوتے یا اس بات
پر تھے کہ خدا اور شیطان بھائی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَجَعَلُوْا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجِنَّۃِ نَسَبًا ط وَ لَقَدْ
۱۵۸ عَلِمَتِ الْجِنَّۃُ اِنَّھُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ اور مقرر کیا مشرکوں
نے درمیان اللہ کے اور درمیان جنوں کے کہ شیطان میں ہے ناتے
کو اور البتہ تحقیق جانا ہے جنوں نے اور پریوں نے کہ روز قیامت
کے کہ تحقیق وہ یعنی کہنے والے اس بات کے یا وہی جن اور پری البتہ
حاضر کیے گئے ہیں واسطے عذاب کے۔ ایک گروہ اوپر اس بات کے
ہیں کہ مراد جنوں سے فرشتے ہیں اس واسطے کہ جو چیز آنکھ سے پوشیدہ
ہوتی عرب اس کو جن کہتے ہیں اور کافروں نے حق سبحانہٗ تعالیٰ سے
اور ان سے نسبت کی یعنی کہا کہ بیٹیاں اس کی ہیں اور فرشتے جانتے
ہیں کہ ان کو واسطے سوال کے حاضر کریں گے اور پرستش کافروں کی
سے خاص ان کو پوچھیں گے اور وہ جواب دیویں گے کہ بَلْ کانُوا
یعبدون الجن جیسے سورۂ سبا میں پہلے ذکر ہوا
۱۵۹ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۙ پاک ہے اللہ جس چیز
سے کہ صفت کرتے ہیں کافر یعنی نسبت خویشی کی سے اور جننے
بیٹی کے سے اور بیزار ہے اللہ گفتگو کافروں کی سے اور شریروں
کی سے اور سب وہ خدا کو اسی طرح تعریف کرتے ہیں
۱۶۰ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ ۝
۱۶۱ فَاِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ
۱۶۲ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ بِفٰتِنِیْنَ ۙ
مگر بندے اللہ کے پاک کیے گئے تاپاکی شک اور شرک کی سے
کہ وہ لائق اس کے تعریف اس کی کرتے ہیں پس تحقیق تم اے
کافرو اور جو چیز کہ پوجتے ہو تم اس کو بتوں سے نہیں ہو تم سب
اوپر اللہ کے فتنہ کرنے والے اور تباہ کرنے والے
۱۶۳ اِلَّا مَنْ ھُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ ۝ مگر جو کوئی کہ آنے
والا ہے دوزخ میں یعنی روزِ ازل سے لکھا گیا ہے دوزخیوں میں
کہ وہ بے شبہ دوزخ میں جاوے گا اور واسطے رد کرنے بات ان
کی کے کہ فرشتوں کو پوجتے ہیں ذکر پہچانتے فرشتوں کا ساتھ بندگی
کے کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں
۱۶۴ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ اور نہیں ہے ہم سے
کوئی فرشتہ مگر واسطے اس کے مقام مقرر ہے بندگی کا کہ اس جگہ
سے تفاوت نہیں کر سکتے ہم۔ شیخ ابوبکر وراق قدس سرہٗ نے فرمایا
ہے کہ مراد مقامات سے راستہ ہے جیسے بیم و امید اور محبت اور رضا
کہ ہر ایک مقربوں سے بیچ ایک مقام کے اس سے قرار پکڑنے
والے ہیں
۱۶۵ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۙ وَاِنَّا لَنَحْنُ
۱۶۶ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور تحقیق ہم البتہ صف باندھنے والے ہیں بیچ ادا
کرنے بندگی کے اور تحقیق ہم البتہ تسبیح کرنے والے ہیں واسطے
اللہ کے۔ لباب میں لایا ہے کہ یہ کلام آنحضرت کا اور مومنوں کا ہے
کہ کہتے کہ ہر ایک ان میں سے قیامت کے دن مقامِ معلوم رکھتے ہیں
بہشت میں اور آج کے دن یعنی دنیا میں صف باندھ کر کھڑے ہونے
والے ہیں نماز میں اور ساتھ پاکی کے یاد کرنے والے ہیں خدا کو
۱۶۷ وَاِنْ کَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ۙ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا
۱۶۸ ذِکْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ لَکُنَّا عِبَادَ اللّٰہِ
۱۶۹ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ اور تحقیق کافر قریش کے تھے کہ کہتے تھے آگے
آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہ اگر تحقیق نزدیک ہمارے
کتاب ہوتی کہ سبب نصیحت کا ہووے کتابوں پہلی کی سے یعنی اگر
ہمارے تئیں بھی کتاب ہوتی اور حکم اوپر ہمارے اترتا البتہ ہوتے
ہم بندے اللہ کے پاک کیے گئے شرک سے اور جس وقت آئی ان
کے پاس وہ کتاب کہ بزرگ تر کتابوں آسمانی کی سے ہے
۱۷۰ فَکَفَرُوْا بِہٖ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ سَبَقَتْ
۱۷۱ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ۝ پس کفر کیا انہوں نے ساتھ
کتاب کے پس قریب ہے کہ جانیں گے آخر کار کفر اپنے کا کہ عذاب
اور خواری ہے اور البتہ تحقیق آگے ہو گیا کہنا ہمارا یعنی وعدہ فتح کا
کر کیا ہے ہم نے واسطے بندوں ہمارے کے کہ پیغمبر ہیں اور حکم اس
وعدے کا لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے جیسے کہ کہا ہے

Marfat.com

۱۷۲ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَاِنَّ جُنْدَنَا
۱۷۳ لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ تحقیق پیغمبر البتہ وہی یاری دیئے گئے ہیں
ساتھ حجت کے یا ساتھ نصرت کے اور غلبہ کافروں کا اوپر ان کے
باعث تعجب ہے اور تحقیق کہ لشکر ہمارا یعنی تابع ان پیغمبروں
کے البتہ وہی یاری دیئے گئے ہیں
۱۷۴ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْهُمْ
۱۷۵ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ پس روگردانی کر تو اے محمد کافروں
سے تا وقت حکم قتال کے یا وقت وعدۂ نصرت کے تک کہ دن
بدر کا ہے یا دن فتح مکہ کا اور دیکھ تو حال ان کا اس دن پس قریب
ہے کہ دیکھیں گے فتح تیری دنیا میں اور بلندی مرتبہ تیرے کی
آخرت میں۔ لاتے ہیں کہ جب کافروں نے وعدہ فسوف یبصرون
کا سنا کہنے لگے کہ یہ کب ہووے گا آیت آئی کہ
۱۷۶ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ آیا پس ساتھ عذاب
ہمارے کے جلدی کرتے ہیں کافر اور وقت اترنے اس کے کا
پوچھتے ہیں
۱۷۷ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝
پس جس وقت اترے وہ عذاب بیچ صحن گھر ان کے کے پس بُری
ہوگی صبح ڈرائے گیوں کی۔ لاتے ہیں کہ بیچ عرب کے قتل اور
لوٹ بہت تھی جو لشکر کہ قصد قتل کا رکھتا تھا تو راتوں رات راہ قطع
کر کے وقت فجر کے کہ سونے کا ہے گرد و پیش ان کے آتے تھے
اور ہاتھ ساتھ قتل اور لوٹ کے اور قید کے کھول کر قوم کو ویران
کرتے تھے اور ساتھ اسی سبب کے کہ اغلب قتل اور لوٹ صبح کو
واقع ہوتی تھی غارت کا صبح نام کیا جو اور وقت بھی واقع ہوتے
تھے وہی صباح کہتے تھے اس آیت میں مثال دی عذاب ساتھ اس
لشکر کے کہ یکایک ان پر اکٹھا ہووے گا اور ساتھ غارت کرنے
ان کے کے آوے گا وہ کہ عذاب جڑ اکھیڑنے کا ہے۔ روایت
ہے کہ بیچ اس صباح کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بیچ زمین خیبر کے پہنچے اور قلعوں ان کے کو دیکھا فرمایا کہ اللہ اکبر
خربت خیبر انا اذا انزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین ۝
پس حق سبحانہٗ دوسری بار واسطے تاکید کے فرماتا
ہے۔
۱۷۸ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْ
۱۷۹ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ اور روگردانی کر تو اے محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان سے اس وقت تک کہ آیت
سیف اترے اور دیکھ تو اس عذاب کو کہ ساتھ ان کے
آوے پس قریب ہے کہ دیکھیں گے کافر عذاب طرح طرح
کے دنیا میں اور آخرت میں
۱۸۰ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝
پاک ہے پروردگار تیرا صاحب غلبہ اور قوت کا اس چیز سے
کہ صفت کرتے ہیں کافر
۱۸۱ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝
۱۸۲ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اور سلام ہے اوپر تمام رسولوں کے اور تمام تعریفیں
ثابت ہیں واسطے اللہ کے کہ پروردگار عالموں کا ہے۔
اس آیت میں بندوں کو تعلیم تسبیح کرنے کی اور حمد کرنے کی
دی ہے۔ اور امام محی السنہ رحمہ اللہ علیہ معالم التنزیل
میں ساتھ اسناد اپنی کے امیر المومنین کرم اللہ وجہہ سے نقل
کرتا ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے یہ کہ پورا دیویں ثواب اس
کا چاہیئے کہ آخر کلام اس کا مجلس اس کی سے یہ آیت ہووے
یعنی ہر وقت یہ آیت پڑھے واللہ اعلم بالصواب۔

سورۃ ص مکیۃ وھی ثمان و ثمانون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ صاد نام دریا ہے کہ عرش
اوپر اس کے ہے یا قسم ہے صاد صمدیت اور صدق کی یعنی اس حرف

Marfat.com

کے بہت معنی ہیں اگر چاہے تفسیر حسینی میں ملاحظہ کرے اور قسم قرآن صاحب شرف اور بزرگی کی یا صاحب شہرت کی۔

٢ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝ جواب قسم کا یہ کہ کام نہ وہ ہے کہ کافر جانیں بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے سرداروں قریش کے سے بیچ سرکشی کے ہیں قبول کرنے حق کے سے اور بیچ مخالفت اور جدائی کے ہیں خدا سے اور دشمن ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ
٣ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ کتنے ہلاک کیئے ہم نے آگے کفار مکے کے سے ایک زمانہ کے لوگوں کو یعنی امتیں گذری ہوئیں واسطے سرکشی اور بدبختی ان کی کے پس پکارا انہوں نے تو کوئی ان کو ساتھ فریاد کے پہنچے اور نہیں ہے وہ وقت بھاگنے کا اور معالم میں لایا ہے کہ عادت مکے کے کافروں کی وہ تھی کہ جس وقت بیچ لڑائی کے ان پر تنگی ہوتی تھی کہتے تھے مناص مناص یعنی بھاگو بھاگو اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ وقت اترنے عذاب روز بد کے مناص مناص کہیں گے اور اس جگہ بھاگنے کو جگہ نہ ہووے گی۔

وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ز وَقَالَ
٤ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اور تعجب کیا کافروں نے اس سے کہ آوے ساتھ ان کے پیغمبر ڈرانے والا ان کی جنس سے یعنی آدمی اور کہا کافروں نے کہ یہ پیغمبر جادوگر ہے یعنی اس چیز میں کہ ہم کو دکھاتا ہے جھوٹا ہے بیچ دعوت نبوت کے یا اسناد قرآن میں قسم خدا کی کیا تیرہ رائے ہیں کہ روشنی چمکادی وحی کی کو تاریکی جادو کی سے جدا نہیں سمجھتے اور کیا اندھاپن ہے کہ نشانی روشن سچ کی کو جھوٹ سے جدا نہیں جانتے ؎

گشتہ طالع آفتاب عالم افروز ایں چنیں
دیدۂ خفاش را یک ذرہ در وے نور نہ
از شعاع روز روشن روئے گیتی در ستیز
تیرگی شب ہنوز از دیدۂ وے دور نہ

لائے ہیں کہ بعد مسلمان ہونے حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے اشراف قریش کے اضطراب سے نزدیک ابوطالب کے گئے اور کہا اے بیٹے عبد مناف کے تو بزرگ تر اور سردار ہمارا ہے آئے ہیں ہم تیرے پاس تا درمیان ہمارے اور بھتیجے اپنے کے حکم کرے تو کہ ہر ایک کو احمقوں قوم ہماری کے سے بہکاتا ہے اور دین نئے اپنے کو درمیان ان کے ظاہر کرتا ہے۔ پریشانی درمیان جماعت ہماری کے ڈالی ہے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ علاج اس کا مشکل ہووے ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر کہا کہ محمد قوم تیری آئی ہے اور تجھ سے ایک مدعا ہے ایک بارگی راہ سے نہ پھیر اور بیچ خواہش ان کی کے تامل کر آنحضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے مطلب تمہارا مجھ سے کیا ہے کہا انہوں نے یہ کہ ہاتھ توڑنے دین ہمارے کے سے باز رکھے تو اور برا کہنا خداؤں ہمارے کا چھوڑ دے تو ہم بھی مزاحم تیرے اور تابعداروں تیرے کے نہ ہوویں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی تم سے ایک چیز چاہتا ہوں کہ ساتھ ایک کلمہ کے متفق میرے ہو تو ممالک عرب کا تمہارا محکوم ہووے اور اکابر عجم کے کمر فرمانبرداری تمہاری پر باندھیں کہا انہوں نے کہ وہ کونسا کلمہ ہے سید عالم نے فرمایا کہ کہو تم لا الہ الا اللہ یکایک اشراف قریش نے آنحضرت سے منہ پھیر کر آپس میں کہا

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ج اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ
عُجَابٌ ۝ آیا کر دیا اس نے تمام خداؤں کو ایک خدا اکیلا تحقیق ٥
ایک ہونا اللہ کا البتہ ایک چیز ہے اچنبھے کی اس واسطے کہ تین سو ساٹھ بُت کہ ہم رکھتے ہیں کام ایک شہر مکے کا نہیں کر سکتے۔ ایک خدا کہ محمد کہتا ہے کام تمام عالم کا کیونکر سر انجام کرے گا۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا
عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ صلے اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝ صلے اور چلا ٦
گیا گروہ اشراف قریش کا ابوطالب کے گھر سے جماعت قریش کی سے آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ چلو تم اور صبر کرو اوپر بندگی خداؤں اپنے کے تحقیق مخالفت محمد کی ہم سے البتہ ایک چیز ہے کہ چاہی گئی ہے ساتھ ہمارے حادثہ زمانہ کے سے

Marfat.com

اور واقع ہونے اس کے سے کچھ علاج نہیں ہے یا رفعت اور
غلبہ محمدؐ کا ایک چیز ہے کہ چاہی گئی ہے یعنی سب چاہتے ہیں
کہ بلند اور غالب ہووے
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ
7 هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ نہ سنا ہمیں اب تک ایک ہونا خدا کا
بیچ مذہب آخر کے کہ ہمارے باپ دادے اس میں تھے یا بیچ مذہب
عیسیٰ علیہ السلام کے کہ آخر مذہبوں کا وہ تھا اسواسطے کہ وہ تین خدا
کے قائل ہیں نہ ایک کے نہیں یہ ایک ہونا اللہ کا مگر جھوٹ باندھا
ہوا یعنی ایک جھوٹ ہے کہ محمدؐ آپ جوڑتا ہے۔
ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ
8 فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝
اتارا گیا ہے اوپر محمدؐ کے قرآن درمیان ہمارے سے یعنی کیونکر
وہ ہمارے سے خاص ہوا ساتھ وحی کے اور بزرگ قوم کے اس سے
محروم رہیں اور انہوں نے یہ بات حسد سے کہی بلکہ وہ یعنی کافر
بیچ شک کے ہیں وحی میری سے بلکہ کافروں نے نہیں چکھا ہے
عذاب میرے کو جب چکھیں گے شک دور ہو جائے گا کہ جو کچھ
پیغمبر میرے نے طریقہ حق کا ادا کیا تھا بیچ تھا یعنی وقت اترنے
عذاب کے دم صدق کا ماریں گے اور فائدہ نہ دیوے گا
اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ
9 الْوَهَّابِ ۝ آیا نزدیک ان کے ہے خزانہ رحمت پروردگار
تیرے کی کا پروردگار غالب کہ عاجز نہ ہووے بخشنے والا کہ جو کچھ بخشے
ساتھ حقدار اس کے کے بخشے یعنی کنجیاں نبوت کی بیچ ہاتھ کافروں
کے نہیں ہیں کہ صنادید اپنے کو دیویں بلکہ ایک بخشش خدائے تعالیٰ
کی ہے کہ ساتھ فضل اپنے کے جس کو چاہے دیوے ۔

چوں ز حالِ مستحقاں آگہی
ہر چہ خواہی ہر کرا خواہی دہی
دیگراں را ایں تصرف کے رواست
اختیار ایں تصرف ہا ترا ست

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
10 بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝ یا واسطے ان کے ہے
بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے
مخلوقات سے ہے اور اگر وہ مالک اس ملک کے ہیں پس چاہیے کہ
اوپر چڑھیں بیچ سببوں کے کہ ساتھ اس کے اوپر آسمان کے جاتے ہیں
لباب میں لایا ہے کہ اسباب وہ ہے کہ ملائکہ بیچ وقت چڑھنے آسمان
کے اوپر اس کے اعتماد کر کے چڑھتے ہیں حاصل کلام کا یہ کہ اگر کافروں
کو بیچ ملک آسمان اور زمین کے اختیار اور قدرت ہے چاہیے کہ
جاویں اوپر آسمان کے اور عرش پر قرار پکڑیں اور ساتھ تدبیر
کاموں عالم کے مشغول ہوویں اور وحی جس سے چاہیں پھیریں اور
جس کو چاہے دیویں
11 جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝ کافر
ایک لشکر ہیں اس جگہ بھاگا ہوا یعنی روز بدر کے لشکروں پیغمبر
کے سے ایک دلیل معجزوں قرآن کے سے یہ ہے کہ اللہ نے خبر دی ہے
پیغمبر اپنے کو کہ مکے میں عنقریب لشکر قریش کا قتل کیا گیا اور بھاگا
ہوا ہووے گا جیسے کہ
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو
12 الْاَوْتَادِ ۝ وَثَمُوْدُ جھٹلایا آگے مکے والوں سے قوم نوحؑ کی نے
نوحؑ کو اور قوم عاد کی نے ہودؑ کو اور جھٹلایا فرعون نے موسیٰ علیہ
السلام کو کہ صاحب میخوں کا تھا صفت فرعون کی ہے اور مراد ان
میخوں سے ملک ثابت ہے تشبیہ کیا ملک اس کے کو ساتھ خیمے کے
کہ طنابیں اس کی ساتھ میخوں کے مضبوط ہوتی ہیں اور کہتے ہیں چار
میخیں ہیں کہ مومنوں کو ساتھ اس کے عذاب کرتا تھا اور جھٹلایا ثمود
نے صالح علیہ السلام کو ایکہ میں اور عیون میں لایا ہے کہ جھٹلانا قوم کا
صالحؑ کو بیچ وقت دعوت دوسری کے تھا اس واسطے کہ پہلی بار جو
صالح علیہ السلام نے دعوت فرمائی سب ایمان لاتے اور جب اس نے
وفات کی سب کافر ہوتے اللہ تعالیٰ نے پھر اس کو جلا کر ان کے پاس
بھیجا اور انہوں نے اس کو نہ پہچانا اور معجزہ مانگا اور نکلنا اونٹنی کا
واقع ہوا بعضے ایمان لائے اور بعضوں نے جھٹلایا اور بسبب پے کرنے
اونٹنی کے ہلاک ہوئے۔

Marfat.com

وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْئَيْكَةِ ط اُولٰٓئِكَ
۱۳ الْاَحْزَابُ ٥ اور جھٹلایا قوم لوطؑ کی نے لوطؑ علیہ السلام کو اور
صاحبوں نیستان کے نے شعیبؑ کو وہ گروہ جھٹلانے والوں کے لشکر
ہیں شکست پاتے ہوتے اور کتنے قریش بھی ان میں سے ہوں گے
ع ۱۰ ۱۴ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ٥ نہ تھا
کوئی ان کا مگر جھٹلایا اس نے پیغمبروں کو پس لائق ہوا ان کو عذاب
میرا اور اترا اوپر ان کے عذاب میرا
وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا
۱۵ لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ٥ اور انتظار نہیں کرتا گروہ قوم تیری کا مگر
ایک آواز تند کی کہ اسرافیلؑ پھونکے گا اور وہ پہلا نفخہ ہے کہ سب
مر جاویں نہ ہوگا اس آواز کو کوئی پھیرنے والا کہ رد کرے
۱۶ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ٥
اور کہا کافروں قریش کے نے جیسے نضر بن حارث اور مانند
اس کے کہ پروردگار ہمارے جلدی دے تو واسطے ہمارے حصہ ہمارا
عذاب سے کہ محمدؐ ہم کو وعدہ کرتا ہے یا جلدی دے تو ہم کو اعمال
نامہ ہمارا تو دیکھ لیں ہم آگے دن حساب کے سے یہ جلدی از روئے
ٹھٹھے کے کرتے تھے اور خاطر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی آزردہ ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ
۱۷ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ٥ صبر کر تو اے محمدؐ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں کافر یہ حکم ساتھ آیت سیف
کے منسوخ ہے اور یاد کر تو اے محمد بندے ہمارے داؤدؑ کو کہ
صاحب قوت کا دین میں یا لڑائی میں یا ملک داری میں اور کہا
ہے عبادت میں صاحب قوت کا تھا کہ آدھی رات عبادت میں
گزارتا تھا اور ایک دن روزہ رکھتا تھا اور ایک دن افطار کرتا
تھا تحقیق داؤد بہت رجوع کرنے والا تھا توبہ سے
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ
۱۸ وَالْاِشْرَاقِ ٥ تحقیق ہم نے تابعدار کیا تھا پہاڑوں کو ساتھ
داؤد علیہ السلام کے جس جگہ چاہتا تھا جاتے تھے ساتھ اس کے
تسبیح کرتے تھے رات کے وقت اور وقت نکلنے آفتاب کے۔
کشف الاسرار والا فرماتا ہے کہ تسبیح پہاڑوں کی اگرچہ عقل میں
نہیں آتی ولیکن قدرت اللہ تعالیٰ سے دور نہیں۔ ایک نے اولیاؤں
میں سے ایک پتھر کو دیکھا کہ مانند قطروں مینہ کے اس میں سے پانی
ٹپکتا تھا ایک ساعت توقف کر کے ساتھ تامل کے اس کو دیکھا تو وہ
پتھر بولا کہ اے ولی اللہ کے کتنے برس ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھ کو پیدا کیا ہے خطرے سیاست اس کے سے اشک حسرت
ٹپکاتا ہوں میں اس ولی نے مناجات کی کہ اے خدا اس پتھر کو بیخوف
کر وہ دعا اس کی قبول ہوئی اور خوشخبری امان کی اس پتھر کو پہنچی
اور وہ ولی بعد ایک مدت کے پھر اس جگہ وارد ہوا اور اسی پتھر کو
دیکھا کہ بہت قطرے گراتا تھا فرمایا اے پتھر جب بے خوف ہوا تو
تو یہ گریہ کیا ہے جواب دیا کہ اول روتا تھا میں خوف سے قطعیت
کے اور اب روتا ہوں میں خوشی امن اور سلامتی کی سے مجھ کو اوپر
اس درگاہ کے سوائے رونے کے کام نہیں ہے
۱۹ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ط كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ٥ وَشَدَدْنَا
مُلْكَهٗ اور تابعدار کیا ہم نے جانوروں کو جمع کیے گئے نزدیک اس
کے اور صف باندھنے والے اوپر سر اس کے کے ہر ایک پہاڑوں سے
اور جانوروں سے واسطے داؤدؑ کے تابعدار تھا پھیرنے والا آواز اپنی کا
ساتھ اس کے واسطے تسبیح کے اور محکم کیا تھا ہم نے ملک اس کے کو
ساتھ دعا مظلوموں کے یا ساتھ وزیروں نصیحت کرنے والوں یا ساتھ
کوتاہ کرنے ہاتھ ظلم کے رعیت سے یا ساتھ ڈالنے ڈر اس کے کے بیچ
دل دشمنوں کے یا ساتھ بننے زرہ کے اور بنانے اسباب لڑائی کے یا
ساتھ زیادتی لشکر کے یا ساتھ کثرت نگہبانوں کے اور چوکیداروں کے
کہ ہر رات کو چھتیس ہزار آدمی نگہبانی گھر اس کے کی رکھتے تھے۔ امام
ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مضبوطی ملک اس کے کی
ساتھ اس سبب کے تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک زنجیر بھیجی اور وہ
زنجیر اوپر محکمہ داؤد علیہ السلام کے ایستادہ تھی دو جھگڑنے والوں سے جو
کوئی سچا ہوتا ہاتھ اس کا اس تک پہنچتا اور وہ دوسرا پکڑنے اس کے کی
قدرت نہ رکھتا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

۲۰ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ٥ اور دیا تھا
ہم نے داؤدؑ کو تمام علم اور کمال عمل اور دیا تھا ہم نے داؤدؑ کو علم قضیہ
چکانے کا اور چاہیے جاننا کہ بیچ قصہ داؤدؑ علیہ السلام کے اور نکاح
کرنے جورو اُوریا کے . خلاف بہت ہے اور بعضے تفسیر والوں نے
اس قصے کو اوپر اس طرح کے وارد کیا ہے کہ شرع اور عقل قبول کرنے
سے اس کے انکار کرے اور جو کچھ کہ ساتھ صحت کے نزدیک دکھلاتی
دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اُوریا نے ایک عورت کو منگنی کی تھی اپنے ساتھ
اور نزدیک تھا کہ نزدیک اس کے نکاح باندھے وارثوں عورت
کے سے ساتھ اس کے مخالفت پڑی اور اس کو نہ دی اور حضرت
داؤد علیہ السلام نے مانگی اور ان کو آگے اس سے تنانوے یعنی ایک
کم سو جوروں تھیں اس کو بھی درخواست کیا اور زاد المسیر میں
لایا ہے کہ عتاب اللہ کا اوپر اس کے یہ تھا کہ بعد مانگنے اوریا کے
اس کو چاہا اور صورت عتاب کی قرآن میں اوپر اس طرح کے ہے کہ
وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اور آیا آئی تیرے پاس وقف لازم
خبر جھگڑا کرنے والوں کی تبیان میں بیان کیا ہے کہ جبریل اور
میکائیل علیہ السلام ساتھ صورت دو جھگڑنے والوں کے نزدیک
داؤد علیہ السلام کے آئے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے دنوں کو
مقرر کیا تھا ایک دن عبادت کرتے تھے اور ایک دن حکومت اور
عدالت فرماتے تھے اور ایک دن وعظ کہتے تھے اور ایک دن
ساتھ کاموں خاص اپنے کے مشغول ہوتے تھے عبادت کے دن
بالاخانے میں آتے تھے اور چوکیدار لوگوں کو ان کے پاس آنے سے
منع کرتے تھے فرشتے اس دن صورت آدمی کے بیچ گھر داؤد علیہ
السلام کے اور عبادت خانے میں اوپر سے آئے جیسے کہ فرماتا ہے۔
۲۱ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ٥ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ
فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا
عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا
۲۲ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ٥ یاد کرو جس وقت چڑھ گئے اوپر دیوار
فصیل محراب داؤدؑ کے جس وقت داخل ہوئے اوپر داؤدؑ کے اور داؤدؑ
علیہ السلام نے ان کو دیکھا پس ڈر گیا داؤد ان سے کہ کیوں بے اجازت

دروازے سے آئے کہا انہوں نے مت ڈر تو اے داؤد ہم دو
جھگڑالو ہیں ظلم کیا ہے بعضے ہمارے نے اوپر بعض کے پس حکم کر تو
درمیان ہمارے ساتھ سچ کے اور ظلم نہ کر تو اوپر حکم اپنے کے
اور راہ دکھا ہم کو تو طرف میانہ راہ کے کہ عدل ہے پس داؤد
علیہ السلام نے فرمایا کہ بات کہو تم ایک نے اشارہ طرف دوسرے
کے ساتھ داؤد کے کیا
اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ
نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی
الْخِطَابِ ٥ تحقیق یہ مرد بھائی ہے میرا دین میں اس کے ایک کم ۲۳
سو بھیڑیں ہیں اور میرے تئیں ایک بھیڑ ہے پس کہا اس نے کہ سونپ
دے تو وہ بھیڑ مجھ کو اور غلبہ کیا ہے اوپر میرے مانگنے میں اور فرصت
نہ دی کہ دیر کروں میں اس میں
قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ
وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ
وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا
وَّاَنَابَ ۩ ٥ کہا داؤد نے کہ البتہ تحقیق ظلم کیا اوپر تیرے ساتھ ۲۴
مانگنے بھیڑ تیری کے اور جمع کرنے میں اپنے پاس طرف بھیڑوں اپنی
کے اور تحقیق بہت شریکوں سے کہ مالوں کو ملا دیتے ہیں البتہ ظلم
کرتا ہے بعض ان کا اوپر بعضے کے اور زیادہ حق اپنے سے چاہتے
ہیں مگر وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں اور عمل کیے ہیں نیکیوں کے اور
تھوڑے ہیں وہ لوگ درمیان شریکوں کے مانند داؤد علیہ السلام کے
یہ بات ہے وہ اُٹھے اور نظر اس کی سے غائب ہوئے داؤد علیہ السلام
فکرمند ہوا اور گمان لے گیا داؤد علیہ السلام کہ تحقیق ہم نے آزمایا ہے
اس کو ساتھ اس حکومت کے تا خبردار ہووے اور جانے پس استغفار
کی پروردگار اپنے سے اور گر پڑا داؤد رکوع کرنے والا جس حال میں
کہ سجدہ کرنے والا تھا اور رجوع کی اللہ کی طرف پس اس سجدے
میں اختلاف ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سجدۂ عزیمت
ہے اور کہتا ہے کہ بیچ تلاوت کے سجدہ چاہیے کرنا نماز میں اور

Marfat.com

سوائے نماز کے اور نزدیک شافعیؒ کے سجدۂ عزیمت نہیں اور
امام احمد حنبلؒ سے اس سجدہ میں دو روایتیں ہیں اور یہ سجدہ دسواں
ہے ساتھ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فتوحات مکی میں اس سجدہ
کو سجدۂ انابت کا کہا ہے

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى
وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ پس بخشی ہم نے اس کی یہ خطا اور تحقیق واسطے ۲۵
داؤد کے نزدیک ہمارے نزدیکی ہے بعد بخشش کے اور نیک
بازگشت ہے بہشت میں

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ
بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ کہا ۲۶ ع ۲ / ۱۱
ہم نے اے داؤد تحقیق ہم نے تجھ کو کیا ہے خلیفہ بیچ زمین کے یعنی
بادشاہی روئے زمین کی تجھ کو بخشی ہم نے یا تجھ کو خلیفہ پیغمبروں
کا کہ آگے تجھ سے تھے کیا ہم نے پس حکم کر درمیان آدمیوں کے
ساتھ سچ کے اور عدل کے اور پیروی نہ کر تو خواہش نفس کی پس
گمراہ کرے گی تجھ کو خواہش راہ اللہ کی سے تحقیق جو لوگ کہ گمراہ
ہوتے ہیں راہ اللہ کی سے واسطے ان کے ہے عذاب سخت بسبب
اس چیز کے کہ بھول گئے تھے دن حساب کا اور واسطے اس دن کے
کوئی کام نہیں کیا **فوائد السلوک** میں لایا ہے کہ دیکھ بادشاہی
کیا سخت کام ہے اور بادشاہت کیا بوجھ بھاری ہے کہ حضرت
داؤد علیہ السلام ساتھ کمال درجۂ نبوت کے ساتھ خطاب بھاری
کے مخاطب ہوا کہ فاحکم بین الناس بالحق کہ حکم کر درمیان آدمیوں
کے ساتھ عدل کے اور انصاف کے اور پاؤں اوپر راہ حق کے رکھ
نہ اوپر راہ باطل کے اور پیروی خواہش نفس کی اوپر مراد اپنی کے
اختیار نہ کر کہ تجھ کو راہ رضامندی ہماری سے گمراہ کرے

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
بَاطِلًا ؕ اور نہیں پیدا کیا ہے ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو
اور جو چیز کہ درمیان ان دونوں کے ہے جھوٹ اور عبث بلکہ

اس واسطے کہ دلالت کریں ساتھ اس کے اوپر قدرت کاملہ اور
حکمت کے

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ یہ گمان ان لوگوں کا ہے کہ کافر ہوئے ۲۷
ساتھ پیدائش کے کھوج نہ لیے گئے پس افسوس ہے واسطے ان
لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور اس طرح گمان لے گئے آگ دوزخ کی
سے۔ لائے ہیں کہ کافر قریش کے کہتے تھے مومنوں کو کہ ہم کو آخرت
میں برابر تمہارے یا زیادہ تم سے عطا دیویں گے آیت آئی کہ

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؗ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ
كَالْفُجَّارِ ۝ نہ اس طرح ہے کہ آیا کر دیں ہم ان لوگوں کو کہ ۲۸
ایمان لائے ہیں اور عمل کیے نیکیوں کے بیچ جزا اور عطا کے مانند
خرابی کرنے والوں کے بیچ زمین کے یعنی مانند کافروں کے یا گردانیں
ہم پرہیزگاروں کو مانند بدکاروں کے یعنی نہیں کرتے ہم

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ
وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ یہ کتاب ہے یعنی قرآن ۲۹
کہ اتارا ہے ہم نے اس کو طرف تیرے اے محمد بہت برکت دیا
ہوا اس واسطے کہ اندیشہ کریں بیچ آیتوں اس کی کے اور فکر کریں
بیچ معنی اور حقیقت اس کی کے اور اس واسطے کہ نصیحت پکڑنے
والے ہوویں صاحب عقلوں کے کہ صاف اور خالص ہیں

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ
اَوَّابٌ ؕ اور بخشا ہم نے واسطے داؤدؑ کے سلیمانؑ بیٹا نیک ۳۰
بندہ تھا سلیمانؑ تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا ساتھ خدا کے سب
حال میں۔ لائے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام نے ساتھ کافروں دمشق کے
لڑائی کی اور ہزار گھوڑے ان سے لیے اور کہتے ہیں داؤد علیہ السلام
نے ساتھ عمالقہ کے غزا کی تھی اور ہزار گھوڑے لیے تھے اور سب
میراث ساتھ سلیمان علیہ السلام کے پہنچی تھی اور **معالم** میں لایا ہے
کہ گھوڑے دریائی تھے اور پر رکھتے تھے اور دیو واسطے سلیمان علیہ السلام
کے لاتے تھے غرضکہ سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ ان کو دیکھے بعد نماز

Marfat.com

ظہر کے ساتھ دیکھنے ان کے کے مشغول ہوتے اور سلیمان علیہ السلام کو اس سبب سے نماز عصر کی قضا ہوئی ان سب گھوڑوں کو قربان کیا جیسے حق تعالیٰ فرماتا ہے

۳۱ اِذْ عُرِضَ عَلَیْہِ بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ ۝

فَقَالَ اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ حَتّٰی

۳۲ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ یاد کر جس وقت ظاہر کیے گئے اوپر سلیمانؑ کے آخر روز ہزار گھوڑے تین پاؤں پر کھڑے ہونے والے تیز رو اور بہ خوبی گھوڑوں کی ہے یا دراز گردن اور سلیمان دیکھنے ان کے میں مشغول ہوا تا ورد ان کا فوت ہوا پس کہا کہ تحقیق میں نے دوست رکھا دوستی مال بہت کی کو یعنی گھوڑوں کی کو اس حد تک کہ باز رہا میں ذکر پروردگار اپنے سے اس وقت تک کہ چھپ گیا آفتاب پیروی رات کی میں

۳۳ رُدُّوْھَا عَلَیَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

کہا سلیمانؑ نے کہ پھیر لاؤ گھوڑوں کو اوپر میرے پس کھڑا ہوا ملتا تھا تلوار کو ملنا ساتھ پنڈلیوں گھوڑوں کے کہ پے کرتا تھا اور ساتھ گردنوں کے کاٹتا تھا سر ان کے اور اس وقت میں گوشت گھوڑے کا حلال تھا اور ان کو بیچ راہ خدا کے واسطے قربان کے ذبح کرتے تھے اور بعضے علماء اوپر اس کے ہیں کہ مراد ذکر سے نماز عصر کی ہے کہ سلیمان علیہ السلام سے بسبب دیکھنے ان کے کے فوت ہوئی اور آفتاب چھپ گیا سلیمان علیہ السلام نے ساتھ حکم پروردگار کے فرشتوں کو کہ آفتاب پر تعین تھے فرمایا رُدُّوْھَا عَلَیَّ پھیرو تم آفتاب کو واسطے میرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو آفتاب کو پھر پھیرا تو سلیمانؑ نے اس نماز کو ادا کیا اور ایک بار آفتاب ساتھ دعا پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیچ جنگل خیبر کے بعد غروب کے پھر پھیرا اور جگہ عصر کی آیا تو مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر کی ادا کی نزدیک صاحب حدیثوں کے مشہور ہے روایت اس آیت کی تفسیر میں بہت ہیں تفسیر حسینی سے معلوم کرے — لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمانؑ کو ایک بیٹا بخشا ایک گروہ دیوؤں کے نے اس ڈر سے کہ وہ بھی مانند باپ کے ان کو محکوم کرے

جمع ہو کر اوپر قتل اس کے کے اتفاق کیا سلیمان علیہ السلام نے اس بات سے خبر پا کر اس لڑکے کو ساتھ سحاب کے سونپا کہ دودھ پلا دے اس کو قضا آئی وہ لڑکا موا اس مرتے ہوتے کو اوپر تخت سلیمانؑ کے ڈالا جیسے خدا نے خبر دی

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ

۳۴ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہم نے سلیمان کو اور فتنے میں ڈالا تھا اور ڈالا تھا ہم نے اوپر تخت اس کے کے بدن مردہ جو کچھ کہ کیا تھا اس سے پشیمان ہوا کہ بیٹے کو ساتھ ابر کے سونپا اور اوپر اللہ تعالیٰ کے توکل نہ کیا پس رجوع کی سلیمان نے اللہ کی طرف اور اوپر لوگوں کے ظاہر ہوا کہ توکل سوا اوپر اللہ کے نہ کیا چاہیئے اور لباب میں لایا ہے کہ سلیمان بیمار ہوا اس قدر کہ نہایت ضعف سے بدن مردہ دکھائی دیتا تھا اور اس کو اوپر تخت کے بٹھاتے تھے تو کام ملک کے خلل نہ پاویں پس پھرا طرف توکل و صحت کے ارادے اللہ کے سے اور مشہور وہ ہے کہ سبب ترک بے ادبی کے انگوٹھی بادشاہ کی ہاتھ صخرہ جنی کے پڑی اور صخرہ چالیس دن اوپر تخت سلیمانؑ کے بیٹھا پھر وہ انگوٹھی سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ آئی ساتھ بادشاہت کے ممتاز ہوا اور از روئے نیاز کے ساتھ دعا کے مشغول ہوا

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ کہا کہ اے پروردگار میرے بخش تو مجھ کو گناہ میرا اور دے تو مجھ کو ایسی بادشاہت کہ لائق نہ ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے تو ایسا ملک معجزہ میرا ہووے یا کوئی مجھ سے چھین نہ سکے مانند صخرہ جنی کے بحر المرائق میں فرمایا کہ مجھ کو ایسا ملک دے کہ کوئی ہوس اس کی طلب کی نہ کرے اور بیچ فتنے کے نہ پڑے اس واسطے کہ بیچ ملک اتنے بڑے کے سوائے قوت نبوت کے فتنے سے بے خطر نہ ہو سکے

۳۵ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝ تحقیق تو بخشنے والا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بخشتا ہے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سلیمان علیہ السلام ساتھ الہام الٰہی کے جانتا تھا

Marfat.com

کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ ملکوں دنیا کے
التفات نہ فرمائیں گے اس واسطے ساتھ اس دعا کے دلیری کی کہ
برابر اس دنیا کے اور جو چیز کہ بیچ اس کے ہے پر لپشہ کی قدرت
نہیں رکھتے ہیں ؏

عارفاں ہرچہ ثباتی و بقائے نکنند
گر ہمہ ملک و جہاں است بہیچش نخرند

اور صاحب فتوحات نے فرمایا ہے کہ مراد سلیمانؑ کی وہ تھی
کہ مجھ کو وہ ملک بخش کہ ظاہر ہونا اس کا اب کسی کو لائق نہ ہووے
اس واسطے کہ باطن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ملک حاصل
تھا جیسے صحیحین میں مذکور ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ ایک دیو جنات سے میرے پاس آیا تو نماز میری توڑی
اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قدرت دی تو اس کو پکڑا میں نے اور چاہا میں نے
کہ اوپر ایک ستون کے ستونوں مسجد کے باندھوں میں تم اس کو دیکھو
پس یاد کی میں نے دعا سلیمان علیہ السلام کی رب اغفرلی وہب لی
ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اس کو چھوڑا میں نے تو بے فائدہ اور ناامید
پھر گیا

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ
أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝ وَآخَرِينَ ۳۶ ۳۷
مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ پس تابعدار کیا ہم نے واسطے سلیمانؑ ۳۸
کے پاؤں کو کہ جاری ہوتی تھیں ساتھ حکم اس کے کے نرم اور خشک
جس جگہ قصد کرتا تھا پہنچتا تھا اور تابعدار کیا ہم نے اس کا شیطانوں
کو ہر ایک بنا کرنے والا عمارت کا تھا اور ہر غوطہ کھانے والا دریا میں
جواہر نکالنے کو اور تابعدار کیے ہم نے باقی شیطان پاس پاس جکڑے
ہوتے لوہے کی زنجیروں میں یعنی ہر ایک شیطانوں میں سے کہ کارندے
تھے واسطے اس کے حکم کرتے تھے اور ایک گروہ کہ مردہ ہوتے تھے بیچ
زنجیروں کے بند ہوتے تو ایذا کسی کو نہ پہنچاویں پس کہا ہم نے سلیمان کو
هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ یہ ۳۹
بخشش ہماری ہے اے سلیمانؑ ساتھ تیرے کہ ایسا ملک دیا ہم نے
تجھ کو پس احسان کر اور پر خلق کے جس پر چاہے تو یا بند کر بخشش اپنی
جس سے چاہے تو بغیر حساب کے دینے میں اور نہ دینے میں
۴۰ ع۱۴ ۱۲ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝ اور تحقیق
واسطے سلیمان کے نزدیک ہمارے البتہ قرب ہے ساتھ بندگی اس
کی کے یا آخرت میں نزدیکوں درگاہ ہماری کی سے ہووے گا باوجود
اس ملک بڑے کے کہ دنیا میں رکھتا تھا اور نیک بازگشت ہے
یعنی بہشت

وقف لازم وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ
۴۱ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝ اور یاد کر بندے ہمارے کو کہ
ایوب ہے جس وقت دعا مانگی پروردگار اپنے سے کہ تحقیق پہنچایا ہے
مجھ کو شیطان نے دکھ اور عذاب۔ اور قصہ اس طرح ہے کہ شیطان طعنے
دیتا تھا ایوب علیہ السلام کو کہ کیا پاتے کہ اللہ تعالےٰ نے فائدے اچھے
تجھ سے چھینے اور سختیاں دکھ کی اوپر تیرے بھیجیں اور آیا ہے کہ بہکاتا
تھا تابعوں اس کے کو اس حد تک کہ انہوں نے ایوبؑ کو شہر اپنے
سے نکال دیا اور تھوڑا سا وجہ شکایت ایوبؑ کی سے سورہ انبیاء میں
گذرا ہے القصہ اللہ تعالیٰ نے دعا اس کی قبول کرکر جبرئیل علیہ السلام
کو اس کے پاس بھیجا جبرئیل علیہ السلام آیا اور ایوبؑ کو کہا
۴۲ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝
کہ مار تو پاؤں کو اپنے اوپر زمین کے جس وقت ایوبؑ نے ساتھ
کہنے جبرئیل کے مارا پاؤں کو اوپر زمین کے تو چشمے پانی کے نے نیچے
پاؤں اس کے سے جوش مارنا شروع کیا ایک گرم اور ایک سرد جبرئیل
علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ چشمہ گرم جائے غسل کی ہے یعنی پانی ہے کہ
اس میں نہاویں اور دوسرا چشمہ سرد پانی کا ہے کہ پیویں پس ایوبؑ
علیہ السلام نے ساتھ اس چشمہ گرم کے غسل فرمایا تمام مرض ظاہری اس سے
دور ہوئے اور اس چشمہ سرد سے پیا تمام بیماریاں باطن کی جاتی رہیں
اور کہا ہے کہ چشمہ ایک ہی تھا وقت پینے کے سرد اور وقت غسل کے
گرم ہوتا تھا

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا
۴۳ وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ اور بخشا ہم نے ایوب کو ناتے
داروں اس کو یعنی بیٹوں اس کے کو جلایا کہ شیطان نے ہلاک

Marfat.com

کئے تھے اور مانند ان کے ساتھ ان کے تو اولاد اس کی اس سے دو چند
ہوتی کہ تھے واسطے بخشش کے کہ پہنچے ہماری طرف سے اور واسطے
نصیحت پکڑنے صاحب عقلوں کے تو بیچ بلا اور مصیبت کے خدائے
تعالیٰ سے پناہ مانگی کہ رحمت الٰہی نے خوشی کو ساتھ صبر کے ملایا ہے۔
جیسے حدیث ہے الصبر مفتاح الفرج ؎

کلید صبر کسے را کہ باشد اندر دست
ہر آئینہ در گنج مراد بکشاید
بشام تیرہ محنت بساز وصبر نمائے
کہ ہمدمی سحر از پردہ روئے بنماید

لائے ہیں کہ بیچ وقت مرض ایوب علیہ السلام کے جورو اس کی کہ نام
اس کا رحمت تھا واسطے کسی کام کے گئی تھی اور دیر لگائی ایوبؑ نے
قسم کھائی کہ اس کو سو لکڑیاں مارے جب تندرست ہوا اور ایوبؑ
بحالت جوانی کے ہو گیا چاہا کہ قسم اپنی ادا کرے خطاب آیا
وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ
۴۴ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ اور
لے تو بیچ ہاتھ اپنے کے ایک دستہ گھانس کا کہ سو تنکے ہو دیں گنتی میں
پس مار تو ساتھ ان کے عورت اپنی کو اور قسم نہ توڑ تحقیق ہم نے پایا ہے
ایوبؑ کو صبر کرنے والا اس میں کہ ذات اس کی کو اور مال اس کے کو
اور بیٹوں اس کے کو پہنچا نیک بندہ ہے ایوب تحقیق وہ رجوع کرنے
والا ہے بیچ درگاہ ہماری کے دمبدم
وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي
۴۵ الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝ اور یاد کر بندے ہمارے ابراہیم خلیل اللہ
کو اور بیٹے اس کے اسحاقؑ اور پوتے ان کے یعقوبؑ کو کہ صاحب ہاتھوں
اور آنکھوں کے تھے مراد اعمال اچھے اور علم نافع ہیں ظاہر کیا ساتھ ہاتھ
کے عمل سے کہ اکثر عمل ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور ساتھ آنکھوں کے
معرفت سے مراد ہے کہ قوی تر مددگاروں معارف کے سے آنکھیں
ہیں یا مراد ہاتھوں سے قوت ہے بیچ طاعت کے اور مراد آنکھوں
سے دیکھنا بیچ دین کے
۴۶ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ تحقیق ہم نے
خالص کیا تھا ان کو ساتھ ایسی خصلت کے کہ پاک تھے ملونی عیبوں کی
سے وہ خصلت یاد کرنا آخرت کے گھر کا ہے اس واسطے کہ مد نظر انبیاء
کا سوائے دیدار اللہ کے نہیں ہے اور وہ آخرت میں میسر ہوگا جیسے
اس مضمون میں کسی نے کہا ہے ؎

نہ جنت خواہم و نے حور نے انہار مے خواہم
بتو ارزانی اے زاہد ہمہ من یار مے خواہم

۴۷ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝ اور
تحقیق کہ یہ پیغمبر نزدیک ہمارے البتہ قبول کئے گیوں سے ہیں اور
نیکوں سے ہیں
وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ اور یاد کر
تو اسماعیل ذبیح اللہ کو اور یاد کر الیسع بیٹے اخطوب کو اور صاحب
ضامنی کے کو کہ بشیر بیٹا ایعف کا تھا اور سو پیغمبروں کا کہ قتل سے بھاگے
ہیں ضامن ہوا اور تبیان میں فرمایا ہے کہ وہ بیٹا ایوبؑ کا ہے اور
پیچھے باپ کے مبعوث ہوا طرف ایک قوم شام کے اور اللہ تعالے نے
اس کا ذوالکفل نام رکھا اور بعضے کہتے ہیں کہ الیسع اور ذوالکفل دونوں نام
ایک ہی کے ہیں کہ الیاس علیہ السلام کا ضامن ہوا کہ اور حکم دین کے قیام
کرے۔
۴۸ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۝ اور سب یہ پیغمبر نیکوں سے ہیں
۴۹ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ یہ خبر
پیغمبروں کی سبب ذکر کا ہے اے محمدؐ تجھ کو اور قوم تیری کو اور تحقیق
واسطے پرہیزگاروں کے البتہ نیک بازگشت ہے
۵۰ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝ باغ ہمیشگی
کے ہیں جس حال میں کہ کھولے گئے ہیں واسطے ان کے دروازے بہشت
کے۔
مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَ
۵۱ شَرَابٍ ۝ تکیہ لگاتے ہوئے اوپر تختوں کے بیچ بہشت کے مانگیں گے
بیچ اس کے میووں بہت کو اور پینے کی چیزوں کو
۵۲ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝ اور نزدیک
بہشتیوں کے ہوں گی حوریں کوتاہ کرنے والیاں آنکھ اپنی کو کہ سوائے

Marfat.com

خاوند کے کسی کو نہ دیکھیں ہمزاد اور ہمعمر یعنی سب وہ ایک ہو ویں
اور کہا ہے کہ تمام حوریں بہشت کی برابر عمر خاوند کے ہو ویں۔ سب
تینتیس برس تک اور بعضے اوپر اس کے ہیں کہ مراد اتراب سے
عورتیں برابر کی ہیں حسن میں یعنی ایک کو دوسرے پر برتری نہ
ہووے بیچ اس کے تو طبیعت طرف نیک تر کے کھینچے اور اس
سے پھر جاوے
۵۳ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○
کہیں فرشتے بہشتیوں کو کہ یہ وہ چیز ہے کہ وعدہ دیئے گئے
تم دن حساب کے پس بہشتی از روئے خوشی کے کہیں
۵۴ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ○ ج هٰذَا ط
۵۵ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ تحقیق جو چیز کہ دیکھتے ہیں
ہم نعمت سے البتہ روزی ہماری ہے کہ حضرت رزاق نے بے منت
ہم کو دی ہے کہ نہیں ہے ہونا اس کو تمام اور یہ کم نعمت بہشتیوں
کی ہے اور تحقیق واسطے بے فرمانوں کے یعنی کافروں کے البتہ
بُری بازگشت ہے
۵۶ جَهَنَّمَ ج يَصْلَوْنَهَا ج فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ هٰذَا لا
۵۷ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ○ لا وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ
۵۸ اَزْوَاجٌ ○ ط دوزخ میں کہ داخل ہوں گے تنگی سے بیچ اس کے
پس بُرا بچھونا ہے دوزخ یہ عذاب ہے پس چاہیئے کہ اب چکھو اس
کو وہ عذاب گرم پانی ہے نہایت گرمی میں کہ جس وقت آگے لب
کے پہنچے اس کو جلاوے اور جس وقت پیویں انتڑیاں جلادے
اور ٹکڑے کرے اور پیپ ہے کہ دوزخیوں کو ساتھ سردی کے
جلادے جیسے آگ گرمی سے جلاتی ہے اور کہتے ہیں غساق گندی
چیز کو بیچ لغت ترک کے جیسے مذکور ہوئی پہلے کہ پیپ اور خون
ہے اور یہاں مراد پیپ سے ہے کہ گوشت اور پوست اور شرمگاہ
دوزخیوں کے سے جاری ہووے پس اس کو جمع کرکر دوزخیوں کو
کھلاویں اور ان کو دوسرا عذاب مانند عذاب مذکور کے طرح طرح
کا ہووے بیچ عذاب کرنے کے لاتے ہیں کہ جب سرداروں کافروں
کے کو دوزخ میں لاویں تابعدار ان کے کو بھی ساتھ ان کے لاویں اور

فرشتے سرداروں کو کہیں
هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ج لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ط
۵۹ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ○ یہ گروہ کافر کا آنے والا ہے مشقت سے
دوزخ میں ساتھ تمہارے پس وہ کہیں کچھ مرحبا نہیں ہے ان کو
یعنی خوش آنا تحقیق وہ لوگ داخل ہونے والے آگ کے ہیں بسبب
عملوں اپنے کے جیسے کہ ہم آتے ہیں مرحبا ایک لفظ ہے کہ واسطے
الثلثة تعظیم مہمان کے کہیں سردار تابعدار اپنے کو سرزنش کریں ساتھ حرف
لا مرحبا کے اور جب تابع سرداروں کے یہ بات سنیں
قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ قف لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ط اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ
۶۰ لَنَا ج فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○
کہیں گے بلکہ تم اے سردار کافروں کے نہیں کچھ خوش آنا تم کو
اور تم ساتھ سرزنش کے لائق زیادہ ہو تم نے آگے رکھا سبب عذاب
کے کو واسطے ہمارے کہ گمراہ کیا تابسبب ہونے کے دوزخ میں آئے
ہم پس بُری قرارگاہ ہے دوزخ
قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا
۶۱ فِي النَّارِ ○ دوسری مرتبہ تابع کہیں گے اے پروردگار ہمارے
جس کسی نے آگے رکھا ہو واسطے ہمارے کفر کو اور گمراہی کو پس زیادہ
کر اس کو تو عذاب دوچند بیچ آگ کے گمراہی ان کی کا اور ہماری کا اور
کہتے ہیں سانپ بچھو دوزخ کے ساتھ ان کے چھوڑیں
وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ
۶۲ الْاَشْرَارِ ○ ط اور کہیں گے سردار قریش کے دوزخ میں کہ کیا ہوا ہم کو
کہ آج نہیں دیکھتے ہم ان مردوں کو کہ دنیا میں گنتے تھے ہم ان کو بُرے
اور مردود یعنی بلالؓ اور صہیبؓ اور عمارؓ وغیرہ کو
۶۳ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ○
پکڑا تھا ہم نے ان کو دنیا میں مسخری دوزخ میں نہیں آتے یا ٹیڑھی
ہوگئیں ان سے آنکھیں ہماری یعنی ہم نہیں دیکھتے ان کو۔ آثار میں لایا ہے
کہ حق تعالیٰ اس فرقہ فقیروں کے کو فرماوے تو اوپر بالاخانوں بہشت
کے دکھلائی دیویں تو کافران کو دیکھیں اور حسرت ان کو زیادہ ہووے۔
۶۴ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ○ تحقیق یہ حکایت ع ۴ ۱۴

Marfat.com

دوزخیوں کی البتہ سچ ہے وہ جھگڑا کرنا دوزخ والوں کا ہے دوزخ
میں۔
قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ ۚ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سوائے اس کے نہیں ہے ۶۵
کہ میں ڈرانے والا ہوں عذابِ اللہ کے سے اور نہیں ہے کوئی خدا لائق
بندگی کے مگر اللہ ایک ذات کہ شریک قبول نہ کرے اور کثرت کو
ساتھ وحدانیت اس کی کے راہ نہ ہووے قہر کرنے والا اوپر دشمنوں
کے سے

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت
وحدتش رسم این و آں بر داشت
گم شود جملہ ظلمت پندار
نزد انوار واحد قہار!

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ ۝ پروردگار اور پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمینوں کا ۶۶
اور جو چیز کہ درمیان ان دونوں کے ہے مخلوقات سے خدا غالب
بخشنے والا دوستوں کو
قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۙ اَنْتُمْ عَنْهُ ۶۷
مُعْرِضُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمدؐ کہ جو چیز کہی ہم نے خبر بزرگ ۶۸
ہے کہ تم اس چیز سے روگردانی کرنے والے ہو نہایت غفلت سے
یا نبوت میری شان بزرگ رکھتی ہے اور تم اس سے روگردانی کرتے
ہو آخر غور کرو کہ اگر میں نبی نہ ہوتا وحی مجھ کو نہ آتی۔
مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۶۹
نہ ہوتا مجھ کو کچھ علم سے ساتھ گروہ بلند تر کے یعنی فرشتوں کے جس وقت
جھگڑتے بیچ شان آدم کی کے کہ آیا بنا تا ہے تو بیچ زمین کے پس اوپر
نبوت میری کے دلیل روشن تر ہے کہ قصہ فرشتوں کا اور آدم کا
بیان کرتا ہوں اوپر اس طرح کے کہ اگلی کتابوں میں مذکور ہے بغیر پڑھنے
کتاب کے اور بے سنے استاد کے
اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ نہیں ۷۰
وحی کی جاتی ہے طرف میرے مگر وہ کہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ میں

ڈرانے والا ہوں ظاہر سببوں عذاب کے سے
اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ
۷۱ طِيْنٍ ۝ جس وقت کہا پروردگار تیرے نے خاص فرشتوں کو کہ تحقیق
میں پیدا کرنے والا ہوں پتلا آدمؑ کا کیچڑ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا
۷۲ لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ پس جس وقت سیدھا بناؤں میں اس کو اور قالب
اس کا خوبصورت تیار کروں میں اور پھونکوں میں بیچ اس کے روح اپنی
سے خدائے تعالیٰ نے روح کی بزرگی بخشی یعنی ساتھ ذات اپنی کے
بزرگی اضافت کی دی واسطے پاکیزگی کے اور حاصل کلام کا یہ کہ جب
روح بیچ قالب اس کے کے ڈالوں میں اور زندہ ہووے پس بے اختیار
گر پڑو تم اس کو سجدہ کرنے والے واسطے تکریم اس کی کے
۷۳ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ
۷۴ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس سجدہ کیا فرشتوں
نے تمام ایک مرتبہ خاص آدم کو پیچھے پھونکنے روح کے بیچ اس کے
مگر شیطان نے سجدہ نہ کیا بڑا جانا اپنے تئیں اور فرمان بجا نہ لایا اور
تھا شیطان روز ازل میں کافروں سے
قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ
۷۵ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ کہا اللہ نے
کہ اے شیطان کس چیز نے باز رکھا تجھ کو اس سے کہ سجدہ کرے تو
اس چیز کو کہ پیدا کیا ہے میں نے اس کو ساتھ دونوں ہاتھ اپنے کے
ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق اضافت خلقت آدمؑ کے ہے ساتھ حق سبحانہٗ
وتعالیٰ کے یعنی ساتھ ذات اپنی کے پیدا کیا اس کو میں نے بے مادر اور پدر
کے۔ انوار میں لایا ہے کہ ذکر یدی کا خبردار کرتا ہے اوپر زیادتی قدر
کے بیچ پیدائش آدمؑ کے اور بعضی تفسیروں میں آیا ہے کہ مراد
ید قدرت اور ید نعمت ہے اور فتوحات میں فرمایا ہے کہ قدرت
اور نعمت ملی ہوتی ہے سب موجودات کو پس ساتھ اس تاویل کے آدمؑ
کو کچھ شرف حاصل نہ ہووے پس ضرور ہے اس سے کہ بیچ یدی کے
معنی ہوویں کہ دلالت کریں اوپر بزرگی آدم کے پس احتمال اوپر دو
نسبتوں کے تنزیہ اور تشبیہ ہے کہ آدم جمع کرنے والا دونوں صفتوں

Marfat.com

کا ہے مناسب دکھائی دیتا ہے اور بحر الرائق میں لایا ہے کہ مراد دو صفتوں سے لطف اور قہر ہے اس واسطے کہ یہ دو صفتیں اوپر سب صفتوں اللہ کی کے ملی ہوئی ہیں کیونکہ کوئی صفت نہیں ہے کہ لطف سے یا قہر سے خالی ہووے بعضے جلالی اور بعضے جمالی ہیں۔ تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام اور کوئی مخلوق نہ ہووے کہ ان دونوں صفتوں سے ایک نہ رکھتا ہو جیسے کہ فرشتے لطف کرنے والے ہیں اور شیطان قہر اور آدمی جگہ ظاہر ہوتے دونوں صفتوں کا ہے اور ساتھ جمع ہونے دونوں قابلیت کے سجدہ قبول کیا ہے اور اس معنی میں کہا ہے ؎

آمد آئینۂ جملہ کون ولی — آدمی زائنہ نکرہ دہ جلی
گشتہ آدم جلائے ایں مرآت — شد عیاں ذات او بجملہ صفات
مظہر گشت کلی و جامع — سر ذات صفات او لامع

القصہ حق سبحانہ تعالیٰ نے شیطان کو کہا کیوں سجدہ نہ کیا تو نے پیدا کیے ہوئے ہاتھوں میرے کو آیا غرور کیا تو نے یا ہے تو بلند ہونے والوں سے کہ لائق فوقیت کے ہیں

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ
۷۶ مِنْ طِیْنٍ ۝ شیطان نے دوسری قسم کو اختیار کر کے کہا کہ میں بہتر ہوں آدم سے پس وجہ بہتر ہونے کی بیان کرتا ہے کہ پیدا کیا ہے تو نے مجھ کو آگ سے کہ پاک اور نورانی ہے اور پیدا کیا آدم کو کیچڑ سے کہ اس میں کثافت اور سیاہی ہے اور اس قیاس میں خطائی اور یہ تھوڑا سا اس مذکور سے سورہ اعراف میں گزرا ہے اور کشف الاسرار میں فرمایا ہے کہ آگ سبب جدائی کا ہے اور خاک وسیلہ ملنے کا آگ سے پھیرتا آتا ہے اور خاک سے ملتا آدم کہ خاک سے تعامل گیا تو علت فاجتباہ کی پائی۔ شیطان کہ آگ سے تھا پھر گیا تو ساتھ کہنے فاھبط منہا کے مردود ہوا۔ ایک دن ایک سودائی نے ساتھ سلطان العارفین کے کہا کیا ہوتا اگر یہ خاک نہ ہوتی ابویزید نے شور کیا اس کو اور کہا اگر یہ خاک نہ ہوتی آگ عشق کی روشن نہ ہوتی اور سوز سینوں کا اور پانی آنکھوں کا ظاہر نہ ہوتا اگر خاک نہ ہوتی تو مہر ازل کی کون سنتا اور آشنا قرب لم یزل کا کون ہوتا ؎

اے خاک چہ خوش طینت قابل داری
گلہائے لطیف است کہ در گل داری!
در مخزن کنت کنزاً ہر نقد کہ بود
تسلیم تو کردہ اند در دل داری

۷۷ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۝ کہا اللہ نے کہ پس باہر نکل تو بہشت سے یا آسمان سے یا صورت فرشتوں کی سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے اور سنگسار کیا گیا ہے رحمت سے اور مرتبہ کرامت کے سے

۷۸ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اور تحقیق اوپر تیرے لعنت میری ہے تا دن قیامت کے

۷۹ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ کہا شیطان نے کہ اے پروردگار میرے پس فرصت دے تو مجھ کو اس دن تک کہ اٹھائے جاویں آدمی قبروں سے غرض شیطان کی یہ تھی کہ شربت موت کا نہ چکھے

۸۰ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ کہا اللہ نے کہ پس تحقیق تو اے شیطان فرصت دیئے گیوں سے ہے اس دن تک بیچ وقت معلوم کے کہ پہلی بار صور پھونکتا ہے کہ سب مر جاویں

۸۱ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اِلَّا
۸۲ عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ کہا شیطان نے پس قسم ہے ساتھ عزت تیری کے البتہ گمراہ کروں گا میں ان سب کو یعنی اولاد آدم کی کو مگر بندے تیرے ان میں سے کہ پاک کیے گئے ہیں ناپاکی شرک اور شبہ سے

قَالَ فَالْحَقُّ ؗ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ کہا اللہ نے کہ پس سچ میری طرف سے ہے اور سچ کہتا ہوں میں کہ البتہ بھروں گا میں دوزخ کو تجھ سے اور ان سے کہ تابعداری کریں گے تیری آدمیوں اور جنوں سے سب ان کے

قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ

Marfat.com

۸۶ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ کہہ تو اے محمدؐ کہ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے اوپر
پہنچانے احکام کے مزدوری کو اور نہیں ہوں میں تکلف کرنے والوں
سے کہ اپنی طرف سے کچھ جوڑوں
۸۷ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ
۸۸ بَعْدَ حِيْنٍ ع نہیں ہے قرآن مگر نصیحت اور شرافت واسطے
عالموں کے کہ جن اور آدمیوں سے ہیں اور البتہ جانو گے تم خبر
قرآن کی یعنی جو کچھ کہ اس میں ہے وعدے وعید سے یا جانو
گے تم خبر محمدؐ کی اور سچ کہنے کی اس کے بعد وقت مرنے کے
یا دن قیامت کے یا وقت ظہور اسلام کے
واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الزمر مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | خمس وسبعون اٰیۃ

۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝
اتارنا ہے کتاب کا یعنی قرآن شریف اُترا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو خدائے تعالیٰ بڑا زبردست درست
کام کرنے والا ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ
۲ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ مقرر ہم نے نیچے بھیجا ہے قرآن تیری
طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق جو اس میں شک اور شبہ
نہیں پھر تو بندگی کر خدائے تعالیٰ ہی کی نری اسی کے واسطے پاک
کرکے اپنے دین کو سب دینوں سے
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا
اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ
۳ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ ٹھیک اس بات کو جان کہ خدائے تعالیٰ ہی ہے
ایسا جو اس کی نری بندگی کیجیے یعنی اسی کی بندگی کیا چاہیے سب
کو چھوڑ کر اور وہ لوگ جو دوست پکڑتے ہیں بتوں کو سوائے خدائے
تعالیٰ کے اور سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بتوں کی بندگی اس واسطے
کرتے ہیں تو نزدیک کروا دیں وہ بُت ہم کو خدائے تعالیٰ سے اور
ہمارے گناہ بخشوا دیں بیشک خدائے تعالیٰ قیامت کے دن حکم
کرے گا ان لوگوں میں بیچ اس چیز کے جو وہ آپس میں جھگڑتے
تھے کوئی فرشتوں کو پوجتا تھا کوئی سورج کو اور کوئی تاروں کو
اور کوئی حضرت موسیٰؑ کو یا عیسیٰؑ کو خدا سمجھ کر بندگی کرتے تھے۔

اور کوئی بُت پتھر کا یا سونے روپے کا بنا کر پوجتا تھا اور ہر ایک جانتا
ہے اور کہتا ہے کہ یہی میرا خدا سچا ہے اور سبھوں کے جھوٹے خدا ہیں
خدائے تعالیٰ قیامت کے دن سوائے مومنوں کے سب کو جھوٹا کرے گا
۳ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ بیشک
خدائے تعالیٰ راہ سیدھی نہیں دکھاتا اس کو جو کوئی جھوٹا ہو شکر
نہ کرنے والا یعنی قرآن جو سچا ہے جو اسے جھوٹا کہے ایسے شخص کو
خدائے تعالیٰ سیدھی راہ دین کی سے گمراہی میں خراب کرتا ہے۔
لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا
۴ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اگر
چاہتا... خدائے تعالیٰ وہ کہ اولاد اختیار کرے جیسے کہ یہ کافر گمان
کرتے ہیں تو چن لیتا اپنے بناتے ہوؤں میں سے جسے چاہتا سو پاک
ہے خدائے تعالیٰ تمہارے گمانوں سے وہی ہے خدائے تعالیٰ اکیلا
وہم و خیالوں کا توڑنے والا زبردست اسی خدائے تعالیٰ نے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ
عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ
۵ الْغَفَّارُ ۝ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو درست جو اس میں کچھ شک
نہیں لپیٹتا ہے رات کو دن پر جاڑے کے موسم میں جو دن چھوٹے ہوتے
ہیں اور راتیں بڑی اور لپیٹتا ہے دن کو اوپر رات کے گرمی کے موسم
میں جو دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی اور تابعدار کیا خدائے
تعالیٰ نے سورج اور چاند کو جو یہ سب چلے جاتے ہیں ایک وقت مقرر

Marfat.com

کیئے ہوئے تک جانو اے لوگو کہ وہی خدائے تعالیٰ بڑا زبردست ہے تم سب کے بخشنے والا

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ط پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے تم سب کو اے آدمیو ایک اکیلے شخص سے جو حضرت آدم علیہ السلام تھے پھر پیدا کیا اسی ایک اکیلے شخص میں سے اس کا جوڑا یعنی بی بی حوا کو ان کی بائیں پسلی سے پیدا کیا پہلے پھر تم سب کو ان سے پیدا کیا اور اتارا تمہارے آرام کے واسطے چوپاؤں کی قسم سے آٹھ نر مادہ ایک جوڑا اونٹ کا دوسرا گائے کا تیسرا بھیڑ کا چوتھا بکری کا جوڑا جو انہوں سے تم کو فائدے ہوویں بہت طرح کی غذا اچھی سواری پوشاک فرش کیسے اور بہت فائدے ہیں اور پھر

يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ط پیدا کیا تم کو اے لوگو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں سے پیدائش پھر پیدائش طرح طرح کی یعنی پہلے سفید پانی پھر گوشت کی بوٹی پھر ہڈی پھر رگیں چمڑا تین اندھیروں میں، ایک اندھیرا ماں کے پیٹ کا دوسرے پیٹ کے اندر جگہ بچے کے رہنے کی تیسرے اس میں جھلی جس میں بچہ ہوتا ہے پھر پہچانو کہ

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ یہ ہے تمہارا خدائے تعالیٰ جس نے تم کو پیدا کیا اور پالا اس طرح سے جو بیان کیا اس نے کہ ہے واسطے اس کے بادشاہی ہمیشہ کی نہیں ہے کوئی ایسا جسے پوجے مگر وہی پروردگار ہے اس لائق جو اس کی بندگی کی جاوے پھر کہاں بہکتے بھٹکتے پھرتے ہو اوروں کی طرف اسے چھوڑ کر

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ قف وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ج وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ط وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ط اور اگر ناشکری کروگے تم اے مکے کے لوگو تو پھر خدا بے پروا ہے تمہارے شکر نہ کرنے سے اور بندگی سے کچھ تمہاری بندگی کرنے سے نفع نہیں خدائے تعالیٰ کو اور تمہارے کافر ہونے سے نقصان نہیں اور اسے خوش نہیں آتا اپنے بندوں سے جو کافر ہوویں اور ناشکری کریں اس واسطے جو بندوں ہی کے حق میں برا ہے اور اگر اے بندو شکر کرو تو خوش ہو خدائے تعالیٰ تم سے جو تمہارے حق میں بہتر ہے اور نہ اٹھاتے کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا یعنی کوئی کسی کا عذاب اپنے اوپر نہ لیوے گا جو ہر ایک اپنے ہی حال میں ایسا گرفتار ہوگا قیامت کے دن جو چھوٹنا مشکل ہوگا۔

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ پھر تم کو ۷
اپنے پروردگار ہی کی طرف پھر جانا ہے پھر خبر دے گا اور جتاوے گا تم کو تمہارا پروردگار قیامت کے دن وہ چیزیں جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے اور ان کاموں کا بدلہ دیوے گا بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے وہ جو کچھ دلوں میں بھری ہیں نیتیں اور ارادے تمہارے کچھ اس سے چھپا ہوا نہیں

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ
ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا
اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ
سَبِيْلِهٖ ط قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ق صلے اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ
النَّارِ ۝ اور جس وقت پہنچے کافر کو سختی مصیبت بیماری کی یا فقر و ۸
فاقہ کی تب پکارے پروردگار اپنے کو سب کی طرف سے پھر کر اسی کی طرف التجا کرے یعنی مصیبت کے وقت بتوں کا پوجنا بھول کر خدائے تعالیٰ کی طرف دل سے رجوع ہو کر دعا مانگے پھر جب دیوے خدائے تعالیٰ نعمت صحت کی یا جمعیت کی اپنے پاس سے اور رحم کرے اس پر اپنے فضل سے وہ مصیبت جاتی رہے تو بھول جاوے وہ کافر اس اپنے پکارنے کو اور رجوع کرنے کو جس واسطے پکارتا تھا پہلے نعمت کے آنے سے اور بناوے خدائے تعالیٰ کے واسطے شریک برابر کے عبادت کرنے میں یعنی بتوں کو پوجنا شروع کرے تو گمراہ کرے سیدھی راہ اسلام کی سے وہ بت۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کافر

Marfat.com

کو کہ مزے اور عیش کرے اپنے کفر میں تھوڑا سا بیشک تو آخر کو
رہنے والوں دوزخ کے سے ہے تو ہزار برس کا عیش قیامت کے
عذاب کے مقابلے جو ہمیشہ رہے گا تھوڑا ہے۔
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا
یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ
هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا
یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۹ ع ۱۵ اے
بھلا وہ شخص جو تابعداری اور فرمانبرداری کرے یعنی بندگی میں حاضر
رہے گھڑیوں پہر دن رات کے سجدہ کرتا ہوا یا کھڑا ہوا نماز میں
رہے ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے اور امید رکھتا ہے اپنے
پروردگار کی مہربانی سے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے
کیا برابر ہوویں وہ جو جاننے والے ہوں اور نہ جاننے والے ہوں
البتہ عقلمند ہی نصیحت مانتے ہیں
قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ
لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ
اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ
بِغَیْرِ حِسَابٍ ۱۰ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو جو
ایمان لاتے ہیں کہ اے میرے بندو ڈرو تم اپنے پروردگار سے
یعنی بندگی کرو اور نافرمانی مت کرو واسطے ان لوگوں کے نیکی ہے
آخرت میں جنہوں نے بھلائی کی ہے اس دنیا میں یعنی جو کوئی ایمان
لایا اور اچھے کام کیے اس کے واسطے آخرت میں بھلائی ہے بہشت
بھری ہوئی نعمتوں سے اور زمین خدائے تعالیٰ کی بہت چوڑی
ہے البتہ صبر کرنے والوں کو پورا دیا جائے گا بدلہ ان کو بیشمار
یعنی جو لوگ مصیبت میں یا عبادت کی سختی میں صبر کرتے ہیں اور
گلہ مصیبت کا اور کاہلی عبادت میں نہیں کرتے ان کو بے نہایت
نعمتیں ملیں گی. کہتے ہیں کہ کافر مکے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہتے تھے کہ کس واسطے اپنے باپ دادا کا دین قدیم بتوں کا
پوجنا چھوڑ کر نیا دین پیدا کیا تب یہ آیت اتری کہ
قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ
۱۱ الدِّیْنَ ۙ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ
۱۲ الْمُسْلِمِیْنَ ۰ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں
کو کہ بیشک مجھ کو حکم کیا ہے یہ کہ پوجوں اور بندگی کروں نری خدائے
تعالیٰ ہی کی پاک کر کے اس کے واسطے دین کو سب دینوں کو چھوڑ کر
اور حکم کیا ہے مجھ کو کہ ہوں میں سب سے پہلے حکم بجالانے والا
تابعدار اور
قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ
۱۳ عَظِیْمٍ ۰ کہہ کہ میں مقرر ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں میں اپنے
پروردگار کی اور تمہارا کہا مانوں تو گرفتار ہوں عذاب میں بڑے دن
کے وہ دن قیامت کا ہے اور
۱۴ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ۙ فَاعْبُدُوْا مَا
شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ کہدے خدائے تعالیٰ ہی کی بندگی کرتا
ہوں میں نری اسی کے واسطے پاک کر کے اپنے دین کو سب دینوں
سے پھر تم بندگی کرو جس کی چاہو سوائے خدائے تعالیٰ کے اپنی سزا
پاؤ گے۔ جب کافروں نے یہ سُنا تو کہا کہ نقصان کیا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر تب یہ آیت آئی۔
قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ
۱۵ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۰ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیشک نقصان پاتے ہوتے وہی لوگ ہیں جنہوں
نے نقصان کیا اپنا آپ اور اپنے لوگوں کا قیامت کے دن یعنی قیامت
کے دن دیکھے گا کافر کہ ایمان لانے والوں کو کیا کچھ نعمتیں ملیں گی.
ان کے عزیزوں سمیت اگر وہ ایمان لاتا تو ویسی ہی نعمتیں اسے بھی
ملتیں تب اپنا نقصان جانے گا اور اپنے عزیزوں سے جُدا پڑے
گا جانو اے لوگو یہی ہے بڑا نقصان صریح جو اس وقت سب
دیکھیں گے رسوائی اور خواری ان کی اور
لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ وَّمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ
۱۶ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۰ واسطے ان
نقصان پاتے ہوؤں کے اس طرح کا عذاب ہے جو سر پر ان کے سائبان
ہے آگ سے اور نیچے سے بھی آگ ان کے چھا رہی ہے ایسے عذاب

Marfat.com

سے ڈراتا ہے خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو تو بچیں ویسے عذاب سے
یعنی کفر اور شرک کو چھوڑ دیں تو اس عذاب میں گرفتار نہ ہوں اے
بندو میرے ڈرو مجھ سے اور حکم مانو میرا کئی شخص پہلے ہی سے خدائے تعالیٰ
کو ایک جانتے تھے اور بتوں کے پوجنے سے بیزار تھے جیسے حضرت
سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ ان کے حق میں یہ آیت اتری کہ
وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَ
أَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ
يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو
۱۸ الْأَلْبَابِ ۝ اور وہ لوگ جو بچتے ہیں اور کنارے ہوتے ہیں
شیطانوں سے اور بتوں سے وہ جو پوجیں انہیں اور رجوع کرتے
ہیں خدائے تعالیٰ کی طرف ان کو خوشخبری ہے دین اور دنیا میں، پھر
اب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو خوشخبری دے میرے ان بندوں
کو جو سنتے ہیں بات دین کی پھر تابعداری کرتے ہیں اچھی سے اچھی
اس کی وہ لوگ جن کو دکھائی سیدھی راہ اسلام کی خدائے تعالیٰ
نے وہی لوگ عقلمند ہیں جو اچھی بات سن کر مانتے ہیں اور تیری
بات سے بیزار نہیں ہوتے
أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۖ أَفَأَنْتَ
۱۹ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝ اے پھر وہ کوئی جس پر لازم اور ثابت
ہو چکا حکم عذاب کا اے پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہے
جو چھڑا دے اس کو جو پڑا ہوا ہو آگ میں یعنی جسے توفیق ایمان کی
نہیں دی ہم نے اسے تو مسلمان نہیں کر سکتا
لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ
۲۰ اللَّهُ الْمِيعَادَ ۝ اے پر وہ لوگ جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار
سے اور حکم بجا لاتے ہیں خدائے تعالیٰ کا اور برے کاموں سے بیزار
ہیں ان کے واسطے بہشت میں بالاخانے جھروکوں کے اور ان
بالاخانوں پر اور مکان ہیں جھروکوں دار یعنی دو منزلہ سہ منزلہ
مکان ہیں بنائے ہوئے قدرت کے جو بہتی ہیں نیچے ان مکانوں

کے نہریں پاکیزہ ہمیشہ وعدہ کیا ہے خدائے تعالیٰ نے ایسی نعمتوں کا
مومنوں سے خلاف نہ کرے گا خدائے تعالیٰ اپنے وعدے کو ہرگز
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ
يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا
أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ
۲۱ ع ۱۲ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ اے
کیا نہیں دیکھا تو نے وہ کہ خدائے تعالیٰ نے نیچے بھیجا آسمان سے پانی
مینہ کا پھر چلایا اس پانی کو زمین کے سوتوں میں پھر باہر نکالا اور
پیدا کیا اس پانی سے کھیت طرح طرح کے رنگ کے پھر بہار کا سبزہ یعنی
اناج کے رنگ کا پھر خشک ہوتی ہے اور پکنے پر آتی ہے وہ کھیتی پھر
دیکھتا ہے تو اس کھیتی کو زرد ہو گئی ہوئی پھر کرتا ہے اس کو خدائے تعالیٰ
لوٹے آپس میں روندے ہوئے بدشکل بیشک ان باتوں میں البتہ
سمجھوتی اور نصیحت ہے عقلمندوں کے واسطے
أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ
مِنْ رَبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ
۲۲ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ اے پر جس کا کھلا ہوا ہے
سینہ واسطے دین اسلام کے یعنی جو شخص ایمان لایا اور محمد صلعم کی تابعداری
اختیار کی پھر وہ روشنی میں ہے اپنے خدائے تعالیٰ کی مہربانی سے
پھر بڑا عذاب ہونا ہے سخت دلوں کے واسطے جن دلوں میں مہر نہیں
اور پھرے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی یاد سے وہی لوگ ہیں سیدھی راہ
بھولے ہوتے صریحا
اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا
مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ
ذِكْرِ اللَّهِ ۚ خدائے تعالیٰ نے نیچے بھیجیں اچھی سے اچھی باتیں سو وہ
کتاب ہے یکساں دہرائی ہوئی یعنی قرآن جو اس کی آیتوں میں خلاف
اور ضد نہیں اور مقابلہ ہے دو دو چیزوں کا جیسے ذکر رحمت اور
عذاب کا اور بہشت اور دوزخ کا اور مومن اور کافر کا جس اچھی بات
کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوں ان لوگوں کی کھال کے جو لوگ کہ

Marfat.com

ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے پھر نرم اور ملائم ہو جاوے کھال
اور دل ان کا خدا کی یاد کرنے کے واسطے یعنی مومن قرآن کو سن کر
خوف سے کانپیں اور خدائے تعالیٰ کی رحمت سن کر اس کی یاد میں
محبت سے مشغول ہوویں

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَ
۲۳ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ٥ یہ ہے راہ دکھانا
خدائے تعالیٰ کا راہ دکھاتا ہے خدائے تعالیٰ سبب اس قرآن کے
جسے چاہتا ہے اور جسے گمراہ کرے خدائے تعالیٰ پھر نہیں اس کے
واسطے کوئی راہ دکھانے والا جو اسے راہ پر لاوے سوائے
خدائے تعالےٰ کے

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ط وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ
۲۴ تَكْسِبُوْنَ ٥ اے پھر بھلا وہ شخص جو روکتا ہے اپنے منہ پر بری
طرح کا عذاب قیامت کے دن اور کہیں گے ستم کرنے والوں کو
جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادوگر اور جھوٹا کہتے تھے ان ظالموں
کو کہیں گے کہ چکھو مزہ تم ان کاموں کا جو دنیا میں تم کرتے تھے۔

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ
۲۵ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ٥ جھوٹا کہا ان لوگوں نے جو ان
مکے کے لوگوں سے پہلے تھے اپنے وقت کے پیغمبروں کو پھر آیا ان
پر عذاب خدائے تعالیٰ کا اس جگہ سے جو وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ
اس جگہ سے اس طرح کا عذاب آوے گا۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَ
۲۶ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٥ (رکوع)
پھر چکھائی ان لوگوں کو جو پیغمبر کو جھوٹا کہتے تھے خدائے تعالیٰ نے
رسوائی اور خرابی دنیا کی زندگانی میں یعنی قتل ہوتے اور جلاوطن
ہوتے اور بند میں پکڑے گئے اور بعضوں کی صورتیں حیوانوں کی
ہو گئیں یہ عذاب دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے
اگر وہ ہوتے جاننے والے اس بات کے تو ان کے حق میں بھلا
تھا۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
۲۷ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ٥ج اور مقرر ہم نے مثلیں ماریں اور
کہاوتیں کہیں اس قرآن میں سب چیزوں سے مکے کے لوگوں کے
واسطے جو شاید کہ نصیحت مانیں اور سوچ کریں اس قرآن کی صفت
بیان فرماتا ہے جس قرآن میں مثلیں ماریں کہ

۲۸ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ٥
قرآن ہے عربی زبان میں جو اس میں کچھ کسی طرح کی کجی اور موڑ نہیں یعنی
کچھ عیب اور نقصان نہیں شاید کہ مکے کے لوگ خوف الٰہی سے ڈریں
اور کفر اور شرک کو چھوڑیں

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ
وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ط هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ط اَلْحَمْدُ
۲۹ لِلّٰهِ ج بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ
ایک مثل مشرکوں کی اور خدا کو ایک جاننے والوں کی سو یہ مثل ہے
کہ ایک آدمی جو اس میں کئی ساجھی ہوئیں جھگڑالو بدمزاج یعنی ایک
غلام کئی شریکوں کا ہووے اور شریک آپس میں موافق نہ ہوویں
ہر ایک اس غلام کو کام خدمت کہیں وہ غلام ایک کا بھی حکم پورا
نہ کر سکے کوئی خاوند اس غلام سے راضی نہ ہووے اور ایک مرد
نرا ایک شخص کا غلام ہووے اور یہ غلام اپنے ایک مالک کا حکم بجا
لاوے راضی کر سکے پھر یہ مثل ان دونوں غلاموں کی برابر ہے ایسی
مثل مشرک کی ہے جو کئی خدا کو پوجا اور بندگی کرتا ہے جو ایک کی پوجا
کرتا ہووے وہ دوسرے خدا اور تیسرے خدا کی طرف دھیان رہتا ہے
اور جو شخص خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھ کر دل لگا کر دھیان سے
بندگی کرتا ہے یہ اور وہ کب برابر ہو سکتے ہیں تمامی تعریفیں اور سراہنا
اچھے سے اچھا اول سے آخر تک خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہے پر بہت
لوگ نہیں جانتے اس بات کو۔ کہتے ہیں کہ کافر کہتے تھے کہ ہم راہ دیکھتے
ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مر جاویں تو ہم چھوٹیں خدائے تعالےٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۳۰ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ٥ بیشک تجھ کو مرنا ہے
اور مقرر یہ سب مرنے والے ہیں جلد پھر جب سب کو مرنا ہے دوسرے

Marfat.com

کی موت کا راستہ دیکھنا نادانی ہے

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
تَخْتَصِمُوْنَ ۝ پھر مقرر تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کے آگے ۳۱ ع ۱۰ ۱۷
جھگڑو گے آپس میں جیسے کوئی کسی کا قرضدار ہو یا کسی کا کسی نے کسی طرح چرایا ہو یا ستایا ہو تو دعویٰ کرے گا اور خدائے تعالیٰ اُسے داد کو پہنچاویگا اور سب کو حق دلاوے گا جو وہ دن انصاف کا ہے

اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ
بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ پھر کون ہے اس سے بڑا ظالم جو جھوٹ کہے خدائے ۳۲
تعالیٰ پر کہ اس کے جورو اور بیٹے مقرر کیے یعنی سب سے بڑا ظالم وہی ہے اور جھوٹ جانے قرآن کو جو سچ ہے یعنی جب قرآن کو آگے اس کے پڑھیں تو کہیں خدا کا کلام نہیں یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہے جھوٹا وہ بڑا ظالم ہے کیا نہیں ہے دوزخ میں ٹھکانا اور رہنے کی جگہ کافروں کی یعنی مقرر کافر دوزخ ہی میں رہیں گے

وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ اور وہ شخص جو آیا سچی بات لے کر یعنی محمد صلی اللہ ۳۳
علیہ وسلم اور وہ شخص جس نے سچ جانا اُسے یعنی حضرت صدیق اکبر یا حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہما یہی لوگ ہیں ڈرنے والے جو خدائے تعالیٰ سے ڈرتے ہیں

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ واسطے ان لوگوں کے ہے جو کچھ چاہیں ان کے ۳۴
پروردگار کے پاس سب طرح کی نعمت موجود ہے یہ ہے بدلہ بھلائی کرنے والوں کا

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَ
يَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۳۵
تو ڈھانکے اور دور کرے خدائے تعالیٰ ان لوگوں سے وہ بُرائی جو کی تھی انہوں نے دنیا میں اور بدلہ دیوے ان کو بہت اچھے کاموں کا ان کے جو کیے تھے انہوں نے دنیا میں

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ اے کیا نہیں ہے خدائے تعالیٰ کام بنانے والا اپنے بندے کے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو اس کے دشمنوں کو زیر کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بتوں کا عیب ظاہر کرتے تھے تو مشرک کہتے تھے کہ ایسی بات نہ کہو جو ایسا نہ ہو کہ ہمارے خداؤں سے تجھے دکھ پہنچے اور تیرا بُرا حال ہووے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور ڈراتے ہیں تجھ کو یہ مشرک اے محمد ۳۶
صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جن کو پوجتے ہیں وہ سوائے خدائے تعالیٰ کے یعنی بتوں سے تجھے ڈراتے ہیں اور جس کو گمراہ کرے خدائے تعالیٰ پھر اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں جو سیدھی راہ پر لاوے

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ۝ اور جس کو راہ سیدھی دکھاوے خدائے تعالیٰ ۳۷
پھر نہیں کوئی اُسے گمراہ کرنے والا اور بہکانے والا اے کیا نہیں ہے خدائے تعالیٰ زور آور بدلہ لینے والا دشمنوں سے جو اس کے بھیجے ہوؤں کو ستاتے ہیں اور جھوٹا کہتے ہیں

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ اور اگر پوچھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکوں سے جو کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو البتہ کہیں گے خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پھر تو

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھلا تم دیکھو تو غور کرکے جو کس کو پکارتے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے اور ان کو پوجتے ہو سمجھو تو وہ کیا ہیں اور کون ہیں اگر چاہے خدائے تعالیٰ جو مجھ پر سختی اور محنت اور تنگی ڈالے تو وہ تمہارے خدا ایسے ہیں جو کھول دیں میری سختی اور تنگی کو یا خدائے تعالیٰ چاہے کہ مجھ پر مہر کرے اور نعمت دیوے تو پھر وہ ایسے ہیں کہ روک رکھیں خدائے تعالیٰ کی نعمت کو مجھ سے یہ سن کر مشرکوں کو جواب نہ آیا چپ

Marfat.com

ہور ہے تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی
۳۸ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۝ کہہ تو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفایت کرے اور بس ہے مجھ کو خدائے تعالیٰ
وحدہ لاشریک اسی پر بھروسہ کرتے ہیں بھروسا کرنے والے اور اپنے
کام اسے سونپ دیتے ہیں
قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ
۳۹ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ یَّاْتِیْہِ عَذَابٌ یُّخْزِیْہِ وَ
۴۰ یَحِلُّ عَلَیْہِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکے کے لوگوں کو کہ اے قوم میری کرو تم کام اپنے ... جو تمہارا
جی چاہتا ہے اور میں بھی کرتا ہوں اپنا کام پھر سویرے جانو گے
جو کس پہ عذاب رسوا کرنے والا آتا ہے اور کس پہ اترتا ہے عذاب
ہمیشہ رہنے والا
اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ
اھْتَدٰی فَلِنَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا ۚ
ع ۱ ۴۱ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ ۝ بیشک ہم نے اتاری تجھ پہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب سچ اور درست یعنی قرآن واسطے
لوگوں کے پھر جو کوئی راہ پہ آیا اور قرآن کا حکم مانا پھر فائدہ اس کا
اسی کے واسطے ہے اور جو کوئی گمراہ ہوا اور قرآن سے منہ پھیرا
پھر ٹھیک گمراہی اس کی اسی پہ ہے اور تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نہیں ان پر ذمے دار تیرا کام سنا دینا ہے اور بس
اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ
لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا ۚ فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا
الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰٓی اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۭ اِنَّ
۴۲ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝ خدائے تعالیٰ کھینچ
لیتا ہے جانوں کو ان کے مرنے کے وقت اور وہ جانیں جو نہیں
مریں ابھی ان کو نیند میں کھینچتا ہے پھر رکھ چھوڑتا ہے ان جانوں
کو جن پہ موت مقرر ہو چکی ہے اور پھر بھیجتا ہے ان جانوں کو جو
موئی نہیں ہیں ایک وقت مقرر کیے ہوئے تک یعنی موت کے
وقت تک ان باتوں میں البتہ نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت
کی واسطے اس قوم کے جو غور سے فکر کرتے ہیں
اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُفَعَآءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ
۴۳ کَانُوْا لَا یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ ۝ اے کیا مشرکوں
نے پکڑے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے سفارشی چھڑانے والے عذاب
سے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرنہ ہووے ان کو کچھ اختیار
چھڑانے کا اور نہ جانیں اور انہیں خبر نہ ہو کہ ہماری پوجا کون کرتا تھا
قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا ۭ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ
۴۴ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ خدائے تعالیٰ ہی کو ہے سفارش اور بخشوانا تمامی
یعنی وہی مالک ہے اور اس کے حکم بغیر کوئی نہ بخشوا دے گا خدائے
تعالیٰ ہی کو ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر اسی کی طرف تم
سب پھر جاؤ گے
وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ ۚ وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ
۴۵ اِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اور جب مذکور ہوتا ہے خدائے تعالیٰ
وحدہ لاشریک کا تو ہٹ جاتے ہیں اور اداس ہوتے ہیں دل ان لوگوں
کے جو آخرت پہ ایمان نہیں لاتے اور قیامت کو سچ نہیں جانا اور جب
مذکور ہووے ان کا جو سوائے خدائے تعالیٰ کے ہے اسی وقت خوش
ہو دیں ان کے جی اس مذکور سے
قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ
الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْ مَا کَانُوْا
۴۶ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے پروردگار
آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے ہوتے اور کھلے ہوتے کے تو
ہی حکم کرے گا اپنے بندوں میں قیامت کے دن جس چیز میں وہ جھگڑتے
ہیں یعنی دین میں
وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ
مِثْلَہٗ مَعَہٗ لَافْتَدَوْا بِہٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ ۭ وَبَدَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مَا لَمْ یَکُوْنُوْا
۴۷ یَحْتَسِبُوْنَ ۝ اور اگر ہووے ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا یعنی ایمان

Marfat.com

نہ لاتے جو کچھ کہ ہے زمین میں مال ساری دنیا کا یعنی کافر اگر ساری
دنیا کے مال پر مالک ہوجاویں اور اتنا ہی اور بھی ان کے پاس ہووے
اس کے ساتھ یہ سب مال اپنی چھڑوائی کے بدلے میں دیویں جو اس
سب مال کو دے کر چھوٹیں بڑے عذاب سے قیامت کے دن اور
ظاہر ہوگا ان کے سامنے خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو ان کے خیال میں
نہ تھا یعنی مشرک سمجھتے ہیں کہ بتوں کے طفیل ہم خدائے تعالیٰ کے نزدیک
ہوں گے قیامت کے دن سو اس دن الٹا ان کی سمجھ سے انہیں نظر
آوے گا جو ان ہی بتوں کے سبب سے خدائے تعالیٰ کے غضب میں گرفتار
اور خدائے تعالیٰ سے دور رہوں گے

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اور ظاہر ہوگی ان کے سامنے ۴۸
برائی ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے اور گھیرلے گا اور الٹا پڑے گا
ان پر وہ جو اس سے ٹھٹھا کرتے تھے یعنی قیامت کے عذاب کو
جھوٹ جان کر ٹھٹھا کرتے تھے سو اس میں گرفتار ہوں گے

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ
نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ
فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ پھر جب پہنچے ۴۹
کافر کو سختی مفلسی یا بیماری سے تو پکارے ہم کو اور دعا مانگے اور
عاجزی کرے ہماری درگاہ میں پھر جب دیویں ہم اس کو بخشش
اپنے پاس سے اور اس بلا اور سختی سے چھوٹے تو کہے البتہ یہ نعمت
مال مجھے دیا ہے سو میری عقل کے سبب دیا ہے یعنی اپنے جی میں
سمجھتا ہے کہ میں اس دولت کے لائق ہوں اور اپنی دانائی سے
پیدا کیا ہے میں نے جیسے کہ ایسا ہی قارون نے کہا تھا یہ بات غلط
سمجھا ہے بلکہ یہ مال دولت آزمائش کو دی ہے تو جانیں لوگ کہ
خدائے تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے یا ناشکری کرتا ہے پھر بہت لوگ
اس بات کو نہیں جانتے

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ تحقیق جو کہا اس بات کو ان لوگوں ۵۰
نے جو پہلے ان سے تھے جیسے قارون نے کہا تھا کہ میں نے یہ دولت
اپنی عقل اور قابلیت سے پیدا کی ہے اور میں ہی اس لائق تھا اور
اس کے دوستوں نے بھی اس بات کو سچ جانا سو خدائے تعالیٰ فرماتا
ہے پھر ان کے کام نہ آئی وہ دولت اور عذاب ان پر سے دور نہ کیا
اس دولت نے جو انہوں نے کمائی کر کے پیدا کی تھی۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا
هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ پھر پہنچی ان اگلے لوگوں پر برائی ان کاموں ۵۱
کی جو وہ کرتے تھے اور وہ لوگ جنہوں نے ستم کیا ناشکری کرکے اس
وقت کے لوگوں سے سو پہنچے ان کو بھی پہنچے گا بدلہ برائی کا ان کے
کاموں کا جو انہوں نے کیے ہیں اور نہیں یہ لوگ عاجز کرنے والے
خدائے تعالیٰ کو جو ان پر عذاب نہ کرسکے

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ع اے ۵۲ ع ۵ ۱۱ ۷
کیا مکے کے لوگ نہیں جانتے وہ کہ خدائے تعالیٰ کشادہ کرتا ہے روزی
جسپر چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے جسپر چاہتا ہے مختار ہے بیشک ان باتوں میں البتہ نشانیاں ہیں
واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لاتے ہیں اور خدائے تعالیٰ ہی کو روزی
دینے والا جانتے ہیں بعض کافر اور مشرک جو بہت طرح طرح کے
گناہ کرتے تھے وہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں
آتے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ جو تم کہتے ہو کہ ایمان لاؤ یہ بہت
اچھی بات ہے پر ایک طرح ہم قبول کرتے ہیں کہ ہمیں بتاؤ جو ہم نے
آج تک گناہ کیئے ہیں یہ سب خدائے تعالیٰ بخشے گا یا نہیں تب یہ
آیت اتری کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا
تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ کہہ اے وہ بندو ۵۳
میرے جنہوں نے بہت گناہ بے اندیشہ کیا ہے اور کرتے چلے گئے اپنے
جی کی خوشی سے ان کو کہہ کہ ناامید مت ہو تم خدائے تعالیٰ کی مہر
سے بیشک خدائے تعالیٰ بخشش دیوے گا سارے گناہ سوائے شرک کے
یعنی مشرک نہ بخشے جاویں گے بیشک خدائے تعالیٰ ہی بخشنے والا

Marfat.com

مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر جو شرک اور کفر چھوڑ
دیویں
وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ
۵۴ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ اور رجوع
کرو سب کو چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف اور حکم مانو اپنے خدائے
تعالیٰ کا پہلے اس سے جو آوے تم پر عذاب یعنی جب عذاب
آوے گا تو پھر کوئی تمہاری مدد نہ کرے گا اور عذاب سے نہ چھڑا
سکے گا اور اس وقت توبہ بھی قبول نہ ہو گی
وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ
۵۵ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور پیروی اور تابعداری کرو بہت اچھی اس چیز
سے جو تمہاری طرف اتارا ہے تمہارے پروردگار نے یعنی قرآن
میں جو لکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماویں وہی
کرو پہلے اس سے جو آوے تم پر عذاب یکایک اور تم نہ جانو اس
کے آنے کو جو علاج کرو اگرچہ نہ کر سکو گے اور تابعداری کرو پہلے
اس سے
اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ
۵۶ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۝ جو کہ کہے کوئی
شخص کہ ہائے افسوس اس واسطے جو کیسی تقصیر کی میں نے خدائے
تعالیٰ کے نزدیک ہونے کے کاموں میں اور رہا میں ہنسی میں یعنی
خدائے تعالیٰ اور رسولوں کی باتوں کو ہنسی اور ٹھٹھے میں ڈالا اور ان
کو سچ جان کر نہ مانا اور تابعداری کرو اس سے پہلے جو
اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ
۵۷ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَی الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ
۵۸ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ یا کہے کوئی کہ اگر خدائے تعالیٰ
راہ دکھاتا تو البتہ ہوتا میں ڈرنے والوں سے اور شرک نہ کرتا میں
یا کہے جس وقت کہ عذاب سامنے صریحاً نظر آتے کہ اے اچھا ہوتا
جو کسی طرح پھرنا ہوتا مجھے دنیا میں دوبارہ تو پھر جا کر وہاں ہو جاؤں
...... میں نیک کام کرنے والوں سے یعنی نیک بختوں میں داخل

ہوتا میں بھی تب اس پچھتانے والے کو کہیں گے کہ
بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ
۵۹ اسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ ہاں مقرر آیا تھا تجھ
پاس ہمارا حکم پیغمبر کی زبانی پھر تو نے جھٹلایا اس کو اور تکبری کی
اور نہ مانا اسے اور تھا تو کافروں سے
وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَی الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ
وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی
۶۰ لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ۝ اور قیامت کے دن دیکھیو ان کو جنہوں نے جھوٹ
کہا خدائے تعالیٰ پر یعنی کہا کہ اس کے جورو اور بچے ہیں منہ ان کا کالا
ہوا دیکھے گا تو جو پہچانے جائیں گے کہ یہ دوزخی ہیں اسے کیا نہیں
دوزخ میں گھر اور مکان ہمیشہ رہنے کا تکبری کرنے والوں کے
واسطے
وَیُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا
۶۱ یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اور بچا لیوے گا
اور چھڑا دیوے گا خدائے تعالیٰ سب طرح کے عذاب سے ان لوگوں
کو جو ڈرتے تھے اور بچے رہتے تھے دنیا میں شرک سے سبب
چھٹکارے ان کے کے یعنی انہوں نے عذاب سے چھوٹنے کے کام
کیے تھے نہ پہنچے گی ان تک برائی اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے
اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
۶۲ وَّكِیْلٌ ۝ خدائے تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے سب چیز کا اور وہی
سب چیز پر اختیار رکھتا ہے
لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالَّذِیْنَ
ع ۳ ۶۳ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اسی پاس
ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی یعنی وہی مالک ہے آسمانوں اور
زمین کا اور وہ لوگ جو نہیں مانتے خدائے تعالیٰ کے قرآن کو اور آیتوں
کو اور اس کی قدرت کی نشانیوں کو وہی لوگ نقصان پاتے ہوتے
ہیں کافر کہتے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ اپنے
باپ دادا کا دین قبول کر اور یہ نیا دین چھوڑ دے سو خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا
64 الْجٰهِلُوْنَ ۝ کہہ تو کہ اے کیا سوائے خدائے تعالیٰ کے کہتے ہو
تم مجھ کو کہ بندگی کروں میں اور کسی کی اے احمقو
وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ
65 الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور مقرر پیغام بھیجا تیری طرف اور ان کی طرف جو تجھ
سے پہلے پیغمبر تھے ہر ایک کو کہا تھا کہ اگر شریک پکڑا تو نے کسی کو
خدائے تعالیٰ کے ساتھ تو البتہ نکمے اور خراب ہو جاویں گے سب نیک
کام تیرے اور البتہ تو ہو جائے گا نقصان پاتے ہوؤں سے
66 بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ بلکہ خدائے تعالیٰ
ہی کی بندگی کر اور تو شکر کرنے والوں سے جو ہمیشہ اس کی نعمتوں کا
شکر کرتا رہ
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا
قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ
67 سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور قدر نہیں جانتے تعظیم
اور تعریف نہیں کرتے خدائے تعالیٰ کی یہودی جیسے کہ تعظیم اور تعریف
اس کے لائق ہے اور زمین ساری اور سب اس کی مٹھی میں ہوں گی
قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ
میں سو ان باتوں کو خدائے تعالیٰ ہی جانے جو کیونکر ہیں پاک ہے
خدائے تعالیٰ اور بلند ہے وہم اور خیال سب کے سے اور جو کچھ کہ
یہ شریک بتاتے ہیں اس سے بھی پاک ہے
وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
68 اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ اور پھونکیں گے قرنائی
میں پہلی بار پھر اس کی آواز سے بیہوش ہو کر گرے گا جو کوئی کہ ہوگا
آسمانوں میں اور جو کوئی کہ ہوگا زمین میں یعنی اس قرنائی کی پہلی آواز
سے آدمی اور فرشتے اور جن اور پری حیوان جو کوئی اس وقت ہوگا
سب بے ہوش بلکہ بیجان ہو جاوے گا مگر وہی جس کو چاہے خدائے تعالیٰ
جیسے عرش کے اٹھانے والے فرشتے اور بہشت و دوزخ کے دربان

ہوش میں رہیں گے پھر کئی ہزار برس پیچھے پھونکا جاوے گا قرنائی میں
دوسری بار تو پھر اس وقت سب وہ جو بے ہوش ہوتے تھے اور سب
مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہو کر دیکھیں گے ہر طرف حیران سے
وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ
وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ
69 وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور روشن ہوگی زمین قیامت کے دن
اپنے پروردگار کے نور سے اور رکھی جاوے کتاب یعنی اعمال نامہ ہر
ایک کے ہاتھوں میں رکھیں گے اور بلائیں گے پیغمبروں کو اور گواہی
دینے والوں کو اور انصاف کیا جائے گا ان لوگوں میں سچ اور درست
اور وہ سب یعنی کسی پر ظلم اور ناحق نہ ہوگا نہ کسی کا کام ضائع ہوگا،
اور نہ کسی پر اس کے گناہ سے زیادہ عذاب ہوگا۔
وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا
70 يَفْعَلُوْنَ ۝ اور پورا دیا جاوے گا ہر ایک شخص کو بدلہ جیسا کچھ اس ع ۷
نے کام کیا ہے دنیا میں خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ
کرتے ہیں بھلائی اور برائی اس سے ذرہ چھپا ہوا نہیں ہے
وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى
اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور ہانکے ہوئے جاویں گے وہ لوگ
جو کافر تھے طرف دوزخ کے سختی سے گروہ گروہ اور جتھے جتھے جب کہ
آویں دوزخ کے نزدیک تو کھلے دروازہ دوزخ کا ان کے واسطے
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ اور کہیں گے ان کو دوزخ کے دربان طعنہ دے کر
اے کیا نہ آتے تھے تم پاس بھیجے ہوئے خدائے تعالیٰ کے تمہاری قوم سے
جو پڑھتے تمہارے آگے آیتیں تمہارے پروردگار کی بھیجی ہوئی اور ڈراتے
تم کو آج کا دن دیکھنے سے تب کافر
قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى
71 الْكٰفِرِيْنَ ۝ کہیں گے ہاں آتے تھے پیغمبر اور ڈرایا تھا ہم کو اور
اب پھر درست ہوئی بات عذاب کی کافروں پر جو انہوں نے اقرار کیا
پیغمبروں کے آنے کا اپنے نہ ماننے کا تب دوزخ کے دربان

Marfat.com

قِيْلَ ادْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ
۷۲ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ٥ کہیں گے کافروں کو کہ داخل ہو اب تم دوزخ
کے دروازوں میں ہمیشہ رہو تم اسی میں بری جگہ ہے غرور کرنے والوں کی
دوزخ میں
وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ط
حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا
۷۳ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ٥ اور
ہانکے ہوتے جاویں گے خوشی خوشی وہ لوگ جو ڈرتے تھے اپنے
پروردگار سے اور شرک اور برے کام نہ کرتے تھے بہشت کی طرف
گروہ گروہ اور جتھے جتھے جب تک آویں بہشت تک اور کھلیں
دروازے بہشت کے اور کہیں گے ان کو بہشت کے دربان کہ سلام تم
پر یا سلامتی ہو تم پر جو پاکیزہ ستھرے تھے تم دنیا میں شرک اور برے
کاموں سے پھر داخل ہو تم بہشت میں ہمیشہ رہا کرو اس میں
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ
اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ج فَنِعْمَ
۷۴ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ٥ اور کہیں گے مسلمان بہشت میں جا کر تمام سراہنا اور تعریف
اچھی سے اچھی اول سے آخر تک اسی خدائے تعالیٰ کو لائق ہے جس نے ہم سے سچ
کیا اپنے وعدہ کو اور ورثہ دیا ہم کو زمین بہشت کی جو مکان لیتے ہیں بہشت
میں جس جگہ چاہتے ہیں یعنی بہشت میں جہاں چاہتے ہیں وہاں رہتے ہیں کسی کی
مزاحمت نہیں پھر کیا خوب بدلہ ہے اچھے کام کرنے والوں کا
وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ج وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ
۷۵ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اور تو دیکھتا ہے اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کو جو گھیرے ہوتے ہیں گرد عرش کا یعنی طواف کرتے ہیں
تسبیح کرتے ہوتے اپنے پروردگار کی تعریف کی اور انصاف ہوگا خلقت میں ساتھ
واجبی کے قیامت کے دن ناحق عذاب کسی پر نہ ہوگا اور کہیں گے سب کہ تمامی
تعریف اور سراہنا خاص سے خاص خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہے جو پروردگار
سارے عالم کا پیدا کرنے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً

۱ حٰمٓ ٥ یہ حرف جدا جدا بھید ہیں خدائے تعالیٰ کے اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور بعضے علما کہتے ہیں کہ حا سے اشارہ
ساتھ حکم خدائے تعالیٰ کے ہے جو ہرگز ملتا نہیں اور میم سے اشارہ
ہے ساتھ ملک خدائے تعالیٰ کے جو اسے ہرگز کبھی کمی اور زیادتی نہیں
سو خدائے تعالیٰ قسم یاد فرماتا ہے اپنے حکم اور ملک کی اس بات پر کہ
۲ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ٥ بھیجا
بھیجنا قرآن کا خدائے تعالیٰ کے پاس سے ہے کیسا خدائے تعالیٰ جو بڑا
زبردست سب کچھ جاننے والا ہے اور وہ خدائے تعالیٰ
غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ
۳ ذِي الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ٥ بخشنے
والا گناہوں کا اور قبول کرنے والا توبہ کا مسلمانوں کی جنہوں نے
صدق دل سے کلمہ پڑھا سخت عذاب کرنے والا ہے کافروں پر
صاحب ہے نیک کاموں کا اور بڑائی کا نہیں کوئی خدا ایسا جس کی
بندگی کیجیے مگر وہی وحدہٗ لاشریک جو اس کی طرف سب کو پھر کر جانا
ہے اپنے اپنے کاموں کا حساب دے کر موافق ان کاموں کے بدلہ
لینے کو
مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا
۴ يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ٥ نہیں جھگڑتے آیتوں میں جو
خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہیں مگر وہی لوگ جو ایمان نہیں لاتے یعنی سوائے
کافروں کے اور کوئی قرآن کی آیتوں میں کسی طرح کی تکرار نہیں کرتا
پھر چاہیے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نہ بہکا دے
پھرنا کافروں کا جو شہروں میں سوداگری کو جاتے ہیں یعنی یہ اپنے جی
میں نہ سمجھو کہ کافر سوداگری سے دولت مند ہوں گے یہ بات نہیں بلکہ
آخر کو انہیں نقصان اور خرابی ہو گی

Marfat.com

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْأَحْزَابُ مِنْ
بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍۭ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ
وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ
۵ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ جھٹلا چکی پہلے ان مکے کے لوگوں سے قوم
نوح نبی علیہ السلام کی ان ہی کو اور کئی قومیں جھٹلا چکیں اپنے اپنے
وقت کے پیغمبروں کو نوح علیہ السلام کی قوم کے پیچھے اور ہر ایک
قوم نے قصد کیا اپنے اپنے وقت کے پیغمبر پر جو اسے پکڑ لیں دُکھ
دینے کو اور لڑے جھگڑے پیغمبروں سے ناحق اس واسطے کہ نکما اور عبث
کریں اس جھگڑے سے سچی بات کو یعنی اس واسطے جھگڑتے تھے جو
خدا اور رسول کے حکم کو نکما کریں سو یہ کیونکر ہوتا پھر پکڑا ہم نے
ان کافروں کو عذاب میں جو ناحق لڑتے تھے پیغمبروں سے عذاب
میں پکڑ کے ہلاک کیا ان سب کو پھر کیسا ہے ہمارا عذاب کرنا
دیکھو تو دھیان کر کے

وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا
أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝ اور ایسے ہی درست اور ثابت ہوا حکم
تیرے پروردگار کا اوپر ان لوگوں کے جو ایمان نہ لاتے اور کافر ہی رہے
وہ حکم کہ کافر رہنے والے دوزخ کے ہیں اور

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ
آمَنُوا ۚ وہ فرشتے جو اُٹھاتے ہیں عرش کو اور وہ فرشتے جو عرش
کے آس پاس رہتے ہیں تعریفیں اور بڑائیاں ہمیشہ کرتے ہیں اپنے
پروردگار کی اور ایمان لاتے ہیں خدائے تعالیٰ پہ اور بخشواتے ہیں
خدائے تعالیٰ سے ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ
سب فرشتے کہ

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ
لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ
۷ الْجَحِيمِ ۝ اے پروردگار ہمارے پہنچ گئی ہے سب چیز پر تیری
بخشش اور سمجھ بوجھ تیری یعنی سب چیز کی تجھے خبر ہے اور سب پر
تیری مہر ہے پھر بخش تو گناہ ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور تابعداری
کرتے ہیں تیری راہ کی جو دین اسلام ہے اور اپنی پناہ میں رکھ ان توبہ
کرنے والوں کو عذاب سے دوزخ کے اور کہتے ہیں وہ سب فرشتے کہ

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ
إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اے پروردگار ہمارے پہنچا دے ۸
ان توبہ کرنے والوں کو باغوں میں ہمیشہ رہنے کے اپنے فضل سے یعنی اس
بہشت میں داخل کر ان کو جس بہشت کا وعدہ کیا ہے تو نے ان کو قرآن
میں اور لاؤ بہشت میں اُن کے باپ دادا سے اس کو جو نیک بخت
ہو اور ان کی جوروؤں سے اور ان کی اولاد جو کہ نیک بخت اچھے کام
کرنے والے ہوویں اُن کو بہشت میں داخل کر بیشک تو بڑا زبردست
ہے سب کچھ سمجھتے جاننے والا اور کہتے ہیں وہی فرشتے

وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اور اپنی ۹ ع ۶
پناہ میں رکھ ان ہی توبہ کرنے والوں کو بری چیزوں سے اور بُرے
کاموں سے اور جس کو بچاوے تو برائیوں سے اس دن دنیا میں پھر
بیشک کہ بخشش کی تو نے اس پہ آخرت میں اور یہ بات وہی مراد پانی
ہے اور بڑے مدعا کو پہنچنا ہے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ
مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ
فَتَكْفُرُونَ ۝ بے شک وہ لوگ جو کافر ہوئے پکارے جاویں ۱۰
گے یعنی جس وقت کہ کافر دوزخ میں جانے لگیں گے تو اپنے اوپر آپ
غصہ کریں گے کہ کیوں ہم دنیا میں ایمان نہ لائے اور دشمنی کریں گے
اپنے سے آپ تب فرشتے ان کو پکار کر کہیں گے کہ ہر طرح بیزاری
اور دشمنی خدائے تعالیٰ کی تم پر بہت زیادہ ہے اس دشمنی اور بیزاری
تمہاری سے جو تم اپنے سے آپ کرتے ہو اس واسطے کہ جب تم کو
دنیا میں بلاتے تھے ایمان کی طرف یعنی کہتے تھے کہ ایمان لاؤ پھر
اس وقت تم نہ مانتے تھے اور ایمان نہ لاتے تھے تب پھر

قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ
فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ ۝ کہیں گے ۱۱

کافر اے پروردگار ہمارے مارا تو نے ہمیں دو بار اور جلایا تو نے ہمیں
دو بار ایک بار مارا موت کے وقت پھر قبر میں جلایا ہم کو فرشتوں سے
جواب کرنے کو پھر مارا قبر میں دوسری بار پھر جلایا اب قیامت کے دن
پھر ہم نے اقرار کیا اور پہچانا اپنے گناہوں کو پھر اب کہیں راہ باہر
نکلنے کی ہے دوزخ سے یعنی ہم نے قبول کیا کہ ہم مقر گنہگار ہیں
ہماری تقصیر معاف کر یہاں سے نکلنے کی راہ بتا تب فرشتے ان کو
نکلنے سے ناامید کر کے کہیں گے
ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ
وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ
۱۲ الْكَبِيْرِ ۝ یہ عذاب ہمیشہ کا تم پر اس سبب سے ہے کہ جس وقت
تمہارے سامنے پکارتے تھے خدائے تعالیٰ کو جو وہ ایک ہے تو تم
کافر ہوتے تھے اور نہ مانتے تھے اور اگر خدا کے ساتھ شریک کرتے
تھے تو تم ایمان لاتے تھے اور مان لیتے تھے اس بات کو تم دنیا میں پھر
اب حکم خدائے تعالیٰ بہت بڑے بزرگوار کا ہے کہ تم سدا دوزخ میں رہو
هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ
۱۳ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ وہ ہے
خدائے تعالیٰ جو دکھاتا ہے تم کو نشانیاں اپنی قدرت کی اور نیچے
بھیجتا ہے تمہارے واسطے آسمان سے روزی یعنی مینہ برساتا ہے آسمان
سے تو اناج پیدا ہوتا ہے اور نصیحت مانتا نہیں مگر وہی جو پھرے
خدائے تعالیٰ کی طرف سب گناہوں کو چھوڑ کر چاہیے تم کو اے لوگو
فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
۱۴ الْكٰفِرُوْنَ ۝ پھر بندگی کرو تم سب خدائے تعالیٰ کی نری جو صرف
اسی کی خوشی کے واسطے بندگی ہو اور کچھ کسی طرح کی غرض نہ رکھو اگرچہ
کافر برا بھی مانیں تو بھی تم اس کی بندگی نہ چھوڑو ہرگز جو وہ
خدائے تعالیٰ جل جلالہٗ
رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ
مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ
۱۵ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى
عَلَي اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ
۱۶ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ اونچے کرنے والا ہے درجے نیک بندوں
کے اور صاحب ہے عرش کا یعنی پیدا کرنے والا ہے اور مالک ہے
عرش کا بھیجتا ہے روح الامین کو یعنی حضرت جبریل علیہ السلام کو
بھجواتا ہے اپنے حکم سے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں سے یعنی
جسے چاہتا ہے پیغمبری دیتا ہے اور پیغام اپنے بھیجتا ہے تو وہ بندہ
یعنی پیغمبر ڈراوے دن ملاقات کے سے یعنی پیغمبر کہے اپنی امت
کو کہ ڈرو اس دن سے جس دن تم اپنے کیے کاموں کو روبرو پاؤ
گے ایسے کام نہ کرو جو اس دن شرمندہ ہو جس دن کہ لوگ نکل
پڑیں گے اپنی قبروں سے باہر یعنی قیامت کو سو اس دن چھپی نہ
رہے گی خدائے تعالیٰ پر ان لوگوں کے کاموں سے کوئی چیز اور
پکارے گا پکارنے والا ایسا بولنے کہ کس کی بادشاہت ہے آج کے
دن اور حکم کس کا جاری ہے تب سب بندے کہیں گے کہ خدائے تعالیٰ
ہی کا حکم جاری ہے اور اسی کی بادشاہت ہے جو وہ ایک بڑا
زبردست ہے۔
اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ
۱۷ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ آج کے دن بدلا
دیا جاوے گا ہر آدمی کو اس کام کا جو اس نے کیا ہے دنیا میں نہ ظلم
ہوگا آج کے دن۔ یعنی نہ کسی کے بدلے کسی کو عذاب ہوگا اور نہ کسی
کو گناہ سے زیادہ عذاب ہوگا اور نہ کسی کے نیک کام کے بدلے برائی
ملے گی بیشک خدائے تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے یعنی ایک شخص کے
حساب لینے کی دوسرا شخص راہ نہ دیکھے گا بلکہ سب کا حساب برابر
ایک وقت میں لیا جائے گا
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى
الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا
۱۸ شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝ اور ڈرا ان لوگوں کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پاس کے دن سے جس وقت کہ پہنچیں گے دل ان کے نزدیک گلوں کے
یعنی قیامت کے دن نہایت خوف اور دہشت اور گھبراہٹ سے
جانیں حلق تک آن پہنچیں گی اور سب لوگ غم و غصے میں ہوں گے نہیں
کوئی ظالموں کا اس دن دوست مہربان اور نہ کوئی بخشانے والا جس کی

Marfat.com

باتوں کو مانیں یعنی اس دن کافروں کو کوئی بڑا دوست بخشانے والا
ایسا نہ ہوگا جس کے بخشانے سے بخشے جاویں اور ان کی بات
قبول ہووے
۱۹ یَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡیُنِ وَمَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ ۝
جانتا ہے خدائے تعالیٰ آنکھوں کی چوری کو یعنی جس چیز کا دیکھنا حرام
ہے اس پر گناہ کرنا اور جانتا ہے خدائے تعالیٰ وہ جو تم چھپاتے ہو
اپنے سینوں میں عداوت مسلمانوں کی
وَاللّٰهُ یَقۡضِیۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ
مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا یَقۡضُوۡنَ بِشَیۡءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیۡعُ
۲۰ ع الۡبَصِیۡرُ ۝ اور خدائے تعالیٰ حکم چلاتا ہے سچا اور درست اور وہ
جن کو پکارتے ہیں بت پوجنے والے سوائے خدائے تعالیٰ کے وہ حکم
نہیں چلاتے کچھ بھی یعنی بتوں کو کچھ مقدور اور قدرت نہیں جو کچھ بھی
حکم چلا سکیں بیشک خدائے تعالیٰ سننے والا سب کی باتوں کا اور
دیکھنے والا ہے سب کے کاموں کا
اَوَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ
کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ کَانُوۡا
هُمۡ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الۡاَرۡضِ فَاَخَذَهُمُ
۲۱ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَمَا کَانَ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ۝
اے کیا مسافری نہیں کرتے مکے کے لوگ ملک میں شام اور یمن کی
طرف سوداگری کرنے کو پھر دیکھیں جو کیسا ہوا آخر کام ان لوگوں
کا جو تھے ان سے پہلے جیسے عاد اور ثمود کی قوم جو تھے وہ
بہت سرکش اور افزود زور آوری اور قوت اور ڈیل اور قد میں مکے
کے لوگوں سے اور نشانیاں چھوڑ گئے وہ ملک میں جیسے قلعے بڑے
بڑے مضبوط اور حویلیاں بڑی بڑی جو یہ اجڑی ہوئی دیکھنے میں ہیں
اس طرف کی پھر جب ویسے لوگوں کو پکڑا خدائے تعالیٰ نے عذاب
میں سبب ان کے گناہوں کے جو کرتے تھے وہ سلوک پیغمبروں سے
نہ تھا کوئی ان کو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا
ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ
بِالۡبَیِّنٰتِ فَکَفَرُوۡا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ
۲۲ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۝ یہ پکڑنا عذاب میں اس سبب سے تھا جو
آتے ان پاس پیغمبران کے وقت کے نشانیاں روشن ساتھ لے کر
اپنے پیغمبر ہونے کی پھر وہ لوگ کافر ہوتے اور پیغمبروں کو کہا
کہ تم جھوٹے ہو پھر پکڑا عذاب میں ان کو خدائے تعالیٰ نے بیشک
خدائے تعالیٰ زبردست سخت عذاب کرنے والا ہے کافروں کو
۲۳ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ۝
اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوۡنَ فَقَالُوۡا سٰحِرٌ
۲۴ کَذَّابٌ ۝ اور بیشک ہم نے بھیجا موسیٰ علیہ السلام کو سمیت اپنی
نشانیوں کے اور دلیلوں روشن کے فرعون کی طرف اور ہامان کی
طرف جو وزیر تھا فرعون کا اور قارون کی طرف جو نزدیک رہنے والا
اور مصلحت میں بیٹھنے والا تھا فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معجزے
دکھائے اور کہا کہ خدائے تعالیٰ کو برحق ایک جان کر اسی کی بندگی
کرو انہوں نے نہ مانا اور کہا یہ معجزہ جو دکھاتا ہے یہ جادو ہے اور
یہ جو باتیں کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اور میں اس کے پیغام لایا ہوں
یہ سب جھوٹ ہے
فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوا اقۡتُلُوۡۤا
اَبۡنَآءَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ وَاسۡتَحۡیُوۡا نِسَآءَهُمۡ ؕ
۲۵ وَمَا کَیۡدُ الۡکٰفِرِیۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ۝ پھر جب آیا فرعون کے
پاس اور اس کی قوم کے پاس پیغام سچا ہماری طرف سے یعنی جب
حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور پیغام خدائے تعالیٰ کا
ان سے کہا تب انہوں نے آپس میں مصلحت کر کے کہا مار ڈالو بیٹے ان
لوگوں کے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے ہیں تو حمایت نہ کریں
موسیٰ علیہ السلام کی اور بیٹیاں ان کی چھوڑ دو جو ہماری قوم کا کام خدمت
کیا کریں اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ انہوں نے فن کیا اور نہیں ہے
فن اور مکر کافروں کا مگر بیچ گمراہی کے یعنی جو تدبیر کرتے ہیں آپ ہی
اس میں گرفتار ہوتے ہیں
وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ذَرُوۡنِیۡۤ اَقۡتُلۡ مُوۡسٰی وَلۡیَدۡعُ
رَبَّهٗ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّبَدِّلَ دِیۡنَکُمۡ اَوۡ اَنۡ یُّظۡهِرَ
۲۶ فِی الۡاَرۡضِ الۡفَسَادَ ۝ اور کہا فرعون نے چھوڑ دو مجھ کو تو میں مار

Marfat.com

ڈالوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور وہ پکارے اپنے پروردگار کو جو چھڑا دے اسے میرے ہاتھ سے اور بچا دے مارے جانے سے یعنی فرعون نے اپنا زور بیان کیا جو کسی طرح میں اسے نہ چھوڑوں گا اور مار ہی ڈالوں گا کس واسطے کہ ڈرتا ہوں میں اس بات سے کہ موسیٰ علیہ السلام بدل ڈالیں دین تمہارا اور میری بندگی کرنے سے چھڑا دے تم کو تم پر آفت آوے یا وہ کہ ظاہر کرے نیا دین نکال کر ملک میں خرابی یعنی لوگوں کو نئے دین میں لے کر جمع کرے پھر تم سے لڑنے آوے ہنگامہ اُٹھے۔ یہ بات فرعون کی سُنی

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن

ع ۳ ۲۷ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو کہ میں نے پناہ پکڑی ہے اپنے اوپر تمہارے پروردگار کی ہر ایک تکبری اور غرور کرنے والے سے جو اپنے غرور کے سبب نہیں مانتے حساب کے دن کو اور نہیں ڈرتے ظلم کرنے سے نہیں سمجھتے کہ قیامت کے دن حساب دینا ہوگا جب کہ فرعون نے کہا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالوں گا تو دشمن خوش ہوتے اور دوست حضرت موسیٰ کے غمگین ہوتے تب دوستوں میں ایک نے جرأت کی

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

۲۸ كَذَّابٌ ۝ اور کہا ایک مرد مومن نے جو فرعون کے لوگوں سے تھا وہ چھپاتے رکھتا تھا اپنے ایمان لانے کو یعنی چھپ کر سب سے ایمان لایا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سو وہ مرد حزقیل تھا جس نے صندوق بنا دیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے دن اس مرد نے کہا فرعون کو اے کیا مار ڈالتے ہو تم ایک مرد کو اس واسطے جو وہ کہتا ہے کہ پروردگار میرا خدائے تعالیٰ ہے اس پر کہ لایا ہے وہ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام معجزے روشن، لایا ہے

تمہارے پروردگار کے پاس سے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اسی پر پڑے گا اس کا جھوٹ بولنا اور اگر وہ سچا ہے تو تم پر پہنچے گا کچھ اس کا ڈر جو تمہیں دیتا ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کہتے ہیں کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آوے گا اگر وہ سچا ہے تو کچھ عذاب مقرر ہی آوے گا بیشک خدائے تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا سیدھی دین اسلام کی اس کو جو کوئی حد سے زیادہ بے ادب ہو جھوٹ بولنے والا یعنی بہت بے ادب جھوٹے کو خدائے تعالیٰ توفیق اسلام کی نہیں دیتا جس سے ہمیشہ کے عذاب سے چھوٹے اور کہا اسی مومن نے کہ

يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ اے قوم میری آج تمہاری سلطنت ہے بنی اسرائیل کی قوم پر زور سے تمہارے مصر کے ملک میں پھر کون ہے جو مدد اور حمایت کرے تمہاری خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اگر آوے عذاب تم پر جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتا ہے پھر بہتر یہی ہے موسیٰ علیہ السلام کے مار ڈالنے کا قصد نہ کرو جب یہ بات فرعون نے سُنی تو امراؤں سے

قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ

۲۹ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝ کہا فرعون نے نہیں دکھاتا میں تم کو مگر وہی جو دیکھتا ہوں میں اچھا تمہارے حق میں اور نہیں راہ بتاتا میں تم کو مگر راہ مضبوط سیدھی یعنی میں تمہیں اچھی بات بتاتا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام کو مار ہی ڈالو۔ یہی مصلحت اچھی ہے اس مومن نے جو یہ بات فرعون کی سُنی پھر اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محبت نے جوش مارا

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم

۳۰ مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا

۳۱ لِّلْعِبَادِ ۝ اور کہا اس نے جو چھپے ہوتے ایمان لایا تھا کہ اے قوم میری بیشک مجھ کو ڈر لگتا ہے تمہارے حال پر جو تم موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا کہتے ہو کہیں تمہارا ویسا حال نہ ہو جیسا ان لشکروں کا ہوا تھا پیغمبروں کے جھوٹا کہنے سے جیسے چلن نوح علیہ السلام کی قوم کا جو سب طوفان میں ڈوب مرے اور جیسے عاد کی قوم کا چلن جو سخت آندھی سے سب ہلاک ہوئے اور جیسے ثمود کی قوم کا چلن جو حضرت جبرئیل

Marfat.com

کی چنگھاڑ سے سب مر گئے اور جیسا حال ان لوگوں کا ہوا جو پیچھے اُن
سے پیدا ہوتے وہ بھی عذاب سے ہلاک ہوتے اور خدائے تعالیٰ نہیں
چاہتا جو ظلم کرے بندوں پر جو ناحق عذاب کرے پہلے بندے ظلم
کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کے بھیجے ہُوئے کو جھوٹا کہتے ہیں اور اُسے
دُکھ دیتے ہیں تب خدائے تعالیٰ ان پر عذاب کرتا ہے اور کہا
اسی مومن نے
٣٢ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۙ
يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
٣٣ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ اور اے
قوم ڈرتا ہوں اوپر تمہارے دن پکارنے کے سے ایک دوسرے کو
یعنی دن قیامت کے سے کہ بعضے پکاریں گے ساتھ فریاد کے بعضوں
کو اور کوئی کسی کی فریاد کو نہیں پہنچے گا یا اہلِ بہشت اور دوزخ ایک
دوسرے کو ندا کریں گے چنانچہ سورۃ اعراف میں گذرا بعد ذبح کرنے
موت کے ندا کریں گے کہ اے بہشت والو ہمیشہ رہو اور نہیں موت
اور اے دوزخیو ہمیشہ رہو اور نہیں موت۔ یا اس دن پکارنے والا
. . . . . پکارے گا کہ فلانا شخص نیک بخت ہوا کہ ہرگز بدبخت
نہ ہوگا اور فلانا بدبخت ہوا کہ تا ابد نیکبخت نہ ہوگا اس دن کہ پھر جاؤگے
تم موقف حساب سے پیٹھ پھیر کر طرف دوزخ کے نہیں واسطے
تمہارے عذاب دوزخ کے سے کوئی بچانے والا اور جس کو چھوڑ دے
گمراہی میں اللہ پس نہیں واسطے اس کے کوئی راہ دکھانے والا کہ
منزلِ مقصود تک پہنچاوے
وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا
زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ
قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ
٣٤ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۨ ۚ اور بے شک
آیا تمہارے پاس یوسف پیغمبر علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے پہلے
دلیلیں روشن لے کر پھر تم ہمیشہ شک ہی میں رہے اس چیز سے جو حضرت
یوسف علیہ السلام حکم لائے تھے دین کا جب تک کہ یوسف علیہ السلام
نے وفات پائی اور موئے تم نے کہا کہ اب نہ اُٹھاوے گا اور نہ بھیجے گا
خدائے تعالیٰ یوسف علیہ السلام کے پیچھے کسی پیغمبر کو یعنی ہم نے جو
اس پیغمبر کی بات نہ مانی اور اسے جھوٹا جانا تو اب کوئی پیغمبر نہ آئے
گا ایسا ہی گمراہ کرتا ہے اور راہ بھلا دیتا ہے خدائے تعالیٰ اس کو
کہ جو کوئی بے ادب حد سے زیادہ شک لانے والا پیغمبروں کو
سچا نہ جاننے والا ہے
الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ
اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
٣٥ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ○ وہ
لوگ جو جھگڑتے ہیں خدائے تعالیٰ کی آیتوں میں یعنی خدائے تعالےٰ
کے پیغاموں کو اور پیغمبروں کو جھوٹا کہتے ہیں بغیر دلیل کے جو آئی ہو
ان پاس یعنی کوئی دلیل ان پاس نہیں آئی جو اس دلیل سے بات کریں
بڑے غصہ کی بات ہے یہ جھگڑنا خدائے تعالیٰ کے پاس اور ان پاس
جو ایمان لائے ہیں ایسی ہی مہر کرتا ہے خدائے تعالیٰ دلوں پر . . . .
تکبر کرنے والوں غرور کرنے والوں کے جو ہرگز سچی بات اپنی بھلائی
کی نہیں سمجھتے بسبب تکبری اور غرور کے جب سب یہ باتیں حزقیل
کی فرعون نے سنیں تب اندیشہ کیا کہ ایسا نہ ہو جو لوگوں کے دلوں میں
ان باتوں کا اثر ہو اور تب وزیر کو بلا کر
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ
٣٦ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ
مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ اور کہا فرعون نے کہ اے ھامان
بنا اور تیار کر واسطے میرے ایک محل ایسا جو آسمان تک پہنچے شاید کہ اس
محل پر چڑھ کر پہنچوں میں راہ کو راہ آسمان کی پھر دیکھوں میں موسیٰ علیہ
السلام کے خدا کی طرف اور جانوں میں کہ وہ کیسا ہے اور بے شک مجھے
شبہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جھوٹا ہے
وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ
ع ٩ ٣٧ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۧ اور ایسے
ہی سنوارے گئے فرعون کے لیے بُرے کام اس کے اور پھیر رکھا فرعون
نے اپنی قوم کو سیدھی راہ سے اور نہ تھا مکر فرعون کا مگر بیچ خواری
اور خرابی اور ہلاک ہونے کے کہتے ہیں کہ ھامان نے محل بنانے لگا حضرت

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے آگے زاری کی خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ صبر کر اور دیکھ کہ میں ان سے کیا سلوک کرتا ہوں پھر جب وہ محل تیار ہوا خدا تعالیٰ کے حکم سے ٹکڑے ہو کر گرا قصہ اس کا سورۂ قصص میں لکھا ہے

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ
۳۸ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۝ اور کہا اس نے جو ایمان لایا تھا سب سے چھپ کر
یعنی حزقیل نے کہا کہ اے قوم میری بات مانو اور میرے کہے پر چلو جو میں راہ دکھاتا ہوں تمہیں فائدہ پانے کی سیدھی مضبوط تمہاری بھلائی کی

یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ
۳۹ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ اے قوم سوائے اس کے نہیں
یعنی تحقیق زندگانی دنیا کی فائدہ پانا ہے تھوڑا سا جو پھر جاتا رہتا ہے اور بے شک گھر آخرت کا ہے جگہ قائم رہنے کی جو ہمیشہ ہے وہاں کا عیش

مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
۴۰ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ جو
کوئی کرے کام برے جیسے شرک یا گناہ اُسے اتنا ہی بدلہ اس کا عذاب ملے گا اور جو کوئی اچھے کام کرے مرد یا عورت اور ہووے وہ مومن مسلمان پھر ان لوگوں کو داخل کریں گے بہشت میں وہاں روزی دیویں گے ان کو ان گنت اور بے شمار جب حزقیل نے یہ باتیں کہیں تو فرعون کے لوگوں نے جانا کہ اس نے موسیٰؑ کے خدائے تعالیٰ کو مانا اور ایمان لایا اور کہنے لگے کہ تجھے شرم نہیں آتی جو فرعون سے خدا کو چھوڑ کر موسیٰ کے خدائے تعالیٰ کو مانتا ہے فرعون کیسی نعمت اور دولت دیتا ہے پھر حزقیل ان کو نصیحت کرنے لگا کہ شاید سمجھیں اور ایمان لاویں یہ نیت کی اور کہا

وَیٰقَوْمِ مَا لِیْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ
۴۱ اِلَی النَّارِ ۝ اور اے قوم میری مجھے کیا ہوا جو میں بلاتا ہوں
تمہیں امن کی طرف جو ایمان ہے اور تابعداری ہے موسیٰ علیہ السلام کی یعنی میں کہتا ہوں کہ تم پیغمبر کا کہا مانو تو عذاب سے چھوٹو اور بہشت کے عیش میں پہنچو اور تم مجھے بلاتے ہو آگ کی طرف یعنی تم کہتے ہو پیغمبر سے دشمنی کر اور فرعون کو خدا جان یہ کام دوزخ میں جانے کے ہیں

تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ
۴۲ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؗ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَی الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ۝ بلاتے
ہو مجھے اپنے دین میں تو میں نہ مانوں خدائے تعالیٰ کو اور کافر ہوں اس سے اور شریک بناؤں خدائے تعالیٰ کا اس کو جس کی مجھے خبر نہیں یعنی فرعون کو خدا کہوں سو میں نہیں جانتا کہ وہ خدا ہے اور میں بلاتا ہوں تمہیں طرف بڑے زبردست بہت بخشنے والے کے

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَی اللّٰهِ وَ
۴۳ اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ غرض کہ سچ یہ ہے
کہ تم بلاتے ہو مجھے اس طرف یعنی کہتے ہو فرعون کو خدا جان سو نہیں ہے فرعون کی بات جو کہتا ہے کہ میری بندگی کرو یہ بات کچھ اعتبار نہیں رکھتی دنیا میں نہ آخرت میں اور بے شک ہمیں پھر جانا ہے خدائے تعالیٰ کی طرف وہ ہم سے حساب لیوے گا ہمارے کاموں کا اور موافق ان کاموں کے بدلہ دیوے گا اور مقرر بے ادب ہی دوزخ میں رہنے والے ہیں

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ
۴۴ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ پھر تم جلد یاد کرو گے
میری نصیحت کو جو کہتا ہوں میں تمہیں جب سامنے عذاب کو دیکھو گے تو کہو گے کہ سچ کہتا تھا اور میں نے تو سونپ دیا اپنا سب کام خدائے تعالیٰ کی طرف جو تمہاری برائی سے مجھے بچا دے بے شک خدائے تعالیٰ دیکھنے والا ہے سب کام بندوں کے میرا یہ جواب و سوال اور تمہارا سلوک سب دیکھتا ہے اس سے کچھ چھپا نہیں کہتے ہیں کہ جب حزقیل نے ایسی باتیں کہیں تو فرعون نے حکم کیا کہ اسے مار ڈالو وہ بھاگ کر پہاڑ پر چڑھا اور نماز میں مشغول ہوا خدائے تعالیٰ نے شیروں کو اور بھیڑیوں کو اس کی رکھوالی کو بھیجا فرعون کے لوگوں

Marfat.com

جواس کے پیچھے مار ڈالنے کو آتے تھے یہ حال دیکھا اور کچھ بس نہ چلا ناچار ہو کر پھر آتے اس نے جو اپنے تئیں خدائے تعالیٰ کو سونپا تھا خدائے تعالیٰ نے اسے ظالموں کے ہاتھ سے اس طرح بچایا جیسا کہ فرماتا ہے

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ
۴۵ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۚ پھر بچا لیا اس کو یعنی حزقیل کو خدائے تعالیٰ نے بُرائی سے جو فرعون کے لوگوں نے فکر کی تھی اس کے مار ڈالنے کی اور گھیر لیا فرعون ہی کے لوگوں کو بڑے بُرے عذاب نے سو وہ بڑا عذاب

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ
۴۶ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ آگ ہے جو دکھائی جاتی ہے فرعون کی قوم کو صبح اور شام کے وقت ہمیشہ اور جب قیامت قائم ہو گی تو فرشتے کہیں گے ان کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہ اندر جاؤ اے فرعون کے لوگو بہت بڑے عذاب میں یعنی اب تک تو تھوڑا عذاب تھا تم پر جو دیکھتے تھے آگ کو لیکن اب بڑا عذاب ہے کہ آگ کے اندر جاؤ گے اور ہمیشہ اس میں رہو گے اور خبر دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کو

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ
۴۷ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ جس وقت جھگڑیں گے دوزخ کے رہنے والے آگ میں پھر کہیں گے غریب تابعدار ان لوگوں کو جو غرور اور تکبری کرنے والے تھے دولت مند دنیا میں بیشک ہم تھے دنیا میں تمہارے تابعدار پھر تم ایسے ہو جو دور کر دو ہم سے تھوڑی سی آگ یعنی ایک دن یا پہر یا دو پہر تو اس عذاب سے چھوٹیں اتنا تو کر دو دنیا میں تو ویسے زبردست تھے

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ
۴۸ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ کہیں گے وہ لوگ جو زبردست اور دولت مند غرور کرنے والے تھے دنیا میں کہ ہم سب پڑے ہیں آگ میں تمہیں کیونکر چھڑا دیں اگر ہمیں اب کچھ قدرت ہوتی تو پہلے اپنے تئیں چھڑاتے اور کوئی گھڑی آرام کرتے بے شک خدائے تعالیٰ حکم کر چکا بندوں میں اس کا حکم پھرتا نہیں ہر ایک کو اس کے لائق کی جگہ بھیج چکا جب آپس میں حمایت سے نا امید ہوں گے تب پھر

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا
۴۹ رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ اور کہیں گے وہ لوگ جو دوزخ کی آگ میں ہوں گے دوزخ کے دربانوں سے کہ پکارو اپنے پروردگار کو یعنی دعا مانگو ہمارے واسطے جو کم کرے ہم پر سے ایک دن عذاب تو آرام کریں ایک دن پھر

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ
قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ
۵۰ ع ۵ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۝ کہیں گے دوزخ کے دربان کہ اے کیا تمہارے پاس نہ آتے تھے تمہارے وقت کے پیغمبر اور تمہیں راہ چھٹکارے کی یہاں سے نہ بتاتی تھی کہیں گے کہ ہاں آتے تھے پر ہم نے انہیں جھوٹا جانا اور ان کا کہنا نہ مانا تھا پھر کہیں گے دوزخ کے دربان کہ تم ہی پکارو اور دعا مانگو خدائے تعالیٰ سے تو ایک دن عذاب سے چھوڑے اور ہمیں تو حکم نہیں کہ تم جیسوں کے واسطے دعا مانگیں پھر دوزخ کے رہنے والے دعا مانگیں گے قبول نہیں ہونے کی کس واسطے کہ اور نہیں ہے دُعا کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے یعنی ہرگز قبول نہیں ہے۔ اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ
۵۱ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ بے شک ہم البتہ مدد کریں گے اپنے بھیجے ہوؤں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لاتے ہیں اور پیغمبروں کی تابعداری کی ہے دنیا کی زندگی میں یعنی دنیا میں مدد کریں گے پیغمبروں کی اور مسلمانوں کی اور اس دن بھی مدد کریں گے ہم جس دن کھڑے ہوں گے گواہی دینے والے قیامت کے دن

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ
۵۲ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ جس دن کہ فائدہ نہ کرے گا ظالموں کو جنہوں نے پیغمبروں کا کہا نہ مانا اور ستایا ان کو فائدہ نہ کرے گا کوئی بہانا ان کا یعنی کوئی بات ان کی قبول نہ ہو گی اور

Marfat.com

انہیں دور ہونا ہے رحمت اور بخشش سے خدائے تعالیٰ کی اور ان کے واسطے بُرا گھر ہے ہمیشہ رہنے کو یعنی دوزخ میں ہی رہیں گے سدا

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ
۵۳ ۵۴ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۙ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اور بیشک ہم نے دیا موسیٰ علیہ السلام کو راہ دکھانا اور ورثہ دیا ہم نے یعقوبؑ نبی کی اولاد کو توریت راہ دکھانے والی اور نصیحت دینے عقلمندوں کے واسطے جو اس پر یقین لائے اور اس کے حکم مانے

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ
۵۵ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے دُکھ دینے پر بے شک وعدہ خدائے تعالیٰ کا سچا ہے کہ کافروں کو ہلاک کرے گا اور پیغمبرؐ کی مدد کرے گا اس بات میں جھوٹ نہیں اور بخشوا گناہ اپنے یا اپنی امت کے اور پاکیزگی اور ستھرائی سے تعریف کر اپنے پروردگار کی شام کے وقت اور فجر کے وقت

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
۵۶ الْبَصِيْرُ ۝ بے شک وہ لوگ کہ جھگڑتے ہیں خدا کی بھیجی ہوئی آیتوں میں یعنی کہتے ہیں کہ قرآن خدائے تعالیٰ کا کلام نہیں بغیر دلیل کے جو آئی ہو ان کے پاس نہیں ان کے دلوں میں مگر غرور ہی بھرا ہے اور ارادہ سرداری کا اور حکومت کا سو نہیں پہنچیں گے اس کو یعنی ان کو وہ حکومت اور سرداری جو چاہتے ہیں میسر نہ ہوگی پھر تو پناہ پکڑ خدائے تعالیٰ کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی برائی سے بیشک خدائے تعالیٰ وہ سننے والا ہے سب کی باتوں کا دیکھنے والا ہے سب کے کاموں کا

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ
۵۷ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ہر طرح پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا بہت بڑا ہے آدمیوں کے پیدا کرنے سے پھر جس نے پہلے بنایا پھر دوبارہ قیامت کے دن پیدا کرنا کیا مشکل ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور اس بات پر یقین نہیں لاتے

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا
۵۸ مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور برابر نہیں ہے اندھا اور دیکھنے والا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں اور بدکار کافر برابر ہیں یعنی جیسا اندھے اور دیکھنے والے میں تفاوت ہے ایسا ہی مسلمان اور کافر میں فرق ہے تھوڑی سمجھ کرتے ہیں یعنی خوب طرح غور کر کے نہیں سمجھتے کافر

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ

فائدہ: بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ جدال کرنے والے یہود ہیں کہ حضرت کو کہتے تھے کہ تو صاحب ہمارا نہیں بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح بن داؤد ہے یعنی دجال کہ سلطنت اس کی بحر اور بر میں پہنچ جاوے گی اور نہریں پانی کی اس کے ساتھ چلیں گی اور بادشاہی ہماری طرف پھرے گی اور وہ ایک آیت ہوگا آیاتِ خدا سے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ جو لوگ جھگڑتے ہیں بیچ حق دجال کے اور اس کو آیت خدا کہتے ہیں ان کے دلوں میں کبر ہے یعنی خواہش حکومت کی اور سلطنت کی کہ اس کو نہیں پہنچیں گے پس تو پناہ پکڑ ساتھ خدا کے شر دجال کے سے اور دوسرے کہتے تھے کہ جثہ اس کا بڑا ہوگا جثہ آدمیوں کے سے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ پیدائش آسمان اور زمین کی بڑی ہے پیدائش اس کی سے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ دجال ایک مخلوق میری ہے سمجھ لے کہ دجال آدمی ہے جسم اور قد میں اور ایک چشم اور ظہور اس کا ایک علامت علاماتِ قیامت سے ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نشانیاں ظہور اس کے کی بیان فرمائی ہیں کہ لوگ تین سال پہلے خروج اس کے سے قحط میں مبتلا ہوں گے پہلے برس تہائی اناج پیدا ہوگا اور اسی قدر مینہ برسے گا دوسرے برس دو تہائی تیسرے برس مطلق نہ آسمان سے مینہ برسے گا نہ کچھ زمین سے اناج اور گھاس پیدا ہوگا پھر دجال نکلے گا اور قصہ مختصر اس کا یہ ہے کہ قوم یہود سے ہوگا لقب اس کا مسیح لوگوں میں مشہور ہوگا داہنی آنکھ میں اس کے ٹینٹ مانند انگور کے بلند ہوگا اور بال مروڑی دار ہوں گے اور گدھا سواری کا بہت بڑا ہوگا پہلے شام اور عراق سے خروج کرے گا اور وہاں دعویٰ نبوت

(باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

۵۹ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ بے شک قیامت آنے والی
ہے نہیں کچھ شبہ اور شک اس کے آنے میں لیکن بہت لوگ
نہیں مانتے اور یقین نہیں لاتے اس بات پہ اور خبر دے اسے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ
وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ
یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ
۶۰ دَاخِرِیْنَ ؑ اور فرماتا ہے پروردگار تمہارا کہ پکارو مجھ یعنی دعا مانگو
مجھ سے تو قبول کروں میں تمہاری بندگی اور دعا بیشک وہ لوگ
جو تکبری اور عزور کرتے ہیں میری بندگی کرنے سے جلد آویں.....
وہ لوگ دوزخ میں خوار اور ناچار بے بس یعنی ان کو بری طرح
گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالیں گے
اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ
۶۱ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ۝ وہ ہے خدائے تعالیٰ
جس نے بنائی تمہارے واسطے رات تو آرام کرو تم اس میں اور بنایا
تمہارے واسطے دن دیکھنے کا یعنی دن کو سب کچھ دکھائی دیتا ہے
بے شک خدائے تعالیٰ ہر طرح بخشش کرنے والا ہے لوگوں پر اے پہ
بہت آدمی شکر نہیں کرتے اس کے فضل اور بخشش اور نعمتوں کا
ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
۶۲ هُوَ ۫ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ وہ خدائے تعالیٰ ہے پالنے والا ہے
تمہارا پیدا کرنے والا سب چیز کا نہیں ہے کوئی خدا ایسا جو اس کی
بندگی کیجیے پھر کہاں بہکے پھرتے ہو ایسے خدائے تعالیٰ برحق کو چھوڑ کر
جھوٹے خداؤں کو ڈھونڈتے پھرتے ہو
کَذٰلِکَ یُؤْفَکُ الَّذِیْنَ کَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝ ۶۳
یوں ہی بہکے پھرتے ہیں وہ لوگ جو خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو نہیں مانتے
ہیں اور جھگڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شاعر کا بنایا ہوا ہے اور دل سے
جوڑا ہوا ہے
اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ
الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ ۚۖ فَتَبٰرَکَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ خدائے تعالیٰ وہ ہے جس نے بنائی تمہارے ۶۴
واسطے زمین جگہ ٹھہرنے کی جس پر تم چلتے پھرتے ہو بیٹھتے سوتے ہو
رہتے ہو آرام سے اور آسمان بنایا تمہارے واسطے محل بڑی اونچی چھت
کا اور صورت بنائی تمہاری پھر اچھی شکل بنائی تمہاری خوبصورت سب
حیوانوں سے اور سب بدن موافق بنایا اور روزی دی تم کو پاکیزہ
ستھری مزے دار چیزوں سے یہ ہے خدائے تعالیٰ تمہارا پروردگار
جس کی یہ صفتیں اور نعمتیں ہیں اور احسان جو بیان کیے ہیں اس کی بندگی
کرو اور سوائے اس خدائے تعالیٰ کے سب کی بندگی سے بیزار رہو
پھر وہ خدا پروردگار تمہارا بہت بڑا برکت کا صاحب ہے خدائے تعالےٰ
پروردگار سارے عالم اور سب خلقت کا ہے
هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وہی خدائے تعالیٰ جیتا ہے ۶۵

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کا کرے گا پھر اصفہان میں آوے گا ستر ہزار یہودی اصفہانی رفیق اس کے ہوں گے اور دعوای خدائی کا شروع کرے گا بہت زمین پر پھرے گا اور لوگوں کو اپنی خدائی کی طرف بلاوے گا اور کرامات اور معجزات حکم خدا سے واسطے آزمائش بندوں کے اس سے ظاہر ہوں گے اور باوجود خرق عادات کے لفظ کافر کا اس کے ماتھے پر لکھا ہوگا ایمان والا پڑھا اور ان پڑھا معلوم کرے گا اور بے ایمان نہیں پہچانے گا اور ایک آگ اس کے ساتھ ہوگی نام اس کا دوزخ ہوگا اور ایک باغ بنام بہشت ہوگا اور اعدا کو اپنی آگ میں ڈالے گا اور احبا کو باغ میں لیکن آگ حقیقت میں باغ ہوگی اور باغ آگ ہوگا اور بعد قحط سہ سالہ کے وہ نکلے گا ڈھیر روٹیوں کا اور پانی کا اس کے ساتھ ہوگا جس کو چاہے گا دے گا۔ اور جس کو چاہے گا نہ دے گا اور اس وقت تسبیح اور تہلیل مومنوں کو بجائے طعام و شراب ہوگی تشنگی اور گرسنگی سے نجات بخشے گی اور جس فرقہ پر گذرے گا اگر اس کی خدائی کا اقرار کریں گے بدلی کو کہے گا برس برسنے لگے گی زمین کو کہے گا کہ کھیتی لا کھیتی لاوے گی اور درختوں کو کہے گا پھل لاؤ وہ پھل لائیں گے بکریوں کو کہے گا فربہ اور شیر دار ہوں ہو جائیں گی اور اگر مخالفت اس کی کریں گے مینہ اور کھیتی بند کرے گا میوہ اور دودھ موقوف کر دے گا جانور دبلے ہو جاوینگے اور خزانوں کو زمین کے کہیگا کہ نکل آؤ نکل آویں گے اور اس کے ہمراہ چلیں گے اور بعضے لوگوں کو کہے گا کہ اگر ماں باپ تمہارے کو میں جلا دوں اور وہ حقیقت میری پر گواہی دیں تو مانو گے پھر شیطانوں

Marfat.com

ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہے گا جو نہیں کوئی خدا اس کے سوا ایسا جو
اس کی بندگی کیجیے مگر وہ ہے پھر کرو تم بندگی نری اسی کی دل اور
جان کی محبت سے اسی کی خوشی کے واسطے اور کچھ کسی طرح کی غرض
نہ رکھو دین میں اور کہو کہ تمام تعریفیں اور بڑائیاں خدائے تعالیٰ ہی
کو لائق ہیں جو پالنے والا ہے اور پیدا کرنے والا ساری خلقت جہاں کا
یعنی دیو پری پرند چرند جانور اور آدمی سب کا وہ ایک پروردگار ہے
قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَ
٦٦ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی قوم کو جو وہ کہتے ہیں تجھ کو کہ اپنے باپ دادا کے دین
پر رہ ان کو یوں کہہ کہ بے شک مجھے منع کیا ہے اس بات سے کہ پوجوں
میں ان کو جن کو تم بلاتے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے یعنی جن کو تم خدائے
تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو مجھے ان کی بندگی کرنے کو منع کیا ہے جب سے

کہ آئی میرے پاس دلیل روشن میرے پروردگار کے پاس سے اور فرمایا
مجھے وہ کہ تابعداری کروں اور حکم بجالاؤں سارے عالم کی خلقت کے
پالنے والے کا یعنی ساری خلقت کے پالنے والے کا حکم بجالاؤں اور
اس کے حکم کے سوا کچھ نہ کروں
هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا
اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ
یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ٥ وہ خدائے تعالیٰ پالنے والا ساری خلقت کا ہے جس ٦٧
نے پیدا کیا تم سب کے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے جو تم سب اس
سے پیدا ہوئے پھر تم کو پیدا کیا بوند پانی سے جو ماں کے پیٹ میں جاتی
ہے پھر اس سے گوشت کی بوٹی پیدا کی پھر باہر نکالتا ہے خدائے تعالیٰ
ماں کے پیٹ سے تم کو بچہ پھر عمر دیتا ہے تو تم پہنچتے ہو جوانی کی قوت

ص کو کہے گا کہ زمین میں دھنس کر نکل آؤ اور وہ ان کے ماں باپ کی صورت بن کر نکل آویں گے اور کہیں گے اے بیٹو اس پر ایمان لاؤ اور اسی طرح مسلمانوں کو طرح طرح کی ایذا دے گا اور کتنے ہی ملکوں پر گذرے گا یہاں تک کہ یمن میں آوے گا اور مرتد بہت ساتھ لے گا ہر جگہ سے جب نزدیک مکہ معظمہ کے پہنچے گا مکے کے اندر فرشتوں کی نگہبانی کے سبب نہ آ سکے گا وہاں سے قصد مدینے کا کرے گا اس وقت میں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے حق تعالیٰ ہر دروازے پر دو فرشتے کھڑے کرے گا تلواریں ننگی لیے ہوتے وہ اس کی فوج میں سے کسی کو اندر نہ آنے دیں گے اور اس وقت مدینہ منورہ میں تین بار بھونچال آوے گا بد اعتقاد اور منافق شہر سے باہر نکل آویں گے اور ساتھی ہوں گے دجال کے ایک جوان مدینے میں ہوگا وہ واسطے مقابلہ دجال کے نکلے گا لشکر والوں سے اس کو پوچھے گا کہ دجال کہاں ہے لوگ اس کی بے ادبی دیکھ کر قصد مارنے کا کریں گے بعضے سپاہی کہیں گے کہ پروردگار تمہارے نے منع کیا ہے کہ کسی کو بن حکم مہدی کے مت مارنا پھر لوگ دجال کو خبر کریں گے کہ ایک شخص بے ادب حضور میں حاضر ہوا چاہتا ہے دجال بلائے گا وہ شخص کہے گا کہ میں نے تجھ کو پہچانا تو وہی دجال ملعون ہے کہ پیغمبر ہمارے نے تیرے احوال کی خبر دی ہے اور جھوٹ اور گمراہی تیری بیان کی ہے دجال غصے میں آوے گا اور کہے گا کہ آرا لا کر اس کے سر پر دھر دو پھر آرے سے اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ادھر اور ایک ادھر ڈالے گا اور بیچ میں آپ راہ چلے گا پھر امراؤں سے کہے گا کہ اگر میں اس مردے کو جلا دوں تم کو اوپر خدائی میری کے یقین کامل ہو امیر کہیں گے کہ ہم کو اب بھی کچھ شبہ نہیں اور اگر ایسا ہو تو اور یقین زیادہ ہو پھر دونوں ٹکڑوں کو آپس میں ملا کر کہے گا جی اٹھ حکم الٰہی سے جی اٹھے گا اور کہے گا اب مجھ کو یقین کامل ہوا کہ تو وہی دجال ملعون ہے کہ ہمارے پیغمبر نے حقیقت تیری بیان فرمائی ہے دجال دوبارہ غصہ ہو کر کہے گا اس کو ذبح کرو بہتیرا لوگ چھری اسکے حلق پر پھیر اویں گے وہ ہرگز نہ کٹے گا دجال شرمندہ ہو کر حکم کرے گا کہ دوزخ میں ڈال دو دوزخ میں ڈال دیں گے حق تعالیٰ آگ کو اس کے حق میں برد اور سالم کرے گا پھر دجال کسی مردے کو نہ جلا سکے گا اور یہاں سے قصد ملک شام کا کرے گا جب نزدیک دمشق کے پہنچے گا حضرت امام مہدیؑ دمشق میں ہوں گے اور سامان لڑائی کا کیا ہوگا مؤذن عصر کی اذان دے گا لوگ نماز کی تیاری میں مشغول ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے مونڈھوں پر تکیہ لگاتے ہوئے آسمان سے اوپر منارہ مشرقی جامع مسجد کے اتریں گے اور پکاریں گے کہ سیڑھی لاؤ لوگ سیڑھی لگا دیں گے آپ اتر آویں گے اور حضرت مہدی سے ملاقات فرما دیں گے حضرت

Marfat.com

کو پھر ہوتے ہو تم بوڑھے اور کوئی تم میں سے مر بھی جاتا ہے پہلے
بوڑھے ہونے سے اور پہنچتے ہو تم وقت مقرر کیے ہوئے تک جو موت
کا وقت ہے اور پیدا کیا اسی طرح تم کو شاید تم فکر کرو اس پیدا ہونے
کے احوال کا اور پہچانو اپنے پیدا کرنے والے کو

هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا
٦٨ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۠ وہ خدائے تعالیٰ ہے
جو وہی سب کو جلاتا ہے اور مارتا ہے اپنے حکم سے پھر جب چاہے
کہ حکم کرے کسی کام کو تو پھر یہی ہے کہ کہے اس کام کو کہ ہو جا وہ ہو جاوے
اسی وقت

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰی
٦٩ یُصْرَفُوْنَ ۚ اے کیا نہ دیکھا ان لوگوں کی طرف جو جھگڑتے ہیں
آیتوں میں جو خدائے تعالیٰ بھیجی ہیں کیونکر کہاں پھرے جاتے ہیں
انصاف سے اور سیدھی سچی راہ سے اور پھرنے والے

اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ
٧٠ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۙ وہ لوگ ہیں جو جھوٹا
کہتے ہیں قرآن کو یعنی کہتے ہیں کہ کلام الٰہی نہیں آدمی کا بنایا ہوا
ہے اور نہیں مانتے اس چیز کو جو بھیجی تھی اپنے پیغمبروں کے ہاتھ یعنی
پیغمبروں کے معجزوں کو نہیں مانتے کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے پھر جلد
جانیں گے اپنا سچ اور جھوٹ تب پچھتاویں گے اور پچھتانا اس وقت
کچھ کام نہ آوے گا

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ۙ
٧١ فِی الْحَمِیْمِ ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۚ جس وقت کہ طوق
پڑیں گے ان کی گردنوں میں اور زنجیروں میں بندھے ہوں گے اوندھے
کھینچ کر ڈالیں گے کھولتے پانی میں پھر وہاں سے گھسیٹتے لیجاویں گے
آگ میں بھنیں گے اور جلیں گے طرح طرح کا عذاب ہوگا ان پر

٧٢ ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۙ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ
٧٣ قَبْلُ شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ۝ پھر کہیں گے
فرشتے ان کو کہ کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک کرتے تھے دنیا میں سوائے
خدائے تعالیٰ کے اب بلاؤ ان کو جو چھڑاویں تم کو اس عذاب سے
کہیں گے اور جواب دیں گے کہ وہ تو اب کھوئے گئے ہم سے ہم
انہیں نہیں پاتے بلکہ ہم پکارتے ہی نہ تھے ان کو گویا کہ پہلے ان سے

ص امام مہدی کہیں گے یا نبی اللہ امام ہو حضرت عیسیٰ فرماویں گے امامت تم ہی کرو اس واسطے کہ بعض تمہارے اوپر بعض کے امام ہیں یہ شرافت اسی امت کو حق تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہے پھر حضرت امام مہدی امامت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیچھے کھڑے ہوویں گے بعد نماز کے حضرت امام کہیں گے کہ یا نبی اللہ آراستگی لشکر کی اب آپ کے اختیار میں ہے جس طرح چاہو آراستہ کرو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماویں گے کہ نہیں لڑائی تمہارے ہی ہاتھ میں ہے میں فقط مارنے کو دجال کے آیا ہوں اس کا قتل میرے ہاتھ ہے جب شب گذر جاوے گی اور صبح نمود ہوگی تو حضرت امام واسطے لڑائی کے نکلیں گے اور حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ گھوڑا اور نیزہ لاؤ کہ اس کافر پر حملہ کروں پھر حضرت عیسیٰ مع لشکر اہل اسلام کے حملے کریں گے بڑی جنگ واقع ہوگی اس وقت خاصیت دم عیسوی یہ ہوگی کہ جس کافر پر دم ان کا پہنچے گا بیمار ہو کر ہلاک ہو جاوے گا دجال مقابلے سے بھاگے گا اور وہ پیچھے دوڑیں گے یہاں تک کہ ایک مقام پر نیزہ مار کر اس کا کام تمام کر دیں گے اور خون اس کا لوگوں کو دکھاویں گے اور اگر جلدی مارنے میں نہ کریں تو آپ گل جاوے جیسے نمک پانی میں پھر لشکر اسلام قتل لشکر دجال میں مشغول ہوگا اور یہودیوں لشکر والوں اس کے کو کہیں بچاؤ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر کسی درخت کے پیچھے کوئی یہودی چھپے گا یا کسی پتھر کے تو وہ درخت اور پتھر پکارے گا کہ اے بندگان خدا لو اس یہودی کو اور ٹھہرنا دجال کا روئے زمین پر اس شر اور فساد کے ساتھ چالیس دن ہوگا لیکن ایک دن برابر ایک برس کے اور ایک دن برابر ایک مہینے کے اور ایک دن برابر ہفتے کے اور دن برابر دنوں کے اور بعضی روایات میں ہے کہ درازی دن کی موافق خواہش دجال کے ہوگی جو وہ ملعون سورج کو تھام رکھے گا تو حق تعالیٰ قدرت کاملہ اپنی سے اس کو ٹھہراتے رکھے گا۔ اصحابوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اس دن جو برابر سال کے ہوگا نماز ایک دن کی ادا کریں یا سال کی فرمایا اٹکل سے تخمیناً نمازیں ایک برس کی ادا کریں ۱۲

Marfat.com

دنیا میں یعنی اب ہمیں معلوم ہوا کہ وہ کچھ چیز ہی نہ تھے جن کو ہم
بلاتے تھے دنیا میں اسی طرح بھلاتا ہے خدائے تعالیٰ کافروں کو
ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ
الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ یہ رسوائی اور عذاب ۷۴
آج تم کو اس سبب سے ہے جو تھے تم خوشیاں کرنے والے
شہروں میں ناحق اور اس سبب سے یہ عذاب کہ تم اتراتے تھے
اپنی دولت اور مال پر اور پیغمبروں پر شیخی اور اپنی بڑائی کرتے تھے اور
ان کا کہنا نہ مانتے تھے پھر اب
اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ گھسو اور جاؤ دوزخ کے دروازے ۷۵
کے اندر ہمیشہ رہا کرو اس میں پھر کیا برا گھر ہے غرور کرنے والوں کا
جس میں بہت طرح کا دکھ ہے اور کسی طرح کا آرام نہیں
فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ
بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا
يُرْجَعُوْنَ ۝ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کے ۷۶
دکھ دینے پر بیشک وعدہ خدائے تعالیٰ کا سچا ہے جو پیغمبروں کی
اور مومنوں کی مدد کرے گا اور ان کے دشمنوں کو عذاب سے ہلاک
کرے گا آخر کو پھر اگر دکھا دیں تجھے کوئی عذاب جو کافروں پر آنے
کا وعدہ کیا ہے ہم نے یعنی تیرے روبرو عذاب آوے یا تیری
جان قبض کر لیں ہم پہلے ان پر عذاب آنے سے ہر طرح ہماری
طرف سب کو آنا ہے قیامت کے دن اور اپنے کاموں کا بدلہ پانا ہے
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ
قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ اور
بیشک ہم نے بھیجے پیغمبر پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان میں سے کتنی کا قصہ اور احوال بیان کیا تجھ سے اور ان میں سے
کتنی کا قصہ نہ کہا تجھ سے یعنی تھوڑے پیغمبروں کا احوال کہا اور
بعضوں کا نام ہی کہا اور قصہ نہ کہا اور بعضوں کا احوال اور نام
کچھ ذکر نہیں کیا تجھ سے
وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ

اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ
الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اور نہ تھا اور نہ چاہیئے کسی پیغمبر کو کہ لاوے معجزہ ۷۷
اور نشانی اپنے پیغمبر ہونے کی بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے پھر جب آوے
حکم خدائے تعالیٰ کا کافروں پر عذاب کے واسطے حکم جاری ہووے
سچا یعنی پھر وہ حکم نہ پھیرے پھر ٹوٹا اور نقصان ہوا اس جگہ جھوٹوں کا
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا
وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وہ ہے خدائے تعالیٰ جس نے بنائے تمہارے ۷۸
واسطے چوپائے جانور تو سوار ہو تم بعضوں پر ان جانوروں سے جیسے
اونٹ اور گھوڑا اور بعضوں کو ان میں سے کھاتے ہو جیسے دنبے
بکری گائے۔
وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ
صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ اور واسطے ۷۹
تمہارے کتنی فائدے ہیں ان حیوانوں میں جیسے دودھ اور گھی جو غذا
تمہاری ہے اور اون جس سے پوشاک بناتے ہو اور یہ فائدہ ہے کہ
تم پہنچو ان پر سوار ہو کر اپنے کاموں ضروری کو جہاں تمہارا جی چاہتا
ہے ان پر سوار ہو کر جنگلوں میں اور کشتیوں میں سوار ہوتے ہو
دریاؤں میں
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ڰ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ ۸۰
اور دکھلاتا ہے خدائے تعالیٰ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں یعنی معجزے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کون سی نشانی کو خدائے تعالیٰ کی نشانیوں سے
نہیں مانتے تم
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ
اَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اے پھر کیا مسافری نہیں کرتے شہروں میں ۸۱
عاد اور ثمود کے جو دیکھو کہ کیا حال ہوا آخر ان لوگوں کا جو پہلے
ان سے تھے اور وہ لوگ تھے ان لوگوں سے بہت زور اور قوت
اور دولت میں اور نشانیوں میں عمارت کی شہروں میں پھر اس قوت
اور دولت پر بھی نہ دور کیا ان سے عذاب کو اس نے جو انہوں نے

Marfat.com

کام کیے تھے یعنی ان لوگوں نے جو مال اور رفیق جمع کیے تھے کچھ
کام نہ آیا عذاب کے وقت

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا
بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا
۸۲ بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پھر جس وقت آتے ان پاس پیغمبران کے
وقت کے ساتھ معجزوں روشن کے پھر وہ لوگ خوش ہوتے اس
چیز پر جو ان پاس تھی سمجھ اور دانائی دنیا کے کاموں کی جیسے سوداگری
کے ہنر اور حکمت نجوم کا علم جو اس پر بھروسا کر کے معجزوں پر ٹھٹھے
مارتے تھے پھر گھیر لیا ان ہی کو اس چیز نے جس کے سبب ٹھٹھے مارتے
تھے اور مسخری کرتے تھے پیغمبروں سے

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ
۸۳ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ پھر جس وقت دیکھا ہمارے

عذاب کو صریحاً تو کہا انہوں نے کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدائے
تعالیٰ کے جو وہ ایک ہے اور نہ ماننے والے ہوتے ہم ان چیزوں
سے جو تھے ہم کہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے تھے۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا
بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ
۸۴ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ رسم رکھی ع ۵ ۱۴
ہوئی ہے خدائے تعالیٰ کی وہ رسم جو گذری خدائے تعالیٰ
کے بندوں میں کہ عذاب کو صریحاً دیکھ کر ایمان نہ لانا فائدہ
نہیں کرتا اور ٹوٹا اور نقصان ہوا اس جگہ کافروں کا
جو ساری عمر کی کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔
اور ان پر سے نہ کچھ کم ہوا عذاب

سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

۱ حٰمٓ ۝ یہ حروف جدا جدا بھید ہے خدائے تعالیٰ کا اپنے حبیب
سے اس بھید کو سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور کوئی کم واقف ہے پر بعضے عالموں نے کہا کہ حا سے اشارہ
ہے ساتھ نام رحمٰن کے اور میم سے اشارہ ہے ساتھ نام محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی کم واقف ہے جو ان دونوں ناموں
کے بیچ میں یہ دو حروف ہیں سو خدائے تعالیٰ قسم یاد فرماتا ہے ان
دونوں ناموں کی اس بات پر جو یہ قرآن

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اترا ہے
پروردگار کی طرف سے جو وہ بہت بخشش کرنے والا نہایت
مہربان ہے اپنے بندوں پر اور یہ قرآن

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا
يَسْمَعُوْنَ ۝ ایک کتاب ہے کھلی باتیں ہیں اس کی صاف
پڑھنے والوں کو عربی زبان میں سمجھنے والوں لوگوں کے واسطے

جو عرب کے لوگ جلد سمجھیں اور وہ قرآن خوشخبری دینے والا ہے بہشت
کی ان کو جو اس کے حکم مانیں اور ڈرانے والا ہے دوزخ سے اس کو
جو اسے نہ مانے اور جھوٹا جانے پر بہت لوگوں نے اس سے منہ پھیرا
ہے اور نہیں مانتے پر وہی لوگ جو نہ سننے والے ہیں قرآن کو یعنی
حکم اس کا نہیں مانتے

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ
وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ
۵ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ اور کہتے ہیں وہ نہ ماننے والے اپنے پیغمبر کو کہ
دل ہمارا اوجھل اور اوٹ میں ہے ان باتوں سے جن باتوں کی طرف
تو ہمیں بلاتا ہے اور ہمارے کانوں میں بھر رہا ہے بوجھ جو نہیں سنتے
تیری بات اور ہمارے تیرے بیچ میں پردہ ہے جو وہ تجھ سے ملنے
نہیں دیتا پھر کر جو تجھ سے ہو سکے اور ہم بھی کرنے والے ہیں اپنے
کام یعنی تو اپنے دین پر رہ اور ہم اپنا دین نہیں چھوڑیں گے

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ

Marfat.com

الٰہٌ وّاحدٌ فاستقیموا الیہ واستغفروہ وویلٌ
للمشرکین ۝ الذین لا یؤتون الزکوٰۃ و ۶
ھم بالاٰخرۃ ھم کافرون ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ۷
وسلم ان نہ ماننے والوں کو کہ سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر میں
آدمی ہوں تم ہی جیسا...... پر پیغام خدائے تعالیٰ کا آتا ہے میری
طرف وہ پیغام کہ خدائے تعالیٰ تم سب کا خدا اکیلا ہے تو سیدھے
تم چلے جاؤ اسی کی طرف اور ہرگز منہ نہ پھیرو اس سے اور کی طرف
یعنی کسی کو سوائے خدائے تعالیٰ کے اور خدا نہ جانو اور شریک اس کا کسی کو
نہ سمجھو اور اپنے گناہ اس سے بخشواؤ اور سختی عذابوں کی بھی شریک
کرنے والوں کے واسطے ہے جو لوگ کہ مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے اور
وہ آخرت کے دن کو نہیں مانتے وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے
قیامت نہ ہو گی حساب دینا اور مر کر پھر جینا نہ ہوگا

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت لھم
اجرٌ غیر ممنون ۝ بے شک وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور ع ۸
کیے انہوں نے کام اچھے ان لوگوں کے واسطے ہے بدلا بے حساب ہمیشہ
جو کبھی کم نہ ہووے یعنی بہشت اور اس کی نعمتیں جو اسے کبھی زوال
اور کمی نہیں ہے

قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض
فی یومین وتجعلون لہ اندادا ذٰلک رب
العٰلمین ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کو کہ آیا تم نہیں ۹
مانتے اس کو یعنی خدائے تعالیٰ کو جس نے بنایا زمین کو دو دن میں اور
بناتے ہو تم خدائے تعالیٰ کے واسطے ساتھی یعنی شریک مقرر کرتے ہو
اس خدائے تعالیٰ کے جس نے زمین کو پیدا کیا وہی ہے پیدا کرنے والا
سارے عالم کی خلقت کا اور روزی دینے والا ہے اسی خدائے تعالیٰ نے

وجعل فیھا رواسی من فوقھا وبٰرک فیھا و
قدر فیھا اقواتھا فی اربعۃ ایام سوآءً
للسائلین ۝ اور پیدا کیا زمین میں پہاڑوں کو اونچا زمین ۱۰
پر تو سب دیکھیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کو اور برکت کی اس میں
جو بہت طرح کے فائدے ہیں اس میں مقرر کیا زمین میں کھانے
کی چیزوں کو یعنی سب چیز کو زمین سے پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے
اپنی قدرت سے بغیر کسی کی مصلحت اور تدبیر کے چار دن کے باقی
میں یعنی دو دن میں زمین کو پیدا کیا اور دو دن میں تمامی سب طرح
کے درخت اور کھیت اناجوں کے اور سب طرح کے حیوان چرند اور
پرند پیدا کیے جو کھانے کی چیزیں ہیں اور انسان کے روبرو صاف کھول
دیا سب پوچھنے والوں کو جو کوئی پوچھے کہ کتنی مدت میں یہ سب کچھ
پیدا ہوتے کہتے ہیں کہ یکشنبہ کے دن زمین کو پیدا کیا اور دوشنبہ
کے دن بچھایا زمین کو اور سہ شنبہ اور چہارشنبہ کو جو زمین کے اوپر ہے
اور اس سے پیدا ہوتا ہے خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا۔

ثم استوٰی الی السماء وھی دخانٌ فقال لھا
وللارض ائتیا طوعًا او کرھًا قالتا اتینا
طائعین ۝ پھر قصد کیا طرف آسمان کے بنانے کے اور وہ دھواں ۱۱
تھا یعنی وہ بخار سا تھا جس سے آسمان بنے پھر فرمایا خدائے تعالیٰ
نے آسمان کو اور زمین کو کہ آؤ میری حکم برداری میں خوشی سے یا ناخوشی
سے یعنی تمہیں تابعداری کرنا ضرور ہے سوائے فرمانبرداری کے تم
کچھ نہ کر سکو گے تمہیں کچھ مقدور نہیں میری قدرت کے آگے تب
کہا آسمان اور زمین نے آتے ہم خوشی سے دونوں یعنی ہم جانتے
ہیں کہ تو پروردگار اسی لائق ہے کہ تیری فرمانبرداری کرنے میں عزت
اور بڑائی ہے کہتے ہیں کہ اول خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت سے
ایک جوہر سبز پیدا کیا پھر اس پر ایک نظر ہیبت سے کی وہ جوہر
خوف سے پانی ہو گیا اس پر آگ کو مقرر کیا ایسا کہ اس پر پانی
نے جوش کھایا اور اس پر کف آتے اور بھاپ اٹھی اس کف کی زمین
بنی اور اس بھاپ سے آسمان بنے جیسا کہ فرماتا ہے۔

فقضٰھن سبع سمٰوٰت فی یومین واوحٰی
فی کل سمآءٍ امرھا وزینا السماء الدنیا
بمصابیح وحفظًا ذٰلک تقدیر العزیز
العلیم ۝ پھر مقرر کیا ان کو سات آسمان دو دن میں پنجشنبہ اور جمعہ
کے دنوں میں چھ روز میں خدائے تعالیٰ نے تمام موجودات کو پیدا کیا
ظاہر اور حکم کیا سب آسمانوں کو خلقت میں کام ان کے یعنی ہر ایک کو

Marfat.com

ایک خدمت مقرر کردی جیسے تاروں میں فرمایا تم پھرا کرو فرشتوں
کو فرمایا تم عبادت کیا کرو طرح طرح کے کتنے فرشتے سبحان اللہ
ہی کہتے ہیں کتنے الحمد للہ ہی کہتے ہیں اور بناؤ کر دیا ہم نے دنیا کے
آسمان کو چراغوں سے دن کا چراغ آفتاب ہے اور رات کو چاند
اور تارے دیئے اور پناہ میں رکھا آسمانوں کو خوب ایسا کہ وہ نہ گریں
نہ پرانے ہوں نہ کوئی وہاں تک جا سکے نہ کچھ آسیب پہنچا سکے
کوئی یہ جو بیان کیا ہے مقرر رکھنا بڑے زبردست سب کچھ
جاننے والے کا

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ
۱۳ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ
بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا
اللّٰهَ ؕ پھر اگر منہ پھیریں مکے کے لوگ اور کہا نہ مانیں تیرا اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پھر کہہ ان کو کہ میں نے ڈرایا تم کو عذاب
بے ہوش کرنے والے سے جیسا عذاب بیہوش کرنے والا عاد اور ثمود
کی قوم پر آیا تھا جس وقت کہ عاد اور ثمود کی قوم کے پاس آئے پیغمبر
ان کے یعنی حضرت ہودؑ نبی عاد کی قوم میں اور حضرت صالح نبیؑ
ثمود کی قوم میں آتے آگے سے اور پیچھے سے یعنی سب طرح سے
جیسے کہ غصہ اور دلاسا اور نصیحت سے مجلس میں اور اکیلے سمجھا کر کہا
وہ کہ نہ پوجو کسی کو سوائے خدائے تعالیٰ کے تب

قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ
۱۴ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ کہا عاد اور ثمود کی قوم نے اپنے
اپنے پیغمبروں کو کہ تم جھوٹے ہو کس واسطے کہ اگر چاہتا پروردگار ہمارا
کہ پیغام بھیجے تو البتہ بھیجتا فرشتے کے ہاتھ تم آدمیوں کو نہ بھیجتا پر
جو کچھ کہ تمہارے ہاتھ بھیجا ہے اسے ہم نہیں مانتے جو تم بھی آدمی
ہو ہم جیسے تمہیں بڑائی کیا ہے جو ہم تم کو پیغمبر جانیں اب خدائے
تعالیٰ ان کا احوال فرماتا ہے کہ ان کو کس طرح آخر کو ہلاک کیا
پیغمبروں کے جھوٹ جاننے کے سبب

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ
وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ

اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا
بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝ پھر قوم نے عاد کی تکبری کی تھی یمن کے ۱۵
ملک میں رہ کر ناحق اور کہتے تھے کون ہے ہم سے بڑا زور اور قوت
میں وہ اپنے زور پر مغرور ہوتے جوان کے قد اور عمریں بڑی تھیں
اور زور ایسا تھا جو پہاڑ سے ہاتھ مار کر پتھر توڑ لیتے تھے یہ نہ دیکھا
انہوں نے کہ وہ خدائے تعالیٰ جس نے انہیں پیدا کیا وہ زبردست
زیادہ ان سے ہے اور تھی وہ قوم عاد ہماری آیتوں کو نہ ماننے والی

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ
لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ پھر ۱۶
بھیجا ہم نے اس قوم پر باؤ ٹھنڈی ڈراؤنی آواز کی نحس دنوں میں۔
کہتے ہیں وہ باؤ صفر کے آخر مہینے میں بدھ کے دن فجر سے شروع
ہوئی تھی اور آخری چہار شنبہ کی شام کو بند ہوئی آٹھ دن اور آٹھ
رات چلا کی اس واسطے تو چکھیں قوم عاد رسوائی کے عذاب کا مزہ
زندگانی میں دنیا کی سو وہ سب برے حال سے ہلاک ہوئے اس
باؤ سے اور عذاب آخرت کا تو بہت رسوا کرنے والا ہے اور عاد
کی قوم کا اس وقت کوئی مدد کرنے والا نہ تھا جو ذرا بھی عذاب
ان سے کم ہوتا

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی
الْهُدٰی فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ
بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۚ اور ثمود کی قوم کو دکھائی ہم نے راہ ۱۷
امن کی یعنی صالح نبی نے ہمارے حکم سے ان کو سیدھی راہ عذاب
سے چھٹنے کی بتائی پھر قوم ثمود نے چاہا اور اختیار کیا اندھا ہی رہنے
کو راہ دیکھنے پر یعنی کفر اور گمراہی قبول کی اور ایمان چھوڑا پھر پکڑا
ان کو صاعقہ کے عذاب نے جو رسوا کرنے والا تھا یعنی ایک چنگھاڑ
حضرت جبرئیل نے ایسی کی جو سب بے ہوش ہو کر سوختہ ہوئے سبب
ان کاموں کے جو وہ کرتے تھے کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ستاتے
تھے اور اونٹنی کی کونچیں کاٹیں

وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ ۱۸ ع ۱۰ / ۱۶

Marfat.com

اور چھڑایا ہم نے اس صاعقہ کے عذاب سے ان لوگوں کو جو ایمان
لائے تھے صالح نبی علیہ السلام کے ساتھ اور وہ ڈرتے تھے شرک
کرنے سے اور پیغمبرؐ کی نافرمانی سے
وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ
۱۹ يُوزَعُونَ ۝ اور جس وقت اکٹھا کیے جاویں گے دشمن خدائے تعالیٰ
کے یعنی جب کافر جمع ہوں گے دوزخ کی آگ کی طرف پھر ان سب
کو ٹھہرا رکھیں گے دوزخ کے آگے جب سب اول و آخر کے کافر آچکیں گے
تب سب کو دوزخ میں ڈالیں گے
حَتّٰى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ
۲۰ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
یہاں تک کہ جب آویں دوزخ کے پاس تب گواہی دیویں کافروں پر
کان ان کے کہ ہم سے یہ ایسی باتیں سنتے تھے اور آنکھیں ان کی
گواہی دیں گی کہ جو سلوک پیغمبر سے کرتے تھے ہم دیکھتے تھے اور
کھال ان کی یعنی سارا بدن ان کا گواہی دے گا اس چیز پر جو کچھ
وہ کرتے تھے
وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ؕ
قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ
ع ۳ ۱۷ ۲۱ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ اور کہیں گے
اپنی کھال کو یعنی اپنے بدن کو کہیں گے کہ کیوں گواہی دی تم نے ہمارے
کاموں پر اور ہمیں رسوا کیا کہیں گے ہاتھ پاؤں ان کے کہ ہم آپ
سے نہیں بولے تھے ہمیں خدائے تعالیٰ نے بلوایا اپنی قدرت سے
وہ خدائے تعالیٰ جس نے بات کرنے کی قدرت دی سب چیز کو
اور اس نے پیدا کیا تم کو پہلی بار دنیا میں اور اس کی طرف تم پھرنے
والے ہو اپنے کاموں کا بدلہ پانے کو پھر فرشتے کہیں گے ان کو
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ
۲۲ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اور نہ تھے
تم ایسے جو چھپے رہتے اس بات سے جو وہ گواہی دیتے تم پر کان
تمہارے اور نہ گواہی دیتیں آنکھیں تمہاری اور نہ گواہی دیتا سارا
بدن تمہارا اور لیکن تمہیں گمان نہ تھا وہ کہ خدائے تعالیٰ نہیں جانتا
بہت باتیں جو تم کرتے ہو یعنی تمہیں گمان تھا وہ کہ جو کام کرتے ہو
کوئی ایک دو کام کی خبر ہے خدائے تعالیٰ کو اور سب کاموں کی
خبر نہیں
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰكُمْ
فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ اور اسی تمہارے گمان نے وہ ۲۳
جو گمان کرتے تھے تم اپنے پروردگار سے کہ ہمارے کاموں کی خدائے تعالیٰ
کو خبر نہیں اور اسی گمان نے تم کو ہلاک کیا اور دور کیا خدائے تعالیٰ
کی رحمت اور مہر سے اور آخرت میں پھر ہوتے تم نقصان پانے
جو دنیا کے سارے کام ضائع ہوتے اور تمہارے اس وقت کام آتے
فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ۚ وَإِنْ
يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۝ پھر اگر صبر کریں یا ۲۴
واویلا کریں پھر آگ ہے ان کے رہنے کی جگہ اور چاہیں کہ غصہ نہ کرے
خدائے تعالیٰ پھر وہ ایسے نہیں جو غصہ جاتے ان پر سے
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ
كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ع اور اکٹھا کیے اور لگا دیئے ہم نے کافروں کے ۲۵
واسطے دوست پاس رہنے والے ان کے بد یعنی بُرے لوگوں کو
کافروں کا ہم صحبت کیا ہم نے پھر ان بُرے لوگوں نے سنوارا اور اچھا
بتایا کافروں کے واسطے ان کے آگے پیچھے کی چیزیں یعنی ان کے
پاس بیٹھنے والوں نے یہ مصلحت بتائی کہ دنیا کا عیش خوب ہے اور
آخرت کس نے دیکھی ہے وہ دراصل کچھ نہیں جھوٹا ڈر ہے اس سبب
سے درست اور ثابت ہوئی کافروں پر عذاب کی بات اور لوگوں
کی طرح جو گزر گئے اس سے پہلے دیو اور آدمی کی خلقت سے یعنی
جیسا ان اگلے دیووؤں اور آدمیوں پر عذاب ہونا ثابت اور لائق ہوا
ویسا ہی اس پر بھی لازم ہوا پر وہ سب قومیں نقصان پائی ہوئی تھیں
کہتے ہیں کہ کافروں نے مکے کے آپس میں مصلحت کی کہ جس وقت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھیں تو اسی وقت ایسا کچھ کیا

Marfat.com

چاہیئے کہ وہ پڑھنا بھول جائیں یا بہک جائیں جیسا کہ خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے
وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ
۲۶ وَالْغَوْا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ اور کہا کافروں نے آپس
میں کہ مت سنو اور دھیان نہ کرو اس قرآن کی طرف جو محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں اور اس وقت نکمی اور بیہودہ باتیں پکار
پکار کے کرو شاید کہ تم اس تدبیر سے غالب ہو اور یہ بات بن
آئے ان کافروں کے حق میں فرماتا ہے
فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّ
۲۷ لَنَجْزِیَنَّھُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ پھر ہم
چکھاویں گے ان لوگوں کو جو کافر ہوئے سخت عذاب کا مزہ اور بدلہ
دیویں گے ہم ان کو برے سے برا جیسا کہ وہ کام کرتے تھے
ذٰلِکَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰہِ النَّارُ ۚ لَھُمْ فِیْھَا دَارُ
۲۸ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝ یہی بڑا
عذاب سزا ہے خدائے تعالیٰ کے دشمنوں کو آگ کا واسطے کافروں کے
آگ میں گھر ہے ہمیشہ رہنے کا یہ سزا اس سبب ہے جو تھے وہ ہماری
آیتوں کو نہ مانتے تھے
وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَیْنِ
اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْھُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا
۲۹ لِیَکُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ۝ اور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے دوزخ میں
جاکر وہاں سے نکلنے سے ناامید ہو کر کہیں گے اے پروردگار ہمارے
دکھلا ہم کو وہ دونوں شخص جن دونوں نے بہکایا ہم کو اور ایمان نہ
لانے دیا دیوؤں اور آدمیوں کی خلقت سے دیوؤں کی خلقت
سے شیطان جو اس نے سب سے پہلے نافرمانی کی اور آدمیوں سے
اول قابیل نے ناحق خون اپنے بھائی ھابیل کا کیا تو سب
گنہگاروں سے سرے وہ ہیں ان دونوں کو دکھا تو کریں ہم ان
دونوں کو اپنے پاؤں کے نیچے جو انہوں نے اوّل نافرمانی کی سب
نے ان سے سیکھی تو ہوویں وہ سب سے نیچے دوزخ میں
اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
۳۰ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ بے شک
وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ پروردگار ہمارا خدائے تعالیٰ ہے پھر اسی
بات پر ٹھہرے رہے مضبوط ان لوگوں پر اترتے ہیں فرشتے رحمت
کے تسلی دینے کو آخرت کے عذاب سے موت کے وقت یا گور
میں سوال کے بعد کہتے ہیں کہ مت ڈرو تم آخرت کے عذاب سے
اور غم نہ کھاؤ تم دنیا کے مال اور اولاد کا جو چھوڑ آئے ہو تم اور خوش
ہو ساتھ خوشخبری کے اس بہشت کی جو تھے تم دنیا میں اس بہشت
سے وعدہ کیے گئے یعنی جس بہشت کا دنیا میں تم سے وعدہ کیا تھا
قرآن میں اس بہشت میں جاکر رہو گے ہمیشہ اور یہ کہیں گے فرشتے کہ
نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ
وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا
۳۱ ۳۲ ع ۱۸ تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ اور ہم دوست
تھے تمہارے جب تم جیتے تھے دنیا میں جو بلاؤں سے بچاتے تھے
اور بھلے کاموں کی طرف تمہارے دلوں کو پھیرتے تھے اور اب آخرت
میں بھی ہم تمہارے دوست ہیں جو تمہاری عزت کرتے ہیں اور
خدائے تعالیٰ سے تمہارے گناہ بخشواتے ہیں اور تمہارے واسطے
آخرت میں جو تمہارا جی چاہے سب موجود ہے اور ہے آخرت میں
جو تم مانگو یہ مہمانی (اور مہربانی) ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اور یہ
وہ خدائے تعالیٰ جو بخشنے والا مہربان ہے
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ
۳۳ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور کون ہے اچھی
بات کرنے والا اس سے جو بلاتا ہے لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی طرف
اور آپ اچھے کام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مقرر میں فرمانبردار ہوں
خدائے تعالیٰ کے حکم کا۔ یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شان میں ہے کہ آپ بھی خدائے تعالیٰ کی بندگی کرتے تھے اور
لوگوں کو بھی خدائے تعالیٰ کی بندگی کے واسطے بلاتے تھے اور
سکھاتے تھے
وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ

Marfat.com

هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ
وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ اور برابر نہیں بھلائی اور برائی ٹال دے تو ۳۴
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کو اس بات سے جو بہت اچھی
ہو یعنی جب کافروں کے سلوک پر غصہ آوے تو صبر کر کے سہج سا
یعنی آہستہ جواب دے اور بیہودہ بات سے تغافل کر پھر جب سلوک
ایسا کیا کرے گا تو تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی دوستی گرم اور
اپنایت ہو جائے گی

وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَآ
اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ اور نہیں سکھلاتے وہ بات یعنی غصے ۳۵
کے وقت سہج سے نرم جواب دینا مگر اسی کو سکھاتے ہیں جو کوئی صبر
کرتا ہے مصیبت کے وقت اور نہیں ڈالے جاتے تھے صبر مگر جو
بڑے نصیب والا ہو

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ
بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اور اگر پہنچے تجھے خطرہ ۳۶
شیطانی یعنی اگر شیطان تیرے جی میں ڈالے کہ غصہ کے وقت صبر نہ
کر تو اس وقت پناہ مانگ خدائے تعالیٰ سے بیشک خدائے تعالیٰ
سننے والا جاننے والا ہے سب کچھ

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ
خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ ۳۷
کی قدرت کے نشان رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں تم اے
لوگو سجدہ نہ کرو سورج کو اور چاند کو اور سجدہ تم سب کرو اس خدائے
تعالیٰ کو جس نے پیدا کیا چاند اور سورج کو اگر ہو تم خدائے تعالیٰ ہی کی
بندگی کرنے والے

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ
لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ ۝ پھر اگر تکبر ی ۳۸
کریں یہ لوگ اور سجدہ نہ کریں خدائے تعالیٰ کو تو پھر وہ جو تیرے
پروردگار کے پاس ہیں یعنی فرشتے تسبیح پڑھتے ہیں خدائے تعالیٰ کی
رات دن اور ملول نہیں ہوتے تسبیح پڑھنے سے ہمیشہ کی
خدائے تعالیٰ کو کیا پروا ہے ان لوگوں کے سجدہ کرنے کی یہ سجدہ
گیارھواں ہے قرآن کے سجدوں سے

وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ
اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ اِنَّ الَّذِیْٓ
۳۹ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝
اور خدائے تعالیٰ کی قدرت نشانی ہے وہ کہ تو دیکھتا ہے زمین کو جو
عاجز اور خشک پڑی ہے پھر جب ہم نے اتارا اس زمین پر پانی
مینہ کا تو پھلی اور پھولی کاٹنے کے واسطے گھانس اور کھیت بڑھنے
لگا بیشک وہ شخص جس نے زمین مردہ کو جلایا ہر طرح جلا دے گا سب
مردوں کو قیامت کے دن بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت
رکھتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ
عَلَیْنَا اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا
یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
۴۰ بَصِیْرٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو بڑھے چلتے ہیں ہمارے قرآن کی آیتوں
میں یعنی طعن اور عیب کرتے ہیں یا معنی الٹے سمجھتے ہیں ایسے لوگ
ہم سے چھپے ہوتے نہیں ہیں اے پھر وہ کیا کوئی جو ڈالا جاوے آگ
میں یہ اچھا ہے یا جو کوئی چلا آوے بے خوف دوزخ سے قیامت کے دن
وہ اچھا ہے کرو تم اے کافرو جو تمہارا جی چاہے بیشک کہ خدائے تعالیٰ
جو کچھ کہ تم کرتے ہو دیکھتا ہے اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں سب تمہارے
کاموں کا بدلہ دیوے گا

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ وَاِنَّهٗ
۴۱ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ
۴۲ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ۝ بیشک
وہ لوگ جو کافر ہوئے قرآن شریف سے جس وقت کہ آیا وہ قرآن ان
پاس اور وہ قرآن شریف کتاب ہے بڑی صاحب عزت حرمت
والی خدائے تعالیٰ کے پاس جو ویسی اور کوئی نہیں نہ آیا اس کتاب میں
کوئی ذرا جھوٹ آگے سے نہ پیچھے سے یعنی جو خبر اگلی یا پچھلی اس میں
مذکور ہے ذرا جھوٹ نہیں سب سچ ہے سو وہ قرآن اترا ہوا ہے

Marfat.com

سب کچھ سمجھنے والے تعریف کیے ہوئے کے پاس سے اب خدائے تعالیٰ
اپنے حبیبؐ کی تسلی کے واسطے فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو ملول نہ ہو کافروں کی باتوں سے کس واسطے کہ
مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ط
۴۳ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ٥ نہیں کہتے
تجھ کو یہ مکے کے لوگ مگر وہی کہ جو کہہ چکے ہیں اگلے پیغمبروں کو ان کی
قوم پہلے تیرے پیدا ہونے سے یعنی جو کچھ اگلوں نے اپنے وقت کے
پیغمبروں سے کہا تھا ویسی ہی باتیں تیری قوم تجھ سے کہتی ہے تو صبر
کر بے شک پروردگار تیرا البتہ بخشنے والا پیغمبروں کو اور ان کے
تابعداروں کو ہے اور صاحب عذاب دکھ دینے والے کو بھیجنے والا
ہے کافروں پر جو پیغمبروں اور مسلمانوں کو ستاتے ہیں
وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ
آيَاتُهُ ط ءَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ط اور اگر کرتے ہم اس قرآن کو سوائے
عرب کے اور زبان میں تو البتہ کہتے مکے کے لوگ کہ کیوں نہ کھول کر بیان
کیں آیتیں اس کی ایسی جو ہم سمجھ سکتے اسے کیا زبان اور کوئی اوپری
بھیجی عرب کے لوگوں کے پاس پھر کیونکر سمجھیں ہم
قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ط وَالَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ط
۴۴ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ع کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ وہ قرآن واسطے ان لوگوں کے ہے جو ایمان لاتے ہیں راہ
دکھانا اور تندرستی یعنی مومنوں کے دل کی بیماری قرآن کھوتا ہے اور
راہ خدائے تعالیٰ کی خوشی کی دکھاتا ہے اور وہ لوگ جو اسے نہیں مانتے
ان کے کانوں میں بوجھ ہے جو قرآن کے معنی نہیں سنتے اور وہ قرآن
کی خوبی دیکھنے سے اندھے ہیں یہ لوگ اندھے اور بہرے پکارے
جاتے ہیں دور کی جگہ سے یعنی یہ کافر جو قرآن کو نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے
ہیں تو گویا کہ اندھے اور بہرے ہیں دور کی آواز کیونکر سنیں
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ط وَ
لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ط وَ
۴۵ إِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ٥ اور بیشک دی ہم نے

موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت پھر اُسے کسی نے سچ جانا اور کسی نے
نہ مانا کہ یہ خدائے تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اور ایمان نہ لائے اس پر
اور اگر ایک بات پہلے ہی مقرر نہ کر چکتا تیرا پروردگار کہ نہ ماننے
والوں پر قیامت کے دن عذاب ہوگا اور دنیا میں وہ لوگ ویسا
عذاب ہلاک ہونے کا نہ دیکھیں گے تو البتہ حکم ہوتا ان میں ہلاک
ہونے کا یعنی یہ کافر اس لائق ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں کہ انہیں
ابھی سب کو ہلاک کیجیے لیکن ان پر عذاب مقرر ہو چکا قیامت ہی
کے دن جو اس عذاب سے کبھی کسی طرح نہ چھوٹیں گے اور بیشک
یہ کافر اور مشرک شک میں ہیں اس کتاب سے کہ سچ خدائے تعالیٰ
کا کلام ہے یا آدمی کا بنایا ہوا ہے اور اس شبہ میں حیران ہیں
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ط وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ط وَ
مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ٥ جس نے کیا کام اچھا پھر وہ اپنے ۴۶
واسطے اچھا کرتا ہے جو اسے نیک بدلہ ملے گا اور جو کوئی برے
کام کرے پھر اسی پر ہے برائی ان کاموں کی اور نہیں ہے پروردگار
تیرا ظلم کرنے والا اپنے بندوں پر جو اس کام کے موافق بدلہ نہ دلوے

إِلَيْهِ يُرَدُّ

عِلْمُ السَّاعَةِ ط وَمَا تَخْرُجُ مِنْ
ثَمَرَاتٍ مِنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ
إِلَّا بِعِلْمِهِ ط وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا
آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ٥ خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھرتی ۴۷
ہے خبر قیامت کی یعنی اگر کوئی پوچھے کہ قیامت کب آوے گی جواب
یہی دیجیے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جو کس وقت آوے گی اور
کتنی مدت پیچھے ہوگی اور نہیں نکلتا کوئی میوہ اپنے غلاف اور گھونگھٹ
سے اور کوئی پیٹ والی مادہ بچہ نہیں جنتی مگر ساتھ جاننے خدائے تعالیٰ
کے یعنی خدائے تعالیٰ کو سب چیز کی خبر ہے اور جس دن پکارے گا خدائے
تعالیٰ مشرکوں کو غصہ سے کہ کہاں ہیں وہ شریک میرے جو تم نے دنیا
میں مقرر کر رکھے تھے اپنی سمجھ سے کہ عذاب سے چھڑا دیں گے بلاؤ ان
کو جو .... آویں اور تمہیں ہمارے عذاب سے چھڑا دیں تب کہیں گے
مشرک کہ ہم نے سنا دیا تجھ کو کہ نہیں ہے کوئی ہم میں سے اقرار کرنے
والا تیرے ساتھ شریک ہونے کا یعنی آج کوئی دکھائی نہیں دیتا جسے

Marfat.com

کہیں کہ تیرا شریک ہے
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ
۴۸ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيصٍ ○ اور غائب ہو گئے سب وہ
ان سے جن کو پکارتے تھے مشرک پہلے اس سے دنیا میں اور جانیں گے
کہ نہیں ہے مشرکوں کو آج کے دن کہیں بھاگنے کی جگہ جو عذاب سے
بچیں اور امن میں رہیں
لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ ز وَإِنْ
۴۹ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ○ نہیں تھکتا اور نہیں ملول ہوتا
آدمی بھلائی منگنے سے یعنی دولت کے مانگنے سے بس نہیں کرتا دنیا میں
اور اگر پہنچے اسے برائی جیسے مفلسی یا بیماری تو پھر ناامید ہوتا ہے خدائے
تعالیٰ کی رحمت سے آس توڑ دیتا ہے یہ صفت کافروں کی ہے اور
مومن خدائے تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ناامید اور بے ہراس نہیں ہوتا
وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ
مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي ۙ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۙ
وَلَئِنْ رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ ج
اور اگر چکھا دیں ہم کافروں کو مزہ اپنی مہربانی کا اپنی طرف سے پیچھے
سختی کے اُسے جو پہنچی ہوئی ہو البتہ کہے وہ کافر کہ یہ بھلائی میرے
واسطے ہے یعنی میں اس لائق ہوں اور یہ نعمت میرا حق ہے اور میرے
گمان میں قیامت آنے والی نہیں ہے اور اگر شاید اپنے پروردگار
کی طرف پھر جاؤں میں یعنی اگر قیامت ہوئی تو مقرر ہے مجھے خدائے
تعالیٰ کے پاس سے بھلائی جیسے دنیا میں مجھے دولت دی ہے تو وہاں
مجھے ایسا ہی کچھ دیوے گا اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا ز وَ
۵۰ لَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ○ پھر البتہ ہم جتا دیں
گے اور خبردار کریں گے ان لوگوں کو جو کافر ہوتے اس چیز سے
جو انہوں نے کیا ہے دنیا میں یعنی کافروں نے جو دنیا میں کام
کیئے ہیں قیامت کے دن جانیں گے جو ہم نے کیا کیا تھا اور
چکھا دیں گے ہم ان کو عذاب گاڑھا جو قیامت کے آنے کے شبہ
میں ہیں
وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۚ
۵۱ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ○ اور جب نعمت
دیویں ہم کافر پر تو منہ پھیرے شکر سے اور ملا دیوے اور سرک
جائے شکر کرنے کے وقت اور جب پہنچے برائی یعنی کوئی محنت
یا مصیبت اس پر آوے تو پھر وہ دعا مانگے گا چوڑے اور
چکلے ہاتھ پھیلا کر یعنی فراخی سے مانگے گا دُعا کو
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ
كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ
۵۲ بَعِيدٍ ○ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھلا بتلاؤ تو تم
مجھے کہ اگر دراصل ہوا قرآن خدائے تعالیٰ کے پاس سے
سچ پھر تم اسے نہیں مانتے بنا غور کیئے پھر کون اس میں گمراہ
زیادہ ہے اس سے جو وہ دور پھٹا پھرے ہے قرآن سے یعنی
پھر تم ہی بڑے گمراہ ہو سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ
يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ
۵۳ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ جلد دکھائیں گے ہم کافروں کو اپنی قدرت کی نشانیاں جہان میں
اور ان کی جانوں میں اور بدنوں میں دکھا دیں گے قدرت کی نشانیاں جب تک کہ ظاہر
ہو ان کو کہ سچ ہے اور درست ہے قیامت اے کیا نہیں کفایت کرتا پروردگار
تیرا اس بات کو کہ وہ سب چیز پر گواہ ہے یعنی اگر کافر تیرے معجزے نہیں
مانتے تو خدائے تعالیٰ ہی ہے گواہ تیری پیغمبری پر
۵۴ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ○
اور سمجھ اور جان کہ بیشک کافر شبہ میں ہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے یعنی کافروں کو
یقین نہیں کہ ہمیں خدائے تعالیٰ کے حضور جانا ہے قیامت کے دن حساب دینے کو
اور جان کہ بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز کو گھیرنے والا ہے یعنی کوئی اس
کے علم سے باہر نہیں۔

Marfat.com

سورۃ الشوریٰ مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی ثلث وخمسون آیۃ

۱،۲ حٰمٓ ۚ عٓسٓقٓ ۝ یہ حرف جدا جدا اشارے ہیں ان انعاموں
سے جو خدا تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقرر رکھا
ہے جیسے کہ حا سے حوض کوثر اور میم سے ملک مشرق سے مغرب
تک ان کی امت کے تصرف میں آجاوے گا اور عین سے
عزت جو سب چیز سے ان کو بہتر خدائے تعالیٰ نے بنایا اور سین
سے سنا اور قاف سے مقام محمود جو معراج کی رات وہاں پہنچے
تھے اور قیامت کے دن اس مقام میں کھڑے ہو کر امت کو
بخشواویں گے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۙ
۳ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ جیسا کہ اس سورۃ میں احوال ہے
ایسا ہی بھیجا کرتا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو
تجھ سے پہلے تھے پیغمبر ان کی طرف بھی بھیجا تھا خدائے تعالیٰ زبردست
سب کچھ جاننے والے نے
لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ وَ
۴ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ اسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں
میں اور زمین میں اور وہی ہے سب سے اوپر بہت بڑا صاحب بزرگ
تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِہِنَّ
وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ
۵ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
نزدیک ہے جو پھٹ جاویں آسمان اوپر سے خدائے تعالیٰ کی بزرگی
اور بڑائی سے اور فرشتے تسبیح پڑھتے ہیں ساتھ تعریف اپنے
پروردگار کے اور بخشواتے ہیں ان کو جو زمین میں رہتے ہیں مسلمان
نیک بخت جانو کہ بیشک خدائے تعالیٰ وہی ہے بخشنے والا مہربان
اپنے بندوں پر
وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ اللّٰہُ
حَفِیْظٌ عَلَیْہِمْ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِوَکِیْلٍ ۝ اور
وہ لوگ جنہوں نے پکڑے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے دوست
جیسے بت پوجنے والوں نے بتوں کو سمجھا جو ہمیں بخشواویں گے خدائے تعالیٰ
نگہبان ہے ان کی باتوں پر اور کاموں پر سب کا بدلہ دیوے گا اور تو
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے ان کا ذمے دار تیرا کام اتنا ہی
ہے کہ پیغام ہمارے سنا دے اور بس جیسا وہ کریں گے ویسا
پاویں گے
وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ
اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَہَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا
رَیْبَ فِیْہِ ۭ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی
۷ السَّعِیْرِ ۝ اور ایسا ہی بھیجا ہم نے تیری طرف اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قرآن عربی زبان میں جو عرب کے لوگ جلد بغیر غور
کیے سمجھیں اس واسطے بھیجا قرآن جو تو ڈرا دے مکے کے لوگوں کو اور
اس کے گرد کے رہنے والوں کو اور ڈرا دے قرآن کی آیتیں سنا کر
اکٹھے ہونے کے دن سے قیامت کا دن ہے اس دن سب اگلے
پچھلے لوگ جمع ہوں گے اور سب سے حساب لیویں گے شک نہیں
اس دن کے ہونے میں مقرر وہ دن آوے گا پھر اس دن ایک قوم
بہشت میں جاوے گی اور ایک قوم دوزخ میں جاوے گی
وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَہُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ
لٰکِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ
۸ مَا لَہُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ
تو البتہ کرتا سارے عالم کی خلقت کو ایک قوم یعنی سب کو بہشتی
کرتا یا سب کو دوزخی کرتا لیکن پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے اپنی
رحمت اور مہربانی میں یعنی توفیق اچھے کاموں کی دیتا ہے جو ان
کاموں کے سبب مہربان پر ہو اور ظالموں کا نہ ہوگا کوئی دوست اور
نہ کوئی حمایتی مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑا دے
اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ ۚ فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ
۹ ع ۲ وَھُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰی ۡ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اے
پھر کیا پکڑتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے دوست بتوں کو پھر

Marfat.com

خدائے تعالیٰ جو وہی اصل دوست اور وہی جلاتا ہے مردوں کو اور وہ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور بت کچھ نہیں کر سکتے اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کو

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ
۱۰ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○ اور جس چیز
میں کہ تم سب جھگڑتے ہو پھر اس چیز کا انصاف خدائے تعالیٰ کے پاس ہے یہ خدائے تعالیٰ ہے پروردگار میرا اسی پر بھروسا کیا ہے میں نے سب کام اپنے اسی کو سونپ دیئے ہیں اور اسی کی طرف میری رجوع ہے سب کاموں میں

فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ
۱۱ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○ پیدا
کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا سو بنایا تمہارے واسطے تمہاری ہی جنس سے جوڑے تمہارے یعنی مرد اور عورت اور حیوانوں سے بھی جوڑے بنائے یعنی نر مادہ تمہارے واسطے اس سبب سے بڑھاتا ہے اور زیادہ کرتا ہے خلقت تمہاری جوڑے بنانے سے اولاد بڑھتی ہے نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہی ہے سننے والا سب کی باتوں کا اور دیکھنے والا سب کے کاموں کا

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
۱۲ عَلِيمٌ ○ اسی پاس ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ
کرتا ہے روزی جس کے واسطے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے روزی جسے چاہتا ہے بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز کی خبر رکھتا ہے دولت مند اور مفلس اس سے چھپے ہوئے نہیں ہیں

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ راہ دکھا دے تم کو دین کی وہ راہ جو کہہ دیا تھا اس راہ چلنے کو نوح نبی علیہ السلام سے اور جو پیغام بھیجا ہم نے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو کہہ دیا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو وہ کہ قائم اور پائیدار رہو دین پر اور جدا جدا پھوٹ کرمت ہو اس دین میں یعنی دراصل ایک دین رکھو کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی ساجھی نہیں کسی بات میں اور نہ کسی چیز میں

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ
۱۳ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ○ بھاری
ہے اور بڑی ہے مشرکوں پر وہ بات جس کی طرف تو بلاتا ہے ان کو یعنی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مشرکوں کو کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں تم اسی ایک اکیلے کی بندگی کرو یہ بات مشرکوں پر بھاری ہے وہ نہ مانیں گے خدائے تعالیٰ چن لیتا ہے اس دین کی طرف جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے اس دین کی طرف اس کو جو شخص خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور التجا کرتا ہے

وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ
۱۴ مُرِيبٍ ○ اور جدا جدا نہ ہوئے آپس میں اگلے زمانے کے لوگ
مگر پیچھے اس سے جو آئی ان پاس خبر پیغمبر کے سبب یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے یہود اور نصاریٰ موافق توریت اور انجیل کی آیتوں کے راہ دیکھتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہوگا تو ہم سب ان پر ایمان لاویں گے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو اس بات سے ہٹ گئے اور توریت اور انجیل کی آیتوں کو پھیرا بے واجبی اور سرکشی سے آپس میں اور اگر نہ ایک بات پہلے ہی مقرر ہو چکی ہوتی تیرے پروردگار کے پاس سے ٹھہرے ہوئے وقت مقررہ تک یعنی ان کے عذاب آنے میں اگر ڈھیل موت کے وقت تک مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو البتہ حکم دیا جاتا ان میں عذاب کا جو مقرر عذاب سے ہلاک ہوتے اور بیشک وہ لوگ جن کو دی ہے کتاب یعنی قرآن پیچھے اگلی قوموں کے یعنی یہود اور نصاریٰ کو جو توریت اور انجیل

Marfat.com

دی بعد ان کے قرآن مجید مکے کے لوگوں پر اترا ہے تو یہ شک میں
ہیں قرآن کے اترنے سے دھوکے میں پڑے ہیں حیران یعنی یقین
نہیں ان کو کہ یہ قرآن کلام الہٰی ہے
فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا
تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ
كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ پھر اسی واسطے
جو یہ جدا جدا ہو کر پھٹ گئے ہیں دین میں تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بلا ایک دین برحق کی طرف اور اسی بات پر قائم اور مضبوط رہ
جیسا کہ حکم ہوا تجھ کو۔ کہتے ہیں ولید بیٹا مغیرہ کا کہتا تھا کہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہمارے دین میں آؤ تو آدھا مال تجھے
اپنا بانٹ دوں اور شیبہ بیٹا ربیعہ کا کہتا تھا کہ اگر یہ اپنا
نیا دین چھوڑ دے تو میں اپنی بیٹی سے تیرا بیاہ کروں سو خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دین پر قائم اور مضبوط رہ
اور تابعداری مت کر کافروں کے جی کی خوشی کی اور کہہ کہ ایمان لایا میں
اس چیز پر جو اتاری خدائے تعالیٰ نے کتاب اور حکم کیا مجھ کو کہ انصاف
کروں میں تمہارے بیچ میں
اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ
لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ ؕ خدائے تعالیٰ پروردگار ہے ہمارا اور تمہارا ہمارے واسطے
ہمارے کام ہیں اور تمہارے واسطے تمہارے کام ہیں یعنی نہ تمہارے
کاموں کا حساب مجھ سے لیویں گے نہ میرے کاموں کا تم سے نہیں جھگڑا
ہمارے تمہارے بیچ میں خدائے تعالیٰ اکٹھا کرے گا ہم سب کو قیامت
کے دن اور اسی کی طرف پھر جانا ہے سب کو مقرر
وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ
لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ اور وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں خدائے
تعالیٰ کے دین میں بعد اس کے جو قبول کر چکے تھے کہ خدائے تعالیٰ کا حکم یعنی یہود توریت
پڑھ کر قبول کر چکے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں آویں گے اور انہیں پیغمبر برحق
جانیں گے سو اب جھگڑنا ان کا جھوٹا اور بے بنیاد ہے ان کے پروردگار کے پاس
اور ان پر غضب خدائے تعالیٰ کا ہے اور ان کے واسطے عذاب سخت
مقرر کیا ہوا ہے قیامت کے دن
اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ
۱۷ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝ وہ خدائے تعالیٰ
ہے جس نے اتارا قرآن شریف سچ اور برحق اور ترازو اتاری جو کسی
کا حق کسی کی طرف نہ جاوے اور کس چیز نے جتایا تجھے جو کب اور
کس وقت قیامت ہو گی شاید کہ نزدیک ہی ہو قیامت کا دن
يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ
اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ
۱۸ بَعِيْدٍ ۝ جلدی کرتے ہیں قیامت کے دن کی وہ لوگ جو ایمان نہیں
لاتے یعنی جنہوں نے قیامت کا آنا سچ نہیں جانا وہ لوگ مزاح سے
کہتے ہیں کہ جلدی آوے اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس پر اور
سچ جانتے ہیں کہ مقرر قیامت آوے گی وہ ڈرتے ہیں اس دن سے
اور برے کام نہیں کرتے یقین ہے ان کو جو قیامت کا دن چلا آتا ہے
جانو بیشک کہ وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں قیامت کے دن کے آنے میں
البتہ وہی گمراہ ہیں اور بھولے پھرتے ہیں دور
اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ
ع ۲ ۱۹ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ خدائے تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے بندوں
پر روزی دیتا ہے فراخ جسے چاہتا ہے اور وہ قوت اور قدرت
رکھنے والا ہے بڑا زبردست سب چیز پر
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ
حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا
۲۰ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ جو کوئی چاہے اور آرزو
رکھے آخرت کی کھیتی کی یعنی دنیا میں جو کام اچھے کرے اس کے ثواب
کی توقع آخرت میں رکھے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم افزود کریں
اس کی کھیتی یعنی اس کے کام سے زیادہ پھل دیویں گے آخرت میں اور جو
کوئی چاہے اپنے کاموں کے بدلے دنیا کی کھیتی یعنی ان نیک کاموں
کا بدلہ یہیں مانگیں اور آخرت کا دھیان نہ کریں تو دیتے ہیں ہم اسے

Marfat.com

دنیا میں اور نہیں اُسے آخرت میں حصہ
اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ
مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ
۲۱ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
اے کیا ان کے ساتھ شریک ہیں یعنی کافروں کے ساتھ دیو گناہ کرنے
میں شریک ہیں جو راہ بتاتے ہیں انہیں بُرے دین کی جو شریک مقرر
کرنا خدائے تعالیٰ کے ساتھ روز قیامت کو سچ نہ جاننا یہ ہے بُری راہ ہے
نہیں فرمایا خدائے تعالیٰ نے اس راہ چلنا اور اگر نہ ایک بات ہو چکی
ہوتی کہ ان پر عذاب کے آنے میں ڈھیل ہے تو البتہ حکم ہوتا ان
کے ہلاک ہونے کا اور بیشک ظالموں کے واسطے عذاب مقرر کیا
ہوا ہے دکھ دینے والا جو کبھی کم نہ ہوگا
تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ
وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ
رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ
۲۲ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ دیکھے گا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظالموں
کو نہایت ڈرتا ہوا قیامت کے دن بسبب ان کاموں کے جو کیے ہیں انہوں نے دنیا میں
اور وہ ان پر پہنچتا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور سچ جانا قیامت کے دن کو اور اچھے کام
کیے وہ لوگ بہشت کے باغوں میں ہونگے خوش ان لوگوں کے واسطے ہے جو چاہیں اپنے
پروردگار کے پاس سے کسی چیز کی کمی نہیں یہ بہشت کے باغ اور وہاں کا عیش اور نعمتیں
خدائے تعالیٰ کے انعام سے یہی ہے بڑی بڑائی ۔
ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً
۲۳ نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝
یہ خبر بہشتوں کی نعمتوں کی وہ ہے کہ خوشخبری دیتا ہے خدائے تعالیٰ
اپنے ان بندوں کو جو ایمان لاتے ہیں قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو سچا جانتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں ان کو خوشخبری ہے
کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکے سے مدینے میں
تشریف لائے مدینے کے لوگوں نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ خرچ

تمہارا بہت ہے اور آمدنی کم اگر فرماؤ تو ہم اپنے جی کی خوشی سے
سب مل کر اپنے مال سے لا کر حاضر کریں تو خرچ میں تنگی نہ ہو سو
اللہ تعالیٰ نے یہ کہلا بھیجا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ ان کو
کہ نہیں چاہتا میں تم سے کچھ مزدوری خدائے تعالیٰ کے پیغام پہنچانے
پر مگر چاہتا ہوں میں کہ تم دوستی کرو کنبہ سے یعنی قریش جو ایمان
لا کر اپنے گھر مکے میں سب چھوڑ آئے صرف دین کے واسطے ان
سے دوستی کرو اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی بھلی کمائی کرے
یعنی پیغمبر کا فرمانا بجالائے تو زیادہ کروں میں اس کے واسطے اس
کی کمائی میں بھلائی یعنی اس کا ثواب بڑھاؤں گا بیشک خدائے تعالیٰ
بخشنے والا ہے بے نہایت قبول کرنے والا ہے شکر کرنے
والوں کی بندگی
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ
اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اے کیا کہتے ۲۴
ہیں کافر کہ آپ بناتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ پر جھوٹ
یعنی کافر کہتے ہیں کہ اپنے جی سے بنا کر کہتا ہے کہ آیت خدائے تعالیٰ
نے بھیجی ہے پھر اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو مہر کرتا تیرے دل پر اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تو جھوٹ بولتا اور مٹا دیتا ہے خدائے تعالیٰ
جھوٹ کو اور سچ کو سچا کر دیتا ہے اپنی باتوں سے بیشک خدائے تعالیٰ
جاننے والا ہے ان باتوں کو جو اندر دلوں کے ہیں چھپی ہوئی
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا
عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وہی خدائے تعالیٰ ۲۵
قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور معاف کرتا ہے ان کی تقصیریں
اپنے کرم سے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو کام
وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ
يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ ۝ اور مان لیتا ہے اور قبول کرتا ہے خدائے تعالیٰ دعا ۲۶
ان لوگوں کی جو ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں اور زیادہ
دیتا ہے ان کی آرزو اور مراد اپنے فضل اور کرم سے اور کافروں کے

Marfat.com

واسطے مقرر کر رکھا ہے عذاب سخت قیامت کے دن جو کبھی کم نہ ہووے گا

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ
وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ
۲۷ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ○ اور اگر کھولتا اور فراخ کرتا خدائے تعالیٰ روزی
اپنے بندوں کے واسطے تو البتہ بندے نافرمانی کرتے ملک میں اور ظلم اٹھاتے اور دھوم مچاتے پر اتارتا ہے روزی خدائے تعالیٰ موافق ہی جتنی چاہتا اور جس پر چاہتا ہے بیشک خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کے حال سے خبر رکھتا ہے دیکھتا ہے ان کے کاموں کو

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
۲۸ قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ○ اور وہی
ہے خدائے تعالیٰ جو بھیجتا ہے مینہ پیچھے ناامید ہونے کے بندوں سے اور پھیلا دیتا ہے اپنی رحمت کو یعنی بدلی کو پھیلا کر پھر سب جگہ مینہ برساتا ہے اور وہی دوست ہے بندوں کا تعریف کیا گیا سب زبانوں میں

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ
۲۹ قَدِیْرٌ ○ خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے پیدا کرنا آسمانوں
کا اور زمین کا اور جو کچھ بکھیرا ہے آسمانوں اور زمین میں ہلنے چلنے والوں سے جیسے فرشتہ اور دیو اور آدمی اور سب جانور یہ نشانی ہے اس کی قدرت کی اور وہی ان کے اکٹھا کرنے پر قدرت رکھتا ہے قیامت کے دن سب کو جمع کرے گا جب چاہے گا

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ
۳۰ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی
الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ
وَّلَا نَصِیْرٍ ○ اور جو کچھ پہنچتی ہیں تم کو مصیبتیں سو سب تمہارے
کاموں کے سبب ہیں جو اپنے ہاتھوں سے کرتے ہو اور معاف کرتا ہے خدائے تعالیٰ تمہارے گناہوں کو اور نہیں ہو تم ایسے جو عاجز کرو خدائے تعالیٰ کو جو وہ تم کو عذاب نہ کر سکے دنیا میں یا آخرت میں اور نہیں ہے واسطے تمہارے سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی دوست اور نہ کوئی مدد کرنے والا

۳۲ وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ؕ اِنْ یَّشَاْ
یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ
۳۳ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○ اور خدائے تعالیٰ
کی قدرت کی نشانی سے ہے جو نائیں چلتی ہیں دریاؤں میں جیسے پہاڑ اگر چاہے خدائے تعالیٰ تو باؤ کو تھام دے پھر رہیں نائیں چلنے سے پانی کی پیٹھ پر ٹھہر رہیں اور ناؤ کے اندر بیٹھنے والے گھبراویں۔ بیشک ناؤ کے چلنے میں دریا کے اوپر امن سے البتہ قدرت کی نشانی ہے صبر کرنے والوں شکر کرنے والوں کو اگر چاہے تو پار نہ لگا دے

۳۴ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ○ وَّ
۳۵ یَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ○
یا ہلاک کرے کشتی کے بیٹھنے والوں کو سبب ان کے گناہوں کے جو وہ کرتے ہیں یعنی چاہے تو خدائے تعالیٰ ناؤ کو ڈبو دیوے اور معاف کرتا ہے بہت گناہوں کو اور اگر ڈبو دیوے تو جانیں وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں ہمارے قرآن کی آیتوں میں کہ نہیں ہے ان کو کہیں بھاگنے کا مکان جو وہاں بھاگ کر عذاب سے بچیں سو کہیں نہیں

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی
۳۶ رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ○ پھر وہ چیز جو تمہیں دی ہے اے کافرو
جیسے اولاد اور دولت پھر وہ کام چلانا اور عیش دنیا کے جینے کا ہے اور وہ جو خدائے تعالیٰ کے پاس ہے جیسے ثواب آخرت کا اور نعمتیں بہشت کی یہ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ ہے واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں

وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
۳۷ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ○ اور وہ لوگ جو پرہیز کرتے
ہیں اور بچے رہتے ہیں بڑے گناہوں سے اور برے کاموں سے اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں تقصیر تابعداروں کی

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

Marfat.com

وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ
٣٨ يُنۡفِقُوۡنَ ۚ اور وہ لوگ جنہوں نے مان لیا حکم اپنے پروردگار کا
اور قائم رکھا نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہے اور کام ان کا آپس کی مصلحت
کا ہے اور جو کچھ ہم نے ان کو روزی دی ہے اس میں بانٹتے ہیں غریب
محتاجوں کو دیتے ہیں
٣٩ وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡىُ هُمۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ۝
اور جب ان لوگوں پر پہنچتا ہے ستم کافروں سے تو وہ بدلہ لیتے ہیں
دشمنوں سے
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ
٤٠ فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ۝ اور بدلہ
برائی کا ویسی ہی برائی ہے اور جس نے معاف کیا اور صلح کی پھر بدلہ
اس کا خدائے تعالیٰ پر ہے بیشک خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا
ستم کرنے والوں کو جو ناحق غریبوں کو ستاتے ہیں
وَلَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰۤئِكَ مَا عَلَيۡهِمۡ
٤١ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ۝ اور جو کوئی بدلہ لیوے ظلم اٹھانے کے پیچھے یعنی پہلے
کوئی اسے ناحق ستاوے بعد اس کے اگر وہ بدلہ لیوے تو پھر ایسے
لوگوں پر کچھ کسی طرح کا الہنا اور الزام نہیں
اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ
وَيَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ اُولٰۤئِكَ لَهُمۡ
٤٢ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝ الہنا الزام اور الہنا ان ہی لوگوں پر ہے جو
ستاتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور زیادتی کرتے ہیں ملک
میں ناحق وہ لوگ جو ان کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا
وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ
٤٣ الۡاُمُوۡرِ ۚ اور جس نے صبر کیا لوگوں کے دکھ دینے پر اور
معاف کیا اور بدلے کا ارادہ نہ کیا یہ کام بڑی ہمت کے کاموں
سے ہے
وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ وَّلِىٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ
وَتَرَى الظّٰلِمِيۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ يَقُوۡلُوۡنَ
٤٤ هَلۡ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ۚ اور جس کو گمراہ کرے اور راہ

بھلا دے خدائے تعالیٰ پھر نہیں کوئی دوست اس کا کام بنانے والا
نیک راہ دکھانے والا اس پیچھے راہ بھلانے خدائے تعالیٰ کے اور
دیکھے گا تو کافروں کو جس وقت کہ دیکھیں گے عذاب کو سامنے قیامت
کے دن کہیں گے اسے کہیں ہے پھر پھرنے کی دنیا میں راہ جو وہاں دنیا
میں جاکر بندگی کریں اور ایمان لاویں تو اس عذاب سے چھوٹیں
وَتَرٰٮهُمۡ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا خٰشِعِيۡنَ مِنَ الذُّلِّ
يَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِىٍّ ؕ اور دیکھے گا تو کافروں کو قیامت
کے دن جو ان کو آگ پر لاویں گے ناچار عاجز ہوتے چلے آویں گے
خواری اور رسوائی سے اس وقت دیکھیں گے چھپی نگاہ سے دوزخ
کو ڈر کے مارے
وَقَالَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ
خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
الظّٰلِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابٍ مُّقِيۡمٍ ۝ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو
ایمان لائے ہیں کہ بیشک نقصان پاتے ہوتے وہی لوگ ہیں جنہوں
نے اپنا نقصان آپ کیا اور جو جان کر اور سمجھ کر خدا پر ایمان نہ لائے
اور پیغمبر سے عداوت رکھی اور اپنا اور اپنے لوگوں کا نقصان کیا قیامت کے
دن اپنا نقصان بتوں کو پوج کر کیا اور کنبے کو مسلمان ہونے نہ دیا
اس سبب سے اپنے لوگوں کا نقصان انہوں نے کیا جانو کہ بیشک
ظالم جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن کو اور قیامت
کو سچ نہ جانا وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے کبھی نہ چھوٹیں گے
اس عذاب سے
وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنۡ اَوۡلِيَآءَ يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ مِّنۡ
دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ سَبِيۡلٍ ۝
اور نہ ہوگا کوئی دوست ان کا مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑاوے
ایک دن یا ایک گھڑی بھی سوائے خدائے تعالیٰ کے اور جس کو
گمراہ کرے اللہ سیدھی راہ سے یعنی توفیق ایمان کی نہ دے خدائے
تعالیٰ پھر نہیں اسے کوئی کہیں راہ چھٹکارا پانے کی عذاب سے
کسی طرح ہرگز
اِسۡتَجِيۡبُوۡا لِرَبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ

Marfat.com

مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّ
٤٧ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝ قبول کرو اور مان لو اے لوگو اپنے
پروردگار کا حکم پہلے اس سے جو آوے ایک دن ایسا جو اس دن
کو پھرنا نہیں ہے خدا تعالیٰ کے پاس یعنی خدا تعالیٰ نے جو اس
دن کا آنا مقرر کر رکھا ہے وہ پھرنے کا نہیں اس دن نہیں ہے تمہارے
واسطے کہیں پناہ بھاگنے کی جگہ اور تم کو اس دن کچھ نہ مکرنا ہے کسی
اپنے کام سے یعنی فرشتے سب کام تمہارے دن اور رات کو لکھتے رہتے
ہیں اس دن تمہارے سامنے لاکر رکھیں گے ہرگز مکر نہ سکو گے
فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ
اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ پھر اگر نہ مانیں مشرک اور منہ پھیریں
حکم ماننے سے تو پھر نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ان پر ذمہ دار نگہبان نہیں ہے تجھ پر ذمہ مگر پیغام پہنچا دینا
پھر جو کوئی مانے اس کو بھلائی ہے اور جو نہ مانے اس پر
عذاب ہے
وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ
وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
٤٨ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝ اور ہم جب چکھاتے ہیں آدمیوں
کو اپنے پاس سے مزہ مہربانی کا یعنی دولت اور عیش جب دیتے
ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس عیش سے اور اگر پہنچے انہیں برائی جیسے
مفلسی اور مصیبت ان برے کاموں کے سبب جو ان کے ہاتھوں
نے آگے بھیجے ہیں بیشک آدمی بڑا ناشکرا ہے
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ
يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ
٤٩ الذُّكُوْرَ ۝ خدا تعالیٰ کو بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین
کی وہی پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے بخشتا ہے جسے چاہتا
ہے بیٹیاں اور جسے چاہتا ہے بخشتا ہے بیٹے یعنی کسی کو نری
بیٹیاں ہی دیتا ہے بیٹا ہوتا ہی نہیں یا جیتا ہی نہیں انہیں بیٹے
کی آرزو ہے کسی کو بیٹے ہی دیتا ہے بیٹی ہوتی ہی نہیں یا مر جاتی
ہے انہیں بیٹی کی آرزو ہے

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ
يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ یا جوڑ ڈال دیوے یعنے ٥٠
لوگوں کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں ہوتے ہیں اور جسے چاہے بانجھ
کرے یعنی بعضوں کے اولاد ہی نہیں ہوتی بیشک خدا تعالے
جاننے والا ہے سب کے حال کا قدرت رکھتا ہے سب چیز پر
جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مکے کے کافر پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ تم سے روبرو ہو کر باتیں کیوں
نہیں کرتا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتیں ہوتی تھیں حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ
کی آواز سنتے تھے خدا تعالیٰ کو دیکھتے نہ تھے حجاب میں باتیں ہوتی
تھیں تب یہ آیت اتری
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ
مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ
مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اور نہ لائق ہے اور نہ چاہیے آدمی ٥١
کے واسطے وہ کہ بات کرے خدا تعالیٰ اس سے مگر پیغام چھپا ہوا
دل میں یا پردہ کے پیچھے سے پیغام بھیجے یا بات کرے اوجھل میں
جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوتا تھا یا فرشتے کے ہاتھ پیغام
بھیجے پھر وہ فرشتہ پیغام پہنچاوے خدا تعالیٰ کے حکم سے جو
پیغام چاہے خدا تعالیٰ سو بھیجے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل آتے تھے بے شک خدا تعالیٰ
بہت بڑا ہے سب کی عقل اور سمجھ سے مضبوط کام کرنے والا ہے
وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا
كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ
لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور اسی طرح چھپا پیغام بھیجا ٥٢
ہم نے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو اپنے حکم سے
جو نہ تھا تو کہ معلوم کرتا اور جانتا پہلے بھیجنے سے کہ کتاب کیا ہے اور
نہ ایمان کو جانتا تھا جو لوگوں کو بتاتا راہ اسلام کی یا پیغام بھیجے ہمارے
اور لیکن کیا ہم نے قرآن کو روشنائی اور اجالا جو راہ دکھائی ہم نے

Marfat.com

ایمان لانے والوں کو قرآن کے سبب جن کو چاہا ان کو ایمان کی توفیق دی اپنے بندوں سے اور بیشک تو بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی چھپے پیغام کے سبب راہ دکھاتا ہے اسلام کی راہ مضبوط خدائے تعالیٰ کی طرف خلقت کو سودہ

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ۠ راہ خدائے تعالیٰ کی ہے وہ خدائے تعالیٰ جو اسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں جانو کہ خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھرنا ہے سب کاموں کا آخر کو۔

سورۃ الزخرف مکیۃ ھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | تسع وثمانون آیۃ

۱ حٰمٓ ۚ اصل معنی ان حرفوں کے جدا جدا سوائے حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک کو معلوم نہیں پر بعضے عالموں نے کہا ہے
کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ حیات خدائے تعالیٰ کے جو ہمیشہ سے ہمیشہ
تک زندہ ہے اور میم سے اشارہ ہے اس کے ملک بے انتہا سے
جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے اس
حیات اور ملک کی
۲ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۙ اور قسم ہے کتاب روشن بیان کرنے
والی کی اس بات پر قسم ہے کہ
۳ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ
بیشک کیا ہم نے اس کتاب کو قرآن عربی زبان میں کہ شاید تم
اے عرب کے لوگو سمجھو جلد بے اندیشہ اس کے مضمون اور مدعا کو
۴ وَاِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ؕ اور
بیشک وہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھا ہوا ہے سب سے
اوپر مستحکم اور مضبوط کیا ہوا جو اس میں نقص اور عیب نہیں
اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا
۵ مُّسْرِفِیْنَ ۝ اے کیا پھر ماریں گے ہم یعنی کیا موقوف کر دیں گے
ہم تم پر سمجھنا قرآن کا اس واسطے کہ تم ایک قوم ہو حد سے باہر
گئے بے ادب یعنی مشرک ہو سو ہرگز موقوف نہیں کریں گے
۶ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝ اور کتنے
بہت بھیجے ہم نے پیغمبر پہلے لوگوں میں جو گذر گئے اگلے زمانے میں
ان مکے کے لوگوں سے پہلے
وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
۷ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور نہ آیا ان بھیجے ہوؤں میں سے کوئی پیغمبر مگر تھے جو اس
وقت کے لوگ ان سے ٹھٹھے اور مزاح کرنے والے یعنی سب پیغمبروں
کو ان کے وقت کے لوگوں نے ستایا اور ان سے مسخری کی جیسے تجھ سے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مشرک سلوک کرتے ہیں تو غمگین مت ہو
۸ فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝
پھر ہلاک کیا ہم نے ان سب کو جنہوں نے پیغمبر کو ستایا اور مسخری کی
سو وہ زور آور اور بہت تھے ان مکے کے لوگوں سے قوت میں گزر گیا
احوال ان کے بیان کا یعنی کئی جگہ ان کا قصہ قرآن میں کہہ چکے جیسے قوم
عاد اور ثمود کا احوال جو پہلے یہ لوگ گزر گئے پھر اگر یہ لوگ ستانا
پیغمبر کا نہ چھوڑیں گے اور ایمان نہ لاویں گے تو ان پر بھی مقرر عذاب
ہلاک کرنے والا آوے گا آخر کو خاطر جمع رکھو
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
۹ لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۝ اور اگر پوچھے تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں سے جو کس نے بنائے ہیں
یہ آسمان اور زمین البتہ کہیں گے خدائے تعالیٰ زبردست سب کچھ
جاننے والے نے یعنی یہ جانتے ہیں کہ یہ سب خدائے تعالیٰ نے پیدا
کیا ہے اس پر بھی خدائے تعالیٰ کی بندگی نہیں کرتے اور اس کے ساتھ
بتوں کو شریک کرتے ہیں پھر اب خدائے تعالیٰ اپنی صفت آپ
فرماتا ہے
الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
۱۰ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ جس نے بنایا تمہارے واسطے
زمین کو بچھونا جس میں پرورش پاتے ہو تم اور بنائیں تمہارے واسطے

Marfat.com

زمین میں راہیں جو تم راہ پاؤ ایک شہر کی دوسرے شہر سے وہاں جاکر
سوداگری کرو اور فائدہ پاؤ
وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا
بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ اور وہ ہے 11
خدائے تعالیٰ جس نے اتارا آسمان سے پانی جتنا کہ ضرور تھا اور چاہتا
تھا پھر اٹھایا ہم نے اس پانی سے شہروں مرتے ہوؤں کو یعنی زمین
خشک مردہ سی تھی اسے پانی برسا کر زندہ کیا جو اس میں سبزہ اگا
اسی طرح تم بھی زمین سے باہر نکلو گے قیامت کے دن
وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝ اور وہ ہے 12
خدائے تعالیٰ جس نے پیدا کیا جوڑا سب چیز کا اور پیدا کیا تمہارے
واسطے ناؤوں کو دریا میں اور جنگلوں کی مسافری کے واسطے چوپائے
جس پر تم سوار ہوتے ہو
لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ
رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ
الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّآ 13
اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ تو درست ہو کر خاطر جمع سے بیٹھو 14
تم ان سواریوں کی پیٹھ پر پھر یاد کرو فضل اور کرم اور انعام اپنے
پروردگار کے جب آرام سے بیٹھ چکو تم کشتی کے اوپر یا چوپائے پر
اور کہو تم کہ پاک ہے خدائے تعالیٰ شریک سے یعنی کوئی شریک
نہیں اس خدائے تعالیٰ کا جس نے تابعدار کر دیا ہمارے واسطے
ایسی سواریوں کو اور نہ تھے ہم جو ان سواریوں کو اپنے قابو میں لا سکتے
بغیر مدد اور انعام خدائے تعالیٰ کے اور یہ کہو کہ ہم اپنے پروردگار
کی طرف البتہ پھرنے والے ہیں سو یہ لوگ شکر نہیں کرتے بلکہ
وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اور بناتے ہیں اپنے دل سے خدائے کے 15
واسطے اسی کے بندوں سے ٹکڑے اس کے یعنی کہتے ہیں بغیر دلیل
اور سند کے کہ فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں بیشک آدمی ہر طرح
ناشکرا ہے صریحا اور یہ لوگ اس بات کے کہنے والے ایسے

احمق ہیں جو اتنا نہیں سمجھتے کہ
اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ۝ 16
اے کیا اختیار کیا خدائے تعالیٰ نے اپنے واسطے پیدا کی ہوئی چیز
سے یعنی فرشتوں کو اپنی بیٹیاں کیا جو عیب دار ہیں جس کے پیدا
ہونے سے ماں باپ کو غیرت آوے وہ خدائے تعالیٰ نے آپ لیں
اور تم کو چن کر بیٹے دیئے جو مرد کی ذات بےعیب مشہور ہے یعنی بری
چیز جو بیٹی ہے خدائے تعالیٰ نے آپ لی اور اچھی چیز جو بیٹا ہے تمہیں
دیا اور بیٹی کو تم ایسا برا جانتے ہو کہ
وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا
ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ۝ اور جس وقت خبر دیویں 17
ایک کو ان میں سے ویسی بات کی جیسے خدائے تعالیٰ کی شان میں کہتے
ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یعنی اگر کوئی ان میں سے کسی کو کہے
کہ تیرے گھر بیٹی پیدا ہوتی ہے تو غیرت اور شرمندگی سے منہ اس کا
کالا ہو جاتے اسی وقت اور وہ آپ غصہ اور غم میں ہووے بھرا
ہوا کہ کیوں بیٹی ہوئی یعنی بیٹی کے پیدا ہونے سے ایسی غیرت آتی
ہے سو وہ بات خدائے تعالیٰ پر ٹھہراتے ہیں
اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ
مُبِیْنٍ ۝ اور وہ جو پرورش پاتے گہنے میں اور لاڈ میں اور آرام اور 18
لاڈ میں پلے یعنی وہ جو لڑائی جھگڑے میں جواب سوال میں میدان میں
اگر ظاہر نہ ہو گھر میں بیٹھ رہے یعنی بیٹی سو اسے خدا سے نسبت
دیتے ہیں اور جو میدان میں نکل کر لڑیں جھگڑیں یعنی مرد سو اس کی
آپ آرزو رکھتے ہیں اور احمق بنا دوسرا یہ ہے ان کا
وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ
اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ
وَیُسْـَٔلُوْنَ ۝ اور بناتے ہیں اپنے خیال میں فرشتوں کو وہ فرشتے 19
جو بندے ہیں خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے کے انہیں مقرر
کرتے ہیں عورتیں اے کیا یہ لوگ کہنے والے موجود تھے جب فرشتوں
کو پیدا کیا تھا خدائے تعالیٰ نے وہ کہاں تھے جو دیکھا فرشتوں کو کہ وہ
عورتیں ہیں لکھا جاتا ہے گواہی دینا ان کا فرشتوں پر کہ وہ عورتیں ہیں

Marfat.com

اور پوچھا جاوے گا ان سے قیامت کے دن کہ تم نے کیونکر جانا تھا کہ فرشتے عورت ہیں

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا
۲۰ لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
اور کہتے ہیں وہی لوگ کہ اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو ہم نہ کرتے بندگی فرشتوں کی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات شرارت سے کہتے ہیں جو نہیں ان کو خبر اس بات کی جو کہتے ہیں نہیں یہ لوگ مگر جھوٹے نرے اور مدعا ان کا اس بات کے کہنے سے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی مرضی سے فرشتوں کو پوجتے ہیں اس سبب ہم پر عذاب نہیں کرے گا بھلا یہ بات کس دلیل اور سند سے کہتے ہیں

النصف
۲۱ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝
ع ۸
اے کیا ہم نے کوئی کتاب دی ہے ان کو پہلے اس قرآن سے جو یہ لوگ اس کی سند سے اور دلیل سے کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے فرشتوں کے پوجنے کو حکم کیا ہے اور عذاب نہ کرے گا فرشتوں کے پوجنے والوں کو جو کتاب ان کے پاس کوئی آئی نہیں جس کی سند سے کہیں

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى
۲۲ اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ بلکہ کہتے ہیں کہ مقرر پایا ہم نے اپنے
باپ دادا کو اوپر ایک چلن کے اور ہم پیچھے ان کے راہ پاویں گے یعنی ہمارے باپ دادا جس راہ تھے اور جو وہ کیا کرتے تھے اسی راہ پر ہم چلے جاویں گے اس راہ کو چھوڑنے کے نہیں تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات کچھ ان ہی کافروں نے نہیں کہی اور یہ مکے کے لوگ ہی نہیں کہتے بلکہ

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ
نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى
۲۳ اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ اور اسی طرح جس
پیغمبر کو ہم نے بھیجا پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک بستی میں ڈرانیوالا تو کہا اس بستی کے لوگوں نے جو دولت مند تھے اور عیش کرتے تھے یہ کہ پایا ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک چلن پر اور پیچھے ان کے یعنی اسی چلن پر چلنے والے ہیں ہم اس دین اور چلن اپنے باپ دادا کے کو نہیں چھوڑنے کے جب یہ بات کافروں نے کہی تب

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ
۲۴ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ کہا
پیغمبر نے کہ اگر لاؤں میں تمہارے واسطے اچھی راہ زیادہ اس راہ سے جو پایا تم نے اس راہ پر اپنے باپ دادا کو تب تو مانو گے اور اچھی راہ پر آؤ گے جواب دیا کافروں نے اور کہا بیشک ہم اس چیز کو جو تمہیں بھیجی ہے اس واسطے ہم نہیں مانتے جو تم لیکر آتے ہو اسے ہم نہیں مانتے اور اپنے باپ دادا کا دین نہیں چھوڑتے پیغمبروں نے بہت سمجھایا انہوں نے نہ مانا اور ستایا پیغمبروں کو اور کہا کہ تم جھوٹے ہو

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
۲۵ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ پھر بدلہ لیا ہم نے ان کافروں سے اس پیغام کے
نہ ماننے کا اور پیغمبروں کے ستانے کا پھر دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کیسا حال ہوا آخر کو جھٹلانے والوں کا جو پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ
۲۶ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ
۲۷ سَيَهْدِيْنِ ۝ اور یاد کر یعنی بیان کر لے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنی امت کے آگے کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ بیشک میں بیزار ہوں اس چیز سے جس کو تم پوجتے ہو پر جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے راہ دکھلاوے گا چھٹکارے کے عذاب سے

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ
۲۸ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور بنایا یعنی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کا
باقی اپنے پچھلے لوگوں میں شاید کہ وہ پچھلے لوگ پھریں شرک سے اور سیدھی راہ پر آ دیں

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ
۲۹ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ بلکہ فائدہ پانا دیا ہم نے اس قوم کو اور ان کے
باپ دادا کو جب تک آئی ان کے پاس سچی بات یعنی قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صریحا ساتھ دلیل اور معجزوں کے

Marfat.com

۳۰ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ اور
جب آئی ان مکے کے لوگوں کے پاس وہ سچی بات یعنی قرآن تو کہا انہوں
نے کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے
وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ
۳۱ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اور کہتے ہیں کافر مکے کے کہ کیوں نہ اترا
یہ قرآن اوپر ایک بڑے دولت مند آدمی کے ان دو گاؤں میں سے
جو طائف اور مکہ ہے یعنی یہاں کے کسی دولت مند کو پیغمبری کیوں
نہ ہوتی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا
بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ط
۳۲ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ اے کیا یہ لوگ
بانٹتے ہیں تیرے پروردگار کی رحمت اور انعام کو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بلکہ ہم بانٹتے ہیں ان کے بیچ روزی ان کی دنیا کی
زندگانی میں اور بلند کرتے ہیں ہم بعضوں کے درجے ان میں بعضوں
کے درجوں پر تو پکڑیں اور لیویں بعضے شخص ان میں سے بعضوں کو
کام خدمت اور مزدوری کے واسطے یعنی بعضوں کو دولت مند اور
بعضوں کو غریب بنایا اس واسطے جو غریب دولت مند کی نوکری یا
مزدوری کرے اس سبب سے ایک کو ایک پر عزت اور بڑائی
دی اور بخشش تیرے پروردگار کی بہتر ہے اس چیز سے جو یہ جمع
کرتے ہیں دنیا کے مال اور اس دنیا کے مال کے سبب اپنے تئیں
بڑا سمجھتے ہیں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ
۳۳ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ اور اگر وہ بات نہ
ہوتی کہ ہو جاتے بہت آدمی ایک قوم اوپر حرص دنیا کی دولت
کے یعنی خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ بہت آدمی دولت کی آرزو
رکھتے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو البتہ بناتے ہم واسطے ان لوگوں
کے جو کافر ہیں اور نہیں مانتے خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنے
والے کو چھتیں ان کے گھروں کے واسطے روپے کی اور سیڑھیاں
جس پر سے چڑھیں کوٹھے پر
۳۴ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُوْنَ ۝
وَزُخْرُفًا ط اور ان کے گھروں کے واسطے دروازے اور تخت
جن پر تکیہ لگا کر بیٹھیں روپے اور سونے کی جگمگاتی چھتیں اور
دروازے دیتا کافروں کو یعنی مال دنیا کا ایسا بے قدر ہے اور ناچیز
البتہ کافروں کو دنیا پر اس واسطے نہیں دیا جو اوروں کو بھی آرزو ہوگی
اور اسی کی تلاش میں رہیں اور عبادت بندگی خدائے تعالیٰ کی چھوڑ
دیں گے کافروں کو عیش دیکھ کر
وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ
۳۵ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ع اور یہ سب مال اور دولت جو بیان کیا ع
عیش کرنا دنیا کی زندگی کا ہے پھر مرنے کے بعد کچھ کام نہ آوے گا
سب یہیں رہے گا ساتھ کچھ نہ جاوے گا اور آخرت یعنی دین کی
دولت اور بہشت تیرے پروردگار کے پاس ہے واسطے پرہیزگاروں
کے جو شرک سے اور نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے
بچے رہے ہیں
وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا
۳۶ فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ اور جو کوئی آنکھ موندے اور منہ پھیرے خدائے تعالیٰ
کی یاد سے اور اس کے عذاب سے نہ ڈرے اور رحمت کا امیدوار نہ
ہو تو اس پر مقرر کرتے ہیں ہم شیطان کو جو وہ شیطان اس کے ساتھ
رہتا ہے بدراہ اور خوار کرنے کو ایسا کہ دوزخ میں جاوے
وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ
۳۷ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور وہ شیطان ان لوگوں کو پھیر رکھتے ہیں
سیدھی راہ سے جو خدائے تعالیٰ کی خوشی ہے اور وہ سمجھتے ہیں اس
گمراہی کو شیطان کے بہکانے سے کہ سیدھی راہ پائے ہوتے ہیں اور
اسی سمجھ میں رہے گا۔
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ
۳۸ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ جب تک کہ پہنچے ہم پاس
وہ جس نے آنکھیں بند کی تھیں پھر ہمارے پاس آن کر آنکھیں کھلیں گی

Marfat.com

اور وہ شیطان بدراہ کرنے والا نظر آوے گا اور جانے گا اصل بات
کو تب کہے گا اس شیطان کو کہ کیا اچھا ہوتا جو میرے اور تیرے بیچ
ہوتی جائے دُوری مشرق کی جو میں تجھے نہ دیکھتا اور تو مجھے نہ دیکھتا پھر
بُرا ساتھی ہے تو میرا
وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ٥ اور فائدہ نہ کرے گا تم کو آج کے دن جبکہ ظلم کیا تم ۳۹
نے اور گنہگار ہوئے تم وہ کہ تم عذاب میں شریک ہو یعنی جیسے کہ
تم دنیا میں شریک تھے ویسے اب شریک ہو تو کچھ عذاب میں کمی
نہ ہوگی۔ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت آرزو
رکھتے تھے کہ مکے کے لوگ ایمان لاویں اور طرح طرح سے اُنہیں
سمجھاتے تھے پر وہ نہ مانتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیج کر تسلی
دی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَ
مَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٥ اے کیا تو سُنا دے گا بہروں ۴۰
کو جنہوں کے دل کے کان پھوٹے ہوتے ہیں یا راہ دکھا دے گا اندھوں
کو جو دل کی آنکھیں نہیں رکھتے اور جو کوئی کہ ہے گمراہ صریحًا یعنی
جسے ہم توفیق نہ دیویں گے اسے کوئی ہرگز مسلمان نہ کر سکے گا
فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ٥ پھر اگر ۴۱
تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے جاویں گے ہم دنیا سے اپنی
رحمت میں پہلے اس سے جو ان لوگوں پر عذاب دیکھے تُو تو بھی ہم
پھر ان سے بدلہ لینے والے ہیں اور ان پر عذاب کریں گے
اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ
مُّقْتَدِرُوْنَ ٥ یا دکھا دیں ہم تجھے وہ چیز جس کا وعدہ دیا ہے ۴۲
ہم نے ان لوگوں پر کہ ان پر عذاب آوے گا پھر ہم ان پہ عذاب
کرانے کی قدرت رکھتے ہیں یعنی ان کافروں پہ ہر طرح کا عذاب
ہونا ہے تیری حیات میں جو تو دیکھے ان پہ عذاب ہونا یا بعد
تیری وفات کے ان پر سے عذاب ٹلنے کا نہیں تجھے چاہیے کہ
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکڑے رہ ۴۳
مضبوط اس چیز کو جو بھیجا جاتا ہے طرف تیرے یعنی قرآن کے حکم
پر قائم رہ بیشک تو سیدھی راہ پر ہے
وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْــَٔلُوْنَ ٥ ۴۴
اور بیشک البتہ قرآن عزت اور بزرگی ہے تیری اور تیری قوم کی یعنی
عرب کے لوگوں کی جو ان کی زبان میں اتارا ہے اور تم سے پوچھا جاوے
گا کہ ایسی نعمت کا شکر کیا کیا تم نے
وَسْــَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ
اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ٥ اور ۴۵
پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگوں سے... احوال
ان پیغمبروں کا جو ہم نے بھیجا تھا ان کو پہلے تجھ سے یعنی اگلے جتنے
پیغمبر آ چکے ہیں کسی پیغمبر کے وقت بھی ہم نے ٹھہرایا تھا اور مقرر کیا
تھا سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کسی خدا کی بندگی کرنا یعنی سب پیغمبروں
نے اسی ایک خدا کی بندگی کرنے کو کہا
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ
مَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اور بیشک ۴۶
بھیجا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ معجزے اور نشانیوں روشن کے
فرعون اور اس کی قوم کی طرف پھر جا کر کہا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون
کو اور اس کی قوم کو کہ میں بھیجا ہوا ہوں سارے عالم کے پروردگار
کی طرف سے
فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ٥ پھر ۴۷
جب لایا موسیٰ علیہ السلام فرعون کے اور اس کے لوگوں کے پاس معجزے
اور نشانیاں ہماری قدرت کی جیسے عصا کا اژدہا ہونا اور ہاتھ بغل میں
سے چمکتا نکلنا جب یہ معجزے انہوں نے دیکھے تو اسی وقت ان
معجزوں پر ہنسنے لگے مسخری سے کہ یہ بھی نئی طرح کا جادو ہے اسے
معجزے کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام
وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫
وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ٥ اور نہ دکھایا ۴۸
ہم نے معجزہ ان کو مگر بہت بڑا اس سے جو آگے ہو چکا تھا یعنی ایک
سے ایک معجزہ بڑا دکھایا جب انہوں نے نہ مانا تو عذاب میں پکڑا ان

Marfat.com

کو کہ شاید پھر پھریں اپنی عادت سے اور ایمان لاویں اور خدائے تعالیٰ
کو ایک اور پیغمبر کو سچا جانیں اور بتوں کا پوجنا چھوڑیں جب ان
لوگوں نے عذاب دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
49 عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝ اور کہا اے بڑے جادوگر
استاد سب جادوگروں کے پکار اپنے پروردگار کو ہمارے واسطے
جیسا کہ قول کیا ہے تجھ سے تیرے پروردگار نے جو تو دعا کرتا ہے
خدائے تعالیٰ قبول کرتا ہے اب ہمارے واسطے دعا مانگ تو یہ عذاب
ہم پر سے جاوے تو ہم راہ پانے والے ہوں یعنی اگر اب ہم اس
عذاب سے چھوٹیں تو البتہ ایمان لاویں اور تجھے سچا جانیں
سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
50 فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝
پھر جب اٹھالیا ہم نے ان لوگوں پر سے عذاب موسیٰ علیہ السلام
کی دعا کے سبب پھر ان لوگوں نے اسی وقت یعنی عذاب کے دفع
ہوتے ہی قول توڑا اور پھر گئے یعنی وہ جو کہتے تھے کہ عذاب جاویگا
تو ہم ایمان لاویں گے سو عذاب کے جاتے ہی پھر گئے اور ایمان نہ
لاتے اور حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہونے سے فرعون گھبرایا کہ ایسا
نہ ہو جو لوگ مجھ سے پھر جائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان
لاویں اس واسطے سارے لوگوں کو اکٹھا کیا
وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ
مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ اَفَلَا
51 تُبْصِرُوْنَ ۝ اور پکارا فرعون نے اپنی قوم میں اور کہا کہ اے
قوم میری کیا نہیں دیکھتے تم کہ میرا یہ ملک مصر ہے اور یہ نہریں
اور دریائے نیل بہتا ہے میرے محلوں کے نیچے اسے کیا نہیں دیکھتے
تم یہ میری دولت اور بڑائی اور عیش اور موسیٰ علیہ السلام کے
پاس کیا ہے
اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا
52 يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ بلکہ ہم اچھے ہیں اس شخص سے یعنی موسیٰ علیہ السلام
سے جو وہ مصر کے ملک میں خوار اور غریب اور مفلس ہے اور

بات بھی نہیں کہہ سکتا صاف جو اس کی بات کوئی نہیں سمجھ سکتا۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان پہلے صاف نہ تھی اور اس کے بعد
خدائے تعالیٰ نے ان کی زبان کھول دی تھی فرعون کو خبر نہ تھی اور کہا
فرعون نے اپنی قوم کو کہ اگر اسے پیغمبری یا سرداری ہوتی تو
فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ
53 مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝ پھر کیوں نہ ڈالے اس کے
ہاتھوں میں کنگن سونے کے اس وقت دستور تھا کہ جس کو سرداری
دیتے تھے تو اس کے ہاتھوں میں سونے کے جڑاؤ کنگن اور گلے
میں سونے کا جڑاؤ ہانس پہناتے تھے اس سبب سے فرعون نے کہا
اگر یہ پیغمبر ہوتا تو اس کے ہاتھوں میں کنگن ہوتے یا آتے اس کے
ساتھ فرشتے لگے ہوتے مدد کرنے والے جیسے بادشاہ کہیں ایلچی کو
بھیجے تو اس کے ساتھ فوج کر دیتے ہیں سو خدائے تعالیٰ کی فوج فرشتے
ہیں اگر اسی پیغمبر کو بھیجتے تو فرشتے اس کے ساتھ ہوتے کیا خدائے
تعالیٰ ایسا ہے جو ایک غریب مفلس اکیلے کو پیغمبر کر کے بھیجتا جب یہ
باتیں فرعون نے کہیں تو
فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا
54 فٰسِقِيْنَ ۝ پھر ہلکی عقل پایا فرعون نے اپنی قوم کو جو ایسی بات سے
پھسلا لیا اور فریب دیا پھر لوگوں نے فرعون کی بات مانی اور تابعداری
کی اس کی بیشک فرعون کی قوم تھی بدکار بے ادب
فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
55 اَجْمَعِيْنَ ۝ پھر غصہ دلایا ہم کو انہوں نے حکم نہ ماننے سے اور موسیٰ
علیہ السلام کے ستانے سے پھر بدلہ لیا ہم نے ان سب لوگوں سے پھر
ڈبو دیا دریا میں ہم نے ان سب کو فرعون سمیت
56 ع فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝ پھر کیا ہم نے
ان لوگوں کو آگے چلنے والے کافروں میں یعنی کافروں کا پیشوا کیا
ان کو اور بنایا ہم نے کہاوت پچھلوں کے واسطے یعنی عجائب مثل
ہے ان کے احوال کی جو اس قوت اور فوج پر سب ہلاک ہوتے اور
یہ کہ فرعون دریا اور نہروں کو اپنا کہہ کر شیخی اور بڑائی کرتا تھا خدائے
تعالیٰ نے اسے دریا ہی میں ہلاک کیا اب چاہیئے کہ پچھلے لوگ ان کا احوال

Marfat.com

سن کر ڈریں اور تابعداری کریں پیغمبر ؐ کی۔ کہتے ہیں کہ جب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز کہ تم سوائے خدائے تعالیٰ کے پوجتے ہو سو
وہ دراصل کچھ نہیں بلکہ وہ چیز یعنی بُت دوزخ کا ایندھن ہے مشرکوں
سے ایک نے کہا کہ نصرانی جو حضرت عیسیٰؑ کو پوجتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ
کے اور تم کہتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نیک بخت بندہ خدائے تعالیٰ کا ہے
پھر اگر وہ کچھ نہیں اور دوزخ کا ایندھن ہے تو یہ بُت بھی ہمارے
دوزخ کا ایندھن ہوں اس بات سے سب مشرک قریش خوش ہوتے
اور جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الزام دیا تب یہ آیت اتری
وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ
۵۷ يَصِدُّونَ ○ اور جب مثل کہی مریم کے بیٹے کی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی اس وقت تیری قوم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مثل
سے دھوم مچاتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور چیخیں مارتے ہیں
وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ
۵۸ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ○ اور کہتے ہیں مشرک
کہ ہمارے خدا جو بت ہیں یہ اچھے ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اچھے
ہیں یعنی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ چیز نہیں اور دوزخ کا ایندھن
ہیں تو یہ بت بھی کچھ نہ ہوں اور دوزخ میں جاویں سو یہ مثل مشرک
سب تیری ضد کی کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ یہ مشرک
ایک قوم ہیں جھگڑالو ناحق جھگڑنے والے ہیں بے حجت
إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا
۵۹ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ○ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً
۶۰ فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ○ عیسیٰ علیہ السلام ایک بندہ ہے جو نعمت
دی ہے اور مکرم کیا ہے اور نوازا ہے اسے ہم نے اور کیا ہم نے عیسیٰ علیہ السلام
کو نشانی اپنی قدرت کی بنی اسرائیل کی قوم کے واسطے جو بغیر باپ
اُسے پیدا کیا اور پیدا ہوتے ہی باتیں کیں قوم سے اور اگر چاہیں تو ہم
کریں تمہارے بدلے فرشتے زمین میں خلیفہ یعنی تمہیں ہلاک کریں اور
فرشتوں کو بھیجیں زمین میں تو بسیں اور بادشاہت کریں اور نائب رہیں
وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ
۶۱ اتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ○ اور بیشک عیسیٰ

علیہ السلام خبر دینے والا ہے قیامت کی یعنی ان کا اترنا آسمان سے ایک
نشانی ہے قیامت کی دجال کے پیدا ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آویں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر یاجوج و ماجوج پیدا ہو کر سارے
عالم کو خراب کریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کو لے کر کوہ طور میں
جا کر چھپیں گے غرضکہ عیسیٰ علیہ السلام نشانی ہیں قیامت کی پھر تم اے مکہ
کے لوگو شک نہ کرو اور مت جھگڑو قیامت کے آنے میں وہ مقرر آوے
گی اور کرو تابعداری میرے حکم کی جو قرآن ہے سیدھی راہ اور مضبوط ہے
جو اس میں کوئی نہ بھولے
وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ
۶۲ مُبِينٌ ○ اور چاہیئے کہ شیطان پھیر نہ رکھے تم کو سیدھی راہ سے بہکا
کر جو بے شک تمہارا دشمن ہے صریحا
وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ
وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ
۶۳ وَأَطِيعُونِ ○ اور جب آیا عیسیٰ علیہ السلام ساتھ نشانیوں اور دلیل
روشن کے اور کہا عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بے شک آیا ہوں
میں تم پاس ساتھ دانائی اور حکمت کے اور اس واسطے آیا ہوں تو ظاہر
کروں اور کھول کر بیان کروں تمہارے واسطے کتنی چیزیں جن چیزوں
میں تم جھگڑتے ہو پھر ڈرو تم خدائے تعالیٰ سے جو پروردگار تمہارا اور سب
کا ہے اور تابعداری کرو میری جو کچھ میں تمہیں کہوں سو مانو اور سچ جانو
إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا
۶۴ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ○ بے شک خدائے تعالیٰ وہی ہے پیدا کرنے والا
میرا اور پیدا کرنے والا تمہارا پھر اسی کی بندگی کرو تم سب یہی ہے سیدھی
راہ مضبوط جو اصل مدعا کو پہنچاوے
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ
۶۵ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ○ پھر جدا جدا فرقے ہوئے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک دوسرے کی ضد سے پھر ہائے
افسوس کریں گے ظلم کرنے والے عذاب دکھ دینے والے کے دن
هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَ
۶۶ هُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ یہ سب فرقے نصاریٰ کے راہ دیکھتے ہیں

Marfat.com

قیامت کی وہ کہ آوے قیامت ان پر یکایک اور انہیں خبر نہ ہو اس کے آنے کی اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہونے کے سبب

اَلْاَخِلَّاۗءُ یَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا
ع ۶۷ الْمُتَّقِیْنَ۠ سب دوست قیامت کے دن دشمن ہوں گے آپس میں ایک دوسرے کے مگر پرہیزگار ڈرنے والے مسلمان جن کی دوستی صرف خدائے تعالیٰ کے واسطے ہے وہ دشمن نہ ہوں گے جیسے پیر اور مرید میں محبت ہے بے غرض دنیا کے کاموں سے پھر قیامت کے دن فرشتہ پکار کر کہے گا ڈرنے والوں ایمان لانے والوں کو کہ خدائے تعالیٰ تمہیں فرماتا ہے کہ

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَلَاۤ اَنْتُمْ
۶۸ تَحْزَنُوْنَ اے میرے بندو کچھ ڈر اور خطرہ کسی طرح کا نہیں ہے تم پر آج کے دن اور نہ تم غمگین ہو آج میرے کرم سے اور فضل سے ڈرنے والے

۶۹ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِیْنَ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں ہمارے قرآن کی آیتوں پر اور انہیں سچا جانا اور اس حکم کو بجا لاتے اور تھے وہ لوگ دنیا میں حکم ماننے والے خدائے تعالیٰ کے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرتے تھے اور کہے گا فرشتہ ان ہی ڈرنے والوں کو کہ

۷۰ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ چلے جاؤ تم بے خطر بہشت میں تم اور تمہاری جوروئیں مسلمان خوش و خرم آرام سے عیش کرو وہاں پھر جب بہشت میں جاویں گے

یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ
وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ
۷۱ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ لیے پھریں گے گرد بہشتیوں کے حوریں اور غلمان رکابیاں بھرے سونے کی اور آبخورے طرح طرح کے شربت اور نعمتوں سے بھرے ہوئے اور بہشت میں تمہارے واسطے ہے جو تمہارا جی چاہے اور ان کو نظر آوے گا جس سے بڑا مزہ آتے آنکھوں کو اور تم بہشت میں ہمیشہ رہو گے کبھی نہیں نکلنے کے یہاں سے

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
۷۲ تَعْمَلُوْنَ اور یہ بہشت وہ ہے جو تم کو ورثہ دیا سبب ان کاموں کے جو تم کرتے تھے دنیا میں

۷۳ لَكُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ كَثِیْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ تمہارے واسطے بہشت میں میوے ہیں سب طرح کے بہت ان میں سے کھایا کرو ہمیشہ جتنا جی چاہے تمہارا اور

۷۴ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ بے شک گنہگار جو خدائے تعالیٰ کا حکم نہ مانیں سو وہ عذاب میں دوزخ کے رہیں گے ہمیشہ

۷۵ لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ہلکا نہ ہوگا ان پر سے عذاب کبھی اور وہ لوگ پڑے رہیں گے دوزخ میں ناامید چھوٹنے سے اور خدائے تعالیٰ کی رحمت سے

۷۶ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ اور نہیں کیا ہم نے ان پر ظلم پر وہ آپ ہی ظلم کرنے والے تھے اپنے اوپر دنیا میں جو شریک بناتے تھے خدائے تعالیٰ کے ساتھ اس کا بدلہ پاویں گے دوزخ میں اور جب جانیں گے کہ عذاب سے چھٹکارا نہیں ہوتا تب

وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ
۷۷ مّٰكِثُوْنَ اور پکاریں گے دوزخ کے دربان کو کہ اے مالک ہمارے واسطے عرض کر اپنے پروردگار کی جناب میں تو حکم کرے ہم پر یعنی مار ڈالے ہم کو پروردگار تیرا تو عذاب سے چھوٹیں تب مالک ان کو جواب دے گا کہ تم یہیں رہنے والے ہو اسی طرح ہمیشہ تمہیں اب موت نہیں یہاں اور نہ چھٹکارا ہے تمہیں عذاب سے اس واسطے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

۷۸ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ مقرر بھیجے ہم نے تم پاس پیغمبر ساتھ سچی باتوں کے جو قرآن ہے پر تم اس سچی بات سے یعنی قرآن سے کراہت کرتے تھے اور ناخوش ہوتے اور نہ سنتے تھے اس کو

۷۹ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ بلکہ مضبوط کیا مشرکوں نے کام اپنا قرآن کے جھوٹ سمجھنے میں پھر ہم مضبوطی رکھنے

Marfat.com

والے ہیں ان کے واسطے بدلہ ان کے مکر کا یعنی ان کے واسطے بڑا
سخت عذاب مقرر کر رکھا ہے جو قرآن کو جھوٹ جانتے ہیں
اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ط
۸۰ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ ۝ یا یہ مشرک سمجھتے ہیں وہ
کہ ہم نہیں سنتے ان کی چھپی باتیں اور مصلحت ان کی یہ ان کی سمجھ غلط
ہے بلکہ ہم کو سب خبر ہے اور فرشتے ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس
ہیں سب لکھتے جاتے ہیں جو کچھ کہ وہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں
۸۱ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ق فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ۝
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہوتا خدائے تعالیٰ کے کوئی فرزند
تو پھر میں سب سے پہلے اس کا پوجنے والا ہوتا سو خدائے تعالیٰ کی کوئی
اولاد ہی نہیں
سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ
۸۲ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ پاک ہے خدائے تعالیٰ اولاد سے پیدا کرنے والا
ہے آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے عرش کا اور ان باتوں سے
پاک جیسی باتیں مشرک کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ
۸۳ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۝ پھر چھوڑ دے کافروں اور مشرکوں کو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کوشش کریں اپنی باتوں میں اور کھیل میں یعنی
دنیا کے نکمے کاموں میں مشغول رہنے دے جب تک کہ دیکھیں یہ لوگ
اس دن کو جس دن کا وعدہ انہیں دیا ہے یعنی قیامت کے دن کو دیکھیں
وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ ط
۸۴ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ۝ اور وہی خدائے تعالیٰ آسمان میں ہے اور
وہی ہے زمین میں اور وہی حکمت جاننے والا بندوں کی مصلحت کا سب کے
احوال کی خبر رکھتا ہے کسی کا احوال اس سے چھپا نہیں
وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

۸۵ وَمَا بَیْنَهُمَا ج وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ج وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
اور بڑا زبردست اور برکت دینے والا ہے وہ خدائے تعالیٰ جو اسی کے
واسطے لائق ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ کہ ان دونوں
میں ہے سب کا مالک ہے اور اسی کے پاس ہے خبر قیامت کے آنے
کی اور اسی خدائے تعالیٰ کی طرف تم سب پھر جاؤ گے
وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ
۸۶ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ یعنی بت جن
کو پکارتے ہو تم سوائے خدائے تعالیٰ کے نہ بخشوا سکیں گے اس دن مگر وہ
شخص بخشوا سکیں گے جس نے گواہی دی سچی بات کی یعنی خدائے تعالیٰ ایک
ہے سو وہ شخص فرشتہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور وہ جانتے ہیں
دل میں سچ جس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک
اور اولاد نہیں
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
۸۷ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝ اور اگر ان مشرکوں کو پوچھے تو جو کس نے پیدا
کیا ہے ان کو تو البتہ کہیں گے کہ خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیوں اور
کی بندگی کرتے ہو یعنی جبکہ تم اقرار کرتے ہو کہ خدائے تعالیٰ نے پیدا
کیا پھر اسی کی بندگی کرو
وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝
اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کر وہ جو
کہتا ہے کہ اے پروردگار یہ لوگ ایک قوم ہیں جو کسی طرح ایمان نہیں
لاتے عداوت سے
۸۹ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ط فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ پھر تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ پھیر ان سے اور کہہ صاحب سلام یعنی جبکہ تم ایمان نہیں
لاتے اور مجھے سچا نہیں جانتے تم رخصت ہو اور تو ان سے کنارے ہو اور عنقریب پھر
وہ لوگ البتہ جانیں گے آخر کو انجام اپنے حکم کا قیامت کے دن اور عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

سُوْرَۃُ الدُّخَانِ مَكِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً

حٰمٓ ۝ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ۙ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ
لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ یہ حروف مقطعات

Marfat.com

ہیں تفسیر اس کی بہت ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ ح سے مراد حکم اللہ
تعالیٰ کا اور میم سے ملک مراد ہے یعنی قسم ہے حکم اور ملک اللہ کے
کی اور قسم ہے اس کتاب روشن کی کہ قرآن ہے کہ عرض کرم اپنے سے
تحقیق بھیجا ہم نے اس کو بیچ رات بزرگ بابرکت کے کہ شب قدر ہے
اور کونسی برکت برابر اس کے ہے کہ بیچ اس رات کے کتاب بزرگ
کو کہ سبب نفع دین و دنیا کی ہے لوح محفوظ سے اوپر آسمان دنیا کے
اتارا تحقیق کہ ہیں ہم ڈرانے والے ساتھ آثار نے قرآن کے اس رات میں
اور ایک جماعت اوپر اس بات کے ہے کہ لیلۃ مبارکۃ سے مراد
شب برات ہے کہ پندرھویں شعبان کی ہوتی ہے اور برکت اس کی
اترنا فرشتوں کا اور قبول ہونا دعا کا اور تقسیم ہونا نعمت کا ہے
۴ فِیْہَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ بیچ اس رات کے جدا
کیا جاوے جو کام کہ حکم کیا گیا ہے تمام برس میں روزی سے اور
موت سے اور سب برات سب راتوں سے بزرگ ہے کہ اس امت
کو دی ہے اور حدیث میں ہے کہ اس رات میں بخشش گنہگاروں کی
برابر بالوں بکری کے اور اس شب میں پانی زم زم کا زیادہ میٹھا ہووے
اور کشاف میں آیا ہے کہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی اس رات میں سو
رکعتیں نماز ادا کرے حق تعالیٰ سو فرشتے بھیجے ساتھ اس کے رہیں تیس
ان میں سے خوشخبری دیتے ہیں اس کو ساتھ بہشت کے اور تیس ان
میں سے بےخطرہ کرتے ہیں اس کو عذاب دوزخ کے سے اور تیس ان
میں آفتیں دنیا کی اس سے باز رکھتے ہیں اور دس مکر شیطان کا اس سے
دور کرتے ہیں اور اس رات میں روزی نعمت کی قسمت کرتے ہیں
اوپر بندوں کے
۵ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ رَحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ حکم کیا ہے ہم نے ساتھ فیصل کرنے قضیوں کے
اس رات میں نزدیک اپنے سے تحقیق کہ ہیں ہم بھیجنے والے تجھ کو کہ
محمد ہے تو بخشش پروردگار تیرے سے اوپر خلق کے جیسے اور جگہ
فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۵

در دو عالم بخشش و بخشائش است
خلق را از بخشش رسائش است

خواجہ جو در مدیح خویش سفت
انما انا رحمۃ مہداۃ گفت!

یا بھیجنے والے ہیں ہم جبرئیل کو ساتھ قرآن کے اوپر حبیب اپنے
کے یا فرشتوں کو اس رات میں ساتھ سلام کے اوپر مومنوں کے
۶ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تحقیق کہ اللہ سننے والا
ہے سب باتیں بندوں کی جاننے والا ہے نیت اور قصد ان کے
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ
۷ مُّوْقِنِیْنَ پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور جو چیز کہ درمیان
آسمان اور زمین کے ہے پس جانو تم اسے کافرو اگر ہو تم یقین کرنے والے
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ
۸ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ کوئی معبود نہیں ہے لائق بندگی کے مگر
وہ کہ جلاتا ہے مردوں کو اور مارتا ہے زندوں کو یعنی وہ ہے ایجاد
کرنے والا موت اور زندگی کا وہ ہے پروردگار تمہارا اور پروردگار
باپ دادوں تمہارے کا کہ پہلے تھے
۹ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ فَارْتَقِبْ یَوْمَ
۱۰ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ بلکہ کافر ساتھ اس بات کے
یقین کرنے والے نہیں بیچ شک کے ہیں قرآن سے بازی اور ٹھٹھا
کرتے ہیں ساتھ اس کے پس تو منتظر رہ واسطے ان کے اس دن کو
کہ آوے آسمان ساتھ دھوئیں ظاہر کے عرب شر غالب کو دخان
کہتے ہیں مراد وہ عذاب ہے کہ نازل ہووے ساتھ ٹھٹھا کرنے والوں
کے اور عین المعانی میں کہا ہے کہ مراد غبار ہے کہ دن فتح مکہ کے بلند
ہوا ایسا کہ ہوا کو ڈھانکا اور کہتے ہیں کہ مراد زمانہ قحط اور بھوک کافروں
کی ہے ساتھ دعا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھوک اور سختی اوپر ان کے
غالب ہوئی تو کتے موتے ہوتے مع ہڈیوں کے کھاتے تھے اور دخان
عبارت ہے تیرگی آنکھوں کی بھوک سے کہ آدمی بھوکا درمیان اپنے
اور درمیان آسمان کے ضعف بصارت سے ساتھ دخان کے دیکھتا ہے
اور قول بعضوں کا یہ ہے کہ دخان علامت قیامت کی سے ہوگا جیسے
کہ حدیث شرطوں قیامت میں آیا ہے فذکر الدخان والدجال اور وہ
ایک دھواں ہووے کہ مشرق سے مغرب تک

Marfat.com

11 یَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ڈھانکے لوگوں کو
اور چالیس دن مومنوں کو مانند زکام کے ایک حالت واقع ہووے
لیکن کافروں کو بیہوش اور سراسیمہ کرے فرشتے ان کو کہیں یہ ہے
عذاب دُکھ دینے والا کہ حق تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا وہ زاری سے
کہیں گے
12 رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ کہ
اے پروردگار ہمارے دُور کر اس عذاب کو ہم سے تحقیق کہ ہم ایمان
لانے والے ہیں پیچھے دور ہوتے عذاب کے یعنی جب یہ بلا دُور
ہووے ہم ایمان لاتے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے
13 اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۝
14 ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ (وقف لازم)
کس طرح ہووے واسطے ان کے نصیحت پکڑنا اس قدر عذاب
سے اور حالانکہ اوپر ان کے آتے بھیجے ہوتے یعنی پیغمبر ظاہر کرنے والے
معجزوں کے اور وہ ساتھ ان کے نصیحت پکڑنے والے نہ ہوتے پس
منہ پھیرے ایمان سے اور کہا وہ سکھایا گیا ہے یہ دیوانہ ہے۔ یعنی
بعضوں نے یوں کہا اور بعضوں نے یوں اور باوجود اس سبب کے
جس وقت وعدہ ایمان کا دیتے ہیں
15 اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ (وقف لازم)
تحقیق ہم دُور کرنے والے ہیں عذاب کے تھوڑی دیر تک یعنی قحط
کو دُور کریں ہم ساتھ دُعا پیغمبر کے لیکن کچھ فائدہ نہ دیوے تحقیق تم
پھرنے والے ہو کفر میں۔ لاتے ہیں کہ ابوسفیان ساتھ ایک جماعت
کے قریش کے بیچ مدینے کے آیا اور وہ ساتھ خدا کے سوگند پیغمبر
کو دی اور آنحضرتؐ نے دعا فرمائی بلا قحط کی دور ہوئی اور وہ ویسے
ہی اوپر کفر کے مضبوط تھے اور ساتھ قول بعضوں کے کہ دخان کو
علامت قیامت کی سے مُراد رکھتے ہیں جب لوگ دُعا اور زاری
کریں پیچھے چالیس دن کے دخان دور ہووے اور پھریں ساتھ
اس حال کے کہ رکھتے تھے شرک سے اور فسق سے
16 یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝
یاد کر اس دن کو کہ پکڑیں گے ہم کافروں کو پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلہ
لینے والے ہیں کافروں سے قیامت کے دن ساتھ عذاب بڑے
کے قتل سے اور قید سے
وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ
17 رَسُوْلٌ كَرِیْمٌ ۝ اور تحقیق آزمایا ہے ہم نے آگے کافروں کے
کے قوم فرعون کی کو اور آیا ساتھ ان کے پیغمبر بزرگوار حسب اور
نسب اور خلق میں یعنی موسیٰ بیٹا عمران کا
18 اَنْ اَدُّوْٓا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝
اس واسطے آیا کہ بھیج دو طرف میرے اللہ کے بندوں کو کہ بنی اسرائیل
ہیں تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر امانت دار ہوں اوپر وحی کے
اور میں بھی ہوں نیک خواہی خلق کی میں
وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّیْٓ اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ
19 مُّبِیْنٍ ۝ اور آیا ہوں میں اس واسطے کہ بلندی اور سرکشی نہ کرو
تم اوپر اللہ کے تحقیق میں آیا ہوں تمہارے پاس لے کر معجزہ
روشن کرنے والا ثبوت اپنی کا قوم فرعون کی نے بعد سننے اس بات
کے قصد ایذا موسیٰ علیہ السلام کا کیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
20 وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝
اور تحقیق میں نے پناہ پکڑی ہے ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار
تمہارے کے اس سے کہ سنگسار کرو تم مجھ کو یا مارو تم یا گالیاں دو تم وہ
نگہدار میرا ہے
21 وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ اور اگر ایمان نہ
لاؤ تم ساتھ میرے پس کنارہ کرو مجھ سے اور ایذا نہ دو مجھ کو
22 فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝ پس
دعا کی موسیٰؑ نے پروردگار اپنے کو کہ تحقیق یہ گروہ قبطیوں کا قوم
قائم اوپر کفر کے ہیں یعنی ہلاک کر تو ان کو کہ مشرک ہیں حق تعالیٰ نے
دُعا اس کی قبول کی اور کہا
23 فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ پس لے جا تو
اے موسیٰؑ رات کو بندوں میرے کو مصر سے تحقیق تم پیچھا کیے گئے ہو
فرعون پیچھے آتا ہے اور جب دریا پر پہنچے تو عصا مار تو دریا پھٹے اور
راہیں ظاہر ہوں تو بنی اسرائیل گذریں

Marfat.com

۲۴ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ۝
اور چھوڑ دے تو دریا کھلا ہوا یعنی اوپر اسی طرح کے کہ راہیں بیچ اس
کے ظاہر ہوئیں دوسری بار عصا اوپر اس کے نہ مار تو اوپر حالت اپنی
کے جاوے تو قبطیاں بیچ اس دریا کے آویں اور نہ ڈر تحقیق قوم
فرعون یعنی لشکر فرق کیے گئے ہیں کہ سب بیچ دریا کے غرق ہوویں
گے پس فرعون سمیت تمام غرق ہوئے

۲۵ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ
۲۶ ۲۷ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝ بہت
چھوڑ گئے فرعون والے باغوں سے اور چشموں اور نہروں سے اور
کھیتیاں اور مکان نیک آراستہ کیے گئے اور اسباب نعمت کے
کہ تھے بیچ اس کے خوش حال اور شاد کام

۲۸ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ ہمارا کام
ساتھ کافروں کے ایسا ہی ہے اور میراث دی ہم نے مکانوں کی قوم
دوسروں کو کہ بنی اسرائیل ہیں

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ نہ روئے
اوپر ان کے آسمان اور زمین یعنی ہلاک ان کے سے کسی کو حساب نہ
ہوئے اور معالم میں لایا ہے کہ جب مومن مرے چالیس دن رات
زمین آسمان اوپر اس کے روویں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول
ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
بندہ نہ ہووے مگر کہ اس کو دو دروازے ہوویں ایک دروازہ کہ روزی
اس کی اس جگہ سے نیچے اترے اور ایک دروازہ کہ عمل اس کا ادھر
سے اوپر جاوے اور جب بندہ مر جاوے یہ دونوں دروازے نازل
ہونے رزق کے سے اور بلند ہونے عمل کے سے محروم رہیں اوپر اس
کے روویں، عطا رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ رونا آسمان کا سرخی کناروں
اس کے کی ہے اور معالم میں لایا ہے کہ جب حسین رضی اللہ عنہ
شہید ہوئے آسمان اوپر اس کے رویا اور رونا اس کا وہ تھا کہ کناروں
سے سرخ ہوا اور اسی مقدمے میں کہا ہے

این سرخی شفق کہ برین چرخ بے وفا است
ہر صبح وشام بہر شہیدان کربلا است
گر چرخ خون ببارد ازین غصہ در خور است
در خاک وخون بگرید ازین ماجرا روا است

اور کہا ہے رونا آسمان اور زمین کا مانند رونے آدمیوں کے ہے
اور بعضے اوپر اس بات کے ہیں کہ نشانی اوپر ان کے ظاہر ہوئے
کہ دلیل اوپر غم اور غصے کے ہووے جیسے رونا کہ اکثر دلالت کرنے
والا ہوتا ہے اوپر غم کے اور اوپر ہر رنج کے جو فرعونیوں کو کوئی عمل
ایسا نہ تھا کہ اوپر آسمان کے جاتا اور اوپر زمین کے کوئی کام نیک
نہ کیا تھا آسمان اور زمین اوپر ان کے نہ روئے

۲۹ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝ اور نہ تھے فرعون والے فرصت ع ۱۴
دیے گئے ایک وقت سے دوسرے وقت تک

۳۰ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝
البتہ تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنے والے
سے کہ بندگی فرعون کی تھی اور قتل بیٹوں کا
مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ
۳۱ الْمُسْرِفِينَ ۝ قید فرعون کی سے تحقیق کہ وہ تھا سرکشی اور بلندی
کرنے والا زیادتی کرنے والوں سے یعنی کافروں سے

۳۲ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝
اور البتہ تحقیق پسند کیا ہم نے موسیٰ کو اور مومنوں بنی اسرائیل کو اوپر
عالموں کے یعنی جانا ہم نے کہ موسیٰ اور بنی اسرائیل لائق پسند کرنے
کے ہیں اوپر عالموں زمانے ان کے کے

۳۳ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ۝ اور
دیا ہم نے ان کو نشانیوں قدرت کی سے جو چیز کہ بیچ اس کے
نعمت ظاہر تھی جیسے پھٹنا دریا کا اور اترنا من اور سلویٰ کا

۳۴ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا
۳۵ الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ۝ تحقیق یہ گروہ قریش کا البتہ
کہتے ہیں نہیں ہے آخر کار مگر مرنا ہمارا پہلی بار کا دنیا میں اور پھر
پیچھے اس کے جینا نہیں ہے اور نہیں ہیں ہم اٹھائے گئے قبروں سے
پیچھے مرنے کے

۳۶ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ پس لاؤ تم

Marfat.com

باپ دادوں ہمارے کو قبروں سے زندہ کر کر اگر ہو تم سچے بیچ قیامت ہونے کے اور بیچ اٹھنے کے پیچھے موت کے یہ بات ان سے جہل تھی اس واسطے کہ جو کچھ نہ جائز ہووے ظاہر ہونا اس کا خلا سے بیچ وقت خاص کے لازم ہووے ظاہر اس کا ہونا بیچ وقت اور کے کہ ہر کوئی چاہے میسر نہ آوے وعدہ بعث کا بیچ آخرت کے ہے اگر دنیا میں واقع نہ ہووے کسی کو اوپر اس کے زور نہ پہنچے

اَھُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ؕ
۳۷ اَھْلَکْنٰھُمْ ز اِنَّھُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ۝ آیا قوم قریش کے
بہتر ہیں بیچ قوت اور مال کے اور شوکت کے یا قوم تبع حمیری کی کہ ایک لشکر تھے ساتھ دبدبہ اور نہایت کثرت سے وہ لوگ بھی کہ تھے آگے قوم تبع کے سے مانند عاد اور ثمود کے اور سواتے ان کے جو ایمان نہ لاتے ہلاک کیا ہم نے ان کو تحقیق تھے وہ ایک گروہ کفر کرنے والے اور منکر بعث اور حشر سے اور فحوائے کلام اخبار کے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بادشاہ حمیر سے اور کنیت اس کی ابو کرب اور نام اس کا سعد بن ملیکا کرب تھا ساتھ حشمت اور تبع کے مشرق سے مغرب تک عالم میں پھرا اور حیرہ کو بنا کیا اور سمرقند بھی ساتھ قول مشہور کے اس نے بنایا اور ایک روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ وہ پیغمبر ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں جانتا میں کہ تبع پیغمبر تھا یا کوئی اور تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ گالی نہ دو تم تبع کو کہ اسلام لایا ہے اور اس واسطے اللہ تعالیٰ نے مذمت کلام اس کے کی نہ کی اس کی اور معالم میں لایا ہے کہ ایک وقت مدینے میں بیٹے اس کے کو مارا اور اس نے ساتھ قصد اہل اس کے کے لشکر جمع کیا اور وہ خبر بنی قریظہ سے کہ کعب اور اسد نام رکھتے تھے یہ سن کر نزدیک اس کے گئے اور کہا یہ جرأت نہ کر کہ مدینہ جگہ ہجرت آخری زمانے کے پیغمبر کی ہے اور تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی اور وہ قتل اور غارت اہل مدینہ کے سے گزرا اور آتش پرست تھا اوپر ہاتھ ان دونوں زاہدوں کے مسلمان ہوا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے متوجہ یمن کا ہوا ایک شخص نے ہذیل سے اوپر سر راہ اس کے لے آکر کہا کہ راہ دکھلاؤں میں تجھ کو ساتھ ایک گھر کے کہ بیچ اس کے خزانہ ہے چاندی سے اور موتیوں سے اور مونگے اور زمرد سے کہا اس نے کہاں ہے کہا کہ بیچ مکے کے اور غرض اس کی وہ تھی کہ وہ قصد خانۂ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہووے تبع نے قصد گنج اور خانۂ کعبہ کا درمیان لایا کہا اس کو اور لوگوں نے کہ اے بادشاہ وہ بزرگ ترین مکان ہے اوپر روئے زمین کے اور کوئی قصد اس کا نہ کرے مگر کہ ہلاک ہووے تجھ کو وہاں جا کر تعظیم اور قربانی چاہیے کرنی تبع گیا اور اس کو جامہ پہنایا اور چھ ہزار اونٹ قربان کیے اور وہاں سے یمن متوجہ ہوا قوم اس کی نے کہ حمیر تھی مخالفت شروع کی کہ تو دین ہمارے سے پھرا ہم ساتھ تیرے موافقت نہیں کرتے تبع نے دلیلیں خدا پرستی کی اوپر ان کے پڑھیں اور انہوں نے اس سے دشمنی اور زیادہ کی اور کہا ہم ساتھ آگ کے امتحان کرتے ہیں اور آگ تھی بیچ دامن ایک پہاڑ کے۔ پہاڑوں یمن کے سے جب دو آدمیوں کا آپس میں جھگڑا ہوتا تھا تو بیچ اس آگ کے ڈالتے تھے جھوٹا جل جاتا تھا اور سچا سلامت نکلتا تھا القصہ احبار ساتھ مصحفوں اپنے کے بیچ آگ کے گئے اور سلامت باہر آتے اور آتش پرست اس میں جا کر سب جلے واللہ اعلم بالصواب روایتیں اس میں بہت ہیں بسبب طول کے نہیں لکھیں اگر کوئی چاہے تفسیر حسینی ملاحظہ کرے

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا
لٰعِبِیْنَ ۝ اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو ۳۸
کچھ کہ بیچ ان دونوں کے ہے بازی کرنا اور کھیلنا یعنی ساتھ حکمت کے پیدا کیا ہے ہم نے اور نہ ساتھ بازی کے اور حکمت سے نہیں لائق ہے کہ آدمیوں کو معطل چھوڑیں ہم بے ثواب کے اور عذاب کے
مَا خَلَقْنٰھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا
یَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں پیدا کیا ہم نے اہل آسمان اور زمین کو مگر ساتھ ۳۹
حق اور راستی کے کہ وہ ثواب دینا ہے اوپر بندگی کے اور عذاب ہے اوپر گناہوں کے ولیکن بہت کافروں سے بسبب غفلت کے

Marfat.com

نہیں جانتے ہیں کہ کام حکم کا ساتھ حق کے ہووے
۴۰ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ تحقیق
وہ دن جدا ہونے حق کا باطل سے ہے یا جدائی کرنے والا درمیان
مومن اور کافر کے یا عبادت کرنے والے اور گنہگار کے وقت جمع
ہونے سب آدمیوں کا ہے
یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا وَّ لَا
۴۱ هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ وہ دن ایسا ہے کہ دور نہ کرے کوئی دوست
کسی دوست اپنے سے کسی چیز کو عذاب ہمارے سے اور فائدہ نہ
پہنچاوے کوئی آدمی کسی آدمی کو ساتھ کسی چیز کے اور نہ ہوویں
دوست کہ یاری دیئے جائیں اور دوستوں سے
اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ
۴۲ الرَّحِیْمُ ۝ مگر وہ کوئی کہ بخشا ہووے اللہ نے اوپر اس کے
یعنی مومن وہ یاری کریں ایک دوسرے کو ساتھ شفاعت کے تحقیق
اللہ غالب ہے جس کسی کو کہ وہ عذاب کرے یاری نہ کر سکے کوئی
مہربان ہے اور جس کسی کے رحمت کرے اس کو رتبہ شفاعت کا دیوے
۴۳ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ
۴۴ الْاَثِیْمِ ۝ تحقیق کہ درخت زقوم کا یعنی میوہ اس کا کھانا
گنہگاروں کا ہے یعنی ابوجہل کا اور یہ زقوم جس وقت کھاویں گے
۴۵،۴۶ كَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۝ مانند
تانبے اور قلعی گلی ہوئی کے جوش مارے بیچ پیٹوں کے جوش مارنا
پانی گرم کے یعنی ٹکڑے کرے انتڑیوں کو ان کی اور گلا دیوے
پس اللہ تعالیٰ شعلہ آگ کے کو کہے
۴۷ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ پکڑ تو اس
گنہگار کو پس کھینچ اس کو ساتھ غضب اور غصّہ کے طرف میانہ
دوزخ کے
۴۸ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ۝
پس اس وقت ڈالو تم اوپر سر اس کے کے عذاب پانی گرم کے سے
تا تمام بدن باہر سے اس کا عذاب پانے والا ہووے جیسے اندر
اس کا زقوم سے معذب ہے کہیں فرشتے خاص اس گنہگار کو

۴۹ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ۝ چکھ تو اور کھینچ
تو اس عذاب کو تحقیق کہ تو عزیز اور پیارا ہے نزدیک قوم اپنی کے
بزرگوار ہے ساتھ گمان اپنے کے ابوجہل کہتا تھا کہ میں عزیز تر اور
بزرگ تر اہل وادی کا ہوں اور بطحا میں عزیز تر اور بزرگ تر مجھ سے
نہیں ہے۔ اُس دن یعنی قیامت کو اللہ تعالیٰ فرماوے کہ اس کو کہو
عذاب کھینچ کہ تو دعویٰ کرتا تھا کہ عزیز تر اور بزرگ تر ہوں میں
۵۰ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ تحقیق یہ عذاب وہ
ہے کہ تم تھے ساتھ اس کے شک لاتے تھے تو اب اس عذاب کو
ظاہر دیکھا تم نے
۵۱ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ تحقیق پرہیزگار بیچ
مکان امن کے ہوں گے یعنی اس مکان میں کہ بیچ اس کے آفت
اور خوف نہ ہووے
۵۲ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۝ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ
۵۳ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ بیچ باغوں کے اور چشموں کے
پہنتے ہیں حریر نازک اور چوڑی سے جس حال میں کہ مقابل ایک
دوسرے کے ہوں گے بیچ مجلسوں کے تو آپس میں دوستی کرتے
ہوویں اور تفسیر سورۂ اماوی میں لایا ہے کہ یہ متقابل دن مہمانی کے
ہووے بیچ دار الجلال کے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اوپر ایک خوان کے
بٹھاوے اور سبھوں کا منہ روبرو ایک دوسرے کے ہووے
۵۴ كَذٰلِكَ ۟ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۝ اسی طرح
اوپر اس حال کے ہوویں بے تغیر اور تبدیل کے اور نزدیک کرتے ہیں
ہم پرہیزگاروں کو ساتھ عورتوں سفید کشادہ چشم کے اور اختلاف ہے
اس میں کہ وہ عورتیں دنیا کی ہوویں یا حوریں بہشت کی
۵۵ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ۝ چاہتے ہیں
یعنی مانگتے ہیں بیچ بہشت کے جس میوے سے کہ آرزو رکھتے ہیں جس
حال میں کہ بے خوف ہیں نقصان سے
لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی
۵۶ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ اور نہ چکھیں بیچ
آخرت کے موت کو مگر موت پہلی کہ بیچ دنیا کے چکھی ہے اور جو کچھ

Marfat.com

مقرر کیا گیا نزدیک آدمیوں کے ہے سب زندگی کو موت پیچھے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ زندگی بہشت کی کو کہ موت نہیں ہے اور نگاہ رکھتا ہے اللہ بہشتیوں کو اور ان سے دور کرتا ہے عذاب دوزخ کا

۵۷ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
ازروئے فضل اور کرم کے کہ واقع ہے پروردگار تیرے سے وہ پھرنا عذاب کا اور زندگی ہمیشگی کی بہشت میں وہی ہے مطلب یابی اور چھٹکارا بڑا

۵۸ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝
پس سوائے اس کے نہیں ہے کہ آسان کیا قرآن کو کہ نیچے بھیجا ہم نے ساتھ زبان تیری کے شاید کہ قوم تیری سمجھیں اور ساتھ اس کے نصیحت پکڑیں اور وہ تحقیق نصیحت پکڑنے والے نہ ہوتے

۵۹ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝ پس انتظار کر تو ساتھ اس چیز کے کہ اوپر ان کے اترے تحقیق کہ وہ بھی منتظر ہیں تو کیا چیز ساتھ تیرے نازل ہووے لیکن تیری طرف نصرتِ الٰہی ہوگی اور ان کی طرف عذاب خدا کا

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

۱ حٰمٓ ۝ یہ حروف جدا جدا اشارہ ہے خدائے تعالیٰ کے ناموں سے جیسا کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ نام حفیظ اور حیّ کے اور میم سے اشارہ ہے ساتھ نام ملک اور مجید کے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے ان دو ناموں کی جو

۲ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝
اترا ہوا ہے قرآن خدائے تعالیٰ کے پاس سے جو وہ بڑا زبردست اور مضبوط حکم کرنے والا ہے جو اس کا حکم ہرگز کسی طرح پھرتا نہیں۔

۳ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ؕ
بے شک آسمانوں میں تارے اور چاند سورج اور زمین میں دریا اور پہاڑ اور درخت اور چرند اور پرند ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے ایمان لانے والوں کے جو یہ نشانیاں دیکھ کر جانیں جو ان چیزوں کا پیدا کرنے والا بہت بڑا ہے اور نشانیاں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ
۴ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ۙ تمہارے پیدا کرنے میں جو ایک بوند پانی سے کس کس طرح سے بنایا تم کو اور وہ جو پھیلاتے اور بکھیرے ہیں جانور چھوٹے بڑے جانور طرح طرح کی صورت شکل اور رنگ کے

نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے جو یقین لاتے ہیں

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
۵ وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝
اور بدلنا رات دن کا جو کبھی رات بڑی اور کبھی دن بڑا ہوتا ہے اور وہ جو اتاری خدائے تعالیٰ نے آسمان سے روزی مینہ کے سبب پھر جلایا اس مینہ سے زمین کو بعد مرنے زمین کے اور پھرنا بادلوں کا جو کبھی مشرق کی طرف سے اور کبھی مغرب کی طرف سے آتے ہیں کہ بعضے مینہ کو لاتے ہیں اور بعضے مینہ کو لے جاتے ہیں یہ سب چیزیں طرح طرح کی نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے غور کرنے والوں کے جو عقلمند ہیں اور سوچ کرتے ہیں

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ
۶ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ باتیں سب نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی جو پڑھتے اور سناتے ہیں ہم تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی باتیں جو اس میں کچھ شک و شبہ نہیں پھر اب کونسی بات ہے بعد خدائے تعالیٰ کے قرآن کے اور معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اس پہ ایمان لاؤ گے اور اسے یقین کر سچ جانو گے

Marfat.com

۷ وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ ۙ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ
۸ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ بہت بڑا عذاب ہوتا ہے سب
جھوٹوں بڑے گنہگاروں پر ایسے کہ جو ان میں سے ایک سنتا ہے خدائے تعالیٰ کے قرآن کی آیتیں جو پڑھی جاتی ہیں اس پہ پھر نہیں چھوڑتا اپنے گناہ کو اور ان ہی گناہوں میں مشغول ہے اور کیئے جاتا ہے تکبری سے گویا کہ وہ قرآن کی آیتیں سنتا ہی نہیں شرارت سے پھر خبر دے اسے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ
۹ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ؕ اور جب جانیں یعنی جس
وقت سنیں ہمارے قرآن کی کوئی آیت تو ٹھٹھوں میں پکڑتے ہیں اس آیت کو تو وہ ٹھٹھے مارنے والے تو اُن ہی واسطے ہے عذاب خوار کرنے والا ایساکہ

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا
كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ
۱۰ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ؕ ان کے منہ کے آگے دوزخ ہے
اور دور نہ کرے گا اس دوزخ کو ذرا بھی ان سے ان کا کام وہ جو انہوں نے کمائی کی تھی دنیا میں اور نہ وہ چیز دور کر سکے گی عذاب کو جس کو پکڑتے تھے سوائے خدائے تعالیٰ کے دوست یعنی بتوں کو جو سوائے خدائے تعالیٰ کے دوست رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ قیامت کو عذاب سے چھڑا دیں گے سو وہ کچھ کام نہ آویں گے اور ذرا بھی عذاب دور نہ کر سکیں گے اور ان پہ عذاب ہوگا حد سے زیادہ بڑا

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
۱۱ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ یہ قرآن سبب راہ
پانے کا ہے اور جو کوئی نہ مانے اپنے پروردگار کے قرآن کی آیتوں کو ان لوگوں کے واسطے عذاب بہت سخت ہے دُکھ دینے والا

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ
۱۲ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
خدائے تعالیٰ وہ ہے جس نے تابعدار کر دیا تمہارا دریاؤں کو جو چلی جاتی ہے اس کے اوپر بہتی ہوئی کشتی خدائے تعالیٰ کے حکم سے اور تو کہ تلاش کرو کمائی کی خدائے تعالیٰ کے فضل سے کشتیوں میں بیٹھ کر سوداگری کرنے جاؤ اور تو شاید کہ ان نعمتوں کا شکر بجالاؤ

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
۱۳ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝
اور تابعدار کر دیا خدائے تعالیٰ نے تمہارے واسطے ان کو جو چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں جیسے چاند سورج مینہ بدلی باؤ اور جو کچھ کہ زمین میں ہے جیسے کہ پہاڑ دریا درخت یہ سب تمہارے واسطے پیدا کیے ہوئے ہیں نعمتیں خدائے تعالیٰ کی طرف سے بے شک ان چیزوں میں نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے اس قوم کے جو فکر کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کی نعمتیں دیکھ کر۔ کہتے ہیں کہ ایک منافق نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مکے میں زبوں کہا تھا انہوں نے سنکر چاہا کہ اس سے بدلہ لیویں خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
۱۴ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ کہہ ان
لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں تو معاف کریں اور بخش دیویں یعنی بدلہ لینے کا ارادہ نہ کریں ان لوگوں سے جو امید نہیں رکھتے خدائے تعالیٰ کے دلوں کی اور ان دنوں سے نہیں ڈرتے جو وہ دن ان کے عذاب کے ہیں تو بدلہ دیوے خدائے تعالیٰ اس قوم کو ساتھ ان چیزوں کے جو دنیا میں کمائی اور کسب کرتے تھے گناہوں کا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۡ
۱۵ ع ۱ ۱۷ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ جو کوئی کرے گا اچھے کام پھر وہ
اپنے واسطے ہیں جو ان اچھے کاموں کا ثواب اسے ملے گا اور جس نے برا کام کیا اس برے کام کی برائی اسی پہ ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف پھرو دل اور جان سے

Marfat.com

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ
النُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى
۱۶ الْعٰلَمِيْنَ ۚ اور بے شک دی ہم نے یعقوب نبیؑ کی اولاد کو کتاب
توریت اور انجیل اور حکومت اور پیغمبری یعنی بنی اسرائیل کی قوم سے
بہت پیغمبر پیدا ہوتے اور بہت بادشاہ ہوتے اور دی ہم نے روزی
ان کو پاکیزہ ستھری چیز سے یعنی من وسلوٰی حضرت موسٰی علیہ السلام کی
امت کو اور مائدہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی امت کو اور بڑائی دی ہمنے ان کو بہت خلقت پر
وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
۱۷ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اور دی ہم نے بنی اسرائیل کو دلیل روشن دین کی پھر
اختلاف نہ کیا اور نہ پھٹے آپس میں مگر پیچھے اس کے جو آئی ان پاس سمجھ
یعنی اوّل توریت کی سب آیتوں سے جان چکے تھے کہ آخری زمانہ کا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا اور کہتے تھے کہ ہم اس پر ایمان لاویں گے
جب وہ پیدا ہوا ساتھ دلیل روشن کے تو نہ مانا اور عداوت کی
اور آپس میں پھٹ گئے بے شک خدائے تعالٰی حکم کرے گا ان میں
قیامت کے دن اس چیز میں کہ یہ جھگڑتے ہیں اور توریت کی
آیتوں کو بدلتے ہیں
ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا
۱۸ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر بنی اسرائیل
کے بعد مقرر کیا تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک راہ پر دین کے
کام کی پھر تو اسی دین کی راہ پر چل اور تابعداری مت کر ان لوگوں کے
جی کی خوشی کی جو نہیں جانتے کہ بہتر اور سچا دین کونسا ہے
اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ
۱۹ الْمُتَّقِيْنَ ۝ بے شک وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نیا دین یہ چھوڑ دے
وہ دور نہ کر سکیں گے تجھ سے کچھ ذرا بھی عذاب خدائے تعالٰی کا اگر
تجھ پر ہووے یعنی اگر تو ان کا کہا مانے اور تجھ پر عذاب آوے تو
وہ دُور نہ کر سکیں گے ظالم جو ایمان نہیں لاتے دوست ہیں آپس میں

ایک دوسرے کے اور خدائے تعالٰی دوست ہے ڈرنے والوں کا جو
خدائے تعالٰی کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور گناہ نہیں کرتے
هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ
۲۰ يُّوْقِنُوْنَ ۝ یہ راہ دین اسلام کی ہے سوجھ کی بات ہے اور راہ
دکھاتا ہے لوگوں کو اور بخشش ہے خدائے تعالٰی کی طرف سے واسطے
اس قوم کے جو یقین لاتے ہیں کہتے ہیں کہ بعضے مشرک مکے کے مسلمانوں
کو کہتے تھے کہ تم جو کہتے ہو کہ قیامت ہوگی یعنی سب مردے قبروں سے
اُٹھیں گے حساب دینے کو اگر یہ بات سچ ہے تو تب بھی ہم تم سے بہتر
اور صاحب عزت اور دولتمند ہوں گے جیسے اب ہیں تب یہ
آیت اتری
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ
نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا
۲۱ ع ۸ يَحْكُمُوْنَ ۝ کیا سمجھتے ہیں اپنے حساب میں وہ لوگ جو کرتے ہیں
برائیاں یعنی مشرک سمجھتے ہیں کہ کریں گے ہم اُن کو مانند ان لوگوں کے
جو ایمان لاتے اور انہوں نے اچھے کام کیے ہیں یعنی یہ بات مشرک
غلط سمجھتے ہیں کہ مسلمان اچھے کام کرنے والے اور کافر برابر ہوں گے
قیامت کے دن برابر زندگانی ان کی اور موت ان کی یعنی یہ مسلمان جو
مومن پاک مریں گے ویسے ہی اُٹھیں گے قبروں سے پھر برابر کیونکر ہوں
گے کافروں کے بُری بات ہے یہ جو کہتے ہیں جو کافر اور مسلمان کو اس
جہان میں برابر جانتے ہیں
وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى
۲۲ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور پیدا کیا
خدائے تعالٰی نے آسمان کو اور زمین کو سچ اور ٹھیک ساتھ درستی اور
انصاف کے اور تو بدلہ ملنا ہے ہر ایک شخص کو ساتھ اس چیز کے جو اس
نے کام کیا دنیا میں اور یہ سب لوگ ظلم نہ کیے جاویں گے یعنی کسی پر ذرا
بھی ظلم نہ ہوگا ہرگز جیسے جیسے کام کیے ہیں اسی کے موافق بدلہ ملے گا
اس کے بُرے کام کیے ہوتے سے زیادہ عذاب نہ ہوگا ہرگز
کسی پر

Marfat.com

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ
اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ
عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ
۲۳ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اے بھلا دیکھتا ہے تو اس کو جس نے پکڑا
اپنا خدا اپنے جی کی خوشی کا یعنی جس چیز کو چاہا اپنا خدا بنا لیا جیسے
کہ ایک پتھر کو پوجتے تھے پھر جو کوئی اور پتھر اچھا نظر آیا اسے
پوجنے لگے تو ویسے شخص کو گم کیا خدائے تعالیٰ نے سیدھی راہ سے
جان بوجھ کر اور مہر کی خدائے تعالیٰ نے اُن کے کانوں پر اور دل پر
ان کے مہر کی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈالا جو سچی بات نہ سنیں
اور نہ سمجھیں اور نہ دیکھیں پھر کون سیدھی راہ بتاوے ان کو بعد اس
کے جو خدائے تعالیٰ گمراہ کرے اسے یہ بات نہیں سمجھتے اور اس
بات میں فکر نہیں کرتے جو ہم کس چیز کو پوجتے ہیں جو یہ خدائے تعالیٰ
کے لائق نہیں

وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ
نَحْیَا وَمَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ
۲۴ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ۝ اور کہتے ہیں وہ
لوگ جو قیامت کو سچ نہیں جانتے کہ نہیں ہے زندگانی مگر یہی دنیا
میں مرنا اور جینا ہے ہمارا اور نہیں مارتا ہم کو مگر زمانہ اور نہیں ہے
اس بات کے کہنے والے کو اس بات سے کچھ خبر یوں ہی گمان سے
اور وہم و خیال سے کہتے ہیں یعنی نہیں جانتے کہ زمانے کا بدلنا اور
پھرنا اور لوگوں کو مارنا اور جلانا اور پیدا کرنا یہ سب خدائے تعالیٰ
کے اختیار میں ہے اس بات سے بے خبر ہیں

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ
اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝
اور جب پڑھی جاتی ہیں ہمارے قرآن کی آیتیں روشن ان کے آگے
تو نہیں ہیں دلیل ان کو یعنی لاجواب اور ناچار ہوتے ہیں جواب نہیں
دیتے مگر وہ یہ کہ بات کہیں کہ لاؤ اور جلاؤ ہمارے باپ دادا کو
اگر تم سچے ہو یعنی تم جو کہتے ہو کہ مرکر جیویں گے ہم اس بات
کو تب سچ جانیں کہ ہمارے باپ دادا موئے ہوؤں کو جلا کر بلا دو

قبروں میں سے یہ بات دشمنی اور جہالت سے کہتے ہیں اس واسطے کہ
مرکر جی اُٹھنے کا ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جو قیامت کو سب مردے
قبروں سے اُٹھیں گے

قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یَجْمَعُكُمْ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
۲۶ ع ۱۹ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدائے تعالیٰ
جلاتا ہے یعنی پیدا کرتا ہے تم کو ماؤں کے پیٹ سے پھر مارتا ہے
تم کو دنیا میں پھر اکٹھا کر رکھتا ہے تم کو قبروں میں قیامت کے دن
تک یعنی قیامت تک تم کو بعد مرنے کے ایک مکان میں اکٹھا کر
رکھتا ہے جو قیامت کے آنے میں کچھ شبہ نہیں ہے پر بہت لوگ
نہیں جانتے اس بات کو جہالت سے

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَیَوْمَ تَقُوْمُ
۲۷ السَّاعَةُ یَوْمَىِٕذٍ یَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی
کو لائق ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور قیامت کے دن
کی بھی بادشاہت اسی کے لائق ہے وہ دن قیامت کا جو اس دن
خراب اور رسوا ہوں گے جھوٹے جو اس دن کو جھوٹ سمجھتے تھے

وَتَرٰی كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤی
۲۸ اِلٰی كِتٰبِهَا ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور
دیکھے گا اے دیکھنے والے اس دن ہر قوم کو دوزانو بیٹھے ہوئے خوف
الٰہی سے جو سب قوم بُلائی جاویں گی حساب کے کاغذوں کی طرف یعنی
جو کچھ دنیا میں انہوں نے کام کیے ہیں ہمارے فرشتے لکھتے جاتے ہیں
اس دن وہ سب کے کاغذ موجود ہوں گے اور ہر ایک شخص کو اس کا
اعمال نامہ دیویں گے اور کہیں گے کہ آج بدلہ دیا جاوے گا تم کو ان
کاموں کا جو تم نے دنیا میں کیے تھے

هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ
۲۹ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ یہ کتاب یعنی تمہارے اعمال نامے بات
کریں گے تم سے سچ جو دنیا میں کام کیے ہیں وہ سب سچ اسی میں
موجود لکھے ہوتے ہیں ذرا دیکھ لو بیشک ہم لکھواتے رہے
فرشتوں سے جو تم کرتے رہے دنیا میں

Marfat.com

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدْخِلُهُمْ
۳۰ رَبُّهُمْ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝ پھر وہ
لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے یعنی خدائے تعالیٰ
اور اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر کا حکم بجا لائے پھر ان لوگوں کو لے آوے گا
اور داخل کرے گا پروردگار ان کا اپنی بخشش اور مہربانی میں جو
بہشت ہے یہ بہشت میں لانا یہی بڑی مراد پانی ہے صریحًا جو اس
سے بڑی نعمت کوئی نہیں
وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ
تُتْلٰی عَلَیْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا
۳۱ مُّجْرِمِیْنَ ۝ اور وہ لوگ جنہوں نے نہ مانا حکم خدا اور رسولؐ کا
ان کو کہیں گے فرشتے خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہ اے کیا تمہارے آگے
نہ پڑھتے تھے ہمارے قرآن کی آیتوں کو پیغمبر ہمارے بھیجے ہوئے
پھر تم نے غرور اور تکبری کی اور تھے تم لوگ گنہگار برے کام کرنے
والے جو پیغمبر کو جھوٹا کہتے تھے اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک
مقرر کرتے تھے بغیر سند اور دلیل کے
وَاِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَیْبَ
فِیْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا
۳۲ وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ۝ اور جب کہتے تھے تمہارے آگے
کہ بے شک وعدہ خدائے تعالیٰ کا ہونا اور سب سے حساب لینا
سچ ہے کچھ اس میں شک نہیں ہے تم کہتے اس وقت کہ ہم نہیں
سمجھتے کہ قیامت کیا ہے اور ہمارے گمان میں بھی نہیں مگر ایک
تمہارے گمان میں یعنی ہم جانتے ہیں کہ تمہیں بھی گمان ہے قیامت
کے آنے کا یقین تمہیں بھی نہیں اور ہم تو بے گمان ہیں یعنی ہمیں تو
یقین ہے کہ قیامت ہرگز نہ ہوگی
وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
ع ۱۱ ۳۳ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور ظاہر ہوں گی ان کے سامنے
قیامت کے دن برائیاں ان کے کاموں کی جو دنیا میں کرتے تھے
اور الٹ پڑے گی ان پر وہ چیز جس کو وہ ٹھٹھے مارتے تھے دنیا
میں یعنی وہ جو عذاب کو جھوٹ جانتے تھے اور ہنسی میں ڈالتے
تھے اسی عذاب میں گرفتار ہوں گے اور آرزو کریں گے کہ وہاں
سے نکلیں تب
وَقِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ
۳۴ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝
کہیں گے ان کو کہ آج بھلا دیویں گے تم کو اور پڑا رہنے دیں گے آج
کے دن تم کو عذاب میں جیسے کہ تم نے بھلایا تھا اور سچ نہ جانتے تھے
تم دیکھنا اس دن کا اور تیاری نہ کی تم نے آج کے دن کی عذاب سے
چھوٹنے کی سو اب جگہ تمہارے رہنے کی آگ ہے اور نہیں ہے تمہارے
واسطے آج کوئی حمایتی مدد کرنے والا جو چھڑا دے اس آگ کے
عذاب سے تم کو
ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ
غَرَّتْكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا
۳۵ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ یہ عذاب میں ڈال کر بھولنا تم کو اس
واسطے ہے جو تم پکڑتے تھے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو ٹھٹھے میں اور
مسخری کرتے تھے ان سے یعنی قرآن کی آیتوں کی حرمت نہ کرتے
تھے اور انہیں بزرگ نہ جانتے تھے اور مغرور ہوتے تھے تم دنیا کی
زندگی پر پھر آج باہر نہ نکالے جاویں گے کافر آنے عذاب سے
اور نہ اس لائق ہیں جو کوئی انہیں خوش چاہے یعنی کوئی انہیں نہ
کہے گا کہ تم تقصیر معاف کراؤ اپنی یا کوئی ترس کھاوے ان کا حال
دیکھ کر
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ
۳۶ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پھر خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہیں تمامی تعریفیں
اور بڑائیاں جو پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور پیدا کرنے والا ہے زمین کا اور پیدا کرنے والا ہے
سارے جہان کی خلقت کا وہی ایک ہے
وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ
۳۷ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ع اور اسی خدائے تعالیٰ کو لائق ہے سب طرح
سے بڑائی اور بزرگی آسمانوں میں اور زمین میں یعنی آسمانوں کے
رہنے والے اور زمین کے رہنے والے سب اس کی بڑائی اور
تعریف کرتے ہیں جو سب کو اس نے پیدا کیا ہے اور وہی ہے سب

Marfat.com

بڑا زبردست مضبوط کام کرنے والا جو اس کے کام میں کسی طرح کا نقصان اور عیب نہیں ہے اور کوئی چیز حکمت سے خالی نہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

۱ حٰمٓ ۚ معنی ان حرفوں کے جدا جدا اشارات ہیں خدا اور رسولؐ کے درمیان بعضوں نے کہا ہے کہ حاؔ سے اشارہ ہے ساتھ حکم خدائے تعالیٰ کے جو بہت درست اور محکم ہے اور میم سے اشارہ ہے ساتھ نام مجید کے جو یہ ایک نام خدائے تعالیٰ کا ہے سو فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ حکم مجید کا یعنی کلام اللہ کا
۲ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اترنا جو کتاب ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو خدائے تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ
اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ
۳ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے مگر ساتھ درستی اور واجبی کے یعنی انکو اسطرح بنانا لائق تھا اور یہی حکمت ہے اور ایک وقت مقرر کیا ہوا ہمنے بنا رکھا ہے یعنی قیامت کے آنیکا ہے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جو اپنے وقت پر مقرر آدیگی اور وہ لوگ جو نہیں مانتے اور سچ نہیں جانتے قیامت کے آنے کو وہ لوگ اس چیز سے جس سے ڈرایا گیا ہے لوگونکو یعنی قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرایا ہے سو وہ لوگ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں یعنی نہیں مانتے قیامت کو اور اس دن کے عذاب کو سچ نہیں جانتے۔
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ
۴ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کو کہ بھلا بتلاؤ تو سوائے خدائے تعالیٰ کے جن کو پوجتے ہو دکھاؤ تو مجھے جو انہوں نے کیا پیدا کیا ہے زمین میں سے یا انہوں کو کچھ ساجھا ہے آسمانوں کے بنانے میں جو تم ان کو پوجتے ہو یعنی خدائے تعالیٰ کا شریک کرتے ہو بندگی میں ان کو سو کچھ کسی طرح کی چیز کے پیدا کرنے میں ساجھا نہیں اور نہ کوئی چیز انہوں نے پیدا کی ہے پھر وہ کیونکر شریک ہو دیں یا لاؤ کوئی سند لکھی ہوئی جو قرآن سے پہلے تم پاس آئی ہو یا کوئی نشانی لاؤ عقل سے اگلوں کی جو کوئی اگلوں پیغمبروں سے کوئی دلیل ہو کہ خدائے تعالیٰ کے شریک ہیں تو بتاؤ یعنی کسی پیغمبر اگلے نے نہیں کہا کہ خدا کا کوئی شریک ہے اگر کسی نے کہا ہو یا کوئی سند ہو تو لاکر دکھاؤ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل لاؤ نہیں تو جھوٹے ہو۔
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ
لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ
۵ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ اور کون ہے گمراہ زیادہ اس سے جو پوجے سوائے خدائے تعالیٰ کے اس چیز کو جو قبول نہ کرے ان کے پوجنے کو قیامت کے دن تک یعنی اگر قیامت تک ان کو پوجا کریں وہ ہرگز جواب نہ دیویں اور بت ان کے پوجنے سے بے خبر ہیں اور نہیں سنتے ان کے پکارنے کو ہرگز
وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا
۶ بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ اور جس وقت کہ قبروں سے اٹھ کر اکٹھے ہوں گے سب لوگ قیامت کے دن بت اُن سے دشمن ہوں گے اور ان کے پوجنے سے منکر ہوں گے کہیں گے بت کہ تم ہمیں نہیں پوجتے تھے بلکہ تم نے اپنے جی کی خوشی کی تھی
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ
۷ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان کافروں کے آگے ہماری آیتیں قرآن کی روشن تو کہتے ہیں کافر اس سچی بات کو جس وقت آتی ہے ان پاس کہ یہ جادو ہے کھلا ہوا صریحؔ
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا
تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ
۸ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ بلکہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے دل سے
جوڑتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن اور کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے
بھجوایا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ اگر میں اسے اپنے
دل سے جوڑتا ہوں اور خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت دیتا ہوں تو بڑا
گناہ ہے جو البتہ عذاب آوے ایسے گناہ کے سبب تو پھر تم کچھ نہ
کر سکو گے علاج میرے واسطے جو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ذرا
بھی کم ہو یعنی تم ہرگز ذرا بھی عذاب نہ بچا سکو گے پھر کس بھروسے پر اور کس کی حمایت پر میں ایسا
کروں جس کے سبب مقرر عذاب آوے خدائے تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم فکریں دوڑاتے ہو
قرآن میں کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس چیز میں گواہ شاہدی دینے والا ہے میرے اور تمہارے
بیچ اور وہی بخشنے والا ہے مہربانی کرنے والا ہے۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي
مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ
۹ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ نہیں ہوں میں نیا پیغمبروں سے یعنی مجھ سے آگے بہت پیغمبر
آچکے ہیں اچنبھا کیوں کرتے ہو میری باتوں سے اور نہیں جانتا میں جو
کیا کرے گا خدائے تعالیٰ مجھ سے اور نہیں جانتا جو کیا کرے گا تم سے
یعنی خدائے تعالیٰ کی مرضی کی خبر نہیں مجھے جس قدر جو حکم آتا ہے سو اتنا ہی
وہ کہتا ہوں میں اور اسی حکم پر چلتا ہوں اور نہیں ہوں میں مگر
ڈرانے والا خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کھلا ہوا سناتا ہوں کہ جو
کوئی حکم نہ مانے اس پر عذاب آوے گا قیامت کو

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ
بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ
فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
ع ۱۰ الظَّالِمِينَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھلا دیکھو تو
یعنی غور کرو کہ اگر ہووے کہ قرآن خدائے تعالیٰ کے پاس سے آیا
ہوا اور تم اُسے نہیں مانتے اور گواہی دی گواہی دینے والے نے
بنی اسرائیل کی قوم سے کہ یہ اس جیسا ہے یعنی حضرت موسیٰؑ نے
توریت میں گواہی دی جو توریت کے مانند کلام الٰہی قرآن آوے گا

اور موسیٰ علیہ السلام قرآن پر ایمان لایا اور سچا جانا اور تم غرور کرتے
اور تکبری سے جھٹلاتے ہو بے شک خدائے تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا
ظالم قوم کو۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ
خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ
فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝ ۱۱
اور کہتے ہیں وہ لوگ جو قرآن کے حکم کو نہیں مانتے ان کو جو
حکم مانتے ہیں یعنی کافر مسلمان کو کہتے ہیں کہ ایمان لانا اور پیغمبر کو
سچا جاننا نیک ہوتا تو ہم سے پہلے کوئی ایمان نہ لاتا یعنی یہ لوگ
غریب اور بے علم جو ایمان لاتے ہیں ہم ان سے پہلے ایمان لاتے
اگر وہ اچھی بات ہوتی جو ہم عقلمند اور اشراف ہیں بھلی بری بات
خوب سمجھتے ہیں پھر جب کافروں نے راہ نہ پائی قرآن کی طرف اور
اس کی خوبی نہ سمجھی تب پھر کہتے ہیں کہ یہ قرآن جھوٹ اور بہتان ہے
پرانا یعنی آگے بھی اگلے لوگوں میں اس طرح کہتے تھے۔

وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ
وَهَٰذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ
ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ۝ اور پہلے قرآن سے ۱۲
کتاب توریت موسیٰ علیہ السلام کی تھی آگے چلنے والے دین میں اور مہربانی
سچ ماننے والوں کے واسطے اور یہ قرآن لکھا ہوا ہے سچا کرنے والا اگلی
کتابوں کو عربی زبان میں تو ڈراوے یہ قرآن ان لوگوں کو جو ستم کرتے
ہیں اپنے اوپر قرآن کو جھوٹ سمجھ کر اور خوشخبری دینے والا ہے یہ قرآن
نیک کام کرنے والوں کو جو اسے سچ جان کر اس کا حکم مانتے ہیں سو وہ
نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہیں

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ بے شک وہ لوگ جو ۱۳
کہتے ہیں پروردگار ہمارا خدائے تعالیٰ ہی ہے پھر اسی بات پر ٹھہرے
ہوتے ہیں پھر ان لوگوں پر نہیں ہے ڈر اور نہ وہ لوگ غمگین
ہوں گے

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً

Marfat.com

۱۴ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وہ لوگ رہنے والے ہیں بہشت میں
سو ہمیشہ بہشت میں رہیں گے وہ لوگ بہ بہشت میں ہمیشہ رہنا اور وہاں
کی نعمتیں بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ دنیا میں کرتے تھے یعنی قرآن کو
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جان کر حکم بجالاتے تھے
وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ
أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ
ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ
أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ
أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي
۱۵ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ اور فرمایا ہم نے
آدمیوں کو جو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کریں جو اُٹھایا ہے آدمی کو
اس کی ماں نے یعنی پیٹ میں رکھا ہے محنت اور سختی سے اور جنا
ہے آدمی کو اس کی ماں نے مشکل اور مصیبت سے اور مدت پیٹ
میں رکھنے کی اور دودھ چھڑانے کی تیس مہینے ہیں جو نو مہینے پیٹ میں
رکھا اور پونے دو برس دودھ پلایا یا چھ مہینے پیٹ میں رکھا اور دو
برس دودھ پلانا پھر جب تک وہ پہنچے جوانی کو زور اور قوت پکڑے
اور پہنچے چالیس برس کی عمر کو۔ مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابوبکر
صدیقؓ کی شان میں ہے جو وہ چھ مہینے ماں کے پیٹ میں رہے اور
پورے دو برس دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر سے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں رہے اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی بیس برس کی عمر تھی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
چالیس برس کی عمر ہوئی تب خلعت پیغمبری کا ملا تب حضرت صدیق
اکبرؓ اڑتیس برس کے تھے سنتے ہی پہلے ایمان لاتے اور کہا کہ اے
پروردگار میرے ڈال میرے دل میں اور توفیق دے مجھ کو وہ کہ شکر
بجالاؤں میں تیری ان نعمتوں کا جو انعام کی ہیں تو نے مجھ پر اور میرے
ماں باپ پر جو میں ایمان لایا اور میرے ماں باپ نے بھی اسلام
قبول کیا ایسا کوئی قریشیوں میں نہ تھا جو ماں باپ سمیت اسلام
میں آیا ہو سوائے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور

دعا مانگی کہ اے پروردگار توفیق دے مجھ کو جو اچھے کام کروں میں
ایسے کہ ان کاموں سے تو خوش ہو اور نیک بخت کر اولاد میری
بے شک میں سب چیز چھوڑ کر پھرا ہوں تیری طرف اور میں حکم بردار
ہوں تیرے فرمانے کا خدائے تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول کیں جو
ان سے نیک کام ایسے ہوتے جو نو غلام مول لے کر خدائے تعالیٰ کی
راہ میں آزاد کیے ان میں ایک حضرت بلالؓ تھے اور اولاد ان کی
ایسی نیک ہوئی جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محلوں میں داخل ہوئیں سو خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا
وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ
الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ○ اور وہ لوگ ہیں جو بھلائی ۱۶
کرتے ہیں ماں باپ اپنے سے اور شکر بجالاتے ہیں نعمتوں کا قبول
کیں ہم نے ان کی بھلائیاں اور نیک کام جو کیے انہوں نے دنیا میں
اور چھوڑ دیں برائیاں اور گناہ ان کے معاف کیے وہ لوگ گنے
جاویں گے بہشت کے رہنے والوں میں یہ وعدہ دیا ہوا خدائے تعالیٰ
کا ہے سچا ہو وہ لوگ وعدہ دیتے گئے ہیں یعنی اُن سے جو وعدہ کیا
ہے کہ بہشت میں داخل کریں گے اور گناہ ان کے معاف کریں گے
اور نیکیاں ان کی قبول کریں گے یہ سب سچ ہے
وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي
أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۚ وَهُمَا
يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ
فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○ اور وہ شخص جس ۱۷
نے کہا اپنے ماں باپ کو اُف یعنی جب اس کے ماں باپ نے کہا
کہ ایمان لاؤ قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر تب اس نے کہا اپنے
ماں باپ کو کہ بیزار ہوں میں تم دونوں سے اے تم مجھ کو وعدہ دیتے
ہو کہ باہر نکلوں گا میں گور سے جیتا یعنی مرنے کے بعد پھر جی اٹھیں
گے قیامت کو اور گزر گئے بہت قرن پہلے میرے پیدا ہونے سے
جو کوئی موا ہوا جی نہ اٹھا گور سے اور نہ قیامت آئی یہ بات نری

Marfat.com

جھوٹ ہے اور میں تم سے بیزار ہوں تب ماں باپ بیٹے کی
وہ بات سن کر فریاد کرتے تھے خدائے تعالیٰ سے اور کہتے تھے اے
بیٹا ہائے افسوس تجھ کو یہ بات نہ کہہ کہ قیامت جھوٹ ہے ایمان
لا کہ مر کر قبروں سے مقرر اٹھیں گے قیامت کے دن یہ وعدہ خدائے تعالیٰ
کا سچ ہے بے شک ہووے گا پھر کہا اس بیٹے نے کہ یہ باتیں جو تم
کہتے ہو پرانے قصے ہیں اگلے لوگوں کے ایسی باتیں مدت سے سنتے
ہیں کہ آگے بھی اسی طرح کہتے تھے جھوٹ سا معلوم ہوتا ہے
سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ
كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ ویسے شخص جو ماں باپ کا کہنا نہ مانے اور ۱۸
قیامت کو سچ نہ جانے ان ہی لوگوں پہ ثابت اور درست ہو چکی
بات عذاب کی اگلی امتوں کے ساتھ جو گذر گئیں پہلے ان سے
دیوؤں اور آدمیوں کی قوم سے یعنی جیسے آگے دیو اور آدمی قیامت
کو سچ نہ جانتے تھے ان پر عذاب ثابت ہوا ویسا ہی حال ان کا
بھی ہوگا بے شک وہ اگلے لوگ دیو اور آدمیوں کی قوم سے تھے
بدکار خراب ہونے والے

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ
أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ اور ہر ایک کو ان دو ۱۹
فرقوں سے یعنی دیو اور آدمیوں کے واسطے درجے ہیں موافق ان
کے کاموں کے اور البتہ پورا دیا جاوے گا بدلہ ان کے کاموں کا کچھ
کمی نہ ہوگی اور وہ لوگ نہ ستائے جائیں گے یعنی ان پر کچھ ظلم نہ
ہوگا اور بدلہ دینے میں کچھ قصور نہ ہوگا جیسے انہوں کے کام ہوں گے
اچھے اسی قدر نعمتیں ملیں گی

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ط
أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم
بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ
تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ
تَفْسُقُونَ ۝ ع اور جس دن کافروں کے سامنے روبرو لا دیں گے ۲۰ ع ۱۰ ۲

آگ دوزخ کی اور کہیں گے ان کو کہ کھو دیں تم نے اپنے مزے کی
پاکیزہ چیزیں دنیا کی زندگانی میں اور فائدے پا چکے تم ان مزے
کی پاکیزہ ستھری چیزوں سے دنیا میں اور آج کے واسطے کچھ نہ چھوڑا
تم نے پھر آج بدلہ پاتے جاؤ گے یعنی تمہیں ملے گا عذاب خوار کرنے
خواری اور رسوائی ملے گی تم کو اب جیسے تم نے تکبری کی تھی دنیا میں
ناحق اور عذاب ہوگا اس سبب جو تم دنیا میں کرتے تھے خرابیاں
اور حکم سے پیغمبر کے باہر جاتے تھے

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ
وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ط إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاد کے ۲۱
بھائی کے احوال کو یعنی حضرت ہود نبی علیہ السلام کا ذکر کر اپنی امت کے
آگے کہ جب ڈرایا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم عادیوں کو جو شہر میں
احقاف کے رہتے تھے اور آگے ڈرانے والے پیغمبر ہو گئے تھے پہلے
ہود علیہ السلام سے اور پیچھے بھی آتے تھے یعنی ہود علیہ السلام نہ سب
سے پہلے تھے نہ سب سے پیچھے ان سے پہلے بھی پیغمبر حضرت نوح اور
حضرت ادریس علیہما السلام آئے اور ان سے پیچھے بھی بہت پیغمبر آگئے
تھے پھر جب ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرا کر کہا یہ کہ مت پوجو
اور بندگی نہ کرو کسی کی مگر خدائے تعالیٰ ہی کو نرا پوجا کرو اور اسی اکیلے
کی بندگی کرو جو میں ڈرتا ہوں تم پر عذاب سے بڑے دن کے یعنی اگر
سوائے خدائے تعالیٰ کے کچھ اور پوجو گے تو قیامت کے دن تم پر بڑا
عذاب ہوگا اس واسطے ڈرتا ہوں میں نصیحت کرتا ہوں میں تم کو کہ
خبردار سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کو نہ پوجیو نہیں تو بڑا عذاب ہوگا
تم پر تب قوم عاد کی یہ سنکر

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ کہنے لگے اے ہود علیہ ۲۲
السلام اے کیا تو آیا ہے ہمارے پاس اس واسطے جو ڈرا کر پھیرے
ہم کو ہمارے خداؤں سے سو ہم نہیں پھرنے کے اپنے خداؤں سے
تیرے ڈرانے کے سبب پھر لاؤ ہمارے سامنے اس عذاب کو جس سے

Marfat.com

ڈراتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اس عذاب کا اگر سچا ہے اپنی بات میں
قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّا
اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ٥ کہا ۲۳
حضرت ہود علیہ السلام نے کہ تم جلدی نہ کرو عذاب کے آنے میں اور
عذاب کے آنے کے وقت کی خبر خدائے تعالیٰ ہی کے پاس ہے مجھے
کچھ خبر نہیں جو کس وقت آوے گا عذاب میں خبر پہنچاتا ہوں تم کو
جو مجھ پاس آتی ہے پر میں دیکھتا ہوں تم کو جو تم ایک قوم بڑی احمق
ہو جو عذاب کے آنے کی جلدی کرتے ہو یہ قصہ سورۃ اعراف میں مفصل
گذرا ہے کہ احقاف میں مینہ نہ برسا اور گرمی کی شدت سے وہ لوگ
حیران ہوئے قیل نام سردار قوم عاد کا اپنی قوم کے اشراف لیکر مکہ کی
طرف مینہ مانگنے گیا وہاں جاکر عاجزی کی اور دعا مانگی خدائے تعالیٰ
نے تین ٹکڑے بدلی کے ایک سرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ ایک طرف
سے ظاہر کیے اور آواز آئی جو ان میں سے جون سا چاہو اختیار کرلو
انہوں نے اپنی عقل سے سیاہ ٹکڑے بدلی کو خوب برسنے والا سمجھ کر
اختیار کیا وہ کالی بدلی ان کے ساتھ احقاف تک آئی اور یہ سب خوش
ہوئے جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا
هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ
رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ۙ پھر جس وقت دیکھا عاد کی قوم نے ۲۴
اس سیاہ بدلی کو آتے ہوئے سامنے سے اپنے جنگل کے جہاں ان
کے کھیت تھے تو کہا یہ کالی بدلی برسے گی ہم پر اور خوش ہوئے
اسے دیکھ کر تب حضرت ہود علیہ السلام نے کہا کہ یہ بدلی مینہ برسانے
والی نہیں ہے بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے یہ
آندھی ہے جو اس میں بڑا عذاب ہے دکھ دینے والا اور یہ
آندھی

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى
اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ٥ ۲۵
ہلاک اور فنا کرنے والی ہے ہر چیز کو یعنی آدمی اور حیوانوں کو اکھیڑ
مارے گی اپنے پروردگار کے حکم سے سو وہ آندھی آٹھ دن اور رات

ایسی زور سے چلی جو سب کو مار کر دریا میں پھینک دیا پھر ایسا حال ان
کا ہوا جو نظر نہ آتا تھا ان کی بستی میں سوائے ان کے گھروں کے
یعنی ان کے گھر بھی خالی پڑے رہے اور وہ سب مرگئے ایسا ہی
بدلہ دیتے ہیں ہم گنہگار قوم کو جو ہمارے پیغمبر کا کہا نہ مانے

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا
لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ
سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ
اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٥ۧ اور ہم نے قرار پکڑنا اور ٹھہراؤ دیا ۲۶ ع ۳
عاد کی قوم کو بیچ اس مکان کے جو قرار پکڑنا اور ٹھہراؤ نہ دیا تم کو اے
مکے کے لوگو یعنی وہ مکان لمبے ان کے بہت اچھے تھے جو اس میں سب
طرح کی کھیتی ہوتی تھی اور دولت اور قوت اور عمریں بڑی دی تھیں
ان کو سو تمہیں نہیں ہیں وہ نعمتیں اور قوت اور شوکت اور دیئے ہم نے
عاد کی قوم کو کان سننے والے اور آنکھیں دیں دیکھنے کو اور دل دیا
بری بھلی سمجھنے کو پر جب عذاب ہمارا ان پر اترا تو کچھ دور نہ کیا ان
سے ان کے کانوں نے جو عذاب کے آنے کی خبر سن کر اپنا بچاؤ کرتے
اور نہ ان کی آنکھوں نے جو عذاب دیکھ کر عذاب دور کرتے اور نہ ان
کے دل نے جو عقل سے تدبیر کرتے عذاب سے چھٹنے کی ذرا بھی کوئی
کچھ کام نہ آیا جس وقت کہ وہ نہ مانتے تھے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو
اور گھیر لیا اور الٹ پڑا ان پر وہ ان کا ٹھٹھا مارنا یعنی جیسے وہ عذاب
کا آنا ٹھٹھا جانتے تھے ویسے ہی ہلاک ہوئے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ٥ اور بیشک ہلاک کیا اور مار ۲۷
کھپایا ہم نے گرد تمہارے کے سب گاؤں یعنی تمہارے آس پاس جو
لوگ بستے تھے ان سب کو ہلاک کیا اور پھیر پھیر یعنی بہت بار ہم نے
بھیجیں نشانیاں اپنی قدرت کی ان بستیوں میں جو شاید کہ پھریں کفر
سے اور ایمان لاویں انہوں نے نشانیوں کو اور پیغمبروں کو نہ مانا اور
جھوٹ جانا پھر ہم نے ان سب کو ہلاک کیا۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

Marfat.com

قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ
۲۸ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ٥ پھر کیوں نہ مدد اور حمایت کی
انہوں نے جن کو پوجتے تھے سوائے خدائے تعالیٰ کے درجہ پانے کو خدا
سمجھ کر ان کو یعنی ان کو خدا سمجھ کر پوجتے تھے درجہ پانے کو سو وہ کچھ کام
نہ آئے بلکہ غائب ہو گئے ان سے عذاب کے وقت اور یہ بتوں
کو خدا سمجھنا بہتان تھا مشرکوں کا اور مشرک اپنے جی سے بنا کر انہیں
خدا کہتے تھے یعنی دراصل وہ بُت کچھ بھی نہ تھے مشرکوں نے اپنے دل
سے یہ بات جوڑی تھی کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب طائف سے مکے کی طرف آتے تھے راہ میں ایک باغ کے پاس
رات کو تہجد کی نماز میں قرآن پڑھتے تھے اس وقت ایک جماعت
دیوؤں کی آسمان کی ہوا میں جاتی تھی جب اس جگہ میں پہنچے اور
آواز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنی اس جگہ اترے
اور اپنے تئیں ظاہر کیا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد کر اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ
الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا
۲۹ قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ٥ اور جب پھیرا ہم
نے تیری طرف کئی شخصوں کو دیوؤں کی قوم سے سو وہ دس جن تھے بعضے
کہتے ہیں سات تھے یا بارہ جن تھے جو وہ سنتے تھے قرآن کو دھیان
سے دل لگا کر پھر جس وقت کہ حاضر ہوئے پاس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے تو کہتے تھے آپس میں کہ چُپ رہو اور سنو کیا خوب قرآن
کو پڑھتے ہیں پھر جب پڑھ چکے نماز تہجد کی تو وہ سب جن ایمان
لائے اور مسلمان ہوئے اور طریقہ اسلام کا پوچھا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سب بتا کر تین جنوں کو نائب کر کے اپنی
طرف سے ان کی قوم میں بھیجا جو اپنی قوم میں جا کر خدائے تعالےٰ
کے عذاب سے ڈراؤ اور کہو کہ ایمان لاؤ خدا اور رسول پر نہیں تو تم
پر عذاب نہ آویگا پھر وہ جن اپنی قوم میں گئے

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ
مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ
۳۰ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥ کہا اے قوم ہماری بے شک ہم نے سنا
ایک کتاب کو جو خدائے تعالیٰ کے پاس سے اتری ہے بعد کتاب
موسیٰ علیہ السلام کے جو توریت تھی سو یہ کتاب اب جو اتری ہے اگلی
کتابوں کو سچا کرتی ہے اور راہ دکھاتی ہے طرف سچ اور ٹھیک بات
کے اور راہ دکھاتی ہے سیدھی مضبوط اور کہا ان جنوں نے کہ

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ
۳۱ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ٥ اے
قوم ہماری مانو اور قبول کرو اس کو جو خدائے تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے
یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانو اور اس کا حکم بجا لاؤ
تو وہ بخشائے تمہارے واسطے خدائے تعالیٰ سے گناہ تمہارے اور بچاوے
اور چھڑا وے تم کو عذاب دُکھ دینے والے سے

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي
الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰٓئِكَ
۳۲ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٥ اور جو کوئی نہ مانے گا اور قبول نہ کرے گا خدائے
تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو یعنی جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا، فرمانا بجا نہ لائے گا تو پھر وہ نہیں عاجز کرنے والا خدائے تعالیٰ کو
عذاب کرنے میں کہ خدائے تعالیٰ اس پہ عذاب نہ کر سکے گا اور نہیں
ہے اس نہ ماننے والے کا سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی دوست مدد
کرنے والا جو بچاوے عذاب سے وہی لوگ نہ ماننے والے حکم
رسول اللہ کا گمراہ ہیں صریحاً

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ
۳۳ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ اے کیا نہیں
دیکھتے اور نہیں سمجھتے اے نہ ماننے والو نیامت کے یہ کہ وہ ہے خدائے
تعالیٰ جس نے پیدا کیا اپنی قدرت سے آسمانوں کو اور زمین کو اور ماندہ
نہ ہوا اور نہ تھکا ان کے بنانے سے اور پیدا کرنے سے جو ایسی بڑی
چیزیں بنائیں بغیر محنت اور بغیر مدد کرنے والے کے جو کوئی ادران
کے بنانے میں شریک اور ہاتھ بٹانے والا نہ تھا وہ خدائے تعالیٰ
قدرت رکھتا ہے اوپر اس کے جو پھر دوبارہ جلائے سب موتے ہوؤں

Marfat.com

کوقبروں سے ہاں وہ خدائے تعالیٰ قدرت یہ بھی رکھتا ہے بیشک
خدائے تعالیٰ سب کام اور سب چیز کر سکتا ہے

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ط اَلَيْسَ
هٰذَا بِالْحَقِّ ط قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ط قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اور جس دن سامنے ہوں گے وہ لوگ جو ۳۴
کافر ہیں اور حاضر ہوں گے آگ پر یعنی آگ دوزخ کی ان کے روبرو
ہوگی اور جائیں گے کافر اب ہمیں آگ میں ڈالیں گے اس وقت کہیں
گے کافروں کو کیا یہ عذاب سچ نہیں ہے جو تم جھوٹ جانتے تھے اس کو
دنیا میں اور پیغمبروں کو جو اس عذاب سے خبر دیتے تھے انہیں جھوٹا کہتے
تھے اب دیکھو یہ سچ ہے یا جھوٹ ہے تب کہیں گے آگ کو سامنے
دیکھ کر کہ ہاں سچ ہے قسم خدائے تعالیٰ کی عذاب جھوٹ نہیں ہے پھر
کہے گا خدائے تعالیٰ کہ پھر اب چکھو مزا عذاب کا سبب اس کے جو تم نہ
مانتے تھے اس کو اور جھوٹ جانتے تھے اب خدائے تعالیٰ اپنے دوست
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلّی فرماتا ہے

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا
تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ط كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لا

پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قریشیوں کے
دُکھ دینے پر جیسا کہ صبر کیا اولوالعزم نے جو پیغمبروں سے تھے
اپنی امت کے ستانے پر۔ اولوالعزم پیغمبر پانچ مشہور ہیں
جیسے حضرت نوحؑ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
اور حضرت موسیٰؑ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
اور حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مت جلدی کر ان
کے عذاب کے آنے کے واسطے گویا مکے کے لوگ جس دن دیکھیں
گے اپنے وعدہ دیئے ہوئے عذاب کو تو جانیں گے

لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ط بَلٰغٌ ج فَهَلْ
۳۵ ع ۹ الربع يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ع کہ ڈھیل نہیں کی ہم نے دنیا
میں مگر ایک گھڑی دن کے یعنی جب ان پر عذاب آوے گا تو
ایک دم کی فرصت نہ ہوگی اور یہ ایسا سمجھیں گے کہ گویا ہم دنیا میں
ایک گھڑی رہے تھے یہ سب احوال مفصّل پہنچا دیا اور سنا دیا تم کو
اے کافرو پھر عذاب نہ ہوگا مگر بدکاروں کو جو پیغمبر کا اور خدائے
تعالیٰ کا فرمانا بجا نہ لادیں گے اور ان کا حکم سچ نہ جانیں گے ان ہی
پر ہمیشہ عذاب ہوگا

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مدنیۃ وھی ثمان وثلثون اٰیۃ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
۱ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور پھیر رکھا
لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ سے یعنی لوگوں کو مسلمان ہونے نہ دیا
ان کافروں کے ضائع اور نکمے کیئے خدائے تعالیٰ نے نیک کام جیسے
خیرات اور مہمانداری اور مسافر کی خدمت

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا
بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ لا كَفَّرَ
۲ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان
لاتے ہیں اور کیے انہوں نے اچھے کام جیسے خیرات محتاجوں کو اور
سب حقداروں کا حق ادا کرنا اور سچ جاننا اس کو جو اترا ہے اوپر

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور وہ
سچ خدائے تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے پھر ان لوگوں سے دور کیا خدائے
تعالیٰ نے گناہ ان کا اور بُرائی ان کی اور نیک کیا حال ان کا
یعنی خدائے تعالیٰ نے مومنوں کے گناہ بخشے اور رحمت اور مہربانی کی

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط كَذٰلِكَ
يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ یہ گناہ بخشنا مومنوں کا اور ۳
نیکیاں کھونی کافروں کی اس سبب سے ہیں کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے
انہوں نے تابعداری کی جھوٹ کی یعنی کافروں نے شیطان کے بہکانے
سے اپنے جی کی خوشی کی اور رسول کا کہنا نہ مانا اور بے شک مسلمانوں

Marfat.com

نے تابعداری سچ کی کی جو وہ قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھیجا
ہوا پروردگار ان کے سے ایسا ہی مارتا ہے یعنی بیان کرتا ہے خدائے
تعالیٰ لوگوں کے واسطے مثلیں ان کی یعنی احوال کافر اور مسلمانوں کا مفصل
اور کھول کر بیان کرتا ہے تو سمجھیں

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط
حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ق پھر جب تم سامنے
ہو اور دیکھو اے مسلمانوں کافروں کو لڑائی کے وقت تو مارو گردنیں ان
کی یعنی قتل کرو کافروں کو یہاں تک کہ بہت قتل کرو پھر مضبوط کرو ان
کے بند یعنی قید کرو اور مضبوط باندھ رکھو کافروں کو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ
اَوْزَارَهَا ۛ ثُمَّ پھر بعد قید کرنے کے احسان رکھو بغیر کچھ لیے
چھوڑ دو یا کچھ لیکر چھوڑ دو جب تک کہ اتار رکھیں ہتھیار لڑنے والے
یعنی لڑو اور قید کرو کافروں کو اور چھوڑو جب تک کہ دین اسلام
سب جگہ پہنچے اور کافر نہ رہیں یا مسلمان ہوویں یا مطیع اسلام

ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ
لِّیَبْلُوَا۠ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ط یہ حکم ہے اسے کرو اور اگر چاہے
خدائے تعالیٰ تو ہر طرح بدلہ لیوے کافروں سے اسے پر یہ حکم لڑائی
کا اس واسطے کیا کہ تا آزما دے تم میں سے بعضے مسلمانوں کو یعنی ظاہر
کرے تم میں سے سچے مسلمانوں کو اور محنت لڑائی کی دیوے تو ویسا
ہی نیک بدلہ دیوے دنیا اور دین میں اور کافروں کا کفر اور ظلم ظاہر
کرے سو ویسے ہی گوشمالی اور عذاب دیوے تو کفر کو چھوڑیں

وَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ
اَعْمَالَهُمْ ○ اور وہ مسلمان جو مارے گئے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ ٤
میں پھر ہرگز ضائع اور خراب نہ کرے گا خدائے تعالیٰ نیک
کام ان کے

سَیَهْدِیْهِمْ وَ یُصْلِحُ بَالَهُمْ ○ اور جلد راہ دکھائے ٥
گا خدائے تعالیٰ ان کو نیکی کی عاقبت میں سو وہ بہشت ہے اور
سنوارے گا کام ان کے

وَ یُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ○ اور ان کو بہشت ٦
کے اندر لادے گا جو تعریف اس بہشت کی ہے ان کے واسطے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ
وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم ٧
مدد کرو گے خدائے تعالیٰ کے دین کی جو اسلام ہے تو مدد کرے گا
خدائے تعالیٰ تمہاری اور مضبوط کرے گا پاؤں تمہارے لڑائی میں یعنی اگر
تم ہمت کرو گے کافروں سے لڑنے کی تو خدائے تعالیٰ تمہیں دلیری
اور بہادری دے گا جو فتح پاؤ تم کافروں پر

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ
اَعْمَالَهُمْ ○ اور وہ لوگ جو کافر ہیں پھر ان کو خواری اور شرمندگی ٨
پہنچانا اور ناامیدی ہے اور ضائع اور نکمی ہیں نیکیاں ان کی

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ
اَعْمَالَهُمْ ○ یہ کافروں کی نیکیوں کا خراب ہونا اس سبب سے ہے ٩
جو برا لگا ان کو وہ جو نیچے بھیجا خدائے تعالیٰ نے یعنی قرآن سے بیزار
تھے اس واسطے گم اور ناچیز ہوئیں نیکیاں ان کی

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ز وَ
لِلْكٰفِرِیْنَ اَمْثَالُهَا ○ اے کیا پھر سیر نہیں کرتے مکے کے لوگ ١٠
شہروں میں عاد اور ثمود کے تو دیکھیں جو کیسا ہوا آخر کام ان کا جو پہلے
ان سے تھے ان کو خراب کر کے مارا خدائے تعالیٰ نے اور بڑا عذاب بھیجا
ان پر اور ان کافروں کے واسطے بھی ایسا ہی ہووے گا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِیْنَ
لَا مَوْلٰى لَهُمْ ع یہ عذاب کافروں پر اس واسطے ہے کہ خدائے تعالیٰ ع ١١ ٥
دوست ہے مسلمانوں کا ان کی مدد کرے گا بے شک کافروں کا کوئی دوست
نہیں جو مدد کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط بے شک خدائے تعالیٰ اپنے
فضل و کرم سے ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور کیے کام اچھے ان کو
بہشت میں داخل کرے گا اس بہشت میں بہتی ہیں ندیاں یعنی خدائے تعالیٰ
مسلمانوں کو باغ میں بھیجے گا۔

Marfat.com

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَتَمَتَّعُوْنَ وَیَاْکُلُوْنَ کَمَا
تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ ہ اور وہ لوگ جو کافر ۱۲
ہوتے اور عیش کیئے دنیا میں اور کھاتے ہیں حیوانوں کی طرح آگ دوزخ
کی ہے اُن کے واسطے آرام کی جگہ

وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ ھِیَ اَشَدُّ قُوَّۃً مِّنْ قَرْیَتِکَ
الَّتِیْٓ اَخْرَجَتْکَ ج اَھْلَکْنٰھُمْ فَلَا نَاصِرَ لَھُمْ ہ اور کتنے ۱۳
شہر اور گاؤں سے جو تھے بہت زور آور وہاں کے رہنے والے تیرے
گاؤں کے لوگوں سے جنہوں نے نکال دیا تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یعنی مکے کے لوگوں سے بہت زبردست تھے جن کو مار کر
کھپا دیا ہم نے پھر کوئی مدد کرنے والا نہ تھا ان کو

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ کَمَنْ زُیِّنَ
لَہٗ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ ہ اے کیا پھر ۱۴
جو کوئی ہے اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے سے جیسے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان مانند اور برابر ان کے ہیں جن کے واسطے
بنائے شیطان نے بُرے کام ان کے اور تابعداری کی انہوں نے
اپنے دل کی خواہش کی یعنی کیا یہ کافر اور مسلمان برابر ہیں بلکہ

مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط مثل اور احوال
یہ ہے بہشت کا وہ بہشت جس کا وعدہ دیا ہے پرہیزگاروں کو یعنی پرہیزگار
اس بہشت میں جاویں گے

فِیْھَآ اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ج وَاَنْھٰرٌ مِّنْ
لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ ج وَاَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ
لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ج وَاَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ط وَ
لَھُمْ فِیْھَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ ط
اس بہشت میں نہریں ہیں پانی کی جس کا رنگ اور بو پھری نہیں اور
اس بہشت میں نہریں ہیں دودھ کی جس کا مزا بگڑا نہیں اور اس بہشت
میں نہریں ہیں شراب کی جو مزیدار ہے پینے والوں کو خوش رکھے
اور خمار نہ کرے اور اس بہشت میں نہریں ہیں شہد صاف کی اور
پاکیزہ ستھرے کی بہتی ہیں بہشتیوں کے واسطے اور ان کے واسطے
بہشت میں سب طرح کے اور سب بہار کے ہر وقت میوے موجود
ہیں اور بخشش اور مہربانی ہے ان کے پروردگار کی ان پر کیا
یہ بہشتی

کَمَنْ ھُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا
فَقَطَّعَ اَمْعَآءَھُمْ ہ مانند ان کے ہیں جو ہمیشہ پڑا ہے دوزخ ۱۵
کی آگ میں اور پلایا جاتا ہے ان کو پانی بہت گرم جو نہایت گرمی سے
ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے آنتوں کو ان کی کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور دین کی باتیں اور نصیحت فرماتے اور
منافقوں کو عیب کرتے تو منافق اس مجلس سے باہر آ کر مزاح اور
ٹھٹھے کی طرح سچے مسلمانوں سے پوچھتے کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یہ کیا کہا تھا ہماری سمجھ میں نہ آیا سو خدائے تعالیٰ اس بات کی خبر دیتا ہے

وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْکَ ج حَتّٰٓی اِذَا خَرَجُوْا مِنْ
عِنْدِکَ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا قف
اور بعضے ان لوگوں سے یعنی منافق وہ ہیں جو کان رکھتے ہیں تیری طرف
اور تیری باتیں سنتے ہیں جب تک کہ باہر جاتے ہیں تیرے پاس سے
تو کہتے ہیں ان سے جن کو دیا ہے علم یعنی کامل مسلمانوں سے پوچھتے ہیں
کہ کیا کہا اب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ہم سمجھتے نہیں یہ پوچھنا
مزاح سے ہے جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ان کے حق میں

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ
وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ ہ وہ لوگ پوچھنے والے وہ ہیں جو مہر ۱۶
رکھی ہے خدائے تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اس سبب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت کو نہیں سمجھتے اور تابعداری کرتے ہیں اپنے
دل کی خوشی کی

وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی وَّاٰتٰھُمْ
تَقْوٰھُمْ ہ اور وہ لوگ جنہوں نے راہ پائی ہے ان کو پیغمبر صلی اللہ ۱۷
علیہ وآلہ وسلم کی بات زیادہ کرتی ہے راہ پانا اور یقین افزود ہوتا ہے
اور دیتا ہے خطبہ پڑھنا رسولؐ کا پرہیزگاری ان کو یعنی مسلمانوں کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ اور نصیحت کے سننے سے ایمان
اور یقین زیادہ ہوتا ہے

فَھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَۃَ اَنْ تَاْتِیَھُمْ بَغْتَۃً

Marfat.com

فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
۱۸ ذِكْرٰىهُمْ ۝ پھر گویا کہ نہیں راہ دیکھتے کافر اور منافق مگر قیامت
کی جو آوے ان پر قیامت یکایک پھر ظاہر ہوا نشان اس کا جو آخر
زمانے کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پھر جب آوے گی قیامت
تو پھر کیونکر اس وقت مانے گی جب قیامت آوے گی تب کچھ فائدہ
نہ کرے گا ان کا توبہ کرنا
فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ
۱۹ ع ۸ وَمَثْوٰىكُمْ ۝ پھر یقین جان بیشک وہ کہ نہیں کوئی لائق بندگی
کے مگر وہی خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک سب کو چھوڑ کر اسی کی بندگی
کر اور گناہ بخشوا اپنے اور سب مسلمان مرد اور عورتوں کے خدائے تعالیٰ
جانتا ہے جگہ پھر چلنے تمہارے کو اور آرام کرنے کی جگہ تمہاری کو اور جانو
کہ احوال دن اور رات کا ذرہ ذرہ خدا کو سب معلوم ہے
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ
فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ
اور کہتے ہیں مسلمان جو کیوں نہیں اترتی سورۃ بیچ حکم لڑائی کے پھر جب
اترتی ہے سورۃ قرآن کی روشن اور بے شبہ اور مذکور ہوتا ہے اس میں
لڑائی کا یعنی حکم ہوتا ہے لڑنے کا تو
رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ
۲۰ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝
طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ
۲۱ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ دیکھتا ہے تو اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو جن کے دلوں میں بیماری ہے نفاق کی دیکھتے ہیں
دیکھنا بیہوشوں کا سا گویا کہ ان پر بے ہوشی ہے موت کی پھر بہتر ہے
ان کو فرمانبرداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اچھی بات کہنی
پھر لازم اور مقرر ہوا حکم لڑائی کا تو چاہیے کہ نہ نائیں پھر اگر سچ بولتے
تھے خدائے تعالیٰ سے جو لڑائی چاہتے تھے تو پھر ہر طرح بہتر ہے ان
کو کہ تابعداری کریں حکم خدائے تعالیٰ کے کی
فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا

۲۲ فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ پھر شاید کہ تم سے
توقع ہے اے منافقو کہ اگر مالک اور والی ہو تم لوگوں کے یہ توقع
کہ خرابی اور ہنگامہ کرو ملک میں غرور اور تکبری سے اور کاٹو محبت اپنے
ناتے داروں سے یعنی اگر تم کو مقدور ہو تو حق اور دوستی اپنے کنبے
کی موقوف کرو اور لڑائی اور دشمنی شروع کرو
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى
۲۳ اَبْصَارَهُمْ ۝ وہ قوم ہنگامہ کرنے والی وہ ہیں جن پر لعنت کی
خدائے تعالیٰ نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ان کو پھر وہ لوگ بہرے
ہیں جو سچی بات نہیں سنتے اور اندھے دل کی آنکھوں سے جو معجزے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھتے ہیں اور یقین نہیں لاتے
اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ
۲۴ اَقْفَالُهَا ۝ اسے پھر کیوں نہیں فکر کرتے قرآن کے معاملے میں اور
اس کے فائدے کیوں نہیں سمجھتے بلکہ ان کے دلوں پر قفل لگے ہیں جو
سمجھ کا دروازہ بند ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ
۲۵ اَمْلٰى لَهُمْ ۝ بیشک وہ لوگ جو پھر گئے اپنی پیٹھ پر یعنی الٹے
پھرے بعد اس کے جو ظاہر اور روشن ہوئی ان پر ان کی راہ پائی سیدھی
دین اسلام کی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برحق جان کر پھر کافر
ہو گئے تو شیطان نے درست کیا اور بنایا ان کے واسطے کا اور ڈھیل
دکھائی ان کو بڑی
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ
اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
۲۶ اِسْرَارَهُمْ ۝ یہ اس سبب سے ہے جو کہا یہودیوں نے ان کو جو
بیزار تھے بھیجے ہوئے خدائے تعالیٰ کے سے یعنی قرآن سے جو بیزار
تھے مکے کے لوگ سو اُن سے کہا یہودیوں نے کہ ہم اب تابعداری کریں
گے تمہاری بعضے کاموں میں یعنی یہودیوں نے مکے کے لوگوں سے اقرار
کیا کہ اگر تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑو گے تو ہم تمہارے رفیق
ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے بھید ان کے اور چھپی مصلحتیں ان کی

Marfat.com

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ
٢٧ وَأَدْبَارَهُمْ ٥ پھر کیا حال ہوگا جب ان کی جانیں نکالیں گے
فرشتے مارتے ہوئے ان کے موہنوں کو اور پیٹھ پر ان کے
ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا
٢٨ رِضْوَانَهٗ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ٥ یہ جان نکلنا اس طرح اس
واسطے ہے کہ انہوں نے تابعداری کی اس چیز کی کہ جس سے خدائے تعالیٰ
غصہ ہوا اور بیزار ہوئے خوشی خدائے تعالیٰ کی سے یعنی جس بات سے
خدائے تعالیٰ غصہ ہوتا ہے وہ کام کیے اور جس بات سے خدائے تعالیٰ
خوش ہوتا ہے اس سے وہ لوگ بیزار ہوتے اس واسطے ضائع اور نابود
ہوتے نیک کام ان کے
أَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ أَنْ لَّنْ
٢٩ يُّخْرِجَ اللّٰهُ أَضْغَانَهُمْ ٥ بلکہ یہ لوگ سمجھتے ہیں جن کے دلوں میں
بیماری ہے نفاق کی وہ کہ نہ ظاہر کرے گا خدائے تعالیٰ دشمنی چھپی ہوئی
ان کے دل کی کو یعنی منافق جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی چھپی
ہوئی جو دل میں رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ خدائے تعالےٰ اس کو
ظاہر نہ کرے گا
وَلَوْ نَشَآءُ لَأَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ط
٣٠ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ٥
اور اگر ہم چاہیں تو ہر طرح دکھائیں تجھ کو منافقوں کے تئیں یعنی ان کی
نشانیاں بتادیں تجھے پھر ہر طرح پہچانے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
منافقوں کو ان کے ماتھے سے اور بات کے پھیرنے سے اور خدائے تعالیٰ
جانتا ہے تمہارے کاموں کو
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ
٣١ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ ٥ اور ہر طرح آزماتے ہیں ہم
تم کو لڑنے میں کافروں کے تو جانیں ہم کافروں سے لڑنے والوں کو
تم سے اور جانیں کون لڑنے والا ہے لڑائی میں اور آزمادیں ہم تمہاری
باتوں میں جو تم کہتے تھے
إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى

٣٢ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ٥ اور وہ لوگ
جو کافر ہوئے یہودیوں سے اور لوگوں کو پھیر رکھا خدائے تعالیٰ کی راہ سے
جو دین اسلام ہے اور جدا ہوتے اور پھٹے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے بعد اس کے جو روشن ہوئی ان کو راہ سیدھی یعنی یہودیوں نے توریت
سے احوال معلوم کر کے یقین جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک رسول
خدا کا ہے اور آخری زمانے کا پیغمبر ہے یہ جان کر نہ مانا آپ اور لوگوں
کو بھی مسلمان ہونے نہ دیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی شروع
کی پھر ہرگز نقصان نہ کر سکیں گے خدائے تعالیٰ کا کچھ بھی اور خدائے تعالیٰ
جلد ان کی نیکیاں نابود کرے گا
يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا
٣٣ الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا أَعْمَالَكُمْ ٥ اے وہ لوگو جو ایمان لائے
ہو کہا مانو خدائے تعالیٰ کا اور کہا مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور
نہ خراب اور نہ ضائع کرو نیکیاں اپنی
إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
٣٤ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ٥ بے شک وہ
لوگ جو کافر ہوئے آپ اور پھیر رکھا اور لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ
سے جو دین اسلام ہے یعنی لوگوں کو بہکایا اور مسلمان ہونے نہ دیا پھر اسی
حالت میں موئے وہ کافر تھے مرنے کے وقت تک یعنی توبہ مرنے کے
وقت تک نصیب نہ ہوئی پھر ہرگز نہ بخشے گا اللہ تعالیٰ ان کے گناہ
فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا إِلَى السَّلْمِ صلے وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ ق
٣٥ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ٥ پھر سست اور
نکمے مت ہو تم اے مسلمانوں اور مت چاہو صلح کافروں سے اور تم غالب
اور اونچے ہو ان سے اور خدائے تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور ضائع اور
کم نہ کرے گا خدائے تعالیٰ تمہارے نیک کاموں کو
إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ط وَإِنْ تُؤْمِنُوْا
٣٦ وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ أُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ٥
سوائے اس کے نہیں جو زندگی دنیا کی کھیل ہے اور شغل ہے نکما اور جی
بہلانا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ خدا پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھیجا
ہوا سچا جانو اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور گناہ نہ کرو اور پچھلے گناہوں سے

Marfat.com

توبہ کرو تو دیوے خدائے تعالیٰ تم کو بدلہ تمہارے نیک کاموں کا اور
ایمان لانے کا اور اس ڈر کا اور نہیں مانگتا خدائے تعالیٰ تم سے تمہارا
مال اور دولت
اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ يُخْرِجْ
۳۷ اَضْغَانَكُمْ ۝ اگر مانگے خدائے تعالیٰ تم سے مال تمہارا پھر زیادتی
کرے مانگنے میں تم سے یعنی فرماوے کہ سب اپنا مال خیرات کرو تو تب
بخیلی کرو گے تم اور نہ دو گے خوشی سے اور ظاہر ہو دیں گی چھپی ہوئی
برائیاں تمہاری
هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا
يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ خبردار ہو تم اے لوگو جو تمہیں بلایا ہے اس
واسطے جو خیرات کرو اور بانٹو خدائے تعالیٰ کی راہ میں مال یعنی زکوٰۃ
دو پھر تم میں سے کوئی ہے کہ بخیلی کرتا ہے اور جو کوئی بخیلی کرتا ہے
سوائے اس کے نہیں کہ بخیلی اپنے سے کرتا ہے یعنی اگر زکوٰۃ دیگا
تو خدائے تعالیٰ اُسے دین اور دنیا میں بدلہ دیوے گا اور نہیں تو
نقصان میں رہے گا پھر گویا اس نے اپنے سے بخیلی کی
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ
تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا
اَمْثَالَكُمْ ۝ اور اللہ تعالیٰ بے پروا اور بے نیاز ہے اور ۳۸
تم محتاج اور منگتا ہو اسی کے اور اگر تم منہ پھیرو گے حکم
خدائے تعالیٰ کے سے تو بدلے گا ایک قوم کو سوائے تمہارے یعنی تمہیں
مار کر اور ایک قوم پیدا کرے گا جو نہ ہووے وہ قوم تم جیسی یعنی تم جو حکم کو
نہیں مانتے وہ ویسے نہ ہوں گے بلکہ وہ تابعدار اور فرمانبردار ہوں گے
خدائے تعالیٰ کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

صحیح روایت ہے کہ چھٹے برس ہجرت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا جو مکہ معظمہ کی زیارت کو گئے یاروں سمیت تشریف لے گئے ہیں اور زیارت کی اور کئی یاروں نے حجامت کی ہے صبح یہ خواب یاروں میں بیان فرمایا وہ یہ خواب سُن کر خوش ہوئے اور جانا کہ نبی کا خواب تو ہرگز جھوٹا نہیں ہوتا شاید اس خواب کی تعبیر اسی برس ہووے یہ سمجھ کر تیاری چلنے کی سب نے کی اور دوشنبہ کے دن پہلی تاریخ ذیقعدہ کی اسی برس مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور نیت عمرے کی باندھی اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے ساتھ لیے اور ایک ہزار پانچ سو آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر مکہ کی طرف کوچ کیا یہ خبر مکے میں پہنچی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے یاروں سمیت اس طرف کو آتے ہیں وہ سب جمع ہو کر مکہ معظمہ سے باہر آئے جو انہیں آنے نہ دیجیے ان کی راہ روک کر ایک مکان میں اترے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی منزل چل کر ایک جگہ اترے تھے جو اس مکان کا نام حدیبیہ تھا وہاں سُنا کہ مکے کے لوگ اس ارادے سے آتے ہیں جو ان کو مکے میں آنے نہ دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سُن کر وہیں مقام فرمایا اور مشورہ کیا جواب کیا کیجیے یاروں نے کہا کہ اگر یہ کسی طرح ہمیں زیارت کرنے دیں گے تو ہم مدینے سے ہتھیار منگوا کر ان سے لڑیں گے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا جو ان کے بہت کنبے کے لوگ مکے میں رہتے تھے تو یہ جا کر انہیں سمجھاویں اور کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے لڑنے نہیں آتے اسی واسطے ہتھیار بھی ساتھ نہیں لائے صرف زیارت کعبۃ اللہ کو آتے ہیں اور قصد عمرے کا کیا ہے - حضرت عثمانؓ مکے کے لوگوں میں آئے اور یہ سب ماجرا کہا اور بہتیرا سمجھایا پر وہ کسی طرح راضی نہ ہوتے جو یہ زیارت کریں اور کہا مکے کے لوگوں نے کہ اے عثمان تو کعبۃ اللہ کی زیارت کر جا - انہوں نے کہا کہ میں بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہرگز اکیلا زیارت نہ کروں گا ان کو یہ بات بری لگی اور حضرت عثمانؓ کو آنے نہ دیا اور اپنے پاس زور سے رکھا اور یہاں خبر آئی کہ مکے کے لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا -

Marfat.com

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سنکر بہت غصہ کھایا اور ایک درخت کے تلے بیٹھ کر فرمایا کہ جتنے لوگ یہاں موجود ہیں سب نئے سرے سے بیعت کرو سبھوں نے کی اسی بیعت کو **بیعت الرضوان** کہتے ہیں جو اس کا ذکر آگے مفصل آوے گا اتفاقاً مسلمان مکے کے کئی کافروں کو پکڑ لائے اور قید کیا تب مکے کے لوگوں نے ایک شخص کی زبانی کہلا بھیجا کہ تم ان کو چھوڑ دو تو ہم عثمانؓ کو تمہارے پاس بھیج دیں یہاں سے جواب گیا جب تک تم عثمانؓ کو نہ بھیجو گے ہم ان کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے جس وقت یہ جواب مکے کے لوگوں کے پاس پہنچا اور خبر اس بیعت الرضوان کی سنی تو اطاعت کیا اور کئی سرداروں کو بھیجا ان سرداروں نے آن کر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے قریش تم سے صلح کرتے ہیں ان شرطوں پر کہ اب کے برس یہیں سے پھر جاؤ اور اگلے برس آنکر زیارت کعبۃ اللہ کی کیجیو اور دس برس تک ہمارے تمہارے درمیان لڑائی موقوف اور جو کوئی تم میں سے ہمارے دین میں آئے تو ہم نہ دیں اور جو کوئی ہم میں سے تمہارے اسلام میں آوے تو تم اس کو پھیر دو اسے جو چاہیں سو ہم کریں اسی طرح اور کئی شرطیں تھیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو فرمایا کہ موافق ان کی مرضی کے عہدنامہ لکھ دو انہوں نے لکھ دیا اور صلح کی اور سب یار دلگیر تھے اور اس صلحنامے سے ناخوش تھے اور ناچار تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی اور حجامت کرو اور اوّل آپ حجامت بنوائی اور قربانی کی پھر سب نے ناچار ہو کر کیا بیس دن وہاں مقام کر کے مدینے کی طرف پھر پھرے راہ میں ایک رات یہ سورۃ اتری اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاروں سے فرمایا کہ سورہ فتح مجھ پر اتری ہے یہ سن کر سب مسلمان خوش ہوئے اور آپس میں مبارکباد ہوئی۔

۱ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ بے شک ہم نے فتح دی تجھ
کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح ظاہر اور روشن جو وہ صلح تھی مکے
کے لوگوں سے جو اس میں بہت بھلائیاں اور حکمتیں تھیں ایک تو یہ کہ
مکے میں مسلمان چھپے ہوئے تھے ڈر سے اپنا اسلام ظاہر نہ کرتے تھے انہوں
نے اسلام ظاہر کیا اور قرآن لگے پڑھنے اور ان کے سبب بہت کافر
مسلمان ہوئے جو یہی سبب فتح مکہ کا ہوا اور بعضے کہتے ہیں مراد فتح خیبر
کی ہے جو وہ کئی قلعے تھے اس صلح کے سبب فتح ہوئے غرضکہ فرماتا ہے
خدائے تعالیٰ کہ تجھے دی ہم نے فتح اور تو گناہ بخشوا اور دعا مانگ
لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ
۲ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ تو
بخشے خدائے تعالیٰ تیرے گناہ اگلے اور پچھلے سب اور تمام کرے نعمت
اپنی تجھ پر ظاہر اور باطن کی اور راہ دکھاوے تجھے راہ سیدھی جو اس میں
کسی طرح کچھ پھیر نہ ہو
۳ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ اور مدد کرے تیری خدائے تعالیٰ
مدد کرنا قوت اور زور سے
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
۴ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ خدائے تعالیٰ وہی ہے
جس نے بھیجا آرام اور چین دلوں میں مسلمانوں کے تو زیادہ ہوئے یقین
پر یقین اور مالک خدائے تعالیٰ ہے لشکروں آسمانوں اور زمینوں کا اور
ہے خبردار خدائے تعالیٰ سب کے احوال سے مضبوط کام کرنے والا ہے مومنوں
کا اور یقین ان کا زیادہ اس واسطے کرتا ہے
لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا تو داخل کرے مسلمان اور
مومن مردوں اور عورتوں کو باغوں میں جو بہتی ہیں نیچے بیٹھکوں ان کی
کے نہریں ہمیشہ رہیں گے وہ مسلمان ان باغوں میں
وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ
۵ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ اور اس واسطے جو دور کرے اس یقین کے سبب
مسلمانوں سے گناہ ان کے اور ہے یہ بات خدائے تعالیٰ کے پاس بڑا
مدعا پانا اور کمال آرزو ہوئی جو گناہ بخشے جائیں اور عیش میں رہیں ہمیشہ
باغوں میں۔
وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ
دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ

Marfat.com

۶ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ہ عذاب کرے خدائے
تعالیٰ منافق مردوں اور عورتوں کو منافق اسے کہتے ہیں جو ظاہر میں
دوست ہو اور دشمنی رکھتا ہو دل میں اور عذاب کرے مشرک مردوں اور
عورتوں کو مشرک اسے کہتے ہیں کہ جانیں جو خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک
ہے یا بیٹا بیٹی خدا کی ہے استغفر اللہ اس بات سے پھر مشرک اور منافق
جو گمان لے جاتے ہیں خدائے تعالیٰ پر گمان برا یعنی مشرک اور منافق
کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے سلامت نہ
پھریں گے اور یہ مسلمان بھاگ جاویں گے سو بدگمانی ان کی ان ہی
کے گرد پھرے گی یعنی وہی خراب اور رسوا ہوویں گے اور رحمت
سے خدائے تعالیٰ کی دور رہیں گے اور تیار کیا ہے ان کے واسطے
دوزخ اور بہت برا ہے دوزخ مکان جا پہنچنے کا یعنی یہ مشرک اور
منافق جہاں جا کر پہنچیں گے وہ بہت بری جگہ ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ
۷ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ہ اور خدائے تعالیٰ کے ہیں لشکر آسمانوں کے
فرشتوں کے اور زمین کے لشکر مسلمانوں کے جو خدائے تعالیٰ کی راہ
میں لڑتے ہیں اور ہے خدائے تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا
۸ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ہ اور
بیشک ہم نے بھیجا ہے تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ ان پر
یعنی جو مشرک اور منافق کہتے اور کرتے ہیں اس سب کا تو گواہ ہے
اور خوشخبری دینے والا مسلمانوں کو بہشت کا اور ڈرانیوالا ان کا اور یہ
خوشخبری دینی دنیا میں اور ڈرانا تمہیں اس واسطے ہے اے مسلمانو
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط
۹ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ہ
تو ایمان لاؤ خدائے تعالیٰ پر اور سچا جانو اس کے بھیجے ہوتے کو
اور مضبوطی اور قوت دو اس کے دین کو اور عزت اور بزرگی دو اس کے
حکم کو اور یاد کرو اس کی صبح اور شام یعنی اس کو یاد ہمیشہ کیا کرو
اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط
يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج بیشک جنہوں نے بیعت کی ہے
تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر بیعت کی خدائے تعالیٰ سے

گویا کہ ہاتھ خدائے تعالیٰ کا ہے اوپر ان کے ہاتھ کے یعنی خدائے تعالیٰ جو
فرماتا ہے یہ بیعت جو کی ہے صرف میری خوشی کے واسطے کی ہے تو گویا
کہ میرے ہاتھ پر کی ہے اور وہ چیز جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ
بجائے میرے ہاتھ کے ہے خدائے تعالیٰ نے اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے ایسی نزدیکی اور یگانگت بیان فرمائی
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى
۱۰ ع بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ع جو پھر کوئی
توڑے قول کو سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر توڑتا ہے اپنے اوپر یعنی اس
قول توڑنے کا نقصان اسی پر پڑے گا اور جس نے پورا کیا اس چیز کو جس پر
قول کیا تھا خدائے تعالیٰ سے پھر جلد دیوے گا خدائے تعالیٰ اس کو بدلہ
اس پورا کرنے قول کا بدلہ بہت بڑا جو خیال اور دھیان میں نہ آوے۔
کہتے ہیں کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ مکے کی زیارت کا
کیا تھا تو کئی لوگوں کو جو گرد مدینہ منورہ کے رہتے تھے ان کو کہا کہ تم بھی
اس سفر میں ہمارے رفیق ہو وہ لوگ ڈر سے مکے کے قریشیوں کی لڑائی
سے اور بہانہ کر کے نہ گئے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم
سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ
اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ج شتاب کہیں گے تجھ سے
وہ لوگ جنہوں نے تیرا ساتھ نہ کیا گاؤں کے رہنے والوں نے یعنی ان گنواروں
نے جو تیرا ساتھ نہ کیا تھا وہ یہ بات کہیں گے جو کام میں لگا دیا ہم کو مال
نے اور کنبے نے یعنی اگر ہم چلتے تمہارے ساتھ تو مال کا نقصان ہوتا اور گھر
کے لوگ حیران ہوتے پھر اب یہ گناہ ہمارا بخشوا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم خدائے تعالیٰ سے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ط قُلْ
فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ
اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ط بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ہ ۱۱
یہ کہتے ہیں اپنی زبانوں سے جو نہیں ہے ان کے دلوں میں یعنی یہ تیرے
روبرو بہانہ کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں اس بات کی کچھ پروا نہیں تو بھی
ان کے جواب میں کہہ کہ کون ہے ایسا جو مالک ہووے تمہارے واسطے یعنی

Marfat.com

کسی کا اختیار اور بس نہیں چلتا جو تمہارے واسطے پھیر رکھے حکم خدائے تعالیٰ
کا کچھ بھی یعنی کوئی بھی ایسا نہیں جو ذرا بھی حکم خدائے تعالیٰ کا پھیر سکے
اگر چاہے خدائے تعالیٰ تمہارے حق میں برائی یا چاہے تمہاری بھلائی
کسی کی تلاش سے نہ پھیرے گا بلکہ ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے
ہو واقف اور خبردار کوئی کام تمہارا اس سے چھپا ہوا نہیں
بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا بلکہ تم گمان کرتے تھے یہ کہ نہ پھرے گا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان بھی نہ پھریں گے اپنے لوگوں کی
طرف ہرگز یعنی تم نے سمجھا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان
سلامت اپنے گھروں میں نہ پھریں گے
وَزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ
۱۲ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ اور بنایا اور تیار کیا
یہ گمان شیطان نے تمہارے دلوں میں اور گمان کیا تم نے گمان بد کہ یہ
سلامت نہ پھریں گے اور ہوئے تم اس گمان سے قوم خراب اور
رسوا ہونے والی
وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا
۱۳ لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ اور جو کوئی ایمان نہ لاوے خدا اور رسول پر
یعنی جو کوئی خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک نہ سمجھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا نہ جانے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر
ہم نے تیار کی ہے کافروں کے واسطے آگ بھڑکی ہوئی
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
۱۴ رَّحِيْمًا ۝ اور خدائے تعالیٰ کے ہیں ملک آسمان اور زمین کے یعنی
بادشاہت آسمانوں اور زمین کی خدائے تعالیٰ کو سزاوار ہے بخشے گا
اور مہربانی کرے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جس کو
چاہے گا اور اللہ تعالیٰ ہے بخشنے والا مہربان
سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ
لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ جلد کہیں گے جو اس سفر میں
ساتھ نہ گئے تھے جس وقت چلو گے تم طرف لوٹ کے جو لو گے تم اس لوٹ
کو یعنی جب تم خیبر کا مال لوٹنے چلو گے وہ کہیں گے کہ چھوڑو اور منع نہ
کرو تو ہم بھی چلیں ساتھ تمہارے اس سفر میں، کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جو حدیبیہ سے مدینہ منورہ میں ذوالحجہ کے مہینے میں تشریف لائے
اور بعد ایک برس کے محرم کے مہینے میں خیبر کے قلعوں کی طرف چلنے کو حکم
فرمایا کہ جو کوئی حدیبیہ کے سفر میں تھا وہی لوگ ہوئیں سوائے ان کے
کوئی اور نہ چلے اس سفر میں جب خیبر کی طرف چلنا مقرر ہوا تو وہ لوگ
جو حدیبیہ کے سفر میں نہ گئے تھے انہوں نے کہا کہ ہمیں مت روکو ہم بھی
چلتے ہیں تمہارے ساتھ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ چاہتے ہیں وہ کہ بدلیں
اور پھیریں خدائے تعالیٰ کی بات کو یعنی غرض ان کی یہ ہے کہ جو خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو پہلے حدیبیہ کے سفر میں گئے تھے سوائے ان کے
کوئی نہ جاوے اس حکم کو پھیریں تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ
کہہ تو ان کو کہ تم ہرگز نہ چلو گے ہمارے ساتھ جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرما
چکا پہلے اس تمہارے کہنے سے کہ ہم چلتے ہیں تمہارے ساتھ پھر جب تم
یہ کہو گے تو وہ لوگ
فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ
۱۵ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ پھر شتاب کہیں گے کہ خدائے تعالیٰ نے ہمیں ساتھ چلنے
کو منع نہیں کیا بلکہ بخیلی سے ہمیں ساتھ نہیں لے چلتے تم پھر خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے کہ یہ بات نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بلکہ ہیں وہ قوم کہ نہیں
سمجھتے مگر تھوڑا سا
قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى
ر قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو جو حدیبیہ کے سفر میں تیرے ساتھ
نہ گئے تھے گنواروں سے یعنی وہ گنوار جو تیرے رفیق نہ ہوتے تھے ان کو
کہہ جلد بلاویں گے تم کو طرف لڑائی ایک قوم کے جو بڑے سخت لڑنے
والے ہیں تو لڑو اور قتل کرو ان کو یا وہ مسلمان اور تابعدار ہوں یا مطیع
اسلام ہوں اور جزیہ قبول کریں

Marfat.com

فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ
تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
١٦ اَلِيْمًا ٥ پھر اگر اس وقت تابعداری کرو گے تم تو دے گا خدائے تعالیٰ
تم کو بدلہ بہت اچھا اور اگر مینہ پھیرو گے اس لڑائی سے جیسے پھر گئے تم
پہلے اس حدیبیہ میں تو عذاب کرے گا خدائے تعالیٰ تم کو عذاب دُکھ دینے
والا یعنی بہت بڑا سخت عذاب دیوے گا اس حکم سے یعنی اس آیت کے
اترنے سے غریب اور محتاج اور بیمار مسلمان بہت ڈرے تب یہ آیت
اُتری

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ
وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ
ع ١٧ عَذَابًا اَلِيْمًا ٥ نہیں ہے اندھے پر گناہ اور نہیں ہے لنگڑے پر گناہ
اور نہیں ہے بیمار پر گناہ جو اگر لڑنے نہ جاویں کافروں سے مسلمانوں کے
رفیق ہو کر تو ایسوں کو جو بے اختیار اور ناچار ہوں تو گناہ نہیں اور جو کوئی
تابعداری کرے خدا اور رسول کی تو خدائے تعالیٰ اُسے لاوے گا باغوں میں
جو ہمیشہ بہتی ہیں نیچے بیٹھکوں ان باغوں کے نہریں اور جو کوئی پھرے گا حکم
خدا اور رسول کے سے اُسے عذاب کرے گا خدائے تعالیٰ عذاب دُکھ دینے
والا جو کبھی وہ عذاب تمام نہ ہو گا۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم منزل حدیبیہ میں پہنچے تب ایک شخص کو مکے کے لوگوں کے پاس بھیجا تو
کہے ان کو کہ ہم عمرے کو آتے ہیں اور ارادہ لڑائی کا نہیں انہوں نے اس
شخص کو آنے نہ دیا اور اس کی بات نہ سُنی تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کو بھیجا ان کو مکے کے لوگوں نے پکڑ رکھا اور یہاں ان کے قتل کی خبر آئی
جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے تلے بیٹھے اور
سب یاروں کو بلایا جو وہ سب یار ایک ہزار پانچسو آدمی تھے ان سب
نے بیعت کی اس بات پر کہ مکے کے لوگوں سے لڑیں اور ہرگز منہ لڑائی
سے نہ پھیریں جب بیعت کر چکے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان
کے حق میں فرمایا کہ تم سارے عالم سے اچھے آدمی ہو اور تم میں سے کوئی
دوزخ میں ہرگز نہیں جانے کا جیسے کہ خدائے تعالیٰ ان کی خوبی میں
فرماتا ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ
وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ٥ بیشک اور تحقیق خدائے تعالیٰ راضی اور ١٨
خوش ہوا مسلمانوں سے جس وقت بیعت کی دل اور جان سے تیرے ساتھ
نیچے درخت کے پھر جانا خدائے تعالیٰ نے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے
محبت دین اسلام کی پھر اتارا ہم نے آرام اور چین ان پر اور انعام کیا ان
کو فتح جلد اور شتاب جو فتح خیبر کی ہے

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ٥ اور اس فتح میں لوٹیں بہت جو لیویں گے اس لوٹ کے مال ١٩
مسلمان اور ہے خدائے تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ
لَكُمْ هٰذِهٖ اور وعدہ دیا تم کو خدائے تعالیٰ نے بہت لوٹوں کا مال کے
جو لو گے تم اس لوٹوں کے مال کو پھر جلدی تمہارے واسطے یہ مال لوٹ
کا ہے جواب جس کا وعدہ کیا ہے

وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ اور دُور رکھا ہاتھ لوگوں کا تم سے
یعنی خیبر کے لوگوں کو کسی کی مدد اور کمک نہ پہنچ سکی

وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ٥ اور تو ہووے وہ فتح اور لوٹ نشانی قدرت خدائے تعالیٰ ٢٠
کی سب مسلمانوں کو اور تو دکھائے تم کو راہ سیدھی جو یقین جانو کہ خدائے تعالیٰ
زبردست ہے جو اپنے فضل سے جب چاہتا ہے تو بڑے کام مشکل آسان
کر دیتا ہے کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق وعدے کے
خیبر کی طرف چلنے کی تیاری کی اور کوچ فرمایا کئی روز میں نزدیک ان قلعوں
کے پہنچے تو ایک دن وقت صبح کا تھا جو وہاں کی کھیتی کرنے والے کدال اور
بیل ہل لے کر باغوں میں آتے تھے جو یکبار یہ فوج اسلام کی انہیں دکھائی دی
انہوں نے دُور سے دیکھتے ہی پہچانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوج لے کر
آئے ہیں اور بھاگ کر قلعہ بند ہوئے فوج اسلام نے اس قلعہ کو گھیر لیا جو یہ
ایک ہزار چار سو آدمی مومن مسلمان تھے اوّل قلعہ ناعم فتح کیا پھر قلعہ
قطاۃ پھر قلعہ دشق فتح کیا اور بہت مال مسلمانوں کے ہاتھ لگے پھر ایک
اور قلعہ مضبوط تھا بڑی لڑائی سے اسے بھی فتح کیا اور بہت مال لوٹا پھر

Marfat.com

قلعہ قموص کو جاکر گھیرا کسی طرح فتح نہ ہوتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درد سر شدت سے تھا جو آپ سوار نہ ہو سکتے تھے آخر کو شیر خدا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا انہوں نے جاتے ہی اس قلعہ کا دروازہ لوہے کا جو کئی سو من کا تھا ولایت کے زور سے ایک ہاتھ کی چٹکی سے اُکھاڑ کر پھینک دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اس کواڑ کو اُکھاڑ کر سپر کی جگہ ہاتھوں میں پکڑ کر کافروں سے لڑتے رہے تو وہ قلعہ بھی ان کے قدم کی برکت سے فتح ہوا اور بے شمار دولت اور مال اسی میں سے مسلمانوں کے ہاتھ لگا اور اسی جگہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عورت نے دنبے کے گوشت میں زہر ملا کر دیا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ گوشت دہن مبارک میں اپنے رکھا تو اس گوشت نے کہا یا رسول اللہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے مجھے نہ کھائیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ لقمہ تھوک دیا ولیکن تب بھی اس زہر نے کچھ اثر کیا تھا غرضکہ قلعہ خیبر کے سب فتح ہوئے اور مال اور دولت خزانہ اور لونڈیاں اور اونٹ اور ہتھیار بے شمار ہاتھ لگے اور وعدہ خدائے تعالیٰ کا سچا ہوا اب سوائے اس کے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ

۲۱ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ اور دوسرا وعدہ کیا خدائے تعالیٰ نے تم سے دوسرے لوٹ کا یا فتح کا جو تمہیں قدرت نہیں اس پر مقرر گھیر لیا ہے خدائے تعالیٰ نے اسے یعنی سوائے فتح خیبر کے اور فتح کا جو وعدہ دیا ہے سو وہ مقرر ہونی ہے یہ فتح **فارس** یا **روم** یا **شام** کی ہے اور ہے خدائے تعالیٰ اوپر سب چیزوں کے صاحب قدرت

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ

۲۲ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور اگر لڑتے تم سے **حدیبیہ** میں کافر یعنی مکے کے لوگ لڑتے تو ہر طرح پیٹھ لڑائی سے پھیرتے اور بھاگتے پھر نہ پاتے وہ مکے کے لوگ کافر کوئی دوست اور نہ مدد کرنے والا۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ

۲۳ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ اور رسم رکھی ہے خدائے تعالیٰ نے وہ چلن جو گذرا پہلے اس وقت سے اگلے زمانے میں کہ پیغمبر ہمیشہ کافروں پر غالب ہوئے ہیں اور نہ پاوے گا تو رسم اور چلن خدائے تعالیٰ کے تئیں پھرنا اور بدلنا یعنی جو رسم خدائے تعالیٰ نے رکھی ہے ہرگز پھرنے اور بدلنے کی نہیں کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام کیا تھا کہ کے لوگوں میں سے اسّی سوار شبخون کا ارادہ کرکے آئے تھے اور چاہا کہ ان کو بے خبر ماریں خدائے تعالیٰ کی قدرت سے اتفاق ایسا ہوا کہ یہ خبردار ہوئے اور ان سب کو فجر کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پکڑ لاتے اور قید کیا کئی دن پیچھے انہیں چھوڑ دیا خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

۲۴ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اور وہ ہے خدائے تعالیٰ جس نے کمال قدرت اپنے سے بچایا اور پھیر رکھا کافروں کا ہاتھ تم سے جو تمہیں خبردار کیا تو غالب تم پر نہ ہونے پائے اور پھیرا اور بچایا تمہارے ہاتھ کو ان سے مکے کے بیچ میں جب تم کو ان پر غالب کر چکا یعنی جب تم نے ان اسّی سواروں کو پکڑ لا کر قید کیا تھا تب تمہارے دل میں ڈالا جو انہیں چھوڑ دیجیے مکے کی حرمت سے اور ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو دیکھنے والا یعنی تمہارے سب کام دیکھتا ہے

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے پھیر رکھا مسجد صاحب عزت سے یعنی منع کیا کعبۃ اللہ کی زیارت سے اور منع کیا جو قربانی کے واسطے لائے تھے نہ جانے دیا جو قربانی کے مکان میں لے جا کر ذبح کریں جس جگہ قربانی کرتے ہیں اس مکان کا نام **منٰی** ہے وہاں کافروں نے اونٹوں کو لے جانے نہ دیا جو وہاں لیجا کر قربانی کرتے تو پھر یہ کافر یعنی مکے کے لوگ لائق قتل کے ہیں لیکن تم کو اس برس حکم لڑنے کا نہ دیا جو کتنے مسلمان مرد اور عورت چھپے ہوئے مکے میں تھے اور تمہیں ان کے ایمان لانے کی خبر نہ تھی

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ

Marfat.com

مَّعَرَّۃٌۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ اور اگر نہ ہوتے مسلمان مرد اور عورتیں مکے میں
سو وہ ستر آدمی تھے اور تم نہ جانتے تھے کہ وہ مسلمان ہوتے ہیں اور اپنے
ایمان چھپائے ہوتے رکھتے تھے ورنہ مارے جاتے یعنی مکے کے مسلمان
تھے اگر تم لڑتے تو وہ مارے جاتے تو پھر پہنچتا تم کو ان کے قتل کے
سبب غم اور خرابی انجانی اور بے خبری کے سبب سے یعنی اگر تمہارے
ہاتھ سے وہ مسلمان انجانی سے مارے جاتے تو تم پھر خرابی میں پڑتے پر
خدائے تعالیٰ نے تم کو اس خرابی سے بچایا اس واسطے
لِیُدْخِلَ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۚ تو داخل
کرے خدائے تعالیٰ اپنی رحمت اور بخشش میں جس کو چاہے
لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ
۲۵ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ اگر جدا ہوتے وہ ستر مسلمان ان کافروں سے
یا مکے میں ان کے شریک اور موافق ظاہر میں نہ ہوتے تو پھر بڑا عذاب
کرتے ہم مکے کے کافروں کو عذاب دکھ دینے والا اور یاد کر اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْحَمِیَّۃَ
حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ جبکہ کافروں نے اپنے دلوں میں غیرت احمق پنے
اور بے سمجھی کی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مسلمانوں کو مکے
میں آنے نہ دیجیے جو احد اور بدر کی لڑائی میں ان کے ناتے دار
مارے گئے تھے اس واسطے آپس میں انہوں نے بتوں کی قسمیں کھائیں
کہ ان کو ہرگز مکے میں آنے نہ دیجیے کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں صلحنامے
لکھنے لگے تب حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اس طرح لکھنا شروع کیا
کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ یعنی یہ عہد نامہ محمد رسول اللہ کی
طرف سے ہے تب سہیل نامی کافر نے کہا کہ یوں نہ لکھو بلکہ اس طرح لکھو
کہ من محمد بن عبد اللہ یعنی محمد بیٹے عبد اللہ کی طرف سے عہد نامہ لکھا
جاتا ہے کس واسطے کہ اگر ہم ان کو رسول اللہ جانتے تو قضیہ کیا تھا تب
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی پہلے لکھے
کو مٹا کر جس طرح سہیل کہتا ہے اسی طرح لکھو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ
وجہہ نے کہا کہ میں نہیں مٹا سکتا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے دست مبارک سے اس حرف کو مٹا کر موافق ان کی مرضی کے لکھوایا

سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ پھر اتارا خدائے تعالیٰ نے
آرام اور صبر اپنے بھیجے ہوئے اور مسلمانوں پر جو نہ لڑے اور صلح پر راضی ہوئے اور انہوں نے صلحنامہ ۲۶
لکھنے کے وقت کہا محمد رسول اللہ نہ لکھو محمد ابن عبد اللہ لکھو اسی طرح لکھا
وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی وَکَانُوْٓا اَحَقَّ بِھَا وَاَھْلَھَا ۭ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ ع۹/۱۱
اور قائم اور ٹھہرا رکھا خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو پرہیز اور ادب کی بات پر یعنی وہ جو سہیل نے کہا تھا
سو ہی لکھا صلحنامے میں اگرچہ ہیں مسلمان لائق اس بات کے کہنے کے اور جانیں گے کہ بیشک محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے اور ہے خدائے تعالیٰ سب چیز کو جاننے والا کوئی بات
اس سے چھپی ہوئی نہیں کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ سے مدینہ منورہ کی طرف کوچ کیا تو سب
مسلمان غمگین اور جھنجھلائے ہوئے تھے جو زیارت کعبۃ اللہ کی میسر نہ آئی اور بعض صحابی کہتے
تھے کہ خواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ نہ ہوا جو ہم نے کعبۃ اللہ کی زیارت نہ کی اور سروں
کی حجامت اور بالوں کو مقراض سے نہ کتروایا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ ہر طرح یعنی
مقرر سچا کیا خدائے تعالیٰ نے اپنے بھیجے ہوئے کا وہ خواب جو دیکھا تھا
سچ اور واسطے حکمت کے اس برس اس کی تعبیر کا ظاہر ہونا موقوف
رکھا اور آتے برس
لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ہر طرح آؤ گے
تم مسجد صاحب عزت میں یعنی کعبۃ اللہ میں زیارت کرنے آؤ گے
اگر چاہے گا خدائے تعالیٰ تو اس کے فضل سے تم زیارت کعبۃ اللہ کی
کرو گے
اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا
تَخَافُوْنَ ۭ بے فکر اور بے ڈر دشمنوں سے منڈاتے ہوئے اپنے سروں کو
اور کترواتے ہوئے اپنے بالوں کو خاطر جمع سے یعنی آتے برس زیارت کرو گے
بے اندیشہ اور حجامت بھی بنواؤ گے اور بالوں کو کترواؤ گے یہی وہاں
رسم ہے کہ بعد تمام ہونے احرام کے بعضے حجامت کرتے ہیں بعضے مقراض
سے بال کترواتے ہیں
فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا
قَرِیْبًا ۝ پھر جانتا ہے خدائے تعالیٰ وہ چیز جو تم نہیں جانتے کہ اس ۲۷
برس زیارت میسر نہ ہونے میں کیا حکمت تھی پھر کیا تمہارے واسطے

Marfat.com

عوض اس غم کے فتح نزدیک پہلی زیارت کعبۃ اللہ کے سے سو وہ فتح خیبر
کی ہے مسلمانوں کے دل کو جو زیارت نہ کرنے سے غم ہوا تھا اس فتح
سے خوش ہوتے پھر بعد اس کے آتے برس خاطر جمع سے زیارت بھی کریں
هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
۲۸ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ وہ خدائے
تعالیٰ جس نے بھیجا رسول اپنے کو جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
واسطے راہ دکھانے کے اور ساتھ دین سچے کے جو اسلام ہے اور اس واسطے
بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو زور اور قوت دیوے دین
اسلام کو سب دینوں پر اور کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ گواہ تیری پیغمبری
پر جو تو سچ بھیجا ہوا ہے خدائے تعالیٰ کا اگر کوئی کافر یا سب ہی کافر نہ
مانیں سچا نام کو تو غمگین مت ہو جو میں کہتا ہوں
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ
عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا ہوا خدائے
تعالیٰ کا ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں یار اور رفیق وہ کیسے ہیں
کہ سخت اور بے رحم ہیں کافروں پر اور مہربانی اور محبت کرنے والے ہیں
آپس میں یعنی کافروں پر فقط بسبب دشمنی کے ذرا رحم نہیں کرتے یہانتک
کہ اگر اپنا باپ یا بھائی سگا ہو تو اسے بھی جان سے مار ڈالتے ہیں اور
آپس میں مسلمان ایک جان اور ایک تن ہیں اور وہ کیسے ہیں کہ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانًا دیکھتا ہے تو ان کے تئیں جو رکوع اور سجدہ کرتے ہیں
یعنی نماز ہمیشہ پڑھتے ہیں اور اس نماز سے ڈھونڈتے ہیں یہ مومن مہربانی
اور ثواب زیادہ خدائے تعالیٰ سے اور خوشی اور رضامندی خدائے تعالیٰ
کی چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ آیت سب صحابیوں کی تعریف میں ہے
خصوص حضرت چہار یار کی صفت میں ہے جو ہر ایک کو ایک صفت
سے اشارہ ہے یعنی والذین معہ تعریف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کی ہے جو وہ نہایت رفیق تھے اور غار ثور میں ساتھ تھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جب مکے سے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی تھی اور
اشداء علی الکفار صفت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے
جو بہت کافروں پر سخت بے رحم تھے صرف دین کے واسطے اور ان

سے دین نے بڑی قوت پائی اور رحماء بینہم تعریف حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو نہایت حیا اور مروت اور سخاوت میں
مشہور ہیں جو ہمیشہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے چنانچہ جنگ تبوک
میں تین سو اونٹ اسباب سے بھرے ہوئے تیار اور ہزار مثقال سونا
آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاتے اور رکعا سجدا یعنی نماز
اور عبادت تعریف حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی ہے جو ہمیشہ
نماز اور عبادت میں رہتے تھے جیسے کہ ہر رات کو ہزار تکبیر کی آواز
خلوت خانۂ عبادت سے خادم سنتے تھے
سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ نشانیاں
ان کے مونہوں میں ظاہر ہوں گی قیامت کو سجدوں کے نشان سے
قیامت کو نمازیوں کے ماتھے مانند سورج کے چمکیں گے ذٰلِكَ
مع ۱۵ عند المتاخرین مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ یہ تعریف
جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر کہی یہ مثل توریت میں
جو کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے اس میں بھی بیان کی ہے اور انجیل
میں جو کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے اس میں بھی اسی طرح لکھا
ہے یعنی تعریف چہار یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توریت اور
انجیل میں بھی لکھی ہے اور ان کی مثل ایسی ہے
كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی
عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ جیسے
کھیتی ہے جو پہلے باہر نکالتی ہے زمین سے اپنی پہلی ڈالی کو پھر مضبوط
کرتی ہے وہ اس ڈالی کو پھر موٹی اور سخت ہوتی ہے اپنی اسی پہلی ڈالی
پر یعنی جو پہلی زمین سے کونپل پھوٹتی ہے تو بہت نازک اور کمزور ہوتی
ہے پھر چند مدت میں قوت پاکر مضبوط اور خاصہ درخت ہوتا ہے تو
تعجب میں اور خوشی میں لاتا ہے وہ درخت کھیتی کرنے والے کو یہ مثل
دین اسلام کی ہے کہ اول دین سست اور کمزور تھا پھر اسے خدائے تعالیٰ
نے ایسی قوت بخشی مومنوں کے سبب جو غصہ کرنے لگے ان مومنوں سے وہ
کافر اور حسد کرنے لگے یعنی جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صحابیوں سے بغض اور دشمنی رکھے تو گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے بغض اور دشمنی رکھتا ہے اور جو کوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

Marfat.com

دشمنی رکھے وہ کافر ہے بیشک اور
وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ع ۲۹ ۱۲ مِنْہُمْ مَّغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۠ وعدہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ
ان لوگوں سے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں مسلمانوں
میں سے ان کو وعدہ دیتا ہے گناہوں کے بخشنے کا اور بدلہ
دینے کا بڑے یعنی اس ایمان لانے کا اور نیک کام کرنے
کا بڑا بدلہ دیوے گا خدائے تعالیٰ سو وہ بہشت ہے اور نعمتیں
بہشت کی۔

سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ ثَمَانِیْ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ
۱ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اے
وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت بڑھو باتوں میں آگے خدائے تعالیٰ کے
اور اس کے بھیجے ہوئے کے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یعنی زیادتی
کی بات نہ کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اور ڈرو خدائے تعالیٰ
سے بے ادبی کرنے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بے شک
خدائے تعالیٰ سننے والا ہے سب کی باتوں کا جاننے والا ہے سب
کے کاموں کا
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَکُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْہَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَہْرِ
بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا
۲ تَشْعُرُوْنَ ۝ اے ایمان لانے والو مت اونچی کرو اپنی آوازوں
کو بات کرنے کے وقت اوپر آواز نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو ادب سکھاتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے حضور ملائم اور آہستہ بولو ادب سے بات کرو اور پکار کے
بات نہ کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے کہ آپس میں پکار کے بولتے
ہو ایک دوسرے سے تو نکمے اور ضائع نہ ہو جائیں نیک کام تمہارے
اور تمہیں خبر نہ ہو کہ ہمارے نیک کام ضائع ہوتے بے ادبی سے
اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَہُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ
۱ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَہُمْ لِلتَّقْوٰی ؕ
۳ لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ بے شک وہ لوگ جو نیچی رکھتے
ہیں اپنی آوازوں کو آگے بھیجے ہوئے خدائے تعالیٰ کے جو محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہے وہی لوگ جن کو آزماتا ہے خدائے تعالیٰ ان کے دلوں کے
ادب کے واسطے اور ان ہی لوگوں کے لیے بخشش ہے گناہوں کی اور
نیک کاموں کا بدلہ بڑا ان کے واسطے ہے قیامت کے دن۔ کہتے ہیں کہ
جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر
بھیجا تھا اس فوج نے جا کر فتح کی اور کتنے لوگ اس قوم سے پکڑ لاتے
مدینے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ان قیدیوں کو رکھو
وارث ان قیدیوں کے آئے مدینے میں دوپہر کے وقت جو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آرام کرتے تھے انہوں نے آن کر حجرے کے دروازے کے
باہر پکارا اور شور کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آؤ اور ہمارا
انصاف کرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند سے بے مزہ اٹھے اور
کمال مہربانی سے ان میں سے ایک کو منصف ٹھہرایا اس منصف نے
کہا کہ ان قیدیوں سے آدھے چھوڑ دو اور آدھوں کو قید رکھو اسی طرح
کیا تب یہ آیت اتری کہ
اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ
۴ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو پکارتے ہیں تجھے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی گھر کے دروازے کے باہر سے پکارتے
ہیں بہت لوگوں کو ان سے عقل نہیں ہے جو ادب اور آدمیت رکھتے
ہوں جو ذرا صبر کریں اور تجھے نیند میں بے مزہ نہ رکھیں
وَلَوْ اَنَّہُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْہِمْ لَکَانَ خَیْرًا
۵ لَّہُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور اگر وہ لوگ صبر کرتے جب
تک کہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند سے اٹھ کر باہر نکلتا اپنے
گھر سے اور ان پاس آتا تو البتہ یہ بہتر تھا ان کے حق میں جو سارے

Marfat.com

قیدیوں کو چھوڑ دیتا اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے بے ادبی توبہ کرنے والوں کی مہربان ہے ادب رکھنے والوں پر جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور بزرگی کرتے ہیں کہتے ہیں جو نویں برس ہجرت سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولید عقبہ کے بیٹے کو ایک قوم مسلمانوں کی طرف بھیجا جو زکوٰۃ کا مال ان سے لاوے اور پہلے ان سب کے مسلمان ہونے سے اس قوم اور ولید کی قوم میں لڑائی ہوئی تھی اور خون ایک شخص کا اس قوم سے ولید کے ذمے تھا جب اس قوم میں ولید کے آنے کی خبر پہنچی سبب اسلام کے انہوں نے اپنے خون کا دعویٰ چھوڑ کر اخلاص اور محبت سے اس قوم کے نے ولید کی پیشوائی کے لیے آنے کا ارادہ کیا ولید نے جانا کہ اس خون کے واسطے مجھے مارنے کو آتے ہیں یہ سمجھ کر وہاں سے بھاگ آیا اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آن کر کہا کہ وہ قوم اسلام کو چھوڑ کر پھر کافر ہو گئی اور مال زکوٰۃ کا نہ دیا اور میرے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد صحابی کو جو بڑے بہادر تھے کتنے لوگ ساتھ دیکر اس قوم پر بھیجا اور فرمایا کہ اے خالد جلدی نہ کیجیو اوّل ان کا حال دریافت کیجیو اگر سچ ہے کہ وہ کافر ہوئے ہوں تو انہیں قتل کیجیو خالد جب نزدیک اس قوم کے گئے ایک شخص کو بھیجا اس نے جا کر دیکھا جو بانگ دیتے اور نماز جماعت سے پڑھتے ہیں اور اسلام کی سب باتیں نظر آتی ہیں اور کفر کی کوئی نشانی نہیں خالدؓ نے آن کر یہ احوال حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر کیا تب یہ آیت اتری

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ
فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ
مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو اگر لاوے ۶
تم پاس کوئی بدکار جھوٹی خبر کہ جو سبب فکر اور تردد کا ہووے تو وہ پھر اس خبر کو تحقیق کر لو اور کھوج لو اس بات کا جو سچ ہے یا جھوٹ ہے تو ایسا نہ ہو جو بغیر تحقیق کیے کچھ کام کر و پھر پہنچاؤ تم دکھ اور برائی کسی قوم کو انجانی سے اور بے خبری سے یعنی کافر جان کر قتل کرو اور وہ مسلمان ہوویں تو پھر ہو تم کل کو اپنے کیے پر پچھتانے والے کہ افسوس ہم نے کیا کیا۔

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي
كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ
الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ
وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ ۷
فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ اور جانو ۸
اے مسلمانو وہ کہ تمہارے بیچ میں ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا چاہیئے کہ ادب سے اس کے روبرو جھوٹی بات نہ کہو اگر وہ کہا مانے تمہارا بہت کاموں میں یعنی تم کہو اور مصلحت دو وہی کرے تو البتہ مصیبت آوے تم پر اور خراب ہو تم اور تمہاری مصلحت اور تدبیر بعضے وقت تمہارے حق میں زبوں ہوتی ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے محبت دی تم کو ایمان کی اور اچھا لگتا ہے ایمان تمہارے دلوں میں اور زبوں کر دیا کفر کو اور بدکاری کو اور گناہوں کو تمہارے دلوں میں یعنی بہت برا لگتا ہے کفر اور بدکاری تم کو خدائے تعالیٰ کے فضل سے وہ جو تحقیق کرتے ہیں خبروں کو وہی لوگ ہیں راہ پاتے ہوئے نیکی کی ایمان کی محبت اور کفر سے بیزاری فضل خدائے تعالیٰ کی طرف سے اور مہربانی ہے اس کی اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے سچ جھوٹ بات کو مضبوط کام کرنے والا ہے **شان نزول** کہتے ہیں کہ دو شخصوں میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو سخت بحث ہوئی جھگڑا بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچا جو دونوں طرف کے لوگ ہتھیار باندھ کر آئے اور لڑنے کو تیار ہوئے اتنے میں یہ آیت اتری۔

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا
بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا
الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا
بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ ۹
اور اگر دو قومیں مسلمانوں سے لڑنے لگیں آپس میں پھر تم ان دونوں میں صلح کروا دو اور ملا دو ان کو پھر اگر ظلم اور زیادتی کرے ان دونوں میں سے ایک قوم دوسری قوم پر اور صلح کی بات نہ مانے اور خدا اور رسولؐ کے حکم پر راضی نہ ہو تو پھر تم لڑو اس قوم سے جو زیادتی کرے جب تک کہ پھرے خدائے تعالیٰ کے حکم کی طرف پھر جب پھریں اپنی زیادتی اور

Marfat.com

ناانصافی سے پھر صلح کرادو برابر ان دونوں قوم میں انصاف سے جو کسی
کی طرفداری نہ کرو اور کسی کا حق ضائع نہ کرو بے شک خدائے تعالےٰ
چاہتا ہے انصاف کرنے والوں کو جو بات کہنے میں اور کام کرنے میں کسی
کی طرفداری نہیں کرتے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ
10 وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ع یہ مقرر جانو کہ سب مسلمان
آپس میں بھائی ہیں دین کے پھر صلح کرادو تم اپنے بھائیوں میں اور
ڈرو خدائے تعالیٰ سے اس کے حکم نہ ماننے میں شاید کہ تم پر مہربانی
کرے جو اس کا حکم مانو **شان نزول** کہتے ہیں کہ بعض دولت مند
غریبوں کو اور بعضے خوبصورت بدصورت کو معقول آدمی پستہ قد کو یا
بہت موٹے کو اور عیبدار کو جیسے کانا لوچا یا سیاہ رنگ کو عیب
اور مزاح کرتے تھے اور کھجاتے تھے اور بعضے یہودی اور نصاریٰ جو مسلمان
ہوتے تھے ان کو یہودی اور نصاریٰ کہکر پکارتے تھے ان لوگوں کو آداب
مجلس کا سکھانے کو یہ آیت اتری کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ
وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ
لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ
الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ
11 فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو
چاہیے کہ مسلمان ٹھٹھے اور مزاح طعنے میں نہ کریں ایک قوم دوسری
قوم کو شاید کہ ہوں جن کو ٹھٹھا اور عیب کرتے ہیں اچھے ان سے جو ٹھٹھا
اور کھجایا کرتے ہیں اور نہ چاہیئے کہ عورتیں مزاح سے کھجاویں عورتوں کو
شاید کہ وہ عورتیں جن کو چھیڑتی ہیں اچھی ہوویں چھیڑنے والیوں سے
اور نہ عیب پکڑو اپنوں کا جو سب مسلمان ایک تن من ہیں اور کھجانے
کے اور چڑھانے کے ناموں سے مت پکارو آپس میں جو برا ہے نام
لینا ہے برائی سے جیسے کہ اے یہودی یا اے نصرانی کہکر پکارنا بعد
مومن مسلمان ہونے کے ایسی باتوں سے توبہ کرو اور جو کوئی توبہ نہ کرے
ایسی باتوں سے پھر وہی قوم ستم کرنے والی ہے اپنے اوپر جو خدائے تعالیٰ
اور رسولؐ کے غصہ میں گرفتار ہوں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫
اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ
بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا
12 فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝
اے ایمان لانے والو پرہیز کرو اور بچتے رہو بہت گمانوں سے جو ہر
ایک بات میں کرتے ہو تم بے شک بعضا گمان گناہ ہوتا ہے جیسے کہ
کسی نیک بخت کو برا جانو یہ گناہ ہے اور جاسوسی مت کرو کسی کی
اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور جاسوسی کرنا بہت برا گناہ ہے اے کیا
بھلا چاہتا ہے کوئی تم سے کہ کھاتے گوشت مرتے بھائی اپنے کا پھر بیزار
ہو تم اے مسلمانو کسی کو پیٹھ پیچھے برا کہنے سے جیسے بیزار ہو موتے بھائی
کے گوشت کھانے سے اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور حکم بجالاؤ خدائے
تعالیٰ کا اور غیبت کرنے سے توبہ کرو بیشک خدائے تعالیٰ توبہ قبول
کرنے والا ہے مہربان توبہ کرنے والوں پر۔ کہتے ہیں جس دن مکہ فتح
ہوا حضرت بلالؓ حبشی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کعبہ کے کوٹھے
پر چڑھ کر اذان کہتے تھے بعضے شخص حضرت بلالؓ کی ذات کو طعن کرکے
کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوائے اس کوے کے اور کسی کو
نہ پایا جو اسی کو اذان کے واسطے اوپر چڑھایا تب یہ آیت اتری

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَ
جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
13 عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ اے آدمیو
بے شک ہم نے پیدا کیا تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے جو حضرت
آدمؑ اور بی بی حواؑ تھیں یعنی ایک ماں باپ سے سب کو پیدا کیا تم سب
کی ایک اصل ہے اور بنایا تم کو بہت ذات اور قوم اور جتھے تو پہچانو تم
آپس میں ایک دوسرے کو جیسے دو آدمی کا ایک نام ہے تو معلوم کریں
کہ فلانا فلانی قوم کا ہے بیشک تم میں سے بہت بڑا وہ ہے خدائے تعالیٰ
کے پاس جو بہت پرہیز کرتا اور بچاتا ہے اپنے تئیں برے کاموں سے
تحقیق خدائے تعالیٰ خبر رکھتا ہے سب کی اصل نسل کی جانتا ہے سب
کی ذاتوں کو۔ کہتے ہیں کہ ایک قوم گروہ عرب کے سے بنی اسد مدینے میں
آن کر مسلمان ہوتے اور کہنے لگے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سب عرب

Marfat.com

کی قوم جو ایمان لاتے ہیں یہ پہلے حالتِ کفر میں مسلمانوں سے لڑے ہیں اور اس کے بعد ایک ایک آدمی اِنکے کنبے سے ایمان لایا ہے اور ہم سب سارا کنبہ بچوں قبیلوں سمیت ایمان لاتے اور کبھی تم سے مقابلہ نہیں کیا یہ بات گویا احسان رکھ کر کہتے تھے تب یہ آیت اتری

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ
قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ
اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
۱۴ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ کہتے ہیں گاؤں کے رہنے
والے کہ ہم ایمان لاتے ہیں کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ تم ایمان نہیں لاتے بلکہ کہو تم کہ تابعداری کی ہے اور حکم بجا لاتے جو زبان سے کلمۂ شہادت پڑھا اور نہیں آیا ایمان تمہارے دلوں میں دل تمہارا موافق زبانوں کے نہیں ہے اور اگر تابعداری کرو اور حکم بجا لاؤ خدائے تعالیٰ کا اور اس کے بھیجے ہوئے کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو کم نہ کرے گا خدائے تعالیٰ تمہارے نیک کاموں سے کچھ بھی پورا بدلہ دیوے گا بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
۱۵ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ البتہ ایمان لانے
والے دراصل وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں خدائے تعالیٰ پر اور اس کے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پھر شک نہیں لاتے دل میں ایمان لانے کے بعد کچھ کسی طرح کا اور کافروں سے لڑتے ہیں مال اور جان دیتے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں یعنی مال اوروں کو دے کر لڑواتے ہیں اور آپ بھی لڑتے مرتے ہیں صرف خدا کے واسطے وہ سچے ہیں ایمان لانے والے ہیں

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ۱۶
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو جو احسان رکھتے ہیں تجھ پر اپنے ایمان لانے کا اے کیا تم خبردار کرتے ہو اپنے ایمان لانے پہ خدائے تعالیٰ کو خدائے تعالیٰ آپ جانتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں اور خدائے تعالیٰ سب چیز ذرہ ذرہ سے خبردار ہے اس پر کچھ چھپا ہوا نہیں ہے

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا
عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ
لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ احسان رکھتے ہیں تجھ پر ۱۷
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کا جو مسلمان ہوئے ہیں کہہ ان کو احسان مت رکھو تم مجھ پر اپنے مسلمان ہونے کا بلکہ خدائے تعالیٰ احسان رکھتا ہے تم پر اس بات کا کہ تم کو راہ بتائی ایمان لانے کی طرف جو پیغمبر کو بھیجا تمہارے پاس اور تم کو توفیق دی ایمان لانے کی اس بات کو یقین مانو اگر تم سچے ہو ایمان لانے میں

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ
بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ بے شک خدائے تعالیٰ جانتا ہے چھپی ہوئی ۱۸ ع ۸/۱۴
باتیں آسمانوں کی اور زمین کی اور خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے سب کام تمہارے جو تم کرتے ہو چھپے اور ظاہر

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ قافؔ[1] کے حرف سے بہت معنی لیتے ہیں اور قاف نام ایک پہاڑ کا ہے سو وہ زمرد کا ہے جو ساری زمین کے گرد ہے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے قاف کی اور قرآن بہت بزرگ کی کہ یہ سب آدمی مر کر قیامت کو جی اٹھیں گے

[1] قال عکرمۃ والضحاک ہو جبل محیط بارض من زمردۃ خضراء منہ خضر السماء والسماء محیطۃ علیہ کفاہا ویقال ہو وراء الحجاب الذی تغیب الشمس من وراءہ بمسیرۃ سنۃ وقیل معناہ قضی الامر او قضی ما ہو کائن کما قالوا فی حم ۱۲ معالم

Marfat.com

اور یہ کافر اس بات کو سچ نہیں جانتے
بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ
۲ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ بلکہ تعجب رکھتے ہیں وہ
کہ آیا ان پاس ان ہی میں سے ڈرانے والا قیامت کے دن سے یعنی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کہا کافروں نے کہ یہ آنا پیغمبر کا تعجب ہے
جو کبھی ایسی بات سنی ہی نہیں جو آدمی کو خدائے تعالیٰ بھیجے پیغمبر کر کے
اور دوسرا تعجب یہ کہ
۳ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝
اے کیا جب ہم مریں گے اور خاک ہو جائیں گے گل کر زمین میں پھر
بدن کیونکر بنے گا اور پھر مر کر جیویں گے یہ دوبارہ جینا مر کر بہت دور
ہے عقل سے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں کیا خبر ہے اس بات کی
قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا
۴ كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ بیشک ہم جانتے ہیں جو کچھ گھٹاتی ہے مردوں کے
بدن سے قبروں میں اور گلاتی ہے زمین ان کو اور ہمارے پاس ہے
کتاب لکھ رکھنے والی یعنی اس کتاب کا لکھا نہیں پھرتا سو اس میں لکھا
ہے کہ آدمیوں کا بدن گلا ہوا ذرہ ذرہ سب درست ہوگا ایک رونگٹا
بھی کم نہ ہوگا یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے پر کافر نہیں مانتے
بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ
۵ مَّرِيْجٍ ۝ بلکہ جھوٹ جانتے ہیں قرآن کو جو سچ اور درست ہے جس
وقت کہ آیا ان پاس اور سنا انہوں نے اور اس کے جواب میں
ناچار ہوتے پھر کافر اس کام میں جھنجھلا رہے ہیں اور حیران ہیں جو
کبھی قرآن کو شعر کہتے ہیں اور کبھی جادو ٹھہراتے ہیں اور کبھی قصہ
سمجھتے ہیں کسی بات پر ٹھہرتے نہیں
اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا
۶ وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے کافر آسمان
کی طرف جو ہے ان کے سر پر کیسا بنایا ہم نے اپنی قدرت سے اس کو
اور سنوارا ہم نے اسے تاروں اور چاند اور سورج سے اور نہیں ہے
کہیں اس میں دراڑ اور چھید
وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ
۷ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ اور زمین کو لمبا اور کشادہ پھیلایا
ہم نے اور ڈالا ہم نے زمین میں پہاڑوں کو اور اگائے ہم نے زمین
میں سب طرح کے جوڑے اگنے والے بہار خوشی دینے والی یہ سب
کچھ جو پیدا کیا ہے
۸ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ دیکھنے کے واسطے
جو ان سب چیزوں کو دیکھ کر جانیں کہ خدائے تعالیٰ ایسا قادر ہے اور
نصیحت پکڑنے کے واسطے پیدا کیا ہے سب کچھ اور خدائے تعالیٰ کی یاد
کرنے کے واسطے ہر بندے کی جو بندہ خدائے تعالیٰ کی طرف عاجزی
کرتا ہے سب طرف سے منہ پھیر کر اور جانتا ہے کہ سب یہ خدائے تعالیٰ
نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے
وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ
۹ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ اور نیچے بھیجا ہم نے آسمان سے پانی بہت نفع
دینے والا پھر اگاتے ہم نے اس پانی سے باغ بڑے بڑے درختوں والے
اور کھیت جس سے کاٹتے ہیں اناج
۱۰ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ اور کھجوروں کے درخت
بڑے اونچے لمبے اگاتے اس پانی سے جو ان درختوں میں پھولوں پھلوں
کے گچھے پاس پاس لگے ہیں یعنی بہت میوے ہیں ان میں اور یہ سب
پیدا کیا
رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ
۱۱ الْخُرُوْجُ ۝ روزی واسطے کھانے بندوں کے اور جلایا ہم نے اس پانی
سے زمین موئی ہوئی کو یعنی زمین کا جو جاڑے میں سبزہ جل جاتا ہے تو
مانند مردے کے ہوتی ہے پھر بہار کے مینہ سے سبزہ اور پھول سب طرح
کے پیدا ہوتے ہیں تو گویا زمین زندہ ہوتی ہے اسی طرح باہر نکلنا ہے
تمہارا قبروں سے قیامت کو۔ اب خدائے تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو تسلی دیتا ہے کہ اگر قوم تجھے جھوٹا کہتی ہے تو تو ملول نہ ہو
کس واسطے کہ
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ
ثَمُوْدُ ۝ جھوٹا کہا پہلے ان مکے کے لوگوں سے نوح نبی علیہ السلام کو
اس کی قوم نے اور کنوئیں رس کے رہنے والوں نے اپنے نبی حنظلہ بن صفوان

Marfat.com

کے بیٹے کو جھوٹا کہا رس ایک کنوئیں کا نام ہے جو اس کا احوال سورۃ
حج میں گذرا اور قوم ثمود نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھوٹا کہا۔
۱۳ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ۙ وَّأَصْحَابُ
الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ
۱۴ وَعِيدِ ۝ اور قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کو اور فرعون نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور لوط نبی کو اس کے بھائیوں نے اور ایکہ کے
رہنے والوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ایکہ ایک جنگل کا نام ہے
اور قوم تبع نے تبع کو ان سب نے اپنے اپنے پیغمبروں کو کہا کہ تم جھوٹے
ہو پھر لازم اور واجب ہوا ان پر عذاب کرنا۔ تبع ایک بادشاہ کا نام ہے
جو اس کا قصہ سورۂ دخان میں گزرا
أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ
ع ۱۵ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ اے کیا ہم تھکے اور سست ہوتے یا ماندے
ہوتے پہلی بار پیدا کرنے سے خلقت کے جو دوسری بار پیدا نہ کر سکیں گے
پر کافر نہیں مانتے بلکہ شک و شبہ میں ہیں پھر نئی پیدا کرنے میں خلقت
کے یعنی کافروں کو یقین نہیں کہ سب خلقت مر کر پھر نئے سرے سے
پیدا ہو گی۔
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ
۱۶ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝
بے شک ہم نے پیدا کیا آدمی کو اور جانتے ہیں ہم جو کچھ خیال گذرتا ہے
اس کے جی میں اور ہم بہت پاس ہیں آدمی کی جان کی رگ سے جو دھڑکتی
رہتی ہے ایک رگ ہے دل میں جو رات دن سوتے جاگتے دھڑکا کرتی
ہے اس سے نبض کی رگیں دھڑکا کرتی ہیں اس رگ سے بھی نزدیک ہے
خدائے تعالیٰ کا علم یعنی جو خیال آدمیوں کے دلوں میں گذرتے ہیں خدائے

تعالیٰ کو سب معلوم ہیں۔
إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ
۱۷ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ جب لیں اور لے لیویں دو لینے والے باتوں
اور کاموں کے ایک داہنی طرف سے اور ایک بائیں طرف سے دو
فرشتے پاس بیٹھنے والے
۱۸ مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝
نہیں کہتا کوئی شخص منہ سے کوئی بات مگر پاس اس کے ہے نگہبان راہ
دیکھنے والا تیار[1] یعنی ہر آدمی کے ایک داہنی ایک بائیں طرف دو فرشتے
بیٹھے راہ دیکھتے ہیں کہ جو کرتا ہے اور کہتا ہے لکھ لیتے ہیں تو چاہیئے کہ آدمی
بیہودہ اور نکما کام اور بات ہرگز نہ کرے جو سب لکھے جاتے ہیں۔
وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ
۱۹ مِنْهُ تَحِيدُ ۝ اور آ پہنچی بے ہوشی اور غشی موت کی جو سچ ہے یعنی
مقرر وہ وقت آتا ہے اور تب کہیں گے فرشتے کہ یہ وقت وہ ہے جو تو
اس سے ڈرتا تھا اور بھاگتا تھا اور ہٹتا تھا
۲۰ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝ اور پھونکا
جائے گا قرنا میں دوسری بار جو سب قبروں سے جی اٹھیں گے تب فرشتے
کہیں گے کہ یہ وہ دن ہے جس دن سے ڈراتے تھے لوگوں کو
۲۱ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۝ قیامت
کو ہر آدمی جو ساتھ اس کے ایک ہانکنے والا اور دوسرا گواہی دینے والا اس
کے کاموں کے لیے چلا آتا ہے فرشتہ پھر حکم ہوگا ہر آدمی کو
لَّقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ
۲۲ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ اور بے شک تھا تو بے خبری میں اس
دن سے پھر کھولا اور اٹھایا ہم نے تیری آنکھ سے پردۂ غفلت کا پھر آنکھ

[1] حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ یہ فرشتے آدمی سے جدا نہیں ہوتے ایک تو وقت جماع کے اور دوسرے وقت بول و براز کے اور مجاہد کہتے ہیں کہ یہ فرشتے کسی حالت میں آدمی سے جدا نہیں ہوتے اور نہ کسی بات کو ترک کرتے ہیں جبکہ جو آہ سرد بوجہ درد کے بھرتے ہیں اس کو بھی قلم بند کرتے ہیں اور عکرمہؓ سے منقول ہے کہ فقط اس بات کو لکھتے ہیں کہ اُس پر ثواب یا عقاب مرتب ہے ابو امامہ باہلی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسنات کا لکھنے والا داہنی جانب کو ہے اور سیئات کا لکھنے والا بائیں جانب کو ہے جبکہ آدمی کوئی نیک عمل کرتا ہے تو دائیں جانب والا فوراً اس کے عمل کو لکھ لیتا ہے اور جب بُرا عمل کرتا ہے تو دائیں والا بائیں جانب والے کو روکتا ہے یہاں تک کہ سات گھنٹے تک اسکے لکھنے سے باز رکھتا ہے اور کہتا ہے شاید توبہ کرے ۱۲ معالم اور دوسری روایت میں ہے کہ اتنے تک استغفار کرتا ہے اگر سو تیوقت پڑھی تو یہ نہیں کرتا ہے تو ایک کے بدلے ایک ہی گناہ لکھتا ہے ۱۲ منہ عفی عنہ آدمی پر واجب ہے کہ وقت سونے کے ضرور بالضرور دربار الٰہی میں توبہ و استغفار کیا کرے اور جو خطائیں کر دن کو سرزد ہوئی ہیں اس کی معافی مانگے ۱۲ کذا مروی عن عمرؓ

Marfat.com

تیری آج تیز ہے اور خوب دیکھتی ہے احوال کو
۲۳ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ؕ اور کہے گا
اس کا ساتھی یعنی جو فرشتہ اس کو ساتھ لایا ہے گواہی دینے والا کہ یہ
ہے وہ جو میرے پاس حاضر ہے لکھا ہوا دفتر تیرے کاموں کا جو دنیا میں
تو نے کیے تھے پھر حکم ہوگا ان ہانکنے والے اور گواہی دینے والے فرشتوں کو
۲۴ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ ڈالو دوزخ میں اسے
جو کوئی کافر ہو دشمنی رکھنے والا قرآن سے اور اسے دوزخ میں ڈالو جو
۲۵ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۙ منع کرنے والا نیک کاموں
کا اور حد سے باہر گیا ہوا ہے شک لانے والا ہے خدائے تعالیٰ کے
ایک ہونے میں اور اس کو دوزخ میں ڈالو
الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي
۲۶ الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ جس نے بنایا شریک خدائے تعالیٰ کے ساتھ
دوسرا خدا پھر ڈالو اسے عذاب سخت میں جب فرشتے لے چلا اس کو دوزخ
کی طرف تب اس نے کہا کہ میری کیا تقصیر ہے میرا شیطان مجھ پر زور آور
تھا اس کے کہنے سے میں نے کیا پھر حکم ہوگا کہ لاؤ اس کے شیطان کو
تب آن کر
قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ
۲۷ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ۝ کہا اس کے پاس والے شیطان نے کہ اے پروردگار
میرے میں نے اس کو بدراہ اور حکم نہ ماننے والا نہیں کیا اے پروردگار یہ
آپ ہی تھا بڑی گمراہی میں تب
قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ
۲۸ بِالْوَعِيْدِ ۝ فرمایا خدائے تعالیٰ نے مت جھگڑو میرے آگے جو
بے فائدہ ہے تمہارا اب جھگڑنا اور مقرر آگے ہے جو بھیجا تمہاری طرف
وعدہ عذاب کا پیغمبر کی زبانی تم کو
مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ
۲۹ ع ۱۴ ۱۶ لِّلْعَبِيْدِ ۝ نہیں پھرتی بات میرے آگے یعنی میں جو وعدہ عذاب
کا کر چکا ہوں وہ بات پھرتی نہیں اور نہیں ہیں ہم ظلم کرنے والے اپنے
بندوں پر یعنی بغیر گناہ کے عذاب نہیں کرتے ہم
يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَـْٔتِ وَتَقُوْلُ هَلْ
۳۰ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ یاد کر جس دن کہیں گے ہم دوزخ کو کہ اے دوزخ بھری
تو تو وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے تو لاؤ کہتے ہیں کہ تب خدائے تعالیٰ
قدم قدرت اپنی کا دوزخ میں رکھے گا اس وقت دوزخ کہے گی کہ بس
بس[1] بھری میں اب داب نہیں مجھے
۳۱ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝ اور پاس
لاویں گے بہشت کو پرہیزگاروں کے واسطے جو ڈرتے تھے دنیا میں
خدائے تعالیٰ کے عذاب سے نہ دور ہوگی بہشت پرہیزگاروں سے
پرہیزگار بہشت کو دیکھیں گے اور ہر ایک کو مکان اپنے رہنے کے اور
اس کی نعمتیں نظر آویں گی اور فرشتے کہیں گے
۳۲ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ یہ وہ ہے
جس کا دنیا وعدہ کیا تھا ہر ایک رجوع کرنے والے کو یعنی جو خدائے تعالیٰ
کی طرف رجوع رکھتا تھا اور اپنے تئیں تمام رکھتا تھا برے کاموں سے
اس کو یہ نعمتیں ہیں
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ
۳۳ مُّنِيْبِ ۙ جو کوئی کہ ڈرا خدائے تعالیٰ سے چھپا ہوا یعنی جس کے دل
میں خدائے تعالیٰ کا ڈر ہو اور لاوے دل خدائے تعالیٰ کی طرف پھرا ہوا
سب طرف سے بیزار ہو کر پھر ایسے شخصوں کو کہیں گے
۳۴ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ اندر جاؤ
بہشت کے سلامتی سے بے غم یہی دن ہے جو آج کے دن سے
ہمیشہ بہشت میں رہو گے
۳۵ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ واسطے
ان بہشتیوں کے لیے جو چاہیں نعمتوں سے سب موجود ہے بہشت میں
اور ہمارے پاس زیادہ ہے نعمت جو چاہیں کسی چیز کی کمی نہیں۔
وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ
۳۶ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ اور کتنی
قوموں کو مار کھپایا ہم نے پہلے ان مکے کے لوگوں سے جو تھے وہ بہت سخت
زور آور ان سے پھر راہیں کاٹیں انہوں نے اور پھرے شہروں میں
سوداگری کو اور مال جمع کیا اور عیش کیا پھر دھیان کرو کہ تھی کہیں جگہ
ان کو بھاگنے کی موت سے یا کہیں پناہ تھی مرنے سے ان کو جو نہ مرتے

[1] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہے گی جہنم ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط رواہ البخاری ۱۲

Marfat.com

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِمَنۡ کَانَ لَہٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَی
السَّمۡعَ وَہُوَ شَہِیۡدٌ ٥ یہ سب باتیں جو مذکور ہوئیں ہر طرح نصیحت ۳۷
ہیں اس شخص کو جس کو ہووے دل سمجھنے سوچنے والا یا کوئی سُننے کان دھر
کے اور وہ ہووے جی لگا کر ان باتوں کو سننے والا جو دھیان کر کے
سمجھے اور نصیحت مانے
وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَہُمَا
فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ٭ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ ٥ اور بے شک ۳۸
بناتے ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب
کو پیدا کیا چھ دن میں اور نہ پہنچا ہم کو کوئی دُکھ اور نہ محنت یعنی
ہم تھکے نہیں ان کے بنانے سے اب خدائے تعالیٰ اپنے حبیبؐ
کو تسلی فرماتا ہے کہ
فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ
قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ ٥ۚ پھر صبر کر اے ۳۹
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر جو کہتے ہیں مکے کے لوگ میرے
اور تیرے حق میں یعنی خدائے تعالیٰ کا شریک مقرر کرتے ہیں اور
فرشتوں کو بیٹیاں ٹھہراتے ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو شاعر اور ساحر اور مجنون کہتے تھے ان سب باتوں پر صبر کر
اور غصہ مت کھا اور نماز پڑھا اور یاد کر اپنے پروردگار کو ساتھ
تعریف کے سورج کے نکلنے سے پہلے یعنی نماز فجر کی اور عصر کی پڑھ
وَمِنَ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡہُ وَاَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ ٥ اور رات ۴۰
کو بھی نماز پڑھ اور ف۱ پیچھے نمازوں کے بھی اسے یاد کر یعنی مغرب اور
عشا کی نماز اور وتر بھی پڑھ یا نفلیں پڑھ نمازوں کے پیچھے۔

وَاسۡتَمِعۡ یَوۡمَ یُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّکَانٍ قَرِیۡبٍ ٥ اور
۴۱ سُن جس دن پکارے گا پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے کہتے ہیں
کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ایسی طرح پکاریں گے جو سب کو ایسی
آواز معلوم ہوگی کہ جیسے کوئی پاس ف۲ سے پکارتا ہے اور یہ کہیں گے
اسرافیل علیہ السلام کہ اے گوشت اور ہڈیو گلی ہوئی اور اے رگو
اور بال جدا جدا پڑے ہوئے آؤ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب اکٹھے
ہو حساب دینے کو
یَّوۡمَ یَسۡمَعُوۡنَ الصَّیۡحَۃَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِکَ یَوۡمُ
۴۲ الۡخُرُوۡجِ ٥ جس دن سُنیں گے سب مُردے قبروں میں بڑی سخت آواز
فرشتے کی جو سچ ہے یعنی مقرر ہوئی ہے اس سخت آواز سے یہ کہے گا
فرشتہ کہ یہ دن ہے باہر آنے کا قبروں سے
۴۳ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ وَنُمِیۡتُ وَاِلَیۡنَا الۡمَصِیۡرُ ٥ۙ بشیک
ہم جلاویں اور ہم ماریں یعنی پیدا کریں اور ماریں دنیا میں اور ہماری طرف
پھر آنا ہے حساب دینے کے واسطے
یَوۡمَ تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ عَنۡہُمۡ سِرَاعًا ؕ ذٰلِکَ حَشۡرٌ
۴۴ عَلَیۡنَا یَسِیۡرٌ ٥ یاد کر اس دن کو جس دن پھٹے زمین مردوں کے نکلنے
سے جو قبروں سے نکل کر دوڑیں گے یہ جلانا قبروں سے اور اکٹھا کرنا
پھر قیامت کے دن ہم پر آسان اور سہج ہے
نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ
بِجَبَّارٍ ۟ ۚ ہم خوب جانتے ہیں اس چیز کو جو یہ کافر کہتے ہیں کہ
قیامت نہ ہوگی اور نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
کافروں پر زور کرنے والا جو زور سے ان کے دلوں میں یقین ڈالے

ف۱ بخاری میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فقرا مہاجرین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مالدار لوگ ہم لوگوں سے فضیلت لے گئے فرمایا کیونکر کہا کہ جیسے نماز ہم لوگ پڑھتے ہیں ویسے وہ لوگ بھی پڑھتے ہیں جیسے کہ ہم لوگ جہاد کرتے ہیں ویسا وہ بھی جہاد کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو ایک ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اس کے سبب سے تم لوگ اس درجہ کو پہنچو گے کہ جو لوگ تم لوگوں سے سبقت کر گئے ہیں تم ان لوگوں سے سبقت کر جاؤ گے جو ہنوز تم لوگوں سے پیچھے ہیں وہ یہ ہے کہ بعد ہر نماز مفروضہ کے دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو تو تمہارے درجہ کو کوئی نہیں پہنچے گا مگر جو ایسا عمل کرے گا یا اس سے زیادہ مسلم کی روایت میں گیارہ گیارہ بار آیا ہے اور سنن اربعہ میں تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ بار مذکور ہے **تنبیہ** ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ضرور اس وظیفہ کو بعد نماز کے پڑھ لیا کرے اور دولت بے زوال کو ہاتھ سے نہ دیوے جہاں تک ہو سکے عمل میں کوشش کرے ۱۲

ف۲ معالم التنزیل میں ہے کہ صور پھونکا جاوے گا بیت المقدس کے پتھر کے قریب سے یا اس پتھر پر اس کی آواز ہر جگہ سے نزدیک معلوم ہوگی الخ ۱۲

Marfat.com

ع ۲ ۴۵ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ پھر نصیحت کر تو
قرآن سے یعنی تو قرآن سنا اس کو جو ڈرے عذاب کے وعدے سے اور قیامت
کو سچ جانے اور جو کوئی نہ ڈرے خدائے تعالیٰ سے اور قیامت کو سچ نہ جانے
اُسے میں سمجھ لوں گا میں واقف ہوں اس کی باتوں سے

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ سِتُّوْنَ اٰیَۃً

نام اس سورۃ کا ذاریات اس واسطے رکھا ہے کہ ذاریات بیچ بولی عرب کے باد پریشان کو کہتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اوّل اس سورۃ کے سوگند باؤں کی کھا کر رد اوپر کافروں کے کیا ہے اور یاد کرنا باؤں کا واسطے قسم کے اور سوگند کھانے اس کے ہیں بڑے اسرار اور بھید ہیں ذرا سا ان بھیدوں میں سے یہ ہے کہ کارخانہ تمام عالم کا درستی اور خرابی سے سب مضبوط ساتھ باؤں کے ہے زندگی آدمیوں کی اور مارنا ان کا اور پیدا کرنا ان کا اور چلنا اور پھرنا اور خرابی قوم عاد کی اور اڑنا تخت حضرت سلیمانؑ کا اور آنا قیامت کا اور پھونکنا صور کا اور خرابی عالم کی اور بہت چیزیں دنیا کی بونا اور جوتنا اور اڑانا اور خشک کرنا اور باران رحمت برسانا سب کارخانجات جاری اور متعلق باؤ کے ہیں اور چلنا جہازوں کا اور تباہ اور غرق اور ڈوبنا ان کا اور تجارت اور سوداگری اور جنگ اور فتح اور شکست محتاج باؤ کے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے

1 وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ حق تعالیٰ سبحانہ قسم کھاتا ہے
اڑانے والی چیزوں کی اور اس آیت میں دو معنی ہوتے ہیں اوّل کہا کہ قسم ہے ان باؤں کی کہ اڑانے والی ہیں خاک کو بیان ان کا یہ ہے کہ جس وقت باران رحمت الٰہی برستا ہے ہوا بخارات زمین کے تئیں اوپر لے جاتی ہے اور اس کے بادل بنتے ہیں پھر ایک باؤ چلتی ہے کہ ان بادلوں کو اٹھانے والی ہے اور لیے لیے پھرتی ہے پھر ایک ہوا چلتی ہے کہ ساتھ مینہ کے رہتی ہے بعد ازاں ایک باؤ تند چلتی ہے کہ ابر کو پھاڑ دیتی ہے اور مینہ موقوف ہو جاتا ہے پھر بعد پکنے کھیتی کے اور کاٹنے اس کے کے ایک باؤ واسطے اڑانے بھس کے دانہ سے آتی ہے اور سوا اس کے بہت فائدے ہیں کہ بیان میں نہیں آسکتے دوسرے معنی یہ ہیں کہ قسم ہے ان فرشتوں کی کہ اٹھانے والے اور پریشان
کرنے والے باؤ کے ہیں
2 فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ پھر قسم ہے اٹھانے والے بوجھوں کی
یعنی ابر کہ اٹھائے ہوئے پھرتے ہیں بوجھ پانی مینہ کے تئیں
3 فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ پھر قسم ہے کشتیوں سہج چلنے والیوں کی
اور قسم ہے ستاروں کی کہ آسمان میں چلتے ہیں
4 فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ پھر قسم ان فرشتوں کی کہ تقسیم کرنے اور
بانٹنے والے رزق روزی باران رحمت اور مصیبت و بلا کے ہیں اور یہاں سے مراد چار فرشتے بزرگ ہیں کہ ہر ایک واسطے ایک کام بڑے کے مقرر ہے۔ حضرت جبرئیلؑ واسطے وحی لانے کے اوپر پیغمبروں کے اور حضرت میکائیلؑ واسطے مینہ اور رحمت کے اور حضرت اسرافیلؑ واسطے صور پھونکنے کے اور حضرت عزرائیلؑ (یعنی ملک الموت) واسطے قبض جان کے حق تبارک و تعالیٰ قسم ان باؤں اور فرشتوں کی یاد کر کے فرماتا ہے
5 اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ البتہ جو چیز کہ وعدہ کی ہے
رسولؐ اور پیغمبروں نے تم سے قیامت کا آنا اور زندہ ہونا سارے آدمیوں کا اور حساب اعمالنامے کا اور ثواب اور عذاب مقرر ہونے والا ہے اس میں کچھ شک نہیں اور حساب اور کتاب پر بس نہیں ہونے کی بلکہ
6 وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝ اور البتہ جزا ہر نیک و بد کی ملنے
والی ہے
7 وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اور قسم ہے آسمان کی کہ صاحب
راہوں کا ہے چنانچہ راہ آفتاب اور چاند اور ستاروں کی جدا جدا ہے پھر واسطے سیر ستاروں کے آسمان میں برج طرح طرح کے بناتے ہیں کوئی اوپر شکل شیر کے اور بعضے اوپر شکل بچھو کے اور بعضے اوپر صورت مچھلی کے اسی طور سے بارہ برج ہیں اور حق تعالیٰ نے ہر ایک برج میں چیزیں عجیب اور حکمتیں بہت رکھی ہیں۔ جیسے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے سے

Marfat.com

کہ عبداللہ نام ان کا ہے روایت کرتے ہیں کہ مراد یہاں ... ساتواں آسمان
ہے اور حق تعالیٰ سوگند آسمان خوش شکل صاحب راہ کی یاد کرکے فرماتا
ہے کہ
۸ اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ البتہ تم اے لوگو مکے کے
کہ کافر تھے بیچ باتوں آپس کی مخالفت رکھتے ہو یعنی جس وقت کہ مذکور
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمہارے بیچ آتا ہے تو کوئی تم سے
پیغمبر ہمارے کو جادوگر کہتا ہے اور کوئی دیوانہ کہتا ہے اور کوئی
شاعر کہتا ہے اور کتاب ہماری جو قرآن شریف ہے کبھی اس کو شعر
اور کہانی کہتے ہو اور کبھی جادو نام رکھتے ہو غرض یہ ہے کہ تم نے سخت
کفر کیا ہے جناب پیغمبر میں اور قرآن میں بے ادبی کرتے ہو
۹ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۙ پھیرا جاتا ہے قرآن اور پیغمبر
سے وہ شخص کہ پھیرا گیا ہے تقدیر الٰہی میں حاصل یہ ہے کہ بدبختی اور
خوش بختی سب موافق تقدیر اور خواہش خدا کے ہوتی ہے جو چاہتا ہے
سو کرتا ہے باقی آدمی کے تئیں چاہیے کہ راہ سیدھی سے کہ قرآن اور
پیغمبر ہے کج نہ ہووے کس واسطے کہ
۱۰ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ لعنت ہے جھوٹ بولنے والوں کو
یہاں ... مراد وہ کافر ہیں کہ مسلمان کو صحبت پیغمبر کی سے منع کرتے تھے
گھاٹی پہاڑوں مکے شریف کی میں چھپ رہتے تھے قافلے والوں کو کہ
واسطے زیارت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے تھے منع کرتے تھے
اور بہکاتے تھے اور بہکانا اور حرامزدگی طرح طرح کی کرتے تھے حق تعالیٰ
نے لعنت کی اور رحمت اپنی سے دور رکھا اور کہا
۱۱ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ وہ لوگ
ہیں جو بے خبری اور گمراہی میں گرفتار ہیں ف
۱۲ یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ پوچھتے ہیں کس وقت
آوے گی قیامت اور کونسا دن اور مہینہ مقرر ہے ہنسی اور ٹھٹھا کرتے
تھے خدا نے جواب فرمایا کہ
۱۳ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۝ قیامت اس دن کی

کہ کافر اوپر دوزخ کے ڈرائے جاویں گے اور خوب عذاب ہووے گا
اور خادم جہنم کے ان کو کہیں گے
ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ
۱۴ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ چکھو تم سختی اور عذاب اپنے کو یہ وہ چیز ہے کہ
تم شتابی کرتے تھے کہ کب قیامت ہوگی پھر حق تعالیٰ احوال دوزخیوں
کا کہہ کر پرہیزگاروں اور مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے
۱۵ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۙ تحقیق مقرر پرہیزگار
لوگ مسلمانوں سے جو کہ بت پرستی اور گناہ بڑے اور چھوٹے سے بچتے
ہیں وہ بیچ باغ بہشت کے ہوویں گے ایسا باغ کہ نہریں دودھ اور
شہد اور پانی شیریں پاک مصفا کی جاری ہوں گی اور یہ متقی اور پرہیزگار
اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ
۱۶ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ؕ لینے والے ہوں گے ان نعمتوں کو جو دی ہیں پروردگار
ان کے نے البتہ یہ تھے بیچ دنیا کے احسان کرنے والے اور خوش اور
اچھے کام کرنے والے
۱۷ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝ تعریف ان کی یہ
ہے کہ تھوڑی سی رات بقدر ضرورت سوتے تھے اور تمام شب بندگی اور
عبادت کرتے تھے
۱۸ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ اور صبح کے وقت حق تعالیٰ
سے بخشش اور مغفرت چاہتے تھے
۱۹ وَفِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور بیچ
مالوں اپنے کے حصہ واسطے فقیروں کے اور نہ مانگنے والوں کو جانتے
ہیں اور انہیں دیتے ہیں اپنے مال سے پچھلی رات کو تھوڑا سونا اور اٹھ کر
خدا تعالیٰ کو یاد کرنا اور صبح ہونے کے وقت توبہ کرنا اور اپنے مال سے
سب کو دینا نشانیاں ہیں یہ بہشتیوں کی اور ان کے سوائے
۲۰ وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۙ اور زمین میں نشانیاں
ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کی واسطے یقین لانے والوں کے
۲۱ وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور تمہارے بدن میں اور

ف دین کی بات میں اٹکل دوڑاتے ہیں ۱۲

Marfat.com

جسم میں ہیں نشانیاں بہت خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اے لوگو پھر کیا
تم نہیں دیکھتے اپنے میں غور کر کے دیکھو کہ جو چیز دنیا میں ہے اس کا نمونہ
تمہارے بدن میں خدائے تعالیٰ نے بنایا ہے جیسے کہ چاند سورج دو
آنکھیں اور پہاڑوں کا نمونہ ہڈیاں ہیں اور دریا اور ندیاں رگیں اور
زمین سارا بدن اور گھانس کا بالوں سے نمونہ ہے غرضکہ جو کچھ ساری دنیا
میں ہے اس چیز سے آدمی کے بدن میں نمونہ رکھا ہے گویا کہ سارا جہان
اس میں ہے

۲۲ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ○ اور آسمان
میں ہے تمہاری روزی کا اسباب جیسے مینہ اور اوس اور دھوپ اور جس
چیز کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے وہ بھی آسمان میں ہے یعنی ثواب اور بدلہ
نیک کاموں کا جو بہشت ہے وہ ساتویں آسمان پر ہے

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا
ع ۲۳ ۱۸ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ○ پھر قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی
خدائے تعالیٰ اپنی قسم آپ یاد فرماتا ہے کہ یہ جو مذکور ہوا سب سچ ہے
اس میں کچھ شک نہیں جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو یعنی جیسے کہ تمہیں اے لوگو
اپنے بولنے پر یقین ہے کہ ہم بات کر سکتے ہیں اور جو چاہیں سو کہہ سکتے
ہیں ایسے ہی یہ باتیں بھی سچ ہیں

۲۴ (وقف لازم) هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ○
مقرر آئی تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات ابراہیم علیہ السلام
کے بہت بڑے مہمانوں کی یعنی ان کی خبر تو نے سنی سو وہ مہمان کئی
فرشتے حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ خدائے تعالیٰ کے حکم سے آئے تھے حضرت
لوط علیہ السلام کی امت پر عذاب کرنے کو جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ج
۲۵ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ○ جس وقت آئے وہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ
السلام کے گھر میں پھر کہا ان فرشتوں نے کہ سلام کرتے ہیں ہم حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے بھی کہا ان کے جواب میں کہ سلام تم پر بھی اے
انجان لوگو جو کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا انہوں نے کہا کہ ہم مہمان آئے ہیں
تمہارے گھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سن کر دل میں کہا کہ ان
کے واسطے کچھ کھانے کو مقرر تیار کیا چاہیئے

۲۶ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ○ پھر چپکے سے
آئے حضرت ابراہیمؑ اپنے گھر کے لوگوں کی طرف یعنی ان مہمانوں سے
کچھ نہ کہا کہ تمہارے واسطے کھانے کو لاتا ہوں اور آن کر ایک موٹا فربہ
بچھڑا گائے کا ذبح کر کے پکا لائے

۲۷ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ○ پھر نزدیک رکھا
وہ بچھڑا گائے کا پکا ہوا ان مہمانوں کی طرف اور ان مہمانوں نے اس کی
طرف کچھ خیال اور رغبت کھانے کی نہ کی تب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے کہ اے مہمانو تم کیوں نہیں کھاتے ہو انہوں نے ایسی طرح کہا کہ ہم
کھایا نہیں کرتے

فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ
۲۸ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ○ پھر پایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن مہمانوں
سے اپنے دل میں ڈر جب ان مہمانوں نے معلوم کیا کہ ہم سے ڈرا تب کہا
کہ مت ڈرو ہم فرشتے ہیں کچھ کھاتے نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
کہا کہ تم پہلے کیوں نہ بولے تو میں اس بچھڑے کو اس کی ماں سے جدا کر کے
ذبح نہ کرتا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس بچھڑے پکے ہوئے پر جو
ہاتھ پھیرا وہ جی اٹھا اور آواز کرتا ہوا اپنی ماں پاس دوڑا گیا اور بی بی سارہ
قبیلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دروازے کے پیچھے کھڑی دیکھتی تھیں یہ
بچھڑے کا احوال دیکھ کر حیران ہوئیں تب پھر ان فرشتوں مہمانوں نے
اور خوشخبری دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے عقلمند پیدا ہونے کی
یعنی کہا کہ تمہارے گھر بی بی سارہ سے بیٹا اسحاق پیدا ہو گا اور جب وہ
بڑا ہو گا تو بہت عقلمند اور دانا ہو گا اور یہ بات بی بی سارہ سن کر

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ
۲۹ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ○ پھر آگے آئی بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دروازے
سے ہائے ہائے کرتی ہوئی پھر اپنا منہ پیٹا افسوس سے اور کہا کہ ہائے کیا
جنے گی بچہ بڑھیا بانجھ یعنی میری دس کم سو برس کی عمر ہے اور بانجھ بھی
ہوں اب کیا جنوں گی

۳۰ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ
الْعَلِيمُ ○ کہا فرشتوں نے کہ اسی طرح ہے جو تو کہتی ہے کہ بڑھیا اور
بانجھ نہیں بچہ جنتی پر فرمایا ہے تیرے پروردگار نے ہم کو کہ جا کر خوش خبری

Marfat.com

دو۔ ہم نے موافق حکم کے کہا ہے بیشک وہ خدائے تعالیٰ حکم کرنے
والا سب کچھ جاننے والا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معلوم کیا
کہ یہ فرشتے حکم خدائے تعالیٰ کے سے زمین پر کسی کام کو آئے ہیں تب
ان سے پوچھا اور
۳۱ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کہا حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے کہ پھر کیا ہے وہ بڑا کام تم کو جو آئے ہوا اے بھیجے
ہوئے خدائے تعالیٰ کے یعنی کس کام کے واسطے خدائے تعالیٰ نے تمہیں
بھیجا ہے
۳۲ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ کہا ان فرشتوں
نے کہ بے شک ہم بھیجے ہوئے ہیں طرف ایک قوم گنہگاروں کے یعنی
حضرت لوطؑ کی قوم جو کافر ہے ان کی طرف اس واسطے ہمیں بھیجا ہے
۳۳ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۝ مُّسَوَّمَةً
۳۴ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝ تو ڈالیں ان کافروں پر پتھر مٹی سے
بنے ہوئے یعنی مٹی کے ڈھیلے ایسے سخت جیسے پکی اینٹیں نشان کی
ہوئی ہیں تیرے پروردگار کے پاس واسطے ان کے جو حد سے باہر گئے
ہیں یعنی وہ پتھر مٹی کے بنے ہوئے نشان کیے ہوئے جو تھے ہر ایک
کافر کے نام پر ان کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کافروں پر ڈالا ہم نے
تو وہ سب ہلاک ہوئے ان پتھروں سے یہ سُنکر حضرت ابراہیم علیہ
السّلام اپنے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے واسطے غمگین ہوئے
جو وہ بھی اس قوم میں تھے کہ عذاب کے وقت ان کا کیا حال ہوا ہوگا
فرشتوں نے کہا تم غم نہ کھاؤ جو لوط علیہ السلام اور ان کی بیٹیاں اس
عذاب سے امن میں رہیں
۳۵ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پھر
باہر نکالا ہم نے جو کوئی کہ تھا اس شہر میں مسلمان یعنی پہلے عذاب کرنے
سے مسلمانوں کو اس شہر سے ہم نے نکال لیا تھا جب ان کافروں میں
کوئی مسلمان نہ رہا تب وہ عذاب سے ہلاک ہوئے
۳۶ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝
پھر نہ پایا ہم نے اس شہر میں سوائے ایک گھر کے مسلمانوں سے یعنی
ایک گھر مسلمانوں کا پایا سارے شہر میں سو وہ گھر حضرت لوطؑ کا تھا
اور ان کی بیٹیوں کا تھا سو وہ عذاب سے امن میں رہا۔
وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ
الْاَلِيْمَ ۝ اور چھوڑی ہم نے اس شہر میں نشانی عذاب کے واسطے ۳۷
ان لوگوں کے جو ڈرتے ہیں عذاب بڑے دکھ دینے والے سے جو لوگ
کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں وہی مسلمان ہیں اور ان ہی
کے واسطے وہ نشانیاں ہیں
وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ۝ اور بیچ قصہ موسیٰ علیہ السلام کے بھی نشانیاں ہیں ڈرنے ۳۸
والوں کو جبکہ بھیجا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف ساتھ حجتوں روشن
کے جیسے عصا کا اژدہا ہونا اور ہاتھ سفید روشن ہو جانا
فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ یہ معجزے دیکھ ۳۹
کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پھر گیا فرعون اپنی فوج کی قوت کے بھروسے
پر اور کہا اپنے لوگوں کو کہ موسیٰ علیہ السلام تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے پھر
جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہا نہ مانا اور اپنی فوج اور خزانے
پر غرور کیا تب
فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ
مُلِيْمٌ ۝ پھر پکڑا ہم نے فرعون کو اپنے غضب سے اور اس کے لشکر ۴۰
کو بھی پھر پکڑ کے ڈالا ہم نے ان سب کو دریا میں یعنی ڈبو کر ہلاک کیا
ان سب کو اور فرعون تھا ملامت کیا ہوا یعنی بُرا کہنے کے لائق تھا
یا وہ اپنے تئیں آپ بُرا کہتا تھا اور پچھتاتا تھا کہ ہائے میں نے کیا بُرا
کیا جو حضرت موسیٰؑ کا کہا نہ مانا
وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ اور ۴۱
بیچ قصہ عاد کی قوم کے بھی نشانی اور نصیحت ہے سمجھنے اور ڈرنے والوں کو
اور جب بھیجی ہم نے عاد کی قوم پر باؤ ایسی جو اس سے کسی درخت میں پھل
اور پھول نہ پیدا ہوتا تھا یعنی اس میں فائدہ اور بھلائی نہ تھی بلکہ وہ باؤ
ایسی تھی جو
مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ
كَالرَّمِيْمِ ۝ نہ چھوڑا اس باؤ نے کسی چیز کو جس پر پہنچی وہ مگر کیا ۴۲
اس چیز کو پرانا گلا ہوا خراب یعنی جس چیز کو وہ باؤ لگی اسے بغیر توڑے

Marfat.com

اور جوڑا کیے اور خراب کیئے نہ چھوڑا

۴۳ وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰی حِیْنٍ ۝

اور بیچ قصہ ثمود کی قوم کے نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی ڈرنے والوں کے واسطے جس وقت کہا ثمود کی قوم کو جبکہ وہ قوم حضرت صالح نبی کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ کر بانٹ چکی تھی یہ کہا کہ اے ثمود کی قوم فائدہ اٹھالو تم دنیا کی زندگانی کا عذاب آنے کے وقت تک سو وہ تین دن تھے ان کی زندگی کے اور عذاب کا وعدہ ان سے کیا تھا اس واسطے کہ وہ کافر تھے

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

۴۴ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ۝ پھر انہوں نے سرکھینچا اپنے پروردگار کے حکم سے پھر پکڑا ان کو تین دن کے پیچھے عذاب نے صاعقہ کے جو وہ ایک کڑک آسمان سے آئی تھی اس قوم کے ہلاک کرنے کو اور وہ اس عذاب کی راہ دیکھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ کر مار ڈالا اور بچہ اس کا چیخیں مارتا بھاگا تب حضرت صالح علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے اس قوم کو کہا کہ اب تم پر تین دن کے بعد عذاب ایسا آوے گا جو تم سب ہلاک ہو گے اور اس عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے دن تم سب کے منہ سرخ ہو جاویں گے اور دوسرے دن تمہارے سبھوں کے منہ سیاہ ہو جاویں گے پھر تیسرے دن بیشک تم پر عذاب آوے گا جو تم سب یکبارگی ہلاک ہو گے حضرت صالح علیہ السلام یہ وعدہ کر کے اس شہر سے باہر چلے گئے اس قوم پر دو دن وہی حال ہوا جو حضرت صالح نبی نے کہا تھا پھر تیسرے دن ان سب کو یقین ہوا کہ جو صالح علیہ السلام نے کہا تھا سب سچ ہوا اور کوئی دم میں عذاب آتا ہے سب دوزانو بیٹھ کر عذاب کے آنے کے وقت کی راہ دیکھتے تھے جو اتنے میں ایک آگ آسمان سے آئی اور سب جل کر کوئلہ ہوتے

۴۵ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا کَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ۝

پھر اٹھ نہ سکے یعنی قدرت نہ تھی کہ اپنے اوپر سے عذاب کو دور کر سکتے اور نہ تھی وہ قوم مدد کرنے والی آپس میں ایک دوسرے کی جو عذاب سے بچاتے حمایت کر کے

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ کَانُوْا قَوْمًا

۴۶ فٰسِقِیْنَ ۝ اور ہلاک کیا ہم نے نوح علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود کی قوم سے بے شک قوم نوح علیہ السلام کی بدکار تھی حد سے زیادہ یعنی کافر اور ظالم تھے اب خدائے تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ

۴۷ وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝

اور آسمان کو جڑ بنیاد سے یعنی اول سے آخر تک تمام بنایا ہم نے اپنے ہاتھ اور قوت اور قدرت سے بغیر مدد اور مشورے کسی کے اور ہم ہی قدرت رکھتے ہیں اس کے بنانے کی اور ہمارے سوا کوئی نہیں بنا سکتا ایسی چیز

۴۸ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ اور زمین کو بچھایا ہم نے پھر ہم بہت اچھے بچھانے والے ہیں جیسے یہ آسمان زمین کی جوڑ بنائی اسی طرح

۴۹ وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝

اور سب چیز کا جوڑ بنایا ہم نے اس واسطے کہ شاید تم اے لوگو سوچ کرو اور نصیحت مانو اور دھیان کرو اور خدائے تعالیٰ کی قدرتیں دیکھ کر سمجھو کہ خدائے تعالیٰ ایسا قادر ہے اور ہر چیز کا جوڑا اس طرح ہے جیسے رات اور دن، غم اور خوشی، تندرستی اور بیماری، دولت مند اور فقیر ایسا ہی دھیان کر کے سمجھو اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو اپنی امت کو

۵۰ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ پھر بھاگو خدائے تعالیٰ کی طرف جو وہیں بچو گے اور کہیں ٹھکانا نہیں یعنی جو مرضی اور حکم خدائے تعالیٰ کا ہے وہی کرو اور نہیں تو یہ دولت اور فوج اور ملک اور خزانہ اور حسن اور جوانی اور یار اور دوست اور رفیق و آشنا کوئی کچھ کام نہیں آنے کا کسی چیز پر دنیا کی بھروسا مت کرو خدائے تعالیٰ ہی کے فضل پر نگاہ رکھو بے شک میں تمہارے واسطے خدائے تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والا ہوں کھلا صریح کہ اگر خدائے تعالیٰ کی پناہ نہ چاہو گے تو کسی طرح عذاب سے نہ چھوٹو گے یہ بات کھول کر سناتا ہوں میں تمہیں۔

Marfat.com

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ
۵۱ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۚ اور مت مقرر کرو اور بناؤ ایسے خدائے تعالیٰ کے
ساتھ اور کوئی خدا جو ملا کر ان کی بندگی کرو بے شک میں تمہارے
واسطے خدائے تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والا ہوں صریحًا جو
تمہیں اچھی طرح سنا سنا کر سمجھاتا ہوں اور ڈراتا ہوں خدائے تعالیٰ
کے عذابوں سے اب خدائے تعالیٰ اپنے حبیبؐ کو تسلی دیتا ہے
اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ
۵۲ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۚ جیسے کہ کافر
مکے کے تجھے جادوگر اور دیوانہ کہتے ہیں اسی طرح کوئی نہ آیا نبی
اور پیغمبر ان لوگوں کے پاس جو تھے پہلے مکے کے لوگوں سے مگر
کہا اس پیغمبر کو جادوگر یا دیوانہ یعنی ان مکے کے لوگوں سے پہلے جتنی
قومیں تھیں سب نے اپنے وقت کے پیغمبر کو جادوگر کہا یا دیوانہ
کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اس بات کے کہنے کا غم نہ کرو
جو سب پیغمبروں کو ان کی قوم یوں ہی کہتی آئی ہے گویا کہ
۵۳ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ کیا
مرتے وقت اگلے لوگ کہہ گئے ہیں ان مکے کے لوگوں کو یہ بات
جو یہ بھی وہی بات کہتے ہیں اپنے پیغمبر کو کہ جادوگر ہے یا دیوانہ
ہے اور دراصل تو یہ بات نہیں بلکہ یہ مکے کے مشرک آپ ہی
بے انصافی میں حد سے باہر گئے ہوئے ہیں جو کسی طرح نہیں سمجھتے سچی
بات کو پھر اگر یہ لوگ نہیں مانتے تیرا کہنا اور تیری نصیحت سے
منہ پھیرتے ہیں تو بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۵۴ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۫ پھر منہ پھیر
ان مکے کے کافروں سے جو تیری بات سچ نہیں جانتے اور صبر
کر ان کے کہنے پر جب تک تجھ کو حکم ہووے ان کے قتل کرنے
کا پھر نہیں تو ملامت کیا گیا خدائے تعالیٰ کے پاس کچھ پچھتانا نہ ہوگا
تجھے لیکن جو لوگ کہ سچ جانتے ہیں تیری بات کو ان کو
۵۵ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور
نصیحت کیا کر پھر بے شک نصیحت کرنا فائدہ کرتا ہے ایمان لانے
والوں کو
۵۶ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝
اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کی خلقت کو مگر اس واسطے
کہ میری بندگی کریں یعنی ان دو خلقت کو صرف اپنی بندگی کے
واسطے پیدا کیا ہے اور کوئی غرض سوائے بندگی کرنے کے
ان سے نہیں
مَآ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ
۵۷ یُّطْعِمُوْنِ ۝ نہیں چاہتا میں اپنے پیدا کیے ہوؤں سے روزی
اور نہیں چاہتا میں ان سے وہ کہ مجھے کھانے کو دیویں
بلکہ
۵۸ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ۝ بے شک
خدائے تعالیٰ ہے آپ ہی وہ روزی دینے والا سب کو صاحب
قدرت اور قوت ہے یعنی بڑی بے نہایت قدرت اور قوت
رکھتا ہے خدائے تعالیٰ
فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ
۵۹ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پھر بے شک واسطے ان لوگوں
کے ہے جنہوں نے ظلم کیا ہے یعنی مکے کے کافروں کے واسطے حصہ
عذاب کا ہے مانند حصہ عذاب ان کے یاروں کے جو گذر گئے ہیں
یعنی جیسا اگلے کافروں پر عذاب ہو چکا ہے ویسا ہی یہ کافر
اس عذاب کے لائق ہیں پھر چاہیے کہ جلدی نہ کریں عذاب
کے آنے میں اپنے وقت پر عذاب آوے گا جو وقت مقرر کر رکھا ہے
فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ
۶۰ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۠ پھر ہائے افسوس اور خرابی
دھری ہے واسطے ان لوگوں کے جو کافر ہوتے ان کے
عذاب کے دن۔ ان کے عذاب کا دن وہ ہے جو اس دن
وعدہ کیے گئے ہیں یعنی ان کافروں کو عذاب کا وعدہ کیا ہے
اس دن بڑی خرابی ہوگی ان پر سو وہ دن قیامت کا ہے یا
بدر کی لڑائی کا دن جو اس دن بڑی خرابی اور رسوائی سے مارے گئے
اور قید میں پکڑے آئے تھے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً

۱،۲،۳ وَالطُّوْرِ ۝ وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝
قسم ہے طور پہاڑ کی جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام چڑھکر خدائے تعالیٰ
سے باتیں کرتے تھے اور قسم ہے کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے کھلے
ورقوں میں یعنی کوہِ طور اور قرآن کی قسم ہے

۴،۵ وَالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝
۶ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اور قسم ہے گھر آباد کی یعنی مکہ کی اور قسم ہے چھت
اونچی کی یعنی آسمان یا عرش، اور قسم ہے دریا جوش مارنے والے کی یعنی
سمندر، اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۷ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَہٗ مِنْ
۸ دَافِعٍ ۝ بیشک عذاب تیرے پروردگار کا مقرر ہونے والا ہے
کوئی ایسا نہیں ہے جو اسے دُور کرے یا موقوف رکھے

۹ یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝ وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ
۱۰ سَیْرًا ۝ جس دن پھرے گا آسمان بہت پھرنا یعنی نہایت جلد پھرتے
پھرتے پھٹ جائے گا اور چلیں گے پہاڑ یعنی اُڑیں گے پہاڑ جیسے
بھنگے یا جیسے روئی دھنیے کی تانت سے اُڑتی ہے

۱۱ فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ
۱۲ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ۝ پھر بڑی خواری ہو گی اس دن قیامت
کے جھوٹ جاننے والوں کی وہ جھوٹ جاننے والے جو باتیں کرتے ہیں
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن کے مذکور کے وقت کھیل کی
یعنی قرآن کو اور رسول کو سچ نہیں جانتے اور اس بات کو مزاح اور ہنسی
میں ڈالتے ہیں اور بیہودہ باتیں کرتے ہیں

۱۳ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَھَنَّمَ دَعًّا ۝ جس دن
ڈھکیل کرلے جاویں گے ان جھوٹ بولنے والوں کو فرشتے دوزخ کے
آگ کی طرف ڈھکیلنا زور سے اور کہیں گے اس دن دیکھو کہ

ھٰذِہِ النَّارُ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِھَا تُکَذِّبُوْنَ ۝ یہ وہ آگ ۱۴
ہے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے دنیا میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا کہنا نہ مانتے تھے اور معجزے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ جادو ہے اب
دیکھو تو

اَفَسِحْرٌ ھٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اے پھر کیا ۱۵
یہ دوزخ جادو ہے یا سچ آگ ہے اب کیا تمہیں نظر نہیں آتا۔

اِصْلَوْھَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْکُمْ
اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ آؤ دوزخ میں پھر صبر ۱۶
کرو تم وہاں یا نہ صبر کرو پر برابر ہے یعنی عذاب سے تم ہرگز کسی طرح
چھوٹنے کے نہیں اور یہ عذاب بدلہ ہے تمہارے کاموں کا جو دنیا
میں تم کرتے تھے

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ ۝ فٰکِھِیْنَ بِمَآ ۱۷
اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ وَوَقٰھُمْ رَبُّھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ ۱۸
بے شک ڈرنے والے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ہوں گے باغوں
میں اور نعمتوں میں خوش اور مزے کریں گے ان چیزوں سے جو دیا
انہیں ان کے پروردگار نے اور بچایا ان کو ان کے پروردگار نے عذاب
دوزخ کے سے اور کہیں فرشتے ان کو بہشت کے

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓئًا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ کہ کھاؤ ۱۹
نعمتیں اور میوے بہشت کے اور پیو شراب پاک اور دودھ تحفہ اور
شربت قند کا بہشت میں خوشبو یہ کھانا اور پینا بسبب ان کاموں کے
ہے جو تم نے کیے تھے دنیا میں اور یہ متقی بہشت میں بیٹھیں گے

مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی سُرُرٍ مَّصْفُوْفَۃٍ ۚ وَزَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ
عِیْنٍ ۝ تکیہ لگا کر تختوں پر برابر بچھے ہوتے جیسے امرا اور ان کا بیاہ ۲۰
کر دیا ہم نے حوروں سے جو بہت گوری سُرخ اور سفید اور خوبصورت

ف علماء نے اس کتاب کی تفسیر میں اختلاف کیا گیا ہے کبھی کہتے ہیں کہ یہ وہ کتاب ہے جس کو اللہ پاک نے اپنے ہاتھ سے موسیٰ علیہ السلام کیلئے لکھی ہے اور موسیٰ علیہ السلام اس کے لکھنے کی آواز جو قلم سے آتی تھی سنتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے لوح محفوظ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد دفاتر ہیں جس کو روزمرہ کراما کاتبین قلمبند کرتے ہیں قیامت کے روز وہ اڑیں گے اور ہر ایک کے ہاتھ میں دیئے جاویں گے کذا فی المعالم ۱۲

Marfat.com

ہیں بڑی آنکھوں والیاں
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور تابعداری کی ان مومنوں کی ان کی اولاد ف۱ نے ایمان میں یعنی مومنوں کی اولاد اپنے باپ کے دین پر ایمان لائی تو قیامت کو ہم پہنچا دیں گے ان پاس ان کی اولاد کو اور کچھ کم نہ کریں گے ہم ان مومنوں کے درجے سے یعنی باپ کا ثواب کم کر کے اس کے بیٹے کو نہیں دیں گے بلکہ اپنے فضل سے اسکے ایمان کے سبب انعام کریں گے اور نعمتیں دے کر اس کے باپ پاس پہنچا دیں گے تو وہ بیٹے کو دیکھ کر خوش ہووے
٢١ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ۝ ہر آدمی پھنسا ہوا ہے اپنے کاموں میں یعنی جس شخص نے جیسا کچھ کیا ہے اس میں گرفتار ہے اگر بھلے کام کیئے ہیں تو عیش اور نعمتوں میں رہے گا اور اگر بُرے کام کیے ہیں تو عذاب اور خواری میں رہے گا کسی کی نیکی یا بدی دوسرے کے ذمے نہیں ہونے کی
وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا
٢٢ یَشْتَهُوْنَ ۝ اور ہم مدد کریں گے یعنی نیک کام کرنے والوں کو ان کی نیکی کا بدلہ دے کر اور انعام زیادہ کریں گے بہشت میں میوہ اور گوشت جیسا ان کا جی چاہے گا
٢٣ یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَلَا تَاْثِیْمٌ ۝ آپس میں جھگڑ جھگڑ کر لیویں گے اخلاص سے پیالے شراب کے بھرے ہوتے بہشت میں جس شراب سے نہ بہکیں گے اور نہ اُس کے پینے سے گناہ ہوتے گا
وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
٢٤ مَّكْنُوْنٌ ۝ خدمت کرتے پھریں گے گرد بہشتیوں کے خوبصورت ف۲ لڑکوں کی شکل گویا کہ حُسن ان کا جیسے موتی سیپ کے اندر کے یعنی بہت آبدار
٢٥ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ اور رُو برو آکر بعضے بہشتی بعضے بہشتیوں کی خبر پوچھیں گے جیسے دوست آپس میں پوچھتے ہیں
٢٦ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ۝ کہیں گے بے شک ہم تھے پہلے اس سے دنیا میں اپنے کنبے میں ڈرتے تھے خدائے تعالیٰ کے عذابوں سے جو خبر دی تھی ہمیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
٢٧ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ پھر احسان رکھا خدائے تعالیٰ نے ہم پر اور بچایا ہمیں عذاب آنچ کے سے جو توفیق ایمان کی دی
اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ
ع ٢٨ ٢ الرَّحِیْمُ ۝ بے شک تھے ہم اس سے پہلے دنیا میں جو دعا مانگتے تھے اور دوزخ سے امان مانگتے تھے اور وہ خدائے تعالیٰ بھلائی کرنے والا مہربان ہے اس نے ہماری دعا قبول کی
فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا
٢٩ مَجْنُوْنٍ ؕ پھر نصیحت کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن سے یعنی قرآن سُنا مکے کے لوگوں کو اور قائم رہ اس بات پر اور دلگیر مت ہو اور شکر کر جو نہیں تو خدائے تعالیٰ کے فضل سے کاہن جو غیب کی خبر بتاتا ہے دیو کے خبر بتانے سے اور نہ دیوانہ ہے تو جو یہ لوگ تجھے دیوانہ اور کاہن کہتے ہیں یہ سب جھوٹے ہیں
٣٠ اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ۝ یا کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے یعنی قرآن کو اپنے جی سے بنا کر کہتا ہے اور کافر کہتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں زمانے کی گردش کو یعنی امیدوار ہیں کہ زمانہ یکساں

ف۱ نیکوں کی اولاد کو یہ فائدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں پہنچیں نیکوں کا عمل ان کو نہیں بانٹ دیتے پر ان کی خوشی کی کو ان پر مہر کی اور ان کی راہ نہ چلیں تو جیسے اور ١٢ منہ ف۲ عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ ہر بہشتی کے لیے ہزار غلام خدمت گار ہوں گے اور حسن بصری سے بھی مروی ہے سو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ خادم جس کا ایسا شکیل ہوگا تو مخدوم کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ مخدوم کی فضیلت خادم پر ایسی ہے جیسے چودھویں تاریخ کے چاند کو ستاروں پر ١٢ معالم

Marfat.com

نہیں رہتا یا راہ دیکھتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے باپ کی
طرح جوان وفات کرے
۳۱ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ؕ
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ راہ دیکھو تم اپنی آرزو کی کہ
پھر میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں جو خدائے تعالیٰ کیا کرتا ہے
اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ
۳۲ طٰغُوْنَ ۚ یا سکھاتی ہے ان کو عقل ان کی یہ بات کہ کہو محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو شاعر جو عقلمند ہوتا ہے اور دیوانہ جس کی عقل جاتی رہی
ہے یہ صفتیں اکٹھی ایک شخص میں ہوں جو کوئی احمق بھی ایسی بات نہ
کہے یا یہ ایک قوم ہے حد سے گذری ہوئی دشمنی میں مارے حسد کے عقل
جاتی رہی ہے ان کی جو سمجھتے نہیں کہ ہم کیا کہتے ہیں
۳۳ اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۚ یا کہتے
ہیں کہ قرآن کو اپنے دل سے بنا کر کہتا ہے جو یہ جھوٹے ہیں بلکہ وہ ایمان
نہیں لاتے ہیں حسد سے لے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر یہ کہتے ہیں کہ
قرآن کو تو دل سے بناتا ہے پھر یہ بھی تجھ ہی سے ظاہر میں آدمی ہیں
۳۴ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ؕ پھر
چاہیئے کہ یہ بھی بنا لاویں ایسی بات جیسے کہ قرآن ہے اگر ہیں سچ
بولنے والے
۳۵ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ؕ
یا یہ پیدا ہوتے ہیں آپ سے بغیر کسی چیز کے بنائے ہوتے یعنی
بن ماں باپ کے پیدا ہوتے ہیں یا انہوں نے اپنے تئیں آپ
پیدا کیا ہے
اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا
۳۶ یُوْقِنُوْنَ ؕ یا انہوں نے بنایا آسمان اور زمین کو ہرگز نہیں بنایا
انہوں نے بلکہ وہ یقین نہیں لاتے قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر کافر کہتے تھے کہ کوئی دولت مند پیغمبر کیوں نہ ہوا سو خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے
۳۷ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ؕ
یا ان پاس خزانے ہیں تیرے رب کے یا یہ داروغہ اور رکھوالے

ہیں یعنی یہ کیا مالک و مختار ہیں کہ جس کو چاہیں پیغمبری دیویں
اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ
بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ؕ یا ان پاس کوئی سیڑھی ہے جو اس پر چڑھ کر ۳۸
آسمان پر جاتے ہیں اور سنتے ہیں آسمان پہ جا کر فرشتوں کی باتیں
جو یہ کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر نہیں ہیں پھر اگر یہ سچے ہیں تو پھر اپنا سنا ہوا
لاویں ساتھ حجت اور دلیل کھلی ہوئی روشن کے شاہد اپنی سمجھ پر کہ جو
سن کر آتے ہیں آسمان پر سے کہتے ہیں کہ کافروں کے گھر اگر بیٹی پیدا
ہوتی تو غیرت آتی اور غمگین ہوتے اور کہتے تھے کہ فرشتے خدائے تعالیٰ
کی بیٹیاں ہیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ؕ اے کیا خدائے تعالیٰ ۳۹
کے واسطے بیٹیاں ہیں اور تمہارے واسطے بیٹے یعنی جس چیز سے تم
آپ خوش نہیں ہو اس چیز کو خدائے تعالیٰ پر ثابت کرتے ہو اے
احمقو اور خدائے تعالیٰ دونوں سے منزہ اور پاک ہے
اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ
مُّثْقَلُوْنَ ؕ یا تو مانگتا ہے ان سے بدلہ اور عوض خدائے تعالیٰ کے پیغام ۴۰
پہنچانے پر جو پھر یہ بھاری تاوان کھاتے ہوتے ہیں
اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ؕ یا ان کے ۴۱
آگے غیب کی خبر ہے پھر یہ اس سے لکھتے ہیں یعنی یہ جو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہتے ہیں انہیں غیب کی خبر تو نہیں پھر کیونکر جانا
کہ جھوٹا ہے
اَمْ یُرِیْدُوْنَ كَیْدًا ؕ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا هُمُ
الْمَكِیْدُوْنَ ؕ یا یہ چاہتے ہیں کہ مکر و فریب کریں محمد صلی اللہ علیہ ۴۲
وآلہ وسلم سے سو ان کا مکر کچھ پیش نہ جائے گا پھر کافر آپ ہی فریب
کھائے ہوئے ہیں
اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
یُشْرِكُوْنَ ۝ یا واسطے اُن کے کوئی اور خدا ہے سوائے خدائے تعالیٰ ۴۳
کے جو انہیں خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بچا لے گا پاک ہے خدائے
تعالیٰ ان چیزوں سے جو شریک کرتے ہیں یہ کافر کہتے ہیں کہ مکے کے
لوگ کہتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اگر تو سچ بھیجا ہوا

Marfat.com

خدائے تعالیٰ کا ہے تو ہم پر ایک ٹکڑا آسمان کا گرا تو ہم سب ہلاک
ہوویں سو اس کے جواب میں یہ آیت اتری
وَاِنْ یَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوْلُوْا سَحَابٌ
۴۴ مَّرْكُوْمٌ ۝ کہ اگر دیکھیں کافر ٹکڑا آسمان کا گرتا ہوا اور اترتا ہوا ان
کے سر پر کہیں کہ یہ بدلی ہے گہری اور کالی یعنی سخت کافر ہیں کہ عذاب
کو دور سے دیکھ کر بھی ایمان نہ لاویں گے
فَذَرْهُمْ حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ فِیْهِ
۴۵ یُصْعَقُوْنَ ۝ لا پھر چھوڑ تو ان کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہاتھ
اٹھا ان سے اور مت لڑ جو ابھی حکم لڑائی کا نہیں اور صبر کر جب تک
ملیں اور دیکھیں اس اپنے دن کو جو اس دن بے ہوش ہو دیں ایک آواز
سخت سے جو حضرت اسرافیلؑ پہلی بار قرنا پھونکے گا
یَوْمَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا هُمْ
۴۶ یُنْصَرُوْنَ ۝ ط جس دن فائدہ نہ کرے گا کافروں کو مکر اور فریب ان کا
کچھ عذاب سے اور نہ ان کی مدد کوئی کرے گا قیامت کے دن

وَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ
۴۷ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اور بے شک کافروں کے واسطے عذاب
ہے دنیا میں قتل اور کال یعنی گرانی اناج کی یا قبر میں عذاب ہے
سوائے عذاب قیامت کے لیکن بہت لوگ اس بات کو نہیں
جانتے
وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْیُنِنَا اور صبر کر اور چپ رہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ دیکھ اپنے پروردگار کے حکم کی جو
کب ان پر عذاب آتا ہے دنیا میں پھر بے شک تو ہماری آنکھوں کے
سامنے ہے ہم دیکھتے ہیں تیرا حال تو ہماری حمایت میں ہے اور گھبرا نہیں
۴۸ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝ لا اور نماز پڑھ اور ذکر کر
ساتھ تعریف اپنے پروردگار کے جس وقت تو اٹھتا ہے نیند سے
ع ۲ ۲۱ ۴ ۴۹ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ ع اور کسی وقت رات
کو نماز پڑھ اور ذکر کر اپنے پروردگار کا جب تک کہ تارے چھپ
جاویں اول صبح کی روشنی سے

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ اثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰیَةً

۱ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ لا اور قسم ہے تارے کی جو گرتا ہے یعنی
گرنے والے تارے کی قسم ہے کہ کھلا
۲ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ ج نہیں ہے راہ بھولا ہوا
صاحب تمہارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ بہکایا ہوا ہے یعنی
نہ آپ وہ راہ بھولا ہوا ہے اور نہ کسی کے بہکانے سے بہکا ہے
۳ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ ط اور نہیں بات کہتا اپنے جی کی
خوشی سے یعنی قرآن اپنے دل سے بنا کر نہیں پڑھتا
۴ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۝ لا نہیں ہے قرآن مگر حکم کھلا
بھیجا ہوا یعنی جو کچھ کہلا بھیجتے ہیں سو ہی وہ کہتا ہے
۵ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰى ۝ لا ذُوْ مِرَّةٍ ط
۶ فَاسْتَوٰى ۝ لا سکھایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سخت زور آور
با قوت نے یعنی حضرت جبریلؑ نے قرآن سکھایا ہے سو جبرئیل علیہ السلام

ایسے زور آور ہیں جو شہر حضرت لوطؑ نبی کی امت کا ایک پر کے اوپر اٹھا
کر الٹ دیا اور ایک آواز سے تمام قوم ثمود کی مر گئی پھر درست کیا حضرت
جبرئیلؑ نے آپ کو یعنی اپنی اصلی صورت کو ظاہر کیا۔
۷ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ط اور حضرت جبرئیل علیہ السلام
آسمان کے اوپر کے کنارے پر تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دیکھا کہتے ہیں کہ کسی پیغمبر نے حضرت جبرئیلؑ کی اصلی صورت نہیں دیکھی
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بار دیکھا پہلی بار جو دیکھا تھا تو بیہوش
ہو گئے تھے پھر حضرت جبرئیلؑ نے پاس آکر اپنا ہاتھ سینۂ مبارک پر
رکھا تب ہوش آیا جیسے کہ فرماتا ہے خدائے تعالیٰ
۸ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ لا فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ
۹ اَوْ اَدْنٰى ۝ ج پھر نزدیک آیا جبرئیلؑ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر
جھکے بات کہنے کو پھر تھا تفاوت ان دونوں میں قدر دو کمان کے یا اس

Marfat.com

سے بھی نزدیک اور بعضے معنی آیت کے یوں کہتے ہیں ثُمَّ دَنَا یعنی پھر
نزدیک ہوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات خدائے تعالیٰ سے
عزت اور مرتبے میں فَتَدَلّٰی پھر جھکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرکے کو
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى پھر تھا تفاوت دو کمان کا یا نزدیک اس سے
بھی یہ بیان تفاوت مکان کا نہیں جو خدائے تعالیٰ کو مکان مقرر نہیں
بلکہ یہ بیان نہایت یگانگت کا ہے جیسے کہ عرب میں دستور تھا کہ
دو شخص جو بہت دوست دار ہوتے اور چاہتے کہ دوستی میں عہد اور
قول کریں تو وہ دونوں شخص دو کمان لاکر دو قبضے کمان کے ایک کرکے
دونوں ملاکر پکڑتے اور ایک تیر کو دونوں چلوں میں رکھ کر دونوں شخص
مل کر کھینچ کر اس تیر کو پھینکتے یعنی نہایت موافقت ان دو شخصوں میں
ہوتی جیسے ایک جان دو قالب ہوتے ہیں پھر کبھی کسی بات میں ان دو شخصوں
کو ہرگز مخالفت نہ ہوتی تو ایسی ہی یگانگت خدائے تعالیٰ اور پیغمبر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان ہوتی کہ جو مرضی خدائے تعالیٰ کی وہی مرضی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور جو خوشی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
وہی خوشی پروردگار کی ہے پھر ایسے نزدیک تر ہوتے تب

۱۰ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ؕ پھر کہا پروردگار نے اپنے
خاص بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ کہا بھید

۱۱ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۵ جھوٹ نہ کہا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دل نے جو کچھ دیکھا اس رات کو

۱۲ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۵ پھر تم اے مکے کے لوگو
جھگڑتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوپر اس بات کے جو دیکھا
اس نے عمارت بیت المقدس کی اور احوال قافلہ کا

۱۳ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۵ اور بیشک دیکھا پیغمبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبرئیلؑ کو اترتے وقت دوسری بار
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۵ پاس درخت بیر کے سدرۃ المنتہیٰ ۱۴
ایک مکان ہے عرش کے نیچے وہاں ایک درخت بیر کا ہے جو حضرت
جبرئیل اس مکان سے آگے نہیں جاتے اور اس سے آگے کی خبر سوائے
خدائے تعالیٰ کے کسی کو نہیں

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۵ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہے بہشت ۱۵
آرام کی جگہ شہیدوں اور پرہیزگاروں کی

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۵ جس وقت ڈھانکا سدرۃ ۱۶
المنتہیٰ کو جو کچھ کہ ڈھانکا یعنی اس درخت پر اس قدر فرشتے بناؤ کرکے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کو معراج کی رات آتے تھے جو سارا
درخت چھپ گیا تھا

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۵ نہ پھری آنکھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ۱۷
وسلم کی کسی چیز کے دیکھنے کو اس رات اور نہ حد سے گذرے جس دھیان
میں جاتے تھے کسی طرف خیال نہ کیا پھر جب حکم الٰہی ہوا اور مرتبۂ قرب
کو پہنچے تب

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۵ بے شک دیکھا ۱۸
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات بڑی نشانیاں اپنے پروردگار
کی قدرت کی جیسے عرش اور کرسی اور سواری رفرف سبز کی اور عجائبات
بے نہایت

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۵ وَمَنٰوةَ ۱۹
الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۵ اے بھلا دیکھو تو کہ لات اور عزیٰ اور ۲۰
منات تیسرا اور ہے یہ کر سکتے ہیں جو خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا ہے
لات ایک بت کا نام تھا جو قوم ثقیف اسے پوجتے تھے اور عزیٰ

ف اس میں اختلاف ہے کہ حضرت نے کس کو دیکھا آیا جبرئیلؑ کو یا اللہ تعالیٰ کو اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ جبرئیلؑ کو دیکھا یہ قول حضرت عائشہؓ اور ابن مسعودؓ کا ہے کہ حضرتؐ نے جبرئیلؑ کو دو مرتبہ چھ سو پر کے ساتھ اصل صورت میں مشاہدہ فرمایا جیسا کہ مسلم میں عبداللہؓ سے مروی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا پھر اختلاف کیا اس میں کہ کیونکر دیکھا آیا اسی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے تو بعض کہتے ہیں کہ قوت بصارت دل میں دی گئی تھی یہ قول ابن عباسؓ کا ہے ابن عباس اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند تعالیٰ کو دل کی آنکھ سے دو مرتبہ مشاہدہ فرمایا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند تعالیٰ کو اسی آنکھ سے دیکھا ہے یہ قول انسؓ اور حسنؒ اور عکرمہؒ کا ہے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ خداوند عالم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ کیا ساتھ رویت کے جیسا کہ برگزیدہ کیا ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ خلعت کے اور موسیٰ کو ساتھ کلام کے اور حضرت عائشہؓ اس آیت کو اوپر رویت جبرئیلؑ کے حمل کرتی ہیں ۱۲ معالم

Marfat.com

ایک درخت تھا جو غطفان کی اولاد اس کو پوجتی تھی اور منات ایک
پتھر تھا جو کئی قومیں اُسے پوجتی تھیں اور ان کے گمان میں یوں تھا
جو ان ہر ایک بتوں کے اندر ایک فرشتہ ہے یا جن ہے جو بیٹیاں خدا کی
ہیں سو ہمیں بخشوائیں گے
۲۱ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ۝ اے کیا تمہارے لائق
بیٹے ہوتے اور خدائے تعالیٰ کے واسطے بیٹیاں جو تم بیٹیوں سے غیرت
کھاتے ہو اور بُرا جانتے ہو سو خدائے تعالیٰ کو نسبت دیتے ہو
۲۲ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ یہ اس طرح سے بانٹنا اور
حصہ کرنا تو بہت بُرا اور نامعقول ہے کہ جس کو تم عیب دار اور بُرا
جانو اُس سے خدائے تعالیٰ سے نسبت کرو
اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ نہیں ہیں یہ بُت مگر کئی ایک
نام ہیں جو رکھا ہے اپنی خوشی سے ان ناموں کو تم نے اور تمہارے
باپ دادانے اور نہیں پہنچی خدائے تعالیٰ سے انکے پوجنے پر کوئی سند اور دلیل جو
اس سبب سے ان کو پوجتے ہیں
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ
تابعداری نہیں کرتے کافر اور مشرک مگر اپنے گمان کی اور نہیں
تابعداری کرتے مگر اپنے دل کی خوشی کی یعنی مقرر اپنے دل کی خوشی
کرتے ہیں اور جو جی میں خیال آتا ہے اسی کو سچ جانتے ہیں
۲۳ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝ اور بیشک
آئی ہے مومنوں کو اپنے پروردگار کے پاس سے راہ سیدھی
کتاب اللہ اور پیغمبر
۲۴ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ اے کیا ملتا ہے آدمی کو جو
کچھ وہ آرزو کرتا ہے اپنی جو جی چاہتا ہے ہرگز نہیں ملتا یعنی جو کچھ
کافروں کی آرزو ہے ہرگز نہیں ہوتا
فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝ پھر خدائے تعالیٰ کو ہے
ملک آخرت کا اور دنیا کا یعنی دونوں کا مالک ہے جو چاہتا ہے
سو کرتا ہے۔
وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ

شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يَرْضٰى ۝ اور بہت فرشتے آسمانوں میں ہیں جو کافران سے بخشوانے ۲۶
کی امید رکھتے ہیں اور فائدہ نہ کرے گا چاہنا ان کا کچھ ذرا بھی مگر اس
وقت جو پروانگی دے خدائے تعالیٰ بخشوانے کی جس کے واسطے چاہے
خدائے تعالیٰ اور خوش ہو اس سے اس کو بخشوائیں گے فرشتے
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ
الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝ بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں ۲۷
لاتے آخرت پر البتہ نام رکھتے ہیں فرشتوں کے زنانے یعنی ان کے
خیال اور گمان میں ہے کہ فرشتے بیٹیاں ہیں خدائے تعالےٰ کی اور
خدائے تعالیٰ پاک ہے اولاد سے
وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ
وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ اور نہیں ہے کافروں ۲۸
کو اس بات کی کچھ خبر نہیں تابعداری کرتے مگر اپنے گمان کی اور بیشک
بُرا گمان نہیں فائدہ رکھتا سچی بات یقین کی سے کچھ ذرا بھی یعنی ایک
شخص جو سچی بات یقین سے ٹھیک کہے اور دوسرا اپنے گمان سے
اس بات کے برخلاف کہے تو کس کام آوے گمان سچ کے آگے
فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ يُرِدْ
اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ ۲۹
پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ پھیر اُس شخص سے جس نے منہ پھیرا
ہماری یاد سے جو قرآن ہے اور نہیں چاہتا وہی شخص مگر دنیا کے جینے
کو یعنی سوائے زندگانی دنیا کے اور کچھ نہیں چاہتا یہ دنیا کی محبت ہی
تک پہنچی عقل کافروں کی اور دنیا ہی کو جانتے ہیں
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَ
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ بیشک پروردگار تیرا خوب جانتا ۳۰ ع
ہے اس کو جو بھولا اس کی راہ کو جو دین اسلام ہے اور خدائے تعالیٰ
ہی خوب جانتا ہے اس کو جو سیدھی راہ پر ہے یعنی دین اسلام
پر قائم ہے
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ
الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

Marfat.com

۳۱ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ؕ اور خدائے تعالیٰ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے
فرشتوں کی خلقت سے اور جو کچھ ہے زمین میں آدمیوں اور جن اور
حیوانوں کی خلقت سے یعنی سب کا مالک خدائے تعالیٰ ہے قیامت
کا دن مقرر کیا ہے تو بدلہ دیوے عذاب ان لوگوں کو جنہوں نے
بُرائی کی ہے یعنی کافر ہوئے ہیں اور جزا دیوے نیک کام کرنے والوں کو
نیکی کی یعنی جیسے کام سب نے کیے ہیں ویسا ہی بدلہ ملے گا نیکوں کو
اچھا بُروں کو بُرا

۳۲ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
اِلَّا اللَّمَمَ ط[1] نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہیں جو کنارے
ہوتے ہیں گناہوں سے اور بیحیائی کی باتوں سے مگر کوئی گناہ چھوٹا
ہو جاتے اُن سے

اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ط بے شک پروردگار
تیرے کی بڑی چوڑی اور کشادہ بخشش اور مہربانی ہے بخش دے گا
وہ چھوٹے گناہ نیکوں کے هُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ
خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے احوال کو جس وقت پیدا کیا تم
کو زمین سے اور جس وقت کہ تھے تم ننھے بچے اپنی ماؤں کے پیٹ
میں یعنی اس وقت سے تمہارے حال سے واقف ہے

ع ۳۲ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ ط هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ؕ
پھر تعریف نہ کرو اپنی اور پاک نہ جانو اپنے تئیں خدائے تعالیٰ ہی
خوب جانتا ہے اس کو جو کوئی پرہیز کرنے والا ہے بُرے کاموں
سے۔ کہتے ہیں ایک دن ولید بیٹا مغیرہ کا پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے باتیں سنتا جاتا تھا اور کافروں نے دیکھا تو ولید کو طعنہ
دے کر کہنے لگے کہ تو نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا اور ان کو
گمراہ جانا اس نے کہا کیا کروں خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا
ہوں ایک کافر نے کہا کہ اتنا مال مجھے دے اگر تجھ پر عذاب ہوگا تو
میں اپنے اوپر اُٹھالوں گا اس نے قبول کیا اور تھوڑا مال دیا اور
باقی بخیلی کر کے نہ دیا تب یہ آیت آئی

۳۳ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ۙ وَاَعْطٰی قَلِیْلًا
۳۴ وَّاَکْدٰی ؕ اے کیا دیکھا تو نے اس کو جس نے قرآن کے حکم سے
منہ پھیرا اور دیا تھوڑا مال اور باقی دینا موقوف کیا یعنی بخیلی کی اور
احمق تو تھا ہی جو اس کے کہنے کو سچ جان کر مال دیا

۳۵ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰی ؕ اے کیا ولید کو غیب
کی خبر ہے چھپی ہوئی پھر وہ دیکھتا ہے کہ وہ اس کے گناہ اُٹھاتے گا

۳۶ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ۙ وَاِبْرٰهِیْمَ
۳۷ الَّذِیْ وَفّٰۤی ۙ اے کیا ولید کو خبر نہیں یعنی سُنا نہیں اس نے جو
کچھ موسیٰ نبی علیہ السلام کی کتابوں میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی کتابوں میں ہے وہ ابراہیم علیہ السلام جس نے پورا کیا حکم خدائے
تعالیٰ کا یعنی جان و مال و اولاد سب خدائے تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی
یعنی ولید نے نہیں سُنا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام
کی کتابوں میں یہ لکھا ہے

۳۸ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۙ وہ کہ نہ اُٹھاوے گا
کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا یعنی کسی کا گناہ دوسرے کے ذمے
ہرگز نہیں ہونے کا اسی طرح ثواب بھی کسی کا اور کسی دوسرے کو
نہیں ملے گا

۳۹ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۙ اور وہ کہ نہیں ہے
آدمی کے واسطے ثواب مگر اتنا ہی جتنا اس نے کوشش کی ہے بندگی
میں

۴۰ وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ۪ اور وہ کہ جو کوشش اور محنت
کی ہوگی اس نے خدائے تعالیٰ کی بندگی میں سو دیکھے گا قیامت کے دن

[1] مفسرین نے اس کے معنی میں بہت اختلاف کیا ہے ابوہریرہؓ اور مجاہدؒ اور حسنؒ کہتے ہیں مراد اس سے گناہ کبیرہ ہے جو ایک مرتبہ کوئی وجہ سے کیا جو پھر اس سے تائب ہو تو اللہ اس کو بخشدے گا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ سوائے شرک کے سب کو کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے گناہ صغیرہ ہے جس صورت میں ہو تو اس کو مستثنیٰ منقطع ٹھہرا دیں اور جو گناہ زنا سے ورے ہو اس کو لمم کہتے ہیں یہ قول ابوہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اور مسروقؒ اور شعبیؒ کا ہے اور یہی اصح اور اقویٰ ہے کما یدل الاحادیث والقرآن علیٰ ہذا ۱۲ معالم

Marfat.com

۴۱ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۙ پھر بدلہ دیویں گے اس
کو پورا بدلہ نیکی کا نیک اور بدی کا بد
۴۲ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ
۴۳ وَاَبْكٰى ۙ اور وہ کہ تیرے پروردگار کی طرف ہے نہایت اور آخر
سب کا یعنی سب آدمی سمیت اپنے کام کیے ہوؤں کے حاضر ہوں گے
خدائے تعالیٰ کے آگے قیامت کو اور وہی ہنسانے والا اور وہی
رلانے والا ہے یعنی خوش اور غمگین کرنے والا ہے دوزخیوں کو
اور بہشتیوں کو
۴۴ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۙ وَاَنَّهٗ خَلَقَ
۴۵ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۙ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا
۴۶ تُمْنٰى ۪ اور وہ کہ وہی مارتا ہے اور اسی نے جلایا ہے اور وہ کہ
اس نے پیدا کیا جوڑا نر اور مادہ کو بوند پانی منی کے سے جس وقت
کہ گرتی ہے ماں کے پیٹ میں تو اس سے چاہتا ہے نر اور بیٹا پیدا
کرتا ہے اور چاہتا ہے تو اسی سے بیٹی اور مادہ پیدا کرتا ہے
۴۷ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ
۴۸ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۙ اور وہ کہ خدائے تعالیٰ پر ہے اٹھانا دوسری
بار قیامت کے دن اور وہ کہ خدائے تعالیٰ ہی ہے جو دولت مند
اور بے پروا کرتا ہے نقد دے کر اور پونجی جنس لے کر
۴۹ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۙ اور وہ کہ وہی ہے پروردگار
شعری کا شعری نام ایک تارے کا ہے جو ایک قوم اس کو پوجتی
تھی اور بتوں کو نہ پوجتی تھی
۵۰ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا لْاُوْلٰى ۙ وَثَمُوْدَا۠ فَمَاۤ
۵۱ اَبْقٰى ۙ اور وہ کہ وہی ہے خدائے تعالیٰ جس نے ہلاک کیا
پہلے عاد کی قوم کو اور ثمود کی قوم کو پھر کچھ نہ چھوڑا ان سے سوائے
نام کے
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ
۵۲ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ؕ اور ہلاک کیا نوح نبی علیہ السلام کی قوم کو
پہلے عاد اور ثمود سے جو بے شک وہ کافر اور ظالم تھے اور حد سے
گذرے ہوتے اور حکم سے باہر نکلے ہوتے

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۙ فَغَشّٰىهَا مَا ۵۳
غَشّٰى ۚ اور لوط علیہ السلام کی امت کے شہروں کو لے ۵۴
اڑا یعنی الٹ دیا پھر ڈھانکا اس شہر کو جو کچھ کہ ڈھانکا یعنی
پتھروں کا ایسا مینہ برسایا کہ سارے اس شہر کے لوگ مر گئے
یہ سب باتیں حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام کی کتابوں میں
لکھی تھیں
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ پھر اب کونسی اپنے رب ۵۵
کی قدرت کو نہ مانے گا اور شبہے میں رہے گا
هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ یہ محمد صلی اللہ علیہ ۵۶
وآلہ وسلم بھی ڈرانے والا ہے جیسے اگلے ڈرانے والے تھے یعنی جیسے
وہ پیغمبر تھے ویسا ہی یہ بھی ہے
اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۵۷
كَاشِفَةٌ ؕ نزدیک پہنچی ہے نزدیک پہنچنے والی یعنی قیامت ۵۸
نزدیک پہنچی ہے نہیں اس کو کوئی بغیر خدائے تعالیٰ کے کھولنے
والا
اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۙ وَتَضْحَكُوْنَ ۵۹
وَلَا تَبْكُوْنَ ۙ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ اب ۶۰، ۶۱
کیا اس بات سے یعنی قرآن سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے
ہو اور نہیں روتے اور تم بے خبر قرآن کی عظمت سے ہو اور
اور تم مزاح اور کھیلیاں کرتے ہو یا راگ کرتے ہو
کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قرآن پڑھتے تو کافر اس وقت گاتے اور تالیاں بجاتے
اور ہنستے تو کوئی قرآن کو نہ سنے
فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۩ پھر خدائے ۶۲ ع ۳
تعالیٰ ہی کو سجدہ کرو اور اسی کی بندگی کرو اور اس
کے سوا کسی کو سجدہ اور بندگی الوہیت کی نہ کرو
یہ سجدہ بارھواں ہے قرآن کے سجدوں
سے۔

Marfat.com

سورۃ القمر مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | خمس و خمسون آیۃ

1 اقتربت الساعۃ وانشق القمر ۝ نزدیک
آئی قیامت اور پھٹا چاند اور دو ٹکڑے ہوا جو نشانی قیامت کی
ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک رات ابوجہل اور ایک یہودی راہ میں حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راہ میں ملے ابوجہل نے کہا اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس وقت کوئی معجزہ دکھاؤ اور نہیں تو میں بے طرح
پیش آؤں گا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تو کہے سو دکھاؤں
ابوجہل ادھر ادھر لگا دیکھنے جو کیا کہوں یہودی نے کہا ایسے کو
جادوگر کہتے ہیں اس سے کہو کہ چاند کو دو ٹکڑے کرے جو آسمان پر
جادو کسی جادوگر کا نہیں چلتا ابوجہل نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم چاند کو دو ٹکڑے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت
کی انگلی سے اشارہ کیا اسی دم چاند کے دو ٹکڑے ہو کر آدھا تو وہیں
رہا اور دوسرا آدھا اس سے جدا ہو گیا پھر ابوجہل نے کہا اسے پھر ملاؤ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا دونوں ٹکڑے مل کر جیسا چاند
تھا پھر ویسا ہی ہو گیا یہ معجزہ دیکھ کر یہودی تو ایمان لایا اور ابوجہل لعین
نے کہا کہ ہماری آنکھوں کو جادو کر کے باندھا تو ہمیں چاند اس طرح نظر
آیا پھر ایک قافلہ دور سے آیا ابوجہل نے ان مسافروں سے پوچھا کہ تم نے
بھی کبھی چاند ایسا دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ فلاں تاریخ ہم سب نے
دیکھا تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تب بھی وہ کافر ابوجہل ایمان
نہ لایا اور کہا کہ کیا بڑا جادو ہے جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
2 وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر
مستمر ۝ اور اگر یہ کافر دیکھیں معجزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا اور نشانی ہماری قدرت کی تو نہ مانیں اور منہ پھیریں اور کہیں
کہ کیا یہ جادو ہے چلتا ہوا ہمیشہ سب پر سب جگہ یعنی زمین اور
آسمان میں
وکذبوا واتبعوا اھواءھم وکل امر
3 مستقر ۝ اور جھوٹا کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور تابعداری
کی انہوں نے اپنے دل کی خوشی کی اور سب کام مقرر کئے ٹھہراتے

ہوتے ہیں یعنی جو تقدیر میں مقرر کر رکھا ہے کفر کافروں کو اور ایمان
مسلمانوں کو سو ہووے گا
4 ولقد جاءھم من الانباء ما فیہ مزدجر ۝
اور بیشک آیا مکے کے لوگوں کو قرآن جو اس میں خبریں ہیں گذری ہوئی
امتوں کی جو پیغمبروں کے نہ ماننے سے ان کا کیا حال ہوا تھا وہ بیان
ہے اس میں اس چیز سے جو پھیر رکھے برائی اور تکبر سے
5 حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر ۝ دانائی اور کمال
ہے اور نہایت عقلمندی ہے پھر نہیں نفع کرتے ڈرانیوالے یعنی
قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کچھ فائدہ نہیں کئے
کے لوگوں کو
6 فتول عنھم یوم یدع الداع الی شیء نکر ۝
پھر منہ پھیر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں سے جو تجھے
جھوٹا کہتے ہیں اور راہ دیکھ اور صبر کر کہ جس دن پکارے گا پکارنے
والا طرف ایک چیز بہت بڑی سخت کے یعنی قیامت کے ہولوں
اور ڈروں کی طرف بلائے گا بلانے والا یعنی حضرت اسرافیل تب
خشعا ابصارھم یخرجون من الاجداث
7 کانھم جراد منتشر ۝ ڈر سے جھکی ہوئی اور نیچی ہوں گی
آنکھیں ان کافروں کی جو نکلیں گے قبروں سے جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی
حیران اور خراب
مھطعین الی الداع یقول الکفرون ھذا
8 یوم عسر ۝ ڈرتے ہوئے جاویں گے بلانے والے کی طرف یعنی
حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف دوڑیں گے تب کہیں گے
کافر کہ آج کا دن بڑا سخت ہے
کذبت قبلھم قوم نوح فکذبوا عبدنا و
9 قالوا مجنون وازدجر ۝ جھوٹ جانا پہلے ان مکے کے لوگوں
سے قوم نوح علیہ السلام کی نے قیامت کو جھوٹا کہا ہمارے بندے
نوح علیہ السلام کو اور کہا کہ دیوانہ ہے اور ناچار اور عاجز کرتے تھے

Marfat.com

خدائے تعالیٰ کی طرف بلانے سے یعنی جب حضرت نوح علیہ السلام
کہتے تھے قوم کو کہ خدائے تعالیٰ کو ایک جانو اور ایک کہو تب قوم
کہتی تھی کہ دیوانہ ہے اور ایسے پتھر مارتے جو بے ہوش ہو جانے اور بولنے
کی طاقت نہ رہتی
۱۰ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ؀ پھر پکارا
حضرت نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو کہ اے خدائے تعالےٰ
میں ناچار ہوں اور عاجز ہوں اس قوم کے ہاتھ سے پھر تو بدلہ لے
ان سے جو یہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں
۱۱ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ؀ جے
پھر ہم نے کھولے ان کے عذاب کے واسطے دروازے آسمان کے
ساتھ پانی گرنے والے کے یعنی پانی آسمان سے ایسا برسنے لگا کہ
گویا ہزاروں نہریں چلی آتی ہیں سو وہ اس طرح کا مینہ چالیس رات دن
برستا ہی رہا ذرا نہ تھما
وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ
۱۲ قَدْ قُدِرَ ؀ اور چھوڑ دیں ہم نے زمین کی سوتیں تو زمین سے پانی
لگا نکلنے پھر ملا پانی آسمان کا زمین کے پانی سے اوپر ایک کام کے
جو مقرر کیا ہوا تھا ان سب کا ڈبونا
۱۳ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ؀ اور اٹھایا
ہم نے نوح علیہ السلام کو اور جو کوئی اس کے ساتھ ایمان لایا تھا
ناؤ پر جو اس ناؤ میں لگے تھے تختے اور میخیں
۱۴ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ؀ چلتی تھی
وہ ناؤ ہماری قدرت سے یہ طوفان بدلہ تھا اس کا جس کو نہ مانا تھا
یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے دکھ دینے کا اور ایمان نہ لانے کا
بدلہ تھا وہ طوفان کا عذاب
۱۵ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؀
چھوڑا ہم نے یہ قصہ عالم میں نشانی اپنی قدرت کی پھر ہے کوئی نصیحت
پکڑنے والا اور ڈرنے والا یعنی کوئی ہے ایسا جو یہ طوفان کا احوال
سنکر ڈرے اور جانے
۱۶ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ؀ پھر کیسا تھا عذاب میرا

دنیا میں جو طوفان سے ایک عالم کو غرق کیا پھر اور خلقت پیدا کی
اور کیسا تھا ڈرانا میرا پیغمبروں کی زبان سے
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؀ ۱۷
اور ہر طرح مقرر آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے یاد کرنے عذاب گزرے
ہوؤں کے پھر کوئی ہے نصیحت ماننے والا اور ڈرنے والا
كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ؀ جھوٹا ۱۸
کہا قوم عاد کی نے حضرت ہود نبی علیہ السلام کو پھر جانو تم جو ایسا
تھا عذاب میرا آندھی کا اور ڈرانا
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ
مُّسْتَمِرٍّ ؀ بیشک ہم نے بھیجی قوم کے اوپر باؤ بہت ٹھنڈی زور ۱۹
کی یعنی آندھی برے دن میں جو تمام نہ ہووے برائی اس کی سو وہ دن آخری
چار شنبہ تھا صفر کے مہینے کا
تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ؀ اکھاڑ ۲۰
کے ڈالتی تھی وہ آندھی آدمیوں کو اس طرح جیسے تنا درخت کھجور کے
جڑ سے اکھڑے پڑے ہیں یعنی قد ان لوگوں کے بڑے تھے آندھی
کے زور سے گر کر جو ہولے ہوتے پڑے تھے گویا کہ بڑے بڑے
لکڑ پڑے تھے
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ؀ پھر کیسا تھا عذاب میرا ۲۱
جو دلیوں زور آوروں کو کس طرح اکھاڑ مارا اور کیسا تھا ڈرانا میرا
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؀ ۲۲ ع ۸
اور بیشک آسان کیا ہم نے مکے کے لوگوں پر قرآن جو ان کی زبان عرب
میں بھیجا واسطے نصیحت پکڑنے کے پھر ہے کوئی نصیحت ماننے والا
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ؀ جھوٹا کہا قوم ثمود نے حضرت ۲۳
صالح نبی علیہ السلام کو بسبب ڈرانے اور نصیحت کرنے کے یعنی حضرت
صالح علیہ السلام جو قوم ثمود کی کو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے
تھے اور نصیحت کرتے تھے اس واسطے انہیں کہا کہ تو جھوٹا ہے
فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ
ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ؀ پھر کہا قوم ثمود نے کہ اے کیا صالح علیہ السلام ۲۴
آدمی ہے ہم میں سے ایک وہ بھی نہ کچھ فوج ہے اس کو نہ دولت ہے

Marfat.com

تابعداری کریں اس کی تو مقرر ہم تب بھولے ہوں راہ سیدھی کو جو ایسے کی تابعداری کریں تو دیوانے ہوں

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ

۲۵ اَشِرٌ ۝ اے کیا آیا ہے نصیحت کرنا اور ڈرانا اسی پر ہم سب میں سے یعنی ہم میں سے کسی کو پیغمبری نہ ہوئی وہ کیا ایسا بڑا تھا جو وہ پیغمبر ہوا یہ بات جو وہ کہتا ہے سچا نہیں ہے بلکہ وہ جھوٹا ہے بڑا شیخی کرنے والا یعنی صالح علیہ السلام چاہتا ہے کہ ہم پر سردار ہووے سو حق سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے

۲۶ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝ کچھ دیر نہیں کل جانیں گے جو عذاب ان پر اترے گا جو کون تھا جھوٹا شیخی کرنے والا۔ جب قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو کہا کہ تو جھوٹا ہے اگر تو پیغمبر ہے تو اس پہاڑ کے اندر سے ایک اونٹنی کو نکال اور وہ اونٹنی نکلتے ہی بچہ دیوے تب ہم جانیں کہ تو پیغمبر ہے پھر تیری تابعداری کریں اور ایمان لاویں تجھ پر حضرت صالح نبی علیہ السلام نے جناب الٰہی میں دُعا کی حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ان کی دُعا قبول کی۔ جیسے کہ فرمایا ہے

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ

۲۷ وَاصْطَبِرْ ۝ بیشک ہم نے بھیجی اونٹنی ان کے آزمانے کو یعنی ہم جانتے تھے کہ وہ قوم ایمان نہیں لانے کی اس واسطے وہ اونٹنی اپنی قدرت کی نشانی بھیجی جو انہیں جھوٹا کیجیے اور ان پر عذاب لازم ہو اور کچھ عذر نہ لا سکیں اور اپنا کیا یاد کریں اور پچھتاویں پھر ہم نے کہا صالح علیہ السلام کو کہ تو راہ دیکھتا رہ جو یہ قوم اونٹنی سے کیا سلوک کرتے ہیں اور صبر کر ان کے ظلم پر

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ

۲۸ مُّحْتَضَرٌ ۝ اور خبردار کر ان کو اس بات سے کہ پانی کنویں کا جو حصہ ہے ان میں جو ایک دن پانی کنوئیں کا یہ سب گاؤں کے لوگ اور ان کے گھوڑے اونٹ اور بکریاں دُنبیاں سب پیویں اور ایک دن سارا پانی کنویں کا اونٹنی کا حصہ ہو جو اس دن کوئی شریک نہیں اور ہر ایک اپنی باری کے دن کنویں پر یا تالاب پر حاضر ہوں

کہتے ہیں کہ اس گاؤں کے پاس ایک ہی تالاب یا کنواں تھا پھر جب حکم باری اور حصہ کا آیا تب قدرت خدائے تعالیٰ کی سے اونٹنی کے باری کے دن پانی بہت ہوتا تھا اور جوش مارتا تھا اور دوسرے دن جو گاؤں کے رہنے والوں کی باری ہوتی تو پانی کم ہوتا اس سبب سارے گاؤں کے لوگ حیران اور دِق ہوتے لیکن کچھ بس نہ تھا۔ اس گاؤں میں دو عورتیں تھیں ایک کا نام صدوق تھا جو اس پر مدت سے اسی کے چچا کا بیٹا مصدع نام عاشق تھا اور کسی طرح ہاتھ نہ لگتی تھی، اور دوسری عورت کا نام عنیزہ تھا جو اس کی ایک بیٹی پر ایک شخص قدار نام بیٹا سالف کا عاشق تھا اور یہ دونوں مرد بہادر تھے اور ان دونوں عورتوں کی بہت دنبیاں اور بکریاں تھیں جب پانی کم پینے لگیں تو ان کا دُودھ سوکھ گیا اور عورتوں نے ناچار ہو کر مصلحت کی صدوق نے اپنے عاشق مصدع کو کہا کہ اگر تو مجھ سے ملا چاہتا ہے تو اس اونٹنی کو مار ڈال جو یہ سارا پانی پی جاتی ہے ہم اس کے ہاتھ سے عاجز ہوتے ہیں اور ہمارے جانور پیاسے مرتے ہیں اور عنیزہ نے قدار کو کہا کہ اگر تو اس اونٹنی کو دفع کرے تو میں اپنی بیٹی تجھے دُوں یہ دونوں مرد اونٹنی کے مارنے کو تیار ہوتے اس اونٹنی کا دستور تھا کہ ہمیشہ پہاڑ اور جنگل میں چرا کرتی اور ایک دن بیچ کر کے اپنے باری سے آتی اور سارا پانی پی کر چلی جاتی وہ دونوں مرد مصدع اور قدار مصالحت کر کے اونٹنی کی راہ میں چھپ کر بیٹھ رہے جب وہ اونٹنی پانی پی کر چلی تو پہلے مصدع نے کھینچ کر ایک تیر ایسا مارا جو اونٹنی دونوں پاؤں سے گر گئی اور قدار نے دوڑ کر ایک تلوار ایسی ماری جو اونٹنی کی کونچیں کٹیں اور گری پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے حصے کر لیے اور اس کا بچہ چیخیں مارتا پہاڑ کو بھاگ کر غائب ہوا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

۲۹ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۝ پھر پکارا مصدع نے اپنے یار قدار کو پھر پکڑی اس نے تلوار اور گھات کی جگہ بیٹھ کر اونٹنی کی کونچیں کاٹیں پھر تین دن کے پیچھے ان سب گاؤں کے لوگوں پر ایسا عذاب اترا کہ سب لوگ حیوانوں سمیت بُرے حال سے موئے سو فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ

۳۰ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ پھر کیسا تھا عذاب میرا

جو کس بُرے حال سے ان لوگوں کو مار ڈالا اور کیسا تھا ڈرانا یا
إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا
۳۱ كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ بیشک ہم نے بھیجا قوم ثمود پر عذاب سو وہ
ایک چنگھاڑ تھی حضرت جبرئیلؑ کی پھر ہوتے وہ لوگ جیسے گھاس سوکھی
ہوئی مرجھائی لوٹی ہوئی خراب جیسے کوڑا
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝
۳۲ اور مقرر آسان کیا ہم نے قرآن واسطے یاد کرنے اور حفظ کرنے کے پھر ہے
کوئی یاد کرنے والا اس کا
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۝ جھوٹا جانا قوم نے
۳۳ لوط علیہ السلام کو بسبب ڈرانے کے یعنی حضرت لوط علیہ السلام کہتے
تھے کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور یہ برا کام چھوڑو اور توبہ
کرو انہوں نے کہا کہ تو جھوٹا ہے تیرا کہنا نہیں مانتے
إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ
۳۴ بِسَحَرٍ ۝ بیشک بھیجا ہم نے قوم پر لوط علیہ السلام کی آندھی پتھر
برسانے والی پر کتنے لوگ لوط علیہ السلام کے گھر کے جو بچایا ہم نے
ان کو عذاب سے صبح کے یعنی ان پر عذاب صبح کے وقت آیا تھا اور اس
عذاب سے سب موئے مگر لوط علیہ السلام کی دو بیٹیاں اور کوئی
مسلمان بچا سو وہ بچا نا عذاب سے
نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ
۳۵ شَكَرَ ۝ مہربانی اور بخشش اپنے پاس سے کرتے ہیں ہم ایسی طرح
بخشش کی لوط علیہ السلام اور اس کی بیٹیوں پر بدلہ دیتے ہیں ہم
اس کو جو کوئی شکر کرتا ہے ہماری نعمتوں پر
وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝
۳۶ اور بیشک ڈرایا لوط علیہ السلام کی قوم کو اپنے غصے کے پکڑنے سے ہم
نے پھر جھگڑنے لگے ہمارے ڈرانے والوں سے
وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ
۳۷ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ اور بیشک چاہنے لگی یعنی
مانگنے لگی قوم لوط علیہ السلام سے ان کے مہمانوں کو جو وہ فرشتے
تھے پھر ہم نے مٹا دیں آنکھیں ان کی اور کہا کہ چکھو عذاب میرا

اور ڈرانا میرا دیکھو جب فرشتے اس شہر کے الٹنے کو آئے تو پہلے
مہمانوں کی طرح حضرت لوط علیہ السلام کے گھر آئے قوم نے کہا
کہ ان اپنے مہمانوں کو ہمیں دو جوان سے ہم اپنا فعل کریں حضرت
لوط علیہ السلام نے نہ دیا قوم نے چاہا کہ زور سے پکڑ لے جاویں ایک
کا ہاتھ جو حضرت جبرئیلؑ نے اشارہ کیا ان سب کی آنکھیں غائب
ہو گئیں اور اندھے ہوئے تب آواز آئی کہ اب چکھو عذاب ہمارا
۳۸ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ۝ اور بیشک
صبح کو قوم پر حضرت لوط علیہ السلام کی سویرے عذاب آیا مقرر
کیا ہوا ٹھہرایا ہوا اور کہا ہم نے کہ
۳۹ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ پھر چکھو عذاب میرا اور
ڈرانا میرا دیکھو
۴۰ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ ع
اور بیشک آسان کیا ہم نے قرآن کو مکے کے لوگوں کے واسطے سمجھنے
ان کے کے جو زبان عرب میں ہے پھر ہے کوئی نصیحت ماننے
والا جو سمجھ کر ڈرے اور حکم بجالاوے
۴۱ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ اور مقرر آئے
فرعون اور اس کے لوگوں کے پاس ڈرانے والے یعنی حضرت موسیٰ
اور ہارون علیہما السلام اور ان کے معجزے
۴۲ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ
مُقْتَدِرٍ ۝ جھوٹ جانا فرعون اور قوم اس کی نے ہماری سب
نشانیوں کو پھر پکڑا ہم نے ان سب کو پکڑنا زور اور قوت اور
غلبہ سے جیسے پکڑتے ہیں زور آور صاحب قدرت جو کسی طرح نہ
چھوٹ سکیں یعنی سب کو دریا میں ڈبو دیا کوئی وہاں سے نکل نہ سکا
أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ
۴۳ فِي الزُّبُرِ ۝ اے کیا تمہارے کافر یعنی مکے کے لوگ اچھے تھے زور
اور قوت میں ان قوموں سے جن کا ذکر کر چکے ہم یا اے مکے کے
کافرو لکھا ہوا ہے تمہارے واسطے خدائے تعالیٰ کی کتاب میں کہ
تم پر عذاب نہ ہوگا جو تم ایسے بے ڈر ہو
۴۴ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ۝ یا کہتے تھے

Marfat.com

مکے کے کافر کہ ہم جماعت ہیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے
والے حمایتی ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گمان تمہارا جھوٹا ہے بلکہ
45 سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ جلد آوے گا
وہ وقت جو یہ سب بھاگیں گے اور پھیریں گے پیٹھ لڑائی سے اور
یہی عذاب کفایت نہ کرے گا
بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ
46 وَأَمَرُّ ۝ بلکہ قیامت کا میدان ہے ان کے عذاب کے واسطے
وعدہ کی جگہ اور قیامت بڑی ڈراونی بلا ہے کڑوی
47 إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ بیشک گنہ گار
یعنی مشرک بھولے ہوتے ہیں سیدھی راہ اور مصیبت میں ہیں
دیوانے
يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا
48 مَسَّ سَقَرَ ۝ جس دن گھسیٹے جاویں گے دوزخ کی آگ میں اوندھے
اور کہیں گے کہ چکھو دوزخ کے ملنے اور آگ لگنے کا مزہ
49 إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ بیشک ہم نے سب
چیز بنائی ہے اوپر اندازے کے جیسی کہ بناتے تھے
50 وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝ اور نہیں
ہے حکم ہمارا مگر ایک حکم یعنی ایک بار کہنا اس چیز کو کہ ہو وہ پلک

مارتے آنکھ کے ہوتی ہے
51 وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝
اور بیشک ہم نے مار کھپا دیا کتنی قوموں کو تم جیسی اے مکے کے لوگو
جو ان میں سے کئی کا ذکر کیا اس سورۃ میں پھر ہے کوئی یہ احوال سن کر
نصیحت پکڑے اور ڈرے
52 وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ اور جو کام کیا ہے
ان کافروں نے سو سب لکھا ہوا کتاب میں یعنی لوح محفوظ پر سب
لکھا ہے
53 وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ۝ اور سب چھوٹا اور بڑا گناہ
کیا ہوا اور کہا ہوا سب کا لکھا ہوا ہے
54 إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝ بیشک ڈرنے والے
دنیا میں خدا تعالیٰ کے عذاب سے رہیں گے باغوں میں یعنی بہشتوں میں جن
بہشتوں میں بہتی ہیں نہریں
55 فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ۝ بیچ خاصے
تخت بیٹھکوں کے سچے بیٹھیں گے پاس بادشاہ صاحب مقدور زور
آور کے رہیں گے وہ ڈرنے والے دنیا کے جنہوں نے خدا تعالیٰ
کے عذاب سے ڈر کر گناہ نہیں کیے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شریعت سے نہیں پھرے اور عمل اچھے کیے۔

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً

سبب اترنے اس کے کا یوں کہتے ہیں کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم آگے کافروں کے نام رحمان کا لیتے تو کافر کہتے کہ ہم رحمان کو
نہیں جانتے کہ رحمان کون ہے اس واسطے یہ آیت اتری اور بعضے
کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ کافر طعنہ دیتے اور کہتے تھے کہ یہ اور وہ شخص

قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھاتے ہیں اس واسطے یہ سورۃ اتری
1 الرَّحْمٰنُ ۝ صاحب بہت بخشش کرنے والا جو رحمت
اس کی سب چیز کو پہنچی ہے اسی رحمان نے
2 عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ سکھایا ہے قرآن دوست اپنے کو نہ کسی اد

ف بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کے روز ایک قبہ میں تھے اور درگاہ الٰہی میں یوں مناجات فرماتے تھے کہ یا اللہ میں تجھ کو تیرے عہد اور وعدہ کو یاد دلاتا ہوں یا اللہ اگر آج مسلمان مغلوب ہوتے تو پھر کوئی زمین پر تیری عبادت کرنے والا باقی نہ رہے گا اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آئے اور کہا بس کیجیے یا نبی اللہ اتنا کافی ہے بعد ازاں آپ یہ آیت پڑھتے ہوئے نکلے (نکتہ) کہتے ہیں کہ حضرت اس وقت مرتبہ عبودیت میں تھے اور ابوبکرؓ مقام ربوبیت میں تھے اسلیے حضرت الحاح وزاری میں معروف تھے ع
"کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی"

Marfat.com

عقلمند دانا نے اور اسی رحمٰن نے
۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ پیدا کیا آدمیوں کو
۴ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ سکھایا آدمیوں کو ظاہر کرنا جو کچھ بیچ دل
کے ہو بات کرنے سے اور لکھنے سے یعنی بھیدوں کا جب تک زبان
سے نہ کہے یا ہاتھ سے نہ لکھے دوسرے پر معلوم نہ ہو یہ خوبی خداتے
تعالیٰ نے آدمیوں اور جن و پری ہی کو دی ہے اور کسی کو نہیں دی
ہے اور اسی رحمان نے
۵ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ سورج اور چاند کو پیدا
کیا اور حکم کیا تو حساب سے چلتے ہیں جو منزل مقرر کی ہے اُن کی
یعنی سورج ایک برس میں بارہ برجوں کی سیر کرتا ہے اور چاند
ایک مہینے میں بارہ برجوں کی سیر کرتا ہے اور اسی رحمٰن نے پیدا کیا
۶ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ دوب اور گھانس اور
درختوں کو حکم ماننے والے جو موافق حکم کے ہرے ہوتے ہیں اور
کملاتے ہیں یعنی بہار اور خزاں میں اور اسی رحمٰن نے
وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا آسمان بہت اونچا کیا جو زمین سے
پانچ سو برس کی راہ اونچا ہے
۷ وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۙ اور اسی نے پیدا کیا ترازو کو واسطے
تولنے کے یعنی اس نے ترازو اور پیمانہ بنانے کی عقل دی
۸ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ تو تم لیتے اور دیتے وقت
تول میں کمی اور زیادتی نہ کرو
وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ اور درست رکھو تول کو
انصاف سے یعنی تولنے کے وقت بانٹ پورے رکھو اور ڈنڈی
ترازو کی اور پلڑے برابر رکھو اور دغابازی سے کسی کا حق نہ لو
۹ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ اور دینے کے وقت کم نہ تولو
یعنی لینے کے وقت زیادہ نہ تولو اور دینے کے وقت کم نہ تولو
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا اور اسی رحمٰن نے زمین کو رکھا
حکمت سے اوپر پانی کے
۱۰ لِلْاَنَامِ ۙ واسطے آدمیوں کے کہ اوپر زمین کے آرام
سے رہیں

۱۱ فِيهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ بیچ زمین
کے پیدا کیا طرح طرح کا میوہ اور کھجوروں کے درخت بھرے ہوئے
کھجوروں کے گچھوں سے
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ اور پیدا کیا زمین میں دانے غلے کے
گھانس اور بھس سمیت یعنی اللہ تعالیٰ نے اناج پیدا کیا تو آدمی کھاویں
اور گھانس اور بھس پیدا کیا تو حیوان کھاویں اور آدمیوں کا کاروبار
ان سے نکلے
۱۲ وَالرَّيْحَانُ ۝ اور زمین میں خوشبوئیاں پیدا کیں یعنی پھول
طرح طرح کے جو ان میں سے عطر اور گلاب اور بید مشک اور زعفران
نکلی ہیں ایسی ایسی نعمتیں خداتے تعالیٰ نے زمین سے پیدا کیں آدمیوں
کے واسطے جو ان نعمتوں سے حیوان کو کچھ حصہ نہیں اگر کوئی کہے کہ زمین
صرف آدمیوں کی ہے واسطے حیوانوں کے کیا ہے زمین پر تو حیوان
آدمیوں سے زیادہ ہیں جواب اس کا یہ ہے کہ زمین سے مراد نعمتیں زمین
کی ہیں جیسے طرح طرح کے کھانے اور طرح طرح کی پوشاک اور خوشبوئیاں
یہ واسطے آدمیوں اور جن اور پری کے ہیں نہ واسطے حیوانوں کے
۱۳ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس یہ جو نعمتیں مذکور
کیں ان میں کونسی جھوٹ جانتے ہو اے آدمیو اور جن پری کہ وہ نعمت
خداتے تعالیٰ نے پیدا نہیں کی یعنی اتنی نعمتوں سے ایک کو بتاؤ جو کسی
اور نے سوائے خداتے تعالیٰ کے پیدا کی ہو۔ جن پری کا آگے کی آیت
سے مذکور کھاتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبن اس سورے میں ایک اوپر
تیس بار آئی ہے اس واسطے کہ یہ سورۃ ذکر نعمتوں کے سے بھری ہوئی ہے
اور ہر نعمت کے ذکر کے پیچھے یہ آیت لکھی ہے جو غفلت دُور ہو اور شکر
حق تعالیٰ کی نعمتوں کا بجا لاویں۔ ایک صحابی جو نام ان کا جابر تھا راضی
ہو اللہ تعالیٰ ان سے روایت کرتے ہیں کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اس سورۃ کو آگے اصحابوں کے پڑھ کر فرماتے تھے کہ لازم ہے تم کو
جو تم چپ رہو اور تم سے جن پری بہتر ہیں اس بات میں کہ جب وہ
اس سورۃ کو سنتے ہیں تو ہر اس آیت کے پیچھے کہتے ہیں کہ ولا بشیء من
نعمتک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی نہیں کسی چیز کو نعمتوں تیری سے اے
پالنے والے ہمارے جھوٹ جانتے ہیں ہم یعنی کسی نعمت کو جھوٹ نہیں

Marfat.com

جانتے ہم پس واسطے تیرے ہے تمام شکر اور ثنا اور تعریف تیرے سوا
کوئی نہیں لائق شکر اور ثنا کے اے پروردگار ہمارے اور اسی رحمٰن نے
۱۴ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ پیدا کیا آدم
کو جو باپ سارے آدمیوں کا ہے گارے سے بنا کر سکھا کر کیا جیسے پکا
باسن ہوتا ہے جو اگر انگلی مارو اس پر تو بولے جیسے باسن بولتا ہے
۱۵ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ اور پیدا کیا اسی
رحمٰن نے جان کو جو سارے جن پری کا باپ ہے شعلہ آگ بغیر دھوئیں
کے سے معنی مارج کے لپٹ آگ کی ہے جو وہ لال اور سبز اور زردی
ہوئی اٹھتی ہے اور کتاب میں جو نام اس کتاب کا فتوحات ہے اس
میں معنی مارج کے یوں لکھے ہیں کہ مارج آگ ہے ملی ہوتی باؤ سے
جو ان دونوں سے پیدا ہوا جان جیسے خاک اور پانی ملکر گارا ہوتا ہے
اسے عربی میں طین اور فارسی میں گل کہتے ہیں اور جب وہ سوکھے تو عربی
میں صلصال کہتے ہیں اور فارسی میں گل خشک کہتے ہیں جو اس سے آدم
کو پیدا کیا اسی طرح جب آگ باؤ سے ملتی ہے تو مارج کہتے ہیں پس
جیسی پیدائش آدمیوں کی پانی سے ہے یعنی منی سے اسی طرح پیدائش
جن و پریوں کی باؤ سے ہے اور کہتے ہیں کہ پیدائش جن و پری کی پہلے
آدمی کے ساٹھ لاکھ برس ہے
۱۶ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس اے آدمیو جو
تم کو گل سے پیدا کیا اور اے دیو پریو جو تم کو مارج سے پیدا کیا کونسی
نعمت کا ان نعمتوں سے انکار کرتے ہو اور وہی رحمٰن
۱۷ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ۚ پیدا کرنے
والا دو مشرق اور دو مغرب کا ہے مشرق اسے کہتے ہیں کہ جس جگہ سے
سورج نکلتا ہے وہ دو جگہ ہیں جو ایک جگہ سے گرمی میں نکلتا ہے اور
دوسرے مکان سے جاڑے میں نکلتا ہے اور مغرب اسے کہتے ہیں جس
جگہ سورج ڈوبتا ہے وہ بھی دو ہیں ایک گرمیوں کی اور ایک جاڑوں
کی پس اس گرمی اور جاڑے کے موسم سے بہت فائدے اور بہت
عیش حاصل ہوتے ہیں جو ہر موسم میں ہر طرح کے میوے اور ہر طرح کی
پوشاک اور ہر طرح کے کھانے کے مزے اور عیش آدمیوں کو ہوتے
ہیں اور دوسرے ذکر مشرق اور مغرب کے پیدا کرنے سے رات اور

النصف ۱ ع ۱۱

دن کی نعمتیں معلوم ہوتی ہیں جو دن کو اسباب کھانے کا اور عیش کا پیدا
کرتے ہیں اور رات کو آرام اور عیش کرتے ہیں
۱۸ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان
نعمتوں پروردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو
۱۹ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ۙ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ
۲۰ لَّا یَبْغِیٰنِ ۚ چلایا اور جاری کیا دو دریا میٹھے اور کھاری کو ایک دریا
فارس کا اور دوسرا روم کا ڈالا بیچ ان دو دریا کے پردے کو جو ایک
دوسرے پر زیادتی نہ کرے یعنی پانی میٹھا اور کھاری مل نہ جاتے اگر
ملیں تو خراب ہوں
۲۱ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں
پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور اسی کی قدرت سے
۲۲ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ نکلتے ہیں ان دونوں
دریاؤں میں سے بڑے اور چھوٹے موتی جو ان موتیوں سے فائدہ اور
نفع ہے مول لینے میں اور بیچنے میں اور زینت اور بناؤ ان سے
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دو دریا سے مراد ایک سمندر ہے اور
دوسرا دریا آسمان کا جو اوپر کے دریا سے بوند سیپی کے منہ میں گرتی
ہے اور سمندر میں سیپ کے پیٹ میں موتی بنتا ہے
۲۳ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان
نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور جن اور پریو
۲۴ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ اور بیشک
اسی کے تئیں لائق اور سزاوار ہے یہ قدرت جاری کرنی اور چلانا جہاز کا
بیچ دریا کے جیسے پہاڑ چلایا جاتا ہے پانی پر اور پیدا کرنا جہاز ناؤ
کا اور جاری کرنا ان کو پانی پہ بڑی نعمت ہے جو اس نعمت سے بڑے
فائدے ہیں ایک تو سوداگری اور دوسرے مسافروں کو جو بہت راہ
جلدی سے تمام ہو جاتی ہے یعنی برس کی راہ مہینے میں جاتے ہیں
۲۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں
پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو۔ اے آدمیو اور دیو پریو
۲۶ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۚ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ
۲۷ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ یعنی جو کوئی اوپر زمین کے ہے جاندار سب

Marfat.com

سب فنا ہوں گے یعنی مریں گے اور ہمیشہ رہے گا پروردگار تیرا وہ کیسا ہے
صاحب بزرگی کا اور بہت بڑائی کا جو تمام خلقت کے وہم میں بڑائی اس کی
نہ آوے اور بڑائی دینے والا ہے جس کو چاہے
۲۸ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں
پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور دیو اور پریو
يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ
۲۹ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۞ مانگتے ہیں اور چاہتے ہیں اسی رحمان سے جو کوئی کہ
بیچ زمین کے یعنی زمین پر رہنے والے کیا آدمی اور کیا دیو پری اور سب
حیوان اور رہنے والے آسمانوں کے یعنی فرشتے اور روحانی اور نورانی
خلقت سب مانگنے والے خدائے تعالیٰ کے ہیں اور وہ اللہ تعالےٰ ہر
دن یعنی ہمیشہ ہر دم بیچ کام کے ہے یعنی بخشش اور کرم اس کا ہر دم
اور ہر آن اوپر بندوں کے جاری ہے یا بیچ کام کے ہے یعنی ہر دم اور
نئی چیز پیدا کرتا ہے
۳۰ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور دیو
پریو پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
۳۱ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۞ جلد اور شتاب حساب
لوں گا تم سے یعنی خدائے تعالیٰ خوف دلاتا ہے اور ڈراتا ہے کہ جلدی تم
سے حساب لے کر فارغ ہوں گا یعنی قیامت کو یا موت کو دور نہ جانو
تو وہ وقت نزدیک ہے اور جلد آوے گا اے دو بھاری فرقو ایک
آدمیوں کا اور دوسرا فرقہ دیو پری کا ان کو بھاری اس واسطے کہا جو حکم
بندگی بجا لانے کا جو بھاری ہے ان دو فرقوں پر ہے یا یہ دو فرقے گناہوں
سے بھاری ہیں
۳۲ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ پس خبر دیتا ہے کہ
قیامت کو حساب کیا جاوے گا اور خبردار کرنا بندوں کو بڑی نعمت ہے

پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور دیو
پریو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جب تم نے سنا کہ حساب لیا جاوے گا
اگر اس بات سے ڈر کر بھاگو تو بھاگ جاؤ اگر بھاگ سکو تو
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ
۳۳ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۞ اے قوم آدمیوں کی اور اے قوم دیو پریوں کی اگر
سکتے ہو تم باہر جانا اور بھاگ جانا کنارے آسمان اور زمین کے سے
یعنی اگر بھاگ سکتے ہو یا باہر جا سکتے ہو آسمان اور زمین سے تو بھاگ
جاؤ اور چلے جاؤ پھر فرمایا کہ نہ جا سکو گے اور نہ بھاگ سکو گے مگر ساتھ
زور کے اور قوت کے پر وہ زور اور قوت تم کو نہیں ہے کہتے ہیں کہ
دن قیامت کے جس وقت سب آدمی اور دیو پری حاضر ہوں گے تو
فرشتہ پکارے گا کہ اگر اس جگہ سے بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ اور نکل
سکو تو نکل جاؤ پر نہ جا سکو گے اور نہ بھاگ سکو گے مگر زور اور قوت
سے سو وہ تم کو نہیں ہے جب کہ تم کو حساب سب دینا ہو گا اور حساب
دینے سے بھاگ نہ سکو گے تو چاہیے کہ عبادت کرنے میں اور شکر کرنے
میں قصور نہ کرو
۳۴ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ پس ان نعمتوں پروردگار
اپنے کی سے کونسی نعمت کا انکار کرتے ہو اے آدمیو اور اے دیو پریو
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا
۳۵ تَنْتَصِرٰنِ ۞ بھجوا دے گا اوپر تمہارے اے کافر آدمیو اور اے
کافر دیو پریو شعلہ آگ کا اور دھواں یعنی ایک بار شعلہ آگ کا اور
دوسری بار دھوئیں کا بگولا بھیجا جاوے گا واسطے عذاب کافروں کے اور
کہتے ہیں نحاس اژدھات پگھلے ہوئے پانی کو کہتے ہیں جو اوپر سر
کافروں آدمیوں اور کافروں جن پریوں کے ڈالیں گے اس وقت کوئی مدد
کسی کی نہ کر سکے گا یعنی اپنے ہی احوال میں ایسے گرفتار ہوں گے جو کسی

ف ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ خداوند کریم نے ایک لوح موتی سفید کہ جس کے دونوں کناروں میں یاقوت سرخ لگا ہوا ہے پیدا کیا ہے قلم اس کا نور اور کتاب اسی کا نور اس کتاب کو ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتا ہے پس پیدا کرتا ہے اور روزی دیتا ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلیل کرتا ہے جس کو چاہتا ہے فذالک قولہ کل یوم ھو فی شان سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ کل زمانہ اللہ کے نزدیک مثل دو دن کے ہے ایک ایام دنیا کے اور دوسرا برابر دن قیامت کے پس شان دنیا کی دنیا میں مارنا اور جلانا اور دینا اور چھین لینا اور شان قیامت کی جزا اور حساب ثواب و عقاب ہے ۱۲ معالم مختصراً

Marfat.com

کے حال کا ہوش نہ ہو گا جبکہ ایسی خبر سے تم کو ڈراتا ہے کہ اگر فرمانبرداری
حکم خدائے تعالیٰ کے کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے کی نہ کرو
گے تو دوزخ میں آگ کے شعلوں سے اور دھوؤں کے بگولوں سے یا
اژدھات کے پگھلے ہوتے پانی سے عذاب کریں گے یہ خبر دینا بڑی
نعمت ہے
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ہ پس کونسی نعمت کا ۳۶
ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا سے آدمیو اور اے
دیو پریو
فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَۃً کَالدِّھَانِ ۚ ۳۷
پس جس وقت کہ پھٹے گا آسمان واسطے اُترنے فرشتوں کے اس وقت
ہو کا رنگ آسمان کا گلابی جیسے تیل زیتون کا لال جو ہر دم رنگ برنگ
بدلے گا اور آسمان ڈراؤنا ہو گا
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ہ پس کونسی نعمت کا ۳۸
ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا سے آدمیو اور اے
جن پریو
فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِہٖٓ اِنْسٌ وَّلَا
جَآنٌّ ۚ پس دن قیامت کے پہلے ہی نہ پوچھیں گے گناہوں سے ۳۹
آدمیوں کے اور جن پریوں کے یعنی قیامت کو جبکہ گوروں سے اُٹھیں
گے تو جلدی حساب کتاب نہ لیویں گے
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ہ پس کونسی نعمتوں کا ۴۰
ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا سے آدمیو اور
اے جن پریو
یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ
بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ۚ پہچانیں گے کافروں کو ان کے ماتھوں ۴۱
سے جو ماتھے ان کے کالے اور نیلے ہوں گے پس کافروں کو پکڑیں گے
سر کے بالوں سے اور پاؤں سے یعنی قیامت کے دن بعضوں کو سر کے
بال پکڑ کر کھینچیں گے اور بعضوں کو پاؤں میں زنجیر ڈال کر گھسیٹیں گے
اور دوزخ میں ڈالیں گے ایسے احوال سے خبردار کرتا ہے اللہ تعالےٰ
اس واسطے جو اسلام لاویں اور اطاعت رسولؐ کی کریں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ہ پس کونسی نعمت کا ۴۲
ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا سے گروہ آدمیوں
کے اور جن پریوں کے
ھٰذِہٖ جَھَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِھَا الْمُجْرِمُوْنَ ہ ۴۳
سب کافروں کو دوزخ میں ڈالیں گے تب فرشتے ان کو یوں کہیں گے
کہ یہ ہے دوزخ جس کو دنیا میں جھوٹ جانتے تھے گنہگار یعنی
کافر اس دوزخ کو جھوٹ جانتے تھے
یَطُوْفُوْنَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۚ پھرتے ہیں دوزخ ۴۴
کے رہنے والے دوزخ میں اور جلتے پانی میں کیسا جلتا پانی جس پانی سے
کھال گل کر گر پڑے یعنی جب دوزخ کی آگ سے جل کر فریاد کریں گے
تب اس جلتے پانی میں ان کو ڈالیں گے ایسے ہی حال میں کافر ہمیشہ
رہیں گے
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ پس جب اللہ تعالیٰ ۴۵
ایسی خبریں دیتا ہے تو کافر ایسے عذاب سے ڈریں اور ایمان لاویں اور
فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بجا لاویں اور یہ خبر دینا بڑی
نعمت ہے پس کون سی نعمت کا ان نعمتوں اللہ تعالیٰ کی سے انکار
کرتے ہوا سے قوم آدمیوں کی اور جن پریوں کی
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ۚ اور واسطے ۴۶
اس کے جو کوئی ڈرے گا خدائے تعالیٰ سے یہ باتیں سُن کر سامنے
خدائے تعالیٰ کے ہونے سے یعنی قرآن جو کلام الٰہی ہے اس سے مقابلہ
نہ کرے وُو بدُو جواب نہ کرے اور اس کو سچ جان کر دل کے یقین سے
ایمان لاوے اس کے واسطے دو باغ ہیں نام ایک باغ کا عدن ہے
اور دوسرے باغ کا نام نعیم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک باغ واسطے
آدمیوں کے ہے اور دوسرا واسطے جن پری کے ہے ان آدمیوں اور جن
پریوں کو جو ڈریں گے وقت گناہ کرنے کے خدائے تعالیٰ سے اور تعریف
ان دونوں باغوں کی ایسی ہے جو کہتے ہیں کہ ہر باغ کشادہ سو برس
کی راہ کا ہے طول و عرض میں اور ہر باغ میں محل اور مکان رہنے کے
خاصے خاصے اور حوریں خوبصورت ہیں گی
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ہ پس کونسی نعمت ۴۷

Marfat.com

ان نعمتوں پر وردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوئے گروہ آدمیوں
کے اور جن اور پریوں کے
۴۸ ذَوَاتَآ اَفۡنَانٍ ۚ اور وہ دونوں باغ بھرے ہوتے ہوں گے
ڈالیوں سے یعنی ان باغوں میں درخت ہوں گے بھرے ہوتے میووں
کے رتؔ اور غیرت رنگ کے سے
۴۹ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ پس کونسی نعمت کا
ان نعمتوں پر وردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوئے دونوں گروہ
۵۰ فِیۡهِمَا عَیۡنٰنِ تَجۡرِیٰنِ ۚ بیچ ان دونوں باغوں کے
دو حوض سرچشمےؔ جاری ہیں یعنی پانی ان دونوں کا جاری ہوگا اور
جاری ہونے سے کبھی کم نہ ہوگا ایک کا نام تسنیم اور دوسرے کا
نام سلسبیل ہے
۵۱ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ پس کون سی
نعمت کا ان نعمتوں پر وردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوئے گروہ
آدمیوں کے اور جن اور پریوں کے
۵۲ فِیۡهِمَا مِنۡ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوۡجٰنِ ۚ اور ان باغوں میں ہیں
تمامی میووں سے دو دو طرح کے ایک تو مشہور جو دنیا میں دیکھے ہوں گے
اور دوسرا ایسا جو نہ دیکھا ہوگا اس کو اور نہ سنا ہوگا
۵۳ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پر وردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوئے دونوں گروہ
آدمیوں کے اور جن پریوں کے
مُتَّکِـِٔیۡنَ عَلٰی فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ ؕ
بہشتی تکیہ لگا کر بیٹھیں گے اوپر بچھونوں کے جو استر ان بچھونوں کا دیبا
قیمتی سے ہوگا فکر کیا چاہیئے کہ جس کا استر ایسا ہوگا اس کا ابرا کیسا
ہوگا؟
۵۴ وَجَنَا الۡجَنَّتَیۡنِ دَانٍ ۚ اور میوے ان دونوں باغوں
کے ایسے نزدیک ہوں گے جو بہشتی بیٹھے اور لیٹے بے محنت میوے
کھاویں گے بلکہ جب جس میوہ کو جی چاہے گا آپ سے آپ وہ میوہ

منہ میں آوے گا
۵۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پر وردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوئے گروہ آدمیوں
کے اور جن پریوں کے
فِیۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ ۙ لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ
۵۶ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ۚ بیچ ان باغوں کے محل ہوں گے اور ان
محلوں میں حوریں ہوں گی کم دیکھنے والی یعنی سوا تے اپنے خاوندوں
کے کسی کو نہ دیکھیں گی اور ان حوروں کو نہ چھوا ہوگا یعنی ہاتھ نہ لگایا ہو
گا پہلے ان کے خاوندوں سے کسی آدمی نے نہ کسی جن پری نے یعنی وہ
حوریں جو بہشت میں واسطے آدمیوں کے مقرر ہیں پہلے ان سے کسی غیر
آدمی نے ان کو نہ چھوا ہوگا اسی طرح جو حوریں واسطے جن و پریوں کے
مقرر ہیں پہلے ان سے کوئی اور جن پری اس حور کو نہ چھوئے گا یعنی
ہاتھ نہ لگاوے گا
۵۷ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ اللہ تعالیٰ جب
ایسی نعمتوں کی خبر دیتا ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتوں پر وردگار اپنے
کی سے انکار کرتے ہو اور جھوٹ جانتے ہوئے گروہ آدمیوں کے
اور جن پریوں کے
۵۸ کَاَنَّهُنَّ الۡیَاقُوۡتُ وَالۡمَرۡجَانُ ۚ وہ حوریں ایسی خوبصورتؔ
ہیں اور سرخ و سفید گویا کہ لعل اور موتی کا دانہ ہیں
۵۹ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ پس کونسی نعمت کا
ان نعمتوں پر وردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوئے گروہ آدمیوں
کے اور جن اور پریوں کے
۶۰ هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ ۚ نہیں ہے بدلہ
بھلائی کا مگر بھلائی یعنی بدلہ بھلائی کا مقرر بھلائی ہے یعنی جو کوئی نیکی کرے
گا اور نیکی سے فرمان رسولؐ کا اور خدائے تعالیٰ کا بجا لاوے گا اس کا
بدلہ نیکی ہے اور نیکی بہشت ہے اور نعمتیں بہشت کی ہیں جو جن
کا بیان گزرا۔

؎ رت کہتے ہیں موسم کو یعنی پھل آنے کا وقت ۱۲ ؎ یعنی خوب پانی جاری ۱۲ ؎ ترمذی میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت بہشت کی ایسی خوبصورت ہوگی کہ اسکی پنڈلی کی چمک ستر پاکی کے اندر معلوم ہوتی ہے یہاں تک کے ہڈی کے اندر کا مغز بھی نظر آوے گا اور یہ اسواسطے ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کانّہن الیاقوت والمرجان ۱۲

Marfat.com

۶۱ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور نہیں مانتے
اے گروہ آدمیوں کے اور جن پریوں کے
۶۲ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ اور سوائے ان دونوں باغوں
کے اور دو باغ دے گا اللہ تعالیٰ ان کو جو فرمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا بجالاویں گے جو ایک باغ روپے کا ہوگا اور دوسرا سونے کا
۶۳ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے گروہ آدمیوں
کے اور جن پریوں کے
۶۴ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝ وہ دونوں باغ نہایت ہریالی سے
سیاہی مائل ہوں گے
۶۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے گروہ آدمیوں
کے اور جن پریوں کے
۶۶ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ بیچ ان دو باغوں کے بھی
دو حوض ہوں گے ابلنے والے یعنی جتنا ان میں سے پانی نکالیں گے
کم نہ ہوگا
۶۷ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور جھوٹ جانتے
ہوائے دونوں گروہ آدمیوں اور جن پریوں کے
۶۸ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ بیچ ان دونوں
باغوں کے بہت میوے ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں اور انار ہیں
ع۳ ۶۹ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے گروہ آدمیوں
کے اور جن اور پریوں کے
۷۰ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ بیچ ان چاروں باغوں کے
عورتیں ہیں پاکیزہ اور خوبصورت اور خوش خو ہیں
۷۱ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے آدمیو اور
جن پریو
۷۲ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۝ اور وہ حوریں جن کا ذکر کیا
وہ داخل ہیں بیچ ڈیروں کے یعنی حوریں مستورہ ہیں اور بیٹھیاں ہیں بیچ
گھروں کے یا چھپر کھٹوں میں
۷۳ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا
ان نعمتوں پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے اور جھوٹ جانتے ہوائے دونوں گروہ
ایک گروہ آدمیوں کے اور دوسرے جن پریوں کے
۷۴ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ نہ ہاتھ
لگایا ہے ان حوروں کو شہوت سے کسی آدمی نے پہلے خاوندان کے سے
اور نہ کسی جن پری نے چھوا ان کو
۷۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا
ان نعمتوں پروردگار اپنی کی سے جھوٹ جانتے ہو تم دونوں
گروہ ایک گروہ آدمیوں کے اور دوسرے جن پریوں کے
مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ
۷۶ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝ بہشت کے رہنے والے
جن کو وہ حوریں ملیں گی وہ تکیہ دے کر بیٹھیں گے
اوپر بچھونوں اور مسندوں سبز کے اور بچھونوں باریکوں
اور عمدوں کے اور بیش قیمتوں کے
۷۷ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝
اللہ تعالیٰ ایسی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے پس کونسی نعمت
کا ان نعمتوں پروردگار اپنی کی سے انکار کرتے اور جھوٹ جانتے ہو
اے دونوں گروہ
تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ
۷۸ وَالْاِكْرَامِ ۝ بہت بڑا ہے سب بڑوں سے
اور بزرگ ہے سب بزرگوں سے نام پروردگار تیرے
کا وہ پروردگار صاحب بڑائی کا اور بزرگی کا ہے
جو بڑائی اس کی سب کی سمجھ سے اور فکر سے بڑی
ہے یعنی جیسا کہ وہ ہے جو کوئی نہیں سمجھ سکتا
اور بس۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

۱ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ بیان کرا اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ جب ہوگی ہونے والی یعنی قیامت جب ہوگی
۲ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ نہیں ہے ہونے میں قیامت
کے کچھ جھوٹ یعنی مقرر ہوگی قیامت اس دن
۳ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ نیچے لے جاویگی ایک قوم کو
اور اوپر لے جاوے گی ایک قوم کو یعنی کافروں کو نیچے لے جاویں گے
قیامت کو جو دوزخ ہے اور مومنوں کو اوپر لے جاویں گے جو وہاں
بہشت ہے اور
۴ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝ جس وقت لرزائی جائے گی
زمین لرزانا یعنی ایک بڑا بھونچال سا ایسا آوے گا جو سب حویلیاں
اور سارے مضبوط قلعے گریں گے
۵ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ اور ریزہ ریزہ ہوں گے
پہاڑ باریک
۶ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝ پھر ہوں گے پہاڑ ذرہ ذرہ
جیسے غبار اڑتے ہوئے قیامت کو
۷ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ اور ہوگے تم تین طرح
کے فرقے ایک تو
۸ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ پھر
داہنے ہاتھ والے کیسے داہنے ہاتھ والے یعنی جن کے داہنے ہاتھ میں
اعمالنامہ دیں گے واہ واہ وہ لوگ اور دوسرے
۹ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝
بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے یعنی جن کے بائیں ہاتھ
میں اعمالنامہ دیں گے کیا برے لوگ ہیں وہ اور تیسرے

۱۱،۱۰ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝
اور پہنچنے والے سب سے پہلے پہنچنے والے وہ لوگ ہیں نزدیک رہنے
والے خدائے تعالیٰ کی رحمت اور بزرگی کے
۱۲ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ بہشت میں جو بھری ہوئی سب طرح
کی نعمتوں سے ہے سو اس بہشت میں رہیں گے
۱۴،۱۳ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝
ایک قوم یعنی بہت لوگ پہلوں سے اور تھوڑے پچھلے لوگوں سے ہوں
گے بیٹھے ہوئے
۱۵ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٔيْنَ عَلَيْهَا
۱۶ مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ اوپر تختوں کے جو وہ سونے سے بنے ہوں گے اور
جڑاؤ تکیہ لگا کر بیٹھیں گے ان تختوں پر برابر آمنے سامنے یعنی بہشت
میں مومن ایسے پلنگوں پر بیٹھیں گے جن کی بناوٹ میں سونا اور جواہر
لگا ہوگا
۱۷ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّ
۱۸ اَبَارِيْقَ ۝ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ پھرتے ہیں آگے بہشتیوں
کے خدمت کرتے لڑکے ہمیشہ رہنے والے یعنی بہشتیوں کے خدمتگار
ہوں گے لڑکوں کی شکل کہتے ہیں کہ وہ خدمتگار کافروں کے بچے
ہوں گے جو چھوٹی عمر میں بلوغت سے پہلے مرتے ہیں پھر وہ خدمتگار
لڑکوں کی صورت پھرتے ہیں آبخورے اور کوزے اور پیالے لیے
ہوتے ٹھنڈی صاف ستھری شراب کے جس شراب میں خمار نہیں اور
۱۹ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ نہ اس کے
پینے سے سر کا درد ہوگا اور نہ بہکیں گے اور نہ بیہودہ بکیں گے۔
اور بہشت میں

[1] ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو کوئی سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے اسکو فاقہ کبھی نہ ہوگا اور ابن عباسؓ کی روایت میں ہے سورۃ الواقعۃ سورۃ الغنیٰ فاقرؤھا وعلموھا اولادکم ۱۲

[2] ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سابقون وہ لوگ ہیں جو ہجرت میں سب سے سبقت کیا ہے وہ لوگ آخرت میں بھی پہلے مرتبہ میں رہینگے عکرمہؒ نے کہا ہے کہ سابقون سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگ اسلام لانے میں سبقت کیا ہے ابن سیرینؒ نے کہا ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو لوگ دونوں قبلے کی جانب نماز پڑھا ہے ربیع بن انسؓ کہتے ہیں مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو کہ اجابت دعوت میں سبقت کیا ہے آخرت میں بھی جنت میں سب سے پہلے جاویں گے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ سابقون سے وہ لوگ مراد ہیں جو صلوات خمس کی طرف سبقت کریں (یعنی) اس پر محافظت اور مداومت کریں اور اول وقت پر ادا کریں اور سعد بن خبیبؒ کہتے ہیں کہ سابقون وہ لوگ ہیں جو اعمال خیر کی طرف جلدی کرنے والے ہیں ۱۲

Marfat.com

۲۰ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ میوے ہیں بہشتیوں کے
واسطے انکے خاطر خواہ یعنی جو میوہ چاہیں سو کھاویں سب طرح کا میوہ موجود ہوگا
۲۱ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ اور گوشت اڑتے
جانوروں کا جو نسے جانور کا چاہیں بہشتی اسی وقت حاضر ہے
۲۲،۲۳ وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ اور
عورتیں گوری اور سرخ اور سفید خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی
جیسے موتی چھپا ہوا سیپ میں کا صاف گرد اور میل سے یعنی بہشت
میں عورتیں ہیں مومنوں کی خدمت کے واسطے بہت خوبصورت جیسے
موتی کا دانہ یہ نعمتیں جو بہشت کی بیان کی ہیں
۲۴ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ بدلہ ہے مومنوں کو
جیسے انہوں نے کام کیئے ہیں دنیا میں یعنی تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
سب باتوں میں کی اور کاموں میں کی اور یہ مومن
۲۵ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ إِلَّا
۲۶ قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ نہ سنیں گے بہشت میں بیہودہ اور نکمی بات
اور نہ بات فحش کی سنیں گے جس سے گناہ ہووے ایسی بات بہشت
میں کوئی نہ کہے گا مگر آپس میں کہیں گے ایک دوسرے کو سلام علیکم
کہتے ہیں کہ مسلمان طائف کے باغ دیکھ کر کہتے تھے کہ اگر یہ باغ ہمارے
ہوتے تو کیا اچھا تھا جو اس میں سب طرح کے میوے ہیں سو خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے کہ احوال
۲۷ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝
داہنے ہاتھ والوں کا کیا خوب ہیں داہنے ہاتھ والے یعنی جن کے داہنے ہاتھ میں
اعمالنامہ دیں گے وہ لوگ رہیں گے ہمیشہ
۲۸،۲۹ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۝ وَ
۳۰،۳۱ ظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ بیروں کے درخت
میں بغیر کانٹے کے اور کیلوں میں یا انگور بے دانہ کے درختوں میں
بھرے ہوں گے اپنے میوے سے اور سایہ میں جو وہ سایہ ہمیشہ
رہے گا دور تک اور پانی بہتا ہوا یعنی نہریں بہتی ہوں گی ان کے
مکانوں میں اور سوائے ان میووں کے
۳۲ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا
۳۳ مَمْنُوعَةٍ ۝ اور میوے ہوں گے بہت بہار اور غیر بہار کے
جو تمام نہ ہوویں گے درختوں سے یعنی سب طرح کا میوہ ہمیشہ لگا
رہے گا درخت میں اور کوئی منع بھی نہ کرے گا کھانے والے کو
۳۴ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝ اور بچھونے ہوں گے اونچے بچھے ہوئے
باعزت یا مہنگے مولے یعنی قیمتی بچھونا ہوگا یا عورتیں اونچے تختوں پر
بیٹھی ہوں گی باعزت بہشتیوں کے واسطے
۳۵ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۝
۳۶ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ہم نے پیدا کیں عورتیں
جیسا پیدا کرنا چاہتے تھے یعنی بوڑھیوں کو جوان کرکے پیدا کیا پھر ان کو
بنایا کنواریاں اور چاہنے والیاں خاوندوں کی اور ہم عمریں اپنے مردوں
کے واسطے داہنے ہاتھ والوں کے یعنی جن کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں
دیں گے ان کے واسطے بہشت میں پیدا کی ہیں عورتیں خوبصورت اور
ہم عمر یعنی بہشت میں سب مرد ایک عمر کے اور سب عورتیں ایک عمر
کی ہوں گی اور کوئی بوڑھا نہیں ہونے کا اور وہ عورتیں اپنے خاوندوں
کو چاہنے والی ہوں گی اور جب مرد ان سے صحبت کریں گے تو ایسی
لذت پاویں گے جیسے کنواری سے صحبت کی اور ہمیشہ ایسی ہی لذت
رہے گی اور وہ داہنی طرف والے
۳۹ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝
بہتیرے ہوں گے پہلوں سے اور بہتیرے ہوں گے پچھلوں سے اشارہ یہ
امت ہے کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ثلۃ من الاولین وقلیل من الآخرین
آئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی جناب میں عرض کی کہ یا حضرت ہم نے تمہیں سچا جانا اور ایمان
لائے اور تمہارا حکم بجالاتے ہیں پھر ہم میں سے تھوڑے بہشت میں
جاویں گے تب یہ آیت آئی ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین تب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ یہ آیت سنکر خوش ہوئے پھر فرمایا حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت آدم سے مجھ تک ایک ثلۃ اور مجھ
سے قیامت تک ایک ثلۃ ہے اور حدیث میں آیا ہے کہا امیدوار
ہو جو تم ہو گے آدھے بہشت کے رہنے والوں سے یعنی جس قدر بہشت
میں لوگ جاویں گے ان سب میں سے آدھی تو سب نبیوں کی امتیں

Marfat.com

ہوں گی اور آدھی اُمّت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہوگی۔ اور
ایک روایت صحیح سے ہے کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس قطار ہوں
گی ان میں سے اسی قطار اس آخری امت ہوگی اور باقی سب نبیوں
کی امت ہوگی اور جو کوئی مسلمان مرے گا اس امت سے کیسا
ہی گنہ گار ہوگا ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا
۴۱ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۵ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۵ اور
بائیں ہاتھ والے کیسے ہیں بائیں ہاتھ والے یعنی جن کے اعمال نامے
بائیں ہاتھ میں دیویں گے
۴۲،۴۳ فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ۵ وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۵
۴۴ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ۵ وہ گرم باؤ میں ایسی کہ جس کی گرمی سے
بدن جلیں گے اور گرم پانی میں ہوں گے ایسے کہ جس کے پینے سے
آنتیں اور پیٹ اندر سے جلے گا اور دھوئیں کی چھاؤں میں جو وہ
چھاؤں نہ ٹھنڈی ہوگی نہ آرام دینے والی ہوگی کہتے ہیں کہ دوزخ
میں ایسی گرم باؤ اور لوئیں چلیں گی جو اس کے چلنے سے بدن جلیں گے
اور منہ خشک ہوں گے اور پیاس کے مارے بُرا حال ہوگا تب نہایت
پیاس سے بے قرار ہوکر پانی پیویں گے وہ پانی ایسا گرم ہوگا جو اس کے
پینے سے پیٹ اور آنتیں سب جلیں گی تب چھاؤں ڈھونڈیں گے تو دھوئیں
کی گرم چھاؤں پاویں گے اور کالی جو اس سے سارا بدن اور منہ کالا
ہوتے گا اور یہ عذاب اس واسطے ہے جو یہ لوگ
۴۵ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِیْنَ ۵ وَكَانُوْا
۴۶ یُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ۵ بے شک تھے وہ لوگ
دنیا میں پہلے اس سے دولت میں عیش کرتے تھے اور جو جی چاہتا تھا
سو کرتے تھے اور خدائے تعالیٰ کو بھولے تھے اور تھے وہی لوگ جو
ہمیشہ رہتے تھے اوپر بڑے گناہ کے جو وہ شرک ہے یعنی ہرگز
شرک کو نہ چھوڑا انہوں نے مرنے تک
وَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَ ۵ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
۴۷،۴۸ وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۵ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۵
اور تھے وہ لوگ جو کہتے تھے اے کیا جب مریں گے ہم اور ہوں گے
گل کر گور میں خاک اور خالی بن گوشت اور چمڑے کے ہڈیاں

رہیں گی پھر کیا ہم جی اُٹھیں گے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی جو پہلے
موئے ہیں وہ بھی جی اُٹھیں گے اور یہ تو بڑے ہی اچنبھے کی بات ہے
۴۹ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۵ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۵ اِلٰى
۵۰ مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۵ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان
کہنے والوں کو کہ بیشک اگلے باپ دادا تمہارے اور پچھلے تم اور تمہاری
اولاد سب اکٹھے ہونے والے ہیں واسطے ایک وقت مقرر کیے ہوئے
وعدے کے جو وہ دن قیامت کا ہے
۵۱ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۵
۵۲ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۵ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا
۵۳ الْبُطُوْنَ ۵ پھر بیشک تم اے بھولے ہوئے سیدھی راہ کو جھوٹ
جاننے والے قیامت کے دن کو ہر طرح کھانے والے ہوگے تم تھوہڑ
کے درخت سے پھل یا پات اس کے پھر بھروگے اسی درخت سے
اپنے پیٹ جب ایسی خوراک کھاکر پیاس لگے گی تو
۵۴ فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ۵ فَشٰرِبُوْنَ
۵۵ شُرْبَ الْهِیْمِ ۵ پھر پینے والے ہو تم اس زقوم کے کھائے پر
گرم پانی کہتے ہیں دوزخیوں کو بھوک لگے گی اور دوزخ میں سوائے
زقوم کے درخت کے اور کچھ نہ ہوگا ناچار اسی کو کھاویں گے خوب
پیٹ بھر کر پھر جب پیاس لگے گی تب وہ گرم پانی پئیں گے جیسے
کئی دن کا پیاسا اونٹ پیتا ہے اور جتنا وہ گرم پانی پئیں گے خاطر
جمع اور تسلی نہ ہوگی سو
۵۶ هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۵ یہ ایسا کھانا اور ویسا
پانی پینا پہلے مہمانی ہے انصاف کے دن کی جو جھوٹ جانتے تھے
قیامت کے دن کو ان کی پہلی ضیافت ہے
۵۷ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۵ ہم نے پیدا کیا
تم کو اور تمہارے باپ دادا کو اول پھر کس واسطے سچ نہیں مانتے دوبارہ
گور میں پیدا ہونے کو جو یہ بات ظاہر ہے کہ جس کو قدرت ہے ایک
بار بنانے کی وہ پھر بھی بنا سکتا ہے۔
۵۸ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۵ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ
۵۹ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۵ اے پھر دیکھو تو بوند منی کی عورت کے پیٹ

سلہ داہنا اور بایاں یہ کہ نامۂ اعمال کا جس کے داہنے ہاتھ میں آیا وہ بہشتی اور بائیں میں آیا وہ دوزخی ہے سلہ یعنی ہوا گرم جس کو لو کہتے ہیں سلہ یعنی تپے پسندے ۱۲ سلہ معانی ۱۲

Marfat.com

میں جو تم ڈالتے ہو پھر اس بوند سے تم پیدا کرتے ہو اور بناتے ہو بچہ پیٹ میں یا ہم ہیں اس کے بنانے والے تم جو کہتے ہو کہ ہم سے اولاد پیدا ہوتی ہے یعنی ہم اولاد کو پیدا کرتے ہیں پھر اگر تم پیدا کرتے ہو تو جیسا تمہارا جی چاہتا ہے ویسا کیوں نہیں پیدا کرتے بلکہ جیسا ہمارے ارادہ میں ہوتا ہے بچہ ویسا ہی پیدا ہوتا ہے

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
۶۰ بِمَسْبُوقِينَ ۝ ہم نے مقرر کی ہے تم میں موت اور نہیں ہم ایسے جو کوئی ہم سے آگے نکل جائے حکم کرنے میں یعنی کوئی ایسا نہیں جو ہمارے حکم سے باہر جا سکے اور ہم نے جو موت مقرر کی ہے اُس سے بھاگ جائے اور یہ موت

عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا
۶۱ لَا تَعْلَمُونَ ۝ سو مقرر کی ہے جو بدل ڈالوں مانند تمہارے یعنی تمہیں مار کر تم جیسے اور پیدا کروں اور اُٹھاؤں تم کو پھر گوروں سے بیچ اس صورت کے جو تم نہیں جانتے کہ کس شکل میں پیدا کریں گے تمہیں

۶۲ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝
اور بیشک جان چکے ہو پہلے کا پیدا ہونا جو اوّل کا ہے اسے اور کیونکر آدمی پیدا ہوتا ہے پھر کیوں اس بات کو یاد نہیں کرتے اور کیوں نہیں سمجھتے کہ جس نے پہلے اس طرح پیدا کیا ہے اُسے پھر دوبارہ پیدا کرنا مشکل نہیں

۶۳ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۝ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ
۶۴ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝ اے پھر دیکھو تو وہ جو کھیتی کرتے ہو تم یعنی بیج زمین میں جو تم ڈالتے ہو اسے پھر کیا تم اُسے اُگایا کرتے ہو یا ہم ہیں اگانے والے ان بیجوں کو

۶۵ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ اگر ہم چاہیں تو ہر طرح کر ڈالیں اس کھیتی کو لوٹا اور روندا ہوا گھانس پہلے دانہ پڑنے سے پھر رہ جاؤ تم حیران اور افسوس کرتے غمگین اپنی محنت سے پچھتانے والے اور کہو گے کہ

۶۶،۶۷ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ بیشک ہم تاوان پاتے ہوتے اور نقصان کھاتے ہوتے ہیں بلکہ بے نصیب اور ناامید ہیں ہم

۶۸ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ أَأَنْتُمْ
۶۹ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝
اے پھر دیکھو تو وہ کہ وہ پانی جو پیتے ہو تم اسے کیا اسے تم نے بدلی سے نیچے اتارا یا ہم نیچے اتارنے والے ہیں اس مینہ کے پانی کو بدلی سے

۷۰ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کھاری کر ڈالیں جو اسے نہ پی سکو پھر کیوں نہیں شکر کرتے ایسی نعمت کا جو سبب زندگانی کا ہے

۷۱ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ أَأَنْتُمْ
۷۲ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ۝ اے پھر دیکھو تو اس آگ کو جو باہر نکالتے یا سلگاتے ہو ہرے درخت سے اے کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے اس درخت کے۔ عرب کے ملک میں دو درخت ہیں مرخ اور عفار جب ڈالی ہری مرخ کی لے کر عفار کی ہری ڈالی پر رگڑتے ہیں تو آگ نکلتی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت سے

نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ۝ ہم نے پیدا کیا ہے اس درخت کو سوچ کرنے کے واسطے جو ایسی قدرت خدائے تعالیٰ دیکھو جو گیلی لکڑی سے آگ نکلتی ہے تو جانو کہ خدائے تعالیٰ کو سب قدرت ہے اور اس درخت کو پیدا کیا ہے فائدہ واسطے غریبوں اور مسافروں کے یعنی کہ جب چاہیں آگ نکال لیں

۷۴ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ تسبیح کر ساتھ نام پروردگار اپنے کے بہت بڑے کی جو سب کے وہم اور خیال کی بڑائی سے بڑا ہے یعنی کوئی عقلمند اپنے دھیان میں سمجھے کہ خدائے تعالیٰ ایسا بڑا صاحب عظمت ہے خدائے تعالیٰ اس کی سمجھ سے بہت بے نہایت بڑا ہے بزرگی اور بڑائی میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

۷۵ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝ پھر قسم ہے مجھ کو تاروں گرنے والوں کی یعنی جب مغرب میں جاتے ہیں یا ایک برج سے دوسرے برج میں جاتے ہیں۔

Marfat.com

۷۵ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۙ
اور بیشک وہ خدائے تعالیٰ جو قسم کھاتا ہے ہر طرح وہ قسم اگر جانو تم تو
بڑی قسم ہے یہ کہ
۷۶ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ
بیشک یہ بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہر طرح قرآن بہت بزرگ صاحب
عزت ہے خدائے تعالیٰ کے پاس اور لکھا ہوا ہے یہ قرآن کتاب چھپی
ہوئی میں یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے یہ قرآن
۷۷ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۭ نہیں چھوتے اور نہیں ہاتھ
لگاتے اس قرآن کو مگر پاک لوگ[1]
۷۸ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نیچے اترا ہوا ہے وہ قرآن
ساری خلقت کے پروردگار کے پاس سے
۷۹ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۙ کیا پھر اس
بات سے یعنی قرآن سے تم سست ہو یعنی نہ ماننے والے اور بے یقین ہو
۸۰ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اور
بناتی تم نے اپنی روزی یعنی تم نے اپنا حصہ یہی بنایا ہے قرآن سے
کہ جھوٹا کہتے ہو اسے
۸۱ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ وَاَنْتُمْ حِيْنَىِٕذٍ
تَنْظُرُوْنَ ۙ پھر کیوں نہیں جب جان حلق میں پہنچتی ہے اور تم اس
وقت دیکھتے ہو اس مرنے والے کو
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
۸۲ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور ہم بہت پاس ہیں اس مرنے والے کے تم سے
اے پر تم نہیں دیکھتے یعنی جو کچھ اس پر حال جانکندنی سے گزرتا ہے
جیسا ہم جانتے ہیں اس حال کو تم نہیں جانتے
۸۳ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۙ تَرْجِعُوْنَهَآ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ پھر کیوں نہیں اگر ہو تم کہ بے اختیار نہیں ہو ۸۴
تو پھر پھیر لاؤ اس کی جان کو بدن میں اگر ہو تم سچے یعنی جو تم کہتے ہو
کہ اولاد کو ہم پیدا کرتے ہیں پھر پیدا کرنے سے تو یہ آسان ہے کہ
جیتے کو مرنے نہ دیجیے جس کی جان حلق میں پہنچتی ہے اس کی جان کو
پھر بدن میں پھیر لاؤ اگر اس بات میں سچے ہو۔
فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۥ ۙ ۸۵
وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ پھر اگر وہ آنے والا نزدیکیوں سے ہے پھر اسے ۸۶
آرام اور خوشی اور عیش اور خوشبوئیاں ہیں اور باغ ہیں سب
نعمتوں کے بھرے ہوئے
وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ فَسَلٰمٌ ۸۷
لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۭ اور اگر وہ مرنے والا داہنے ہاتھ ۸۸
والوں سے ہے یعنی جن کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں دیں گے وہ مرنے
والا ان میں سے ہے تو پھر سلام ہے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس داہنے ہاتھ والے سے یعنی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش
ہو کہ وہ عیش میں خوش ہے بہشت کے اور تجھ پر سلام بھیجتا ہے۔
وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۙ فَنُزُلٌ ۸۹
مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۙ اور اگر مرنے والا جھوٹ ۹۰
جاننے والوں میں سے ہے اور سیدھی راہ بھولے ہوؤں میں سے ہے
یعنی وہ لوگ جو دن قیامت کے کو اور قرآن کو جھوٹ جانتے ہیں اور
سیدھی راہ شریعت کی سے بھولے ہوتے ہیں وہ مرنے والا اگر ان میں
سے ہے تو پھر پہلی مہمانی اس کی پانی گرم ہے دوزخ کا اور وہی شخص
اندر آنے والا ہے دوزخ کے دن قیامت کے
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ بیشک یہ جو کہا ان تینوں ۹۱
فرقوں کا حال ہر طرح یہ بات سچ ہے اور تحقیق ہے کچھ اس میں شک نہیں

[1] مروی ہے حضرت انس وسعید بن جبیر وابو العالیہ وقتادہ وابن زید وغیرہ رضی اللہ عنہم سے کہ مراد مطہرون سے ملائکہ ہیں اور ضحاکؒ کلبی سے روایت کیا کہ مراد اس سے لکھنے والے فرشتے نیکوکار ہیں اور محمدؒ
ابن فضل سے مروی ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں پڑھتے اسکو مگر موحد لوگ اور کہا عکرمہؒ نے کہ ابن عباسؓ منع فرماتے ہیں اس بات سے کہ یہود ونصاریٰ کو قرآن پڑھنے کی قدرت دی جائے اور فراءؒ کہتے
ہیں کہ سوائے مومن کے قرآن کا مزہ اور فائدہ دوسرے کو حاصل نہیں ہوتا اور ایک قوم یہ کہتی ہے کہ قرآن کو محدث اور جنبی وغیرہ نہ چھوتے مگر اس حال میں کہ اس کی پاک ہو مراد اس آیت سے یہی ہے اور بعض
لوگ اس طرف گئے ہیں کہ محدث اور جنبی اور حائضہ کو حمل مصحف بھی جائز نہیں ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا اور عطا اور طاؤس وسلم وقاسم وغیرہ کا معالم [2] فرشتے اس کتاب کو ہاتھ لگاتے ہیں
اور اس کتاب میں قرآن لکھا ہوا ہے فرشتوں کے ہاتھ میں یا لوح محفوظ میں ۱۲

Marfat.com

ع ۲۲ ۱۶ ۹۲ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۵ پھر تسبیح کہہ ساتھ نام
پروردگار اپنے بہت بزرگ اور بڑے کے یعنی اسی اپنے پروردگار کا
نام پڑھ جو وہ بے نہایت بزرگ اور صاحب عزت اور عظمت ہے۔ کہتے
ہیں جب یہ آیت آئی تو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اجعلوھا فی رکوعکم یعنی رکھو نماز کے رکوع میں
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ۵ ف۱

سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ
۱ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۵ پاکیزہ اور ستھری طرح سے یاد کرتے ہیں خدائے
تعالیٰ کو جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں یعنی چاند سورج تارے
اور فرشتے آسمانوں میں اور جانور چرند اور پرند اور درخت اور پہاڑ زمین میں یہ سب
خدائے تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں سب عیب اور نقصانوں سے پاک جان کر
اور وہ خدائے تعالیٰ بہت زبردست ہے اپنی قدرت سے حکمت جاننے
والا ہے جو اس نے بنایا اور پیدا کیا ہے حکمت اور بھلائی سے خالی نہیں
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ج وَ
۲ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵ اسی کے واسطے ہے بادشاہی آسمانوں
اور زمین کی یعنی اسی کے لائق ہے اور اسی کو لائق ہے بادشاہت کرنی
آسمانوں اور زمین کی جو جلاتا ہے یعنی پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ
سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ
۳ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۵ وہی خدائے تعالیٰ سب چیزوں سے پہلے تھا
اور سب چیزوں سے آخر ہوگا یعنی خدائے تعالیٰ ہمیشہ سے ہے جس ہمیشہ کا
اول نہ ہو اور سب چیزوں کو پیدا کیا اس نے اور سب چیزیں جاتی رہیں گی اور
وہ رہے گا ہمیشہ جس ہمیشہ کا آخر نہ ہو اور خدائے تعالیٰ کھلا اور آشکارا
ہے صریحًا اپنی قدرتوں سے اور چھپا ہے اپنی ذات سے جو کوئی اسے سمجھ نہ
سکے یعنی خدائے تعالیٰ ظاہری صفتوں اور قدرتوں سے جو ہر کوئی ہر بات میں
کہتا ہے کہ یہ کام خدائے تعالیٰ چاہے گا تو ہوگا اور یہ خدائے تعالیٰ نے کیا
اور یہ کرے گا تو ہوگا اور نہ کرے گا اور نہ چاہے گا تو نہ ہوگا۔ پھر گویا سب
کچھ وہی کرتا ہے اور چھپا ہوا ایسا ہے جو کوئی ہرگز اس کو نہ سمجھ سکتا ہو
جو کیسا ہے اور کیسا ہے اور خدائے تعالیٰ سب چیز کا جاننے والا ہے
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ط خدائے تعالیٰ وہی جس نے پیدا
کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پھر قصد کیا عرش کا اور
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ط جانتا ہے خدائے تعالیٰ
جو کچھ کہ اندر آتا ہے بیچ زمین کے جیسے کہ بیج بوتے ہیں اور مینہ کا پانی
اور جو کچھ باہر نکلتا ہے زمین سے جیسے کہ اناج اور درخت اور گلزار اور
گھانس ہزاروں طرح کا جو سب دواؤں کے کام آتا ہے اور سب نعمتیں
زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور جو کچھ کہ نیچے اترتا ہے آسمان سے جیسے
مینہ اور فرشتے اور جو کچھ اوپر جاتا ہے آسمان میں زمین سے جیسے بھلے
برے کام آدمیوں کے اور فریاد اور آہ مظلوموں کی اور دعا اور تسبیح
نیک بندوں کی جو فرشتے لے کر اوپر جاتے ہیں یہ سب خدائے تعالیٰ
جانتا ہے

ف۱ عقبہ بن عامر الجہنی سے مروی ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حضرت پر تو فرمایا آپ نے کہ اس کو رکوع میں پڑھا کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہا کرو اور جب نازل ہوئی سبح اسم ربک الاعلی تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سجدے میں پڑھا کرو یعنی سبحان ربی الاعلی کہا کرو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی ایک دفعہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہتا ہے تو ایک درخت جنت میں لگ جاتا ہے اور فرمایا آپ نے مسجد ایک باغیچہ ہے باغ جنت سے اور جب باغ میں آؤ تو چرو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ کیا چریں فرمایا کہ چرنا اس کا ذکر اللہ یعنی سبحان ربی العظیم و سبحان اللہ وبحمدہ تنبیہ رکوع و سجدہ میں تسبیح کم سے کم تین دفعہ کہنا نہایت ضروری ہے نا مرجان مکہ جو بہتر حضرت نے فرمایا کہ سب سے برا چور وہ ہے جو رکوع و سجود میں دیر نہیں کرتا مثل مرغ کے چونچ مار کر چل دیتا ہے

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
۴ بَصِيْرٌ ۝ اور خدائے تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو اور خدائے تعالیٰ
دیکھنے والا ہے تمہارے کاموں کا جو تم کرتے ہو یعنی کوئی کام اور کوئی مکان
اور کوئی چیز خدائے تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
۵ الْاُمُوْرُ ۝ اسی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کی یعنی
اسی کے لائق ہے بادشاہت اور وہی لائق ہے بادشاہت آسمانوں
اور زمین کے اور خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھر پھریں گے سب کام
یعنی سب کچھ اس کے آگے جا حاضر ہوں گے قیامت کو اور وہ ایسا خدائے
تعالیٰ ہے جو
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ط
۶ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اندر لاتا ہے رات کو دن میں
یعنی دن کو بڑا کرتا ہے اور رات چھوٹی گرمیوں میں اور پھر دن کو اندر
لاتا ہے رات میں یعنی دن چھوٹا اور رات بڑی کرتا ہے جاڑے میں
اور خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے بھیدوں کا اور خیالوں کا جو دلوں میں ہیں
یعنی جو کوئی کہ کچھ دل میں خیال کرے اور زبان سے نہ کہے اُسے بھی
خدائے تعالیٰ جانتا ہے پھر جبکہ یہ تحقیق ہو چکا کہ خدائے تعالیٰ بادشاہ
زبردست ہے آسمانوں اور زمین کا اور سب چیزوں کا پیدا کرنے والا
ہے ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گا اور سب باتوں اور سب کاموں کا جاننے
والا ہے اور سب کچھ اس کے آگے حاضر ہوں گے تو پھر ضرور ہے کہ
اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ
مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ط مانو اور ایمان لاؤ خدائے تعالیٰ پر اور اس
کے بھیجے ہوئے پر اور بانٹو حق داروں کو اور محتاجوں کو اس چیز سے
جو کیا تم کو خدائے تعالیٰ نے مالک اور خلیفہ اس چیز میں یعنی گذرے
ہوئے لوگوں کا مال جو خدائے تعالیٰ نے تمہارے اختیار میں کیا اپنے
فضل سے اس میں سے دو فقیروں اور حقداروں کو
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ
۷ كَبِيْرٌ ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے تم میں سے خدائے تعالیٰ اور
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیا اپنے مال سے حقداروں اور

محتاجوں کو ان لوگوں کے واسطے ہے بدلہ بہت بڑا یعنی ان کو بڑا
ثواب ملے گا بہشت میں
وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ
لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
۸ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور کیا ہوا تم کو جو خدائے تعالیٰ کو نہیں مانتے اور ایمان
نہیں لاتے اور اس پر کہ بھیجا ہوا بلاتا ہے تم کو معجزے دکھا کر تو ایمان
لاؤ اور مانو تم اپنے پروردگار کو اور مقرر لے چکا ہے خدائے تعالیٰ قول و
قرار تم سے اپنی خداوندی پر اور شریک نہ کرنے پر اگر ہو تم ماننے والے
اور سچ جاننے والے اس بات کے
هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ
۹ رَّحِيْمٌ ۝ خدائے تعالیٰ وہ ہے جو نیچے بھیجتا ہے اپنے بندۂ خاص
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر آیتیں روشن قرآن کی اس واسطے جو
باہر نکالے تم کو اندھیرے کفر کے سے طرف روشنائی دین اسلام کے
اور یہ اندھیرا اور روشنائی مرنے کے بعد سب کو معلوم ہوگا اور بیشک
خدائے تعالیٰ تم پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہے۔
وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اور کیا ہوا تم کو اور کیا فائدہ دیکھتے ہو اس میں
کہ نہیں دیتے اپنے مال سے خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور اس پر کہ خدائے
تعالیٰ کو ہے ورثہ پانا آسمانوں اور زمین کا یعنی رہنے والے آسمان اور
زمین کے سب اپنا مال اسباب چھوڑ کر مریں گے سوائے خدائے تعالیٰ
کے کوئی مالک وارث نہ ہوگا یہ بات سچ ہی سمجھو اور خدائے تعالیٰ
کی راہ میں مال خرچ کرو
لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ط
اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ
وَقٰتَلُوْا ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
ع ۱۰/۱ ۱۷ خَبِيْرٌ ۝ برابر نہیں ہے تم میں سے اے مسلمانوں جو کوئی دیوے خدائے
تعالیٰ کی راہ میں پہلے فتح مکہ سے اور لڑے کافروں سے ان لوگوں کا بہت
بڑا درجہ اور مرتبہ ہے ان لوگوں سے جو دیویں خدائے تعالیٰ کی راہ میں

Marfat.com

پیچھے فتح کے اور لڑیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور ان سب مسلمانوں کو
وعدہ دیا ہے خدائے تعالیٰ نے اچھا اور نیک بہشت کا لیکن تفاوت ہوگا
جنہوں نے فتح سے پہلے مال دیا ان کو بہت بڑا درجہ ملے گا ان لوگوں
سے جنہوں نے پیچھے فتح کے دیا مال اور خدائے تعالیٰ خبردار ہے ان چیزوں
سے جو تم کرتے ہو خدائے تعالیٰ سے کچھ ذرا چھپا ہوا نہیں ہے
مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ
لَهٗ وَلَهٗ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۚ کون ہے ایسا جو قرض دیوے خدائے تعالیٰ 11
کو قرض اچھا خوشی سے اور محبت سے پھر خدائے تعالیٰ دُگنا دیوے
اس کا وہ قرض اس کو اور واسطے اس کے بدلہ ہے بہت اچھا بہشت
اور نعمتیں اس کی
یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى
نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ جس دن دیکھے تو
مسلمان مردوں اور عورتوں کو پلصراط پر جو دوڑے گی روشنی ان کے ایمان
کے سبب آگے ان کے جو آرام سے اچھی طرح چلیں اور داہنی طرف بھی
ہوگی روشنی جو بہشت کی طرف جاویں اور کہے گا فرشتہ ان کو کہ
بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۚ 12
خوشخبری ہے تم کو آج باغوں میں جانے کی جو بہتی ہیں نیچے میٹھکوں
ان باغوں کے نہریں ہمیشہ رہو گے ان باغوں میں یہ بڑا ہی مقصود
اور مراد پانا ہے۔ کہتے ہیں کہ پلصراط کی راہ بہت اندھیری ہے اور
سب کو چلنا ہے اس راہ میں لیکن مومن اپنے صدق ایمان کی روشنی
میں جاویں گے اور کافر اور منافق اندھیرے میں حیران رہیں گے
اور مومنوں کی روشنی دیکھ کر مانگیں گے جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ جس دن کہیں گے
منافق مرد اور عورتیں ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں دنیا میں کہ دیکھو
ہم کو ذرا ٹھہرو اور توقف کرو تو لیویں ہم تمہاری روشنی سے روشنی
قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ کہا
جاوے گا یعنی کہیں گے فرشتے یا مومن جواب دیویں گے منافقوں کو
کہ پھر جاؤ پیچھے اپنے جہاں سے آتے ہو یعنی دنیا میں جا کر پھر ڈھونڈو
روشنی جو یہاں روشنی بغیر لاتے وہاں سے ہاتھ نہیں آتی منافق یہ
بات سن کر جانیں گے کہ ہمارے پیچھے روشنی ہے اس گمان سے
پیچھے پھر کر دیکھیں گے
فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ
الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ پھر ماری جاوے 13
گی یعنی پیدا ہوگی درمیان مومنوں اور منافقوں کے دیوار اونچی قلعہ
کی سی جو اس دیوار میں ہوگا دروازہ سو اس کے اندر مہربانی ہوگی
اور باہر اس کے دکھ اور خرابی لیکن جب منافق پیچھے دیکھیں گے تو روشنی
نظر نہ آوے گی تو پھر مومنوں کی طرف پھریں گے تو دیکھیں گے کہ بیچ میں
ایک دیوار ہے اور اس میں ایک دروازہ سے روشنی نظر آتی ہے اور اس
روشنی میں مومن چلے جاتے ہیں بہشت کی طرف یہ دیکھ کر پھر
یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ
فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ
الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ 14
پکاریں گے منافق اے مومنو کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں
اور روزے رکھنے میں یعنی ہم تمہارے ساتھ نماز روزہ کرتے تھے دنیا میں
اب ساتھ ہمارا کیوں چھوڑتے ہو مومن کہیں گے ہاں تم تھے ہمارے
ساتھ پر تم نے خرابی میں ڈالا اپنے آپ کو نفاق سے اور ڈھیل کی توبہ
کرنے میں اور شک لائے تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر ہونے میں
اور دغا دی تم کو تمہاری آرزو نے جب تک کہ آیا حکم خدائے تعالیٰ کا تمہارے
مارنے کو تب موئے تم یعنی مرنے کے وقت تک تم دھوکے میں رہے کہ یہ
پیغمبری سچ ہے یا نہیں اور اس بات سے توبہ نہ کی اور یقین نہ لائے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دغا دے کر تم کو دُور لے گیا خدائے تعالیٰ سے
دغاباز شیطان یا تمہارے دل کا یقین دور لے گیا تم کو
فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ 15
پھر آج نہ لیا جاوے گا تم سے اے منافقو کچھ بے عذاب دینے
کے اور نہ کافروں سے لیا جاوے گا جگہ کافروں کی اور تمہاری اے منافقو

Marfat.com

آگ دوزخ کی ہے یہ آگ دوست اور رفیق ہے تمہاری اور آگ بُری
جگہ ہے پھر جانے کی

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ
لِذِکْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ اے کیا نہیں آیا وہ وقت
ان لوگوں کو جو ظاہر میں ایمان لاتے ہیں جو ڈریں اور نرم ہوں دل ان کا خدائے
تعالیٰ کی یاد کے واسطے اور اس چیز کے واسطے جو اترا ہے سچ اور درست
یعنی اتنے معجزے اور دلیلیں دیکھیں منافقوں نے اور اب تک ان کے
یقین لانے کا وقت نہیں آیا جو قرآن کو سچ جانیں

وَلَا یَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلُ
فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَکَثِیْرٌ
۱۶ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور مت ہوویں مانند ان لوگوں کے جن کو دی کتاب
تم سے پہلے یعنی یہود اور نصاریٰ کے مانند نہ ہو تم دراز اور لمبی ہوئی ان پر
عمر پھر سخت ہوا دل ان کا اور بہت لوگ ان لوگوں سے باہر نکل گئے حد
انصاف اور دین کے سے

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ
۱۷ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ جانو تم اس بات کو
کہ خدائے تعالیٰ جلاتا ہے زمین کو اس کے مرنے کے پیچھے یعنی جب
خشک اور لائق اگنے کسی چیز کے نہیں ہوتی تب زندہ کرتا ہے مینہ برسا
کر جو ہزاروں طرح کا سبزہ نکلتا ہے بیشک ہم نے روشن کیں نشانیاں
تمہارے واسطے اپنی قدرت کی شاید کہ تم سمجھو اور جانو عقل سے جو اسی
طرح مردوں کو گوروں سے اٹھا کر جلا دیں گے

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
۱۸ حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ۝ بیشک خیرات
کرنے والے مرد اور عورتیں اور جنہوں نے قرض دیا خدائے تعالیٰ کو
قرض دینا اچھا خوشی اور محبت سے اُن کو دگنا کیا جاوے گا وہ قرض
ان کا اور واسطے ان لوگوں کے بدلہ ہے بہت بڑا اچھا خاصہ ہے

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ
الصِّدِّیْقُوْنَ ۖۗ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں ساتھ
خدائے تعالیٰ کے اور اس کے بھیجے ہوتے کے وہی سچے ہیں اور گواہی دیتے
ہیں آگے اپنے پروردگار کے واسطے ان لوگوں کے بدلہ ہے ان کے کاموں
کا اور روشنی ہوگی ان کو قیامت میں یا گوروں میں

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ
۱۹ ع ۹ ۱۸ الْجَحِیْمِ ۝ وہ لوگ جو کافر ہوتے اور جھوٹ جانا قرآن اور پیغمبر کو وہ
لوگ رہنے والے ہیں دوزخ میں

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ
وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ
جانو تم اے دنیا کے چاہنے والو کہ سوائے اس کے نہیں کہ مقرر
زندگانی دنیا کی کھیل اور نکما کام بے حاصل ہے اور ظاہر کا بناؤ ہے اچھا
کھانے کو اور پوشاک اور اسباب سے اور بڑائی ہے آپس میں تم کو اور
شیخی بہت مال اور اولاد سے کہ تھوڑے دنوں میں یہ سب کھیل جاتا ہے
کا غم اور خرابی حاصل ہوگی ان سب باتوں کی مثال ایسی ہے

کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ
مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطٰمًا ؕ جیسے کہ مینہ برستا ہے زمین پر اور
سب طرح کا پھول اور سبزہ اُگ کر خوش کرتا ہے بونے والے زمیندار کو
پھر کئی دن پیچھے اس کی طراوت جاتی ہے اور مرجاتا ہے پھر دیکھے تو
اسے زرد پھر بعد زردی کے ٹوٹ کر ہوتا ہے خراب جلانے کے لائق ایسا
ہی حال ہے دنیا کے مال کا پھر جو کوئی ایسی چیز کی محبت میں اور جمع کرنے
میں مال کے رہے گا اُسے

وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ
۲۰ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝
آخرت میں بڑا عذاب ہوگا اور جو کوئی مال جمع نہ کرے گا اور خدائے تعالیٰ
کی راہ میں خرچ کرے گا اس پر بخشش ہوگی خدائے تعالیٰ سے اور خوشی
حاصل ہوگی اُسے اور نہیں ہے دنیا یعنی مقرر ہے دنیا کا جینا جیسے مال
دغا اور دھوکے کا جو ظاہر دیکھنے میں تو اچھا ہووے اور دراصل خراب
اور نکما ہووے اور پرانا

سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ دوڑو اور آگے بڑھو اپنے پروردگار

Marfat.com

کی مہربانی کی طرف یعنی جن کاموں سے خدائے تعالیٰ مہربانی کرتا ہے ان
کاموں کے کرنے میں جلدی کرو سستی نہ کرو تو جاؤ گے بہشت میں جو چوڑان
اس بہشت کی مانند چوڑان آسمان اور زمین کے ہے ایسا بہشت
اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ط ذٰلِکَ
فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِیْمِ ہ تیار کیا ہوا ہے واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لاتے ۲۱
ہیں خدائے تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں پر یہ بہشت فضل خدائے تعالیٰ کا
ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدائے تعالیٰ صاحب اور مالک
بہت بڑے فضل کا ہے
مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ
اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَھَا ط
اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ہ نہیں پہنچتی کسی طرح کی مصیبت ۲۲
اور آفت ملک میں جیسے کال یا لوٹ یا نقصان مال کا اور نہ بیچ بدنوں
تمہارے کے آفت پہنچتی ہے جیسے بیماری یا مفلسی یا غم اولاد اور دوستوں
کا مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہے پہلے ان مصیبتوں کے پیدا ہونے سے
یعنی جو مصیبت کسی طرح کی کسی پر آتی ہے تو وہ پہلے ہی روز کی لکھی ہوئی
ہے لوح محفوظ میں یعنی بغیر تقدیر کے کچھ نہیں ہوتا بیشک یہ لکھنا پہلے
اس کے ظاہر ہونے سے خدائے تعالیٰ پر آسان ہے یعنی خدائے تعالیٰ
کو ایسے کام کچھ مشکل نہیں اور یہ بات تمہیں اس واسطے کہی
لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ
اٰتٰکُمْ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِنِ[۱] ہ تا تم غم ۲۳
نہ کھاؤ اوپر اس چیز کے جو جاتی رہی تم سے یعنی اگر مال کا نقصان
ہو یا کوئی عزیز یا اولاد تمہاری مرے تو غم نہ کھاؤ اور جانو کہ خدائے
تعالیٰ کی تقدیر سے ہوا اور خوش نہ ہو اور شیخی نہ کرو اس چیز سے
جو کچھ دیا ہے تم کو جیسے مال و دولت اور حسن اور زور ایسا نہ جانو کہ
ہمیشہ مقرر رہے گا اور خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا کسی شیخی
کرنے والے اترانے[۱] والے کو

نِ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ط
وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ہ وہ لوگ جو ۲۴
بخیلی کرتے ہیں آپ اور لوگوں کو بخیلی سکھاتے ہیں اور جو کوئی منہ
پھیرے سخاوت سے اور بخیلی اختیار کرے اور لوگوں کو خیرات سے
منع کرے پھر بیشک خدائے تعالیٰ بے پروا ہے تعریف کیا ہوا ہے
سب خوبیوں سے لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا
مَعَھُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج
بیشک ہم نے بھیجا اپنے پیغمبروں کو ساتھ نشانیوں اور معجزوں کے
اور بھیجی ہم نے ان پیغمبروں کے ساتھ کتاب اور ترازو جو کتاب سے
لوگ اپنی راہ نجات اور امن کی جانیں اور ترازو سے کسی کو حق سے کم
و زیادہ نہ دیویں اور قائم ہوویں عدل اور انصاف پر
وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ وَرُسُلَہٗ بِالْغَیْبِ ط
اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ہ اور نیچے بھیجا ہم نے لوہا جو اس میں لڑائی ۲۵ ع ۳/۱۹
کا اسباب سخت اور زبردست ہے یعنی لوہے سے جو ہتھیار بنا کر دشمنوں
کو مارتے ہیں جیسے تلوار نیزہ اور خنجر اور اپنے تئیں بچاتے بھی ہو دشمن
سے جیسے زرہ بکتر اور خود نفع ہے لوہے میں لوگوں کو تمہاری کے کسب
سے جو کوئی چیز لوہے سے خالی نہیں اور سب محتاج لوہے کے ہیں اور
ہتھیار لوہے کے اس واسطے بھیجے ہیں جو تو جانتے اور آزماتے خدائے تعالیٰ
جو کون ہمراہی اور مدد کرتا ہے اس کے دین کی اور اس کے پیغمبر کی یعنی
کون خدائے تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے اور جان دیتا ہے بغیر دیکھے ہوتے
بیشک خدائے تعالیٰ دین اسلام کے دشمنوں پر مضبوط زبردست ہے۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰھِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِھِمَا
النُّبُوَّۃَ وَالْکِتٰبَ فَمِنْھُمْ مُّھْتَدٍ ج وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ
فٰسِقُوْنَ ہ اور بیشک ہم نے بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو اور ابراہیم ۲۶
علیہ السلام کو اور رکھی ہم نے ان نبیوں کی اولاد میں پیغمبری یعنی ان کی اولاد
سے بہت سے پیغمبر پیدا کیے اور دی ان پیغمبروں کو کتاب پھر امت سے

[۱] اکڑ کر چلنا زمین پر ۱۲

Marfat.com

دین اسلام کی راہ پانے والے ہیں تھوڑے اور بہت ان کی اُمت سے باہر گئے کتاب اور رسول کے فرمان سے یعنی تھوڑے مسلمان ہوتے اور بہت کافر ہوتے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ پھر پیچھے لائے ہم اوپر نشانیوں نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اپنے رسولوں کو یعنی حضرت نوحؑ کے پیچھے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کو بھیجا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو بھیجا اور ان پیغمبروں کے پیچھے لائے ہم عیسیٰ بیٹے مریم علیہما السلام کو اور دی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب انجیل۔

وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اور ڈالا ہم نے ان کے دلوں میں جو پیچھے حضرت عیسیٰؑ کے دین کے چلے مہربانی اور بخشش کرنا آپس میں اور انہوں نے دین میں محنت کرنی پیدا کی اپنی خوشی سے جو ہم نے نہ لکھی تھی اُن پر۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت نے بڑی مشقت اپنے اوپر قبول کی تھی جیسے کہ کھانا پہننا اور آرام سے رہنا سب چھوڑ دیا تھا سو یہ مشقت ہم نے اوپر ان کے فرض نہ کی تھی[1]

اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ لیکن انہوں نے واسطے خوشی ہونے خدائے تعالیٰ کے وہ مشقت اپنے اوپر قبول کی پھر نہ دھیان میں رکھا خدائے تعالیٰ کی خوشی جیسا دھیان میں رکھنا چاہیئے تھا یعنی کہا ان کی امت کے لوگوں نے کہ حضرت عیسیٰ بیٹا خدا کا ہے توبہ ہے اس بات سے اور بعضوں نے توفیق ایمان کی پائی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے پھر فرماتا ہے خدائے تعالیٰ ایمان لانے والوں کو

فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ
۲۷ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ پھر ہم نے ان کو جو ایمان لاتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت سے دیا بدلہ ان کے ایمان لانے کا اور بہت لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت سے باہر نکل گئے حد حکم انجیل کے سے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ۙ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو تم اگلے ۲۸
پیغمبروں پر ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور ایمان لاؤ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے تو دیوے خدائے تعالیٰ واسطے تمہارے اپنی بخشش سے ایک حصہ اگلے پیغمبروں پر ایمان لانے کا دوسرا حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے سبب اور کرے واسطے تمہارے روشنی کو جو اس روشنی میں چلو تم پل صراط پر اور بخشے تم کو گناہ تمہارے اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ۝ۧ تو جانیں وہ یہود اور نصاریٰ جو محمد صلی اللہ علیہ ۲۹ ع ۴ ۲۰
وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے کہ ہرگز قدرت نہ پاویں گے کسی چیز پر خدائے تعالیٰ کے فضل سے یعنی جس پر خدائے تعالیٰ نے فضل کیا ہے اس سے فضل خدائے تعالیٰ کا ذرا بھی نہ لے سکیں گے اور بے شک فضل خدائے تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدائے تعالیٰ مالک اور صاحب ہے بڑے فضل کا جو اس کی انتہا نہیں ہے۔

---

[1] یہ فقیری اور تارک الدنیا ہونا نصاریٰ نے رسم نکالی جنگل میں تکیہ بنا کر بیٹھے نہ جورو رکھتے نہ بیٹیا نہ کماتے نہ جوڑتے محض عبادت میں رہتے خلق سے نہ ملتے اللہ نے بندوں پر یہ حکم نہیں رکھا مگر جب اپنے اوپر نام رکھا ترک دنیا کا پھر اس پردے میں دنیا چاہنی بڑا وبال ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [2] یعنی اہل کتاب پیغمبروں کا احوال سن کر پچھتاتے کہ ہم ان سے دور پڑے ہم کو وہ درجے مل حاصل ہیں سو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کیا اس کی صحبت میں مل سکتا ہے آگے سے دونا کمال اور اللہ کا فضل بند نہیں ہو گیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُجَادِلَۃِ مَدَنِیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

لاتے ہیں کہ ایک دن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے خواہش
کی ساتھ خولہ بیٹی ثعلبہ کے کہ جورو اس کی تھی خولہ نے اس سے منع کیا
اور اس نے اس کو کہا اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّی یعنی تو اوپر میرے مانند پشت
ماں میری کے ہے اور اس کے تئیں ظہار کہتے ہیں اور بیچ جاہلیت کے
طلاق تھا خولہ نے بیچ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر
فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوپر اس کے حرام
ہوئی کہا یا رسول اللہ اس نے اوپر میرے طلاق نہیں کیا کہا پیغمبرؐ نے کہ
گمان نہیں لے جاتا میں مگر یہ کہ تو اوپر اس کے حرام ہوئی خولہ بسبب
کثرت لڑکوں کی سے کہ خرد سال تھے اور جدائی دوستدار دیرینہ کے سے
نہایت غمگین ہوئی پھر جناب رسالت پناہ میں عرض کی یہی جواب سُنا
منہ نیاز کا طرف جناب بے نیاز کے کیا اسی وقت یہ آیت آئی کہ
قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَ
تَشْتَکِیْۤ اِلَی اللّٰہِ ۖ وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌۢ
۱ بَصِیْرٌ ○ تحقیق سُنا اللہ نے سخن اس عورت کا کہ جھگڑا کیا ساتھ تیرے
بیچ مقدمہ خاوند اپنے کے اور فریاد کی اور گلہ اپنا اُٹھایا طرف اللہ کے
اور اللہ سنتا ہے جواب دینا اور بات پھیرنا تمہارا دونوں کا یعنی تو کہتا
تھا کہ اوپر اس کے حرام ہوئی اور وہ کہتی تھی کہ مجھ کو طلاق نہیں دیا تحقیق
کہ اللہ سننے والا ہے یعنی باتیں لوگوں کی دیکھنے والا ہے احوال
لوگوں کا[1]

اَلَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِھِمْ مَّا
ھُنَّ اُمَّھٰتِھِمْ ؕ اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَھُمْ ؕ
وَاِنَّھُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَ
۲ اِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ○ وہ لوگ کہ ظہار کریں تم لوگوں میں سے
عورتوں اپنی سے یعنی کہیں کہ پیٹھ تیری اوپر میرے مانند پیٹھ ماں میری
کے ہے نہیں ہیں وہ عورتیں ان کی مائیں ان کی یعنی ساتھ کہنے اس لفظ
کے عورت کسی کی ماں اس کی نہیں ہوتی نہیں ہیں مائیں ان کی مگر وہ
عورتیں کہ جنا ہے انہوں نے ان کو اور تحقیق کہ کہتے ہیں مرد ناشائستہ
اور نادالستہ ایک بات اور جھوٹ کہ ہرگز جورو ماں نہیں ہوتی اور
تحقیق کہ اللہ معاف کرنے والا ہے گناہ توبہ کرنے والوں کے اس قول
سے بخشنے والا ہے ساتھ ان کو قبول کرنے کفارہ کے

وَالَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِھِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ
لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِکُمْ
۳ تُوْعَظُوْنَ بِہٖ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○ اور وہ لوگ
کہ ظہار کرتے ہیں عورتوں اپنی سے پس پھر پھیریں ساتھ توڑنے اس کے
کے کہ کہا ہے یعنی قصد کریں اوپر وطی اس کے کے یا امساک کریں عورت
کو اوپر زوجیت کے پیچھے ظہار کے اور اگرچہ ایک لحظہ ہووے یہ قول
امام شافعیؒ کا ہے یا وطی کریں ساتھ مذہب امام مالکؒ کے اور نزدیک
اس کے پھرنا ساتھ وطی کے ہووے پس اوپر ہر تقدیر کے کفارہ چاہیئے
دینا اور کفارہ یہ ہے پس اوپر اس کے ہے آزاد کرنا بندہ کا خواہ مومن
خواہ ذمی خواہ بڑا خواہ چھوٹا بقول امام اعظمؒ کے اور شافعیؒ کہتے ہیں بندہ
مومن ہووے آگے اس کے کہ ظہار کرنے والا اور ظہار کیا گیا مساس کریں
ایک دوسرے کو اور فائدہ مند ہوویں آپس میں یہ حکم ساتھ کفارہ کے
نصیحت دیئے جاتے ہو ساتھ اس کے (تو ایسا لفظ نہ کہو) اور اللہ
ساتھ اس کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے یعنی اوپر اس کے پوشیدہ
نہیں رہنا۔

فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ
قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ
مِسْکِیْنًا ؕ ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ؕ وَتِلْکَ حُدُوْدُ

[1] اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے تو ساری عمر وہ اس پر حرام گنتے حضرت کے وقت میں ایک مسلمان کہہ بیٹھا اپنی عورت کو پھر دونوں پچھتائے عورت آنحضرتؐ کے پاس حضرتؐ نے فرمایا اب کیونکر تم مل سکتے ہو وہ شکوہ کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے اولاد پریشان ہوتی ہے اس وقت یہ حکم اترا فرمایا کہ جس نے جنا نہیں وہ ماں کیونکر ہوا اپنی گستاخی کا بدلہ کفارہ دے تو اس عورت کے پاس جاوے نہیں تو نہ جاوے پر عورت اسی کی رہی اس ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں۔ ۱۲

۴ اللّٰہِؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝ پس جو کوئی نہ پاوے بندہ
یا بندہ رکھتا ہے اور ساتھ خدمت اس کی کے محتاج ہے پس اوپر اس
کے ہیں روزے دو مہینے کے یکساں یعنی بیچ میں نہ کھاوے بے عذر اور
اگر کھاوے تو شمار نئے سرے سے کرے اور یہ روزے چاہیئے کہ آگے سے
رکھیں کہ آپس میں جماع نہ کریں پس جو کوئی روزے نہ رکھ سکے پس واسطے
اس کے ہے کھانا ساٹھ مسکینوں کا ہر ایک مسکین کو نیم صاع گیہوں سے
اور ایک صاع سب اناجوں سے یہ بیان نام ظاہر اس کا ساتھ اس
احکام کے مقرر ہوا تو ایمان لاویں خاص خدا کو اور پیغمبر اس کے کو ساتھ
قبول کرنے امر اور نہی کے اور یہ حکم حدیں ہیں اللہ کی ہیں کہ اس سے
گزرنا گناہ ہے اور خاص کافروں کو یعنی فرمان نہ قبول کرنے والوں کو
عذاب درد دینے والا ہے بیچ آخرت کے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا
كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍؕ
۵ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝ تحقیق وہ لوگ کہ مخالفت کرتے ہیں
ساتھ اللہ اور رسول اس کے سے یعنی حدوں امر اور نہی کے سے تجاوز
کرتے ہیں خوار اور نگونسار کیے جاویں گے جیسے کہ خوار ہوئے وہ لوگ
کہ آگے ان سے تھے اور تحقیق بھیجا ہم نے آیتوں روشن کو یعنی قرآن
کو دلالت کرنے والا اوپر صدق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور خاص
کافروں کو ہے ہر وقت عذاب خوار اور رسوا کرنے والا

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْاؕ
ع ۲ / ۱ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۝
یاد کر اس دن کو کہ اٹھاتے اللہ ان کو قبروں سے سبھوں کو کہ ایک بھی اٹھے
بغیر نہ رہے پس خبر دیوے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ کیئے ہوویں گناہ
رکھا ہوتے اللہ نے عمل ان کے کو اور وہ بھول گئے ہوویں اور اللہ اوپر
سب چیز کے اعمال اور احوال لوگوں کے سے گواہ ہے اور مناسب
اس کے بدلہ دیوے گا اور کوئی گواہی اس کی رد نہ کر سکے گا۔ کشاف میں
مذکور ہے کہ ربیعہ بیٹا عمرو کا اور حبیب بھائی اس کا ساتھ صفوان بیٹی

آمنہ رضی اللہ عنہ کے حدیث کرتے ہیں ایک نے کہا آیا اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ کہتے
ہیں ہم دوسرے نے کہا بعضی جانتا ہے اور بعضی نہیں جانتا تیسرے نے
کہا کہ اگر بعضی جانتا ہے سبھی جانتا ہے یہ آیت آئی کہ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ
رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى
مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا
ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِؕ اِنَّ اللّٰهَ
۷ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۝ آیا نہیں جانتا تو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ
آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے نہ ہوویں تین آدمی بھید
کہنے والوں سے آپس میں مگر جو خدا چوتھا ان کا ہے ساتھ جاننے کے اور
نہ پانچ بھید کہنے والے ہوں مگر وہ چھٹا ان کا ہے اور نہ کم ہوویں تین
عدد سے اور نہ زیادہ ہوویں پانچ عدد سے مگر وہ ساتھ ان کے ہے ساتھ
علم اور جاننے کے جس جگہ کہ ہوویں پس خبر دیوے ان کو ساتھ اس کے کہ کیا
ہے بیچ دنیا کے دن قیامت کے تحقیق کہ اللہ اوپر سب چیز کے
دانا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ
الْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ز وَاِذَا جَآءُوْكَ
حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُؕ حَسْبُهُمْ
۸ جَهَنَّمُۚ يَصْلَوْنَهَاۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۝ آیا نہیں دیکھا تو
طرف ان لوگوں کے کہ باز رکھے گئے ہیں راز کہنے سے آپس میں پھر پھرتے
ہیں ساتھ اس چیز کے کہ منع کیے گئے تھے اس سے اور بھید کہتے ہیں اڑتے
لڑائی کے ساتھ اس چیز کے کہ گناہ کرتے ہیں اور ساتھ بے انصافی کے
بیچ حق اہل ایمان کے اور ساتھ نافرمانی پیغمبر علیہ السلام کے اور جب آویں
یہود طرف تیرے سلام کہیں تجھ کو ساتھ اس چیز کے کہ تحیت نہیں

سلہ پھر وہی کام کیسا ہے یعنی یہ لفظ کہا ہے صحبت موقوف کرنے کو پھر چاہیں صحبت کریں تو پہلے بردہ آزاد کرلیں اور بردہ کا مقدور نہ ہو تو روزہ، روزہ نہ ہو سکے تو کھانا۔۔۔آخر کو کھانا ہے اگر پکا کھلاوے تو سالن روٹی دو وقت کھلاوے پیٹ بھر کر اور اگر اناج دے تو ہر ہر کو دو سیر گیہوں دیوے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کہی[1] تجھ کو اللہ نے اور کہتے ہیں یہود آپس میں کیوں عذاب نہیں کرتا ہمارے تئیں ساتھ اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم یعنی پیغمبر اس کے کو کفایت ہے ان کو دوزخ واسطے عذاب کے آویں بیچ اس کے پس بُری پھرنے کی جگہ ہے یعنی دوزخ۔

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوٓا إِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا
بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا
۹ بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِیٓ إِلَیْهِ تُحْشَرُونَ ۝ اے ایمان لانے والو جس وقت راز کہو تم آپس میں پس راز نہ کہو تم ساتھ گناہ کے اور بے انصافی کے اور ساتھ نافرمانی پیغمبر کے جیسے کہ منافق اور یہود کہتے ہیں اور راز کہو تم ساتھ نیکی کے اور ساتھ پرہیزگاری کے اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے وہ اللہ کہ تم طرف اس کے جمع کیے جاؤ گے اور تم کو تمہارے اعمالوں پر جزا دیوے گا

إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّیْطَانِ لِیَحْزُنَ الَّذِینَ آمَنُوا
وَلَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ
۱۰ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ سوائے اس کے نہیں ہے کہ راز کہنا ساتھ گناہ اور بے انصافی کے وسوسوں شیطان کے سے ہے تو غمگین کرے مسلمانوں کو نہیں ہے شیطان نقصان پہنچانے والا ساتھ کسی چیز کے مگر رخصت اور حکم اللہ کے یعنی ساتھ تقدیر اور قضا اس کی کے اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان لانے والے یعنی مشکلیں اپنی ساتھ اللہ کے چھوڑ دیں۔ ایک جماعت اہل بدر کی بیچ مجلس حضرت رسالت پناہ کے آئی اور بعضے اصحابوں سے گرداگرد پیغمبر علیہ السلام کے بیٹھے تھے بدر والے سلام کر کے مسجد میں کھڑے رہے اور کسی نے ان کو جگہ بیٹھنے کی نہ دی حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُٹھ اے فلانے اُٹھ اے فلانے وہ اُٹھے اور جگہ اہل بدر کو چھوڑ دی منافقوں نے مجال پا کر اس مقدمہ میں آغاز گلہ کا کیا آیت آئی

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوٓا إِذَا قِیلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا
فِی الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا یَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِیلَ
انْشُزُوا فَانْشُزُوا یَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِینَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۙ
وَالَّذِینَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِیرٌ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم جب کہا جاوے تم کو کہ جگہ ۱۱
کشادہ کرو بیچ مجلسوں کے پس کشادہ کرو تم اوپر لوگوں کے تا کہ کشادہ کرے اللہ تم کو قبروں میں یا بہشت میں یا دل تمہارے کھول دیوے اور جب کہا جاوے خاص تم کو کہ اُٹھو اور بلند تر ہو جاؤ پس اُٹھو اور موضع میں مذکور ہے کہ جماعت مجلس حضرت پیغمبرؐ کی میں بیٹھی تھی اور جب ایک کو ان میں سے کسی کام کو باہر بلاتے تھے نہ چاہتا تھا کہ اُٹھے یہ آیت اتری اور تفسیر ماوردی میں مذکور ہے کہ جب کہیں اُٹھو واسطے نماز جمعہ کے یعنی اذان جمعہ کی سنو اور دوڑو واسطے نماز کے تو بلند کرے اللہ درجے بہشت میں ان لوگوں کو کہ ایمان لاتے ہیں تم میں سے اور اُٹھاتا ہے ان لوگوں کو کہ دیے گئے ہیں علم با ایمان درجے بلند درجوں مسلمان جاہل سے اس واسطے کہ مسلمان عالم بزرگتر ہے مسلمان جاہل سے کشف الاسرار میں آیا ہے کہ ابن مدعو سے روایت کیا ہے کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا میں نے کہا خبر دے مجھ کو اس عمل سے کہ بہترین اعمالوں کا ہے تو ساتھ اس عمل کے مشغول ہوں میں کہا کہ کوئی درجہ بلند زیادہ علماؤں سے نہ دیکھا میں نے یہ خواب موافق آیت کے ہے کہ علمائے دین کو درجہ بڑا ہے یعنی دنیا میں بزرگی وراثت انبیاء علیہم السلام کی اور عقبیٰ میں بزرگی مرتبہ کی اور روایتیں علماؤں کی بزرگی میں بہت ہیں اس جگہ سب نہیں بیان کیں کہ سبب طول کا تھا اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے نقل ہے کہ لوگ بہت تردد کرتے تھے اور بیچ جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت راز کہتے تھے اور ہر طرح کی باتیں پوچھتے تھے یہاں تک کہ حضرتؐ تنگ آئے یہ آیت اتری

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوٓا إِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا
بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ
فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ۝ اے مسلمانو جس ۱۲
وقت چاہو تم یہ کہ راز کہو ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آگے بھیجو

---

[1] جب یہود حضرتؐ کے پاس آتے تو بجائے سلام علیک کے سام علیک کہتے تھے یعنی تجھ پر موت تو بددعا دیتے تھے پھر آپس میں کہتے کہ ہم پر اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا اس پر اللہ نے فرمایا حسبہم جہنم ۱۲

تنبیہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہود و نصاریٰ سلام کریں تو اس کے جواب میں وعلیک کہے اور اپنی طرف سے ابتدائے سلام نہ کرے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

تم پہلے راز کہنے اپنے کے صدقہ ساتھ مستحقوں کے یہ صدقہ دینا پہلے راز کہنے سے بہتر ہے خاص تم کو اور پاکیزہ بہت ہے اس واسطے کہ گناہ دُور ہوویں پس اگر نہ پاؤ تم وہ چیز کہ صدقہ دو پس اللہ بخشنے والا ہے تم کو خاص اس کسی کو کہ یہ گناہ کرے یعنی بغیر صدقہ کے راز کہے مہربان ہے بندوں کو تکلیف نہیں دیتا مگر موافق طاقت کے اور حدیث میں ہے کہ دس رات دن یہ حکم رہا بعدہٗ منسوخ ہوا اور روایتیں اس حکم میں بہت ہیں اگر مفصل چاہے تفسیر حسینی میں دیکھیے

ءَ اَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا
الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ
خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠ ع آیا ڈرے تم اور دشوار آیا تم کو وہ کہ آگے دو ع ۱۳
تم پہلے راز کہنے اپنے سے صدقہ پس جس وقت نہ کیا تم نے اس کام کو پھر خدا ساتھ ہے تمہارے ساتھ توبہ کے یعنی معاف کیا تم سے پس قائم رکھو تم نماز فریضہ کو اور دو تم زکوٰۃ واجبہ کو اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور رسولؐ اسکے کی اور خدا دانا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم حدیث میں ہے کہ عبداللہ بیٹا نبیتل کا ایک منافق تھا ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے نشست و برخاست کرتا تھا اور باتیں حضرت کے ساتھ یہودیوں کی کہتا تھا ایک دن حضرتؐ بیچ حجرہ کے مع جماعت اصحاب کے بیٹھے تھے فرمایا کہ جلدی آوے وہ آدمی کہ دل اس کا متکبر ہووے۔ ناگاہ یہ مرد آیا حضرتؐ نے فرمایا تو کیوں مجھ کو گالیاں دیتا ہے اور فلاں فلاں اصحاب تیرے اس منافق نے قسم کھائی اور یاروں اپنے کو لایا کہ سوگند کھاویں کہ ہم نے ہرگز یہ بے ادبی نہیں کی یہ آیت اتری

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ
عَلَیْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا مِنْهُمْ ۙ وَ یَحْلِفُوْنَ عَلَى
الْكَذِبِ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ آیا نہیں دیکھتا تو ان کو یعنی ۱۴
منافقوں کو کہ دوست پکڑا اس گروہ کو کہ غصہ پکڑا ہے اللہ نے اوپر ان کے نہیں ہیں منافق تم میں سے کہ مسلمان ہو تم اور ان سے کہ یہود ہیں اور سوگند کھاتے ہیں ساتھ جھوٹ کے یعنی ہم مسلمان ہیں اور پیغمبر کو بزرگ جانتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ جھوٹ کہتے ہیں

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ
۱۵ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ تیار کیا ہے اللہ نے واسطے ان کے عذاب
سخت دنیا میں خواری اور رسوائی اور آخرت میں آگ دوزخ کی تحقیق کہ ان کو بُرا ہے جو کچھ کہ کرتے ہیں

اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
۱۶ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ آگے پکڑیں وہ قسمیں کہ کھائیں اس پر یعنی
پناہ پس باز رکھا لوگوں کو راہ اللہ کی سے ساتھ فتنہ انگیزی کے پس خاص ان کو ہے عذاب خوار کرنے والا

لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
۱۷ شَیْـًٔا ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ دفع
نہ کرے قیامت کے دن ان سے مال ان کا اور نہ اولاد ان کی عذاب اللہ کے سے کسی چیز کو اور وہ گروہ منافقوں کے یار ہیں دوزخ کے وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں منافق بھی ساتھ ہمیشہ رہنے کے دوزخ میں کافر کا حکم رکھتے ہیں بلکہ ان کو عذاب ان سے بھی سخت زیادہ ہووے گا

یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا
یَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَیْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ
۱۸ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ یاد کر اس دن کو کہ اٹھاوے اللہ سب منافقوں
کو قبروں ان کی سے پس سوگند کھاویں اللہ کی اوپر اسلام اور اخلاص اپنے کے جیسے کہ سوگند کھاتے ہیں واسطے تمہارے اور اس دن جانتے ہیں کہ اوپر کس چیز کے ہے کہ کام کرتے ہیں کہ سوگند کھاتے ہیں اور اللہ فرماتا ہے جانو تم کہ تحقیق کہ وہی لوگ ہیں جھوٹ کہنے والے یعنی جھوٹ ان کا اس مرتبہ پر پہنچا کہ ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور آشکارا کے بھی جھوٹ بولتے ہیں

اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ
اُولٰٓىِٕكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ
۱۹ الْخٰسِرُوْنَ ۝ غالب ہوا اوپر ان کے دیو یعنی رغبت دی ان کو طرف
گناہ کے پس بھلا دیا اوپر ان کے یاد کرنا اللہ کا تو نہ یاد کریں دل سے اور نہ ساتھ زبان کے وہ گروہ بھولنے والے لشکر شیطان کے ہیں اور

تابعدار اس کے تحقیق کہ لشکر شیطان کا وہی ہیں نقصان کرنے والے
کہ نعمت ہمیشگی کی چھوڑ کر عذاب ابدی میں پڑے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ
فِى الْاَذَلِّيْنَ ۝ تحقیق کہ وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہیں اللہ اور رسولؐ ۲۰
اس کے کا وہ گروہ خوار زیادہ ہیں یعنی دنیا میں بیچ خواری قتل کے گرفتار
اور بیچ آخرت کے سیاہ روئی سے بے اعتبار ہیں

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ
عَزِيْزٌ ۝ لکھا اللہ نے بیچ لوح محفوظ کے اور حکم کیا کہ سب حال میں ۲۱
البتہ غالب میں رہوں گا اور بھیجے ہوتے میرے رسولؑ تحقیق کہ اللہ
صاحب قوت ہے یعنی اوپر فتح دینے انبیاء کے غالب ہے بیچ حکم کے
کرچاہتا ہے اللہ تعالیٰ بعد ذکر منافقوں کے اور دوستی ان کی ساتھ
دشمنوں اللہ کے صفت مخلصوں کی کرتا ہے کہ مطلقاً ساتھ کسی دشمن کے
دوستی نہ کریں اگرچہ قرابت ہی ہووے جیسے کہ فرمایا

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ
اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ
كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ
مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ نہ پاوے تو اور نہ چاہیئے کہ پاوے تو ایک گروہ ۲۲ ع ۹ ۳
کو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کہ وہ دوستی کرتے
ہیں اور دوست رکھتے ہیں جو کوئی خلاف کرے ساتھ اللہ کے اور پیغمبرؐ
اس کے کے یعنی مسلمان کافروں اور منافقوں کو دوست نہ رکھیں اور
اگرچہ ہو ویں وہ مخالف خدا اور رسولؐ کے باپ ان کے جیسے ابوعبیدہ
بن جراح رضی اللہ عنہ نے باپ اپنے کو کہ عبداللہ جراح تھا روز احد
میں مارا یا بیٹے ان کے جیسے ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن
بیٹے اپنے عبدالرحمٰن کو واسطے لڑائی کے طلب کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے صدیقؓ کو نہ چھوڑا کہ واسطے لڑائی بیٹے کے جاوے یا بھائی ان کے
جیسے مصعبؓ بیٹے عمیر کے نے بھائی اپنے عبید کو احد کے دن قتل کیا
یا ناتے دار جیسے حضرت مرتضیٰ علیؓ اور حمزہؓ اور ابو عبیدہؓ رضی اللہ
عنہم نے اقرباؤں اپنے کو مانند عتبہ اور شیبہ اور ولید کے بیچ جنگ بدر کے
مارا وہ گروہ کہ ساتھ دشمنوں اللہ کے دوستی نہیں کرتے لکھا ہے اللہ نے
یعنی ثابت کیا ہے بیچ دلوں ان کے کے ایمان کو اور قوت دی ہے
ان کو ساتھ رحمت کے یا نصرت کے نزدیک اپنے سے اور بعض
کہتے ہیں کہ روح سے مراد جبرئیلؑ یا قرآن ہے یعنی مدد دی ہے
ساتھ جبرئیلؑ اور قرآن کے اور داخل کرے ان کو یعنی قیامت
کے دن بیچ اس بہشت کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں اس کے سے
نہریں پانی کی اور دودھ کی اور شہد کی اور شراب کی ہمیشہ رہنے
والے ہیں بیچ اس بہشت کے راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوتے
وہ اللہ سے وہ گروہ لشکر اللہ کا ہے خبردار ہو کہ لشکر اللہ کا چھٹکارا
پانے والے ہیں۔ امام ثعلبیؒ نے جرجانی سے نقل کی ہے اور جرجانی نے
اپنے بزرگوں سے سُنا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا
کہ لشکر تیرا کون سے آدمی ہیں خطاب ہوا کہ جس کسی کو آنکھ محارم سے
بند ہووے اور ہاتھ اس کا ایذاءِ خلق سے اور مال حرام کے سے کوتاہ
ہووے اور دل اپنا ماسوا اللہ کے سے پاکیزہ رکھے یعنی شریک
اللہ کا نہ کرے وہ آدمی لشکر میرے سے ہے

واللہ اعلم بالصواب۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ | وَهِىَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ تسبیح کہی اور ساتھ پاکی کے تعریف ۱
کی خاص اللہ کو کہ لائق بندگی کے ہے اس چیز نے جو بیچ آسمانوں کے
ہے اور اس چیز نے کہ بیچ زمینوں کے ہے اور وہ غلبہ کرنے والا ہے اوپر

Marfat.com

سب کے حکم میں صواب کار اور راست گفتار۔ لاتے ہیں کہ حضرت رسالت[1] پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھے برس ہجرت کے واسطے خون بہا لینے دو عامری کے کہ بیچ عہد ان کے کے تھے اور عمرو بیٹے عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ان کو مارا تھا بیچ مکان یہود بنی نضیر کے گئے جس وقت نزدیک ایک دیوار گھر ان کے کے پہنچے ایک پتھر بھاری اوپر کوٹھے کے چڑھایا کہ دغا سے اوپر حضرت کے ڈالیں جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کو آگاہ کیا آنحضرت پھر کر مدینے میں آئے اور آدمی بھیجا کہ مکر تمہارا ظاہر ہوا تم میرے شہر سے باہر جاؤ اور دس روز کی ان کو واسطے تیار کرنے اسباب سفر کے مہلت دی اور ابی کے بیٹے نے آدمی ان کے پاس بھیجا کہ تم شہر اپنے سے باہر نہ جاؤ اور قلعہ اپنے میں رہو کہ میں دس ہزار آدمی سے مددگار تمہارا ہوں یہود کہنے اس منافق کے سے مغرور اور باغی ہوئے اور یہ خبر حضرت کو پہنچی حضرت ساتھ جماعت قلیل کے قلعہ ان کے پر پہنچے اور پندرہ دن تک قلعہ گھیرا آخر انہوں نے جلاوطن ہونا اختیار کیا حضرت نے فرمایا اس شرط سے چھوڑتا ہوں کہ سلاح اپنے چھوڑ دو اور مال جس قدر کہ چار پائے تمہارے اٹھا سکیں لے جاؤ انہوں نے یہ بات مانی یہ آیت آئی۔

وقف النبی علیہ السلام

هُوَ الَّذِيٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ
اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَ
قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ
بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا
۲ يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وہی ہے ایسا خداوند کہ ساتھ ذلت کے باہر نکالا

ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے اہل توریت سے یعنی بنی نضیر کو گھروں ان کے سے کہ زمین مدینے کی میں رہتے تھے بیچ دور کرنے پہلے کے جزیرہ عرب کے سے اور حشر دوسرا خیبر سے ہوگا اور روایتیں حشر اول میں بہت ہیں واسطے زیادتی کے نہیں لکھیں تم گمان نہ رکھتے تھے اے مسلمانو کہ یہ باہر جاویں گے یعنی بنی نضیر مدینہ سے اس واسطے کہ کثرت مدد کی اور شجاعت اور شوکت کی رکھتے تھے اور گمان لے گئے وہ کہ ان کے تئیں منع کرنے والا ہے حصار محکم ان کا فرود آنے قضا اللہ کی سے اوپر ان کے پس آیا اوپر ان کے عذاب اللہ کا اس جگہ سے کہ گمان نہ تھا اور ڈالا اللہ نے بیچ دلوں ان کے کے ڈر اور خطرہ خراب کرتے ہیں گھر اپنے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور ساتھ ہاتھوں مسلمانوں کے یعنی عہد توڑا تو گھروں اپنے سے ساتھ ہاتھ مسلمانوں کے خراب ہوئے پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو یعنی دیکھو احوال ان کا اور اس سے عبرت پکڑو

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ
۳ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝
اور اگر نہ وہ ہے کہ لکھا ہے اللہ نے بیچ لوح کے اور حکم کیا ہے اوپر ان کے باہر ہونا گھروں سے البتہ عذاب کرتا ان کو بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور بند پکڑنے کے اور خاص ان کو ہے بیچ آخرت کے عذاب آگ دوزخ کے کا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ یہ عذاب خاص ان کو بسبب اس کے ہے کہ وہ دشمنی کرتے تھے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اس کے کے اور جو کوئی دشمنی رکھے خدا سے پس تحقیق کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

---

[1] روی ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ سورۃ الحشر لم یبق شیء من الجنۃ والنار والعرش والکرسی والسموات والارض والھوام والریح والسحاب والطیر والدواب والشجرۃ والجبال والشمس والقمر والملائکۃ الا صلوا علیہ ویستغفرون لہ فان مات یومہ او لیلتہ مات شہیدا اخرجہ الثعلبی ۱۲ وروی الترمذی عن معقل بن یسار قال رسول اللہ صلعم من قال حین اصبح ثلاث مرات اعوذ باللہ من السمیع العلیم من الشیطان الرجیم وقرأ ثلاث آیات من آخر سورۃ الحشر وکل اللہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی وان مات من یومہ مات شہیدا ومن حین یمسی فکذالک ہذا حدیث غریب ۱۲ [2] جب یہ قوم یعنی یہود شام کے ملک سے بھاگ گئے تھے نصاریٰ کے غلبے سے تو ان کے بڑوں نے کہا تھا کہ تم کو ویران ہو کر پھر یہاں سے جانا ہوگا شام میں چنانچہ ویسا ہی ہوا پھر اس وقت اجڑ کر خیبر میں رہے پھر وہاں سے حضرت عمرؓ نے شام کی طرف نکال دیا۔

Marfat.com

خاص کر اس کو
مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً
٥ عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ جو کچھ[۱] کر کاٹا
تم نے خرما سے تنا درخت کا یا چھوڑا اس کو کھڑا ہوا ساتھ اصل اپنی کے
پس ساتھ حکم اللہ کے ہے اس واسطے کہ تم کو یاری دیوے اور واسطے
اس کے کہ خوار کرے جہودوں کو کہ باہر گئے ہوتے ہیں حکم سے۔ لاتے
ہیں کہ جب بنی نضیر کو جلا وطن کیا پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو
چالیس تلواریں ان سے رہیں اور مال ان کے سارے جمع ہوتے تھے پس
پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سلاح سے ہر ایک چیز ہر کسی کو چاہتے تھے دیتے
تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی
وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ
عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ
٦ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور جو کچھ
کہ پھیرا اللہ نے اوپر بھیجے ہوئے اپنے کے مال اور ملک ان کے سے پس
نہ دوڑایا تم نے اوپر حاصل کرنے اس کے کے کوئی گھوڑا اور نہ کوئی اونٹ
یعنی پیادہ اوپر اس حصار کے آئے تم اور بہت لڑائی نہیں ہوئی کہ
تم کو تکلیف پہنچتی اور لیکن اللہ ساتھ مدد اپنی کے غالب کرتا ہے اپنے
پیغمبر کو اوپر جس کے کہ چاہتا ہے اور اللہ اوپر سب چیزوں کے قادر ہے
مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ
لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَ
ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ جو کچھ پھیرتا ہے اللہ اوپر پیغمبرؑ اپنے کے مال اور ملک
گاؤں والے کے سے اور شہر والوں کے سے ساتھ لڑائی کے نہ لیا جاوے پس خاص اللہ کو
ہے کوئی اور خاص پیغمبرؑ اس کے کو اور خاص قرابت والوں کو کہ پیغمبر
علیہ السلام سے نسبت رکھتے ہوویں اور خاص یتیموں کو کہ محتاج ہوویں
اور درویشوں محتاجوں کو اور مسافروں کو کہ بے خرچ ہوویں۔ علماء
کہتے ہیں کہ غنیمت یعنی مال لوٹ کا خاص پیغمبرؐ کو تھا اور بانٹنا اس کا

ساتھ ان کے تعلق رکھتا تھا اور بیچ وقت حیات اپنی کے نفقہ اہل و
عیال کا کرتے تھے اور باقی اوپر وجہ حق کے بانٹتے تھے اور پیچھے وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علماء اوپر ظاہر آیت کے احتمال کر کے
چھ حصے تقسیم کرتے تھے اور روایتیں علماؤں نے اس آیت میں بہت
لکھی ہیں واسطے طول کے اس عاصی نے موقوف رکھیں۔ تفسیر حسینی یا تفسیر
زاہدی سے یا جواہر التفسیر سے معلوم ہوویں
كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً ۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ
مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ۘ ۝ تو نہ ہووے وہ لوٹ پھرنے والی دست بدست درمیان ٧
دولت مندوں کے تم میں سے کہ زیادہ حق سے لیتے تھے اور فقیروں کو تھوڑا
دیتے تھے اور جو کچھ کہ دیوے تم کو پیغمبر لوٹ کے مال سے پس تو تم اس کے
تئیں کہ حق تمہارا ہے اور جو کچھ کہ منع کرے تم کو اس سے پھر ٹھہر رہو اس
سے۔ محقق کہتے ہیں حکم اس آیت کا عام ہے کہ حکم قبول کرنا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا موجب نجات کا ہے جس چیز کو امر کرے بجالاؤ اور جس
چیز سے منع کرے اس سے باز آؤ تم اور ڈرو تم عذاب اللہ کے سے بیچ
مخالفت پیغمبرؐ اس کی کے تحقیق کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے خاص
مخالفوں کو کہ فرمان پیغمبر کا نہیں مانتے
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ ۝ اور قسمت لوٹ ٨
کی واسطے یتیموں کے اور واسطے مسکینوں کے اور مسافروں کے اور فقیروں
ہجرت کرنے والوں کے ہے وہ لوگ کہ باہر کیے گئے ہیں گھروں اپنے سے یعنی
مکے سے اور دور پڑے مالوں اپنے سے ڈھونڈتے ہیں بخشش اور بخشائش
اللہ سے اور خوشنودی درگاہ اس کی سے یعنی ہجرت واسطے فائدہ دنیا کے
اختیار نہیں کرتے بلکہ مراد اس ہجرت سے ثواب آخرت کا ہو اور یاری

وقف لازم

[۱] جب وہ یعنی بنی نضیر قلعہ میں بند ہوتے حضرتؐ نے حکم کیا کہ ان کے باغ کاٹو کھیت اجاڑو تا اسی دردسے باہر نکل لڑیں پھر کاٹنے لگے درخت تب لگے وہ طعن کرنے ہم کو تو کافر
کہتے ہو اسو جہ سے مارتے ہو کیا درخت بھی کافر ہیں جو کاٹتے ہو بعضے مسلمانوں کو شبہ آنے لگا تو یہ آیت اتری ۱۲

کرتے تھے دین اللہ کے کی اور نصرت کرتے ہیں پیغمبر اس کے کی وہ گروہ
ہجرت کرنے والے ہیں وہ ہیں سچے بیچ دین اسلام کے ساتھ قول اور
فعل کے

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا اور واسطے ان لوگوں کے کہ جا پکڑی بیچ گھر
ہجرت کے اور بیچ گھر ایمان کے یعنی مدینہ میں۔ اور امام ابی بکر نقاش سے
منقول ہے کہ ایمان نام مدینہ کا ہے آگے ہجرت مہاجرین کے سے دوست
رکھتے ہیں اس کسی کو جو کوئی ہجرت کرے طرف شہر ان کے اس کو
جگہ دیویں اور ساتھ مال کے مدد کریں اور نہ پاویں بیچ دلوں اپنے کے حسد
اور دغا اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے ان کو مراد یہ ہے کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا اور ذکر داد و
احسان کا کہ ساتھ مہاجرین کے کیا تھا پس فرمایا اے انصار اگر چاہتے
ہو کہ مال بنی نضیر کا درمیان تم سب کے بانٹوں میں اور گروہ مہاجرین
کے موافق دستور کے بیچ گھروں تمہارے کے رہیں اور اگر چاہو خاصۃً
یہ مال مہاجرین کو دوں میں سعدؓ بن معاذ نے اور سعدؓ بیٹے عبادہ کے نے
کہا یا رسول اللہ دل ہمارا چاہتا ہے کہ مال کو ساتھ مہاجرین کے قسمت
فرماؤ تم اور وہ بیچ گھروں ہمارے کے رہیں کہ روشنی اور برکت ہمارے
گھروں کی انہوں سے ہے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو
دعا کی اور ان کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط قف
اور بخشش کرتے ہیں اوپر ذاتوں اپنی کے یعنی اپنے سے باز رکھتے
ہیں اور ان کو دیتے ہیں اور اگرچہ ہے حاجت ان کو ساتھ اس کے کہ
بخشش کرتے ہیں اور سبب نازل ہونے اس آیت کا ابن عمرؓ سے
نقل کرتے ہیں کہ ایک سر کسی جانور کا بریاں کیا ہوا واسطے ایک
صحابی کے لاتے اس صحابی نے ایک اور فقیر کو کہ اس سے بھی محتاج
تھا بھیجا اور اس فقیر نے کسی اور کو کہ بہت محتاج اس سے تھا بھجوایا
اور اسی طرح نو فقیروں نے آپس میں اس سر کو بھیجا یہ آیت ان فقیروں
تونگروں کی شان میں اتری ہے۔ ایثار کے معنی یہ ہیں کہ آپ محتاج

ہووے ساتھ اس چیز کے اور وہ چیز اور کو بخشے بڑے مرتبے بخشش کے
چھ ہیں ان سب سے یہ مرتبہ افضل ہے اور ایثار اسی کو کہتے ہیں
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ 9
اور جو کوئی نگاہ رکھا جاتے بخل نفس کے سے وہ یعنی منع کرے نفس کو دوست
رکھنے مال کے سے اور بغض و نفاق سے پس وہ گروہ وہی لوگ چھٹکارا
پانے والے ہیں
وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا
تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور وہ لوگ کہ آتے اور آتے ہیں پیچھے مہاجرین 10 ع ۱
اور انصار کے مراد صحابہ اور تابعین ہیں روز قیامت تلک کہتے ہیں اے
پروردگار ہمارے بخش ہمارے تئیں اور بھائیوں ہمارے کے تئیں کہ دین
میں انہوں نے سبقت کی ہے اوپر ہمارے ساتھ ایمان کے اور مت کر
بیچ دلوں ہمارے کے کینہ اور حسد واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لاتے
ہیں آگے ہم سے یعنی اصحابؓ پیغمبرؐ ہمارے کے اے پروردگار ہمارے
تحقیق کہ تو مہربان ہے دعا ہماری قبول کر بخشنے والا ہے ہم کو ساتھ رحمت
اپنی کے کہتے ہیں جس کسی کو ایک اصحاب سے بھی کینہ ہووے وہ منکر
اس آیت کا ہے اور منکر ہونا آیت سے کفر ہے معاذ اللہ
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا آیا نگاہ نہ کی تو نے طرف
ان لوگوں کے کہ نفاق کرتے ہیں اور خلاف اس بات کا کہ دل میں ہے ظاہر
کرتے ہیں یعنی ابن ابی اور مانند اس کے کہ طرف بنی نضیر کے پیغام بھیجا تھا
کہ ہم ساتھ تمہارے موافق ہیں بیچ لڑائی کے اور ساتھ محمدؐ کے مددگاری
نہ کریں گے ہم اور اتفاق ہمارا ساتھ تمہارے یہاں تلک ہے کہ اگر وہ
تم پر غالب ہوتے اور تم کو شہر سے نکالے ہم بھی تمہارے ساتھ شہر کو
چھوڑیں آیت آئی کہ اے پیغمبر بیچ منافقوں کے کہ یہ
يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ
اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ
اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ کہتے ہیں خاص بھائیوں اپنے کو یعنی وہ جو مثال 11

Marfat.com

ان کے بھائی کفر کے ہیں ان لوگوں کو کہ کافر ہیں اہل کتاب سے یعنی یہود
کہ غم نہ کھاؤ تم اگر نکالے جاؤ گے شہر اپنے سے البتہ باہر نکلیں گے ہم
از روئے دوستی کے ساتھ تمہارے اور اطاعت نہ کریں گے ہم ایذا اور
آزار تمہارے میں ایک کے تئیں مراد پیغمبر علیہ السلام ہیں ہمیشہ اور اگر
لڑائی کیے جاؤ گے یعنی مسلمان تم سے لڑیں البتہ ہم مدد کریں گے
تمہاری اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یعنی منافق جھوٹ بولنے والے
ہیں

لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَ لَئِنْ
قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ
الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ اگر نکالے جاویں یہود مدینے ۱۲
سے نہ باہر جاویں منافق ساتھ ان کے اور موافقت نہ کریں اور اگر
لڑائی کریں ساتھ ان کے منافق مدد نہ کریں اُن کو اگر بالفرض مدد
کریں منافق یہود کو البتہ پشت دیویں یعنی بھاگیں پس پیچھے بھاگنے
ان کے بنی نضیر کو یاری نہ کی جاوے یعنی جب مددگار ان کے
بھاگیں یہ کیونکر فتح پاویں

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝ البتہ تم مسلمان سخت ۱۳
تر از روئے خوف کے ہو بیچ دلوں ان کے کے اللہ سے یعنی منافق
تم سے بہت ڈرتے ہیں یہ ڈرنا اور دہشت تم سے خاص ان کو ساتھ
سبب اس کے ہے کہ وہ ایک گروہ ہیں کہ نہیں جانتے بزرگی اللہ کی
کو وگرنہ چاہیے تھا کہ اس سے ڈرتے

لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ
اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ
تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۝ لڑائی نہیں کرتے ہیں ساتھ تمہارے سب ۱۴
وہ یعنی یہود اور منافق مگر بیچ شہروں کے کہ استوار ہیں وہ شہر ساتھ
خندق اور بُرج کے یا پیچھے دیواروں کے سے ساتھ پتھروں اور
تیر کے یعنی ان کو یہ قوت نہیں ہے کہ روبرو تمہارے مقابلہ کریں ع ۵
اور یہ بات کمزوری ان کی سے نہیں ہے بلکہ لڑائی ان کی آپس میں جب

لڑتے ہیں سخت تر ہے اسے پر جو دلاور کہ ساتھ اللہ اور پیغمبر کی لڑائی
کے بزدل اور ڈرنے والا ہو وے بسبب اس ڈر کے کہ اللہ بیچ دلوں
ان کے کے ڈالتا ہے طاقت مقابلہ کی نہیں رکھتے تو گمان کرتا ہے یہود
اور منافقوں کو متفق بیچ تدبیر کے اور حالانکہ دل ان کے پریشان ہیں یہ
صفتیں بُری ان کی بسبب اس کے ہیں کہ وہ ایک گروہ ہیں کہ نہیں سمجھتے
ہیں اس چیز کو کہ بھلائی ان کی اس میں ہے پس مثل ان کی

كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ
اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ مانند مثل ان لوگوں کے ۱۵
ہے کہ تھے آگے ان سے بیچ زمانہ نزدیک کے کہ چکھا انہوں نے برائی
عاقبت کار اپنی کو یعنی مزہ معصیت کو مراد بنی قینقاع ہیں کہ ان کو جدا
کیا مکے سے یا اہل بدر ہیں کہ ہلاک ہوتے اور خاص ان کو ہے باوجود
خواری دنیا کے عذاب درد دینے والا بیچ آخرت کے

كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ
قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ۱۶
اور مثل منافقوں کی بیچ فریب دینے یہودیوں کے اور وعدہ یاری
کرنے کے مانند مثل شیطان کے ہے جس وقت کہا کافر کو کہ اوپر کفر
اپنے کے ثابت رہ کہ میں یار تیرا ہوں پس جس وقت ثابت ہوا وہ کافر
اوپر کفر کے کہا شیطان نے تحقیق میں بیزار ہوں تجھ سے تحقیق میں
ڈرتا ہوں اللہ سے کہ پروردگار عالموں کا ہے مراد شیطان سے ابلیس
ہے اور مراد انسان سے ابوجہل لعین ہے اور اس وقت کہ ابوجہل متوجہ
بدر کا ہوا اور قبیلہ کنانہ سے وہم رکھتا تھا۔ کنانہ نام ہے ایک قوم کا
ابلیس نے اپنے تئیں ساتھ صورت سراقہ کے کہ سردار کنانہ کا تھا بنایا اور
ابوجہل سے کہا کہ مت ڈر میں ساتھ تیرے ہوں اور جب بدر میں پہنچے
ابلیس نے دیکھا کہ فرشتے اہل اسلام کی مدد کو نازل ہوتے بھاگا اور کہا کہ
میں تم سے بیزار ہوں اور یہ قصہ سورۃ انفال میں گزرا ہے اور روایتیں
اس قصہ کی تفسیر حسینی سے معلوم کرے

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا ؕ
وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝ ۱۷
پس ہے آخر کار اس شیطان اور انسان کا وہ کہ دونوں بیچ آگ

Marfat.com

دوزخ کے رہیں گے ہمیشہ رہنے والے اس میں اور ہمیشگی بیچ آگ
کے بدلہ کافروں کا ہے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم ڈرو تم عذاب اللہ کے ۱۸
سے اور چاہیئے کہ دیکھے ہر نفس اس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے
کل کے یعنی قیامت کے تا اگر نیکیاں بھیجی ہیں شکر گزاری کرے
اور ان میں کوشش زیادہ کرے اور اگر برائیاں کی ہیں توبہ کرے
اور اس سے پرہیز کرے اور پرہیز کرو بدیوں کے سے اور حکم تقویٰ
کی تکرار واسطے تاکید کے ہے تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز
کے کہ کرتے ہو تم

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور نہ ہو تم مومنو مانند ان لوگوں کے ۱۹
کہ چھوڑا انہوں نے امر اللہ کا یعنی یہود اور منافق اور اہل شرک پس
اللہ نے فراموش کیا اوپر ان کے نفسوں ان کے کو مراد یہ ہے کہ
وقت گناہ کے انہوں نے اللہ کو فراموش کیا اللہ نے توبہ بھی اوپر ان کے
فراموش کی وہ گروہ وہی ہیں باہر گئے ہوتے دائرہ فرمانبرداری کے سے

لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ برابر نہیں ہیں یعنی نزدیک اللہ کے ۲۰
یار دوزخ کے کہ نفس اپنے کی خواری سے حقدار آگ کے ہوتے اور
اہل بہشت یار بہشت کے یعنی رہنے والے بہشت کے وہ گروہ میں چھٹکارا
پانے والے یعنی عذاب دوزخ سے چھوٹے

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ اگر بھیجتے ہم اس قرآن ۲۱
کو اوپر پہاڑ کے اور اس پہاڑ کو کہ فہم و ادراک دیتے ہم البتہ دیکھتا تو
اس کو کہ ڈرنے والا ہو کر پھٹتا خوف اللہ کے سے اور وحشت وعدہ کے
سے کہ بیچ اس کے ہے یعنی پہاڑ باوجود سختی اور بزرگی کے اگر قرآن
کو سمجھتا ڈرتا اور دل کافروں کے ایسے پتھر ہیں کہ ہرگز اثر قرآن کا ان
کو نہیں ہوتا اور یہ مثل بیان کرتے ہیں ہم واسطے تنبیہ مومنوں کے
شاید کہ اندیشہ کریں بیچ اس کے اور فائدہ اٹھاویں اس سے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ وہ قرآن بھیجا ہوا اللہ ۲۲
کا ہے وہ اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود لائق بندگی کے مگر وہ کہ جاننے
والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے یعنی کوئی چیز اس کے علم سے چھپی نہیں ہے
وہ ہے بزرگ بخشش بہت بخشائش والا کہ رحمت اس کی خاص
مومنوں کو پہنچے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ وہی اللہ ۲۳
وہ اللہ کہ کسی طرح نہیں ہے کوئی اللہ لائق پرستش کے مگر وہ کہ
بادشاہ ہے کہ جلال ذات اس کی کا احتیاج کی حدود سے خارج ہے
پاک ہے نقص سے اور عیب سے سالم ہے یعنی بے علت ہے امن
کرنے والا ہے مومنوں کو عذاب سے گواہ سچا ہے اوپر جس چیز کے
کہ پیدا کرے غالب ہے یعنی حکم میں بزرگوار ہے مستحق ہے عظمت
کا اور کبریائی کا پاک ہے خدائے تعالیٰ اس چیز سے کہ شریک
کرتے ہیں ساتھ اس کے

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ
هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وہی ہے خدائے تعالیٰ پیدا کرنے والا ۲۴ ع ۳/۶
یعنی تقدیر کرنے والا خلقت کا اوپر خواہش حکمت کے پیدا کرنے والا
یعنی ظاہر کرنے والا بخشنے والا صورت کا خاص مخلوقات کو خاص اس کو
ہیں نام نیک ساتھ پاکیزگی کے یاد کرتے ہیں جو چیز کہ بیچ آسمانوں
کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمینوں کے ہے اور وہ عزیز ہے بیچ ملک
اپنے کے کہ عاجز نہ ہووے صواب کا رہے یعنی باحکمت بیچ گفتار اور
کردار اپنے کے عین المعانی میں ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جبرئیل علیہ السلام سے اسم اعظم کو پوچھا جواب دیا کہ آخر سورۃ حشر کا دوسری
بار پوچھا وہی جواب سنا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً

آٹھویں برس ہجرت سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے مکے کی طرف چلنے کا ارادہ کیا پوشیدہ تو مکے کے لوگوں کو خبر نہ ہو۔ حاطب ابی بلتعہ کے بیٹے نے جو صحابی تھا خط میں وہ احوال لکھ کر مکے کے لوگوں کو بھیجا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آن کر اس خط کی خبر حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مرتضیٰ علیؓ اور حضرت زبیرؓ کو اور مقدادؓ کو فرمایا اور پتا بتایا کہ تم جاؤ اور مکان میں تمہیں قاصد ملے گا اس کے پاس خط ہے گرفتار کے پکڑ لاؤ وہ تینوں صاحب گئے اور موافق فرمانے کے اسی مکان سے قاصد کو خط سمیت لا کر حاضر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب کو بلا کر فرمایا کہ یہ خط تو نے کیوں لکھا اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں مومن ہوں منافق نہیں ہوں اور دین اسلام سے نہیں پھرا پھر میرا قبیلہ اور بچے مکے میں ہیں اور ان کا حمایتی کوئی نہیں اس واسطے لکھا میں نے کہ میرا حق ان پر ثابت ہو تو میرے عیال واطفال کو دکھ نہ دیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاروں سے کہا کہ حاطب سچا ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے فرماؤ تو اسے قتل کروں یہ منافق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرؓ اسے چھوڑ دے یہ بدر کی لڑائی میں ہمارا رفیق تھا اور خدائے تعالیٰ نے ان سب کو جو اس لڑائی میں رفیق تھے خوشخبری دی ہے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی کرو تم جو چاہو تم تحقیق بخشا میں نے تم کو حضرت عمرؓ کا غصہ یہ سن کر جاتا رہا اور یہ آیت اتری

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ — مع ۱۶ عند المتاخرین
اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست یعنی ان سے دوستی نہ کرو یہ برا کرتے ہو جو بھیجتے ہو دشمنوں کی طرف خبر میرے حبیبؐ کی بسبب دوستی کے یا ان سے تم اخلاص کیا چاہتے ہو

وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ط اور بیشک کافر ہوتے اس چیز سے جو آئی تمہارے پاس سچی بات یعنی وہ دشمن قرآن کو نہیں مانتے اور نکالتے ہیں پیغمبر کو اور تم کو مکے سے جو وطن تمہارا ہے اس واسطے جو تم ایمان لاتے ہو ساتھ خدائے تعالیٰ کے جو وہ خدائے تعالیٰ پروردگار ہے تمہارا پھر

اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِیْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ اگر تم نکلتے ہو اپنے وطن سے لڑنے کے واسطے میری راہ میں اور چاہتے ہو میری خوشی تو پھر کیوں بھید کی بات بھیجتے ہو ان کی طرف دوستی سے یعنی رسول اللہ کا بھید دشمنوں کو بھیج کر ان سے دوستی کرتے ہو یہ برا کرتے ہو
وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ط وَمَنْ
۱ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ اور ہم خوب جانتے ہیں اس چیز کو جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو یعنی ہم دونوں کو جانتے ہیں ہم سے کچھ چھپا نہیں اور جو کوئی کرے گا ایسا کام یعنی دشمنوں سے دوستی کرے گا اور خبر بھیجے گا تم میں سے اے مسلمانو پھر تحقیق کر وہ بھولا سیدھی راہ اسلام کی
اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْۤا
اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ
۲ تَكْفُرُوْنَ ط اگر قدرت پاویں تم پر مکے کے لوگ تو ہوویں دشمن تمہارے یہ تمہاری دوستی کرنا کچھ فائدہ نہ کرے گا اور کھولیں تم پر ہاتھ مارنے کو اور زبان طعنہ اور دشنام دینے کو اور چاہیں گے کہ کافر ہو تم جیسے وہ آپ ہیں اگر کچھ توقع رکھو کنبے سے تو یہ مقرر جانو کہ
لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ یَوْمَ
۳ الْقِیٰمَةِ ۚ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ ہرگز نہ فائدہ کرے گا تم کو کنبہ تمہارا اور نہ اولاد تمہاری کچھ تمہارے کام آوے گی دن قیامت کے جدائی کرے گا خدائے تعالیٰ تم میں اور تمہارے کنبے اور تمہاری اولاد میں یعنی باپ بیٹا یا دو بھائی ایک مسلمان اور ایک کافر ہو گا تو مسلمان بہشت میں اور کافر دوزخ میں

Marfat.com

جاوے گا اور جو تم کرتے ہو خدائے تعالیٰ دیکھنے والا ہے۔ سب دیکھتا ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ ۚ بیشک ہے واسطے تمہارے اچھی رسم ابراہیم علیہ السلام کی باتوں میں اور ان کی باتوں میں جو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے تھے سو وہ باتیں یہ ہیں کہ بیان کرا سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے آگے یعنی کہ

اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اور اس وقت کے مومنوں نے اپنی قوم کو کہ ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جن کو تم پوجتے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے یعنی تم سے اور ان سے جسے تم پوجتے ہو یعنی بتوں سے ہم بیزار ہیں اور نہیں مانتے تم کو اور تمہارے دین کو اور ظاہر ہوئی ہمارے تمہارے بیچ میں دشمنی اور بیر ہمیشہ جب تک تم ایمان لاؤ ساتھ خدائے تعالیٰ ایک کے یعنی ان سب خداؤں کو چھوڑ کر اس خدائے تعالیٰ پر ایمان لاؤ جو ایک ہے اور شریک اس کا کوئی نہیں تب تمہارے ہم دوست ہوں گے چاہیئے کہ یہ مسلمان بھی یہ بات کہیں اپنے کنبے کافر سے

اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ مگر یہ نہ کہیں جو کہی بات ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہ میں بخشواؤں گا تجھ کو اگر توفیق ایمان کی پاوے تو اور نہیں اختیار میرا جو دور کروں تجھ سے کچھ بھی خدائے تعالیٰ کے عذاب سے جو میں بندہ ہوں اور وہ مالک ہے اگر توفیق ایمان کی نہ دی تجھے تو میں ناچار ہوں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے رفیق اپنے کنبے سے بیزار ہوتے تب جناب الٰہی میں کہا کہ

رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا وَاِلَیْكَ
الْمَصِیْرُ ۝ اے پروردگار ہمارے تجھ پر بھروسہ کیا ہے ہم نے ۴
اور خلقت سے بیزار ہوتے ہم اور تیری طرف عاجزی کرتے ہیں ہم اور تیری طرف پھرنا ہے سب کو رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ
كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ۵
اے پروردگار ہمارے مت کر ہم کو آزمائش کی جگہ واسطے کافروں کے یعنی کافروں کو ہم پر غلبہ مت دے اور بخش ہم کو اے پروردگار ہمارے بیشک تو زور آور اور حکمت کرنیوالا ہے یعنی جو تیرا کام ہے خالی بھلائی سے نہیں ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ ۶ ع ۱
بیشک ہے تمہارے واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی امت مسلمان کی باتوں میں اچھی رسم اس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہے خدائے تعالیٰ کے خوش ہونے کی اور دن قیامت کے بدلہ پانے کی یعنی جن لوگوں کو خدائے تعالیٰ سے امید رکھتا ہے کہ قیامت کے دن بدلہ نیکیوں کا دیوے گا وہ شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسم پر رہے گا اور جو کوئی پھرے گا حکم پیغمبر کے سے اور دوستی کرے گا کافروں سے پھر بیشک خدائے تعالیٰ بے پروا ہے سب سے اور تعریف کیا گیا ہے یعنی کچھ خدائے تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں ہے اپنے رسول کی مدد کرے ہی گا اور غلبہ دیوے گا

عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ
مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ۷
شاید کہ خدائے تعالیٰ کر دے تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی اور خدائے تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے یہ آیت اشارہ ہے اس بات سے جو ابوسفیان اور سہیل بیٹا عمر کا اور حکم بیٹا حرام کا اور ایسے ہی کتنے سردار مکے کے جو بڑے دشمن تھے مسلمانوں کے وہ ایمان لائے اور آپس میں دوستی ہوئی

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ نہیں منع کرتا خدائے تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے جو نہیں لڑے تم سے دین کے واسطے اور نہیں نکالا تم کو تمہارے

Marfat.com

گھروں سے اس بات کو جو

اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

٨ الْمُقْسِطِيْنَ ○ نیکی کرو ان سے اور انصاف کرو ان سے کس واسطے
کہ خدائے تعالیٰ چاہتا ہے انصاف کرنے والوں کو یعنی جنہوں نے نہیں
ستایا تم کو ان سے نیکی کرو خدائے تعالیٰ کو یہ بات اچھی لگتی ہے

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِى
الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى
اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ سوائے اس کے نہیں کہ منع کرتا
ہے خدائے تعالیٰ ان لوگوں سے جو لڑے تم سے دین کے واسطے اور نکالا
تم کو تمہارے گھروں سے اور ہمت اور مدد کی تمہارے نکالنے پر وہ کہ
دوستی کرو ان سے یعنی جو لوگ تم سے لڑے دین ہی کے واسطے اور
تمہیں وطن سے نکالا ان سے دوستی کرنے کو منع کرتا ہے خدائے تعالیٰ
تم کو

٩ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
اور جو کوئی دوستی کرے گا ان سے پھر وہی لوگ ستم کرنے والے ہیں
چاہیئے کہ دین کے دشمنوں سے دوستی نہ کریں۔ کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ
میں صلح ہوئی اس کی شرطوں میں ایک یہ بھی تھی کہ جو مسلمان ہو کر مکے سے
مدینے کی طرف مسلمانوں میں آ کر ملے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے
پھر مکے بھجوا دیں اور جو کوئی مرتد ہو کر مدینے سے مکے کو جاوے تو
قریش اُسے پھر نہ دیویں یہ مذکور سورۂ انا فتحنا میں گزرا ہے۔ اتفاقاً
ابھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ سے کوچ نہیں کیا تھا جو
کئی مسلمان مکے سے بھاگ کر آئے ان میں ایک عورت بھی آئی اور
پیچھے سے اس عورت کا خاوند کافر بھی آیا اور کہا کہ یہ شرط ہے کہ جو کوئی
مسلمان ہو کر تمہارے پاس آئے اُسے پھیر دو اتنے میں حضرت جبرئیلؑ
آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کافر کو جواب دو کہ
شرط مردوں کی ہے عورتوں کی نہیں یہ عورت جو مسلمان ہو کر آئی ہے
اس کو ہم پھیر نہ دیں گے سو یہ آیت اُتری

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب آویں تمہارے پاس مسلمان عورتیں
کافروں کے شہروں سے پھر آزماؤ تم اُن عورتوں کو کہ ان کے آنے کا
سبب سوائے اسلام لانے کے اور کچھ دنیا کا معاملہ نہ ہو یعنی کسی دنیا کی
بات پر کسی سے لڑ کر نہ آئی ہوں صرف واسطے دین ہی کے آئی ہوں اور
خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے ان کے ایمان لانے کو

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى
الْكُفَّارِ ؕ پھر اگر جانو تم کہ وہ عورتیں مسلمان ہیں تو پھر مت پھیر بھیجو
ان کافروں کی طرف کس واسطے کہ

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ
مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ
اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ نہ یہ عورتیں مسلمان حلال ہیں ان کے
خاوند کافروں پر اور نہ خاوند کافر حلال ہیں ان مسلمان عورتوں کو جو سبب
اسلام لانے کے جدائی ہوئی اور دو تم اے مسلمانو ان کے خاوند کافروں
کو جو ان کا خرچ ہوا ہو اُن عورتوں پر مہر سے یعنی جو عورتیں مسلمان ہو کر
آئی ہیں مہر اُن کا اُن کے اگلے خاوند کافروں کو دو جو ان کا خرچ ہوا ہو
اور نہیں گناہ تم پر اے مسلمانو جو ان عورتوں کو جو مسلمان ہو کر آئی ہیں
اپنے نکاح میں لاؤ جب دے چکو مہر ان کا

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ
وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ اور مت پکڑے رکھو اے مسلمانو اپنی عورتوں
کو جو کافر ہیں یعنی عورت اگر مسلمان نہ ہو اُسے طلاق دو اور مانگ لو
تم جو کچھ تمہارا خرچ ہوا ہو اُن کے مہر پر اور چاہیئے کہ کافر بھی مانگ لیویں
جو کچھ ان کا خرچ ہوا ہو ان کی عورتوں پر مہر سے یعنی اگر عورت مسلمان
ہووے اور خاوند اس کا کافر ہووے تو وہ خاوند کافر مسلمان ہوئی
عورت سے مہر دیا ہوا مانگ لیوے اور اگر مرد مسلمان ہوا اور عورت
کافر ہووے تو اس کافر عورت کو مہر دیکر طلاق دیوے

ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ○ یہ ہے تم پر حکم خدائے تعالیٰ کا اے مسلمانو حکم کرتا ہے خدائے ١٠
تعالیٰ تم میں اور خدائے تعالیٰ تمہاری سب مصلحتیں جانتا ہے حکم کرنے والا
ہے بہت اچھا جب یہ آیت آئی تو مسلمانوں نے اپنی کافر عورتوں کو مہر

Marfat.com

دے کر طلاق دیا اور مسلمان ہوئی عورتوں سے نکاح کیا اور کافروں نے
جو عورتیں مسلمان ہوئی تھیں ان کا مہر نہ دیا تب یہ آیت آئی
وَاِنْ فَاتَکُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ اِلَی الْکُفَّارِ
فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَا
اَنْفَقُوْا ط اور اگر اے مسلمانو گئیں کچھ عورتیں تمہاری بغیر مسلمان ہوئیں
کافروں پاس مرتد ہو کر ان کا مہر تمہارے ہاتھ نہ آیا تو پھر تم لوٹ لاؤ اور
لڑو پھر دو ان کو جن کو عورتیں مرتد ہو کر گئیں جتنا کچھ ان کا خرچ ہوا
تھا یعنی مہر اُن عورتوں کا جو مرتد ہو کر گئیں لوٹ میں سے ان کے خاوند
مسلمانوں کو دو۔ کہتے ہیں کہ چھ مسلمانوں کی عورتیں مرتد ہو کر کافروں میں
گئی تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹ کے مال سے اُن چھوں
مسلمانوں کو ان کی عورتوں کا مہر دیا
11 وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اور ڈرو
اس خدائے تعالیٰ سے جس پر ایمان لاتے ہو تم اے مسلمانو یہ حکم مہر دینے
کا اس حدیبیہ کی صلح تک تھا جب وہ شرطیں صلح کی موقوف ہوئیں یہ
حکم مہر دینے کا بھی موقوف ہوا کہتے ہیں کہ جب فتح مکے کی ہو چکی اور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کی بیعت سے فارغ ہوتے تب
عورتیں بھی بیعت کرنے لگیں تب یہ آیت آئی کہ
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ
عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ
وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ
بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ
فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
12 رَّحِیْمٌ ۝ اے نبی جب تیرے پاس آویں مسلمان عورتیں اسواسطے

کہ بیعت کریں تجھ سے اوپر ان شرطوں کے جو شریک نہ کریں خدائے
تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ چوری کریں اور نہ بُرا کام کریں
یعنی زنا نہ کریں اور نہ مار ڈالیں اپنے بچوں کو یعنی حمل وضع نہ کریں
اور نہ لاویں جھوٹ تہمت جوڑ کر اپنے ہاتھ پاؤں سے[1] یعنی حرام
کا پیٹ لا کر نہ کہیں خاوند کو کہ تیرا بچہ ہے میرے پیٹ میں
اور تیرے حکم سے اے نبیؐ باہر نہ جاویں یعنی سوائے حکم شرع
کے کچھ اور نہ کریں جب یہ شرطیں قبول کریں تو پھر بیعت کر ان
عورتوں کو اور گناہ بخشوا ان کے خدائے تعالیٰ سے بیشک خدائے تعالیٰ
بخشنے والا ہے مہربان جو کوئی توبہ کرتا ہے جان و دل سے خدائے تعالیٰ
اس کے سب گناہ بخشتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بعضے مسلمان واسطے لالچ کے
یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے اور خبر مسلمانوں کی ان سے کہا
کرتے تھے ان کے حق میں یہ آیت آئی۔
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ
كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ اے وہ 13 ع ۸
لوگو جو ایمان لاتے ہو مت دوستی کرو اس قوم سے جس قوم
پر غصہ ہے خدائے تعالیٰ کا یعنی یہودیوں سے دوستی نہ کرو
بیشک وہ قوم یعنی یہودی نا امید ہوتے ثواب آخرت کے
سے جیسے نا امید ہوتے کافر قبروں والوں سے یعنی جو لوگ
کافر ہوئے وہ نا امید ہیں آخرت کے ثواب سے ایسے ہی یہ
یہ یہودی جو منکر نبوت کے ہیں ان کو بھی ہرگز آخرت
میں ذرہ ثواب نہ ملے گا یہ جتنے نا امید ہیں ان سے دوستی
مت کرو۔

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰیَةً

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ
1 وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ پاکی کہی خاص اللہ کو اس چیز نے
کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور اس چیز نے کہ بیچ زمین کے ہے اور وہ
غالب ہے کہ حکم اس کا کسی طرح رد نہ ہووے اور درست کار ہے
کہ خلل اس کے کام میں راہ نہ پاوے۔ نقل ہے کہ اصحابوں نے کہا
کہ آیا کونسا عمل کریں ہم کہ دوزخ سے رہائی ہووے اور جنت ہاتھ

[1] یعنی کسی پر جھوٹا دعوہ کریں یا جھوٹی گواہی کریں یا کسی معاملہ میں جھوٹی قسم کھاویں اپنے دل سے بنا کر الخ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

آتے یہ آیت آئی کہ یا ایہا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ
تنجیکم من عذاب الیم ٥ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ اے قوم آیا وہ جو
چاہتے تھے تم یعنی وہ عمل ایمان اور جہاد ہے اصحابوں نے موت سے
کراہیت کی یہ آیت آئی کہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ ٥ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا ۲
تَفْعَلُوْنَ ٥ اے وہ کوئی کہ ایمان لاتے ہو تم کیوں کہتے ہو ۳
اس چیز کو کہ نہیں کرتے ہو تم بڑا ہے ازروئے خشم کے اللہ کے
نزدیک وہ کہ کہو تم وہ چیز کہ نہ کروگے تم اور بعضے علماء کہتے ہیں
حکم آیت کا عام ہے یعنی جو بات کہ کہے اور نہ کرے داخل اس
عتاب میں ہے اور وہ علماء بھی کہ خلق کو ساتھ نیک عمل کے کہیں
اور آپ نہ کریں اس سیاست میں ہوویں گے حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں دیکھا کہ جو لوگ کہ عالم
لوگوں کو کہتے اور آپ نہ کرتے ہونٹ ان کے ساتھ قینچیوں آتشیں
کے کاٹتے تھے

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ
صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ٥ تحقیق کہ اللہ دوست ۴
رکھتا ہے ان لوگوں کو کہ لڑائی کرتے ہیں بیچ راہ اس کی کے صف
مارے ہوتے مقابل دشمن کے گویا کہ وہ لوگ بیچ مضبوطی کے
بنیاد ہیں اژدحات کی یہ کنایت ہے ثابت قدمی ان کی سے بیچ
معرکۂ حرب کے

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ
وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ؕ فَلَمَّا
زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ
۵ الْفٰسِقِیْنَ ٥ اور یاد کر اس کے تئیں کہ کہا موسیٰؑ نے خاص گروہ
اپنے کو یعنی بنی اسرائیل کو کہا اے قوم میری کیوں ایذا دیتے ہو تم
خاص مجھ کو یعنی نہ سننے فرمان کے اور تحقیق جانتے ہو تم وہ کہ میں
بھیجا ہوا اللہ کا ہوں طرف تمہارے اور تمہارے تئیں بھی معجزوں
سے ظاہر ہوا ہے پیغمبر ہونا میرا یعنی شبہ نہیں رہا تو بھی میری بات
نہیں سنتے پس جس وقت کہ پھرے بنی اسرائیل یعنی فرمان قبول کرنے سے
موسیٰ علیہ السلام کے پھیر اللہ نے دلوں ان کے کو صفت یقین کی سے
اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ساتھ پہچاننے اپنے کے گروہ باہر گئے ہوؤں کو
دائرہ فرمان کے سے

وَاِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ
التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ
اَحْمَدُ ؕ کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے قوم اپنی کو اے بیٹو یعقوب کے
تحقیق کہ میں بھیجا ہوا ہوں اللہ کا طرف تمہارے ساتھ معجزوں کے اس
حالت میں کہ باور رکھنے والا ہوں میں خاص اس چیز کو کہ آگے میرے ہے کتاب توریت
سے یعنی آگے مجھ سے نازل ہوئی ہے اور میں سچ جانتا ہوں کہ وہ نزدیک اللہ کے
سے ہے اور خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ اس پیغمبر کے کہ آتا ہے یعنی ساتھ
دین کامل کے نام اس کا احمد[۵] ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تعریف کرنیوالا

۵ حضرت کے بہت سے نام ہیں ان میں سے سب سے مشہور و معروف محمد اور احمد ہے اور قبل آپ کے کسی نے اپنے لڑکے کا نام نہیں رکھا تھا مگر قریب ولادت آپ کے بعض عرب نے اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا اسلیے کہ کاہنوں اور احباروں سے سنا کہ ملک عرب میں ایک نبی عنقریب پیدا ہونے والا ہے کہ جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا! اسلیے چند لوگوں نے اس امید پر یہ نام رکھا اور یہ لوگ قریب کل پندرہ اشخاص کے تھے غرض یہ نام حضرت ہی کے لیے خاص ہے اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ آپ کا نام قبل پیدائش کے کتب سابق میں احمد مذکور ہے اور قرآن میں محمد اور محمد کے معنی محمود کے ہیں اور چونکہ آپ قبل حمد کرنے لوگوں کے حمد خدا کی بجا لاتے اور آخرت میں ایسا ہی کریں گے اور لوگوں کی شفاعت کریں گے اس سبب سے لوگ آپ کے مدح خواں ہوں گے اور نیز آپ کو مقام المحمود اور لواء الحمد اور سورۃ الحمد عنایت ہوئی اور بعد کھانے اور پینے دعا وغیرہ کے آپ کے لیے حمد مشروع گردانا گیا ہے اور آپ کی امت کو خطاب حمادین کا ملا غرض جمیع انواع حمد و حسن خلق و صفات حمیدہ آپ میں موجود ہونے کے سبب سے آپ کا نام مبارک بھی محمد رکھا گیا تاکہ اسم بامسمیٰ ہو جائے اور بعضوں نے کہا ہے کہ احمد کر فرشتوں میں مشہور ہیں اور محمد کر آدمیوں میں۔ آپ کے نام قریب تین سو کے ہیں اور بالاتفاق قرآن میں جو مذکور ہیں وہ یہ ہیں شاہد، مبشر، نذیر، مبین، داعی الی الخیر، سراج منیر، المذکر، الرحمۃ، النعمۃ، الہادی، الشہید، الامین، مزمل، مدثر، المتوکل اور اسماء مشہورہ سے یہ ہیں المختار، المصطفیٰ، الشفیع، المشفع، الصدوق، المصدق ۱۲ کذا فی فتح الباری یہ فرمایا احوال کتاب والوں کا جو حضرتؐ کی خبر چھپاتے تھے ۱۲ منہ

Marfat.com

بہت اور تبیان میں ہے کہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیچ زبان سریانی سے مجیا ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ بھیجے اللہ سا تھ تمہارے اس کو پیچھے مسیح کے

۶ فَلَمَّا جَآءَهُم بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ٥
پس اس وقت کہ آیا عیسیٰ علیہ السلام پاس اُن کے ساتھ معجزوں روشن کے کہا انہوں نے یہ جو دکھاتا ہے ہم کو جادو ہے ظاہر یعنی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ وہ جادو کرتا ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
۷ الظّٰلِمِيْنَ ٥ اور کون ہے ستم گار زیادہ اس کسی سے کہ باندھے اوپر
اللہ کے جھوٹ کو یعنی پیغمبر اس کے کو جھوٹ مانے اور آیتیں اس کی کو سحر جانے اور حالانکہ وہ جھوٹ جاننے والا بلایا جاتا ہے طرف دین اسلام کے اور اللہ راہ نہیں دکھلاتا قوم ستمگاروں کو اور لباب میں آیا ہے کہ کتنے دن وحی طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ آئی تھی کعبؓ بیٹے اشرف کے نے یہود کو کہا کہ خوشخبری ہو تم کو اللہ نے محمدؐ کو فراموش کیا اور کام اس کا اتمام کو نہیں پہنچنے کا یہ بات بیچ جناب آنحضرتؐ کے پہنچی اور غبار آزردگی کا اوپر دل مبارک کے بیٹھا جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لاتے

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
۸ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ٥ چاہتے ہیں
کافر یہ کہ ٹھنڈا کریں نور اللہ کا ساتھ مونہوں اپنے کے یعنی گفتار ناپسندیدہ سے اور اللہ تمام کرنے والا ہے نور دین کو اور شرع سید المرسلینؐ کو آگے قائم ہونے قیامت کے کہ قیامت تک نور دین اسلام کا رہے اور اگرچہ کراہیت رکھیں کافر اس سے اور کراہیت ان کی کو اثر نہ ہووے بیچ ٹھنڈا کرنے چراغ صدق و صواب کے ہیں مانند ارادۂ خفاش کے کہ بے اثر ہے یعنی چمگادڑ چاہتا ہے کہ آفتاب نہ ہووے پس چاہا اس کا نہیں ہوتا

هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ٥ ع

وہ ہے وہ اللہ کہ بھیجا پیغمبرؐ اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ سبب ہدایت کا ہے یعنی قرآن اور ساتھ حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تا غالب کرے اس دین کو اوپر سب دینوں کے مراد یہ ہے کہ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کریں گے سب لوگ دین اسلام قبول کریں گے اور اگرچہ کراہیت کرتے ہیں مشرک دین محمدیؐ سے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ
۱۰ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ٥ اے گروہ مسلمانوں کے آیا دلالت
کروں میں تم کو اوپر سوداگری کے کہ چھڑا دے تم کو عذاب درد دینے والے سے پس وہ سوداگری بیان کرتا ہے کہ

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
۱۱ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ یعنی ایمان لاؤ تم مراد ایمان لانے سے یہ ہے
کہ ثابت رہو دین پر ساتھ اس اللہ کے کہ اس کو واحد کہتے ہیں اور ساتھ پیغمبر اس کے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور لڑائی کرو ساتھ کافروں کے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالوں اپنے اپنے کے۔ یعنی سلاح خریدو اور خرچ راہ کرو مال اپنے سے اور ساتھ جانوں اپنی کے یہ جو مذکور ہوا یعنی ایمان اور جہاد بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم کہ جانو تم تجارت کے معنیٰ ایک بزرگ نے فرمایا کہ غیر حق کو دو اور حق خریدو کہ چیز کام کی وہی ہے۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ
۱۲ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥ بخشے اللہ خاص تم کو گناہ تمہارے اور داخل
کرے تم کو یعنی آخرت میں بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں ان کے سے نہریں اور بیچ گھروں پاکیزہ کے کہ اس میں ہو ویں بیچ باغوں دائمی کے کہ گھر قائم رہنے والا ہے وہ بخشنا اور داخل کرنا بہشت کا فیروزی بڑی ہے

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ
۱۳ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ اور خاص تم کو نعمت ہے دوسری بیچ دنیا کے
کہ اس کو دوست رکھتے ہو تم فتح اللہ کی طرف سے یعنی اوپر قریش کے

Marfat.com

اور فتح نزدیک یعنی فتح مکہ کی یا فارس اور روم کی اور خوشخبری دے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو یعنی نصرت دنیا میں اور جنت
عقبیٰ میں
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا
قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى
اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت
طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ
فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا
ظَاهِرِينَ ۝ اے گروہ مسلمانوں کے (مراد انصار ہیں کہ بیچ عقبہ ثانیہ ع ۱۴ ۱۰
کے بیعت کی تھی اور کہتے ہیں وہ ستر آدمی تھے یا سب مسلمانوں کو
خطاب ہے کہ ہو تم یاری کرنے والے دین اللہ کے کو اور پیغمبر اس کے
کو یعنی اے محمد نصرت طلب کرو قوم اپنی سے جیسے نصرت طلب کی
اور کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے خاص حواریوں کو کہ کون ہیں یار
اور یاری کرنے والے میری طرف نصرت اللہ کے یا کون ہیں مدد کرنے
کرنے والے میری بیچ دعوت کرنے خلق کے طرف نصرت اللہ کے
کہا حواریوں[۱] نے کہ اس راہ میں ہم ہیں مدد کرنے والے دین
اللہ کے پس ایمان لائے بسبب دعوت ان کی کے ایک گروہ
بیٹوں یعقوبؑ کے سے ساتھ عیسیٰ کے اور اس کو بندہ اور
رسول اللہ کا جانا اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا کہ اس کو
بیٹا اللہ کا کہتے تھے اور جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوتے موافق سب مومنوں کے فرمایا
کہ عیسیٰؑ بندہ اللہ کا اور رسول اس کا ہے اس گروہ نے
تقویت پائی اور اللہ نے فرمایا کہ پس قوت دی ہم نے ان لوگوں
کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ عیسیٰؑ کے اور کہتے تھے بندہ اور رسول
اللہ کا ہے اوپر دشمنوں ان کے کہ عیسیٰ کو اللہ کہتے تھے پس ہوتے
مسلمان غلبہ کرنے والے اوپر کافروں کے واللہ اعلم بالصواب۔

سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
نہایت ستھرائی اور پاکیزگی سے یاد کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کو سب جو کچھ
کہ ہے آسمانوں اور زمین میں پھر وہ کیسا خدائے تعالیٰ ہے کہ
الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ ہمیشہ سے ۱
بادشاہ ہے اور ہمیشہ بادشاہ رہے گا جو پاک ہے سب عیبوں اور
نقصانوں سے زبردست ہے حاکم ہے درست حکم کرنے والا
هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ[۲] رَسُولًا مِّنْهُمْ
وہ خدائے تعالیٰ جس نے اٹھایا یعنی پیدا کیا بغیر پڑھے ہوئے لوگوں
میں ایک پیغمبر ان ہی کی قوم میں سے یعنی اکثر مکے کے لوگ بغیر پڑھے
ہوئے تھے ان میں پیدا کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول سو وہ
کیسا ہے کہ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۝ پڑھتا ہے اور سناتا ہے ان بغیر پڑھے
ہوؤں کو آیتیں خدائے تعالیٰ کی اور پاک کرتا ہے ان کو کفر اور شرک
کی نجاست سے اور سکھاتا ہے ان کو قرآن اور دانائی شریعت دین کی
۲ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ اور
بیشک تھے وہ لوگ پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے
سے ہر طرح بیچ گمراہی ظاہر کے جو وہ شرک ہے
وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ
۳ الْحَكِيمُ ۝ اور پیدا کیا اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ایک

---

۱ حضرت عیسیٰ کے بعد ان کے یاروں نے بڑی محنتیں کیں ہیں تب ان کا دین نشر ہوا ہمارے حضرتؐ کے پیچھے خلیفوں نے ان سے زیادہ کیا ۱۲ منہ رح ۲ ان پڑھے عرب کے لوگ تھے کہ جن کے پاس نبی کی کتاب نہ تھی۔

Marfat.com

دوسری قوم ان ہی میں سے جو نہیں ملی ان سے مراد وہ مسلمان ہیں جنہوں نے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا اور ایمان لائے ہیں اور قیامت
تک سب مسلمان ان میں داخل ہیں اور شامل ہیں اور وہ خدائے تعالیٰ
جس نے وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہے وہ زبردست
صاحب عقل اور حکمت ہے

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ
۴ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ٥ یہ پیدا کرنا پیغمبر کا اور یہ مرتبہ پیغمبری کا دینا
فضل اور انعام خدائے تعالیٰ کا ہے جسے چاہتا ہے اُسے دیتا ہے
اور جسے لائق جانتا ہے اسے پیغمبر کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ ہے
صاحب بڑی بزرگی کا اور بہت بڑائی کا

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا
كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ط کہاوت ہے ان لوگوں کی
جن سے اُٹھوائی ہے توریت یعنی حکم کیا انہیں کہ جو توریت میں لکھا
ہے وہی کام کرو پھر انہوں نے نہ اُٹھایا وہ بوجھ یعنی جو توریت میں لکھا
تھا سو کام نہ کیا فقط پڑھتے ہی رہے پھر ان کی مثل گدھے کی ہے
کہ اُٹھاتا ہے کتابوں کو

بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ط
۵ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ بُری کہاوت ہے اور
مثل ہے اس قوم کی جنہوں نے جھوٹا کہا خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو یعنی
قرآن کو کہا یہ کلام خدا کا نہیں ہے اور خدائے تعالیٰ نہیں راہ دکھاتا ظالم
کی قوم کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں اور
کہتے ہیں نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ یعنی ہم بیٹے خدا کے ہیں محبت
میں اور وہ باپ ہے پرورش میں اور ہم دوست ہیں خدائے تعالیٰ
کے اور اپنی شیخی میں کہتے ہیں لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ
هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى یعنی کوئی بہشت میں نہیں جانے کا مگر جو کوئی کہ وہ
ہوگا یہود یا نصاریٰ پھر خدائے تعالیٰ اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو فرماتا ہے کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ
اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ
۶ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے وہ کوئی
جو تم یہودی ہو اگر تم گمان لیجاتے ہو کہ تم دوست ہو خدائے تعالیٰ کے سوائے
سب لوگوں کے یعنی سوائے تمہارے کوئی آدمی دوست خدائے تعالیٰ کا
نہیں ہے تو پھر تم آرزو مت کرو موت کی اگر تم اس بات میں سچے ہو
یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہم دوست خدائے تعالیٰ کے ہیں تو تم آرزو موت کی
کرو کس واسطے کہ خدائے تعالیٰ کے دوستوں کو دنیا میں بہت مصیبت ہے
اور بعد مرنے کے انہیں بے نہایت عیش اور نعمتیں ہیں جو تم مرو تو تم بھی
ان نعمتوں کو پہنچو سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ط وَاللّٰهُ
۷ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ٥ اور نہیں کریں گے آرزو مرنے کی کبھی ہرگز
بسبب اس کے جو بھیج چکے ہیں اپنے ہاتھوں سے یعنی انہوں نے جو کام
کیے ہیں کہ توریت میں صفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کو بگاڑا ہے
اور تعریف کو ان کی پھیرا ہے یہ جانتے ہیں کہ جو ہم نے کیا ہے سب کا
حساب ہوگا اس واسطے مرنے سے ڈرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ سب جانتا
ہے جو کچھ یہ ظلم کرتے ہیں

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ
مُلٰقِيْكُمْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود سے کہ بیشک وہ
موت جس سے تم بھاگتے ہو پھر وہی موت مقرر ملنے والی ہے تم کو یعنی
موت تم کو مقرر آئے گی بہتیرا تم اس سے بھاگو وہ نہیں چھوڑنے کی اور
بعد مرنے کے

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
ع ۸ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ پھر پھرائے جاؤ گے یعنی تمہیں گھیر لاویں گے ۱۱
طرف جاننے والے چھپے اور کھلے کے یعنی خدائے تعالیٰ تو جاننے والا ہے
سب چھپے اور ظاہر کام اور احوال کا اس کے آگے تم کو لاویں گے وہ خبر دیوے گا
اور بتادے گا تم کو جو کچھ تم دنیا میں کام کرتے تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ
يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ
۹ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ اے وہ کوئی کہ جو تم ایمان
لائے ہو خدائے تعالیٰ کی وحدانیت پر اور اس کا حکم بجالاتے ہو تو جب آواز

سلہ یہود کی بھی خرابی تھی کہ دین کھتے ہوئے دنیا کے واسطے چھوڑ دیتے اس بات سے ہم کو منع کیا جمعہ کا تقید بھی ایسا ہی ہے کہ اس وقت دنیا کے کام میں نہ لگو ۱۲ منہ رحمہ اللہ

Marfat.com

دی جاوے یعنی پکاریں جب واسطے نماز کے جمعہ کے دن پھر جلد جاؤ طرف
یاد کرنے خدائے تعالیٰ کے یعنی واسطے نماز کے شتاب جاؤ اور چھوڑ دو
بیچنا اور خریدنا جو معاملہ دنیا کا چھوڑنا اور نماز کو جلد جانا بہتر ہے تمہارے
واسطے جو دنیا کی سوداگری کا فائدہ ایک دو دن ہے اور اس نماز کا فائدہ
کبھی کم نہ ہوگا اور اس میں سستی اور تغافلی نہ کرو اگر ہو تم جاننے والے
اس نفع کے

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ
10 تُفْلِحُوْنَ ٥ پھر جب نماز پڑھ چکو تو پھر پھیل جاؤ زمین میں یعنی اپنے
اپنے کاروبار دنیا کے میں مشغول ہو اور ڈھونڈو روزی خدائے تعالیٰ
کے فضل سے اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کو بہت شاید کہ تم چھٹکارا پانے
والے ہو اپنے گناہوں سے اور دین و دنیا کا فائدہ پاؤ کہتے ہیں کہ ایک
دن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور سب اصحابؓ
حاضر تھے اور سنتے تھے کہ یکایک شام سے کاروان بھرا ہوا غلہ کا آیا اور
ان دنوں مدینے میں کال تھا اور دستور تھا کہ جب کاروان سلامت آتا
تو ڈھول بجاتے تھے تاکہ سب کو خبر ہو اور غلہ خریدنے کو آویں ڈھول
کی آواز سنتے ہی سب لوگ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے
اٹھ کر واسطے خریدنے غلے کے چلے گئے اور سوائے بارہ آدمی کے جو چار
ان میں سے اصحاب کبار اور خلفائے راشدین ہیں کوئی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ رہا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ان بارہ آدمیوں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اگر تم بھی آہستہ آہستہ چلے
جاتے تو تمہارے پیچھے ایک آگ جنگل سے آتی اتنے میں یہ آیت آئی

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَ
تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ط اور جب دیکھیں کاروان کو یا سنیں ڈھول کی
آواز جو بجاتے ہیں کارواں کے آنے سے تو چلے جاتے ہیں اس کی طرف
تو پہلے خرید لیں غلہ اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
منبر پر کھڑا ہوا خطبہ پڑھتا ہوا

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ط
11 وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٥ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں
کو جو تجھے چھوڑ کر خطبہ پڑھتے ہوئے غلہ خریدنے جاتے ہیں کہ وہ جو
خدائے تعالیٰ کے پاس ہے نعمت ثواب نماز کا اور خطبہ سننے کا بہت اچھا
ہے اور نفع ہے زیادہ تماشے اور سوداگری سے اور خدائے تعالیٰ
بہت اچھا ہے سب روزی دینے والوں سے یعنی جتنے سخی اور لنگر
دینے والے جو ہیں جن لوگوں کو ہمیشہ خیرات دیتے ہیں اگر ایک دن وہ
لینے والا ان سے لڑے یا جھگڑے یا برا کہے تو وہ دینے والا اس
سے بیزار ہو اور پھر اسے نہ دے اور خدائے تعالیٰ ایسا ہے جو
کیسی ہی نافرمانی اس کی کرے اپنے کرم سے اس کی روزی موقوف
نہیں کرتا۔ سبحان اللہ وبحمدہ

سورۃ المنٰفقون مدنیّۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی احدیٰ عشرۃ اٰیۃ

پانچویں برس ہجرت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مریسیع
کی لڑائی فتح کر کے مدینہ منورہ کی طرف پھرے راہ میں ایک کنویں
پر سنان بیٹا برجہنی کا جو ہم عہد اور ہم قسم عمر بیٹے عوف انصاری کا
قبیلۂ خزرج سے تھا اور جہجاہ بیٹا سعد غفاری مہاجرین سے جو ہمسایہ
حضرت عمرؓ بن خطاب کا تھا ان دونوں میں یعنی سنان اور جہجاہ میں
کنویں پر لڑائی ہوئی جہجاہ نے سنان کو ایک طمانچہ ایسا مارا جو اس کے
منہ سے لہو نکلا اس نے اپنے لوگوں انصاریوں کو پکارا اور جہجاہ نے بھی اپنے
حمایتی مہاجرین کو بلایا دونوں طرف سے لوگ ہتھیار لیکر دوڑے اور بڑا
ہنگامہ اٹھا بارے لوگوں نے آن کر صلح کروادی لیکن عبداللہ بیٹے
ابی سلول[1] کے نے جو منافق تھا زبان درازی کی اور کہا کہ ہم نے ان
مہاجروں کو اپنے شہر میں جگہ دی اور حمایت کی اور انہوں نے ہمارے
طفیل زور پکڑا اور یہ ہم ہی سے ایسا سلوک کرتے ہیں یہ کہکر اور کہا کہ

[1] عبداللہ بن ابی سلول۔ سلول عبداللہ کی ماں کا نام تھا اور منافقین میں یہ سب سے زیادہ مفسد اور شریر تھا ۱۲ مصح

Marfat.com

جب مدینے میں ہم پھر جاویں گے تو صاحب عزت نکال دیں گے
مدینے سے خراب حال کو اس منافق نے اپنے تئیں صاحب عزت
کہا اور خراب حال سے اشارہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
یہ بات زید بیٹے ارقم کے نے سُنکر سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے آن کر کہی حضرتؐ نے سُن کر فرمایا کہ ابھی گرم دھوپ میں
کوچ کرو تو ہنگامہ موقوف ہووے اُسید بیٹے حضیر کے نے پوچھا
کہ یا حضرت ایسی گرم دھوپ میں کوچ فرمانے کا کیا سبب ہے ؟
حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے ابی سلول کے بیٹے کی بات نہیں سُنی جو اُس
نے یوں کہا اُسید نے عرض کی کہ یا حضرتؐ کسی کو فرماؤ تو اس منافق کو
قتل کرے اتنے میں یہ خبر ابی سلول کے بیٹے نے سُنی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور قسم کھائی کہ یہ بات میں نے نہیں کہی
زید نے جھوٹ کہا اور لوگوں نے بھی کہا کہ شاید زید نے جھوٹ کہا ہو گا
زید نے کھسیانا ہو کر جناب الٰہی میں عرض کیا کہ یا الٰہی تو مجھے سچا کر میں
نے جھوٹ نہیں کہا خدائے تعالیٰ نے یہ سورۃ بھیج کر زید کو سچا کیا اور
منافق کا جھوٹ آشکارا ہوا

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ
لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ جب آتے ہیں تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم منافق یعنی ابی سلول کا بیٹا اور اس کے یار آن کر کہتے ہیں کہ
گواہی دیتے ہیں ہم کہ بیشک تو بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ
١ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ تو
بیشک بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے ان کے کہنے پر کیا موقوف ہے
اور خدائے تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ
ہم مسلمان ہیں یعنی یہ منافق جو قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تو رسول اللہ ہے
سو تو رسول اللہ کا بیشک ہے پر یہ منافق منہ پر یہ بات کہتے ہیں اور
دل میں سچ نہیں جانتے کہ تو رسول اللہ ہے ان کی قسم جھوٹی ہے

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً پکڑا ان منافقوں نے اپنی قسموں
کے تئیں ڈھال یعنی قسم کھا کر اپنے تئیں بچاتے ہیں قتل اور قید ہونے
سے

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ پھر روکتے ہیں لوگوں کو مسلمان ہونے سے یعنی چھپ کر ٢
لوگوں کو بہکاتے ہیں یا آپ کو خدا کی راہ میں لڑنے سے تھامتے ہیں.
بیشک وہ لوگ یہ برا کام کرتے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ یہ اس واسطے ہے کہ یہ منافق ٣
ایمان لاتے ہیں زبان سے پھر کافر ہوتے ہیں دل سے یعنی ظاہر میں
مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور خلوت میں کافروں سے کہتے
ہیں کہ ہم تمہارے دین میں ہیں پھر مہر رکھی ہے خدائے تعالیٰ نے ان
کے دلوں پر پھر وہ نہیں سمجھتے کیفیت ایمان کی

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ
يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ اور جب دیکھتا ہے تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں کو تو اچھے لگتے ہیں ان کے ڈیل تجھ کو
اور اگر کچھ کہتے ہیں تو سنتا ہے تو ان کی باتیں اور ان کی قسمیں سچی جانتا
ہے اور دراصل وہ ایسے احمق ہیں

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ جیسے کہ سوکھی لکڑیاں ہیں
دیوار سے لگی کھڑی ہوئیں یعنی گویا کہ کاٹھ کی صورتیں ہیں جو نہ سنیں
کچھ اور نہ دیکھیں

يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ جو آواز سنتے ہیں تو جانتے
ہیں کہ ہم ہی پر آئے یعنی ایسے ڈرتے ہیں کہ جو آواز سنتے ہیں تو یہی سمجھتے
ہیں کہ ہمارا نفاق ہی ظاہر ہوتا ہے

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ٤
وہ دشمن ہیں ان سے بے ڈر مت رہ ہلاک کرے ان کو خدائے تعالےٰ
کیسے پھرے جاتے ہیں راہ سیدھی اسلام کی سے کہتے ہیں کہ جب یہ آیت
اتری تو قوم نے اُبی سلول کے بیٹے کو کہا کہ یہ آیت تیرے حق میں اتری
ہے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر توبہ کر اور بخشوا اُس منافق
نے اس بات سے منہ پھیر کر کہا کہ اے قوم تم نے کہا کہ مسلمان ہو ایمان
لایا میں پھر کہا مال کی زکوٰۃ دے میں نے وہ بھی دی اب یہی باقی رہا ہے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں سجدہ کروں تب یہ آیت آئی کہ

Marfat.com

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ اور جب کہتے ہیں منافقوں کو کہ آؤ عاجزی
کرو تو بخشواوے تم کو پیغمبر خدائے تعالیٰ کا تب منافق سر اپنا پھیرتے
ہیں اس بات سے اور نہیں مانتے
وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ٥ اور ٥
دیکھتا ہے تو ان کو جو اڑ رہتے ہیں اور نہیں آتے گناہ بخشوانے کو اور
وہ غرور کرنے والے ہیں
سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط
لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ
الْفٰسِقِیْنَ ٥ برابر ہے ان پر جو بخشواتو یا نہ بخشوا ان کو ہرگز ٦
نہیں بخشے گا ان کو خدائے تعالیٰ بیشک نہیں خدائے تعالیٰ راہ دکھاتا
ہے نیکی اور بھلائی کا حکم نہ ماننے والوں کو
هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا ط یہ منافق وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں
آپس میں کہ کچھ خرچ نہ دو ان کو جو پیغمبر خدائے تعالیٰ کے پاس ہیں جب
تک جدا جدا ہو کر چلے جاویں اور یہ نہیں جانتے کہ
وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ
الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَهُوْنَ ٥ اور خدائے تعالیٰ کے ہیں خزانے ٧
آسمانوں اور زمین کے یعنی سب خزانوں کا مالک خدائے تعالیٰ ہے لیکن
اس بات کو منافق نہیں سمجھتے اور
یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ
الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط کہتے ہیں منافق کہ اگر اس سفر سے پھر جاویں
ہم مدینے کو تو مقرر نکالدے زور آور مدینے سے خراب حال کو یعنی ابی
سلول کے بیٹے نے اشارہ اور رمز کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینے
سے نکال دیوے اور یہ نہیں جانتا وہ منافق کہ
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ
ع ٨ ١٢ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥ع اور واسطے خدائے تعالیٰ کے ہے زور
اور غلبہ یعنی زور آور ہے خدائے تعالیٰ سب سے اور پیغمبر اس کا ہے اور
ایمان والے ہیں اسے پر یہ بات منافق نہیں جانتے کہتے ہیں کہ جب
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح کر کے پھرے اور شہر مدینہ کے نزدیک
پہنچے تو اسی منافق کا بیٹا عبداللہ نام مومن مخلص تھا اس نے جس اونٹ
پر اس کا باپ سوار تھا اسے بٹھا کر اونٹ کے ہاتھ پر کھڑا ہو کر باپ کو
کہا کہ تجھے شہر میں نہیں جانے دینے کا جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم رخصت نہ دیویں اور جانے تو کہ خوار اور ذلیل سب سے زیادہ تو
ہی ہے اور صاحب عزت سب سے وہ ہے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی سواری آئی اور یہ حال دیکھا تب حضرت نے فرمایا کہ شہر میں جانے
دے تب عبداللہ بن ابی سلول نے اپنے باپ کو چھوڑا اب خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ
وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ
٩ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ٥ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو
چاہیئے کہ نہ بھلاوے تم کو مال تمہارا اور اولاد تمہاری خدائے تعالیٰ
کی یاد سے اور جو کوئی ایسا کام کرے گا یعنی مال اور فرزندوں
میں مشغول ہو کر یاد خدائے تعالیٰ کی بھولے گا پھر وہی لوگ
نقصان میں ہوں گے قیامت کو
وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اور خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے روزی
دی ہے تم کو پہلے اس سے جو آوے تم میں سے ایک کو موت یعنی
مرنے سے پہلے خیرات کرو اور حق مسکین اور محتاجوں کا دو
اور نہیں تو
فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ لا
١٠ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ٥ پھر کہوے گا اے پروردگار
میرے کیوں نہ ڈھیل دی مجھے تھوڑی دیر دنیا میں یعنی تھوڑی مدت
اور کیوں نہ جیتا رکھا مجھے تو پھر میں خیرات کرتا اور زکوٰۃ دیتا اور ہوتا
میں نیک بختوں نیک کام کرنے والوں سے
وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ط اور ہرگز ڈھیل
نہ دے گا خدائے تعالیٰ کسی کو جس وقت آوے گا وقت موت اس
کی کا

Marfat.com

۱۱ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور خدائے تعالی جانتا ہے
ان چیزوں کو جو تم کرتے ہو یعنی خدائے تعالی سے کوئی کام تمہارا چھپا ہوا نہیں اور نہیں چھپنے کا ع ۳ ۲ ۱۴

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ آيَةً

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
۱ قَدِيْرٌ ۝ ساتھ پاکی اور پاکیزگی کے تعریف کرتی ہے خاص اللہ کو
جو چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے خاص
اسی کو ہے بادشاہی زمین اور آسمان کی اور خاص اسی کو ہے تعریف
یعنی وہ لائق ہے تعریف کے اور وہ اوپر سب چیز کے زور آور ہے
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ
۲ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وہ اللہ ایسا ہے
کہ پیدا کیا تم کو اے آدمیو پس بعضے تم میں سے کافر ہیں اور بعضے
تم میں سے ایمان لانے والے ہیں اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے
ہو تم دیکھنے والا ہے اور معاملہ ساتھ تمہارے موافق اعمال تمہارے
کے کرے گا
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ
۳ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ پیدا کیا
آسمانوں اور زمین کو ساتھ راستی کے یا ساتھ حکمت کے یا کلمہ
کن کہنے سے اور صورت کھینچی تمہاری پس خوبصورت کی صورت تمہاری
ساتھ درازی قد کے برابر کرنے اعضا کے قول علماؤں کے تفسیر
میں اس آیت کے بہت ہیں لیکن واسطے طول کے اس جگہ نہیں لکھے
اور طرف اس کے ہے بازگشت سب کی
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
۴ الصُّدُوْرِ ۝ جانتا ہے ساتھ علم کامل کے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے
ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے اور جانتا ہے وہ چیز کہ چھپاتے ہو
تم اس کو اور وہ چیز کہ ظاہر کرتے اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ
اس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا
وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ آیا نہیں آئی ۵
پاس تمہارے اے مکے والو خبر ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے آگے تم سے
مراد اولاد قابیل اور عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ ہیں پس چکھا انہوں نے
عذاب کام اپنے کا یعنی نقصان کفر اپنے کا دنیا میں جیسے غرق ہونا اور
باد صرصر اور صیحہ کے عذاب سے ہلاک ہونا اور خاص ان کو ہے یعنی
آخرت میں عذاب درد دینے والا
ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى
اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ یہ عذاب خاص ان کے تئیں ہے ۶
بسبب اس کے کہ تھے آتے ہوئے طرف ان کے پیغمبر ہمارے پاس ان
کے ساتھ معجزوں کے ایسے معجزے کہ روشن تھے پس کہا انہوں نے
آیا آدمی مانند ہمارے ہیں راہ دکھلاتے ہیں ہم کو یعنی تعجب کیا پس
کافر ہوئے یعنی ساتھ پیغمبروں کے اور منہ پھیرا اور بے پروا ہے
اللہ یعنی ایمان خلق کے سے اور اللہ بے پروا ہے یعنی عبادت بندوں
کی سے تعریف کے لائق ہے اگرچہ تعریف نہ کرے کوئی
زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى
وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ گمان لے گئے وہ لوگ کافر ہوئے اس سے کہ ۷
اٹھائے نہ جاویں گے کہ تو اے محمدؐ کہ اٹھائے جاؤ گے اور قسم پروردگار
میرے کی کہ البتہ تم اٹھو گے قیامت میں پس خبر دیئے جاؤ گے ساتھ
اس چیز کے کہ کی ہے تم نے دنیا میں اور یہ یعنی اٹھانا اور جزا دینی
اوپر اللہ کے آسان ہے
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ پس ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور ۸

Marfat.com

پیغمبرؐ اس کے کے یعنی ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ساتھ اس
روشنی کے کہ بھیجی ہم نے اوپر محمدؐ کے مراد قرآن ہے اور اس کو نور کہا
اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اقرار یا انکار دانا ہے

یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِکَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ط
یاد کرو تم اس دن کو کہ جمع کرے اللہ تم کو واسطے اس چیز کے کہ بیچ
دن جمع کے ہے یعنی حساب اور جزا قیامت کو دن جمع کا کہا اس
واسطے کہ اس دن آدمی اوّل کے اور آخر کے جمع ہوویں یا پیغمبر اور
امتیں ان کی یا ظالم اور مظلوم یا ہدایت پانے والے اور گمراہ یا
بہشتی اور دوزخی اور مشہور تر یہ ہے کہ فرشتے اور آدمی اور جن جمع
ہوویں واللہ اعلم وہ ایک دن ہے نقصان ہونے کا یعنی جب
مومن بیچ بہشت کے قرار پاویں اور کافر دوزخ میں غبن ظاہر ہووے
کہ کافر حسرت کریں اور یا یہ کہ کافر غبن اپنے کو دیکھیں ساتھ ترک
کرنے ایمان کے اور مومن نقصان اپنا دریافت کریں ساتھ
تقصیرات کے

وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّکَفِّرْ عَنْہُ
سَیِّاٰتِہٖ وَیُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ
خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ہ اور جو ٩
کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کرے کام نیک ڈھانکے اللہ
اس سے برائیاں اس کی یعنی بخشے اور داخل کرے اس کو بیچ بہشتوں
کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں اس بہشت کے سے نہریں اس حالت
میں کہ ہمیشگی ہووے اس میں ہمیشہ تکرار ہے واسطے تاکید کے اور
وہ بخشنا گناہ کا اور داخل کرنا بہشت کا فیروزی اور چھٹکارا
ہے بڑا

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ
اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ہ ع ١٥
اور وہ لوگ کہ کافر ہوتے اور جھٹلاتا جانا آیتوں ہماری کو کہ قرآن
ہے وہ گروہ یار ہیں دوزخ کے ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے اور بری
جگہ بازگشت کی ہے دوزخ

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط وَمَنْ
یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَہْدِ قَلْبَہٗ ط وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ہ ١١
نہیں پہنچتی ساتھ کسی کے کوئی مصیبت شدتِ مرض سے یا مرگ سے یا
کسی سختی سے مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنی وہ سب چیز پر قادر ہے اگر
چاہے مصیبت نہ پہنچاوے بندوں کو لیکن واسطے آزمائش کے کہ
مصیبت پر صابر رہتے ہیں یا نہیں رہتے اور جو کوئی ایمان لاوے
ساتھ اللہ کے اور یہ جانے کہ مصیبت اور راحت تقدیر سے ہے
راہ پاوے دل اس کا یعنی ساتھ صبر کے اور اللہ ساتھ سب چیز کے
جاننے والا ہے صبر کرنے والے کو اور شکایت کرنے والے کو جانتا ہے

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ
فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ہ اور فرمانبرداری کرو ١٢
اللہ کی یعنی فرض ادا کرنے میں اور فرمانبرداری کرو پیغمبرؐ کی یعنی ادائے
سنت کرو پس اگر منہ پھیرو تم یعنی اطاعت پیغمبرؐ کی سے پس اس کو
کیا نقصان ہے پس اس کے سوا نہیں کہ اوپر بھیجے ہوئے ہمارے کے
پہنچانا ہے ظاہر اور روشن اور اس نے پہنچانا پیغام کا کیا

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ط وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ہ اللہ یعنی وہ لائق ہے بندگی کے کوئی معبود لائق ١٣
نہیں ہے مگر وہ اور اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کریں مومن یعنی
خواہش ایمان کی یہ ہے کہ کام اپنے ساتھ اللہ کے سونپ دیں اور بیچ
ہر مشکل کے تکیہ اسی پر کریں۔ ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ بعد ہجرت پیغمبرؐ
کے ایک گروہ نے مکے سے ارادہ مہاجرت کا طرف مدینے کے کیا
لیکن عیال و اطفال گریہ وزاری سے ان کو جانے سے مانع تھے اور یہ
بھی ان کی محبت سے عاجز رہے تھے حق تعالیٰ نے ان کے مقدمے
میں یہ آیت بھیجی کہ

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَ
اَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْہُمْ ج اے گروہ مسلمان
تحقیق کہ بعضی جوروں تمہاری سے اور اولاد تمہاری سے یعنی وہ جو مانع
ہیں ہجرت کے دشمن ہیں خاص تمہارے سے تئیں پس ان سے ڈرو یعنی بعونے
ان کے سے ہجرت موقوف نہ کرو یہ آیت جب ان کے پاس پہنچی انہوں
نے ہجرت کی اور یاروں کو دیکھا کہ ہر ایک علم دین میں فاضل اور کامل ہوا

Marfat.com

ہے قصد زن و فرزند کی ایذا کا کیا کہ ہم ان کے سبب سے علم سے
اور فضیلت سے محروم رہے اور نفقہ زن و فرزند کا موقوف کیا۔ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا
وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
۱۴ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ اور اگر معاف کرو تم اور در گذر کرو تم اور بخش
دو تم یعنی عذر ان کا قبول کرو پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا مہربان
ہے یعنی اگر تم ان کو بخشو تو خدائے تعالیٰ تم کو بھی معاف کرے گا
اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ
۱۵ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ٥ سوائے اس کے نہیں ہے کہ مال تمہارے
اور اولاد تمہاری آزمائش ہیں یعنی تا معلوم ہووے کہ کونسا تم میں سے
حق پر ایثار کرتا ہے اور کونسا دل بیچ مال اور اولاد کے باندھ کر
محبت الٰہی سے کنارہ کرتا ہے اور اللہ کہ نزدیک اس کے ہے اجر
بڑا یعنی اس کسی کو کہ محبت اس کی مال اور اولاد سے زیادہ اللہ اور
رسول پر ہووے
فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا
وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ
۱۶ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ پس ڈرو تم عذاب اللہ کے سے
جو کچھ قدرت رکھتے ہو اور سنو تم بات اللہ کی کو اور فرمانبرداری کرو

تم اس کے تئیں اور خرچ کرو تم بہتر کو یعنی جو چیز بہتر ہووے اللہ
کی راہ میں دو واسطے جانوں اپنی کے اس واسطے کہ فائدہ دینے کا تم
ہی کو ہوگا اور جو کوئی نگاہ رکھا جاوے بخل نفس اپنے سے پس وہ
گروہ خرچ کرنے والے... وہی چھٹکارا پانے والے ہیں
اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ اگر قرض دو تم ۱۷
اللہ تعالیٰ کو یعنی خرچ کرو جس چیز میں کہ فرمایا ہے اس نے قرض دینا
نیک یعنی صدق دل سے دو گنا کرے اللہ اس کو کر دیا ہے تم نے
واسطے تمہارے اور بخشے گناہوں تمہارے کو کہ آگے اس
دنیا سے کیئے ہوویں اور اللہ جزا دینے والا شکر کرنے
والوں کا ہے بردبار ہے ساتھ عذاب کرنے بخیلوں کے شتابی
نہیں کرتا
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ع جاننے والا ۱۸ ع ۹/۱۴
پوشیدہ اور ظاہر کا ہے یعنی جو کچھ ظاہر کرتے ہیں صدقہ دینے سے اور
جو کچھ کہ پوشیدہ رکھتے ہیں دلوں میں ریا سے اور اخلاص سے غالب
ہے یعنی بدلہ لینے میں اس کسی سے کہ صدقہ اس کا خالص نہ ہووے
حکم کرنے والا ہے واسطے بزرگی ان لوگوں کے کہ صدقہ از روئے
صدق کے دیویں۔ واللہ اعلم بالصواب

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً

نقل ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جورو اپنی کو طلاق دیا اور
وہ حیض کے دنوں میں تھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱ نے فرمایا کہ جب تک وہ پاک نہ ہووے رکھے بعد حیض کے اگر چاہے
طلاق دیوے اس مقدمہ میں یہ آیت آئی کہ
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ
لِعِدَّتِهِنَّ اے پیغمبر کہہ اپنی امت کو کہ جس وقت چاہو کہ طلاق

دو تم عورتوں کو پس خرد سال اور حائض اور حمل والی نہ ہوئیں پس
طلاق دو تم بیچ مدت گنی ہوئی کے یعنی بیچ پاکی کے بغیر جماع
کے کہ گن سکے اس کو اور نام اس طلاق کا سنی ہے بیچ گنتی کے آتا
ہے اور طلاق بدعی وہ ہے کہ بیچ حالت حیض کے یا اس پاکی میں کہ
اس میں جماع واقع ہوا ہے طلاق ہووے اس واسطے کہ ان دنوں
کو ساتھ گنتی کے حساب نہ کر سکے اور عورت بیچ اس مقام کے معتد

۱؎ یعنی جورو بیٹے کے واسطے بہت نیکی کھوتا ہے بہت برائی میں پڑتا ہے مگر تو بھی سلوک ان سے نیک ہی رکھو اور آپ بچتے رہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ہووے اور نہ ذات لعل اور عدد طلاق کا نزدیک شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کے اعتبار نہیں رکھتا اور نزدیک امام اعظمؒ کے اور امام مالکؒ کے
معتبر ہے عدد طلاق کا پس اگر بیچ پاکی بے جماع کے تین طلاق دیوے
تو بیچ مذہب امام شافعیؒ کے سنت ہے اور بیچ مذہب ان دو امام
کے بدعت ہے اور اگر ایک طلاق دیوے تو نزدیک سب کے
بالاتفاق سنت ہے

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا
تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ
يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ اور گنتی کرو اے مردو مدت
عورتوں کی کو اور ڈرو تم اللہ سے کہ پروردگار تمہارا ہے یعنی طلاق
ساتھ سنت کے دو اور بعد طلاق کے باہر نہ نکالو تم عورتوں طلاق
دی ہوئی کو گھروں ان کے سے کہ بیچ وقت خاوند جورو کے تھے
اس وقت تلک کہ گنتی آخر ہووے اور عورتوں کو بھی چاہیئے کہ باہر نہ
آویں پس ان کو باہر نہ نکالو مگر یہ کہ آئیں ساتھ بے حیائی اور بدکرداری
کے ظاہر ہو کر اور بدکرداری سے مراد وہ گناہ ہے کہ بیچ اس کے حد
لازم آوے جیسے چوری ہووے یا زنا کرنا کر واسطے قائم کرنے حد کے
ان کو باہر چاہیے نکالنا یا وہ کہ ساتھ گالیوں کے اور طعنوں کے
اہل خانہ کو ایذا کریں اس حال میں نکالنا ان کا حلال ہے اس واسطے
کہ وہ حکم نشوز کا رکھتی ہیں بیچ اسقاط اپنوں کے

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ
1 بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ اور یہ حکم کہ مذکور ہوا حدیں اللہ کی ہیں
اور جو کوئی گذرے حدوں اللہ کی سے پس تحقیق کہ ستم کیا ہووے
اوپر جان اپنی کے یا اپنے تئیں لائق عذاب کے کیا اور نہیں جانتا
ہے تو اے طلاق دینے والے یا نہیں جانتا کوئی نفس شاید اللہ
بہتر گردانے پیچھے اس طلاق سے کام کو یعنی مرد کو پشیمان کرے
یا عورت کی دوستی مرد کے دل میں آوے تو پھر رجوع کرے

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ
مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ پس جب پہنچیں عورتیں
ساتھ مدت اپنی کے پس نگاہ رکھو ان کو یعنی پھر رجوع کرو ساتھ ان کے
ساتھ نیکی کے یعنی نان و نفقہ دو دوسری بار طلاق نہ دو یا جدا ہو ان سے
اور چھوڑ دو اوپر نیکی کے یعنی متعہ اور صداق ادا کر اور گواہ پکڑو صاحبان
عدل کے کو تم میں سے یعنی مسلمان کہ فاسق نہ ہوئیں کہ پھر جاویں
اور اقامت گواہی کی کرو اے گواہو وقت حاجت کے واسطے
طلب ثواب کے اور رضامندی اللہ کی کے یہ گواہی اور قائم رہنا گواہی
پر نصیحت دی جاتی ہے ساتھ اس کے کہ جو کوئی کہ ایمان لاتا ہے ساتھ
اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے اور جو چیز کہ ساتھ اس کے تعلق
رکھتی ہے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ 2
مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے یعنی ڈرنے
سے مراد یہ ہے کہ منع کی ہوئی چیزوں سے باز رہے ظاہر لاوے اللہ واسطے
اس کے جگہ باہر نکلنے کی یعنی خلاص پاوے غم دنیا اور آخرت کے سے
اور روزی دیوے اس کو اس جگہ سے کہ گمان نہ ہووے یعنی اس کے
خیال میں بھی نہ ہووے شان نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے
کہ مشرکوں نے بیٹے عوف بیٹے مالک کے کو قید کیا اور اس جناب
پیغمبر میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیٹا میرا کافروں میں قید ہوا ہے
اور ماں اس کی بہت روتی ہے اور باوجود اس مصیبت کے فقر اور
مفلسی نے یہاں تک عاجز کیا ہے کہ قوت سے بھی محتاج ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو دونوں یعنی تو اور ماں اس کی
بہت کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم عوف مع جورو اپنی کے یہ کلمہ
مذکور عمل میں لاتے تھوڑے دنوں میں بیٹا عوف کا قید سے کافروں
کی چھوٹا اور چار ہزار گوسفندان کے ہانک لایا اور یہ آیت اتری
کہ جو کوئی تقوی کرے روزی حلال پاوے غیب سے

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ
اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ اور جو کوئی توکل کرے 3
اوپر اللہ کے یعنی کام اپنے اس کو سونپے پس اللہ اس کو کفایت کرنے والا

Marfat.com

ہے تحقیق اللہ پہنچانے والا ہے کام اپنے کو یعنی جس جگہ کہ چاہے تحقیق
گردانا ہے اور پیدا کیا ہے اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ کہ اس
سے نہ گزرے یا مقدار وقت سے پیدا کیا ہے کہ آگے پیچھے اس وقت
سے نہ آوے **ابوذر غفاری** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک آیت جانتا ہوں کہ اگر
لوگ اس کو پڑھا کریں تمام مہینے میں کفایت ہو پس یہ آیت پڑھی
کہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا
یحتسب ط ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ط ان اللہ بالغ امرہ ط
قد جعل اللہ لکل شیئ قدرا ہ جس وقت کہ حکم عدت مطلقات
کا آیا کہ یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء اصحابوں نے پوچھا
کہ عدت ان عورتوں کی کہ حائض نہ ہو ویں کیا ہے یہ آیت آئی
وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ
فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشْھُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ط وَاُولَاتُ
الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ط وَمَنْ یَّتَّقِ
اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا ہ اور وہ عورتیں کہ ناامید ۴
ہوتی ہو ویں حیض سے یعنی بسبب بڑھاپے کے عورتوں تمہاری سے اگر
شک میں پڑے ہو حکم ان کے سے یعنی نہیں جانتے ہو پس مدت عدت
ان کی تین مہینے ہیں اور عدت ان عورتوں کی کہ حیض نہیں آیا بسبب
خردسالی کے اسی طرح تین مہینے مقرر ہیں اور صاحب حملوں کی یعنی
یعنی عورتیں حمل والی مدت عدت ان کی ہے کہ رکھیں حمل اپنے کو
اور جو کوئی ڈرے اللہ سے ظاہر کرے اللہ خاص اس ڈرنے والے کو
اس کے کام سے آسانی یعنی کام اس کا آسان کرے
ذٰلِکَ اَمْرُ اللّٰہِ اَنْزَلَہٗٓ اِلَیْکُمْ ط وَمَنْ یَّتَّقِ
اللّٰہَ یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُعْظِمْ لَہٗٓ اَجْرًا ہ یہ جو کہا ۵
گیا حکم اللہ کا ہے کہ بھیجا اس کو لوح محفوظ سے طرف تمہارے اور جو
کوئی پرہیز کرے عذاب اللہ کے سے ڈھانکے اللہ اس سے برائیاں
اس کی یعنی بخشے اور بزرگ کرے واسطے اس کے مزدوری اس کی
کو یعنی اس کو اجر زیادہ دیوے
اَسْکِنُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ

وَلَا تُضَآرُّوْھُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْھِنَّ ط وَاِنْ کُنَّ
اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْھِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ج
فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ فَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ ج وَاْتَمِرُوْا
بَیْنَکُمْ بِمَعْرُوْفٍ ج وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَہٗٓ
۶ اُخْرٰی ط رکھو عورتیں طلاق دی ہوئی کو اس جگہ کہ تم رہتے ہو طاقت
اپنی سے یعنی گھر ان کا موافق طاقت اپنی کے کرو اور ایذا نہ دو طلاق
والی عورتوں کو بیچ دینے گھر اور نفقہ کے اس واسطے کہ تنگ کرو اوپر
ان کے گھر ان کے اور خرچ ان کا کہ ضروری ہووے اور اگر ہوں طلاق
دی ہوئی عورتیں صاحب حمل کی پس نفقہ کرو تم اوپر ان کے جب تک
کہ رکھیں حمل اپنے کو یعنی لڑکا ہووے یا لڑکی ہووے اور عدت سے
باہر آویں پس اگر دودھ دیویں یہ عورتیں بعد منقطع ہونے علاقہ نکاح کے
خاص بیٹوں تمہارے کو پس دو تم اجورہ[1] ان کا اوپر دودھ دینے کے
اور مشورہ کرو تم آپس میں بیچ کام لڑکے کے ساتھ نیکی کے بیچ مقدمہ
دودھ دینے کے اور اجرت دینے کے اور اگر دشواری کرو تم اے ماں
اور باپ یعنی باپ اجورہ نہ دیوے اور ماں دودھ نہ دیوے پس دودھ
دینے کو چاہیے واسطے بیٹے کے عورت اور یعنی دائی رکھے اور ماں
کو اس کی تعدی اور ظلم نہ کرے دودھ پلانے میں
لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَۃٍ مِّنْ سَعَتِہٖ ط وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْہِ
رِزْقُہٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰہُ اللّٰہُ ط لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا
ع ۷/۱۷ اِلَّا مَآ اٰتٰھَا ط سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ہ چاہیے کہ
نفقہ دیوے وسعت والا اور دولت مند دولت اپنی سے یعنی موافق مقدور
اپنے کے اوپر طلاق دی ہوئی کے نفقہ کرے اور جو کوئی کہ تنگ کی ہوئی
ہے اوپر اس کے روزی اس کی یعنی تنگدست اور فقیر ہے پس چاہیے
کہ نفقہ کرے اس چیز سے کہ دی ہے اللہ نے اسکو تکلیف نہ کرے اللہ
کسی کو جو کچھ کہ دیا ہے اس کو مال سے یعنی تکلیف مالا یطاق نہیں
فرماتا شتاب ہووے کہ ظاہر کرے اللہ پیچھے تنگی کے کشائش
اور دولتمندی
وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّھَا وَرُسُلِہٖ
۸ فَحَاسَبْنٰھَا حِسَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰھَا عَذَابًا نُّکْرًا ہ اور بہت

[1] بچے کا خرچ باپ پر ہے پیٹ میں ہے تو اسکی ماں کو کھلاتے پہناوے اگر دودھ پلاوے جو اور کو دیتا نوکری اس کو دے جب تک ماں قبول کرے اور کو نہ دے اور اگر وہ قبول نہ کرے تب اور کو دے ۱۲
۴ اور عدت میں مکان دینا ضروری ہے گو بچہ نہ ہو پیٹ میں ۱۲ منہ رح

Marfat.com

لوگوں نے گاؤں اور شہر کے سے کہ جہل اور دشمنی سے سر پھیرا اور اعراض کیا حکم پروردگار اپنے کے سے اور باتوں پیغمبر اس کے سے پس حساب کروں گا میں ان کے تئیں قیامت کے دن حساب سخت اور عذاب کیا ہم نے ان کو دنیا میں عذاب برا ...... یا عذاب کروں میں ان کو قیامت کے دن پیچھے حساب کے

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ پس چکھا ان گاؤں والوں نے آخر عذاب کام اپنے کا اور تھا آخر کام ان کے کا نقصان یعنی کونسا نقصان اس سے بدتر ہے کہ بہشت جاوید اور دیدار الٰہی سے محروم رہیں اور بیچ قید دوزخ کے اور عذاب دردناک کے عاجز اور درماندہ رہویں

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا تیار کیا ہے اللہ نے واسطے کافروں اور مشرکوں کے عذاب سخت ڈرو تم عذاب اللہ کے سے اے صاحبو عقل کے وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہو تم تحقیق بھیجا ہے اللہ نے ساتھ تمہارے نصیحت یا بزرگی مراد قرآن ہے اور بھیجا ہے طرف تمہارے پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو شرف کہا اس واسطے کہ شرف دنیا کا اور کرامت آخرت کی ساتھ پڑھنے اس کے کے اور عمل کرنے اس کے کے تعلق رکھتی ہے اور کہتے ہیں کہ ذکر سے مراد قرآن اور رسول سے مراد جبرئیل ہے اور رسولا عبارت اگلی سے لگتا ہے کہ متابعت کرو تم اس رسول کی کہ ہمیشہ

يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ پڑھتا ہے آیتیں قرآن کی اوپر تمہارے روشن کی ہوئیں اور حفص کسر یا پڑھتا ہے مبینات کو معنی روشن کرنے والی اور حق تعالیٰ نے ذکر اور رسول بھیجا اس واسطے کہ باہر لاوے آپ یا قرآن یا رسول ان لوگوں کو کہ ایمان لاتے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے اندھیری گمراہی کی سے طرف روشنی ہدایت کے

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کرے کام اچھے داخل کرے اس کو اللہ بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے محلوں ان کے کے نہریں دائم رہنے والے ہیں بیچ بہشت کے ہمیشہ یعنی بے زوال تحقیق کہ اچھا تیار کیا ہے اللہ نے یعنی بیچ بہشت کے واسطے مومن عامل کے رزق

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ ع اللہ وہ ہے کہ پیدا کیا سات آسمانوں کو اور پیدا کیا زمین سے مانند آسمانوں کے بعضے نیچے بعضے کے یا زمین بھی سات عدد بنائی نیچے آتا ہے حکم اللہ کا اور قضا اس کی درمیان آسمانوں کے اور زمین کے یعنی جاری ہے حکم اس کا بیچ آسمان اور زمین کے اور اس کے تئیں ہر طبقوں میں زمین اور آسمان کے سے حکم ہے اور خلقت ہے اور سب کو پیدا کیا تاکہ جانو تم کہ اللہ اوپر پیدا کرنے سب چیزوں کے قدرت رکھنے والا ہے اور حکم اپنا اوپر سب کے جاری کیا تا معلوم کرو تم یہ کہ اللہ تحقیق پہنچا ہے ساتھ سب چیز کے از روئے علم کے یعنی قدرت اور علم اس کا محیط ہے اوپر سب چیز کے موجودات علمی سے اور غیبی سے

ع ۵ ۱۸

واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

سورۃ التحریم مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی اثنتا عشرۃ اٰیۃ

کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین بی بی حفصہؓ کی باری کے دن انہوں کے گھر میں تشریف لاتے اور بی بی حفصہؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ کر اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کے واسطے گئی تھیں اور گھر خالی تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماریہؓ قبطیہ کو جو حرم خاص تھی بلا کر اپنی صحبت میں رکھا یہ احوال بی بی حفصہؓ کو معلوم ہوا اور آزردگی ظاہر کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو آزدہ دیکھ کر فرمایا کہ اے حفصہ تو راضی ہے کہ ماریہؓ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کروں میں یعنی اگر تیری خوشی ہو تو اس سے قسم کھاؤں میں بی بی حفصہؓ نے کہا کہ ہاں راضی ہوں میں حضرتؐ نے فرمایا کہ اس بات کو کسی سے ہرگز نہ کہیو یہ بات میری امانت تیرے دل میں رہے انہوں نے کہا اچھا جب حضرتؐ ان کے گھر سے باہر آتے تو بی بی حفصہؓ اس بات کو مارے خوشی کے چھپا نہ سکیں اور ام المومنین بی بی عائشہؓ سے کہا اور خوشخبری دی کہ ماریہؓ قبطیہ سے تو چھوٹے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی عائشہؓ کے گھر آتے تو انہوں نے کچھ اس بات سے رمز کہی تب یہ آیت اتری کہ

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَۚ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس واسطے حرام کرتا ہے اس چیز کو جو حلال کی ہے خدائے تعالیٰ نے وہ چیز تجھ پر یعنی ماریہؓ قبطیہ سے کیوں قسم کھاتا ہے؟

تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ چاہتا ہے تو اس قسم کھانے سے خوشی اپنی نکاحیوں 1
کی اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے تیری قسم کو مہربان ہے جو کفارہ قسم کا مقرر کیا ہے

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْۚ وَ اللّٰهُ
مَوْلٰىكُمْۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ اور بے شک 2
خدائے تعالیٰ نے مقرر کیا ہے تمہارے واسطے کھولنا قسم تمہاری کا کفارہ دینے سے یعنی اگر کوئی شخص کسی چیز کی قسم کھاوے اور پھر چاہے کہ قسم کو توڑے تو اس کا کفارہ دے کر قسم کو کھولے اور اس کفارہ کا مذکور سورۃ مائدہ میں لکھا ہے اور خدائے تعالیٰ تمہارا دوست ہے اے مومنو اور وہی جانتا ہے تمہاری سب بھلائیوں کو یعنی جن چیزوں میں تمہاری بھلائی ہے اُسے وہی جانتا ہے مضبوط کام کرنے والا ہے

وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًاۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ اور جب بھید کی بات کہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھپا کر کسی اپنی نکاحی سے یعنی بی بی حفصہؓ سے ماریہؓ قبطیہ کی قسم کی بات پھر جب بی بی حفصہؓ نے اس بات کی خبر دی بی بی عائشہؓ کو ظاہر کیا خدائے تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ پر وہ سب ماجرا

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا
بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَاؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ
الْخَبِیْرُ معلوم کروایا بی بی حفصہؓ کو بعضی بات اور بعضی بات سے 3
منہ پھیرا یعنی جتنی بھید کی باتیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی حفصہؓ نے کہی تھیں بی بی عائشہؓ سے خدائے تعالیٰ نے وہ سب اپنے حبیبؐ سے ظاہر کی تھیں لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضی بات بی بی حفصہؓ سے کہی کہ تو نے یہ بی بی عائشہؓ سے کہی اور بعضی بات بی بی حفصہؓ سے نہ کہی پھر جب خبر دی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی حفصہؓ کو تب کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں کس نے خبر دی کہ میں نے کہا بی بی عائشہؓ سے پھر کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی مجھے جاننے والے خبردار نے یعنی مجھ سے میرے پروردگار نے کہا

اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَاۚ اگر توبہ کرو تم دونوں اے بی بی حفصہؓ اور عائشہؓ خدائے تعالیٰ کی طرف دُکھ دینے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یعنی خدائے تعالیٰ کے آگے توبہ کرو کہ پھر ہم کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ستاوینگے

Marfat.com

کسی طرح اور ان کے ستانے میں پشتی نہ کریں گے تو بہتر ہے تمہارے
حق میں پھر بیشک بھرا دل تمہارا تنگی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی بھید کی بات اپنے دل میں نہیں رکھیں تم دونوں

وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ
جِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ
۴ ظَهِيْرٌ ۝ اور اگر تم دونوں پشتی کرو یعنی ایک دوسرے کی مدد کرو
پیغمبر کے دل آزردہ کرنے پر تو پھر بیشک خدائے تعالیٰ اس کا یار مدد
کرنے والا ہے اور جبرئیل علیہ السلام رفیق ہیں اس کا اور نیک بخت
مسلمان تابع اور مددگار ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سوائے
ان کے فرشتے آسمان کے اور زمین کے بھی مددگار ہیں

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا
خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ
۵ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ کہ اگر پیغمبر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق دے تم کو تو پروردگار اس کا بدل دیوے
اُس کو نکاحیاں تم سے بہتر جو مسلمان تابعدار ہوں ایمان لانے والیاں
نماز پڑھنے والیاں توبہ کرنے والیاں بندگی خدائے تعالیٰ کی کرنے
والیاں روزے رکھنے والیاں خاوند دیکھے ہوئیاں اور کنواریاں یعنی
تمہارے عوض ایسی اچھی نکاحیاں دیوے گا خدائے تعالےٰ اپنے
حبیب صلعم کو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ
اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اے
مومنو تھام رکھو اپنے آپ کو اور اپنے کنبے کو اس آگ سے جس کا
ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنی اے مومنو تم آپ بھی گناہ نہ کرو اور
نہ اپنے کنبے کو گناہ کرنے دو تو بچو گے آگ دوزخ کی سے اور
دوزخ کی آگ ایسی ہے جو اس میں آدمی اور پتھر لکڑیوں کی طرح
جلتے ہیں

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ
۶ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ اس
آگ پر فرشتے زور آور اور بے رحم سخت رو مقرر ہیں یعنی دوزخ
کے دربان بے مہر اور زور آور ہیں نافرمانی نہیں کرتے خدائے تعالیٰ
کی اس چیز میں جو حکم ہوتا ہے انہیں یعنی کچھ کسی لالچ سے سوائے
حکم خدائے تعالیٰ کے کچھ کام نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں
حکم خدائے تعالیٰ کا ہوتا ہے کافر دوزخ میں دربانوں کی خوشامد
اور منت کریں گے کہ ہمیں یہاں سے نکالدو اور عذاب کم کرو تب
خدائے تعالیٰ فرماوے گا ان دربانوں کو کہ کہو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ
ع ۱ ۹ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اے کافرو مت
عاجزی اور منت کرو آج جو کوئی نہیں سُنے گا تمہاری بات اور
سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر بدلہ دیا جاوے تم کو ان کاموں کا جو
تم نے دنیا میں کیے تھے یہ عذاب ناحق نہیں تم پہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً
نَّصُوْحًا ؕ اے مومنو پھرو طرف خدائے تعالیٰ کے اور توبہ کرو گناہ
سے توبہ اور سب اور پوری اور خاصی توبۂ نصوح اُسے کہتے ہیں جو
پچتاوے گناہ کر کے اور پھر کبھی اس گناہ کرنے کو جی نہ چاہے بلکہ
ایسا بیزار ہو گناہ سے جیسے آدمی قے کر کے بیزار ہوتا ہے پھر جب
تم ایسی توبہ کرو تو

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ
يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ شاید
پروردگار تمہارا بخشے تم کو گناہ تمہارے اور در آمد کرے تم کو باغوں
میں جو بہتی ہیں وہاں نیچے درختوں اور حویلیوں کے نہریں اور وہ
در آمد کرنا ہوگا

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ
نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ اس دن
جس دن شرمندہ نہ کرے گا خدائے تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو یعنی جس کو بخشواوے گا پھر وہ کیسا ہی گنہگار ہو خدائے تعالیٰ ان
کی خاطر سے مقرر بخشے گا اور اس دن وہ لوگ بھی شرمندہ نہ ہوں گے
جو ایمان لاتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نور ان مسلمانوں
کا دوڑیگا ان کے سامنے اور داہنی طرف ان ہی مسلمانوں کے تب وہ مسلمان

Marfat.com

خوش ہو کر
يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا
٨ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہیں گے اے پروردگار ہمارے اور پورا
کر ہم پر نور ہمارا یعنی جب تک پلصراط سے گزریں ہم یہ روشنی
ہماری ساتھ ہمارے رہے اور بخش گناہ ہمارے اے قدیر بے شک
تو سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَ
٩ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝
اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑ کافروں سے اور قتل کر ان کو اور
منافقوں کو ڈرا آگ کے عذاب سے اور سختی اور کوشش کر اس بات
میں ان پر کس واسطے کہ جگہان کے رہنے کی دوزخ ہے اور برا ہے
دوزخ مکان پھر جا رہنے کا شاید تیری کوشش سے ایمان لاویں
اور بچیں اس مکان میں جانے سے
ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ
وَّامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا
صَالِحَيْنِ مثل مارتا ہے خدائے تعالیٰ واسطے ان لوگوں کے جو کافر ہوئے
نوح نبی علیہ السلام کی عورت کی اور لوط نبی علیہ السلام کی عورت کی
یعنی بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ احوال ان نبیوں کی بیبیوں کا کافروں
کے واسطے جو تھیں دونوں عورتیں نیچے دو بندوں کے ہمارے نیکبخت
بندوں سے یعنی ہمارے دو نیک بخت بندوں کی وہ دونوں نکاحیاں
تھیں
فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَ
١٠ قِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ۝ پھر خیانت کی ان
دونوں عورتوں نے یعنی اپنے خاوندوں کی مرضی میں نہ رہیں اور مخالفوں
سے جو کافر تھے...... اپنی خاوند کی بات کہی جھوٹ بنا کر اپنے
دل سے یعنی حضرت نوحؑ کی بی بی نے کافروں کو کہا کہ یہ دیوانہ ہے
اور حضرت لوطؑ کی بی بی نے کہا کافروں کو کہ لوط علیہ السلام نے لڑکوں
کو رکھا ہے مہمان اور وہ در اصل فرشتے تھے جو کافروں پر عذاب
کرنے آتے تھے خدائے تعالیٰ کے حکم سے غرضکہ ان دونوں نے
اپنے اپنے خاوندوں سے مخالفت کی اور کافر ہوئیں پھر دور نہ کیا
ان دونوں پیغمبروں نے ان دونوں عورتوں سے خدائے تعالیٰ کے
عذاب سے کچھ بھی حضرت نوح علیہ السلام کی بی بی طوفان میں ڈوب
کر موئی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بی بی پر آسمان سے پتھر برسے
اس عذاب سے موئی اور کہا ان دونوں عورتوں کو فرشتوں نے بعد
مرنے کے کہ آؤ دوزخ کی آگ میں ساتھ آنے والوں کے یعنی جو لوگ
دوزخ میں آنے والے ہیں ان کے ساتھ تم بھی آؤ۔ حاصل اس مثل
کا یہ ہے کہ کافر کو پیغمبر کا ناتا بھی کچھ فائدہ نہیں کرتا قیامت کے
دن سوائے ایمان کے
منزل ۷
وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ
إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي
١١ مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝
اور مثل مارتا ہے خدائے تعالیٰ واسطے مومنوں کے فرعون کی عورت کی
یعنی بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ مسلمانوں کے واسطے مثل فرعون کی بی بی
کی جب کہا فرعون کی عورت نے کہ اے پروردگار میرے بنا اور تیار
کر میرے واسطے اپنے پاس گھر اور حویلی بہشت میں اور نجات دے
مجھے فرعون سے اور اس کے کاموں کے عذاب سے اور نجات دے
مجھے ظالموں کی قوم سے کہتے ہیں جب فرعون کی عورت حضرت موسیٰ
علیہ السلام پر ایمان لائی اور فرعون کو یہ بات معلوم ہوئی تب فرعون
نے اس بی بی کو چومیخا کر کے دھوپ میں باندھ کر ڈالا اور ایک بھاری
پتھر اس کی چھاتی پر رکھا اس وقت اس بی بی نے خدائے تعالیٰ سے دعا
مانگی کہ مجھے اس ظالم سے نجات دے اور اپنے پاس جگہ دے خدائے
تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اور پردہ اس کی آنکھوں کے آگے سے
اٹھایا جو بہشت کو دیکھنے لگی اور جان دی اور بہشت میں پہنچی جان اسکی
حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ مومن کو ناتا کافر کا کچھ نقصان نہیں کرتا لیکن
سست ایمان والوں کو ضرور ہے کہ صحبت میں کافروں کی اور بدکاروں
کی نہ رہیں
وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا
فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا

Marfat.com

ع ۱۲ وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ اور مریم بیٹی عمران کی وہ بی بی جس نے تھام رکھا اور نگہبانی کی اپنی شرم کی جگہ کا حرام سے اور بدکاری سے پھر پھونکا ہم نے اپنی روح سے مریم علیہا السلام کے گریبان میں یعنی ہم نے جو روح پیدا کی تھی اسے جبرئیل نے ہمارے حکم سے مریم کے گریبان میں پھونکا اور حضرت مریم علیہا السلام نے سچا جانا ہماری باتوں کو جو حضرت جبرئیل کی زبانی کہلا بھیجی تھیں اور کتابوں کو بھی سچا جانا یعنی توریت کو اور تھی وہ بی بی یعنی مریم علیہا السلام فرمانبرداروں سے یعنی بندگی میں خدا تعالیٰ کی کسی طرح کمی نہ کرتی تھی ہرگز کبھی بھی۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

۱۶ ۱ ۱۲ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ بہت بڑا برکت دینے والا اور ہمیشہ سے ایک سا ہے وہ خدا تعالیٰ جس کی قدرت کے ہاتھ میں بادشاہی ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ اوپر سب چیز کے قدرت رکھتا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ وہ خدا تعالیٰ جس نے پیدا کیا مرنا اور جینا کہتے ہیں موت کو پیدا کیا ہے بھیڑ کی صورت گندم رنگ یعنی نہ گوری نہ کالی پھر وہ جس کے پاس پہنچتی ہے سو مرتا ہے اور زندگانی کو پیدا کیا ہے ابلق مادہ گھوڑی کی شکل پر جس کے پاس پہنچتی ہے اسے جلاتی ہے اور یہ اس واسطے پیدا کی ہیں جو آزماوے تم کو اے خدا کے بندو اس دنیا میں جو کون تم میں سے بہت اچھے کام کرتا ہے یعنی کون خدا کی فرمانبرداری خوب کرتا ہے اور صرف اسی کے واسطے عبادت کرتا ہے جو کچھ اس میں مطلب دین اور دنیا کا نہ ہووے وہ خدا تعالیٰ زبردست ہے جو ظالموں بے رحموں کو سزا دینے والا ہے بخشنے والا ہے توبہ کرنے والوں کے گناہ

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ وہ خدا تعالیٰ جس نے پیدا کیے سات آسمان اوپر تلے یعنی ایک کے اوپر دوسرا اور دوسرے کے اوپر تیسرا اسی طرح سات آسمان بنائے۔ معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ پہلا آسمان دنیا کا یعنی جو زمین سے نزدیک ہے وہ ایک

ل تفسیر عزیزی میں ہے جاننا چاہیے کہ اذکار عشرہ یعنی تسبیح و تحمید و تکبیر و تہلیل و توحید و حوقلہ یعنی لاحول ولاقوۃ کہنا، و حسبلہ یعنی حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل کہنا، و بسملہ یعنی بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کہنا) استعاذت و تبارک ہے اور ہر شریعت میں بعنوان مختلف مروج و معمول بہ ہے اور یہ ذکر (یعنی تبارک) اول میں دو سورۃ کے واقع ہے اور تحمید پانچ سورۃ کے اول میں اور تسبیح سات سورت کے اول میں اور اصل اس ذکر کا یعنی تبارک کا ملاحظہ کرنا کثرت انعام اور احسان خداوند کریم کا جو ہر فرد ذرہ کو دیا ہے موزوں ہے ۱۲ حدیث ابو ہریرہؓ میں مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک سورۃ ہے قرآن کی تیس آیت اس نے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ وہ بخشا گیا اخرجہ اھل السنن وابن حبان وھٰذا اللفظ للترمذی قال حدیث حسن وصححہ ابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد اور ایک لفظ ابن حبان میں اس لفظ سے ہے کہ سورۃ استغفار کرتی ہے اپنے صاحب کے لیے یہاں تک کہ وہ بخشا جاتا ہے اور ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ یہ سورۃ مانعہ منجیہ ہے عذاب قبر سے نجات دیتی ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ دل میں ہر مومن کے رہے رواہ الحاکم وقال ھٰذا الاسناد الیمانیین اور صحیح ترمذی کا لفظ فقط اتنا ہے وددت انھا فی قلب کل مومن وقال حدیث حسن غریب اور ابن مسعودؓ نے کہا کہ یہ سورۃ توریت میں ہے من قرأ فی لیلۃ فقد اکثر واطاب حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے اور نسائی کا یہ لفظ ہے کہ جو شخص اس کو ہر رات پڑھتا ہے اللّٰہ اس کو عذاب قبر سے بچاتا ہے حکایت امام شافعیؒ کہتے ہیں بعض اولیاء اللّٰہ نے کہا ہے میں ہمراہ ایک جنازے کے قریب مغرب نکلا جب لوگ دفن کر کے پھرے رات ہو گئی تھی میں نے ایک شخص کو کتے کی صورت دیکھا کہ قبر میں گھسا پھر ہانپتا ہوا تعجب کے ساتھ باہر نکلا داہنی آنکھ اس کی کانی تھی میں نے کہا تیرا کیا قصہ ہے اس نے کہا میں نے اس میت کو ستانا چاہا تھا مجھ کو سورۂ یٰسٓ نے روکا اور میری آنکھ نکالی اور مجھ سے کہا گیا کہ اگر یہ مردہ سورۃ تبارک پڑھتا تو تیری دوسری آنکھ بھی نکال لی جاتی میں کہتا ہوں بعض ائمہ اہل بیت اس سورۃ کو دو رکعت نفل میں بعد نماز عشاء کے پڑھا کرتے تھے بعض علماء نے کہا ہے جو کوئی وقت رویت ہلال کے اس سورۃ کو پڑھے گا وہ اس ماہ میں ہر خیر پائے گا اور ہر شر سے محفوظ رہے گا ۱۲

Marfat.com

امر مضبوط سے بندھا ہوا ہے اور دوسرا سنگِ مرمر سفید کا ہے تیسرا
لوہے کا ہے اور چوتھا اٹھ دھات کا یا تانبے کا ہے اور پانچواں روپے
کا ہے اور چھٹا سونے کا ہے اور ساتواں سُرخ یاقوت کا ہے
مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ نہ دیکھے
گا تو اے دیکھنے والے آسمانوں کے بیچ پیدا کرنے خدائے تعالےٰ کے
تفاوت اور فرق یعنی کچھ عیب اور اونچا نیچا یا ٹیڑھا نہ دیکھے گا اور
اگر شک ہے تجھے تو
فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ پھر پھیر نگاہ ۳
کو اور دیکھ آسمان کو کہیں بھی کچھ ہے سوراخ یا دراڑ یا عیب بلکہ
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ
خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ۝ پھر پھیر تو نظر کو دوبارہ اور دیکھ دھیان ۴
کر کے تو پھر پھرے گی تیری نگاہ تجھ پاس بغیر عیب دیکھے تھکی ہوئی
اور شرمندہ جو گھڑی گھڑی عیب ڈھونڈے اور ذرا بھی نہ پاوے
وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا
رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۝ ۵
اور بیشک ہم نے بنا دیا دنیا کے آسمان کو یعنی پہلے آسمان کو جو زمین سے
نزدیک ہے اُسے آرائش دی چراغوں سے یعنی تاروں سے اور کیا
ہم نے ان تاروں کو مار نکالنے والے شیطانوں کو کہتے ہیں کہ دیو آسمان
پر جاتے ہیں فرشتوں کی باتیں سننے کو تو تارے ان کو مار نکالتے
ہیں وہاں سے یا فرشتے ان دیوؤں کو آتشی حقے مارتے ہیں اور تیار کیا
ہم نے ان دیوؤں کے جلانے کے واسطے عذاب آگ جلتی ہوئی کا سو وہ
دوزخ ہے
وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ
بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اور واسطے ان کے جو کافر ہوتے اپنے ۶
پروردگار سے ہے عذاب دوزخ میں رہنے کا اور بُری جگہ ہے دوزخ
پھر جا رہنے کی
اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ هِیَ تَفُوْرُ ۝ ۷
جس وقت ڈالے جاویں گے کافر دوزخ میں تو سنیں گے آواز دوزخ
کی جیسے گدھا پکارتا ہے یعنی آواز بد اور ڈراونی سنیں گے دوزخ

سے اور وہ دوزخ اُبلتا ہے اور کافروں کو بھی اوپر تلے کرے گا جیسے
ہانڈی میں گوشت اُبلتا ہے اور اُچھلتا ہے اور دوزخ
تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ نزدیک ہے کہ پھٹ کر ٹکڑے
ٹکڑے ہو غصّے سے یعنی دوزخ کافروں کو دیکھ کر نہایت غصّے سے
غراوے گا اور شور کرے گا ایسا کہ پھٹ جاوے غصّہ سے
كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ
نَذِیْرٌ ۝ جس وقت ڈالے جاویں کافروں کے بہت سے گروہ دوزخ ۸
میں تب پوچھیں گے ان سے دوزخ کے دربان طعن سے اور غصّے سے
کہ اے مشرکو کیا نہ آیا تھا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی نبی
نہ آیا تھا جو تم کو یہاں کے احوال کی خبر بتاتا اور اس عذاب سے ڈراتا
تمہیں
قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا
مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۖۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ
كَبِیْرٍ ۝ کہیں گے کافر کہ ہاں آیا تھا ہمارے پاس ڈرانے والا نبیؑ ۹
پر ہم نے اُسے جھوٹا جانا تھا اور اس کا کہا نہ مانا تھا اور کہا تھا ہم نے
اس سے کہ نہیں بھیجی خدائے تعالیٰ نے کوئی چیز یعنی ہم نے نبی کو کہا تھا
کہ یہ جو بیان کرتے ہو تم کہ اس طرح خدائے تعالےٰ کا حکم ہے اس میں
ایک بات بھی خدائے تعالیٰ نے نہیں بھیجی اور نہیں ہو تم مگر ایک بڑے
بھلاوے میں پڑے ہو تم اور تم نے نبیؑ کو کہا تھا کہ تم بھلاوے میں
پڑے ہو جو ہم ہی سے آدمی ہو کر دعوے کرتے ہو کہ ہمیں خدائے تعالیٰ نے
بھیجا ہے بہ کوئی بھی اعتبار کرے ایسے جھوٹ کو
وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ
السَّعِیْرِ ۝ اور کہیں گے کافر کہ اگر ہم سنتے کہنا نبیؑ کا اور مانتے ان کی ۱۰
بات دنیا میں اور نہ جھگڑتے ان سے یا فکر کرتے ان کے معجزے دیکھ
کر اور سمجھتے ان کے کہنے کو کہ کچھ اپنی غرض اور مطلب کی نہیں کہتے تو نہ ہوتے
ہم آج دوزخ کے رہنے والوں میں
فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ ۱۱
پھر اقرار کیا کافروں نے اپنے گناہوں پر اس وقت جو بیفائدہ تھا پھر پھٹکار
اور دوری ہے خدائے تعالیٰ کی رحمت سے دوزخ کے رہنے والوں کو

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ لَہُمۡ
١٢ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار
سے چھپے ہوئے یعنی اُن کا ڈرنا لوگ نہیں جانتے جو دل میں ڈرتے ہیں اور
کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس سے خدائے تعالیٰ غصے ہو واسطے ان
ڈرنیوالوں کے بخشش ہے اور بدلہ ہے بڑا اس ڈرنے کا اور بُرا کام نہ کرنے کا بہشت
اور اس کی نعمتیں بے نہایت کہتے ہیں کہ مکے کے کافر اپنے عیش کی مجلس
میں بیٹھ کر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کچھ کچھ کہا کرتے تھے جب کئی بار
خدائے تعالےٰ نے اپنے دوست کو آیتیں بھیج کر ان کی باتوں کی خبر دی
اور وہ کافران آیتوں کے آنے سے شرمندہ ہوئے تب آپس میں مصلحت
کر کے یہ ٹھہرایا کہ اب جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہیں تو آہستہ
کہیں کہ خدائے تعالیٰ اس کا نہ سُنے اور اسے خبر نہ کرے خدائے تعالیٰ
یہ خبر دیتا ہے ان کی مصلحت کی اور اس کا جواب فرماتا ہے کہ

وَ اَسِرُّوۡا قَوۡلَکُمۡ اَوِ اجۡہَرُوۡا بِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ
١٣ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝ اگر چھپاؤ تم اپنی بات کو یا پکار کر کہو اس بات
کو بے شک خدائے تعالیٰ جانتا ہے اور خبردار ہے ان بھیدوں سے
جو تمہارے دلوں میں ہیں بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے اور
واقف ہے سب باتوں کا جو آہستہ کہتے ہو یا پکار کر کہو بلکہ تم منہ سے
بھی نہ نکالو اور دل ہی میں خیال کرو اسے بھی خدائے تعالیٰ جانتا ہے

ع١ ١٤ اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَ ہُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ۝
اے کیا نہ جانے دلوں کے بھید وہ شخص جس نے دلوں کو بنایا اور پیدا
کیا یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے احمقو اتنا نہیں سمجھتے کہ جس نے
دل کو پیدا کیا ہے اپنی قدرت سے اس سے دل کا احوال کیونکر چھپا
ہوگا اور وہ خدائے تعالیٰ خوب جاننے والا ہے بھیدوں کا اور خبردار
اور واقف ہے سب کے احوال کا گو چھپا ہو یا ظاہر ہو۔

ہُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا
١٥ فِیۡ مَنَاکِبِہَا وَ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِہٖ ؕ وَ اِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ ۝ وہ
خدائے تعالیٰ جس نے بنائی تمہارے واسطے زمین عاجز اور تابعدار پھر
چلو پھرو اس کی طرفوں اور کناروں میں یعنی جہاں چاہو چلو اس پر اور
کھاؤ خدائے تعالیٰ کی روزی سے جو تمہارے واسطے مقرر کر رکھی ہے

جب تک جیو پھر پیچھے مرنے کے اُٹھ کر گوروں سے جاؤ گے خدائے تعالیٰ
کے پاس حساب دینے کو

ءَ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ
١٦ فَاِذَا ہِیَ تَمُوۡرُ ۝ اے کافرو کیا بے ڈر ہو گئے تم اس شخص سے
جو آسمان میں ہے اس بات سے کہ تمہیں زمین کے اندر لے جاوے
یعنی زمین اپنے اندر لے لیوے تم کو اس کے حکم سے پھر وہ زمین اندر
لے کر پھر آوے یعنی اور نیچے لے جاوے تم کو

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ
١٧ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ نَذِیۡرِ ۝ یا بے ڈر ہوتے تم اے
کافرو اس شخص سے جو آسمان میں ہے اس بات سے کہ نیچے بھیجے تم پر
پتھروں کا مینہ جیسے حضرت لوط نبیؑ کی امت پر پتھر برساتے تھے پھر
جانو تم عذاب دیکھ کر کیسا ہوتا ہے ڈرانا ہمارا پر اس وقت کا جاننا
فائدہ نہ ہوگا تمہیں

وَ لَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَکَیۡفَ کَانَ
١٨ نَکِیۡرِ ۝ اور بے شک جھوٹا کہا نبیوں کو ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان
مکے کے کافروں سے یعنی اگلے پیغمبروں کی امت پھر وہ اسی سبب سے
مر کھپے پھر جانو تم ان کا حال سن کر کہ کیسا عذاب ہے ہمارا

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ فَوۡقَہُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقۡبِضۡنَ ؕ
١٩ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍۭ بَصِیۡرٌ ۝
اے کیا نہیں دیکھتے طرف طرف جانوروں کے جو اڑتے ہیں انہوں کے
سر پر قطار ہو کر پھر باندھتے ہیں اور کھولتے ہیں اڑنے کے واسطے یعنی
جانور جو اُڑتے ہیں تو اپنے پروں کو کھولتے ہیں اور موندتے ہیں تو نہیں
تھامتا مگر خدائے تعالیٰ یعنی اگر خدائے تعالیٰ نہ تھامے اپنی قدرت سے
تو گر پڑیں اور وہ خدائے تعالیٰ سب چیز کو دیکھتا ہے کچھ اس سے چھپا
ہوا نہیں ہے۔

اَمَّنۡ ہٰذَا الَّذِیۡ ہُوَ جُنۡدٌ لَّکُمۡ یَنۡصُرُکُمۡ مِّنۡ
دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ ؕ اِنِ الۡکٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِیۡ غُرُوۡرٍ ۝ اے پھر
کوئی ہے ایسا اور اس بات کے کہنے کے لائق کہ وہ ہے فوج مدد کرنے
والی اور حمایتی تمہاری سوائے خدائے تعالیٰ کے جو عذاب اور غصے

Marfat.com

خدائے تعالیٰ کے سے بچاوے یعنی سوائے خدائے تعالیٰ کے ایسا کوئی
نہیں ہے جو عذاب سے دوزخ کے بچاوے نہیں ہیں یہ کافر مگر فریب
میں شیطان کے ہیں یعنی شیطان نے جو انہیں بہکایا ہے کہ دوزخ اور
اس کا عذاب نہیں ہے کافروں نے سچ جانا اور اس کے کہنے سے
خراب ہوئے۔
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ
یا کون ہے ایسا جو اس سے کہے کہ یہ روزی دیوے گا اگر خدائے تعالیٰ
اپنی روزی بند کر لیوے یعنی خدائے تعالیٰ اگر کسی کا رزق موقوف
کرے تو کون ہے جو اسے سوائے خدائے تعالیٰ کے اپنے پاس سے
کھانے کو دیوے یہ بات کافر جانتے ہیں اور یقین ہے کہ روزی
دینے والا اور پیدا کرنے والا وہی ہے اس بات سے غیر واقف
نہیں ہیں
۲۱ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝ بلکہ جان بوجھ کر لگے
آتے ہیں جھگڑنے کو اور غرور کرتے ہیں اور نافرمانی کرتے ہیں اور
سچ بات سے بیزار ہوتے ہیں
أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ
۲۲ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ بھلا ایک شخص جو چلے اوندھا
پڑا ہوا اور منہ پر اپنے کے اور داہنے اور بائیں نہ دیکھے اور آگے پیچھے
کا دھیان نہ کرے تو وہ خوب چلتا ہے یا کوئی وہ جو چلتا ہے سیدھا
اپنے قدموں پر کھڑا نیچان اور اونچان اور گڑھا کنواں دیکھتا چلے
وہ سیدھی راہ مضبوط پر ہے یہ مثل ہے کافروں اور مومنوں کی یعنی
کافروں نے جو اپنے باپ دادا سے چال دیکھی ہے اسی طرح چلے
جاتے ہیں بھلائی برائی اس کی نہیں سمجھتے اور مومنوں نے سمجھ کر سیدھی
دین اسلام کی راہ چلی اور گمراہی کی راہ چھوڑ دی پھر یہ منزل مقصود کو
پہنچیں گے یا وہ کافر
قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
۲۳ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝ کہو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں کو کہ میں تمہیں اس خدائے تعالیٰ
کی راہ بتاتا ہوں کہ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور بناتے تمہارے
واسطے کان جو تم سنتے ہو ان کانوں سے سب کی آواز اور بات اور
بنائیں تمہارے واسطے آنکھیں جو سب کچھ ان سے دیکھتے ہو اور بنائے
تمہارے واسطے دل جو اس سے ہر چیز کو سمجھتے ہو۔ اب سمجھو کہ خدائے
تعالیٰ نے کیسی نعمتیں تم کو دی ہیں لیکن تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو
یعنی شکر نہیں کرتے اس کی نعمتوں کا اور
قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ
۲۴ تُحْشَرُونَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ وہ ہے خدائے
تعالیٰ کہ جس نے تمہیں پیدا کر کے پھیلایا زمین میں یعنی ہر ایک کو حویلی
اور مکان اور کسب اور ہنر علیحدہ دیا کہ آرام سے رہ کر عبادت کرو
اور حکم بجالاؤ اور پھر جب مر گئے تو پھر بعد مدت مقرر کے گوروں سے
اُٹھ کر خدائے تعالیٰ کے آگے حاضر ہو گے حساب دینے کو
۲۵ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝
کہتے ہیں کافر اور مشرک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کب ہوگی قیامت
جو تم اس کا یہ وعدہ کرتے ہو کہ اس دن سب کاموں نیک اور بد کا حساب
اور بدلہ ہوگا بتاؤ تو کب ہے اگر سچے ہو تم یعنی کافر کہتے ہیں کہ قیامت
تو در اصل نہیں ہے اگر تم کہتے ہو کہ مقرر ہووے گی اگر اس بات میں
سچے ہو تو بتاؤ کہ کب ہوگی اور کتنی مدت پیچھے آوے گی تو خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے کہ
قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ
۲۶ مُبِينٌ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں کہ سوائے
اس کے نہیں ہے تمہارا جواب کہ قیامت کے آنے کا وقت خدائے تعالیٰ
کے پاس ہے اور میں ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا یعنی جو کچھ مجھے حکم ہوتا
ہے وہی میں تمہیں کھول کر کہتا ہوں کہ قیامت مقرر آوے گی تم اس دن
سے ڈرو کہ ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا لیکن وقت اس کے آنے کا خدائے
تعالیٰ ہی جانتا ہے اور میرا کام اتنا ہی ہے کہ حکم خدائے تعالیٰ کا تمہیں
کہہ دیتا ہوں آگے تم جانو مانو گے تو چھوٹو گے نہ مانو گے تو عذاب میں
گرفتار ہو گے
فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا
۲۷ وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ۝ پھر

Marfat.com

جس وقت دیکھیں گے کافر قیامت کو نزدیک اپنے تو برا ہو جائیگا اور بگڑ جائے گا منہ ان کا دیکھتے ہی قیامت کو مارے ڈر کے اور کہیں گے فرشتے کہ یہی ہے وہ کہ تھے تم دنیا میں ہمیشہ اسے چاہنے والے یعنی قیامت کو جو تم جلد چاہتے تھے یہ وہی ہے۔ کہتے ہیں کہ کافر ہمیشہ آرزو کرتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے یار رفیق بھی سب مریں خدائے تعالیٰ اپنے دوست کو اس بات کی خبر دیتا ہے اور ان کے جواب میں یہ آیت بھیجی

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ
۲۸ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں جو تیری موت چاہتے ہیں کہ بھلا دیکھو تو تم اگر مجھ کو مار ڈالا خدائے تعالیٰ نے اور جو میرے ساتھ رفیق ہیں ان کو بھی مار ڈالا یا بخشا مجھے اور انہیں اور دیر کی میرے مارنے میں یعنی اگر تمہاری یہ آرزو ابھی ہوئی یا اس میں ڈھیل ہوئی تو پھر کون ہے ایسا جو امان دے گا کافروں کو عذاب دکھ دینے والے سے یعنی نہ میرے مرنے سے اور نہ میرے جینے سے تم پر سے عذاب موقوف ہوگا تم دونوں طرح عذاب سے نہیں بچنے کے سوائے ایمان لانے کے یعنی جب تک ایمان نہ لاؤ گے کسی طرح ہرگز نہیں چھوٹو گے

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا
۲۹ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ......

کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خدائے تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنے والا ہے جو ایمان لایا میں ساتھ اس کے اور اسی پر بھروسا کیا میں نے اپنے کاموں کا پھر جلد جانو گے تم کہ کون ہے بیچ گمراہی کھلی ہوئی کے یعنی قیامت کو یا مرنے کے دن کھلے گا تم پر کہ کون گمراہ ہے اور

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ
ع ۱۴/۳۰ ۲ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝

کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھو تو بھلا اگر ہو جاوے پانی تمہارے کنوؤں کا نیچے زمین کے یعنی غائب ہو جائے تو پھر کون ہے ایسا جو لادے تمہارے واسطے پانی بہت بہتا ہوا صاف کھلا ہوا چاہیئے کہ اس آیت کو تمام کرکے پڑھو اللہ رب العالمین تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ ایک استاد شاگرد کو یہ آیت یاد کرواتا تھا فمن یاتیکم بماء معین ایک کافر نے سن کر کہا کہ بالمعول والمعین ٥ یعنی ہتھیاروں اور مددگاروں سے پانی پھر بھر لادیں گے یہ کہتا ہوا چلا گیا رات کو اندھا ہوا اور ایک آواز عجب سے آئی کہ یہ پانی روشنی کا تیری آنکھ سے غائب ہوا اب اس کو پھیر لا معول اور معین سے فجر کو اندھا اٹھا اور لگا سر پیٹنے فائدہ کچھ نہ ہوا

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

نٓ جدا جدا حرف جو قرآن میں آتے ہیں۔ یہ بھید ہے خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان جو اسے کوئی اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا ولیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فرمایا کہ پہلے خدائے تعالیٰ نے قلم پیدا کیا پھر دوات قلم نے اس دوات سے حکم خدائے تعالیٰ کے لکھے جو کچھ کہ ہو چکا اور جو کہ ہوتا ہے اور جو کہ ہووے گا سب لکھ چکی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

۱ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ دوات وقلم کی اور اس کے لکھنے کی قسم ہے یعنی قسم ہے دوات وقلم کی اور اس کی جو کچھ اس نے لکھا ہے

۲ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ نعمت اور بخشش پروردگار اپنے کے دیوانہ جیسے ولید بیٹا مغیرہ کا کہتا ہے سو تو ویسا نہیں ہے وہ جھوٹا ہے ولید ملعون کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن پڑھتا

Marfat.com

ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں یہ باتیں دیوانوں کی
کرتا ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے بلکہ
۳ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ اور بے شک تجھے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح بدلا ہے نیک اس پیغام پہنچانے
کا بغیر احسان رکھے ہوئے یعنی تجھے جو ہم نے حکم کیا کہ یہ پیغام میرے
بندوں کو پہنچا تو حکم بجالایا اور حکم ہمارا پہنچایا اگر وہ مانیں یا نہ مانیں
تجھے اس کا بدلہ ہم دیں گے اور کچھ احسان نہیں رکھیں گے
۴ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ اور بیشک تو ہر طرح
اوپر بہت بڑی اچھی خو اور اچھی عادت کے ہے یعنی تیرا مزاج اور
عادت بہت اچھی ہے جو ایسی کسی کی نہیں ہے
۵،۶ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝
پھر جلد دیکھے گا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیکھیں گے تیرے
مدعی بھی جب ان پر عذاب اترے گا کہ تم میں سے کون ہے فتنہ یا
بلا یعنی جانیں گے کافر کہ دیوانہ تو ہے یا وہ آپ ہیں
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ
۷ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ بے شک پروردگار تیرا خوب جانتا ہے
ان کو جو بھولا ہے اس کی راہ جو دین اسلام ہے اور وہی خدائے تعالیٰ
خوب جانتا ہے ان کو جو سیدھی راہ میں ہیں یعنی خدائے تعالیٰ دونوں
کو جانتا ہے کسی کا حال اس سے چھپا نہیں ہے
۸ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ پھر تو کہنا مت مان ان کا جو جھوٹ
جانتے ہیں تیرے معجزوں کو اور قرآن کو
۹ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ چاہتے ہیں مشرک
تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تو نرمی کرے ان سے اور بتوں کو
طعنہ نہ دیوے تو پھر وہ بھی نرمی کریں تجھ سے اور تیرے دین کو عیب
نہ کریں یعنی مشرک چاہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے
دین اور بتوں کو عیب نہ کرے اور ہم سے اخلاص کرے تو ہم بھی
اس سے محبت کریں اور اس کے دین اسلام کو نہ طعنہ نہ کریں

اور برا نہ کہیں
۱۰ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ
۱۱،۱۲ بِنَمِيْمٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ عُتُلٍّۭ
۱۳ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ اور مت کہا مان کسی قسمیں کھانے والے کا
جو ہر بات میں قسم کھاوے جھوٹی سو وہ ولید بیٹا مغیرہ کا ہے سو ہلکا
چھچھورا ہے عیب کہنے والا ہے لوگوں کے پیٹھ پیچھے پھرنے والا ہے
لڑائی کرتا ہوا پھیر رکھنے والا ہے نیک کاموں سے سخت رو ہے،
بدخو حد سے زیادہ گنہگار سوائے ان سب عیبوں کے حرام زادہ
ہے یعنی تحقیق نہیں جو اس کا باپ کون ہے کہتے ہیں کہ ولید اٹھارہ
برس کا تھا جب مغیرہ نے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے یہ کہکر اپنے پاس
رکھا اور تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت مجلس میں پڑھی گئی
اور ولید نے سنا اور دل میں غور کیا سب عیب اپنے میں پائے مگر
سردار قریش کا ہوں اور باپ مغیرہ مشہور ہے اور جانتا ہوں کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ نہیں بولتا یہ بات کس طرح ہے پھر
تلوار کھینچ کر اپنی ماں پاس گیا اور احوال اپنے باپ کا پوچھا اور کہا
کہ سچ کہہ نہیں تو مار ڈالتا ہوں غرض اس کی ماں نے ڈر کر سچ کہا
کہ تیرا باپ نامرد تھا اور تیرے چچا کے بیٹے مال کے وارث ہوا چاہتے
تھے میں نے فلانے غلام کو کچھ دیکر اس سے بیج لیا سو تو پیدا ہوا
سو سچ ہے کہ اسی سبب سے زیادہ دشمنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے رکھتا تھا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص کا
کہا مت مان
۱۴ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا
۱۵ قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اس واسطے کہ مالدار ہے اور اولاد
رکھتا ہے جس وقت کہ پڑھی جاتی ہیں آیتیں ہمارے قرآن کی اس
کے آگے یعنی ولید ملعون کے آگے تو کہتا ہے کہ قصے ہیں گزرے
ہوئے لوگوں کے سوا ایسے کی سزا یہ ہے کہ
۱۶ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ جلد ہوگا جو نشان داغ کا دیں گے

ؒ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ در تفسیر خود تحت ایں آیت ارتام فرمودند کہ مرد صحیح الایمان را باید کہ با بدعتیان انس نگیرد و دوہم مجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ نشود ہر کہ با بدعتیان
دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آں از وے برگزندہ و بالخصوص از جملہ منکراں کسے کہ رذیل النفس و بداخلاق باشد باوے موافقت کردن گو بحسب ظاہر بود موجب نقصان کمال حسن اخلاق است
بنا بریں احتراز از و ضرور است

Marfat.com

ہم اس کی ناک پر یعنی منہ کالا کرکے رسوا کریں گے۔ کہتے ہیں کہ
بدر کی لڑائی میں زخم اس کی ناک پر لگا تھا جو نشان اس کا نہ گیا
اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ بے شک
آزمایا ہم نے مکے کے لوگوں کو قحط اناج اور میوے کے سے جیسے آزمایا
تھا ہم نے باغ کے مالکوں کو کہتے ہیں کہ صنعاں شہر کے گردے میں
جو یمن کے ملک میں ہے ایک نیک بخت کا باغ تھا جب اس
باغ کا میوہ تیار ہوتا تو توڑنے کے وقت اچھے سے اچھا فقیروں
کو دیتا اور جب سب توڑ چکتا تو دسواں حصہ نذر خدائے تعالیٰ کی نکالکر
محتاجوں کو بانٹتا جب وہ نیک بخت مرگیا بیٹوں نے کہا کہ مال
تھوڑا ہے اور خرچ کنبے کا بہت ہے اگر باپ کی طرح ہم بھی دیویں گے
تو گزران ہماری تنگ ہوگی پھر اس کا علاج یہ ہے کہ فجر ہی بہت
سویرے اٹھ کر جا پہنچے جو فقیروں کو خبر نہ ہووے اسی وقت جا کر
میوے توڑ لاویے جیسا کہ فرماتا ہے پروردگار
۱۷،۱۸ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۞
جب قسم کھائی اس باغ کے وارثوں نے کہ چپکے سے جاکر میوہ توڑیں
فجر ہی سویرے سے جو فقیروں کو خبر نہ ہووے اور نہ کہا کہ انشاءاللہ تعالےٰ
قسم کھانے کے وقت پھر ان ہی باتوں کو مقرر کرکے سورہے اپنے گھر میں
فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ
۱۹ نَآئِمُوْنَ ۞ پھر اس باغ میں پھر گیا پھرنے والا یعنی بلا آئی باغ
پر تیرے پروردگار سے رات کو اور وہ سوتے تھے اپنے گھروں میں
۲۰،۲۱ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۙ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۙ پھر
ہوا وہ باغ اس بلا سے جیسے میوہ جھڑا ہوا یعنی وہ باغ ایسا ہو گیا
جیسے اس کا سارا میوہ توڑ لیا اور کچھ نہ چھوڑا اور وہ اس حال سے
خبر نہ رکھتے تھے پھر پکارا ایک بھائی نے دوسرے کو فجر ہی
اور کہا
۲۲ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۞
کہ سویرے اٹھ کر چلو اپنے کھیت پر اگر ہو تم توڑنے والے میوے
کے اور اس میں کھجوریں تھیں پھر سب اٹھے اور اسباب اس کے توڑنے
کا لے کر گھر سے
۲۳ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۙ اَنْ لَّا
۲۴ يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۙ وَّغَدَوْا
۲۵ عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۞ پھر چلے باغ کی طرف اور یہ ڈرتے تھے
اور چپکے چپکے کہتے تھے تو کوئی نہ سنے یہ کہ ایسا نہ ہو جو گھس آوے
یعنی چلا آوے آج کوئی فقیر جو حصہ لے جاوے اور سویرے گئے جلد
دوڑتے زور سے
۲۶ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۙ بَلْ نَحْنُ
۲۷ مَحْرُوْمُوْنَ ۞ جب دیکھا باغ کو جو اس میں ہے وہ دیکھنے کو
بھی نہیں ہے تو کہا آپس میں کہ بیشک ہم راہ بھولے باغ کی یعنی
کل ہم تو بھرا ہوا میوہ سے چھوڑ گئے تھے اب یہاں تو ذرا بھی میوہ نہیں
ہے پھر دھیان کیا تو کیا دیکھا کہ دیوار اور مکان وہی ہیں تب کہا کہ
باغ تو وہی ہے پر ہم بے نصیب ہیں اس کے میوے سے اور نا امید
ہیں اس کے نفع سے
۲۸ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۞
پھر کہا ان کے منجھلے بھائی نے جو وہ عقلمند تھا کہ اے یہ کیا نہ کہا تھا
میں نے تم کو کہ کیوں نہیں یاد کرتے خدائے تعالیٰ کو یعنی کہو کہ اگر
خدائے تعالیٰ چاہے گا تو میوہ توڑیں گے تم نے نہ مانا تب
۲۹ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۞ کہا سب نے
کہ پاک ہے سب عیبوں سے پروردگار ہمارا اور یہ جو باغ کا میوہ
غائب ہوا تو خدائے تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا ہم پر بلکہ بیشک ہم ہی
تھے ظلم کرنے والے جو نیت کی کہ فقیروں کو نہ دیویں گے
۳۰ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۞ پھر رو برو
ہوا ایک دوسرے کو طعنے دیتا ہوا یعنی آپس میں بیٹھ کر ایک دوسرے
کو کہنے لگا کہ تو بھی اس بات پر راضی ہوا کہ فقیروں کو نہ دیجیے اور سویرے
اٹھ کر میوہ توڑ لاییے دوسرے نے کہا کہ تو بھی چپ ہو رہا اور منع

لہ نام اس کا صنعان تھا ۱۲ ٣ یعنی تین لڑکے تھے ۱۲

Marfat.com

نہ کیا اور ایک نے کہا کہ پہلے تو نے ہی یہ بات نکالی غرض کہ سب نے
اپنے گناہوں پر اقرار کیا اور
۳۱ قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا کُنَّا طٰغِیْنَ ○ کہا سب نے اے ہائے
افسوس اور خرابی ہماری بیشک ہم تھے حد سے گزرے جو انشاء اللہ
تعالیٰ نہ کہا اور نیت کی ..... جو فقیروں کو نہ دیویں گے لیکن خدائے تعالیٰ
کی کریمی سے امید ہے کہ
عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا
۳۲ رٰغِبُوْنَ ○ شاید پروردگار ہمارا وہ کہ بدل دیوے ہم کو اچھا اس
باغ سے بیشک ہم اپنے پروردگار کی طرف محبت کرنے والے ہیں
اور سب طرف سے اسی کی طرف پھرنے والے ہیں اور توبہ کی ہم نے
امیدوار ہیں جو توبہ قبول کرے پھر خدائے تعالیٰ نے ان کے عجز کے
سبب ان پر مہربانی کی اور ان کو ایک باغ دیا بھرا ہوا میوے کا
خدائے تعالیٰ ایسا ہی کریم ہے پھر دیکھو کہ
کَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
۳۳ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ○ ع ۴ ایسا ہے عذاب خدائے تعالیٰ کا دنیا میں
عذاب یکایک آتا ہے بے خبر اور ہر طرح عذاب اس جہان کا بہت
بڑا ہے جو اس کی انتہا نہیں یعنی ہمیشہ رہے گا کافروں پر اگر یہ کافر
ہوتے جاننے والے تو ڈرتے ان کاموں سے جن کاموں کے سبب
عذاب ہوگا اور ہرگز وہ کام نہ کرتے
۳۴ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○
بے شک ڈرنے والوں کے تئیں جو کام کہ جس سے عذاب ہو دیگا
وہ کام نہیں کرتے ان کو آگے پروردگار ان کے کے باغ ہیں نعمت
سے بھرے ہوتے یعنی جو لوگ کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے
ہیں اور اس کا حکم بجالاتے ہیں خدائے تعالیٰ نے ان کے واسطے باغ
نعمت کے بھرے ہوتے رکھے ہیں کافر کہتے ہیں کہ یہ باغ نعمتوں کے
بھرے ہوتے جو مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے واسطے ہیں بعد مرنے کے
یہ در اصل تو کچھ نہیں پر ہم نے مانا کہ اگر یوں بھی ہے تو ہمیں ان سے
اچھے باغ ہوں گے جواب یہاں دنیا میں ہم ان سے سب طرح اچھے
ہیں مال و دولت اور عزت میں سو خدائے تعالیٰ ان کی بات کو رد
کرکے فرماتا ہے
۳۵ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ○ مَا لَكُمْ ۫
۳۶ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ اے کیا پھر ہم کریں گے مسلمانوں کو کافروں کے
برابر یہ تو ہوگا نہیں جو کافر اور مسلمان قیامت کو برابر ہوویں کیا ہوا
تم کو اے مشرکو کیسی بات کہتے ہو کہ ہم مسلمانوں کے برابر یا بہتر
ہوں گے تو پھر
۳۷ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ○ اِنَّ لَكُمْ
۳۸ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ○ کیا تمہارے واسطے کتاب ہے کوئی جو
اس میں پڑھتے ہو وہ کہ واسطے تمہارے اس میں لکھا ہے کہ جو چاہو گے
سو ہوگا
اَمْ لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ
۳۹ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ○ یا تم نے قسم کھائی یا قول کیا ہے ہم نے بڑا مضبوط
کہ قیامت کے دن تلک واسطے تمہارے ہے جو کچھ تم کہو اپنے واسطے
بھلائی برائی سے یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہم قیامت کو بھی مسلمانوں سے
بہتر ہوں گے مال و دولت میں پھر اس بات کی کونسی دلیل ہے
۴۰ سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ○ پوچھ ان سے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کون ہے ان میں سے جو ضامن ہے
اس بات کا یعنی ذمہ لیوے اس بات کا کہ قیامت کو ہم سمجھ لیں گے صع ۱۶ عند المتقدمین
اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا
۴۱ صٰدِقِیْنَ ○ یا کوئی ان کے شریک ہیں یعنی انہوں نے جو ہمارے
شریک مقرر کر رکھے ہیں اپنے نزدیک وہ ان کی مدد کریں گے پھر
کہہ لاؤ اپنے مقرر کیے ہوئے شریک اپنی مدد کو اگر ہو تم سچ کہنے والے
اس بات کے جو باغ بھرا ہوا نعمت کا ملے گا تم کو قیامت میں
یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ
جس[ف] دن کھلے گی پنڈلی عرش سے یا تجلی کرے گا نور خدائے تعالیٰ کا اور

ف حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتی تھی ان کے ساتھ جاوے گی مسلمان کھڑے رہ جاویں گے پروردگار آوے گا جس صورت میں نہ پہچانیں گے فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آؤ کہیں گے نعوذ باللہ ہمارا رب آوے گا تو ہم پہچان لیویں گے فرمائیگا کچھ اس کا نشان جانتے ہو کہیں گے جانتے ہیں پھر ظاہر ہوگا ان کی پہچان موافق اور پنڈلی کھولے گا تو سجدہ میں گریں گے جو سچی نیت سے سجدہ سجدہ نہ کرتا تھا اس کی پیٹھ نہ مڑے گی اللہ اکبر کیا یہ ان کا اعتقاد اور توحید آزمانے کو کہ کسی مشبہ خدا کو پوجنے سے ایسے بیزار ہیں ۱۲ منہ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

بلائے جاویں گے لوگ واسطے سجدہ کرنے کے کہتے ہیں کہ اس دن
خدائے تعالیٰ کا نور تجلی کرے گا اور حکم ہوگا کہ سجدہ کرو اور
ایک روایت یہ ہے جو کھولے گا اور ظاہر کرے گا پروردگار پنڈلی
پنی اسے دیکھ کر مسلمان سجدہ کریں گے اور منافقوں کی پیٹھ کی ہڈی
کمر کے نیچے سے سرتلک ایک ہو گی سجدہ نہ کر سکیں گے جیسے کہ
فرمایا ہے

۴۲ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ط وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ
۴۳ سَالِمُوْنَ ۝ پھر سجدہ نہ کر سکیں گے نیچے ہوں گی آنکھیں انکی شرمندگی
سے انہیں خواری اور رسوائی ہوگی اور وہ مقرر تھے دنیا میں بلائے
جاتے سجدہ کرنے کو یعنی دنیا میں انہیں کہتے تھے کہ سجدہ کرو خدائے
تعالیٰ کو اور تندرست تھے کچھ کسی طرح کی بیماری کا انہیں بہانہ نہ تھا
جب وہ وقت گیا فرصت کا اب سوائے حسرت اور پچھتانے کے حاصل
نہیں اب خدائے تعالیٰ کافروں پر غصے ہو کر واسطے تسلی کرنے دل حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتا ہے کہ

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
۴۴ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر چھوڑ دے مجھے اور ان لوگوں کو
جو جھوٹ جانتے ہیں اس بات کو یعنی قیامت اور اس کے احوال کو
میں سمجھ لوں گا ان سے تو فکر اور غم نہ کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کسی بات کا پکڑوں گا میں ان کو سہج سہج اس جگہ سے جو نہ جانیں وہ
۴۵ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ط اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اور ڈھیل دیتا
ہوں میں ان کو تو مغرور ہوویں اور خوب گناہ من مانتے کر لیویں تب
عذاب سے پکڑوں گا ان کو کہ بیشک پکڑنا میرا اور عذاب کرنا میرا سخت
اور مضبوط ہے جو کسی طرح پھرتا اور سرکتا اور دور نہیں ہوتا

اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ
۴۶ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تو مزدوری مانگتا ہے
ان سے دین کی راہ بتانے پر پھر ان پر یہ جو چٹی بھاری ہوتی ہے جو
تجھ سے بیزار ہوتے ہیں

۴۷ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ یا ان کے
پاس غیب کی خبر آتی ہے پھر اس خبر کو لکھتے ہیں اور اس کی سند سے کہتے
ہیں کہ ہم مسلمانوں سے قیامت کو بہتر ہوں گے مال اور دولت میں

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ
۴۸ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اپنے پروردگار کے حکم سے یعنی جس طرح پروردگار کا حکم ہوتا ہے
اسی طرح کام کر اور جلدی اور بیقراری مت کر جیسے یونس نبی علیہ السلام
نے کی جو بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے بھاگا اور صبر نہ کیا تو پھر قید مچھلی کے پیٹ
میں ہوا جب پکارا اپنے رب کو کہ لا الٰہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظلمین ۝ اور حضرت یونس تھے بھاگتے وقت غصے
میں بھرے ہوئے ۔

لَوْلَا اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَاۗءِ
۴۹ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ اور اگر نہ پاتا اور نہ تھامتا یونس نبی علیہ السلام
کو فضل اس کے پروردگار کا تو ہر طرح پھینکا گیا تھا بیچ جنگل بغیر گھانس
اور درخت کے اور حضرت یونس علیہ السلام طعنہ اور الہنا کھاتے ہوتے
تھے یعنی اگر خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یونس علیہ السلام کے حال پر
غور نہ کرتا تو البتہ دکھ پاتا جو ایسے جنگل میں پڑا تھا جہاں سایہ اور
گھانس بھی نہ تھا

۵۰ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ پھر قبول کیا
اور نوازا یونس علیہ السلام کو اس کے پروردگار نے اور کیا اس کو نیک بختوں
سے کہتے ہیں قریشیوں نے ایک قوم کے لوگوں کو جو نظر لگانے میں مشہور
تھے انہیں کچھ دینا کیا اور کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی نظر لگاؤ
جو یہ دنیا سے جاوے اور ہم اس کے دکھ سے چھوٹیں خدائے تعالیٰ نے
ان بدنظروں کی نظر کو دفع کیا اور یہ آیت بھیجی کہ

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ
۵۱ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ نزدیک تھا
جو کافر تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گراتے اپنی نگاہوں سے
یعنی تجھے نظر لگاتے ہیں جس وقت کہ سنتے ہیں قرآن کو تو کہتے ہیں کہ
یہ مرد دیو لگا ہوا ہے یعنی دیوانہ ہے یا دیو ایسی باتیں سکھاتا ہے
اور وہ جھوٹے ہیں جو دیوانہ کہتے ہیں بلکہ

Marfat.com

۵۲ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ نہیں ہے وہ قرآن مگر نصیحت ہے واسطے خلقت کے جو سمجھنے والے ہیں یعنی بیشک نصیحت ہے قرآن شریف ع ۲ / ۵

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

۱،۲،۳ اَلْحَاۗقَّةُ ۝ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝
سچا وقت مقرر ہونا ہے کیا ہے پھر وہ سچا وقت مقرر ہونا اور کس چیز
نے بتایا اور جتایا تجھے کہ کیا ہے سچا وقت مقرر ہونا جس سے ڈرنا ضرور ہے
اور اس وقت سب کے کام بھلے برے ذرہ ذرہ پوچھے جاویں گے اور
ان کے موافق بدلہ ملے گا سو وہ دن قیامت کا ہے اور ایک نام قیامت
کا حاقہ بھی ہے

۴ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ جھوٹ جانا قوم ثمود
نے جو حضرت صالح نبی علیہ السلام کی قوم تھی اور قوم عاد نے جو حضرت ہود
نبی علیہ السلام کی قوم تھی انہوں نے جھوٹ جانا قیامت کے دن کو اور
قارعہ بھی قیامت کے دن کا نام ہے

۵ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ پھر قوم ثمود کو ہم نے
مار کھپایا سبب تکبری ان کی کے سے یا ساتھ صیحہ کے جو ایک آواز سخت
تھی حضرت جبرئیلؑ کی

۶ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ اور پھر قوم
عاد کی ہم نے مار کھپائی ساتھ باؤ سخت کے جو حد سے زیادہ تھی پھر
خدائے تعالیٰ نے

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا
بھیجی قوم عاد پر وہی باؤ سخت جو چلتی ہی رہی سات رات اور آٹھ دن
وہ بری باؤ برباد کرنے والی قوم عاد کے گھر بار کو وہ باؤ ایسی تھی جو اس نے
ان کی حویلیاں بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دیں وہ باؤ بدھ کے دن صبح سے
جو شروع ہوئی تھی تو دوسرے بدھ کی شام کو موقوف ہوئی تھی
فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ
۷ خَاوِيَةٍ ۝ پھر دیکھتا تو اے دیکھنے والے اگر ہوتا تو اس قوم کو اس
وقت مردے پڑے ہوتے گویا کہ وہ لوگ تھے جیسے کھجوروں کی پرانی
درخت کی لکڑی ہوئی لکڑی پڑی ہوئی

۸ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝ پھر کچھ بھی دیکھتا ہے تو اے
دیکھنے والے ان کا نشان ہے بچا ہوا یعنی قوم عاد ایسی ہلاک ہوئی ہمارے
غضب سے جو کچھ ان سے نشان بھی باقی نہیں رہا

۹ وَجَاۗءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝
اور آیا فرعون اور وہ لوگ جو اس سے پہلے تھے اور گاؤں میں رہنے والے
ساتھ گناہوں کے یعنی ان لوگوں نے گناہ اور شرک کرنا اختیار کیا اور

۱۰ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝
پھر کہنا نہ مانا اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے کا پھر پکڑا خدائے تعالیٰ
نے ان کو پکڑنا سخت ایسا جو پھر کبھی نہ چھوٹ سکیں گے

۱۱ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاۗءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ اور
بیشک ہمنے جب پانی حد سے گزرا بے نہایت نوح نبی علیہ السلام کے
طوفان کے وقت تو ہم نے چڑھایا تمہارے باپ دادا کو چلتی کشتی
میں اس واسطے

۱۲ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝
تو کریں ہم اس احوال کو واسطے تمہارے نصیحت اور یادآوری کہ خدائے
تعالیٰ نے اس طرح مومنوں کو بچایا اور اس طرح کافروں کو ہلاک کیا
اور اس واسطے کہ یاد رکھے کان یاد رکھنے والا جو اسے یاد رکھ کر ڈرے
خدائے تعالیٰ کے عذابوں سے اور اس کا حکم بجا لاوے

۱۳ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ پھر جب پھونکا
جائے گا نرسنگا یا قرنا ... ایک باری پھونکنا

۱۴ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝
اور اٹھائے جاویں گے زمین اور پہاڑ اپنی جگہ سے پھر لوٹیں گے زمین اور پہاڑ
یکبارگی لوٹنا یعنی ذرہ ذرہ ہوں گے جیسے جنگل کی ریت یا جیسے دھنیے
کی روئی دھنتے وقت اڑتی ہے

۱۵ فَيَوْمَىِٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ پھر اس دن ہونا ہے سو ہوگا

Marfat.com

یعنی قیامت آکر موجود ہوگی

۱۶ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ
اور پھٹے گا آسمان پھر یہ آسمان ہوگا اس دن سست اور نکما
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
۱۷ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۙ اور فرشتے ہوں گے آسمان کے
کناروں پر حکم خدائے تعالیٰ کے سے اور اٹھاویں گے تخت تیرے پروردگار کا اپنے اوپر اس دن آٹھ فرشتے کہتے ہیں کہ اٹھانے تخت رب العالمین کے اب ہمیشہ سے چار فرشتے ہیں اور قیامت کے دن آٹھ فرشتے ہوں گے اور بعضے کہتے ہیں کہ آٹھ قطار فرشتوں کی ہوگی جو تخت رب العالمین کا اس دن اٹھاویں گے جو اس دن فرشتوں کا شمار سوائے حق تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا
۱۸ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۙ اس
دن حاضر ہو گے تم آگے خدائے تعالیٰ کے حساب دینے کے واسطے چھپا نہ رہے گا خدائے تعالیٰ سے کوئی چھپا ہوا
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ
۱۹ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۙ پھر جس کو دیا جائے گا اس کا اعمال نامہ اس کے
داہنے ہاتھ میں پھر وہ کہے گا فرشتوں کو کہ آؤ پڑھو میرا اعمال نامہ جو اس میں کچھ ایسا نہیں لکھا جو اس کے دکھانے میں شرمندہ ہوں گا
۲۰ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۙ بیشک میں
جانتا تھا وہ کہ میں ملنے والا ہوں گا اور دیکھوں گا اپنے کاموں کے حساب کو یعنی مجھ کو یقین تھا کہ جو کچھ میں نے دنیا میں کیا ہے اس کا حساب دینا مقرر ہے
۲۱ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ پھر اس شخص کو گزران ہوگی
خوشی کی جو اس میں کسی طرح کا فکر اور اندیشہ نہ ہوگا اور عزت اور حرمت سے رہے گا
۲۲،۲۳ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۙ اونچے بلند
باغ میں جو میوے اس باغ کے درختوں کے نزدیک ہو رہے ہیں توڑنے والوں کے ہاتھ سے یعنی بے محنت توڑ کے کھاویں گے وہ شخص اور فرشتے ان لوگوں کو کہیں گے
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ
۲۴ الْخَالِيَةِ ۙ کھاؤ میوے اور پیو ٹھنڈے پانی مزے دار بسبب
اس کے جو تم نے کام کیے ہیں دنیا کے بیچ گزرے ہوئے دنوں میں۔
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ
۲۵ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۙ اے پر اس کو جو دیا جاوے گا اعمال نامہ اس کا
بائیں ہاتھ میں اور اس اعمال نامے میں برے کام اپنے کیے ہوئے دیکھے گا تو پھر کہے گا نہایت پچھتاوے سے کہ ہائے کیا اچھا ہوتا جو نہ دیتے اعمال نامہ میرا مجھے جو ایسا رسوا نہ ہوتا
۲۶ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۙ اے کیا اچھا ہوتا جو میں نہ جانتا
کہ میرا حساب کیا ہے جو اب اس کے جاننے سے سوائے عذاب کے اور رسوائی کے کچھ حاصل نہیں ہے

ف۱ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ تحقیق حضرت عائشہ رض نے یاد کیا اپنے دل میں آگ دوزخ کو پس روئیں اس کے ڈر سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا سبب ہے رونے تیرے کا کہا عائشہ رض نے کہ یاد کیا میں نے آگ دوزخ کو پس روئی میں یعنی اس کے عذاب کے ڈر سے پس آیا یاد کرو گے تم اپنے اہل وعیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے پر تین جگہ پس نہیں یاد کرے گا کوئی کسی کو بالخصوص اور شفاعت عظمیٰ عام ہوگی سب خلائق کے لیے ایک تو نزدیک میزان کے یہاں تک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوتی ترازو یا بھاری ہوتی دوسرے وقت دینے اعمال ناموں کے جس وقت کہ کہا جاوے گا یعنی از راہ خوشی کے کہے گا وہ شخص کہ جس کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا لوگوں کو پڑھو اعمال نامہ میرا اور جس کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ کہے گا کہ کاش مجھے نہ دیا جاتا۔

ف۲ دایاں ہاتھ گلے میں طوق کیا جاوے گا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے لیجاوے گا اور دیا جاویگا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے اور تیسرے نزدیک پل صراط کے جس وقت کہ رکھا جاوے گا درمیان اور اوپر دوزخ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ۱۲ ف۳ یعنی یہاں تک کہ جانے نجات پاتے ساتھ گزرنے کے اس سے یا پڑتا اس میں اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا جو بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز گزریں گے اس پر سے سب لوگ پس مومن نجات پائیں گے بسبب اعمال و منازل اپنے کے اور کافر اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے عافانا اللہ الکریم پس ان تینوں جگہوں میں سب حیران اور درماندہ ہوں گے اور کسی کو مجال کسی کے یاد کرنے اور خبر لینے کی نہیں ہوگی ۱۲

Marfat.com

۲۷ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ اے کیا اچھا ہوتا جو وہ
موت جس سے دنیا میں موا تھا وہی موت ہوتی قضیہ تمام کرنے والی
یعنی میں ایسا مرتا کہ پھر دوبارہ پیدا نہ ہوتا
۲۸ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّيْ
۲۹ سُلْطٰنِيَهْ ۝ کچھ دور نہ کیا مجھ سے عذاب کو میرے مال نے یعنی
دنیا میں جو میرا مال تھا سو وہ اب میرے کچھ کام نہ آیا اور غائب ہوئی
مجھ سے حکومت اور قوت اور زور میرا جو دنیا میں تھا مجھ کو یا دلیل
میری غائب ہوئی جس پر مجھے بھروسا تھا پھر حکم ہوگا دوزخ کے
دربان کو کہ
۳۰،۳۱ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ
۳۲ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝
۳۳ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ پکڑو اسے پھر
طوق ڈالو اس کی گردن میں پھر دوزخ کی آگ میں ڈالو اسے بیچ
زنجیر کے جو گردن میں ہو وہ زنجیر ستر گز کی ہوگی پھر لاؤ اسے زنجیر میں خوب
کھینچ کر مضبوط باندھو جو ہل نہ سکے کس واسطے کہ بیشک وہ شخص تھا دنیا
میں جو ایمان نہ لایا خدائے تعالیٰ بہت بزرگ پر اس کا حکم نہ مانا اور اس
کے بھیجے ہوئے کو جھوٹ جانا
۳۴ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ اور محبت اور آرزو
نہ رکھتا تھا اوپر کھانے فقیر کے یعنی نہ چاہتا تھا کہ فقیر کو کھلا دے
۳۵ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ
۳۶ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ پھر نہیں آج اس کو کوئی اپنا دوست جو حمایت
کرے اور کچھ نہ کھانے کو ہے اسی کے آج سوائے دھوون دوزخیوں
کے یعنی وہ جو دوزخیوں کے بدن سے پیپ اور پانی بہے گا سو وہی ان
کی خوراک ہوگی پھر ایسی خوراک
۳۷ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِــُٔوْنَ ۝ نہ کھاویں گے اس کو مگر
گنہگار یعنی مشرک ہی وہ خوراک کھاویں گے یعنی سب گناہ بخشے گا
خدائے تعالیٰ اگر چاہے گا لیکن شرک نہیں بخشے گا
فَلَآ پھر نہیں ہے جو کافر کہتے ہیں کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنے دل سے بنایا ہے بلکہ

اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّهٗ ۳۸،۳۹
لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ قسم کھاتا ہوں اس چیز کی جو تم دیکھتے ۴۰
ہو اور اس کی قسم کھاتا ہوں جسے تم نہیں دیکھتے یعنی ساری پیدائش کی
قسم ہے کہ بے شک وہ قرآن ہر طرح پڑھا ہوا ہے بہت بڑے
بھیجے ہوئے کا یعنی ہمارا بھجوایا ہوا ہے بہت بڑا اس کی زبان پر قرآن
بھیجا ہے جو وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یا حضرت
جبرئیل ہے
وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ ۴۱
اور نہیں ہے یہ قرآن بات شعر کہنے والے کی تھوڑے ہیں سچ
جاننے والے
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور نہ ۴۲
قرآن کہا ہوا کسی کاہن کا ہے یعنی جو شخص کہ غیب کی خبر بتاتے ہیں
انہوں نے بھی یہ قرآن نہیں بنایا تھوڑے ہیں نصیحت ماننے والے
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نیچے اترا ہوا ہے سارے ۴۳
عالم کے پروردگار کے پاس سے
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ ۴۴
بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ اور اگر کہے ۴۵،۴۶
جھوٹ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کہ تمہارا گمان ہے ہم پر کوئی بات
بنا دے تو ہر طرح پکڑیں ہم اسے زور اور قوت سے پھر کاٹیں ہم
اس کی رگ جان کی یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو جیسے
کہ تم کہتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دل سے بنا کر کہتا ہے کہ یہ
خدائے تعالیٰ کا کلام ہے اگر یوں سچ ہو تو ہم اسے ہلاک کریں بڑے
عذاب سے سو تمہاری بات سب جھوٹ ہے اور جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہتا ہے سب سچ ہے
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ پھر نہیں کوئی ۴۷ ع ۵
ایک تم میں سے ایسا جو وہ ہلاکی اس سے دور کرے اور اسے بچا دے
وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور بیشک قرآن ہر طرح ۴۸
نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے جو خدائے تعالیٰ کا حکم بجا لاتے ہیں
اور جو بات منع کی ہے اس سے دور رہتے ہیں

Marfat.com

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہیں وہ کہ تم میں سے بعضے لوگ جھوٹا جاننے والے ہیں قرآن کو یعنی ہم واقف ہیں ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ یہ قرآن آدمی کا بنایا ہوا ہے اور خدائے تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اور حالانکہ

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور بیشک قرآن ہرطرح پچھتاوا ہوگا کافروں کو قیامت کے دن یعنی جب دیکھیں گے کہ جنہوں نے قرآن کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانا اور حکم قرآن کا بجالائے ان کو کیسا اجر اور بدلہ ملے گا کافر دیکھ کر پچھتاویں گے کہ ہائے ہم بھی اگر اس کو سچ جانتے اور موافق اس کے کام کرتے تو ہمیں بھی ایسا ہی بدلہ اور نعمتیں ملتیں کس واسطے کہ

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ اور بیشک وہ قرآن ہرطرح سچ ہے اور مقرر کلام خدائے تعالیٰ کا ہے جو کوئی اس کے حکم کے موافق کام کرے گا اُسے بیشک قیامت کے دن نعمتیں بے بہا ملیں گی

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ پھر پاکیزگی سے یاد کر اپنے پروردگار کے نام کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پروردگار تیرا بہت بڑا ہے سب کے وہم اور گمان سے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا ہے ۔ واللہ اعلم ۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

کہتے ہیں کہ ضمیرہ بیٹے حارث نے مکے کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا اے پروردگار اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ تیرا بھیجا ہوا ہے اور قرآن تیرا کلام مقرر ہے تو ہمارے اوپر پتھر برسا کے کوئی بڑا عذاب بھیج یعنی اس کو یقین تھا کہ یہ سب جھوٹ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ بات ابوجہل لعین نے کہی تھی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

۱ سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِيْنَ

۲،۳ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ چاہا

چاہنے والے نے یعنی مانگا عذاب جو مقرر ہوتا ہے کافروں کو جو نہیں کوئی اس عذاب کو دور کرنے والا خدائے تعالیٰ سے جو صاحب بلندیوں کا ہے یعنی جو کچھ خدائے تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے وہ ہرگز ٹلنے کا نہیں پھر وہ ایسا خدائے تعالیٰ جو اس نے بہشت میں درجے بلند تیار کر رکھے ہیں اپنے دوستوں کے واسطے

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ

۴ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ فَاصْبِرْ صَبْرًا

۵ جَمِيْلًا ۝ اوپر جاتے ہیں فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام

جہاں سے خدائے تعالیٰ حکم کرتا ہے بیچ ایک دن کے جو ہے قدر اس کی پچاس ہزار برس کی راہ یعنی وہ راہ جو فرشتے ایک دن میں جاتے ہیں آدمی پچاس ہزار برس میں پہنچے یا وہ دن قیامت کا ہے جو برابر پچاس ہزار سال کے دنیا کے ہوگا پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کر کافروں کی باتوں کا صبر اچھا کہ گلہ اور بے قراری نہ ہووے یعنی وہ جو کچھ بیہودہ کہتے ہیں کہنے دے اور تو گھبرا نہیں اور صبر کر

۶،۷ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝

بیشک یہ کافر اس دن کو دور دیکھتے ہیں دھیان سے یعنی کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں ہونے کا اور ہم دیکھتے ہیں اس دن کو نزدیک

۸ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ

۹،۱۰ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ جس دن

ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا ہوا اور ہوں گے پہاڑ جیسے اون رنگین دھنی ہوئی یعنی ملائم اور نرم ذرہ ذرہ اور نہ پوچھا جائے گا اس دن کوئی دوست گناہوں سے دوست کے یعنی کوئی کسی کے بدلے گرفتار نہ ہوگا یا کوئی دوست اپنے دوست سے بات نہ کرے گا یعنی ایسا خوف اور دہشت اس دن ہوگی جو کسی کو ہوش اور اوسان بات کا نہ ہوگا

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ

۱۱،۱۲ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ

۱۳،۱۴ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝

دیکھیں گے وہ سب لوگ اپنے دوستوں کو کہ ہر ایک اپنے حال میں

Marfat.com

گرفتار ہے اور چاہے گا کافر اور آرزو کرے گا کہ اپنے بدلے میں دیوے
عذاب میں اس دن پیارے اپنے بیٹے کو اور اپنی جورو کو اور
اپنے بھائی کو اور ان اپنوں کو جنہوں نے اُسے آرام سے اپنے پاس
رکھا تھا اور اس کو بھی اپنے بدلے عذاب میں دے جس کو دنیا میں
بہت دوست رکھتا تھا اور ان سب کو یعنی اس دن چاہے گا
کہ ان عزیزوں کو اپنے بدلے عذاب میں دے تو آپ چھوٹے
عذاب سے
کَلَّا نہ چھوٹے گا عذاب سے کسی طرح
۱۵،۱۶ اِنَّهَا لَظٰى ۙ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚ تَدْعُوْا
۱۷،۱۸ مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ بیشک آگ
دوزخ کی شعلہ ہے کھینچنے والا ہاتھ پاؤں کا یا کھال کا کافروں کی۔
کہتے ہیں کہ دوزخ کافروں کو دیکھ کر سو برس کی راہ سے غرا دے گا اور
دم کھینچے گا کہ کافر بے اختیار اس میں جا پڑیں گے جیسے اژدہا کھینچتا ہے
بلاوے گی آگ یا دربان دوزخ کا اُس کو جس نے پیٹھ کی خدائے تعالیٰ
کی طرف اور منہ پھیرا اُس کے حکم سے اور جمع کیا مال دنیا کا اور کوٹھے
میں بھر رکھا اور خدائے تعالیٰ کا حق نہ دیا محتاجوں کو
۱۹ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
۲۰،۲۱ جَزُوْعًا ۙ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ بیشک آدمی بنا ہے
اور پیدا ہوا ہے حرص اور ہوا کا بھرا یعنی آدمی کو بہت حرص ہے اوپر
جمع کرنے مال کے اور جب پہنچتی ہے آدمی کو بدی یعنی دکھ یا بیماری
کی مصیبت یا مفلسی تو فریاد کرتا ہے اور گلا کرتا ہے اور بیقرار ہوتا
ہے اور جب اُسے پہنچتی ہے نیکی یعنی تندرستی اور جمعیت تو منع کرتا
ہے اپنے جی کو خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے سے اور خیرات کرنے سے
سب آدمی ایسے ہی ہیں

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ ۲۲
دَآئِمُوْنَ ۙ مگر نماز پڑھنے والے وہ لوگ جو اپنی نماز پر ہمیشہ ۲۳
قائم ہیں اور کسی کام کے سبب نماز اپنی نہیں چھوڑتے
وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۙ لِّلسَّآئِلِ ۲۴
وَالْمَحْرُوْمِ ۙ اور وہ لوگ جن کے مال میں حصہ ہے مقرر جیسے زکوٰۃ ۲۵
اور خیرات واسطے مانگنے والے کے اور محتاج جو نہیں مانگتے ان کا بھی
حصہ ہے ان کے مال میں یعنی وہ سب کو خدائے تعالیٰ کی راہ میں
دیتے ہیں
وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ وَالَّذِيْنَ ۲۶
هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۚ اور وہ لوگ جو ۲۷
سچ جانتے ہیں قیامت کے دن کو جو اس دن سب کے برے بھلے
کاموں کا حساب لیکر موافق ان کاموں کے ہر ایک کو بدلہ ملے گا
اور وہ لوگ جو عذاب سے اپنے پروردگار کے ڈرتے ہیں اور اس کا
حکم بجالاتے ہیں
اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ بیشک عذاب ۲۸
سے اپنے پروردگار کے بے پروا نہیں ہوتے یعنی وہ عذاب
گنہگاروں کو مقرر ہوتا ہے
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓى ۲۹
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُوْمِيْنَ ۚ اور ف وہ لوگ جو اپنے شرم کے بدن کو تھامتے ہیں مگر ۳۰
قبیلوں نکاحیوں پر جو..... مختار ہوا ہے ہاتھ اُن کا ان پر یعنی
لونڈیوں اور نکاحیوں کے بغیر کسی پاس نہیں جاتے پھر بیشک ان
لوگوں کو ملامت کوئی نہ کرے گا یعنی جو کوئی حرام نہ کرے گا پرائی
عورت سے اس کو کوئی برا نہ کہے گا

ف معالم فیہ دلیل علی ان الاستمناء بالید حرام وہو قول العلماء قال ابن جریج سألت عطاء عنہ فقال مکروہ وسمعت ان قوما یحشرون وایدیہم حبالی فاظن انہم ہؤلاء الخ یعنی یہ آیت حرمت
جلق اور مشت زنی پر دال ہے اور ایسا ہی حجہ خلاف آیت مذکور الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم کے ہو وہ بھی حرام ہے اور یہی قول ہمارے علماء کا اور ابن جریج نے کہا
کہ میں نے عطاء سے پوچھا تو اس نے کہا کہ استمناء بالید مکروہ ہے اور کہا ہے کہ میں نے سُنا ہے کہ ایک قوم قیامت کو جمع کی جاوے گی اور اس حال میں کہ ان کے ہاتھ
حاملہ ہوں گے میں گمان کرتا ہوں کہ وہ یہی لوگ ہیں اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے ایک قوم پر عذاب بھیجا اس سبب سے کہ وہ لوگ ایسے فعل شنیعہ کے مرتکب ہوتے
تھے اور حدیث میں بھی آیا ہے ناکح الید ملعون فتدبر ۱۲

Marfat.com

فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ
۳۱ الْعٰدُوْنَ ۝ پھر جو کوئی چاہے سوائے لونڈیوں اور نکاحیوں کے
اور غیر عورت سے صحبت کرے تو پھر وہ لوگ ہیں مقرر حد سے گزرے ہوئے
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
۳۲ رٰعُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو امانتوں اپنوں کو اور قولوں اپنوں کو
نبھاتے ہیں یعنی جو کوئی اس پاس امانت رکھوا دے اس میں خیانت
نہیں کرتے اور جو کسی سے وعدہ کرتے ہیں اسے دھیان میں رکھتے
ہیں تو بھولے نہیں
۳۳ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝
۳۴ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اور وہ
لوگ اپنی گواہی پر مضبوط ہیں یعنی گواہی سچی دیتے ہیں جو کسی کا
حق ضائع اور خراب نہ ہو اور وہ لوگ اوپر نماز اپنی کے خبردار
ہیں یعنی وقت نماز کے ادا کرتے ہیں اور نماز پڑھنے کے وقت کسی خیال
کو اپنے دل میں آنے نہیں دیتے اپنے دل کو رجوع کر کے خدائے تعالیٰ
کی طرف نماز پڑھتے ہیں
ع۲ اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ ۝ وہ لوگ جن کی
تعریف کی اور احوال ان کا بیان کیا وہ لوگ رہیں گے باغوں میں قیامت
کے دن یعنی بہت عزت سے اور حرمت سے اور بندگی سے۔ کہتے ہیں
کہ جب یہ خوشخبری مومنوں کو آئی تو بہت مشرک آئے اور گرد حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور ہنسنے اور تمسخر سے کہا کہ اگر محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار امیدوار ہیں کہ ہم بہشت میں جاویں گے
تو ہم بھی امیدوار ہیں کہ ان سے پہلے بہشت میں جاویں گے تب
یہ آیت آئی کہ
۳۶ فَمَالِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قِبَلَکَ مُهْطِعِیْنَ ۝ عَنِ
۳۷ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ۝ پھر کیا ہوا کافروں کو
جو آگے تیرے دوڑتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیری
طرف آتے ہیں داہنے بائیں غول کے غول اور
اَیَطْمَعُ کُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ
۳۸ نَعِیْمٍ ۝ کیا کوئی آرزو رکھتا ہے ان لوگوں سے یعنی یہ سب مشرک
چاہتے ہیں کہ گھس جاویں بہشت میں جو بھرا ہوا نعمتوں سے ہے بغیر
ایمان لائے مومنوں کے ساتھ
کَلَّا یہ ہرگز نہیں ہونا جو کافر بہشت میں جاویں
۳۹ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ۝ بیشک ہم نے جو پیدا
کیا ہے جس چیز سے سو اس چیز کو جانتے ہیں یعنی گندے پانی سے
آدمی بنے ہیں پھر جب تک اسلام کے دریا میں غوطہ مار کر اپنے تئیں
پاک مومن نہیں کریں گے اور حکم خدائے تعالیٰ کا بجا نہ لاویں گے بہشت
میں نہ جاویں گے
فَلَآ پھر نہیں وہ بات ہے جو کافر کہتے ہیں کہ قیامت ہونی
نہیں اور مر کر پھر دوبارہ اٹھنا نہیں
۴۰ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝
۴۱ عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ۝
قسم کھاتا ہوں میں پیدا کرنے والے ان مکانوں کی جن مکانوں سے سورج
نکلتا ہے اور جن مکانوں میں ڈوبتا ہے سو وہ سات سو بیس مشہور ہیں
یعنی خدائے تعالیٰ اپنے آپ قسم کھاتا ہے اس بات پر کہ میں بیشک
قدرت رکھتا ہوں اوپر اس کے جو بدل ڈالوں یعنی کافروں کو ہلاک کر کے
اور ایک خلقت ان کے بدلے پیدا کر سکتا ہوں ان سے اچھی جو حکم
بجا لائیں ہمارا اور ہمارے بھیجے ہوئے کو سچا جانیں اور نہیں ہم پیچھے
رہنے والے کسی سے یعنی کوئی ایسا نہیں جو ہم سے آگے بڑھ جاوے یعنی ہم
چاہیں سو نہ کر سکیں اس کے آگے سو ایسا کوئی نہیں
فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ
۴۲ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۝ پھر چھوڑ تو ان کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تو عیب ڈھونڈا کریں مومنوں کے اور دنیا کے کھیلوں میں مشغول
رہیں جب تک کہ وہ ملیں اس دن سے جس دن کا ان سے وعدہ کیا
ہے یعنی قیامت کے دن تک ان کو چھوڑ دے عیب جوئی اور
دنیا کے کاموں میں
یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا کَاَنَّهُمْ
۴۳ اِلٰی نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ ۝ جس دن باہر نکلیں گے قبروں سے
دوڑتے گویا کہ وہ طرف نشانوں کے دوڑتے جاتے ہیں بے اختیار اور

Marfat.com

اس وقت
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ عاجز اور
نیچی ہوں گی آنکھیں ان کی یعنی کافروں کو گھیرے گی شرمندگی اور رسوائی
جو اوپر کو نہ دیکھ سکیں گے تب ان کو کہے گا فرشتہ
کہ:
۴۴ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ یہ وہ دن ہے جس
کا دنیا میں تمہیں وعدہ دیتے تھے اور تم اُسے جھوٹ جانتے تھے اب
دیکھو اس دن کو

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ
۱ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور بیشک ہم
نے بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو اسکی قوم کی طرف حکم کیا ہم نے نوح
نبی علیہ السلام کو کہ ہم نے تجھے اس واسطے بھیجا ہے کہ تو ڈرا عذاب
سے اپنی قوم کو پہلے اس سے جو آوے ان پاس ہمارا عذاب دُکھ
دینے والا کس واسطے کہ جب وہ عذاب آوے گا تب ڈرانا ان کا فائدہ
نہ کرے گا پھر جب نوح علیہ السلام نے ہمارے حکم سے اپنی قوم کو
۲ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ کہا کہ
اے قوم میری بیشک میں آیا ہوں واسطے تمہارے ڈرانیوالا ظاہر اور
صریحًا کہتا ہوں تم کو
۳ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ یہ کہ بندگی
کرو اور بجالاؤ حکم خدائے تعالیٰ کا اور ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب
سے اور کہا مانو میرا تو خدائے تعالیٰ
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ بخشے تم کو تمہارے گناہ اور چھوڑ دے اور بچاوے
دنیا کے عذابوں سے تم کو موت کے وقت تلک جو وقت موت کا
مقرر کیا ہوا ہے ہر ایک آدمی کا
اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ
۴ تَعْلَمُوْنَ ۝ بیشک وقت مقرر جو کیا ہے خدائے تعالیٰ نے جب
وہ آوے گا نہ رہے گا پیچھے اور نہ کچھ اس میں ڈھیل ہوگی اگر ہو تم
جاننے والے اس بات کے یعنی حضرت نوحؑ نے قوم کو کہا کہ میں
جانتا ہوں کہ تم کو جب موت آوے گی ایک دم کی فرصت نہ دیگے

اُس سے پہلے حکم خدائے تعالیٰ کا بجالاؤ اور میرا کہا مانو غرضکہ حضرت
نوح علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے آتے اور پیغام خدائے تعالیٰ
کا قوم سے کہا اور نو سو پچاس برس تک قوم کو سمجھاتے رہے کسی نے ان
کا کہا نہ مانا بلکہ غرور اور دشمنی حضرت نوح علیہ السلام سے زیادہ کرنے لگے
اور طرح طرح دُکھ دینے لگے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام قوم
کے دُکھ دینے سے نہایت عاجز ہوئے اور ناچار ہو کر جناب الٰہی میں
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ
۵ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ کہا اے پروردگار میرے
بیشک میں نے بلایا اپنی قوم کو تیری بندگی کرنے کی طرف رات اور
دن یعنی تغافل میں نے نہیں کی کبھی پھر نہ زیادہ کیا ان کو میرے بلانے
نے مگر بھاگنا یعنی جس قدر میں نے ان کو نصیحت کی اور راہ سیدھی
تیری بندگی کرنے کی بتائی اسی قدر یہ قوم مجھ سے بھاگی
وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ
فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا
۶ اسْتِكْبَارًا ۝ اور بیشک میں نے جب پکارا اپنی قوم کو تیری عبادت
کی طرف تو تُو بخشے ان کو گناہ ان کے تب انہوں نے اپنے کانوں میں
انگلیاں ڈالیں اپنی تو میری بات نہ سنیں اور ڈھانکے کپڑوں سے
اپنے منہ تو میری صورت نہ دیکھیں اور اسی بات پر مضبوط اور قائم
رہے یعنی کبھی میری بات نہ سُنی اور غرور اور تکبری کی بہت تکبری کرنا
یعنی حد سے زیادہ تکبری اور غرور کیا۔
۷ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ
۸ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ پھر بیشک میں نے بلایا اپنی

قوم کو اور پکار کر کہا کہ آؤ میرا کہا مانو پھر مقرر میں نے کھول کر کہا اور
جتایا ان کو نصیحت کرنے والوں کی طرح اور آہستہ اور چھپ کر اور چپکے
اکیلے بلا کر ایک ایک کو کہا یعنی ان کی تکبری دیکھ کر بھی میں نے ان کو
نصیحت کرنا موقوف نہ کیا اور سب طرح کہا لیکن ان کو کسی طرح اثر
نہ ہوا اور انہوں نے نہ مانا پھر جب ان کو تنگی اناج کی ہوئی اور مینہ
نہ برسا اور عورتیں ان کی بانجھ ہو گئیں تیرے حکم سے تب وہ میرے
پاس آئے دعا منگوانے کو مینہ برسے اور اناج پیدا ہو تب ان کو
۹ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝
کہا میں نے کہ توبہ کرو تم اور اپنے گناہ بخشواؤ اپنے پروردگار سے کہ
بیشک وہ پروردگار ہے توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا
اگر تم توبہ کرو گے تو
۱۰ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ
۱۱ أَنْهَارًا ۝ بھیجے گا آسمان سے تم پر مینہ برستا ہوا اور مدد کرے یعنی
زیادہ کرے تمہارا مال اور فرزند اور دیوے تم کو باغ بھرے ہوئے میوے
کے اور دیوے تم کو نہریں باغوں میں
۱۲ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ
۱۳ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝ کیا ہوا ہے تمہیں جو امید نہیں رکھتے یعنی نہیں
پہچانتے خدائے تعالیٰ کی بزرگی کو اگر پہچانتے تو البتہ ڈرتے اس سے
اور نافرمانی اس کی نہ کرتے اور بیشک پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے تم کو
طرح طرح کی صورت میں اور مزاجوں میں یا یوں کہ پہلے بوند پانی کی پیدا
کی پھر اس سے بچہ بنایا پھر جوان کیا پھر بوڑھا کیا یہ سمجھو کہ ایسا
قادر ہے
أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ
۱۴ طِبَاقًا ۝ اے کیا نہیں دیکھتے تم کیونکر بنائے خدائے تعالیٰ نے سات
آسمان ایک پر ایک اور تہ پر تہ اور پرت پر پرت
وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ
۱۵ سِرَاجًا ۝ اور بنایا خدائے تعالیٰ نے چاند کو آسمانوں میں روشن
کہتے ہیں کہ روشنی چاند کی جیسی زمین میں ہے اسی طرح آسمانوں میں

بھی ہے اور بنایا خدائے تعالیٰ نے سورج کو چراغ زمین کے رہنے
والوں کے واسطے
وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ
فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ اور خدائے تعالیٰ نے اگایا تم کو
زمین سے اگا ہوا یعنی اصل پیدائش تمہاری آدم علیہ السلام سے
ہے اور وہ مٹی سے پیدا ہوا ہے پھر تمہارا سب کا اصل زمین ہے
پھر تمہیں پھیر لے جاوے گا زمین میں خدائے تعالیٰ یعنی قبروں میں جاؤ
گے اور تم سب کو پھر باہر نکالے گا قبروں سے باہر نکالنا یعنی اچھی
طرح حساب لینے کے واسطے جو ہرگز اس میں کمی اور قصور نہ ہوگا یعنی
ایسا نہ ہوگا جو ایک بھی قبر سے نہ نکلے گا یعنی مقرر سب اٹھیں گے
اور حساب دیویں گے
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا
سُبُلًا فِجَاجًا ۝ اور خدائے تعالیٰ نے بنایا واسطے تمہارے زمین کو فرش ع ۲۰ ۹
بچھا ہوا تو چلو پھرو اس کی کشادہ راہوں میں حضرت نوح نبی علیہ السلام
نے سب طرح نصیحت کی اور سمجھایا غریب جو تھے اس قوم کے وہ یہ
نصیحتیں سن کر چپ رہے اور دولتمند سردار جو تھے اس قوم کے انہوں نے
ان غریبوں کو بہکایا اور زیادہ دکھ دینے لگے جب یہ حال دیکھا تو
قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ
لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۝ کہا ۲۱
جناب الٰہی میں نوح نبی علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے
بیشک انہوں نے کہا نہ مانا میرا اور تابعداری کی اس کی جس کو زیادہ نہ کیا
اس کے مال اور اولاد نے مگر نقصان یعنی غریب جو قوم کے تھے انہوں
نے میری بات نہ مانی اور دولتمندوں کا کہنا قبول کیا۔
وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ اور مکر کیا انہوں نے بڑا مکر ۲۲
کہ غریبوں کو بہکا کر اپنا کیا اور ان سے مجھے دکھ دلوایا دولتمندوں نے
وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا
اور کہا سرداروں دولتمندوں نے غریبوں کو مت چھوڑو اپنے قدیم
خداؤں کو جو ایک وُدّ ہے سو وہ ایک بت تھا مرد کی صورت
وَلَا سُوَاعًا ۝ اور نہ سواع کو چھوڑو جو وہ ایک بت تھا عورت

Marfat.com

کی صورت
وَلَا يَغُوْثَ اور نہ چھوڑو یغوث کو جو وہ ایک بُت تھا
شیر کی صورت
وَيَعُوْقَ اور نہ چھوڑیو یعوق کو جو وہ ایک بُت تھا
گھوڑے کی صورت
۲۳ وَنَسْرًا ۚ اور نہ چھوڑیو نسر کو جو وہ ایک بُت تھا چیل کی صورت
اور مشہور یوں ہے کہ اس نام کے پانچ شخص تھے نیک بخت نوحؑ
سے پہلے بہت لوگ ان کے معتقد تھے جب وہ فوت ہوئے تب لوگوں
کو بہت غم ہوا شیطان نے کہا تم کیوں غمگین ہوتے ہو میں تمہاری
تسلی کے واسطے ان کی صورتیں بنا دیتا ہوں تم ان صورتوں کو دیکھا کرو
اور یہ پانچ بُت بنا کر اس قوم میں رکھے ہوتے ہوتے بعد ایک مدت
کے ان ہی صورتوں کو خدا کے سمجھنے اور ان ہی کو پوجنے لگے۔ پھر
حضرت نوح علیہ السلام جناب الٰہی میں مناجات کرتے تھے
وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
۲۴ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ اور بیشک بہکایا ان دولتمند سرداروں نے بہت لوگوں
کو اور وہ سردار ظالم تھے پھر اور اے پروردگار مت زیادہ کر ظالموں کو
مگر بھٹکنا اور حیران ہونا یعنی یہ قوم ظالم ہے ان کو عیش اور آرام مت
دے اب خدائے تعالیٰ خبر دیتا ہے اپنے حبیب کو کہ قوم نوحؑ
نبی علیہ السلام کی
مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ
۲۵ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ سب گناہوں
کے ڈوب موئے طوفان میں اور وہاں سے داخل ہوئے آگ میں
دوزخ کی پھر نہ پایا اس قوم نے اپنے واسطے جن کو خدا سمجھتے تھے

یعنی ان بتوں کو سوائے خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک کے نہ پایا یار اور
دوستدار جو اس عذاب سے آگ کے یا طوفان کے ان کو چھڑاتا کہتے
ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت نوح نبی علیہ السلام کو خبر دی جو اس قوم
سے اور ان کی اولاد سے کوئی مسلمان نہ ہوگا تب حضرت نوحؑ نے
جناب الٰہی میں مناجات کی
وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ
۲۶ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ اے پروردگار
میرے مت چھوڑ زمین پر کافروں سے کوئی جینے والا یا رہنے والا یعنی
سب کافروں کو ہلاک کر ایک کو بھی جیتا مت چھوڑ کس واسطے کہ
اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا
۲۷ اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ بے شک تو اگر چھوڑے گا جیتا ان کو تو بہکا
دیں گے تیرے بندوں کو اور راہ سیدھی سے دین کی پھیر دیں گے
ان کو اور نہ پیدا ہوگا ان سے مگر گنہگار اور کافر یعنی تو اگر ان
کو چھوڑے گا جیتا تو ان سے کافر ہی پیدا ہوں گے
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ
اے پروردگار میرے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ
کو اور جو میرے گھر میں مومن آوے اسے بھی بخش اور
سب مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو بھی بخش اپنے
فضل وکرم سے
۲۸ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ اور مت زیادہ ع ۸ / ۱۰
کر اے پروردگار ظالموں کو مگر خرابی اور رسوائی
اور ہلاکی

سورۃ الجن مکیۃ وھی ثمان وعشرون آیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تحقیق روایت ہے کہ ایک وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ایک باغ میں کھجوروں کے قرآن پڑھتے تھے کئی جن وہاں
آنکلے اس راہ سے اور قرآن پڑھنا ان کا سنا اور ایمان لائے اور
اور اپنی قوم میں ان کا مذکور کیا جیسا کہ خدائے تعالیٰ اس سورۃ میں خبر
دیتا ہے اور فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کہ

Marfat.com

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ کہ جو خبر
غیب سے میرے پاس آئی وہ کہ سُنا قرآن کو کئی شخصوں نے جنوں
سے یعنی کئی جنوں نے قرآن سُنا اور اپنی قوم میں جا کر
۱ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّهْدِیْٓ اِلَی
الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ پھر کہا کہ بے شک ہم نے سُنا قرآن
عجیب طرح کا کلام ہے جو ایسا کبھی نہیں سُنا جو راہ دکھاتا ہے وہ قرآن
طرف بھلائی دین کے اور دنیا کے پھر ہم ایمان لائے اس پر اور سچا
جانا اس کو
۲ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ اور ہرگز ہم شریک نہ کریں گے
اپنے رب کے ساتھ کسی ایک کو بھی جیسا کہ آگے کرتے تھے ہم
وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا
۳ وَلَدًا ۙ اور بے شک وہ خدائے تعالیٰ ہمارا جو بہت بڑی ہے
بڑائی اس کی اور جلال اس کا نہایت بڑا ہے جو نہ اس نے جورو کی کبھی
اور نہ اس کو اولاد ہے جیسے کہ کافر گمان سے کہتے ہیں
۴ وَّاَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۙ
اور بیشک وہ کہ جو کہتے ہیں احمق ہماری قوم کے اوپر خدائے تعالیٰ کی
باتیں بیہودہ ہیں جو باتیں کچھ اس کی شان سے نسبت نہیں رکھتیں
یعنی بیشک وہ باتیں بیہودہ ہیں جو ہماری قوم کے احمق اور کمینے کہتے
ہیں ہرگز اس کی شان کے لائق نہیں کہ وہ جورو اور لڑکے رکھے
وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی
۵ اللّٰهِ كَذِبًا ۙ اور مقرر ہم سمجھتے تھے وہ کہ نہیں کہتے آدمی اور جن خدائے
تعالیٰ پر جھوٹی بات اس سبب سے ہم نے سچا جانا تھا لیکن جب ہم نے
قرآن سُنا تب جانا کہ وہ باتیں نری جھوٹ تھیں
وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ
۶ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ اور بیشک تھے
تھے کتنے لوگ آدمیوں سے جو پناہ پکڑتے تھے جنوں سے پھر زیادہ
کیا آدمیوں کی پناہ مانگنے نے جنوں کو غرور اور تکبری اور یہ بات یوں
ہے کہ جو شخص مسافری میں ہوتا اور کسی جنگل میں خطرہ یا ڈر ہوتا تو وہ
مسافر کہتا کہ میں پناہ پکڑتا ہوں اس جن کو جو مالک ہے اس جنگل کا، ان
لوگوں کو یقین یوں تھا جو اس کہنے کے سبب ہم سلامت منزل کو
پہنچیں گے اس بات سے جنوں کو غرور ہوا کہ ہم ایسے ہیں جو آدمی ہماری
پناہ مانگتے ہیں
وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ
۷ اَحَدًا ۙ اور بیشک کافر آدمی گمان لے گئے تھے جیسے تم اے جنو
گمان لے جاتے ہو کہ نہ اٹھائے گا خدائے تعالیٰ کسی ایک موئے ہوئے
کو قیامت کے دن حساب لینے کے واسطے بلکہ قیامت ہی کے آنے
کو تم اور وہ کافر سچ نہیں جانتے
وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا
۸ شَدِیْدًا وَّشُهُبًا ۙ اور بیشک ہم جا لگتے تھے آسمان کو باتیں سننے
کے واسطے اور چاہتے تھے کہ آسمان سے اوپر جاویں تو پھر پایا ہم نے
آسمان کو بھرا ہوا نگہبانوں زور آوروں سے اور چمکتے تاروں کے انگاروں
سے جو چلاتے تھے جنوں پر اور آنے نہیں دیتے تھے آسمان میں
وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ
۹ الْاٰنَ یَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ اور بیشک ہم بیٹھتے تھے پہلے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے آسمان کی بیٹھکوں میں خبریں
سننے کے واسطے تب وہ بیٹھکیں نگہبانوں سے اور تاروں کے انگاروں
سے بھریں پھر اب جو کوئی جن خبر سننے کا ارادہ کرتا ہے تو پاتا ہے اپنے
واسطے تارے کا انگارہ راہ دیکھتا ہوا یعنی وہ تارا آگ جھاڑنے والا
راہ دیکھتا ہے کہ جو کوئی جن آوے تو اسے جلاوے اور آگ مارے
وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ
۱۰ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ اور بیشک ہم نہیں جانتے
کہ بُرائی چاہی ہے ہمارے نہ آنے دینے سے آسمان میں ان کے
واسطے جو زمین میں رہتے ہیں یا چاہی ہے ان کے واسطے ان کے
پروردگار نے بھلائی یعنی ہمیں جو آسمان پر جانا منع ہوا ہے نہیں جانتے
ہم کہ اس بات سے آدمیوں کے حق میں بھلائی ہے یا بُرائی ہے
وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا
۱۱ طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ اور ہم میں نیک بخت بھی ہیں اور ہم میں سوائے
ان کے بھی ہیں یعنی ہمارے درمیان جن مسلمان بھی ہیں جو خدائے تعالیٰ کو

Marfat.com

وحدہ لاشریک جانتے ہیں اور ہم میں جن کافر بھی ہیں جو خدائے تعالےٰ
کو نہیں سمجھتے اور ہم میں ہیں بہت راہیں جدا جدا یعنی ہماری قوم میں بہت
مذہب اور بہت دین ہیں کہتے ہیں کہ جیسے آدمیوں کی خلقت میں بیحساب
مذہب ہیں اسی طرح جنوں کی خلقت میں بھی بے انتہا دین ہیں
وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ
۱۲ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ اور بیشک ہم نے جانا کہ ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے
ہم خدائے تعالیٰ کو جہاں ہم ہوں گے زمیں میں اور نہ تھکا سکیں گے
ہم خدائے تعالیٰ کو بھاگنے سے یعنی ہم اگر بھاگ کر کوہ قاف میں جا کر
کسی قلعہ مضبوط میں چھپ رہیں گے تب بھی خدائے تعالیٰ کے عذاب
سے نہیں بچ سکیں گے
وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ
۱۳ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ اور بیشک
ہم نے سنا ہے قرآن کو جو سبب راہ پانے کا ہے سو ایمان لائے
ہم اس پر اور سچا جانا ہم نے اس کے پڑھنے والے کو جو محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہے پھر جو کوئی ایمان لاوے اپنے پروردگار پر ہم میں سے
اور اس کا شریک کسی کو نہ کرے تو پھر وہ نہ ڈرے نقصان سے اور
نہ ڈرے گرفتاری عذاب کے سے یعنی جو کوئی خدائے تعالیٰ کو وحدہٗ
لاشریک جانے اسے اپنی نیکیوں سے نقصان کا اور عذاب میں پکڑے
جانے کا ڈر نہیں
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ
۱۴ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ اور بیشک ہم
میں سے مسلمان ہوتے ہیں جو ایمان لاتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اور ہم میں سے بے انصاف ہوتے ہیں جنہوں نے ظلم کیا ہے اپنے
اوپر جو خدائے تعالےٰ کے شریک مقرر کیے ہیں بغیر دلیل اپنی خوشی سے
پھر جو کوئی تابعدار اور مسلمان ہوا پھر وہ لوگ ایمان لانے والے
دھیان اور قصد کرتے سیدھی راہ چلنے کو
۱۵ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ اور
جنہوں نے بے انصافی کی اور ظلم کیا اپنے اوپر اور جو خدائے تعالیٰ
کے ساتھ شریک کیا پھر وہ لوگ مشرک ہوں گے دوزخ کی آگ کا
ایندھن جس سے زیادہ آگ بھڑکتی ہے
وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ
مَّاۗءً غَدَقًا ۝ۙ اور وہ کہ اگر مضبوط رہیں گے اوپر سیدھی راہ کے ۱۶
جو دین اسلام ہے تو ہر طرح ہم پلادیں گے ان کے کھیتوں کو پانی
بہت یعنی اگر وہ لوگ ایمان لاویں گے اور دین اسلام پر مضبوط رہیں گے
تو ہم ان پر روزی کی کشائش کریں گے اور مینہ خوب برسادیں گے جو
کھیتیاں خوب ہوویں
لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ
يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ تو آزمادیں ہم ان لوگوں کو جو اس ۱۷
کشائش رزق میں شکر بجالاتے ہیں یا نہیں اور جو کوئی نہ جانے قرآن
کو اور منہ پھیرے خدائے تعالیٰ کی یاد سے تو پھر لاوے گا خدائے تعالےٰ
محنت عذاب کے بیچ میں جو کبھی کسی طرح کم نہ ہوگا
وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ۙ ۱۸
اور وہ کہ سب مسجدیں خدائے تعالیٰ کی ہیں پھر مت پکارو یعنی مت یاد
کرو ساتھ خدائے تعالیٰ کے کسی ایک کو بھی یعنی خدائے تعالیٰ کا
شریک کسی کو نہ کرو جیسے یہود عزیر نبی علیہ السلام کو اور نصاریٰ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں سو بیٹا باپ کے مال اور ملک
کا وارث اور شریک ہوتا ہے
وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا
يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ۭۧ اور وہ کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ ۱۹ ع ۱ / ۱۱
خدائے تعالیٰ کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پکارتا ہے اپنے
پروردگار کو یعنی قرآن نماز میں پڑھتا ہے تب نزدیک تھا جو بد دین
لوگ اس پر بہت بھیڑ کرنیوالے ہوں سنتے ہیں کہ مکے کے کافر حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ تو بڑی مشکل میں پڑا ہے چھوڑ دے
اس خیال کو تو ہم تیرے رفیق اور یار ہوں اور تجھے راضی کریں ہم اسواسطے
یہ آیت آئی کہ
قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ ۲۰
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوائے اس کے نہیں جو میں پکارتا
ہوں یعنی یاد کرتا ہوں اپنے پروردگار کو اور نہیں شریک کرتا میں

Marfat.com

اس کے ساتھ کسی ایک کو بھی

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک میں نہیں مالک اور مختار تمہارے واسطے نقصان کرنے پر اور نہ نیکی پہنچانے میں جو کچھ خدائے تعالےٰ چاہتا ہے سو کرتا ہے

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ۙ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پناہ نہیں دے گا اور نہ چھڑاوے گا مجھے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کوئی ایک بھی یعنی اگر میں تمہارا کہنا مانوں اور خدائے تعالیٰ کی بندگی چھوڑ دوں پھر خدائے تعالیٰ اگر مجھے عذاب میں گرفتار کرے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مجھے اس کے عذاب سے بچا لیوے اور نہ پاؤں میں سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی مکان امن اور پناہ کا جو اس کے عذاب سے بچ رہوں

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ لیکن پہنچانا ہے میرا کام حکم خدائے تعالیٰ کا اور پیغام اس کا سو پہنچاتا ہوں میں اور یہ کہتا ہوں

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ اور جو کوئی نہ مانے گا حکم خدائے تعالیٰ کا اور اس کے بھیجے ہوئے کا اور نافرمانی کرے گا اس کی پھر اس کے واسطے آگ دوزخ کی ہے جو ہمیشہ رہے گا اس آگ میں اور کبھی نہ نکلے گا اس آگ سے اور اب تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر تجھے کمزور اور غریب جانتے ہیں اور تیرا کہنا نہیں مانتے اور نہیں ماننے کے

حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ تب تک کہ جب دیکھیں لے جو وعدہ کیا ہے ان سے عذاب کا پھر جانیں گے اس عذاب کو دیکھ کر کہ کس کے یار کمزور ہیں اور کس کے مددگار تھوڑے ہیں یعنی کافر قیامت کو دیکھیں گے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مومن

اور ان کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت کافروں نے سنی تو کہا کہ یہ وعدہ کب ہوگا تو خدائے تعالیٰ اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ

قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے منکروں کو کہ یہ وعدہ تو مقرر ہوگا اس میں کچھ جھوٹ نہیں لیکن نہیں جانتا میں کہ نزدیک ہے یہ جو وعدہ کیا ہے تم سے یا کیا ہے میرے پروردگار نے اس کو دور دراز یعنی اس کے آنے کا وقت مجھے معلوم نہیں

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ۙ جاننے والا چھپی باتوں کا اور چھپے کاموں کا ہے خدائے تعالیٰ پھر واقف اور ظاہر نہیں کرتا اوپر اپنے چھپے کاموں کے کسی ایک کو بھی

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ۙ مگر اس کو جسے پسند کرے اور راضی اور خوش ہو کسی پیغمبروں سے تو اسے کچھ خبر دیتا ہے پھر مقرر چلاتا ہے اور ساتھ رکھتا ہے آگے پیچھے اس کے نگہبان فرشتے

لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ تو جانیں وہ کہ تحقیق پہنچایا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور سوائے جبرئیل علیہ السلام کے مددگار فرشتوں نے جو حضرت جبرئیل کے ساتھ آتے ہیں پیغام اپنے پروردگار کے پہنچانے کو

وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝ اور گھیر لیا ہے اور معلوم کیا ہے خدائے تعالیٰ کے علم نے جو کچھ فرشتوں کے پاس ہے اور شمار کیا علم خدائے تعالےٰ نے سب چیزوں کو گن کر ذرہ ذرہ۔

ف یعنی رسول کو خبر دیتا ہے غیب کی چوکیدار رکھتا ہے اس کے ساتھ تو اس میں شیطان دخل نہ کرنے پاوے اور اپنا نفس غلط نہ سمجھے یہی معنٰی ہیں اس بات کے کہ پیغمبروں کو عصمت ہے اوروں کو نہیں اور ان کا معلوم بے شک ہے اوروں کے معلوم میں شبہ ہے ۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ مَکِّیَّۃٌ　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَھِیَ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً

ف۱ جب پہلے ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی آنی شروع ہوئی
تب نماز پڑھتے تو اپنے تئیں کملی میں لپیٹے رکھتے تھے سو خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے
۱،۲ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ
اے کملی میں لپیٹے ہوئے اٹھ رات کو پر تھوڑا سا یعنی رات کو کسی
وقت اُٹھا کر اور نماز پڑھا کر
۳ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ آدھی رات
کو اٹھا کر نماز کو یا اس بھی کم تھوڑ لبی رات کو جیسے پونے دو پہر رات
کو اُٹھ یا زیادہ کر آدھی پر جیسے اڑھائی پہر رات کو اُٹھا کر
۴ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ اور سہج سہج قرآن کو پڑھا کر
سمجھ سمجھ کر حرف جدا جدا چاہیئے کہ قرآن اس طرح پڑھے جو سب حروف
معلوم ہوویں سننے والوں کو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت قرآن
پڑھنے والے ہیں جو قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے
۵ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ بیشک ہم بھیجیں گے
تجھ پر ایک بات بھاری جو احکام شریعت کے ہیں
اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ
۶ قِیْلًا ؕ بیشک وقت رات کا اور عبادت اس وقت کی یہ بہت،
سخت ہے اور بہت محنت ہے اور تکلیف ہے جو اُس وقت اُٹھنے
کو جی نہیں چاہتا اور بہت سیدھی ہے باتوں سے یعنی اس وقت
قرآن پڑھنا اور عبادت کرنا بہت اچھا ہے جو اس وقت سب کاموں
سے فراغت ہوتی ہے
۷ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ؕ بیشک تجھے بیچ دن
کے کاروبار ہے بہت لمبا یعنی لوگوں کی آمدورفت اور جواب وسوال

رہتا ہے
وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝ اور یاد کر
نام اپنے پروردگار کا توڑ کر ساری خلقت سے رجوع کر خدائے تعالےٰ
کی طرف سب کو چھوڑ کر خوب طرح سب چیز سے بیزار ہو جو وہ
پروردگار تیرا
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ
۹ وَكِیْلًا ۝ پیدا کرنے والا ہے مشرق اور مغرب کا جو نہیں ہے کوئی
خدا لائق بندگی کرنے کے مگر وہی خدائے تعالیٰ برحق ایسا جو اُسی کی
بندگی کیجیئے پھر پکڑ اسی خدائے تعالےٰ کو اپنا کام بنانے والا اور اپنا سارا
کام اسی کو سونپ دے
۱۰ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝
اور صبر کر اور چپ رہ اور غصہ نہ کھا اس بات پر جو کافر کہتے ہیں اور ملنا
چھوڑ ان سے اور کافروں سے دور رہ اچھی طرح بغیر لڑائی جھگڑے ان سے
ملنا موقوف کر اور نصیحت کیا کر
وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ
۱۱ قَلِیْلًا ۝ اور چھوڑ مجھ کو اور ان کو جو دولتمند ہیں اور جھوٹا کہتے ہیں تجھ کو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ڈھیل دے ان کو تھوڑی سی یعنی وہ
دولتمند کافر جو تجھے جھوٹا کہتے ہیں ان کو میرے حوالہ کر میں سمجھ لوں گا ان سے
تھوڑی ہی مدت میں
۱۲ اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ۙ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ
۱۳ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ مقرر ہمارے پاس ہے کافروں کے واسطے قیامت کے
دن زنجیر اور بیڑی بھاری ان کے قید کرنے کے واسطے اور آگ بھڑکتی ہوئی
اور خوراک جس سے حلق بند ہو اور دق ہو اور سوائے ان کے عذاب ہوگا

ف۱ یہ سورۃ اول میں اتری ہے جب وحی کی دہشت سے حضرت کو جاڑا لگا اور پر کپڑے لپیٹے اللہ نے یہی نام لے کر پکارا کہ کھڑا رہ یعنی نماز پڑھ رات کو اور دن میں نماز رات ہی کو فرض ہوئی مگر کسی رات نہ ہو تو معاف ہے ۱۲ منہ (تنبیہ) سب سے پہلے پانچ آیتیں سورہ اقرا کی اتریں اس کے بعد تین برس یا ڈھائی برس وحی آنے میں تاخیر ہوئی اس سبب سے حضرت بہت مغموم رہتے تھے بعد اس کے یہ سورۃ اتری اور تاخیر وحی اس لیے تھا کہ حضرت کا خوف و دہشت جاتا رہے اور شوق و محبت پیدا ہو چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ کذا فی فتح الباری ۱۲

Marfat.com

دکھ دینے والا
یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ
14 كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝ جس دن کانپے اور تھرتھراوے گی زمین اور پہاڑ اور
ہوجاویں گے سب پہاڑ ریت باریک جس میں پاؤں گھس جاوے خوف
اس دن کے سے پہاڑوں کا ایسا حال ہوگا
اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۬ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ
15 اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ مقرر ہم نے بھیجا ہے تمہاری
طرف اے مکے کے لوگو پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دینے والا
تمہارے کاموں کی جیسے بھیجا تھا ہم نے فرعون کی طرف موسیٰ پیغمبر علیہ
السلام کو
فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا
16 وَّبِيْلًا ۝ پھر نہ مانا فرعون نے کہنا موسیٰ علیہ السلام کا پھر پکڑا ہم نے
فرعون کو پکڑنا مضبوط جو ہرگز نہ چھوٹ سکے یعنی سخت عذاب میں ڈالا
ہم نے اسے دوزخ کے پھر اسی طرح جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ
مانے گا اور ان کی بات کو جھوٹا جانے گا تو ایسا ہی عذاب میں گرفتار ہوگا
فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
17 شِيْبًا ۝ پھر کیونکر بچاویں گے اپنے تئیں اس دن کے عذاب سے اگر
تم کافر ہی رہو گے سو اس دن کا عذاب ایسا سخت ہوگا جو لڑکے بڈھے
ہوجاویں گے اس دن کا ہول دیکھ کر
18 السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ جو
اس دن آسمان پھٹے گا اس دن کی ہول سے اور وعدہ خدائے تعالیٰ
کا ہونے والا ہے مقرر
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ
19 سَبِيْلًا ۝ بیشک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے راہ
اپنے پروردگار کی اس نصیحت سے کہتے ہیں کہ جب آیت قم اللیل
الا قلیلا آئی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب
رضی اللہ عنہم رات کو اٹھتے تو کم و زیادہ ہونے سے رات کے شبہ میں
رہتے اور فجر تک نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ پاتے مبارک
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوج گئے تھے اور کافر یہ حال دیکھ کر

کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا نے اُسے سخت مصیبت میں
ڈالا ہے تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی
اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ
الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ بے شک تیرا پروردگار جانتا ہے وہ کہ
تو کھڑا ہوتا ہے یعنی اٹھتا ہے تو نزدیک دو تہائی رات کے
یا آدھی رات کو اور تہائی رات کو تو
وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ ؕ اور ایک گروہ بھی اٹھتے ہیں انہوں سے جو تیرے ساتھ
ہیں یعنی تیرے اصحاب بھی اٹھتے ہیں رات کو اسی اور خدائے تعالیٰ مقرر
کرتا ہے وقت رات اور دن کے اور جانتا ہے گھڑیاں رات اور دن کی
عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا
تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ اور جانتا ہے خدائے تعالیٰ کہ تم دھیان میں
نہ رکھ سکو گے وقت رات کے یعنی تم نہ سمجھ سکو گے جو اس وقت کتنی
رات گئی پھر بخشا تم کو خدائے تعالیٰ نے اور مہربانی کی تم پر پھر پڑھو
قرآن راتوں کو جتنا آسان ہو تم کو یعنی جتنی نماز تم آسانی سے پڑھ سکو
اتنی ہی پڑھو
عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ
يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ جانتا ہے
خدائے تعالیٰ وہ کہ ہوویں لوگ تم میں سے بیمار اور سوائے انکے اور کتنے
لوگ مسافری کریں ملکوں میں ڈھونڈیں روزی فضل خدائے تعالیٰ کے
سے یعنی سوداگری کرنے کو جاتے ہیں شہروں میں
وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا
مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ اور کتنے لوگ جو لڑائی کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ
میں یعنی کافروں سے لڑتے ہیں صرف دین کے واسطے ان سببوں سے
طبیعت میں فکر اور تردد رہتا ہے اور رات دھیان میں نہیں رہتی تو ہم
نے ان پر اپنے فضل سے احسان کیا اور معاف کی زیادہ محنت عبادت
میں پھر حکم کیا کہ پڑھو جو کچھ تم پر آسان ہووے قرآن سے نماز میں سو
یہ فرض ہے اور سوائے نماز کے مستحب ہے جیسے ختم قرآن کا سات دن
میں کرے یہ نہ کر سکے تو بیس دن میں ختم کرے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو مہینے

Marfat.com

میں قرآن تمام پڑھے اگر یہ بھی نہ کرسکے تو جتنا پڑھ سکے اتنا ہی پڑھے
یہاں تک کہ اگر کچھ نہ پڑھ سکے تو کم سے کم تین آیتیں قرآن شریف
کی کہیں سے ہر روز پڑھا کرے
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا ط اور قائم رکھو نماز کو یعنی ہمیشہ پانچوں وقت نماز کو ادا کرو
اور زکوٰۃ مال کی دو جو اس کا دینا فرض کیا ہے تم پر اور قرض دو
خدائے تعالیٰ کو قرض نیک یعنی سوائے زکوٰۃ کے محتاجوں کو اور
حقداروں کو دو تو خدائے تعالیٰ اس کا بدلہ تمہیں دیوے گا قیامت
کے دن
وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ

عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ آگے بھیجوگے اپنے واسطے نیک کاموں سے
تو پاؤ گے بدلہ ان نیک کاموں کا خدائے کے آگے
هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ
۲۰ ع ۱۱ ۱۴ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع سو وہ بدلہ بہت اچھا ہے جو دے
گا خدائے تعالیٰ تم کو ان نیک کاموں کا اور بہت بڑا ہے
بدلہ جو عوض ایک ایک نیکی کے ستر ستر حصہ ثواب
ملے گا اور گناہ اپنے بخشواؤ خدائے تعالیٰ سے بے شک
خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربانی کرنے والا ہے بے
نہایت توبہ کرنے والوں کو اور نیک کام کرنے والوں کو
بے شک۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

ف جابر صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت میں راہ میں چلا جاتا تھا جو ایک
آسمان سے آواز سنی میں نے اور نگاہ اوپر کی تو دیکھا کہ آسمان اور
زمین کے درمیان ایک فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہے اس کی صورت دیکھ
کر ایسا خوف مجھے آیا جو کانپتا ہوا گھر میں جا کر لیٹ رہا اور کہا کہ
مجھے کپڑے اڑھادو انہوں نے اڑھادیئے اسی حال میں تھا جو یہ کئی
آیتیں اول سے اس سورت کی آئیں۔
۱،۲ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ اے کپڑے
اوڑھے ہوتے اٹھ لپٹے ہوتے سے اور ڈرا مکے کے لوگوں کو خدائے
تعالیٰ کے عذاب سے
۳،۴ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ وَ
۵،۶ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ
۷ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ط اور اپنے پروردگار کو بہت بڑائی سے یاد

کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی سے دور رہ اور اپنی بندگی اور
نیک کام کرنے کا احسان مت رکھ خدائے تعالیٰ پر اور اپنے نیک کام
کیے ہوؤں کو بہت مت جان اور اپنے پروردگار کی امید پر رہ اسی
کی خوشی ڈھونڈ
۸ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ
۹،۱۰ عَسِيْرٌ ۙ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ پھر جب بجے گی
قرنائی دوبارہ پھر وہ دن سخت دن ہوگا کافروں پر وہ دن آسان
نہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ جب سورہ مومن کی اول کی آیتیں آئیں اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے ولید مغیرہ کا بیٹا سن کر اپنی قوم میں آیا اور
کہا کہ قسم ہے خدائے تعالیٰ کی جو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام
سنا ہے جو آدمی کا اور دیو کا کہا ہوا معلوم نہیں ہوتا اور وہ کلام ہرگز ہرگز
ایسا معلوم نہ ہوگا۔ قریشیوں نے یہ سن کر سمجھا کہ ولید ایمان لایا پھر ابوجہل نے
طرح طرح کی باتیں کہہ کر یہاں تک غیرت دلائی جو ولید نے قرآن کو سحر

ف یہ سورۃ اتری تب خلق کو دعوت کا حکم ہوا اور نماز کا اور نماز کے ساتھ تکبیر ہے اور کپڑے پاک رکھنے اور کتھری سے بچنا یا کتھرا کہا ہے کہ وہ اکثر دودھ اور
تیل میں آلودہ رہتا ہے اور یہ ہم نے سکھائی کہ جو کسی کو دے اس سے بدلہ نہ چاہ اور اپنے رب کے دینے پر شاکر رہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کہا یہ بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنکر بہت غمگین ہوئے تب
یہ آیت آئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۱ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۙ چھوڑ مجھ کو اور اس
شخص کو جس کو پیدا کیا میں نے یکا یعنی تو غم اور فکر مت کر اس کی باتوں
سے میں اس سے سمجھ لوں گا جو میں نے اسے یکا پیدا کیا ہے۔
۱۲ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ اور دیا اس کو میں نے
مال بڑا کہتے ہیں کہ ولید کے پاس دس لاکھ دینار نقد تھے اور اونٹ اور دُنبیاں
اور باغ اور غلام اور جنس اور متاع بے شمار تھے۔
۱۳ وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۙ اور دیئے میں نے اسے بیٹے حاضر
اس کے ساتھ مکے میں رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ولید کے دس بیٹے تھے
جو کبھی سوداگری کے واسطے مسافری نہ کرتے تھے۔ ہمیشہ باپ کے
ساتھ عیش کرتے تھے۔
۱۴ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۙ اور بچھایا میں نے اس کے
واسطے بچھونا خوب یعنی سب کام اور اسباب اس کا درست کر دیا۔
۱۵ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۙ پھر امید رکھتا ہے ولید یہ کہ زیادہ
دُوں میں اسے اور مال سوائے اس کے جو دیا ہے اسے
كَلَّا ؕ نہیں ہے وہ بات جو وہ سمجھتا ہے کہ میں نعمتیں اپنی
زیادہ کروں اس پر کس واسطے کہ
۱۶ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ؕ بیشک ولید کو ہے
ہمارے کلام سے دشمنی جو اسے جادو کہتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بعد اس
احوال کے ولید کے مال میں نقصان ہونے لگا اور کئی بیٹے اس سے
مخالف ہوئے اور تین بیٹے مسلمان ہوئے اور کئی مر گئے اور وہ
آپ محتاج اور رسوا ہو کر مُوا
۱۷ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ جلد پہنچاؤں گا میں ولید کو اُوپر
اونچان کے۔ کہتے ہیں کہ دوزخ میں ایک پہاڑ ہے آگ کا اس کا نام
صعود ہے ستر برس کی چڑھائی ہے اس کے اوپر چڑھا کر نیچے
ڈالیں گے
۱۸ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ بیشک ولید نے فکر قرآن کے
طعنہ میں کی اور مقرر کیا۔ کہتے ہیں جب ولید نے قرآن کی تعریف کی

تب مکے کے قریشیوں نے اسے طعنے سے کہا کہ تو بھی مسلمان ہوا اور
اسے غیرت دلائی سب نے تب اس نے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیوانہ کہتے ہو وہ ہرگز دیوانہ نہیں بلکہ سب سے عقلمند ہے اور اگر
کہو کہ وہ کاہن ہے کوئی نشانی کاہنوں کی اس میں نہیں اور اگر شاعر
اسے کہو تو ہرگز اس کی باتیں شاعروں کی سی نہیں اور ہمیشہ سے سچا
مشہور ہے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور شاعروں کا کام جھوٹ بولنا ہے
تب قریشیوں نے کہا کہ اے ولید تو ہم سب میں عقلمند ہے تو ہی
کہہ کہ اسے کیا کہیئے تب اس نے اپنے دل میں فکر اور غور کر کے کہا
کہ جادو ہی کہیے قرآن کو سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
۲۰،۱۹ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۙ
پھر مارا جائیو یعنی لعنت ہو جیو ولید کو جو کیسا مقرر کیا پھر لعنت ہو
جیو ولید پر جو کیسا پھرایا اس نے خیال اور فکر کو قرآن کے
طعنے میں۔
۲۳،۲۲،۲۱ ثُمَّ نَظَرَ ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ
پھر غور سے دیکھا قرآن کے طعنہ ڈھونڈنے میں پھر جب کوئی عیب
نہ پایا اور طعنہ کی بات ہاتھ نہ آئی تب تیوری چڑھائی اور منہ آپس
میں کھینچا یعنی کھسیانا ہوا اور منہ انصاف سے پھیرا اور تکبری کی قرآن
کے سچ ماننے سے اور غرور کیا اس کے حکم کی تابعداری کرنے سے
۲۴ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ۙ پھر کہا ولید لعین نے
کہ نہیں یہ قرآن مگر جادو ہے جادوگروں سے سیکھا ہوا
۲۵ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ نہیں یہ قرآن مگر کہا ہوا ہے
آدمی کا۔ یعنی مقرر یہ کسی بڑے جادوگر کا کہا ہوا ہے سو خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے جو اس بات کے کہنے کے سبب
۲۶ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ۙ جلد ڈالوں گا میں ولید کو سقر میں جو پانچواں
درجہ دوزخ کا ہے اس کا نام سقر ہے
۲۷ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ؕ اور کس چیز نے تجھے معلوم کروایا جو
کیا چیز ہے سقر وہ ایک آگ ہے ایسی
لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ۙ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۚۖ کچھ باقی نہ رکھے گی
اور نہ چھوڑے گی سب جلا ڈالے گی آگ جلانے والی اور سیاہ کرنے

Marfat.com

والی سارا بدن کافروں کا
عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ اور پر اس سقر کے ہم نے انیس۱۹ نگہبان ۳۰
مقرر کر رکھے ہیں۔ جب یہ آیت اُتری تب یہودیوں نے کہا کہ یہ بات
موافق توریت کے ہے یعنی توریت میں بھی مذکور ہے جو دوزخ کے
انیس۱۹ نگہبان ہیں اور **تفسیر جواھر** میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت
اتری تو ابوجہل لعین نے کہا کہ اے قریشو دوزخ کے دربان انیس سے
زیادہ نہیں کیا تم دس دس آدمی ایک ایک دربان کو دُور نہ کر سکو گے
تب ان میں سے ایک شخص جو بڑا زورآور تھا نام اس کا ابوالاشر
بن کلدی تھا کہا کہ ستّرہ کو تو میں اکیلا دور کر دوں گا اور باقی دو کو تم
ہٹا دیجیو پھر بہشت میں چلے جائیں گے سو خدائے تعالیٰ نے اس کے
جواب میں یہ آیت بھیجی کہ
وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ اور نہ کیے ہم
نے دربان دوزخ کے مگر فرشتے یعنی دوزخ کے دربان فرشتے ہی ہیں
کہتے ہیں کہ دوزخ کا دربان مالک ہے اور اٹھارہ فرشتے اس کے
ساتھ ہیں جو آنکھیں ان فرشتوں کی بجلی کی سی چمکتی ہیں اور پھیلاؤ
ان فرشتوں کی چھاتی کی ایک برس کی راہ ہے اور قد بھی ان کا
بے نہایت لنبا ہے جو ایک ان میں سے ستر ہزار کافر کو ایک دفعہ
گولی میں بھر کر دوزخ کے ایک کونے میں پھینک دے گا۔ ذکر ان
فرشتوں کا ابوالاشر کے واسطے ہے جو کہتا تھا کہ میں اکیلا ستّرہ دوزخ کے
دربانوں کے تئیں کفایت کروں گا یہ نہیں جانتا کہ دوزخ کے دربان
فرشتے ہیں جو ساری دنیا کے آدمی ایک فرشتے کی طاقت نہیں رکھتے
تو برابری فرشتے کرنے کا ذکر کیا ہے۔
وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ
اور نہ کی ہم نے گنتی ان فرشتوں کی جو انیس۱۹ ہیں مگر آزمائش ہے
یہ گنتی کا بیان واسطے کافروں کے جو سچ نہیں جانتے اور ٹھٹھا کرتے
ہیں کہ انیس۱۹ شخص کیونکر کروڑوں آدمیوں کو اور کروڑوں جنوں کو
عذاب کریں گے اور اس واسطے ہے گنتی فرشتوں کی
لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ تو یقین لاویں وہ
لوگ جن لوگوں کو کتاب دی ہے۔ یعنی یہود جانیں کہ قرآن کی
آیتیں موافق توریت کے ہیں اور قرآن کلام الٰہی ہے
وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا اور اس واسطے بیان
فرشتوں کا ہے جو یہ ذکر زیادہ کرے ان لوگوں کا ایمان جو کہ ایمان
لاتے ہیں قرآن پر اور اس بات کو یہودیوں نے بھی سچا کہا جو دوزخ
کے دربان انیس ہیں اور توریت میں بھی یہی لکھا ہے شمار فرشتوں کا
وَلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ
اور اس واسطے کہ شک نہ لاویں وہ لوگ جن کو دی ہے کتاب یعنی
یہود بھی گنتی فرشتوں کی سچ جانیں اور مسلمان بھی شک نہ لاویں اُن
کی آیتوں میں
وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ
مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ اور اس واسطے تو کہیں وہ
لوگ جنہوں کے دل میں ہے بیماری نفاق کی اور کافر بھی کہیں کہ کیا
چاہا خدائے تعالیٰ نے اس مثل سے جو گنتی فرشتوں کی بیان کی
كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
اسی طرح گمراہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے
جسے چاہتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ابوجہل نے کہا اے قریشو جانو تم کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار انیس۱۹ سے زیادہ نہیں حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ یہ احمق ابوجہل
وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا
ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۠ اور نہیں جانتا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے ع ۱۵
پروردگار کے لشکر کو جو فرشتوں کا ہے تیری مدد کو مگر وہ پروردگار ہی
جانتا ہے اپنے لشکر کے شمار کو اور نہیں ہے یہ سورۃ مگر نصیحت ہے
واسطے لوگوں کے۔
كَلَّا نہ وہ بات ہے جو یہ کافر سمجھتے ہیں
وَالْقَمَرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۙ قسم ہے چاند کی اور رات کی ۳۲، ۳۳
جبکہ آتی ہے دن کے پیچھے
وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۙ اور قسم ہے فجر کی جب کہ روشن کرتی ۳۴
ہے جہان کو
اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۙ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۙ جو بیشک وہ ۳۵، ۳۶

Marfat.com

دوزخ ایک بڑی چیز ہے ڈرانے والی آدمیوں کو یعنی جس وقت کہ دوزخ
قیامت کے دن دور سے دکھائی دیوے گا تو بے نہایت ڈریں گے لیکن
اس وقت کا ڈرنا کچھ فائدہ نہ کرے گا چاہیئے کہ اب ڈریں جو آج
کا ڈرنا اس دن کام آوے
۳۷ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ اس آدمی
کو جو چاہے تم میں سے یہ کہ آگے بڑھے نیک کام کرنے میں یا پیچھے رہے
شرک اور گناہ کرنے سے یعنی دونوں فرقوں کو نصیحت اور ڈرانے
والا ہے قرآن
۳۸ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ اِلَّآ اَصْحٰبَ
۳۹،۴۰،۴۱ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝
۴۲ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ ہر آدمی گرفتار ہے اپنے کام کیے ہوؤں
میں مگر چھوٹے ہوئے ہیں وہ لوگ جنہوں کے اعمالنامے داہنے ہاتھ
میں ملیں گے وہ لوگ باغوں میں جا کر کافروں سے پوچھیں گے جو
کیا چیز تم کو لائی دوزخ میں پھر کافر ان کے جواب میں
۴۳ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ
۴۴ الْمِسْكِيْنَ ۝ کہیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور ہم محتاج
فقیر کو نہ کھلاتے تھے دنیا میں
۴۵ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ تھے ہم جو عیب جوئی
کرتے تھے اور طعنہ کرتے تھے عیب ڈھونڈنے والوں کے ساتھ
۴۶ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا
۴۷ الْيَقِيْنُ ۝ اور تھے ہم دنیا میں تو جھوٹ جانتے تھے قیامت کے
دن کے آنے کو جب تک کہ سچی بات پہنچی یعنی مرنے کے وقت
تک انہیں کاموں میں رہے اور توبہ نہ کی اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
۴۸ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ پھر فائدہ نہیں
کرتا تم کو بخشوانا بخشوانے والوں کا یعنی اے کافرو تم جو کہتے ہو کہ
بُت ہمیں اس وقت بخشوادیں گے سو ہرگز نہیں بخشوادیں
گے
الثلثه ۵ ع ۲ ۱۶

۴۹ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝ پھر کیا ہوا
ان کافروں کو جو نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں اور نہیں مانتے اور بھاگتے
ہیں نصیحت کرنے والے سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بیزار ہوتے
ہیں اس سے اور ایسے بھاگتے ہیں
۵۰،۵۱ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝
گویا کہ یہ گورخر ہیں بھاگنے والے جو بھاگے ہیں شیر سے ایسے یہ کافر
قرآن سے بھاگتے ہیں اور اُسے نہیں سنتے غور سے اور نہیں سمجھتے
دھیان سے ۔ کہتے ہیں کہ مشرکوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہمارے واسطے نام بنام صحیفے خدا تعالیٰ سے منگوا جو اس میں لکھا
ہووے کہ اے فلانے تو تابعداری کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تب ہم
ایمان لاویں اور تجھے سچا جانیں تب یہ آیت اتری کہ یہ کافر قرآن سے
بھاگتے ہیں اور اسے سنتے سمجھتے نہیں۔
بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا
۵۲ مُّنَشَّرَةً ۝ بلکہ چاہتا ہے ہر مرد انہوں سے کہ دیئے جاویں کھلے ورق
لکھے ہوئے جدا جدا نام بنام
كَلَّا نہ دے گا خدائے تعالیٰ ان کو ورق لکھے ہوئے نام بنام اگر
دیوے گا ورق جس طرح چاہتے ہیں تب بھی یہ ایمان نہ لاویں گے اور
منہ پھیرنا ان کا قرآن سے اور نہ ماننا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس
سبب نہیں ہے جو ہم ورق نہیں دیتے ہیں ان کو
۵۳ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ بلکہ یہ کافر نہیں ڈرتے قیامت
کے دن سے اور اسے سچ نہیں جانتے
كَلَّا نہیں قرآن آدمی کا بنایا ہوا جیسا کہ یہ کافر کہتے ہیں
۵۴،۵۵ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ بیشک وہ قرآن
نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے پھر جو کوئی چاہے اس نصیحت سمجھے اور
اس کے حکم موافق کام کرے
وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى
۵۶ وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ اور نہ مانیگا نصیحت اور یاد کرے گا کوئی مگر وہ

ف کہا ابن مسعودؓ نے کہ فرشتے اور نبی صالحین اور شہید اور جتنے مومنین ہیں سب کوئی قیامت میں شفاعت کریں گے پھر کوئی دوزخ میں باقی نہیں رہے گا مگر چار قسم کے لوگ پھر اس آیت کو پڑھا
قالوا لم نک الخ یعنی بہشتی دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ تم کو کس چیز نے دوزخ میں ڈال رکھا ہے یہ کہیں گے کہ ہم الخ کذا فی المعالم ۱۲

Marfat.com

کہ جب چاہے خدائے تعالیٰ، جو وہ خدائے تعالیٰ لائق ہے ڈرنے کے
یعنی خدائے تعالیٰ ایسا ہے جو اس سے ڈرے اور وہی لائق ہے
بخشنے کے گنہگاروں کو یعنی کریم اور غفور ہے گنہگاروں کے گناہ
بخشے گا جو قرآن کے حکم کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تابعداری کریں اُن کے گناہ بخشے گا۔ انشاء
اللہ تعالیٰ۔

سُوْرَۃُ الْقِیَامَۃِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً

۱ لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ۙ وَلَآ اُقْسِمُ
۲ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ قسم ہے مجھ کو قیامت کی اور قسم ہے مجھ
کو نفس ملامت کرنے والے کی یعنی وہ جو اپنے تئیں ملامت کرے کہ
بُرے کام کیوں کرے ہے اور خدائے تعالیٰ کی بندگی میں کیوں کمی
کرے ہے اس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو قیامت کے دن سب
اُٹھیں گے نیکی بدی کا حساب دینے کو کہتے ہیں عدی ربیعہ
کے بیٹے نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال قیامت کا پوچھا۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق حکم الٰہی کے بیان کیا عدی
نے یہ سن کر کہا کہ میں ہرگز نہ مانوں گا کہ ہڈیاں گلی ہوئی پرانے
مُردوں کی پھر اکٹھی ہو دیں جو کسی طرح عقل میں نہیں آتا تب یہ آیت
اتری کہ
۳ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ ؕ اے کیا
سمجھتا ہے آدمی یعنی کہ ہم جمع نہ کر سکیں گے ہڈیاں پرانی گلی ہوئی۔
۴ بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ۝ ہاں ہم جمع کریں گے
اور قدرت رکھتے ہیں ہم اس پر جو درست کریں اس کی انگلیوں
کے سر کی ہڈیوں کو یعنی ذرہ ذرہ ہڈیاں جمع کروں گا
۵ بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ ۚ بلکہ چاہتا
ہے آدمی یعنی عدی چاہتا ہے کہ گناہ کرے یا جھوٹ بولے اس بات
میں جو آگے ہے قیامت کا دن اور حساب دینا۔
۶ یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ ؕ پوچھتا ہے مزاح سے
کہ کب ہوگا قیامت کا دن یعنی اس بات کو ہنسی اور ٹھٹھا جانتا ہے
۸،۷ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ وَجُمِعَ
۹ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ پھر جس وقت دیکھ نہ سکے گی آنکھ اس دن
کے احوال کو اور گہن لگے گا چاند کو یعنی روشنی چاند کی جاتی رہے گی
اور سیاہ ہووے گا اور اکٹھے ہوں گے سورج اور چاند اور اس دن
کے ڈر سے
۱۰ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۚ کہے گا آدمی
جو دنیا میں کہتا ہے کہ قیامت جھوٹ ہے کہ کہاں ہے اس دن بھاگنے
کی جگہ یعنی وہ لوگ جو دنیا میں قیامت کو جھوٹ جانتے تھے قیامت
کے دن کہیں گے کہ کہاں ہے اب بھاگنے کی جگہ جو ہم بھاگیں اور اس
دن کی ہولوں کو نہ دیکھیں
کَلَّا نہ ہوگی بھاگنے کی جگہ اس دن اور
۱۲،۱۱ لَا وَزَرَ ؕ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ ؕ نہ امن کی
جگہ ہوگی کافروں کو تیرے پروردگار کی طرف ہوگی ٹھہرنے کی جگہ یعنی
خدائے تعالیٰ اپنی حکمت سے بہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو
دوزخ میں جگہ مقرر کرے گا۔
۱۳ یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ؕ خبر
کریں گے آدمی کو اس دن اس چیز سے جو اس نے آگے بھیجی ہے
نیک اور بد کاموں سے اور پیچھے دنیا میں چھوڑ آیا ہے مال اور دولت
سے یعنی جو کام بھلے اور بُرے لوگوں نے دنیا میں کیے تھے اور جو کچھ مال

ف آدمی کا جی اول کھیل اور مزوں میں غرق ہوتا ہے ہرگز نیکی کی رغبت نہیں ایسے جی کو کہیں امارہ اور پھر ہوش پکڑا نیک و بد سمجھا تو باز آیا کبھی اپنے خود پر دوڑ پڑا پیچھے آپ کو ڈانٹا دیا ایسا جی ہے لوامہ پھر جب پورا سنوار گیا دل سے رغبت نیکی ہی پر رہی اور بیہودہ کام سے اب ہی بھاگے اور ایذا کھینچے ویسے کام نام مطمئنہ ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

اور دولت دنیا میں چھوڑ کر موا تھا قیامت کے دن سب ذرہ ذرہ لاکر
اس کے روبرو حاضر کریں گے اور وہ سب کو پہچانے گا اور پچھتاوے گا
اور کچھ فائدہ نہ ہوگا
بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ۙ وَّ لَوْ اَلْقٰی ۱۴
مَعَاذِیْرَهٗ ؕ بلکہ آدمی اپنے احوال کا دیکھنے والا ہے اگرچہ ڈال دے بہانے ۱۵
یعنی اگرچہ اپنے گناہوں کا بہانہ کرتا ہے پر اپنے گناہ کیے ہوتے جانتا ہے
جو یہ گناہ میں نے کیے ہیں۔ حضرت عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی
اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ کے پاس جو حضرت جبرئیل علیہ السلام
وحی لاتے اور ان کے آگے پڑھتے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان
کے بغیر تمام کام کیے پڑھنا شروع کرتے اس واسطے تو بھول نہ جاویں
تب یہ آیت اتری
لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَیْنَا ۱۶
جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۚۖ مت ہلا اور حرکت نہ دے تو اے محمد صلی ۱۷
اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان کو قرآن کے پڑھنے میں پہلے تمام کرنے جبرئیل
علیہ السلام کے اس واسطے کہ بھولے نہیں اور یاد رکھے قرآن کو تو جلدی
کرے اس کے پڑھنے میں اور یاد کرنے میں بیشک ہم پر ہے جمع کرنا قرآن
کا تیرے دل میں اور یاد رکھوانا اور پڑھوانا تیری زبان سے قرآن کو
یعنی تو خاطر جمع رکھ جو ہم قرآن کو تیرے دل میں یاد رکھوائیں گے۔
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ پھر جب پڑھیں ہم ۱۸
قرآن کو جبرئیل علیہ السلام کی زبان پر تیرے آگے تو پھر ساتھ
جبرئیل علیہ السلام کے پڑھ سہج میں سمجھ کر
ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ؕ پھر بے شک ہم پر ہے کھولنا ۱۹
اس کے معنوں کا تیرے دل پر یعنی ہم تجھ پر اسکے معنی ظاہر کریں گے۔
كَلَّا نہیں ہے وہ بات جو تم سمجھتے ہو اے مکے کے لوگو
بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ ۲۰،۲۱
بلکہ تم چاہتے ہو دنیا کو جو جلد جانے والی ہے اور چھوڑتے ہو آخرت
کو جو ہمیشہ رہنے والی ہے بلکہ چاہیے یوں کہ دنیا کی محبت چھوڑو اور آخرت
کو چاہو تم الٹا کرتے ہو
وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ ۲۲،۲۳

بہت منہ اس دن تازے اور خوش ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف
دیکھتے ہوتے بے پردہ
وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا ۲۴
فَاقِرَةٌ ؕ اور بہت منہ اس دن ترش ہوں گے اور سیاہ تیوری چڑھی ۲۵
ہوئی سو وہ منہ کافروں کے ہوں گے اور مشرکوں کے ہوں گے جو جانے
یقین کر پہنچے اُسے مصیبت ایسی کہ اس کے پیٹھ کی ہڈیاں ٹوٹیں۔
كَلَّا نہیں ہے یہ کہ دنیا میں ہمیشہ جیتے رہوگے
اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۙ وَ قِیْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ۙ جب پہنچے ۲۶،۲۷
گی جان چھاتی کی ہڈیوں اور گردن کی ہڈیوں میں پہنچے تب کہیں گے
لوگ کہ کون ہے منتر پڑھنے والا جو وہ آن کر اس مرنے والے پر پڑھ کر
پھونکے منتر کو تو نہ مرے اور جس کی جان گلے میں پہنچی
وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ اور یقین جانے گا وہ کہ بے شک ۲۸
جدائی ہوتی ہے سب سے
وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ اور مروڑے گا اور پیچ دے گا ۲۹
وہ مرنے والا پنڈلی سے پنڈلی جان نکلنے کے وقت
اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ا۟لْمَسَاقُ ؕ۠ تیرے پروردگار کی طرف ع ۱ / ۱۷
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن ہوگا سب کو پھر جانا حساب دینے
کو کہتے ہیں کہ یہ آگے کی آیت ابوجہل لعین کے حق میں ہے کہ
فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی ۙ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ۙ ۳۱،۳۲
پھر سچا نہیں جانتا قرآن کو اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتا
ہے اور نہ نماز پڑھتا ہے یعنی خدائے تعالیٰ کی بندگی نہیں کرتا لیکن
جھوٹ جانتا ہے قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جھوٹا جانتا
ہے اور پھرا راہ دین اسلام کے سے
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ؕ پھر اپنے گھر کے لوگوں ۳۳
کی طرف گیا اکڑتا ہوا غرور سے جو میں نے ایسی بات کہی۔ یہ آیت ابوجہل
کے حق میں ہے سو فرماتا ہے خدائے تعالیٰ اس کو کہ اے ابوجہل
اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ؕ لائق ہے ۳۴
تجھ کو سختی عذاب موت کی پھر لائق ہے تجھ کو عذاب قبر کا پھر لائق
ہے تجھے ہول قیامت کا پھر خوب سزاوار ہے تجھ کو آگ دوزخ کی

Marfat.com

۳۶ اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًیؕ اے کیا
پوچھا اور سمجھتا ہے آدمی یعنی ابوجہل لعین کہ چھٹ جاوے گا ایسا کہ
جہاں چاہے چلا جاوے یعنی کافر سمجھتے ہیں جو حساب کچھ نہ ہوگا اور یوں
ہی چھٹ جاویں گے
۳۷ اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی اے کیا نہ تھا وہ
ایک بوند منی کی پڑی ہوتی ماں کے پیٹ میں سست نکمی یعنی اپنی
اصل پیدائش پر غور کرے میں کیا تھا جو ایک بوند تھی
۳۸ ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً فَخَلَقَ فَسَوّٰیۙ پھر ہوتی وہ بوند
لہو جما ہوا پھر پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے سب درست اور
ثابت آدمی
۳۹ فَجَعَلَ مِنۡہُ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰیؕ پھر بنایا
خدائے تعالیٰ نے اسی بوند کے سے نر اور مادہ یعنی عورت اور مرد
پھر اسی بات کو سمجھو اور دھیان کرو کہ جو شخص ایسا قادر ہے جو
ایک بوند پانی کے سے ایسا آدمی درست بدن پیدا کرتا ہے اس
خدائے تعالیٰ کو
۴۰ اَلَیۡسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِ‍َۧ الۡمَوۡتٰیؕ کیا نہیں قدرت اس بات ع ۱۰/۲/۱۸
پر کہ پھر جلاوے مردوں کو قیامت کے دن گوروں سے نیکی بدی کا حساب لینے کو
چاہئیے کہ اس کو پڑھ کر کہے سبحان ربی الاعلیٰ۔

سُوۡرَۃُ الدَّھۡرِ مَکِّیَّۃٌ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | وَھِیَ اِحۡدٰی وَثَلٰثُوۡنَ اٰیَۃً

ہَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّہۡرِ لَمۡ
۱ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا ۝ اے کیا آیا یعنی بیشک آیا اوپر آدم
علیہ السلام کے ایک وقت زمانہ سے جو نہ تھی آدم علیہ السلام کی کچھ
خبر جو کوئی ذکر کرتا کہتے ہیں کہ چالیس برس تک حضرت آدم علیہ السلام
کا پتلا مٹی کا بنا ہوا مکے اور طائف کے بیچ میں بے جان پڑا رہا اور کوئی
اسے نہ جانتا تھا جو یہ کیا ہے اور کس کام کا ہے اور کیا نام ہے اس کا
اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ اَمۡشَاجٍ ٭ۖ نَّبۡتَلِیۡہِ
۲ فَجَعَلۡنٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ۝ بیشک ہم نے پیدا کی خلقت آدمیوں
کی بوند سے منی کی ملی ہوتی دو رنگ کی جو مرد کی منی سفید ہوتی ہے اور
عورت کی منی زردی مائل ہوتی ہے آزماتے ہیں ہم آدمیوں کی خلقت
کو پھر کیا ہم نے آدمیوں کو سننے والا اور دیکھنے والا یعنی کان دیئے
جو قرآن کو سنتے ہیں اور آنکھیں دیں ہیں جو قدرت ہماری اور معجزے
ہمارے نبی کے دیکھتے ہیں نہ حیوانوں کے سے کان آنکھ دیتے ہیں
اِنَّا ہَدَیۡنٰہُ السَّبِیۡلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّ اِمَّا
۳ کَفُوۡرًا ۝ بیشک راہ دکھاتی آدمی کو سیدھی راہ دین اسلام کی
سواب شکر کرے یا ناشکری کرے یہ آزمائش ہے آدمیوں کے
قائل کرنے کو پھر وہ لوگ جو شکر نہ کریں گے
۴ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَلٰسِلَا۠ وَ اَغۡلٰلًا وَّ سَعِیۡرًا ۝
مقرر ہم نے تیار کیا ہے ناشکری کرنے والوں کے واسطے زنجیریں اور
طوق اور آگ جلتی ہوتی اور بھڑکتی ہوئی جو ناشکری کرنے والوں کو
زنجیروں سے باندھ کر طوق پہنا کر دوزخ میں لے جاویں گے۔
اِنَّ الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ کَاۡسٍ کَانَ مِزَاجُہَا
۵ کَافُوۡرًا ۝ بیشک اچھے کام کرنے والے یعنی مومن اور نیک بخت پیویں
گے قیامت کے دن بہشت میں جانے کے بعد پیالے شراب کے جو ان میں
کافور ملا ہوگا یعنی سفید اور خوشبوئی سو وہ کافور نام
۶ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا ۝
اور ایک چشمہ کا ہے جو پیویں گے اس چشمے سے بندے خدائے تعالیٰ کے
چلاتے ہیں بہشت کے رہنے والے یعنی بہا کر لے جاتے ہیں اس چشمہ کو
اچھی طرح بہا کر یعنی بہشت کے رہنے والے اس ندی کو جہاں چاہیں
چشمہ لے جاویں ان کے حکم میں ہوگی۔ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے گھر میں
آئے دیکھا جو حضرات حسنین رضی اللہ عنہما بیمار تھے حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کے ماں اور باپ کو کہ تم منت مانو تو
خدائے تعالیٰ تمہارے فرزندوں کو صحت بخشے انہوں نے منت مانی کہ

Marfat.com

ہم تین روزے نذر خدائے تعالیٰ کے رکھیں گے خدائے تعالیٰ نے
حضرت امامین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو صحت دی حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے روزے رکھے
شام کو تھوڑے سے جو جو مزدوری سے میسر آئے تھے اس کے
آٹے کی روٹی پکائی روزہ کھول کر چاہا کہ نوش فرمائیں جو اتنے میں
ایک فقیر نے آکر پکارا کہ اے اہل بیت پیغمبر کے میں محتاج مسلمان
ہوں مجھے کھانے کو دو خدائے تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ بہشت
میں دیوے گا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصہ سب
اسے دیا حضرت فاطمہ زہرا نے بھی اپنا حصہ سب اسی فقیر کو دیا
اور آپ دونوں صاحب نے کچھ نہ کھایا اور فجر کو پھر روزہ رکھا
دوسرے دن شام کو روزہ کھولنے کے وقت ایک یتیم نے آکر
کہا کچھ خدائے تعالیٰ کی راہ میں دو انہوں نے جو کچھ میسر آیا تھا سب
اس کے حوالے کیا آپ کچھ نہ کھایا اور فجر کو پھر روزہ رکھا۔ تیسری
شام کو ایک بندھوا چھوٹ آیا اور کہا کچھ للہ دو ان دونوں صاحبوں
نے جو کچھ میسر آیا تھا سب اُسے اٹھا دیا اور آپ کچھ نہ کھایا سو خدائے
تعالیٰ نے ان کی شان میں یہ آیت بھیجی کہ میرے بندے خاص
ایسے ہیں جو
یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ
7 مُسْتَطِيرًا ۝ پورا کرتے منت کو اور ڈرتے ہیں اس دن سے جو ہے سختی
اس دن کی کھلی ہوئی سب کو پہنچے گی اور وہ بندے میرے جو پورا کرتے
ہیں منت کو
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا
8 وَأَسِيرًا ۝ اور کھلاتے ہیں کھانے خدائے تعالیٰ کی محبت پر یعنی بے غرض
کھلاتے ہیں محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو اور کہتے ہیں بندے ہمارے کہ
إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً
9 وَلَا شُكُورًا ۝ سوائے اس کے نہیں یعنی بے شک ہم تم کو جو کھلاتے ہیں
محتاج واسطے خوشی خدائے تعالیٰ کے ہے نہیں چاہتے ہم تم سے بدلہ اور نہ
احسان جاننا یعنی ہماری غرض اس کھلانے سے یہ نہیں کہ تم ہمارا احسان لو
یا کچھ اس کا بدلہ ہمیں دو کس واسطے کہ

10 إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝
ہم ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے عذاب ایک دن کے سے جو عذاب اس
دن کا منہ بگاڑ دے گا اور بے حواس کرے گا اس دن سخت عذاب ہوگا۔
یعنی اس دن کے عذاب کو دیکھ کر سب کے ہوش و حواس جاتے رہیں گے
فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ پھر بچایا یعنی
امن میں رکھا خدائے تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بدی سے اور ڈر سے اس دن کے اور ملایا ان کو
11 تازگی اور خوشی سے پھر خدائے تعالیٰ
وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ اور بدلہ دیوے گا ان کو جیسا انہوں نے صبر کیا
ہے خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے میں یا صبر کیا ہے گناہوں کے دکھ دینے پر اس صبر کا بدلہ دیوے گا بہشت کی
12 نعمتیں اور میوے کھانے کو اور ریشمی باریک پوشاک پہننے کو
13 مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝
تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہشت میں تختوں پر نہ دیکھیں گے بہشت میں سورج کی گرمی
اور نہ بے نہایت جاڑا یعنی بہشت کی ہوا بہت خوش آئین ہوگی اور بہشت
میں
14 وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝
نزدیک ہوں گے جھکے ہوئے بہشت کے رہنے والوں سے سائے درختوں
کے اور تابعدار کیے ہوئے ہوں گے یعنی نزدیک اور ہاتھ کے نیچے کیے ہوئے
کیے ہوئے ہیں میووں کے گچھے بہشت میں خوب نزدیک کر جب چاہے
بہشتی توڑ لے اس کو اور کوئی منع نہ کرے اس کو
وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ
15 قَوَارِيرَا ۝ اور لیے پھرتے ہیں غلمان اور حوریں بہشتیوں کے گرد
پیالے چھوٹے چاندی کے اور پیالے بڑے شیشے کے تخفہ یعنی پیالے
اور پیالیاں خوب چھوٹی بڑی سب طرح کی وہاں موجود ہوں گی
16 قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ شیشے کیسے
پیالے روپے کے ہوں گے یعنی ان پیالوں کی یہ خوبی ہوگی اور صفائی
ایسی ہوگی کہ جو اس میں بھرے تو باہر سے صاف نظر آوے اور وہ
پیالے نپان کیے ہوئے ہوں گے ہر ایک کی پیاس کے موافق نپانہ کیا
ہوا یعنی پوری پیاس کے موافق اس میں شراب یا پانی پاکیزہ بھرا ہوگا
جو پینے والے کی پیاس سے نہ کچھ باقی رہے گا نہ پیاسا رہے گا پینے والا

Marfat.com

۱۷ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۚ اور
پیویں گے بہشت میں پیالے شراب کے جو ہو گا اس میں ملاپ سونٹھ کا
مزیدار وہ سونٹھ کا ملا ہوا۔
۱۸ عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ۝ ایک چشمہ ہے بہشت میں
جو نام رکھا ہے اس چشمہ کا سلسبیل اور وہ جاری ہے بہتا ہوا سب مکانوں
میں۔
۱۹ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۚ إِذَا
۲۰ رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا ۝ اور پھریں گے لڑکے
یعنی غلمان گرد بہشتیوں کے خدمت کرتے پھریں گے پھر جب دیکھے انہیں
دیکھنے والا تو سمجھے کہ موتی ہیں بکھرے ہوتے یعنی غلمانوں کا ایسا حسن اور
صورت ہو گی جیسے موتی کے دانے ہیں آبداری میں
۲۱ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ۝
اور جب نگاہ کرے تو بہشت میں پھر دیکھے تو بہشت کو بڑا بے نہایت
جو کسی چیز کی کسی مکان میں کسی وقت کمی نہیں سب طرح کی نعمتیں بے انتہا
موجود ہیں سب جگہ
عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّإِسْتَبْرَقٌ ز اوپر
بہشتیوں کے کپڑے اور پوشاک ہو گی دیباتے سبز کی ریشمی باریک
بھی اور دیباتے ریشمی سفت اور عفص بھی یعنی بہشت میں پوشاک
عمدہ اور خاصی باریک اور موٹی دونوں طرح کی ہو گی جسے جس وقت
چاہیں گے پہنیں گے
وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ
۲۲ شَرَابًا طَهُورًا ۝ اور پہناتے جاویں گے بہشتیوں کو کنگن
چاندی کے اور پلاتے گا بہشت کے رہنے والوں کو ان کا پانی ستھرا
پاکیزہ سب برائیاں دل کی دھونے والا
إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ
مَّشْكُورًا ۝ ع یہ نعمتیں خاصی تحفہ ہیں واسطے تمہارے بدلہ ان کاموں
کا جو دنیا میں تم کرتے تھے اور یہی ہے کوشش تمہاری کا عوض اور
بدلہ خوب تمہارے کاموں پسند کیے ہوؤں کا
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ۚ بیشک
ہم نے بھیجا نیچے اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو سج سج
سورۃ سورۃ جدا جدا اور آیت آیت
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ
كَفُورًا ۝ اور صبر کر واسطے حکم اپنے پروردگار کے یعنی جو تیرے ۲۴
پروردگار نے فرمایا ہے وہی کر اور تابعداری مت کر ان میں سے کسی
گنہگار یا کافر کی یعنی کسی کا کہا نہ مان جیسے ولید مغیرہ کے بیٹے نے کہا
تھا کہ تو اپنے باپ دادا کا دین قبول کرے تو میں تجھے دولت بہت دوں
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ۝ اور یاد کر اے ۲۵
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام اپنے پروردگار کا صبح اور شام کے وقت
یعنی ہمیشہ خدائے تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہ
وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝ اور کسی ۲۶
وقت رات کو سجدہ کر تو اپنے پروردگار کو اور پاکیزگی سے یاد کر اس کو
بڑی رات تلک یعنی نماز تہجد کی پڑھ کر تسبیح سبحان اللہ بہت
رات تک پڑھا کر
إِنَّ هٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ
يَوْمًا ثَقِيلًا ۝ بیشک یہ قوم کافروں کی چاہتے ہیں اور دوست ۲۷
رکھتے ہیں جلد جانیوالے کو یعنی دنیا سے کافر محبت رکھتے ہیں اور چھوڑا
اپنے پیچھے بھاری دن کو جو وہ دن قیامت کا ہے۔
نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۚ وَإِذَا شِئْنَا
بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ۝ ہم نے پیدا کیا ان سب آدمیوں کو ۲۸
اور مضبوط پیدائش کی ان کی یعنی ان کے بدن میں بند اور جوڑ ہڈیوں
کے پٹھوں سے مضبوط کیے اور جب چاہیں ہم بدل ڈالیں ہم ان کو ان جیوں
سے بدلنا اچھا یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو ان سب
لوگوں کو غارت اور نابود کر کے اور ایک ایسی صورت اور شکل کی خلقت
پیدا کروں جو وہ سب حکم بجا لاویں میرا اور تابعداری کریں میرے پیغمبر کی
إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهِ
سَبِيلًا ۝ بیشک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے اپنے ۲۹
پروردگار کی طرف راہ نیکی کی جو دین اسلام ہے اور راہ شریعت
کی ہے۔

Marfat.com

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
۳۰ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۖ اور نہ تم چاہو گے کوئی راہ نیکی کی یعنی تم نہ اختیار کرو
گے مگر جبکہ چاہے گا خدائے تعالی بیشک خدائیتعالی ہے جاننے والا سب
چیز کا مضبوط کرنے والا جسے چاہتا ہے توفیق دیتا ہے نیک کاموں
کی۔

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اندر لاتا ہے جسے چاہتا ہے خدائے
تعالی اپنی رحمت میں اور اسی کو توفیق دیتا ہے نیکی کی دنیا میں اور گناہ
بخشتا ہے آخرت میں اس کے
۳۱ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۧ اور ستم کرنے والوں کے
واسطے تیار کیا ہے عذاب دکھ دینے والا۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً

۱ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ قسم ہے بھیجے ہوئے اچھوں کی سو وہ
فرشتے ہیں رحمت کے یا آیتیں ہیں قرآن کی
۲ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ پھر قسم ہے جلد اور شتاب چلنے والوں کی یعنی جلد چلنے والوں
کے جلد چلنے کی قسم سو وہ فرشتے ہیں جو حکم خدائیتعالی کے سے جلد چلتے ہیں یا باؤں جلد چلنے والوں کی
وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ اور قسم ہے پھیلانے والوں اور کھولنے والوں کی سو وہ آیتیں ہیں
قرآن کی جو حکم خدائیتعالی کا ہیں ظاہر کرتی ہیں اور دین اسلام کو کھولتی ہیں
۴ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ پھر قسم ہے جدا جدا کرنے والے تفاوت کی سو وہ حکم
خدائے تعالی کا ہے۔ یعنی آیتیں قرآن کی جدا کرتی ہیں سچ اور جھوٹ کو جو کفر اور
اسلام ہے
۵ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ پھر قسم ہے پیغام کے پہنچانے والوں
اور اتارنے والوں کی سو وہ فرشتے ہیں جو پیغام خدائے تعالی کا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پہ اتارتے ہیں آیتیں سو یہ آیتیں
۶ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ بہانہ ہے واسطے گناہ بخشنے مسلمانوں
کے یا واسطے ڈرانے کافروں کے یعنی اسی سبب مسلمان بخشے جاویں
گے اور کافروں پہ عذاب ثابت ہوا اور سب قسمیں اس بات پہ
ہیں کہ
۷ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ سوائے اس کے نہیں یعنی جو
وہ وعدہ کیا ہے تم سے ہر طرح ہونا ہے کسی طرح نہیں ٹلے گا یعنی قیامت
کے دن سب کو گوروں سے اٹھا کر حساب لینا مقرر ہے قیامت
کی نشانیاں ہیں یہ کہ
۸ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ اور جس وقت تاروں کا چمکنا
مٹے گا یعنی تاروں کی روشنی جاتی رہے گی
۹ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ اور جب آسمان پھٹے گا۔
۱۰ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ اور جب پہاڑ اڑ جاویں گے اپنے
مکانوں سے اکھڑ کر۔
۱۱ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ اور جب سب پیغمبر صلوات اللہ
علیہم اجمعین اپنے اپنے مرتبے پر کھڑے ہوں گے اپنی اپنی امت
کی نیکی بدی کی گواہی دینے کو
۱۲ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ کس دن کے واسطے رکھا ہے ان
تاروں کا مٹنا اور زمین کا پھٹنا اور پہاڑوں کا اکھڑنا یہ جواب
ہے کہ
۱۳،۱۴ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ؕ
واسطے دن جدا کرنے کے جو آج ہے جدا کرنا مسلمان اور کافر کا اور
بھلے برے کا اور کس چیز نے جتایا تجھ کو جو کونسا دن ہے جدا کرنے کا
۱۵ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ ہائے افسوس اس دن
جھوٹ جاننے والوں کو یعنی جو لوگ کہ قیامت کے دن کو جھوٹ جانتے
ہیں اس دن ہائے افسوس کریں گے جو نہایت خرابی اور رسوائی اپنی
دیکھیں گے
۱۶ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ؕ اے کیا نہیں مار کھپایا ہم نے
پہلے کافروں کو جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اور عاد اور ثمود
کی قوم کو کیسے عذابوں سے ہلاک کیا
۱۷ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۙ پھر ان ہی کے پیچھے لے آویں گے ہم

Marfat.com

پچھلوں کو یعنی اس وقت کے کافروں کا بھی انہی کا سا حال کریں گے۔
۱۸ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ ایسا ہی سلوک کرتے
ہیں ہم سب کافروں سے پھر تم اے کافرو دوڑو اور ایمان لاؤ نہیں تو
تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا
۱۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اے افسوس ہوگا اس
دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کو اب خدائے تعالیٰ سمجھاتا ہے
کافروں کو کہ تم جو مر کر پھر جینا اور قیامت کو اٹھنا گوروں سے جھوٹ
جانتے ہو یہ غور نہیں کرتے
۲۰ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ اے کیا نہیں
پیدا کیا تم کو پانی نکمے ناکارے خوار سے جو وہ منی ہے
۲۱ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ پھر رکھا ہم نے اس پانی
کو بیچ ٹھہری ہوئی جگہ مضبوط کے جو وہ رحم ہے
۲۲ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ایک مقرر وقت جانے ہوئے
تک جو بچہ پیدا ہونے کا ہے
۲۳ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ ہم قوت رکھتے تھے
تمہارے پیدا کرنے کی پھر ہم خوب قدرت رکھتے ہیں۔
۲۴ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بہت بری بلا ہے
اس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کے واسطے۔
۲۵،۲۶ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝
اے کیا نہیں بنائی زمین ہم نے یعنی مقرر ہم نے زمین بنائی سمیٹنے والی
زندوں کو اور مردوں کو یعنی جیتوں کو اپنے اوپر رکھتی ہے اور مردوں
کو اپنے اندر رکھتی ہے غرضکہ آدمی اور حیوان زمین سے جدا نہیں
ہو سکتے
وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ اور بنائے ہم نے اس
زمین میں پہاڑ اونچے اور بڑے
۲۷ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ اور پلایا ہم نے تم کو
پانی میٹھا مزے کا۔
۲۸ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بڑی بلا قیامت کے
دن ہے جھوٹ جاننے والوں کے واسطے اور ان کو کہیں گے فرشتے کہ

۲۹ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ چلو تم طرف
اس کے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے یعنی دوزخ کی طرف چلو اور دیکھو
کہ سچ ہے یا جھوٹ ہے اور کہیں گے فرشتے کافروں کو کہ
۳۰ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ
۳۱ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ چلو تم طرف سایہ تین شاخ کے جو نہ
چھاؤں ہے ٹھنڈی آرام کی ان میں اور نہ وہ چھاؤں شاخوں کی دور کرے
آنچ کی گرمی کو کہتے ہیں کہ دوزخ سے تین طرح کا غبار دھوئیں کا اٹھے
گا جو ایک سفید اور دوسرا سیاہ اور تیسرا سرخ ہوگا سو وہ تینوں غبار
دھوئیں کے کافروں کو گھیر لیویں گے
۳۲ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ بیشک وہ دوزخ ڈالتی
ہے اس دن شعلے اور لپٹیں آگ کی مانند محل کے یعنی ایسی بڑی لپٹیں
اٹھیں گی جیسے بڑے محل اور حویلی اور
۳۳ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ گویا وہ شعلے آگ کے اونٹ
ہیں زرد۔
۳۴ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بڑی خرابی اور رسوائی
ہوگی اس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کو
۳۵ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ
۳۶ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ یہ وہ دن ہے جو کافر بول نہیں سکتے جیسے دنیا میں
باتیں بناتے تھے اور پروانگی اور رخصت نہیں ان کو جو تقصیر اپنی
بخشواویں اور بخشے نہ جاویں گے
۳۷ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بڑی خرابی اور رسوائی ہے
اس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کے واسطے
۳۸ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ یہ دن
ہے جدا کرنے کا سچے اور جھوٹے کے اور اکٹھا کیا ہم نے تم کو اور تم سے پہلوں
کو جو وہ بھی اپنے پیغمبروں کو جھوٹا کہتے تھے
۳۹ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝ پھر اگر ہے تمہارا
کچھ داؤ اور مکر تو پھر کرو مکر اور داؤ اپنا مجھ سے اب جیسا دنیا میں مومنوں
سے کرتے تھے
۴۰ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بڑی خرابی اور رسوائی ہوگی
ع ۱ ۲۱

Marfat.com

اس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کے واسطے اور
۴۱ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّفَوَاكِهَ
۴۲ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ بے شک خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے
والے ہوں گے بیچ چھاؤں کے اور پانی کے چشموں پر ہوں گے اور وہ
ڈرنے والے میووں میں ہوں گے اپنی چاہت کے جو میوہ چاہیں گے
اسی وقت موجود ہوگا اور فرشتے کہیں گے ان ڈرنے والوں کو کہ
۴۳ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ کھاؤ
میوے سب طرح کے اور پیو پانی مزے کا بسبب ان کاموں کے جو
تم نے دنیا میں کیے تھے پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
۴۴ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بیشک ہم ایسا ہی
بدلہ دیتے ہیں اچھے کام کرنے والوں کو
ع ۲ / ۲۲ ۴۵ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بڑی خواری اور رسوائی
ہوگی اس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کے واسطے
۴۶ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝
کھاؤ دنیا میں طعام اچھے اور مزے اٹھاؤ تھوڑے سے تم بھی اے کافرو
بیشک تم گنہگار ہو آخر کو تم پر وہ بڑے عذاب ہوں گے۔
۴۷ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بڑی خواری اور رسوائی
ہوگی اس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کے واسطے اور یہ
کافر ایسے ہیں جو
۴۸ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝ اور جب
کہا جاتا ہے ان کافروں کو کہ جھکو خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے کو
تو نہیں جھکتے یعنی جو کہتے ہیں ان کو کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے
۴۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بڑی خرابی اور
رسوائی ہوگی اس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کو
۵۰ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر اب
کونسی بات پر پیچھے اس قرآن کے ایمان لاویں گے یہ کافر مکے کے
یعنی قرآن سے زیادہ کونسی بات بہتر ہوگی جو اسے سن کر ایمان
لاویں گے۔

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے لوگوں کے آگے قرآن پڑھا
اور کہا کہ دین اسلام کو قبول کرو اور بتوں کا پوجنا چھوڑ دو اور ڈرایا کہ قیامت
کے دن خدائے تعالیٰ سب کو نیکی بدی کا حساب لینے کو گوروں سے
اٹھاوے گا پھر جو کوئی میرا کہنا نہ مانے گا دنیا میں اس پر قیامت کو بڑا
عذاب ہوگا یہ بات مکے کے لوگوں نے سن کر تعجب کیا اور ہر ایک
آپس میں تکرار کرکے کچھ کچھ کہنے لگا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
اس سورۃ میں کہ
عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝
۳ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ کس چیز کا احوال پوچھتے
ہیں یہ کافر اس بڑی خبر سے جو اس کے احوال میں جھگڑتے ہیں یعنی ہر
ایک اپنی سمجھ سے کچھ کہتا ہے اور مر کر پھر اٹھنا قیامت کے دن کا سچ
نہیں جانتے۔
۵-۴ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ بے شبہ اب
جانیں گے اس چیز کو سچ پھر بے شبہ اب جانیں گے اس کو سچ شک
اور شبہ اور تکرار سب بھول جاویں گے جب ظاہر دیکھیں گے قیامت کے
دن کو اور یہ کافر ہماری قدرت دیکھ کر دھیان نہیں کرتے کہ
۶ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ کیا نہیں بنایا ہم نے زمین
کو بچھونا ان کے پالنے کو جو اس پر آرام سے رہتے ہیں اور اس سے
نعمتیں جو پیدا ہوتی ہیں انہیں کھا کر پرورش پاتے ہیں
۷ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ اور بنائیں ہم نے پہاڑ کو میخیں زمین کی
مضبوطی کو جو پانی پر تھرتھراوے اور کانپے نہیں
۸ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ اور پیدا کیا ہم نے تم کو جوڑا نر اور مادہ
تو تمہارے اولاد پیدا ہوتی ہے
۹ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ اور کیا ہم نے تمہاری نیند کو

لہ کوئی مانتا ہے کوئی کہتا ہے بدن اٹھے گا کوئی کہتا ہے روح پر غم اور خوشی گزرے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ

Marfat.com

آرام تمہارے بدن کا جو سارے دن کی ماندگی رات کے سونے سے جاوے
۱۰ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ اور بنائی ہم نے رات پوشاک جو سب
چیز کو ڈھانک لیتی ہے
۱۱ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۠ اور بنایا ہم نے دن روزی
پیدا کرنے کو اور تلاش کو
۱۲ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ اور بنائے ہم نے اوپر
تمہارے سر کے سات آسمان خوب مضبوط و محکم
۱۳ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ اور کیا ہم نے آسمانوں میں
چراغ روشن یعنی سورج
۱۴ وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ اور نیچے بھیجا
ہم نے بدلی نچوڑنے والی سے پانی جھڑتا ہوا
۱۵، ۱۶ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۭ تو باہر
لاویں ہم اس زمین سے یا پانی سے دانے اناج کے جیسے گیہوں، چنا
مونگ اور ایسے ہی اور پیدا کیا ہم نے سبزہ اور باغ بھرے ہوئے
درختوں میوہ داروں سے
۱۷ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ بے شک دن جدا کرنے
بھلے برے کا ہے مقرر کیا ہوا واسطے حساب لینے سب خلقت کے
۱۸ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ جس دن
پھونکا جائے گا نرسنگے یا قرنائے میں دوسری بار پھر آؤ گے تم غٹ غٹ
گوروں سے قیامت کے میدان میں کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے ان لوگوں کا احوال پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ قیامت کے
دن میری گنہگار امت کے دس فرقے ہوں گے ایک فرقہ بندروں کی
صورت ہوگا سو وہ دنیا میں لڑے ہیں دوسرا فرقہ سوروں کی صورت ہوگا
سو وہ حرام خور ہوں گے دنیا میں اور تیسرے فرقہ کو اوندھا لے جاویں
گے دوزخ میں سو وہ بیاج خوار ہوں گے چوتھا فرقہ اندھے ہوں گے
سو وہ ظالم ہوں گے اور پانچواں فرقہ گونگے اور بہرے ہوں گے سو وہ
اپنے کام کیئے ہوتے پر شیخی اور بڑائی کرنے والے ہوں گے اور چھٹا فرقہ

اپنی زبانوں کو چابلیں گے اور زبان ان کی منہ سے باہر نکل کر چھاتی تک
لٹکتی ہوگی اور پیپ ان کے منہ سے بہے گی اور تمام حشر کے لوگ انہیں
دیکھ کر گھن کھاویں گے اور بیزار ہوں گے سو وہ حال ان عالموں کا ہوگا
جو لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ اچھے کام کرو اور آپ نہیں کرتے ۔
ساتویں فرقہ کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوں گے سو وہ ہمسایوں کو دکھ دینے
والے ہوں گے اور آٹھواں فرقہ آگ کی سولیوں پر لٹکیں گے سو وہ
چغلخور ہوں گے اور نویں فرقہ کے بدن سے بدبو آئے گی جیسے سڑے
مردار کی بو ہوتی ہے وہ زناکار ہیں اور دسویں فرقہ کے بدن میں چینٹے
سیاہ ہوں گے چپٹے ہوئے بدن سے سو وہ تکبر اور غرور کرنے والے ہوں گے
دنیا میں غرضکہ قیامت کے میدان میں فوج فوج آویں گے قبروں سے اٹھکر
وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ اور کھلے گا آسمان قیامت ۱۹
کے دن پھر ہوگا آسمان بہت دروازے یعنی آسمان پھٹے گا اور بے انتہا
در ہوں گے اس میں
وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۭ اور چلیں گے پہاڑ ۲۰
بادلوں میں پھر ہوں گے وہ پہاڑ جیسے ریت چمکتی ہوئی جو دور سے پانی دکھائی
دیتی ہے جب نزدیک پہنچے تو پانی نہیں ایسے پہاڑ ہو جاویں گے۔
اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ بے شک دوزخ ہے گھات ۲۱
میں اور تاک میں یعنی راہ دیکھتی ہے کافروں کی یا دوزخ راہ میں ہے جو
سب کو اس پر سے چلنا ہے اور دوزخ میں
لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ واسطے سرکشوں کے خدائے تعالیٰ اور رسول اللہ ۲۲
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا نہیں مانتے ان کے واسطے جگہ ٹھہرنے کی اور
ہمیشہ رہنے کی ہے۔
لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ رہیں گے اس دوزخ میں وہ سرکش ۲۳
بے نہایت برسوں کہتے ہیں کہ چالیس احقاب ہیں اور ہر ایک حقبہ ستر
خریف کا اور ہر خریف سات سو برس کی ہے اور ہر برس تین سو ساٹھ
دن کا اور ہر دن ہزار برس دنیا کا ہے غرضکہ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ نہ چکھیں دوزخ ۲۴

ف۱ کوئی مانتا ہے کوئی منکر ہے کوئی کہتا ہے بدن اٹھے گا کوئی کہتا ہے روح پر غم اور خوشی گزرے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

میں سردی جو آرام پاویں اور نہ پانی پیویں گے وہاں
۲۵،۲۶ اِلَّا حَمِیۡمًا وَّ غَسَّاقًا ۙ جَزَآءً وِّفَاقًا ؕ مگر پانی نہایت
گرم پینے کو ملے گا دوزخ کے رہنے والوں کو اور پیپ جو دوزخیوں کے
بدن سے بہے گی یا آنسو ان کے یہ ایسا پانی بدلہ ہے ان کو پورا جیسے
کام دنیا میں کرتے تھے
۲۷ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا لَا یَرۡجُوۡنَ حِسَابًا ۙ وَّ کَذَّبُوۡا
۲۸ بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا ؕ بے شک یہ لوگ تھے جو دنیا میں امید نہ رکھتے
تھے حساب دینے کو قیامت کو اور جھوٹ جانتے تھے آیتوں ہماری کو
جو قرآن ہے جھوٹ جاننا یعنی نرا جھوٹ جانتے تھے
۲۹ وَ کُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰہُ کِتٰبًا ۙ اور سب چیزوں کو نیکی
بدی کام بندوں کے سے گن کر اور شمار کر کے لکھ رکھا ہے پھر کہیں گے
ہم کافروں کو کہ
ع ۱ ۳۰ فَذُوۡقُوۡا فَلَنۡ نَّزِیۡدَکُمۡ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ پھر اب
چکھو عذاب دوزخ کا پھر زیادہ نہ کروں گا میں تم پر ہمیشہ مگر عذاب یعنی
عذاب پر عذاب ہوگا۔ اب اللہ تعالیٰ مومنوں نیک بختوں کے حق
میں فرماتا ہے
۳۱،۳۲ اِنَّ لِلۡمُتَّقِیۡنَ مَفَازًا ۙ حَدَآئِقَ وَ اَعۡنَابًا ۙ
۳۳ وَّ کَوَاعِبَ اَتۡرَابًا ۙ بے شک ڈرنے والوں کے واسطے آرزو اور
مراد حاصل ہے اور چھٹکارا عذاب سے باغ ہیں جس میں درخت ہیں
میوہ دار اور انگور ہیں اور خوبصورت جوان عورتیں ہیں ہم عمر بہشت
میں یعنی کوئی بوڑھی اور بچہ نہ ہوگی کہ بہشت میں عورتیں سب سولہ برس
کی اور مرد سب بیس برس کے ہوں گے اور بعضے کہتے ہیں کہ عورت مرد
سب تین اوپر تیس برس کے ہوں گے اور بہشتیوں کے واسطے
۳۴ وَّ کَاۡسًا دِہَاقًا ؕ اور پیالے ہوں گے شربت اور شراب
کے لبریز
۳۵ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا لَغۡوًا وَّ لَا کِذّٰبًا ۚ نہ سنیں گے
بہشت میں بیہودہ اور نکمی باتیں اور جھوٹ ف۱ اور نہ اس شراب کے پینے سے
کوئی بہکے گا اور نہ بیہوش ہوگا یہ شراب کے پیالے
۳۶ جَزَآءً مِّنۡ رَّبِّکَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ بدلہ دیا ہوا ہے پروردگار
تیرے سے بخشش کا فضل سے حساب کیا ہوا یعنی جو نیکیاں دنیا میں کی
تھیں اس کا بدلہ یہ نعمتیں بہشت کی ہیں حساب سے گن کر خدائے تعالیٰ
نے اپنے فضل سے دیں اور خدائے تعالیٰ
رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا الرَّحۡمٰنِ
۳۷ لَا یَمۡلِکُوۡنَ مِنۡہُ خِطَابًا ﴿ۚ۳۷﴾ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین
کا اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے سب کا پیدا کرنے والا خدائے تعالیٰ
بے نہایت بخشش کرنے والا ہے مالک اور مختار نہ ہوں گے آسمان
اور زمین کے رہنے والے خدائے تعالیٰ سے بات کہنے کے یعنی کسی کو
قدرت بات کہنے کی اس کے روبرو نہ ہوگی مگر اس کے حکم سے
یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا ؕۖ جس دن کھڑا
ہوگا روح اور فرشتوں کی قطار کہتے ہیں کہ ایک فرشتے کا نام روح
ہے جو بہت بڑا ہے بدن اس کا یہاں تک کہ قیامت کو اکیلا ایک قطار
میں آوے گا اور سب فرشتے ایک قطار میں اس کے برابر ف۲ آویں گے
لَّا یَتَکَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَہُ الرَّحۡمٰنُ وَ قَالَ
۳۸ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ کوئی شخص بات نہ کہہ سکے گا بخشوانے کی مگر وہ جس کو رخصت
دے گا خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنے والا ۔ اور کہی ہوگی اس نے دنیا
میں سچی بات سو وہ کلمۂ شہادت ہے یعنی سوائے مومن کے کسی کو بخشوانے
کی اجازت نہ ہوگی
ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ
۳۹ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ وہ دن مقرر ہونا ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے اپنے پروردگار
کی طرف پھرنا یعنی ایمان اور تابعداری خدا اور رسولؐ کی کریں۔
اِنَّاۤ اَنۡذَرۡنٰکُمۡ عَذَابًا قَرِیۡبًا ۬ۚۖ بے شک ہم ڈراتے ہیں
تم کو عذاب نزدیک سے سو وہ عذاب موت ہے یا وہ دن قیامت
کا ہے کہ
یَّوۡمَ یَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰہُ وَ یَقُوۡلُ

ف۱ یعنی کوئی کسی سے جھگڑتا نہیں کہ اکی بات مکراوے ۱۲ منہ ر ح ف۲ یا مراد جاندار ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں غرض اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ روح سے کیا مراد ہے مگر اکثر
قرآن میں روح سے مراد حضرت جبرئیلؑ ہیں واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

ع ۲ ۱۱ ۴۰ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝ جس دن دیکھے گا آدمی جو کچھ کہ آگے
بھیجا ہے اس کے دو ہاتھوں نے یعنی جو دنیا میں کام کیئے ہیں سب ذرہ
ذرہ اس کے آگے آویں گے اور کہے گا کافر اس دن اے ہائے افسوس
کیا اچھا ہوتا جو میں ہوتا مٹی یعنی میں پیدا نہ ہوا ہوتا آدمی یا شیطان کا
احوال ہے یہ کہ جب پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھ کر کہا تھا
یہ خاک سے بنا ہے اور عیب دار ہے اور اپنی بڑائی کرتا تھا اور شیخی کی کہ میں آگ
سے پیدا ہوا ہوں اس دن جو عظمت اور بزرگی ان کی اور ان کی اولاد کی
دیکھے گا اور اپنے اوپر وہ عذاب اور خواری نظر آوے گی تب کہے گا کہ
کیا اچھا ہوتا جو میں بھی خاک سے بنا ہوتا تو ایسی عزت میری بھی ہوتی
اور یہ عذاب اور خواری نہ ہوتی۔ ع ۲ ۱۱

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | سِتٌّ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

۱ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ قسم ہے زور سے نکالنے والوں کی یعنی
قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافروں کی جان سختی سے اور زور سے
نکالتے ہیں
۲ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ اور قسم ہے آہستہ نکالنے والوں کی
یعنی قسم ہے ان فرشتوں کی جو مسلمانوں کی جان سہج سے نکالتے ہیں
۳ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ اور قسم ہے پیرنے والوں کے پیرنے کی
یعنی قسم ہے ان فرشتوں کی جو حکم بجالانے کو ایسی طرح پھرتے ہیں
جیسے کوئی دریا میں پیرتا ہے
۴ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ پھر قسم ہے آگے نکل جانے والوں کی
جو سب سے آگے نکل جاتے ہیں فرشتے حکم بجالانے کو
۵ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ پھر قسم ہے کام بنانے والوں کی
یعنی ان فرشتوں کی قسم ہے جو دنیا میں کام بناتے ہیں کہتے ہیں کہ
حضرت جبرئیل علیہ السلام باؤں اور لشکروں کے اوپر حاکم ہیں اور حضرت
اسرافیل علیہ السلام اوپر کاموں قدر کے اور قرنا کے پر مؤکل ہیں اور حضرت
میکائیل علیہ السلام مؤکل ہیں اوپر کھیتوں کے اور باغوں کے اور حضرت
عزرائیل علیہ السلام مؤکل ہیں سب جانوں کے نکالنے پر ان فرشتوں
کی قسم ہے اور یہ قسمیں[ف] اس بات پر ہیں کہ تم سب اے آدمیو اٹھو گے
قیامت کے دن حساب دینے کو کہ
۶ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ جس دن کانپے گی کانپنے والی
جب حضرت اسرافیل علیہ السلام پہلی بار پھونکیں گے قرنائے میں تب ساری
زمین کانپے گی اور جو آدمی اس وقت زندہ ہوں گے سب مر جاویں گے
۷ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ پیچھے اس کے آوے پیچھے آنے والا یعنی
جب اسرافیل علیہ السلام دوسری بار پھونکیں گے قرنائے میں تو سب مردے
جی اٹھیں گے
وقف لازم ۸، ۹ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝
بہت دل اس دن ڈرتے اور کانپتے ہوں گے اور آنکھیں ان کی نیچی ہوں گی...
شرمندگی اور ڈر سے یہ وہ لوگ ہوں گے جواب
وقف لازم ۱۰ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ کہتے ہیں
کہ کیا ہم بھی آنے والے ہیں دنیا میں الٹے دوبارہ یعنی جیسے اب ہیں کیا
ہم مر کر پھر جیویں گے یعنی گوروں سے پھر دوبارہ جی کر نہیں اٹھیں گے۔
۱۱ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ اے کیا جب ہوں گے ہم ہڈیاں
پرانی گلی ہوئی یعنی جب ایسی حالت ہوگی تب کیا پھر جیویں گے اور
پھر مزاح اور ہنسی سے یوں
وقف لازم ۱۲ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ کہتے ہیں کہ اگر یہ گوروں سے

ف یہ قسمیں کھا کر اگلا مدعا جتانا مقصود ہوتا ہے اور کبھی ان چیزوں کی خوبی اور ندرت جتانے کو قسم کھاتے ہیں ۱۲ تنبیہ اس لیے کہ یہ محاورہ اور عرب کا دستور ہے اور قرآن ان ہی کی زبان پر اترا کقولہ تعالیٰ یسرناہ بلسانک اور وہ لوگ ایسے موقع پر قسم کھا کر بیان کرتے ہیں واللہ اعلم بالصواب ۱۲

Marfat.com

پھر جی اٹھنا سچ ہو تو قیامت کو دوبارہ تو بڑا نقصان ہے ف۱ یعنی ہرگز نہیں ہونا ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بات کو مشکل نہ جانو جو ہونا قیامت کا میرے آگے آسان ہے جو

۱۳،۱۴ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝

سوائے اس کے نہیں کہ اس دن کا ہونا ایک جھڑکی ہے یعنی ایک بار پھونکنا ہے اسرافیل علیہ السلام کا یعنی اس کے پھونکتے ہی سب مردے زندہ ہو کر پھر اسی وقت قیامت کے میدان میں حاضر ہوں گے

اب خدائے تعالیٰ واسطے تسلی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتا ہے کہ

۱۵ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ
۱۶ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

پھر کیا آئی تجھ کو یعنی مقرر سنی تو نے بات موسیٰ علیہ السلام کی جس وقت پکارا موسیٰ علیہ السلام کو پروردگار اس کے نے بیچ میدان ستھرے پاکیزہ کے جو طویٰ اس میدان کا نام ہے یعنی جب فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ اے موسیٰؑ

۱۷ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ جا طرف فرعون کے جو بے شک وہ حد سے باہر گیا اور نافرمانی کی باغی ہوا ہے۔

۱۸ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۝ پھر جا کر کہہ اے فرعون تیرا جی چاہتا ہے کہ پاک ہووے تو گناہوں سے اور چاہتا ہے تو

۱۹ وَاَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ کہ راہ دکھاؤں تجھے تیرے پروردگار کی پھر ڈرے تو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور اس تکبری کو چھوڑ دے جب یہ حکم خدائے تعالیٰ کا آیا اور موسیٰ علیہ السلام فرعون پاس گئے اور وہ سب اس سے کہا فرعون نے جواب دیا کہ اگر تو سچا ہے تو کچھ معجزے دکھا تب موسیٰ علیہ السلام نے

۲۰،۲۱ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ پھر دکھایا معجزہ بڑا جو عصا اژدہا ہو کر پھر عصا بنا اور ہاتھ بغل میں دے کر نکالا تو سورج سے بھی زیادہ چھلکنے لگا۔ یہ معجزے دیکھ کر فرعون نے کہا کہ جھوٹا ہے یہ پیغمبر نہیں ہے جادوگر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہا نہ مانا اور گنہگار ہوا۔

۲۲،۲۳ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ
۲۴ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ پھر پیٹھ کی حضرت موسیٰؑ کی طرف فرعون نے یعنی منہ پھیرا اور اکٹھا کیا لوگوں کو اور بلایا اپنے پاس اور کہا کہ میں صاحب پالنے والا ہوں تمہارا بڑا کہتے ہیں کہ فرعون نے اپنی صورت کے بت بنا کر ہر جگہ بھجوائے تھے اور کہا کہ یہ خدا چھوٹے ہیں اور میں خدا بڑا ہوں

۲۵ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ پھر پکڑا فرعون کو خدائے تعالیٰ کے عذاب نے آخرت کے جو دوزخ ہے اور عذاب دنیا کے نے جو دریا میں ڈوبا لشکر سمیت

۲۶ ع اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ۝ بے شک اس ڈبونے میں فرعون کے البتہ نصیحت ہے اور ڈراوا ہے اس کو جو کوئی ڈرے خدائے تعالےٰ کے عذاب سے اور نافرمانی نہ کرے۔

۲۷ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۝ اے کیا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا پیدا کرنا جو خدائے تعالیٰ نے بنایا تمہارے سر کے اوپر جو

۲۸ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝ اٹھائی اونچان آسمان کی یعنی زمین سے بہت بلند کیا آسمان کو پھر برابر اور درست کیا آسمانوں کو جو کہیں کجی اور دراڑ اور عیب نہیں اس میں

ف۱ یعنی اگر پھر آویں تو ایک ایک حویلی کے ہزار ہزار مدعی ہوں اور یہ بڑا نقصان ہے اور نہایت فساد کی بات ہے اس لیے قیامت کا ہونا محال ہے سو اس کے جواب میں خدائے تعالیٰ نے یہ فرمایا فانما ہی زجرۃ واحدۃ ۱۲

Marfat.com

۲۹ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ٥ اور اندھیری رات
کی اس کی اور نکالا دن اس کا روشن
۳۰ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ٥ اور زمین پیچھے پیدا ف
کرنے آسمان کے پھیلا کر بچھائی اور
۳۱ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ٥ باہر نکالا زمین سے
اس کے پانی کو کنوؤں سے اور ندیوں سے اور باہر نکالی گھانس
اس کے جنگل کی
۳۲ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ٥ اور پہاڑوں کو مضبوط کیا زمین میں
اور یہ سب چیزیں یعنی رات اور دن اور آسمان اور زمین اور پانی
اور گھانس یہ سب واسطے
۳۳ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ٥ فَاِذَا جَآءَتِ
۳۴ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ٥ آرام تمہارے کے ہے اور تمہارے
حیوانوں کے آرام کے واسطے ہے پھر جب آوے بڑی بلا یعنی قیامت
سو قیامت وہ ہے کہ
۳۵ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ٥ جس دن یاد کرے گا
آدمی اپنے کام کیے ہوئے دنیا میں کے یعنی اعمالنامہ اپنا دیکھ کر سب
کیا ہوا اپنا یاد آوے گا
۳۶ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ٥ اور ظاہر کریں گے دوزخ کو
اس کے واسطے جو دیکھے یعنی کافروں کو دوزخ دکھائیں گے
۳۷،۳۸ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ٥ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ٥ فَاِنَّ
۳۹ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ٥ پھر جو کوئی باہر گیا حکم سے خدا اور رسول کے
اور جس نے چاہا اور قبول کیا دنیا کے جینے کو پھر بے شک
دوزخ ہے جگہ اس کے رہنے کی
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
۴۰،۴۱ عَنِ الْهَوٰى ٥ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ٥ اور جو کوئی
ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے یعنی قیامت
کے دن سے ڈرا اور منع کیا اپنے جی کو خوشی اور مراد اس کی سے یعنی
جو گناہ جی نے چاہا سو نہ کیا پھر بیشک بہشت ہے جگہ اس کے رہنے
کی جو گناہ کرنے کا اسباب سب موجود ہو اور کوئی منع کرنے والا
اور دیکھنے والا بھی اس وقت نہ ہو اس وقت اپنے تئیں اس گناہ
سے بچا رکھے وہ بیشک بہشتی ہے
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ٥ پوچھتے ہیں اے ۴۲
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت سے جو کب آوے گی اور کتنی
مدت مقرر ہے اس کے ہونے میں
فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ٥ کس چیز میں ہے تو اس کی خبر ۴۳
سے کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ خدائے تعالیٰ
کی جناب سے معلوم کریں کہ قیامت کب ہوگی یہ حکم آیا کہ
اس بات کی آرزو نہ کر یہ بات بتانی نہیں اسے مت پوچھ جو
اس کی خبر
اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ٥ تیرے پروردگار کی طرف ہے ۴۴
تمامی اس کی یعنی سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کو اس کے آنے کی
خبر نہیں
اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ٥ سوائے اس کے نہیں ۴۵
یعنی مقرر تو ڈرانے والا ہے اس کو جو ڈرے قیامت کے دن
سے اور جب قیامت آوے گی تو کافروں کو ایسا معلوم ہوگا کہ
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا
اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ٥ گویا کہ کافر دیکھیں گے اس دن ۴۶
کو جو ڈھیل نہیں کی دنیا میں یا قبروں میں مگر ایک
شام یا ایک صبح اس دن کے ہول اور ڈر سے سب
بھول جاویں گے اور جانیں گے کہ کوئی ایک شام یا ایک
فجر وہاں رہے تھے۔

ف سورۂ فصلت میں آسمان کو پیچھے کیا سو یہاں آسمان کا بنانا ہے اونچا اور دن رات ٹھہرانا یہ شاید زمین سے پہلے ہو وہاں دن کو رات کرنا بانٹ کر پھر ہر ایک میں جدا دستور چلانا تھا وہ شاید زمین سے پیچھے ہوا ۱۲ منہ ف یعنی شاید مانگتے ہیں قیامت اس وقت معلوم ہوگا کہ بہت شتاب آ گئی بیچ میں کچھ دیر نہیں لگی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سورۃ عبس مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اثنتان واربعون اٰیۃ

کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اشراف اور دولتمند قریشیوں سے دین اسلام کی باتیں کرنے میں مشغول تھے جو عبداللہ بیٹے ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بھی آن کر مجلس میں بیٹھے بسبب نظر نہ آنے کے احوال اور وقت معلوم نہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ کر کچھ دین کی بات پوچھنے لگے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بات کا کاٹنا ان کا خوش نہ آیا اور ان کی طرف سے منہ پھیر لیا حضرت عبداللہ ملول ہو کر اُٹھ گئے اتنے میں حضرت جبرئیل یہ کئی آیتیں اول اس سورۃ کی ہے لے کر آتے۔

۱،۲ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۙ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۭ تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا یہ کہ آیا اس پاس اندھا یعنی کہ جب عبداللہ بیٹا ام مکتوم کا پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور انہوں نے تیوری چڑھا کر منہ پھیر لیا

۳ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۙ اور کس چیز نے تجھے جتایا کہ شاید عبداللہ بیٹا ام مکتوم کا پاک ہوتا گناہوں سے

۴ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۭ یا لیتا نصیحت عبداللہ پھر فائدہ کرتا اس کو نصیحت کرنا تیرا

۵،۶ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۭ اے پیغمبر وہ کوئی جو بے پروا ہے تیری نصیحت سے یعنی اشراف قریش کے تیری نصیحت کی طرف دھیان نہیں رکھتے پھر تو اس کے واسطے متوجہ ہوتا ہے یعنی جس کو نصیحت فائدہ نہیں کرتی اسی کی طرف مشغول ہے تو

۷ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۭ اور کچھ نہیں تجھ پر جو وہ نہیں پاک ہوتے گناہوں سے یعنی کچھ تیرا ذمہ نہیں ہے جو یہ دولت مند قریش ایمان نہیں لاتے تیرا کام فقط کہنا اور جتا دینا ہے اور بس

۸،۹ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ وَهُوَ يَخْشٰى ۙ اے پیغمبر وہ جو آیا دوڑ کر تیرے پاس دین کی باتیں سیکھنے عبداللہ بیٹا ام مکتوم کا اور وہ ڈرتا ہے خدائے تعالےٰ کے عذاب سے

۱۰ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ پھر تو اس سے اور کی طرف مشغول ہوتا ہے باتیں کرنے میں۔ کہتے ہیں کہ جب یہ آیتیں حضرت جبرئیل علیہ السلام لے لاکر سنائیں تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک بدل گیا اور خوف کھایا اور اُٹھ کر پیچھے عبداللہ بیٹے ام مکتوم کے جا کر اسے پھیر لائے مسجد میں اور اپنی چادر مبارک بچھا کر اسے بٹھایا اور اس کی دلداری کی اور ہمیشہ اس کی عزت کرتے تھے اور دو بارہ انہیں مدینہ کا حاکم کر کے سفر کو تشریف لے گئے تھے

۱۱،۱۲ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ سچ ہے کہ بے شک یہ آیتیں قرآن کی نصیحت ہیں لوگوں کو پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اور نصیحت مانے جو یہ آیتیں لکھی ہوتی ہیں

۱۳،۱۴ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ بیچ ورقوں بزرگ اونچے اُٹھے ہوؤں کے پاکیزہ ستھرے سب عیبوں سے

۱۵،۱۶ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۭ بیچ ہاتھ لکھنے والوں بزرگوں پاکیزوں کے ہے یعنی قرآن لکھا ہوا بزرگ صحیفہ بلند میں فرشتوں باعظمت کے ہاتھوں میں جو لوح محفوظ سے اتار لاتے ہیں

۱۷ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۭ لعنت ہو کافر آدمی کو جو کیا ناشکری کرنے والا ہے یہ دھیان نہیں کرتا کہ خدائے تعالےٰ نے

۱۸ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۭ کس چیز سے پیدا کیا ہے اس کو

۱۹ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ایک بوند منی کی سے پیدا کیا اس کو پھر موافق اور برابر بنائے اس کے ہاتھ پاؤں اور سارا بدن ماں کے پیٹ میں

۲۰،۲۱ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ پھر راہ پیدا ہونے کی آسان کی اس کو جو پیدا ہو کر بڑھا ہوا اور تمام کی اس کی عمر پھر مارا اس کو پھر گور میں لایا اسے

۲۲ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۭ پھر جب چاہا اُٹھایا اسے

Marfat.com

۲۳ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ سچ ہے یہ کہ آدمی نے نہ
پورا کیا اور نہ بجالایا جو کچھ فرمایا خدائے تعالیٰ نے
۲۴ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ پھر چاہیئے کہ دیکھے
آدمی اپنی روزی کی طرف جو کس طرح پیدا ہوتا ہے اناج
۲۵،۲۶ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ
ہم نے ڈالا پانی بدلی سے خوب ڈالنا پھر پھاڑا ہم نے زمین کو خوب
پھاڑنا پھر جب زمین پھٹی تو
۲۷،۲۸ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ وَّزَيْتُوْنًا
۲۹، وَّنَخْلًا ۙ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ پھر اگایا
ہم نے زمین میں اناج جیسے گیہوں چنا اور انگور اور سیب اور درخت
زیتون کا اور کھجوروں کے درخت اور باغ بڑے بڑے بہت درختوں
کے اور میوے تر اور میوے خشک سب طرح کے سو سب چیزیں پیدا
کیں ہم نے
۳۲ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ تمہارے آرام کو اور تمہارے
حیوانوں کے عیش و آرام کو
۳۳ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۙ پھر جب آوے وہ ہول کی آواز
کہ جو سُنے سو بہرا ہو جاوے یعنی جب حضرت اسرافیلؑ دوسری بار
پھونکے قرنائے میں قیامت کو
۳۴،۳۵ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ
۳۶ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ؕ جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور
اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی جورو سے اور اپنے بچوں
سے یعنی اس دن ایسا ہول ہوگا جو کسی کو اپنے عزیز پیارے کی خبر
اور ہوش نہ رہے گا
۳۷ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ تمام
آدمی قیامت کے دن اپنے کام کے دھیان میں یعنی اپنے حال میں
ایسے مشغول اور حیران ہوں گے جو سب کے احوال سے بے خبر اور
بے پروا ہوں گے
۳۸،۳۹ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ کتنے
منہ اس دن روشن اور چمکتے ہوں گے ہنستے خوشیاں کرتے سو وہ مومن
نیک کام کرنے والے ہوں گے۔
۴۰،۴۱ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ
اور کتنے منہ اس دن ہوں گے جو ان پر غبار ہوگا اور چڑھی ہوگی سیاہی منہ پر
۴۲ ع ۲/۵ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۧ وہی لوگ ہیں کافر اور
بدکار اور جھوٹے۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ هِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

۱ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۙ جب سورج لپیٹا جاوے گا یعنی
روشنی اس کی سب سمٹ کر جاتی رہے گی
۲ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۙ اور جس وقت تارے
دھندلے ہو جاویں گے
۳ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۙ اور جب پہاڑ اپنی جگہ سے اُکھڑ
کر چلیں گے باؤ میں جیسے گرد اور غبار
۴ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۙ اور جب اونٹنیاں گابھنیں[1]
چھوٹی پھریں گی یعنی ایسا ہوگا جو ہوش ان کی خبرداری کا بھی نہ رہے گا
۵ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۙ اور جب جانور جنگل کے اکٹھے
ہو جائیں گے یعنی شیر اور بکری اور بھیڑیا اور دُنبے ایک جگہ ہوویں
گے کسی کو ہوش نہ رہے گا
۶ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۙ اور جب دریا جھونکے جاویں یعنی
جیسے تنور جھونکنے سے اُبلتا ہے
۷ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۙ اور جب لوگوں کو جوڑا کریں گے

[1] بیانے کے قریب اونٹنی بہت عزیز ہوتی ہے بچہ اور دودھ کی توقع سے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

Marfat.com

یعنی ہر ایک کو اسکے جی سے ملا دیں گے یعنی نیکوں کو نیکوں کے ساتھ
اور بدوں کو بدوں کے ساتھ اکٹھا کریں گے اور مومنوں کو حوروں سے
اور کافروں کو دیووں کے ساتھ یکجا کریں گے

۸،۹ وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۙ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ
اور جب لڑکیاں جیتی گور میں گڑ کر مری ہوئی پوچھی جائیں گی جو تمہیں
کونسے گناہ کے واسطے جیتا گاڑ کر مار ڈالا کہتے ہیں بہت عرب کے
لوگ بیٹیوں کو مفلسی کے سبب جیتا گاڑ دیتے تھے خدائے تعالیٰ
قیامت کو ان کے ماں باپ سے ان کا گناہ پوچھے گا اور لڑکیاں
کہیں گی کہ ہم کو بے گناہ جیتا گاڑ کر مار ڈالا

۱۰ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۙ اور جب اعمالنامے سب
کے کھلیں گے اور سب کو اپنے کام نیک اور بد کیے ہوئے نظر
آویں گے

۱۱ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ۙ اور جب آسمان اپنی جگہ
سے اکھڑ کر لپٹے گا

۱۲ وَاِذَا الۡجَحِيۡمُ سُعِّرَتۡ ۙ اور جب دوزخ بھڑکایا جاوے
گا یعنی غصہ خدائے تعالیٰ کے سے آگ اس کی بے نہایت شعلہ بلند
مارے گی

۱۳ وَاِذَا الۡجَـنَّةُ اُزۡلِفَتۡ ۙ اور جب بہشت پاس آوے گا
خدائے تعالیٰ کے دوستوں کے

۱۴ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ؕ جانے گا ہر آدمی جو آگے
موجود کیا جاوے گا بھلائی اور برائی سے یعنی اس وقت دیکھے گا ہر کوئی
بدلہ موافق اپنے کام کیئے ہوؤں کے تب پچھتاوے گا نیک کام کرنے
والا کہ بھلائی زیادہ کیوں نہ کی جو نعمتیں زیادہ ملتیں اور بدی کرنے
والا پچھتاوے گا جو ایسے کام کیوں کیئے جن کا بدلہ ایسا عذاب ملا

۱۵،۱۶ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ۙ الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ ۙ پھر قسم ہے
مجھ کو سرک جانے والے تاروں[ف۱] کی اور چلنے والے تاروں کی اور
چھپ جانے والے تاروں کی

وَالَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ۙ وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ اور قسم ۱۷،۱۸
ہے رات کی جس وقت آتی ہے اور اندھیرا کرتی ہے اور قسم ہے فجر
کی جبکہ دم مارتی ہے یعنی روشنی نکلنی شروع ہوتی ہے اور یہ سب
قسمیں اس بات پر ہیں کہ

اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ۙ بیشک قرآن ہر طرح سے ۱۹
کہا ہوا ہے بھیجے ہوئے بہت بڑے کا سو جبرئیل علیہ السلام ہیں خدائے
تعالیٰ کے پاس سے لا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے ہیں پھر وہ
بھیجا ہوا کیسا ہے

ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ ۙ جو بہت زور آور ۲۰
ہے اور قوت والا ہے نزدیک صاحب عرش کے عزت والا ہے۔
یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام زور آور ہیں اور خدائے تعالیٰ کے پاس
ان کی بڑی حرمت ہے اور جبرئیل علیہ السلام

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ ؕ اطاعت کیا گیا ہے اس جگہ امانتدار ۲۱
ہے یعنی سب فرشتے اس کے تابعدار ہیں اور خدائے تعالیٰ کا پیغام
پورا پہنچاتا ہے اے مکے کے لوگو

وَمَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ۚ وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ ۲۲
الۡمُبِيۡنِ ۚ اور نہیں ہے صاحب تمہارا دیوانہ جیسا کہ تم کہتے ہو محمد ۲۳
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیوانہ ہے یہ غلط ہے اور بیشک دیکھا ہے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو اصل صورت میں ظاہر
کنارے آسمان کے

وَمَا هُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ ۚ اور نہیں ہے پیغمبر صلی ۲۴
اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر چھپی بات کے بخیل یعنی جو خدائے تعالیٰ نے اسے
بھیجا ہے سو اس کو سب سے کہتا ہے اور سکھاتا ہے اور سناتا ہے

وَمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ۙ اور نہیں ہے یہ قرآن ۲۵
بات دیو نکال دیئے ہوئے کی یعنی قرآن کو شیطان نہیں سکھاتا ہے

[ف۱] سات تارے آسمان میں جلدی چال چلتے ہیں ان میں پانچ جو ہیں سورج چاند کے سوائے زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد ان کی چال اس ڈھب سے ہے کبھی مشرق سے مغرب کو چلیں یہ سیدھی راہ ہوئی کبھی ٹھٹک کر الٹے پھریں کبھی سورج کے پاس آکر غائب رہیں کتنے دنوں تک ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
۲۶ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ؕ پھر کہاں جاتے ہو تم اے مکے کے لوگو یعنی ایسی سچی بات جو کہ کلام الٰہی ہے اس سے کیوں منہ پھیرتے ہو اور نہیں مانتے اُسے
۲۷ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۙ نہیں یہ قرآن مگر نصیحت ہے لوگوں کے واسطے
۲۸ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ؕ واسطے اس شخص کے نصیحت ہے تم میں سے جو چاہے یہ کہ سیدھی راہ پکڑے اور اسی راہ میں چلے
۲۹ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۠ ع اور تم نہ چاہو گے ہرگز سیدھی راہ چلنا مگر یہ کہ چاہے پروردگار ساری خلقت کا یعنی جب تک خدائے تعالیٰ نہ چاہے ہرگز دین اسلام کی راہ نہ چلو گے اسی کے فضل سے اور اسی کی توفیق سے نیک کام تم سے ہوتے ہیں یہ سمجھو اور شکر خدائے تعالیٰ کا بجا لاؤ۔

سورۃ الانفطار مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی تسع عشرۃ اٰیۃ

۱،۲ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ
جب آسمان پھٹے گا اور جب تارے گر پڑیں گے کہتے ہیں کہ تارے قندیلوں کی طرح نور کی زنجیروں سے لٹکتے ہیں اور وہ زنجیریں فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں جب وہ فرشتے مرجائیں گے تارے گر پڑیں گے
۳ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ اور جب دریا ابل چلیں گے یعنی سب دریا مل کر ایک ہو کر بہیں گے
۴ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ اور گوروں کے مردے جلائے جائیں گے
۵ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ؕ جانے گا ہر آدمی جو کچھ آگے بھیجا ہے نیکی اور بدی سے اور جو پیچھے چھوڑا ہے یعنی جو مال اور دولت دنیا چھوڑ مرا ہے اور نیک و بد کام کیے ہیں زندگی میں سب اس وقت اس کے آگے لا دھریں گے
۶ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۙ اے آدمی کس چیز نے تجھے بہکایا ہے تیرے پروردگار کرم کرنے والے سے یعنی تو جو اپنے رب کرم کرنے والے کا حکم نہیں مانتا تو کس چیز نے تجھے فریب دیا ہے اس پروردگار سے
۷ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ جس نے تجھے پیدا کیا پھر درست کیا سارا بدن تیرا پھر ٹھیک کیا[ف] تجھے آدمی کی صورت
۸ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ بیچ ہر صورت کے جو چاہا بنایا تجھ کو
كَلَّا نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو کہ قیامت نہ ہو گی
۹ بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۙ بلکہ تم جھوٹ جانتے ہو انصاف کے دن کو ضد سے۔
۱۰،۱۱ وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۙ
۱۲ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور بیشک تم پر نگہبان ہیں فرشتے بزرگ خوب لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو تمہاری نیکی بدی سب لکھتے ہیں
۱۳ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۚ بیشک بھلے کام کرنے والے نعمتوں میں ہیں
۱۴ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۚ ۖ اور بیشک برے کام کرنے والے دوزخ میں ہیں
۱۵،۱۶ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىٕبِیْنَ ؕ اندر دوزخ کے آویں گے کافر انصاف کے دن اور نہ ہوں گے کافر دوزخ سے غائب یعنی دوزخ کے روبرو ہوں گے
۱۷ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۙ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ
۱۸ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ اور کس چیز نے بتایا تجھ کو جو کیا ہے انصاف کا دن

ف یعنی ٹھیک کیا بدن میں برابر کیا خصلت میں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

پھر تو کیا سمجھا جو کیا ہے دن انصاف کا
یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ط جس دن کچھ نہ
کر سکے گا کوئی کسی کے واسطے یعنی کسی کا کچھ زور نہ چل سکے گا کسی پر

وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ع اور حکم اس دن ہو گا خدائے تعالیٰ ۱۹ ع ۷
جسے چاہے گا بخشے گا، جسے چاہے گا عذاب کرے گا کوئی بول نہ
سکے گا۔

سورۃ التطفیف مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ست وثلثون ایۃ

کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ اناج کی ماپ اور تول میں چوری اور دغا
کرتے تھے اور بعضوں نے دو پیمانے بنا رکھے تھے ایک بڑا اور دوسرا
چھوٹا لینے کے وقت بڑے پیمانے سے ماپ دیتے اور دینے کے
وقت چھوٹے پیمانے سے ماپ دیتے تھے ان کے حق میں اوّل کی
آیتیں اس سورۃ کی اتریں
۱ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۙ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى
۲ النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۖ خرابی اور افسوس ہے کم تولنے ماپنے
والوں کو جب ماپ لیتے ہیں لوگوں سے تو پورا لیتے ہیں
۳ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۗ اور جب ماپ
دیتے ہیں یا تول دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں۔
۴ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ۙ لِيَوْمٍ
۵ عَظِيمٍ ۙ اے کیا سچ نہیں جانتے وہ لوگ جو کم تول دیتے ہیں اور
زیادہ ماپ لیتے ہیں دغا بازی سے اس بات کو جو یہ گوروں سے پھر
جی نہ اٹھیں گے بڑے دن کو یعنی نہیں جانتے کہ پھر قیامت کو اٹھیں گے
حساب دینے کو
۶ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۗ جس دن کھڑے
ہوں گے لوگ سارے عالم کے پیدا کرنے والے کے آگے تب کیا
جواب دیں گے
۷ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۗ سچ ہے کہ بیشک
اعمالنامے بدکاروں کے یعنی کافروں کے ہر طرح قید خانے میں ہیں
۸ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۗ اور کس چیز نے جتایا تجھ کو جو
کیا ہے قید خانہ
۹ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۗ ف ایک دفتر لکھا ہوا ہے۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۙ بڑی خرابی اور رسوائی ہے ۱۰
اس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کو
الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۗ وہ لوگ جو جھوٹ ۱۱
جانتے ہیں انصاف کے دن کو ان پر بڑی خرابی ہوگی اس دن
وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۙ اور نہیں جھوٹ ۱۲
جانتے اس دن کو مگر سب بدکار حد سے باہر نکلے ہوئے
إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۗ جب ۱۳
پڑھی جاتی ہیں آیتیں ہماری یعنی قرآن پڑھتے ہیں اس بدکار کے آگے
تو کہتا ہے کہ یہ قصے اگلوں کے ہیں یعنی یہ احوال گزرے ہوئے لوگوں کا
ہے کچھ کام کی بات نہیں اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
كَلَّا وہ بات نہیں ہے جو یہ کہتا ہے کہ یہ نرا قصہ ہے
بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۙ بلکہ ۱۴
زنگ لگا ہے ان کے دلوں پر اس سبب سے جو وہ کام کرتے تھے یعنی
گناہوں کے سبب ان کے دل سیاہ ہوگئے ہیں اور قرآن کی کیفیت کو
معلوم نہیں کرتے اور اس کے معنوں کی طرف غور نہیں کرتے کہتے ہیں
کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک نقطہ سیاہی کا اس کے دل پر پیدا
ہوتا ہے اسی طرح ہوتے ہوتے سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ گناہ
کو گناہ نہیں سمجھتا
كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۗ سچ ہے ۱۵
کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی رحمت سے یا خدائے تعالیٰ کے دیدار سے
اس دن پردے میں ہوں گے یعنی قیامت کے دن ان کو خدائے تعالیٰ کا
دیدار نصیب نہ ہوگا
ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ۗ پھر بیشک وہ لوگ آویں گے ۱۶

ف یعنی ان کے نام وہاں داخل ہوتے ہیں مرکر وہاں پہنچیں گے ۱۲ منہ

Marfat.com

دوزخ میں

۱۷ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؕ

پھر کہے گا فرشتہ ان لوگوں کو کہ یہ وہ عذاب ہے جو تھے تم دنیا میں جھوٹ جاننے والے اس کو اور

۱۸ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ؕ سچ ہے کہ بے شک اعمال نامے نیک کام کرنے والوں کے ہر طرح بڑے اور نچے مکان میں ہوں گے

۱۹ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ؕ اور کس چیز نے جتایا تجھ کو جو کیا ہے وہ اونچا مکان

۲۰،۲۱ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ ایک دفتر ہے لکھا ہوا روبرو ہیں اس دفتر کے فرشتے نزدیک رہنے والے یعنی فرشتے اس دفتر کو اچھی طرح رکھتے ہیں تو قیامت کے دن گواہی دیویں

۲۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۙ عَلَى الْاَرَآئِكِ

۲۳ یَنْظُرُوْنَ ۙ بیشک پاک اور ستھرے لوگ ہر طرح رہیں گے نعمتوں میں تختوں کے اوپر بیٹھے دیکھیں گے یعنی ہر ایک مومن بہشت میں تخت پر بیٹھے گا جیسے دنیا میں بادشاہ بیٹھتے ہیں اور دیکھے گا وہاں کی نعمتوں کو اور کافروں کو دوزخ میں دیکھے گا اور خوش ہو گا

۲۴ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۚ پہچانے گا تو اے دیکھنے والے ان کے منہ میں تازگی اور خوشی نعمتوں کی لذتوں کی

۲۵ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ

۲۶ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنٰفِسُوْنَ ؕ پلاویں گے ان کو خالص شراب خوشبو مہر کی ہوئی مہر اس کی موم کے بدلے مشک کی ہے پھر چاہیے کہ آرزو کریں آرزو کرنے والے اس شراب کی یعنی چاہیے کہ ایسے کام کریں جن کاموں سے اس شراب کے پینے کے لائق ہوویں

۲۷ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ۙ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا

۲۸ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ اور ملونی اس شراب کی ہو گی تسنیم کے پانی سے سو تسنیم ایک ندی ہے بہشت میں جو پیتے ہیں اس ندی کا پانی پاس رہنے والے خدائے تعالیٰ کے کہتے ہیں کہ دولت مند مکہ کے محتاج غریب اصحابیوں کو جیسے حضرت بلال اور عمار اور صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر ہنستے تھے کہ یہ حال ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

۲۹ یَضْحَكُوْنَ ۫ۖ بے شک وہ لوگ جو بدکار ہیں یعنی مشرک ہنستے ہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے ہیں یعنی غریب مومنوں کا حال تباہ دیکھ کر کافر دولت مند ہنستے ہیں

۳۰ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۫ۖ اور جب ان کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو اشارہ کرتے ہیں آپس میں کہ دیکھو کیا حال ہے ان کا

۳۱ وَاِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ۫ۖ اور جب پھرتے ہیں اپنے لوگوں کی طرف تو خوش پھرتے ہیں کہ ہم اچھے ہیں ان مسلمانوں سے اور ہماری حرمت ہے قوم میں اور شہر میں

۳۲ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۙ اور جب وہ دیکھتے ہیں مومنوں کو کہتے ہیں آپس میں کہ یہ لوگ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار گمراہ ہیں جو اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے

۳۳ وَمَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ؕ اور نہیں بھجوائے ان کافروں نے مسلمانوں پر رکھوالے یعنی کافروں کو کیا خبر ہے کہ مسلمان گمراہ ہیں یا سیدھی راہ پر ہیں

۳۴ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ۙ پھر آج وہ لوگ جو ایمان لائے تھے دنیا میں کافروں پر ہنستے ہیں اور مومن بہشت میں

۳۵ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ یَنْظُرُوْنَ ؕ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں دوزخ کے رہنے والوں کا حال

۳۶ ع ۱ ۸ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۧ کیا بدلہ

ف شراب کی نہریں ہیں ہر کسی کے گھر میں لیکن وہ شراب اور ہے جو زیر مہر رہتی ہے اور اس کی قدر کے موافق مہر جبنی ہے مشک پر ۱۲ منہ رح

Marfat.com

پایا ہے اور معلوم کیا ہے کافروں نے ان کاموں کا جیسے کچھ کام کیئے تھے انہوں نے دنیا میں

سورة الانشقاق مكية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | خمس وعشرون اية

۱،۲ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝
جس وقت آسمان پھٹے گا فرشتوں کے اترنے کو اور سنے گا اور بجا
لاوے گا آسمان حکم اپنے پروردگار کا اور وہ اسی لائق ہے آسمان یعنی
فرمانبردار رہے
۳ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور جب زمین پھیلائی جاوے
گی لمبی اور چکلی یعنی پہاڑ اور دریا اس کے سب جاتے رہیں گے
۴ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈالے گی زمین
جو کچھ اس میں ہیں خزانے اور خالی ہوگی سب چیز سے
۵ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور حکم بجا لاوے گی اپنے
پروردگار کا اور وہ اسی لائق ہے۔
يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا
۶ فَمُلَاقِيهِ ۝ اے آدمی بیشک تو کام کرنے والا ہے محنت سے اپنے
پروردگار کی طرف کام کرنا محنت سے پھر تو ملے گا اپنے کام کیئے ہوؤں
سے یعنی تیرے کام سب جمع ہوتے جاتے ہیں وہ سب تیرے کام
آویں گے۔
۷ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ
۸ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ پھر جو کوئی کہ اس کو دیویں اعمالنامہ اس کا داہنے
ہاتھ میں پھر جلد اور سہج میں ہوگا اس کا حساب بہت آسانی سے
۹ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ اور پھر آوے گا اپنے
لوگوں کے بیچ میں خوش
۱۰ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ
۱۱،۱۲ يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝ اور اسے پر جو کوئی کہ
اس کو دیویں اعمالنامہ اس کے پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں
یعنی اس کی مشکیں بندھی ہوں گی اس سبب سے ہاتھ پیچھے ہوں گے
پھر پکارے گا وہ یعنی آرزو کرے گا موت کی اور اندر آوے گا
بھڑکتی ہوئی آگ میں
۱۳ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ بے شک اب وہ ہے
دنیا میں اپنے کنبے میں مال اور دولت سے خوش اور بے غم ہے قیامت
کے دن کے حساب سے
۱۴ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ۝ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ
۱۵ بِهِ بَصِيرًا ۝ بیشک وہ گمان لے گیا ہے یہ کہ ہرگز نہ پھرے گا خدائے
تعالیٰ کی طرف حساب دینے کو سو اس کا یہ گمان غلط ہے ہاں مقرر پھرے
گا جو بیشک پروردگار سب کام دیکھتا ہے اس کے ذرہ ذرہ سب کا
حساب لیوے گا
۱۶،۱۷ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ پھر مجھے
قسم ہے شفق کی جو شام کو آسمان پر سرخی نمود ہوتی ہے اور قسم ہے مجھ
کو رات کی اور جو کچھ کہ اس میں اکٹھا ہوا ہے یعنی جو کچھ کہ رات کی
اندھیری میں ہوتا ہے اس کی بھی قسم ہے
۱۸ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۝ اور قسم ہے چاند کی جب کہ پورا ہوتا
ہے یعنی چودھویں رات کے چاند کی قسم ہے اور یہ سب قسمیں
اس بات پر ہیں کہ
۱۹ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ۝ ہر طرح تم پہنچوگے اور ملوگے
طرح طرح سے یعنی ایک حال سے دوسرے حال میں ہوگے جیسے کہ بچہ سے
جوان پھر بوڑھا پھر مردہ پھر خاک پھر قیامت کو دوبارہ زندہ ہوگے
۲۰ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ پھر کیا ہوا لوگوں کو جو ایمان نہیں
لاتے یعنی سچ نہیں جانتے خدائے تعالیٰ کے فرمانے کو جو قرآن ہے اور
قیامت کے آنے کو
۲۱ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝ اور جب
پڑھا جاتا ہے قرآن ان کے آگے سر کو نہیں جھکاتے یعنی سجدہ نہیں کرتے
یہ سجدہ تیرھواں ہے قرآن شریف کے سجدوں سے

ف مومنوں کو لازم ہے جو تلاوت کرتے ہیں جب اس سورۃ میں اس آیت کو پڑھیں یا سنیں سجدہ کریں ۱۲ مرادی

Marfat.com

۲۲ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُکَذِّبُوْنَ ۝ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ
۲۳ بِمَا یُوْعُوْنَ ۝ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہیں جھوٹ جانتے ہیں قرآن
شریف کو اور دھیان کرکے نہیں سمجھتے اس کے معنوں کو اور خدائے
تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ انہوں نے اپنے دلوں میں بھر رکھا ہے
کفر اور حسد سے مسلمانوں کے
۲۴ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو خبر دے عذاب دکھ دینے والے کی جو
انہیں مقرر ہوگا

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ
غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ع مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور کرتے ہیں وہ لوگ کام اچھے ۲۵
لیعنی نماز پانچ وقت کی جماعت سے پڑھتے ہیں اور روزے رمضان کے
رکھتے ہیں اور مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور حکم خدا اور رسولؐ کا بجالاتے ہیں
اور قیامت کو مقرر آنے والی جانتے ہیں اور ڈرتے ہیں خدائے
تعالےٰ کے عذابوں سے ان لوگوں کے واسطے بدلہ ہے قیامت
کے دن بغیر احسان رکھا ہوا یعنی مومنوں کو بہشت میں داخل کرکے
نعمتیں دیں گے اور احسان نہیں رکھیں گے۔

سورۃ البروج مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اثنتان وعشرون اٰیۃ

۱ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ قسم ہے آسمان برجوں والے
کی بارہ برج ہیں آسمان پر اس کے
۲ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ اور قسم ہے دن وعدہ کیے ہوئے
کی یعنی جس دن کے آنے کا وعدہ کیا ہے اس دن کی قسم ہے سو وہ دن
قیامت کا ہےف۱
۳ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ اور قسم ہے گواہی دینے والے کی اور
جس دن کی گواہی دیویں گے اس کی بھی قسم ہے یا دیکھنے والے کی قسم ہے
اور جس کو دیکھیں گے اس کی بھی قسم ہے سو شاہد پیغمبر ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور مشہودف۲ اس کی امتیں ہیں یعنی پیغمبروں کی اور ان کی امتوں کی قسم
ہے اس بات پر کہ
۴،۵ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝
مارے گئے اور کھوج گیا ان کا جو گڑھے کھود کر زمین میں ایندھن

اور لکڑیاں ڈال کر آگ جلانے والے تھے **قصّہ** کہتے ہیں کہ یمن کے
ملک میں ایک ذونواس نام بادشاہ تھا اور اس کا پیر ایک بڑا جادوگر
شہر کے باہر رہتا تھا سارے ملک اور بادشاہت کا کام اسی کے کہنے سے
ہوتا تھا جب وہ جادوگر بہت بوڑھا ہوا تب بادشاہ کو کہا کہ میرا وقت
آخر ہے کوئی جوان اشراف عقلمند پیدا کرکے لاؤ تو میں یہ علم اس کو
سکھاؤں جو تمہارے کام آوے بادشاہ نے ایک جوان جیسا اس نے کہا
تھا مقرر کیا وہ جوان ہر روز اس جادوگر پاس جایا کرتا اس راہ میں ایک
راہب کا مکان تھا اس جوان کو اس راہب کا دین خوش آیا جادو سیکھنے کے
بہانے آتا اور اس راہب پاس رہتا اور راہ خدائے تعالیٰ کی اور دین حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا سیکھتا یہاں تلک کہ کامل ہوا جو ایک دن راہ میں اژدہا
آیا اور راستہ بند کیا جوان نے اسم اعظم پڑھکر جو پھونکا اژدہا چلا گیا
لوگوں نے دیکھا پھر ایک دن شیر نے آکر راستہ روکا اس جوان نے کچھ شیر

ف۱ سب شہروں میں حاضر ہوتا ہے جمعہ کا دن اور سب حاضر ہوتے ہیں عرفے کے دن حج پر۱۲ منہ ف۲ جب قیامت کے دن میں حساب ہووے گا ہر امت سے سوال ہووے گا جن لوگوں نے دنیا میں اچھے کام نہ کیے تھے منکر ہو جاویں گے کہیں گے ہم کو پیغمبروں نے آج کے دن کی کچھ خبر نہ دی تھی ہم کو کچھ خبر نہ تھی ہم ناچار تھے پیغمبروں کو حاضر کریں گے سوال ہوگا میں نے تم کو لوگوں کی ہدایت کے واسطے جو بھیجا تھا اور اس دن کی خبر دینے کو کہا تھا کہ سب کوئی سنیں اور اس دن کے واسطے کچھ کام کریں تم نے ان لوگوں کو خبر دی تھی یا نہ دی تھی تب سب پیغمبر عرض کریں گے اے پاک پروردگار تو جانتا ہے ہم نے سب طرح ان کو خبر دی تھی جو ہمیں کہنا تھا سو کہہ دیا تھا حکم ہوگا میں سب کچھ جانتا ہوں تم اپنے سچے ہونے کے گواہ لاؤ پھر سب پیغمبر عرض کریں گے ہمارے شاہد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے بڑے بڑے بزرگ حاضر ہوں گے سب پیغمبروں کی سچائی اور نیک کاروں کی نیکی پہ اور بدکاروں کی بدی پہ گواہی دیں گے ۱۲
(مرادی)

Marfat.com

کے کان میں کہا شہر بھی چلا گیا یہ بھی لوگوں نے دیکھا پھر جو کوئی اپنی حاجت اس جوان کے پاس لاتا خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس کا کام بر آتا غرضکہ ایک خواص ذونواس بادشاہ کا اندھا ہوا اور اس جوان پاس آیا جوان نے کہا کہ اگر میرا کہا مانے تو اور کسی کو میرا بھید نہ کہے تو تیری آنکھیں روشن ہوویں اس نے قبول کیا جوان نے کہا کہ تو خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جان کر ایمان لا اور بتوں کا پوجنا چھوڑ اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کا کہنا مانا اس کی آنکھیں روشن ہوئیں اور بادشاہ کی خدمت میں آیا بادشاہ نے اس کی آنکھیں روشن دیکھ کر تعجب سے پوچھا کہ تیری آنکھیں روشن کیونکر ہوئیں اس نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے میری آنکھیں روشن کیں بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہے اس نے کہا کہ اللہ ایک ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا بادشاہ نے کہا کہ تجھے یہ بات کس نے سکھائی مجھے بھی بتا میں بھی ایمان لاؤں اس نے خوش ہو کر سب احوال کہا بادشاہ نے اس جوان کو بلا کر سارا احوال معلوم کیا اور جوان کو بہت لالچ دے کر کہا کہ اس بات کو چھوڑ دے اور بتوں کی پوجا کیا کر اس جوان نے نہ مانا تب بادشاہ نے حکم کیا کہ اس جوان کو دریا میں ڈبو دو جب دریا پر لے گئے اس کی دعا سے سب ڈوبے اور وہ آپ سلامت چلا آیا پھر بادشاہ نے فرمایا کہ اس کو پہاڑ پر سے نیچے ڈال دو جب پہاڑ پر لے گئے اس کی دعا سے سب گر پڑے وہ جیتا پھر آیا پھر بادشاہ نے کہا کہ اسے آگ میں جلا دو جب آگ میں ڈالنے کو لے گئے اس کی دعا سے سب جل موئے اسے آگ کا کچھ اثر نہ ہوا تب ناچار ہوئے اس جوان نے کہا کہ اے بادشاہ یہ سب خدائے تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا ہے تو ایمان لا اور میں خدائے تعالیٰ کی پناہ میں ہوں میرا تو کچھ نہ کر سکے گا بادشاہ بہت کھسیانا ہوا اور نہایت ضد چڑھی اور کہا کہ مجھے تیرے مارنے کی غرض ہے جوان نے کہا کہ تو ایک کام کر کہ سارے شہر کے لوگوں کو اور اپنی فوج جمع کر اور ایک اونچی سولی پر مجھے چڑھا اور تیر کو کمان کے چلے پر رکھ کر کہہ کہ وہ خدائے تعالیٰ جو اس جوان کا ہے اس کے نام سے تیر مارتا ہوں بادشاہ نے اسی طرح کیا اور اس تیر سے وہ جوان موا۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا ہم اس جوان کے خدائے تعالیٰ پر ایمان لائے اور بتوں کا پوجنا چھوڑا اور بہت لوگ مسلمان ہوئے بادشاہ اور جھنجھلایا اور غصہ ہوا اور فرمایا کہ کہ ہر جگہ بازار میں بڑے بڑے گڑھے کھودو اور بہت سی آگ ان میں جلا کر جو کوئی بت کو نہ پوجے اور اس جوان کے خدا پر ایمان لاوے اسے آگ میں ڈال دو سو خدائے تعالیٰ ان کو فرماتا ہے اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ کہ ان کو ہلاک کیا

اِذۡ هُمۡ عَلَیۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ وَّ هُمۡ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۶
شُهُوۡدٌ ؕ جب یہ لوگ یعنی ذونواس کے رفیق اس آگ پر بیٹھنے والے ۷
تھے اور وہی لوگ جو کچھ کرتے تھے مومنوں سے دیکھتے تھے اور موجود تھے
یعنی ذونواس اور اس کے دوستدار اپنے روبرو مسلمانوں کو آگ میں ڈال
کر جلاتے تھے اور دیکھتے تھے اور رحم نہ کرتے تھے
وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ
الۡحَمِیۡدِ ۙ الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ ۸
عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ ؕ اور برا نہ لگا اُن کو مسلمانوں سے مگر یہ کہ ایمان ۹
لائے ساتھ خدائے تعالیٰ زبردست تعریف کیے گئے کے کیسا خدائے تعالیٰ
جو اسی کو ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور خدائے تعالیٰ سب چیز پر
گواہ ہے یعنی سب چیز کی اسی کو خبر ہے یعنی وہ ذونواس کے لوگ جو
مسلمانوں کو آگ میں ڈال کر جلاتے تھے تو انہیں کچھ دشمنی ان سے نہ
تھی مگر یہی کہ خدائے تعالیٰ پر ایمان لاتے تھے
اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ
لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ ؕ ۱۰

بیشک جنہوں نے خرابی میں ڈالا یعنی آگ میں ڈالا مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر اس کام سے توبہ نہ کی اور نہ پچھتائے پھر ان کو عذاب ہے دوزخ کا قیامت کے دن اور واسطے ان ہی لوگوں کے ہے عذاب آگ سے جلنے کا دنیا میں کہتے ہیں کہ ذونواس نے بہت مسلمان مردوں اور عورتوں کو آگ میں ڈال کر جلایا۔ ایک دن ایک عورت مسلمان بچے والی کو پکڑ لائے اور کہا کہ اس جوان کے خدا کو مت مان اور بتوں کو سجدہ کر اس نے نہ مانا اس کا بچہ چھین کر آگ میں ڈالا تب بھی وہ عورت دین سے نہ پھری وہ بچہ آگ میں سے پکارا اے اماں خبردار بت کو سجدہ نہ کیجیو اور اس آگ سے نہ ڈریو یہاں تو باغ اور بہار ہے آخر کو اس عورت کو بھی آگ میں ڈالا جب ظلم ان کا حد سے زیادہ ہوا

Marfat.com

تب حکمِ الٰہی سے وہ آگ بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہوکر ان سب کافروں
کو بادشاہ سمیت گھیر کر جلایا کہتے ہیں یہ بادشاہ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے کچھ کم سو برس آگے تھا سو خدائے
تعالےٰ نے ان کے حق میں فرمایا ولھم عذاب الحریق ہ یعنی ان کے
واسطے دنیا میں عذاب ہے آگ سے جلنے کا
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
۱۱ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ؕ
بے شک وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور کرتے ہیں کام نیک واسطے
ان کے باغ ہیں جو بہتی ہیں نہریں نیچے درختوں اور میووں اس باغ
کے یہی ہے بڑا مقصود پانا اور مراد کا ملنا جو اس نعمت کے آگے ساری
دنیا کی دولت اور بادشاہی نکمی اور ناچیز ہے
۱۲ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ؕ بیشک پکڑنا تیرے پروردگار
کا ہر طرح سخت ہے جو کسی طرح چھوٹ نہ سکے
۱۳ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَ یُعِیْدُ ۚ بیشک خدائے تعالیٰ ہی ظاہر
کرنے والا ہے دنیا میں اور وہی پھر پھیرنے والا ہے آخرت میں سب کو
۱۴،۱۵ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ۙ
اور وہی ہے بخشنے والا توبہ کرنے والے کے گناہ کا دوست ہے ایمان لانے
والوں کا جو نیک کام کرتے ہیں صاحب ہے عرش بزرگ کا جو اس سے

بڑا کچھ نہیں پیدا کیا۔
فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ؕ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہمیشہ نہ کسی سے ۱۶
مصلحت پوچھتا ہے نہ کسی کا ڈر اندیشہ ہے کچھ نہ کسی کو اس کے کام میں
بولنے کی قدرت ہے
هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ۙ فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ؕ ۱۷،۱۸
کیا آئی تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بات لشکروں فرعون اور ثمود
کی یعنی فرعون اور ثمود کے لشکروں کی تجھے خبر پہنچی کہ وہ کیسے زور آور اور دولتمند
تھے اور آخر کو ان کا کیا حال ہوا اور کس طرح ہلاک ہوئے وہ
بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ تَكْذِیْبٍ ۙ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ ۱۹
مُّحِیْطٌ ۚ بلکہ کافر نہیں مانتے اور جھوٹ جانتے ہیں ان باتوں کو اور ۲۰
خدائے تعالیٰ پیچھے ان کے گھیر رکھنے والا ہے سب باتوں کا یعنی خدائے تعالیٰ سب
چیز سے خبردار ہے اور ذرہ ذرہ معلوم ہے یہ کافر جو قرآن کو سحر اور شعر کہتے ہیں یہ سب جھوٹے ہے
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۙ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۠ بلکہ وہ ۲۱،۲۲ ع ۱ ۱۰
قرآن ہے بزرگ اور بہت بڑی عظمت ہے اس کی لوح محفوظ
میں لکھا ہوا ہے کہتے ہیں کہ لوحِ محفوظ ایک سفید موتی کے دانے کی
ہے لنبان اس کی آسمان سے زمین تک اور چکلان اس کی مشرق سے مغرب
تک ہے اور حاشیہ اس کا یاقوت کا ہے ایک فرشتہ گود میں لیے داہنی
طرف عرش کے کھڑا ہے

سورۃ الطارق مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی سبع عشرۃ اٰیۃ

کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب
کے پاس بیٹھے تھے جو ایک تارا ایکایک چمکا اور شعلہ آگ کا بڑا اس سے
ظاہر ہوا جو ابوطالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت سرورِ کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تارا ہے جو دیوؤں کو آسمان سے
نکالتا ہے اور نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اتنے میں حضرت
جبرئیل علیہ السلام یہ سورۃ لیکر آئے
۱ وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ قسم ہے آسمان کی اور

تارے رات کے نکل آنے والے کی
وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ اور کس چیز نے تجھے جتایا جو ۲
کیا ہے رات کو نکل آنے والا تارا
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ ایک تارا ہے چمکتا روشن جیسے آگ کا ۳
شعلہ یہ قسمیں اس واسطے ہیں کہ
اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ؕ نہیں ہے کوئی جاندار مگر ۴
اس پر ہے رکھوالا یعنی سب پر نگہبان ہیں[ف] جو ان کے کام اور باتیں

ف فرشتے رہتے ہیں آدمی کے ساتھ بلاؤں سے بچاتے یا اس کے عمل لکھتے ۱۲ منہ

Marfat.com

سب جمع کر رکھتے ہیں

۵ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ پھر چاہیئے کہ آدمی دیکھے
اپنے تئیں کہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے

۶ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ
۷ وَالتَّرَآئِبِ ؕ پیدا ہوا ہے ایک پانی کودنے والے سے سو باہر نکلتا
ہے باپ کی پیٹھ کی ہڈیوں میں سے اور ماں کی چھاتی کی ہڈیوں سے
یعنی منی سے پیدا ہوتا ہے

۸ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ بیشک خدائے تعالیٰ اوپر
پھیرنے پھرانے اس کے کے ہر طرح قدرت رکھتا ہے

۹،۱۰ یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ
جس دن بھید کھل جاویں گے یعنی جن گناہوں کی کسی کو خبر نہیں جیسے بے وضو
نماز پڑھنا یا چھپ کر روزہ توڑنا ایسے گناہ بھی سب ظاہر ہو جاویں گے
اس وقت پھر نہیں کچھ اس کو قدرت اور طاقت ہوگی اور نہ کوئی مدد کرنے
والا ہوگا جو کسی طرح عذاب سے بچے

۱۱ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ اور قسم ہے آسمان پھرنے
والے کی۔

۱۲ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ اور قسم ہے زمین پھٹنے والی
کی جو اس کے پھٹنے سے گھانس اور درخت اور نہریں اور پانی نکلتا ہے کہ

۱۳،۱۴ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ بیشک یہ قرآن
ہر طرح ایک بات ہے سچ اور جھوٹ کو جدا کرنے والا اور نہیں ہے ہنسی
اور مزاح عہ

۱۵،۱۶ اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا ۙ وَّاَكِیْدُ كَیْدًا ۚۖ بیشک یہ
مکے کے لوگ مکر اور فریب کرتے ہیں طرح طرح کے میں ان کے مکر کا بدلہ
دینا ہوں لائق ان کے مکر کے جیسا کہ چاہیئے

۱۷ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ۠ پھر ڈھیل دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو
یعنی ان پر عذاب کے آنے کی جلدی نہ کر ڈھیل دے تھوڑی مدت جو یہ سب اپنے کیے کا بدلہ

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وهی تسع عشرۃ اٰیۃ

۱ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ پاکیزگیوں اور ستھرائیوں سے
یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام اپنے پروردگار کا یعنی کہو کہ سبحان
ربی الاعلیٰ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری تب فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہا کرو

۲ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۪ۙ اور وہ خدائے تعالیٰ جس نے پیدا کیا
سب کو پھر سیدھا اور درست کیا سارا بدن خلقت کا

۳ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ۙ اور وہ خدائے تعالیٰ جس نے
مقرر کی روزی اور خوراک ہر ایک کی ہر ایک کے لائق پھر راہ دکھائی ہر ایک
کو اس کی روزی کی طرف یعنی ہر ایک نے اپنی روزی کی تلاش اختیار کی

۴ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۪ۙ اور وہ خدائے تعالیٰ جس نے
باہر نکالا زمین سے گھانس طرح طرح کی جو حیوان کھاتے ہیں

۵ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ پھر خدائے تعالیٰ نے اس گھانس کو خشک
مرجھایا ہوا کالا بدرنگ یعنی گھانس کو ٹوٹا ٹکما کیا کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام آیت یا سورۃ لا کر حضرت کے روبرو پڑھتے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان کے بغیر تمام کیئے پڑھنا شروع کرتے تو بھولے نہیں اس
واسطے یہ آیت اتری

۶ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ جلد تجھے ہم پڑھاویں گے قرآن تو
پھر نہ بھولے گا یعنی ہم قوت یاد رکھنے کی دیں گے جو تیرے دل سے
یہ قرآن نہ بھولے گا

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر وہ جو خدائے تعالیٰ چاہے

۷ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰى ؕ بیشک خدائے تعالیٰ جانتا
ہے ظاہر کا حال سب کا اور جو کچھ کہ چھپا ہوا ہے احوال خلقت کا وہ بھی

عہ مزاح بکسر میم و حرف دوم زائے معجمہ و در آخر حائے مہملہ باہم خوش طبعی کردن و بضم میم خوش طبعی از منتخب و در مراح بالضم والکسر مصدر است یعنی لاغ و خوش طبعی کردن از غیاث ۱۲

Marfat.com

جاننا ہے خدائے تعالیٰ
۸ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ اور ہم سہج کر دیں گے تجھ کو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسانی یعنی تجھ پر مشکل نہ ہوگا قرآن کا یاد رکھنا
۹ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ پھر نصیحت کر لوگوں
کو اگر فائدہ کرے نصیحت کرنا یعنی فائدہ کرے یا نہ کرے تو نصیحت کر
۱۰ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ جلد نصیحت مانے گا جو کوئی ڈرے
گا خدائے تعالیٰ کے عذاب سے
۱۱،۱۲ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝
اور کنارے کی طرف سرکے گا پیچھے نصیحت سے بڑا کم بخت وہ جو اندر
آوے گا بڑی آگ کے جو اس سے زیادہ تر دوزخ میں کوئی آگ نہ ہوگی
۱۳ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ پھر وہ بڑا کم بخت
اس بڑی آگ میں نہ مرے گا اور نہ جیوے گا ویسا جینا کہ جس میں
آرام ہوگا کہ

۱۴،۱۵ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝
بیشک چھٹکارا پایا اس نے جو پاک ہوا کفر اور شرک سے اور یاد کیا نام
اپنے پروردگار کا پھر نماز پڑھی پانچ وقت
۱۶ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ بلکہ تم اختیار اور پسند
کرتے ہو دنیا کے جینے کو اے کم بختو
۱۷ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اور آخرت اچھی ہے اور ہمیشہ
ہے وہاں کی نعمت اور عیش
۱۸ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ بیشک یہ بات لکھی ہوئی
ہے پہلی کتابوں میں جو تھیں
ع ۱ ۱۹ ۱۲ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ کتابیں ابراہیم اور موسیٰ علیہما
السلام کی یعنی توراۃ اور ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی لکھا ہے
کہ دنیا سے آخرت بہتر ہے جو کوئی اسے چاہے گا دنیا کی محبت
چھوڑے گا۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

۱ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ آئی تیرے پاس
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات ڈھانک لینے والے کی یعنی خبر قیامت
کی تجھے آئی جو ڈر اور ہول قیامت کا سب خلقت کو ڈھانک لیوے گا
۲،۳ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝
بہت منہ ہوں گے اس دن ڈرنیوالے محنت کرنے والے ف مصیبت
اٹھانے والے طوق وزنجیر کی اور خوار وذلیل ہوں گے
۴،۵ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ اندر
آویں گے جلتی آگ میں پلائے جائیں گے زور سے بہت جلتا پانی جوش کھاتا
ہوا۔
۶ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ
۷ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ نہ ہوگا ان لوگوں کے واسطے کچھ کھانے
کو مگر گھانس کانٹوں بھری جیسے سوکھا جوانسا جو نہ موٹا کرے گی وہ خوراک
اور نہ بے پرواہ کرے گی بھوک سے یعنی اس کے کھانے سے نہ دوزخیوں
کے پیٹ بھریں گے نہ موٹے ہوں گے
۸،۹ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ اور
بہت منہ ہوں گے اس دن تازے اور خوش اپنی محنت اور کوشش
بندگی کے سے راضی ہونے والے یعنی ان لوگوں کو جو بدلہ ملے گا ان کے
کاموں کا اس سے خوش اور راضی ہوں گے اور منہ ان کے خوشی سے
تازے ہوں گے اور رہیں گے وہ لوگ
۱۰،۱۱ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ بلند باغ
وقف لازم میں نہ سنیں گے اس باغ میں بیہودہ اور جھوٹی باتیں
۱۲ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ اس باغ میں ندی بہتی ہے

ف یعنی کافر جو ریاضت کرتے ہیں دنیا میں کچھ قبول نہیں ہوتی ۱۲ منہ

Marfat.com

۱۳،۱۴ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝
۱۵ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ اس باغ میں تخت ہیں جڑاؤ اونچے بچھے ہوئے اور آبخورے ہیں دھرے ہوئے بہشتیوں کے آگے اور مسندیں ہیں پہلے سے بچھی ہوئی ہیں برابر
۱۶ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ اور فرش ہیں بچھے ہوئے اگر ان باتوں کو خدائے تعالیٰ کی قدرت سے دور جانتے ہو اور تعجب کرتے ہو
۱۷ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ تعفقہ اسے پھر نہیں دیکھتے اونٹ کی خلقت کو جو اسے کیسی شکل کا پیدا کیا ہے جو فائدے اس سے بہت ہیں اور خرچ اس کا کم ہے اور نہیں دیکھتے
۱۸ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ تعفقہ طرف آسمان کے جو کیسا اونچا کر کے پھیلایا ہے جو اوّل و آخر اس کا ہرگز کسی کو معلوم نہیں ہوتا
ع ۱۴ ۱۹ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وقفہ اور نہیں دیکھتے طرف پہاڑوں کے جو کیسا ان کو مضبوط رکھا ہے زمین میں
۲۰ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ وقفہ اور نہیں دیکھتے زمین کی طرف جو اسے خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت سے کیسا پھیلا کر بچھایا ہے
۲۱ فَذَكِّرْ قف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ پھر نصیحت کر اور سمجھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان لوگوں کو سوائے اس کے نہیں یعنی مقرر تو نصیحت کرنے والا ہے فقط
۲۲ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ نہیں تو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان پر داروغہ جو ان کے دل میں زور سے ایمان ڈالے تو نصیحت کر ان کو جو کوئی مانے گا اسے بدلہ نیک بہشت ملے گا
۲۳ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ پر جو کوئی منہ پھیرے گا اور نہ مانے گا نصیحت پر تیری اور کافر ہوگا
۲۴ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ پھر عذاب کرے گا اسے خدائے تعالیٰ عذاب بہت بڑا بے نہایت جو کبھی اس عذاب سے نہ چھوٹے گا
۲۵، ۲۶ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ ع بیشک جو ہماری طرف ہے پھر آنا ان کا سو پھر بیشک ہم پر ہے حساب لینا ان سے قیامت کے دن۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

۱، ۲ وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ قسم ہے فجر کے وقت کی اور قسم ہے دس راتوں ف۱ کی
۳، ۴ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ اور قسم ہے جفت اور طاق کی یعنی قسم ہے ان چیزوں کی جن کا جوڑا پیدا کیا ہے اور قسم ہے ان چیزوں کی جن کا جوڑا نہیں پیدا کیا اور قسم ہے رات کی کہ جب چلی جاتی ہے اور تمام ہوتی ہے
۵ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ اے کیا ہے اس قسم میں یقین جو بیان کیں واسطے عقلمند کے یعنی عقلمند ان قسموں کو جانتا ہے کہ سچی ہیں اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ جو کوئی قرآن کو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سچ نہ جانے گا اس کو عذاب ہوگا جیسا کہ
۶ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ اے کیا نہ دیکھا تو نے یعنی کیا نہیں جانتا جو کیسا سلوک کیا تیرے پروردگار نے قوم عاد ف۲ سے جو اولاد ارم کی تھی یا ارم کے شہر میں تھی قوم عاد ارم نام تھا حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے کا اس نے شہر اپنے نام پر بنا کر آباد کیا تھا سو وہ عاد
۷، ۸ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ صاحب ستونوں کے تھے یعنی بڑے قد تھے ان کے یا اس نے عمارت بنائی تھی بڑے ستونوں والی ایسی کہ نہ بنائی کسی نے مانند اس عمارت کے شہروں میں قصہ کہتے ہیں کہ ارم کے شہر میں شداد بیٹا عاد کا ارم بیٹے سام پوتے نوح علیہ السلام کے تھے انکی اولاد سے) جب بادشاہ ہوا

ف۱ فجر عید قربان کی بڑا حج ہوتا ہے اور دس رات اس سے پہلے اور جفت اور طاق رمضان کے آخری دہے میں اور جب رات کو چلے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معراج کو ۱۲ منہ رح
ف۲ عاد ایک قوم تھی ارم اس قوم میں ایک قبیلہ تھا سلطنت تھی ان میں عمارتیں بناتے بڑی بڑی اونچی ۱۲ منہ رح

Marfat.com

اس وقت کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام نے شداد کو کہا کہ تو خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لا شداد نے کہا کہ اگر میں تیرا کہا مانوں تو خدائے تعالیٰ مجھے کیا دے گا حضرت ہودؑ نے کہا کہ خدائے تعالیٰ تجھے بہشت دے گا جو ایسی نعمتیں اور ایسی عمارت ہوگی وہ سب بیان کیا شداد نے یہ سن کر کہا کہ وہ کیا بڑی چیز ہے ایسا تو میں بھی کر سکتا ہوں پھر فرمایا جو سونا اور چاندی اور جواہر جمع کرو اور مشک و عنبر سارے ملکوں سے لاؤ موافق حکم شداد کے کتنے برسوں میں یہ سب جمع کیا اور ایک بہت بڑا کئی کوس کے عرض و طول میں باغ بنایا جو اس کے محل کی دیواروں میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی لگائی اور ستون جڑاؤ کے بنائے جب تین سو برس میں وہ تیار ہوا عدن اس کا نام رکھا جب شداد نے سنا کہ تیار ہو چکا تو دیکھنے کے شوق سے چلا جب نزدیک اس کے پہنچا ایک دن شکارگاہ میں اکیلا تھا جو ایک سوار نظر آیا اسے دیکھ کر ڈرا سوار نے کہا کہ اے شداد باغ تو نے بنایا پر تجھے دیکھنے کا حکم نہیں اس نے پوچھا کہ تو کون ہے کہا میں عزرائیل ہوں تیری جان قبض کرنے آیا ہوں شداد نے بہت منت کی جو اتنی فرصت دے کہ ایک نظر میں باغ کو دیکھوں میسر نہ ہوا اور حسرت سے مرا اور غیب سے ایک ایسی سخت آواز آئی جو سارا لشکر اس کا ہلاک ہوا۔ **نقل** ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں عبداللہ بن قلابہ کا یمن کے ملک کے جنگل میں اونٹ جاتا رہا وہ عدن کی طرف اونٹ ڈھونڈتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا اُسے دور سے ایک شہر نظر آیا دل میں کہا کہ یہاں کوئی ملے گا تو اونٹ کا احوال پوچھوں گا جب شہر کے اندر گیا تو دیکھا کہ ایک باغ ہے اور آدمی کہیں نہیں اور عجیب عمارت ہے جو سونے روپے کی دیواریں ہیں اور مرصع ستون لگے ہیں اور نہریں بہتی ہیں اور درخت چاندی کے اور زمرد کے پتے اور پھل و پھول لعل و یاقوت کے لگے ہیں اور گچھے موتیوں کے لٹکتے ہیں اور راہ میں کنکروں کے بدلے موتی اور چنیاں پڑی ہیں اور خاک سب عبیر اور عنبر کی ہے یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا اور وہاں سے کئی مشت موتی اور جواہر اٹھا کر کمر میں باندھے اور وہاں سے پھر کر یمن میں آیا لوگوں نے جو اس پاس جواہر دیکھے کہا تو نے خزانہ پایا ہے اور شام کے حاکم کے پاس اُسے لائے حاکم نے احوال پوچھا اس نے سب مفصل بیان کیا حاکم نے کعب الاحبار کو بلا کر پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا بھی شہر ہے جو اس کی عمارت سونے روپے کی ہو اس میں جواہر جڑے ہوں کعب الاحبار نے کہا ہاں ہے اس کی خبر قرآن میں ہے کہ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۝ اسے شداد بیٹے عاد نے بنایا ہے اور تیری حکومت میں ایک شخص کوتاہ قد سرخ رنگ کیری آنکھوں والا جو اس کے منہ پر تل اور گردن پر داغ ہوگا وہ اونٹ کو ڈھونڈتا ہوا وہاں جائے گا تب حاکم نے عبداللہ کو دکھایا کعب الاحبار نے کہا کہ قسم ہے خدائے تعالیٰ کی یہ وہی ہے سو خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کو فرماتا ہے کہ دیکھا تو نے جو کیسا سلوک کیا ہم نے عاد کی قوم سے

۹ وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ اور ثمود کی قوم
سے کیسا سلوک کیا جو وہ کاٹتے تھے پہاڑ کو وادی میں وادی ایک گاؤں کا نام ہے قوم ثمود ایسے زبردست تھے جو پہاڑ کو کھود کر اپنے گھر بناتے تھے اور اس میں رہتے تھے

۱۰،۱۱ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۝
اور فرعون سے کیسا سلوک کیا جو تھا صاحب میخوں کا یعنی فرعون عذاب کرتا تھا لوگوں کو چومیخا کر کے سو وہ تینوں فرقے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود اور فرعون جو بے حد سے باہر گئے تھے اور بہت تکبر کرتے تھے شہروں میں یعنی ان کو بسبب زور اور قوت اور دولت اور حشمت کے بڑا غرور اور تکبر تھا

۱۲ فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۝ پھر بہت کی انہوں نے شہروں میں خرابی یعنی بہت
۱۳ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ پھر ڈالا ان پر تیرے پروردگار
نے عذاب کے چھیوں اور کوڑوں کا

۱۴ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ بیشک پروردگار تیرا ہے صاحب
راستے کا یعنی راستے پر بیٹھا سب کے چلن اور حال دیکھتا ہے کافر جس راہ پر چلتے ہیں سب خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے کچھ اس سے چھپا نہیں

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ
۱۵ نَعَّمَهٗ ۝ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَكْرَمَنِ ۝ پھر جب آدمی کو آزماتا ہے
پروردگار اس کا تو پھر نعمت اور دولت اور عزت دیتا ہے اس کو اور مقصود

Marfat.com

برلاتا ہے اس کے پھر کہتا ہے وہ آدمی کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت
دی اور بڑا کیا
وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ
۱۶ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ اور اگر آزمائش کرے تو پھر تنگ کرتا ہے اس پر
روزی اس کی یعنی مفلس اور محتاج کرتا ہے تو پھر کہتا ہے وہ کہ میرے
پروردگار نے خوار اور ذلیل کیا مجھے
کَلَّا نہ یہ بات ہے جو وہ کہتا ہے اور وہ غلط سمجھا ہے
۱۷ بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى
۱۸ طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ بلکہ تم عزت اور مہربانی نہیں کرتے یتیم کی
اور حرص نہیں دلاتے اوپر کھلانے فقیر محتاج کے یعنی محتاج کو نہیں
کھلاتے جو اور لوگ دیکھ کر وہ بھی فقیر کو کھلاویں اس واسطے مفلسی
اور محتاجی تم کو ہوتی ہے
۱۹ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ اور کھاتے ہو مال
ورثے کا بے نہایت بہت کھانا یعنی مال ورثہ کا جمع کرتے ہو بہت اور
عورتوں اور بچوں کو جو ان کا بھی اس میں حق ہے انہیں نہیں دیتے
۲۰ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۙ اور محبت رکھتے ہو
مال کی بے نہایت محبت رکھنا
۲۱ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ سچ ہے کہ جس وقت
ٹوٹے گی زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوگی
۲۲ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ اور آوے گا حکم
اور نشانیاں تیرے پروردگار کی اور فرشتے آویں گے قطار قطار قیامت
کے دن
وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ اور لائی جاوے گی دوزخ
اس دن کہتے ہیں کہ ستر ہزار باگ دوزخ کی ہوگی اور ہر ایک لگام
کو ستر ہزار فرشتہ پکڑے گا اور لاوے گا اور دوزخ غصہ سے
جوش مارے گا اور شور کرتا ہوا قیامت کے میدان میں آوے گا اس
وقت سب اولیاء انبیاء ڈر سے کانپیں گے اور کہیں گے کہ نفسی نفسی

یعنی اے پروردگار بخش مجھ کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت
جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ امتی امتی یعنی اے پروردگار بخش میری
امت کو اور دوزخ کہے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے تجھ سے
اور تجھے مجھ سے کیا کام ہے حق سبحانہٗ تعالیٰ نے مجھے تجھ پر حرام کیا ہے
۲۳ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۗ
اس دن یاد کرے گا یا نصیحت مانے گا آدمی یعنی توبہ کرے گا گناہوں سے
اور کب فائدہ کرے گا اس کو نصیحت کا ماننا اور توبہ کرنا اس وقت جب
دیکھے گا کہ نصیحت کا ماننا یعنی توبہ کرنا فائدہ نہیں رکھتا تب افسوس کھا کر
۲۴ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۚ کہے گا کیا خوب
ہوتا جو پہلے بھیجتا میں نیکی اپنے جینے کے واسطے یہاں کے
۲۵ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۙ پھر اس
دن عذاب نہ کرے گا مانند عذاب کرنے خدائے تعالیٰ کے
کوئی شخص یعنی عذاب اس دن خدائے تعالیٰ ایسا کرے گا کہ
کوئی نہ کر سکے گا
۲۶ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۭ اور نہ ویسا کوئی طوق
زنجیر کرے گا جیسا خدائے تعالیٰ طوق و زنجیر کرے گا اس
دن اور مومنوں کو کہے گا خدائے تعالیٰ اس دن کہ
۲۷ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ۙ ارْجِعِيْٓ اِلٰى
۲۸ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ اے شخص آرام
پکڑے ہوتے میری یاد سے پھر جا اپنے پروردگار کی طرف
خوش باخوش یعنی تو جو دنیا میں میری یاد کرتا رہا اب آ
تو میرے پاس راضی مجھ سے اور میں ہوں تجھ سے
راضی
۲۹ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ وَادْخُلِيْ
۳۰ ع ۱۴ جَنَّتِيْ ۧ پھر اندر آ میرے اچھے بندوں میں مل اور
اندر آ میری بہشت میں خوشی سے اور ہمیشہ عیش
کیا کر۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَھِیَ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً

۱ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ قسم ہے مجھ کو اس شہر کی یعنی
مکے کی قسم ہے
۲ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ اور تو اترا ہوا ہے
اس شہر میں یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوا ہے مکے میں
۳ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ اور قسم ہے باپ اور بیٹے
کی یعنی آدم علیہ السلام کی اور اس کی اولاد کی جو انبیاء ہیں ان کی
قسم ہے اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں کہ
۴ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ؕ بیشک ہم نے
پیدا کیا آدمی کو محنت اور مصیبت اور مشقت میں یعنی ماں کے پیٹ
سے پیدا ہوتا ہے سختی سے پھر دودھ کا چھوٹنا پھر زندگانی میں مختلف طرح
طرح کی پھر موت کی مصیبت پھر گور میں جا کر خاک ہو جانا ان سب باتوں
پر چاہیئے کہ دھیان کرے
۵ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ ۘ اے کیا پوچھا ہے
اور سمجھتا ہے کہ نہ قدرت پاوے گا اس پر کوئی کہتے ہیں کہ یہ آیت ابوالاسد
کے حق میں ہے جو بیٹا کلدہ کا تھا وہ کہتا تھا کہ میری برابری کوئی نہیں
کر سکتا سبب اس کے جو اس میں ایسا زور تھا جو اونٹ کی یا بھینس کی
کھال پر اپنے پاؤں رکھتا اور کتنی مرد زور آور اس کھال کو پکڑ کر کھینچتے
کھال کے ٹکڑے ہو جاتے پر اس کے پاؤں سے نہ نکلتی اور وہ
۶ یَقُوْلُ اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ کہتا ہے کہ خراب کیا میں
نے بہت مال کہتے ہیں کہ لوگوں کو مال چھپا کر دیتا اور کہتا کہ حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح سے تکلیف دو اور ستاؤ ان کو سو خدائے
تعالٰے فرماتا ہے

۷ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗٓ اَحَدٌ ؕ اے کیا سمجھتا ہے وہ کہ
نہیں دیکھتا کوئی اسے مال دینے کے وقت یعنی خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے اسے
اور پوچھے گا قیامت کے دن کہ یہ مال تو نے کیوں بانٹا تھا لوگوں کو اور
نہیں سمجھتا
۹،۸ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ ۙ
۱۰ وَھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ ۚ کیا نہیں بنائیں ہم نے دو آنکھیں اس کے
واسطے جو بھلائی برائی کو عالم میں دیکھتا ہے اور زبان اور دو ہونٹ بنائے
جس سے باتیں کرتا ہے اور راہ دکھائی ہم نے اس کو نیکی اور بدی کی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج کر جو پیغمبرؐ کا کہا نہ مانے گا تو
۱۱ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃَ ۖ پھر نہ چڑھا اور نہ گزرا گھاٹی پر یعنی
محنت کی راہ نہ چلا اور مشکل کام نہ کیا۔
۱۲ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَۃُ ؕ اور کیا سمجھا تو کہ کیا ہے گھاٹی یعنی
محنت کی راہ اور مشکل کام کیا ہے
۱۴،۱۳ فَکُّ رَقَبَۃٍ ۙ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ ۙ
۱۵ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَۃٍ ۙ چھڑانا ہے گردن کا یعنی بردہ آزاد کرنا ہے یا
کھلانا ہے بھوک کے دنوں میں یتیم نزدیک کو یعنی کال کے وقت ناتے دار
جو بن باپ کا ہو اُسے کھلانا
۱۶ اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَۃٍ ؕ یا محتاج غریب بیکس کو کھلانا
جو زمین پر پڑا ہو یا بیمار بیکس کی خدمت کرنی اور خبر لینی
ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
۱۷ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَۃِ ؕ پھر ہووے وہ ایمان لانے والوں سے یعنی
بردہ آزاد کرنے والا یا یتیم اور محتاج کا کھلانے والا کافر نہ ہو مسلمان ہووے

ف۱ مکے کے شہر کو اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑائی بخشی ہے مکے کے درمیان میں اپنے نام کا بندوں کی بندگی کرنے کے لیے ایک گھر مقرر کیا بیت اللہ اس گھر کا نام رکھا حج کی جگہ امن وامان کا ٹھکانا کیا جو کوئی اس گھر میں سچی نیت سے جاوے اور داخل ہووے دوزخ کے عذاب سے امن پاوے اور ظاہر کے قتل سے مارنے سے امان میں رہے اس شرف کے ساتھ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہنے سے شرف زیادہ کیا اور فرمایا تو اس شہر میں رہنے والا ہے اس سبب سے اس شہر کی بڑائی ہے ۱۲ ف۲ مکہ میں لڑائی کی قید ہے ہر شخص کو مگر حضرتؐ کو فتح مکہ کے وقت قید معاف ہوئی تھی جو کوئی آپؐ سے لڑا اس کو مارا پھر وہی قید قائم ہے تا قیامت ۱۲ منہ ف۳ یعنی شادیوں میں ماتموں میں نام کی جگہوں میں مال خرچنے کو بڑائی گنتا ہے اور خرچنے کی جگہ اور ہے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

اور آپس میں سکھانے والے ہوں محنت سکھانے والے ہوں غریب پر
رحم کرنے کو تو
۱۸ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ؕ وہی لوگ ہیں داہنی طرف
والے یعنی ان ہی لوگوں کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیں
گے قیامت کے دن
۱۹ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا ہُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ؕ

اور وہ لوگ جنہوں نے نہ مانا ہماری آیتوں کو یعنی قرآن کو جنہوں نے نہ مانا وہی
لوگ بائیں طرف والے ہیں یعنی ان ہی کو اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ملیں گے
عَلَیۡہِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَۃٌ ؕ ان لوگوں پر ہے آگ دہکی
ہوتی یعنی دوزخ میں ایسی جگہ ڈالیں گے انہیں جو وہاں کا
دھواں اندر سے نہ نکلے گا نہ باہر سے ہوا اندر جاوے
گی۔

سورۃ الشمس مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی خمس عشرۃ اٰیۃ

۱ وَالشَّمۡسِ وَضُحٰہَا ۙ قسم ہے سورج کی اور اس کے
دھوپ چڑھنے کی
۲ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىہَا ۙ اور قسم ہے چاند کی جبکہ سورج کے
پیچھے لگا آوے سے جیسے اوّل کی تاریخوں میں
۳ وَالنَّہَارِ اِذَا جَلّٰىہَا ۙ اور قسم ہے دن کی جب روشن
کر دکھادے جہان کو اور اس کا اندھیرا دور کرے
۴ وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰىہَا ۙ اور قسم ہے رات کی جب عالم
کی روشنی ڈھانک لے
۵ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىہَا ۙ اور قسم ہے آسمان کی اور جس
نے اسے بنایا
۶ وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰىہَا ۙ اور قسم ہے زمین کی اور جس
نے اسے بچھایا ہے
۷ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىہَا ۙ اور قسم ہے بدن آدم علیہ
السلام کی اور جس نے اس کو درست اور پورا بنا دیا ہے
۸ فَاَلۡہَمَہَا فُجُوۡرَہَا وَتَقۡوٰىہَا ۙ پھر خبر دی اس نفس
کو گناہوں کی اور برائیوں اسکی اور ڈرنے کی اسکو نیکی کی طرف اور بچنا
گناہوں سے اس کو یعنی سب کچھ جتادیا اور سمجھادیا اس نفس کو یعنی
عقل دی نیکی بدی معلوم کرنے کی اور یہ سب قسمیں اس بات پر
ہیں کہ
۹ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا ۙ بیشک چھٹکارا پایا ہے اس نے

جس نے پاک رکھا اپنے بدن کو گناہوں سے اور نافرمانیوں سے
خدائے تعالیٰ کی
۱۰ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىہَا ؕ اور مقرر خراب و بے نصیب
اور نامراد ہوا وہ کوئی کہ جس نے کھویا اپنے بدن کو گناہ کرکے پھر جو کوئی
گناہ اور نافرمانی کرے گا خدائے تعالیٰ کی اس پر عذاب ہوگا جیسے کہ
۱۱ کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىہَاۤ ۪ۙ جھوٹ جانا قوم ثمود نے
سرکشی اور تکبری اپنی سے صالح علیہ السلام کو یعنی قوم ثمود باغی تھی اور
تکبری میں حد سے گزر گئی تھی اس سبب سے حضرت صالح علیہ السلام
کو کہا کہ تو جھوٹا ہے
۱۲ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىہَا ۪ۙ جس وقت کہ اٹھا بڑا بدبخت ان کا
یعنی قدار بیٹا سالف کا اپنے یاروں سمیت تیار ہوا اونٹنی کے
مارنے کو
۱۳ فَقَالَ لَہُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ نَاقَۃَ اللّٰہِ وَسُقۡیٰہَا ؕ
پھر کہا قوم ثمود کو بھیجے ہوئے خدائے تعالیٰ کے نے یعنی حضرت صالح
علیہ السلام نے کہا ان کو کہ ستاؤ مت خدائے تعالیٰ کی اونٹنی کو اور اس کے
پانی کے پینے کی باری میں خلل نہ کرو نہیں تو تم پر عذاب آوے گا سخت
انہوں نے نہ مانا
فَکَذَّبُوۡہُ فَعَقَرُوۡہَا ۪ۙ پھر قوم ثمود نے جھوٹا جانا حضرت
صالح کو اور کونچیں کاٹیں اونٹنی کی
۱۴ فَدَمۡدَمَ عَلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ بِذَنۡۢبِہِمۡ فَسَوّٰىہَا ۪ۙ

Marfat.com

پھر بھیجا ایک عذاب سخت بھیجا ان پر ان کے پروردگار نے بسبب گناہ ان کے کے پھر ایک سا اور برابر کیا ان کو یعنی چھوٹے اور بڑے غریب اور دولت مند سب کو ایکبارگی مار کر غارت کر دیا

وَلَا یَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ اور نہیں ڈرتا خدائے تعالیٰ آخر کو عذاب کرنے سے کسی بدکار اور گنہگار کے یعنی ایسا کوئی نہیں جو اس کی نافرما[illegible] کے عذاب سے بچ رہے اپنی قوت اور قدرت سے ۱۵ ع ۱۶

سُورَۃُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَهِیَ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

۱ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝ قسم ہے رات کی جب ڈھانک لیتی ہے جہان کو اندھیری سے

۲ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۝ اور قسم ہے دن کی جبکہ ظاہر اور روشن ہوتا ہے اور دور کرتا ہے اندھیرے کو

۳ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ اور قسم ہے اس کی جس نے بنایا نر اور مادہ یعنی آدمؑ اور حواؑ کو اور ان کی اولاد کو اور یہ سب خلقت جس سے پیدا ہوئی اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں کہ

۴ اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ۝ بیشک تلاش اور کام تمہارے ہر طرح بکھرے ہوئے ہیں یعنی بہت طرح کے ہیں پھر ان کے موافق بدلہ ملے گا

۵-۶ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝ پھر جس شخص نے خیرات کی اور ڈرا خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور سچ جانا نیک بات کو جو کلمۂ طیب ہے یا قرآن اور فرمانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہتے ہیں کہ اس سورۃ کی کتنی آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہیں اور کتنی آیتیں امیہ بن خلف کافر کے حق میں ہیں یا ابوجہل کے حق میں

نقل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کے غلام تھے اور ایمان لاتے تھے اور امیہ کافر حضرت بلالؓ کو بیگناہ بسبب ایمان لانے کے بہت عذاب کیا کرتا تھا ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہ میں جاتے تھے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلالؓ کو گرم دھوپ میں زمین پر لٹا کر ایک بڑا پتھر جلتا ہوا ان کی چھاتی پر رکھا ہے اور کہتا ہے کہ بتوں کو سجدہ کر اور خدا جان اور حضرت بلالؓ کہتے ہیں خدائے تعالیٰ ایک ہے یہ حال دیکھ کر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا دل جلا اور کہا کہ اے امیہ حیف ہے تجھے جو ایسے خدائے تعالیٰ کے دوست کو تو عذاب کرتا ہے اس نے کہا کہ اگر تجھے درد آتا ہے تو مجھ سے اس کو مول لے انہوں نے کہا تو کتنے کو دیتا ہے اس نے کہا قنطاس رومی کے بدلے سو قنطاس رومی خوبصورت تھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور دس ہزار دینار کا مالک تھا اور حضرت صدیق اکبر ہمیشہ اس رومی غلام کو کہتے تھے کہ تو مسلمان ہو تو میں تجھے آزاد کروں اور دس ہزار دینار تجھے بخش دوں وہ نہ مانتا تھا اور مسلمان نہ ہوتا تھا اس سبب سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سے بیزار تھے جب وہ بات امیہ سے سنی تو بہت غنیمت جانا اور دل میں خوش ہوئے اور قنطاس رومی کو دس ہزار دینار سمیت امیہ کو دیا اور حضرت بلال حبشیؓ کو لے کر بامید ثواب آخرت کے اسی وقت آزاد کیا سو خدائے تعالیٰ نے یہ آیتیں ان کی شان میں بھیجیں اور خبر دی کہ جو کوئی اپنا مال آخرت کے ثواب کے واسطے دیوے اور بدلہ اس کا پانا آخرت میں سچ جانے تو

۷ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ۝ پھر اس کو سہج میں دیویں گے آسانی کی راہ یعنی ہم وہ کام آسان کریں گے اس پر جس سے بہشت میں جاوے اور خوشی حاصل ہو

۸-۹ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۝ وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۝ اور لیکن جس نے بخیلی کر کے خیرات نہ کی اور بے پرواہی کی اور جھوٹ جانا بھلی بات کو یعنی کلمۂ طیب کو یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کو جھوٹ جانا

۱۰ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ۝ پھر ہم آسان کریں گے اس پر مصیبت

Marfat.com

اور محنت یعنی وہ کام آسان کریں گے کہ جن کاموں سے مصیبت اور
محن وے اور دوزخ میں جاوے
۱۱ غنی عنہ مالہٗ اذا تردّٰی ہ اور نہ بچاوے
گا اور نہ دور کرے گا عذاب کو اس سے اس کا مال جو بخیلی کر کے جمع کیا ہے جبکہ
گر پڑے گا گور میں یعنی مرنے کے بعد یہ مال دنیا کا کچھ کام نہ آوے گا
۱۲ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی ہ بیشک ہم پر ہے راہ بتانا اور بھلا
برا سمجھا دینا
۱۳ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی ہ اور مقرر ہمارے واسطے
ہے یعنی ہم مالک ہیں دنیا کے اور آخرت کے جس کو چاہیں بخشیں
۱۴ فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی ہ پھر ہم ڈراتے ہیں تم کو
آگ بھڑکتی شعلہ مارنے والی سے
۱۵،۱۶ لَا یَصْلٰھَآ اِلَّا الْاَشْقَی ہ الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ہ
نہ اندر آئے گا اس آگ کے مگر بہت بدبخت وہ کہ جس نے جھوٹ
جانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کو اور منہ پھیرا ایمان لانے
سے یعنی کافر ہی اس آگ میں جاوے گا سوائے کافر کے کوئی نہیں
جاوے گا
ع ۱۷

۱۷،۱۸ وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی ہ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ہ
اور جلد دور ہو جاوے گا اس آگ سے وہ ڈرنے والا جس نے اپنا مال دیا
خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور چاہا اس مال اپنے سے پاکیزگی اور ستھرائی
یعنی خوشی خدائے تعالیٰ کی یا بہشت کافر کہتے تھے کہ حضرت بلالؓ کا حق تھا
حضرت صدیق اکبرؓ کے اوپر اس واسطے انہوں نے حضرت بلالؓ کو اس طرح
مول لیکر آزاد کیا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
۱۹ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی ہ نہ تھا کسی کا
نزدیک ابوبکر صدیقؓ کے کچھ احسان جو بدلہ دیتا یہ کافر جھوٹے ہیں ابوبکرؓ
صدیق نے صرف آخرت کی امید پر اسے لیکر آزاد کیا ہے کچھ کسی طرح دنیا
کی اور نام آوری ہونے کی غرض نہ تھی
۲۰ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی ہ مگر صرف واسطے خوشی
خدائے تعالیٰ کے تھا جو پروردگار اس کا بڑا ہے بے نہایت عظمت اور
قدرت سے
۲۱ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ہ اور ہر طرح راضی ہوگا خدائے تعالیٰ صدیق
اکبرؓ سے اور دیوے گا خدائے تعالیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو آخرت میں جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ اٰیَۃً

کہتے ہیں کہ کتنے دن گذرے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس حکم خدائے تعالیٰ کا نہ لائے کافروں نے طعنے شروع
کیئے اور لگے کہنے کہ خدائے تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑا اور
بیزار ہوا تب خدائے تعالیٰ نے یہ سورۃ بھیجکر انہیں جھوٹا کیا کہ
۱،۲ وَالضُّحٰی ہ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ہ قسم ہے دن چڑھتے کی کہ
جب دھوپ پھیل جاتی ہے اور قسم ہے رات کی کہ جس وقت اندھیرا ہوتا ہے
۳ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ہ نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے
پروردگار نے اور نہیں بیزار ہوا تجھ سے یہ کافر جھوٹے ہیں
۴ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ہ اور ہر طرح آخرت
یعنی وہ جہان بہتر ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے
۵ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ہ اور جلد ہوگا جو بخشے
گا تجھ کو پروردگار تیرا ایسی چیز کہ پھر تو راضی ہوگا یعنی خدائے تعالیٰ
ایسا کچھ تجھے بخشے گا جو پھر کسی چیز کی آرزو نہ رہے گی اور یاد کر اس وقت
کو اور سمجھ کہ

Marfat.com

۶ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ اے کیا نہ پایا تجھ کو تیرے
پروردگار نے بن باپ[ف۱] کا پھر تجھے مکان دیا رہنے کو دادا عبدالمطلب
کا گھر جو اس نے محبت اور شفقت سے تجھے پرورش کیا
۷ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ اور پایا تجھ کو تیرے پروردگار
نے راہ بھولا ہوا شام سے مکے کے آنے کے وقت پھر راہ دکھائی تجھے
۸ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ اور پایا تجھ کو مفلس اور
بے خرچ پھر دولت مند کیا تجھ کو بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال سے
۹ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ پھر تو کسی بن باپ کو
مت جھڑکی دے اور غصہ نہ کر ہرگز
۱۰ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ اور کسی مانگنے والے کو شور
مت کر اور ناامید نہ کر یعنی کچھ دیا کر فقیر محتاج کو اور یتیم کو دلاسا
دے اور پیار کیا کر
۱۱ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ ع ۱ ۱۸
اور نعمتیں اپنے پروردگار کی یاد کر جو کیا کیا نعمتیں خدائے
تعالےٰ نے تجھ پر انعام کی ہیں جو کسی رسول اور پیغمبر کو
ایسی نعمتیں عطا نہیں کیں۔

سُورَةُ الانشراح مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

۱ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ اے کیا ہم نے نہیں کھولا[ف۲]
تیرے واسطے تیرے سینے کو تو ہمارے اسرار اور بھید ہماری قدرت
کے سماویں اس میں
۲ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ
۳ ظَهْرَكَ ۝ اور رکھ لیا ہم نے یعنی اتار لیا اور ہلکا کیا ہم نے بوجھ
تیرا وہ بوجھ کہ جس سے بھاری تھی پیٹھ تیری یعنی کافر جو ستاتے تھے
اور دکھ دیتے تھے وہ غم اور الم دور کیا تجھ سے
۴ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور بلند کیا تیرے واسطے ہم نے
نام تیرا یعنی قیامت تلک اذان میں نام تیرا پکارا کریں گے
اونچے مکان میں کھڑے ہو کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو صبر کر
۵ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ پھر بے شک مشکل اور سختی
کے ساتھ آسانی ہے
۶ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ مقرر سختی اور مشکل کے ساتھ آسانی
اور آرام ہے یہ دونوں آگے پیچھے چلی آتی ہیں
۷ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ پھر جب فارغ ہو اور
چھوٹے تو لوگوں کی صحبت سے اور نصیحت کرنے سے تو پھر
محنت کھینچ اور مشغول ہو دل سے عبادت میں
۸ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ اور اپنے پروردگار کی ع ۱ ۸ ۱۹
طرف رغبت کر اور متوجہ ہو سب لوگوں کو دنیا کے اور
تمام کاموں کو چھوڑ کر جان اور دل سے اپنے پروردگار
کی یاد کر

سُورَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

۱ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ قسم ہے انجیر[ف۳] کی اور قسم ہے زیتون
کی ان دونوں درختوں کی قسم ہے

ف۱ جب حضرتؐ کا باپ مرگیا پیٹ میں چھوڑ کر دادا نے پالا وہ مرگیا آٹھ برس کا چھوڑ کر چچا نے پالا جب تک جوان ہوتے ۱۲ منہ

ف۲ یعنی حوصلہ کشادہ دیا اتنا بڑا کام اٹھانے کو اور ظاہر میں بھی فرشتوں نے حضرت کا سینۂ مبارک چاک کیا دل میں سے سیاہی نکال کر دھو ڈالا ۱۲ منہ بعض علماء نے کہا ہے کہ جو کوئی اس سورۃ کو تین بار اور فاتحہ کو ایک بار اور انا انزلنا گیارہ بار پڑھے گا اللہ فتح بغیر تعب عطا کرے گا باذن اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ رح

ف۳ انجیر اور زیتون کے دو باغ ہیں دو پہاڑ پر بیت المقدس کے پاس وہ مکان برکت کا ہے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

٢ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ اور قسم ہے طور سینا کی طور سینا نام اس
پہاڑ کا ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام جا کر خدائے تعالیٰ سے
باتیں کرتے تھے
٣ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ اور قسم ہے اس شہر امن
دیتے ہوتے کی یعنی مکہ کی قسم ہے جس میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہیں سو مکے میں لڑائی اور تلوار چلانا حرام ہے اور
یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ
٤ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۙ
بیشک جو ہم نے پیدا کیا آدمی کو بیچ بہت اچھی صورت بنانے کے
یعنی آدمی کو سب حیوانوں میں خوبصورت بنایا ہے
٥ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ پھر ہم نے اس کو پھیر
دیا یعنی ڈال دیا ہم نے اسے نیچے سب نچلوں ف سے یعنی سب سے
خوبصورت بنا کر سب سے نیچے بھیجا
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
٦ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ مگر ان لوگوں کو جو ایمان لاتے خدائے تعالیٰ
پر اور اس کے پیغمبر کو سچا جانتا اور اس کا حکم بجالاتے اور نیک
کام کیئے پھر ان لوگوں کو ہے بدلہ کم نہ ہونے والا یعنی ایمان
اور نیک کاموں کے بدلے ایسی نعمت دیویں گے جو کبھی
کم نہ ہوگی
٧ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۭ پھر کس چیز کو جھوٹ
جانتا ہے تو اے منکر قیامت کے پیچھے ظاہر ہونے ایسی دلیلوں کے اور
انصاف کے
٨ ع اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۧ اے کیا نہیں ہے خدائے تعالیٰ سب حاکموں سے بہت اچھا حاکم
کہ جو چاہے سو کرے اس سورۃ کو پڑھ کر کہے کہ بلیٰ قادرین یعنی ہاں ہے تو قدرت رکھنے والا سب چیز پر

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

کہتے ہیں کہ پہلے پہل جو قرآن اترنا شروع ہوا تو اول پانچ
آیتیں اس سورت کی آئیں تھیں سو بیان اس کا یوں ہے کہ ہمیشہ سے
حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پہاڑ کی کھوہ میں جو اس
کا نام غارِ حرا تھا اس میں اکیلے جا کر خدائے تعالیٰ کی بندگی کیا کرتے
تھے ایک دن یکایک وہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام نظر آئے
اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ نے تیرے پاس
مجھے بھیجا ہے کہ میں تجھے خبر دوں کہ تو رسول اللہ تعالیٰ کا ہے اس
امت پر پھر کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہ اِقْرَاْ یعنی پڑھ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ یعنی میں پڑھا
ہوا نہیں ہوں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انہوں کے دونوں بازو
پکڑ کر پھر کہا کہ اقرأ انہوں نے پھر وہی کہا کہ ما انا بقاری پھر حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے انہیں زور سے پکڑ کر ہلایا اور وہی کہا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بےہوش ہوئے پھر جب حضرت کو ہوش آیا تو پھر
حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ
١ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ پڑھ ساتھ نام اس
پروردگار کے جس نے تجھے پیدا کیا اور سارے عالم کو اور
٢ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ پیدا کیا آدمی کی خلقت کو جمے
ہوتے لہو کی بوٹی سے اور
٣،٤ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ
پڑھ جو اور پروردگار تیرا بہت بڑا ہے سب بڑوں سے وہ خدائے تعالیٰ
جس نے سکھایا لکھنا قلم سے لکھنے والوں کو اور علم کو قید کیا کتابوں میں لکھنے
سے کہتے ہیں کہ اول حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھا ہے ان سے پہلے
کوئی لکھنا نہ جانتا تھا اور خدائے تعالیٰ نے
٥ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۭ سکھایا آدمی کو اور وہ

ف یعنی اس کو لائق بنایا فرشتوں کے مقام کا پھر جب منکر ہوا تو جانوروں سے بدتر ١٢ منہ رح

Marfat.com

خبر دی جو نہ جانتا تھا
۶ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ۙ سچ ہے کہ بیشک آدمی یعنی
ابوجہل ہر طرح حد سے باہر گیا ہوا ہے تکبری میں یعنی حد سے زیادی
تکبری کرتا ہے
۷ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ اس سبب سے جو دیکھتا ہے وہ اپنے
تئیں دولت مند اور یہ تکبری کرنا دولت پر بہت برا ہے کس واسطے کہ
۸ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ بیشک طرف پروردگار تیرے کے
پھر جانا ہے سب کو وہاں دولت کچھ کام نہ آوے گی مگر جو بھلے اور
نیک کام کئے ہوں گے وہی کام آویں گے اس وقت کہتے ہیں ابوجہل
لعین نے کہا تھا کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد مکہ میں نماز پڑھتے
دیکھوں تو ایسا برا سلوک کروں جو پھر اس میں جان باقی نہ رہے ایک
دن حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مسجد میں نماز پڑھتے تھے جو
اس لعین کو خبر پہنچی اور بے ادبی کا ارادہ کر کے آیا پاس آن کر الٹا بھاگا
اور رنگ زرد ہو گیا اور کانپنے لگا لوگوں نے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا کہا
میں نے اپنے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ میں ایک کھائی آگ
کی بھری ہوئی دیکھی اور اس میں ایک اژدہا منہ پھاڑے ہوئے نظر آیا
جو دوڑا میری طرف اس سبب سے بھاگا میں یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوجہل نہ بھاگتا اور آگے قدم
رکھتا تو فرشتے اسے پکڑ کر آگ میں ڈالتے اتنے میں یہ آیت اتری کہ
۹،۱۰ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ اے
دیکھا تو نے اس کو جو منع کرتا تھا بندۂ خاص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کہ جس وقت نماز پڑھتا تھا
۱۱ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰىٓ ۙ اَوْ اَمَرَ
۱۲ بِالتَّقْوٰى ؕ اے دیکھا تو نے اگر ہوتا وہ نماز کا منع کرنے والا اوپر
سیدھی راہ کے یا کہتا لوگوں کو نصیحت کر کے کہ ڈرو
۱۳ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ کیا دیکھتا ہے تو کہ اگر
تجھے اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن کو جھوٹ جانا ابوجہل نے اور
منہ پھیرا ایمان سے تو کیسے عذاب کے لائق ہوا
۱۴ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ اے کیا نہیں جانتا

ابوجہل وہ کہ بیشک خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے اس کے کاموں کو اور جانتا
ہے اس کے ارادے اور خواہش کو کہتے ہیں کہ لفظ بان اللہ یری سے
وعدہ رحمت کا بھی اور عذاب کا بھی معلوم ہوتا ہے یعنی اے بندگی
کرنے والے بندگی کر جو خدائے تعالیٰ تجھے دیکھتا ہے اور اے گنہگار
توبہ کر جو خدائے تعالیٰ تجھے دیکھتا ہے نقل ہے کہ پھر ایک بار حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابوجہل نے نماز پڑھتے دیکھا اور کہا کہ میں نے
تجھے منع نہیں کیا کہ نماز نہ پڑھا کر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ابوجہل کو بہت ڈرایا دنیا اور آخرت کے عذاب سے ابوجہل نے
کہا کہ تو مجھے ڈراتا ہے جو کئی مفلس اور غریب تیرے رفیق ہیں اور میرے
یار مجلس کے سب اشراف اور دولت مند ہیں اتنے میں یہ آیت اتری
کہ
۱۵ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ سچ ہے
کہ اگر ابوجہل نہ مانے تیرا کہنا اور موقوف نہ کرے دکھ دینا تیرا اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر طرح پکڑ کر کھینچوں گا میں اس کے ماتھے
کے بال
۱۶ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ ماتھا جھوٹے گنہگار کا یعنی
اس جھوٹے گنہگار کے ماتھے کے بال پکڑ کر گھسیٹتا ہوا دوزخ میں
ڈالوں گا
۱۷ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ پھر گو پکارے ابوجہل اپنے یاروں کو
مجلس کے کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ وہ آپ عذاب میں گرفتار ہوں گے
اپنے گناہوں کے سبب
۱۸ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ جلد ہوگا جو ہم پکاریں گے دوزخ
کے دربانوں کو تو ابوجہل کو لے جاویں گے دوزخ میں پکڑ کر زور سے
كَلَّا ؕ نہ وہ سچ ہے جو وہ سمجھتا ہے کہ رفیق اور دوست اس وقت
کام آویں گے۔
۱۹ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ تابعداری مت کر اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کا کہا مت مان اور خدائے تعالیٰ کی
بندگی کر اور نماز پڑھ اور سجدہ کیا کر ہمیشہ خدائے تعالیٰ کو اور نزدیک ہو اور پاس پہنچ
نماز اور سجدہ کی راہ سے۔ یہ سجدہ چودھواں ہے اور آخری ہے قرآن شریف کے سجدوں سے۔

Marfat.com

سورۃ القدر مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی خمس اٰیات

ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابوں سے کہا کہ ایک
ایک آدمی نے بنی اسرائیل کی قوم سے ہزار ہزار مہینے ہتھیار باندھ کر
خدائے تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے لڑائی کی ہے اصحابوں نے تعجب
سے افسوس کھا کر کہا کہ ہمیں ایسی چھوٹی عمر میں وہ نعمت بڑی کیونکر
نصیب ہو خدائے تعالیٰ نے یہ سورۃ بھیجی کہ
۱ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ ہم نے نیچے
بھیجا قرآن کو بیچ رات قدر کے یعنی اس رات کی بڑی عزت اور
مرتبہ ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سو اس رات قرآن شریف کو لوح
محفوظ سے بھیجا پہلے آسمان پر جس میں چاند ہے پھر وہاں سے ایک
ایک آیت یا ایک ایک سورۃ جس قدر ضرور ہوتا تھا حضرت جبرئیل
علیہ السلام حکم الٰہی سے لاتے تھے سو وہ تئیس برس میں سب اتر چکا
زمین پر
۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۗ اور کس چیز نے
جتایا تجھے کہ کیا ہے شب قدر
۳ وقف النبی علیہ السلام لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۗ شب قدر
بہت اچھی ہے ہزار مہینے سے خدائے تعالیٰ کے نزدیک یعنی بنی اسرائیل
جو ہزار مہینے خدائے تعالیٰ کی راہ میں لڑتے تھے اور خدائے تعالیٰ
نے .... اس محنت اور جان دینے کا بدلہ جو انہیں دیا ہے اگر اس
رات کو پاوے اور خدائے تعالیٰ کی بندگی کرے تو اتنا ہی ثواب
اس کو ملے بلکہ اس سے زیادہ خدائے تعالیٰ اسے ثواب دیوے
اپنے فضل اور کرم سے
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا اترتے ہیں سب
فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اس رات کو اترتے
ہیں اور ساری زمین پر پھر جاتے ہیں اور یہ سب فرشتے اور
روح فرشتہ نیچے اترتے ہیں
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ ساتھ حکم پروردگار اپنے ۴
کے واسطے سب کام بڑوں کے
سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۠ سلامتی ہے اس رات کو سب ۵ ع ۱ ۲۲
آفات اور بلیات سے اور بہت نعمتیں اترتی ہیں اس رات جب تلک ظاہر ہووے
روشنی فجر کی یعنی ساری وہ رات سب آفتوں سے امن میں ہے

سورۃ البینۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی ثمان اٰیات

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے کتاب
والوں سے یعنی یہودی اور نصرانی اور مشرک چھوڑنے والے اپنے
دین کے نہ تھے
۱ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۙ جب تک کہ ان کے پاس
آیا دین روشن یعنی جب تک قرآن نہ اترا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نہ پیدا ہوئے تھے تب تک یہ سب یہود اور نصاریٰ اور مشرک
اپنے دین پر تھے جب یہ قرآن اترا اور پیغمبر پیدا ہوئے جسے خدائے
تعالیٰ نے توفیق دی وہ مسلمان ہوا اور باقی حسد سے خراب ہوئے
اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِیْهَا ۲
كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ۗ بھیجا ہوا ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو پڑھتا ۳
ہے اپنی امت کے آگے کتابیں یا سورتیں پاکیزہ اور ستھری سب
عیبوں سے سو اس میں لکھا ہوا ہے سچ اور درست جو کوئی بات
اس میں نکمی نہیں
وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ۗ اور نہ ہوتے تھے جدا جدا دین میں ۴
جو دیئے گئے تھے کتاب مگر پیچھے اس کے کہ آیا ان پاس دین روشن

Marfat.com

یعنی جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا نہ ہوئے تھے تو سب
یہود اور نصاریٰ سچ جانتے تھے کہ آخری زمانے کا ایک پیغمبر پیدا ہوگا
اور اس کے پیدا ہونے کا وقت نزدیک ہے یہ ان کی کتابوں میں لکھا
تھا پھر جب حضرت پیدا ہوئے تو حسد سے ایمان نہ لاتے اور جدا جدا
دین اختیار کیا

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا
۵ الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اور نہیں کہا کسی
کتاب والے کو مگر یہی کہ بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی پاک کرکے اپنے
دین کو خدائے تعالیٰ کے واسطے سب دینوں سے پھر کر اور سب دینوں
کو چھوڑ کر خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جانو اور نماز پڑھو ہمیشہ پانچوں
وقت کی اور زکوٰۃ دو مال کی اور یہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
درست اور مضبوط ہے یعنی توراۃ اور انجیل میں بھی لکھا ہے کہ خدائے
تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور ایک جانو خدائے تعالیٰ کو اور
آخری زمانہ کے پیغمبر کا دین سچ ہے اسے قبول کرو

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ
۶ الْبَرِيَّةِ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور ایمان نہ لائے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہود اور نصاریٰ کی قوم جو شریک کرتے ہیں
خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی کو یعنی بتوں کو پوجنے والے بھی دوزخ کی
آگ میں ہوں گے ہمیشہ رہیں گے اسی آگ میں وہی لوگ بہت بری
پیدائش اور بہت بری خلقت ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
۷ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ بیشک وہ لوگ جو
ایمان لائے اور کیے کام اچھے وہی لوگ ہیں بہت اچھی
پیدائش اور اچھی خلقت

جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ۭ بدلہ ہے ان لوگوں کا ان کے خدائے تعالیٰ کے
پاس سو وہ بدلہ باغ ہیں نعمتوں کے بھرے ہوئے جو کبھی
کم نہ ہوں بہتی ہیں ان باغوں میں درختوں اور محلوں
کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے وہ ایمان لانے والے ان
باغوں میں جو کبھی وہاں سے نہ نکلیں گے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ خوش
رہے گا خدائے تعالیٰ ان لوگوں سے اور ان کی بندگی
قبول کرے گا اور وہ راضی ہوں گے خدائے تعالیٰ سے
اور ہمیشہ عیش کیا کریں گے اور یہ بہشت عدن اور وہاں
کی نعمتیں

۸ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ واسطے اس شخص کے ہیں
جو ڈرے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور اس کے سب حکم
بجا لاوے اور نافرمانی نہ کرے اور تابعداری کرے اس کے بھیجے
ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

ع ۸ ۲۲

سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَھِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ

۱ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ جس وقت ہلائی جاوے گی زمین ہلانا اس کا یعنی بڑا بھونچال آوے گا نزدیک قیامت کے

ف اذا زلزلت اس کو حدیث انس میں ربع قرآن فرمایا ہے اخرجہ الترمذی وقال حسن لیکن مسلم نے کتاب التمیز میں اس حدیث پر تکلم کیا ہے اس کی سند میں سلمۃ بن وردان ضعیف ہے یحییٰ ابن معین نے کہا لیس حدیثہ بذلک یہی حال دوسری حدیث ابن عباس کا ہے اس میں اس سورۃ کو برابر نصف قرآن کے کہا ہے رفعہ اور رواہ الترمذی والحاکم مگر ترمذی نے غریب اور حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے لیکن اس کی سند میں یمان بن مغیرہ عنزی سخت ضعیف ہے حاکم سے تصحیح کرنا اس کا تعجب ہے یہ فضیلت اسلیے ہے کہ یہ سورۃ مشتمل ہے احوال آخرت پر اور آخرت بہ نسبت احوال دنیا کے نصف ہے اور اس سورۃ میں یہ آیت ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ۝ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ۝ ظاہر یہ ہے کہ اس راز کا علم الٰہی کو ہے ہم مکلف ساتھ اس علم کے نہیں ہیں ۱۲

Marfat.com

جو سب عمارتیں گریں گی اور زمین پھٹے گی
۲ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ اور باہر لاوے گی زمین
بھاری بوجھ اپنے یعنی جتنے مردے اور خزانے اس میں گڑے ہیں
سب باہر ڈالے گی
۳ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ اور کہے گا آدمی یعنی سب آدمی
کہیں گے یہ حال دیکھ کر جو کیا ہوا زمین کو جو اس میں سے خزانے نکلنے
لگے
۴ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ اس دن زمین باتیں کرے گی
خبریں دیوے گی جو کچھ اس پر گزرا ہوگا اور جو کچھ اس میں چھپا ہوگا ان
سب کی خبر کہے گی خدائے تعالیٰ اسے زبان دیوے گا
۵ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۙ سبب اس کے جو پروردگار تیرا
حکم کرے گا زمین کو جو خبریں کہہ اور باتیں کر
۶ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۙ
اس دن پھر پھریں گے لوگ حساب دینے کی جگہ سے کوئی کہیں جاوے
گا کوئی بائیں طرف کوئی داہنی طرف کو پھرے گا دیکھیں گے سب لوگ
کیے ہوئے اپنے کاموں کو ہر ایک جو کچھ دنیا میں نیکی و بدی کی ہوگی
سب ان کے آگے آوے گی
۷ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۙ پھر جس نے
کی برابر ننھی چیونٹی کے نیکی اور بھلائی بدلہ دیکھے گا اس کا
۸ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۙ اور جس کسی نے
برابر ننھی چیونٹی کے برا کام کیا دیکھے گا بدلہ اس کے برابر
تول کے۔

ع ۸ / ۲۴

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بیٹے عمر انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو کتنے صحابیوں پر سردار کر کے بنی کنانہ کی قوم پر بھیجا تھا
اور فرمایا کہ فلانے دن صبح کے وقت ان کو جا کر لوٹنا اور اس دن مقرری
یہاں پھر آیو یہ بات انہوں نے قبول کی اور موافق حکم کے کیا اور
پھر آنے کے وقت راہ میں ایک نالہ چڑھا تھا اس سبب سے دیر ہوئی
اور وعدہ مقرری پہ مدینے میں نہ پہنچے منافق لوگ طعنے شروع کر کے
کہنے لگے کہ وہ سب مارے گئے ان میں سے کوئی نہ بچا جو ان کی خبر لاتا
اس بات سے مسلمان غمگین ہوتے خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسلی
کے واسطے یہ سورۃ بھیج کر ان سواروں کی خبر دی
۱ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ قسم ہے گھوڑوں چلنے والوں کی جو وقت
دوڑنے کے ہانپتے تھے اور ہنہناتے تھے
۲ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ پھر باہر لانے والے آگ کے پتھر
میں سے اپنے قدم سے آگ باہر لانا خوب
۳ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ پھر قسم ہے صبح کے وقت لوٹنے والوں کی
یعنی منذر انصاری اور اس کے ہمراہیوں کی
۴ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ پھر اٹھایا ان گھوڑوں نے فجر ہی گرد اور
غبار گرد اس قبیلہ بنی کنانہ کے
۵ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ پھر آ لیا اسی وقت سب دشمنوں کو
دین کے سے اور لوٹا ان کو
۶ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ بیشک آدمی یعنی منافق اپنے
پروردگار کے تئیں ناشکری کرنے والا ہے
۷ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ اور بے شک وہ اوپر ان باتوں
کے گواہ ہے
۸ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۙ اور بیشک وہ واسطے محبت
مال کے سخت ہے یعنی بہت دوستی رکھتا ہے مال سے
۹ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ اے کیا نہیں جانتا
کہ جس وقت اٹھے گا اور باہر نکلے گا جو کچھ ہے گوروں میں یعنی جبکہ سب مر کے
زمین میں سے زندہ ہو کر اٹھیں گے حساب دینے کو
۱۰ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ اور موجود اور ظاہر ہوگا جو کچھ ہے
سینوں میں بھید یعنی نیکی اور بدی اور حسد اور بخل اور کینہ مسلمانوں کا اور

Marfat.com

محبت دولت کی دلوں میں جو سب ظاہر ہوگی اور بدلہ سب کا ہر ایک
چیز کے برابر اس دن ملے گا
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۟ بیشک پروردگار ان ۱۱
کا ان کے کاموں سے اور ان کی باتوں سے اس دن خبر رکھنے والا
ہے یعنی کسی چیز کا بدلہ موقوف نہ کرے گا اور کوئی نہ بھولے گا
اور بدلہ دینے کی قدرت رکھتا ہے۔
ع ۱۱/۱ ۲۵

سورۃ القارعۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی احدیٰ عشرۃ اٰیۃ

۱،۲ اَلْقَارِعَةُ ۟ مَا الْقَارِعَةُ ۟ دن کوٹنے والا کیا ہے
دن کوٹنے والا
۳ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۟ اور کس چیز نے جتایا
تجھ کو کہ کیا ہے دن کوٹنے والا قارعہ نام ہے قیامت کے دن،
جو کوٹے لوگوں کے دلوں کو ہولوں سے اور ڈر سے
۴ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۟
جس دن ہوویں گے سختی قیامت کی سے لوگ جیسے پھنگے پھیلے ہوتے
حیران پریشان خراب حال
۵ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۟ اور ہوں
گے پہاڑ اس دن خوف الٰہی سے جیسے اون یا روئی رنگین دھنکی ہوتی
یعنی جیسے دھنیا روئی دھنکتا ہے اور اس کے دھننے سے روئی اڑتی
ہے ویسا ہی پہاڑوں کا حال ہوگا

۶ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۟ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ
۷ رَّاضِيَةٍ ۟ پھر جس کا اس دن بھاری ہوگا پلہ ترازو کا نیک کاموں سے
پھر وہ اچھی گزران میں ہوگا قیامت کے دن ترازو کھڑی ہوگی اور ہر
آدمی کی نیکیاں ایک پلہ میں اور بدیاں دوسرے پلہ میں رکھ کر
تولیں گے پھر جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ ہمیشہ عیش کرے گا۔
۸ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۟ فَاُمُّهٗ
۹ هَاوِيَةٌ ۟ اور جس کا نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا پھر ہوگی جگہ رہنے اس
کے کی ہاویہ وہ دوزخ میں ایک مکان ہے اس کا نام ہے ہاویہ
۱۰،۱۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۟ نَارٌ حَامِيَةٌ ۟
اور تجھے کس چیز نے جتایا جو کیا ہے ہاویہ ایک آگ
ہے بہت تیز خوب جلانے والی
ع ۱۱/۱۰ ۲۶

سورۃ التکاثر مکیۃ[1] | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی ثمان اٰیات

کہتے ہیں کہ عبد مناف کی اولاد اور بیٹے سہیم کے یہ دونوں فرقے
آپس میں اپنی شیخی اور بڑائی کرتے تھے اور ہر ایک فرقے کے لوگ
کہتے تھے جو ہماری قوم کے لوگ بہت ہیں جب حساب کیا تو عبد مناف
کی اولاد کے لوگ بہت ہوئے بیٹے سہیم کی قوم نے کہا کہ ہمارے
لوگ پہلے مسلمان ہونے سے بہت موتے ہیں جب مردوں اور
زندوں کو ملا کر شمار کیا تو بیٹے سہیم کی قوم کے لوگ بہت ہوتے
خدائے تعالیٰ نے یہ سورۃ بھیجی کہ
۱،۲ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۟ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۟
مشغول کیا تم کو بڑائی کرنی بہت ہونے قوم کی نے یہاں تک کہ قبرستان
تک پہنچا اور مردوں کو بھی شمار میں کیا
كَلَّا نہ یہ کام کی بات ہے جو کرتے ہو
۳،۴ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۟ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۟

[1] سورۃ الھٰکم التکاثر حدیث ابن عمر میں مرفوع آیا ہے کیا تم میں کوئی ہر دن میں ہزار آیت نہیں پڑھ سکتا کہا اتنا کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا الھٰکم التکاثر نہیں پڑھ سکتا اخرجہ الحاکم منذری نے کہا کہ رجال اس کے اسناد کے ثقات ہیں مگر عقبہ کہ میں اس کو نہیں پہچانتا ہوں ۱۲

Marfat.com

جلد ہوگا جو جانو گے آخر کو یہ بڑائی کرنا اور بہت ہونا قوم کا مرنے
کے وقت پھر سچ ہے جو جلد ہوگا جو جانو گے تقصیر اور بیوقوفی اپنی
اور پچھتاؤ گے
كَلَّا یہ نہ چاہیے کہ بڑائی کرو اپنی
۵ لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ ہر طرح جانو گے اپنا مال
جاننا سچ اور درست جو کچھ شبہ اور شک نہ رہے گا اس وقت کچھ بڑائی
اور بہت ہونا لوگوں کا کچھ کام نہ آوے گا

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ۶،۷
ہر طرح دیکھو گے دوزخ کو پھر ہر طرح مقرر دیکھو اپنی آنکھوں سے صریحاً
اور بعد حساب کے قیامت کو سب نیک اور بد خلقت دوزخ پر سے
چلے جاویں گے اور دیکھیں گے اچھی طرح ظاہر کھلا ہوا
ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ پھر ہر طرح ۸ ع
پوچھا جاوے گا اس دن نعمتوں سے دنیا کی جو عیش کیے تھے سب کا
حساب لیا جاوے گا

سورۃ العصر مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی ثلث ایات

۱،۲ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ قسم ہے زمانے
کی یا عصر کی نماز کی کہ بیشک آدمی ہر طرح نقصان میں ہے بسبب
آرزو اور محبت دنیا کے
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ لوگ
جو ایمان لاتے ہیں اور کرتے ہیں اچھے کام
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ اور نصیحت کرتے ہیں آپس میں ساتھ
اچھی بات کے جو تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ اور نصیحت کرتے ہیں آپس میں ساتھ ۳ ع

ساتھ صبر کے یعنی نصیحت کرتے ہیں کہ بندگی خدائے تعالیٰ کی کرو اور
گناہوں سے بچو کہتے ہیں کہ لفی خسر ابوجہل لعین کے حق
میں ہے اور اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کی شان میں ہے اور وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ کی شان میں ہے اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اور وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خصلت ہے رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین ۝

سورۃ الھمزۃ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی تسع ایات

کہتے ہیں کہ اخنس بیٹا شریق کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روبرو
کہتا اور ولید بیٹا مغیرہ کا پیچھے زبون کہتا تھا خدائے تعالیٰ ان کے حق
میں فرماتا ہے کہ
وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ افسوس اور خرابی ہے ہر عیب ۱
کرنے والے کو اور غیبت کرنے والے کو یا طعنہ دینے والے کو جو حلق
سے یا آنکھ سے اشارہ کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنہ سے
الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ اور عیب کرنے والا ۲
جو جمع کرتا ہے مال کو اور گن گن کر رکھ چھوڑتا ہے

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ سمجھتا ہے اور گمان کرتا ہے ۳
کہ وہ مال جمع کیا ہوا ہمیشہ رہے گا اس کا اس کے پاس
كَلَّا نہ وہ بات ہے جو اس نے سمجھی ہے کہ مال جمع کیا ہوا اس کے
کام آوے گا مرنے کے بعد بلکہ
لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ ہر طرح ڈالا جاوے گا یعنی ۴
ڈالیں گے اُسے حطمہ میں ایک مکان ہے دوزخ میں جو اس کا نام حطمہ
ہے
وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ کس چیز نے جتایا تجھ کو جو کیا ۵

Marfat.com

ہے حطمہ

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ۗ ۶،۷

ایک آگ ہے بھڑکائی ہوئی خدائے تعالیٰ کی وہ آگ جو ظاہر ہوگی اور غالب ہوگی دلوں پر کافروں کے جو ہمیشہ ان دلوں میں بُرے گمان اور خیال اور حسد اور دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مومنوں کی

بھری ہوئی رہتی ہے

اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۠ ۸،۹ ع ۱ ۲۹

بے شک وہ آگ کافروں کے اوپر بندھی ہوئی ہے لمبے ستونوں میں یعنی اس مکان کا دروازہ ستونوں لمبوں سے بند ہے مضبوط جو کسی طرح نہ کھلے گا کہ اس میں سے کافر نکل سکیں

سورة الفیل مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — وھی خمس آیات

صحیح روایت سے نقل ہے جو ابرہہ بیٹا سیاح کا نجاشی بادشاہ حبش کی طرف سے یمن کا حاکم تھا جب موسم حج کا آیا قافلے ہر طرف سے مکے کو جانے لگے ابرہہ نے معلوم کیا کہ ان لوگوں کی غرض زیارت مکہ ہے اسے حسد آیا اور چاہا کہ ویسا ہی ایک اور مکان بناوے اور جو کچھ حاجی نذر لاتے ہیں وہ سب آپ لیوے یہ دل میں مقرر کر کے ایک مکان بنایا سنگ مرمر کا اور نگینے اس میں لگائے اور جڑاؤ کیا اور بہت اچھا اور پاکیزہ اور خوبصورت تیار کیا اور اس کا نام کلیسائے قلیس رکھا اور سب لوگوں کو کہا کہ اسی کو طواف کیا کرو اور مکہ کی زیارت چھوڑو اگرچہ یہ اس کا پوچنا قریشیوں کو بُرا لگتا تھا لیکن ناچاری سے چپ تھے ایک شخص بنی کنانہ کی قوم سے اس کلیسا میں جا کر خادم بنا اور اسی میں رہنے لگا ایک دن وقت پا کر...... اس کلیسا کو بہت سی گندگی مل کر بھاگ گیا یہ خبر سب طرف مشہور ہوئی لوگوں نے اس کی زیارت موقوف کی اور دل سب کا بیزار ہوا جب یہ بات ابرہہ نے سُنی بہت اسے غصہ آیا اور کہا یہ قریشیوں کی شرارت ہے پھر لشکر اور ہاتھی لیکر واسطے ڈھانے مکہ معظمہ کے کوچ کیا اور ایک بہت بڑا ہاتھی تھا محمودہ نام اسے سب ہاتھیوں کے آگے کیا مکہ کے نزدیک آن کر سارے قریشیوں کے اونٹ دنبے بکریاں سب کو لوٹ لیا اور مکے کے اشراف بھاگ کر پہاڑوں پر چڑھ گئے اور ابرہہ صبح کے وقت سے فوج لیکر آیا اور ہاتھیوں کو آگے کیا اور محمودہ ہاتھی کو سب ہاتھیوں کے آگے کیا کہ مکے کے ڈھانے کا ارادہ کر کے اس پر سوار ہوا جب شہر کے پاس پہنچا محمودہ شہر کی طرف سے منہ پھیر کر لشکر کی طرف چلا اور سب ہاتھی اس کے پیچھے چلے مہاوتوں نے بہتیرا پھیرا ہرگز ہاتھی مکے کی طرف نہ پھرے ابرہہ حیران اور ناچار ہوا اور قریش پہاڑوں پر چڑھے ہوئے تماشا دیکھتے تھے جو آخر کو کیا ہوگا جو یکایک دریا کی طرف سے ایک ٹکڑی جانوروں کی پیدا ہوئی جو رنگ ان کا سیاہ اور گردن سبز تھی ان جانوروں نے آن کر اس سارے لشکر کو مار ڈالا جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

۱ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۠ اے کیا نہیں دیکھا تو نے یا نہیں جانتا تو جو کیسا کام کیا تیرے پروردگار نے ہاتھیوں والوں سے یعنی ابرہہ اور اس کے لشکر سے

۲ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۙ اے کیا نہ کیا ان کے مکر کو خرابی در خرابی میں یعنی وہ جو مکے کے ڈھانے کو آئے تھے ان کا کیا حال کیا

۳ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۙ اور بھیجا ابرہہ کے لشکر پر دریا کے کنارے سے اُڑنے والے جانوروں کو گروہ گروہ ٹکڑیوں کی ٹکڑیاں کہتے ہیں کہ چونچ ان کی زرد اور پنجے ان کے کتے کے سے تھے اور سر باز یا شکرہ کا سا تھا ان جانوروں کا سو وہ جانور

۴ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ پھینکتے تھے اس لشکر کے لوگوں پر ڈھیلے مٹی کے سخت جیسے پتھر

ع ۱ ۳۰ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۠ پھر کیا خدائے تعالیٰ نے اُس لشکر کے لوگوں کو ان پتھروں سے جیسے گھانس کے پتے ٹوٹے سوکھے ہوئے نکمے پڑے خراب کھائے ہوئے جھڑے کہتے ہیں ہر ایک جانور کے پاس تین پتھر تھے ایک چونچ میں اور دو دو پنجوں میں تھے اور جس کو وہ پتھر

Marfat.com

لگتا تھا پار نکل جاتا تھا اور ہر پتھر پر نام ہر ایک کا اس لشکر کے لوگوں
سے جو مکہ معظمہ کو ڈھانے آئے تھے لکھا تھا جب ابرہہ نے یہ حال دیکھا
کہ سارا لشکر ہاتھیوں سمیت غارت ہوا اور سب مر گئے تب حبش کو
اکیلا بھاگا اور وہ جانور جس پاس اس کے نام کا پتھر تھا اس کے پیچھے
حبش تک چلا گیا ابرہہ نے جاکر نجاشی بادشاہ سے یہ سب احوال

مفصل کہا نجاشی سن کر حیران ہوا اور کہا کہ وہ کیسے جانور تھے ابرہہ کی نظر
اس جانور پر پڑ گئی کہا اے بادشاہ دیکھ یہ ایک ان جانوروں سے ہے
اور اس جانور نے پتھر ابرہہ کے سر پر پھینکا اور بادشاہ کے روبرو ابرہہ
موا یہ حال نجاشی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور خوف کیا
بے نہایت ۔

سورة القریش مکیة | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | وھی اربع ایات

قریش سوداگری کے واسطے ہر برس میں دو سفر کرتے تھے جاڑے میں
یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف جاتے تھے اور سب جگہ لوگ
ان کی حرمت مکہ میں رہنے کے سبب کرتے تھے سو خدائے تعالیٰ اپنی
نعمتوں کو ان پر بیان کر کے فرماتا ہے کہ
۱ لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ ۙ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ
۲ وَالصَّيۡفِ ۚ واسطے ملنے قریش کے آپس میں ملنا انہوں کا مسافری
سے جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف اور سب جگہ
عزت پانا مکہ میں رہنے کے سبب

ع ۱

۳ فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ ۙ پھر چاہیئے کہ بندگی اور فرمانبرداری
کریں اس گھر کے صاحب کی یعنی ان کو جو مکے میں رہنے کے سبب عزت
ہے تو چاہیئے کہ مکہ کے صاحب کو جو وہ خدائے تعالیٰ ایسے احسان کرتا ہے پوجیں
اور یہ بتوں کو پوجتے ہیں جو بتوں کے پوجنے سے کچھ حاصل
نہیں اور وہ مکہ کا صاحب
الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ
۴ خَوۡفٍ ۚ وہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے کھانے کو دیا ان کو بھوک کے
وقت اور امن دیا ڈر کے وقت ف

سورة الماعون مکیة | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | وھی سبع ایات

کہتے ہیں کہ آدھی سورت کافروں کے حق میں ہے اور آدھی آخر کی
منافقوں کے احوال میں ہے
۱ اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ ؕ اے دیکھا تو
نے اور جانا تو نے اس کو جو جھوٹ جانتا ہے قیامت کے دن کو اور
سچ نہیں جانتا کہ وہ دن مقرر ہونے والا ہے
۲ فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ ۙ پھر وہ شخص ایسا
ہے جو غصہ کر کے نکال دیتا ہے یتیم کو کہتے ہیں کہ مکہ کے سرداروں سے

ایک کافر نے اونٹ ذبح کیا تھا اور گوشت بانٹتے تھے ایک یتیم نے بھی
تھوڑا گوشت مانگا اس نے یتیم کو عصا مار کر نکالا یہ آیت اس کافر کے
حق میں ہے۔
۳ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ؕ اور ریس نہیں دلاتے
اوپر کھلانے محتاج کے اور کسی کو نہیں کہتے کہ محتاج کو کھلاؤ یعنی محتاج
کو نہیں کھلاتے جو کوئی اور بھی دیکھ کر کھلاوے محتاج کو اب یہاں سے
منافقوں کے حق میں فرماتا ہے

ف حضرت سے بارہویں پشت میں ایک شخص تھا نضر بن کنانہ اس کی اولاد قریش ہیں سب جمع تھی مکہ میں عرب جو حج کو آتے ان کو دیکھتے کعبہ کے خادم قریش جب جاتے ان کے گھر تو عزت کرتے اور سلوک
کرتے وہی ان کی معاش تھی جاڑے میں یمن کی طرف گرمی میں شام کی طرف اور آپس میں بیر سے لڑتے قریش پر حرم کے ادب سے چور دھاڑے کوئی نہ آتا فرمایا کہ اس گھر کے طفیل تم کو روزی ہے
اور امن ہے اس گھر والے کی بندگی نہیں کرتے اے ناشکرو ۱۲ م

Marfat.com

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
سَاهُوْنَ ۝ پھر خرابی اور رسوائی ان نماز پڑھنے والوں کی قیامت کے
دن ہوگی جو وہ اپنی نماز سے بیخبری کرنے والے ہیں یعنی نماز کو کچھ چیز نہیں
سمجھتے اور لوگوں کے دکھلانے ہی کو پڑھتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں
تو نہیں پڑھتے
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

وہ لوگ جو واسطے دکھلانے لوگوں کے نیک کام کرتے ہیں غرض ان کی یہی ہے
جو لوگ انہیں اچھا مسلمان جانیں اور منع کرتے ہیں یعنی نہیں دیتے
مال زکوٰۃ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ ماعون گھر کی جنس کو کہتے ہیں جیسے
دیگچہ اور ہانڈی اور ایسی ہی چیزیں یا جیسے آگ اور نون
اور پانی ایسی چیزیں ہمسایہ سے دریغ نہ کرے جو گناہ
ہے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

معالم التنزیل کتاب میں لکھا ہے جو عاص بیٹا وائل کا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مکے کی مسجد کے دروازے پر ملا اور آپس میں باتیں
کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور عاص مسجد کے
اندر آیا قریش جو وہاں بیٹھے تھے انہوں نے عاص سے پوچھا کہ تو کس
شخص سے باتیں کرتا تھا اس نے کہا کہ اس ابتر سے، رسم عرب کی یہ تھی
کہ جس کسی کے بیٹا جیتا نہ تھا اسے ابتر کہتے تھے اور ان ہی دنوں میں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا طاہر نام فوت ہوا تھا جب وہ بات
عاص کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنی تو غمگین ہوئے خدائے
تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے واسطے یہ سورۃ بھیجی کہ

۱ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ بے شک ہم نے دی تجھ کو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہر جو اس کا نام کوثر ہے بہشت میں جاری ہے اس کا
پانی اولیاء اور اصحاب پیویں گے
۲ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ پھر نماز پڑھ تو صرف واسطے خوشی پروردگار
اپنے کے اور اونٹ قربانی کر خدائے تعالیٰ کے نام پر نہ مشرکوں کی طرح جو بتوں کے
نام پر قربانی کرتے ہیں
۳ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ بے شک دشمن تیرا یعنی عاص
ہی ہے ابتر یعنی اس کے پیچھے کوئی نہ رہے گا اور تیری اولاد قیامت
تک رہے گی۔

ع ۱/۳ ۴۳

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

صحیح روایت سے نقل ہے کہ ابوجہل اور عاص اور امیہ اور کئی سرداروں
قریش نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے چچا تھے کسی کی زبانی پیغام بھیجا جو اپنے بھتیجے کو جا کر کہو کہ ایک برس
ہمارے بتوں کو پوج تو ہم بھی ایک برس تیرے خدا کی بندگی کریں اتنے
میں حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورۃ لیکر آئے جو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم
قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ ۱
کہہ اے کافرو نہ پوجوں گا میں اس چیز کو جس کو تم پوجتے ہو یعنی بتوں

کو میں نہ پوجوں گا
۳ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ اور نہ تم پوجنے والے
ہوگے اس کو جسے میں پوجتا ہوں اور بندگی کرتا ہوں یعنی تم کافر ہی
مروگے
۴ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ اور میں نہیں ہوں پوجنے
والا اس کا جسے تم پوجا کرتے ہو
۵ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ اور نہیں ہو تم پوجنے
والے اس کے جس کی بندگی میں کیا کرتا ہوں

Marfat.com

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ؏ تمہارے واسطے تمہارا دین ہے اور مجھ کو میرا دین ہے یعنی میرے دین کا بدلہ اور فائدہ مجھے ملے گا اور جیسا تم نے دین اختیار کیا ہے ویسا ہی بدلا تمہیں ملے گا بعد اس سورۃ کے ایک اور آیت آئی اس سبب اس سورۃ کا حکم موقوف ہوا ف

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ؏ جب آئی مدد خدائے تعالیٰ کی اور فتح دی مکے کی خدائے تعالیٰ نے

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

۲ اَفْوَاجًا ؏ اور دیکھا تو نے لوگوں کو کہ چلے آتے ہیں خدائے تعالیٰ کے دین میں غول کے غول، ہجرت سے نویں برس میں یہ سورۃ اتری تھی بعد فتح مکہ کے ہر طرف سے قبیلے عرب کے آتے تھے اور مسلمان ہوتے تھے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ تو تم پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور گناہ بخشوا اپنے پروردگار سے

۳ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ؏ بے شک وہ پروردگار تیرا تو بہ قبول کرنے والا ہے گناہ بخشوانے والوں کی۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

کہتے ہیں کہ جب یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین اتری یعنی ڈرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کنبے کے نزدیکوں کو تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ صفا پر چڑھ کر پکارا کہ اے سردارانِ قریش اور اے اشرافِ قریش یہ آواز سن کر سب قریش جا کر جمع ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے تلے ایک فوج ہے اور وہ نکل کر تمہیں سب کو مار ڈالے گی تم میری اس بات کو سچ جانو گے یا نہیں سبھوں نے کہا تم کبھی جھوٹ نہیں بولتے جو تم کہو گے ہم سچ جانیں گے پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید یعنی میں ڈراتا ہوں تم کو آگے کے عذاب سخت سے یعنی قیامت کے عذاب سخت سے ڈرو اور ایمان لاؤ سب قریش یہ سن کر پھر چلے اور ابولہب جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اس نے ایک پتھر دونوں ہاتھ سے اٹھا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر مارا اور بے ادبی کی خدائے تعالیٰ نے ابولہب کے حق میں یہ سورۃ بھیجی کہ

۱ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؏ ٹوٹیو اور گر یو اور نکمے ہوجیو دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ناچیز ہوا وہ

۲ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؏ دور نہ کر سکے گا مال اس کا اس سے اور جو کام کیا ہے یعنی اس کی کمائی اور اس کی اولادیں کے عذاب کو دور نہ کر سکیں گے اگر وہ مغرور ہووے جو میں مال دیکر عذاب سے چھوٹ رہوں گا یا میرے بیٹے حمایت میری کریں گے سو اس وقت کچھ کام نہ آوے گا

۳ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ؏ جلدی اندر آوے گا ابولہب

ف سورہ کافرون کو حدیث انس میں ربع قرآن کہا ہے رواہ الترمذی حاکم کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے کہ برابر ربع قرآن کے ہے مگر دونوں کی سند ضعیف ہے حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ حضرت فرماتے تھے کہ کیا اچھی دو سورتیں ہیں جو دو رکعت میں قبل فجر کے پڑھی جاتی ہیں اخلاص و کافرون اخرجہ ابن حبان وصححہ لیکن کافرون پہلی رکعت میں اور اخلاص دوسری رکعت میں پڑھے بعض نسخ میں یہی ترتیب آئی ہے اور یہی صواب ہے ان دونوں سورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا اور احادیث میں بھی آیا ہے شرجی کہتے ہیں کہ جو کوئی اس سورت کو وقت طلوع آفتاب کے پڑھے ساری دنیا کے شر سے اس دن محفوظ رہے وجدت ذلك بخط بعض العلماء وقال ذلك مجرب لاشك فيه انتهى ۱۲

Marfat.com

آگ بھڑکتی میں لپٹیں مارتی ہوئی دوزخ کی
۴ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ اور عورت اس کی بھی
جو اٹھاتیوالی لکڑیوں اور ایندھن کی ہے اس آگ میں دوزخ کی اپنے
خاوند ابولہب کے ساتھ آوے گی۔

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ گلے
میں اس عورت کے ہے رسی کھجور کی چھال کی بنی ہوئی یعنی
اس رسی سے باندھ کر اس عورت کو دوزخ کی آگ میں
لے جاویں گے۔ ع ۵ / ۲۲

سُورَةُ الْاِخْلَاصِ مَکِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِیَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

کہتے ہیں کہ یہودیوں نے صفت خدائے تعالیٰ کی توریت میں دیکھی
تھی اور جانتے تھے خدائے تعالیٰ کی بزرگی کو لیکن واسطے آزمائش کے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے آتے کہ بیان کر ہمارے
آگے جو خدائے تعالیٰ کیسا ہے اور کیا کھاتا ہے اور کس سے پیدا ہوا
ہے اور اس کا وارث کون ہے تب یہ سورۃ خدائے تعالیٰ نے بھیجی کہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں ؁
۱ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کہہ کہ وہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اور
اکیلا ہے اپنی ذات میں اور قدرت میں اور وہ
۲ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ خدائے تعالیٰ بے پروا ہے سب سے

اور پناہ دینے والا ہے عاجزی کرنے والوں کو اور نہ کھاتا ہے اور نہ
پیتا ہے اور سب کو کھلاتا اور پلاتا ہے اور نہ سوتا ہے اور ہمیشہ سے
جیسا ہے سدا ویسا ہی رہے گا جو چاہے سو کرتا ہے اور کسو سے
کسو کام میں مصلحت نہیں کرتا کسی سے کیونکر کرے اور کسی کی سمجھ میں
نہیں آتا جو وہ کیسا ہے
لَمْ يَلِدْ ۝ نہ جنا ہے کسی کو اس نے
۳ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ اور نہ جنا ہے کسی نے اسکو یعنی نہ اسکے ماں باپ ہیں اور نہ اسکے اولاد ہے
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اور نہیں ہو سکتا ہے کوئی اسکے
برابر کا شریک کسی طرح کبھی۔ ع ۱ / ۲۷

؁ سورۃ الاخلاص حدیث ابوسعید وغیرہ ایک جماعت صحابہؓ کی نے احادیث میں رواہ الشیخان اور برابر ثلث قرآن کے فرمایا ہے رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی ابوداؤد کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ کیا تم عاجز ہو اس سے کہ رات کو ثلث قرآن پڑھو کہا صحابہ نے رات کو ثلث قرآن کیونکر پڑھ سکتے ہیں فرمایا قل ھو اللہ احد ثلث قرآن ہے رواہ الشیخان وغیرھما شوکانی فرماتے ہیں وقد علل کونھا ثلث القرآن بعلل ضعیفة والھیة والاحسن ان یقال ان ھذا امر لم نطلع علیه ولیس لنا الکشف عن وجھه وھکذا اسائر ما تقدم انتھی حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے کہ حضرتؐ نے ایک شخص کو سنا کہ اس نے یہ سورۃ آخر تک پڑھی فرمایا وجبت وجبت یعنی واجب ہوگئی واجب ہوگئی پوچھا کیا چیز فرمایا جنت اخرجه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح غریب واخرجه مالک فی الموطا والنسائی والحاکم وقال صحیح الاسناد اس سورۃ کے حق میں احادیث کثیرہ ہیں وہ دلیل ہیں عظیم فضل پر اس سورۃ میں صفت رحمٰن ہے جو کوئی اس کو پڑھتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے حدیث انس میں آیا ہے ایک شخص اس کو ہر رکعت میں پڑھا کرتا تھا پوچھا تو کہا کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا حبك ایاھا ادخلك الجنة یعنی اس کی محبت تجھ کو جنت میں لے جائے گی اخرجه البخاری حکایت ابوامامہ باہلی کہتے ہیں حضرتؐ تبوک میں تھے جبریل علیہ السلام آئے ان کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے کہا جنازہ معاویہ بن معاویہ پر حاضر ہو حضرت باہر نکلے جبریل علیہ السلام نے اپنا بازو پہاڑوں پر رکھ دیا وہ جھک گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کو دیکھا اور معاویہ پر مع ملائکہ نماز پڑھی پھر کہا اے جبرئیل معاویہ اس رتبہ کو کس طرح پہنچے کہا قرات قل ہو اللہ احد سے کھڑے بیٹھے سوار پیادہ رواہ ابن السنی والبیہقی فی کتاب دلائل النبوۃ حضرتؐ معوذتین کو پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھ بدن پر وقت خواب کے پھیرتے اور اگر دردمند ہوتے تو دوسرے کو حکم کرتے بعض علماء نے کہا ہے من واظب علی قرأتھا نال کل خیر وکفی کل شر فی الدنیا والآخرۃ انشاء اللہ تعالیٰ یہ وہ سورۃ ہے کہ جو بھوکا اس کو پڑھے سیر شکم ہو جاتے پیاسا پڑھے سیراب ہو جاتے اسم صمد لائق ارباب ریاضات ہے جو اس کا ذاکر ہوتا ہے اللہ اس کو اکل و شرب سے بے نیاز کر دیتا ہے یا صمد یا صمد کے تھکے نہیں بعض نے اس کی تعداد ایک سو چونتیس بار بتائی ہے وحکی لی انجر به وصح خلوت میں اس اسم کی تکرار کرنے سے جہاں تک بن سکے تعب گرسنگی و تشنگی معلوم نہیں ہوتی اگر کوئی اس سورۃ کو رقّ آہو یعنی ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو عوام و جن وانس کے ضرر سے امن میں رہے باذن اللہ تعالیٰ اور اگر گھر میں جاتے وقت پڑھ لیا کرے تو فقر دور ہو بسط رزق ہو جاوے قرطبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی سورۃ اخلاص مرض موت میں پڑھے گا تو فتنہ قبر میں نہ پڑے گا اور ضغطۂ قبر سے امن میں رہے گا ملائکہ اپنے بازوؤں پر اٹھا کر پل صراط سے پار کر دیں گے وہ جنت میں۔

Marfat.com

سورۃ الفلق مکیۃ ۱ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | وھی خمس اٰیاتٍ

کہتے ہیں کہ ایک لڑکا یہودی کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا کرتا تھا لبید بن اعصم کی بیٹیوں نے اس سے منت کرکے کہا کہ جس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کریں تو کئی بال سر مبارک کے داہنی طرف سے اور کئی دندانے کنگھی کے ہمیں لاکر دے اس لڑکے نے داؤں پاکر ان کا کہنا کیا ان لڑکیوں نے ان دندانوں اور بالوں میں جادو کے منتر پڑھ کر گیارہ گرہیں دے کر کنوئیں میں پتھر کے تلے رکھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج ماندہ ہوا تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آن کر حضرتؐ کو خبر دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بھیج کر اسی کنوئیں میں سے منگوایا جو اس میں گیارہ گرہیں تھیں حق تعالیٰ نے ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں بھیجیں حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑھتے تھے اور ہر آیت سے ایک گرہ بغیر کھولے آپ سے کھلتی تھی

۱ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ کہہ کہ پناہ پکڑتا ہوں میں پروردگار صبح روشن کے سے یعنی وہ پروردگار جو صبح روشن کو پیدا کرتا ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں

۲ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ برائی ہر چیز کی سے جو پیدا ہوئی

۳ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ اور پناہ مانگتا ہوں میں برائی رات اندھیرا کرنے والی کی سے جب روشنی چھپ جاتی ہے

۴ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ اور پناہ مانگتا ہوں میں برائی منتر پھونکنے والیوں کی سے جو گانٹھوں میں منتر پڑھ کر پھونکتی ہیں عورتیں

۵ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠ اور پناہ مانگتا ہوں میں برائی حسد کرنے والوں سے جس وقت حسد کرتا ہے ان سب کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں خدائے تعالیٰ کی

ع ۱ / ۲۸

سورۃ الفلق والناس ف حضرتؐ نے عقبہؓ بن عامر سے فرمایا تھا الا اعلمک خیر سورتین قرئتا رواہ ابوداؤد والنسائی دوسری روایت میں یوں ہے یا عقبۃ تعوذ بھما فما تعوذ متعوذ بمثلھما و اخرجہ ابن حبان والحاکم بنحو ھذا وقال صحیح الاسناد اصل اس حدیث کی عقبہ سے مسلم میں یوں ہے الم تر اٰیات انزلت اللیلۃ لم یر مثلھن قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس حاکم کا لفظ یہ ہے یا عقبۃ اقرأ قل اعوذ برب الفلق فانک لم تقرأھم سورۃ احب الی اللہ و ابلغ منھا فان استطعت لا تفوتک فافعل یہ احادیث دلیل ہیں ان کے مزید فضل پر عقبہ کہتے ہیں مجھ سے فرمایا تھا ان دونوں کو سوتے اور اٹھتے وقت پڑھا کر کسی سائل نے سوال اور کسی متعیذ نے ان کے برابر استعاذہ نہیں کیا رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد والنسائی والحاکم وصححہ السیوطی حدیث ابوسعید خدریؓ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ مانگتے تھے جن وعین انسان سے یہاں تک کہ معوذتین اتریں تب سے ان کو لیا اور ان کے ماسوا کو چھوڑ دیا اخرجہ الترمذی وقال حسن غریب وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ جن اور چشم زخم کے لیے ان کے برابر کوئی استعاذہ نہیں ہے حدیث ابی بن کعبؓ میں فرمایا ہے من قرأ المعوذات فکانما قرأ جمیع ما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابن منیع فی مسندہ ابن مسعودؓ ان کو مصحف میں ثابت نہ رکھتے تھے بلکہ حک کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ انھما لیستا من کتاب اللہ تعالیٰ لیکن بزار نے کہا ہے لم یتابعہ احد من الصحابۃ وقد صح عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ بھما فی الصلوٰۃ واثبتتا فی المصحف انتھیٰ شوکانی نے فرمایا ہے اجمع علیٰ ذٰلک الصحابۃ وجمیع اھل الاسلام بعد طبقۃ والصحابی بشر ولیس قولہ حجۃ فی مثل ھذا علیٰ فرض عدم مخالفۃ لما ثبت عن الشارع فکیف قد خالف ھٰھنا السنۃ الثابتۃ او احیاء العلوم انتھیٰ ۱۲

Marfat.com

سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

۱ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ کہہ کہ پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار آدمیوں کے سے
۲ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اور بادشاہ آدمیوں کے سے
۳ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ اور بندگی کیے ہوئے آدمیوں کے سے
۴ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ برائی پھسلانے والے اور بہکانے والے چھپ جانے والے کے سے
۵ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ کہ وہ پھسلایا اور بہکایا کرتا ہے لوگوں کے دلوں میں
۶ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۙ دیووں اور آدمیوں سے یعنی آدمی اور دیو جو دلوں کو بہکاتے ہیں اور پھسلاتے ہیں ان کی بدی سے پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار سے۔

ع ۲۹

تمّت

دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاۤءَ الَّيْلِ وَاٰنَاۤءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اٰمِيْن

دعائے تلاوت قران پاک

حضرت مولانا یعقوب چرخی رح سے منقول ہے کہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم بعد تلاوت قرآن مجید ہر روز یہ دعا پڑھا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ بِعَدَدِ مَا فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفَاهٗ

(مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی جنوری ۱۹۹۴ء)

Marfat.com

ہمارے ادارے کی شائع کردہ مستند تفاسیر

تفسیر حسینی اردو

المو سوم بہ

تفسیر سعیدی (مجیدی)

تالیف: مفسر قرآن حضرت مولانا علامہ حسین واعظ کاشفی قدس سرہ العزیز

مترجم: عالم المعی فاضل لوزعی مولانا مولوی سید عبد الرحمٰن صاحب بخاری قدس سرہ العزیز

تفسیر مظہری

تالیف: حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی

تسہیل ترجمہ مع ضروری اضافات: مولانا سید عبد الدائم الجلالی

ناشر:- ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل۔ پاکستان چوک ۔ کراچی

Marfat.com